جلد اوّل

# تربیتِ عاشقانِ خدا

## اِصلاحی خطوط اور اُن کے جوابات




شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ



خانقاہ اِمدادیہ اشرفیہ : گلشنِ اقبال، کراچی پاکستان

# تربیتِ عاشقانِ خدا

## اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات

(حصّہ اوّل)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت وارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو مَیں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

# انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجدّدِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

شیخ المشایخ محی السنّہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

شیخ المشایخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

شیخ المشایخ حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

# ضروری تفصیل

نام کتاب : تربیتِ عاشقانِ خُدا (حصہ اوّل)

مکتوبات : شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۷ رمضان المبارک ۱۴۳۹ھ مطابق ۲۳ مئی ۲۰۱۸ء بروز بدھ

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس: 11182 رابطہ: +92.21.34972080، +92.316.7771051

ای میل: khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

## قارئین و محبین سے گزارش



اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرینِ فن دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) حکیم محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مُجاز بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

# عرضِ مرتب

اطلاعِ حالات واتباعِ تجویزات راہِ سلوک میں مسترشدین وطالبین کا شیوہ رہا ہے کہ اصلاح کے باب میں یہ شیخ کا ایک اہم حق، سالکین کی اصلاح کا ذریعہ اوراولیائے امّت کا طریق ہے۔

مستند رستے وہی مانے گئے
جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے

خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

چار شرطیں لازمی ہیں استفادہ کے لیے
اطلاع و اتباع و اعتقاد و انقیاد

کسی نے محبّی و محبوبی مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب ادام اللہ ظلہم سے پوچھا کہ اتباع وانقیاد میں کیا فرق ہے تو حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ اتباع نام ہے ظاہر کی اطاعت و فرماں برداری کا کہ شیخ کے ہر حکم کو بجالائے، اصلاح کے باب میں اس کے ہر مشورے کا خود کو پابند کر دے اورانقیاد نام ہے باطن کی تسلیم و تفویض و تصدیق کا کہ قلباً بھی اس کی تشخیص و تجویز کا پابند رہے اور اس میں اپنی رائے کو مطلق دخل نہ دے۔

ماضی میں حضرت حکیم الامّت مجدد الملّت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی نوراللہ مرقدہٗ کے منسلکین نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کو اپنی اصلاح کے بارے میں جو خطوط لکھے اور حضرت والا نے ان کے جو جوابات ارقام فرمائے وہ ''تربیت السالک'' کے نام سے شایع ہوچکے ہیں جو روح کی بیماریوں کے علاج کا بے مثل ذخیرہ ہے اور جس سے آج بھی طالبینِ اصلاح منتفع ہورہے ہیں۔

اس دور میں مرشدی ومولائی عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم سے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشّان کام لیا اور حضرت والا نے بے شمار

خطوط کے جوابات ارقام فرمائے جن میں جملہ امراضِ روحانی کے علاوہ خصوصاً اس دور کے مہلک مرض بد نظری و عشق مجازی کی تباہ کاریوں کے ایسے نادر اور بے مثل علاج مرقوم ہیں جن کی مثال تاریخِ تصوف میں نہیں ملتی کیوں کہ بد نظری و عشق مجازی کا مہلک مرض اس دور میں جس شدت سے ظاہر ہوا ہے غالباً اتنی شدت سے پہلے کبھی نہ ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ حضرت والا سے اس کے علاج کا جو کام لے رہے ہیں وہ بلاشبہ کارِ تجدید ہے جو صدی کے مجدّد سے لیا جاتا ہے، کیوں کہ غضِ بصر کا شعبہ نظروں سے او جھل ہو گیا تھا حتیٰ کہ لوگ بد نظری کو گناہ ہی نہیں سمجھتے تھے۔ حضرت والا دامت برکاتہم سے اللہ تعالیٰ نے یہ عظیم الشان کام لیا اور اس کے نقصانات اور تباہ کاریوں کو امّت پر ظاہر کر دیا اس لیے اکابر علماء معترف ہیں کہ حضرت والا مجدّد غضِ بصر اور اس صدی کے مجدّدِ تصوف ہیں۔ یہ قول ہما شما کا نہیں بلکہ احقر نے پاکستان، بنگلہ دیش، جنوبی افریقہ اور برطانیہ کے بعض اکابر علما سے خود سنا ہے کہ حضرت والا کے کارنامے بتا رہے ہیں کہ حضرت پندرہویں صدی کے مجدّد ہیں اور یہ بھی کہ عشق مجازی اور بد نظری کے متعلق نفس کے مکائد اور اس کے معالجات جس تفصیل سے حضرت والا نے بیان فرمائے ہیں اس تفصیل سے اکابر کی کتابوں میں بھی نہیں ملتے، کیوں کہ یہ اس دور کا خاص مرض ہے جو اس قدر عموم اور شدت کے ساتھ پہلے نہ تھا۔ اور اس کی اصلاح کا عظیم الشّان کام اللہ تعالیٰ نے حضرت والا سے لیا ہے ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ یہ علماء کی تصدیق ہے۔

میں ہی اس پر مر مٹا ناصح تو کیا بے جا کیا
میں تو دیوانہ تھا دُنیا بھر تو سودائی نہ تھی

اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایۂ عاطفت ایک سو تیس سال اُمت مسلمہ پر قائم رکھے اور حضرت والا کے فیوض و برکات کو قیامت تک جاری رکھے، آمین۔

مذکورہ مرض یعنی بد نظری اور عشق مجازی کے معالجات کے الہامی نسخے جو سالکین کو حضرت والا نے وقتاً فوقتاً تحریر فرمائے ہیں جن کو اگر جمع کیا جائے تو امید ہے کہ قیامت تک امت مسلمہ کے لیے مشعلِ راہ ہوں گے۔ اس لیے ماہنامہ ''الابرار'' میں

یہ سلسلہ امّت مسلمہ خصوصاً سالکین طریق کے استفادہ کے لیے ”تربیتِ عاشقانِ خدا“ کے نام سے شروع کیا گیا جو تا حال جاری ہے۔

حضرت والا کے متعلقین سے گزارش ہے کہ جن کے پاس اس قسم کے اصلاحی خطوط ہوں تو ان کی فوٹو کاپی حضرت والا کے نام خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ گلشن اقبال بلاک نمبر ۲، پوسٹ بکس ۱۱۱۸۲ کے پتے پر روانہ فرمادیں۔ صرف حال اور جواب شایع کیا جائے گا، نام شایع نہ کیا جائے گا۔ پھر بھی اگر کوئی صاحب چاہیں تو فوٹو کاپی یا اصل سے اپنا نام محو کر کے خط ارسال فرماسکتے ہیں۔

”ماہنامہ الابرار“ میں شایع شدہ خطوط اور ان کے جوابات کو افادۂ عام کے لیے کتابی شکل میں ”تربیتِ عاشقانِ خدا“ کے نام سے شایع کیا جارہا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور قیامت تک امت مسلمہ کے لیے نافع فرمائیں اور مصنف حضرت مرشدی دامت برکاتہم اور جملہ معاونین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں۔

اٰمِیْن یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ بِحُرْمَۃِ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْمُ

العارض

احقر سید عشرت جمیل میر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

خادمِ خاص و مجازِ بیعت

عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

**نوٹ**: اس کتاب میں جو ذکر و وظائف شامل ہیں وہ ہر سالک کے مزاج کے اعتبار سے مختلف ہیں۔ لٰہذا ان ذکر و وظائف پر بغیر پوچھے عمل نہ کیا جائے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم

یوں تو دنیا دیکھنے میں کس قدر خوش رنگ تھی
قبر میں جاتے ہی دنیا کی حقیقت کھل گئی

(اخترؔ)

# تربیتِ عاشقانِ خدا

۱)**حال:** ماضی، حال اور مستقبل کے بارے میں آپ کے ارشاداتِ عالیہ اور پند ونصائح نے مجھے جھنجھوڑ کے رکھ دیا۔

**جواب:** اپنے مربّی کی بات سے اس قدر متاثر ہونا مبارک ہو کہ محبتِ شیخ کی نعمت عطا ہوئی اور سلوک کی فہم عطا ہوئی۔ شکر ادا کریں۔

۲)**حال:** جی چاہتا ہے کہ دل نکال کر آپ کے حضور رکھ دوں لیکن گناہ کے اظہار میں آپ کی نصیحت مانع ہے۔

**جواب:** اظہارِ گناہ کے بجائے تقاضائے گناہ کو اجمالاً تحریر کرنا کافی ہے کہ فلاں قسم کے گناہ کا میلان زیادہ ہوتا ہے۔

۳)**حال:** بدنگاہی کے جرمانے کی چار چار رکعت نفل ادا کرتا ہوں۔

**جواب:** یہی علاج مناسب ہے اور نفل کے بعد رونا یا رونے کی شکل بنانا بھی تلافی کا جز سمجھیے۔

۴)**حال:** ادائیگیٔ جرمانہ کے نوافل کے دوران یا دُعا کرتے وقت آپ کی دُعاؤں کی برکت سے رونا آتا تھا اور دل ہلکا ہو جاتا تھا۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۵)**حال:** مسجد میں جاتا ہوں تو حفاظتِ نظر کی غرض سے یہ دیکھنے کی بھی جرأت نہیں کرتا کہ برابر کون بیٹھا ہے۔ ڈرتا ہوں کہ برابر میں اگر دوست احباب یا جاننے والے ہوں تو وہ میرے اس عمل کو بے رخی یا کسی اور بات پر محمول نہ کرلیں۔

**جواب:** کچھ پرواہ نہ کریں، اپنے رب کی طرف متوجہ رہیں البتہ جب نظر مل جائے تو مسکرا کر سلام اور مزاج پرسی کرلیں یعنی ”مزاج شریف بھی کہہ لیں۔

۶)**حال:** حضرت والا! کرم فرمایئے۔ میرا ماضی انتہائی تاریک اور بھیانک، ڈراؤنا اور داغدار ہے۔ میں نے اپنے ہاتھوں اپنے چہرے پر کالک مَلی ہے، جو آپ سے چھپی ہوئی نہیں ہے۔ آپ کے دستِ کرم ہی سے یہ کالک دُھل سکتی ہے۔ دست کرم بڑھایئے کہ میرا آپ کے سوا کوئی نہیں۔

**جواب:** کچھ فکر نہ کریں، حق تعالیٰ کی رحمت کا پانی سب داغ دھو دیتا ہے، اور ہر کالک چہرے کی دُھل جاتی ہے۔ ان کے آبِ رحمت کی تاثیر کو کیا پوچھتے ہو؎

جوش میں آئے جو دریا رحم کا
گبر صد سالہ ہو فخر اولیاء

۷)**حال:** ایک دفعہ ایک اَمرد سے ضروری باتیں کررہا تھا تو اس میں بھی سازشِ نفس محسوس ہوئی۔

**جواب:** اَمرد سے بہت زیادہ محتاط رہیں۔

۸)**حال:** اللہ کا ذکر کرتا ہوں تو اکثر بے کیفی رہتی ہے۔

**جواب:** ذِکر مقصود ہے، نہ کیف مقصود نہ بے کیفی۔ اس لیے کسی بے کیف کو اپنی بے کیفی پر حیف نہ ہونا چاہیے؎

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اِک کیفِ مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اُس حال کو اکمل دیکھا ہے

## حضرت والا کے ایک مجاز مولانا مفتی بشیر احمد صاحب ضلع قاضی آزاد کشمیر نے تحریر فرمایا

۹)**حال:** جناب والا کی ذاتِ گرامی ایک ابرِ بہار کی مانند ہے کہ جہاں جہاں قدم پڑے گوہرِ بارانِ رحمت برسا گئے، خشک کھیت ہرے بھرے ہوگئے اور لوگ نغمۂ توحید سے جھومنے لگے اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ، آمین۔ آپ کے اس دورۂ کشمیر کی ماشاء اللہ بہت برکات ظاہر ہوئیں۔ کافی لوگوں نے داڑھیاں رکھ لی ہیں اور نمازی بن گئے ہیں،

عقائد درست ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں زیادہ سے زیادہ مستفید ہونے کی توفیق عنایت کرے، آمین۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ آپ کے حُسنِ ظن کے مطابق احقر کے ساتھ معاملہ فرماویں۔

اِک عبد پر گماں ہے ہوں اہل کمال میں
وہ کس خیال میں ہیں میں ہوں کس خیال میں
سچا ہی کر دکھائے خدا اُن کا حُسنِ ظن
قدرت سبھی ہے میرے شہِ ذُو الجلال میں

۱۰) **حال:** مگر اِس ناکارہ کا حال یہ ہے کہ کوئی حال نہیں۔ جناب والا کی بارش تو یکساں برس رہی ہے مگر میں اپنی نالائقی اور غفلت کی وجہ سے قدر نہ کر سکا اور تلچھٹ کی طرح پڑارہ گیا ہوں۔

**جواب:** یہ تواضع مبارک ہو۔ احساسِ ندامت و تقصیر سلوک میں اُن اعمال سے افضل ہے جو سببِ پندار و عجب ہوں۔

۱۱) **حال:** آج کل بچے ساتھ ہیں۔ صبح دو گھنٹے اُن کو ناظرہ قرآن مجید اور جمال القرآن اور ترجمہ قرآن پڑھانے میں لگ جاتے ہیں اور بعد میں عدالت کا وقت ہو جاتا ہے۔ اس طرح تلاوت کی تعداد کم ہو گئی ہے۔

**جواب:** حسبِ فرصت تلاوت کریں نیک عمل اگرچہ قلیل ہو ناغہ سے بہتر ہے۔

۱۲) **حال:** اگر اسباق کم کرتا ہوں تو تلاوت کی مقررہ مقدار پوری ہو جائے گی مگر اس صورت میں بچوں کی تعلیم کم ہو گی لہٰذا جنابِ والا سے گزارش ہے کہ کون سی صورت اختیار کی جائے۔

**جواب:** تعلیم اطفال اہم ہے اور یہ بھی عبادت ہے۔

۱۳) **حال:** آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول بندوں میں داخل فرمالیں۔

**جواب:** میرے قلب و جاں سے دُعا ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ ہم کو بھی اور آپ کو بھی مع

متعلقین اپنا مقبول اور محبوب بنالیں۔

۱۴)**حال:** ایک طالبِ اصلاح عالم صاحب نے لکھا کہ کوئی نامحرم لڑکی گاہ گاہ راستے میں سلام کرلیتی ہے میں بھی جواب دے دیتا ہوں لیکن دل اُس کی طرف مائل ہوتا ہے۔ بظاہر میں اُس سے اعراض کرتا ہوں لیکن وہ خود آگے بڑھ رہی ہے۔

**جواب:** کسی نامحرم لڑکی کا سلام کرنا کسی اجنبی مرد کو یا اس کے برعکس (مرد کا نامحرم عورت کو سلام کرنا) حرام ہے۔ اس لیے ایسے موقع پر نرمی برتنا جان بوجھ کر اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا ہے۔ خصوصاً اہلِ علم اور دین دار آدمی کی تو بہت ہی بدنامی کا سبب ہے۔ اس لیے فوراً سختی سے ڈانٹ لگایئے کہ وہ سلام نہ کرے، اُس پر بھی شیطان کا اثر ہے اور اُس اثر کو قبول کرانے کے لیے آپ پر بھی اُس کی کوشش جاری ہے۔ بس ہوشیار ہوجایئے ابتدا میں مقابلہ آسان ہے، زیادہ عشق کا غلبہ ہوجانے کے بعد پھر نجات پانا مشکل ہے۔ دوزخ کا اور موت کا مراقبہ کیجیے، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ سے نفی غیر کیجیے تین سو بار۔ معصیت سے اتنی دُوری مطلوب ہے جس قدر مشرق اور مغرب میں دُوری ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَاعِدْ بَیْنِیْ وَبَیْنَ خَطَایَایَ کَمَا بَاعَدْتَّ بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ[1]

ارے یہ کیا ظلم کررہا ہے کہ مرنے والوں پہ مر رہا ہے
جو دَم حسینوں کا بھر رہا ہے بلند ذوقِ نظر نہیں ہے

جب آدمی کچھ نرم اور ڈھیلا پڑتا ہے اور خود بھی مائل ہوتا ہے یا ایک نظر حسرت بھری ڈال دیتا ہے تو دوسری طرف سے اُمید ہونا شروع ہوجاتی ہے۔ آپ سختی سے آنکھوں کو نیچی کرکے گزریں بلکہ راستہ تبدیل کردیں اگرچہ دُور ہو۔ پھر آرام دل کا اُٹھایئے اور پھر نورِ ذکر اور نورِ علم پایئے گا۔ وہ ہرگز آگے نہیں بڑھ سکتی بشرطیکہ آپ ہمت اور قوتِ ارادیہ سے کام لے کر اُس کو ڈانٹ دیں اور اللہ کی طرف متوجہ ہوکر یہ شعر پڑھیں ؎

---

[1] صحیح البخاری: ۱/۱۰۳(۷۴۹)، باب ما یقرأ بعد التکبیر، المکتبۃ المظھریۃ

بہت گو ولولے دل کے ہمیں مجبور کرتے ہیں
تری خاطر یہ خونِ آرزو منظور کرتے ہیں

۱۵)**حال:** ایک عالم نے اپنا حال لکھا ہے کہ اب الحمد للہ! امارد اور نامحرم لڑکیوں سے نگاہ بچانے کی توفیق حضرت والا کی برکت سے ہونے لگی ہے خواہ وہ قریب موجود بھی ہوں۔

**جواب:** اجنبیہ عورت یا اَمرد حسین سے نظر کا بچانا اور اس کے قریب رہنا دونوں اگر جمع ہو جاتے ہیں تو پھر نظر محفوظ رکھتے ہوئے بھی آدمی فتنۂ معصیت سے محفوظ نہیں رہ سکتا جیسا کہ آنکھ پر پٹی باندھ کر بھی مجرمانہ افعال ممکن ہیں۔ پس نظر محفوظ ہے مگر اس وقت بھی جانی ہے۔(یعنی گناہ گار ہے، **جانی** اسم فاعل **من الجناية**، یہاں عربی لفظ **جانی** کا استعمال حضرت والا کی زندہ دلی اور خوش طبعی کا ثبوت ہے۔ سبحان اللہ! جامع)

**فَلِذَالِكَ يَجِبُ عَلَى السَّالِكِ وَالطَّالِبِ اَنْ يُّبَاعِدَ نَفْسَهٗ مِنَ الْاَمَارِدِ وَالنِّسَاءِ حِسًّا اَعْنِى التَّفَرُّقَ بِالْاَبْدَانِ وَ مَعْنًا اَعْنِى التَّوَصُّلَ بِالتَّصَوُّرِ فِى الْقَلْبِ لَا سِيَّمَا اِنْ كَانَ عَاشِقًا عَلَى الْاَمَارِدِ وَالنِّسَاءِ فِى الصِّغَرِ فَلَا بُدَّ اَنْ يَّكُوْنَ عَاشِقًا فِى الْكِبَرِ فَعَلَيْهِ الْمُجَاهَدَةُ فِى السَّفَرِ حَتّٰى يَاْتِيَهُ الْيَقِيْنُ اَعْنِى الْمَوْتَ وَلَهٗ اَجْرُ الْجِهَادِ الْاَكْبَرِ فِى الْمَحْشَرِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰى**

پس سالک و طالب پر واجب ہے کہ اپنے نفس کو حِسًّا امارد اور عورتوں سے دُور رکھے یعنی جسم کو دُور رکھے اور معناً بھی دُور رکھے یعنی قلب میں تصور سے اُن کے قریب نہ ہو خصوصاً اگر کم عمری میں اَمارد اور عورتوں کے عشق میں مبتلا رہا ہے تو خطرہ ہے کہ بڑھاپے میں بھی مبتلا ہو جائے یعنی ایسے شخص کے مبتلا ہونے کا قوی امکان ہے پس ضروری ہے کہ اس سفرِ دنیا میں وہ مجاہدہ کرتا رہے یہاں تک کہ موت آجائے اور اس مجاہدے پر اس کو ان شاء اللہ تعالیٰ محشر میں جہادِ اکبر کا ثواب ملے گا۔

(ترجمہ از جامع)

۱۶)حال: ایک طالب اصلاح نے عجب کا علاج پوچھا اُن کو یہ جواب تحریر فرمایا۔

جواب: اپنے کو حقیر سمجھنا اور اپنے خاتمے کے خوف سے لرزاں اور ترساں رہنا صالحین و مقبولینِ بارگاہِ کبریا کا شیوہ ہے اور عجب فاسقین کی خصلت ہے۔ اس عبارت کو پڑھ لیا کریں۔

۱۷)حال: ایک عالم صاحب نے اپنا حال لکھا کہ آپ کا بتایا ہوا ذکر بغیر کسی سستی کے پورا کر رہا ہوں اور یہ سب آپ ہی کی دُعاؤں کی برکت اور آپ کی کریمانہ شفقت و تربیت کی بدولت ہے۔

جواب: طالب کا یہی حُسنِ ظن اُس کو منزل تک رسائی کا وسیلہ ہوتا ہے اور حق تعالیٰ کا فضل بقدر حُسنِ ظن مع الشیخ مرتب ہوتا ہے۔

كَمَا قَالَ الشَّيْخُ الْحَاجُّ اِمْدَادُ اللهِ الْمُهَاجِرُ الْمَكِّيُّ نَوَّرَ اللهُ مَرْقَدَهٗ، وَقَدْ نَقَلَ هٰذَا الْقَوْلَ مِنْهُ الْحَضْرَةُ الْعَلَّامَةُ حَكِيْمُ الْاُمَّةِ مَوْلَا نَا تَھَانَوِیُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰی فِیْ مَلْفُوْظَاتِهٖ فَمَنْ شَاءَ فَلْيُجَرِّبْهُ وَيَسْتَرِحْ وَيَسْتَفِدْ وَيَطْلُبْ بِهٖ اَفْضَالَ اللهِ تَعَالٰی سَاعَةً فَسَاعَةً مُتَصَاعِدًا وَمُتَزَايِدًا فِیْ قَلْبِهٖ وَرُوْحِهٖ

جیسا کہ حضرت شیخ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نوّر اللہ مرقدہٗ نے فرمایا اور اس قول کو نقل کیا حضرت علامہ حکیم الامّت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ملفوظات میں، پس جس کا جی چاہے آزمالے اور آرام اُٹھالے اور اس سے مستفید ہو، اور طلب کرے اس کے ذریعے اپنے قلب و روح میں اللہ تعالیٰ کے افضال کو ساعت بہ ساعت لمحہ بہ لمحہ۔ (ترجمہ از جامع)

۱۸)حال: ایک طالب اصلاح نے لکھا ہے کہ اللہ کا ذکر کرتا ہوں تو کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر سے کوئی چیز ہے جو اللہ کو پکار رہی ہے اور تلاش کر رہی ہے۔ کبھی کبھی آواز میں درد پیدا ہو جاتا ہے۔

جواب: مبارک ہو۔

۱۹)**حال:** ذکر کے دوران اکثر گناہ یاد آجاتے ہیں۔

**جواب:** اس طرف خیال نہ کریں، ایک بار خوب توبہ کرکے گناہ بھول جائیے۔ ہم آپ حق تعالیٰ کے ذکر و یاد کے لیے پیدا کیے گئے ہیں نہ کہ گناہ کے ذکر و یاد کے لیے۔ ماضی کے گناہ سے توبہ و ندامت اور مستقبل کے لیے عزم تقویٰ و احتیاط (وہ بھی توکلاً علی اللہ) کافی ہے۔ ہمت و دُعا سے خوب کام لیں۔

۲۰)**حال:** آج اللہ اللہ کہتے ہوئے رقّت طاری ہوگئی آنسو بہنے لگے بعد ذکر آپ کی ارشاد کی ہوئی دُعا کی کہ اے اللہ! گناہوں کے اسباب کو مجھ سے دُور کردیجیے۔ تو یک گونہ سکون نصیب ہوا۔

**جواب:** مبارک حالت ہے۔

۲۱)**حال:** رمضان سے قبل اوّابین پڑھتے ہوئے اکثر دل بھر آتا تھا لیکن رمضان میں یہ عبادت رسمی عبادت جیسی ہوگئی ہے۔

**جواب:** رسمی کو بھی نعمت خیال کریں کہ صالحین و مقبول بندوں کی رسم کی نقل میں تو ہیں، یہی رسمی پھر حق تعالیٰ کے فضل سے اخلاص والی بن جاتی ہے۔

۲۲)**حال:** قرآنی آیات کا مفہوم کسی قدر سمجھ میں آتا ہے چناں چہ جب اس قسم کی آیات تلاوت کرتا ہوں کہ اس میں نشانیاں ہیں اُن لوگوں کے لیے جو عقل رکھتے ہیں تو فوری طور پر مجھے خیال آجاتا ہے کہ کثرتِ نافرمانی کی وجہ سے اور بے ادب لوگوں کی صحبت میں ایک مدت رہنے کی وجہ سے میری عقل ماری گئی ہے اس لیے اس آیت کا نشانی ہونا میری سمجھ میں نہیں آرہا ہے ایسا خیال کرنا صحیح ہے یا غلط؟ اصلاح فرمائیے۔

**جواب:** بے ادب لوگوں سے جو عقل کو نجاست اور زنگ کا نقصان پہنچا تھا آہستہ آہستہ وہ عقل ماشاء اللہ تعالیٰ بہت کچھ صفائی اور جلاء کی نعمت سے آراستہ ہو رہی ہے حق تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اگر عقل کو یہ نور نہ عطا ہوتا تو آپ بے ادب لوگوں کی خباثت سے بجائے بےزاری کے مانوس ہی رہتے، لیکن ان کو بے ادب سمجھنا اور ان کی صحبت کو عقل کی تباہی کی وجہ جاننا کیا معمولی انعام ہے۔ خوب شکر کریں کہ یہی عطائے نور عقل

کی علامت ہے۔

۲۳)**حال:** احقر کے ایک دوست (جن کا تعلق حیدر آباد دکن سے ہے) نے میری اس تبدیلی پر ایک دفعہ غالب کا یہ شعر پڑھا۔

چلتاہوں تھوڑی دُور ہر اک راہ رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہ بَر کو میں

اُس نے گویا طنز کیا تھا۔ میری زبان سے فوراً یہ شعر اس طرح ادا ہو گیا کہ جناب یوں نہیں بلکہ یوں ہے۔

چلتا تھا تھوڑی دُور ہر اِک راہ رو کے ساتھ
پہچانتا نہیں تھا کبھی راہ بَر کو میں

اس پر وہ خاموش ہو گئے۔

**جواب:** اس شعر پر آپ کو جس قدر بھی انعام دیا جائے کم ہے، ماشاء اللہ! مبارک باد اور نہایت شاباش آپ کے اس عمدہ طرز اصلاح شعر غالب پر اور وہ بھی بر وقت جلدی سے یہ جواب، بہت ہی خوب، بارک اللہ۔

۲۴)**حال:** حضرت والا سے آخر میں مؤدبانہ مترحمانہ التماس ہے کہ تحریر میں نادانستہ کوئی ایسی بات آگئی ہو جو آپ کے شایانِ شان نہ رہی ہو تو از راہِ کرم معاف فرمائیے۔

**جواب:** بالکل بے فکر رہیں، کوئی غلطی نہیں، جملہ حالات سے نہایت دل خوش ہوا۔ دل سے مزید ترقی کی دُعا کرتا ہوں۔

۲۵)**حال:** میرے مرشد! آج چار دن ہو چکے ہیں میری حالت بہت خراب ہو گئی ہے اور اس خرابی میں دن بدن اضافہ ہی ہوتا جا رہا ہے۔ دل و نگاہ پر قابو ہی نہیں رہا ہے، تقاضا شدید ہے اور ہمت جواب دے رہی ہے۔ اس کشمکش میں بہت کمزور ہو گیا ہوں۔ توبہ کرتا تھا ٹوٹ جاتی تھی اور اب توبہ کی طرف بھی دل مائل نہیں ہو رہا ہے۔ فرائض کی ادائیگی میں بوجھ کا احساس پیدا ہو گیا ہے پہلے کسی اَمرد یا لڑکی پر نگاہ پڑتی تو نیچی بھی ہو جاتی تھیں اب نظر یا تو نیچی ہوتی ہی نہیں یا اگر ہوتی بھی ہے تو دیر تک اُسی جانب

خیال رہتا ہے۔ جس گناہ کا تقاضا ہو رہا ہے وہ اس قدر مذموم ہے کہ کہتے ہوئے شرم آتی ہے۔ مجھ جیسا ذلیل اور بدترین روئے زمین پر کوئی ایک بھی نہ ہوگا۔ بس ایک آپ کا آسرا ہے۔ آپ کی عنایت و توجہ کے بغیر میری کشتی کنارے نہیں لگے گی۔ ماضی کے گناہ کثرت سے یاد آنے لگے ہیں اور دل کو ان کی یاد سے حظ پہنچ رہا ہے۔ اتنا گندا ہو گیا ہوں کہ آپ کے پاکیزہ اور مبارک قدموں کی جوتیوں کو بھی چھونے کے قابل نہیں رہا۔ یہ بھی صرف آپ ہی کا کرم اور احسان ہے کہ اپنی حالت سے واقف کرنے کا شعور عطا ہوا ہے ورنہ ساری عمر خود فریبی کا شکار ہو کر کہیں کا نہیں رہتا۔

میرے حضرت! میرے آقا! آپ سلطان العارفین ہیں آپ حق سبحانہٗ تعالیٰ کے محبوب و مقرب اور برگزیدہ ہیں آپ سے کرم کی التجا ہے اگرچہ میں اس کا مستحق بھی نہیں ہوں۔ یہ التجا کرم کی بلا حق کے ہے۔

یہ آسرا ہے آپ سا کامل ہے مہرباں
گو سچ ہے میں تو ہاں کسی قابل نہیں رہا

(حضرت مجذوبؔ رحمۃ اللہ علیہ)

**جواب:** سلوک میں یہ حالت یعنی اچانک تقاضائے معاصی کی شدت اور ان سے مغلوبیت اور ہر وقت تمام پرانے گندے خیالات کا دوبارہ اُبھر جانا سب کو پیش آتی ہے لہٰذا آپ مطلق فکر اور پریشانی نہ محسوس کریں اور محسوس ہو تو اس کو باعث اجر و ثواب سمجھیں اور باعث ترقیٔ درجات سمجھیں اور اس حالت کو اپنے لیے مضر یا علامت نامقبولیت ہرگز نہ سمجھیں ہمت اور دُعا سے کام لیں اور دو رکعت صلوٰۃ حاجت پڑھ کر سجدے میں خوب گڑگڑا کر دُعائے استقامت و ہدایت اور حفاظت کرتے رہیں میں بھی دل سے دُعا کرتا ہوں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ اِس گھاٹی سے پار ہوں گے، مایوسی کو قریب نہ آنے دیں۔ اِس حالت سے جو ندامت آپ پر طاری ہے اور اس سے عبدیت اور فنائیت جو پیدا ہو رہی ہے وہ تمام عبادات اور تقویٰ پر ناز سے کہیں بلند اور حق تعالیٰ کے نزدیک محبوب ہے۔ بس اپنے کو حق تعالیٰ کے حضور خوب گندا اور نالائق اور کمینہ

بد کردار کہیے اور اصلاح کی درخواست کرتے رہیے۔

آپ نے صاف صاف حالات جو تحریر کیے اس سے دل نہایت خوش ہوا۔ دل سے دُعا کرتا ہوں۔ یہ حالت تو کچھ بھی نہیں۔ اس سے بھی گندے گندے حالات ہوتے ہیں لیکن مجاہدہ اور ہمت اور دُعا سے زندگی پار ہو جاتی ہے۔ آپ یہ طے کرلیں کہ خواہ کیسی بھی گندی حالت ہو رہنا ہے خدا کا ہو کر۔ اور گندے خیالات اور گندی حالت میں فرق بھی سمجھ لیں۔ آپ گندے خیالات میں ہیں لیکن گندی حالت نہیں ہے۔ گندی حالت جب ہوتی کہ گندے خیالات کو گندا ارادہ بنالے پھر اس ارادے پر عمل بھی کر بیٹھے اور اگر آپ گندے خیالات پر عمل نہ کریں تو آپ کا مجاہدہ ہو گا اور مجاہدے پر ثواب اور قربِ حق کا وعدہ ہے۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۲۶) **حال:** پچھلے حالات حضور والا کی خدمت میں پیش کرنے کے بعد مختلف اندیشے اور وسوسے پیدا ہوتے رہے کہ آپ اس طرح ناراض ہو جائیں گے اور یوں برہم ہو جائیں گے لیکن میرے ماں باپ آپ پر قربان کہ آپ نے سب کچھ جاننے کے باوجود بھی اس گندے کے ساتھ کمال درجے کی شفقت فرما کر احقر کو بندۂ بے دام بنالیا۔ کوئی ایک احسان ہو تو عرض کروں۔ حضور! اتنے عظیم احسانات ہیں مجھ پر کہ ان میں سے کسی ایک کا بدلہ بھی تاحیات ادا نہ ہو سکے گا۔

**جواب:** یہ کیفیت شکر کی نہایت مبارک ہے۔ اپنے مربی کے ساتھ ایسے ہی حُسنِ ظن پر حق تعالیٰ کی رحمت متوجہ ہوتی ہے۔

۲۷) **حال:** ارشاداتِ عالیہ کو جوں جوں پڑھتا تھا فائدہ قلب کے اندر محسوس ہو رہا تھا۔ جب پورا پڑھ چکا تو دل کی کیفیت ہی بدل گئی۔ گندے خیالات اور وسوسوں کا نام و نشان نہ رہا۔

**جواب:** الحمد للہ۔

۲۸)حال: اس کے بعد دو رکعت صلوٰۃِ حاجت کے پڑھ کر حسب ارشاد سجدہ کیا تو بے اختیار گریہ طاری ہوا، روتے روتے ہچکی بندھ گئی۔

جواب: ماشاء اللہ تعالیٰ۔

۲۹)حال: حضور والا نے جو دُعا استقامت وہدایت اور حفاظت کی تعلیم فرمائی تھی اردو میں مانگتا جارہا تھا اور روتا جارہا تھا کہ اچانک عربی میں خود بخود دُعائیں یاد آنے لگیں سوان دُعاؤں کو بار بار دہراتا رہا لیکن یہ خیال ضرور تھا کہ آپ کے ارشادات سے ہٹ کر نہ ہوں۔ عربی کی دعائیں یہ تھیں:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ وَسَدِّدْنِیْ اَللّٰھُمَّ وَاقِیَةً کَوَاقِیَةِ الْوَلِیْدِ

اور آخر میں اصلاح کے لیے:

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ اَصْلِحْ لِیْ شَاْنِیْ كُلَّهٗ

جواب: یہی دعائیں مانگیے کیوں کہ یہ حدیث پاک کی دُعائیں ہیں۔

۳۰)حال: اس کے بعد حضرت والا! دو دن تک ایسی کیفیت رہی کہ تھوڑے تھوڑے وقفے سے دل نرم ہو کر آنکھیں نم ہو جاتی تھیں تیسرے دن خیال ہوا کہ صلوٰۃ حاجت روزانہ کے لیے شاید نہ ہو اس لیے چھوڑ دی اس کے بعد کیفیت بدل گئی۔ چوتھے دن پڑھا تو سجدہ میں پہلے جیسی حالت نہ رہی۔

جواب: اس کی کوئی فکر نہ کریں، کیفیت خداوندی مہمان ہے جب بھیجیں گے ملے گی۔

۳۱)حال: اب خیال ہو رہا ہے کہ تیسرے دن ناغہ کر کے پڑھنے میں حضرت والا کے ارشادات کی خلاف ورزی تو نہیں ہو رہی۔

جواب: یہ نماز ہر روز پڑھ لیا کریں کہ عمل اختیاری ہے اور کیفیت غیر اختیاری۔

۳۲)حال: مذکورہ کیفیت تو رونے کے متعلق تھی لیکن برسہا برس سے جس گناہ کے ارتکاب کا شدید تقاضا تھا وہ ایسا غائب ہو گیا کہ حضرت! حیرت میں رہ گیا۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ! خوب شکر ادا کریں۔

۳۳)**حال:** بہت دیر تک تو یقین ہی نہ پیدا ہوا کیوں کہ جس کو دُور سے دیکھ کر وہ تقاضا پیدا ہوتا تھا اس کے پاس آجانے یہاں تک کہ برابر بیٹھ جانے کے بعد بھی دل اس جانب مائل ہی نہیں ہوتا۔ پھر بھی مجھے یقین نہ آیا تو ایک لمحے کے لیے احقر نے دل کو اس جانب مائل کرنے کی ڈرتے ڈرتے کوشش کی لیکن حضور! اس کوشش میں مجھے ناکامی ہوئی۔

**جواب:** آیندہ ایسا نہ کریں، اسبابِ معصیت سے دُوری کا حکم ہے۔

۳۴)**حال:** الحمد للہ! اللہ کا ہزار بار شکر ہے کہ یہ حالت اب تک برقرار ہے، یہ سب آپ ہی کی عنایت کا صدقہ ہے اور آپ کا فیض ہے آپ کا دست کرم احقر کی جانب بڑھا اور برسوں کی بگڑی بن گئی۔

**جواب:** یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے جو مربی کے واسطے سے عطا ہوا، الحمد للہ!

۳۵)**حال:** اتوار کے روز حسب معمول حضور والا کی خدمت میں حاضری کے لیے گھر سے چلا لوکل ٹرین پر، آپ کے ارشادات ذہن نشین کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ غالب کا وہ شعر کہ جس کی اصلاح حضرت کے فیض سے ہوئی تھی یاد آگیا جس پر آپ نے خوشی کا اظہار فرماتے ہوئے بارک اللہ تحریر فرمایا تھا۔ احقر کو خیال ہوا کہ چوں کہ حضرت والا نے اظہار فرماتے ہوئے بارک اللہ تحریر فرمایا تھا۔ اس کا مطلب غالباً یہ ہے کہ آیندہ ایسے شعر مجھ سے ضرور ادا ہوں گے ابھی یہ سوچ ہی رہا تھا کہ حضرت! آپ کے فیض سے اور بالکل آپ ہی کے فیض سے دو اشعار ہو گئے۔ اصلاح کے لیے پیش خدمت ہیں ؎

ہر آستاں پہ رکھتا تھا اپنی جبین شوق
پہچانتا نہیں تھا کبھی اُن کے دَر کو میں
موتی سمجھ کے ریت جمع کرتا تھا کبھی
پہچانتا نہیں تھا جو لعل و گہر کو میں

**جواب:** شاباش، ماشاء اللہ نہایت عمدہ اشعار موزوں ہو گئے، مبارکباد۔

۳۶)حال: بنگلہ دیش کے ایک طالب علم نے لکھا کہ ہندوستان جاکر تعلیم حاصل کرنے کاارادہ ہے لیکن حالت یہ ہے کہ دل میں ہر وقت گناہوں کے تقاضے اور حسینوں کی طرف کشش رہتی ہے۔ اگر ان سے قریب ہوتا ہوں تو دل بے چین ہوجاتا ہے۔ دور رہتاہوں توچین سے رہتاہوں مگر پھر کبھی مغلوب ہوجاتاہوں۔

جواب: ہندوستان اگر جائیں تو مظاہر علوم میں پڑھیں، جہاں رہو تقویٰ سے رہو تو دل چین سے رہے گاورنہ خواب میں بھی چین نہیں پاسکتے ؎

عشق بتاں میں اسعد کرتے ہو فکر راحت

دوزخ میں ڈھونڈتے ہو جنت کی خواب گاہیں

بخاری شریف کی روایت ہے کہ دوزخ کا پیٹ نہ بھرے گا، هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ کہے گی حَتّٰى يَضَعَ قَدَمَهٗ فَيَقُوْلُ قَطْ قَطْ[۲] دوزخ پر اللہ تعالیٰ اپنا قدم رکھیں گے یعنی اپنی خاص تجلّی نازل کریں گے پھر اس کا پیٹ بھرے گا۔ اسی طرح گناہ کی آگ سے نفس جلتارہے گا لیکن اس کا پیٹ نہ بھرے گا جب تک نورِ تقویٰ اور تعلق مع اللہ خاص نہ عطا ہو گا۔ تجربہ تو کرچکے ہو لَا تَقْرَبُوْا کے علاوہ کوئی علاج نہیں، ہر تَقْرَبُوْا تَفْعَلُوْا تک پہنچاتا ہے پس تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا[۳] پر عمل کریں اور ذکر کی پابندی اور قبر و موت کی یاد، صلحا کی صحبت، حسینوں سے دُوری اور ہمت علاج ہے۔ اگر کوئی حسین قریب آنے لگے اس کو دُور کردو اور دو رکعت نماز حاجت ہر روز پڑھ کر خوب رو رو کر دعائے اصلاحِ نفس کرو۔

۳۷)حال: دل چاہتاہے کہ حسینوں سے مستقل دُوری کی توفیق نصیب ہو اور حضرت والا کی انابت الی اللہ کا کوئی ذرّہ نصیب ہوجائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ جو اپنی توفیق سے مجھ کو بھی انابت عطا فرماتا ہے۔ مزاج عاشقانہ تو میرا بھی ہے لیکن دل کو اور جسم کو اور نظر کو حسینوں سے بچاتاہوں تو ہی

---

۲؎ صحیح البخاری: ۱/۱۰۳ (۴۷۹)، باب ما یقرأ بعد التکبیر، المکتبۃ المظہریۃ

۳؎ البقرۃ: ۱۸۷

حفاظت ہوتی ہے، اسی پر آپ بھی عمل کریں۔

۳۸) **حال:** ایک دوسرے طالب علم کو جس کو خراب ماحول کی وجہ سے گناہ سے بچنے میں سخت دشواری پیش آرہی تھی اور جس کی وجہ سے گناہوں کی شدید رغبت پیدا ہوگئی تھی یہ جواب تحریر فرمایا:

**جواب:** علم دین کا مکمل درسِ نظامیہ فرض کفایہ ہے اور حرام سے بچنا فرضِ عین ہے اس لیے فوراً ایسا ماحول چھوڑنا فرض ہے جہاں قومِ لوط جیسے خبیث فعل سے نہ بچ سکے۔ تعجب ہے کہ پائخانہ کھانے سے نفرت نہیں ہوتی؟ جہاں سے پاد نکلے بدبودار اور گو نکلے اس جگہ سے رغبت ہو! لعنت ہو ایسے خبیث شوق و ذوق پر۔

اللہ تعالیٰ اس لعنتی بیماری سے سب کو بچائے۔ اس طالب علم سے کہو کہ خدا کے لیے اپنے حال پر رحم کرے ورنہ ساری زندگی اس کو لوگ ذلیل سمجھیں گے۔ فاعل اور مفعول دونوں ایک دوسرے کی نگاہ میں بھی قیامت تک کے لیے ذلیل ہو جاتے ہیں۔ حسین لڑکوں سے دوری عیناً و قلباً و قالباً اشد ضروری ہے۔ **فَلَا تَقْرَبُوْا** پر عمل ہی سے **فَلَا تَفْعَلُوْا** رہ سکتا ہے اور جو **تَقْرَبُوْا** ہو گا وہ **تَفْعَلُوْا** ہو گا۔ میری کتاب ''روح کی بیماریاں'' اس کو پڑھنے کو دو۔ ذکر اللہ کا اہتمام کریں۔

۳۹) **حال:** حضرت والا کے ایک مجاز حکیم امیر احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ جو حضرت کے سابق پیر بھائی بھی تھے اور حضرت والا سے بہت محبت رکھتے تھے۔ حضرت بھی ان سے بہت محبت فرماتے۔ انہوں نے حضرت والا کو تحریر فرمایا کہ آپ کی یاد بہت ستاتی ہے۔

**جواب:** حضرت اقدس نے جواب میں تحریر فرمایا۔

گر ستاتی ہماری یاد تمہیں
ٹیکسلا سے کراچی تم آتے

۴۰) **حال:** آپ سے خیال میں باتیں کرتا رہتا ہوں۔

**جواب:** کب تک خیالِ یار سے سرشار رہو گے؟

۴۱)حال: لکھا کہ عریضہ میں تاخیر پر معافی کا خواستگار ہوں۔

جواب: جواب تحریر فرمایا۔

معاف کرتا ہوں ہر خطا تیری
یاد رکھنا مگر عطا میری

۴۲)حال: لکھا کہ سردی آج کل پورے شباب پر ہے۔

جواب: جواب تحریر فرمایا۔

آپ کا عشق گر جواں ہوتا
کوچۂ یار میں رواں ہوتا

۴۳)حال: اس لیے نمازِ فجر، مغرب وعشاء گھر پر پڑھتا ہوں۔

جواب: جواب تحریر فرمایا۔

یہ علامت ہے تیری پیری کی
گرمیاں کیا ہوئیں جوانی کی

۴۴)حال: بنگلہ دیش کے ایک طالبِ علم نے لکھا کہ علم اور عمل میں تکبر وفخر ہوتا ہے۔

جواب: اپنے گناہوں کو یاد کریں اور قیامت کے فیصلے کو یاد کریں۔ مثل اسلاف کیا آپ اپنے خاتمے کے بارے میں خوفزدہ نہیں ہیں؟ علم وعمل سب بے کار ہے اگر قبول نہیں اور آپ کو ابھی علم قبول نہیں پھر تکبر اور فخر کی حماقت اور نادانی پر تعجب ہے۔

۴۵)حال: بدنگاہی سے نہیں بچ سکتا ہوں۔ شیطان کا وسوسہ ہوتا ہے کہ اب دیکھ لو بعد میں نہ دیکھوں گا۔

جواب: بچ سکتے ہو، بچتے نہیں ہو کیوں کہ ہمت نہیں کرتے، ہمت سے اس زہریلے تیر سے بچو یہ نظر حرام ہے۔ بخاری شریف کی حدیث ہے:

زِنَا الْعَيْنِ النَّظَرُ[۱]

---

[۱] صحیحُ البخاری: ۲/۹۲۲، کتابُ الاستیذان، باب زنا الجوارح دون الفرج

۴۶)حال: ایک اور طالب نے لکھا کہ ایک ہفتہ پہلے مجھے تیز بخار ہوا، بعد نماز مغرب ایک روز میں نے آنکھ بند کی تو خیال ہوا کہ عزرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ آپ کے بیس منٹ باقی ہیں تیار رہو۔ لیکن میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ پڑھتا رہا اس کے بعد مجھے یہ خیال پیدا ہوا کہ آپ سے ملاقات کروں تو یہ معلوم ہوا کہ آپ فرمارہے ہیں پریشان مت ہو بیس دن وقت ہے۔

جواب: کام میں لگو ان خیالات کی فکر ترک کریں۔

## بنگلہ دیش میں حضرت والا کے ایک مجاز کا خط

۴۷)حال: کوئی شخص اگر کوئی کام خلافِ سنت کرے تو بندے کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور برداشت کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔

جواب: تحمل اور حلم ضروری ہے ورنہ تکبر پیدا ہو گا اور حد سے تجاوز کا اندیشہ ہے۔ خوب سمجھ لو۔ آپ حاکم نہیں خادم ہیں۔

۴۸)حال: نہی عن المنکر کی جماعت جگہ جگہ قائم کرنا شروع کر دیا ہے۔ بحمد اللہ! خوب فائدہ ہو رہا ہے۔

جواب: نہی عن المنکر خالی کافی نہیں، جب تک کہ حق تعالیٰ سے محبت اور تعلق خاص پیدا نہ ہو اس کے بدون کسی گناہ کا چھوٹنا مشکل ہے۔ الحمد للہ تعالیٰ وبارک اللہ فیہ۔

## بنگلہ دیش میں حضرت والا مدظلہم العالی کے عاشق مرید

### اور خلیفۂ اجل اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبد المتین صاحب کا عریضہ

۴۹)حال: بآستانۂ عالیۂ مجدد کامل، غوثِ اعظم، امام الصدیقین، سرتاجِ اولیائے اُمت محمدیہ علیٰ صاحبہا الف الف تحیۃ یعنی عارف کامل مکمل مرشدی و مولائی دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

بعد سلام مسنون و تحیات، حضرت جی! میرے محبوب، میرے مرشد پاک، خدائے تعالیٰ آپ پر بے شمار رحمتیں برسادے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ! بفیض آپ کے

اپنی ذات میں آپ کی عنایت وبرکاتِ خاصہ مشاہدہ کرتا رہتا ہوں۔

اے محبوب! دردِ شدید کے ساتھ آپ کی یاد میں آہ آہ کرتا رہتا ہوں۔ میرے محبوب، میرے مرشد، میرے دوجہاں، خدا کی قسم، میں آپ کے لیے بے قرار ہوجاتا ہوں۔ خدا کی قسم، میرے محبوب! خدا کی قسم، آپ کو ایک نظر دیکھ لینے کو کروڑوں کروڑوں جنت سے زیادہ قیمتی جانتا ہوں۔ خدا کی قسم، اے محبوب، آپ کے غبارِ اقدام کی قیمت کروڑہا کروڑ شمس و قمر بھی...واللہ ثم واللہ خاک بھی ادا نہیں کرسکتے۔ خدائے ذوالجلال کی قسم! میری جان آپ کو سوائے تجلیاتِ حق کے کچھ نہیں جانتی۔ بسا اوقات دیر دیر تک آپ کی روحِ پاک کے انوار و تجلیات کے مشاہدے میں اپنے آپ کو غرق پاتا ہوں۔ میرے محبوب، میرے آقا، میرے جان، میرے ابا! خدا اور رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم واصحابِ رسول کے بعد میرے نزدیک سب سے محبوب اور سب سے بزرگ تر آپ کی ذاتِ اقدس ہے۔ خدا کی قسم! میری نظر میں آپ ماضی وحال کے تمام اولیاء اللہ سے بہتر وبزرگ تر ہیں...اور یہ احقر کا گمانِ محض نہیں بلکہ گمان اقرب الی الیقین ہے۔ کیا کہوں، حضرت جی! آپ ہی بایزید، آپ ہی جنید، آپ ہی شبلی، آپ ہی بڑے پیر جیلانی ہیں... حضرت جی! آپ میرے شیخ ہیں، حالِ دل کو آپ پر واضح کردینے ہی کو فریضہ سمجھتا ہوں۔ ہزاروں جانِ تبریزی، ہزاروں جانِ رومی، ہزاروں ہزاروں جانِ بایزید و جنید و شبلی و جیلانی میں آپ کی جانِ واحد میں جانتا ہوں اور پاتا ہوں۔ واللہ ثم واللہ! آپ کی ذاتِ پاک میں ہمہ وقت جانِ نبوت کی خوشبو پاتا ہوں... حضرت جی! میرے ابا، میں کیا کہوں... خدا شاہد ہے کہ میں آپ کی ذات میں ہمہ وقت خلق عظیم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونۂ کامل پاتا ہوں جو آج تک ہرگز ہرگز کہیں نہیں دیکھا جب کہ احقر کو بہت سے بڑے بڑے اکابر کو دیکھنے یا اُن کے حالات کو خوب سننے یا پڑھنے کی توفیق ہوئی ہے اور ان کو میں بہت بڑا جانتا ہوں، بہت ہی بڑا۔ آہ مگر اے محبوب... اللہ اللہ، کیا کہوں... آپ کی شان ہی الگ ہے۔ آپ کے کلام سے بھی آپ کا رتبۂ عدیم المثال اضطراراً ظاہر ہوجاتا ہے۔ آپ جو کچھ حالات و مقامات اولیاء بیان فرماتے ہیں وہ تو آپ ہی کے بے کنار سمندروں کے

امواجِ پُر طغیاں کی چند چھینٹیں ہوتی ہیں... میرے سرکار! یہ جو کچھ کہہ رہا ہوں، دل سے کہہ رہا ہوں، یقین و وثوق سے کہہ رہا ہوں، بفضل اللہ و بفیضِ مرشدی دلائل قرآن و سنت کی روشنی میں کہہ رہا ہوں... خدا کی قسم! قرآن و حدیث کو پڑھ کر، اخلاقِ نبوت و حیاتِ نبوت کو پڑھ کر مجھے حیرت ہی حیرت تھی کہ اب ایسے نمونے کا کامل متبع انسان کہاں اور کیسے ہو سکتا ہے، آپ کی ذات میں اے محبوب!... اللہ پاک نے وہ نمونہ مکمل دکھلایا۔

مختصر یہ کہ الحمد للہ! ثم الحمد للہ! آپ کی ذاتِ عظیم الصفات میں ہم نے شریعتِ مطہرہ اور حیات محمدیہ کا رخِ زیبا دیکھ لیا... سیدی!... مولائی!... سیدی!... مولائی! جَزَاکُمُ اللّٰہُ... جَزَاکُمُ اللّٰہُ... جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وَبَارَکَ اللّٰہُ فِیْ حَیٰوتِکُمْ بَرَکَۃً مُّخَیِّرَۃً وَّفَائِقَۃً وَّمُسَلَّمَۃً وَّفَارِقَۃً مَّعَ الصِّحَّۃِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْعَافِیَۃِ

سبحان اللہ، حضرت جی!، سبحان اللہ، آپ تو آپ ہیں، آپ تو سر تا پا تجلیاتِ حق ہیں، آپ کے در و دیوار کا تصور بھی قلب و جان کو مست و مخمور اور منور کر دیتا ہے۔

سیّدی! بہت پیاسا ہوں... شدید سے شدید پیاس میں مر رہا ہوں... عطا فرما دیجیے... عطا فرما دیجیے، اللہ کے لیے عطا فرما دیجیے۔ ساتوں آسمان و زمین سے وسیع پیالہ بڑھا کر اس دروازے سے بھیک مانگنے والا آپ کا سائل

محمد عبد المتین غفرلہٗ

خادم حضرت جی!

۲۰/ ذوالحجہ ۱۴۱۷؁ھ مطابق ۲۸/ اپریل ۱۹۹۷؁ء

**جواب:** مکرمی المحترم جناب عبد المتین صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ محبت نامہ ملا۔ اللہ تعالیٰ آپ جیسے احباب مخلصین کے حسنِ ظن اور محبت کی برکات سے احقر کو متصاعداً متزائداً متبارکاً نوازش فرماتے رہیں، آمین۔ اور اس حسنِ ظن اور محبت کو جانبین کے لیے وسیلۂ نجات و مغفرت بنائیں، آمین۔ آپ خود بھی دُعا کریں اور احباب سے بھی ۱۲۰ سال کی عمر اعلیٰ صحت اور تقویٰ پر استقامت اور اپنی محبت کے دردِ دل کے

نشر و دُعا کرائیں کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے احقر کو اشاعت اور شرفِ حسن قبولیت اور احبابِ صادقین کی رفاقت کے ساتھ مع عافیت اہل و عیال و احباب کے ساتھ عطا فرمائیں، آمین۔ اور احقر کی ہر آہ و فغاں کو نثراً ہو یا نظماً ہو تا ابد و تابقائے امت مسلمہ تابندہ و پائندہ فرماتے ہوئے افادیت و استقامت کا شرف عطا فرمائیں، آمین۔ اور ہماری شامت اعمال کے سبب ایک آہ بھی اختر کی محض اپنی رحمت سے بدونِ استحقاق ضایع ہونے سے حفاظت فرمائیں، آمین۔ اور شرفِ قبول سے نوازش فرمائیں، آمین۔ اور تمام عالم میں احبابِ خصوصی کی رفاقت کے ساتھ برائے اشاعت دردِ دل و آہ فغاں اسفار مع العافیۃ والراحۃ عطا فرمائیں، آمین۔ اور احقر کی اولاد و ذُرّیات اور احباب کو بھی دین کے بڑے بڑے کام کی سعادت عطا فرمائیں اور جملہ حسنات کو ہمارے لیے صدقۂ جاریہ بنادیں، آمین۔

میری صحت کمزور رہتی ہے جان ناتوانِ اختر کے لیے ایک کروڑ جانِ توانا حق تعالیٰ کی رحمت سے مانگیے اور سب کی سب فدائے جاناں سے مشرف ہونے کی بھی دُعا کریں کہ ہر لمحۂ حیات محبوبِ حقیقی پر فدا کرنے کی توفیق ہو اور ایک لمحہ بھی نافرمانی میں کبھی مشغول نہ ہو۔ مجموعۂ اشعار ''فیضانِ محبت'' ہدیہ ارسال ہے۔

والسلام مع الاکرام

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ ۲۶/ ذوالحجہ ۱۴۱۷ھ

۵۰) حال: بگرامی خدمت قطبِ عالم، غوثِ اعظم، مجددِ ملت، زبدۃ السلف، سلطان العارفین حضرت اقدس شاہ سیدی و مرشدی دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام مسنون و تحیات، الحمد للہ! روزانہ خوب دل لگا کر حضرت والا کے لیے دُعاؤں کی توفیق ہوتی ہے۔

حضرت جی! ڈھاکہ سے حضرت کے تشریف لے جانے کے ایک دو ہفتہ بعد احقر پر حضرت والا کی کیفیاتِ خاصہ طاری ہوئیں، لب و لہجہ، قوتِ کلام، تعبیرات،

القاءِ مضامین میں حضرت جی کے ساتھ مشابہت عجیبہ محسوس و مشاہد ہوتی رہی۔ سامعین بہت محظوظ و مست ہوتے رہے۔ جتنی یہ حالت غالب ہوتی احقر حضرت کی یاد میں مست و بے قرار ہو جاتا تھا۔ جانِ احقر حضرت کو بہت ڈھونڈتی رہتی اور ذرّہ ذرّہ میں انوار ہی انوار نظر آتے تھے۔ اچانک یہ کیفیت مستور ہوگئی تو ایک ہفتہ بعد پھر عود کر آئی پھر مستور ہوگئی تو کبھی دو چار روز بعد کبھی ایک دو ہفتہ بعد عود کر آئی... اس اثنا میں احقر استغفار و توبہ کرتا رہا کچھ لغزش محسوس ہوئی تو اس کی تلافی کرتا رہا... بار بار ایسا ہوتا رہتا ہے اس سے مجھ پر سخت غم ٹوٹ پڑتا ہے حتّٰی کہ کبھی کبھی میں اس قدر متأثر ہوتا ہوں کہ بیمار پڑ جاتا ہوں، بستر پر لیٹ جاتا ہوں... اس مجبوری کو برداشت کرنا قیامت ہے۔ حضرت جی! اس کی وجہ کیا ہے اور تلافی کیا ہے؟ اور کیا اب تک مجھ کو نسبت حاصل نہیں ہوئی؟ کیا نسبت کے لیے حضوری لازم نہیں ہے؟

کئی سال سے جو یہ کیفیت خاصہ طاری ہوتی رہی تو بارہا معیتِ خاصہ اور حضوری شدید بھی عنایت ہوئی... لیکن اس مرتبہ معیت خاصہ اور حضوری محسوس نہیں ہوئی... روزانہ نسبت اِتحادیہ، معیت و حضوری اور دردِ مستقل کے لیے دُعا کر رہا ہوں۔ کہیں یہ نامناسب تو نہیں؟

حضرت جی! اللہ کے واسطے مجھ پر رحم فرمائیے۔ میں بے کس ہوں، کمزور ہوں۔

الحمد للہ! حضرت کی برکت سے بظاہر تمام گناہوں سے پرہیز کی توفیق ہو رہی ہے۔ ’’بظاہر‘‘ اس لیے کہا کہ ہر لمحہ ہزاروں عیوب و معاصی میں مبتلا سمجھتا ہوں۔ خود میرا وجود ہی معصیت ہے البتہ مخلوقِ خدا سے برتاؤ اور زبان کی تعبیرات میں لغزش ہو جاتی ہیں یا کبھی عجب و ریا کے شبہات پیدا ہوتے ہیں تو توبہ و استغفار و تلافی میں مصروف ہو جاتا ہوں۔

ایک مرتبہ چار پانچ طلبہ کو احقر نے ایک کام سے راستے میں روکا تھا جب کہ دھوپ بہت تیز تھی، بعد کو خیال آیا کہ احقر سے تو اُن کو تکلیف پہنچی، مدرسہ جا کر اُن سب سے معافی مانگی۔ یہ نحو میر کے طلبہ ہیں احقر سے بھی پڑھتے ہیں۔

ایک مرتبہ ایک مٹھائی کی دوکان پر ایک نوجوان ملازم نے احقر سے تیز کلامی کی تو میں نے بھی تیز لہجے میں کہا: دوکان میں بیٹھنا ہے تو تیزی ختم کرو، نہیں تو گھر جاکر بیٹھو۔ وہاں سے آیا تو دل مکدر تھا۔ جاکر اس کو خوش کرنے کی کوشش کی۔ پانچ ٹکا ہدیہ بھی دیا۔ تو واپس ہوتے ہی قلب پر حضرت کے علوم و معارف کی بارش ہوتی رہی... اس طرح کے بہت سے واقعات ہیں۔

**جواب:** باسمہ تعالیٰ شانہٗ

مکرمی مولانا عبد المتین صاحب زیدت توفیقات حسناتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کے حالات سے قلب مسرور ہوا۔ قبض و بسط دونوں ضروری ہیں ورنہ دوامِ بسط سے ابتلائے عجب و کبر ہوتا ہے جب بسط کی حالت ہو تو شکر کریں اور جب قبض کی حالت طاری ہو تو آہ وزاری اور اشکباری اور کثرتِ استغفار سے قرب حاصل کریں، ساعۃً کذا وساعۃً کذا۔

۵۱) **حال:** حضرت جی! کینہ اور حسد میں صاف فرق کیا ہے؟ اسی طرح حرص اور طمع میں۔

**جواب:** کینہ میں قلب پر صاحب نعمت سے ثقل رہتا ہے اور حسد میں زوالِ نعمت کی تمنا مستزاد رہتی ہے۔ حرص کا تعلق اور اطلاق خیر پر بھی ہوتا ہے جیسے حَرِیۡصٌ عَلَیۡکُمۡ اَیۡ عَلٰی اِیۡمَانِکُمۡ وَصَلَاحِ شَانِکُمۡ اور طمع کا اطلاق اکثری فَیَطۡمَعَ الَّذِیۡ فِیۡ قَلۡبِہٖ مَرَضٌ کے نوع سے ہوتا ہے۔

۵۲) **حال:** اور جن مواقع میں عجب و کبر یا ریا کے شبہات ہوں وہاں یہ عجب و کبر و ریا ہے یا اس کا وسوسہ، اس کی تعیین بالجزم کیسے کروں؟

**جواب:** وسوسۂ کبر وغیرہ اور اصل مرض کا فرق یہ ہے کہ وسوسۂ عجب و کبر وریا کے لیے اذیتِ قلب ضروری ہے اور اصل معجب اور اصل متکبر اور اصل مرائی کو اپنے مرض عجب و کبر وریا سے تکلیف کا احساس نہیں ہوتا جس کا سبب غفلت قلب ہے۔

۵۳) **حال:** حضرت جی! بہت زیادہ محتاجِ توجہ ہوں، حضرت جی! اللہ کے واسطے توجہ

فرمائیے... اللہ کے واسطے بہت زیادہ توجہ چاہتا ہوں۔

**جواب:** دل سے دُعا کرتا ہوں۔ آپ میری صحت و برکت عمر کے لیے دُعا کیجیے۔ کمزوری محسوس ہوتی ہے۔

۵۴) **حال:** خدا کرے حضرت والا کی صحت ٹھیک ہو۔ یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ حضرت اب معمول کے کام انجام دینے میں زیادہ کمزوری محسوس نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ صحت و عافیت کے ساتھ حضرت والا کے سایہ کو ہمارے سروں پر قائم ودائم رکھے، آمین۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ آپ کی دُعاؤں کو میرے حق میں شرفِ قبول بخشیں، آمین۔

۵۵) **حال:** اس وقت ایک ذہنی خلجان بغرض علاج خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ حضرت کی دُعاؤں کی برکت سے سحری تہجد کے لیے اللہ تعالیٰ اُٹھادیتے ہیں۔ دُعا کے لیے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ''شوقِ وطن'' میں ہے کہ اپنے گزشتہ گناہوں کو یاد کرکے خوب گڑگڑا کر رو کر استغفار کرلو۔ لیکن حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہی خلیفہ حضرت ڈاکٹر عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جب اچھی طرح توبہ کرلو تو اللہ تعالیٰ گناہوں کو مٹادیتے ہیں۔ اب گزشتہ گناہوں کو اگر آپ یاد کریں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے گناہوں کو مٹا دیا ہے یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے۔ لیکن تم پچھلے گناہ یاد کرکے ان کو زندہ کرنا چاہتے ہو یہ اللہ تعالیٰ کی ناشکری ہے، اس سے بچو۔ اس شبہ کے بعد یہ حقیر حضرت کی کتابوں سے راہ نمائی تلاش کرنے لگا تو صراحتاً کوئی تحریر نظر میں نہ آئی۔ اس لیے خط لکھا کہ حضرت سے اس شبہ کے دُور کرنے کی استدعا کررہا ہوں تاکہ آیندہ اسی پر عمل کروں۔

حضرت کی کتاب ''مواعظ دردِ محبت'' جمعہ کے دن آج کل احباب کو پڑھ کر سناتا ہوں۔ بہت ہی کمزور ہوں۔ دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کو کاملین کے زمرے میں اپنی رحمت کاملہ سے شمار فرمائے۔

**جواب:** حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ بعض شب میں بعد نماز عشاء فجر

تک اس شعر کو پڑھ کر اس طرح روتے تھے کہ سننے والوں کا کلیجہ پھٹتا تھا تو حضرت کا کیا حال ہوتا ہوگا ۔ (کذا قال حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ) یَا مَنْ رَّاٰنِیْ عَلَی الْخَطَایَا فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ اور وَلَا تُعَذِّبْنِیْ فَاِنَّکَ عَلَیَّ قَادِرٌ اور مِثْلَ ذَالِکَ رَبَّنَا ظَلَمْنَا..الخ سے معلوم ہوتا ہے کہ استحضار معاصی کا اجمال کافی ہے۔ ہمارے مرشد شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ بھی تہجد کے وقت بہت تضرع اور گریہ سے استغفار کرتے تھے۔ وَبِالْاَسْحَارِ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ کا جملہ اسمیہ دوام استغفار فی الاسحار پر اہل اللہ کے استغفار آخرِ شب کی تائید ہے۔

حضرت ڈاکٹر صاحب عارفی رحمۃ اللہ علیہ کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے جو دیگر کتب اکابر سے احقر نے سمجھا ہے کہ معاصی کے استغفار میں جزئیات کا مراقبہ باعث حجاب ہوتا ہے اُمید مغفرت غالب کے باوجود دوام تضرع اور استغفار پر نصوص اور اعمال مشائخ کافی راہ بر ہیں۔ دل سے دُعا کرتا ہوں۔

## باربڈوز سے ایک عالم کا خط

۵۶) حال: الحمد للہ! حضرت والا کی دُعاؤں کی برکت سے بعافیت ہوں اور حضرت والا مد ظلہ کی عافیت کا متمنی ہے۔

بندہ اپنے استاد و مرشد محترم حضرت اقدس سید مولانا ابرار احمد صاحب سے بیعت تھا طالب علمی کے وقت استخارہ کیا تھا اور قلبی تسلّی کی اطلاع دے کر درخواست کی تھی بیعت فرمانے کی، تو حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے بعد عصر مجلس میں حاضر ہوتے رہنے کو فرمایا تھا۔

حضرت والا میں گناہ گار ہوں، نفس کا بیمار ہوں اور اپنی اصلاح کا بے حد محتاج ہوں اور اصلاح کی فکر بھی ہے۔ میرے حضرت مرحوم رحمۃ اللہ علیہ کے بعد آپ والا مد ظلہ کو اپنا مصلح اپنا مرشد مشفق اور خیر خواہ مان کر آپ سے عاجزانہ درخواست کرتا ہوں آپ والا مجھے بیعت فرما کر جس طرح مناسب سمجھیں بندے کی اصلاح فرمائیں۔

جواب: آپ کو خط سے بیعت کرلیا، یہ بیعت عثمانی کی سنت ہے۔ پرچہ معمول ہمراہ ہے

اس پر عمل کریں جب ملاقات ہوگی ہاتھ پر بیعت کرلوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ وقت ہو تو مولانا آصف کے ساتھ ساؤتھ افریقہ آجایئے۔

ایک پارہ تلاوتِ قرآن پاک اور مناجات کی منزل بھی جاری رکھیے، حفاظت نظر اور حفاظت قلب کا اہتمام ضروری ہے۔

## برصغیر کے ایک مشہور عالم کبیر کے صاحبزادے کا بیعت ہونے کے بعد پہلا خط (جو عربی داں اور انگریزی زبان کے پروفیسر ہیں)

۵۷) حال: خدا کرے مزاج گرامی بخیر ہوں تعلق خاطر تو حضرت والا سے پہلے سے تھا مگر بیعت کے بعد تو مستقل ہی حضرت کا دھیان رہتا ہے اور شاید ہی ایسا ہوتا ہے کہ جب حضرت والا کا تصور نہ آتا ہو۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ اس تعلق و محبت کو میرے لیے باعث سعادت دارین فرمادیں۔

جواب: نہایت مبارک حالت ہے، یہ محبتِ مرشد راہِ حق میں تمام مقاماتِ رفیعہ کے لیے مفتاح ہے۔

۵۸) حال: عجیب ترباّت یہ ہوئی کہ چند روز ہوئے میں نے آپ کے ساتھ والد ماجد کو خواب میں دیکھا۔ تفصیل یاد نہ رہی بس اتنا صاف یاد ہے کہ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ آپ بھی تشریف فرما ہیں اس خواب کی تعبیر میں نے یہ ہی لی کہ جناب والا سے بیعت کی سعادت میرے لیے باعث برکت ہے اور والد ماجد بھی اس تعلق پر خوش ہیں۔

جواب: نہایت عمدہ تعبیر ہے احقر اگر تعبیر لکھتا تو بالکل یہی لکھتا۔

۵۹) حال: دوسری بار خواب میں جناب والا کو تنہا دیکھا اور وعظ کی مجلس ہے اور بار بار فرمارہے ہیں کہ اپنی خودی کو مٹادو۔ اِسی پر آنکھ کھل گئی۔

عجیب شئے ہے محبت بھری نگاہ ادیب
کہ ایک دن ہی میں دُنیا بدل گئی اپنی

جواب: یہ خواب حاصل طریق ہے۔ آپ کے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو بارگاہ خانقاہ

تھانہ بھون سے یہی ارشاد ہوا تھا۔

۶۰) **حال:** کئی بار جی چاہا کہ فون کرکے حضرت والا کی آواز سنوں مگر جی کو روکا کہ حضرت کو زحمت ہوگی اور گستاخی کا احساس ہوتا تھا کہ کیسے حضرت کو فون پر بلانے کی ہمت کروں۔

**جواب:** دس بجے رات کو پاکستانی وقت کے مطابق فون کے لیے بہتر وقت ہے۔

۶۱) **حال:** میرے صبح کے معمولات حسبِ ہدایت یہ ہیں: نمازِ فجر کے بعد ذکر قدرے آواز کے ساتھ پہلے چند دن تو تین سو بار ذکر میں دل بہت لگا پھر گھبراہٹ کا احساس ہوتا رہا تو دو سو کیا مگر ایک سو سے کم پھر بھی نہیں کیا۔ کبھی کبھی دل لگتا ہے تو تین سو سے زائد کرنا چاہتا ہوں مگر حضرت کی ہدایت کے مطابق تین سو سے زیادہ نہیں کرتا ہوں۔

**جواب:** ایک سو بھی کافی ہے۔ جب زیادہ غلبۂ شوق ہو تو ۳ سے ۵ سو کرلیجیے اس سے زیادہ میں اندیشہ خشکی کا ہے اور اعتدال مزاجی بھی مطلوب شرعی ہے۔

۶۲) **حال:** دن بھر میں اکثر درود و استغفار کا ورد کرتا رہتا ہوں۔ مسجد ذرا میرے گھر سے دُور ہے پھر بھی عصر مغرب و عشاء کے لیے جماعت کا اہتمام ہے۔ ہدایت کے مطابق نماز عشاء کے بعد وتر سے پہلے سنتوں کے بعد دو رکعت تہجد و صلوٰۃ توبہ کی نیت سے پڑھنے کا اہتمام ہے۔ صبح کو ذکر کے بعد حضرت کی ہدایت کے مطابق ''معمولات صبح و شام'' جو حضرت والا نے عنایت فرمایا ہے اس کا بھی روزانہ اہتمام ہے۔

**جواب:** جملہ معمولات سے مسرت ہوئی اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِكْ فِيْهِ

۶۳) **حال:** ذکر کے وقت اور معمولات کے وِرد کے دوران بلا قصد حضرت والا کا تصور آجاتا ہے اور ذہن میں حضرت والا کی شبیہ آتی رہتی ہے میں اس تصوّر و شبیہ کو اراداتاً رفع بھی نہیں کرتا۔

**جواب:** اکابر کا یہی ارشاد ہے کہ نہ قصداً لایا جائے نہ قصداً ہٹایا جاوے۔ محبت کے لیے محبوب کا دھیان غیر اختیاری طور پر آجاتا ہے۔

۶۴) **حال:** ہر ہفتے منگل کے دن نماز عشاء کے بعد گزشتہ بیس برس سے ایک مقامی

مسجد میں میرے درسِ قرآن کا معمول ہے۔ تفسیر انگریزی میں دیتا ہوں۔ الحمدللہ! حاضرین بہت خاطر جمعی سے سنتے ہیں۔ تفسیروں میں اردو میں حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی بیان القرآن، مولانا عبد الماجد دریا آبادی، مولانا امین احسن اصلاحی اور کبھی کبھی مفتی شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تفسیریں پیش نظر رہتی ہیں۔ عربی میں عام طور سے طبری اور ابن کثیر پیش نظر رہتی ہے۔ شاذونادر روح المعانی بھی دیکھ لیتا ہوں حضرت کا کیا مشورہ ہے؟ تفسیر سے پہلے وتر کے بعد اللہ تعالیٰ سے اخلاص کی دُعا کرتا ہوں اور عجب وخود پسندی سے پناہ مانگتا ہوں۔

**جواب:** تفسیر میں صرف تین تفاسیر پر اکتفا مناسب رہے گا۔

(۱) بیان القرآن (۲) تفسیر عثمانی (۳) معارف القرآن

تفسیر موضح القرآن شاہ عبد القادر رحمۃ اللہ علیہ کی بھی مفید ہے اور عربی تفاسیر حضرت علامہ آلوسی رحمۃ اللہ علیہ کی روح المعانی بہت کافی ہے۔ تفسیر ابن کثیر دیکھنا بھی مفید ہے۔

۶۵) **حال:** الحمدللہ! تقریر و تحریر کے مواقع بہت ملتے ہیں۔ خصوصاً تقریر کے مطالبے بہت ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی خیال ہوتا ہے کہ فلاں بات میں نے ایسی کہی تھی جو کسی نے اس طرح نہ سمجھائی ہے۔ جب بھی دل میں یہ خیال آتا ہے تو عجب محسوس ہوتا ہے تو فوراً دل ہی میں الحمدللہ کہہ کر استغفار بھی کرلیتا ہوں اس کے علاوہ عجب سے بچنے کے لیے معمول کررکھا ہے کہ ہر تقریر سے پہلے دو رکعت نفل کے بعد خلوصِ نیت کی دُعا کرتا ہوں اور اَللّٰھُمَّ ذَلِّلْنِیْ فِیْ عَیْنِیْ وَ عَظِّمْنِیْ فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ اور اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ صَغِیْرًا فِیْ عَیْنِیْ وَ کَبِیْرًا فِیْ اَعْیُنِ النَّاسِ پڑھتا ہوں پھر تقریر کرتا ہوں اور دُعا کرتا ہوں کہ اس بیان کو میرے لیے اور حاضرین کے لیے نافع کریں۔ کیا یہ طریقہ صحیح ہے؟ یا اس میں کوئی اضافے کا مشورہ ہے تاکہ اپنی اہمیت وخود پسندی سے بُعد ہو۔ الحمدللہ! از خود کسی اعزاز اور وعظ میں کسی اہم جگہ بیٹھنے کا قلب میں مطالبہ نہیں ہوتا۔ حضرت کی ہدایات درکار ہیں۔

**جواب:** یہ عمل کافی ہے لیکن ایک شعر اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کا اضافۂ برکت کے

لیے پڑھ لیا کریں ؎

ہم ایسے رہے کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

یہ شعر علاجِ عجب و کبر کے لیے اکسیر ہے۔

۶۶)**حال:** میری ملازمت اس قسم کی ہے کہ ہر قسم کے لوگوں سے ملنا ہوتا ہے۔ غیر محرم خواتین سے بھی سابقہ ہوتا ہے۔ پہلے میں خواتین کے چہروں سے نظر نہیں ہٹاتا تھا اب بیعت کے بعد اہتمام کرتا ہوں کہ اگر غیر محرم خواتین سامنے آئیں تو پہلی اچٹتی نگاہ کے بعد پھر دوبارہ ان کے چہروں کی طرف نظر نہیں کرتا اور اپنے اس طریقے پر ہر بار قلبی طور پر اندر بہت سکون محسوس کرتا ہوں۔ اس سلسلے میں مزید کوئی ہدایت؟

**جواب:** اچٹتی نظر سے بھی کبھی نفس کچھ لذت غیر شعوری طور پر سرقہ (چوری) کرلیتا ہے لہٰذا یہ دُعا اضافہ کرلیجیے کہ اے خدا! ہمارے نفس کی اچانک نظر کے بھی غیر شعوری مستلذات مسروقہ کو معاف فرما دیجیے۔

۶۷)**حال:** مجھے تقریباً آٹھ ماہ کے لیے انگلینڈ میں آکسفورڈ یونیورسٹی کے دراسات اسلامیہ کے مرکز میں قرآنِ پاک اور فقہ اسلامی کی تدریس کے سلسلے میں قیام کرنا ہے۔ یہ وہی مرکز ہے جس کی انتظامیہ کے صدر حضرت مولانا علی میاں رحمۃ اللہ علیہ تھے۔

**جواب:** مبارک ہو، اللہ تعالیٰ شانہٗ شرفِ قبول عطا فرمائیں اور ہم سب کو باحسنِ وجوہ خدماتِ دینیہ کی توفیق بخشیں، آمین۔

۶۸)**حال:** عریضہ کو اتنا طویل کرنے کا قصد نہ تھا۔ خیال بار بار رہا کہ حضرت کا وقت اپنی معروضات و ذاتی مسائل میں ضایع کرنے کا سبب بنوں گا۔ مگر قلب میں تقاضا بھی تھا کہ حضرت کی خدمت میں سب احوال پیش کردوں۔ اس طویل نویسی کے لیے معذرت پیش ہے۔

**جواب:** آپ کے طویل مکتوب سے قلب نہایت مسرور ہوا، طولِ زلف محبوب باعث فرحت ہوتا ہے۔

۶۹)**حال:** ایک بڑی الجھن درپیش ہے کہ حضرت والا کے جواب میں ڈاک کے خرچ کا بوجھ حضرت پر نہ پڑے۔ ایک آسان شکل یہ معلوم ہوتی ہے کہ کچھ رقم حضرت کو بھجوادوں جو ڈاک خرچ میں کام آجائے۔ اس سلسلے میں ہدایت کا محتاج ہوں۔ جوابی لفافہ ملفوف ہے۔

**جواب:** آپ ذرا بھی فکر نہ کریں آپ کے خط کے جواب کا صرفہ میرا محبوب صرفہ ہوگا۔

۷۰)**حال:** اجازت چاہتا ہوں کہ کبھی کبھی حضرت کی خانقاہ کے لیے کچھ ہدیہ پیش کرسکوں یہ صرف قلبی تقاضا ہے اور نفس پر الحمد للہ! کوئی بار نہیں ہے۔

**جواب:** نہایت خوشی سے اجازت ہے۔

۷۱)**حال:** میں فکر میں ہوں کہ کچھ وقت نکال کر دو تین دن ہی کے لیے حضرت والا کی صحبت سے استفادے کی خاطر خانقاہ میں قیام کرسکوں۔ والسلام مع الاکرام۔ محتاجِ دُعا و توجہ خاص۔

**جواب:** نہایت مفید نہایت عمدہ اور نہایت احسن خیال ہے۔

۷۲)**حال:** حضرت والا کے مواعظ کا مطالعہ برابر کرتا ہوں۔ اپنے امراضِ روحانی اور مسائل کا حل اس سے حاصل ہوتا ہے۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

ایک طالب کا خط جو اعمال قبیحہ میں مبتلا تھے ان کو خواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور حکم دیا کہ اگر اصلاح چاہتے ہو تو مولانا حکیم محمد اختر صاحب سے تعلق پیدا کرو ان سے تعلق کے بغیر تمہاری اصلاح نہیں ہوسکتی۔

۷۳)**حال:** حضرت صاحب! الحمد للہ! اب بد نظری اور لواطت سے مکمل طور پر شفایابی ہوگئی ہے، حضرت صاحب! جب سے آپ کا جوابی خط پہنچا ہے اور اس پر عمل کیا ہے تو اب صرف ایک مرتبہ بد نظری ہوئی جس پر میں نے آپ کے حکم کے مطابق آٹھ رکعت نماز نفل اور بیس روپے صدقہ ادا کیا جس کی برکت سے

الحمد للہ! ابھی تک ایک دفعہ بھی بد نظری نہیں ہوئی آپ کے مشوروں پر عمل کی برکت سے لواطت سے مکمل توبہ نصیب ہو گئی۔

**جواب:** الحمد للہ! اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں لیکن نفس سے ہمیشہ ہوشیار رہیں ایک لمحہ کو غافل نہ ہوں۔ امارد سے ہمیشہ عیناً قالباً و قلباً مشرق و مغرب کی دُوری رکھیں۔ اگر نفس کو ذرا ڈھیلا چھوڑا تو یہ مرض پھر عود کر آتا ہے۔ ذکر اللہ اور دیگر ہدایات پر پابندی سے ہمیشہ عمل جاری رکھیں۔

۷۴) **حال:** حضرت صاحب! اب اگلے امراض کا علاج چاہتا ہوں۔

حضرت صاحب! میرے اندر غرور و تکبر بے حد و بے حساب ہے، حضرت صاحب! اس کا علاج میں نے ایک کتاب سے تلاش کر کے اس پر عمل کیا۔ علاج یہ تھا کہ ہر نماز کے بعد مسجد میں نمازیوں کی جوتیاں سیدھی کیا کرو۔ اور مسجد کے لیٹرین صاف کیا کرو اس پر عرصہ ایک سال سے عمل کر رہا ہوں لیکن کچھ بھی فائدہ نہیں ہوا بلکہ ایسا کرنے سے دل میں خیال آتا ہے کہ میں بڑا متواضع ہوں میں تو اس قابل نہیں جو یہ کام کر رہا ہوں اور بعض اوقات لوگ تعریف بھی کر دیتے ہیں کہ تم بڑے نیک ہو بڑے متواضع ہو کہ جوتیاں سیدھی کرتے ہو۔ جس سے نفس اور زیادہ فرعون بن جاتا ہے اور تکبر سے پھول جاتا ہے۔

**جواب:** جسمانی مرض کا علاج کتاب دیکھ کر کرتے ہو یا ڈاکٹر کی طرف رجوع کرتے ہو۔ روحانی مرض میں آپ خود معالج بن گئے! شیخ کس لیے کیا جاتا ہے؟ اس کو اطلاع اور اس کی تجویز کی اتباع کرنے سے نفع ہوتا ہے۔ عادۃ اللہ یوں ہی جاری ہے۔ پرچہ عجب و کبر کا علاج روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۷۵) **حال:** موچی کے پاس جوتی وغیرہ درست کروانے نہیں جاتا بلکہ کسی بچے کو بھیجتا ہوں کہ لوگ کہیں گے کہ نئی جوتی نہیں پہنتا اور پرانی پہنتا ہے۔

**جواب:** آپ یہ کام خود کیا کریں، ہرگز کسی اور سے نہ لیں، معمولی کپڑے اور جوتے پہنیں، کبھی گھر کے لیے آٹا سبزی خود خرید کر لائیں کہ لوگ آپ کو یہ کام کرتا ہوا

دیکھیں۔

۷۶)حال: اور اگر کوئی بڑا مجھے کوئی اچھی نصیحت کرے تو اس کو اُلٹا بُرا بھلا کہتا ہوں کہ بڑے آئے نصیحت کرنے والے۔

جواب: یہ علامتِ کبر ہے۔ کبر کی حقیقت ہے حق بات کو قبول نہ کرنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا۔ جب کوئی بُرا بھلا کہے تو خاموشی سے سُنیں اور سوچیں کہ جتنا یہ مجھ کو بُرا کہہ رہا ہے میں تو اس سے بھی بُرا ہوں۔ اگر میرے بڑے عیب ظاہر ہو جاتے تو مخلوق پتھر مارتی۔ شکر کریں کہ اللہ نے میرے عیبوں کو چھپالیا۔

۷۷)حال: اور اگر مجھے معلوم ہو جائے کہ فلاں آدمی مجھے نیک اور اچھا نہیں سمجھتا تو میرے دل میں اس آدمی کی نہایت ہی ذلت پیدا ہو جاتی ہے اور میں بھی اس کی غیبت و شکایت شروع کر دیتا ہوں۔

جواب: اپنے اعمال کو یاد کیا کریں کہ تُو تو ایسا ہے کہ اگر مخلوق کو معلوم ہو جائے تو لوگ پاس نہ بیٹھیں۔ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے کہ میرے عیوب کو چھپالیا ورنہ ایک یہ کیا سارے لوگ مجھ پر تھوکتے۔ لوگوں میں بُرائی کرنے والے کی تعریف کیا کریں اور سلام میں پہل کیا کریں۔

۷۸)حال: اور گھر سے باہر بن ٹھن کر نکلتا ہوں اور اپنی داڑھی کو لوگوں سے چھپاتا ہوں کہ لوگ کیا کہیں گے کہ یہ داڑھی والا ہے۔

جواب: معلوم ہوتا ہے کہ آپ داڑھی کو اچھا نہیں سمجھتے، توبہ کریں ایک مشت داڑھی رکھنا واجب اور شعائرِ اسلام سے ہے۔ داڑھی کو خوب ظاہر کریں اور شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ کی آپ کو توفیق عطا فرمائی۔

۷۹)حال: حضرت صاحب! دل میں خیال آتا ہے کہ لوگ میری خوب عزت کریں اور میری خوب تعریفیں کریں اور میری نیکی کے گیت گائیں۔

جواب: یہ حب جاہ ہے۔ سوچا کریں کہ نہ میں رہوں گا نہ تعریف کرنے والے رہیں گے ایسی فانی اور ناپائیدار چیز کی خواہش کرکے اللہ کو ناراض کرنا حماقت ہے۔

۸۰)**حال:** حضرت صاحب! یہ ہیں کچھ مختصر تکبر کی علامتیں۔ حضرت صاحب! کوئی ایسا علمی و عملی علاج تحریر فرمائیں جس سے تکبر و حب جاہ نکل کر اپنی عاجزی و ذلت کا ہر وقت استحضار رہے۔

**جواب:** علاج اوپر تحریر کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ نفع کامل عطا فرمادیں اور ہم سب کی اصلاح فرمادیں۔

## بنگلہ دیش کے ایک عالم کا خط

### جو احیائے دین کے نام پر ایک تنظیم قائم کر کے اس کا سربراہ بن کر کام کرنا چاہتے تھے حضرت نے ان کو کیدِ نفس سے آگاہ کر کے تنبیہ فرمائی

۸۱)**حال:** میرے آقا اور میرے سردار! آپ کی ہر زیارت میرے لیے رحمت رہی۔ مجاہدات کی مجھے عادت نہیں ہے، اپنے قصد و ارادے کے استعمال کے ذریعے کبھی ایک قدم آگے بڑھنا مجھے یاد نہیں آتا۔ لیکن میں نے یہ ہر بار اور بارہا مشاہدہ کیا ہے کہ میرے حضرت کی صحبت بابِ تزکیۂ نفس میں میرے لیے اکسیر ہے، حضرت کی صحبت معاصی سے تنفر اور گھن پیدا کر دیتی ہے حضرت کے ساتھ ملازمت و مداومت قلب کے اندر ایک عظیم صفا کر دیتی ہے جس کا صاف صاف احساس ہوتا رہتا ہے قلب کے اندر محسوس ہوتے رہتے ہیں علم میں برکات و انشراحات پیدا اور بڑھتے رہتے ہیں اور حضرت سے فراق کے بعد بھی مدت دراز تک عبادات کے جذبات، ذکر اللہ کا شوق، حب اللہ اور حب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک سوز، خوفِ خدا، یادِ آخرت اور دینی حوصلے محسوس ہوتے رہتے ہیں۔ لیکن ہائے! جتنی دُوری ہوتی جاتی ہے اور مدتِ فراق و بُعد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اتنا ہی نقصان پھر خسران پھر حرمان پھر طرح طرح کی ہلاکتیں گھیر لیتی ہیں اور گھیرتی چلی جاتی ہیں۔ جہاں عصیان سے تنفر تھا اس کی جگہ تلذذ بالعصیان پیدا ہو جاتا ہے۔ پہلے میلان، پھر قربِ معصیت پھر وقوع فی المعصیت ہونے لگتا ہے، پھر تو اپنی بربادی

کی کوئی انتہا نہیں رہتی۔

**جواب:** اس کی وجہ خود آپ کا ذکر اور فکر اور معمولات کا اہتمام نہ کرنا ہے ''ارشاد السالکین'' کے معمولات پر عمل کیجیے خواہ نصف یا ثلث۔ شیخ سے دُوری صاحبِ معمولات کے لیے مضر نہیں۔

معمولات تزکیہ اور اصلاح نفس کے لیے ''ارشادالسالکین'' میں جو لکھا گیا ہے اس پر عمل کرنا ضروری ہے اور اسبابِ معصیت سے بعد کو لازم کر لیا جاوے۔

۸۲) **حال:** میرے آقا اور میرے مخدوم و محبوب احب المحبوبین اور اعز المعززین! ہمیشہ اور ہر مرتبہ مجھے یہی تجربہ ہوا ہے۔ ایسے حالات پر آپ نے بار بار تنبیہ فرمائی ہے کہ قصداً اختیار دُوری از معصیت اور اجتناب عن اسباب المعصیت اختیار کرو۔ میرے آقا! ہر دفعہ آپ کے ایسے کلمات کو پڑھ کر نگاہ بسوئے آسمان ہوئی اور گویا کہ دَم بخود جیسا بن کے رہ گیا کیوں کہ استعمالِ اختیار کی کوئی ہمت اپنے اندر محسوس نہیں کرتا۔

**جواب:** استعمالِ قدرت کی آپ کو قدرت ہے لیکن آپ نفس پر مجاہدے سے گریز اور فرار اختیار کر کے بزدلی اور نالائقی کا ثبوت پیش کرتے ہیں۔

۸۳) **حال:** پچھلی زندگی میرے سامنے ہے میرے حالات رفع و خفض کے مجھے یاد ہیں۔ اس سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ سوائے فضل اللہ اور دُعا و توجہ اہل اللہ مجھے کوئی چارہ نہیں۔ اگر اس حالت میں میری موت ہوگئی تو سوائے جہنم کے میرا اور کیا ٹھکانہ ہو سکتا ہے۔ اب تو مناجات بھی کرتا ہوں تو بسا اوقات کچھ نہیں کہہ پاتا ہاتھ اُٹھائے ہوئے خاموش بیٹھا رہتا ہوں اور کبھی کبھی یہ شعر حضرت کا ارشاد فرمایا ہوا پکڑے ہوئے چور کی طرح بلا آواز پڑھتا رہتا ہوں کہ؎

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں
رہ گئے جانب آسماں دیکھ کر

**جواب:** یہ مجبوریاں آپ کو نہیں ہیں۔ یہ نفس کے حرام لطف کے لیے حیلہ سازیاں اور چکر بازیاں ہیں جن کا انجام خطرناک ہے۔ اے کاش جلد ہوش میں آجاتے۔

۸۴)حال: حضرت کے لیے بکثرت دُعائیں کرتا رہتا ہوں صلوٰۃ حاجت پڑھ کر بھی اور ویسے بھی۔ بسا اوقات کچھ تلاوت یا نماز پڑھ کے حضرت کے لیے بخش دیتا ہوں۔

جواب: جَزَاکُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی خَیْرَ الْجَزَاءِ احقر کی صحت کی خوب دُعا کریں، اور احباب سے بھی دُعا کی گزارش کردیں۔ کمزوری بڑھتی جارہی ہے۔ دُعا کی خاص گزارش ہے۔

۸۵)حال: میرے سردار! ملک کے گھروں اور مساجد کو سنتوں سے آباد کرنے کے لیے کچھ علماء بار بار مجھے آگے بڑھانے کی کوشش کررہے ہیں، ملک کے حالات بہت ہی خوفناک ہیں۔ (اس کے بعد انہوں نے جو کچھ لکھا بہت تفصیل سے لکھا اس کا خلاصہ یہ ہے کہ) اہلِ باطل کے منظّم گروہ کے مقابلے کے لیے تنظیمی کام کی سخت ضرورت ہے۔ کیوں کہ یہاں بعض گمراہ فرقے ہمارے اکابر کی شان میں گستاخیاں کررہے ہیں جن کو سُن کر سخت غصہ آتا ہے۔

جواب: اللہ تعالیٰ کی شان میں گستاخی کرنے والوں پر بھی کبھی آپ کو بغض اور غصہ آیا یا نہیں؟

۸۶)حال: مجھے ایک ضخیم کتاب (بنگلہ میں) پڑھنے کے لیے ملی جس میں ہمارے اکابر کو منافق، ملحد اور کافر کہا گیا ہے اور کیا کیا سخت الفاظ لکھے ہیں جس سے اُمت کی گمراہی کا سخت اندیشہ ہے۔

جواب: ایسی کتابیں یہاں بھی ہیں مگر آپ نے اپنی اصلاح کا کیا حق ادا کیا جو اُمت کا غم آپ کو کھا رہا ہے؟ اگر آپ اس غم میں مخلص ہوتے تو سب سے پہلے آپ اپنی اصلاح کرتے۔ اس شخص سے اُمت کی اصلاح نہیں ہوتی جو اپنی اصلاح میں اپنی قدرت استعمال کرنے کے بجائے ۔

ہم بتاتے کسے اپنی مجبوریاں

پڑھتا ہو یا لکھتا ہو۔ انسان پہلے صالح بنتا ہے پھر مصلح بنتا ہے ورنہ وہ حب جاہ میں مارا جاتا ہے۔

۸۷)**حال:** علاوہ ازیں شرکیات، کفریات، الحاد اور بدعات کا طوفان برپا ہے۔ میں نے ان حالات پر غور کیا اور ان کے حملوں کے دفاع کے لیے سوچا۔ مجھے یہی محسوس ہوا کہ اس کا دفاع بہت ہی دشوار ہے اُن کی طاقتیں بہت استوار اور منظّم ہیں اس لیے میں نے کچھ معتدلانہ اصول و مقاصد مرتب کیے ہیں۔ اگر اجازت مرحمت فرمادیں تو کچھ مخلص دوستوں کے ساتھ مل کر اس کام کو لے کر کھڑے ہونے کا عزم ہے۔ نامِ تنظیم اور اصول و مقاصد پیشِ خدمت ہیں۔

**نامِ تنظیم:** احیائے دین و سنت یا تعمیر ملّت یا تحریک عزت دین یا تحریک فتح مبین یا تحریک عزتِ خدا اور رسول یا تحریک عزت توحید یا تحریک دعوت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا تحریک سنت رسول یا تحریک اسوۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

**مقاصد:** عزت دین خدا اور سول کو بلند کرنا، دعوتِ توحید و تقاضائے توحید کو اُمت کے قلوب تک پہنچانا، سنت رسول کا احیا اور عظمت اہل اللہ و اکابرین کو بلند کرنا اور اللہ جل جلالہ وعم نوالہ کی خوشی حاصل کرنا۔

**نوٹ:** ہم سیاست سے دُور رہیں گے کیوں کہ میرا طویل تجربہ، مشاہدہ اور تاریخی مطالعہ بھی یہی بتاتا ہے کہ سیاست اُمت کو دین نہیں دیتی اور چاہے کچھ بھی دے۔

**جواب:** یہ جراثیم وہی قدیمی ہیں جو آپ کے خون میں عرصے سے پڑے ہوئے ہیں۔ آپ اپنی اصلاح کریں اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعوۃ الحق اور صیانۃ المسلمین کو ہردوئی جاکر سیکھ کر کام کریں۔

ان مقاصد کے حسن ظواہر میں آپ کے حب جاہ کے قبیح بواطن پنہاں ہیں۔ یہ تحریک بھی اسی سیاسی جراثیم کے فضلاتِ غیر شعوریہ ہیں جن کا آپ کو ادراک نہیں ہو سکا، ایسے جراثیم خوردبینِ مرشد میں نظر آتے ہیں۔ ان چند آخری صفحات میں جو کچھ آپ نے لکھا ہے آپ کی حب جاہ کی بیماری کے دوبارہ حملے کی علامت ہے۔ **حفظنا اللہ تعالیٰ من شرور انفسنا** احقر عند الملاقات دلیل بھی اس کی پیش کرے گا۔ فی الحال بدونِ دلیل تسلیم کا امتحان کرتا ہوں۔

# جنوبی افریقہ کے ایک عالم کبیر اور حضرت مرشدی مد ظلہم کے خلیفۂ اجل حضرت مولانا یونس پٹیل صاحب کا خط

(جو بوجہ دورۂ قلب حضرت والا کے ساتھ سفر ترکی میں شامل نہ ہوسکے ان کے اظہار ملال و غم پر حضرت اقدس کی تسلی و حوصلہ افزائی و بشارتیں)

۸۸)**حال:** زبدۃ العارفین مجدد زمان عارف باللہ سیدی وسندی ومظہر انوار ربّانی لا زال اللہ شموس فیوضکم بازغۃ ومتعنا بطول حیاتکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اُمید ہے مزاج بعافیت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور حضرت والا کی دُعاؤں کی برکت سے طبیعت ٹھیک ہورہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام مراحل سے انتہائی آسانی کے ساتھ گزار دیا۔ قلب میں کوئی گھبراہٹ، پریشانی یا خوف دل کے دورے کے وقت نہیں ہوا بلکہ حضرت والا کی دُعاؤں اور تعلیمات کی برکت سے ایک قسم کا چین اور سکون رہا۔ زبان پر ذکر ہسپتال میں بھی جاری رہا۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مکمل اخلاص و صحت کے ساتھ دینی خدمات کی توفیق بخشیں اور شرفِ قبولیت بھی عطا فرمائیں۔

**جواب:** محبّی محبوبی مکرمی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ کو استنبول میں نہ پاکر دل تڑپ گیا مگر رضا بالقضا کا حال طاری کرکے مطمئن ہوگیا ان شاءاللہ تعالیٰ! آپ کو بوجہ عذر وطن ہی میں یہاں کے انوارِ سفر ملیں گے۔

جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں
اُس حال کو اکمل دیکھا ہے

۸۹)**حال:** حضرت والا! اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہم پر تادیر صحت و عافیت کے ساتھ قائم رکھیں۔ کیا بتاؤں کہ آپ نے کیا کردیا۔ آپ نے مجھ جیسے اندھوں کو بینا کردیا، گمراہ کو

ہدایت کی راہ پر لگادیا۔ خشک ملّائی کو معرفت مولیٰ کی چاشنی عطا کی، غفلت کے پردوں کو ہٹا کر آپ نے ذکر کے اجالوں میں لا کھڑا کردیا، بہت سے رذائل سے بغیر سخت مجاہدہ ومشقت نکلنے کی راہیں دکھلائیں۔ آپ کے احسانات کا کیسے شکریہ ادا کروں۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ آپ کے حسنِ ظن کے برکات سے احقر کو نوازش فرمائیں، آمین۔

۹۰) **حال:** حضرت والا! آپ کے روحانی مواعظ، آپ کی نورانی صورت، آپ کی حسین سیرت، آپ کا درد و سوز میں ڈوبا ہوا لہجہ، آپ کا انوار و معرفت سے چھلکتا ہوا دل روح کو تڑپاتا ہے اور دل کو گرماتا ہے۔ آپ نے اپنوں کو اور غیروں کو اسیر کردیا ہے۔

حضرت والا! میں جب آپ کی صفات پر غور کرتا ہوں اور اپنے آپ کو اس آئینہ میں دیکھتا ہوں تو واللہ! اپنے آپ کو پوری مخلوق میں سب سے کم تر، کمینہ خصلت، بدتر اور فاسق پاتا ہوں۔ ایک فیصد بھی اپنے اندر وہ کمالات نہیں پاتا جو کسی اہل دل عارف باللہ متبع سنت کے خلیفہ میں ہونے چاہئیں۔

**جواب:** یہ احساس منجملہ حالاتِ رفیعہ سے ہے مبارک باد۔

۹۱) **حال:** حضرت والا! امید ہے کہ آپ گستاخی معاف فرمائیں گے مگر کیا کہوں اشک بار آنکھوں سے اور سوزِ جگر سے لکھ رہا ہوں:

پوچھوں گا میں اس سوختہ جاں سے یہ با ادب
ہم تشنہ لبوں کو بھی پلائے گا جام کب
کچھ راز بتا مجھ کو بھی اے چاک گریباں
اے دامن تَر اشک رواں زلف پریشاں
کس کے لیے دریا تری آنکھوں سے رواں ہے
کس کے لیے پیری میں بھی تو رشک جواں ہے
کس کے لیے لب پر یہ ترے آہ و فغاں ہے
کس برق سے اُٹھتا یہ نشیمن سے دھواں ہے

ہے کس نگہ پاک کا تیرے جگر میں تیر
اِک خلق ہوئی جاتی ہے جس درد کی اسیر

(حضرت والا کے اشعار)

**جواب:** یہ اشعار اگرچہ ہمارے ہیں مگر آپ کے قلم سے لذیذ سے الذ (لذیذ تر) ہوگئے۔

۹۲) **حال:** حضرت والا! یہ سالکین کا قافلہ جو کل آپ تک پہنچ رہا ہے اور جن کو آپ کی رفاقت ترکی اور انگلینڈ کے سفر کی ہوگی کتنا خوش نصیب قافلہ ہے۔ اگرچہ دل کو احقر مطمئن کیے ہوئے ہے کہ عشق کی راہ میں غم بھی اور فراق بھی سہنا پڑتا ہے اور سالک کو ہر حال میں راضی برضا رہنا چاہیے مگر پھر بھی دل میں ایک قسم کی گھٹن ہے کہ یہ میرے گناہوں کی پاداش اور سزا ہے کہ جس نے آپ کی مبارک صحبت سے محروم کردیا۔ اللّٰھم ارحمنی بترك المعاصی ولا تشقنی بمعصیتك۔

گہے در بگیرم گہے بام گیرم
چو بینم روئے تو من آرام گیرم

**جواب:** یہ احساس علامت مقبولان بارگاہِ حق سے ہے۔ تقبل اللہ تعالیٰ ندامتکم۔

۹۳) **حال:** میرا نفس مجھے ملامت کرتا ہے کہ تو اپنے شیخ کے عشق میں جھوٹا ہے اور اپنے شیخ کے حقوق کی ادائیگی میں کچا ہے اور کوئی گستاخی ان کی شان میں ضرور ہوئی ہے ورنہ کیوں سفر کی پوری تیاری اور ارادے کے بعد محروم کردیا گیا۔

**جواب:** ہر قضاء مؤمن کے لیے سو فیصد مفید ہوتی ہے طبعی غم لوازمِ بشریت سے ہے اور یہ حزن باعث تکمیل نسبت ہے۔

۹۴) **حال:** حضرت والا! اللہ تعالیٰ کے لیے معاف فرمادیں اور اس ناپاک نالائق مرید کو اپنی خصوصی توجہ سے محروم نہ فرمائیں۔ دُعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ حب جاہ، حب مال، حب دُنیا، غفلت عن الآخرۃ اور تمام رذائل سے پوری نجات عطا فرما کر خالص اپنا بندہ بنالیں۔ اللہ تعالیٰ مجھے جلدی صحت دے دے تاکہ آپ کی خدمت میں پہنچ کر دل کو

مجلّٰی، مصفّٰی، مزکّٰی بناؤں، آمین۔ آپ کی ملاقات کا بے حد مشتاق ہوں۔ محترم جناب عشرت جمیل میر صاحب اور بقیہ قافلے کے لوگوں کو بشرط سہولت سلام۔

بندہ یونس پٹیل غفرلہٗ

۳؍ محرم الحرام ۱۴۱۸؁ھ

**جواب:** مولانا! دل و جان سے آپ کے لیے دُعا ہر روز کرتے ہیں **تقبل اللہ تعالٰی دعواتنا بکرمہ**۔ یہ خط پڑھ کر خصوصی احباب مولانا عبد الحمید وغیرہ کو سنایا گیا، بہت محظوظ و مسرور ہوئے۔ احقر آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

۹۵) **حال:** سیدی وسندی حضرت والا دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔

حضرت والا! خط جب مکمل ہوچکا تو لفافے میں بند کیا اضطراب اور غم کی کیفیت ہی میں نیند آگئی۔ خواب میں دیکھتا ہوں کہ حضرت والا انگلینڈ میں کسی جگہ مقیم ہیں۔ جب احقر پہنچا تو محترم جناب میر صاحب دروازے پر ملے اور فرمانے لگے: جلدی کرو حضرت انتظار میں ہیں۔ احقر تیزی سے حضرت والا کے پاس پہنچا۔ حضرت نے مسکراتے ہوئے دونوں ہاتھ بڑھا کر احقر سے معانقہ فرمایا۔ پھر احقر نے درخواست کی کہ اپنے قلب مبارک میں سے کچھ منتقل فرمائیے۔ حضرت والا نے جواب دیا: ''کر تو رہا ہوں'' پھر حضرت والا نے فرمایا کہ اپنا دل بالکل میرے دل کے ساتھ کر دو۔ احقر نے آپ کے سینۂ مبارک کے ساتھ اپنے دل کو آپ کے دل کے مقابل کر دیا۔ یہاں تک کہ آپ کے دل کی دھڑکن میرے دل کی دھڑکن پر محسوس ہونے لگی۔ آپ کے دل سے اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی۔ پھر حضرت والا نے زبان سے بھی اللہ اللہ کا ذکر جاری فرمایا۔ تھوڑی سی دیر میں احقر کے دل اور زبان سے بھی اللہ اللہ جاری ہونے لگا۔ پھر یہ سوچ کر کہ حضرت تھک گئے ہوں گے احقر نے معانقہ چھوڑنا چاہا لیکن حضرت والا نے زور سے چمٹائے رکھا اور آنکھ کھل گئی۔ جب آنکھ کھلی تو دل کی دھڑکن تیز تھی اور کچھ لمحے کے لیے دل سے اللہ اللہ کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد جسم میں بھی طاقت محسوس ہونے لگی اور یک دَم فرحت سکون اور بشاشت معلوم

ہوئی۔ امید ہے تعبیر سے نوازیں گے۔

**جواب:** مکرمی المحترم جناب یونس پٹیل صاحب زیدت معالیکم وعزائم رشدکم۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، مزاج گرامی۔

آپ کا محبت نامہ پڑھتا گیا اور وجد طاری ہوتا گیا۔ تعبیر اس خواب کی نسبت اتحادیہ ہے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ آپ سے بندگانِ خداوند تعالیٰ کو آتش محبت الٰہیہ ملے گی، مبارک باد۔ بَارَكَ اللّٰهُ فِيْكَ وَلَكَ وَعَلَيْكَ وَلِاَهْلِكَ وَلَنَا كَذَالِكَ

محمد اختر

وارد حال ترکی استنبول (بعد نماز فجر)

## اِن ہی عالم صاحب کا دوسرا خط

۹۶) **حال:** مصدر فیوض وبرکات مرشدی وسیدی حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب مَتَّعَنَا اللّٰهُ بِطُوْلِ حَيَاتِكُمْ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اُمید ہے کہ حضرت والا کی واپسی بخیر وعافیت ہوئی ہوگی۔ حضرت کا والانامہ ملا۔ حضرت کیا عرض کروں احقر حضرت والا کی شفقتوں کو اور احسانات کو تادم آخر فراموش نہیں کرسکتا۔ حضرت والا نے ترکی اور انگلینڈ سے فون پر اور والا نامہ میں تحریری طور پر احقر کو جس طرح تسلی دی، دل کو ایک دَم سکون نصیب ہوگیا اور طبیعت میں خوشی اور فرحت کے آثار کئی دنوں تک محسوس ہوتے رہے۔

اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ ہم پر تادیر قائم رکھیں اور مجھ کو حضرت والا کی محبت، عظمت اور عقیدت کے حقوق کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق بخشیں۔

حضرت والا! آپ کی آواز میں جو نور اور روحانیت ہے اس سے روحانی طور پر مُردہ دل تو زندہ ہو ہی جاتے ہیں لیکن جسمانی طور پر کمزور دل میں بھی جان اور تقویت آجاتی ہے۔ احقر کے پاس الفاظ نہیں ہیں جس سے آپ کی صفات اور کمالات کی مدح کی جاسکے اور نہ آپ اس کے محتاج ہیں۔ لیکن جی میں بس یہ آتا ہے کہ اگر

قدرت ہوتی تو الفاظ کے سانچے میں اپنے دل کی کہانی حضرت کو پیش کرتا اور اپنے ہی دل کو تسکین دیتا۔

آج کل تو ہر وقت آپ کا تصور رہتا ہے کوئی محفل، کوئی مجلس، کوئی ملاقات دوست احباب کی ایسی نہیں ہوتی جس میں احقر حضرت والا کی کچھ نہ کچھ باتیں نہ پیش کرتا ہو۔ حضرت والا ہی کی برکت سے نفع بھی خوب ہو رہا ہے اور لوگ اصلاح کی طرف مائل بھی ہو رہے ہیں۔

حضرت والا! احقر کو ایک عظیم الشان نفع جو پہنچا حضرت کی صحبت سے وہ یہ ہے کہ الحمد للہ! اب لوگوں کی مدح و ذم کی پروا نہیں ہوتی۔ جب کوئی تعریف کرتا ہے تو دل میں خوشی ہوتی ہے لیکن اپنا کوئی کمال نظر نہیں آتا۔ محض خدا کا فضل اور احسان اور حضرت کی برکت تصور کرتا ہوں اور معاً یہ خیال بھی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے احقر کی لاکھوں روحانی بیماریاں اس شخص سے مخفی رکھیں، یہ خدا کا احسان ہے ورنہ اگر اس تعریف کرنے والے کو پتا چل جائے تو منہ پر تعریف کے بجائے تھوکے۔ اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائیں۔

اب ہر وقت یہ فکر سوار ہے کہ زندگی ختم ہوتی جارہی ہے لیکن اب تک حضرت والا کے روحانی بیوٹی پارلر میں احقر نے اپنے آپ کو سر سے پیر تک قلباً اور قالباً نہیں سنوارا تاکہ قبر میں اور حشر میں منہ دکھانے کے قابل ہو جاؤں۔ حضرت والا! احقر بہت ہی زیادہ محتاج ہے حضرت کی دُعاؤں اور توجہ کا کہ نفس و شیطان کے جال سے بچ کر ہر لمحہ اپنے مولیٰ کی رضا میں گزاروں۔

فقط والسلام

احقر یونس پٹیل غفرلہ

۳؍ربیع الاول ۱۴۱۸؁ھ

**جواب:** یہ مقام رفیع فی السلوک مبارک ہو اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ فِیْہِ یہی احساس حالاتِ مقبولین سے ہیں، مبارک ہو۔ آپ اطمینان رکھیے دل و جان سے دُعائے ترقیات

ظاہرہ و باطنہ کر رہا ہوں اور قبولیت کی اُمید رکھتا ہوں، نَظَرًا عَلٰی فَضْلِ الْمَوْلٰی ۔

آہ جائے گی نہ میری رائیگاں
تجھ سے ہے فریاد اے ربّ جہاں

۹۷) حال: محض محبت کے اظہار و ازدیاد کی خاطر دو ہزار روپے ارسال خدمت ہے۔ حضرت کا قبول فرمانا احقر پر احسان ہو گا۔

جواب: نہایت مسرت کے ساتھ قبول کر لیا، جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ ہر لفظ کو حَرْفًا حَرْفًا اِسْتِلْذَاذًا لِقَلْبِیْ وَرُوْحِیْ پڑھا۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔ ہدیۂ محبت الفین نے ازدیاد الفت کیا، جَزَاکُمُ اللّٰہُ خَیْرَ الْجَزَاءِ۔

احقر کی عمر میں برکت و صحت وعافیت دارین کے لیے دُعا کی گزارش ہے۔

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

## اِن ہی عالم صاحب کا تیسرا خط

مرشدی و مولائی عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم و مدّ فیوضکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۹۸) حال: اُمید ہے مزاج بعافیت ہو گا۔ حضرت کی خدمت میں اس حقیر سراپا تقصیر کی مؤدبانہ التجا ہے کہ حضرت والا دُعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے شیخ کامل کی برکت سے غایت اخلاص کے ساتھ اور غایت صداقت کے ساتھ اپنے پاک دین کی خدمت کی توفیق عطا فرماوے۔

جواب: آمین۔ علامت اخلاص مبارک ہو۔

۹۹) حال: اللہ تعالیٰ تمام امراضِ روحانی، کبر، ریا، نام و نمود، حُبِّ جاہ، حُبِّ باہ اور حُبِّ مال وغیرہ سے مکمل شفا نصیب فرمادے۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۱۰۰) حال: اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کی ذاتِ عالی کے ساتھ احقر

کا اصلاحی رشتہ جوڑ دیا۔ حضرت والا کی ذات بابرکت کی توجہ سے اس ناکارہ کو، خلائق میں ذلیل ترین اعمال کرنے والے انسان کو خوب فائدہ پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض وبرکات سے ناچیز کو خوب نفع عطا فرماتے رہیں۔

جواب: الحمد للہ!، آمین۔

۱۰۱) حال: واللہ ثم واللہ! احقر دل سے یقین کرتا ہے کہ حضرت والا کے فیوض وبرکات اور توجہ کا اثر ہے اور دُعاؤں کا ثمرہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد احقر کی مجلس تعلیم اور مجلس ذکر میں شریک ہوتی ہے۔ تقریباً سات سو مرد اور ہزار سے زائد خواتین، اور الحمد للہ! کافی تبدیلیاں اُن کی زندگیوں میں آرہی ہیں۔ یہ سب حضرت والا کی کرامت ہے۔ اللہ تعالیٰ احقر کو عجب اور استدراج سے بچائے۔

جواب: آمین۔

۱۰۲) حال: حضرت! میں بہت ہی کمزور ہوں حاسدین بہت بڑھ گئے ہیں۔ طرح طرح سے کوششیں کرتے ہیں کہ ترقی نہ ہو۔ الحمد للہ! یقین ہے کہ یہ احقر کی اصلاح کے لیے ہے اور عجب سے بچانے کے لیے، لیکن پھر بھی طبعی تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: تینوں قل کافی ہیں۔ حاسدین کی تلخ گوئی تکویناً کونین ہے جو باعث دولت کونین ہے۔

۱۰۳) حال: حاسدین کے لیے بھی دُعا کرتا ہوں اور معاف کرتا ہوں۔ لیکن طبعی پریشانی انسانی خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ دُعا کا خواستگار ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی شرارتوں سے محفوظ فرماوے۔

جواب: آمین۔

۱۰۴) حال: ایک شخص نے خواب میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت والا اور احقر اور اپنے آپ کو سفید لباس میں چلتے ہوئے دیکھا۔

جواب: الحمد للہ! مبارک خواب ہے۔

۱۰۵) حال: ایک عورت نے جو مجلس ذکر میں اور تعلیم میں شرکت کے طفیل ٹی وی اور

دوسری خرابیاں ترک کیں اور نقاب پوش ہوگئ، اس نے دیکھا کہ ایک بڑے وسیع مکان میں رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تشریف فرماہیں اور آپ کے ساتھ احقر اور اُن کا خاوند ہے۔

**جواب:** مبارک خواب ہے۔

۱۰۶) **حال:** الحمد للہ تعالیٰ! خیریت ہے۔ آں جناب کا ارسال فرمودہ جواباً اصلاح نامہ موصول ہوکر باعث برکت وسعادت ہوا، جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

بیک وقت سلسلہ واحدہ کے مانوس الطبع متعدد اشیاخ کے روبرو اطلاع احوال واعمال مجالستاً ومکاتبتاً بغرض اصلاح کرتے رہنا مناسب ہے کہ نہیں؟

**جواب:** نہیں۔

۱۰۷) **حال:** صورتِ اولیٰ میں اگر نسخے متعدد ہوئے تو تطبیقاً یا تاثیراً عمل ہو یا کیا صورت ہوگی؟

**جواب:** کیا معالجۂ جسمانی میں متعدد اطباء سے بیک وقت رجوع ہونا مناسب ہوتا ہے؟

۱۰۸) **حال:** کبھی احقر کو زندگی وحیات سے بوجہ حوادثاتِ دُنیا وناپائیدارگی کی بناء پر طبعی نفرت ہونے لگتی ہے جو باعث کسل اور مخل فی الخشوع ہوتی ہے۔

**جواب:** دنیوی زندگی سے بے رغبتی مامور بہ ہے اس کا ثمرہ انابت الی اللہ ہے، ورنہ یہ طبعی ضعف ہے جس کا علاج ہمت سے کرکے اعمال میں مشغول ہونا ہے۔

۱۰۹) **حال:** مدرسہ کے طلبا کی حالت علم کے ساتھ ساتھ اخلاقاً بہت ہی ناگفتہ بہ ہے جس کی وجہ سے بسا اوقات تعلیم وتعلم سے عزل کا احساس ہوتا ہے مگر بفضلہ تعالیٰ حفاظت رہتی ہے۔

**جواب:** اختلاطِ امارد سے خصوصی احتیاط کا اہتمام رکھیں۔

۱۱۰) **حال:** درس وتدریس فتاویٰ میں مشغولی کے باعث آج کل کتبِ تصوف کا مطالعہ اکثر نہیں ہوپاتا۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں۔

۱۱۱)**حال:** کوشش وسعی کے باوجود کبھی غیر ضروری کلام خصوصاً آنے والوں سے ہو جاتا ہے اور عدمِ تکلم میں غیر اخلاقی کیفیت کا احساس ہوتا ہے جو بتکلف تکلم فضول کا محرک ہوتا ہے۔

**جواب:** تسبیح ہاتھ میں رکھیے اور مختصر کلام پر اکتفا کافی ہے۔

۱۱۲)**حال:** زمانۂ طالبعلمی اور حضرت مسیح الامّت رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ میں احقر بالدوام تہجد اخیر شب میں پڑھتا رہا اور بعد فراغت بھی، اب چند ایام سے اخیر شب میں نہیں اُٹھ پا رہا ہوں تو قبل از نوم ادا کرلیتا ہوں مگر ارادہ ہمیشہ اخیر شب میں ادائیگی کا رکھتا ہوں الارم بھی لگاتا ہوں مگر نہ جانے کچھ دنوں سے کیا نشہ سا ہوتا ہے الارم بند کردیتا ہوں اور سوچتا ہوں ابھی اُٹھوں گا پھر آنکھ لگ جاتی ہے اور کبھی الارم بند کرنے کا بھی پتا نہیں ہو پاتا۔

**جواب:** قبل نوم کو لازم کریں پھر بعد نصف شب اگر بآسانی آنکھ کھل جاوے۔

۱۱۳)**حال:** حبّ خداوندی وخوفِ خداوندی پہلے کی نسبت کم ہوگیا ہے نہایت حسرت رہتی ہے، کیا کروں؟

**جواب:** مقصود اعمال ہیں، طبعی خوف اور طبعی محبت کے لیے صرف دُعا کرتے رہیں کہ نعمت ہے لیکن مقصود عقلی خوف اور عقلی محبت ہے جو مانع ارتکابِ معاصی ہے۔

۱۱۴)**حال:** نظام الاوقات بعض دفعہ بوجہ سستی کے قائم نہیں رہتا مؤخر ہوجاتا ہے اور اپنے محل سے ہٹنے کے بعد مزہ داری نہیں رہتی۔

**جواب:** مؤخر ہونے میں مضایقہ نہیں، ناغہ نہ کریں۔

۱۱۵)**حال:** بعض اوقات فتاویٰ کی اس درجہ مصروفیت رہتی ہے کہ تلاوتِ قرآن کا معتدبہ موقع نہیں ملتا۔

**جواب:** مختصر تلاوت بھی دینی خدام کے لیے ان شاء اللہ تعالیٰ! کافی ہے۔

۱۱۶)**حال:** اور نہ اہلِ خانہ، والدہ محترمہ اور ہمشیرگان کے ساتھ گفتگو وکلام کا جب کہ اہل خانہ اس کی شکایت بھی کرتے ہیں۔

**جواب:** کچھ وقت نکال کر گھر والوں کا حق خندہ پیشانی سے ادا کریں۔

۱۱۷)**حال:** کبھی بعد الفجر بہت سستی ہوتی ہے۔ بعد فراغ نماز نیند کا غلبہ ہوتا ہے ایک توفی نفسہٖ اس وقت نوم مناسب نہیں (اِلَّا حَاجَۃً)

**جواب:** سوجایا کریں لَا تَفْرِیْطَ فِی النَّوْمِ یا پھر رات کو جلدی سویا کریں۔

۱۱۸)**حال:** دوسرے بعد بیداری بہت ہی ہمت پست نظر آتی ہے اور شرمندگی ہوتی ہے ہمت بلند اور دفع کسل جو خلاصہ تصوف ہے اس میں احقر بہت کمزور ہے۔

**جواب:** یہ اس وجہ سے کہ آپ اس کو نامناسب سمجھتے ہیں حالاں کہ عذر کے احکام الگ ہیں دوسرے قلت منام کو اب مجدّدِ زمانہ نے بھی منع فرمایا ہے۔

۱۱۹)**حال:** جو حضرات مدرسہ یا غریب خانہ پر کسی ضرورتِ دینی فتویٰ وغیرہ کے لیے آتے ہیں احقر ان کے ساتھ علاوہ مجالست کے مواکلتاً کوئی تکلف نہیں کرتا جس کی وجہ بخل نہیں بلکہ یہ خیال ہوتا ہے کہ اس میں تو کافی وقت صرف ہوگا جب کہ بناء مواکلت کے مختصر وقت میں فراغت ہوجاتی ہے۔

**جواب:** بہت مناسب ہے۔

۱۲۰)**حال:** قریبی مرحومین، والد صاحب وغیرہ کا تصور بھی وقتاً فوقتاً آتا رہتا ہے اور کبھی قصداً بھی ایسا ہوجاتا ہے تاکہ طلب آخرت پیدا ہو، کیا یہ فعل درست ہے۔

**جواب:** جی ہاں۔ ایصالِ ثواب بھی کردیا کریں تین بار سورۂ اخلاص پڑھ کر۔

۱۲۱)**حال:** بیرون خانہ سے سبزی یا اور دوسری چیز لاتے ہوئے بلکہ بازار میں جاتے ہوئے بھی شرم محسوس ہوتی ہے اس لیے اس کام کو ہمشیرگان انجام دیتے ہیں، کیا یہ بابِ تکبر سے تو نہیں؟

**جواب:** یہ تو بعض کام کی عادت نہ ہونے کی وجہ سے بھی ہوتی ہے لیکن یہ بتائیں کہ یہ کام اپنی شان کے خلاف تو نہیں لگتا؟

۱۲۲)**حال:** کبھی کسی کام میں احقر خود رائی پسند کرتا ہے اور اسی کو ترجیح دیتا ہے جب کہ دوسرے کی رائے میں بھی (مثل ہمشیر صاحب وغیرہ کے) احتمالِ خیر ہوتا ہے۔

**جواب:** مشورہ کرلیں کہ سنت ہے پھر جس کو خیر سمجھتے ہوں اس پر عمل کریں، فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ

۱۲۳) **حال:** احقر سفید لباس کا عادی ہے خصوصاً موسمِ گرما میں ہر ہفتہ دو اور کبھی تین جوڑوں کی تبدیلی کی نوبت آجاتی ہے بوجہ معتدل ہونے کے احقر بسااوقات پہنے رہتا ہے۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں۔

۱۲۴) **حال:** مگر والدۂ محترمہ تبدیلی پر اصرار کرتی ہیں کہ میلے ہوچکے ہیں۔

**جواب:** صاف رہنا چاہیے۔

۱۲۵) **حال:** تجربے سے معلوم ہوا کہ میلے کپڑوں میں عجز وانکسار زیادہ ہوتا ہے۔

**جواب:** نہیں۔ معمولی لباس میں رہیں، میلے کپڑوں میں رہنا تو دوسروں کی نگاہ میں حقیر ہونا ہے جو مطلوب نہیں لَا يَنْبَغِيْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ يُّذِلَّ نَفْسَهٗ میلا رہنا تو ویسے بھی پسندیدہ نہیں اور اس زمانے میں اہلِ دین کو اپنی حیثیت کے موافق ذرا اچھے لباس میں رہنا چاہیے تاکہ عوام کو دین کی طرف رغبت ہو اور ان کی غلط فہمی دُور ہو کہ دین سے نعوذ باللہ مفلسی آتی ہے۔

۱۲۶) **حال:** رشتہ دار واقارب کے گھر کم جانا ہوتا ہے، پھوپی صاحبہ شکایت کرتی رہتی ہیں احقر مصروفیت بالفاظِ شیریں ظاہر کرتا رہتا ہے۔

**جواب:** صحیح۔ کبھی کبھی ملتے رہنے سے حق صلہ رحمی ادا ہو جاتا ہے۔

۱۲۷) **حال:** باربڈوز کے ایک عالم نے لکھا کہ بوجہ تدریس ذکر کی مجوزہ تعداد پوری نہیں کرپاتا۔

**جواب:** آپ کے لیے ذکر قلیل کماً مگر کثیر کیفاً کافی ہے اہلِ تدریس کو ذکر کا شرف ہر وقت حاصل ہے۔

۱۲۸) **حال:** یہاں کثرتِ عریانی کی وجہ سے نگاہ کی حفاظت سخت مشکل ہے، چاروں طرف نیم برہنہ عورتیں نظر آتی ہیں۔ خوف ہوتا ہے کہ نہ جانے نگاہ کی حفاظت کا حق ادا ہونا بہت مشکل ہے۔

جواب: مغربی ملکوں میں نظر کی حفاظت مشکل اور مجاہدہ شدید مگر نور مشاہدہ قوی عطا ہوتا ہے۔ المشاھدۃ بقدر المجاھدۃ نیم برہنہ سے نظر بچانے کے بعد یہ شعر احقر کا اینٹی بائیوٹک ہے۔

آگے سے مُوت پیچھے سے گُو
اے دوست جلدی سے کر آخ تُھو

حلاوتِ بصارت کی قربانی سے حلاوتِ بصیرت کی نعمت عظمیٰ کا شرف حاصل کیجیے۔ جس دُوکان میں مال زیادہ ہوتا ہے اس کا تالہ قوی اور مضبوط لگانا ہوتا ہے۔ قلب میں انوارِ نسبت مع اللہ کی جب فراوانی ہوگی بذریعہ التزام ذکر و اہتمام غضِ بصر کی حسرتوں کے زخم سے تو آنکھوں کا تالہ خود بخود قوی تر ہوتا جائے گا۔ صدورِ خطا پر ندامت و استغفار کی تلافی سے ان شاء اللہ تعالیٰ! راستہ طے ہو جائے گا۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اُٹھے اُٹھ کر چلے

اللہ تعالیٰ آپ کو تمام مقاصد حسنہ میں اپنی رحمت سے جلد بامراد فرمائیں، آمین ثم آمین۔ اور خاص کر دارالعلوم کے لیے وسیع تر زمین عطا فرمائیں، آمین۔ تعلیمی خدمت مبارک ہو۔

۱۲۹) حال: ایک خاتون نے لکھا کہ ان کا شوہر ان کا خیال نہیں رکھتا اور غم پہنچاتا ہے اور کبھی خوش نہیں رکھتا اگرچہ بظاہر دین دار ہے۔ تو بیوی کے خوش کرنے کے لیے اسلام کی کیا تعلیم ہے؟

جواب: اسلام میں بیوی کا دل خوش کرنا اور خوش رکھنا بہت بڑی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بیویوں کے متعلق قرآن پاک میں سفارش کی: عَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ[۵] یعنی اپنی بیویوں سے نیک برتاؤ کرو۔ ایک شخص نے کھانے میں نمک تیز کر دینے پر بیوی کو

---

۵؎ النسآء:۱۹

معاف کر دیا، مرنے کے بعد ایک بزرگ نے خواب دیکھا کہ اس نے کہا اللہ تعالیٰ نے مجھے اِسی عمل کی برکت سے بخش دیا کہ میں نے اپنی بیوی کے نمک تیز کرنے کو معاف کر دیا تھا۔

حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پچیس سال کی عمر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے جو چالیس سال کی تھیں شادی کی اور آپ کی ۵۲ سال کی عمر مبارک تک زندہ رہیں مگر اُن کی تکلیف کے خیال سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری شادی نہیں کی کہ بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو تکلیف ہو گی۔

۱۳۰) **حال:** کیا اسلام میں چار شادیاں کرنے کا حکم ہے؟

**جواب:** چار شادی کی اجازت ہے، حکم نہیں ہے اور یہ اجازت مطلق نہیں اس شرط سے مقید ہے کہ شوہر انصاف کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑے۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے کمالِ ایمان اور تقویٰ کے ساتھ یہ شرط نازل ہوئی اور آج کل تو ایمان کا کیا حال ہے۔ اس لیے اس زمانے میں ایک ہی پر صبر ضروری ہے ورنہ دو شادی کر کے اگر دونوں میں برابری نہ کی تو سخت گناہ گار ہو گا۔ پھر اس زمانے میں صحت اور قوت بھی کمزور ہے۔ اُس زمانے میں خون نکلوانا پڑتا تھا اور اب خون چڑھوانا پڑتا ہے۔ اور موجودہ زمانے میں جس نے بھی دو شادی کی دل کا چین و سکون غائب ہوا۔ لیلیٰ کی تعداد بڑھا کر مولیٰ کی یاد کے قابل نہ رہے۔ نظر کی حفاظت نہ کرنے کا یہ وبال ہے کہ ایک لیلیٰ پر صبر نہیں۔ آپ **یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ** سات بار اور **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ** سات بار کھانے پر اور پانی پر پڑھ کر دَم کر دیا کریں اور دُعا کر لیا کریں کہ اس عمل کی برکت سے اے خدا میرے شوہر کے دل میں میری محبت ڈال دیجیے۔

## جنوبی افریقہ سے ایک بڑے عالم اور حضرت والا کے مجازِ بیعت کا خط

۱۳۱) **حال:** امید ہے مزاج بعافیت ہو گا۔ حضرت والا کی خیر و عافیت کے لیے احقر اہل و عیال مع والدین، متعلقین اور جملہ احباب ہمہ وقت دست بہ دُعا رہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ

حضرت کی ذات بابرکت کو اپنے ظلّ رحمت میں صحت و تندرستی وعافیت و سلامتی کے ساتھ تادیر قائم رکھے اور ہم کو حضرت والا کے ساتھ ایسی عقیدت و عظمت و محبت کا تعلق نصیب فرمائیں کہ ہم حضرت والا کی تمام باتوں پر دل و جان سے عمل کرنے والے بن جائیں، آمین۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۱۳۲) **حال:** حضرت والا! آپ کا منشا یہ ہی سمجھتا ہوں کہ پوری دُنیا کے مسلمان اللہ تعالیٰ کے ساتھ اپنا تعلق اتنا قوی کرلیں کہ ایک سانس بھی اپنے مالک کو ناراض نہ کریں۔ ہر لمحہ اللہ تعالیٰ ہی کی رضامندی پر فدا کریں۔

**جواب:**

خوشی پر ان کی جینا اور مرنا ہی محبت ہے
یہی مقصود ہستی ہے یہی منشائے عالم ہے

آپ کی اس فہم پر ایک لاکھ مبارک باد۔ میری آہ و فغاں کو آپ نے خوب سمجھ لیا۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے بدونِ استحقاق یہ نعمت عظمیٰ مجھ کو اور آپ سب کو عطا فرمادیں، آمین۔

۱۳۳) **حال:** حضرت والا! اطلاعاً عرض ہے کہ احقر اس کی کوشش تو کرتا ہے لیکن پھر بھی کبھی کبھی نفس و شیطان دھوکا دے جاتے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بھی اطلاع دی تھی کہ حضرت والا کی صحبت اور فیض اور توجہ اور دُعا سے الحمد للہ! معمولی گناہ سے بھی اب دل میں فوراً ظلمت محسوس ہوتی ہے اور دل پریشان ہوجاتا ہے۔ توبہ اور ندامت کے آنسوؤں سے جب دھولیتا ہوں تو پھر ایک قسم کا سکون چین اور اطمینان نصیب ہوجاتا ہے۔ حضرت والا! دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ احقر کو غرور، ریا، کبر اور حب جاہ ومال وباہ اور تمام بُرے اخلاق سے محفوظ فرماکر اپنا ولی بنالیں۔

**جواب:** دل و جان سے دُعا کرتا ہوں تقبل اللہ تعالیٰ دعواتنا کلھا

۱۳۴) **حال:** حضرت والا کی برکت اور دُعاؤں سے احقر کی مجلس، وعظ و ذکر سے بہت

سے لوگ تائب بن کر اُٹھتے ہیں لیکن احقر کوشش کے باوجود اپنے آپ کو اخلاص سے بالکل عاری پاتا ہے۔ تصحیح نیت کی وعظ سے قبل بھی، درمیان وعظ بھی اور بعد میں بھی کوشش کرتا ہوں کہ ہر عمل خالص خدا تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو لیکن بار بار یہ خیال آتا ہے کہ یہ سب نفس کی رضا کے لیے اور تحسین خلق کے لیے ہو رہا ہے لٰہذا اس کو بند یا ملتوی کر دینا چاہیے جب تک کہ اخلاص کی دولت اپنے شیخ کی خدمت میں ایک طویل مدت رہ کر نہ حاصل کرلوں۔ حضرت والا! احقر کو یہ خیال کبھی اتنا سست کر دیتا ہے کہ کوئی عمل کرنے کو جی نہیں چاہتا اگرچہ کرتا رہتا ہوں۔ ہر وقت یہ خوف لگا رہتا ہے کہ قیامت کے دن خدا کو کیا جواب دوں گا۔ امید ہے کہ حضرت والا اس دشوار گھاٹی سے عبور کی طرف راہ نمائی فرمائیں گے۔

**جواب:** آپ ریا کے وسوسے کو ریا نہ خیال کریں، مکھی آئینے کے اُوپر ہوتی ہے مگر اندر معلوم ہوتی ہے جو خلافِ حقیقت ہے اسی طرح وسوسہ دل کے باہر ہوتا ہے لیکن محسوس ہوتا ہے کہ دل کے اندر ہے۔ خوفِ ریا علامتِ اخلاص ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ دُعا کرلیا کریں: اَللّٰھُمَّ اَخْلِصْنِیْ بِخَالِصَۃٍ ذِکْرَ الدَّارِ

حضرت خواجہ صاحب کا شعر ہے ؎

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن
پہلے عادت پھر عبادت ہوگئی

یہ حضرت تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ملفوظ ہے جو شعر بنا دیا گیا۔ خوفِ ریا سے کسی خیر کو نہ چھوڑیے گا کہ خوفِ ریا سے ترکِ خیر سب سے بڑی ریا ہے، مخلوق کے سبب اپنے خالق کی عبادت ترک کرنا سخت نادانی ہے۔ تمام اکابر اولیائے امت کو اپنے اخلاص پر اطمینان نہ رہنے سے خوف تھا۔ یہ علامت علامت مقبولین ہے استغفار اور توبہ سے تلافی کافی ہے۔

ریا کی تعریف جو حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے کی ہے غور سے پڑھے: اَلْمُرَاءَاۃُ فِی الْعِبَادَاتِ لِغَرَضٍ دُنْیَوِیٍّ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا: رِیَاءُ الشَّیْخِ

اَفْضَلُ مِنْ اِخْلَاصِ الْمُرِیْدِ۔ دین کی اشاعت کے لیے دِکھاوا برائے اشاعت دین ہرگز ریا نہیں عینِ اخلاص ہے۔ غرض دُنیا کا شبہ ہو تو استغفار سے تلافی کافی ہے۔ لاکھوں انسانوں کے جلسے میں احقر نے اپنے بزرگوں کو اشراق اور اوّابین پڑھتے دیکھا ہے، اخفا کا اہتمام نہ کیا مخلوق کو شجر و حجر غیر نافع وضار سمجھ کر توحید خداوندی کے سامنے سر بسجود رہے کیوں کہ ترکِ عمل بخوف ریا خود ریا ہے۔ وساوس کے لیے یہ دُعا بھی جاری رکھیے:

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَكَ وَذِکْرَكَ

۱۳۵) حال: دل سے دُعا ہے آں جناب بخیر و عافیت رہیں احقر بھی الحمد للہ! خیریت سے ہے، قبل ازیں علاجِ کبر کے سلسلے میں حضرت والا نے مراقبہ تعلیم فرمایا تھا جو حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے احقر کو الحمد للہ! اس مراقبے سے بے حد نفع ہوا ہے مزاج میں بھی اس کے بعد نرمی اور ٹھہراؤ آیا ہے مگر احقر کی اہلیہ جو کم عمری کی وجہ سے غافلات کا نمونہ ہے، نیز حافظ قرآن بھی ہے لیکن بچپنے کی وجہ سے بے ڈھنگے پن کا مظاہرہ بکثرت کرتی ہے اور ناچیز کے لیے بے ڈھنگا پن نہایت اذیت کا باعث ہمیشہ سے رہا ہے، اس لیے اس کے ساتھ بکثرت سختی کرتا ہوں اور باوجود ضبط کی کوشش کے سختی ظاہر ہو جاتی ہے۔ بعد میں مجھے احساس بھی ہوتا ہے کہ یہ بے چاری کم عمری کی وجہ سے مجبور ہے پھر اس کم عمری میں لگاتار ایک ایک سال کے وقفے سے تین بچے بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادیے ہیں وہ بھی اس کو پریشان رکھتے ہیں، چناں چہ سختی کے فوراً بعد اس کے ساتھ ملاطفت اور رفق و مہربانی کا معاملہ کرکے سختی کے اثرات دُور کرنے کی سعی بھی کرتا ہوں، مگر اس بے حد سختی کی وجہ سے اس کا تاثر مجموعی طور پر میرے بارے میں یہ ہے کہ اُس کو معمولی باتوں پر سخت غصہ آجاتا ہے وہ بے چاری میرے غصے کی حالت میں غصہ فرو کرنے کے لیے بے حد جتن بھی کرتی ہے۔ میرا یہ معاملہ کبر سے ناشی تو نہیں ہے؟ براہِ کرم اس کی اصلاح کے واسطے تدبیر کی طرف راہ نمائی فرمادیں۔ بندہ جناب عالی کا نہایت احسان مند ہے کہ مجھ جیسے جانور کی اصلاح کے لیے حضرت والا اپنا قیمتی وقت اور دماغ

صرف فرماتے ہیں جَزَاكَ اللّٰهُ تَعَالٰی خَیْرًا۔

**جواب:** بیوی پر غصہ کرنا جواں مردی کے بھی خلاف ہے۔ جو کمزور اور ہر طرح آپ کے بس میں ہے اس پر غصہ کرنا کہاں کی بہادری ہے۔ جب غصہ آئے تو نفس سے کہیں کہ اگر اتنا ہی بہادر ہے تو اپنے سے طاقتور پر غصہ کر کے دکھا خصوصاً جہاں ضرب یضرب کا بھی احتمال ہو تو وہاں غصہ کرے گا؟ اور وہاں سے ہٹ جائیں اور غسل خانے میں جا کر اپنے چہرے پر خود چپت لگائیں اور خود کو کہیں کہ تو کتنا کمینہ ہے کہ بے کس اور کمزور کا دل دکھاتا ہے۔ میرا وعظ ''خوشگوار ازدواجی زندگی'' اور ''حقوق النساء'' ہر روز چند صفحات پڑھ لیا کریں۔ میرا وعظ ''علاج الغضب'' کا بھی ہر روز دس منٹ مطالعہ کریں۔ غصے کی بنیاد ہی کبر ہے۔ اپنے سے افضل اور بہتر پر غصہ نہیں آتا، اس کو کمتر سمجھتے ہو اس لیے غصہ کرتے ہو۔

۱)... مراقبہ کرو کہ میری بیٹی اس طرح کی ہوتی تو داماد سے کس اخلاق کو پسند کرتے؟

۲)... دوسرا مراقبہ کہ آپ اس بیوی کی جگہ پر ہوتے تو اپنے شوہر، جو تمہارا جیسا ہوتا اس سے کس حُسنِ اخلاق کو پسند کرتے؟

یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ یَا رَحِیْمُ کثرت سے پڑھتے رہیے اور کھانے پینے کی چیزوں پر ۷ مرتبہ تسمیہ پڑھ کر دَم کریں۔

## اِن ہی عالم صاحب کا دوسرا خط

۱۳۶) **حال:** اُمید ہے حضرت والا خیریت و عافیت سے ہوں گے، حضرت والا نے احقر کے غصہ اور سخت گیری کے لیے جو بطور علاج مراقبے تحریر فرمائے تھے احقر کو اس سے الحمد للہ! کافی افاقہ رہا، مگر عین غصہ اور گرفت کے وقت (جو احقر اپنی اہلیہ پر کرتا ہے) ہر دفعہ اس مراقبے کی طرف التفات نہیں ہوتا۔ جب التفات اور توجہ ہوتی ہے تو غصے پر قابو آجاتا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی ذٰلِكَ۔

**جواب:** قابو آجانا نعمت تو ہے لیکن غصے میں جو زیادتی اور تجاوز عن الحد ہوا اُس کی تلافی بھی ضروری ہے۔ پچھلے خط میں آپ نے لکھا تھا کہ غصہ و سخت گیری کی تلافی آپ

صرف رفق و ملاطفت کی صورت میں کرتے ہیں لیکن اب یہ کافی نہیں۔ اب اگر کوتاہی ہو تو اس سے براہ راست ندامت سے معافی مانگیں اور کہیں کہ جو تم پر بے جا غصہ کرتا ہوں یہ میرا کمینہ پن ہے جس پر میں بہت شرمندہ ہوں۔ اس کو کوئی عمدہ تحفہ پیش کریں، چھ رکعات پڑھ کر خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی اور اصلاح کی درخواست کریں اور اتنا روپیہ صدقہ کریں کہ نفس کو تکلیف ہو مثلاً بیس روپیہ پر نفس کو تکلیف نہیں ہوتی تیس پر ہوتی ہے تو تیس روپیہ صدقہ کریں۔ پندرہ دن کے بعد حالات کی اطلاع کریں۔

۱۳۷)**حال:** ایک صاحب جو حد سے زیادہ ذکر کرتے تھے جس کی وجہ سے دماغ میں خشکی پیدا ہوگئی تھی، مزاج غیر معتدل ہوتا جارہا تھا، انہوں نے بیعت کی درخواست کی اور لکھا کہ اب وہ حضرت والا کے ارشادات کے مطابق عمل کریں گے من مانی نہیں کریں گے کیوں کہ بغیر مرشد کی راہ نمائی کے اللہ نہیں مل سکتا۔

**جواب:** اس خط سے آپ کو بیعت کرلیا اور اس بیعت کا نام بیعت عثمانی ہے۔ اب جو میرا بتایا ہوا پرچہ جارہا ہے اسی پر عمل کریں اور سب وظیفے ملتوی کردیں۔

۱)ایک سیب ہر روز کھایئے۔ ۲)سر پر کدوو بادام اور کاہو کا تیل لگائیں سوتے وقت۔ ۳) بکری کا دودھ جتنا ہضم ہو خوب پیا کریں۔ ۴)ہر روز آٹھ گھنٹے سویا کریں۔ ۵) تہجد رات کو عشاء کے بعد وتر سے پہلے دو رکعت پڑھ لیا کریں۔ جب تک نیند معتدل نہ ہو آخری رات میں نہ اُٹھیں۔ اطلاع حال کرتے رہیں۔ ٦) ہر گناہ سے بچیں۔

۱۳۸)**حال:** گزارش خدمت اقدس میں یہ ہے کہ بندہ... سلہٹی نے جامعہ قاسم العلوم بدرگاہ شاہ جلال مدرسہ سلہٹ میں پڑھنے کے وقت ۱۹۹۳ء میں آپ کے مبارک ہاتھ پر اصلاحی بیعت کی تھی اور آپ نے تسبیح دی تھی کہ ہر روز صبح کو تین سو مرتبہ کلمہ پڑھنا اور رات کو اسم ذات دو سو مرتبہ پڑھنا لیکن فراغت کے بعد ایک سال چھ مہینہ مکان میں رہا جس کی وجہ سے تسبیحات پوری ادا نہیں کرسکا۔ اب میں اکتوبر سے ایک

سال کے لیے تبلیغ میں ہوں میرا حال یہ ہے کہ اگر کوئی اعمال کرتے وقت جسم میں تکلیف آئے تو ساتھ ساتھ دل میں الحاد کے وساوس آتے ہیں اور تفکرات اس کو جواب دیتے ہیں۔ بعض اوقات اس وجہ سے سر میں درد ہو جاتا ہے۔ اب اگر اسی حال میں میری موت ہو تو جہنم کے سوا کوئی راستہ نہیں۔ اب آپ کی جناب عالی میں درخواست یہ ہے کہ میرے اس مرض کی دوا بتا کر صحیح راستہ دکھائیں اور دُعا کریں۔ مرشدی! ایسے بھی بعض وسوسے دل میں آتے ہیں جس کو زبان کبھی ادا نہیں کر سکتی اور قلم لکھنے سے بھی قاصر ہے۔ آپ کے قیمتی وقت کو خراب کرنے سے اب رک گیا۔ خدا کی قسم! اگر میرا یہ خط آپ کے مبارک ہاتھ میں پہنچے تو مذکورہ عنوان سے جواب دے کر مجھے مصیبت سے بچا لیں۔ میں خط کا عادی نہیں بھول کو معاف فرمادیں۔

جواب: ۱) ایک سیب ہر روز کھائیے نہار منہ۔ ۲) بکری کا دودھ ایک پاؤ شکر یا اصلی شہد ملا کر اس میں اسپغول کی بھوسی چار چمچہ حل کر کے فوراً پی لیں۔ ۳) نیند لانے کے لیے سر پر تیل (ندرا کشن) ہر روز لگائیں اور خوب سوئیں، فجر کی نماز جماعت سے پڑھیں مگر تہجد کے لیے ہرگز نہ اُٹھیں۔ چھ گھنٹے سے آٹھ گھنٹے تک سویا کریں۔ ۴) نیک احباب سے ہر وقت خوش طبعی کریں تنہائی میں نہ رہیں۔ ۵) وسوسہ حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھی آیا۔ وسوسے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے، وسوسہ ایمان کی دولت کی علامت ہے، چور خالی گھر میں نہیں جاتا۔ آپ کو وسوسوں سے تکلیف پر ثواب ملے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ۶) آپ کا خاتمہ ان شاء اللہ تعالیٰ! بہت اچھا ہو گا۔ ۷) کسی کافر کو اپنے وسوسہ سے تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ مؤمن کے ایمان کی علامت ہے کہ وسوسۂ معاصی سے تکلیف ہوتی ہے اس لیے مطمئن رہیں آپ پکّے مؤمن ہیں۔ ۸) بوقتِ وسوسہ اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ اور یَا حَیُّ یَا قَیُّوۡمُ بِرَحۡمَتِكَ اَسۡتَغِیۡثُ صرف تین تین بار یا زیادہ سے زیادہ سات بار پڑھ لیا کریں۔

مولانا عبد المتین صاحب میرے خلیفہ ہیں ڈھاکا نگر کی خانقاہ میں جا کر ان کے پاس چالیس دن رہو۔

## حضرت مرشدی مدظلہم العالی کے ایک غیر عالم مجاز کا خط جو ان کی حالت رفیعہ کا عکاس ہے اور حضرت اقدس کا جواب

۱۳۹)حال: حق تعالیٰ شانہٗ سے دست بدعا رہتا ہوں کہ آں حضرت کو انتہائی طویل عمر دراز مع مکمل و جامع صحت عطا فرمائیں، آمین ثم آمین۔ آں حضرت سے عجیب وغریب معاملہ ہے کہ جس قدر قربت بڑھتی جارہی ہے تشنگی کو مزید بڑھتے ہوئے پا رہا ہوں۔ اور یہ کیسا آں حضرت کا کمال ہے کہ روز بروز الحمد للہ! قربتِ الٰہیہ میں اضافہ ہی اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ الحمد للہ ،الحمد للہ،الحمد للہ!۔ ان اندرونی، روحانی تغیرات جن سے یہ حقیر فقیر گزر رہا ہے تحریر میں لانے سے قاصر ہے۔ یہ سب بفیضِ حق تعالیٰ آں حضرت کا عجیب و غریب کمال ہے، اللہ تعالیٰ کے تصور سے ہی سرور محسوس ہوتا ہے۔ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے وہ میرے سامنے ہیں۔ بس! سجدوں میں بھی کبھی کبھی بے پناہ مسرت جیسی کیفیت آنے لگتی ہے۔ آہ! یہ میرے شیخ کے کامل ہونے کی دلیل ہے جس کو میں بیان نہیں کرسکتا۔ اللہ تعالیٰ آں حضرت کے اتنے اتنے درجات بلند فرمائیں کہ جو ہمارے تصور میں بھی نہ سماسکیں، آمین۔

جواب: آپ کے حالات مندرجہ سے جس قدر مسرت ہوئی وہ بھی الفاظ سے بیان نہیں ہوسکتی اللہ تعالیٰ کا آپ پر عظیم فضل ہورہا ہے۔ اللّٰھم زد فزد و بارك فیہ۔

۱۴۰)حال: اس وقت میری یہ حالت ہے کہ میں جب بھی آں حضرت کی خدمت میں حاضری دیتا ہوں میری نظریں، میرا دل آپ کے مبارک ہونٹوں سے نکلے ہوئے ایک ایک لفظ کو سننے کے لیے مشتاق رہتا ہے۔ ایسا محسوس ہونے لگتا ہے جیسے میرے کانوں میں رس گھل رہا ہے۔ سرور کی کیفیت ہوجاتی ہے۔ دل اس وقت نہیں چاہتا کہ ایک لفظ کے لیے بھی اپنی طرف سے لب کشائی ہو۔

جواب: یہ کمالِ مناسبت اور کمالِ محبت کی علامت بلکہ دلیل ہے۔

۱۴۱)حال: اے میرے شیخ و مرشد اعلیٰ! اللہ تعالیٰ آپ کو ہزاروں سال سلامت رکھے۔

آپ نے اس سوختہ اور مردہ روح کو وہ لازوال سرورِ روحانی کیفیت بفضل تعالیٰ عطا کی ہے جس کا یہ احقر جتنا بھی شکر ادا کرے کم ہے اللہ تعالیٰ آں حضرت کو، آں حضرت کی اولاد کو اس کی اتنی بڑی جزا عطا فرمائے جو میرے خیالوں سے کروڑہا بار بلند ہو، آمین۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۱۴۲)**حال:** تین چار روز قبل ایک ایسی کیفیت گزری جو لکھتے ہوئے بھی شرم آرہی ہے کہ نجانے یہ بات قابل توجہ ہے یا نہیں کہیں آپ کو ناگوار تو نہیں لگے گی۔ پھر اس خیال سے لکھ رہا ہوں کہ اگر غلط ہو گی تو آں حضرت اصلاح فرمادیں گے۔ ہوا یوں کہ پانچ چھ روز پہلے بعد نمازِ فجر اور اشراق پڑھتے ہوئے دل میں اچانک مایوسی پیدا ہوئی اور سجدے ہی کی حالت میں یہ خیال اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہوئے آنے لگا کہ حق تعالیٰ آپ نے اپنے تمام مقبول بندوں کو (جیسا کہ ان ہی سے اور آپ سے سنتے چلے آئے ہیں) اپنے قرب کی لذت کا مختلف طریقوں سے ان پر انکشاف کیا ہے جس سے ان کو آپ کی عبادت میں مزید لذت اور قرب محسوس ہوتا ہے۔ میں ایک ناکارہ اور سیاہ کار گناہوں سے معمور غلام ہوں، لیکن ہوں آپ ہی کا بندہ اور آپ کے علاوہ کسی کا تصور بھی کرنا نہیں چاہتا۔ کیا آپ مجھ پر اتنا کرم نہیں کرسکتے کہ میری نمازوں، سجدوں، وظائف اور تلاوتِ کلام پاک میں ایسا آپ کا تصور دائمی ہو جائے جس سے آپ کا قربِ خاص محسوس ہونے لگے۔ گو کہ میں بالکل نالائق اور ناقابل ہوں لیکن آپ کی رحمت سے نااُمید نہیں ہونا چاہتا۔

**جواب:** اس کی تعبیر اس طرح مناسب نہیں کہ ”آپ مجھ پر اتنا کرم نہیں کرسکتے“ کیوں کہ وہ قادر مطلق ہے۔ یوں عرض کیجیے ؎

کیا نظر مجھ پر نہ ڈالی جائے گی
کیا میری فریاد خالی جائے گی

(مجذوبؔ رحمۃ اللہ علیہ)

۱۴۳)**حال:** اس تصور میں ہی اشراق کی نماز کے بعد حسب معمول احقر بستر پر لیٹ گیا۔

ابھی آنکھ بھی نہیں لگی تھی اور کچھ غنودگی کا عالم ہی تھا کہ ایسا محسوس ہوا کہ میں آسمان کے اوپر انتہائی بلند "پردہ" جیسی چیز پر لفظ اللہ بہت ہی وسیع اور بڑے لفظوں میں اور بہت گہرے رنگوں میں جس میں ہر رنگ استعمال کیا گیا تھا لکھا ہوا تھا۔

**جواب:** مبارک باد! یہ صاحبِ نسبتِ قویہ ہونے کی بشارت ہے۔

۱۴۴) **حال:** اس دن سے آج تک اسی تصور میں جب نماز اور سجدے ادا ہوتے ہیں تو ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کہ اللہ تعالیٰ کے نہایت قریب ہو کر نماز ادا ہو رہی ہو اور یہ تصور کہ وہ مجھ پر نظر کرم فرماتے ہوئے مجھے دیکھ رہے ہیں لیکن کبھی کبھی احقر کے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ سب کچھ صرف خیالی پلاؤ تو نہیں اور احقر کسی غلط فہمی کا شکار تو نہیں ہوا اور حقیقت کا اس سے کوئی تعلق نہ ہو۔ آں حضرت سے اس بارے میں راہ نمائی کی درخواست ہے۔

**جواب:** بالیقین یہ انعامات باطنہ ہیں شکر ادا کریں خیالی نہ سمجھیں۔

۱۴۵) **حال:** اس واقعے سے چند دن پہلے عین اذانِ فجر کے وقت احقر کو یہ خواب بھی نظر آیا کہ احقر پہلی تاریخ کا ہلال آسمان پر دیکھ رہا ہے اور وہ بالکل صاف شفاف اور واضح ہے بلکہ احقر نے اسے ایک بار نہیں دوبارہ پھر اس طرح دیکھا۔ دیکھتے ہی دیکھتے احقر کی آنکھ کھل گئی اور فجر کی اذان کے کلمات بھی کانوں میں سنائی دیے اور احقر فجر کی نماز کے لیے اٹھ گیا۔

**جواب:** دربارِ قربِ خداوندی کا آغاز مبارک ہو۔ اللّٰھم زد فزد وبارك فيه۔

۱۴۶) **حال:** مجموعاً تمام انتہائی صدقِ دل سے یہ عرض کرتا ہوں کہ جس دن سے یہ احقر آں حضرت سے بیعت ہوا ہے آں حضرت کی نظر کرم اور خصوصی توجہ حاصل سفر زندگی رہی اور امید کرتا ہوں ان شاء اللہ! آیندہ بھی پہلے سے کہیں زیادہ آں حضرت کے گوشۂ دل میں احقر کے لیے خصوصی توجہ کے لیے جگہ ہوتی رہے گی، جَزَاكَ اللهُ تَعَالٰی۔

**جواب:** دل و جان سے دُعائے ترقیات باطنہ و ظاہرہ جاری ہے۔

۱۴۷)**حال:** احقر کے معمولات کی تفصیل یوں ہے:

تلاوت اور نفل اشراق و چاشت اور تہجد کی دو رکعت عشاء کی سنتوں کے بعد۔ اللہ اللہ ۱۰۰/ بار۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ ۳۰۰/ بار، درمیان میں بار بار محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ درود شریف صَلَّی اللہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ سارے دن رات میں جس قدر ہو جائے۔ اَسْتَغْفِرُ اللہ ۱۰۰/ بار۔ سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ ۱۰۰/ بار۔ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ ۱۰۰/ بار۔ حَسْبُنَا اللہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ ۱۱۱/ بار۔ فجر اور مغرب کے بعد کے وہ معمول جو آں حضرت پڑھتے ہیں۔ مناجات مقبول ایک منزل روزانہ۔ مزید اصلاح کی درخواست ہے۔

**جواب:** معمولات کافی وافی ہیں۔

۱۴۸)**حال:** اور آں حضرت سے ان خصوصی دُعاؤں کی التجا ہے کہ حق تعالیٰ خاتمہ بالایمان فرمائیں بلاحساب مغفرت فرمائیں۔ نسبت اولیائے صدیقین کی آخری منتہا عطا فرمادیں سلامتیٔ ایمان اور سلامتیٔ اعضاء کے۔

**جواب:** ماشاء اللہ تعالیٰ! اس دُعا کے مضمون سے دل بہت خوش ہوا دل سے دُعا ہے۔

۱۴۹)**حال:** ہر ہر لمحہ آپ کے لیے دُعا ہے بڑی عمر اور صحت کی۔ پیارے حضرت والا! رات کو شادی بیاہ کی رسموں کے سلسلے میں آپ نے سمجھایا عقل روشن ہو گئی۔ پیارے حضرت جی! آپ میرے شیخ و بزرگ و مفتی و جانِ جاں ہیں۔ آپ جس طرح چاہیں گے ان شاء اللہ! آپ کا غلام اسی طرح کرے گا اس کے لیے آپ کی دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ اگر ایک لاکھ جوتے احقر کی کھوپڑی پر برسائیں تو ان شاء اللہ! اُف نہ کروں گا نہ وجہ پوچھوں گا۔ میں نے پہلے بھی عرض کیا تھا کہ غلام کو جس طرح چاہیں مٹادیں۔

**جواب:** آپ کا یہ عشق عاشقوں کے لیے سبق ہے، ماشاء اللہ تعالیٰ۔

۱۵۰)**حال:** پیارے حضرت جی! جب آپ کو خط لکھتا ہوں تو القاب کے بعد آپ کا نام لکھتے ہوئے شرم اور جھجک محسوس کرتا ہوں یعنی محبی و مولائی و مرشدی کے بعد آپ کا

نام نہیں لکھا جاتا حکم فرمائیں کیا کروں؟ اور کچھ محبت سے لکھنے کو دل چاہتا ہے۔

**جواب:** ان القاب کے بعد نام نہیں لکھنا چاہیے بزرگوں کا عمل اسی طرح ہے۔

۱۵۱)**حال:** فجر کے بعد ہماری مسجد میں امام صاحب درس دیتے ہیں یا دینی اجتماع میں بعض لوگ بیان کرتے ہیں تو دل کرتا ہے کہ وہ مجھے بلائیں تو میں بیان کروں اور صرف اور صرف آپ کی ارشاد فرمودہ باتیں سناؤں اور آپ کے علاوہ کسی کے بیان میں احقر کو بالکل مزہ نہیں آتا۔

**جواب:** آپ کو یہ مناسبت مبارک ہو۔

۱۵۲)**حال:** حضرت جی! آپ کے فیوض و برکات اور دُعاؤں سے ٹی وی اور وی سی آر بہت عرصے سے بند ہے اور شوق بھی نہیں ہوتا۔

**جواب:** بہت مبارک ہے۔

۱۵۳)**حال:** بد نظری بھی مالک کے کرم اور آپ کی دُعا سے نہیں ہوتی کبھی کبھار اچانک نظر پڑ جائے تو ہٹ جاتی ہے۔

**جواب:** ایک لاکھ شکر ہے۔

۱۵۴)**حال:** لیکن گھر میں بھابھیاں ہیں نظر نیچی کرکے بات کرتا ہوں، لیکن وہ دوپٹے میں احتیاط نہیں کرتی ہیں اور گھر میں آنا جانا رہتا ہے تو نظر پڑ جاتی ہے پھر ہٹ جاتی ہے، لیکن احتیاط کے باوجود کبھی کبھار ان کے سامنے بھائیوں سے مزاح کرتا ہوں جس میں وہ ہنستی ہیں اور کبھی کبھی کوئی ایک آدھ جملہ مزاح کا ان کو بھی کہہ دیتا ہوں۔(آپ کے حکم کا انتظار ہے)

**جواب:** احتیاط لازم ہے۔ استغفار و توبہ سے تلافی کیجیے۔ نامحرموں سے ہنسنے میں سخت نقصان ہے روح کے نور میں کمی آجائے گی اور اللہ تعالیٰ کو یہ ہنسنا پسند نہیں پردے سے دینی بات سناتے ہوئے لطیفوں سے ہنسادیں، بشرطیکہ مردوں کی جماعت سامنے ہو اور نیت اصلاح کی ہو۔

۱۵۵)**حال:** حضرت جی! جب سے آپ سے ملاقات ہوئی اس کے بعد سے شادیوں میں

جانا بند اور تعزیت و عیادت میں منکر کو مدِّ نظر رکھ کر نہیں جاتا اب رشتہ دار جب ملتے ہیں تو ناراضگی کا اظہار کرتے ہیں جس کی فکر نہیں ہوتی مگر بحث کرتے ہیں تو برداشت نہیں کرتا۔

**جواب:** بحث نہ کیجیے یا تو منہ توڑ جواب دیں کہ تم دلیل لاؤ اپنی بدمعاشی پر اور میں دلیل لاؤں نیک اعمال پر۔

۱۵۶) **حال:** حضرت (دامت برکاتہم)! میں نے آج سے دو سال قبل ایک خواب دیکھا تھا کہ آپ انتہائی سفید لباس میں میری طرف تشریف لارہے ہیں (میں ان دنوں بیعت کے لیے پریشان تھا کہ کس بزرگ سے بیعت ہوں چوں کہ میرا بچپن سے حضرت مفتی یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ سے دلی تعلق تھا اس لیے میں اُلجھ سا گیا کہ کس بزرگ سے اپنا تعلق قائم کروں)۔ اس خواب کو دیکھنے کے بعد ہی میں نے رمضان میں حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کرلی اور میری اضطرابی کیفیت کم ہوگئی۔

**جواب:** صحیح کیا کیوں کہ بیعت خوابوں پر نہیں بلکہ بیداری کی مناسبت پر کرنا چاہیے۔

۱۵۷) **حال:** حضرت لدھیانوی کی شہادت کے بعد احقر آپ سے بیعت ہوگیا۔ حضرت (دامت برکاتہم)! میں اکثر اس سلسلے میں پریشان ہوجاتا ہوں کہ اس خواب کے بعد میں آپ سے کیوں بیعت نہیں ہوا۔ حضرت دامت برکاتہم! آپ اس سلسلے میں میری رہنمائی فرمائیں کہ کہیں مجھ سے پہلے بیعت کرنے میں غلطی نہ ہوگئی ہو۔

**جواب:** بیعت کا مدار خواب پر کرنا سخت نادانی ہے۔ اگر بیداری میں مناسبت نہیں ہے تو خواب دیکھ کر بیعت نہیں ہونا چاہیے۔ اگر خواب دیکھ کر بیعت ہوگئے اور بیداری میں مناسبت نہیں تو شیخ بدل دے اور جہاں مناسبت ہو وہاں بیعت ہو کیوں کہ نفع کا مدار مناسبت پر ہے۔ مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، پیر مقصود نہیں ذریعہ مقصود ہے۔

۱۵۸) **حال:** حضرت (دامت برکاتہم)! اکثر مجھ کو شیخ اوّل کی یاد ستاتی ہے تو میں اس الجھن میں مبتلا ہوجاتا ہوں کہ کہیں آپ کے تعلق میں مجھ سے گستاخی تو نہیں ہو

رہی۔ حضرت(دامت برکاتہم) !میری رہنمائی فرمائیں۔

**جواب:** یاد آنا تو محبت کا تقاضا ہے لیکن اصلاح زندہ شیخ ہی سے ہوگی اسی کو اب اپنے لیے مفید سمجھے۔

۱۵۹)**حال:** الحمد للہ! آپ کی محفلوں میں شرکت اور کیسٹوں کا سلسلہ جاری ہے دُعا کریں کہ تعلق موجودہ شیخ دامت برکاتہم آپ سے اور مضبوط ہو جائے۔

**جواب:** یہ دُعا تو خود مرید کو کرنی چاہیے۔

۱۶۰)**حال:** مجھے غصے کی بیماری ہے جس کی وجہ سے میری اپنے والدین سے تلخ کلامی ہو جاتی ہے۔

**جواب:** جب غصّہ آئے تو سوچیے کہ قرآن پاک میں اللہ پاک نے حکم دیا کہ ماں باپ سے اُف تک نہ کہو اور حدیث شریف میں ہے کہ والد کو ناراض کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا اور والد کو خوش رکھنا اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا ہے۔ والدین کو رحمت سے دیکھنا ایک حج مقبول کا ثواب ہے۔

۱۶۱)**حال:** اور غصے میں ان سے گستاخی بھی کر جاتا ہوں جس کا مجھے بہت افسوس ہوتا ہے۔ اکثر میں ذرا ذرا سی بات پر لڑ جاتا ہوں۔

**جواب:** جب گستاخی ہو پاؤں پکڑ کر معافی مانگیے اور اس کے بعد کبھی بد تمیزی کریں تو ان کی چپل یا جوتے کو پانچ منٹ صاف حصے کی طرف سے اپنے سر پر رکھیے۔ اللہ تعالیٰ اس خطرناک مرض سے نجات عطا فرمائیں۔

۱۶۲)**حال:** میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے والدین کا فرماں بردار بن کر رہوں اور ان باتوں کو در گزر کروں جو میرے مزاج کے مطابق نہ ہوں۔

**جواب:** سوچیے کہ حدیث شریف میں ہے کہ ماں باپ کو ستانے والے کو موت نہ آئے گی جب تک دُنیا ہی میں عذاب نہ آجائے۔

۱۶۳)**حال:** میں نے اس کی اپنی طرف سے بہت کوشش کی مگر ناکام رہا۔

جواب: یہ کوشش نہیں محض خواہش ہے۔ کوشش وہ ہے جو کامیاب ہو جائے ورنہ صرف جذبہ ہے، ہمت سے کام لیں اور غصے کے وقت ضبط کریں وہاں سے ہٹ جائیں، وضو کرلیں، اعوذ باللہ پڑھیں اور اپنے کو کہیں کہ انتہائی کمینہ ہے کہ اپنے والدین پر غصہ کرتا ہے۔ ہر گستاخی پر ۲۵ روپے مدرسہ میں خیرات کریں۔

۱۶۴) حال: اب حضرت والا کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ علاج بھی فرمادیں اور ساتھ ہی دُعا بھی۔

جواب: ۴۰ دن تک اصلاح کی نیت سے ہر روز اس خط کو صبح و شام پڑھیں۔ دو رکعت نماز حاجت پڑھ کر اصلاح حال کے لیے دُعا کریں۔

۱۶۵) حال: متحدہ عرب امارات میں مقیم ایک طالب نے لکھا کہ یہاں بے پردگی و عریانی بہت زیادہ ہے، نامحرم عورتیں ہر وقت سامنے آتی رہتی ہیں جس سے قلب کی حالت بہت خراب ہو گئی ہے۔

جواب: آپ نظر کی بہت حفاظت کریں کہ دیکھنے سے کچھ نہ پاؤ گے مفت میں دل کو تڑپانا اور جلانا بین الاقوامی اُلو کا کام ہے۔ یہ آنکھوں کا زنا ہے قرآن پاک میں اس فعل کو آنکھ دینے والے نے حرام فرمایا۔ اس احمقانہ گناہ سے ہمت کر کے توبہ کرو اور ہاتھ میں تسبیح رکھو اور یا حیُّ یا قیُّوم کثرت سے پڑھتے رہو خاص کر جب کوئی عورت سامنے ہو تو نظر بچا کر یہ پڑھنا شروع کر دو۔

۱۶۶) حال: یہاں صرف والد صاحب کی وجہ سے مقیم ہوں مگر دل یہاں نہیں لگتا۔

جواب: باپ کی خدمت کو جنت کا وسیلہ سمجھ کر خوب دل سے خدمت کریں۔

۱۶۷) حال: احقر کی اہلیہ کو ابھی تک ویزا نہیں ملا دعا فرمائیں کہ جلد ویزا مل جائے تاکہ نظر کی حفاظت آسان ہو جائے۔

جواب: دُعا کرتا ہوں کہ تمہاری بیوی کو جلد حق تعالیٰ اپنی رحمت سے تمہارے پاس پہنچنا آسان فرمادیں۔ ہمت سے کام لو ورنہ بیوی بھی کیا کر سکتی ہے۔ بیوی سے پرچہ آسان ہوتا ہے مگر پھر بھی ہمت کی ضرورت ہو گی۔ اور تکلیف حق تعالیٰ کی راہ میں اُٹھانا

اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی غذا ہے اور حرام فعل سے حرام مزہ اُڑانا نافرمانوں کی غذا ہے اس بات کو وقتاً فوقتاً دل میں دُہراتے رہو۔

## برّاعظم افریقہ کے ایک ملک سے ایک عالم کا اصلاحی خط

۱۶۸) **حال:** حضرت والا کے لیے دوامِ خیریت و دوامِ عافیت کی دُعا ہر وقت کرتا ہوں اللہ تعالیٰ حضرت والا کو بہترین جزاء عطا فرمائیں اور ہمیں حضرت سے مستفید ہونے کی توفیق نصیب فرمائیں، آمین۔

**جواب:** آمین۔

۱۶۹) **حال:** مزید عرض یہ ہے کہ آج کل بندے کو مختلف مساجد وغیرہ سے بہ اصرار بلایا جارہا ہے کہ جمعہ کو تقریر کروں اور دوسرے موقع پر بھی بیان کروں۔ یوں تو اللہ کے فضل سے اور حضرت والا کی توجہات کی برکت سے اللہ تعالیٰ بیان کچھ اچھا کرادیتے ہیں۔ اس پر کبھی بعض لوگوں سے کچھ تعریفیں بھی سننے میں آتی ہیں۔ چوں کہ اب تک میرا نفس بے حد باغی ہے مجھے اس صورتِ حال سے بہت خطرہ لگتا ہے کہ شیطان مجھے اپنا لقمہ نہ بنالے۔ ہر تقریر سے پہلے اخلاص کے لیے خوب دُعا کرتا ہوں لیکن پھر بھی کبھی شیطان بھی وسوسہ ڈالتا ہے جس کی وجہ سے نفس میں کچھ تغیر محسوس ہوتا ہے اور گویا اپنی تعریف سے مزہ لیتا ہوں۔ اس سلسلے میں حضرت کی رہنمائی اور نصیحت نیز دُعاؤں کی بے حد ضرورت ہے۔

**جواب:** مخلوق کی تعریف یعنی نعمت ثنائے خلق کو از تفسیر حسنہ سمجھ کر شکر ادا کیجیے۔ اور مخلوق کی تعریف کو بے فائدہ سمجھیے، کیوں کہ سوچیں کہ اگر اللہ نے یہ عمل قبول نہ کیا تو یہ تعریف کس کام آئے گی؟ کیا جہنم سے بچالے گی؟ العیاذ باللہ۔ ثنائے خلق کو حق تعالیٰ شانہ کی ستاری سمجھیے۔ اور میرے وعظ ”علاج کبر“ کے مطالعے کا معمول بنالیجیے کم از کم تین صفحات کا۔

۱۷۰) **حال:** دو مہینے سے مولانا... مجاز حضرت شیخ الحدیث مدرسے میں مقیم ہیں۔ ابھی دو ماہ اور رہیں گے۔ چوں کہ بندہ موصوف کی خدمت کرلیتا ہے تو بندے پر کچھ

شفقت بھی فرماتے ہیں۔ لہٰذا بندے کو یہ بھی نصیحت فرمائی کہ پاس انفاس کے ساتھ اسمِ ذات اور کبھی ''صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنا۔ بندے نے اس کو حضرت والا کے مشورے پر موقوف رکھا کہ حضرت والا اس بارے میں جو ارشاد فرمائیں گے ویسا ہی کروں گا۔

**جواب:** بہت اچھا کیا جو دریافت کیا۔ اس زمانے میں اس عمل (پاس انفاس) سے بوجہ ضعف قوت خشکی بڑھ کر مزاج غیر معتدل ہونے کا اندیشہ ہے۔ بس آپ یہ اہتمام کریں کہ ایک لمحہ بھی نافرمانی میں نہ گزرے۔ اصلی پاس انفاس یہ ہی ہے۔ اور یہ ارشاد حضرت حکیم الامّت مجدد الملّت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور احقر کی اسی پر عمل کی سعی و فکر ہے، الحمد للہ تعالیٰ۔

انفاس نفس کی جمع ہے، پاس کے معنیٰ نگرانی ہے پس کوئی سانس نافرمانی میں نہ گزرنا اصلی پاس انفاس ہے۔ دوام تقویٰ سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں کہ بنیادِ ولایت ہے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗۤ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ...الآیۃ[۶] ذکر اسم ذات اور درود شریف بقدر تحمل کا اہتمام رکھیے۔ ذکر ۳ سو کافی ہے۔ صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ مختصر اور آسان ہے۔

مخدوم اور مشیر کا مزاج اگر غیر معتدل ہو تو خدمات بدنیہ کے علاوہ ان کی تعلیمات پر عمل مضر ہو گا اور صحبت بدون ضرورتِ شدیدہ بھی مضر ہے کہ رفیق پر اس کا اثر طبعاً اثر انداز ہوتا ہے۔ موصوف کی اس حالت پر تعجب ہے کہ دوسرے کے مرید کو تعلیم ذکر کر رہے ہیں۔ یہ دماغی غیر اعتدال کی علامت ہے۔ یہ کہنا چاہیے تھا کہ اپنے شیخ سے بھی مشورہ کر لیا جائے۔

۱۷)**حال:** آپ کی خدمت میں یہ میرا پہلا خط ہے۔ عرض یہ ہے کہ بندہ ایک مہلک مرض کا شکار ہے جس کا سبب بچپن کا غلط ماحول اور بُری صحبت ہے۔ جس میں مختلف بُرے لوگوں کے ساتھ مختلف اوقات میں مسلسل دس سال رہا ہوں۔ چھ ماہ ہوئے کہ توبہ کر لی ہے مگر ڈر ہے کہ ٹوٹ نہ جائے۔ اب میرا حال یہ ہے کہ عورتوں کی طرف

---

[۶] الانفال:۳۴

مجھے کوئی میلان ہی نہیں لیکن مردوں اور بے ریش لڑکوں دونوں کی طرف شدید رغبت ہے البتہ مردوں کی طرف رغبت کی نوعیت اور ہے اور بے ریش کی طرف اور، حتّٰی کہ اپنے ساتھ اُٹھنے بیٹھنے والے ساتھیوں کی طرف بھی۔ براہ کرم اس کا علاج بتائیں تاکہ بری عادتوں سے نجات پاجاؤں اور چین کی زندگی نصیب ہو۔

جواب: ۱) علاج یہ ہے کہ خواہ مرد ہوں یا امرد، ساتھی ہوں یا غیر ان سے مکمل علیحدگی اختیار کریں۔ ان کے ساتھ اُٹھنا بیٹھنا ملنا جلنا حتّٰی کہ ان کے بارے میں قصداً سوچنا بھی بالکل ترک کردیں، نہ ان کے قریب جائیں نہ دور سے دیکھیں نہ ان سے ملیں نہ بات کریں نہ ان کے بارے میں سوچیں نہ ان کا تذکرہ کریں اگر کوئی دوسرا بھی تذکرہ کرنے لگے تو اس کو روک دیں۔ غرض مشرق و مغرب کی دُوری اختیار کریں۔ اور ملاقات کا دائرہ صرف ان لوگوں تک محدود رکھیں جن کی طرف میلان کا شائبہ بھی نہ ہو۔ نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں۔ اس کا اہتمام کریں کہ پہلی نظر بھی نہ پڑے اور یہ تب ہی ممکن ہے جب ہر لمحہ یہ فکر ہو کہ دیکھنا نہیں ہے۔ پھر ہر نظر احتیاط سے اُٹھے گی۔ مرض اتنا سخت ہے کہ اگر ان مشوروں پر عمل نہیں کروگے تو پرانی عادت کے سبب گناہ میں مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ۲) عذابِ دوزخ، عذابِ قبر، قبر میں حسینوں کے جسم پر کیڑے رینگنا اور آنکھ، ناک، کان میں کیڑے بھر جانا بلکہ مرنے سے پہلے جیتے جی حُسن کے زوال سے بگڑے ہوئے مکروہ چہرے ہو جانا یعنی فنائیت حُسن کا مراقبہ روزانہ ایک ایک منٹ کریں جو احقر کے رسالہ ''بدنظری اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں'' میں لکھا ہوا ہے جو خانقاہ سے مفت ملتا ہے۔ ۳) پرچہ ''عشق مجازی کا علاج'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔ ۴) ہر جمعہ کو مجلس وعظ میں شرکت کریں۔ پندرہ دن کے بعد بذریعہ ڈاک حالت کی اطلاع کریں۔ جوابی لفافہ پتا لکھا ہوا خط کے ساتھ رکھیں۔

۱۷۲) حال: اس زمانے میں اللہ نے عشق مجازی سے نجات کا علم آپ پر کھولا ہے لہٰذا رحم فرماتے ہوئے رہنمائی فرمائیں کہ کیا اس سے نجات ہو سکتی ہے یا قبر تک ساتھ رہے گا۔

جواب: بفضلہٖ تعالیٰ بشرطِ اتباع یقیناً نجات مل جائے گی لیکن جو ایک بار گناہ کرلیتا ہے

وہ چاہے قطب الاقطاب بھی ہو جائے لیکن وسوسۂ گناہ سے نجات نہیں پاسکتا گناہ کا وسوسہ آئے گا بس عمر بھر مجاہدہ کرنا پڑے گا مجاہدے کے لیے تیار ہو جاؤ۔

تمام عمر تڑپنا ہے موجِ مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آگیا سمندر کو

لیکن اس مجاہدے سے مشاہدہ بھی ایسا قوی اور لذیذ عطا ہو گا کہ سارے غموں کو بھول جاؤ گے۔

۱۷۳) **حال:** پچھلے خط میں بد نظری کی اصل نشان دہی نہیں کی تھی وہ یہ تھی کہ عورتوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے اور آپ کی دُعاؤں کی برکت سے نہیں دیکھتا ہوں بلکہ بد نظری جو ہوتی ہے وہ امرد لڑکوں کو دیکھنا ہے اس لیے کہ مدرسے میں رہتے ہیں اور یہ ضروری ہے کہ امرد لڑکے زیادہ ہوتے ہیں اور اس سے بچنا بہت مشکل ہے اس لیے جہاں بھی قدم رکھتے ہیں تو نظر آتا ہے اور ابھی چھٹیاں ہونے والی ہیں تو گاؤں میں بھی یہی حال ہو گا جہاں چچازاد اور ماموں زاد بھائی اور دوسرے رشتہ دار ہوں گے اور حالاں کہ یہ مشکل نظر آتا ہے تو آپ سے التجا ہے کہ اس کے لیے علاج بتائیں آپ کی بڑی مہربانی ہو گی۔

**جواب:** امردوں کا فتنہ تو عورتوں کے فتنے سے بھی زیادہ ہے اس کا علاج سختی سے نگاہ کی حفاظت کرنا اور اُن سے مشرق و مغرب کی دُوری اختیار کرنا ہے نہ اُن کو دیکھیں نہ اُن سے ملیں، نہ اُن سے بات کریں نہ اُن کا خیال لائیں، نہ اُن کا کسی سے تذکرہ کریں نہ اُن کو خوش کرنے کے لیے اپنے لباس اور وضع قطع کو درست کریں۔ امرد چاہے مدرسے کے ہوں یا اپنے رشتہ دار ہوں سب سے سختی سے احتیاط واجب ہے جو کچھ مشکل نہیں۔ صاف کہہ دو کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ ان سے سختی سے احتیاط کرو۔ لہٰذا اللہ کے حکم کے خلاف کرنا اللہ کو ناراض کرنا ہے۔ خوب سمجھ لو! جو ان سے میل جول رکھے گا گناہ سے نہیں بچ سکتا۔ ان سے اتنی ہی احتیاط واجب ہے جتنی نامحرم عورتوں سے۔ کسی سے نہ ڈرو۔ نامحرم لڑکیوں سے پردہ کرو امردوں سے احتیاط کرو۔

۱۷۴)حال: حضرت اقدس! میرے نفس کی سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ مجھے اپنے اندر کوئی بیماری نظر نہیں آتی میرے ظاہر وباطن دونوں کو اصلاح کی ضرورت ہے۔

جواب: کوئی بیماری خود میں نظر نہ آنا یہ علامت ہے عجب کی۔ نفس سے کہیں کہ ایک بیماری تو تیری یہی ظاہر ہو گئی اور نہ جانے کتنی بیماریاں تیرے اندر ہوں گی لہٰذا اللہ سے دُعا کریں کہ میری اس بیماری اور دوسری تمام بیماریوں کو شفا نصیب فرمایئے اور میرا تزکیہ فرمادیجیے۔ میری کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' پڑھ کر غور کریں کہ میرے اندر کون کون سی بیماری ہے۔

۱۷۵)حال: ایک بہت بڑی بیماری ہے جس سے میں پریشان ہوں اور اس کو ختم کرنا چاہتی ہوں۔ وہ یہ ہے کہ میں نے تین چار سال پہلے ایک لڑکے کو دیکھا تھا کبھی اُس سے بات وغیرہ نہیں کی اور نہ کبھی ملی ہوں اور اس کے بعد سے آج تک نہیں دیکھا اس کا خیال ہر وقت میرے ذہن پر سوار رہتا ہے اور اس وجہ سے میرا کبھی کبھی پڑھائی اور نماز اور ذکر وغیرہ میں بھی دھیان نہیں لگتا، میں کسی غیر اللہ کو اپنے دل میں نہیں رکھنا چاہتی اور خیالات ووساوس سے بھی بہت پریشان ہوں۔

جواب: اپنے قصد سے اس کے بارے میں نہ سوچیں اور خلوت و جلوت میں یہ سوچا کریں کہ اس کو حُسن وجمال کس نے عطا کیا؟ اور جب حُسنِ فانی اور مجازی میں یہ دلربائی ہے تو جس نے اس کو حُسن کی ایک ذرّہ بھیک دی ہے تو اس سرچشمۂ جمالِ حق تعالیٰ کی کیا شان ہوگی۔ اُس کا حُسن فانی ہے اور خالق حُسن کا حُسن و جمال غیر فانی ہے۔ لہٰذا دل لگانے کے قابل وہ غیر فانی ذات ہے، یہ مرنے گلنے والی لاش دل لگانے کے قابل نہیں جن کی شکل عمر کے ساتھ ساتھ بگڑ جاتی ہے کہ پھر اس کو ایک نظر دیکھنے کو بھی دل نہیں چاہتا اور حق تعالیٰ کی ہر وقت ایک نئی شان ہے، غیر فانی حُسن و جمال ہے۔ اسی لیے جنت میں جب دیدارِ الٰہی ہو گا تو کسی جنتی کو جنت کی حوریں اور جنت کی نعمتیں یاد بھی نہ آئیں گی۔ پرچہ ''عشق مجازی'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۱۷۶)حال: بعد از سلام مسنون کے عرض یہ ہے کہ بندہ درجہ ثانیہ کا طالب علم ہے،

تحصیل علم کے دوران آپ کی کئی مصلح و مفید کتب و رسائل کا مطالعہ بھی کرتا رہا ہوں جس کی وجہ سے نفس کی بڑی حد تک اصلاح ہوتی رہتی ہے۔ گزشتہ دنوں آپ کی کتاب ”روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج“ مطالعہ کیا جس سے اپنی کئی بیماریاں اور اُن کا علاج سامنے آئے اس کے پہلے باب بدنگاہی اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور اُن کا علاج سے مجھ کو بڑا فائدہ ہوا اور بمطابق کتاب آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنے کا ارادہ ہے۔

**جواب:** اصلاحی مکاتبت کی اجازت ہے۔ پرچہ ”مکاتبت اصلاحی کی ہدایات“ مرسل ہے اس کے مطابق خط لکھیں۔

۱۷۷) **حال:** امراض کی تفصیل یہ ہے کہ بدنگاہی سے بڑا پریشان ہوں اور کئی مرتبہ ارادہ کرتا ہوں اس کے ترک کرنے کا لیکن جب بھی نگاہ اُٹھاتا ہوں تو کسی نہ کسی امرد پر نگاہ پڑ جاتی ہے اس کی اصلاح فرمایئے۔

**جواب:** ترک کرنے کا ارادہ ہوتا تو نظر اُٹھانے میں احتیاط کرتے، دل میں ارادہ کریں کہ نہیں دیکھنا ہے۔ جب دل میں یہ ارادہ ہوگا تب بے محابا نظر نہیں اُٹھے گی۔ جہاں امرد یا عورتیں ہوں یا امکان ہو کہ یہاں ہوں گے وہاں نگاہ نہ اُٹھائیں۔ ایسی جگہوں پر نفس بے پروائی سے نگاہ اُٹھا کر دیکھ لیتا ہے اور بہانہ کرتا ہے کہ پہلی نگاہ تھی۔ اس زمانے میں پہلی نگاہ وہ ہے جہاں امرد یا عورت کے ہونے کا امکان نہ ہو اور اچانک سامنا ہو جائے۔ وہاں بھی اگر نگاہ پڑ جائے تو ایک لمحے کے لیے بھی نہ ٹھہرائیں۔

۱۷۸) **حال:** علاوہ ازیں کبھی کبھی شہوت کا اتنا غلبہ ہو جاتا ہے کہ گناہ کرنے کو جی چاہتا ہے بڑی مشکل سے اپنے کو گناہ سے روکتا ہوں اس کے بارے میں بھی کوئی علاج تجویز فرمائیں تاکہ شہوت کا غلبہ کم ہو جائے۔ آپ کی کتاب پڑھنے سے الحمد للہ! بہت ہی فائدہ ہوا۔

**جواب:** شہوت کا غلبہ ہونا بُرا نہیں مغلوب ہو جانا بُرا ہے، جو جتنا زیادہ قوی الشہوۃ ہوتا ہے اس کو گناہ سے رکنے میں مجاہدہ بھی زیادہ ہوتا ہے اس مجاہدے کی برکت سے قوی الشہوۃ قوی النور بھی زیادہ ہوتا ہے اس لیے تقاضوں سے نہ گھبرائیں بس مجاہدہ کرکے

ان پر عمل نہ کریں۔ مجاہدے سے غلبہ میں بھی اعتدال آجائے گا۔

۱۷۹) حال: اور اس سلسلے میں جن لڑکوں کی طرف دل کا میلان ہوتا تھا ان سے قطع تعلقی اختیار کر لی ہے تو اس بارے میں فرما دیجیے کہ اس وجہ سے جو قطع تعلقی پر وعیدیں آئی ہیں کیا ان وعیدوں میں تو نہ آؤں گا۔

جواب: اس قطع تعلقی پر اجر ملے گا کیوں کہ یہ اللہ کے لیے ہے اور ان سے تعلق رکھنا حرام ہے۔ وہ وعیدیں اس قسم کے قطع تعلقی پر نہیں ہیں۔ یہاں تو امارد سے دُور رہنا اور بے تعلق رہنا واجب ہے۔

۱۸۰) حال: جس طرح آپ نے اپنی کتاب میں شیخ کامل سے اصلاحی تعلق قائم کرنے کے بارے میں فرمایا ہے تو اسی بناء پر بُعد کی وجہ سے آپ کے پاس دورانِ تعلیم تو حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ اس لیے خط ارسال کر رہا ہوں اس بے ادبی کی معافی چاہوں گا ان شاء اللہ تعالیٰ تعطیلات میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر آپ سے مستفید ہونے کا ارادہ ہے۔

جواب: فی الحال چھ ماہ تک با قاعدہ اصلاحی مکاتبت کریں خط سے اجازت حاصل کیے بغیر ہرگز آنے کا قصد نہ کریں۔

۱۸۱) حال: دُعاؤں کی گزارش ہے تاکہ اللہ پاک ان غیروں اور فنا ہونے والوں کی محبت دل سے نکال کر اپنی اور اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سچی محبت سے دل کا پیالہ لبریز فرمادے۔

جواب: جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دُعا ہے۔

۱۸۲) حال: ایک نوجوان جو ایک گناہ میں مبتلا تھے اور بار بار توبہ ٹوٹ جانے سے مایوسی کے قریب پہنچ گئے تھے ان کو یہ علاج تحریر فرمایا۔

جواب: ہرگز مایوس نہ ہوں، گناہ اللہ کی رحمت سے زیادہ نہیں، معافی مانگ لو، آیندہ تقویٰ کا عزم کر لو سب معاف ہے ایک لاکھ بار توبہ ٹوٹے تو ایک لاکھ بار توبہ کرو اور حفاظت مانگو۔ توبہ سے سب گناہ اللہ تعالیٰ معاف کر دیتے ہیں۔ بس توبہ کرتے وقت توبہ

توڑنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ توبہ مقبول ہے۔ اور توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنالیتے ہیں گناہ چھوڑنے میں بس ہمت کی ضرورت ہے۔ علاج یہ ہے کہ جب گناہ کا تقاضا ہو تو ہمت سے اس کا مقابلہ کرنا اور ٹھان لینا کہ گناہ کی لذت کو نہیں اُٹھانا ہے خواہ جان نکل جائے۔ گناہ کی لذت نہ اُٹھانے کے عزم کی کمزوری ہی سے گناہ سرزد ہوتا ہے ورنہ ہمت نہ کرے تو ایک لقمہ بھی اُٹھا کر نہیں کھا سکتا۔ لہٰذا گناہ چھوڑنے کے لیے پہلے خود ہمت کرو اور جو ہمت اللہ نے دی ہے اس کے استعمال کی ہمت اللہ سے مانگو اور خاصانِ خدا سے ہمت کی دُعا کراؤ۔ ان شاءاللہ! کامیابی ہوگی۔

پھر بھی اگر کبھی مغلوب ہوگئے تو آٹھ رکعات دو دو رکعت کرکے پڑھو اور ہر دو رکعت کے بعد خوب گڑگڑا کر اللہ سے معافی مانگو، رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو اور آیندہ گناہ نہ کرنے کا دل میں پکا عزم کرو۔

اور گناہ کے عذاب کو سوچا کرو کہ قیامت کے دن ساری مخلوق کے سامنے رسوائی ہوگی حدیث پاک میں ہے کہ ناکح الید کے ہاتھوں میں حمل ہوگا۔

اور دین کے کام میں ہرگز شرمانا نہیں چاہیے جب کہ گناہ میں ابتلا کا بھی اندیشہ ہے لہٰذا ایسی شرم جائز نہیں۔ اپنے والد صاحب سے کہلا دو، خط لکھ دو یا اُن کے کسی دوست سے کہہ دو کہ میری شادی کردیں ورنہ اگر گناہ میں ابتلا ہوگیا تو والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔

۱۸۳) **حال:** بعد از سلام عرض یہ ہے کہ دو دن سے تہجد اور وتر کی نمازیں قضا ہوچکی ہیں اور چار دنوں سے تسبیحات بھی نہیں ہوسکی ہیں۔ حالاں کہ کوئی شرعی عذر نہیں بس سستی ہوجاتی ہے بندہ ارادہ کرتا ہے کہ بعد میں کرے گا لیکن سوجاتا ہے اور منزل کا سپارہ و دیگر معمولات سب چھوٹ گئے ہیں لیکن الحمدللہ! مجلس میں جمعرات کی شام اور جمعہ میں آنا ہورہا ہے۔

**جواب:** وتر عشاء کے بعد ہی پڑھ لیا کریں تہجد میں آنکھ کھل جائے تو تہجد پڑھ لیں بشرطیکہ نیند چھ گھنٹے پوری ہوجاتی ہو ورنہ وتر سے پہلے ہی چند نوافل تہجد کی نیت سے پڑھ لیں۔ وتر واجب ہے۔ جب قضا ہونے کا خطرہ ہے تو عشاء کے بعد ہی وتر پڑھنا ضروری

ہے۔ وتروں کو وقت تہجد کے لیے مؤخر نہ کریں۔

۱۸۴)**حال:** تقریباً مہینے بھر سے جب بھی بندہ کوئی بھی گناہ اپنے گھر والوں میں دیکھتا ہے، تصویر، فلم، بے پردگی اور اس قسم کے دیگر گناہ تو بندے کو بہت تکلیف ہوتی ہے اور غصہ آتا ہے، پوری شدت سے اُن کو منع کرنے میں لگ جاتا ہے۔

**جواب:** آپ خود گناہوں سے بچیں، گناہ میں شریک نہ ہوں خود شرعی پردہ کریں آپ ابھی صاحب اختیار نہیں اس لیے گھر والوں کو روک ٹوک نہ کریں، آپ کی تبلیغ عملی یہی ہے کہ خود گناہ کے مرتکب نہ ہوں۔

۱۸۵)**حال:** بندے کے بڑے بھائی کی شادی پھوپھی زاد بہن سے ہوئی ہے بندہ مدرسے کی چھٹی میں جمعرات کو گھر جاتا ہے اور ہر جمعرات کو یہی ارادہ ہوتا ہے کہ بھابھی سے بندہ باتیں نہیں کرے گا لیکن جمعہ کی شام مدرسہ واپس جانے تک باتیں ہو ہی جاتی ہیں جن میں فضول باتیں شامل ہوتی ہیں۔

**جواب:** بھابھی سے پردہ واجب ہے، نامحرم سے باتیں کرنا، ہنسنا، بولنا حرام ہے۔

۱۸۶)**حال:** اور بندہ بھابھی سے باتیں اس وجہ سے کر جاتا ہے کہ بھابھی بندے سے دینی باتیں بھی پوچھتی ہے جن کی وجہ سے بھابھی نے ٹی وی، تصویریں، فلم، گانے کو الحمدللہ! ترک کر دیا ہے اور نماز کی پابند ہے اور حضرت والا کے مواعظ وغیرہ کا بھی بندے کے کہنے پر مطالعہ کرتی ہے اور بندہ جو دینی بات کہتا ہے اُس پر عمل کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔

**جواب:** دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ گنوا دینا کہاں کی عقل مندی ہے۔ دوسروں کو دین اللہ کی مرضی کے مطابق پہنچانا ہے۔ اللہ کو ناراض کر کے دوسروں کو دین پہنچانا ہمارے ذمہ ضروری نہیں، دوسروں کی خاطر اپنے کو تباہ کرنا حماقت ہے۔ نفع لازمی نفع متعدی سے اہم ہے۔ بھابھی کو پردے سے گھر والوں کی موجودگی میں خطاب عام سے دین کی بات سنائیں۔ تنہائی میں یا جلوت میں نامحرم سے بات کرنا جائز نہیں، فتنوں کا پیش خیمہ ہے۔

۱۸۷)**حال:** اور بندے کے سامنے چہرہ، ہتھیلی اور پاؤں کے علاوہ تمام جسم کو چھپا کر آتی ہے۔

**جواب:** چہرے کا پردہ ضروری ہے۔ چہرہ کھلا ہو تو کون سا پردہ ہے۔

۱۸۸)**حال:** لیکن دین کی باتوں کے علاوہ دُنیا کی باتیں بھی ہو جاتی ہیں۔

**جواب:** بے پردہ نہ دینی باتیں جائز ہیں نہ دُنیوی۔ نامحرم سے بے ضرورت کلام کرنا سخت فتنہ ہے۔ دین کی بات بھی کرنی ہو تو پردے سے اور وہ بھی تنہائی میں نہیں۔

۱۸۹)**حال:** اسی طرح بھابھی کے گھر والے یعنی بندہ کی پھوپھی اور پھوپھی زاد بہنیں اسلام آباد میں رہتے ہیں وہ بھی حضرت والا کے مواعظ اور "الابرار" وغیرہ دیگر دینی کتب کا مطالعہ کرتے ہیں اور بندے کے کہنے پر ایک پھوپھی زاد بہن نے بینک کی نوکری چھوڑ دی اور چادر اوڑھنا شروع کر دی ہے بعض نے ٹی وی، تصویر اور گانے کو الحمد للہ! ترک کر دیا ہے۔ اس صورت حال میں بندہ خط و کتابت اور دینی کتب ان بہنوں کو ارسال کرے یا نہیں؟ جب کہ اُن لوگوں نے عمل کرنے کے لیے پوری کوشش کرنے کا وعدہ کیا ہوا ہے۔ اس صورت میں بندے کے لیے کیا حکم ہے؟

**جواب:** جتنی بھی زاد ہیں سب سے پردہ کرنا واجب ہے۔ دینی کتب بھیج دیں خط و کتابت نہ کریں اور شرعی پردے کا اہتمام کریں۔

۱۹۰)**حال:** پہلے خط کا جواب گیارہ روز بعد موصول ہوا، انتظار کی لذّت نے جواب خط پڑھنے کے شوق کو اور بڑھا دیا، کیفیات قلب میں تبدیلی کا نسخہ معلوم ہو گیا اب اس پر عمل کا مصمم ارادہ ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ

۱۹۱)**حال:** الحمد للہ! حضرت شیخ کے تعلق کی برکت سے ہر دَم اُمور شرعیہ کی پابندی کا دھیان رہنے لگا ہے۔ اس میں بندے نے ایک طرز عمل اپنایا ہے کہ جب غیر محرم پر نظر پڑ جاتی ہے تو فوراً نظر ہٹا کر بائیں کندھے کی جانب منہ سے لُعاب نکالے بغیر تھو تھو کر دیتا ہوں اگر میدان یا سڑک ہو تو باقاعدہ لُعاب بھی بائیں جانب منہ کر کے

چھینک دیتا ہوں تاکہ جو فتنہ دماغ میں بیٹھنا چاہتا ہے وہ تصور ذہن سے نکل جائے۔ عرض خدمت یہ ہے کہ یہ سلسلہ جاری رکھوں یااور کوئی طریقہ اپناؤں؟

جواب: اصل مقصد نظر بچانا ہے چاہے وہ جس طریقے سے بھی حاصل ہو، اور جو طریقہ اس میں معین ہو اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔ کبھی کبھار نظر پڑ جائے تو مضایقہ نہیں لیکن اگر بار بار نظر پڑتی ہے تو وہ پڑتی نہیں نفس پڑاتا ہے اور دھوکا دیتا ہے کہ نظر پڑ گئی اور تھو تھو کرا دیتا ہے۔ سمجھ لیں کہ تھو تھو کرنا تلافی کے لیے کافی نہیں بیس رکعات ہر غلطی پر پڑھیں اور نظر دیکھ بھال کر اُٹھائیں۔

۱۹۲) حال: دوسری بات یہ ہے کہ کہیں نماز پڑھانے سے بچتا ہوں۔ ریاکاری وشرکِ خفی میں مبتلا ہونے کے خوف سے امامت کرنے میں حد درجہ پریشانی ہوتی ہے۔ اس کا علاج تجویز فرمادیں۔

جواب: اس زمانے میں امامت میں پہل کریں ورنہ ہو سکتا ہے کوئی بدعقیدہ نماز پڑھا دے اور نماز ہی نہ ہو۔ ریاکاری خود بخود کوئی چپکنے والی چیز نہیں ارادے سے ہوتی ہے۔ ہر عمل سے پہلے رضائے الٰہی کی نیت کرلیں کافی ہے۔ پھر دل میں خیال آئے تو وہ وسوسہ ہے، ریا نہیں۔

۱۹۳) حال: مؤدبانہ گزارش یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے فضل وکرم سے کافی دنوں سے آں جناب کی مجلس میں پابندی سے حاضر ہوتا ہوں اور ماشاء اللہ! اپنے روزمرہ اعمال اور افعال میں کافی تبدیلی محسوس کررہا ہوں مزید اصلاح کے لیے خط پیش خدمت ہے امید ہے کہ آپ نظرِ کرم فرماکر علاج سے ضرور نوازیں گے۔ اور آخر میں حضرت والا سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: الحمد للہ! دل سے دُعا ہے۔

۱۹۴) حال: تکبر کے بارے میں کوئی نسخہ بتایئے اکثر اوقات اچھے اچھے جوتے اور کپڑے پہننے کا خیال آتا ہے اور اللہ کا دیا ہوا اگر پہننے کا اتفاق ہوتا ہے تو دوسرے لوگوں کی دل میں کوئی عزت نہیں ہوتی، علاج سے نوازیں۔

**جواب:** پرچہ ''عجب و کبر کا علاج'' خانقاہ سے حاصل کر کے روزانہ ایک بار پڑھیں۔ معمولی لباس پہنیں زیادہ عمدہ جوتے اور لباس نہ پہنیں اور زبان سے صبح و شام کہیں کہ اے اللہ !میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل کہ ابھی مجھے اپنے خاتمے کا علم نہیں۔

۱۹۵)**حال:** اکثر اوقات جھوٹ بولا جاتا ہے بہت کوشش کرتا ہوں مگر کوئی چھٹکارہ نہیں، اگر کسی مجلس میں بیٹھنے کا اتفاق ہوتا ہے یا دوستوں کے ساتھ گپ شپ کا اتفاق ہوتا ہے تو کبھی کبھار جھوٹ بولا جاتا ہے، علاج بتائیے۔

**جواب:** جب کوئی بات کہنی ہو تو پہلے سوچیں کہ یہ جو بات میں کہنا چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر ہیں، میری اس بات سے ناراض تو نہیں ہوں گے ؟اس کی مشق کرو تو کوئی بات گناہ کی زبان سے نہ نکلے گی اور اگر بہت زیادہ جھوٹ بولنے کی عادت ہے تو جس سے جھوٹ بولے اس سے کہہ دے کہ میری فلاں بات جھوٹ ہے۔

۱۹۶)**حال:** بعض اوقات دوسرے لوگوں کی چیزیں بغیر اجازت استعمال کرتا ہوں اور دل میں یہ خیال تک نہیں آتا کہ دوسروں سے پوچھوں، علاج بتائیے۔

**جواب:** یہ سوچیں کہ بغیر پوچھے دوسروں کی چیزوں کو استعمال کرنا حرام ہے اور حرام کا مرتکب اللہ کا دوست نہیں ہو سکتا، ایسی حقیر چیز کے لیے اللہ کی دوستی سے محروم ہونا اس سے بڑی بے وقوفی اور اس سے بڑا خسارہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اگر پھر بھی کبھی بغیر پوچھے استعمال کرلیں تو اس کو اطلاع کردیں کہ یہ میری بُری عادت ہے، آپ اللہ سے میری اصلاح کی دُعا فرمائیں۔ اور معافی مانگیں کہ میں نے بغیر اجازت کے آپ کی چیز استعمال کرلی۔

۱۹۷)**حال:** حضرت اقدس !مجھے اپنے نفس کا تزکیہ کرنا ہے مجھے اپنے نفس میں ہر برائی نظر آتی ہے اپنے اندر سب سے زیادہ صبر کی کمی محسوس کرتی ہوں۔

**جواب:** صبر کے معنی ہیں خواہش نفس کے مقابلے میں اللہ کے حکم پر ثابت قدم رہنا۔ اس کے مختلف درجات ہیں مثال سے واضح کرو کس معاملے میں صبر کی کمی ہے۔

۱۹۸)حال: اپنے آپ کو دوسروں سے کمتر بھی نہیں سمجھتی اور اُن کو حقیر بھی نہیں سمجھتی۔

جواب: اس کی وجہ یہ ہے کہ اپنے عیوب پر نظر نہیں، لہٰذا اپنے عیوب کو یاد کیا کریں اور سوچیں کہ مجھے اپنے عیب کا یقینی علم ہے اور دوسروں کے عیب کا مجھ کو کوئی علم یقینی نہیں لہٰذا میرا دوسروں سے کمتر ہونا عقلاً ثابت ہو گیا۔ اور اگر اپنی کسی خوبی پر نظر جائے تو سوچو کہ یہ میرا ذاتی کمال نہیں عطائے خداوندی ہے لہٰذا ڈرنا چاہیے کہ نہ معلوم میرے ناز پر ناراض ہو کر کسی وقت وہ مجھ سے چھین لیں اور عقلاً بھی یہ حقیقت ہے کہ جو چیز اپنی نہ ہو مالک کی عطا ہو وہ جب چاہے اُس کو سلب کر سکتا ہے۔

۱۹۹)حال: پچھلے خط کی طرح اس بار بھی کوئی غلطی ہو گئی ہو تو اللہ کی رضا کے لیے معاف فرما دیجیے، آپ کی اصلاح اور دُعاؤں کی بہت بہت طلب گار۔

جواب: سب معاف ہے، اب اس کو سوچو بھی نہیں تنبیہ اصلاح کے لیے ہوتی ہے جب اصلاح کر لی تو اب اس کو یاد بھی نہ کرو۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۲۰۰)حال: حضرت! میں تمام نمازوں میں فرائض اور سنتوں کا اہتمام کرتا ہوں۔ نوافل کا اہتمام نہیں کرتا۔

جواب: کوئی مضایقہ نہیں بس گناہوں سے بچنے کا اہتمام زیادہ کرو۔

۲۰۱)حال: منگل کے دن ہمارے علاقے میں ایک عالم دین قرآن حکیم کا درس دیتے ہیں میں وہاں جاتا ہوں۔

جواب: کون ہیں؟ کس عقیدے کے ہیں؟ کس کے تربیت یافتہ ہیں؟

۲۰۲)حال: نماز فجر میری قضا ہوتی ہے اور اگر کبھی اُٹھتا ہوں تو گھر میں پڑھتا ہوں صبح کے وقت مسجد میں جاتے ہوئے پولیس وغیرہ کا ڈر رہتا ہے۔

جواب: نماز قضا کرنا بہت سخت بات ہے۔ نماز کی پابندی کا سخت اہتمام کریں، الارم لگائیں یا کسی کو جگانے پر مقرر کریں پھر بھی اگر قضا ہو تو ادا کرنے کے بعد آٹھ رکعات نفل پڑھیں اور بیس روپے صدقہ کریں۔

۲۰۳)حال: مجھ میں بدگمانی کی عادت ہے اور دل میں حسد، کینہ وغیرہ بھی بہت ہے۔ جب

کوئی مجھے اپنی خوشی سُناتا ہے تو دل میں اس کے لیے حسد شروع ہو جاتا ہے۔

**جواب:** بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل طلب کی جائے گی، نفس سے کہو: دلیل کہاں سے لائے گا؟ لہٰذا بدگمانی کرکے اپنی گردن مقدمہ میں پھنسانا بہت بڑی حماقت ہے۔ جس سے حسد محسوس ہو اُس کے لیے اُسی وقت دُعا کریں کہ یااللہ! اُس کی نعمت میں اور اضافہ کردے، ملاقات پر پہلے اُس کو سلام کریں، کبھی کوئی ہدیہ خواہ معمولی سا ہو پیش کریں، اپنے دوستوں سے اُس کی تعریف کریں۔

۲۰۴) **حال:** مجھ میں دکھاوے کی بھی عادت ہے جب بھی کوئی اچھا کام کرتا ہوں تو دل میں کچھ دکھاوا سا پیدا ہوتا ہے دورانِ نماز بھی ایسا ہوتا ہے۔ کپڑے پہنتے وقت بھی اور شیشہ دیکھتے وقت بھی پیدا ہوتا ہے۔

**جواب:** کام کرنے سے پہلے نیت اللہ کی رضا کی کریں۔ دِکھاوا ارادے سے ہوتا ہے خیال آنے سے نہیں۔ دل میں دکھاوے کا خیال آنا اور ارادہ دکھاوے کا نہ ہونا یہ ریا نہیں ہے وسوسہ ہے، ہر عمل کے بعد یہ بھی کہہ لیں کہ یا اللہ! اگر میرے دل کی گہرائیوں میں ریا کا ذرّہ بھی ہو تو اسے معاف فرمادیں اور مجھے ریا اور تمام رذائل سے پاک فرمادیجیے۔

۲۰۵) **حال:** میں اپنے گھر میں بہت زیادہ اُلجھتا ہوں اور دینی معاملات میں بہت زیادہ سختی کرتا ہوں، اس میں بھی دل میں دکھاوا پیدا ہوتا ہے۔

**جواب:** یہ طریقہ نہایت نامناسب ہے آپ گھر کے سرپرست نہیں ہیں اس لیے آپ کی تبلیغ صرف یہ ہے کہ خود کسی گناہ میں شریک نہ ہوں لیکن گھر والوں سے نہ اُلجھیں اور محبت سے پیش آئیں۔ یہ خاموش تبلیغ بہت مؤثر ہوگی، ان شاء اللہ۔

۲۰۶) **حال:** میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ہر مہینے کے آخر میں فلاں مولانا کی مسجد میں درود شریف پڑھا جاتا ہے اس نے مجھے وہاں چلنے کی دعوت دی۔

**جواب:** سب بزرگوں کی عظمت و احترام دل میں ہو لیکن ذکر و اذکار کی جو تعداد شیخ مقرر کردے بدونِ مشورہ اس سے زیادہ بڑھانا مناسب نہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے

کہ ایک در پکڑلو اور مضبوطی سے پکڑو جیسے ایک ڈاکٹر سے علاج کراتے ہیں مختلف ڈاکٹروں سے نہیں۔

۲۰۷)**حال:** حضرت!درود شریف پڑھنے میں دِقّت ہوتی ہے۔

**جواب:** اس دھیان سے پڑھیں کہ روضۂ مبارک کے سامنے کھڑے ہو کر درود شریف پڑھ رہا ہوں اور روضۂ مبارک پر جو رحمتِ بے کراں برس رہی ہے اس کے چھینٹے مجھ پر بھی پڑرہے ہیں۔

۲۰۸)**حال:** ہمارے گھر میں کچھ بے دینی کا ماحول ہے، ٹی وی والا ماحول ہے، والدہ اور بہنیں پردہ نہیں کرتیں اور میرے والد کا انتقال ہوچکا ہے اور میں گھر میں بڑا ہوں۔

**جواب:** ان کو جمعہ یا پیر کی مجلس میں یہاں لایا کریں۔ دین کی باتیں سنتی رہیں گی تو ان شاء اللہ تعالیٰ! ضرور نفع ہوگا۔

## ان صاحب کا دوسرا خط

۲۰۹)**حال:** نماز فجر کے بارے میں میں نے پچھلے عریضے میں قضا کے لیے لکھا تھا حضرت! ابھی بھی نماز قضا ہورہی ہے اور آپ نے آٹھ نفل اور بیس روپے صدقہ کا کہا تھا وہ بھی باقاعدگی سے نہیں دیتا کبھی کبھار دیتا ہوں ہاں نوافل تقریباً پڑھ لیتا ہوں اور کبھی کبھار نماز بھی وقت پر پڑھ لیتا ہوں لیکن اب الحمدللہ! دل میں ندامت ہوتی ہے۔

**جواب:** جب علاج نہیں کروگے تو شفاء کیسے ہوگی۔ جو تجویز کیا جاتا ہے وہ مرض کا علاج ہے، جب علاج نہیں کروگے تو مرض کیسے جائے گا۔ نادم ہونا بھی فائدے سے خالی نہیں، لیکن نفس کو سزا بھی دو۔

۲۱۰)**حال:** بدگمانی، حسد، کینہ وغیرہ میں الحمدللہ! کچھ فائدہ ہوا ہے لیکن ابھی بھی کبھی کبھار ہوتی ہے۔

**جواب:** مجوزہ ہدایات پر عمل کرتے رہیں۔

۲۱۱)**حال:** الجھنے کی عادت بڑھتی جارہی ہے جب میں گھر سے باہر ہوتا ہوں تو صحیح رہتا

ہوں اور جب گھر میں آتا ہوں تو بہت اُلجھتا ہوں۔

**جواب:** پرچہ معمولات کیوں ساتھ نہیں رکھا؟ اگر معمولات و ذکر تحمل سے زیادہ ہوں تو تعداد کم کر کے اطلاع کریں۔ جس سے اُلجھیں دوسرے وقت اس سے معافی مانگیں۔

۲۱۲) **حال:** اب درود شریف پڑھنے میں الحمد للہ! دِقّت نہیں ہوتی۔

**جواب:** الحمد للہ! بلکہ مزہ آنا چاہیے۔

۲۱۳) **حال:** حضرت! میں پڑھتا ہوں اور ایک جگہ کمپیوٹر پر جاب بھی کرتا ہوں، میری پھوپھی کے بیٹے ریاض میں رہتے ہیں، اُنہوں نے مجھ سے ریاض آنے کے بارے میں کہا ہے اور ابھی میری یہاں تعلیم بھی جاری ہے اور ادھر میں جو کورس کر رہا ہوں اس کے جو ٹیچر ہیں وہ ایک اچھی کمپنی میں ملازم ہیں اُنہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ میں کچھ عرصے میں آپ کو اپنی کمپنی میں لگوادوں گا۔ اب میں اس میں اُلجھ رہا ہوں کہ کیا کروں۔

**جواب:** استخارہ کرلیں۔ ویسے گھر کی روزی اور آسان رزق بہتر ہے۔

۲۱۴) **حال:** میں اتوار کے دن یونی ورسٹی میں کلاس لینے جاتا ہوں ایک لڑکی نقاب میں ہوتی ہے وہ میری طرف راغب ہو رہی ہے شاید یہ میرا گمان ہے الحمد للہ! میں اس کی طرف نہیں دیکھتا۔

**جواب:** نفس آپ کو غلط فہمی میں مبتلا کر کے اُلو بنا رہا ہے۔ آپ نفس کو یہ شعر سنا دیا کریں۔

چاہتے ہیں خوبرویوں کو اسد
آپ کی صورت تو دیکھا چاہیے

اور بالفرض خوبرو چاہنے بھی لگیں تو اللہ کی پناہ مانگو۔ گُو مُوت کا مجموعہ ہی ملے گا اور اللہ سے محروم ہو جاؤ گے۔ کلاس میں بہت دُور اس طرح بیٹھیں کہ نہ اس کی نظر آپ پر پڑے نہ آپ کی اس پر۔

۲۱۵) **حال:** لیکن اس کی دل میں رغبت ہو رہی ہے۔

**جواب:** رغبت پر عمل نہ کریں، اس سے دور رہیں نگاہ بچا کر کسی بڑھیا بد ہیئت جس کے منہ سے رال بہہ رہی ہو، کمر جھکی ہوئی، چہرے پر جھریاں پڑی ہوئی آنکھوں اور ناک سے کیچڑ بہتا ہوا تصور کریں کہ حُسنِ فانی کا یہ انجام ہے۔

۲۱۶) **حال:** مجھے بہت تھکن ہو جاتی ہے اور صحت کافی گر رہی ہے اور میں اپنی صحت کا خیال بھی نہیں رکھتا۔

**جواب:** صحت کا بہت خیال رکھیں، کسی طبیب سے رجوع کریں۔

۲۱۷) **حال:** حضرت! الحمد للہ! آپ کی محبت دل میں پیدا ہو رہی ہے آپ مجھے یہ بتا دیجیے کہ شیخ کی عظمت دل میں کیسے پیدا ہوتی ہے۔

**جواب:** اس کے محبین میں رہیں اس کے حالات اس کے کسی پرانے رفیق سے معلوم کریں اور اس کے تعلق مع اللہ کو دیکھیں کہ سنت و شریعت پر کتنا عامل ہے اور اللہ کی تلاش میں کیسا بے چین ہے۔ بزرگی کا معیار اتباع سنت و شریعت ہے اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ شیخ کی محبت و عظمت عطا فرمائے۔

۲۱۸) **حال:** میری چھوٹی بہن کی شادی ہونے والی ہے اس میں کن چیزوں سے پرہیز کیا جائے اور آپ میری بہن کے لیے دُعا کریں۔

**جواب:** تمام رسموں سے۔ ’’بہشتی زیور‘‘ میں رسموں کا بیان ہے۔ دل سے دُعا ہے۔

## ان ہی صاحب کا تیسرا خط

۲۱۹) **حال:** آج کل میرے دل میں بدگمانی بہت زیادہ پیدا ہو رہی ہے، کبھی کبھی عالم کی بدگمانی ہو جاتی ہے۔

**جواب:** بدگمانی وہ بُری چیز ہے جو خود سوچ کر لائی جاتی ہے اور دل سے اس کو صحیح سمجھے لیکن اگر کسی کے متعلق بدگمانی کا وسوسہ آئے تو جب تک اس وسوسے پر عمل نہیں کرتے گناہ گار نہ ہوں گے۔

۲۲۰) **حال:** مجھے نماز فجر میں بے احتیاطی ہے۔ آپ نے ۸ رکعت نفل کا کہا تھا الحمد للہ!

وہ میں پڑھ رہا ہوں لیکن بیس روپے نہیں دیتا کیوں کہ میرے پاس ۲۰ روپے کبھی ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔

**جواب:** اصلاح کے لیے ضروری ہے کہ جب تک نفس کو تکلیف نہ ہوگی یہ نفس باز نہیں آئے گا۔ بیس روپے نہ ہوں تو دس صدقہ کرو۔ جب نقصان نظر آئے گا کہ کہاں سے کھاؤں گا تب آیندہ نماز قضا کرتے ہوئے نفس ڈرے گا۔

۲۲۱) **حال:** میں یونی ورسٹی میں پڑھتا ہوں اور الحمد للہ! مجھے اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے اور نمبر بھی اچھے آتے ہیں لیکن میں اپنے آپ کو بڑا سمجھنے لگتا ہوں اور دوسروں کی حقارت آتی ہے۔ نماز پڑھتے وقت بھی مجھ میں بڑا پن محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** پرچہ ’’علاج عجب و کبر‘‘ روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۲۲۲) **حال:** میں روزانہ صبح اُٹھنے کے بعد ناشتہ کرنے سے پہلے عموماً ایک مراقبہ کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ پھر سب سے پہلے ایک منٹ یا اس سے کم دماغ کے گناہ کو سوچتا ہوں پھر آنکھ کے گناہ کو اور پھر کان کے گناہ کو اور پھر دل کے۔

**جواب:** ہر نماز سے پہلے یا بعد میں ایک منٹ اپنا احتساب کرلیں کہ کتنے گناہ ہوئے گناہوں پر استغفار اور نیکیوں پر شکر کریں۔

۲۲۳) **حال:** بِسۡمِ رَبِّ الشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِيۡنَ

**جواب:** بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ جو مسنون بھی ہے کیوں نہیں لکھتے۔ یہ نئی نئی ایجاد مناسب نہیں، اُمت کو گروہوں میں بانٹنا ہے۔ مسنون عمل کو چھوڑنا بدعت کا پیش خیمہ ہے۔

۲۲۴) **حال:** عرض یہ ہے کہ بندہ ناچیز کا عرصہ ایک سال سے بفضلہٖ تعالیٰ اصلاحی تعلق قائم ہوا۔ بعد از تعلق بندے نے اپنی پچھلی تمام عمر کو ضایع پایا۔ الحمد للہ! جب سے تعلق قائم ہوا زندگی میں سکون آیا۔ بندہ کا یہ اوّل عریضہ ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ عرصے سے کراچی میں پڑھ رہا تھا اس سال بندہ چند مجبوریوں کی بنا پر لاہور آگیا ہے۔ کراچی میں الحمد للہ! ہر جمعرات کو آپ کی محفل میں شرکت کی سعادت

نصیب ہوتی رہی اور بندے کی اصلاح ہوتی رہی۔ اب چوں کہ بندہ آپ کی محفل سے محروم ہے لہٰذا بذریعہ خط اپنی اصلاح کا محتاج ہے۔ امید ہے آپ بندے پر شفقت فرمائیں گے۔

**جواب:** مکاتبت سے بھی اصلاح ہوتی ہے۔ کم از کم ہر ماہ ایک خط لکھیں۔

۲۲۵) **حال:** میری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جلد شفا عطا فرمائے اور آپ کی خدمات اور آپ کے فیض سے پورے عالم کو مستفید کرے۔ آمین ثم آمین۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۲۲۶) **حال:** بندہ آج کل دو بیماریوں میں مبتلا ہے۔

۱) کبھی کبھی نفس بندے پر غالب آجاتا ہے اوراپنی خواہشات کا تقاضا کرتا ہے۔ جس کی وجہ سے بندہ بہت پریشان ہے۔

۲) الحمد للہ! وظائف تو پورے ہو رہے ہیں لیکن روز کی ایک منزل (دُعاؤں والی) میں کافی عرصہ سے سستی ہے۔ برائے مہربانی علاج تجویز فرمائیں۔

**جواب:** تقاضے تک تو گناہ نہیں، ناجائز تقاضے پر عمل کرنا گناہ ہے۔ ہمت سے وظائف پورے کریں اور جس قدر ہو سکے کرتے رہیں لیکن سب سے ضروری یہ ہے کہ گناہ سے بچیں کیوں کہ اللہ کی ولایت گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

۲۲۷) **حال:** عرض یہ ہے کہ بندہ ایک مدرسہ میں شعبۂ کتب میں تدریس کی خدمت انجام دے رہاہے اور طلباء کی نگرانی کی ذمہ داری بھی ہے۔ آپ کی تقریباًہر تقریر میں بد نظری سے بچنے کے بارے میں تاکید ہے۔ الحمد للہ! عورتوں پر نظر پڑے تو نظر نیچی ہو جاتی ہے اور دوسرے امردوں سے بھی نظر بچتی ہے۔ لیکن جو طلباء سامنے ہوتے ہیں اُن میں امرد بھی ہوتے ہیں، کیا اُن کی طرف دیکھنا بھی بد نظری میں شامل ہو گا؟

**جواب:** جی ہاں۔

۲۲۸) **حال:** اگر یہ بد نظری میں شامل ہے تو اس سے بچنے کی صورت کیا ہے؟

**جواب:** جو اُن میں سے حسین ہوں اُن کو دائیں اور بائیں طرف بٹھائیں اور کم حسین کو

سامنے بٹھائیں تاکہ یہ متن ہو جائیں اور حسین حاشیہ ہو جائیں اور حاشیہ سے نظر بچانا آسان ہے۔

۲۲۹)حال: اگر اُن کی طرف نہیں دیکھیں گے تو اس سے طلباء احساس کمتری میں مبتلا تو نہیں ہوں گے؟ یا اُن کی دل شکنی تو نہیں ہو گی۔

جواب: آپ بلا دھڑک طلبہ سے کہہ دیں کہ یہ نہ دیکھنا بوجہ حکم خداوندی کے ہے۔ تقویٰ کی برکت سے زیادہ فیض ہو گا۔ دل شکنی ہو جائے لیکن دین شکنی نہ ہو۔

۲۳۰)حال: کیا مطلق دیکھنا بد نظری ہے یا بد نظری کے لیے شہوت کی قید بھی ہے؟

جواب: بجلی کا تار جس میں فی الحال بجلی نہیں آرہی لیکن کنکشن ہے تو بجلی آنے میں کیا دیر لگتی ہے۔ اسی طرح شہوت پیدا ہونے میں دیر نہیں لگتی لہٰذا احتیاط یہ ہے کہ ایسی صورتوں کو نہ دیکھیں جہاں امکان شہوت پیدا ہونے کا ہو۔

۲۳۱)حال: حضرت والا سے التماس ہے کہ بندے کے لیے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بندے کو دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائیں اور اولیائے صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچا دیں۔

جواب: دل و جان سے دُعا ہے۔

## ایک عالم صاحب کا عریضہ

۲۳۲)حال: اللہ جل شانہ حضرت والا کو صحت و قوّت اور عافیت کے ساتھ ۱۲۰ سال کی حیات عطا فرمائے، آمین۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۲۳۳)حال: قبل ازیں ایک ماہ پہلے ایک عریضہ ارسال خدمت کیا ہے مگر جواب نہیں ملا، نامعلوم ڈاک کی بد نظمی کا شکار ہوا، یا حضرت والا کو ہی نہیں ملا۔

جواب: مل گیا لیکن جواب میں بوجوہ تاخیر ہوئی۔

۲۳۴)حال: حضرت کی ہدایت کے مطابق احقر نے مجالس میں حاضر ہونا شروع کر دیا

ہے، گزشتہ پیر کو بھی حاضر ہوا تھا، اس کے علاوہ بھی ہفتہ میں ایک دوبار مغرب کی نماز خانقاہ میں پڑھنے کی کوشش ہوتی ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! مبارک ہو اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے نافع فرمائیں۔

۲۳۵) **حال:** اور دُور سے حضرت والا کا دیدار و زیارت کرکے آنکھوں کو ٹھنڈک اور دل کو چین مل جاتا ہے۔ حضرت والا سے مصافحہ کے لیے اس لیے ہمت نہیں پڑتی کہ مریدین میں سے کوئی بھی نماز کے بعد مصافحہ کرتا نظر نہیں آتا، اس سے سمجھتا ہوں کہ مصافحہ سے حضرت والا کو تعب ہوتا ہوگا۔ اس لیے زیارت سے ہی دل ٹھنڈا کرلیتا ہوں، اور بخدا صرف حضرت والا کی زیارت میں ایسی عجیب تاثیر پاتا ہوں کہ جس کے بیان سے الفاظ عاجز و قاصر ہیں، حضرت مفتی محمد حسن صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی آخری عمر کی مجالس کے بارے میں سنا تھا کہ مریدین حاضر ہوتے، خاموشی سے بیٹھ کر چلے جاتے۔ اس وقت سمجھ میں نہ آیا تھا کہ اس کا فائدہ کیا ہوتا ہے، اب اپنی آنکھوں سے مشاہدہ ہورہا ہے کہ ہفتہ میں دوبار صرف دُور سے زیارت کرلینا ہی روح کو کس قدر قوت دیتا ہے کہ طاعات کی بہت زیادہ توفیق ہورہی ہے۔

**جواب:** یہ آپ کی احقر سے محبت اور کمال مناسبت کی دلیل ہے اور مناسبت پر ہی نفع کا مدار ہے۔ اللہ تعالیٰ جانبین کے لیے سایۂ عرش بروز محشر کا ذریعہ بنائے۔

۲۳۶) **حال:** اور معاصی سے الحمد للہ! حضرت والا کی دست گیری کی برکت سے بہت ہی اجتناب نصیب ہورہا ہے۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ! بہت ہی دل خوش ہوا۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ** اجتناب عن المعاصی پر استقامت حاصل سلوک ہے۔ اللہ تعالیٰ نصیب فرمائیں۔

۲۳۷) **حال:** حضرت والا نے بالکل بجا تحریر فرمایا کہ شیخ کے پاس حاضری ضروری ہے، اس کا نفع کھلی آنکھوں سے محسوس ہوگیا ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۲۳۸) **حال:** لیکن حضرت والا کے مقام اور عظیم مرتبہ اور اس وقت سارے عالم میں

جو اللہ جل شانہٗ نے حضرت والا کو منصب قطب غوث و ابدال عطا فرما رکھا ہے اور حضرت والا کی ہستی پر جو ہر وقت نور کا عجیب و غریب ہالا اور بادل سا رہتا ہے، اس کے رعب اور عظمت کی وجہ سے مجھ جیسے سیاہ کار میں حضرت والا کے قریب جانے اور سامنا کرنے کی ہمت نہیں ہوتی اور کبھی تو بڑی حسرت ہوتی ہے کہ اپنے محبوب کو دیکھتے ہوئے بھی ملاقات سے محرومی ہے۔ بعض اوقات اس محرومی کے تصور سے رات گئے تک نیند نہیں آتی۔

**جواب:** یہ محرومی تو خود ساختہ ہے جب چاہیں دور ہو سکتی ہے جب آیا کریں مجھ سے ضرور ملا کریں میر صاحب سے اپنا تعارف کرادیں وہ ملاقات کرادیں گے۔

۲۳۹) **حال:** حضرت والا کا سراپا تنہائی میں آنکھوں میں گھومتا ہے، ایک عجیب اضطراب اور عجیب سی لذت کا ملا جلا احساس ہے، نہ جانے یہ کیا چیز ہے پہلے تو ایسا نہ تھا، حضرت والا! دستگیری فرماویں کہ سکون ملے۔ امید ہے کہ محروم نہ فرماویں گے۔

**جواب:** آپ کی محبت سے دل خوش ہوا شیخ کی محبت تمام مقاماتِ سلوک کی مفتاح ہے۔ یہ سب آثارِ محبت ہیں، مبارکباد۔

۲۴۰) **حال:** حضرت والا! راقم آپ سے گزشتہ جمعرات کو بیعت ہوا ہے۔ حضرت والا! مجھ سے فجر کی نماز رہ جاتی ہے۔

**جواب:** رات کو جلدی سوئیں، الارم لگائیں یا کسی کو بیدار کرنے پر مقرر کریں، خواہ کچھ پیسے خرچ کرنا پڑیں۔ جس دن قضا ہو اشراق کے وقت ادا کر کے بارہ رکعات نفل پڑھیں۔

۲۴۱) **حال:** اور ذکر بھی پابندی سے نہیں ہو رہا ہے۔

**جواب:** ناغہ نہ کریں خواہ تعداد کم کردیں۔

۲۴۲) **حال:** حضرت والا کے مواعظ اور دُعاؤں کی وجہ سے امرد، عورتوں سے بد نظری سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔

**جواب:** کوشش جب کامیاب ہے کہ بد نظری سے بچ جائیں۔ ورنہ وہ کوشش نہیں

محض جذبات ہیں۔

۲۴۳)**حال:** راقم کا ایک ساتھی الحمد للہ! باریش ہے اور نمازی بھی اور راقم کو اس سے دین کی نسبت سے محبت ہے۔ کیا یہ محبت جائز ہے۔ راقم کو کیا کرنا چاہیے۔

**جواب:** نفس کا جائزہ لیں کہ اس کی طرف ذرّہ برابر بھی میلان تو نہیں۔ اگر مطلق میلان نہ ہو تو اللہ کے لیے محبت جائز ہے ورنہ اگر ذرّہ برابر نفس کی آمیزش ہے تو اس سے علیحدہ رہیں۔

۲۴۴)**حال:** کبر اور غیبت کا پرچہ پڑھا تھوڑی بہت کمی واقع ہوئی ہے مرض بالکل نہیں گیا۔

**جواب:** جس کی غیبت ہو جائے اور اس کو اطلاع ہو جائے تو اس سے معافی مانگنا واجب ہے ورنہ جس مجلس میں غیبت کی ہے اس میں کہو کہ مجھ سے سخت غلطی ہو گئی، ان میں بہت سی خوبیاں ہیں جس پر ہماری نظر نہیں گئی جس طرح مکھی زخم پر بیٹھتی ہے اسی طرح میں نے ان کا ایک عیب دیکھا اور سو خوبیوں کو نظر انداز کر دیا اور غیبت کر کے اللہ کا غضب بھی خریدا۔ اللہ تعالیٰ سے معافی مانگو اور کچھ پڑھ کر ایصالِ ثواب کرو۔ اور کبر کا علاج یہ ہے کہ صبح و شام یوں کہو کہ اے اللہ! میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں موجودہ حالت میں اور تمام کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں باعتبار انجام کے کہ ابھی معلوم نہیں کہ خاتمہ کس حال پر ہو گا۔ تواضع پیدا کریں خود کو سب سے کم تر سمجھیں اور سلام میں پہل کریں۔ اپنے عیبوں کو یاد کریں اور سوچیں کہ مجھے اپنے عیبوں کا یقینی علم ہے اور جو شخص یقینی عیب دار ہو وہ اس سے جس کے عیب کا علم محض ظنی ہے کیسے بہتر ہو گا لہٰذا خود کو سب سے کمتر سمجھنا عقلاً بھی ضروری ہے۔

۲۴۵)**حال:** ریا کی بیماری ہے۔

**جواب:** ریا کا سبب حب جاہ ہے یعنی لوگوں میں عزت چاہنا تو یہ سوچیں کہ جو لوگ میری عزت و تعظیم کر رہے ہیں اُن کو میرے عیوب کا علم نہیں اگر اُن کو علم ہو جائے مثلاً ریاکاری کا علم ہو جائے تو مجھے کس قدر ذلیل سمجھیں گے۔ اور ریا سے لوگوں میں

عزت مل بھی گئی تو نہ عزت کرنے والے رہیں گے نہ میں رہوں گی تو ایسی فانی چیز پر خوش ہونا کس قدر حماقت ہے، کوئی فائدہ بھی نہ ہوا اور اللہ تعالیٰ کی ناراضگی الگ مول لی۔

۲۴۶) **حال:** حضرت! سب سے پہلی اور اہم بات تو یہ ہے کہ اللہ رب العزت ایمان کی پختگی عنایت فرمائیں۔ جس کی دُعا ہم اللہ رب العزت سے کرتے بھی رہتے ہیں اس کی مثال اس طرح ہے کہ جب رات کو تہجد کے لیے آنکھ کھلے تو اتنی ہمت نہیں ہوتی کہ اکیلے ہی وضو کر لیا جائے یعنی کہ خوف محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** تہجد میں رات کو اٹھنے کی اس شرط کے ساتھ اجازت ہے کہ نیند چھ گھنٹے پوری ہوجائے۔

۲۴۷) **حال:** غرض کسی دوسرے شخص کو ساتھ لے جانا پڑتا ہے اور یہ ڈر اور خوف ایمان میں کمزوری کی علامت ہے؟

**جواب:** نہیں، طبعی خوف ہے۔

۲۴۸) **حال:** آپ کوئی ایسا عمل بتائیں کہ ایمان ہمارے رگ وپے میں بالکل سرایت کر جائے یعنی ایمان کی پختگی نصیب ہوجائے۔

**جواب:** ایمان کی پختگی صحبت اہل اللہ، ذکر اللہ کا التزام اور گناہوں سے بچنے سے ہوتی ہے اس کا اہتمام کریں۔

۲۴۹) **حال:** دوسری بات یہ ہے کہ جب بھی میں کوئی کام کرنے لگتی ہوں تو اس کے عزیمت کو نہیں بلکہ اس کے جائز پر عمل کرتی ہوں کوئی ایسی صورت ہے کہ ہر کام ہر حال میں عزیمت اور اوّلیت پر عمل کریں بلکہ جائز کو چھوڑ دیں۔

**جواب:** جائز یعنی رخصت پر عمل کرنا بہتر ہے کہ اس سے نفس میں بڑائی نہیں آتی۔

۲۵۰) **حال:** ارادہ کرتی ہوں کہ ہر کام اللہ کی رضا کے مطابق کروں گی لیکن جب کوئی کام شروع کرتی ہوں جب وہ مکمل ہوجاتا ہے تو میں کہتی ہوں کہ یہ کام میں نے اللہ کے لیے کیا تو یہ نیت تو کام کے آخر میں ہوتی ہے بتائیں میں کیا کروں۔

جواب: اگر دل میں نہ اللہ کی رضا کی نیت کی تھی نہ مخلوق کو دِکھانے کی نیت تھی تو یہ بھی اخلاص ہے کیوں کہ جب دل میں مخلوق نہیں تو اللہ ہی اللہ ہے۔

۲۵۱) حال: حضرت! میرے ذمہ قضا نمازیں بھی ہیں تو کیا میں سنت اور نوافل کی بجائے قضا نمازیں پڑھ لوں تاکہ جلدی سے قضا نمازیں مکمل ہوجائیں۔

جواب: سنت مؤکدہ کا ترک جائز نہیں، نوافل چھوڑ سکتی ہیں لیکن ایک وقت کے ساتھ ایک قضا نماز ادا کرلیں یہ کافی ہے اور آسان ہے۔

۲۵۲) حال: حضرت! نماز میں بہت زیادہ اِدھر اُدھر کے خیال آتے ہیں۔ میں سوچتی ہوں بہت کوشش کروں گی اور کرتی بھی ہوں مگر پھر بھی نہ جانے کیوں سب خیالات نماز میں آتے ہیں۔ چاہتی ہوں کہ نماز میں صرف اللہ کا ہی خیال ہو۔

جواب: کوئی مضایقہ نہیں۔ جب دل ادھر اُدھر کے خیالات میں لگ جائے تو پھر اس کو پکڑ کر اللہ کے حضور میں لے آئیں۔ خشوع کے لیے اتنا کافی ہے۔

۲۵۳) حال: اخلاق بہت گرا ہوا ہے ہو سکتا ہے کہ اس سے کسی کو تکلیف بھی پہنچتی ہو۔ بات بات پر غصہ آتا ہے اور چڑچڑی ہو جاتی ہوں اور غصے میں آواز بھی بہت بلند ہو جاتی ہے یعنی عام لہجہ سے آواز تھوڑی تیز ہو جاتی ہے۔

جواب: اس کی اصلاح کی بہت ضرورت ہے پرچہ ''اکسیر الغضب'' روزانہ ایک بار پڑھیں اور عمل کریں۔ احقر کا وعظ ''علاج الغضب'' مطالعہ میں رکھیں۔

۲۵۴) حال: حضرت! گھر کا ماحول مجھ پر بہت اثر انداز ہوتا ہے، ہاسٹل میں رہتی ہوں مگر جب گھر جانا ہوتا ہے تو گھر والوں جیسی ہو جاتی ہوں اُلٹا یہ کہ اُن کو اپنی طرح بناؤں میں خود اُن کی طرح ہو جاتی ہوں۔ گھر میں فل آواز میں گانے چلتے ہیں، گھر کا ماحول زیادہ دنیادار اور کم دین دار ہے۔ بعض نماز پڑھتے ہیں اور بعض نماز بھی نہیں پڑھتے ہیں۔ کچھ بولوں تو بات کا اثر ہی نہیں ہوتا یعنی بات میں اتنی تاثیر نہیں ہوتی کہ اگلے بندے کے دل میں جا کر بات لگے یہ سب تو ظاہر ہے میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا۔ آپ کوئی نسخہ اکسیر مجھے بتائیں کہ میں بالکل ٹھیک ہو جاؤں اور گھر کا ماحول بھی سدھر جائے۔

جواب: گھر کے ماحول کو سدھارنے کی فکر آپ کے لیے زبانی تبلیغ سے ابھی نہیں ہوگی۔ آپ کے لیے اور گھر والوں کے لیے مفید عملی تبلیغ یہ ہے کہ خود گناہوں سے بچیں اور گناہ کی مجلس میں شریک نہ ہوں خواہ گھر والے ناراض ہوں لیکن آپ بس خود کو بچائیں اور اُن کو کچھ نہ کہیں۔ اس کا اثر بہت اچھا پڑے گا اور گھر والوں سے محبت اور خوش اخلاقی سے پیش آئیں۔

۲۵۵) حال: کھاتی بھی زیادہ ہوں سوتی بھی زیادہ ہوں اور بولتی بھی بہت ہوں جس کی وجہ سے اُلٹی سیدھی باتیں بھی صادر ہو جاتی ہیں۔ بولنے میں جھوٹ سے بچتی ہوں مگر زیادہ بولنا بھی تو ٹھیک نہیں۔

جواب: اس زمانے میں اہل اللہ کا مشورہ ہے کہ کھانے میں اور نیند میں کمی نہ کرو، اتنا کھاؤ کہ دو ایک لقمے کی بھوک چھوڑ دو اور کم از کم چھ گھنٹے سوؤ۔ بے ضرورت زیادہ لوگوں سے میل جول نہ رکھو اور کم بولو۔ بولنے سے پہلے سوچو کہ میں کیا کہہ رہی ہوں اگر گناہ کی بات ہے تو بالکل خاموش رہو۔ مباح بات تھوڑی سی کر کے خاموش ہو جاؤ۔ لیکن بہت زیادہ خاموش بھی نہ رہیں۔ صحت کے لیے خوش طبعی میں مضایقہ نہیں۔

۲۵۶) حال: دورانِ تراویح ماضی کے بعض معاملات بار بار ذہن میں گھومنے لگتے ہیں، توجہ الی اللہ رکھنے کی کیا تدبیر اختیار کروں۔

جواب: بار بار دل کو اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں۔

۲۵۷) حال: تبلیغ، اصلاح نفس اور تدریس کے شعبوں میں سے کس میں مصروف رہا جائے۔

جواب: دین کے تمام شعبے اہم ہیں اپنے اپنے وقت اور مواقع پر۔

۲۵۸) حال: صبر کے پہلے درجے الصبر علی العبادۃ میں کمی ہے، دوسری قسم صبر کی گناہوں سے نفس کو روکنے میں جو تکلیف دل میں ہو اُسے برداشت کرنا، کوشش کرتی ہوں بعض اوقات کامیاب اور بعض اوقات ناکام ہو جاتی ہوں۔

جواب: جو عبادت واجبہ ہیں مثلاً فرض، واجب، سنت مؤکدہ اس میں اگر کمی ہے تو علاج یہ ہے کہ ہمت کر کے نفس کو عبادت پر جمائیں خواہ کتنی ہی تکلیف ہو، اسی طرح

گناہوں سے روکنے میں جو تکلیف ہوتی ہے اس کو برداشت کرنے میں بجز ہمت کے اور کوئی علاج نہیں۔ ٹھان لیں کہ گناہ کی حرام لذت نہیں اُٹھانی ہے خواہ جان جاتی رہے۔ نفس کو ڈرانے کے لیے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کریں اور پھر بھی کبھی گناہ ہو جائے تو اطلاعِ حال کریں اور جو سزا شیخ مقرر کرے اُس پر عمل کریں مثلاً وہ کچھ نوافل بتائے یا صدقہ اس کے حکم کو بجالائیں۔

۲۵۹)**حال:** جیسے پہلے میں گانے سنتی تھی اور ان کو حفظ یاد کرتی تھی اب اگر کہیں سے گانے کی آواز آجاتی ہے یا گھر میں کوئی گانے چلالے تو بہت کوشش کرتی ہوں کہ میرا دھیان اس طرف نہ جائے لیکن بعض اوقات برداشت نہیں ہوتا اور منہ پر گانا آجاتا ہے۔

**جواب:** اس وقت دل سے ندامت و استغفار کریں اور آیندہ کے لیے تقویٰ کا عزم کریں۔

۲۶۰)**حال:** مصیبت پر الحمد للہ! صبر کرلیتی ہوں لیکن بعض اوقات اگر کوئی بہت زیادہ پریشان کرے یا کوئی ایسی بات کہے جو مجھ میں نہیں تو مجھ سے بالکل برداشت نہیں ہوتا میں اس سے کچھ نہ کہتی مگر میری آنکھیں میرا ساتھ نہیں دیتیں۔ بعض اوقات وہ غم بالکل ختم نہیں ہوتا اور عبادت میں خلل ہوتا ہے اور بعض اوقات میں دوسروں کو کہہ دیتی ہوں کہ دیکھو اس نے میرے ساتھ ایسا کیا۔

**جواب:** اگر کوئی ظلم کرے تو دل ہلکا کرنے کے لیے اپنے کسی ہمدرد سے اس کا ذکر کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ یہ غیبت میں داخل نہیں۔

## باربڈوز سے حضرت والا کے اجازت یافتہ ایک عالم کا خط

۲۶۱)**حال:** عرض خدمت میں یہ ہے کہ کافی مدت کے بعد اس حقیر کی عریضہ کے ذریعہ خدمت اقدس میں حاضری نصیب ہو رہی ہے۔ تمناؤں اور دُعاؤں کے باوجود بفیصلۂ تقدیر قدم بوسی کی سعادت سے محرومی رہی اور کوشش کے باوجود نہ پہنچ سکا۔ اللہ تعالیٰ کو یہی منظور ہے۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں کہ غیر اختیاری ہے کوئی محرومی نہ ہوگی۔

۲۶۲)**حال:** لیکن شرمندگی ایسی ہوئی کہ نفس امّارہ نے بہکادیا اور آج کل کی تسویف میں خط سے بھی محروم کردیا۔ اللہ تعالیٰ آیندہ محرومی سے محفوظ فرمائے۔

**جواب:** یہ اختیاری ہے جس میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے۔

۲۶۳)**حال:** طلب اصلاح کے سلسلے میں عرض یہ ہے کہ الحمدللہ ! معمول حسب استطاعت پورے کرنے کی توفیق ارزانی ہوتی ہے، مناجاتِ مقبول پابندی سے نہیں ہوپاتی۔

**جواب:** مناجات میں تو مزہ آنا چاہیے، اللہ تعالیٰ سے گفتگو ہے۔

۲۶۴)**حال:** الحمدللہ! قرآن کریم کی تلاوت سے دل مانوس ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۲۶۵)**حال:** یہاں کی عریانیت اور پھر ان ہی لوگوں میں دن بھر تجارت رہتی ہے، اس لیے نہیں کہہ سکتا کہ بدنگاہی سے مکمل نجات ہے، البتہ بہت ہی کوشش کرتا ہوں۔

**جواب:** بس جان کی بازی لگائیں تب نجات ہوگی۔

۲۶۶)**حال:** اور حسب ارشاد بکثرت درود پاک مسلسل پڑھتا رہتا ہوں اور حسبِ ارشاد حضرت والارات کو قبل النوم اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتا ہوں۔

**جواب:** صحیح۔

۲۶۷)**حال:** اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دینی ماحول کی بودوباش عطا فرمادے تو زہے قسمت تاکہ ان لعنتوں سے نجات ملے۔

**جواب:** دینی ماحول میں تسہیل ضرور ہے لیکن ہر ماحول میں تقویٰ فرض ہے، مشکل سے نہ گھبرائیں جتنی مشکل اُٹھائیں گے حلاوتِ ایمانی بھی اُتنی عظیم نصیب ہوگی۔

۲۶۸)**حال:** آپ والا مدّ ظلکم کی یاد سے بے چین رہتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے ضرور دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس گندے کو آپ والا مد ظلکم کی خدمت میں طویل عرصے

کے لیے قبول فرما کر پہنچائے۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۲۶۹)**حال:** الحمد للہ! حضرت کی محبت و عظمت سے دل معمور ہے اور عاجزانہ اللہ رب کریم سے روزانہ دُعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس حقیر کو نسبت اتحادیہ اور فنا فی الشیخ کی دولت سے بہرہ ور فرمائے، اللہ تعالیٰ ربِ کریم محض اپنی رحمت سے بلا استحقاق اس حقیر کو جلد حضرت والا کی خدمت اقدس میں پہنچادے تاکہ میرے دل کی بے قراری اور اضطراب کو قرار وطمانیت نصیب ہو۔

**جواب:** آمین۔

۲۷۰)**حال:** حضرت والا مدّظلکم کی توجہ کی برکت سے بحمد اللہ! تنہائی سے انسیت ہے، اختلاط سے پرہیز ہے، سوائے معاشی مشاغل کے زیادہ گھر میں رہنا ہوتا ہے اور آپ والا مد ظلکم کا مخلصانہ اور ناصحانہ جملہ بھی مد نظر رکھتا ہوں کہ ”تارک الدنیا بن جاؤ متروک الدنیا نہ بنو“۔

**جواب:** ماشاءاللہ۔

۲۷۱)**حال:** ہر جمعرات بعد صلوٰۃِ عصر مسجد میں مجلس ہوتی ہے، حسبِ ارشاد حضرت والا مد ظلکم فی الحال ”مواہب ربانیہ“ پڑھ کر سُنارہاہوں اور کوشش کرتا ہوں کہ کتاب ہی زیادہ پڑھوں اپنی طرف سے صرف کسی لفظ کا آسان ترجمہ یا شعر کا مطلب بتاتا ہوں تاکہ آپ والا مد ظلکم کی روحانیت سے مجلس معمور و مسعود ہو۔

**جواب:** ماشاء اللہ! آپ کے حُسنِ ظن سے دل خوش ہوا، اللہ تعالیٰ آپ کے حُسنِ ظن کے مطابق معاملہ فرماویں، آمین۔

۲۷۲)**حال:** حضرت والا مد ظلکم! میں یہ سوچتا ہوں کہ گناہوں کی وجہ سے اتنا کمینہ ہوچکاہوں کہ بار گاہِ عالی تک رسائی کے لیے اللہ تعالیٰ قبول نہ فرماتے ہوں۔

**جواب:** گناہوں سے استغفار کریں لیکن حق تعالیٰ سے سوئے ظن نہ کریں کہ یہ ہمارے گناہوں کی سزا ہے اگر نعوذ باللہ وہ سزا دینے لگیں تو ہمارا کہاں ٹھکانہ ہے۔اُس

کی رحمت کے اُمیدوار رہیں۔

۲۷۳)**حال:** آپ والا مد ظلکم بندے کے لیے خصوصی دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ وہ دن جلد لائے کہ آپ کے قدموں میں پڑا رہوں اور تشنہ دل کو تسکین ملے۔(یا ارحم الراحمین اس حقیر کو قبول فرمالے۔)

**جواب:** دل وجان سے دُعا ہے۔

۲۷۴)**حال:** بس اس بات پر اِکتفا کرتا ہوں اور دُعا کی درخواست کے ساتھ اجازت لیتا ہوں، اپنے قیمتی نصائح سے نوازش فرمائیں۔

**جواب:** نصیحت یہ ہے کہ نگاہوں کو پاک رکھو بد نظری سے اور دل کو پاک رکھو بد خیالی سے۔ آنکھیں سرحد ہیں، دل دارالخلافہ ہے آنکھوں کو بد نظری سے بچا کر سرحد کی حفاظت کرو اور دل کو گندے خیالات اور ماضی کے گناہوں کے تصورات سے بچا کر دارالخلافہ کی حفاظت کرو۔ جس کی آنکھوں کی سرحد اور دل کا دارالخلافہ محفوظ ہے اس کا مُلکِ ایمان واسلام محفوظ ہے۔

۲۷۵)**حال:** حضرت! خواہش نفسانی بہت کثرت سے ہوتی ہے خصوصاً کھانے کے بعد اور جب رات کو سونے کے لیے لیٹتا ہوں تو بہت ہوتی ہے۔

**جواب:** اس میں کوئی حرج نہیں بس اس پر عمل نہ کریں جتنی شدید خواہش ہوتی ہے اتنا ہی اُس کو روکنے میں مجاہدہ بھی شدید ہوتا ہے تو روح میں نور بھی قوی پیدا ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ کا مقرب ہونے کا یہی خواہشات ذریعہ ہیں ان سے گھبرانا نہ چاہیے بس ان کو دبا دینا چاہیے۔

۲۷۶)**حال:** الحمد للہ! حضرت والا کے مواعظ پڑھ کر بد نظری کی عادت تو چھوٹ گئی۔ سال بھر سے زائد ہو گیا ہے۔ اگر نظر پڑتی بھی ہے تو فوراً ہٹالیتا ہوں۔ خواتین کو دیکھنے کو دل بھی نہیں چاہتا۔ بچپن سے ہی خواتین سے دُور رہتا ہوں۔ گیارہ سال کی عمر سے بات کرنا ترک کر دی ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا۔

۲۷۷)حال: اس لیے خاندانی محفلوں میں شاذ و نادر ہی جاتا ہوں۔ لیکن حضرت! پھر بھی دماغ میں گندے خیالات آتے ہیں۔

جواب: جہاں عورتوں مردوں کا مخلوط اجتماع ہو یا کیمرے سے فوٹو کشی یا ٹی وی غرض کوئی بھی نافرمانی ہو رہی ہو ایسی مجلس میں شاذ و نادر بھی شرکت جائز نہیں۔ خیالات آنا بُرا نہیں لانا بُرا ہے اور ان میں مشغول ہونا بُرا ہے۔

۲۷۸)حال: حضرت! احقر بدقسمتی سے اپنی خالہ زاد کے عشق میں مبتلا ہو گیا ہے حالاں کہ میں نہ اس سے بات کرتا ہوں نہ دیکھتا ہوں، نظر پڑتی ہے تو فوراً ہٹا لیتا ہوں۔

جواب: یہ کافی نہیں، یہ آپ نے کیسے کہہ دیا کہ دیکھتا نہیں ہوں، جس کو آپ سمجھ رہے ہیں کہ نظر پڑ جاتی ہے تو پڑتی نہیں ہے نفس نظر ڈالتا ہے اور آپ کو دھوکے میں رکھتا ہے کہ تم دیکھتے نہیں ہو۔ دوسرے نفس اندر اندر خوش ہوتا ہے کہ وہ تمہیں دیکھ رہی ہے۔ بس نامحرموں سے شرعی پردہ کریں۔ عشق اسی لیے پیدا ہوا کہ شرعی پردے کا اہتمام نہیں۔

۲۷۹)حال: لیکن اس کے خیالات کو آنے سے نہیں روک پاتا ہوں۔ حضرت والا کے مواعظ میں عشق مجازی کی تباہ کاریاں پڑھ کر دو دن تو ڈٹا رہا کہ کچھ ہو جائے خیالات کو نہیں سوچوں گا لیکن آج رات پھر اس گناہ میں مبتلا ہو گیا۔ جس سے بہت شرمندگی ہے۔ حضرت! اس وجہ سے احتلام بھی بہت ہوتا ہے۔

جواب: جب خیالات آئیں تو اُن میں مشغول نہ ہو۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں احقر کا کوئی وعظ پڑھنے لگیں، یا کسی سے جائز گفتگو یا ہنسی مزاح کرنے لگیں۔ چند منٹ موت، قبر اور دوزخ کا مراقبہ کریں۔ خیالات کا ہجوم بھی پردہ نہ ہونے سے ہے پردہ کریں گے تو خیالات بھی کم ہو جائیں گے۔

۲۸۰)حال: حضرت! اُس لڑکی میں کوئی خوبی نہیں۔ سوچتا ہوں تو دونوں کے مزاج میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ نہ اس میں ایسی کوئی خوبصورتی ہے نہ اور کوئی خوبی۔

جواب: یہ بے پردگی کا وبال ہے کہ حُسن اور کشش نہ ہوتے ہوئے بھی نفس مائل

ہوتا ہے اس کا علاج شرعی پردہ ہے، کیوں کہ نظر پڑنے سے خواہ فوراً ہٹالیں عشق پیدا ہوتا ہے۔

۲۸۱) **حال:** حضرت! آپ مجھے علاج بتائیں کہ خواہش نفسانی جو اتنی کثرت سے ہوتی ہے وہ کم ہوجائے۔

**جواب:** پردہ کرنے سے اور اسبابِ گناہ سے دُور ہونے سے کچھ اعتدال پیدا ہوگا لیکن خواہش بالکل ختم نہیں ہوگی اور نہ یہ مطلوب ہے، کیوں کہ اللہ کا قرب مجاہدے پر موقوف ہے لہٰذا شدتِ خواہش سے نہ گھبرائیں کیوں کہ جتنا شدید مجاہدہ ہوگا اتنا ہی قوی مشاہدہ ہوگا اور ایسا ایمان عطا ہوگا گویا بندہ اللہ کو دیکھ رہا ہے۔

۲۸۲) **حال:** اور دُعا فرمایئے کہ اللہ پاک مجھے اس بیماری سے بچنے کی ہمت عطا فرمائیں اور جو ہمت دی ہے اُس کو استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۲۸۳) **حال:** حضرت! رات کو جب سونے کے لیے لیٹتا ہوں تو جلدی نیند نہیں آتی۔ گھنٹوں بعد آتی ہے جس سے دل گناہوں کی جانب مائل ہوتا ہے اور گندے خیالات آتے ہیں۔ اس وجہ سے فجر کی نماز میں بھی کوتاہی ہوتی ہے۔

**جواب:** سونے سے پہلے خوب ٹہلیں کہ تھکن ہوجائے اور سونے میں دیر نہ کریں جلدی لیٹا کریں۔ اسپغول کی بھوسی ہفتہ میں چار دن پئیں پانی کے ساتھ۔ یہ کثرتِ احتلام کے لیے بھی مفید ہے۔

۲۸۴) **حال:** سوچتا ہوں رات کو سونا ترک کردوں اگر آپ کی اجازت ہو تو اس پر عمل شروع کروں۔

**جواب:** ہرگز ایسا نہ کریں۔

۲۸۵) **حال:** سلام مسنون کے بعد عرض ہے میں دُنیاوی لحاظ سے خیریت سے ہوں اور آپ کی دونوں جہانوں میں خیریت و عافیت کے لیے دُعا گو ہوں۔ میری عمر تقریباً ۱۸؍ سال کے لگ بھگ ہے۔ میں الحمد للہ! قرآن پاک حفظ کررہا ہوں۔

آپ کو زحمت دینے کی جسارت اس لیے کی کہ انگریزی اداروں میں پڑھتے ہوئے میں نے کالج تک تعلیم حاصل کی تھی اور اس دوران میں انتہائی کثرت سے معاصی میں مبتلا رہا۔ کچھ ہماری کالونی کا ماحول ایمان شکن ہے اور دوسرا ایمانی کمزوری بھی بہت زیادہ تھی۔ لیکن اللہ نے توبہ کی توفیق دی۔ کالج چھوڑ کر قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا۔ اب الحمد للہ! ۲۳/ سپارے ہوگئے ہیں، لیکن ابھی بھی پرانے خیالات اور جذبات ابھرتے رہتے ہیں اور کبھی کبھی تو انتہائی شدت اختیار کر لیتے ہیں۔ بہت مشکل سے اپنے آپ کو بچانا پڑتا ہے۔ بالکل ڈانواں ڈول سی کیفیت ہوتی ہے۔ کبھی دین کا جوش چڑھ جاتا ہے اور کبھی دُنیا کا۔ آپ کے کچھ قیمتی مواعظ پڑھنے اور اپنے استاد محترم سے مشورے کے بعد آپ کو زحمت دی ہے۔

**جواب:** بُرے خیالات کا آنا، جذبات کا بھڑکنا، گزشتہ معاصی کا خیال آنا یا گناہوں کا شدید تقاضا پیدا ہونا بُرا نہیں اس پر عمل کرنا بُرا ہے۔ ان خیالات سے نہ گھبرائیں، خوب سمجھ لیں کہ جس سے ایک بار بھی گناہ ہوگیا اور وہ توبہ کرکے قطب اور ابدال بھی ہوجائے تب بھی اس کو خیالات اور وسوسے آئیں گے لیکن یہ کوئی مضر نہیں مجاہدہ کرے سمجھ لے کہ یہ تڑپنا ہی اُن کو پسند ہے اور یہی اُن کے پیار کا ذریعہ ہے۔ میرا شعر ہے ؎

تمام عمر تڑپنا ہے موجِ مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آ گیا سمندر کو

بس ان خیالات میں مشغول نہ ہوں نہ اُن کو بھگانے کی کوشش کریں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ خوب سمجھ لیں کہ خیالات کا آنا گناہ نہیں لانا گناہ ہے، گناہوں کا تقاضا پیدا ہونا گناہ نہیں اس تقاضے پر عمل کرنا گناہ ہے۔ جیسے روزے میں کھانے پینے کا تقاضا پیدا ہوتا ہے لیکن لاکھ تقاضا ہو کھاتا پیتا نہیں تو روزہ نہیں ٹوٹتا ایسے ہی گناہوں کا لاکھ تقاضا ہو بس گناہ نہ کرو تو تقویٰ بھی نہیں ٹوٹتا۔ آپ متقی کے متقی ہیں جب تک تقاضائے گناہ پر عمل نہیں کرتے۔

۲۸۶) **حال:** آپ سے انتہائی مؤدبانہ طور پر بیعت اور دُعاؤں کی گزارش ہے، امید ہے کہ آپ مجھ گناہ گار کو بیعت سے ضرور نوازیں گے۔ حالات اجازت نہیں دیتے

ورنہ میں آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت کی درخواست کرتا۔ آخر میں بندہ ہر قسم کی گستاخی کی معافی چاہتا ہے۔

جواب: بیعت کرلیا، لیکن بیعت تو سنت ہے اصل چیز جو فرض ہے وہ اصلاح ہے۔ لٰہذا اس کی فکر کریں اور پابندی سے اصلاحی مکاتبت کریں۔

۲۸۷)حال: حضرت! ایک سفر سے واپس آنے کے بعد اب تک آپ کی زیارت نہ ہو سکی اور نہ ہی ابھی تک آپ کے اس پیر والے بیان میں شرکت ہو سکی دل کی کچھ عجیب حالت ہے۔ شیطان نے پھر سے اس لڑکی کی طرف سے وسوسے ڈالنے شروع کردیے ہیں۔

جواب: یہ مجلس میں شریک نہ ہونے کا وبال ہے۔ یہ مجالس روح کی غذا ہیں جب غذا نہ دو گے تو جو حال ہو جائے کم ہے۔

۲۸۸)حال: میرے گھر والے میرا نکاح کرنے کے لیے تیار ہیں لیکن اس لڑکی نے اقرار کے بعد انکار کر دیا ہے میں اس سے آخری دفعہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ میں اس سے نکاح کرنا چاہتا ہوں کوئی علاج مرحمت فرمائیں۔

جواب: انکار کے بعد بھی توقع ہے؟ براہِ راست بات نہ کریں کسی کے ذریعے بات کر کے دل کو فارغ کریں اور اگر انکار ہو تو کسی دوسرے رشتے کی تلاش کریں۔

۲۸۹)حال: الحمدللہ! فجر کی نماز باقاعدگی سے ہو رہی ہے اور معمولات بھی چل رہے ہیں صرف ہسپتال جاتے وقت بد نظری یعنی نامحرمات پر نظر پڑتی ہے۔ اللہ اس سے بھی محفوظ رکھے۔

جواب: کیا یہ معمولی بات ہے؟ ایسی جگہوں پر نظر بہت احتیاط سے اُٹھائیں دیکھنے کا ارادہ نہ ہونا کافی نہیں بلکہ ارادہ کریں کہ نہیں دیکھنا ہے تب بچ سکتے ہو ورنہ نہیں۔

۲۹۰)حال: حضرت! ہسپتال کا عملہ عیسائی ہے، وہاں پر میں کس طرح ٹخنے کھلے رکھوں وہ لوگ دین کا مذاق اُڑائیں گے، میں تو چھوڑنے کے لیے تیار ہوں اس کی بھی کوئی ترکیب بتادیں۔

**جواب:** وہ لوگ مذاق اُڑائیں گے وہ تو دشمنِ دین ہیں، اپنا نقصان کررہے ہیں۔ لیکن ٹخنہ چھپاکر آپ اپنا نقصان کیوں کررہے ہیں اور اللہ کا غضب مول لے رہے ہیں؟ ان کو ڈانٹ دیں کہ یہ ہمارے دین کا حکم ہے خبردار! جو اس کے متعلق زبان کھولی۔ مؤمن کی شان تو یہ ہے کہ وہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامتوں سے نہیں ڈرتا۔ میدان میں دشمنوں سے مقابلے کے لیے تیار ہو اور گھر میں ڈرتے ہو۔

۲۹۱) **حال:** اور حضرت! شیطان نے ایک اور چال چلی کہ میرا دل آپ کی مجلس میں آنے کو چاہتا تو ہے لیکن عجیب حالت ہوجاتی ہے جیسے دل چاہتا بھی ہے اور نہیں بھی۔ اس کے لیے خصوصی دُعا فرمائیں۔

**جواب:** آپ دل کے بندے ہیں یا اللہ کے بندے ہیں؟ دل نہ چاہے تو زبردستی دل لگاؤ، شیطان کی اتباع کروگے تو کیا فلاح پاؤگے۔

۲۹۲) **حال:** پہلے دل آپ کو دیکھنے کے لیے بے چین تھا اور اب جانے کو دل نہیں چاہتا، دُعا فرمائیں میں پھر سے آپ کی مجالس میں آنا شروع کردوں۔

**جواب:** یہ قلت محبت ہے کہ شیخ کی صحبت سے دُوری پر صبر کیے ہوئے ہو۔ دین کا سرچشمہ اہل اللہ یا ان کے غلاموں کی صحبتیں اور مجالس ہیں ان سے کٹوگے تو ہرگز دین پر قائم نہیں رہ سکتے۔

## ان صاحب کا دوسرا خط

۲۹۳) **حال:** حضرت! پچھلے خط کا جواب موصول ہوا الحمد للہ! مجلس میں آنے کا سلسلہ دوبارہ شروع ہوگیا۔ بڑا فضل و کرم ہے اللہ کا۔ حضرت! نکاح کے سلسلے میں جو آپ نے جواب تحریر کیا تھا الحمد للہ! اس پر عمل کرلیا۔ خود ٹیلی فون پر بات کرلی اس نے انکار کردیا۔ الحمد للہ! اس سے دل بالکل فارغ کرلیا۔

**جواب:** الحمد للہ! اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۲۹۴) **حال:** اور اُس کی دوست اور میری کلاس فیلو جو مجھ کو اپنا بھائی سمجھتی تھی اس سے بھی بالکل بات چیت (ٹیلی فون پر جو ہوتی تھی) بند کردی ہے۔

جواب: بھائی سمجھنے سے کوئی بھائی نہیں ہو جاتا۔ وہ نامحرم ہی رہتی ہے۔

۲۹۵) حال: اگر اجازت ہو تو دونوں کو یا ایک کو حضرت اقدس کے اصلاحی خطبات بذریعہ میل گھر بھیج دوں یا نہیں؟

جواب: ہرگز نہیں۔ یہ نفس کی چال ہے۔ اس طرح وہ رابطہ رکھنا چاہتا ہے۔ ایسی تبلیغ حرام ہے جس میں اندیشہ حرام میں مبتلا ہونے کا ہو۔

۲۹۶) حال: حضرت! فجر کی نماز میں ابھی بھی سستی ہے۔ ہمارے علاقے میں لائبریری و مدرسہ ہے وہاں سے فارغ ہوتے ہوتے دیر ہو جاتی ہے۔ اس لیے صبح فجر میں اُٹھنے میں تاخیر ہو جاتی ہے۔ بڑی فکر ہے فجر کی نماز کی۔

جواب: کیا لائبریری میں مشغولی فرض ہے یا فجر کی نماز فرض ہے؟ ایسی مشغولی جو فرض کے فوت ہونے کا ذریعہ ہو جائے اس کو ترک کر دیں یا جلد فارغ ہو جایا کریں، فجر کی نماز میں کوتاہی ہرگز ہرگز نہ کریں سخت عذاب کی وعید ہے۔

۲۹۷) حال: معمولات تو الحمد للہ! چل رہے ہیں سوائے تلاوت قرآن کے، یٰسین و رحمٰن تو پڑھتا ہوں، سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیات بھی پڑھتا ہوں۔ دُعا کریں کہ حضرت! میں بھولا ہوا قرآن اور بقیہ قرآن جلد حفظ کر لوں (۱۶/ پارے حفظ کر کے بھول گیا ہوں) دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: دُعا کرتا ہوں۔ تھوڑا تھوڑا یاد کرنا شروع کر دیں۔

۲۹۸) حال: حضرت اقدس! میں ہسپتال میں جو کورس کر رہا تھا چھوڑ دیا ہے۔ وہاں پر بہت بُرے معاملات پیش آئے اور نامحرمات جو عیسائی ہیں ان سے بچنا بہت مشکل تھا بلکہ ایک دو دفعہ تو بہت بچایا اللہ نے۔ بس یہ آپ کی صحبت کا نتیجہ رہا آپ کی دعائیں کام آئیں۔

جواب: بہت اچھا کیا۔ بہت دل خوش ہوا۔

۲۹۹) حال: حضرت! چند مسائل اور درپیش آگئے تھے دُعا فرمائیں اللہ نجات عطا فرمائے۔ شہوت نے بہت زور پکڑ لیا تھا جس کی وجہ سے گناہ ہو گیا۔ بد نظری تو الحمد للہ

نہیں کی لیکن گھر میں اکیلے رہنے کی وجہ سے بڑا خسارہ ہوگیا۔ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ آسانی کا معاملہ فرمائے۔

**جواب:** توبہ کرلیں اور آیندہ عزم مصمم علی التقویٰ کریں۔

۳۰۰) **حال:** بدُعائے صحت و سلامتی حضور والا! عرض ہے کہ نصف رمضان کے بعد صحت روحانی میں فرق آگیا۔ سوائے ایک پارہ کے تہجد میں باقی ذکر و اشغال کئی روز تک موقوف رہے کہ دل جمعی اور لذت و سرور چھن گیا، کیفیت یہ ہے کہ دُعا کے لیے ہاتھ تک اُٹھائے نہیں جاتے اور نہ ہی زبان سے دُعا کے لیے الفاظ نکلتے ہیں، حیرت اور خاموشی، دل کی گھٹن اور روح کے اضطراب نے گھیر لیا ہے، زبان پر خاموشی اور سکتہ طاری ہوجاتا ہے۔

**جواب:** صحت روحانی میں فرق صرف معصیت سے آتا ہے اگر معاصی سے حفاظت کی توفیق ہے تو ہرگز کوئی نقصان نہیں۔ یہ حالتِ قبض ہے جب یہ طاری ہو تو بتکلّف معمولات کرے۔ اللہ تعالیٰ دیکھتے ہیں کہ یہ ہمارا بندہ ہے یا مزے کا بندہ ہے۔ قبض سے عجب و خود بینی ختم ہوجاتی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ حالتِ قبض نافع ہونے میں حالت بسط سے بھی افضل ہے۔ بس جس حال میں رکھیں راضی رہنا عین بندگی ہے۔ بس اس کا استحضار رہے کہ کوئی معصیت سرزد نہ ہو۔

۳۰۱) **حال:** وہم ہوتا ہے کہ دُعا قبول نہیں ہوگی۔ استغفر اللہ، استغفر اللہ۔

**جواب:** اس وہم پر عمل نہ کریں، مؤمن کی دُعا رد نہیں ہوتی۔

۳۰۲) **حال:** دل کی شدید خواہش ہے کہ ایسا ٹھکانہ میسر آجائے جس میں حضرت کا قرب اور محفل میں حاضری نصیب ہوجایا کرے۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ آپ کی خواہش کو (اور خواہش بھی برائے دین بلکہ عین دین ہے) اپنے کرم سے پورا فرمائیں۔ یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ ہر نماز کے بعد تین مرتبہ پڑھ کر دُعا کرلیا کریں۔

۳۰۳) **حال:** حضرت کے مواعظ کا تصورِ شیخ کے ساتھ مطالعہ کرتا ہوں اس میں حضور

کی لذّت ملتی ہے۔

**جواب:** ماشاءاللہ۔

۳۰۴) **حال:** شہر رمضان المبارک کے بعد حیدر آباد سے مستقل واپسی ہورہی ہے، خانقاہ شریف میں حاضری کی اجازت مراحم خسروانہ کے ساتھ چاہتا ہوں۔

**جواب:** اجازت بصد مسرت وشوق۔

۳۰۵) **حال:** عرض خدمت ہے کہ فدویہ بحمد اللہ حامل قرآن ہے اور صد شکر کہ مولیٰ کریم نے اپنے دین کی خدمت بھی سپرد فرمائی۔ بنات کے مدرسے میں شعبہ حفظ سے وابستہ ہوں۔

الحمدللہ! عرصہ ساڑھے تین سال قبل تدریس کا سلسلہ شروع کیا ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔ ترقی بھی ہوئی، کئی طالبات فارغ ہوئیں اور کتنی ہی زیرِ تعلیم ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جتنا علم نصیب فرمایا اس کے مطابق بچیوں کو چلانے کی بھی ہر ممکن سعی کی (درجہ ثانویہ خاصہ کی طالبہ بھی ہوں) اب مسئلہ یہ ہے کہ جتنے لوگ مجھ سے وابستہ ہیں یا جن سے تعلق ہے وہ مجھ سے بظاہر تو ٹھیک سے ہی ملتے ہیں کچھ ایسے بھی ہیں کہ ویسے ٹھیک اور پیچھے مکمل دشمن، ہر ممکن وار کرنا اور دوسروں کو اپنا ہم نوا بنا کر اپنی تعداد بڑھانا انہوں نے اپنا شیوہ بنایا ہوا ہے۔ الحمد للہ! میرا دل اس پر نہیں کڑھتا کہ لوگ میری بُرائی کرتے ہیں یا یہ مجھے بُرا کیوں کہتے ہیں بلکہ اس میں میں اپنی غلطی جاننا چاہتی ہوں۔ جتنا ممکن ہو اپنی ذات سے تکلیف نہیں دیتی۔ یقین کریں کوئی زیادتی کرے تب بھی بغیر اس کے معذرت کرے اس کو معاف بھی کردیتی ہوں اور مخالف کوششوں سے دل بے سکون بھی نہیں ہوتا لیکن جب میں کسی کا بُرا نہیں چاہتی اور دوسروں کی غلطی جلدی معاف بھی کردیتی ہوں تو پھر ایسا کیوں ہے یا میرا کون سا عمل غلط ہے یا کون سے عمل سے اُن کی اور میری اصلاح ہوسکتی ہے۔ بات طویل ہے جس کی معذرت! اس معاملے میں رہنمائی فرما کر احسان مند فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کے سلسلے سے وابستہ ہر شخص کی مغفرت فرمائے اور آپ کو صحت کاملہ عاجلہ نصیب فرمائے۔

**جواب:** آپ اللہ سے تعلق صحیح رکھیں مخلوق کی پروانہ کریں، اہل اللہ نے ہمیشہ اللہ پر نظر رکھی ہے اور اپنے اوقات کو مخلوق پر نظر رکھنے میں ضایع نہیں کیا۔ اپنی اصلاح کی فکر کریں جب کسی کی طرف سے تکلیف پہنچے تو سلامتی کا راستہ یہ ہے کہ یہ سمجھیں کہ میری شامت عمل ہے استغفار کریں۔ بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دے کر ذُوۡحَظٍّ عَظِیۡمٍ کا مصداق بننے کی اللہ تعالیٰ سے درخواست کریں۔

اور اپنے عیب کو تلاش کریں کہ ہو سکتا ہے کہ میرے اندر کوئی ایسی بات ہو جو دوسروں کو ناگوار گزرتی ہو، مثلاً بعض میں غصہ زیادہ ہوتا ہے اور اُن کو احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم سے زیادتی ہوگئی، بعض زبان سے کوئی ایسی بات کہہ دیتے ہیں جس سے دوسرے کی ایذا کا سبب بن کر مخالفت تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ یا احقر کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور اُن کا علاج'' مطالعہ میں رکھیں۔ بزرگوں نے فرمایا: ''کا رخود کن کار بے گانہ مکن'' اپنا کام کرو دوسروں کے کام میں نہ پڑو۔ ہمیں تو اپنی اصلاح کی فکر کرنا چاہیے ہم سے دوسروں کے بارے میں سوال نہ ہوگا کہ فلاں نے ایسا کیوں کیا تھا ہم سے ہمارے بارے میں سوال ہوگا تم نے ایسا کیوں کیا تھا۔

اور اگر بالفرض دوسرا زیادتی و ظلم کرتا ہے تو اپنا ہی نقصان کرتا ہے۔ آپ کو صبر کرنے پر ثواب ملے گا۔

۳۰۶) **حال:** حضرت اقدس! آپ کی دُعاؤں سے الحمد للہ! پہلے سے اُس نامحرم کا خیال کچھ کم ہو گیا ہے قصداً اُس کا خیال ترک کر رہی ہوں کبھی کبھی پھر بھی خیال آجاتا ہے۔

**جواب:** اس میں مشغول نہ ہوں۔

۳۰۷) **حال:** آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے، معمولات ذکر میں خاص ایّام کے علاوہ امتحان کی وجہ سے دو دن ناغہ ہو گیا ہے۔

**جواب:** ناغہ نہ کریں خواہ تعداد کم کر دیں۔ دل سے دعا ہے۔

۳۰۸) **حال:** آپ سے معلوم کیا تھا کہ خاص ایّام میں یہ عمل کرنا ہے یا نہیں؟ جواب میری سمجھ میں نہیں آیا۔ براہِ مہربانی آسان الفاظ میں دوبارہ مسئلہ حل کر دیں۔

جواب: ان ایّام میں تلاوت کرنا، نماز پڑھنا، روزہ رکھنا جائز نہیں۔ ذکر اللہ یعنی سبحان اللہ، لا الٰہ الا اللہ، درود شریف اور استغفار کر سکتی ہیں۔

۳۰۹) حال: حضرت اقدس! آپ نے معمولات خلوت میں کرنے کو کہا تھا لیکن گھر میں ہر وقت سب موجود ہوتے ہیں، کوئی جگہ ایسی نہیں ہے، اگر سب سو جائیں تو میں اُسی کمرے میں کر سکتی ہوں۔

جواب: خلوت سے مراد یہ ہے کہ اسی کمرہ میں ایک طرف کو بیٹھ جائیں اور معمولات پورے کر لیں۔ کمرہ خالی ہونا یا وہاں کوئی نہ ہو یہ ضروری نہیں۔

۳۱۰) حال: حضرت اقدس! الحمد للہ! آپ کی دُعاؤں سے پہلے سے اس نامحرم کا خیال کچھ کم ہو گیا ہے۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ! علاج جاری رکھیں۔

۳۱۱) حال: قصداً اس کا خیال ترک کر دیا ہے پھر بھی ہلکا سا میلان باقی ہے۔ آپ کی دُعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے میری تمام روحانی بیماریوں میں شفا نصیب فرمائیں۔

جواب: میلان مضر نہیں کیوں کہ غیر اختیاری ہے بس اس میلان پر عمل نہ کریں اور اپنے اختیار سے خیال نہ لائیں۔

۳۱۲) حال: میرے والدین نے میری خالہ کے یہاں میری نسبت طے کی ہے اور اس لڑکے کا تعلق ایک سیاسی جماعت سے ہے جس کے دینی عقائد پر ہمارے اکابر متفق نہیں، جب میں نے آپ سے مسئلہ معلوم کروایا تو آپ نے جواب دیا کہ یہ رشتہ بالکل مناسب نہیں ہے، اس نسبت کو چار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ میرے والدین کا ارادہ ختم کرنے کا نہیں ہے آپ میری رہنمائی فرمائیں کہ کیا کرنا چاہیے۔

جواب: کسی دارالعلوم کے دارالافتاء سے استفتاء کریں پھر جو فتویٰ وہاں سے آئے اس پر عمل کریں کیوں کہ خالق کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

۳۱۳) حال: حضرت صاحب! اب کافی حد تک غصے پر قابو پا لیتی ہوں۔ آپ کا دیا ہوا پرچہ "اکسیر الغضب" پڑھتی ہوں لیکن کبھی کبھی پڑھنا بھول جاتی ہوں بیچ میں

کوتاہی ہو جاتی ہے لیکن جیسے ہی یاد آتا ہے تو پڑھ لیتی ہوں لیکن بعد میں اس کا احساس ہوتا ہے۔

**جواب:** صحیح۔ پڑھتی رہیں عمل کرتی رہیں۔

۳۱۴)**حال:** حضرت والا! مجھے چھوٹی چھوٹی باتوں پر رونا آتا ہے حالاں کہ کوئی خاص بات نہیں ہوتی ہے، دل چاہتا ہے کہ میں اللہ رب العزت کے محبوب بندوں میں شامل ہو جاؤں، کبھی کبھی بلاوجہ ایسے ہی دل پریشان ہوتا ہے بیٹھے بیٹھے یوں ہی رونا آجاتا ہے۔ بس آپ دُعا کریں کہ ہمارے دلوں سے دنیا کی محبت نکل جائے اور اللہ کی محبت پیدا ہو جائے۔ ہمیں عشق حقیقی نصیب فرمائیں۔

**جواب:** زیادہ نہ روئیں اس زمانے میں غم کرنے سے نفسیاتی امراض پیدا ہو رہے ہیں۔ خوش رہیں اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کی اُمیدوار رہیں۔ جب اس نے دین کی فکر عطا فرمائی ہے، بزرگوں سے اصلاح کے لیے تعلق کی توفیق دی تو اللہ اپنے چاہنے والوں کو کبھی محروم نہیں کرتا۔ بالکل مطمئن رہیں اللہ کے راستے میں ناکامی نہیں ہے۔ شکر کریں اس نے محبت عطا فرمائی ہے اس میں ساعۃً فساعۃً ترقی علیٰ وجہ الکمال عطا ہو، آمین۔

۳۱۵)**حال:** ایک مرتبہ میں نے خواب دیکھا۔ اس میں پانی دیکھا اور دوسرے دن بھی پانی دیکھا جیسے سمندر ہو۔

**جواب:** پانی دیکھنا معرفت کی بشارت ہے۔ آپ کو ان شاء اللہ تعالیٰ! اللہ کی معرفت عظیم الشان عطا ہوگی۔

۳۱۶)**حال:** حضرت والا! قضا نمازیں کیسے پوری کروں؟ حضرت والا! مجھے کوئی تسبیحات بتائیں جو میں پڑھا کروں، دل پریشان رہتا ہے کہیں جانے کو دل نہیں کرتا۔ گناہ اگر کوئی سرزد ہو جائے تو بعد میں بہت ندامت ہوتی ہے۔ حضرت والا! اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین سے بہترین اجر عطا فرمائیں۔

**جواب:** ہر نماز کے ساتھ ایک قضا پڑھ لیا کریں۔ سبحان اللہ کی تین تسبیح پڑھ لیا کریں اور ہرگز پریشان نہ رہیں اللہ کی رحمت کی ہر وقت امیدوار رہیں۔ تعداد مجوزہ سے زیادہ

ذکر نہ کریں۔ ندامت مبارک حالت ہے، یہ دلیل ہے صحیح راہ پر ہونے کی۔

۳۱۷) **حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی تیسرے خط کا جواب الحمد للہ! مل گیا۔ آپ کے عظیم جوابات سے روح کی وہ ترقی محسوس ہوئی جس کو حقیر تحریر میں لانے کی قابلیت نہیں رکھتا۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ!

۳۱۸) **حال:** بس اتنا کہہ سکتا ہوں کہ حوصلے بلند ہوگئے، نفس کے خلاف جہاد کی ہمت بڑھ گئی، نیک اعمال کا شوق اور بڑھ گیا، گناہوں سے مزید نفرت ہوگئی، اپنے کو مٹانے کی تمنا میں تیزی آگئی، اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہونے کا جذبہ تازہ ہوگیا۔

**جواب:** ماشاء اللہ! اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۳۱۹) **حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی! بالکل فرصت کے وقت دردِ محبت کے ساتھ والہانہ اور عاشقانہ ذکر کی کوشش کرتا ہوں ذکر ختم کرنے کے بعد لگتا ہے کہ میری روح سیر ہوگئی۔ کیا یہ اللہ پاک کے کرم سے مذکورہ رغبت اور آپ کی صحبت کا نتیجہ ہے؟

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ! یہ آپ پر اللہ کا فضل خاص ہے جس کے لیے صحبت شیخ ذریعہ ہوجاتی ہے۔ لیکن درحقیقت بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل کے کچھ نہیں ہوتا۔

۳۲۰) **حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی! میرا دل راغب ہے کہ خواہشات کو مجاہدات سے توڑ کر احکامِ الٰہی کے تابع کردوں اس طرح قرب بڑھے گا۔

**جواب:** وہ خواہشات جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہیں۔

۳۲۱) **حال:** نفس کا جس قدر شدید تقاضا ہوتا ہے اسی قدر اس کو روکنے میں مزہ آتا ہے یہ مجاہدہ بڑا دلچسپ لگتا ہے، مثلاً: میری رات کی ڈیوٹی ہوتی ہے کمرے میں سب باری باری سوگئے میری کوشش ہے جاگتے رہو اس طرح جسم کو تو تکلیف ہوتی ہے لیکن روح میں نور محسوس کرتا ہوں روزی بھی حلال ہوجاتی ہے۔

**جواب:** صحیح۔ مبارک ہو لیکن دن میں نیند چھ گھنٹے پوری کرنا ضروری ہے۔

۳۲۲)حال: اسی طرح ہر بُری خواہش کا خون کرنے کی کوشش جاری ہے۔

جواب: ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا، یہی حاصلِ تصوف ہے۔

۳۲۳)حال: حضرت اقدس مدظلہ العالی آپ کی صحبت سے،

۱)دردِ دل (۲) کیفیت احسانی (۳) کیفیت ایمانی حاصل کرنے آتا ہوں۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کے حُسنِ ظن کے مطابق معاملہ فرمائیں۔

۳۲۴)حال: آپ مدظلہ العالی کے وعظ سُننے کی اصل غرض یہ ہے کہ وہ امراضِ باطنی جن پر میری نظر نہیں جاتی اُن کو سنوں اور اُن پر توجہ کروں تاکہ اُن کی اصلاح آپ مدظلہ العالی سے کراؤں۔

جواب: بہت دل خوش ہوا بہت عمدہ نیت ہے۔

۳۲۵)حال: جب بھی آپ مدظلہ العالی کے بیان میں آیا ہوں یہ اللہ پاک کا کرم ہے کہ جو حال بھی میرے دل پر غالب ہوتا ہے وہی آپ کے بیان کا موضوع ہوتا ہے۔ مثلاً: کبھی توبہ کا حال میرے دل پر غالب ہوتا ہے تو بیان کا موضوع بھی توبہ ہے اس طرح آپ کے بیان سے فائدہ حاصل کرتے ہوئے دس سال ہوگئے۔ جب کہ بیعت کو ایک سال دس ماہ ہوئے ہیں۔

جواب: احقر دُعا کرکے بیٹھتا ہے کہ یا اللہ آپ کے بندوں کے لیے جو مضمون ضروری ہو وہی بیان کرا دیجیے۔

۳۲۶)حال: حضرت اقدس مدظلہ العالی! آپ کے فرمان کے مطابق ہر کام سنت کے مطابق کرنے کی کوشش کرتا ہوں صرف اتباعِ شریعت کو منزل سمجھتا ہوں کیا درویشی اور فقیری اسی کا نام ہے؟

جواب: جی ہاں۔

۳۲۷)حال: حضرت اقدس مدظلہ العالی! دن رات میں کئی بار موت کی یاد آتی ہے اور موت کی تیاری کی فکر پیدا ہوتی ہے موت کی یاد اللہ پاک خود دل میں ڈالتے ہیں کیا میرا یہ خیال درست ہے؟

**جواب:** درست ہے۔

۳۲۸)**حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی! جس طرح نماز کی نیت میں کہتا ہوں کہ نماز پڑھتا ہوں آپ کی (اللہ کی) رضا کے لیے۔ اسی طرح ہر نیک کام کرنے سے پہلے بھی یہی نیت کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ کام اللہ پاک آپ کی رضا کے لیے کرتا ہوں۔ اس طرح نیت کرنے سے ہر کام میں اخلاص پیدا ہو رہا ہے کیا اس طرح نیت کا میرا طریقہ درست ہے؟

**جواب:** نیت دل کے ارادے کا نام ہے زبان سے کہنا ضروری نہیں۔

۳۲۹)**حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی! نماز کے ہر سجدے میں اتنا مزہ آتا ہے کہ دل چاہتا ہے سجدے سے سر نہ اُٹھاؤں۔ میرا خیال ہے کہ اتنا مزہ کسی عمل میں نہیں جتنا سجدے میں ہے کیوں کہ سجدے سے اللہ پاک کا قرب ملتا ہے اور اس سے بڑھ کر دُنیا میں کیا نعمت ہو سکتی ہے، اس خیال کے بارے میں آپ کی راہ نمائی کا طالب ہوں۔

**جواب:** مبارک حالت ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ سجدہ میں رحمٰن کے قدموں میں بندے کا سر ہوتا ہے۔

۳۳۰)**حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی! میرے ہر کام میں اللہ پاک سہولت پیدا فرما دیتے ہیں۔ ایسی ایسی نعمتیں کھانے کو دیتے ہیں جس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ ہر رنج و محن (دُنیا کے) سب سے رب نے بچا رکھا ہے۔ کیا مذکورہ انعامات کو تقویٰ کے انعامات شمار کرنا درست ہے؟

**جواب:** ان انعامات کو اللہ کا فضل سمجھیں اپنے تقویٰ کا ثمر نہ سمجھیں۔

۳۳۱)**حال:** حضرت اقدس مدظلہ العالی! مندرجہ ذیل تین حال سے خالی نہیں ہوں:

۱)...روزی حلال کمانے میں جان کی بازی لڑا تا ہوں۔

۲)...ایک جسمانی مرض مستقل ہے۔

۳)...میرے مخالف مخالفت خوب کرتے ہیں۔

**جواب:**(۱) مبارک ہو۔(۲) اللہ تعالیٰ شفائے کامل عطا فرمائیں۔(۳) حق بات میں

مخالفت کریں تو صبر اور دُعا سے کام لیں۔

۳۳۲) **حال:** کیا یہ درست ہے کہ تینوں حال سے اللہ والے بھی خالی نہیں ہوتے؟

**جواب:** جسمانی مرض، مخلوق کی مخالفت ولایت کے لیے لازم نہیں۔ ولایت کے لیے صرف تقویٰ شرط ہے لیکن خود کو اللہ والا نہ سمجھیں، سب سے کمتر اپنے کو سمجھیں جب بندہ اپنی نگاہ میں بُرا ہوتا ہے تو حق تعالیٰ کی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے۔ جب اپنی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے اللہ کی نگاہ میں بُرا ہوتا ہے۔

۳۳۳) **حال:** دُعا کا طالب ہوں کہ آپ کی صحبت میں رہ کر آپ کے مشوروں کے مطابق ذکر و شغل کروں اور نفس کے تمام رذائل کی اصلاح کراؤں نیز عجب و کبر کو خاک میں ملاؤں تاکہ سلوک کی تکمیل ہو جائے۔

**جواب:** دل و جان سے دُعا ہے۔ زندگی میں ایک بار اپنے شیخ کی صحبت میں چالیس دن لگانا بزرگوں کا معمول ہے۔

۳۳۴) **حال:** حضرت والا! آپ کی بابرکت صحبت کی برکت سے الحمد للہ! میری صورت سر تا پیر سنت کے مطابق بن گئی ہے۔ اس کے علاوہ ٹی وی، گانے، غیر شرعی مجالس، سود کے گناہ سے بھی اجتناب کرتا ہوں۔ میں نے اپنے تمام اکاؤنٹ بھی ختم کر دیے ہیں کیوں کہ اس میں سود ملتا ہے اور اندازے سے جتنا سود بنتا تھا وہ بغیر کسی ثواب کی نیت کے کسی ضرورت مند کو دے دیے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل ہے کہ ان گناہوں کو چھوڑ دیا، اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۳۳۵) **حال:** حضرت والا! اب میں آپ کو اپنے گناہوں کے متعلق بتانا چاہتا ہوں کہ جتنے باہی اور جاہی گناہ ہیں تقریباً تمام ہی میرے اندر موجود ہیں۔ میں آپ کو کن کن گناہوں کے متعلق بتاؤں۔ نہایت ہی گناہ گار، کمینہ ہوں۔ اور جتنے بُرے القاب ہوسکتے ہیں اُن سب پر پورا اُترتا ہوں۔ حضرت! آپ سے دُعا کی التماس ہے میرے لیے اللہ سے دُعا فرمائیے گا۔

جواب: ہر گناہ کا علاج الگ الگ ہے جس کا طریقہ اطلاعِ حال اور اتباعِ تجویزات ہے۔ دل سے دُعا ہے لیکن گناہوں کے ترک کے لیے تدبیر بھی ضروری ہے جو اُوپر مذکور ہوئی۔ صرف دُعا کافی نہیں۔

۳۳۶) حال: دوسرا آپ کی بابرکت صحبت میں چالیس دن لگانا چاہتا ہوں۔ مجھے حضرت والا! اپنے کرم سے آنے کی اجازت عطا فرمائیے۔

جواب: خوشی کے ساتھ اجازت ہے۔

۳۳۷) حال: جب خانقاہ میں میرا قیام ہوتا ہے تو پرچہ ''عشق مجازی کا علاج'' کے مراقبہ نمبر۳ اور نمبر ۵ کر نہیں پاتا اس کے علاوہ ذکر و اذکار کی الحمد للہ! پابندی ہو رہی ہے۔

جواب: شیخ کی صحبت میں اگر اذکار و نوافل چھوٹ جائیں تو کوئی مضایقہ نہیں۔

۳۳۸) حال: حضرت والا! کئی سالوں سے یہ بیماری ہے جس کی اطلاع اس سے قبل بھی پہنچائی گئی تھی اور جواباً آپ نے فرمایا تھا کہ تمام نمازوں کے بعد سات مرتبہ یَاحَیُّ یَاقَیُّوْمُ اور سات مرتبہ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اور بعد ظہر لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اکیس مرتبہ، مگر سونے کے وقت شہوت اور پچھلے گندے گندے خیالات کا آنا ابھی جاری ہے۔ بالآخر نتیجہ اخراج منی کی صورت میں ہوتا ہے حالاں کہ میں بہت خیالات کو دفع کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جواب: جب تک ہمت نہ کروگے گناہ نہیں چھوٹ سکتا۔ شہوت کے تقاضے کے وقت اس کا مقابلہ کرنا اور گناہ کی لذت کو چھوڑنے کی تکلیف کو برداشت کرنا اور ٹھان لینا کہ چاہے جان جاتی رہے گی لیکن گناہ کی یہ حرام لذت نہ اُٹھاؤں گا جب تک یہ ہمت نہ کرو گے تب تک گناہ نہیں چھوٹ سکتا۔

۳۳۹) حال: حضرت! میرے والد صاحب صلوٰۃ و صوم کے تو پابند نہیں، لیکن کتابیں ڈائجسٹ بہت زیادہ مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔ حال یہ ہے کہ میں جب بھی اُن سے کوئی دین کی بات کرتا ہوں تو وہ یہ کہہ کر ٹال دیتے ہیں کہ سب کچھ جانتا ہوں مجھ کو

کیا بتاتے ہو اور ٹی وی بہت زور سے چلاتے ہیں اور دیر تک رات کو خاص طور پر جب میں گھر پر موجود ہوا کرتا تھا اور میرے لاکھ منع کرنے پر مجھ کو بول بول کر دوبارہ کیبل لگوائی ہے اور مجھ کو شروع ہی سے کہتے تھے کہ اگر تم کو یہ چیزیں پسند نہیں تو اپنے رہنے کا کوئی اور بندوبست کرو۔ لہٰذا آج میں نے گھر چھوڑ دیا کہ اگر میں گھر میں رہاتو میں بھی کیبل دیکھنے میں ملوث ہو جاؤں گا اور میری وجہ سے اتنے بڑے خاندان میں دین کی اور دین پر چلنے والوں کی بہت بدنامی ہو گی۔

**جواب:** آپ خود نہ دیکھیں گھر نہ چھوڑیں اور خود اس وقت گھر میں نہ رہیں جب ٹی وی چل رہا ہو یہ عملی تبلیغ زبانی تبلیغ سے زیادہ مؤثر ہو گی۔ اتنے دن کی صحبت کے بعد بھی اتنا اعتماد نہیں ہوا کہ خود ٹی وی کیبل نہ دیکھو۔

۳۴۰) **حال:** البتہ والد صاحب نے پوری داڑھی رکھ لی ہے اور آج کل ڈائجسٹ چھوڑ دی ہے اور ٹی وی دیکھتے ہوئے آپ کی کتابوں کا مطالعہ بھی کرتے ہیں اور جتنی نمازیں دوکان پر آتی ہیں سب پڑھتے ہیں اور اس کے ساتھ ساتھ میری والدہ صاحبہ نے آپ کی باتیں سُن کر نقاب والا برقع پہننا شروع کر دیا چادر چھوڑ کر اور میری چھوٹی بہن نے بھی۔ اور دونوں پانچوں وقت کی نمازیں پابندی سے پڑھتی ہیں۔ والدہ صاحبہ بھی آج کل آپ کی کتابیں پڑھتی رہتی ہیں اور پھر موقع محل پر سناتی بھی رہتی ہیں۔

**جواب:** جب فائدہ ہو رہا ہے تو حکمت سے کام لو، ڈنڈا نہ چلاؤ رفتہ رفتہ اصلاح ہوتی ہے بس خود گناہ میں شریک نہ ہو۔

۳۴۱) **حال:** حضرت والا! دُعا فرمائیں اصلاحِ کاملہ کی اور علم نافع کی اور فراوانیٔ رزق کی۔

**جواب:** دل سے دُعا ہے۔

۳۴۲) **حال:** نماز پڑھتے وقت اور اس کے علاوہ کبھی کبھار اور کبھی اکثر مجھے دل میں خیال آتا ہے کہ کفریہ الفاظ دل میں سوچو، اور کبھی کبھار میں ان کو روک پاتا ہوں اور کبھی نہیں اور کبھی قرآنی آیت اور حدیث شریف سُنتے وقت قرآنی آیت اور حدیث شریف کے متعلق غلط خیالات آتے ہیں۔

**جواب:** خیالات اور وسوسے آنا کوئی گناہ نہیں بس ان پر عمل نہ کرو۔ اور زبان سے بھی ایسے الفاظ نہ نکالو۔ اور اس کا علاج عدم التفات ہے یعنی اُن کو مطلق اہمیت نہ دو جیسے کتا بھونکتا رہتا ہے آپ راہ چلتے رہتے ہیں۔ نہ ان خیالات میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔

۳۴۳) **حال:** ریاکاری کا علاج مطلوب ہے کہ احقر اس مرض میں مبتلا ہے۔

**جواب:** ریا کا مقصد لوگوں میں عزت حاصل کرنا ہے۔ یہ سوچا کریں کہ ریا کرکے اللہ کو ناراض کرنا ہے اور جس مقصد کے لیے یہ گناہ کیا کہ مخلوق میں عزت ہوگی تو ایک دن موت کے وقت نہ عزت کرنے والے رہیں گے، نہ میں رہوں گا، تو ایسی فانی عزت کے لیے اللہ کو ناراض کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

۳۴۴) **حال:** عرض حال یہ ہے کہ ناکارہ اپنی کمزوری کی بنا پر کافی عرصے سے خط نہیں لکھ پارہا تھا گو کہ آپ کی صحبت الحمد للہ! روزانہ نصیب ہوتی ہے جو کہ اللہ پاک کی عطائے خاص ہے اور میرے پاس وہ زبان نہیں ہے جس سے اس نعمت عظمیٰ پر خاص طور سے مالک کا شکر ادا کر سکوں۔

**جواب:** صحبت مرشد نعمت عظمیٰ ہے اور تعلق مع اللہ کا عظیم الشان باب ہے۔ لیکن اصلاح کے لیے مکاتبت بھی ضروری ہے۔

۳۴۵) **حال:** حضرت والا! یہ ناکارہ صحبت مرشد کی برکت سے اپنے آپ کو اس حال میں پاتا ہے کہ تمام مخلوقِ خدا اپنے سے بہتر نظر آتی ہے اور قلب میں ایسا محسوس کرتا ہے کہ دنیا میں میں سب سے زیادہ کمتر ہوں اور اللہ کی مخلوق مجھ سے بدرجہا بہتر ہے۔

**جواب:** نہایت مبارک حال ہے۔

۳۴۶) **حال:** خانقاہ میں جب نظر ڈالتا ہوں تو ہر آدمی کو کسی نہ کسی ذکر میں مشغول پاتا ہوں اور خانقاہ کا ایک چوکیدار ایک ڈرائیور بھی ایسا لگتا ہے کہ اللہ پاک ان سے کوئی کام لے رہا ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! یہ حسنِ ظن بھی محبت مرشد کی دلیل ہے۔ مبارک ہو۔

۳۴۷)حال: لیکن مجھ نالائق سے کچھ بھی نہیں ہو پارہا ہے میرے مرشد! میرے لیے دعا فرمادیجیے۔

جواب: آپ ہر روز صبح مجھے سیر کو لے جارہے ہیں کیا یہ نعمت نہیں ہے؟

۳۴۸)حال: حضرت والا! چند دن پہلے سے نماز میں جب سجدہ کرتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میرا سر اللہ کریم کے قدموں میں ہے۔ خدا کی قسم! ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔

جواب: نہایت مبارک اور قابلِ مسرت حالت ہے، دل باغ باغ ہوگیا۔

۳۴۹)حال: حضرت والا! کچھ دنوں سے کبھی کبھار ایسا بھی ہوا ہے کہ ذکر کے بعد نگاہ اٹھتی نہیں ہے کہ جیسے کوئی سامنے بیٹھا ہوا ہے اور ہوش و حواس گم ہوتے ہیں اور آنکھوں سے خوب آنسو جاری ہوجاتے ہیں یہ کیفیت کبھی نماز کے بعد کبھی ذکر کے بعد اور کبھی کبھار جب اللہ کی محبت کو دل میں محسوس کرتا ہوں جب ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کی رحمت کی بارش مسلسل قلب پر ہورہی ہے۔ اے میرے مرشد! کیا بتاؤں اس کے سوا کہ؂

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کردیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کردیا

اور بقول مولانا منصور مد ظلہٗ کے؂

ان سے محبوبِ حقیقی کا پتا ملتا ہے
شیخ پر جان چھڑکنا یوں ہی بے کار نہیں

جواب: ماشاء اللہ تعالیٰ! آپ کی اس تحریر کے بغیر ہی ہم آپ کے ان حالات کی اُمید رکھتے تھے۔

۳۵۰)حال: اے میرے مرشدی و مولائی! الفاظ قلم کا ساتھ نہیں دے رہے ہیں کہ قلب میں کیا پھونک دیا، کیا عطا کردیا کہ ناکارۂ خلائق اس قابل نہیں ہے۔ پس اللہ سے یہی دعا ہے کہ اللہ آپ کی عمر میں برکت عافیت کے ساتھ عطا کرے اور ایک سو بیس سال کی عمر آپ کو عطا کرے اور مجھے اور حضرت کے جملہ متعلقین کو حضرت

کی جدائی کے غم سے محفوظ کر دے۔

یہی ہے میری تمنا بس آرزو ہے یہی
سگانِ کوچۂ اختر میں ہو شمار میرا

**جواب:** مبارک حال ہے۔

۳۵۱)**حال:**

فنا اتنا تو ہو جاؤں میں تیری ذات عالی میں
جو مجھ کو دیکھ لے اس کو تیرا دیدار ہو جائے

**جواب:** حق تعالیٰ ہم سب کی تمنائے نیک پوری فرمائیں۔

۳۵۲)**حال:** حضرت! پچھلے کچھ عرصے سے یہ کیفیت ہے کہ ذکر کے دوران ایک عجیب سا لطف محسوس ہوتا ہے کہ جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں اور بعض اوقات دعا مانگتے وقت بھی یہ ہی کیفیت ہوتی ہے اور دل چاہتا ہے کہ مانگتا ہی رہوں۔

**جواب:** بہت مبارک حالت ہے۔

۳۵۳)**حال:** لیکن اکثر اوقات جی ایسا اچاٹ ہوتا ہے کہ ذکر میں بھی نہیں لگتا اور دعا میں بھی یہ دل چاہتا ہے کہ جلدی جلدی سے دعا مانگ کر جان چھڑالوں۔ حضرت سے گزارش ہے کہ میرے حق میں دُعا بھی فرمائیں اور کوئی ایسا طریقہ بھی تحریر فرمائیں کہ اوّل الذکر کیفیت مستقل ہو جائے۔

**جواب:** حالات یکساں کسی کے نہیں رہتے۔ قلب کے معنیٰ بدلنے کے ہیں، انقلاب اسی سے ہے۔ مقصود عمل ہے خواہ کیفیت سے ہو یا بغیر کیفیت کے لیکن بے کیفیت عمل کا اجر و ثواب زیادہ ہے کیوں کہ نفس کو محنت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔

۳۵۴)**حال:** میرے دماغی ضعف کی بنا پر جناب نے مجھے اختیار دیا ہے کہ ذکر میں اپنی سہولت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کمی بیشی کر سکتا ہوں، اگر اجازت ہو تو میں اسی طریقے کو مستقل اپنائے رکھوں، یا جیسے جناب مناسب محسوس فرمائیں۔

جواب: ضعف میں عمل نصف کریں۔

۳۵۵) حال: اُمید ہے کہ جناب خیریت سے ہوں گے۔ اپنے چند ایک مسائل پوچھنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب نے مجھے مجاز صحبت کا جو خط دیا ہے وہ جناب ہی کی عنایت ہے ورنہ میں اپنے اندر کوئی ایسی خوبی نہیں پاتا یہاں تک کہ مجھے تو یہ بھی علم نہیں ہے کہ مجھے اس پر جناب کا شکریہ ادا کرنا چاہیے تھا یا کسی اور قسم کے تأثرات کا اظہار کرنا چاہیے تھا۔ لیکن جناب کی اس عنایت کے بعد سے ایک تبدیلی خاص طور سے اپنے اندر محسوس کرتا ہوں وہ یہ کہ طاعات میں رغبت محسوس ہونے لگی ہے اور گناہوں سے بچنے کا اہتمام پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ! بہت مبارک حالت ہے۔

۳۵۶) حال: حضرت! پہلا مسئلہ یہ ہے کہ میں دوسروں کو اپنی ذات سے حقیر اور کمتر تو نہیں سمجھتا لیکن اپنے آپ کو اکثر اوقات بہت ہی نیک اور پرہیزگار خیال کرتا ہوں۔

جواب: اللہ کی نظر میں بُرا ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ بندہ اپنے کو اچھا سمجھے اور اپنے کو اچھا سمجھنا دلیل ہے کہ اپنے عیوب پر نظر نہیں ہے اور اپنے عیوب پر نظر نہ ہونا خود بڑا عیب ہے اور عیب کی بدترین قسم ہے، کیوں کہ اپنی کسی واقعی خوبی پر نظر ہو گئی اور عجب پیدا ہو گیا تو کہہ سکتے ہیں کہ بے چارہ خوبی کی وجہ سے دھوکے میں آگیا لیکن جس کے اندر عیب ہوں اور وہ اپنے کو اچھا سمجھے کہ میں بہت نیک اور پرہیزگار ہوں یہ بدترین عجب میں مبتلا ہے اور احمق بھی ہے جس بیمار کو اپنی بیماری نظر نہ آئے اس کی ہلاکت یقینی ہے، نفس سے کہیں کہ نالائق اپنے عیوب نظر نہ آنے کی مہلک بیماری میں مبتلا ہے اور اپنے کو نیک اور پرہیزگار بھی سمجھتا ہے، لہٰذا اس گمان سے توبہ کر، تجھے تو نیکی اور پرہیزگاری کی ہوا بھی نہیں لگی۔ اس استحضار سے اپنی حقارت پیدا ہو جائے گی اس کے علاوہ ایک اور وجہ سے اس نادانی کے خیال سے توبہ کریں اور وہ یہ کہ خاتمہ نہیں معلوم کیسا ہو اور یہ کہ فیصلہ قیامت کے دن حق تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، نہ معلوم کیا فیصلہ ہو۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

۳۵۷)حال: عین ممکن ہے کہ اس طرح کے خیال سے نفس وشیطان مجھے دھوکے میں ڈالے رکھیں۔ حضرت! راہ نمائی فرمائیے کہ اپنے آپ کو دوسری تمام مخلوق سے کس طرح کمتر اور حقیر جانا جائے۔

جواب: اس کا علاج بھی خوف خاتمہ ہے۔ سوچیں کہ جب تک خاتمہ ایمان پر نہ ہو کیسے اپنے کو بہتر سمجھوں۔ جس کا خاتمہ خراب ہو گیا کتے سور اس سے بہتر ہیں۔

۳۵۸)حال: حضرت! بد نظری سے بچنے کے لیے اپنی پوری پوری کوشش کرتا ہوں اور اس عمل میں بعض اوقات شدید تکلیف بھی ہوتی ہے لیکن حلاوت ایمانی کا جو وعدہ ہے اس کی لذت اور سرور کبھی محسوس نہیں ہوتا۔ کیا اس میں بھی میری کوئی کوتاہی ہے؟

جواب: گناہ سے بچنے میں جب نفس میں غم ہو گا تو روح میں نور پیدا ہو گا۔ نگاہِ چشمی اور نگاہِ قلبی دونوں کو بچایئے۔ ابھی احساس بیدار نہیں ہوا۔ جائزہ لیجیے کہ عیناً قلباً قالباً کہیں کسی گناہ میں ابتلا تو نہیں ہے۔ جب گناہوں سے مکمل اجتناب نصیب ہو جائے گا تو احساس بیدار ہو جائے گا پھر لذت کا احساس ہو گا۔ عطر کی خوشبو جب محسوس ہوتی ہے جب بدبو دھل جاتی ہے۔ لیکن بعض دفعہ سابقہ گناہوں سے توبہ کے باوجود حلاوت و لذت کا ادراک نہیں ہوتا جیسے ملیریا اترنے کے بعد بہت عرصہ تک پلاؤ قورمہ کی لذت کا ادراک نہیں ہوتا رفتہ رفتہ ادراک ہوتا ہے۔ لہٰذا گناہوں سے بچتے رہو نگاہوں کو بچاتے رہو چاہے لذت محسوس ہو یا نہ ہو۔ حلاوت عطا ہو رہی ہے ابھی محسوس نہیں ہو رہی۔

۳۵۹)حال: حضرت! ایک مسئلہ یہ ہے کہ مجھ سے بڑی عمر کا کوئی شخص جب غیبت کرتا ہے تو میں اسے منع کرنے کی ہمت نہیں پاتا۔ کیا اس کی عمر کا خیال کیے بغیر اسے منع کر دینا چاہیے یا خاموش رہنا چاہیے۔ نیز اپنے سے بڑی عمر کے شخص کو کسی نیکی کی تلقین کرنی چاہیے یا نہیں اور اس کا طریقہ کار کیا ہے؟

**جواب:** خطاب عام سے اکرام کے ساتھ کہہ دیں کہ غیبت کا کرنا اور سننا دونوں حرام ہے۔ ہماری آپ کی عزت اسی میں ہے کہ ہم آپ دونوں دوسری بات کریں۔ بڑوں کو نیکی کی تلقین کے لیے کوئی خاص طریقہ مقرر نہیں ہوسکتا۔ پس اُن کا اکرام ملحوظ رہے اور فہم اور حکمت سے کام لیں۔ لیکن یہ فہم اور حکمت اہل اللہ کی صحبت سے نصیب ہوتی ہے۔

۳۶۰) **حال:** حضرت! آخری گزارش یہ ہے کہ میرے حق میں دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اولیائے صدیقین کا وہ بلند مقام عطا فرمائیں جس کو آپ ہمہ وقت مانگا کرتے ہیں۔

**جواب:** دل سے دُعا کرتا ہوں۔

۳۶۱) **حال:** آں جناب کی خدمت میں روزانہ حاضری رہتی ہے۔ جناب والا کی محبت بدرجۂ اتم جسم و جان میں محسوس کرتا ہوں جو کہ صرف اور صرف آپ کی نظرِ عنایت وشفقت ہے۔ جناب کی خدمت میں تقریباً عرصہ چار سال سے حاضری ہو رہی ہے اور بعد بیعت کچھ معاملات ایسے پیش آئے جس کو یہ ناکارہ سمجھنے سے قاصر ہے کہ گھر سے تو سوچ کر آتا تھا کہ حضرت سے فلاں بات سے متعلق پوچھوں گا لیکن پوچھنے کی نوبت قطعی نہیں آتی حضرت کی مجلس میں حضرت کی زبان مبارک سے اس کا جواب عنایت ہو جاتا ہے یہ معاملہ ایک مرتبہ نہیں بیشتر اوقات میں پیش آیا، پچھلے دنوں دل میں یہ داعیہ پیدا ہوا کہ حضرت والا سے نماز کے مسنون طریقے کے متعلق کچھ بیان کرنے کے لیے درخواست کروں گا تاکہ معلوم ہوسکے کہ نماز کا صحیح اور مسنون طریقہ کیا ہے اور اس کے مطابق نماز پڑھ سکوں لیکن میں حیران رہ گیا کہ میں سوچتا ہی رہا لیکن میری درخواست سے پہلے ہی ایک مجلس میں آپ نے نماز کا مسنون طریقہ بیان فرمایا۔ حضرت! پورے بیان میں میں حیرت کے سمندر میں غرق رہا۔ حضرت والا سے پوچھنا یہ ہے کہ میں کیا اور میری بساط کیا زمین پر رہنے والا عامی انسان حضرت کے مرتبے کو کیا سمجھے گا حضرت والا! یہ کیا چیز ہے؟ حضرت والا اس بارے میں اس طالب علم کو جواب عنایت فرمائیں۔ جَزَاكَ اللهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

**جواب:** جس شخص کو حق تعالیٰ تربیت کرنے کا شرف اپنی رحمت سے عطا فرماتے ہیں اس کے دل میں طالبین کے سوالات کے جوابات بھی عطا فرما دیتے ہیں تاکہ بدون سوال مشکل حل ہونے پر مرشد پر فدا ہو جاوے۔

## ایک عالم کا خط اور اس کا جواب

۳۶۲) **حال:** احقر نہایت شرمساری کے ساتھ وقفے کے بعد دوبارہ حاضر خدمت ہوا ہے، اس طویل غیر حاضری کا سبب ناکارہ کی غفلت سستی اور لاپروائی کے علاوہ کچھ اور نہیں، اب ناچیز دست بستہ معافی کی درخواست کرتا ہے، اُمید ہے کہ معاف فرما کر ناچیز پر شفقت فرماویں گے۔

**جواب:** سب معاف ہے۔ لیکن غیر حاضری سخت مضر ہے جس کی تلافی حاضری سے کریں۔ خط پر اکتفا کرنا اور اپنے شیخ کی مجلس میں نہ جانا اس سے نفعِ کامل نہ ہو گا۔

۳۶۳) **حال:** قبل ازیں احقر نے چند خطوط خدمت عالیہ میں پیش کرنے کے لیے لکھے مگر شرم کی وجہ سے ہمت نہ ہو سکی بعد میں احساس ہوا کہ یہ شرم تو شیطانی ہے، جو خیر سے مانع بنتی ہے۔ اس لیے حاضر خدمت ہونے کی ہمت کر لی۔

**جواب:** صحیح فیصلہ کیا۔

۳۶۴) **حال:** فی الحال احقر کے معمولات میں استغفار، سبحان اللہ وبحمدہ...الخ درود شریف، تیسرا کلمہ ایک ایک تسبیح اور کلمہ طیبہ جس قدر توفیق ہو پڑھنے کا معمول ہے۔

**جواب:** لیکن بقدر تحمل پڑھیں بس ایک ایک تسبیح کافی ہیں۔

۳۶۵) **حال:** نمازوں میں اشراق، اوّابین اور قیامُ اللّیل کی چار رکعات کا معمول ہے۔ بروز جمعہ سورۂ کہف کی تلاوت کا معمول ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۳۶۶) **حال:** لیکن دوسری جانب فجر کی نماز میں تقریباً تین ماہ سے سستی ہو گئی ہے، جب تک دارالعلوم میں قیام رہا، یہ سستی نہ تھی اب گھر سے مسجد فاصلے پر ہونے کی وجہ

سے یہ سستی پیدا ہو گئی ہے۔ اتنے منہ اندھیرے مسجد جاتے ہوئے بھی کشیدہ حالات میں خوف محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** ایسے حالات میں گھر پر پڑھنے کی اجازت ہے۔

۳۶۷) **حال:** تین ماہ قبل تک جامعہ... میں حضرت! مولانا... مدظلہم کی مجالس میں شرکت کا معمول تھا جب سے... نقل مکانی ہوئی ہے، یہ معمول بھی ختم ہو گیا۔ صبح ۸ بجے تا عصر مدرسے میں مصروفیت کے بعد شام کو گھر پہنچتا ہوں تو کہیں آنے جانے کی ہمت نہیں رہتی۔ بزرگوں کی مجالس سے محرومی کے سبب قلب پر اندھیرا سا محسوس ہوتا ہے طبیعت میں پریشانی رہتی ہے۔ طاعات میں سستی اور معاصی پر جرأت ہوتی جارہی ہے۔ نیز چند ماہ سے ایک خطرناک مرض یہ پیدا ہوا ہے کہ بعض اللہ والوں کے محاسن کے بجائے عیوب پر نظر جارہی ہے اور دل میں ان کے بارے میں بعض معاملات دیکھ کر پہلے سے موجود قدر و منزلت میں کمی ہو رہی ہے، اگرچہ ناچیز ان کے بارے میں زبان کو بہت قابو میں رکھنے کی کوشش کر رہا ہے مگر دل میں آنے والے جذبات اور ان کے بارے میں پیدا ہونے والی کم قدری و بدگمانی سے دل سخت پریشان ہے۔

**جواب:** یہ اس وجہ سے ہے کہ آپ مختلف بزرگوں کی خدمت میں جاتے ہیں۔ ہر ایک سے مناسبت نہیں ہوتی تو شیطان کو موقع ملتا ہے بدگمان کرنے کا۔ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا ہے کہ یک درگیر و محکم گیر۔ اس لیے تمام اہل اللہ سے حسنِ ظن رکھیں خواہ مناسبت ہو یا نہ ہو لیکن صحبت صرف اپنے شیخ کی اختیار کریں اور شیخ اس کو بنائیں جس سے مناسبت تامہ ہو۔ یہی وہ طریق ہے جس سے لوگ واصل باللہ ہوئے ہیں۔

۳۶۸) **حال:** اور خوف محسوس ہو رہا ہے کہ مَنْ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا فَقَدْ اٰذَنْتُہٗ بِالْحَرْبِ کی حدیث دل کو ہلا رہی ہے۔ یہ کیفیت بعض اوقات اتنی شدید ہو جاتی ہے کہ میں اپنی اصلاح اور اُخروی فلاح سے نااُمیدی سی محسوس کرنے لگتا ہوں مگر پھر فوراً تنبہ ہوتا ہے اور خوب توبہ کر لیتا ہوں تو چند روز کے لیے تسلی ہو جاتی ہے۔ براہِ کرم ناچیز کی راہ نمائی فرماویں۔

**جواب:** مایوسی کی کوئی بات نہیں ہے کیوں کہ آپ عَادٰی لِیْ وَلِیًّا کے مرتکب نہیں ہیں۔ ارتکاب اس کو کہتے ہیں کہ اس ولی سے عداوت کا عزم بالجزم ہو یا اس عداوت کے سبب عملاً اسے کوئی ایذا پہنچادے اور یہاں دونوں باتیں نہیں نہ قلباً نہ عملاً۔ اس کا درجہ وسوسہ کا ہے جس کا سبب قلت مناسبت ہے اور اسی لیے بزرگانِ دین نے مختلف بزرگوں کی خدمت میں حاضری کو منع کیا ہے جیسا کہ اوپر مذکور ہے۔ لہٰذا ایسا کام کیوں کرے کہ جس سے دوسرے بزرگوں سے بدگمانی کا نفس وشیطان کو موقع ملے کیوں کہ اہل اللہ سے بدگمانی بھی سخت بات ہے جس کا تدارک ماضی پر استغفار اور آیندہ کو احتیاط ہے۔

تعجب ہے کہ جوابی لفافے پر اپنا پتا نہیں لکھا۔ جس کو اپنا بڑا سمجھتے ہو اس سے ادنیٰ سی خدمت لینا بھی کیا خلاف ادب نہیں ہے۔

۳۶۹) **حال:** ایک سالک جو راہ سے بھٹک گئے تھے اور عشق مجازی کے گناہ میں مبتلا ہو کر اپنی اصلاح سے مایوس ہو چکے تھے ان کے خط کے جواب میں حضرت والا کے ارشادات جو مایوس سالکین کے لیے نااُمیدی کے اندھیروں میں اُمیدوں کے سینکڑوں آفتاب کا درجہ رکھتے ہیں۔

**جواب:** آپ کا خط ملا۔ نہایت تعجب ہے کہ آپ نے اپنے گناہ کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بڑا سمجھ لیا۔ اگر ساری زمین اور آسمان گناہوں سے بھر جاوے لیکن بندہ نادم ہو کر صرف ایک بار توبہ کرلے اللہ تعالیٰ کی رحمت اسی وقت تمام گناہوں کو معاف کردیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں۔ انسان ہی سے گناہ ہوتا ہے فرشتوں سے تھوڑی ہوتا ہے۔ اور خطا کر کے بندے کو جو ندامت ہوتی ہے اور جب وہ نادم ہو کر توبہ کرتا ہے اور گڑگڑاتا ہے تو حدیث قدسی میں ہے:

لَاَنِیْنُ الْمُذْنِبِیْنَ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ زَجَلِ الْمُسَبِّحِیْنَ[۴]

---

[۴] کشف الخفاء ومزیل الالباس: ۲۹۸ (۸۰۵)، فی باب حرف الھمزۃ مع النون/ روح المعانی: ۳۰/۱۹۶ القدر (۴)، دار احیاء التراث، بیروت

گناہ گاروں کا رونا اور گڑ گڑانا مجھے سبحان اللہ سبحان اللہ کہنے والوں کی آوازوں سے زیادہ محبوب ہے۔ اور اس ندامت کی بدولت بندہ فرشتوں سے بازی لے جاتا ہے۔

کبھی طاعتوں کا سرور ہے کبھی اعترافِ قصور ہے
ہے مَلَک کو جس کی نہیں خبر وہ حضور میرا حضور ہے

بس دو نفل پڑھ کر خوب گڑ گڑا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں اور دل میں پکا ارادہ کریں کہ اے اللہ! آیندہ یہ گناہ نہیں کروں گا اور یقین کر لیں کہ سب گناہ معاف ہو گئے۔ اور پھر گناہ کو یاد بھی نہ کرو کیوں کہ ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا نہیں ہوئے، اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں اور توبہ کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ صرف معاف ہی نہیں کرتے قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ ہم ان نادم گناہ گاروں کو، توبہ کرنے والوں کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔

اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جو یہ سمجھتا ہے کہ میرے گناہ اتنے بڑے ہیں کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ اس کو معاف نہیں کر سکتے تو ایسا شخص بظاہر متواضع معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں انتہائی متکبر ہے کہ اپنے گناہوں کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بڑا سمجھ رہا ہے۔ لہٰذا اس حماقت کو چھوڑیے اور کمرے سے باہر آکر معمول کے مطابق زندگی گزاریں اور جو دین کا کام کر رہے تھے اس میں لگیں۔ یہ شیطان کا چکر ہے کہ گناہ کرا کے اس نے آپ کو اللہ کی رحمت سے مایوس کر دیا۔ ہر گز مایوس نہ ہوں، یہ راستہ مایوسی کا نہیں، اس راہ میں کوئی نامراد نہیں ہوتا، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے کروڑوں آفتاب روشن ہیں۔ آپ تو بہت نادم اور شرمندہ ہیں اور نادمین تائبین کو اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی آغوش میں لے لیتی ہے۔ آپ تو اللہ کی رحمت کی آغوش میں ہیں۔ پھر کیا غم ہے۔

۳۰۷) **حال:** مکتوب بغرض اصلاحِ نفس واطلاعِ شیخ بارک اللہ فی عمرکم وفیوضکم!

**جواب:** عزیزم سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ خط کی ابتدا القاب کے بعد سلام سے کرنا مسنون ہے۔

۳۷۱)**حال:** ذہن میں تشتط ہے یعنی یکسوئی اور دل جمعی نہیں ہے۔ افکار متمرکز نہیں رہتے حتیٰ کہ نماز کے اندر بھی غایت کوشش کے باوجود ایک رکعت بھی کامل یکسوئی کے ساتھ نہیں پڑھ سکتا۔

**جواب:** اعمال مقصود ہیں یکسوئی نہیں۔ نماز میں جب خیالات منتشر ہوں ان کو مجتمع کرکے پھر اللہ کے سامنے حاضر ہو جایئے یعنی جب دل غائب ہو جائے پھر حاضر کر دیجیے۔ بار بار ایسا کرتے رہیے خشوع کے لیے اتنا کافی ہے۔ یکسوئی کی فکر نہ کیجیے۔ عبادت مطلوب ہے یکسوئی نہیں۔

۳۷۲)**حال:** طبیعت میں تیزی، جبلت میں تشدد اور فطرت میں بہیمیت (حیوانی پن) غالب ہے۔ میں نے حجۃ اللہ البالغۃ اور حضرت والا کے مواعظ میں پڑھا ہے کہ جس کی طبیعت میں تشدد ہو، وہ شہوانی یا روحانی منازل کی انتہا کو پہنچنے کی کوشش کرتا ہے۔

**جواب:** اس کو مجاہدہ بہت زیادہ کرنا پڑتا ہے اگر وہ مجاہدہ کماحقہ کرلے اور نفس کو قابو میں کرلے تو بوجہ مجاہدہ شاقہ اس کا مشاہدہ بھی اتنا ہی قوی ہوتا ہے اور اس کی نسبت مع اللہ کو وہ لوگ نہیں پاسکتے جو اس مجاہدے سے نہیں گزرے۔

۳۷۳)**حال:** راقم اپنی کرتوتوں کی وجہ سے سلامت طبع، سلیم الفطرتی کھو چکا ہے حتیٰ کہ بعض اوقات قریبی محارم کی طرف بھی خواہش نفس پیدا ہو جاتی ہے۔ اور غایت مافی الباب یہ کہ دورانِ نوم (حالت نیند) میں محارم کے ساتھ...ناگفتہ بہ۔

**جواب:** محارم سے ایسی ہی احتیاط کریں جیسے غیر محارم سے یعنی نگاہ کی حفاظت کریں اور اختلاط سے بچیں، اس کمرے میں نہ سوئیں جہاں محارم ہوں، دوسرے کمرے میں سوئیں اور ان کا کمرہ اندر سے بند کرادیں اور بیداری میں بھی انتہائی احتیاط کریں۔

۳۷۴)**حال:** الحمد للہ کہ انابت موجود ہے اور گناہ کے بعد توفیق توبہ مل جاتی ہے، رقت قلب بھی ہے لیکن کیا اصرار علی المعاصی (کیوں کہ قبولیت توبہ تو لَمۡ یُصِرُّوۡا عَلٰی مَافَعَلُوۡا کے ساتھ مشروط ہے) کے ساتھ توبہ مقبول ہے؟ گناہ کے بعد خوب رونا نصیب ہوتا ہے لیکن پھر وہی ذلالت۔

جواب: اصرار شرعی کی تعریف ہے:

اَلْاِقَامَۃُ عَلَی الْقَبِیْحِ بِدُوْنِ الْاِسْتِغْفَارِ وَالتَّوْبَۃِ[۸]

گناہ کے بعد جب توبہ انابت الی اللہ اور ندامت ورقّت قلب اور عزم علی التقویٰ کی توفیق ہے تو آپ کا شمار معاصی پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے ان شاء اللہ۔ توبہ کرتے وقت عزم علی التقویٰ یعنی آیندہ یہ گناہ نہ کرنے کا ارادہ کرنا بھی ضروری ہے اور توبہ کرتے وقت آیندہ توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو۔

۳۷۵) حال: بتصریح ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کہ دینی سوال (مثلاً حفظ ایمان وغیرہ) ضرور قبول ہوتا ہے کیوں کہ اس سوال سے زیادہ اصلح وانسب عند اللہ کوئی چیز نہیں ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ ہمارے سوالات ابھی تک بحرِ قبولیت کے ساحل پر تشنہ لبی سے تڑپ تڑپ کر ختم ہورہے ہیں۔

جواب: اگر قبول نہ ہوتا تو توبہ وانابت الی اللہ کی توفیق بھی نہ ہوتی، نہ اہل اللہ سے رجوع کی توفیق ہوتی۔ یہ توفیقات دلیل قبولیت ہیں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔ بحرِ قبولیت میں غوطہ زن رہیے ضرور ساحل ملے گا یعنی ان کی بارگاہ میں دست بہ دُعا رہیے اور جلدی نہ کیجیے۔

کھولیں وہ یا نہ کھولیں دَر اِس پہ ہو کیوں تری نظر
تُو تو بس اپنا کام کر یعنی صدا لگائے جا

بیٹھے گا چین سے اگر کام کے کیا رہیں گے پر
گو نہ نکل سکے مگر پنجرے میں پھڑ پھڑائے جا

۳۷۶) حال: ایک درمندانہ التماس!

حصن فرج وحفظ ایمان کی خاطر (خدا کی قسم صرف اس نیت سے خواستگار ہوں) کوئی مجرب نسخہ یا آزمودہ وظیفہ تجویز فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ دنیا کی متاعِ خیر (اِمْرَأَۃٌ صَالِحَۃٌ پاک وصالحہ بیوی) جس میں بمصداق حدیث خصائل اربعہ ہوں خصوصاً

---

۸؎ روح المعانی: ۶۱/۴، دار احیاء التراث، بیروت

ایمانی جوہر سے مزین ہو نصیب فرمادیں۔

**جواب:** یَا جَامِعُ ۱۱۱ مرتبہ اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار۔

۳۷۷)**حال:** یا پھر تزویج (شادی) کے لیے ایسی دعا فرمادیں جس طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں کے لیے فرمائی تھی کہ (اَللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ) اور وہ دوڑنے لگے کہ میں دیکھتا ہوں کہ میں جلد پہنچتا ہوں یا کہ میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا۔ یا حضرت حماداللہ ہالیجوی رحمۃ اللہ علیہ کی دعا کی طرح دعا فرماویں کہ مرید نے شادی کی درخواست کی اور اسی دن اجابت دُعا ہو گئی۔

**جواب:** دُعا کا قبول فرمانا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ نہ نبی کے ہاتھ میں ہے نہ ولی کے ہاتھ میں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۳۷۸)**حال:** امریکہ سے ایک خاتون کا خط جن کے کئی بچے ہیں لیکن شوہر کئی خفیہ شادیاں کرچکے ہیں اور طلاق دے چکے ہیں جب بیویوں کو معلوم ہوا کہ شادی شدہ ہیں تو بعض نے خود طلاق لے لی۔ اب پھر شادی کرنا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ چار کی اجازت ہے۔

**جواب:** آپ کے طویل خط سے جو لفظ بلفظ پڑھا آپ کے شوہر کے حالات سے مطلع ہوا۔ دو بیویاں رکھنا اور ان میں برابری کرنا خصوصاً اس دورِ نفس پرستی اور ہوس انگیزی میں سخت دشوار بلکہ تقریباً ناممکن ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے بشرطِ مساوات اجازت دی ہے، حکم نہیں دیا کہ کئی کئی شادیاں کرو۔ پس اگر مساوات نہ کرسکے جس کا قوی امکان ہے تو اللہ تعالیٰ کا غضب مول لینا ہے۔ اس لیے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اس اقدام سے باز رکھے کہ ان کے لیے بڑی آزمائش اور بڑا امتحان ہو گا جس میں مواخذے کا اندیشہ زیادہ ہے۔

لیکن جیسا کہ آپ نے لکھا ہے اور ان کے حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کے شوہر

دل کے برے نہیں ہیں۔ شہوت سے مغلوب ہیں۔ کاش! کسی اللہ والے سے ان کا اگر صحیح تعلق ہوتا اور اپنے حالات کی اطلاع کرکے مشورہ لیتے تو ایسی غلطیاں نہ کرتے اور آیندہ دوسری شادی کی نہ سوچتے۔ بہر حال دعا کریں اور یہ فقیر بھی دعا کرتا ہے لیکن بالفرض وہ معاملہ پیش آجائے جس کا آپ کو خدشہ ہے تو صبر سے کام لیں۔ کوئی جذباتی فیصلہ نہ کریں نہ خلع نہ طلاق اور یہ صورت بھی شرعاً جائز نہیں کہ ازدواجی تعلق ختم کرکے صرف بچوں کی تربیت تک شوہر سے تعلق رہے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو ذہنی اذیت سے بچائے اور ان کو نفس پر قابو نصیب فرمائیں کہ وہ عقد ثانی سے باز رہیں۔ اللہ سے مانگو سلطنت اور راضی رہو فقیری پر۔ مانگو کباب بریانی اور راضی رہو چٹنی روٹی پر۔ لہٰذا کوئی جذباتی فیصلہ نہ کریں۔ جیسا کہ آپ نے لکھا کہ وہ آپ کو جسمانی اذیت نہیں دیتے۔ امید ہے آپ کو آرام ہی سے رکھیں گے۔ ''بہشتی زیور'' کے چوتھے حصہ میں شوہر کے ساتھ نباہ کا طریقہ روزانہ ایک بار پڑھ لیا کریں۔ ہر حال میں نباہ کریں۔

گلشن سے عشق ہے مجھے گل ہی نہیں عزیز
کانٹوں سے بھی نباہ کیے جارہا ہوں میں

دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے اور آپ کو خوش رکھے۔ اور آپ کے شوہر کو آپ کی ایسی محبت دے دے کہ وہ دوسری شادی سے باز رہیں۔

## دورۂ حدیث کے ایک طالب علم کا خط

۳۷۹) **حال:** میں بہت پریشان ہوں، کسی سے بات کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ دل پر بہت بوجھ محسوس ہوتا ہے خصوصاً نیک کام کے وقت بلکہ اب تو یہ حال ہے کہ اعمال کرنے سے پریشانی بڑھتی ہے اور اعمال میں سستی کرنے سے کم ہوتی ہے۔

**جواب:** معلوم ہوتا ہے کہ آپ بغیر مشورہ مختلف وظائف کررہے ہیں۔ جو ذکر تجویز کردیا گیا اس سے زیادہ ہرگز نہ کریں ورنہ خشکی سے اوہام پیدا ہونے لگتے ہیں جس میں آپ کو ابتلا شروع ہوگیا ہے ہشیار ہوجائیں۔ فی الحال فرض واجب سنت مؤکدہ ادا کریں

اعمال نافلہ ملتوی کردیں دوسرے مشورے تک۔

۳۸۰)**حال:** مجھ پر ایک کیفیت طاری ہوئی ہے کہ العیاذ باللہ !اللہ تعالیٰ کا کوئی وجود نہیں، پیغمبر کا کوئی وجود نہیں سب سنی سنائی باتیں ہیں، جس سے دل میں آتا تھا کہ تو کافر ہو گیا جس سے مجھے دکھ ہوتا تھا اور ایک گوشے میں بیٹھ کر روتا تھا اور یہ پریشانی اب بھی ہے۔

**جواب:** آپ ہر گز کافر نہیں بلکہ پکے مؤمن ہیں یہ دکھ ہونا دلیل ہے ایمان کی۔ جس کیفیت میں آپ مبتلا ہیں یہ محض وسوسہ ہے جس سے ایمان کو کوئی نقصان نہیں پہنچتا بلکہ یہ سند ہے ایمان کی اور یہ سند سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی عطا فرمودہ ہے۔ آپ نے وسوسوں کے آنے پر صحابہ رضی اللہ عنہم سے فرمایا تھا: ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے۔ وسوسہ مؤمن ہی کو آتا ہے کسی کافر کو کبھی کوئی وسوسہ نہیں آتا۔ جہاں دولت ہوتی ہے چور وہیں جاتا ہے کافروں کے پاس ایمان کی دولت نہیں اس لیے شیطان وہاں نہیں جاتا اور اس لیے کافروں کو کوئی وسوسہ نہیں آتا۔ لہٰذا جب ایسے وسوسے آئیں تو بجائے پریشان ہونے کے خوش ہو جائیں کہ الحمد للہ !میرے دل میں ایمان ہے اور اللہ تعالیٰ سے کہیں کہ اے اللہ! آپ کا شکر ہے کہ بہ بشارتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے مجھے ایمان عطا فرمایا۔

اور وساوس کا علاج یہ ہے کہ نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں بلکہ کسی مباح کام یا گفتگو میں لگ جائیں کیوں کہ دماغ ایک وقت میں دو کام میں نہیں لگ سکتا لہٰذا اس کام یا گفتگو میں لگ جائے گا۔ غرض وساوس میں مشغول نہ ہوں نہ جلباً نہ سلباً۔ وسوسے کی مثال بجلی کے تار کی سی ہے اگر اس کو پکڑو گے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹانے کے لیے چھوؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا لہٰذا اس کا علاج عدم التفات ہے۔

۳۸۱)**حال:** میرے سابق استاد جو ایک بزرگ کے خلیفہ بھی ہیں وہ عصر کے بعد دین کی باتیں سناتے تھے میں غور سے سنتا تھا لیکن پریشانی لاحق ہو جاتی تھی۔

**جواب:** یہ دلیل عدم مناسبت ہے۔ جس سے مناسبت نہ ہو اس کی صحبت میں نہ جائیں

نہ اس سے دین سیکھیں لیکن اس سے بدگمانی بھی نہ کریں بس یہ سمجھیں کہ ہمارے خون کا گروپ نہیں مل رہاہے یعنی روحانی مناسبت نہیں ہے۔

## جدّہ سے ایک سالک کا خط

۳۸۲)**حال:** جدّہ میں مقیم حضرت والا سے تعلق رکھنے والے ایک صالح نوجوان کا فیکس آیا کہ میرے سگے بھائی کی شادی ہورہی ہے۔ میرے والدین شادی اور ولیمہ میں شرکت کے لیے اصرار کررہے ہیں جب کہ تقریب میں تصویر کشی اور عورتوں مردوں کی مخلوط دعوتِ طعام کا پروگرام بھی ہے لیکن والدین کہتے ہیں کہ جب تک تم مجلس میں رہوگے یہ سب نہیں ہوگا۔ جب کھانے وغیرہ سے فارغ ہوکر تم چلے جاؤ گے تو بعد میں یہ خرافات ہوں گی۔ انہوں نے دریافت کیا کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ حضرت مرشدی فداہ ابی وامی نے یہ جواب تحریر فرمایا:

**جواب:** آپ کا فیکس ملا۔ ایسی تقریب میں شرکت جائز نہیں جس میں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہورہی ہو یا نافرمانی کا پروگرام اور اسکیم بنائی جارہی ہے یا یہ نظم بنالیا گیاہو کہ فلاں مجلس کے بعد کوئی نافرمانی کی جائے گی مثلاً دعوت کے بعد تصاویر کھینچی جائیں گی، یا وی سی آر، ٹی وی سینما ہوگا، وغیرہ۔ تو حکم یہ ہے کہ لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْهِ الْمَحْظُوْرُ[۹] اس مجلس میں حاضری جائز نہیں جہاں کوئی نافرمانی کی جارہی ہو۔ اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً بعض لوگ یہ طے کرلیں کہ دعوت طعام میں تو حکومت کے قوانین کا احترام کیا جائے گا لیکن دعوت کے بعد قانون شکنی یا بغاوت یا نافرمانی کی جائے گی تو اگر حکومت کو علم ہوجائے تو وہ دعوت میں شریک ہونے والے تمام لوگوں کو گرفتار کرے گی، یا نہیں؟ خواہ ان میں بعض ایسے بھی ہوں جو صرف دعوت میں شریک ہوں، بغاوت میں شریک ہونے کا ارادہ نہ رکھتے ہوں لیکن حکومت کی نظر میں وہ بھی مجرم ہوں گے اسی لیے فقہ کا اصول ہے رِضَا بِالْفِسْقِ فِسْقٌ وَ رِضَا

---

۹ مرقاۃ المفاتیح: ۲۰۷/۴، باب البکاء علی المیت، دار الکتب العلمیۃ، بیروت

بِالْکُفْرِ کُفْرٌ فسق سے راضی ہو جانا فسق ہے اور کفر سے راضی ہو جانا کفر ہے۔

۳۸۳) حال: حضرت والا! عرض ہے کہ بندے کے اندر تکبر اور حسد، بدگمانی جیسے امراضِ رذیلہ پائے جاتے ہیں وہ ایسے کہ درس گاہ میں کسی دوسرے طالب علم کے تکرار میں بیٹھنے میں نفس ذلالت محسوس کرتا ہے۔

جواب: روزانہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے کہیں کہ اے اللہ! میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔ پرچہ علاجِ کبر روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۳۸۴) حال: اور کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر دل میں حسد پیدا ہوتا ہے۔

جواب: اس کے لیے دعا کیا کریں کہ اللہ اس کی نعمت میں اور اضافہ کر دیجیے، اس کو سلام میں پہل کریں، مجلس میں لوگوں سے اس کی تعریف کریں، کبھی کبھی اس کو ہدیہ خواہ تھوڑا ہو پیش کریں جب کہیں سفر پر جائیں اس سے دعا کی درخواست کر کے جائیں جب واپس آئیں تو اس سے ملاقات کریں اور دعا کرائیں۔

۳۸۵) حال: اور اکثر لوگوں کو دیکھ کر بندہ دل میں رائے قائم کر لیتا ہے کہ یہ ایسا ہو گا اور کسی کو زیادہ عبادت میں دیکھ کر بندے کے دل میں یہ بات آتی ہے کہ یہ فلاں شخص ساری عبادت دکھلاوے کے لیے کر رہا ہے وغیرہ۔

جواب: نفس سے کہو کہ اس کے آئینے میں دراصل تجھے اپنی شکل نظر آ رہی ہے یہ مرض خود تیرے اندر ہے، جیسے مشہور ہے کہ راستے میں پڑے ہوئے ایک آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر ایک حبشی نے کہا تھا کہ تو کتنا بدصورت ہے جب ہی تو تجھے لوگوں نے یہاں پھینک دیا ہے۔ اور قیامت کے دن بدگمانی پر دلیل طلب کی جائے گی تو تیرے پاس کون سی دلیل شرعی ہے جو تو پیش کرے گا؟ لہٰذا اے نفس! تو امیر الحمقاء ہے جو بدگمانی کرتا ہے۔ عقل مندی یہ ہے کہ حسنِ ظن رکھے کیوں کہ حسنِ ظن پر کوئی دلیل طلب نہیں کی جائے گی۔

۳۸۶) حال: وظائف و معمولات میں استقامت نہیں رہتی جب کچھ دن پابندی ہو جاتی

ہے تو دل کا کچھ تعلق اللہ تعالیٰ سے قائم ہو جاتا ہے اور دل نرم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے گناہوں پر رونا بھی بہت آتا ہے اور کبھی کبھار استقامت اس وجہ سے نہیں ہوتی کہ دل میں یہ خیال آتا ہے کہ تو تو طالب علم ہے پڑھائی میں زیادہ توجہ دے تاکہ امتحان میں اچھی پوزیشن آجائے، وغیرہ وغیرہ۔ اس سلسلے میں بندہ آپ جناب محترم کی دعا واصلاح کا طلب گار ہے۔

**جواب:** زیادہ توجہ کا مطلب معمولات میں ناغہ کرنا تو نہیں ہے۔ اگر تحمل سے زیادہ ہوں یا پڑھائی متأثر ہوتی ہے تو معمولات کم کرسکتے ہیں لیکن ناغہ نہ کریں۔ ناغہ سے بے برکتی ہو جاتی ہے۔ اچھی پوزیشن لا کر قابل بننا عند اللہ مطلوب ہے یا مقبول بننا؟ علم نافع ذکر سے عطا ہوتا ہے۔ اس لیے خواہ ذکر تھوڑا سا کرو مثلاً ایک تسبیح لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ لیکن ذکر سے غافل نہ رہو۔

۳۸۷) **حال:** حضرت! میں چند اصلاحی امور میں آپ سے راہ نمائی حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ میں پچھلے تقریباً تین سال سے آپ کی مجلس میں شرکت کر رہا ہوں۔ لیکن آپ سے براہ راست گفتگو کرنے کا حوصلہ نہیں ہوا۔ اس لیے خط کے ذریعے آپ سے مشورہ کرنا چاہتا ہوں۔

**جواب:** یہی زیادہ مناسب ہے۔ اصلاحی مکاتبت سے زیادہ نفع ہوتا ہے کیوں کہ جواب محفوظ ہو جاتا ہے لیکن اس کا طریقہ یہ ہے کہ آدھے صفحہ میں خط لکھیں اور آدھا صفحہ جواب کے لیے خالی چھوڑ دیں۔

۳۸۸) **حال:** حضرت! میں بد نظری کی عادت میں مبتلا ہوں میں نے اس مرض سے نجات حاصل کرنے کے لیے کئی مرتبہ خلوصِ نیت سے توبہ کی لیکن دس پندرہ روز توبہ پر کاربند رہنے کے بعد پھر اسی گناہ میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔ کئی کوششوں کے باجود بھی میں اس عادت کو چھوڑ نہیں سکا جس سے مایوس ہو رہا ہوں۔

**جواب:** مایوسی کی کیا بات ہے ؎

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے

یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سوبار جوڑے

اگر توبہ ٹوٹ جاتی ہے تو پھر توبہ کرلیجیے، پھر ٹوٹ جائے پھر توبہ کرلیں، خوب الحاح و گریہ وزاری اور عزم علی التقویٰ کے ساتھ۔ اس مسلسل توبہ کی برکت سے ان شاء اللہ! ایک دن یہ عادت چھوٹ جائے گی، بس توبہ کے وقت دل میں یہ ارادہ ہو کہ آیندہ یہ گناہ نہ کروں گا اور توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو تو یہ توبہ قبول ہے۔ اگر پھر ٹوٹ جائے تو اس سے پہلی توبہ نامقبول نہیں ہوئی۔ پھر اُسی عزم کے ساتھ توبہ کریں کہ آیندہ پھر گناہ نہ کروں گا بد نگاہی پر جرمانہ مقرر کرلیں مثلاً ہر بد نگاہی پر آٹھ رکعات نفل پڑھیں اور پانچ روپے صدقہ کریں اور اس آیت کو یاد رکھیں کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتے ہیں۔ ’’پرچۂ حفاظت نظر‘‘ روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔

۳۸۹) **حال:** حضرت! آج سے تقریباً چار سال پہلے تک میں حضرت ڈاکٹر عبد الحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے ’’معمولاتِ یومیہ‘‘ میں دیکھ کر صبح و شام بارہ بارہ تسبیحات اور مناجات مقبول کی ایک منزل پڑھا کرتا تھا۔ لیکن ایک مرتبہ ڈاکٹر صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ زیادہ غلومت کرو صرف تین تسبیحات صبح و شام پڑھا کرو (سبحان اللہ، درود شریف اور استغفار کی) تو میں نے یہ تسبیحات شروع کردیں۔ لیکن اس کے بعد سے ان تین تسبیحات پڑھنے کی عادت بھی بالکل چھوٹ گئی۔

**جواب:** اب آپ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ، اللہ اللہ اور درود شریف کی تین تسبیحات پڑھا کریں اس طرح کہ لَا اِلٰہَ پر یہ خیال کریں کہ دل تمام غیر اللہ سے خالی ہوگیا اور اِلَّا اللّٰہُ پر یہ خیال کریں کہ اللہ کا نور قلب میں داخل ہو رہا ہے اور اللہ اللہ پر ہلکا سا دھیان کریں کہ میری زبان اور دل اور بال بال سے اللہ نکل رہا ہے اور مختصر درود شریف پڑھیں جیسے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ اور تین منٹ مراقبہ حشر و نشر گہری فکر سے کریں۔

۳۹۰) **حال:** حضرت! آپ سے التماس ہے کہ آپ میرے حق میں دعا فرمائیں اور

میرے ان گناہوں اور کوتاہیوں کے رفع کے لیے کوئی علاج بھی تجویز فرمائیں تو بہت عنایت ہوگی۔

جواب: دل و جان سے دُعا ہے۔ علاج بتادیا گیا اس پر عمل کریں اور ہر ماہ کم از کم دوبار حالات سے مطلع کریں۔

۳۹۱) حال: جناب کا والا نامہ آج سے تقریباً ایک مہینہ پہلے صادر ہوا تھا جس میں جناب نے مجھے تین تسبیحات (استغفار، سبحان اللہ، درود شریف) صبح و شام پڑھنے کے لیے فرمایا تھا اور میں اسی طرح پابندی سے پڑھ رہا ہوں لیکن میرے ساتھ چند ایک مسائل ہیں جن کو جناب کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں:

سب سے پہلے تو یہ کہ یہ تسبیحات حضوریٔ قلب کے ساتھ نہیں پڑھ پاتا۔ ذکر کے دوران تقریباً تمام وقت دماغ اِدھر اُدھر گھومتا رہتا ہے، باوجود کوشش کے دماغ حاضر نہیں رہتا۔ فجر کی نماز کے بعد اپنے دو سپارے دہراتا ہوں کیوں کہ میرا قرآن بہت کچا ہے اس لیے اگر اس طرف توجہ نہ دوں تو قرآن بھولنے کا خطرہ ہے۔ اسی لیے قرآن پڑھنے کے بعد اگر تھوڑا بہت وقت ملتا ہے تو اس میں تھوڑی سی تسبیحات پڑھ لیتا ہوں یا پھر مکان جاتے ہوئے بس میں پڑھتا ہوں۔ اسی طرح رات کو گھر واپسی پر تھوڑی بہت دیر گاڑی میں پڑھتا ہوں اور بقیہ رات کو چلتے پھرتے پوری کرنی پڑتی ہے لیکن اس طرح نہ تو پڑھنے میں لطف آتا ہے اور نہ ہی دماغ حاضر رہتا ہے۔

جواب: بغیر حضوریٔ قلب کے بھی اللہ کا نام لینا نفع سے خالی نہیں جیسے تشویش و افکار میں غفلت کے ساتھ کھانا کھانے سے خون ہی بنتا ہے اسی طرح اللہ کے نام سے روح میں نور ہی پیدا ہوتا ہے خواہ حضوریٔ قلب نہ ہو۔ آپ نے تسبیحات کی تعداد نہیں لکھی کہ کتنا پڑھتے ہیں۔ تلاوت قرآن پاک تو خود ذکر ہے اس لیے تسبیحات کی تعداد کم کر دیجیے جتنا آپ بہ آسانی کر سکیں۔ اور بجائے دو وقت کے ایک وقت کر دیجیے۔ اللہ کا نام لیجیے لطف کا انتظار نہ کریں۔ ان کا نام لینا مقصود ہے، لطف مقصود نہیں۔

۳۹۲) حال: اب کچھ دنوں سے ایک مسئلہ یہ بھی ہو رہا ہے کہ اگر میں تسبیحات پوری

کرنے کی کوشش کرتا ہوں قرآن پورا نہیں ہوتا یا اگر قرآن پورا پڑھتا ہوں تو عشاء کی قضا نمازیں ادا ہونے سے رہ جاتی ہیں۔ حضرت! مجھے ایک وقت کی تسبیحات مکمل کرنے میں پون گھنٹہ لگتا ہے اب اگر میں یہ سوچتا ہوں کہ دوکان سے واپسی کے بعد رات کو بیٹھ کر دونوں وقت کی تسبیحات ایک ہی وقت میں مکمل کرلوں تو اس میں بھی پریشانی ہوتی ہے کیوں کہ رات کو گھر واپسی پر اہلیہ جان کو آجاتی ہے کہ ہر وقت تسبیح اور قرآن لے کر بیٹھے رہتے ہو مجھے بھی کچھ وقت دو اس لیے اس کی بھی سننی پڑتی ہے۔

**جواب:** یہ کون سا دین ہے کہ بیوی سے بات چیت نہ کرو اور اس کا دل نہ بہلاؤ۔ تسبیحات کم کر دیجیے لیکن بیوی کا حق ضرور ادا کریں ایسی فقیری عنداللہ مقبول نہیں جس میں بندوں کے حقوق فوت ہوں۔ اس وقت بیوی کا دل خوش کرنا ذکر سے افضل ہے۔ قضا نماز ادا کرنا ضروری ہے تلاوت کم کر دیجیے۔

۳۹۳) **حال:** حضرت! میرے ساتھ چند ایک گھریلو مسائل کچھ اس قسم کے ہیں کہ میں باوجود خواہش کے اب تک آپ سے ملاقات نہیں کر پایا۔

**جواب:** عجیب بات ہے کہ جمعہ کی مجلس کے لیے بھی آپ کو وقت نہیں ملتا۔ خوب سمجھ لیں کہ بغیر صحبت اٹھائے دین نہیں ملتا۔ جس کو ملا ہے صحبت سے ملا ہے۔

۳۹۴) **حال:** حضرت! میری خواہش یہ ہے کہ میں جو بھی عمل کروں عین اللہ کی رضا کے مطابق ہو۔ جب بھی کچھ کرتی ہوں تو یہ خیال دل میں آتا ہے کہ صحیح بھی کر رہی ہوں یا نہیں؟ بس پھر یہ دعا کرلیتی ہوں کہ یااللہ! میرا عمل سنت نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق ہو۔

**جواب:** جس بات کے بارے میں معلوم نہ ہو علماء سے پوچھ کر عمل کرو، صرف دُعا کافی نہیں۔

۳۹۵) **حال:** اکثر یہ آیت میرے ذہن میں آتی ہے اور ڈر بھی لگتا ہے:

اَلَّذِیۡنَ ضَلَّ سَعۡیُہُمۡ فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا وَ ہُمۡ یَحۡسَبُوۡنَ اَنَّہُمۡ یُحۡسِنُوۡنَ صُنۡعًا[۱۰]

---

[۱۰] الکھف: ۱۰۴

**جواب:** یہ آیت کافروں کے لیے ہے، جب دین پر چل رہی ہو، شرک و بدعت سے دُور ہو تو ضلالت کہاں۔ ہدایت پر شکر کریں اور استقامت کی دُعا کریں۔

۳۹۶) **حال:** حضرت! کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' تقریباً پوری پڑھ لی ہے۔ اخلاق کے اعتبار سے میں یہ تو نہیں کہتی کہ میرا اخلاق بہت اچھا ہے لیکن الحمدللہ! میرے دل میں کسی کے لیے برائی نہیں ہوتی۔

**جواب:** اپنی نیکیوں پر نظر ہونے سے بہتر اپنے عیبوں پر نظر ہونا ہے۔ جو بات اپنے اندر اچھی معلوم ہو اس پر شکر کریں اور اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں، اللہ کی عطا سمجھیں۔

۳۹۷) **حال:** غیبت سے بچنے کی بھرپور کوشش کرتی ہوں نادانستگی میں ہو جائے تو ہو جائے لیکن میں دانستہ ہرگز نہیں کرتی الحمدللہ! اور اس بات پر عمل کرنے کی بھی کوشش کرتی ہوں کہ جو اپنے لیے پسند کروں وہی دوسروں کے لیے بھی، یہ کوشش کبھی ناکام بھی ہو جاتی ہے۔

**جواب:** ناکامی پر استغفار کریں اور تلافی کریں یعنی جس کی غیبت کی ہے اس کو اطلاع ہو گئی تو اس سے معافی مانگیں اور اطلاع نہیں ہوئی تو جن لوگوں کے سامنے غیبت کی ہے اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور اس کو کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔

۳۹۸) **حال:** غصہ الحمدللہ! بہت کم اور اکثر جائز بات پر ہی آتا ہے۔ حسد بھی الحمدللہ! کسی سے نہیں ہوتا، البتہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ لایعنی باتوں میں بہت پڑتی ہوں۔ لگتا ہے کہ مجھے باتیں کرنے کا بہت شوق ہے۔

**جواب:** گناہ کی بات بالکل نہ کریں لایعنی باتوں سے حتی المقدور بچیں لیکن اس زمانے میں تھوڑی سی مباح گفتگو، خوش طبعی اور تھوڑا سا مزاح صحت کے لیے ضروری ہے۔

۳۹۹) **حال:** دنیا کی محبت معلوم نہیں دل میں ہے یا نہیں۔ یعنی کوشش کرتی ہوں کسی چیز کی محبت دل میں نہ ہو۔

**جواب:** جائز دنیا کی محبت ہونا برا نہیں بس اشد محبت اللہ تعالیٰ کی ہو یہ مطلوب ہے۔ اللہ سے اشد محبت کی علامت یہ ہے کہ دنیا اسے اللہ سے غافل نہ کرے۔

۴۰۰)**حال:** دشمنی اور دوستی بھی محض اللہ کے لیے ہو بلکہ ہر عمل میں یہ کوشش کرتی ہوں جب توجہ الی اللہ زیادہ ہو تو یہ کوشش بھی زیادہ ہوتی ہے ورنہ کوشش بھی شاید نہیں ہوتی۔ الغرض اللہ کی سچی محبت اور سچا عشق اور خالص اللہ کی رضا چاہتی ہوں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اللہ کی بہت زیادہ محبت دل میں محسوس ہوتی ہے۔ پھر ہر عبادت میں بھی کچھ لذت معلوم ہوتی ہے۔ پھر یوں ہوتا ہے کہ کوئی الٹا سیدھا کام ہو جاتا ہے تو وہ بات میرے ذہن سے چپک کر رہ جاتی ہے۔

**جواب:** چپکانے کی ضرورت نہیں ایک بار دل سے توبہ کرکے مطمئن ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ انفعال سے پاک ہیں فوراً معاف فرمادیتے ہیں۔ کیفیات بدلتی رہتی ہیں کیفیات کی پروانہ کریں عبادت کیے جائیں خواہ لذت نہ آئے۔

۴۰۱)**حال:** ایک عجیب سا ڈر اس کی جگہ لے لیتا ہے اور یہ کیفیت ختم ہو جاتی ہے اور پھر ایک کام کے بعد دوسرا کام اور دوسرے کے بعد تیسرا پھر چوتھا اس طرح سب کام خراب ہوتے جاتے ہیں۔

**جواب:** یہ ضرورت سے زیادہ اپنی خطا کو اہمیت دینے کا نتیجہ ہے اور قلت معرفت کی دلیل ہے اور اس کا سبب یہ باطل خیال ہے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ مشکل سے معاف کرتے ہیں۔

۴۰۲)**حال:** کبھی خوفِ آخرت بہت زیادہ ہو جاتا ہے ہر وقت موت کا خیال سرپر رہتا ہے اتنا زیادہ کہ گھٹن سی محسوس ہوتی ہے بہت ڈر لگتا ہے کبھی تو اس کا اثر اچھا پڑتا ہے اور کبھی کوفت ہوتی ہے۔ حضرت! مشورہ فرمادیجیے ان صورتوں میں، میں کیا کروں۔

**جواب:** خوف میں اعتدال مطلوب ہے۔ اتنا خوف مطلوب ہے جو گناہ کے درمیان حائل ہو جائے اس سے زیادہ خوف مطلوب نہیں کہ آدمی پلنگ سے لگ جائے، خوف سے کانپتا رہے اور دنیا کے کسی کام کا نہ رہے۔ حدیث پاک ہے:

اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بِہٖ بَیْنَنَا وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ[۱]

---

[۱] جامع الترمذی: ۱۸۸/۲، باب من ابواب الدعوات، ایچ ایم سعید

اے اللہ! مجھے اتنا خوف دے دے جو میرے اور آپ کی نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے۔

۴۰۳) **حال:** بالکل اعتدال والی، اللہ تعالیٰ کی رضا والی زندگی چاہتی ہوں۔ نہ مجھے کوئی خوف خوشی دیتا ہے نہ اعمال کا اچھا ہونا پتا چلتا ہے۔ پتا ہی نہیں چلتا اللہ کی رضا اس میں ہے یا نہیں۔

**جواب:** جب اعمال کی توفیق ہو رہی ہے تو سمجھ لو کہ اللہ کی رضا شامل ہے ورنہ وہ توفیق ہی نہ دیتے۔ اگر عمل کرتے وقت اللہ کی رضا کی نیت نہیں کی لیکن مخلوق کی نیت بھی نہیں تھی تو یہ بھی اخلاص ہے کیوں کہ جب مخلوق نہیں تو اللہ ہی اللہ ہے، جو عمل مخلوق کے لیے نہیں وہ اللہ ہی کے لیے ہے، مطمئن رہیں۔

۴۰۴) **حال:** اکثر یہ خیال آتا ہے کہ اپنی خواہشات کو دین تو نہیں بنا دیا۔

**جواب:** یہ تو اس وقت ہوتا کہ جو خواہش مرضئ حق کے خلاف ہو اس کو دین سمجھے۔ الحمد للہ تعالیٰ! ہم لوگ اپنی خواہش پر نہیں چلتے دینِ حق پر چلتے ہیں۔

۴۰۵) **حال:** بس صراطِ مستقیم اور راہِ حق چاہتی ہوں۔

**جواب:** جس راہ پہ چل رہی ہو یہی صراطِ مستقیم ہے کیوں کہ صراطِ منعم علیہم ہی صراطِ مستقیم ہے۔

۴۰۶) **حال:** ہر وقت گمراہی اور لہو و لعب کا خیال بھی آتا ہے جیسے قرآن میں آتا ہے کہ انہوں نے اپنے دین کو لہو و لعب بنا دیا ہے۔ حضرت! آپ میری تربیت فرما دیجیے آہستہ آہستہ اتنی مضبوط فی الدین ہو جاؤں یقین ہو جائے کہ یہ کرنا چاہیے اور یوں ہی کرنا چاہیے اور ایمان کامل اور مکمل ہو جائے۔

**جواب:** دین کو جنھوں نے لہو لعب بنایا وہ یہود و نصاریٰ ہیں جنھوں نے دین میں تحریف کی۔ ہمارا اس سے کیا تعلق ہے ہم تو الحمد للہ! سچے دین پر ہیں۔ بس اپنے مربی سے پوچھ پوچھ کر عمل کرتی رہو، صحیح راستے پر رہو گی۔

۴۰۷) **حال:** آپ سے بات کرنا چاہتی ہوں تو یہ خیال آتا ہے ابھی خط جائے گا تو پھر اتنے دن میں جواب آئے گا تب تک یہ بات ممکن ہو گی یا نہیں۔ حضرت! کیا میں اس طرح کر لیا کروں کہ جو کیفیت ہو اس کو تحریر کر دیا کروں پھر جو کیفیت ہو اس کو تحریر کر دیا کروں اور جب مجھے خط پوسٹ کرنا ہو تو اس کو بھیج دیا کروں خط میں لکھ کر۔

**جواب:** ایسا ہی کرنا چاہیے۔

۴۰۸) **حال:** حضرت! پہلے بہت سی اچھی عادتیں اور تعلق مع اللہ مضبوط محسوس ہوتا تھا لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ پیچھے پیچھے جاتی جا رہی ہوں۔

**جواب:** تعلق مع اللہ محسوس ہونے پر نہیں اعمال پر موقوف ہے اگر محسوس نہیں ہوتا لیکن تقویٰ حاصل ہے تو کوئی تنزل نہیں ہے۔ تنزل گناہوں سے ہوتا ہے اور کسی چیز سے نہیں۔

۴۰۹) **حال:** فلاں باجی (معلمہ) کی صحبت سے بہت زیادہ فائدہ ہوتا تھا۔ ان کو دیکھ کر کچھ دین میں آگے بڑھ رہی تھی۔ اب باجی بھی مدرسہ چھوڑ رہی ہیں اور دوسری باجی بھی فارغ ہو رہی ہیں۔ تو جن لڑکیوں کے ساتھ رہتی ہوں لاشعوری طور پر ان کا اثر مجھ پر بہت جلدی پڑتا ہے اور پھر اس کا احساس بہت بعد میں ہوتا ہے، سوچتی ہوں الگ تھلگ رہا کروں کیوں کہ اس کے بہت فائدے ہوتے ہیں لیکن خوف ہوتا ہے کہ اُکتا نہ جاؤں اور ایسا نہ ہو کہ ہر چیز سے بالکل ہی پیچھے ہٹ جاؤں۔

**جواب:** نیک صحبت تنہائی سے بہتر ہے اور بری صحبت سے تنہائی بہتر ہے۔ کسی نیک طالبہ کو دوست بنالیں۔

۴۱۰) **حال:** بس اللہ کے لیے مجھے اللہ کی بندی بنا دیجیے۔ میری حتی الامکان مدد فرما دیجیے۔ اپنی دعاؤں میں شامل فرمالیجیے کہ اللہ رضائے دائمی، مغفرت کاملہ اور حسنِ خاتمہ سے نواز دے۔

**جواب:** جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۴۱۱) **حال:** حضرت! آپ کو اپنے حالات بتا کر دلی سکون اور خوشی محسوس ہوتی ہے اور اسی

طرح جواب پڑھ کر بھی بہت اطمینان ہوتا ہے۔ اللہ اس کو برقرار رکھے۔

جواب: ماشاء اللہ۔

۴۱۲) حال: اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے دورۂ حدیث میں قدم رکھ چکی ہوں پہلی پوزیشن اور درجہ ممتاز کے ساتھ۔ آگے مزید آپ کی دعاؤں کی ضرورت ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ اس درجے کا اور ان کتابوں کا حق ادا کرنے والا بنائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم پر عمل کی توفیق عطا فرمائیں اور قبول فرمائیں۔

۴۱۳) حال: حضرت! تقریباً دو مہینوں سے میں اپنے اندر پہلے سے بہت زیادہ تبدیلی محسوس کر رہی ہوں باعتبار اعمال کے تنزل بڑھتا جارہا ہے۔ اگرچہ معمولات پابندی کے ساتھ معمول کے مطابق ادا ہورہے ہیں۔ لیکن پہلے کی طرح فکر آخرت نہیں۔ غالباً دنیاوی کاموں کی طرف توجہ زیادہ ہوگئی ہے اور ایسے ہی فضول کاموں اور باتوں میں مشغول ہوجاتی ہوں اگرچہ ان کی طرف دلچسپی اور رغبت نہیں ہوتی۔

جواب: اگر دنیوی کاموں میں مشغولی بھی ہو لیکن گناہوں میں ابتلا نہیں ہے تو ہرگز کوئی تنزل نہیں۔ تنزل صرف گناہوں سے ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لیں۔ گناہ نہ کرنا دلیل فکر آخرت ہے۔

۴۱۴) حال: زیادتیٔ کلام کے سلسلے میں تو حضرت! بہت زیادہ پریشان ہوں۔ بہت زیادہ کوشش کرتی ہوں لایعنی باتوں سے پرہیز کرنے کی لیکن جب تک کوشش ہوتی ہے تو معاملہ پھر درست ہوجاتا ہے لیکن اس کوشش میں بھی استقامت نہیں ہوتی۔

جواب: زبان سے کوئی گناہ کی بات نہ کریں اس زمانے میں جس کو یہ بات نصیب ہوگئی سمجھ لو بہت بڑا انعام اس پر نازل ہوگیا۔ باقی لایعنی وغیرہ کی اصلاح بھی رفتہ رفتہ ہوجاتی ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سوچیں پھر بولیں۔ اگر وہ بات گناہ کی ہے تو بالکل خاموش رہیں، مباح ہے تو تھوڑی سی بول کر چپ ہوجائیں اور دین کی بات ہے تو خوب کریں۔

۴۱۵) حال: اگر دل پر خشیت طاری ہو تو ایسا کچھ نہیں ہوتا بلکہ فضولیات سے وحشت

ہوتی ہے لیکن اب دل پر خشیت کا طاری ہونا یا فکر آخرت کا ہونا یا اجتنابِ فضولیات کا ہونا یہ بھی شاذونادر ہی ہوتا ہے۔

**جواب:** خشیت اتنی مطلوب ہے جو گناہ سے روک دے۔ اس سے زیادہ مطلوب نہیں۔ ہر بات فضولیات اور لایعنی نہیں مثلاً: دل خوش کرنے کے لیے کچھ ہنسی مزاح کرلینا لایعنی نہیں، اس زمانے میں زیادہ خیال اس کا رکھو کہ زبان سے، ہاتھ سے اور جسم کے کسی اعضاء سے گناہ صادر نہ ہو۔ اس زمانہ میں جو نافرمانی سے بچ گیا بہت بڑا متقی ہے۔

۴۱۶) **حال:** ہر وقت بس خوش طبعی یعنی مذاق کی عادت بن گئی ہے۔

**جواب:** اس زمانے میں صحت کی بقا کے لیے خوش طبعی ضروری ہے اور اس میں دین کا بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ حدود کی رعایت کے ساتھ ہو۔ مذاق میں بھی اللہ سے غفلت نہ ہو نہ اتنی کثرت ہو جیسے غافلوں یا مسخروں کا شعار ہے، اور کسی کی دل شکنی نہ ہو اور جھوٹ نہ ہو۔

۴۱۷) **حال:** اپنے اوپر سزا وغیرہ بھی ہلکی پھلکی مقرر کرتی ہوں لیکن اس میں بھی مداومت نہیں ہوتی۔ بس ایک احساس ہے کہ یہ سب اچھا نہیں ہو رہا لیکن اس کے لیے کوشش میں دوام نہیں۔ حضرت! تقریباً ڈیڑھ سال سے میں اپنی اصلاح میں کوشاں ہوں اور اللہ تعالیٰ نے اس سلسلے میں میری بہت زیادہ مدد بھی فرمائی ہے لیکن اپنی کوتاہیوں اور نالائقیوں کی بنا پر اب میں دیکھتی ہوں کہ وہیں پہلی سیڑھی پر ہی قدم ہے۔

**جواب:** کیا آپ خود اپنی شیخ ہیں! سزا وغیرہ اپنی مرضی سے نہیں شیخ پر موقوف ہے۔ اپنی اصلاح کے لیے خود سزا تجویز کرنا یا شیخ کو مشورہ دینا کہ مجھے فلاں سزا دی جائے بے ادبی ہے۔ آپ کا کام اپنی حالت کی اطلاع اور شیخ کی تجویز کی اتباع ہے نہ کہ فیصلہ کرنا کہ پہلی سیڑھی ہے یا آخری۔ اپنی حقارت پیش نظر رہنا تو مطلوب ہے لیکن مایوس ہونا نادانی ہے۔

۴۱۸) **حال:** حضرت! پہلے میرے اندر یہ جذبہ بہت غالب تھا کہ ہر دوسری لڑکی سے

دل متأثر ہو جاتا اور اس کی طرف دلی میلان ہو جاتا۔ تو اس بات کے اندر اب حد درجہ کا کنٹرول میرے دل میں آ گیا تھا۔ اور اب تک بھی ایسی کوئی بات ہوتی تو میں اپنے پر قابو کر لیتی کسی سے کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ لیکن اب میں اپنے اندر دوبارہ یہی بات پاتی ہوں۔ اگرچہ کہ تعلق تو اب بھی کسی سے قائم نہیں کرتی لیکن اپنے نفس کا ذرہ برابر بھروسہ نہیں۔

**جواب:** نفس پر تو بھروسہ کرنا بھی نہیں چاہیے ہمیشہ نفس سے ہشیار رہیں اور اسبابِ گناہ سے دُور رہیں اور جس کی طرف ایک ذرّہ بھر نفس کا میلان ہو اس سے دوستی نہ کریں۔

۴۱۹) **حال:** حضرت! یوں لگتا ہے جہاں سے چلی تھی واپس وہیں لوٹتی جا رہی ہوں۔ ایسے لگتا ہے بس زندگی یوں ہی غفلت میں گزر جائے گی اور دل کبھی ماسویٰ سے خالی ہو گا ہی نہیں۔ آپ کی راہ نمائی کی ضرورت ہے۔

**جواب:** ماسویٰ کی طرف میلان ہونا ماسویٰ سے تعلق کی دلیل نہیں بلکہ اس میلان پر عمل کرنا بُرا ہے۔ میلان کے باوجود مجاہدہ کر کے اس پر عمل نہ کرنا دلیل ہے کہ دل کو ماسوی اللہ سے تعلق نہیں۔ میلان ہونے سے مایوس نہ ہوں، اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ جو اس راہ پر چل رہا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل کو ماسویٰ سے بے گانہ کر کے اور اپنے تعلق کو غالب کر کے پھر اپنے پاس بلاتے ہیں یہ ہمارے سلسلے کی برکت ہے۔

۴۲۰) **حال:** حضرت! اب تک میرے اندر جو اتنی تبدیلی آئی تھی وہ فلاں اور فلاں باجی کی صحبت کا اثر تھا۔ تو اب چوں کہ ایسی کسی بھی ہستی کی صحبت نہ میسر ہے اور نہ ایسا کوئی کردار میرے سامنے ہے تو کسی اللہ والے کی صحبت میسر نہ ہونے کی بنا پر میں پھر وہی ہوتی جا رہی ہوں آپ نے سابقہ خط میں فرمایا تھا کسی نیک لڑکی کو دوست بنالو۔ تو ایسی کوئی لڑکی نہیں ملتی سوائے ایک لڑکی کے، جو فلاں باجی کی بہن ہے اور ماشاء اللہ سے ان ہی کے نقش قدم پہ چل رہی ہے۔ لیکن چوں کہ اس کے ساتھ میرا قلبی میلان والا معاملہ ہوا تھا تو احتیاطاً نہ وہ مجھ سے اور نہ میں اس سے ملتی ہوں۔

**جواب:** اس سے ہرگز نہیں ملنا چاہیے بس شیخ کا وعظ سننا اور اس سے اصلاحی مکاتبت اور اس کی تجویزات کی اتباع اصلاح کے لیے کافی ہے۔ اتوار کے دن خواتین کے لیے وعظ سننے کا پردے سے انتظام ہے۔

۴۲۱) **حال:** اس کے علاوہ پورے مدرسے میں کوئی ہے ہی نہیں۔ اور اگر میں اللہ پر بھروسہ کرتے ہوئے قدم بڑھاؤں بھی تو وہ درجے اور عمر میں مجھ سے کچھ چھوٹی ہے تو ادب ولحاظ کی بنا پر معاملہ اس طرح نہیں ہوگا جیسا ہونا چاہیے یا ہوسکتا ہے کہ فائدہ مند ہو۔ بہر حال آپ مشورہ دیجیے کہ ان تمام حالات میں مجھے کیا کرنا چاہیے۔

**جواب:** جہاں کسی نوع کا نفسانی میلان ہو خواہ خفیف سا ہو خواہ وہم کے درجہ میں ہو وہاں ہرگز قدم نہیں بڑھانا چاہیے۔ اس سے بہتر ہے کہ تنہائی میں اپنے مربی کی کتابیں پڑھو اور اصلاحی مکاتبت کرو۔

۴۲۲) **حال:** ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' اور ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ، ان کو پڑھنے کا بوجہ پڑھائی کی زیادتی کے موقع نہیں ملتا، شاذونادر ہی پڑھنا ہوتا ہے لیکن بہر حال پڑھ لیتی ہوں۔

**جواب:** کافی ہے۔

۴۲۳) **حال:** حضرت! جب میں تنہا ہوتی ہوں تو بہت زیادہ ڈر لگتا ہے۔ رات کے وقت کمرے سے باہر بھی نہیں نکل سکتی اور تنہا کسی کمرے میں نہیں بیٹھ سکتی۔ اپنی اس فضول عادت کی وجہ سے بہت پریشانی اُٹھانی پڑتی ہے۔

**جواب:** بچپن میں اکثر مائیں بچوں کو ڈراتی ہیں وہ ڈر دل میں بیٹھ جاتا ہے حالاں کہ بچوں کو کبھی نہیں ڈرانا چاہیے۔ اب اس ڈر کو اپنی قوتِ ارادی سے رفتہ رفتہ دُور کرسکتی ہیں۔

۴۲۴) **حال:** اس کے علاوہ تنہائی میں اللہ تعالیٰ سے بھی بہت زیادہ ڈر لگتا ہے شاید گناہوں کی وجہ سے یا پتا نہیں کیوں۔ الغرض بہت زیادہ ڈرتی ہوں خواہ اُس وجہ سے خواہ اِس وجہ سے۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ کے ارحم الراحمین ہونے کا مراقبہ کریں کہ ہماری نالائقیوں کے

باوجود وہ ہم سے بے پناہ محبت فرماتے ہیں۔

۴۲۵)حال: بندہ درجہ رابعہ کا طالب علم ہے۔ بندے نے پہلی زندگی اسکول اور کالجوں میں گزاری ہے۔ تبلیغ میں چار ماہ لگانے کے بعد بندے نے مدرسہ میں داخلہ لیا، بندے کو کچھ بیماریاں لاحق ہیں جس کی وجہ سے میں بہت مشکل میں پڑا ہوں ان بیماریوں میں سے ایک یہ ہے کہ میں اپنی نظر کی حفاظت نہیں کر سکتا۔ جب بھی کوئی عورت یا بے ریش لڑکے پر میری نظر پڑتی ہے تو خواہش نفس زیادہ ہو جاتی ہے۔ شیطان مجھے گناہ کرنے پر مجبور کرتا ہے اس کے علاوہ میرا حافظہ انتہائی کمزور ہے اور جسم میں اعصابی کمزوریاں بھی ہیں لہٰذا آپ مہربانی فرما کر ان چیزوں کو مد نظر رکھ کر کوئی ایسا وظیفہ بتائیں تاکہ بندہ پڑھائی کے ساتھ ساتھ ان کو آسانی کے ساتھ کر سکے۔

جواب: یہ نفس کا دھوکا ہے کہ نظر کی حفاظت نہیں کر سکتے اور نگاہ پڑ جاتی ہے۔ حفاظت کر سکتے ہو کرتے نہیں، نظر پڑتی نہیں نظر ڈالتے ہو۔ اگر پہلی نظر پڑ بھی جائے تو اس کو پڑا نہ رہنے دو فوراً نظر ہٹالو۔ شیطان اور نفس کسی کو گناہ پر مجبور نہیں کر سکتے۔ ان کو گناہ کرانے کی اللہ نے قدرت نہیں دی یہ صرف وسوسہ ڈالتے ہیں ان کے وسوسوں پر عمل کرکے آدمی گناہ کرتا ہے۔ اگر آدمی ان کے وسوسوں پر عمل نہ کرے تو گناہ صادر نہیں ہو سکتا اور گناہ وظیفوں سے نہیں ہمت سے چھوٹتے ہیں، وظیفہ معین تو ہوتا ہے لیکن اگر آدمی ہمت نہ کرے تو وظیفہ گناہ نہیں چھڑا سکتا البتہ ذکر و وظیفہ سے دل میں نور پیدا ہوتا ہے پھر گناہ اگر ہو جائے تو دل میں اندھیرا معلوم ہوتا ہے اور توبہ کی توفیق ہو جاتی ہے لہٰذا ہمت کرو اور ٹھان لو کہ چاہے جان بھی نکل جائے تو بھی گناہ کی لذت نہیں اٹھاؤں گا اسی لذت کی وجہ سے آدمی گناہ کرتا ہے۔ جب ٹھان لوگے کہ لذت نہیں اٹھانی ہے چاہے کتنی بھی تکلیف ہو تو پھر گناہ نہیں کروگے۔ جب تقاضا دیکھنے کا ہو اس وقت مقابلہ کرنا اور نفس کے تقاضے کے خلاف کرنے سے گناہ چھوٹ جاتے ہیں۔

اگر پھر بھی کوتاہی ہو جائے تو ہر کوتاہی پر دس رکعات نفل پڑھو اور پرچہ حفاظتِ نظر روزانہ ایک بار پڑھو۔ جو ذکر بتایا گیا ہے پابندی سے کرو۔ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کی تین تسبیح روزانہ پڑھو۔

۴۲۶) **حال:** حضرت والا! میری عاشق مزاجی میں شدت اور تیزی پیدا ہو گئی۔ تھوڑا سا حسن دیکھ کر میرے دل کو پریشانی محسوس ہوتی ہے اور مدرسے میں حسین اور بے ریش لڑکے زیادہ ہیں اگر ایک طرف سے نظر ہٹالوں تو دوسری طرف نظر لگ جاتی ہے۔

**جواب:** اسی لیے اس زمانے میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں۔ اگر قدم قدم پر سانپ ہوں تو وہاں جان بچانے کے لیے جتنی احتیاط کرو گے ایسی ہی ان حسینوں سے کرو۔

۴۲۷) **حال:** اور الحمد للہ! اکثر تو نظر بچاتا ہوں لیکن ان کا اِدھر اُدھر بیٹھنا یا گھومنا پھرنا میرے دل کو مائل کرتا ہے۔

**جواب:** وہ کہاں ہیں کدھر ہیں، گوشۂ چشم سے بھی اِدھر اُدھر نہ دیکھیں، ان کی جھلک سے بھی بچیں ورنہ میلان بڑھتا جائے گا۔ ان کے اُدھر بیٹھنے اور گھومنے پھرنے کا احساس ہونا دلیل ہے کہ اس میں تجسس اور قصد شامل ہے اور گوشۂ چشم سے نفس صورت نہ سہی سراپا وقد و قامت کی جھلک دیکھ کر مزہ لیتا ہے۔ اس سے بھی احتیاط کریں اور یہ بھی نہ سوچیں کہ وہ کدھر ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا دھیان کریں کہ میرے قلب و نظر پر اُن کی نظر ہے۔ اور جسم کو بھی ایسے مواقع سے دور لے جائیں۔

۴۲۸) **حال:** جس کی وجہ سے میرا دل پریشان ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو اچانک نظر پڑتے ہی دل پر چوٹ لگتی ہے۔

**جواب:** ایسے مواقع پر نظر کو اچانک کہنے میں کلام ہے جہاں حسینوں کا ہجوم ہو وہاں بہت احتیاط سے نظر اٹھائیں، دل میں کھٹک ہو کہ کہیں میری نظر کسی پر نہ پڑ جائے، ایسی جگہ بے فکری سے نظر ڈال کر نفس سمجھتا ہے کہ یہ اچانک نظر ہے جو معاف ہے حالاں کہ ایسے موقعوں پر اچانک کا بہانہ کر کے بے احتیاطی سے قصداً نظر ڈال کر نفس اندر اندر لذت لیتا ہے۔ لہٰذا ایسے موقعوں پر نظر اٹھانے میں بھی بہت احتیاط کریں۔

۴۲۹)حال: اور ذکر کا یہ حال ہے کہ بعد نماز ظہر ذکر اللہ اور لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کرتا ہوں تو دل میں خوب مزہ آتا ہے اور اطمینان حاصل ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو دُعا کرنے کے لیے ہاتھ اٹھا کر کچھ بول نہیں سکتا ہوں اور خوب رونا آتا ہے۔

جواب: مبارک حالت ہے۔

۴۳۰)حال: ہمارے مدرسے میں باقاعدہ بزم کا پروگرام ہوتا ہے اور تقریباً مہینے میں ایک بار ہر طالب علم کی باری آتی ہے تو میں کس طریقے پر اپنی تقریر کروں کیوں کہ نہ بیان کر سکتا ہوں اور جب کرتا ہوں تو موضوع پر قابو نہیں پاتا۔

جواب: احقر کے مواعظ میں سے کوئی وعظ یاد کر کے سنا دیا کریں اور نیت اپنی اصلاح کی رکھیں۔

۴۳۱)حال: مجھے ہنسی بہت آتی ہے تو بعض اوقات خوف ہوتا ہے کہ کہیں دل سے عبادت کا نور ضایع نہ ہو جائے یا دل سخت نہ ہو جائے۔

جواب: ہنسنے سے دل کا نور ضایع نہیں ہوتا۔ غفلت کی ہنسی سے زائل ہوتا ہے۔ ہلکا سا دھیان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ہنسنے پر خوش ہو رہے ہیں جیسے ابا اپنے بچوں کو ہنستا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

۴۳۲)حال: حضرت! الحمد للہ! بد نظری نہیں کرتا ہوں اور درس گاہ میں بھی احتیاط سے بیٹھتا ہوں۔ جہاں امرد بیٹھے ہوتے ہیں اس طرف سے اگر کوئی غیر نمکین بھی آواز دیتا ہے تو اگر قریب ہو تو آنکھ نیچی کر کے جواب دیتا ہوں اور اگر دور ہو تو جواب نہیں دیتا کہ اس طرف اگر دیکھوں گا تو نظر پڑ جائے گی۔

جواب: دوسری طرف دیکھتے ہوئے جواب دیں۔ دُور سے اسے کیا معلوم ہو گا کہ کدھر دیکھ رہے ہو اس کی طرف رخ کرو، نگاہ دوسری طرف کرو اور اگر نمکین ہو تو جواب ہی نہ دیں۔

۴۳۳)حال: ساتھی کہتے ہیں کہ ہم آواز دیتے ہیں اور تو جواب نہیں دیتا اور بھی بہت کچھ کہتے ہیں اس کے بارے میں بتا دیجیے۔

**جواب:** جو واجب الاحتیاط ہیں ان کو جواب نہ دیں نہ میل جول رکھیں۔ جو واجب الاحتیاط نہیں ان کی طرف دیکھ کر جواب دے سکتے ہیں۔

۴۳۴) **حال:** حضرت! احتیاط کرتا ہوں مگر پھر بھی کبھی اچانک نظر پڑ جاتی ہے تو اس کا زہر محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** مبارک ہو، بہت اچھی حالت ہے۔

۴۳۵) **حال:** جمعہ کو چھٹی ہوتی ہے تو دل چاہتا ہے کہ دس پندرہ منٹ درود شریف پڑھ لوں بتادیں کہ کتنا، کون سا اور کیسے پڑھوں؟

**جواب:** مختصر درود صَلَّى اللهُ عَلَى النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ بھی منقول ہے۔ تین تسبیح جمعہ کے دن پڑھ لیا کریں۔

۴۳۶) **حال:** بہن اور والدہ آپ سے بیعت ہونا چاہتی ہیں۔

**جواب:** ان کو اس خط سے بیعت کر لیا۔ یہ بیعت عثمانی کہلاتی ہے یہ بھی سنت ہے۔ سبحان اللہ تین تسبیح پڑھ لیا کریں۔

۴۳۷) **حال:** عشاء کے بعد مطالعے کے لیے جب بیٹھتا ہوں تو دس منٹ کے بعد ہی نیند آنا شروع ہو جاتی ہے اگر کسی سے باتیں یا کچھ اور کام کر رہا ہوں تو پھر ساڑھے گیارہ بجے تک پتا بھی نہیں چلتا لیکن مطالعے میں نیند کے جھٹکے لگتے ہیں۔

**جواب:** معلوم ہوتا ہے نیند پوری نہیں ہوتی طالب علم کو آٹھ گھنٹہ سونا چاہیے۔ جب نیند آئے سو جائیں بعد میں مطالعہ کر لیں۔

۴۳۸) **حال:** کئی مرتبہ سونے سے پہلے کے معمولات پورے کیے بغیر سو گیا پھر جب رات کو آنکھ کھلی تو پورے کیے۔

**جواب:** صحیح۔ لیکن نیند پوری کرنا ضروری ہے۔

۴۳۹) **حال:** احقر حضرت کی مجلس میں گزشتہ دو سال سے حاضر ہو رہا ہے اور پچھلی جمعرات حضرت والا سے بیعت ہوا۔ حضرت والا کو دیکھتا ہوں تو دل خوشی سے مست ہو جاتا ہے اور ٹکٹکی باندھ کر حضرت کو دیکھتا رہتا ہوں اور اس کو اپنا نقصان

سمجھتا ہوں کہ آپ کی مجلس میں ہوں اور کسی اور کی طرف دیکھوں۔ حضرت جب کچھ ارشاد فرماتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کانوں میں رس گھل رہا ہے اور خوب مزہ آتا ہے آپ کے چہرے پر اتنا نور ہے کہ بات کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔

**جواب:** یہ تمام آثار کمال مناسبت و محبت کے ہیں جو اس راہ میں استفادے کی شرطِ اوّلین ہے۔ لیکن ٹکٹکی باندھ کر دیکھنا مناسب نہیں، کبھی دیکھیں کبھی نظر ہٹالیں کیوں کہ مسلسل دیکھنے سے دوسرے کو وحشت ہوتی ہے۔

۴۴۰) **حال:** تمام گناہوں سے حفاظت کی توفیق ہے یہ سب آپ کی صحبت کا اثر ہے حقیقت تو یہ ہے کہ میں کچھ نہیں۔

**جواب:** گناہوں سے بچنا ہی حاصل تصوف و سلوک ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

۴۴۱) **حال:** روح میں اکثر کیف و مستی محسوس کرتا ہوں بالخصوص جب حضرت والا کی مجلس سے جاتا ہوں تو سکونِ قلب محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** مبارک حالت ہے۔

۴۴۲) **حال:** نظروں کی حفاظت کو ڈیڑھ سال سے اوپر کا عرصہ ہو گیا نظر خراب نہیں کی۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔ بہت ہی دل خوش ہوا آپ پر حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے مبارک ہو۔ شکر کریں اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔ اس دور میں جس کو حفاظت نظر نصیب ہو گئی اس پر سمجھ لو فضل عظیم نازل ہو گیا۔

۴۴۳) **حال:** نامحرم قریب بھی ہو تو دل کی سوئی ہل جاتی ہے اور وہاں سے فرار میں ہی قرار پاتا ہوں۔ ٹی وی اور گانے وغیرہ سے نفرت محسوس کرتا ہوں۔ اگر بس میں یا کہیں گانا چل رہا ہو تو کانوں میں انگلیاں ڈال دیتا ہوں۔ سالگرہ اور شادی بیاہ کی تقریبات میں بھی نہیں جاتا۔

**جواب:** آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۴۴۴) **حال:** ہمارے دفتر میں ایک ہی خاتون ہیں جو ہر میٹنگ اور مجلس عام میں موجود ہوتی ہیں۔ مجلس عام میں چالیس آدمیوں میں یہ خاتون موجود ہوتی ہیں۔ اس وجہ سے

بہت پریشانی ہے۔ میں بالکل نظر بچا کر بیٹھتا ہوں اور اس عورت کو بالکل نہیں دیکھتا۔

جواب: ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا۔

۴۴۵) حال: اور کوشش کرتا ہوں کہ اس سے دُور رہوں۔

جواب: صحیح۔ یہی چاہیے۔

۴۴۶) حال: پیر و جمعہ کو رات کی مجلس میں حاضری کی توفیق ہوتی ہے۔ خط میں طوالت اور اس میں کسی بھی قسم کی بے ادبی اور گستاخی کی معافی چاہتا ہوں۔

جواب: مطمئن رہیں سب صحیح ہے۔

۴۴۷) حال: میرا باطن پاخانے کے ٹوکرے سے کم نہیں۔

جواب: اپنی حقارت حال بن جائے تو بڑی نعمت ہے، مبارک ہو۔

۴۴۸) حال: دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے تعلق مع اللہ کے مشک و عنبر سے تبدیل کر دیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ ہم کو آپ کو جملہ احباب کو تعلق مع اللہ علیٰ سطح الولایۃ الصدیقیت نصیب فرمائیں، آمین۔

۴۴۹) حال: ہر نماز کے بعد حضرت والا کے لیے دعا کرتا ہوں۔

جواب: اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے اور ظہور عاجل عطا فرمائے۔

۴۵۰) حال: اکثر احباب میں آپ کا تذکرہ چھیڑ دیتا ہوں اور خوب مزہ لیتا ہوں۔ دل حضرت کی زیارت کے لیے بے چین رہتا ہے تو قدم خود بخود گلشن کی طرف اٹھ جاتے ہیں۔

جواب: محبت شیخ مبارک ہو جو اس راہ میں ترقیات ظاہری و باطنی کی کنجی ہے۔

۴۵۱) حال: بعد از سلام میں اس گناہ کی وضاحت کرنا چاہتا ہوں جس کی وجہ سے میں عجیب خلفشار کا شکار ہوں۔ دراصل میں ایک ایسے تعلیمی ادارے میں ملازمت کرتا ہوں جہاں پر بہت سی بے پردہ خواتین بھی ملازمت کرتی ہیں، چناں چہ میری

انتہائی احتیاط کے باوجود بھی ان پر نظر پڑ جاتی ہے اگرچہ میں دوبارہ اُن کی طرف نہیں دیکھتا مگر وسوسہ بہت تنگ کرتا ہے اور اکثر مجبوراً ان سے بات کرنی پڑتی ہے۔

**جواب:** نگاہ کی بہت سختی سے حفاظت کریں۔ بات کرنا ہو تو نظر بچا کر بات کریں یا آنکھوں پر کالا چشمہ لگالیں تو نہ دیکھنے میں آسانی ہوگی اور چشمہ کے اندر دوسری طرف دیکھ کر آسانی سے بات کرسکتے ہیں۔ وسوسہ سے کوئی گناہ نہیں ہوتا بس وسوسہ پر عمل نہ کریں۔ اور رات کو آکر دو نفل پڑھ کر اللہ سے روکر یا رونے والوں کا منہ بنا کر معافی مانگیں کہ یا اللہ! نگاہ بچانے کی حتی المقدور کوشش کی ہے پھر بھی کوتاہی ہوگئی ہو اور میرے نفس نے خفیہ طور پر حرام مزہ لے لیا ہو تو اس کو معاف فرمادیجیے روزانہ اس کا معمول بنالیجیے۔ جس طرح کپڑوں کی ون ڈے سروس ہوتی ہے یہ روحانی ون ڈے سروس ہے۔

۴۵۲) **حال:** باوجود دوسری ملازمت کی تلاش کے ملازمت نہیں ملتی اور اس ملازمت کو چھوڑنا میرے لیے اور میرے گھر والوں کے لیے معاشی بحران کا سبب بنتا ہے۔ اس لیے مجبور ہوں۔ براہِ کرم میری مدد فرمائیں۔

**جواب:** جب تک متبادل ملازمت نہ ملے ہر گز اس ملازمت کو نہ چھوڑیں۔ روزانہ دو نفل حاجت کے پڑھ کر دوسری ملازمت ملنے کی دُعا کریں اور تلاش کرتے رہیں۔

۴۵۳) **حال:** غلط قسم کے وسوسوں سے بہت پریشان ہوں۔ بزرگ کہتے ہیں کہ جلدی شادی کرلینے سے آدمی کسی حد تک گناہ سے محفوظ ہوجاتا ہے (گناہ سے مراد بد نظری ہے) شادی جلدی ہوجائے یہی خواہش ہے، حضرت والا سے التماس ہے کہ میرے لیے دعا فرمائیں۔

**جواب:** شادی سے یقیناً مجاہدے میں تسہیل ہوجاتی ہے خصوصاً اس زمانے میں جتنی جلدی ہوسکے شادی کرنا تقویٰ کے حصول میں معین ہے۔ دعا کرتا ہوں۔

۴۵۴) **حال:** بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ احقر اس سے قبل خط وکتابت کرتا رہا مگر تقریباً دو ماہ ہوگئے اپنی سستی کی وجہ سے کوئی خط نہیں لکھ سکا لہٰذا براے مہربانی

کچھ اس کے متعلق راہ نمائی فرمائیے۔

**جواب:** ہر ماہ ایک خط کم از کم ضرور لکھنا چاہیے اس میں سستی نہیں کرنا چاہیے۔ سستی کا علاج چستی ہے۔

۴۵۵) **حال:** حضرت! اس سے قبل میں نے استمناء بالید سے متعلق عرض کی تھی تو الحمد للہ! اب بہت کم اس مرض کا شکار ہوں۔

**جواب:** جب تک بالکل نہ چھوٹے مطمئن نہ ہوں۔ حالت کی اطلاع اور تجویز کی اتباع کرتے رہیں۔

۴۵۶) **حال:** اِسی ہفتے میں پھر یہ گناہ سرزد ہوگیا آپ نے آٹھ نوافل کی ہدایت کی تھی الحمد للہ! اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے لیکن حضرت! کبھی کبھار شہوت کا ایسا غلبہ ہوتا ہے کہ کچھ بھی نہیں یاد رہتا بالکل جنون ساطاری ہو جاتا ہے۔

**جواب:** اس وقت تنہا نہ رہیں کسی مباح کام میں لگ جائیں یا خانقاہ آجائیں یا کسی دوست سے مباح بات چیت کرنے لگیں۔ اور ہمت سے تقاضے کا مقابلہ کریں اور ٹھان لیں کہ یہ گناہ ہر گز نہیں کرنا ہے اور گناہ میں جو تھوڑی سی لذت ہے اس لذت کو نہیں اٹھانا ہے کیوں کہ نفس اس تھوڑی دیر کی حرام لذت کی وجہ سے گناہ کرتا ہے۔ اس تقاضے کا مقابلہ کریں۔ سوائے ہمت کے گناہ چھوڑنے کا اور کوئی طریقہ نہیں۔

۴۵۷) **حال:** حضرت! مجھے اخبار میں تصویریں دیکھنے کا شوق ہوتا ہے۔ الحمد للہ نظر کی حفاظت تو حتی الامکان پوری کوشش کے ساتھ کرلیتا ہوں۔

**جواب:** اخبار ہی نہ دیکھیں، تصویر دیکھنا حرام ہے اور تصویر میں شکل دیکھنا بھی بد نظری ہے۔ جب تصویریں دیکھتے ہو تو نگاہ کی حفاظت کا دعویٰ غلط ہے۔

۴۵۸) **حال:** اور حضرت! مجھے سگریٹ پینے کی عادت ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی ہے۔ ایک دن میں دو سگریٹ پی لیتا ہوں برائے مہربانی اس کے متعلق کچھ راہ نمائی فرمادیجیے۔

**جواب:** جس طرح ہر گناہ ہمت سے چھوٹتا ہے ایسے ہی سگریٹ بھی ہمت کرنے سے

چھوٹے گی۔ جب پینے کا تقاضا ہو تو اس کا مقابلہ کرو اور ٹھان لو کہ اس کے پینے میں جو تھوڑی سی لذت تھوڑی دیر کے لیے آتی ہے اس کو ہرگز ہرگز نہیں اٹھاؤں گا اور دو سگریٹ چھوڑنا تو آسان ہے لیکن اگر نہیں چھوڑو گے تو یہ عادت کم نہیں ہو گی بڑھتی جائے گی۔

۴۵۹)حال: اور مجھے حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ سے انتہائی محبت ہے۔

جواب: محبت شیخ مبارک ہو جو کنجی ہے سلوک کے تمام مقامات کی۔

۴۶۰)حال: حضرت! مجھے اس محبت کے باوجود بھی حضرت سے ایک خوف سا محسوس ہوتا ہے اور حضرت والا دامت برکاتہم سے کوئی بات کہہ نہیں سکتا یہ ایک میرے دل میں پریشانی ہے اس کے متعلق کچھ ہدایت فرما دیجیے۔

جواب: یہ تو اچھی بات ہے۔ دل میں شیخ کی عظمت ہونے کی دلیل ہے۔ زبانی نہ کہہ سکیں تو خط لکھ دیا کریں اور مجلس میں زیادہ آیا کریں اور بالفرض کچھ بھی نہ کہہ سکیں تب بھی کوئی نقصان نہیں۔

## بے سوالی بھی خالی نہ جائے گی

طلب پر اللہ تعالیٰ ضرور فضل فرماتے ہیں۔

۴۶۱)حال: آخر میں اللہ تعالیٰ حضرت والا کو ہماری عمر نصیب فرمائے۔ اور حضرت کو صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ نصیب فرمائے اور اللہ تعالیٰ ہم سب کو دونوں جہاں دے دے، آمین۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے یہاں کوئی کمی نہیں ہے کہ کسی کی عمر لے کر دوسرے کو دیں لہٰذا اللہ آپ کو بھی عمر دراز مع عافیت عطا فرمائے اور ہمیں بھی۔

۴۶۲)حال: میں میڈیکل کا طالب علم ہوں۔ عمر ۲۲ سال ہے اور سات سال سے آپ کی مجالس میں حاضر ہونے کی توفیق حاصل ہو رہی ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسانِ عظیم ہے کہ میرے دل میں آپ سے محبت اور عقیدت میں روز بروز اضافہ ہی ہوا چلا جا رہا ہے۔
ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ مجھ میں حسد کی بیماری تو ہے ہی لیکن حسد کی ایک

ایسی قسم بھی میرے میں موجود ہے جس سے مجھے خود شرم آتی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر میں کسی اپنے دوست کو دین کے کسی بھی معاملے میں اپنے سے آگے بڑھتا ہوا دیکھ لوں تو بس میری خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ دوست مجھ سے دین میں نیچے چلا جائے۔ میں اس برائی کے علاج کے لیے اپنے آپ سے کہتا ہوں کہ ''اگر وہ دوست آگے نکل گیا ہے تو تم بھی اللہ کی مکمل فرماں برداری کرکے اس سے آگے نکل جاؤ۔'' چناں چہ میں دین میں اس دوست سے آگے نکل جانے کے لیے مزید کوشش شروع کردیتاہوں اور گناہوں سے مزید احتیاط کرتاہوں۔ لیکن دوست کو نیچا کرنے کی خواہش دل میں ہی رہتی ہے یہاں تک کہ اگر وہ دوست اپنی کسی غلطی سے دین میں مجھ سے پیچھے ہوجائے تو دل کو بڑی خوشی محسوس ہوتی ہے اور دل کہتاہے کہ ''واہ! دین پر تو بس ہم ہیں، اور کوئی ہمارے مقابلے کا ہے ہی نہیں۔'' اُمید ہے کہ علاج تجویز فرمائیں گے۔

**جواب:** دین میں آگے نکلنے کی خواہش تو محمود ہے لیکن دوسرے کے دینی زوال کی تمنا انتہائی مذموم اور خطرناک ہے۔ اندیشہ ہے کہ ایسے شخص کو محروم کردیا جائے کیوں کہ کسی کے دینی زوال یا گناہ میں دیکھ کر خوش ہونا گناہ ہے اور ایسا شخص خود فاسق ہوگیا کیوں کہ فقہ کا مسئلہ ہے کہ فسق سے راضی ہونا فسق ہے اور کفر سے راضی ہونا کفر ہے۔ توبہ کریں اور محسود کے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا کریں کہ اس کی نعمت میں اور اضافہ فرمادیں اور اس کو اور زیادہ دین دار اور اللہ والا بنادیں۔ اور اس کو ولایت صدیقیت کا مقام عطا فرمائیں۔ اپنے دوستوں میں اس کی تعریف کریں اوراپنی حقارت اور اس کی برتری کا ذکر کریں، ملاقات کے وقت سلام میں پہل کریں، سفر پر جائیں تو اس سے ملاقات کرکے اور دُعا کرا کے جائیں، اور واپسی پر بھی ملاقات کریں اور اپنی اصلاح کی دُعا کرائیں۔ کبھی کبھار ہدیہ دیں خواہ بالکل معمولی ہو۔

۴۶۳) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم! مصروفیت کی وجہ سے کافی دن خانقاہ نہ آسکا جس کی وجہ سے گناہوں کی بیماریاں بڑھ گئیں۔

**جواب:** خانقاہ آنے کی ایسی پابندی کریں جیسے کھانے کی کرتے ہیں کہ ایک وقت کا ناغہ بھی گوارا نہیں ہوتا۔ ورنہ روح میں ضعف آجائے گا جس کا نتیجہ ارتکاب معاصی ہے۔

۴۶۴) **حال:** لیکن جیسے ہی حضرت والا دامت برکاتہم کا خط ملا تو ہوش ٹھکانے آگئے۔ پرچہ ''حفاظت نظر'' پڑھ رہا ہوں اور الحمد للہ حضرت والا کی دعاؤں سے کافی فائدہ ہوا لیکن کبھی کبھار اچانک بد نظری ہو جاتی ہے جس سے پریشان ہو جاتا ہوں۔

**جواب:** ہر بد نظری پر بیس رکعات پڑھیں۔ اور خوب الحاح وزاری ورنہ رونے والوں کا سا منہ بنا کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

۴۶۵) **حال:** میری ذمہ داری ایسی ہے کہ مجھے تقریر کرنی ہوتی ہے۔ بیانات بھی کرتا رہتا ہوں۔ لوگ بہت عزت کرتے ہیں جب کبھی بیان کرتا ہوں تو دل میں خیالات آتے ہیں کہ لوگ میری تقریر پر واہ واہ کریں اور ریاکاری پیدا ہونے لگتی ہے اور اپنے آپ کو دین دار سمجھنے لگتا ہوں اس کا علاج بھی فرمادیں۔

**جواب:** اپنے عیوب کو سوچا کریں کہ خالی تقریر سے کیا ہوتا ہے اگر میرے عیب ان پر ظاہر ہو جائیں تو لوگ کتنا ذلیل سمجھیں گے۔ نفس سے کہیں کہ یہ اللہ کی ستّاری ہے کہ تیرے عیب اللہ نے چھپا لیے اور نیکیوں کو ظاہر کردیا۔ لوگوں کی واہ واہ سے کیا ہوتا ہے اگر اللہ تعالیٰ قبول نہ کریں تو یہ واہ واہ کس کام کی لہٰذا ایسی فانی اور خیالی چیز کی کیا طلب کرنا۔ سوچیں کہ جب موت آئے گی تو نہ میں رہوں گا نہ مخلوق رہے گی نہ واہ واہ کرنے والے رہیں گے، قبر میں میں تنہا ہوں گا۔ لہٰذا وہاں کی فکر کرو۔ مخلوق میں عزت حاصل کرنے کی تمنا چھوڑ دو۔

۴۶۶) **حال:** اس کے علاوہ شہوت کا غلبہ رہتا ہے ذرا سے برے خیالات آتے ہیں تو ذہن برائی میں پڑ جاتا ہے۔

**جواب:** شہوت کے تقاضوں پر عمل نہ کریں، خیالات آئیں تو ان میں مشغول نہ ہوں کسی کام میں لگ جائیں۔

۴۶۷) **حال:** اور غصہ بھی بہت آتا ہے حضرت والا دامت برکاتہم کے مواعظ پڑھتا ہوں

تو بہت فائدہ ہوتا ہے لیکن بعد میں پھر وہی کیفیت ہوجاتی ہے، حضرت والا دامت برکاتہم کی دعاؤں کا طلب گار ہوں۔

**جواب:** پرچہ ’’اکسیر الغضب‘‘ روزانہ ایک بار پڑھیں۔ اور جس پر غصہ کیا ہے اگر تنہائی میں کیا ہے تو تنہائی میں اس سے معافی مانگیں اور سب کے سامنے غصہ کیا ہے تو سب کے سامنے معافی مانگیں۔

۴۶۸) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم! تقریباً ڈھائی ماہ بعد خط لکھ رہا ہوں وجہ یہ تھی کہ ماہ رمضان کے بعد خانقاہ آنا چھوڑ دیا تھا جس سے گناہوں کے امراض بڑھ گئے تھے اور بد نظری شدت سے ہونے لگی اور غیبت بھی ہونے لگی اس وجہ سے خط نہ لکھ سکا کہ کس منہ سے حضرت والا دامت برکاتہم کو مطلع کروں۔

**جواب:** خانقاہ میں حاضری روح کی غذا ہے اور جب روح کو غذا نہ ملے گی تو کمزور ہوجائے گی تو جو گناہ ہوجائے کم ہے لہٰذا پابندی سے ہر ہفتہ آنا لازم کرلو۔ اور کیسی ہی حالت ہو آنے سے اور اطلاع حال سے نہ شرماؤ۔ اس طرح شیطان مربی سے دور کرنا چاہتا ہے۔

۴۶۹) **حال:** لیکن گزشتہ دنوں حضرت والا دامت برکاتہم کی محفل میں آیا تو دل کی کیفیت بدل گئی اور اب تمام گناہوں کا ڈٹ کر مقابلہ کررہا ہوں اور ہر اتوار کو گیارہ بجے دن والی محفل میں آنے کی پابندی کررہا ہوں۔

**جواب:** جس طرح جسم کو وقت پر غذا دینے کا اہتمام کرتے ہو اسی طرح روح کی غذا کی فکر کرو۔ ورنہ اس کے نقصان کا مشاہدہ کرچکے ہو۔

۴۷۰) **حال:** بد نظری سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں اور بد نظری پر نفلیں بھی ادا کررہا ہوں لیکن پھر بھی بد نظری ہوجاتی ہے۔

**جواب:** بیس رکعات ہر غلطی پر پڑھیں پھر بھی غلطی ہو تو ہر بد نظری پر پچاس روپیہ صدقہ کریں۔

۴۷۱) **حال:** ہر وقت ذہن میں گندے خیالات آتے ہیں حتیٰ کہ نماز اور دوسری عبادات میں بھی یہ خیالات آتے ہیں جس سے بہت پریشان ہوں۔

**جواب:** خیالات آنا گناہ نہیں ان میں مشغول ہونا گناہ ہے۔ نماز میں دل کو اللہ کے سامنے حاضر کردیں اور بار بار یہ عمل دہراتے رہیں اور خارج نماز میں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۴۷۲) **حال:** اور بعض اوقات معمولات یومیہ میں دل نہیں لگتا اور سستی ہوتی ہے۔

**جواب:** دل لگنا فرض نہیں لگانا فرض ہے اور سستی کا علاج چستی ہے۔

۴۷۳) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم! خانقاہ میں رہنے کی کیا ترتیب ہوتی ہے کتنا عرصہ دینا پڑتا ہے۔

**جواب:** زندگی میں ایک بار کم از کم چالیس دن لگانا چاہیے اور پھر گاہ بگاہ وقتاً فوقتاً حاضری دیتے رہیں، مقامی لوگ کم از کم ہر ہفتہ آتے رہیں، جن کو شدید محبت ہے روزانہ آئیں۔ جتنا گُڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہو گا۔

۴۷۴) **حال:** میرے معمولات میں ایک تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور اللہ اللہ اور استغفار اور درود شریف ہے لیکن بعض دفعہ سستی یا کسی اور وجہ سے معمولات کا ناغہ بھی ہو جاتا ہے اور ایک سپارہ اور مناجات مقبول کی منزل بھی معمولات میں ہیں لیکن ان کا بھی ناغہ ہو جاتا ہے۔ اور مناجات تو تقریباً ۲/۳ مہینے سے بالکل ہی چھوٹی ہوئی ہے۔

**جواب:** جس دن کوئی عذر ہو تو معمولات کی تعداد کم کردیں لیکن ناغہ نہ کریں جتنا ہو سکے کرلیں۔

۴۷۵) **حال:** حضرت والا! احقر پر ایک آزمائش بہت سخت ہے وہ یہ کہ مدرسے کے طلباء اور درجے کے ساتھی سب بہت عزت کرتے ہیں اور حضرت! صوفی صاحب اور حضرت کہہ کر پکارتے ہیں اور اساتذہ تک اکرام سے پیش آتے ہیں یہاں تک کہ ایک کتاب سراجی ختم ہوئی تو استاد نے فرمایا کہ کلاس میں یہ بزرگ ہے اس سے دُعا کرالو۔ حضرت! بہت راہ نمائی کی ضرورت ہے میں کیا کروں۔

**جواب:** شکر کریں کہ اللہ کا احسان ہے (دل میں سوچیں) کہ اللہ نے میرے عیوب کو چھپا دیا اور نیکیوں کو ظاہر فرما دیا اگر اللہ تعالیٰ میرے عیوب کو ظاہر کردیں تو مخلوق

بجائے حضرت حضرت کہنے کے مجھ پر تھوکے۔ دوسرے تعریف کریں تو شکر کریں لیکن خود کو قابل تعریف نہ سمجھیں۔ پچھلے خط میں جو علاج تجویز کیا گیا تھا اس کی اطلاع کیوں نہیں کی کہ اتباع کی توفیق ہوئی یا نہیں؟

۴۷۶) **حال:** حضرت اقدس! آپ نے فرمایا تھا کہ جو عبادات واجبہ ہیں ان میں اگر کمی ہے تو اس کا علاج ہمت ہے۔ ہمت کرکے نفس کو عبادت پر جمائیں۔ نفس کو ڈرانے کے لیے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کریں۔ نفس کو عبادت پر جمایا ہے اور نفس کو ڈرانے کے لیے آخرت کے عذاب کا مراقبہ کیا ہے صرف دو دن ناغہ ہوا ہے۔ حضرت اقدس! پچھلا جو خط لکھا ہے اس میں یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ نفس پر جو سزا شیخ تجویز کرے اس پر عمل کریں۔

**جواب:** مثلاً نفس کو عبادت پر جمانے کے لیے یا کسی گناہ کے علاج کے لیے شیخ نوافل بتائے یا مال خرچ کرنے کے لیے کہے یا کوئی اور مشورہ دے غرض اس کے مشورے پر عمل کرے۔

۴۷۷) **حال:** حضرت اقدس! میں بولتی بہت ہوں، میں اپنے آپ سے عہد کرتی ہوں کہ اب کم بولوں گی مگر جب باتیں کرنے لگتی ہوں تو بھول جاتی ہوں اور میرا زیادہ وقت اس میں ضایع ہو جاتا ہے آپ میری اصلاح فرمائیں۔

**جواب:** اکثر خاموشی اختیار کریں، بہت ضروری بات ہو تو بولیں اور تھوڑی سی بات کرکے خاموش ہو جائیں اور اکثر پڑھنے لکھنے میں یا کام میں مشغول رہیں اکثر خاموش رہنے میں تکلیف تو ہوگی اور یہ نفس کی سزا ہوگی پھر بے سوچے سمجھے غیر ضروری بات سے احتیاط کی توفیق ہوگی۔ لیکن تھوڑی سی خوش طبعی اور ہنسنے بولنے میں مضایقہ نہیں بلکہ اس زمانے میں صحت کے لیے ضروری ہے۔ بس گناہ کی بات زبان پر نہ لائیں۔

۴۷۸) **حال:** حضرت! آپ نے بندی ناچیز کو زبان درازی کرنے پر کہا تھا کہ جس پر زیادتی ہو اس سے معافی مانگیں تو حضرت! ایک دو دفعہ معافی مانگ لی جس کے بعد اب بالکل ہی زبان درازی نہیں کرتی ہوں کیوں کہ معافی مانگنا نفس پر گراں گزرتا

ہے۔

جواب: اسی لیے معافی مانگنے کو بتایا ہے۔ اس علاج پر عمل پیرا رہو۔

۴۷۹) حال: حضرت! بدگمانی کرنے پر آپ نے کہا تھا کہ نفس سے کہنا کہ بدگمانی کرنے پر آخرت میں دلیل شرعی کا سوال ہوگا تو حضرت! یہ سوچتی ہوں تو کچھ دیر کے لیے بالکل ہی بدگمانی نہیں ہوتی لیکن بعد میں پھر پہلے کی طرح بدگمانی ہوتی ہے لیکن پہلے سے کم ہوتی ہے۔

جواب: جب بھی ہو دلیل شرعی کے مطالبے کا سوچیں اور نفس سے کہیں جس سے بدگمانی کر رہا ہے وہ ایسے نہیں ہیں تو ہی خراب ہے اور تجھے اپنا چہرہ اس کے آئینہ میں نظر آرہا ہے جیسے ایک حبشی نے آئینہ دیکھ کر کہا تھا کہ اے آئینے تو کتنا بدصورت ہے۔

۴۸۰) حال: اور بدگمانی کرنے پر یہ سوچنا کہ آخرت میں دلیل شرعی کا سوال ہوگا، کبھی اس کا نفس پر کچھ اثر نہیں ہوتا ہے۔

جواب: دوسرا مراقبہ بھی کریں جو اوپر لکھ دیا گیا اور ایک منٹ اس کی سزا کا مراقبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب کتنا شدید ہے لہٰذا نافرمانی کرکے خدا کا غضب مول لینا کہاں کی عقلمندی ہے۔

## ان محترمہ کے والد محترم کا خط

۴۸۱) حال: حضوروالا! میں اس بچی کا والد ہوں بینک میں ملازم ہوں خدا گواہ ہے کہ بینک کی ملازمت سے دل ناخوش ہے اور ضمیر ملامت کرتا ہے، ہر نماز میں خدا تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ رزق حلال نصیب فرمادے۔ ملازمت اس وقت مجبوری کی حالت میں چھوڑ نہیں سکتا کیوں کہ میری عمر باون سال ہے سات لڑکیاں چھ معصوم لڑکے ہیں اور گھر بنانے کے لیے بینک سے قرض لیا ہے۔ اب تقریباً آٹھ، دس لاکھ روپے بینک کا قرض دار ہوں اور میرا گھر اور گھر کے کاغذات بینک کے پاس رہن جمع ہیں، قانونی Mortgage ہیں اگر بینک کا قرض ادا نہیں کرتا تو بینک مکان کو فروخت کرکے ہم لوگوں کو دربدر کردے گا۔ ہر نماز میں اللہ تعالیٰ سے رو رو کر دعا

کرتا ہوں کہ کوئی ذریعہ نکال دے اور اس سودی کاروبار سے خدا مجھے اور دیگر مسلمانوں کو پناہ دے، آمین۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ سے اسی طرح رو رو کر مانگتے رہیں اور دوسری ملازمت یا ذریعۂ معاش تلاش کرتے رہیں جب تک دوسرا ذریعہ نہ ملے اس وقت تک ملازمت ترک نہ کریں۔ توبہ استغفار کرتے رہیں اور حلال رزق اللہ سے مانگتے رہیں۔ قرض پر سود بڑھتا رہے گا لہٰذا اس لعنت سے بچنے کے لیے مکان بیچ کر قرض ادا کر دیجیے اور کرائے کے مکان میں رہ لیجیے۔ دُنیا کی زندگی چند روزہ ہے آخرت کی زندگی دائمی ہے وہاں کے عذاب سے بچنے کی زیادہ فکر کرنی چاہیے۔

۴۸۲) **حال:** خدا گواہ ہے اب بھی رو رو کر لکھ رہا ہوں باون سال کی عمر میں اب نوکری بھی کہیں نہیں ملتی، رمضان شریف کے مہینے میں تنخواہ لے کر کسی غیر مسلم سے قرض لے کر رقم تبدیل کرکے گھر کا خرچہ چلایا تاکہ کچھ دل کو سکون ملے اور کچھ اطمینان رہے۔ اکثر کوشش کرتا ہوں کہ رقم تبدیل کرکے قرض لے کر گھر کا خرچہ چلاؤں پھر تنخواہ سے دوبارہ قرض ادا کردوں لیکن اس دور میں روز روز کوئی قرض بھی نہیں دیتا اس لیے پیسے تبدیل کرنا بھی مشکل ہو رہا ہے۔

**جواب:** قرض لے کر چند گھنٹوں میں ادا کر دیں۔ مفتی عبدالرؤف صاحب دارالعلوم کراچی سے رجوع کریں اور یہ بھی لکھیں کہ بینک میں کیا کام کرتے ہیں۔

۴۸۳) **حال:** اللہ تعالیٰ نے تین مرتبہ حج کی سعادت نصیب فرمائی۔ کعبۃ اللہ شریف اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ مجھ پر رحم فرما دے۔ اللہ مجھے سود کا کاروبار کرنے سے بچادے، آمین ثم آمین۔

**جواب:** آمین۔ دل و جان سے دُعا ہے۔

۴۸۴) **حال:** مجھے معلوم ہے کہ سود پر اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے۔ شرمسار ہوں مجبور ہوں خدا کی قسم! رو رو کر حالِ دل لکھ رہا ہوں میرے لیے نجات کی دعا کریں اور کوئی راستہ بتادیں مہربانی ہوگی۔

**جواب:** یہ شرمساری اور ندامت مبارک ہو، ندامت اللہ تعالیٰ کو پسند ہے جب دل سے نادم ہیں، حلال رزق کے لیے دُعا اور کوشش کررہے ہیں۔ اللہ کی رحمت سے اُمید ہے کہ ان شاء اللہ! فضل خاص ہوگا۔ قرض کے متعلق جو مشورہ دیا ہے ہمت کرکے اس پر عمل کریں۔

۴۸۵) **حال:** عرض یہ ہے کہ بندے کو ٹی وی دیکھنے کی بیماری کا علاج بتادیجیے۔

**جواب:** اگر ٹی وی آپ کی ملکیت ہے تو گھر سے نکال دو۔ اگر آپ کا نہیں ہے تو پکا ارادہ کرو کہ نہیں دیکھنا ہے۔ ٹھان لو کہ ٹی وی نہیں دیکھنا چاہے جان چلی جائے کتنا ہی دل چاہے نہ دیکھو۔ جب ٹی وی کا وقت ہو مناسب ہے کہ اس وقت کسی نیک دوست کے پاس چلے جاؤ اور دو منٹ اللہ کے عذاب کو یاد کرو اس مراقبے سے دل میں اللہ کا خوف آئے گا۔ ہمت کرو، گناہ کا علاج بجز ہمت اور کچھ نہیں۔ ٹی وی کے نقصانات پر ایک رسالہ بھی ہے کتب خانے سے خرید لو چند صفحات روزانہ پڑھ لیا کرو۔

۴۸۶) **حال:** حضرت والا! احقر نے تقریباً چار ماہ پہلے حضرت والا کو خط لکھا تھا جس کے جواب میں حضرت والا نے غصہ، تکبر اور بدگمانی کا علاج تجویز فرمایا تھا۔ احقر نے چند دنوں تو بڑے اہتمام کے ساتھ اس پر عمل کیا تو الحمد للہ! بہت نفع ہوا، لیکن اس کے بعد اپنی غفلت کی وجہ سے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا جس سے بری خواہشوں میں اضافہ ہوگیا اور تکبر و غصہ کے ساتھ ساتھ بغض و عداوت بغیر کسی سبب کے پیدا ہوگیا۔ کئی مرتبہ خط لکھنے کا ارادہ کیا لیکن توفیق نہیں ہوئی اب الحمد للہ! توفیق ہوئی تو دوبارہ لکھ رہا ہوں۔

**جواب:** بے فکری سے اصلاح نہیں ہوتی کہ کبھی خیال آگیا تو لکھ دیا اور پھر غافل ہوگئے جس طرح جسمانی مرض کا علاج اہتمام سے ڈاکٹر سے کراتے ہو کم سے کم اتنا اہتمام بھی روحانی بیماریوں کے علاج کا نہیں کرتے تو اصلاح کیسے ہوگی؟ پابندی سے مجلس میں شرکت اور اصلاحی مکاتبت ضروری ہے اس کے بغیر اصلاح کا خواب دیکھنا نادانی ہے۔

۴۸۷)حال: حضرت والا! نماز میں خشوع و خضوع نہیں ہوتا۔

جواب: دل کو بار بار اللہ کی طرف متوجہ کرتے رہیں یا ہر ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں یا ہر رکن میں یہ سوچیں کہ مجھے اب اسی رکن میں رہنا ہے مثلاً: قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے رکوع میں سوچیں کہ رکوع ہی میں رہنا ہے وغیرہ۔ان تینوں طریقوں میں سے جو طبیعت کو اچھا لگے اس پر عمل کریں۔

۴۸۸)حال: اور اگر کسی کی طرف دیکھتا ہوں تو اکثر بُرے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

جواب: نامحرم عورت یا لڑکے کی طرف دیکھتے ہو؟ یہ دیکھنا حرام ہے۔ نہیں دیکھو گے تو برے خیالات نہیں آئیں گے۔

۴۸۹)حال: جوابی خط موصول ہوا، بے حد خوشی ہوئی۔ حضرت! میں آج کل بہت پریشان ہوں جس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ہر وقت یہ وسوسہ آتا ہے اور محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر کبر اور ریا کا مادّہ ہے اور جب بھی یہ وسوسہ آتا ہے یا محسوس ہوتا ہے تو دل کو بہت قلق ہوتا ہے اور پریشانی کی وجہ یہ ہے کہ میں سوچتا ہوں کہ کہیں یہ خبیث بیماریاں میرے اندر نہ ہوں اور یہ بیماریاں کہیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے میں حائل نہ ہوں، مجھے بتائیے کہ میں کیا کروں۔

جواب: قلق اور پریشانی کی کیا بات ہے جب کہ ہر بیماری کا علاج منجانب اللہ بتا دیا گیا ہے اور اہل اللہ سے تعلق روحانی بیماریوں کے علاج کے لیے ہی تو کیا جاتا ہے اور اپنے آپ کو سمجھنا چاہیے کہ میں سب سے برا ہوں، تمام عیوب کا مجموعہ ہوں فَلَا تُزَكُّوٓا اَنۡفُسَكُمۡ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اپنے آپ کو پاک اور مقدس مت سمجھو، اپنے کو گناہوں سے پاک کرنا فرض ہے لیکن پاک سمجھنا حرام ہے۔ روحانی بیماریوں کا علاج حصولِ رضائے الٰہی کا ذریعہ ہے۔

۴۹۰)حال: حضرت والا! ایک اور سوال ہے کہ کیا میں چلتے پھرتے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا وِرد کر سکتا ہوں؟

جواب: کر سکتے ہیں لیکن بقدرِ تحمل، خانقاہ سے پرچہ ”معمولات برائے سالکین“

حاصل کرلیں اور اس پر عمل کریں۔

۴۹۱)حال: مثال کے طور پر مسجد جاتے وقت یہ ورد اور اس کے علاوہ یہ کہ جو میں چوبیس گھنٹے میں ایک دفعہ کرتا ہوں یعنی جو ایک تسبیح پڑھتا ہوں کیا اس کے علاوہ چلتے پھرتے پڑھ سکتا ہوں؟

جواب: اس زمانے میں بوجۂ ضعف ذکر زیادہ نہیں بتایا جاتا، جو بتا دیا گیا وہی کافی ہے زیادہ اہتمام گناہوں سے بچنے کا کریں کیوں کہ ولایت کثرت ذکر پر نہیں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

۴۹۲)حال: حضرت اقدس دامت برکاتہم کی خواہش پر اخبار پڑھنا چھوڑ دیا ہے تاکہ نہ رہے بانس نہ بجے بانسری، ورنہ نامحرم کی تصاویر دیکھنے سے آنکھیں باز نہیں آتی تھیں مگر حضرت اقدس کے حکم پر فیصلہ کرلیا ہے کہ جان جاتی ہے تو جائے گناہ کر کے اپنے مالک کو ناراض نہ ہونے دوں گا، ان شاء اللہ۔

جواب: ماشاء اللہ، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ بہت دل خوش ہوا۔

۴۹۳)حال: حضرت اقدس!! اللہ علیم بذات الصدور جانتا ہے کہ اس وقت کرۂ ارض پر موجود افرادِ انسانیت میں سب سے زیادہ محبت حضرت اقدس دامت برکاتہم سے ہے۔

جواب: آپ کی محبت سے دل بے حد مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس محبت لِلّٰہِیْ کے ثمرات اپنے شایانِ شان بہ شکل قرب خاص و ولایت خاصہ، ولایت صدیقیت نصیب فرمائیں، آمین اور جانبین کو سایۂ عرشِ الٰہی بروزِ محشر نصیب فرمائیں، آمین۔

۴۹۴)حال: اس لیے جو حکم فرمائیں گے، یہ غلام تعمیل کرے گا۔ ان شاء اللہ!

جواب: ماشاء اللہ! سلوک میں یہی مطلوب ہے۔

۴۹۵)حال: بس مجھے میرے رب سے ملا دیجیے۔

جواب: اللہ تعالیٰ اپنے چاہنے والوں کو محروم نہیں فرماتے، مطمئن رہیں۔

## ان عالم صاحب کا دوسرا خط

۴۹۶)**حال:** اللہ کریم سے سے اپنے آقا و مولیٰ حضرت اقدس کے لیے بڑے اہتمام کے ساتھ بسا اوقات باقاعدہ صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر دعا کرتا ہوں کہ صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے رکھے اور کم از کم میں اپنی زندگی میں حضرت اقدس کو غمزدہ نہ دیکھوں اور حضرت اقدس دامت برکاتہم خوش و خرم رہیں۔

**جواب:** جزاک اللہ خیراً۔ آپ کی دعاؤں کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

۴۹۷)**حال:** غلام کی زندگی آقا کی صحت و خوشی ہی سے وابستہ ہے۔

**جواب:** آپ کی تواضع اور محبت سے بہت دل خوش ہوا مبارک ہو اہل محبت کی یہی شان ہے۔

۴۹۸)**حال:** حضرت اقدس دامت برکاتہم کے مبارک الفاظ ''آپ کی محبت سے دل بے حد مسرور ہوا'' سے مجھے اتنی خوشی ہوئی کہ جب بھی ان مبارک الفاظ کی زیارت کرتا ہوں تو بے ساختہ فرطِ محبت سے آنسو آنکھوں میں اتر آتے ہیں، وجہ معلوم نہیں۔

**جواب:** یہ سب محبت کے آثار ہیں۔ مبارک ہو۔

۴۹۹)**حال:** ویسے حضرت اقدس دامت برکاتہم کی توجہ خاص کا فیضان ہے کہ میں سوتے وقت ادعیہ ماثورہ سے فراغت کے بعد سونے تک دل میں اللہ اللہ کا ورد کرتا رہتا ہوں یا زبان سے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ وَسَاوِسَ قَلْبِیْ خَشْیَتَکَ وَ ذِکْرَکَ وَاجْعَلْ ھِمَّتِیْ وَھَوَایَ فِیْمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی کا ورد کرتا رہتا ہوں۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۵۰۰)**حال:** حضرت اقدس دامت برکاتہم کی توجہ خاص کا فیضان ہے کہ الحمد للہ! ثم الحمد للہ! مصائب کے باوجود میرے دل میں اس کا ذرّہ بھی افسوس نہیں ہوا بلکہ پتا نہیں کیوں دل میں ایک گونہ اطمینان ہے کہ میرا اللہ مجھ سے محبت کرتا ہے۔ وہ جو بھی فیصلہ فرمائیں گے میری بہتری کے لیے فرمائیں گے، جب کہ میری طبیعت میں عجلت بہت ہے، مگر دل میں سکون رہتا ہے۔

**جواب:** بہت مبارک حالت ہے، عطائے نسبت مع اللہ کی علامت ہے، ماشاء اللہ۔

۵۰۱)**حال:** حضرت اقدس دامت برکاتہم سے معذرت خواہ ہوں کہ شاید میں نے خط بہت طویل تحریر کردیا۔ وجہ یہ ہے کہ میرا دل کرتا ہے کہ میں اپنے آقا و مولیٰ سے زیادہ سے زیادہ باتیں کروں۔

**جواب:** مطمئن رہیں، طول زلف محبوب کہیں بار خاطر ہوتا ہے؟

۵۰۲)**حال:** بڑی مشکل سے اپنے قلم کو روک لیتا ہوں۔

**جواب:** مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے آپ کو محبت بھرا دل عطا فرمایا ہے۔

۵۰۳)**حال:** حضرت اقدس دامت برکاتہم سے گزارش ہے کہ حضرت کا غلام ہوں، غلام کو بڑی بے تکلّفی کے ساتھ حکم فرمایا کریں۔ ان شاء اللہ! جان کی بازی لگا کر تعمیل کروں گا۔

**جواب:** اپنے مربی سے ایسا تعلق کلید مقامات سلوک ہے۔

۵۰۴)**حال:** اتنے اچھے محسن آقا کی ناقدری سے اللہ تعالیٰ محفوظ فرمائے۔ یارب العالمین حضرت اقدس دامت برکاتہم کی شفقت و محبت کو دیکھتے ہوئے بار بار دُعا کی درخواست کرنے سے بھی شرم آتی ہے مگر اس کے بغیر چارہ بھی تو نہیں کہ کہاں جاؤں۔ ایک ہی دَر سے وفا کریں گے، ان شاء اللہ۔

**جواب:** شرم کی کیا بات ہے۔ دل و جان سے دُعا کرتا ہوں۔

## ایک طالب علم کا خط

۵۰۵)**حال:** ایک طالب علم جو شدید عشق مجازی میں مبتلا ہوگئے تھے اور قریب تھا کہ گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوجائیں ان کے خط کے جواب میں حضرت والا نے یہ والا نامہ ارسال فرمایا جو قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے۔ اس کے کچھ عرصے بعد ان کا دوسرا خط آیا جس میں تحریر تھا کہ حضرت والا کے ارشادات پر عمل کی برکت سے اُن کو عشق مجازی سے نجات مل گئی۔

**جواب:** برخوردار سلّمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آپ نے جو لکھا ہے کہ میں نے کئی جگہ سے علاج کرایا لیکن نفع نہیں ہوا تو اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص دوا بھی کھاتا رہے اور ساتھ ساتھ زہر بھی کھاتا رہے تو نفع کیا خاک ہو گا۔ اگر آپ واقعی اپنی اصلاح چاہتے ہیں اور اس ذلت اور عذاب سے نکلنا چاہتے ہیں جس میں مبتلا ہیں اور ابھی تو دیر نہیں ہوئی ہے ورنہ امردوں سے عشق ایسی خطرناک بیماری ہے جو دنیا میں بھی ذلیل ورسوا کر دیتی ہے اور آدمی منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتا اور آخرت میں دردناک عذاب الگ ہے، العیاذ باللہ۔ اور ایسے ایسے مصائب آتے ہیں جو احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتے۔ لہٰذا اگر دنیا و آخرت کی بربادی سے بچنا چاہتے ہو تو اس لڑکے سے عیناً قلباً اور قالباً مشرق و مغرب کی دوری اختیار کرو۔ آپ نے لکھا ہے کہ اب وہ آپ کے ساتھ منسلک ہے پھر بتایئے کیسے نفع ہو گا؟ ہوشیار ہو جاؤ! اگر آپ اس کے قریب رہے تو ایک دن منہ کالا ہو کر رہے گا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا [۱۲] یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں ان کے قریب بھی مت جاؤ۔ لَا تَقْرَبُوْا یہ اللہ کا لَا ہے جو اس لَا کو ہٹائے گا اور تَقْرَبُوْا ہو گا، وہ تَفْعَلُوْا ہو کر دنیا و آخرت میں ذلیل ہو جائے گا۔ لہٰذا ہمت کر کے پہلا کام یہ کیجیے کہ اس امرد کو اپنے سے بہت دُور کر دیجیے۔ اگر وہ آپ کے ساتھ رہتا ہے تو استاد سے کہہ کر اس کو دوسرے کمرے میں منتقل کرا دیجیے اور اس کے ساتھ لڑائی کر لیجیے۔ اس کو دو چار ایسی سخت باتیں کہیے جس سے اس کو آپ سے نفرت ہو جائے اور پھر کبھی آپ کے پاس نہ آئے بلکہ ایسے موقع پر دو چار گالی دینا جائز ہے کیوں کہ یہ گالی اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے ہے اور ایسا کرنے میں چاہے آپ کو کتنی ہی تکلیف ہو، چاہے جان نکل جانے کا خطرہ ہو اس غم کو برداشت کیجیے اللہ کے لیے۔ دل اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کے لیے بنایا ہے ان ہگنے موتنے، گلنے سڑنے والی لاشوں کے لیے نہیں بنایا۔ ذرا سوچو کہ کتنی خبیث جگہ پر اپنی جوانی کو ضایع کرنا چاہتے ہو جہاں سے گو نکلتا ہے۔ کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ہمیں اس لیے پیدا کیا ہے کہ ہم مقامِ گو پر

---

[۱۲] البقرۃ:۱۸۷

اپنی زندگی کے قیمتی ایّام ضایع کردیں۔ جس ایک سانس میں آدمی اللہ کو یاد کرکے اللہ والا بن کر فرشتوں سے افضل ہو سکتا ہے ان قیمتی سانسوں کو گو کے مقام پر وقف کرکے خدا کا غضب مول لینا کتنا کمینہ پن ہے۔ جو آنسو اللہ کے لیے نکلیں وہ اتنے قیمتی ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو قیامت کے دن شہیدوں کے خون کے برابر وزن فرمائیں گے اور جو آنسو آپ مرنے والی، سڑنے والی لاش کے لیے بہارہے ہیں یہ گدھے کے پیشاب سے زیادہ بے قیمت ہیں کیوں کہ ان آنسوؤں سے اللہ تعالیٰ کا غضب خریدنے کا سامان ہو رہا ہے۔

لہٰذا اس لڑکے سے فوراً الگ ہو جائیے، اس کو دوسرے کمرے میں منتقل کرادیجیے یا آپ کسی دوسرے مدرسے میں داخلہ لے لیجیے۔ اس کے باوجود اگر مبتلا ہونے کا خطرہ ہے تو علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اور خدا کے غضب اور نافرمانی سے بچنا فرضِ عین ہے لہٰذا فرضِ عین کے لیے فرضِ کفایہ کو ترک کیا جائے گا۔ پس خدا کے غضب سے بچنے کے لیے اگر تعلیم بھی چھوڑنا پڑے تو کوئی حرج نہیں، اس شہر کو چھوڑدو، مدرسہ کو چھوڑدو، گھر واپس چلے جاؤ کیوں کہ خدا کو راضی کرنا اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا مقصد حیات ہے۔ اب اگر شیطان کہے کہ اس کے بغیر تم مر جاؤ گے تو اس سے کہہ دو کہ ہم مرنے ہی کے لیے پیدا ہوئے ہیں، جس موت سے میرا خدا راضی ہو جائے اس موت پر میں سینکڑوں زندگیاں قربان کرنے کے لیے تیار ہوں، کیوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں مَنْ عَشِقَ وَكَتَمَ وَعَفَّ ثُمَّ مَاتَ فَهُوَ شَهِيْدٌ جس کو کسی سے عشق ہو گیا یعنی دل غیر اختیاری طور پر کسی پر آگیا لیکن اس نے اس کو چھپایا، اس محبوب سے اظہار عشق بھی نہیں کیا اور عفیف و پاک دامن رہا اور اس مجاہدے سے اگر مر گیا تو وہ شہید ہے۔ سبحان اللہ! کتنی بڑی بشارت اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے والوں کو اور ان مردہ لاشوں کے عشق سے بچنے والوں کو دی جارہی ہے۔

اور اگر آپ یہ چاہتے ہیں کہ بس کوئی وظیفہ ایسا بتادیا جائے کہ آپ پڑھتے رہیں اور اس محبوب کے بھی ساتھ رہیں اور اس لعنت و عذاب عشق مجازی سے بھی نجات پاجائیں تو یہ ناممکن ہے۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو اللہ تعالیٰ فَلَا تَقْرَبُوْهَا کیوں نازل

فرماتے۔ پہلے لَا اِلٰہَ سے تمام بتانِ مجازی اور غیر اللہ کی نفی فرمائی گئی ہے اس نفی کے بعد اِلَّا اللہُ کا نور حاصل ہو گا۔ نفی پہلے ہے اثبات بعد میں ہے۔ لہٰذا تمام وظائف واذکار اس وقت مفید ہوں گے جب قلباً و قالباً آپ اس سے مشرق و مغرب کا بعد اختیار کریں۔ اللہ نے ہر انسان کو ہمت و ارادہ عطا فرمایا ہے اس کو استعمال کیجیے۔ اگر انسان میں یہ ہمت عطا نہ فرماتے تو اللہ تعالیٰ یہ حکم نہ دیتے کہ ان سے بچو۔ تقویٰ کا حکم دلیل ہے کہ ہمارے اندر ہمتِ تقویٰ موجود ہے کیوں کہ اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہیں کہ تقویٰ کی طاقت نہ دیں اور حکم فرمادیں۔ پہلے تقویٰ کی ہمت و طاقت وصلاحیت عطا فرمائی ہے پھر اِتَّقُوا اللہَ کا حکم دیا ہے۔ لیکن ہم اپنی ہمت کو استعمال نہیں کرتے ورنہ اسی ہمت سے انسان پہاڑوں کو کاٹ دیتا ہے اور شیطان جو یہ ڈراتا ہے کہ مر جاؤ گے تو یہ بھی اس کا دھوکا ہے۔ کوئی مرتا نہیں ہے بس نفس کو تکلیف ہوتی ہے۔ چند دن مجاہدہ کرنے سے وہ جاتی رہے گی اور پھر قلب کو ایسا سکون عطا ہو گا جو بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا۔ ذرا ہمت کر کے تو دیکھیے پھر آپ دیکھیں گے کہ کیا انعام ملتا ہے اور اگر نفس کے کہنے میں آکر آج الگ نہ ہوئے تو یہ بات ڈائری میں نوٹ کر لو کہ ایک دن جب اس کی شکل بگڑ جائے گی تو خود اس سے بھاگو گے اور وہ لڑکا بھی تم سے نفرت کرے گا کیوں کہ عشق مجازی کا انجام بغض وعداوت ہے لیکن اس وقت کا بھاگنا اللہ کے یہاں مقبول نہ ہو گا کیوں کہ اب اللہ کے لیے نہیں بھاگے بلکہ نفس کے کہنے ہی سے عاشق ہوئے تھے اور اب نفس کے کہنے ہی سے بھاگ رہے ہو۔ اگر شباب حُسن و عشق کے وقت اللہ کی محبت میں اللہ کے حکم کی وجہ سے بھاگتے تو یہ فرار عند اللہ محبوب ہوتا اور اللہ تعالیٰ اپنی آغوش قرب میں لے لیتے۔ لہٰذا ابھی وقت ہے کہ اللہ کے خوف سے اس سے علیحدگی اختیار کر کے اللہ تعالیٰ کی ولایتِ عُلیا سے مشرف ہو کر عیش جاودانی حاصل کر لو، دنیا میں ہی جنت کا مزہ پاؤ گے جیسا کہ خواجہ صاحب فرماتے ہیں ؎

میں دن رات رہتا ہوں جنت میں گویا

مرے باغ دل میں وہ گلکاریاں ہیں

دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو عشق مجازی کے عذاب سے محفوظ رکھیں۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ عشق مجازی عذابِ الٰہی ہے۔ پرچہ ''علاج عشق مجازی'' مرسل ہے روزانہ ایک بار پڑھیں۔

## ایک طالبہ کا اصلاحی خط

۵۰۶) **حال:** حضرت! جب میں قضا نماز پڑھنا شروع کرتی ہوں تو ابتدائی ایک، دو یا تین نمازیں تو تقریباً صحیح دھیان سے پڑھ لیتی ہوں پھر بعد میں بغیر توجہ کے نماز ادا ہوتی ہے تو ایسی صورت میں مجھے پڑھنا موقوف کر دینا چاہیے یا دھیان پیدا کرنے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے۔

**جواب:** ہرگز موقوف نہ کریں بس بار بار دل کو اللہ کی طرف متوجہ کرتی رہیں جب دل اِدھر اُدھر چلائے جائے پھر اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کر دیں۔ حضوری فرض نہیں احضار فرض ہے۔ نماز میں دل لگانے کا دوسرا طریقہ یہ ہے ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں، تیسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکن میں اس رکن کی طرف متوجہ رہیں مثلاً قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے، رکوع میں سوچیں کہ مجھے رکوع ہی میں رہنا ہے، سجدہ میں سوچیں کہ سجدہ ہی میں رہنا ہے۔

۵۰۷) **حال:** اپنی استانی کو دیکھ کر میں نے کھانے پر کچھ کنٹرول کر لیا تھا اور کچی پیاز کھانا بھی ان کو دیکھ کر ترک کر دیا تھا۔ لیکن اب میری سابقہ عادت حد سے زیادہ کھانے پینے کی دوبارہ لوٹ آئی۔ بازاری اشیاء کھانا شروع کر دیں۔ کھانے پینے کے متعلق آپ ایک ایسی بات فرما دیجیے جس سے میں کسی قسم کے تردد میں نہ رہوں۔

**جواب:** حضرت حکیم الامّت مجدد الملّت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اِس زمانے میں قلت طعام کا مجاہدہ کم کر دیا گیا ہے کیوں کہ اب صحتیں پہلے جیسی نہیں ہیں۔ اگر کھانا بہت کم کر دیا تو صحت کمزور ہو جائے گی، فرض بھی خطرے میں پڑ جائیں گے۔ اس لیے معدے میں دو ایک لقمہ کی جگہ چھوڑ دیں اور کھانے میں اس سے زیادہ

کمی نہ کریں۔ کھانا کوئی گناہ نہیں ہے، اس نیت سے کھائیں کہ صحت اچھی ہو گی تو عبادت کر سکیں گے لیکن ایسا بھی نہ ہو کہ ہر وقت لذیذ کھانوں کے چکر میں ہی رہیں۔ اچھا مل جائے شکر کر کے کھا لیں اور یہ نیت رکھیں کہ کھانے سے صحت اچھی ہو گی تو زیادہ عبادت کروں گی۔

۵۰۸) حال: حضرت! میں نے اقوال سلف میں پڑھا تھا کہ کسی بزرگ کا قول تھا کہ آج کل حلال ملنا مشکل ہے۔ لہٰذا حالت اضطرار میں مضطر کو کھانا چاہیے کہ اگر وہ کھانا حرام ہے تو عند اللہ مواخذہ نہ ہو گا اس لیے کہ وہ مضطر ہے۔ تو حضرت! اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے تو بہت ہی زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے جو میرے لیے تو ناممکن ہی ہے۔

جواب: اسی لیے بغیر شیخ کی اجازت کے کوئی کتاب نہ پڑھیں۔ پہلے بزرگوں کے مجاہدات اِس زمانے کے لیے نہیں ہیں۔ اس زمانے میں فتویٰ پر ہی عمل ہو جائے تو سمجھ لو اس کو بڑا تقویٰ حاصل ہے۔ آپ صرف اپنے شیخ کی یا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابیں پڑھیں۔

۵۰۹) حال: حضرت! میں آپ سے بہت زیادہ معافی کی خواستگار ہوں اس قدر طویل خط لکھنے پر مجھے معاف فرما دیجیے گا۔ حضرت! میرا صرف یہ خط طویل ہو گا برائے مہربانی اس کو قبول فرمالیجیے۔ حضرت! میں بہت زیادہ پریشان تھی میرا ذہن پتا نہیں کن کن خیالات میں پھنسا ہوا تھا۔ اور میں کسی سے بات بھی نہیں کر سکتی تھی۔ لیکن حضرت! جو باتیں میں نے لکھیں نہ میرا ارادہ ان کو لکھنے کا تھا نہ میرے وہم و گمان میں تھا کہ میں یہ باتیں لکھوں گی۔ میں نے دُعا کی کہ یا اللہ! جو میرے حق میں بہتر ہے میری راہ نمائی اسی طرح کر دیجیے۔

جواب: اچھا کیا کہ حال لکھ دیا لیکن جو مشورہ شیخ دے اس پر عمل کرو ورنہ اس کے خلاف کرنے میں کوئی فائدہ نہیں ہو گا کہ یہ راستہ اتباع کا ہے۔

۵۱۰) حال: حضرت! جب میں کوئی بات آپ کو لکھنا چاہتی ہوں تو مجھے خیال آتا ہے کہ کس طرح بات کروں؟ حضرت نہ مجھے جانتے ہیں نہ ماحول کو نہ میرے ارد گرد کے

حالات کو تو حضرت کیا میں ان سب باتوں کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اپنا مسئلہ مختصراً لکھ دیا کروں۔ اکثر میرے ساتھ یہ معاملہ ہوتا رہتا ہے۔

**جواب:** جو سمجھ میں آئے لکھ دیا کریں، جو بات ضروری ہو لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

۵۱۱) **حال:** حضرت! اگر میں کوئی بات کرنا چاہوں تو باجی یعنی اپنی استانی سے کرلیا کروں مجھے بہت سہولت رہتی ہے۔ اور کبھی میں بہت زیادہ پریشان ہوتی ہوں تو میرے لیے بہت ضروری ہو جاتا ہے کہ میں بات کرلوں اور حضرت! باجی میرے مزاج کو بہت اچھی طرح جانتی ہیں۔ اس لیے ان کے بتائے ہوئے طریقے سے میرے لیے بہت آسانی رہتی ہے۔ حضرت! میں بطورِ خاص اس لیے پوچھ رہی ہوں کہ سابقہ خط میں آپ نے فرمایا تھا کہ اپنی باطنی حالت اچھی ہو یا بری اپنے شیخ کے علاوہ کسی کو نہیں بتانی چاہیے۔ حضرت! اس سے کیا مراد ہے۔

**جواب:** مرض ڈاکٹر کو بتا کر اس سے علاج کرایا جاتا ہے نہ کہ ہر ایک سے۔ اسی طرح شیخ کو اپنی باطنی حالت بتا کر اس کا علاج معلوم کیا جاتا ہے۔

۵۱۲) **حال:** حضرت! میرے ساتھ یہ ایک مسئلہ ہوا جس کی وجہ سے میں ذہنی طور پر انتہائی الجھی ہوئی ہوں اس لیے آپ سے رابطہ کیا۔ حضرت جیسا کہ میرے سابقہ خطوط میں میری استانی صاحبہ کا تذکرہ ہوتا رہا ہے جن کے تعاون سے مجھے بے حد فائدہ ہوتا رہا اور دین اور اللہ تعالیٰ سے وابستگی ہوئی۔ میرے دل میں باجی کے لیے بہت زیادہ عقیدت و احترام ہے۔ اور حضرت! میں باجی سے اپنے اس تعلق کو اپنے لیے ایک بہت بڑی سعادت سمجھتی ہوں۔ اسی طرح چند اور طالبات کا بھی یہی معاملہ ہے۔ اب حضرت! مسئلہ یہ ہے کہ باجی نے ہم سے رفتہ رفتہ تعلق ختم کیا اور انتہائی شدت اور سختی کے ساتھ اس بنا پر کہ یہ تعلق نفس کے لیے تھا۔ حضرت! جب مجھے یہ بات معلوم ہوئی تو میں نے بہت شکر ادا کیا کہ اچھا ہوا کہ دنیا میں ہی پتا چل گیا۔ اور یہی کیفیت میری رہی۔ پھر میرے ذہن میں یہ سوال آیا کہ اتنا عرصہ جو میں باجی کے پاس جاتی رہی اس دوران جو کچھ کیا، کیا وہ سب ضایع ہو گیا؟

**جواب:** کیوں ضایع ہو گا جب کہ آپ کے تعلق میں اخلاص تھا۔

۵۱۳) **حال:** حضرت! لیکن اب بھی میرے دل میں باجی کے لیے بہت زیادہ محبت اور عقیدت ہے کیا وہ میرے لیے یا باجی کے لیے ضرر رساں ہے کیوں کہ باجی کی ایک دوسری شاگرد جو با اعتبارِ تقویٰ کے باجی کے ہی مثل ہے اُنہوں نے مجھے بتایا کہ باجی کو نقصان پہنچتا ہے جسمانی طور پر بھی اور روحانی طور پر بھی۔ حضرت! نقصان پہنچنے سے کیا مراد ہے؟

**جواب:** اس کی تحقیق کی کیا ضرورت ہے۔ انہوں نے اپنے نفس میں کوئی بات محسوس کی ہو گی جو رضائے الٰہی کے مطابق نہ ہو گی تو یہ اقدام کیا۔ یہ اُن کے تقویٰ کی دلیل ہے۔

۵۱۴) **حال:** حضرت! میں نے اس بات پر کہ یہ تعلق نفس کے لیے ہے یا اس میں نفس شامل ہے صرف باجی کے کہنے پر یقین کیا ہے ورنہ خود میرا دل اس بات کو تسلیم نہیں کرتا، یا پھر مجھے امتیاز ہی نہیں ہے کہ یہ اللہ کے لیے ہے اور یہ نفس کے لیے۔ حضرت! خط لکھنے کی وجہ صرف یہ ہے کہ آپ مجھے بتائیں کہ نفس کے لیے محبت سے کیا مراد ہے یا نفس کے شامل ہونے سے کیا مراد ہے اور اس کا امتیاز مجھے کس طرح ہو گا کیوں کہ یہ معاملہ تو آیندہ بھی ہو سکتا ہے۔

**جواب:** مرغوباتِ طبعیہ غیر شرعیہ کا نام نفس ہے یعنی وہ باتیں جو نفس کو اچھی لگتی ہیں اور نفس کسی بھی درجے میں ان سے محظوظ ہوتا ہے لیکن اللہ اس سے خوش نہ ہو۔ اس کے مختلف درجات ہیں۔

۵۱۵) **حال:** حضرت! باجی کی ایک شاگردہ نے مجھ سے کہا کہ مجھے لگتا ہے کہ تم باجی کے ساتھ مخلص تھیں۔ اور خود باجی کا بھی یہی گمان ہے جس کا اظہار اُنہوں نے اس شاگردہ سے کیا تھا۔ حضرت! یہ بات میرے لیے انتہائی خوشی کا باعث تھی۔ لیکن اُنہوں نے کہا ہے کہ پھر بھی میں اپنے دل میں باجی کے خیال تک کو جگہ نہ دوں۔ ان کا کہنا ہے کہ باجی کی طرف سے نفس شامل تھا۔ تو باجی نے فرمایا کہ ایسا تعلق جس کی بنیاد

نفس پر ہو اس کا قطع کرنا بہتر ہے۔

جواب: لہٰذا ان کا آپ سے تعلق رکھنا جائز نہیں تھا۔ یہ قطع تعلق ان کے تقویٰ کی دلیل ہے۔

۵۱۶) حال: حضرت! اگرچہ میں باجی سے اور باجی مجھ سے ظاہراً کوئی بھی تعلق نہیں رکھتی لیکن اس کے باوجود باطنی طور پر میرا باجی سے جو تعلق ہے اگر وہ رہے تو اس میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

جواب: جب آپ کا نفس اس میں شامل نہیں تو آپ کے لیے حرج نہیں لیکن چوں کہ اُن کے لیے نقصان دہ ہے اس لیے ان کے پاس آپ کا جانا جائز نہیں۔

۵۱۷) حال: باجی سے محبت و عقیدت کی وجہ سے ہر بات میں مجھے وہ یاد آتی ہیں۔ ایسی صورت میں ان کا خیال قطعاً ذہن سے نکال دینا کافی دشوار ہے۔ حضرت! میری مدد فرمائیں اور نفس کے حوالے سے مکمل تفصیلات سے آگاہ فرمائیں۔

جواب: نفس کا خوب گہرا جائزہ لیں کہ ان کی شکل و صورت یا کسی ادا سے نفس کسی درجے میں خوش تو نہیں ہوتا۔ اگر نفس کی شمولیت نہیں تو ان کا خیال آنا آپ کو مضر نہیں۔

## ایک اور طالبہ کا اصلاحی خط

۵۱۸) حال: حضرت صاحب! میرے دل میں بار بار یہ بات آرہی ہے کہ یہ لوگ کہہ رہی ہیں کہ میرا تعلق (استانی اور طالبہ سے) نفس کے لیے تھا اسی لیے دونوں کا نقصان ہوا، مگر حضرت! اللہ گواہ ہے کہ میرے دل میں اُن کو دیکھتے ہوئے یا اُن کے پیچھے بھی کوئی گندا خیال نہیں آیا۔ میں نے کبھی ان کی خوبصورتی کے بارے میں بھی نہیں سوچا نہ کوئی غلط بات سوچی۔ اور اگر شروع میں میں نے نفس کے لیے تعلق رکھا بھی تھا تو میں نے کتنی بار اپنے ہر ہر گناہ کی معافی مانگی ہے اس گناہ کو بھی جس کو میں جانتی تھی اور اس سے بھی جس کو نہیں جانتی تھی میں نے ہر گناہ سے توبہ کی ہے، حضرت! اس میں تو یہ گناہ بھی تو آیا ہو گا۔ کیا اللہ نے یہ گناہ معاف نہیں کیا ہو گا اور پھر میں نے ہر ہر بار اللہ کے لیے ان دونوں سے تعلق رکھنے کی نیت کی۔ کیا میری نیت کا کوئی اعتبار

نہیں۔ حضرت! میرے دل میں بار بار یہ بات آرہی ہے کہ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے سے کفر وشرک کو بھی معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت! کیا میرا گناہ کفر وشرک سے بھی بڑا ہے کہ توبہ سے معاف نہیں ہوگا؟ اور ابھی بھی میں توبہ کرکے دوبارہ نیت کررہی ہوں میں اب اُن دونوں کے ساتھ اللہ کے لیے تعلق رکھوں گی پہلے جو بھی تھا وہ ہوگیا اب اللہ کے لیے ہے۔ حضرت! اس توبہ اور نیت کے بعد بھی حالات ٹھیک نہیں ہورہے ہیں کیوں؟ حضرت! مجھے شدید ضرورت ہے راہ نمائی کی۔

**جواب:** توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں لیکن اگر شروع میں کسی سے نفس کے لیے تعلق تھا تو اس سے اللہ کے لیے تعلق آیندہ نہیں ہوسکتا، کیوں کہ آیندہ گناہ سے بچنے کے لیے اس سے دُور رہنا ضروری ہے ورنہ میل جول سے غیر شعوری طور پر پھر نفس شامل ہوجائے گا لہٰذا اگر کسی وقت بھی کسی کے حسن وخوبصورتی وغیرہ کی وجہ سے تعلق تھا تو اس سے علیحدہ رہو۔ اب اس سے ہمیشہ احتیاط کرنی پڑے گی۔ لہٰذا جب شروع میں نفس کے لیے تعلق رہا ہے تو دل سے یہ خیال نکال دو کہ آیندہ تعلق اللہ کے لیے ہوسکتا ہے۔

۵۱۹) **حال:** حضرت! اب اس پورے واقعے کو دو ماہ ہوچکے ہیں اس کی وجہ سے کافی دن تو روتے گزر گئے، میں نے باجی اور دوسری طالبہ کے پاس جانا بالکل چھوڑ دیا مگر اب میری زندگی بہت عجیب سی ہوگئی ہے آہستہ آہستہ کرکے وہ تمام گناہ جو میں اِن لوگوں کی صحبت میں رہ کر چھوڑ چکی تھی۔ وہ سب میں نے دوبارہ شروع کردیے ہیں۔ رفتہ رفتہ مجھ سے تہجد کی نماز چھوٹ گئی اور کبھی پڑھتی ہوں تو مزہ بھی نہیں آتا اتنی کوشش کرتی ہوں مگر رونا نہیں آتا، دس منٹ میں تہجد اور دُعا وغیرہ سب کرکے سو جاتی ہوں۔ جو میرے معمولات تھے، تین تسبیحات، مناجات مقبول، پُرسکون خشوع وخضوع والی نمازیں سب چیزیں ختم ہوگئیں۔ بالکل بھی دل نہیں لگتا زبردستی دل لگانے کی کوشش کرتی ہوں تو بالکل اُکتا جاتی ہوں پھر چھوڑ کر پرانے والے ایک گناہ میں مشغول ہوجاتی ہوں دل میں احساس ہوتا رہتا ہے کہ یہ گناہ ہے مگر اس لیے کرتی ہوں کہ اگر وہ گناہ نہ کروں تو باجی یاد آتی ہیں ان کی باتیں یاد آتی ہیں اس سے

بچنے کے لیے ذکر اللہ کرتی ہوں تو ذکر میں دل نہیں لگتا اس لیے گناہ کرنا شروع کر دیتی ہوں اور یہ گناہ یہ ہے کہ جو کچھ میں پہلے فلمیں، ڈائجسٹ وغیرہ پڑھ چکی تھی ان کو اپنے ذہن میں لا کر نئے نئے قصّے کہانیاں سوچتی رہتی ہوں اور نامحرموں کا خیال دل میں لاتی ہوں۔ حضرت! اس گناہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔ یہ میں نے پہلے بھی آپ کو لکھا تھا آپ نے علاج یہ بتایا تھا کہ جب خیال آئے کسی مباح کام میں مشغول ہو جاؤں یا آپ کا کوئی وعظ پڑھوں۔ حضرت! میں نے یہ بھی کر کے دیکھا، مگر میں مباح کام کرتے ہوئے بھی ذہن میں لاتی ہوں اور کوئی کتاب پڑھتے ہوئے میرا ذہن اسی گناہ کو کرتا رہتا ہے، یہ گناہ باجی کی صحبت میں رہ کر چھوڑ دیا تھا مگر اب باجی نے چوں کہ ہمیں چھوڑ دیا ہے اس لیے میں دوبارہ یہ گناہ کرنے لگی ہوں، آپ بتائیں میں کیا کروں؟ حضرت! میرے دل میں پہلے ہر وقت ایک درد سا رہتا تھا اللہ کو پانے کا اور کوشش کے باوجود اللہ کے قرب سے محروم رہنے کا درد اور دل میں ہر دم حسرتیں رہتی تھیں یہ سب کچھ مجھے بہت اچھا لگتا تھا میں نماز میں بیٹھی ہوتی کتنی کتنی دیر روتی رہتی تھی مگر اب جلدی جلدی نماز پڑھ کر وہاں سے بھاگ جاتی ہوں اور اکثر تو نماز کے دوران ہی اُسی گناہ میں مشغول رہتی ہوں۔

**جواب:** دوبارہ گناہ کرنے لگنا دلیل ہے کہ یہ تعلق نفس کے لیے تھا۔ اگر کسی سے اللہ کے لیے تعلق ہوتا ہے تو اس کی جدائی سے آدمی گناہ نہیں کرتا کیوں کہ اس سے تعلق اللہ کے لیے تھا اور گناہ سے اللہ ناراض ہوتا ہے لہٰذا وہ کسی حال میں اللہ کو ناراض نہیں کر سکتا۔ شیخ کا بھی انتقال ہو جاتا ہے تو کیا مریدین گناہ کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال سے زیادہ غمناک واقعہ کیا ہو سکتا ہے؟ لیکن صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس غم کو برداشت کیا اور اللہ کو راضی رکھا، لہٰذا ہوشیار ہو جاؤ یہ نفس کا بہت بڑا دھوکا ہے۔ باجی تو تمہاری شیخ بھی نہیں ہیں، اُن کے دُور ہو جانے کا بہانہ بنا کر نفس گناہ کرا کے اللہ سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اگر اللہ مطلوب ہے تو ہمت کر کے اعمالِ سابقہ شروع کرو خواہ دل لگے یا نہ لگے، مزہ آئے یا نہ آئے رونا نہ آئے تو رونے والوں کا منہ بنا لینا کافی ہے۔ اعمال مطلوب ہیں کیفیات مطلوب نہیں۔ اور غیر اللہ کا خیال دل

سے نکال دو۔ گناہوں سے بچنا فرض ہے ورنہ اللہ کو نہیں پا سکتی۔

۵۲۰) **حال:** حضرت! آخر میں درخواست کرتی ہوں کہ مجھے نئے سرے سے لائحۂ عمل بتائیے کہ نئی زندگی کی ابتدا کیسے کروں اور نئی عمارت میں بنیاد کس چیز کی رکھوں، اس عمارت کو شروع کیسے کروں؟

**جواب:** جو بتا دیا گیا اس پر عمل کریں، ہمت کر کے گناہوں کو چھوڑ دو جو دوبارہ کرنے لگی ہو۔ اگر اللہ مطلوب ہے تو اللہ کو راضی کرنے کے اعمال کرو۔ مخلوق کی خاطر اللہ کو چھوڑتی ہو اس سے زیادہ حماقت اور کیا ہو گی۔

۵۲۱) **حال:** حضرت! میں اسی سال جامعہ...سے درس نظامی پڑھ کر فارغ ہوئی ہوں اور اب جامعہ... میں پڑھا رہی ہوں۔ حضرت! میرے لیے دعا کیجیے گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے موت تک دین کا کام خلوص نیت کے ساتھ لے، آمین۔

حضرت! میں آج کل بہت زیادہ پریشان ہوں اور میں نے اپنا پورا مسئلہ گزشتہ خطوط میں بھی لکھا تھا اور ان کا جواب بھی آیا تھا لیکن جوابات کے باوجود میں اپنی موجودہ حالت سے بہت پریشان ہوں۔ مسئلہ تو وہی میرا اور میری معلمہ کے ساتھ تعلق کا ہے کہ ان کے ساتھ میرا تعلق کیسا ہے۔ آپ نے فرمایا تھا کہ خود اپنا جائزہ لو، تعلق شروع ہونے کی بالکل ابتدا میں جو نیت تھی اسی کا اعتبار ہو گا، بعد میں اللہ کے لیے تعلق کی نیت کا اعتبار نہیں ہے۔ حضرت! آپ کے فرمان کے مطابق میں نے اپنا پورا جائزہ لیا، ہر ہر پہلو سے سوچا مگر مجھے ذرّہ برابر کوئی بات سمجھ نہیں آئی آخر کار میں نے تھک کر یہ بات سوچنا ہی چھوڑ دی۔ اب میرا اُن معلّمہ کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں۔ لیکن حضرت میری موجودہ حالت بہت خراب ہے۔ جس کی وجہ سے میں اور بھی پریشان ہوں۔ حضرت! میرا کسی قسم کی عبادت کرنے کو دل نہیں چاہتا ہے میں بہت مشکلوں سے فرض پڑھتی ہوں۔ یہاں تک کہ اکثر و بیشتر ظہر اور عشاء کی آدھی نماز پڑھتی ہوں اور پہلے میں تہجد بہت پابندی سے پڑھتی تھی، اب تو مشکل سے ہفتے دو ہفتے میں ایک بار پڑھتی ہوں اور مذکورہ معلمہ چوں کہ بہت زیادہ نیک تھیں اس لیے ان کی صحبت میں رہتے ہوئے میرے لیے تمام وظائف بہت آسان تھے۔

حضرت! اس وقت میری کیفیت بھی بہت اچھی رہتی تھی میرے اندر طلب ہی طلب تھی اور آگے بڑھنے کی جستجو رہتی تھی مگر اب میں ہر چیز سے بے زار ہو گئی ہوں، ایک وظیفہ بھی پابندی سے نہیں کرتی۔ میں نے پچھلے خط میں یہ باتیں آپ سے عرض کی تھیں۔ آپ نے جواباً فرمایا تھا کہ ”مخلوق کے لیے اللہ کو چھوڑنا بڑی بے وقوفی ہے“۔ حضرت! آپ کی بات بالکل ٹھیک ہے۔ میں نے اپنے آپ کو زبردستی بھی وظائف کے لیے منوایا ہے مگر میرے اندر وہ شوق اور طلب نہیں ہے جو پہلے تھا۔ میرا کسی بھی عبادت میں دل نہیں لگتا۔ اگر زبردستی کرتی ہوں تو بہت جلد اُکتا کر چھوڑ دیتی ہوں حضرت! مجھے بتائیے میں کیا کروں۔ اپنے اندر طلب و شوق کس طرح پیدا کروں اور ان مذکورہ وظائف کو کروں یا نہیں، یا پھر حضرت! بتا دیجیے مجھے یوں لگتا ہے کہ میرے پاس ایک عمل بھی نہیں ہے، میں اللہ تعالیٰ کے پاس کیا لے کر جاؤں گی اور اب تو مدرسہ میں پڑھاتی ہوں مجھے اندر ہی اندر ہر وقت شرمندگی ہوتی رہتی ہے کہ میں استاد بھی ہوں اور اتنے غلط کام کرتی ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ استاد کے عمل کا اثر اس کے شاگردوں پر ہوتا ہے مجھے اس بات کا بھی ڈر ہے کہ میرے گناہوں کا اثر میری شاگردات پر ہوگا مگر پھر بھی اپنے اندر تبدیلی نہیں لا رہی ہوں۔ اور آج کل تو میں ایک اور قبیح گناہ میں پھنسی ہوئی ہوں اور یہ گناہ میں مدرسہ آنے سے پہلے کیا کرتی تھی پھر ان ہی باجی کی صحبت میں آکر توبہ کی تھی اور گناہ چھوڑ دیا تھا مگر اب بہت زیادہ کرنے لگی ہوں۔ گناہ یہ ہے کہ جو ڈرامے، فلم اور ڈائجسٹ وغیرہ پہلے دیکھتی اور پڑھتی تھی ان سے فارغ ہو کر ہر وقت ذہن میں دُہراتی رہتی ہوں کہ اس ڈرامے میں یہ ہوا، فلاں نے یہ کہا، فلانی نے یوں کیا تھا، نامحرموں کے تصور دل میں لا لا کر سوچتی ہوں اس نے اس طرح کیا تھا۔ اور ابھی تو اپنی طرف سے اپنے ہی خیالوں میں نئے نئے انداز سے یہ باتیں سوچتی ہوں، حضرت! میرے دل میں ہر وقت یہی ہوتا ہے کہ گناہ کر رہی ہوں مگر پھر اس خیال کو جھٹک کر گناہ میں مشغول ہو جاتی ہوں، حضرت! (اللہ مجھے معاف کر دے) یہاں تک کہ نماز تلاوت کے وقت بھی یہ گناہ کرتی ہوں حضرت! آپ خود سوچئے کہ اِس

وقت میری حالت قابل رحم ہے یا نہیں۔ میں کیا کروں؟ حضرت! مجھے کسی نیک بندی کی صحبت بھی میسر نہیں کہ اس کے ساتھ کچھ اللہ کی باتیں کروں تاکہ دل میں وہی طلب اور شوق پیدا ہوجائے اور نہ ہی مدرسہ میں کوئی معلمہ ایسی ہے کہ اس کے ساتھ یہ سب کرسکوں۔ حضرت! جب تک میں مدرسہ میں پڑھ رہی تھی تو میں اللہ کی محبت کی طلب میں ہر وقت روتی رہتی تھی اور نماز میں تو میرے آنسو بہتے رہتے تھے اب تو میرے آنسو خشک ہوگئے ہیں، نماز بھی سر سے فرض اتارنے کے لیے پڑھتی ہوں۔ حضرت! میری حالت تو اب جانوروں سے بھی بدتر ہوگئی ہے میرے پاس کچھ بھی نہیں۔ حضرت! اوپر والا جو گناہ میں نے بتایا یہ میں نے پہلے بھی لکھ کر دیا تھا لیکن آپ نے فرمایا تھا کہ جب ایسا خیال آئے تو میرا وعظ پڑھ لیا کرو۔ حضرت! میرے پاس آپ کی دو تین کتابیں ہیں زیادہ نہیں ہیں، میں جب ایسے وقت میں پڑھتی ہوں تو میرا دل بالکل نہیں چاہتا اور اگر زبردستی وعظ پڑھتی ہوں تو مجھے ایک لفظ بھی سمجھ نہیں آتا، اس لیے تھک کر چھوڑ دیتی ہوں۔

**جواب:** ہوشیار ہو جاؤ یہ نفس کی بہت بڑی چال ہے اور وہ آپ کو اللہ سے دُور کرنا چاہتا ہے کہ چوں کہ تمہیں معلّمہ کی صحبت حاصل نہیں لہٰذا تمہارا اب گناہوں سے بچنا مشکل ہے اور اس طرح نفس آپ کو پرانے گناہوں پر ایڑیوں کے بل واپس لے جانا چاہتا ہے۔ اور جب کہ معلّمہ نے اپنے دین و تقویٰ کی حفاظت کے لیے آپ کو دُور کیا ہے تو آپ کو تو خوش ہونا چاہیے کہ دین کے لیے ہر چیز کو قربان کیا جاسکتا ہے لیکن بجائے خوش ہونے کے غم ہونا غیر مقصود کو مقصود بنانا ہے۔ کیا آپ کی باجی کا درجہ نبی سے زیادہ ہے۔ جب نبی کا انتقال ہوگیا اور نبی کی صحبت سے صحابی محروم ہوگئے تو کیا سب کی حالت نعوذ باللہ! خراب ہوگئی؟ اگر ایسا ہوتا صحابی مرتد ہوجاتے۔ ہوشیار ہوجاؤ! دراصل نفس معلمہ کی صحبت کی محرومی کے بہانے سے اُلٹے پاؤں آپ کو گناہوں کی زندگی کی طرف لے جانا چاہتا ہے۔ نفس کی چالوں کو سمجھنا آسان نہیں ہے؟ کیا معلمہ کی صحبت سے محرومی کی وجہ سے اللہ کی نافرمانی کرنا، ٹی وی اور ناول دیکھنا اور برے خیالات پکانا جائز ہے؟ گناہ کرنا تو شیخ کی صحبت سے محرومی پر بھی جائز نہیں۔ شیخ کی مجلس میں آنے کا

تو آپ کو اہتمام نہیں جب کہ خواتین کے لیے پردہ کا انتظام ہے اور معلّمہ سے محرومی کا یہ اثر کہ دین کو چھوڑنے پر تلی ہوئی ہو۔ یہ نفس کی چال ہے، معلّمہ کی صحبت سے محرومی اس کا سبب نہیں۔ بس اس کا علاج یہ ہے کہ اپنے شیخ کی مجلس میں جہاں پردہ کا انتظام ہے ہفتہ میں ایک بار آنے کا اہتمام کرو اور بہ تکلف اعمال کرو خواہ دل لگے یا بالکل نہ لگے، اعمال مقصود ہیں کیفیات مقصود نہیں۔ خصوصاً اہم بات یہ ہے کہ نہ ڈائجسٹ پڑھو، نہ ٹی وی دیکھو نہ پرانے گناہوں کے خیالات دل میں پکاؤ۔ اللہ کی بندگی فرض ہے، بندے کی بندگی دین نہیں سکھاتا خواہ وہ معلّمہ ہو یا شیخ ہو۔ نفس کی بہت گہری چال سے آپ کو آگاہ کردیا کہ یہ سب سے بڑا دشمن جو پہلو میں ہے آپ کو دین سے چھڑا کر اللہ سے دور کردینا چاہتا ہے۔

۵۲۲) **حال:** حضرت! میں سچ سچ بتارہی ہوں میرا تو اب اصلاحی خط لکھنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ حضرت! اللہ کے لیے کچھ کیجیے میں بہت پریشان ہوں۔ مجھے علاج بتائیے۔ ہزاروں بار توبہ توڑ چکی ہوں میرے لیے دعا کیجیے۔

**جواب:** بس جو کچھ ہمارے دل میں آیا بتادیا۔ عمل کرنا اب تمہارا کام ہے شیخ کا کام تنبیہ کرنا ہے ؎

راہ بَر تو بس بتا دیتا ہے راہ
راہ چلنا راہ رو کا کام ہے
تجھ کو مرشد لے چلے گا دوش پر
یہ ترا راہ رو خیالِ خام ہے

جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔ اس خط کو روزانہ ایک بار پڑھو۔

۵۲۳) **حال:** حضرت! آج کل پریشانیوں پر پریشانیاں آرہی ہیں اور ان کا حل ہی نہیں سمجھ آرہا۔ میں بہت عبادت کرنا چاہتی ہوں مگر کرتی ہی نہیں بلکہ گناہ پر گناہ کررہی ہوں یہاں تک کہ آنکھوں کا پردہ جس کو انتہائی اہم ترین سمجھتی آئی ہوں اب بس میں سفر کرتے ہوئے وہ بالکل چھوڑ چکی ہوں۔ احساس رہتا ہے کہ یہ غلط ہے مگر پھر

بھی نہیں چھوڑتی۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ہے کہ جب مدرسے جانا شروع ہوئی تھی تو بس میں بہت گانے لگے رہتے تھے اور مدرسے کا راستہ پونے گھنٹے کا ہے۔ شروع شروع میں تو گانوں سے بہت نفرت تھی اور اکثر ٹیپ بند کروادیتی تھی مگر آہستہ آہستہ ان کی طرف دل متوجہ ہونے لگا اور اب تو ایسا ہوتا ہے کہ کبھی بس میں ٹیپ نہ چل رہا ہو تو دل میں بار بار آتا ہے کہ یہ ٹیپ چلالے اور پہلے پورے راستے ایصالِ ثواب کرتی رہتی تھی اب ان گانوں کی وجہ سے وہ بھی چھوٹ گیا۔ حضرت! آپ بتائیے کہ میں کیا کروں؟

**جواب:** ہر بد نظری پر بارہ ۱۲ رکعات پڑھو پھر بھی نہ چھوٹے تو دس روپے صدقہ کرو پھر بھی نہ چھوٹے تو بس میں سفر کرنا چھوڑ دو، تعلیم و تعلم فرضِ کفایہ ہے اور تقویٰ فرضِ عین ہے لہٰذا فرضِ عین کی خاطر فرضِ کفایہ کو چھوڑ دیا جائے گا اور ویسے بھی عورتوں کا دینی تعلیم کے لیے بھی گھر سے نکلنا پسندیدہ نہیں۔

۵۲۴) **حال:** اور ایسا ایک دوسرا مسئلہ میرا اپنا ہے وہ یہ ہے کہ جب میں مدرسے میں پڑھانا شروع ہوئی تھی تو ابتدا میں تو وہاں ایک شخص تھے جو بہت ضعیف تھے میں ان کو دادا جی کہتی تھی اور دادا کی طرح ان کا احترام بھی کرتی تھی۔ دفتر سے مدرسے تک رابطہ کے لیے انٹر کام (فون) بھی ہے تو شروع میں دادا جی سے بات ہوتی تھی اور ان ہی سے کام کا کہہ دیا کرتی تھی۔ پھر تھوڑے دنوں کے بعد میں نے انٹر کام پر کسی اور کی آواز سنی جو مجھے بہت خوبصورت اور اچھی لگی وہ وہاں کے استاد تھے جو پہلے پڑھایا کرتے تھے۔ میرے دل میں ان سے بار بار بات کرنے کی خواہش پیدا ہوتی اور پھر آہستہ آہستہ کافی باتیں ہونے لگیں مگر صرف مدرسے سے متعلق باتیں ہوتیں۔

**جواب:** یہ باتیں بالکل حرام ہیں ایسے شخص سے ضروری اور جائز بات بھی کرنا جائز نہیں جہاں نفس شامل ہے۔ نامحرم سے باتیں کرنا بہت بڑے فتنوں کا پیش خیمہ ہے، العیاذ باللہ۔

۵۲۵) **حال:** کچھ دنوں کے بعد مدرسے میں اسکول کی طالبات کے لیے چھٹیوں میں

تفسیر شروع ہوگئی۔ میں بھی اپنا پڑھانے کا گھنٹہ لے کر ان طالبات کے ساتھ پڑھنے لگی۔ مجھے ان سے پڑھنے میں بہت مزہ آتا تھا۔

**جواب:** عورتوں کا مردوں سے پردے سے پڑھنا بھی فتنے سے خالی نہیں اور ایسے شخص سے تو پڑھنا جائز ہی نہیں جس سے نفس کو مزہ آئے۔ اسی لیے ہمارے بزرگوں نے عورتوں کو مردوں سے پڑھنے کو سختی سے منع کیا ہے۔ ایسی تعلیم سے ان پڑھ رہنا بہتر ہے۔

۵۲۶) **حال:** آہستہ آہستہ ہماری بہت زیادہ باتیں ہونے لگیں میرے دل میں اس کے غلط ہونے کا احساس ہوا تو میں نے اللہ تعالیٰ سے خوب معافیاں مانگی۔

**جواب:** معافی مانگنا کافی نہیں ان سے ترکِ کلام فرض ہے۔ توبہ کی قبولیت کے لیے شرط ہے کہ گناہ سے الگ ہو جاؤ۔ ان سے پڑھنا چھوڑ دو ورنہ ایسی معافی قبول نہیں۔

۵۲۷) **حال:** اور نیت کی کہ میں نے چوں کہ ان سے تفسیر پڑھی ہے اس لیے میں ان کو صرف ایک استاد سمجھوں گی۔

**جواب:** جس کی طرف میلان ہے اس کو استاد سمجھ کر بات کرنا کیا جائز ہے؟ یہ نفس کی چال ہے کہ استاد کا بہانہ بنا کر ان سے بات کرنا چاہتا ہے اگر تباہی سے بچنا چاہتی ہو تو ان سے پڑھنا چھوڑ دو یا مدرسہ چھوڑ دو۔

۵۲۸) **حال:** حالاں کہ وہ شادی شدہ ہیں اور ان کا ایک بیٹا بھی ہے لیکن میرے دل میں بہت غلط غلط خیالات آنے لگے۔ میں بہت پریشان ہوگئی، میں نے سوچا کہ میرے وہ اساتذہ جن سے میں نے پانچ سال پڑھا ہے، میں ان میں سے کسی کے بارے میں ایک غلط خیال تک نہیں لا سکتی پھر اگر ان کو بھی میں واقعی استاد سمجھتی ہوں تو ان کے بارے میں بھی میرے دل میں غلط خیال نہیں آنا چاہیے۔

**جواب:** استاد سمجھنے سے کیا ہوتا ہے کیا استاد نامحرم نہیں ہوتا؟

۵۲۹) **حال:** پھر میں نے سوچا کہ میں استاد سے ہی پوچھوں کہ مجھے وہ حقیقت میں شاگردہ سمجھتے ہیں یا نہیں۔

**جواب:** یہ پوچھنا بھی نفس کی چال ہے۔اس طرح حرام گفتگو سے مزہ لیناچاہتا ہے۔

۵۳۰)**حال:** جب میں نے ان سے پوچھاتو انہوں نے کہا کہ تم میری شاگردہ کہاں سے آگئی۔ میں نے کئی بار پوچھاتو کہنے لگے کہ مِنْ وجہٍ شاگردہ ہو اور من وجہٍ استاد ہو۔ اور وہ داداجی کے سامنے مجھ سے بات نہیں کرتے جب داداجی نہیں ہوتے تو پھر بات کرتے تھے۔ میں نے ان کو وہ حدیث سنائی کہ ”گناہ وہ جو تمہارے دل میں کھٹکے اور تم ناپسند کرو کہ لوگ اس پر مطلع ہوجائیں۔“ پھر میں نے ان سے کہا کہ میں اب آپ سے بات نہیں کروں گی وہ خاموش ہوگئے۔ میں نے یہ بھی کہا تھا کہ صرف مدرسے کے متعلق بات کروں گی۔ پھر اس کے بعد میں ان سے مدرسے کی کوئی بات کرتی تو وہ ٹھیک طرح جواب نہیں دیتے تھے اور کتاب سے متعلق کوئی بات کرتی تو بھی صحیح جواب نہیں دیتے۔ شاید کہ وہ ناراض ہوگئے۔ میں کسی کو ناراض نہیں کرسکتی مجھے بہت احساس ہوتا ہے اور ایک طرح سے میرے استاد بھی تھے استاد کو تو ناراض نہیں رہنے دیاجاتا۔ اور میرا دل بھی چاہتا تھا کہ میں دوبارہ اسی طرح سے باتیں کروں اور مسائل پوچھوں۔ آہستہ آہستہ میں نے دوبارہ اسی طرح ان سے باتیں شروع کردی اور پھر دو کتابیں ”اللہ تعالیٰ بندوں سے کتنی محبت کرتے ہیں“ اور ”متاعِ وقت اور کاروانِ علم“ استاد صاحب اور داداکو دیں۔ استاد نے پوچھاتو میں نے کہا کہ صلح کرنے کے لیے دی ہے۔

**جواب:** آپ کے جملہ حالات سے معلوم ہوتا ہے کہ بالکل نفس کے راستے پر چل پڑی ہو اور نفس آپ کو پوری طرح اپنے چنگل میں لے کر خائب وخاسر کرنا چاہتا ہے۔ اگر خیریت چاہتی ہو تو اس مدرسہ کو چھوڑ دو، اس استاد سے ہرگز نہ پڑھو اس سے بات کرنا حرام ہے اور دین کی تباہی اور عشق کی آخری منزل یعنی گناہ کبیرہ کا پیش خیمہ ہے بس ہوشیار ہوجاؤ۔ استاد کو راضی کرنا اور اس سے صلح کرنا آپ کے لیے حرام اور اس کو ناراض کرنا اور اس سے قطع تعلق کرنے میں اللہ کی رضا ہے۔ ہمارے اکابر نے اسی لیے لڑکیوں کی دینی تعلیم کو غیر مردوں سے تو کیا گھر سے باہر نکل کر پڑھنا بھی پسند نہیں

کیا۔ آج حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی قدر ہوتی ہے کہ آج سے تقریباً اسّی سال پہلے فرمایا تھا کہ مستورات کے مدارس ہرگز قائم نہ کرنا، اگر ایسا کیا تو سر پکڑ کے روؤ گے۔ اگر خیریت چاہتی ہو تو اس سے بالکل قطع تعلق کرلو کوئی بات نہ کرو، مدرسہ چھوڑدو۔

۵۳۱)**حال:** حضرت! میں ان سے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ نفس اور شیطان ہر وقت انسان کے ساتھ رہتا ہے اور وہ اچھے اچھے رشتوں کو خراب کردیتا ہے۔ میرا اور آپ کا رشتہ استاد شاگرد کا ہے شیطان اور نفس اس رشتے کو خراب کردیں گے اس لیے ان سے خود بھی بچیں اور مجھے بھی بچائیں۔

**جواب:** بار بار کہہ دیا کہ اگر بچنا چاہتی ہو تو ہرگز اس سے بات نہ کرو، یہ نفس کی چال ہے کہ اس سے بات کرکے اور مبتلا کرنا چاہتا ہے۔ خوب سمجھ لو اگر اس سے بات منقطع نہ کی تو حالات ناگفتہ بہ ہوجائیں گے۔ استاد نامحرم ہے، استاد ہونے سے احکام نہیں بدل جاتے۔ اس کے وہی احکام ہیں جو نامحرم کے ہیں اس کو استاد نہیں صرف نامحرم سمجھو، استاد استاد کہہ کر نفس گناہ میں مبتلا کررہا ہے۔

۵۳۲)**حال:** مگر میں دل ہی دل میں ان سے خوب باتیں بھی کرتی ہوں۔ انہوں نے مجھے دو کتابیں ''آہ وزاری'' اور ''مکاشفۃ القلوب'' دی تھیں۔ میں نے ایک کتاب ہدیہ کردی اور ایک میرے پاس ہے مگر پڑھنے کو دل نہیں چاہتا۔

**جواب:** ان کتابوں کو ہرگز نہ پڑھو، کسی کو دے دو یا ضایع کردو دیکھو بھی نہیں۔ معصیت کا تذکر ہوگا اور معصیت کا تذکر بھی معصیت ہے۔

۵۳۳)**حال:** حضرت! ہر ہر بار توبہ کرکے ارادہ کرتی ہوں کہ اب آج ان سے کوئی بات نہیں کروں گی مگر آواز سن کر کمزور ہوجاتی ہوں۔ اور کبھی سوچتی ہوں کہ چوں کہ مدرسے میں ایک ہی عالم ہیں اور پڑھانے سے متعلق بہت سارے امور کے متعلق ان سے بات کرنی پڑتی ہے اگر پھر ان کو ناراض کردیا تو وہ صحیح طرح امور کو انجام نہیں دیں گے اور نہ بات کریں گے۔ اور حضرت! جب سے ان کے ساتھ باتیں

شروع کی ہیں اس وقت میری توجہ مکمل طور پر پڑھانے میں نہیں ہوتی۔ شروع میں میں بہت زیادہ محنت سے پڑھاتی تھی اب جان چھڑانے والے انداز سے پڑھاتی ہوں اور انتظار کرتی رہتی ہوں کہ ان کا ہی انٹر کام ہو اور بہت لمبی باتیں کروں۔

جواب: بس اس مدرسے میں پڑھنا پڑھانا چھوڑ دو اس کے علاوہ سلامتی کا کوئی راستہ نہیں، دین کا کام کرنا فرض نہیں، تقویٰ فرض ہے اور ایسی دینی خدمت اللہ کے یہاں قبول نہیں جو اللہ کی ناراضگی کا سبب ہو۔

۵۳۴) حال: حضرت! میں نے پوری پوری بات بتادی اب آپ مجھے نشاندہی کر کے بتا دیجیے کہ آیا یہ سارا تعلق غلط ہے؟

جواب: سو فیصد غلط ہی نہیں حرام ہے۔

۵۳۵) حال: میں بار بار دل کو باور کراتی ہوں کہ وہ میرے استاد ہیں مگر پھر بھی دل نہیں پختہ ہوتا آیا میری نیت کا اعتبار ہے یا نہیں؟

جواب: بالکل اعتبار نہیں۔ استاد نا محرم ہے لاکھ استاد ہو۔

۵۳۶) حال: پوری تفصیل کے ساتھ جواب دے دیجیے اور مجھے بتائیے میں کیا کروں اور اگلے سال میں اس مدرسے میں پڑھاؤں یا نہیں؟

جواب: اگلے سال نہیں اسی سال چھوڑ دو، اِسی مہینے اِسی دن چھوڑ دو۔ تمام مصالح کو آگ لگا دو۔

۵۳۷) حال: کیوں کہ میں جب سے اس مدرسے جانے لگی ہوں مجھ سے گناہ پر گناہ ہو رہے ہیں جب کہ میں تاحیات دین کی خدمت اور درس و تدریس کرنا چاہتی ہوں۔

جواب: ایسی خدمت جو حرام میں مبتلا کر دے ہرگز مقبول نہیں ایسی خدمت سے، ایسی درس و تدریس سے خدمت نہ کرنا بہتر ہے، ایسے علم سے جاہل رہنا بہتر ہے۔ اللہ کو راضی کرنا مقصدِ زندگی ہے تعلیم و تعلم فرضِ عین نہیں۔

۵۳۸) حال: مگر ان سب سے بڑھ کر اللہ کی بننا چاہتی ہوں مگر راستے میں بہت کانٹے آجاتے ہیں جن میں اُلجھ کر وہیں کھڑی رہ جاتی ہوں۔ آپ بتائیے کیا کروں؟

حضرت! اگر میرے لیے مناسب سمجھتے ہوں تو مجھے وظائف بھی بتادیجیے جو میں روزانہ کروں اور اس پر استقامت کی دعا بھی کیجیے گا کیوں کہ بے شمار وظائف ہیں جو کئی بار شروع کرچکی ہوں مگر استقامت نہیں ہوتی۔

**جواب:** صرف وظائف سے کام نہیں بنتا تدبیر و عمل سے بنتا ہے اور وہ یہ ہے کہ اس مدرسے کو چھوڑ دو ورنہ استاد سمجھ کر نامحرم سے حرام گفتگو میں مبتلا رہو گی جو العیاذ باللہ! بڑے فتنوں کا پیش خیمہ ہے۔

۵۳۹) **حال:** اور حضرت! اپنی اس نالائق مریدہ کے لیے تہہِ دل سے دُعا فرمادیجیے کہ اللہ اپنی اس گناہ گار بندی کو بھی اپنی محبت سے عشق کی مے پلا دے میں بھی اللہ کے عارفوں میں سے بن جاؤں۔ حضرت! مجھے موت سے اور قیامت سے بہت خوف آتا ہے۔ دعا کر دیجیے کہ اللہ کی عاشق بن جاؤں تا کہ اللہ کی ملاقات کا شوق دل میں آجائے۔ اور ساتھ ساتھ ہر قسم کے ظاہری اور باطنی گناہوں کی گندگی سے پاک ہو جاؤں اور دین کی بے حد خدمت خلوص دل کے ساتھ کر سکوں۔

**جواب:** سب سے بڑی دین کی خدمت اللہ کو راضی کرنا اور **قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ** اپنے کو دوزخ کی آگ سے بچانا ہے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ احقر کی معروضات پر عمل کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی حفاظت عطا فرمائے۔

۵۴۰) **حال:** میں مدرسہ کی معلّمہ ہوں اور آپ کے ساتھ بیعت ہونے کی سعادت رکھتی ہوں حضرت! میں اسی سال جامعہ ... سے فارغ ہوئی ہوں اور جب تک مدرسے میں پڑھتی تھی اس وقت تک میری حالت ایسی تھی کہ میں خوب دل میں خوش ہوتی تھی کہ میں اللہ تعالیٰ سے بہت قریب ہوں اور دل میں یہی تڑپ رہتی کہ کسی طرح اپنے اللہ کو حاصل کرلوں اور مدرسہ چھوڑنے کے بعد حالت یہ ہے کہ اپنے خالق ومالک سے ہی غافل ہوگئی ہوں۔ حضرت! تقریباً پانچ چھ مہینوں سے میں مسلسل خط لکھ رہی ہوں اور ہر خط میں یہی بتا رہی ہوں کہ میرا کسی عبادت میں دل نہیں لگتا میں تمام وظائف وتسبیحات وتلاوت چھوڑ چکی ہوں اور آپ نے ہر مرتبہ

یہی فرمایا ہے کہ دل لگے یا نہ لگے بہ تکلف سب کچھ کرو حضرت! مجھے بار بار یہی بات کہتے ہوئے شرم آرہی ہے لیکن حضرت! میں آپ سے نہ کہوں تو پھر کس سے کہوں۔ گناہ کرتے ہوئے بھی ندامت ہوتی ہے اور گناہ چھوڑنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ ہر وقت دل میں پکا ارادہ کرلیتی ہوں کہ بس یااللہ اب تک جو کیا سو کیا اب کبھی یہ گناہ نہیں کروں گی۔ اس کے بعد کچھ وقت ہی گزرتا ہے کہ دوبارہ دل چاہتا ہے فوراً دل کی مان کر گناہ میں مصروف ہوجاتی ہوں۔ اور یہ گناہ پہلے بھی بتایا تھا کہ دل ہی دل میں نامحرموں کے خیالات لاتی ہوں اور خود ہی خود کہانیاں سوچتی رہتی ہوں یہاں تک کہ نماز بھی اسی میں گزر جاتی ہے اور دل میں شرمندہ بھی ہوتی رہتی ہوں کہ یااللہ میں تیری وہی بندی ہوں جو راتوں کو تجھے پانے کے لیے رویا کرتی تھی اور آج میری یہ حالت ہے کہ تجھے بالکل بھول گئی ہوں اور نفس کے پیچھے چلتی رہتی ہوں۔ آج میرے آنسو بھی خشک ہوگئے جو میری ندامت کا یقین دِلا سکیں۔

**جواب:** اللہ کو آنسوؤں کو دیکھنے کی ضرورت نہیں ہے ان کو دلوں کا حال معلوم ہے۔ توبہ نام ہے دل کی ندامت کا۔ خیالات سے جو آپ کو ندامت ہے یہی توبہ ہے **اَلتَّوْبَۃُ ھِیَ النَّدَمُ** جس کا اللہ کو علم ہے۔ جو توبہ کرلے وہ گناہ پر اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے بس توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو پھر اگر ٹوٹ جائے تو پہلی توبہ بے کار نہیں گئی پھر توبہ کرلو۔ جو ایسی توبہ کرتا رہے گا ہرگز اللہ سے دُور نہیں ہوگا۔ البتہ گناہوں کو چھوڑنے میں پوری ہمت استعمال کریں، جب گناہوں کے خیالات آنے لگیں اس وقت تنہا نہ رہیں، کسی سے مباح گفتگو میں لگ جائیں یا کسی کام میں لگ جائیں، ورنہ موت قبر اور حشر و نشر کا مراقبہ کرنے لگیں جس سے خوف پیدا ہوگا۔ اور نماز کی حالت میں دل کو بار بار غیروں سے چھڑا کر اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کرتی رہیں اس مجاہدے کی وجہ سے ایسی نماز میں اور زیادہ قرب نصیب ہوگا۔ ایسی نماز اُس نماز سے بہتر ہے جس میں کوئی وسوسہ نہ آئے اس لیے موجودہ حالت کوئی خراب نہیں بلکہ بہت اچھی حالت ہے۔ شیطان کے کہنے سے مایوس نہ ہوں۔

۵۴۱) **حال:** حضرت! کبھی یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ مجھ سے خدا نخواستہ توبہ کی توفیق ہی نہ چھین لی جائے پھر تو میری ہلاکت میں کوئی شک ہی نہیں۔ حضرت! مجھے یہ بھی سمجھ نہیں کہ اپنی حالت کا حقیقی نقشہ کس طرح کھینچ کر بتاؤں کہ میں آج کل کیا کر رہی ہوں، اپنے ہی ہاتھوں خود کو جہنم کی طرف لے جا رہی ہوں، کسی نے کہا ؎

منزلیں ملتی ہیں ہمت سے

مگر حضرت! میرے پاس تو وہ ہمت ہی نہیں جس سے منزل تک پہنچ سکوں۔ حضرت! میری ایک ساتھی کہتی ہے کہ ''اللہ کی توفیق ہی سب کچھ ہے جب تک توفیق نہ ہو تو ہزاروں کوششوں سے بھی کوئی نیک نہیں بن سکتا۔'' حضرت! مجھے لگتا ہے کہ میرے ساتھ وہ توفیقِ خداتعالیٰ ہی نہیں ہے پھر میں کس طرح گناہ چھوڑنے کی اور عبادت کرنے کی ہمت و کوشش کروں۔

**جواب:** اگر اللہ کی توفیق شامل نہ ہوتی تو توفیق نہ ہونے کا ملال نہ ہوتا۔

۵۴۲) **حال:** حضرت! میں بہت گر گئی ہوں میرا کوئی کام ریاکاری سے خالی نہیں ہوتا۔ مدرسہ آتے جاتے ہوئے بس میں بھی غیر محرموں کو اپنی طرف متوجہ کرنے کی حرکات و سکنات کرتی ہوں کبھی دل میں غیرت آجاتی ہے تو ارادہ کر لیتی ہوں کہ مدرسہ ہی چھوڑ دینا چاہیے۔

**جواب:** تقویٰ فرض ہے اور تقویٰ کی حفاظت کے لیے اسبابِ گناہ سے دُوری فرض ہے۔ جن باتوں سے تقویٰ کو نقصان پہنچے ان کو فوراً ترک کرنا ضروری ہے اور اسباب گناہ سے دُوری بھی ضروری ہے۔ مدرسہ میں پڑھنا پڑھانا فرض نہیں، گناہ سے بچنا فرض ہے۔

۵۴۳) **حال:** حضرت! میں بالکل گڑھے میں گر چکی ہوں کوئی بھی نکالنے والا نظر نہیں آرہا ہے، لگتا ہے کہ میرا اللہ بھی مجھ سے ناراض ہے۔ حضرت! مجھے بتائیے کیا کروں؟ مجھے اس ہلاکت کے گڑھے سے نکال لیجیے۔ اس حالت میں موت آگئی تو کہاں پناہ ملے گی پناہ دینے والا ہی ناراض ہے۔ حضرت کیا کروں، کس طرح خود کو نفس سے

چھڑاؤں، کس طرح اپنے اللہ کو مناؤں؟ میں کیا کروں، مجھے بتایئے؟ حضرت! میں بہت زیادہ پریشان بکھری ہوئی ہوں۔

جواب: اللہ کو راضی کرنا کچھ مشکل نہیں، گناہوں کو چھوڑنے کا پکا ارادہ کرو اور گناہ سے بچنے میں ایسی کوشش کرو جیسے سانپ سے بچنے میں کرتے ہیں۔ پھر بھی خطا ہوجائے فوراً معافی مانگ لو اللہ تعالیٰ فوراً معاف کردیتے ہیں۔ ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں وہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ یہ راستہ اپنے شیخ پر مکمل اعتماد کا ہے۔ طالب کا کام اپنا حال بتانا ہے تشخیص شیخ کا کام ہے شیخ جو تشخیص و تجویز کرے اس کو آنکھ بند کرکے جو مان لے وہ کامیاب ہوجائے گا ورنہ جو خود مریض ہو اور خود ہی طبیب بنے گا ناکام ہوجائے گا۔

لہٰذا آپ کا حال سننے کے بعد آپ کے مربی کا فیصلہ ہے کہ شیطان آپ کو مایوس کرنا چاہتا ہے۔ آپ ہرگز اللہ سے دور نہیں ہوئی ہیں، معاذ اللہ! اللہ تعالیٰ اگر ناراض ہوتے تو یہ ندامت اور شرمندگی نہ ہوتی اَلتَّوْبَةُ هِيَ النَّدَمُ۔ ندامت کا نام ہی توبہ ہے خوب سمجھ لو کہ گندے خیالات کا آنا برا نہیں لانا برا ہے۔ جب خیالات آئیں ان میں مشغول نہ ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں بلکہ کسی مباح کام میں مشغول ہوجائیں البتہ اسباب گناہ سے دُوری انتہائی ضروری ہے۔ اس کے لیے جو اقدام کرنا پڑے وہ بھی ضروری ہے خواہ مدرسہ چھوڑنا پڑے اور بدون کسی محرم کو ساتھ لیے گھر سے نہ نکلیں، گناہوں سے توبہ تو ضروری ہے لیکن گناہوں سے اتنا ڈرنا کہ مایوسی ہوجائے یہ شیطانی چال ہے۔ توبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہے ہم نبی نہیں کہ معصوم ہوں اُمتی ہیں اگر خدانخواستہ گناہ ہو بھی جائیں تو معافی مانگیں گے اور اللہ کے در پر پڑے رہیں گے اللہ ارحم الراحمین ہیں فوراً بندے کو معاف فرمادیتے ہیں۔ یہ مایوسی کا راستہ نہیں ہے یہاں اُمید کے سینکڑوں آفتاب روشن ہیں۔ توبہ کرو اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں فوراً معاف فرمادیتے ہیں۔ اور مراقبہ کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت خوش ہیں۔ آیندہ کے لیے عزم علی التقویٰ کرو اور

ہر گز مایوس نہ ہوں، شیطان مایوس کر کے بندے کو اللہ سے دُور کرتا ہے۔

۵۴۴) **حال:** صورت الحمدللہ! سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے مزین ہے، لیکن داڑھی کبھی کبھار مشت سے کم ہو جاتی ہے۔

**جواب:** جب داڑھی ایک مشت سے کم ہو گئی تو صورت سنت نبوی سے کہاں مزین رہی۔ داڑھی کا ایک مشت سے کم کرنا حرام ہے ہر گز کبھی کبھار بھی کم نہ کریں۔ حرام کا مرتکب اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔

۵۴۵) **حال:** لباس عام پہنتا ہوں شلوار اور قمیص۔ لیکن ٹوپی کی عادت نہیں اس کے لیے دعا کریں۔

**جواب:** دُعا کرتا ہوں کہ اللہ آپ کو توفیق دے۔ ٹوپی پہننا سنت ہے، صالحین کا شعار ہے اور ٹوپی نہ پہننا فساق کا طریقہ ہے۔

۵۴۶) **حال:** نماز چوں کہ دین کا اہم ترین جز ہے لہٰذا پہلے اس کی بات بتاتا ہوں میں الحمدللہ! چار وقت کی نماز باجماعت ادا کرتا ہوں علاوہ فجر کے کہ وہ کبھی رہ جاتی ہے کبھی قضا بھی ہو جاتی ہے۔ نماز میں خشوع و خضوع کی کمی ہے توجہ نہیں رہتی۔

**جواب:** خشوع و خضوع تو بعد کی چیز ہے پہلے پانچ وقت کی نماز ادا کریں جو فرض ڈیوٹی ہے جو سپاہی فرض ڈیوٹی ہی ادا نہ کرے سوچ لیں کہ اس کی کیا سزا ہوتی ہے۔ ہر قضا پر پچاس روپیہ صدقہ کریں۔ خشوع کے لیے اتنا کافی ہے کہ دل کو بار بار اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں، جب اِدھر اُدھر چلا جائے پھر حاضر کر دیں۔

۵۴۷) **حال:** جو بیماری شدت سے لاحق ہے وہ بد نظری ہے۔ آپ کی کتاب ''دستور العمل''پر بھی عمل کیا۔ لیکن دوام حاصل نہیں ہوا۔

**جواب:** حفاظت نظر کی ہدایات کا پرچہ روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہر خطا پر بارہ رکعات پڑھیں یا پچیس روپیہ صدقہ کریں دونوں میں جو نفس پر زیادہ گراں ہو وہ کریں یا نوافل یا صدقہ۔

۵۴۸) **حال:** عرصہ چھ سے آٹھ سال قبل تک بندہ ان گناہوں میں عملی طور پر مبتلا تھا۔ اس کی بڑی وجہ ہماری مارکیٹ ہے جہاں اسّی فیصد تک خواتین سے معاملہ رہتا ہے۔ علاوہ ازیں اَمرد سے بھی بد نظری ہوتی ہے۔

**جواب:** بجز استعمالِ ہمت گناہ سے بچنے کا کوئی علاج نہیں۔ مارکیٹ میں بھی نظر بچائی جاسکتی ہے بس ہمت چاہیے۔ امرد ہو یا عورت دونوں کو دیکھنا حرام اور دونوں سے نظر بچانا فرض ہے۔ اور خطا پر جرمانہ ادا کرنے سے ان شاء اللہ! نفع ہو گا۔

۵۴۹) **حال:** ۱) حضرت والا! میں مدرسہ میں پڑھتا ہوں اور تین چار ماہ سے آپ کی مجلس میں حاضر ہو رہا ہوں حضرت! میں جب کوئی نیک کام کرتا ہوں اگر اس حالت میں مجھے کوئی دیکھ لے تو دل میں یہ برا خیال آجاتا ہے کہ یہ مجھے بڑا نیک اور اچھا سمجھے گا۔

**جواب:** اگر وہ اچھا سمجھ رہا ہے تو شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے عیوب کو چھپا لیا اور یہ سوچ لیا کریں کہ اس کے اچھا سمجھنے سے میرا کیا بھلا ہو گا اگر قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نے ناپسند کیا۔ قیامت کے فیصلہ سے پہلے خود کو اچھا سمجھنا یا دوسروں کا کسی کو اچھا سمجھنا کچھ مفید نہیں۔

۲) حضرت! میں مدرسہ میں پڑھتا ہوں اور جب امتحان ہوتے ہیں تو میری پوزیشن آتی رہتی ہے اور اگر پوزیشن نہ آئے تو دل بڑا مغموم ہوتا ہے اور دل میں یہ آتا ہے کہ یہ دوسرے ساتھی تو مجھ سے ذہین اور قابل نہیں ان کی پوزیشن کیوں آئی اور حضرت! اگر کوئی ساتھی کسی مسئلہ میں کوئی رائے پیش کرتا ہے تو میں اس کی رائے حقیر سمجھتا ہوں اور اپنی رائے کو سب سے اچھا اور افضل سمجھتا ہوں۔

۳) حضرت والا! اگر کسی بھی ساتھی سے میری طبیعت کے خلاف کوئی کام ہو جائے تو مجھے فوراً غصہ آجاتا ہے اور ساتھیوں کو ڈانٹ بھی دیتا ہوں۔

۴) حضرت والا! بعض اوقات میری چال میں بھی اکڑ سی پیدا ہو جاتی ہے اور اپنے آپ کو بڑا گمان کرنے لگتا ہوں اور ساتھیوں کو حقیر گمان کرنے لگتا ہوں۔

**جواب:** یہ سب علاماتِ کبر ہیں خانقاہ سے پرچہ "علاج عجب و کبر" لے کر روزانہ ایک

بار پڑھیں اور احقر کا وعظ ''علاج کبر'' کے چند صفحات روزانہ پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔

۵۵۰)**حال:** حضرت! میری والدہ جب میری خالہ کے گھر جانا چاہتی ہیں تو ان کے ساتھ میرے علاوہ اور کوئی جانے والا نہیں ہوتا اس لیے وہ مجھے اپنے ساتھ لے کر جاتی ہیں اور خالہ کے ہاں خالہ کی جوان بیٹیاں بھی ہوتی ہیں تو اگر میں والدہ کے ساتھ نہ جاؤں تو وہ ناراض ہوتی ہیں تو میں کیا کروں۔

**جواب:** والدہ کے ساتھ چلے جائیں لیکن خالہ زاد بہنوں سے پردہ کریں اس میں کسی کی ناراضگی کی پروانہ کریں۔

## ایک معلمہ کا خط

۵۵۱)**حال:** مسئلہ یہ ہے کہ میری شاگرد (اللہ رب العزت انہیں اپنی راہ میں قبول فرمائے، آمین۔) مجھ سے بہت محبت رکھتی ہیں۔ الحمدللہ! یہ محبت بھی بقول ان کے للہ ہے۔ لیکن چند افعال ایسے ہیں جن کی بناء پر مجھے خوف ہے کہ کہیں میں یا وہ غافل نہ ہو جائیں اور ہمارا عنداللہ مواخذہ ہو۔ ان بچیوں کی عمر دس سال سے لے کر پچیس سال تک ہے۔

**جواب:** اس کی تشخیص کا طریقہ نفس کا جائزہ ہے۔ اگر کسی کی طرف ذرّہ برابر نفسانی میلان ہو تو محتاط ہو جائیں ویسے بھی اس دور میں نوجوان لڑکیوں سے زیادہ اختلاط اور میل جول سے بچنا چاہیے۔

۵۵۲)**حال:** بچے اپنی محبت کی وجہ سے میری مکمل توجہ اپنی طرف مبذول کروانا چاہتے ہیں۔ جب کہ یہ ممکن نہیں کہ صرف ایک ہی بچی پر توجہ دی جائے اور بقیہ کو نظر انداز کر دیا جائے اس سے بچیوں میں ایک دوسرے کے لیے حسد جیسی بیماری پیدا ہو گئی اور وہ ایک دوسرے کو مجھ سے جدا کرنے کی کوشش کرنے لگیں۔ ایسے حال میں کیا کیا جائے؟ جب کہ سمجھانے کے باوجود دِلوں کو صاف کرنا مسئلہ رہا۔

**جواب:** سب کی طرف توجہ ہو کسی خاص کی طرف توجہ نہ کریں خطاب عام ہو اور سبق تک محدود رہیں۔

۵۵۳) **حال:** بچیوں کا مجھ سے بات کرنے یا مجھے دیکھتے رہنے یا مجھے چھونے سے سکون حاصل کرنا کیا یہ فعل کسی گناہ کی علامت یا جنسی رجحان یا جنسی تسکین حاصل کرنے کو ظاہر نہیں کرتا اور اگر یہ باتیں ظاہر ہوتی ہوں تو کیا رویہ اختیار کیا جائے یا کون سا طریقۂ انداز اختیار کیا جائے جس کے ذریعے انہیں درست راہ کی طرف گامزن کیا جاسکے؟

**جواب:** سبق تک تعلق کو محدود رکھیں تو زیادہ بات کا موقع سبق میں کہاں ہوتا ہے۔ مسلسل دیکھتے رہنا استاد کو یا شیخ کو ویسے بھی خلاف ادب ہے۔ ان کو یہ ادب معاشرت سکھائیں کہ مستقل کسی کو دیکھنے سے اس کو تشویش ہوتی ہے، کبھی دیکھیں کبھی نہ دیکھیں اور چھونے کا تعلق للّٰہی سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کو منع کریں کہ استاد کو چھونا کیا ضروری ہے، خلاف ادب بھی ہے۔

۵۵۴) **حال:** بچیوں کی اس بے تحاشا محبت کی وجہ سے استانیوں میں بدگمانیاں اور حسد کا پایا جانا ایک لازم سا عنصر ہے جو کہ بعض لوگوں میں ظاہر ہو جاتا ہے۔ اس کے تدارک کے لیے کیا کیا جائے جب کہ ان بدگمانیوں یا حسد کی بنا پر وہ استانی بچی کو یا مجھ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کرچکی ہے؟

**جواب:** بعض استاد سے بچوں کو محبت ہوتی ہے لیکن محبت حدود میں رہے علاوہ سبق کے اختلاط نہ کریں یہ انسب واحوط بھی ہے اور حسد پیدا ہونے کا تدارک بھی۔

۵۵۵) **حال:** ان مسائل کا جواب اگر ممکن ہوسکے تو دلیل کے ساتھ دیجیے تاکہ مجھے راہ نمائی حاصل ہو اور یہ مسئلہ دوسروں کے مسائل کو بھی حل کرسکے۔ جَزَاكَ اللّٰهُ

خَيْرًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا وَّاَحْسَنَ الْجَزَاءِ فِي الدَّارَيْنِ اٰمِيْنَ

**جواب:** یہ راستہ دلیل مانگنے کا نہیں اعتماد واتباع کا ہے۔ اگر اعتماد نہیں تو کسی اور سے رجوع کریں۔

۵۵۶) **حال:** بندہ ناچیز مدرسے میں پڑھاتا ہے حفظ کے طلباء میں سے ایک طالب علم

بہت ہوشیار اور بہت ادب والا ہے۔ پہلے اس کی ہوشیاری اور ادب کو دیکھ کر میں مائل ہوگیا اور وہ میری خدمت بھی بہت کرتا تھا، آہستہ آہستہ عشق میں تبدیل ہوگیا ابھی دل ہمیشہ اس کی طرف ہوتا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں نفس میں کبھی کبھی برے خیالات بھی آتے ہیں۔ میں آپ کے ہاں کبھی کبھی آتا ہوں۔ اپنی طرف سے بہت کوشش کی مگر ناکام ہوگیا۔ ایک دیکھنے پر چار رکعات نماز نفل اور پانچ روپے جرمانہ بھی لگایا ہے پھر بھی دیکھ کر نفس کبھی کہتا ہے اچانک نظر لگ گئی۔ کبھی کیا کبھی کیا۔ آپ میرے لیے خصوصی دعا کریں اور کون سا طریقہ اختیار کروں ضرور آگاہ کریں نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ میں کہتا ہوں پڑھانا چھوڑ دوں۔ آخر کیا کروں آپ ضرور بتائیں؟

**جواب:** اس سے بالکل قطع تعلق کرلیں۔ نہ اس کی طرف دیکھیں نہ اس سے کسی قسم کی خدمت لیں نہ بات کریں سبق میں سامنے نہ بٹھائیں، دائیں بائیں بٹھائیں۔ نہ اس کو الگ سے سبق پڑھائیں، نہ اس کو خوش کرنے کو اپنی وضع قطع درست کریں، نہ اس سے ہنسی مذاق کریں، نہ کسی سے اس کا تذکرہ یا تعریف کریں۔ پھر بھی اگر نظر کی مکمل حفاظت نہ ہوسکے تو اس کو پڑھانا چھوڑ دیں۔ اصل بات یہ ہے کہ جن لوگوں کو لڑکوں کی طرف میلان ہوتا ہے ان کے لیے پڑھانے کا کام مناسب نہیں خصوصاً اگر ایک بار بھی معصیت میں کسی لڑکے سے مبتلا ہوگیا تو زندگی بھر تدریس اس کے لیے جائز نہیں ورنہ پھر مبتلا ہوجائے گا۔ بہتر ہے امامت کرلیں یہ بھی نہ ہو تو چاہے سبزی بیچنا پڑے وہ مبارک ہے بجائے اس کے کہ درس و تدریس کے بہانے اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہوکر دنیا و آخرت میں ذلیل ہوں۔

۷۵۵) حال: حضرت والا! گزشتہ دس برس سے ذہن بہت پریشان رہتا ہے۔ طرح طرح کے خیالات پریشان کرتے رہتے ہیں، کبھی اللہ تعالیٰ کے بارے میں برے خیالات آتے ہیں اور کبھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں غلط خیالات آتے رہتے ہیں جس سے بہت پریشان ہوجاتی ہوں۔ حضرت والا! جب پہلی مرتبہ ایسا ہوا تو

میں بہت گھبرائی دل بہت پریشان تھا ایسا لگتا تھا کہ میں ابھی مرجاؤں گی اور گھبراہٹ اس قدر بڑھی کہ میں پریشانی کے عالم میں ایک روز شہر کے مدرسہ میں چلی گئی۔ میں چاہتی تھی کہ قرآن پاک کا ترجمہ پڑھوں وہاں جانے کے بعد پتا چلا کہ وہ ترجمہ نہیں پڑھاتے بلکہ نصاب کے مطابق درس نظامی کا پورا کورس کرنا پڑے گا، سو میں نے پہلے سال میں داخلہ لے لیا۔ حضرت! دل پریشان ہوتا تھا مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی تھی لیکن میں جاتی رہی اور اسی طرح میں نے پورا دورۂ حدیث مکمل کرلیا لیکن سبق کے دوران بھی برے خیالات کا سلسلہ جاری رہتا تھا اور دل پریشان رہتا تھا۔

**جواب:** وساوس سے پریشان نہ ہوں وساوس کا آنا دین کے لیے بالکل مضر نہیں بلکہ دلیلِ ایمان ہے۔ بارگاہ رسالت سے ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ کی سند وساوس پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو ملی۔ خوش ہوجائیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایمان کی دولت عطا فرمائی ہے چور وہیں جاتا ہے جہاں مال ہوتا ہے، مؤمن ہی کو وساوس آتے ہیں کسی کافر کو نہیں آتے کیوں کہ وہ دولت ایمان سے محروم ہے۔ وساوس کا علاج مطلق عدم التفات ہے، ان کو کوئی اہمیت نہ دیں نہ ان میں مشغول ہوں نہ بھگانے کی کوشش کریں، کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۵۵۸) **حال:** سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ میں اب اپنے اندر کوئی گناہ نہیں دیکھتا ہوں۔ شاید کوئی نہ کوئی گناہ ہو لیکن مجھے پتا نہیں۔

**جواب:** اپنے کو خطاکار سمجھنا بے خطا سمجھنے سے بہتر ہے اور خود کو بے گناہ سمجھنا خود گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرو کہ میرے عیوب مجھ پر ظاہر کردے۔ اپنے عیوب کو سوچو کہ مثلاً کیا شرعی پردہ کرتے ہو غیبت سے بچتے ہو، وغیرہ وغیرہ تو خود گناہوں کا احساس ہوگا۔ اپنے عیب نظر نہ آنا خود بڑا عیب ہے یہی سوچا کرو کہ ایک عیب تو نقد ہے کہ اپنا عیب نظر نہیں آتا جس کی تہہ میں کبر پوشیدہ ہے لٰہذا روزانہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے یہ جملہ کہو کہ اے اللہ! میں سراپا عیب ہوں، تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔

۵۵۹) **حال:** لیکن آپ بار بار یاد آتے ہیں اور ملاقات کا بہت شوق ہے اور مدرسہ میں جمعرات کے دن کا انتظار کرتا ہوں کہ کب خانقاہ جاؤں گا اور آپ کی زیارت کے لیے ترس رہا ہوں۔ خانقاہ میں چند دن گزارنے کا شوق ہے لیکن چھٹی بند ہے حضرت صاحب! میری طرف خصوصی توجہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شیطان کے مکروفریب سے بچالے۔ تمام گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** دل سے دُعا ہے خانقاہ آنے کا شوق دلیل محبت ہے۔ مبارک ہو۔

۵۶۰) **حال:** حضرت صاحب! امردوں کی عیادت کرنا کیسا ہے جب کہ دل میں ان سے گھبراتا ہوں یعنی بات کرنے سے۔ ان کو خلاف سنت کام سے منع کرنا کیسا ہے؟ ان کے سامنے دین کی باتیں سنا سکتے ہیں۔ ہر بے ریش لڑکے کو دیکھنا یا باتیں نہیں کرنا چاہیے یا جو خوبصورت ہو؟

**جواب:** اس زمانے میں ہر بے ریش سے احتیاط کرو، غیر حسین سے بھی بے ضرورت اختلاط اور بات چیت مناسب نہیں ان کو دین سکھانے کی کوشش نہ کریں نفع متعدی سے زیادہ نفع لازمی ضروری ہے ان کو دیندار بنانے کی فکر سے زیادہ اپنے دین کی حفاظت فرض ہے۔ دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ گنوانا حماقت ہے۔

۵۶۱) **حال:** حقیر بندی کو رضا بالقضا کی کیفیت سمجھائیں۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو حالات اپنی مرضی کے خلاف پیش آئیں ان پر اعتراض اور شکایت نہ کرنا نہ زبان سے نہ دل سے بلکہ یہ سمجھ کر کہ اللہ تعالیٰ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں ان کو اپنے لیے مفید سمجھنا اور راضی رہنا اس کا نام رضا بالقضا ہے البتہ اس مصیبت پر طبعی غم ہونا اور اس کے ازالے کی دُعا کرنا رضا بالقضا کے خلاف نہیں۔

۵۶۲) **حال:** حقیر بندی کو ایک دینی عمل بے حد پسند ہے اس دینی عمل سے محرومی ہوتی ہوئی نظر آرہی ہے تو ایسی صورت میں کیسے رضا بالقضا کی کیفیت لائی جائے۔

**جواب:** اگر وہ عمل فرض واجب یا سنت مؤکدہ ہے اور اس میں کوتاہی ہورہی ہے تو

اس میں اپنے نفس کا قصور سمجھے اور توبہ و استغفار اور عزم علی التقویٰ سے تلافی کرے اور مستحب ہے تو فکر کی بات نہیں البتہ ایسے دینی عمل میں مربی سے مشورہ کرے۔

۵۶۳) حال: آں جناب والا سے اصلاحی ربط قائم کرنے سے قبل کی بات ہے کہ حقیر بندی کو جب کوئی حاجت پیش آتی اس کے لیے عمل یَا بَدِیْعَ الْعَجَائِبِ بِالْخَیْرِ یَا بَدِیْعُ بعد نماز عشاء بارہ دن بارہ سو دفعہ پڑھتی تھی کیا آں جناب والا حقیر بندی کو اجازت دیتے ہیں کہ ایک یا دو حاجت کے لیے یہ عمل کرے؟

جواب: اس زمانے میں لمبے لمبے وظیفے پڑھنے کی لوگوں کی صحت متحمل نہیں۔ بجائے اس کے دو نفل حاجت کے پڑھ کر دعا مانگنا اولیٰ ہے کہ مسنون ہے۔

۵۶۴) حال: حقیر بندی "کشکولِ مجذوب" کا کثرت سے مطالعہ کرتی ہے ایک عجیب کیفیت قلب پر بفضلہ تعالیٰ (رقت و نرمی) کی طاری ہوتی ہے۔

جواب: اچھی حالت ہے لیکن اعتدال مطلوب ہے اور اعتدال سے تجاوز مثلاً ہر وقت رونا مناسب نہیں اس لیے اعتدال کا خیال رکھنا اور غالب علی الاحوال رہنا چاہیے۔

۵۶۵) حال: سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ اس سے پہلے والے خط میں میں نے کچھ حالات لکھے تھے۔ میں اپنے آپ کو بڑا سمجھتا تھا اور یہ سمجھ رہا تھا کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ آپ نے وعظ رسالہ "علاج کبر" عنایت فرمایا تھا جس کے پڑھنے سے اللہ رب العالمین کے فضل سے آپ کی دعاؤں کی برکت سے اپنے آپ کو گھٹیا سمجھنے لگا۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ!

۵۶۶) حال: حضرت صاحب! کبھی کبھار اپنے حالات ساتھیوں کو بتاتا ہوں بعد میں پریشانی ہوتی ہے کہ کیوں بتایا۔ بتانا چاہیے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔ سوائے اپنے شیخ کے کسی کو نہ بتائے۔

۵۶۷) حال: حضرت! ایک پریشانی کی بات یہ ہے کہ میں تو الحمد للہ! علماء کی مجلسوں میں جاتا ہوں اور نیک بننے کی کوشش کرتا ہوں لیکن گاؤں میں اور گھر میں شرعی پردہ نہیں، غیبت کا بازار گرم، دنیا کی محبت بغض اور حسد لوگوں کے اندر بھرا ہوا ہے۔

پچھلے سال گھر گیا تھا جب گھر میں کوئی غیبت کرتا تھا میں جب منع کرتا تھا تو آگے سے ہنستے ہیں۔

**جواب:** ہنسنے کی پروانہ کریں قیامت کے دن آپ کو رونا نہیں پڑے گا۔ لوگوں کے عیوب کو نہ دیکھیں اپنے عیوب کی فکر کریں۔

۵٦۸) **حال:** حضرت صاحب! بہت پریشان ہوں کہ کیا کروں اصلاح کا طریقہ بتایا جائے کیوں کہ اب چھٹیوں میں جاؤں گا آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ مجھ سے دین کا کام لے لیں۔ پچھلے سال اتنا کیا ہے الحمدللہ! کہ لوگوں نے پردے کو اللہ کا حکم سمجھ رکھا ہے۔

**جواب:** پہلے اپنی اصلاح کی فکر کریں سختی سے شرعی پردہ کریں نہ غیبت وغیرہ کریں نہ سنیں اگر کوئی نہ مانے تو اس مجلس سے اُٹھ جائیں منکرات یعنی گناہ کے کاموں میں شریک نہ ہوں۔ جب تک خود سختی سے دین پر عمل نہیں کروگے لوگ متاثر بھی نہیں ہوں گے۔ عملی تبلیغ لسانی تبلیغ سے زیادہ مؤثر ہے۔

۵٦۹) **حال:** میں وعظ بھی کرتا ہوں الحمدللہ! اس سے فائدہ بھی ہورہا ہے لیکن اب دل میں درد سا اُٹھتا ہے کہ ایسا نہ کر اس میں دِکھاوا ہے، کس طرح پتا چل جائے کہ دِکھاوا ہے۔

**جواب:** ریا دیکھنے سے نہیں ہوتی دِکھانے سے ہوتی ہے۔ ریا دل کے ارادہ کا نام ہے اَلْمُرَاۤاۃُ فِی الْعِبَادَاتِ لِغَرَضٍ دُنْیَوِیٍّ عبادات میں دکھاوا کرنا دنیاوی غرض سے ریا ہے۔ لٰہذا عمل شروع کرنے سے پہلے رضائے الٰہی کا ارادہ کرلو پھر وسوسہ آئے کہ یہ ریا ہے تو اس کا اعتبار نہیں یہ ریا نہیں وسوسۂ ریا ہے البتہ بندگی کا تقاضا ہے کہ پھر بھی استغفار کرلو کہ یا اللہ دل کی گہرائیوں میں اگر کوئی ذرۂ ریا چھپا ہو تو مجھے معاف فرمادیں اور میرے دل کو اس سے پاک فرمادیں۔ وعظ بند نہ کریں جب کہ فائدہ بھی ہورہا ہے۔ کسی نیک عمل کو ریا کے خوف سے ترک کرنا بھی ریا ہے۔

۵۷۰) **حال:** حضرت! آپ کے ملنے کے بعد الحمدللہ! بد نظری سے حفاظت ہوگئی،

طاعت میں رغبت اور گناہوں سے بچنے کا حوصلہ بلند ہو گیا ہے۔

**جواب:** الحمدللہ!

۵۷۱) **حال:** حضرت! میرے اندر یہ بری عادت ہے کہ میں اکثر باتیں کرتا رہتا ہوں اگر باتیں نہ کروں تو دل میں عجب پیدا ہوتا ہے مگر اکثر باتیں کرنے کے بعد میں سوچتا ہوں تو اس میں گناہ زیادہ ہوتے ہیں۔

**جواب:** پہلے سوچیں پھر بولیں گناہ کی بات ہو تو زبان کو بالکل خاموش رکھیں۔

۵۷۲) **حال:** حضرت! میرے ساتھ اکثر یہ ہوتا ہے کہ کبھی میرے اندر بہت جذبہ اُٹھتا ہے کہ پڑھنا ہے لیکن چار یا پانچ گھنٹے کے بعد وہ جذبہ بالکل ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اس چیز سے میں بہت پریشان ہوں کہ اس کی کیا وجہ ہے۔

**جواب:** دل لگنا ضروری نہیں دل لگانا ضروری ہے۔

۵۷۳) **حال:** حضرت! جب کوئی اچھا کہتا ہے تو میں دل میں سوچتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میرے ظاہر کو لوگوں میں اچھا کر دیا، باطن میں بہت برا ہوں۔

**جواب:** صحیح مراقبہ ہے لیکن شکر بھی کریں کہ ظاہر کی اصلاح کا انعام عظیم عطا فرمایا کہ اصلاح ظاہر اصلاح باطن کی بنیاد ہے۔ بغیر ظاہر کی اصلاح کے باطن کی اصلاح نہیں ہو سکتی۔

۵۷۴) **حال:** حضرت! جب بھی اصلاحی خط لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو سوچتا ہوں اپنے پیارے حضرت جی کو کیا لکھوں، کبھی کچھ لکھ کر چھوڑ دیتا ہوں۔

**جواب:** جو حال ہو لکھ دیں۔ یہ بھی ایک حال ہے یہی لکھ دیا کریں کہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا لکھوں۔

۵۷۵) **حال:** بس حضرت! یہ چاہتا ہوں کہ میرے دوست اور میرے بھائی جتنے میرے جاننے والے ہیں وہ اور جو میرے سامنے نہیں سب کو اللہ تعالیٰ گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمادے، آمین۔

**جواب:** سب سے پہلے خود کو شامل کریں کہ اللہ تعالیٰ سب سے پہلے مجھ کو گناہ چھوڑنے کی توفیق دے۔ خود کو شامل نہ کرنا اس میں دعویٰ کی صورت ہے کہ گویا ہم گناہوں سے پاک ہیں۔

۵۷۶)**حال:** بعد از سلام مسنون عرض احوال کچھ یوں ہے معمولات پر استقامت نہیں رہتی کچھ معمولات شروع کر رکھے ہیں مثلاً مناجات مقبول لیکن تقریباً ہر ہفتے میں ایک دو دن ناغہ ہو جاتا ہے۔ تلاوت کے معمولات میں ناغہ ہو جاتا ہے۔ استقامت کے لیے حضرت والا کی خصوصی دعاؤں اور توجہات چاہتا ہوں۔

**جواب:** لشتم پشتم معمولات کیے جائیے یہ بھی ایک طرح کا دوام ہے اور ایک طرح کی استقامت ہے جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دعا ہے بس گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کریں۔

۵۷۷)**حال:** بندہ حضرت والا سے بیعت ہونے کے بعد بہت سے فوائد محسوس کرتا ہے۔ مثلاً ذہن کا انتشار ختم ہو کر پڑھائی میں یکسوئی اور لذت محسوس ہو رہی ہے، ذکر و تلاوتِ قرآن میں بہت ہی زیادہ مزہ آرہا ہے! بس میرا جی چاہتا ہے کہ تلاوت کرتا ہی رہوں۔

**جواب:** ماشاء اللہ! مبارک حالت ہے۔

۵۷۸)**حال:** لیکن ان سب فوائد کے باوجود جب باہر سے آنے والے طالبینِ اصلاح حضرات کو دیکھتا ہوں تو استفادے کے اعتبار سے ان کے مقابلے میں اپنے آپ کو اندھیرے میں ڈوبا ہوا پاتا ہوں۔ جب اس بات کو سوچتا ہوں کہ میں کتنا نالائق، کم ہمت، سست بحر الکاہل اور محرومی کا شکار ہوں کہ لوگ تو دُور دُور سے یہاں تک کہ باہر ممالک سے ہزاروں روپے خرچ کر کے حضرت والا سے بھرپور استفادہ کر کے جاتے ہیں اور میں یہاں مدرسے میں رہتے ہوئے جس طرح استفادہ کرنا چاہیے تھا اس طرح نہیں کر سکا۔

**جواب:** ایسا ہی سمجھنا چاہیے تاکہ مزید ترقی کرنے کی توفیق ہو۔ دین میں خود کو کمتر

سمجھنا مطلوب ہے۔

۵۷۹)**حال:** خاص طور سے جب حضرت والا بنگلہ دیش کے سفر میں تشریف لے گئے تھے اس وقت میرے دل کو یہ سوچ کر بہت ہی زیادہ دھچکا لگا کہ دیکھ تو کتنا نالائق ہے کہ حضرت والا اللہ کی محبت کو پھیلانے کے لیے میرے ملک تشریف لے گئے اور وہ لوگ کتنا تڑپ تڑپ کر حضرت والا سے دردِ دل حاصل کر رہے ہیں اور تو حضرت والا کے قریب ہوتے ہوئے محرومی کا شکار ہے۔

**جواب:** دین میں آگے بڑھنے کی تو فکر کریں لیکن مایوس نہ ہوں اور قربِ شیخ کی نعمت کا بھی شکر ادا کریں کہ نعمتِ عظمیٰ ہے، اگر محرومی مقدر ہوتی تو یہ قرب حاصل نہ ہوتا لہٰذا اپنی کوتاہیوں پر افسوس بھی ہو اور نعمت پر شکر بھی ہو تاکہ ناشکری لازم نہ آئے۔

۵۸۰)**حال:** میں نے دل میں یہ پکا تہیہ کر لیا تھا کہ بس اب کچھ بھی ہو جائے ان شاء اللہ! اب کے حضرت والا سے بھرپور استفادہ کروں گا۔ یوں تو حضرت والا سے پہلے ہی سے للہ فی اللہ محبت تھی لیکن جب سے سفر سے واپس تشریف لائے اس وقت سے محبت میں بہت ہی زیادہ اضافہ ہوا اور جی چاہتا ہے کہ حضرت والا کو دیکھتا ہی رہوں کیوں کہ اس سے میرے دل کو سکون پہنچتا ہے۔ الحمد للہ! ہر نماز کے بعد اور مخصوص اوقات میں حضرت والا کی صحت یابی اور درازئ عمر وغیرہ کے لیے دعا کرنے کا معمول ہے۔ یہاں تک کہ جب کبھی رات کو تھوڑی دیر کے لیے اچانک آنکھ کھل جاتی ہے تو اس وقت بھی حضرت والا کی صحت کاملہ عاجلہ مستمرہ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

**جواب:** مبارک ہو، محبت شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

۵۸۱)**حال:** جب میں ان ساتھیوں کو دیکھتا ہوں جن کا تعلق ابھی نیا ہے تو اپنے آپ کو ان کے مقابلے میں بہت پیچھے پاتا ہوں۔

**جواب:** یہ احساس مبارک ہے اگر خدانخواستہ اس کا عکس ہوتا تو وہ نامبارک ہوتا۔

۵۸۲)**حال:** براہِ کرم مجھے بیعت فرمالیں میں اپنی اصلاح چاہتا ہوں۔

**جواب:** بیعت ہونا سنتِ غیر موکّدہ ہے اور اصلاح فرض ہے اور اصلاح بیعت پر موقوف نہیں لہٰذا پہلے چھ ماہ تک اصلاحی تعلق قائم کریں۔ ہر ماہ کم از کم ایک مرتبہ اپنے حالات کی بذریعہ خط اطلاع کریں اور تجویزات کی اتباع کریں پھر اگر دل چاہے تو بیعت بھی ہو سکتے ہیں۔

۵۸۳) **حال:** تزکیۂ نفس کا کیا طریقہ ہے؟ حسینوں کی طرف میلان بہت ہے، ڈرتا ہوں کہ پھسل نہ جاؤں۔

**جواب:** سب سے پہلے کسی مصلح سے اصلاحی تعلق، اپنے حالات کی اطلاع اور تجویزات کی اتباع۔ ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' میں میرا ایک رسالہ ''دستور تزکیۂ نفس'' ہے اس میں جو دستور لکھا ہے اس کے چند صفحات روزانہ پڑھیں اور جو ذکر اور دوسرے معمولات لکھے ہیں ان کے مطابق عمل کریں لیکن ذکر کی تعداد کم کریں پانچ سو کی بجائے تین سو کر دیں۔ حسن کی فنائیت کا مراقبہ روزانہ ایک یا دو منٹ کریں۔ حسینوں سے دُور رہیں۔

۵۸۴) **حال:** بد نگاہی کا مریض ہوں اس پر طرہ یہ کہ مزاج انتہائی عاشقانہ ہے۔

**جواب:** پرچۂ حفاظتِ نظر مرسل ہے۔ روزانہ ایک بار بہ نیت اصلاح پڑھیں۔ حفاظت نظر کی ترغیب کے لیے احقر کا شعر ہے ؎

نہیں علاج کوئی ذوق حسن بینی کا
مگر یہی کہ بچا آنکھ بیٹھ گوشہ میں
اگر ضرور نکلنا ہو تجھ کو سوئے چمن
تو اہتمام حفاظتِ نظر ہو توشہ میں

بد نگاہی اللہ کے راستے میں سب سے بڑا حجاب ہے اگر حفاظت نظر کا اہتمام کر لیں تو اللہ تعالیٰ کے قرب کا آفتاب اور نسبت مع اللہ کا عظیم خزانہ قلب میں حاصل ہو جائے گا۔ عاشقانہ مزاج والے اللہ کا راستہ بہت جلد اور بہت تیزی سے طے کرتے ہیں بس شرط یہ ہے

کہ اپنا دل حسین صورتوں کو نہ دیں، اپنے قلب و نگاہ کو ان سے بچانے میں اپنے دل کا خون کرلیں تو وہ ایسی برق رفتاری سے اللہ تک پہنچیں گے جہاں دوسرے خشک لوگ سالہا سال میں بھی نہیں پہنچ سکتے۔ ذکر و معمولات اس لیے ہی کرائے جاتے ہیں کہ ان سے گناہوں سے بچنا آسان ہو جاتا ہے اس کے ساتھ صحبت اہل اللہ خصوصاً اپنے مصلح یا شیخ کی صحبت کا اہتمام بھی ضروری ہے اگر ایسی صحبت میسر نہ ہو تو خط و کتابت اس کا بدل ہے۔ خطوط سے اپنے دینی مربی کو اپنے حالات کی اطلاع اور تجویزات کی اتباع ضروری ہے۔

۵۸۵) **حال:** بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ حضرت والا! میرے درجے میں نصف حصہ بے ریش طلباء ہیں جن سے بندہ حتی الامکان غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنے کی کوشش کرتا ہے اور مذاق وغیرہ بھی نہیں کرتا۔ اگر حضرت والا! مذکورہ طلباء بندے سے بات کریں اور تکرار و اسباق پڑھیں اور کبھی مذکورہ بالا طلباء مذاق کریں تو کیا یہ اعمال و کردار بد نظری کے زمرے میں داخل ہیں؟

**جواب:** ان سب باتوں سے مطلق پرہیز کریں ان کو مذاق و گفتگو سے روک دیں اور ان سے نہ ملیں ورنہ نفس بد نظری کیا گناہ کبیرہ یعنی بد فعلی تک پہنچا سکتا ہے اس لیے امارد سے بہت دُور رہیں اور ایسے طلباء کے ساتھ تکرار اسباق نہ کریں۔

۵۸۶) **حال:** حضرت والا! ایک لڑکا میرے درجے میں جو کہ بے ریش ہے وہ بندے سے زیادہ مذاق اور بات چیت کرتا ہے اور جب وہ مدرسے میں حاضر نہیں ہوتا بندے کو فوراً اس کی فکر ہوتی ہے اسی طرح کبھی وہ لڑکوں سے لڑائی کرے یا کوئی غیر شرعی عمل کرے تو فوراً بندہ کو اس کی فکر لگ جاتی ہے۔

**جواب:** یہ شدید نفسانی تعلق کی دلیل ہے۔ یہ فکر خالصتاً نفسانی ہے۔ شریعت کے بہانے سے نفس اس سے قریب ہو کر اپنا اُلو سیدھا کرنا چاہتا ہے اور آپ کو اُلو بنانا چاہتا ہے۔ ہوشیار ہو جاؤ! کبھی نفس دین کی آڑ میں اور دین کے رنگ میں اپنی بدمعاشی کی اسکیم بروئے کار لانا چاہتا ہے لہٰذا اس کی فکر، اس سے ملنا جلنا، بات چیت وغیرہ بالکل بند کر دیں اگر وہ بات یا مذاق کرے سختی سے روک دیں بلکہ ڈانٹ دیں۔ یہ ظاہری

بداخلاقی اللہ کو محبوب ہے بہ نسبت اس خوش اخلاقی کے جو گناہ کی طرف لے جائے۔

۵۸۷) **حال:** حضرت والا! بندہ اس کے فانی تعلق اور آپ کے ارشادات کو بہت یاد کرتا ہے تو اس کے ساتھ دِلی میلان تو کچھ ختم ہوتا ہے مگر پھر کچھ دن بعد یا کچھ گھنٹے بعد دوبارہ میلان شروع ہوجاتا ہے اس کے بارے میں حضرت والا! تجویز فرمائیں کہ بندہ کیا کرے؟

**جواب:** اس کی وجہ اس سے اختلاط اور میل جول ہے۔ اسی لیے اسباب گناہ سے دُوری فرض ہے لہٰذا اس سے عیناً قلباً قالباً بالکل دُوری اختیار کریں ورنہ اگر سخت احتیاط نہ کی تو خطرہ ہے کہ نفس گناہ کی آخری منزل پر لے جاکر چھوڑے گا۔ ہوشیار ہوجاؤ میلان کی وجہ اس سے تعلق اور اختلاط ہے۔ جب قلباً اور قالباً دور ہوجائیں گے تو میلان کم ہوجائے گا مگر زائل نہیں ہوگا۔ اس لیے میلان کا علاج یہ ہے کہ اس پر عمل نہ کریں اور نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں اور اس سے میل جول بالکل ختم کردیں۔

۵۸۸) **حال:** خوف یہ ہے کہ جب بھی کسی مجلس کی پہلے صف میں یا استاد کے سامنے سبق سنانے سے حالاں کہ سبق یاد ہوتا ہے اور سبق بھی صحیح سناتا ہوں پھر بھی خوف دل میں پیدا ہونا کیا یہ غیر اللہ کا خوف ہے۔

**جواب:** یہ طبعی بات ہے غیر اللہ کا خوف نہیں ہے۔

۵۸۹) **حال:** حضرت جی! مجھے خیالات و تصورات بہت آتے ہیں یہی شہوانی خیالات جنسی تصورات بہت کثرت سے ہوتے ہیں اور یہ خیالات و تصوارات فقط ایک شخص پر نہیں ہوتے بلکہ جس کے بارے میں معلوم ہو کہ فلاں شخص اتنا دین دار ہے ایسا مجاہد ہے تو پھر اس پر ہوتے ہیں۔ حضرت جی! بے پردگی کے دور میں بہت سے نامحرموں پر نظر پڑتی ہے لیکن ان میں سے کسی پر نہیں ہوتے اکثر ان لوگوں پر ہوتے ہیں جن کو میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا ہے صرف ان کے نام سنے ہیں اکثر دیندار لوگوں پر ہوتے ہیں اکثر خیالات خود آتے ہیں پھر اتنے غالب ہوتے ہیں کہ مجھے اندازہ بھی نہیں ہوتا کہ یہ خیالات میں خود لائی یا یہ خیالات خود آئے، ان ہی

خیالات میں ایسی لگی رہتی ہوں کہ پھر پتا نہیں چلتا کہ یہ خیالات میں خود لائی کہ نہیں۔خیالات آتے وقت میری تین طرح کی کیفیت ہوتی ہے :۱)ذہن میں یہ خیالات ہوتے ہیں۔۲) نفس کو مزہ آتا ہے۔۳) دل میں یہ بات کھٹکتی رہتی ہے کہ یہ گناہ ہے، یہ گناہ نہیں ہے وغیرہ۔ یہ خیالات صرف تنہائی میں نہیں بلکہ گھر والوں کے ساتھ اُٹھتے بیٹھتے گھریلو کام کاج کے دوران بھی ہوتے ہیں۔جب کبھی یہ تصورات حد سے بھی زیادہ ہو تو رات کو سوتے وقت دل کی کیفیت بدل جاتی ہے۔ دل میں ایک بے قراری سی پیدا ہوتی ہے، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے تو پھر کچھ دیر کے لیے استغفار وغیرہ پڑھتی ہوں تو پھر ٹھیک ہو جاتی ہوں اس کیفیت سے میں سمجھتی ہوں کہ یہ خیالات میں خود لائی لیکن ایسا بہت کم ہوتا ہے۔ حضرت جی! عام دنوں میں جب یہ ہوتے ہیں تو نماز پڑھ کر کچھ دیر کے لیے صحیح ہو جاتی ہوں۔ لیکن ایام مخصوصہ میں جب نماز نہیں پڑھتی ہوں تو اور بھی زیادہ بلکہ حد سے بھی زیادہ خیالات ہوتے ہیں اکثر میں پریشان صرف اس بات سے ہوتی ہوں کہ پتا نہیں چلتا کہ یہ خود ہوتے ہیں یا کہ میں خود لاتی ہوں۔ اور اس بات سے بھی بہت پریشان ہوں کہ جن کو میں نے کبھی بھی نہیں دیکھا ہے ان پر یہ خیالات کیوں ہوتے ہیں؟

**جواب:** ہر انسان میں اللہ تعالیٰ نے میلان رکھا ہے اسی میں خیالات کا آنا بھی ہے اس کو زائل کرنے کا اللہ نے انسان کو مکلف نہیں کیا لیکن اس کے بعد دوسرا درجہ ہے کہ اپنے اختیار سے ان خیالات میں مشغول ہونا اور اتنی کثرت سے خیالات کا باقی رہنا دلیل ہے کہ خیالات آنے کے بعد نفس اس میں مشغول ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کا اللہ نے انسان کو مکلف کیا ہے اور اس کا علاج مجاہدہ ہے کہ مجاہدہ کر کے اس سے بچے۔ کسی مباح کام میں لگ جائے، دماغ کو کسی دوسری جانب لگائے دو ایک منٹ موت حشر اور دوزخ کا مراقبہ کرے۔ اور اس میں جو تکلیف ہو برداشت کرے اور کچھ کوتاہی ہو جائے تو استغفار سے اس کی تلافی کرے۔ بار بار مقابلہ کرتے رہنے سے ان شاء اللہ! نفس مغلوب ہو جائے گا کوشش جاری رکھیں اور ہرگز مایوس نہ ہوں۔

۵۹۰)**حال:** حضرت جی! مسئلہ یہ ہے کہ میرا یہ خط بہت ہی اہم ہے اس خط میں میں نے اپنی وہ باتیں لکھی ہیں جن کا علم صرف اللہ ہی کو تھا اب اس خط میں میں نے اپنی وہ باتیں لکھی ہیں کہ خدانخواستہ اس کا جواب والد صاحب کے ہاتھ میں آگیا تو پھر کیا ہوگا۔ کیوں کہ حضرت! ہمارے گھر میں جس کے ہاتھ خط کا جواب آگیا وہ فوراً ہی کھول کر پڑھتے ہیں اسی وجہ سے ایک مدت تک میں نے یہ باتیں نہیں لکھیں تو حضرت! میں نے سوچا کہ نہیں لکھوں گی تو اصلاح کیسے ہوگی؟ نہ لکھنے پر میرا ہی نقصان ہے، اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرکے پہلی بار ایسا خط لکھ رہی ہوں۔ حضرت! خصوصی دُعا کریں کہ یہ خط صرف میرے ہی ہاتھ میں آئے خط کو روانہ کرنے کے بعد یہ خوف رہتا ہے کہ جواب میرے ہاتھ آئے۔ حضرت! دُعا ضرور کریں کہ اللہ تعالیٰ میرا خط لکھنا دستخط کرانا آسان فرمادے اور حضرت! میں بغیر اصلاح کے نہیں رہ سکتی ہوں، بغیر اصلاح کے تو مجھ سے گناہ نہیں چھوٹیں گے، دردِ دل سے دُعا کریں۔

**جواب:** شرعی مسئلہ یہ ہے کہ دوسرے کا خط پڑھنا جائز نہیں۔ نفس کی اصلاح کے لیے علاج معلوم کرنا اور دین کی بات سیکھنا کوئی عیب نہیں بلکہ مامور بہ ہے۔ جو لوگ اپنے مرض کو چھپاتے ہیں اور کسی اللہ والے سے علاج نہیں کراتے وہ خطاکار ہیں۔ جو علاج کے لیے اپنے نفس کا عیب بتاتا ہے اللہ کے نزدیک وہ بندہ پسندیدہ ہے۔ اس پر اعتراض کرنا اور اس کو برا سمجھنا نادانی ہے۔

۵۹۱)**حال:** حضرت! مجھ میں خود بینی کا مرض ہے میں چاہتا ہوں کہ میں اپنے آپ کو مٹی تصور کروں کہ میں کچھ بھی نہیں ہوں۔

**جواب:** جب اپنی کسی خوبی پر نظر جائے تو اس کو اپنا کمال نہ سمجھیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا سمجھیں اور ڈریں کہ یہ نعمت یا خوبی جو اللہ نے مجھے بلا استحقاق عطا فرمائی ہے وہ جب چاہیں چھین سکتے ہیں لہٰذا شکر کریں ناز نہ کریں اور شکر سبب قرب ہے اور عجب سبب بُعد ہے اور دونوں جمع نہیں ہوسکتے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی عطا پر شکر کرنے سے خود بینی باقی نہ رہے گی۔

۵۹۲)**حال:** حضرت! میری نظر زیادہ تر لوگوں کے عیبوں پر پڑتی ہے اور دل کو بہانہ مل

جاتا ہے کہ اس میں یہ خرابی ہے، اس میں یہ خرابی ہے، اس میں یہ خرابی ہے۔ حضرت! میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھے اپنے عیبوں کی فکر پیدا ہو جائے اور اس مرض سے نجات مل جائے۔

**جواب:** اس کا سبب بھی عجب ہے اور مکھی کی سی خصلت ہے جو زخم اور گندی جگہ پر بیٹھتی ہے اور صاف جگہ پر نہیں جاتی۔ سوچیں کہ میں جس عیب کو دیکھ رہا ہوں یہ میرے نفس کی خباثت ہے کہ ایک عیب پر جارہا ہے اور اس شخص میں جو لاکھوں خوبیاں ہیں اس پر میری نظر نہیں ہے اور معلوم نہیں کہ کس خوبی پر اس پر فضل ہو جائے اور میرے کس عیب پر پکڑ ہو جائے۔ اپنے عیوب کو مستحضر کر لیا کریں۔

۵۹۳)**حال:** حضرت! بد گمانی کا بہت بڑا مریض ہوں جس کو دیکھتا ہوں اس کے خلاف بد گمانی کرتا ہوں۔ کوشش کرتا ہوں کہ نہ کروں لیکن پھر ہو جاتا ہے۔

**جواب:** بد گمانی کا سبب کبر ہے اگر خود کو سب سے حقیر سمجھتے تو بد گمانی نہ کرتے اور اپنا عیب پیش نظر ہو جاتا لہٰذا پہلے کبر کا علاج کریں اور صبح و شام کہیں کہ میں موجودہ حالت میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں باعتبار انجام کے کہ ابھی معلوم نہیں کہ میرا خاتمہ کس حال پر لکھا ہوا ہے۔ اور سوچیں کہ بد گمانی پر اللہ تعالیٰ دلیل شرعی قیامت کے دن طلب فرمائیں گے جو میرے پاس نہ ہو گی اور بلا دلیل بد گمانی موجب عذاب ہو گی۔

۵۹۴)**حال:** محترم حضرت جی! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے غیبت بالکل نہیں کرتی ہوں البتہ سننا پڑتی ہے۔

**جواب:** کیوں؟ ان کو منع کریں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں۔ غیبت سننا بھی گناہ ہے۔

۵۹۵)**حال:** کبھی کبھی زیادہ غیبت سننے میں آتی ہے۔ اگر کوئی مجھے مخاطب کر کے غیبت کرتی ہے تو فوراً ہی منع کرتی ہوں جس جگہ غیبت ہوتی ہے تو وہاں سے اٹھ جاتی ہوں لیکن ایک دو جملے ضرور غیبت سننے میں آتے ہیں، دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اس سے بچائے۔

**جواب:** وہاں سے اٹھنے میں اگر قصداً دیر کی تو تلافی ضروری ہے۔ یعنی اس مجلس میں

اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور جس کی غیبت کی ہے اس کی تعریف کریں اور اس کو کچھ پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں اور یہ تلافی اس وقت ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کو اطلاع نہیں ہوئی۔ اگر اس کو اطلاع ہو گئی تو اس سے معافی مانگنا ضروری ہے۔

۵۹۶)حال: میں نے فضائلِ اعمال میں حدیث سنی کہ شیطان انسان کے دل پر گھٹنے جمائے ہوتا ہے۔ جب انسان ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے جب انسان اللہ تعالیٰ کا ذکر چھوڑ دیتا ہے تو یہ وسوسہ ڈالتا ہے۔ میں نے سوچا کہ شیطان کی مخالفت کروں گا لٰہذا جب دل سے شیطان کی آواز آتی اس کی مخالفت کرتا تھا اور جواب دیتا تھا۔ کچھ عرصہ بعد مجھے اس طرح محسوس ہوا کہ شیطان مجھے محسوس ہو رہا ہے اور میرے ساتھ باتیں کرتا ہے کیا واقعی مجھے شیطان محسوس ہوتا ہے اور اس طرح باتیں کرتا ہے یا یہ میرا وہم ہے۔ بہت تنگ ہوں شیطان کے محسوس ہونے سے اور باتیں کرنے سے۔

جواب: شیطان گناہ کا وسوسہ ڈالتا ہے نہ باتیں کرتا ہے نہ محسوس ہوتا ہے۔ شیطان گفتگو نہیں کرتا، آپ کا دماغ کررہا ہے۔ مستقل ذہنی دباؤ سے خشکی بڑھ گئی ہے جو بالآخر نفسیاتی مرض میں تبدیل ہو سکتا ہے لٰہذا شیطان کی آوازوں کے چکر میں نہ پڑیں نہ سوال جواب کریں سیدھے سیدھے سنت و شریعت پر عمل کرو، گناہوں سے بچو اور یہ اوہام چھوڑو۔ یہ وساوس ہیں جن کا علاج عدم التفات ہے، نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔

۵۹۷)حال: عرض بعد آداب ہے کہ میں نے قرآن مجید کو بہت پہلے حفظ کیا ہے، مگر تاحال قرآن مجید اچھی طرح پختہ نہیں ہے جس کی وجہ سے میں روحانی طور پر بہت زیادہ پریشان ہوں اس لیے میری دِلی خواہش ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے صحیح الفاظ و حروف اور کثرت تلاوت اور پکا اور باعمل حافظ قرآن مجید بنادے اور اس کے ساتھ ساتھ قرآن مجید سے پیار و محبت والا بنادے اور اللہ تعالیٰ کی رضا اور

خوشنودی کا سبب بنے۔

**جواب:** پریشانی کی کیا بات ہے ؟اللہ تعالیٰ اخلاص نیت اور بندے کی محبت پر اجر عطا فرماتے ہیں۔ کوئی کوشش کے باوجود حافظ نہ ہوسکے اور اسی کوشش میں مر گیا تو قیامت کے دن حافظ اُٹھایا جائے گا۔

۵۹۸) **حال:** دوسری درخواست یہ ہے کہ میرا قد نہایت چھوٹا ہے یعنی بدنما حد تک چھوٹا ہے تقریباً ۴ فٹ ہے اور کمر جھکی ہوئی ہے اور پاؤں بھی ٹھیک نہیں ہیں، لاٹھی کے بغیر چل پھر نہیں سکتا اور اس کے ساتھ آواز بھی بہت زیادہ باریک ہے جس کی وجہ سے تلاوت میں بھی رکاوٹ ہوتی ہے اور صورت بھی اچھی نہیں ہے جس کی وجہ سے لوگ میرا مذاق اڑاتے ہیں اور لوگوں کے علاوہ میرے شاگرد بھی جن کو میں قرآن مجید پڑھاتا ہوں وہ بھی مذاق اُڑاتے ہیں، جسمانی معذوری کی وجہ سے بات بھی نہیں مانتے اور مجھ سے ڈرتے بھی نہیں، اس صورت حال کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں اور ان وجوہات سے میں کسی کی غمی و خوشی میں شرکت بھی نہیں کرسکتا، میری عمر تقریباً ۳۰، ۳۲ برس ہے اور ذہنی طور پر کافی حد تک پریشان ہوں لہٰذا آپ سے عاجزانہ درخواست ہے کہ میرے لیے خصوصی اور خاص اوقات میں دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ میرے حال پر خاص رحم فرمائے۔ آپ اگر کوئی وظیفہ مناسب سمجھیں تو عطا فرمائیں۔

**جواب:** اصلی حُسن حُسنِ باطنی ہے اور وہ اللہ کی محبت، اتباع سنت اور گناہوں سے حفاظت سے نصیب ہوتا ہے، جو لوگ مذاق اڑاتے ہیں نادان ہیں اپنا ہی نقصان کرتے ہیں آپ کا کوئی نقصان نہیں۔ ان کی ایذارسانی سے آپ ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ کے اور پیارے ہوجائیں گے۔ حضرت بلال حبشی رضی اللہ عنہ تو کالے تھے لیکن کیا کوئی بڑے سے بڑا حسین ان کا مقابلہ کرسکتا ہے ؟ کتنے خوبصورت اور حسین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے دوزخ میں جائیں گے اور صورت ان کی انتہائی بھیانک کردی جائے گی اور دنیا میں کتنے بدصورت اپنے نیک اعمال کی بدولت قیامت کے دن جنت میں حسین کردیے

جائیں گے، لہٰذا اس کی پروانہ کیجیے اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچیے کہ اس نے آپ کو حافظ بنایا، اپنی محبت عطا فرمائی، ایمان دیا کہ دنیا کے بادشاہ بھی جو ایمان سے محروم ہیں خواہ کتنے حسین ہوں انتہائی خسارے میں ہیں۔ انعاماتِ الٰہیہ کو سوچنے سے ان شاء اللہ! احساسِ کمتری دُور ہو جائے گا اور شکر کی کیفیت راسخ ہو جائے گی۔

۵۹۹) حال: تیسری آرزو یہ ہے کہ بہت مدت سے میری حج مبارک کی آرزو تھی وہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے غیبی خزانے سے پوری فرمائی۔ میں حج بیت اللہ کی سعادت ۱۹۹۴ء میں حاصل کر چکا ہوں اور میں جب سے حج بیت اللہ شریف سے واپس آیا ہوں میرا اطمینان ختم ہو گیا ہے۔ بہت زیادہ بے چین ہوں اور میری آرزو بھی بڑھ گئی ہے اور میری یہ شدید خواہش ہے کہ میں بقایا زندگی بیت اللہ شریف میں گزاروں یا مدینہ منورہ میں گزاروں۔ اس سلسلے میں آپ سے نہایت عاجزی کے ساتھ درخواست کی جاتی ہے کہ میرے لیے خصوصی دعائیں فرمائیں اور خصوصی وظیفہ بھی۔ چوتھی التجا میں ایک مدرسے میں حفظ کا درس دیتا ہوں آپ سے درخواست ہے کہ اس کے لیے پہلی دُعا تو آپ یہ فرمائیں کہ استاد میں جو خصوصیات اور اوصاف ہونی چاہئیں وہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی اور فضل و کرم سے میرے اندر سو فیصد عطا فرمائے۔

جواب: اللہ کا شکر کریں کہ اس نے حج اور زیارت حرمین شریفین نصیب فرمائی وہاں قیام کے لیے دُعا بھی کریں لیکن بے اطمینانی کی کوئی بات نہیں اگر اسباب پیدا ہو جائیں اور وہاں کا اقامہ مل جائے تو فبہا ورنہ اس حال میں ہی راضی رہیں اور سمجھیں کہ ہمارے لیے یہی مفید ہے کیوں کہ حرمین شریفین کے آداب کا لحاظ رکھنا آسان نہیں۔ اللہ تعالیٰ اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب یہاں رہ کر بھی اطاعت و فرماں برداری سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ کتنے لوگ وہاں قریب رہ کر دُور ہیں اور کتنے دُور رہنے والے اللہ و رسول سے قریب ہیں اصل چیز اطاعت و فرماں برداری ہے جو بندے کو مقرب بناتی ہے۔

۶۰۰) حال: اس کے علاوہ میری سب سے بڑی کمزوری یہ ہے جو میرے لیے شدید

پریشانی کا باعث ہے بلکہ ناقابل برداشت ہے وہ یہ کہ جس طالب علم کا میں استاد بن جاتا ہوں تو اس کے ساتھ میری بہت محبت ہو جاتی ہے جب وہ طالب علم مجھ سے چلا جاتا ہے دوسرے مدرسے کو یا دوسرے استاد کے پاس تو میرے دل کو شدید دکھ اور بہت تکلیف ہوتی ہے اس بات کو برداشت نہیں کر سکتا دماغی طور پر پریشان ہو جاتا ہوں، مثلاً: ایک شاگرد تھا جس کا نام محمود تھا وہ دوسرے استاد کے پاس چلا گیا (خود نہیں بلکہ کسی مجبوری کے تحت) اب مجھے اس سے بڑی تکلیف پہنچی یہاں تک کہ میں برداشت نہیں کر سکتا اب میں آپ سے عاجزی کے ساتھ درخواست کرتا ہوں کہ آپ میری حالت پر رحم فرمائیں، میرے لیے اللہ کریم سے ایسی دُعا فرمائیں اور کوئی ایسا وظیفہ بتائیں کہ نہ صرف محمود کی محبت میرے دل سے نکل جائے بلکہ آیندہ کے لیے بھی کوئی ایسی بات نہ بن جائے مگر اس کے باوجود میری دِلی تمنا ہے کہ اس کو میرے ساتھ شدید محبت پیدا ہو جائے۔ ایک کتاب میں وظیفہ پڑھا تھا اس کو بھی نقل کر رہا ہوں اس کے متعلق بھی ارشاد فرمائیں۔

**جواب:** یہ نفسانی محبت ہے جو حرام ہے اور یہ آپ کی انتہائی بے فکری اور تقویٰ کی کمی کی دلیل ہے جو آپ کو خبر بھی نہیں ہوتی اور آپ نفسانی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں آپ کی پریشانی کی وجہ یہی ہے۔ توبہ کریں اور طالب علموں سے نگاہ کی حفاظت کریں اور اگر ان کی محبت میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو قرآن پاک کی تعلیم آپ کے لیے جائز نہیں بہتر ہے کہ کوئی اور کام کر لیں امامت کر لیں بچوں کو نہ پڑھائیں ورنہ بجائے ثواب عذاب کا اندیشہ ہے۔ اور آپ کی بد عقلی پر حیرت ہے کہ جس حرام محبت پر اللہ کا غضب نازل ہوتا ہے اس کے لیے وظیفہ پڑھتے ہو! اس کی محبت کے لیے وظیفہ پڑھنا حرام ہے۔ ایمان کی خیر مناؤ، توبہ کریں اور نفس سے ہوشیار رہیں۔ یہ اسی طرح بندے کو تباہ کرتا ہے۔

۶۰۱) **حال:** حضرت صاحب! ایک اور ایسا بہترین وظیفہ عطا فرمائیں کہ جس کی برکات سے میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کا محتاج نہ بنوں۔ اور اللہ تعالیٰ کا عاشق بنوں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ساری محبتیں اور عاشقی میرے دل سے نکل جائے اور اللہ تعالیٰ سے محبت اور

عشق جس کی کوئی حد اور انتہا نہ ہو بلکہ ایسا مست ہو جاؤں کہ دنیا و مافیہا سے بالکل بے خبر ہو جاؤں۔ سنا ہے کہ اکثر مجھ جیسے گناہ گار، ذلیل، رسوا عاشق مجازی کو اللہ تعالیٰ نے جب گود میں لیا تو وہ مقامِ عشق نصیب فرمایا جس کی کوئی مثال پیش نہیں کر سکتا، کیا مجھے بھی اللہ کریم اپنا ایسا عاشق بنائے گا جس کی کوئی نظیر نہ ہو اور میرا دل گواہی دیتا ہے کہ یہ بات سو فیصد ممکن ہے جب کہ ایک کافر بادشاہ یہ کہتا ہے کہ میرے پاس ناممکن لفظ نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ کے پاس کیوں کرناممکن ہو سکتا ہے لہٰذا دلی خواہش آرزو اور تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے عشق اور محبت نصیب فرمائے اور ایسا عشق اور قرب جیسا اس شعر میں ہے۔

یاد میں تیری سب کو بھلا دوں کوئی نہ مجھ کو یاد رہے
تجھ پر سب گھر بار لٹا دوں خانۂ دل آباد رہے

سب خوشیوں کو آگ لگا دوں غم سے ترے دل شاد رہے
سب کو نظر سے اپنی گرا دوں تجھ سے فقط فریاد رہے

اب تو رہے بس تا دمِ آخر وردِ زباں اے مرے الٰہ
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

**جواب:** یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اسی صف میں شامل کرنے پر قادر ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت بندوں کو یہ انعامات دینے ہی کے لیے ہے بشرطیکہ غیر اللہ کو دل سے نکال دیں اور مجاز سے بالکلیہ دُور ہو جائیں۔ غیر اللہ سے بھی دل لگاؤ اور اللہ کو بھی چاہو تو ایسے اللہ نہیں ملتا اور کسی مصلح سے باقاعدہ اصلاحی تعلق کر کے اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھیں۔

۲۰۲) **حال:** اے اللہ! آپ سے آپ کا یہ عاجز بندہ محبت مانگتا ہے۔ تو آپ ہی اس کو اپنا عشق و محبت نصیب فرمائیں۔ کیوں کہ آپ کے خزانے میں کمی نہیں ہے۔ آپ کا یہ بندہ سخت نالائق، سخت کمینہ، سخت گناہ گار تو ضرور ہے لیکن غدار تو نہیں ہے، آپ ہی اس کو شیطان اور نفس سے بچالیں آپ کے سوا ہے کون جو اس کی مدد کرے۔

آپ ہی مدد فرمائیں آپ ہی سے جو کچھ مانگتا ہے دے دیں، جو کچھ مانگتا ہے اگر اس میں خیر نہ ہو پھر بھی وہ سب تمنائیں خواہشیں عظیم خزانے سے پوری فرمائیں، اس میں اپنے فضل وکرم سے خیر ڈالیے مگر اس کو مایوس نہ کرنا۔

**جواب:** جو خواہشیں اور تمنائیں اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہیں ان میں خیر ہو ہی نہیں سکتی، جن خواہشوں اور تمناؤں کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے ان میں خیر مانگنا اور ان کے پورا ہونے کی دُعا کرنا اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا ہے۔ اللہ سے ڈرو، توبہ کرو۔ حرام خواہشات کا خون کرنے سے ہی اللہ ملتا ہے لہٰذا ایسی تمناؤں کو کچل دیں اور یوں دُعا کریں کہ اے اللہ! غیر اللہ کی محبت سے میرے دل کو پاک کردیجیے اور اپنی محبت نصیب فرمایئے۔

۶۰۳) **حال:** آخر میں آپ سے معذرت چاہتا ہوں کہ لمبی چوڑی گزارشات لکھ کر آپ کا بہت قیمتی وقت ضایع کیا۔

**جواب:** اطمینان رکھیں وقت کارآمد ہوا دین کے کام میں وقت ضایع نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ حرام محبت سے بچنے کی توفیق عطا فرمادیں۔

۶۰۴) **حال:** اپنی خاص دُعاؤں سے نواز کر مجھ پر احسان فرمائیں۔

**جواب:** دُعا تو عبادت ہے کوئی احسان نہیں۔ دُعا کرنے والے کا بھی فائدہ ہے دل وجان سے دُعا کرتا ہوں۔

۶۰۵) **حال:** عرض یہ ہے کہ محلے کی مسجد میں ایک صاحب ہیں وہ بیان کے لیے لوگوں کو بیٹھنے کی دعوت دیتے ہوں یا تنہائی میں کسی کو دینی دعوت دے رہے ہوں یا کوئی دین کی ترغیب دے رہے ہوں نہ جانے کیوں مجھے ان سے سخت انقباض ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اس کی وجہ خود شاید میری سمجھ میں نہیں آرہی ہے ان کا انداز مجھے سخت کھلتا ہے شاید یہ میرے اندر کا تکبر ہو۔ ان کے دو بڑے بھائی اور ہیں وہ کافی عرصے سے تبلیغ میں لگے ہوئے ہیں لیکن ان سے مجھے کوئی انقباض نہیں ہوتا بلکہ ایک بڑے بھائی سے مل کر خوشی ہوتی ہے۔ حضرت والا! اگر بہتر سمجھتے ہوں

تو مجھے اپنی اس بیماری سے مطلع فرما دیجیے اور مجھ تساہل پسند کاہل اور کم عقل کی طبیعت کے موافق علاج تجویز فرما دیجیے اور ساتھ یہ دُعا کی درخواست بھی ہے کہ جو علاج حضرت والا تجویز فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے اس پر صدق دل سے عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔ اور ساتھ ہی یہ بھی دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس بیماری سے شفائے کاملہ عطا فرمائیں اور اپنی رحمت سے میری اصلاح فرمادے، آمین ثم آمین۔ آخر میں عرض یہ ہے کہ خط میں کوئی خلافِ ادب بات لکھ دی ہو یا خط کے کسی حصے سے خدانخواستہ حضرت والا کو کدورت پہنچی ہو تو اللہ کے لیے مجھے معاف فرما دیجیے اللہ تعالیٰ سے بھی میری مغفرت کی دُعا کر دیجیے گا۔

**جواب:** جن صاحب کو دیکھ کر یا بات سن کر آپ کو انقباض ہوتا ہے یہ دلیل روحانی عدمِ مناسبت کی ہے جیسے جسمانی طور پر جس کا بلڈ گروپ نہیں ملتا تو اس کا خون فائدہ نہیں کرتا۔ یہ تکبر نہیں ہے روحانی عدمِ مناسبت ہے اور ایسے شخص سے ملنا جلنا دین سیکھنا ضروری نہیں کیوں کہ ان سے آپ کو نفع نہیں ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ ان سے دُور رہے لیکن حسنِ ظن رکھے بدگمانی نہ کرے بس یہ سمجھے کہ ہمارا روحانی گروپ نہیں ملتا اور اس میں کوئی نقص کی بات نہیں۔ اگر بلڈ گروپ نہیں ملتا تو خون دونوں ہیں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ وہ خون نہیں ہے، خون ہے لیکن ایک دوسرے کے لیے نافع نہیں۔ یہی مثال روحانی عدمِ مناسبت کی ہے اس لیے ایسے شخص سے دُور دُور سے دُعا سلام رکھے زیادہ قریب نہ ہو، نہ شریعت نے ایسے شخص سے دین سیکھنا واجب کیا ہے۔ جس سے دل ملے اس سے دین سیکھے البتہ بدگمانی ہرگز نہ کرے۔

## ایک اجازت یافتہ عالم کا خط اور جواب

۶۰۶) **حال:** گزشتہ عریضہ میں اس سیاہ کار نے مسجد و مدرسے سے متعلق اپنی مشغولیات کا احوال آں جناب کی خدمت میں پیش کر کے عرض کیا تھا کہ یہ سیاہ کار اس وجہ سے آں جناب کی خدمت میں حاضری کا تسلسل نہیں رکھ پارہا پھر بعد میں محض حضرت

والا کے فیض کے طفیل یہ احساس ہوا کہ کمبخت نالائق تُو کس گمان میں ہے ظالم یہ تو سراسر کید نفس ہے تو اس کا شکار ہو کر اپنے عظیم اور شفیق ترین مرشد کی خدمت میں حاضری سے محروم ہو رہا ہے۔ الحمد للہ! اس احساس سے بڑی ندامت ہوئی۔

**جواب:** یہ ندامت مبارک ہے اور یہ تنبہ ہونا حق تعالیٰ کا فضل ہے۔

۶۰۷) **حال:** اور اب ہفتے میں کم سے کم ایک مرتبہ بعد مغرب حاضری کا اہتمام ہو رہا ہے البتہ چوں کہ عشاء کی نماز پڑھانی ہوتی ہے اس لیے مجلس سے جلد چلا جاتا ہوں۔

**جواب:** صحیح۔

۶۰۸) **حال:** حضرت والا کی مجلس میں خصوصاً اور عام اوقات میں عموماً یہ خواہش رہتی ہے کہ اپنا قلب حضرت والا کے قلب کی طرف متوجہ رکھوں تاکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور تعلق مع اللہ کے جو انوار و برکات حضرت والا کے قلب پر وارد ہو رہے ہیں ان کا کوئی ذرّہ اس نالائق کے قلبِ سیاہ کو نصیب ہو جائے تو آیا ایسا کرنا مناسب ہے؟

**جواب:** صرف مناسب ہی نہیں طریق بزرگاں ہے۔ حضرت حاجی صاحب نے حضرت تھانوی سے فرمایا تھا کہ میاں اشرف علی! میری مجلس میں یہ دھیان رکھا کرو کہ شیخ کے دل سے نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے۔

۶۰۹) **حال:** اس نااہل و نالائق کو حضرت والا کی طرف سے اجازت دی گئی تھی تو یہ سیاہ کار اس بارے میں مسلسل آزمایش میں مبتلا ہے، کیوں کہ اجازت کے اگلے روز ہی اپنے جامعہ کے دورۂ حدیث شریف کے طلباء نے بیعت کے لیے رجوع کیا پھر دیگر بعض مدارس کے طلباء نے نیز خاندان کے مرد و خواتین بیعت و اصلاح کے لیے برابر رجوع کر رہے ہیں، والدہ محترمہ بھی یہ سلسلہ شروع کرنے پر مصر ہیں۔ علاوہ ازیں مسجد کے مقتدی حضرات تو باقاعدہ مسجد کمیٹی کے ذریعے اس سیاہ کار کو مجلس اصلاح شروع کرنے کا پابند بنانے کی کوشش میں ہیں۔

**جواب:** آپ کو کیا تردّد ہے؟ اجازت کس لیے دی جاتی ہے؟ اس کام میں تساہل و تامل ناشکریٔ نعمت ہے اگر سب ایسے ہی کرنے لگیں تو سلسلہ کیسے بڑھے گا، دین کا کام کیسے

ہوگا اور صدقہ جاریہ کی نعمتِ عظمیٰ کیسے ملے گی؟

۶۱۰) **حال:** اس سیاہ کار کا اگر کہیں بیان کے موقع پر نام لیا جاتا ہے تو مجمع کے سامنے حضرت والا کا مجاز ہونے کی نسبت سے لیا جاتا ہے، واللہ! اس موقع پر یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش زمین شق ہوجائے اور یہ سیاہ کار اپنی تمام غلاظتوں کے ساتھ اس میں فنا ہوجائے کہ ایسی عظیم نسبت کے ہرگز لائق نہیں ان تمام حضرات سے یہ سیاہ کار مناسب انداز میں معذرت کرتا رہا ہے اور دوسرے بزرگوں سے رجوع کرنے کا مشورہ دیتا رہا ہے۔ حضرت والا سے اس آزمائش سے خلاصی کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** یہ معذرت نامناسب ہے، خود کو صدقہ جاریہ سے محروم کرنا ہے۔ اپنے کو حقیر سمجھتے ہوئے بیعت کریں کہ یا اللہ! میں تو نالائق ہوں آپ مجھ سے کام لے لیجیے اور لائق بھی بنا دیجیے۔ سلسلے پر حریص ہونا چاہیے۔

۶۱۱) **حال:** آپ کے مواعظ حسنہ میں سے ۳۹ ''فیضان حرم'' کہیں سے مل گیا۔ ایک ہی نشست میں پڑھ ڈالا اور درمیان میں رو بھی دیا۔ عالی جاہ! آپ نے بدنگاہی کی خوب نشاندہی کی۔ لیکن اسے بچانا بڑا ہی مشکل کام ہے۔ ازراہِ کرم کوئی آسان سا علاج بتائیں۔ عمر کا اسّی واں سال جاری ہے لیکن اس سے جان نہیں چھوٹتی۔ سارا کیا دھرا برباد جاتا ہے۔ آپ واقعی غضِ بصر کے مجدّد ہیں، تزکیۂ نفس کے لیے آپ کے مواعظ کہاں سے مل سکتے ہیں، ان کا ہدیہ کیا ہے، کیا وی پی مل سکتے ہیں؟ نظر بچانا اس زمانے میں بھینس اٹھانا ہے۔ خدارا میری مدد کریں اور عنداللہ ماجور ہوں۔ حلاوت ایمان مل جائے تو شاید جان چھوٹ جائے۔ جوابی خط ارسال کررہا ہوں۔ ازراہِ کرم جواب سے نوازیئے گا۔ جزاک اللہ خیرا۔

**جواب:** جس طرح عارضۂ جسمانی میں خود کی تجویز کردہ دوا پینے سے یا مختلف اطباء سے علاج کرانے سے شفا نہیں ہوتی یہی معاملہ امراضِ روحانی کے علاج کا ہے کہ ایک مصلح سے جس سے مناسبت ہو اصلاحی تعلق کرنا پڑتا ہے اس کو حالات کی اطلاع اور اس کی تجویزات کی اتباع اور اس پر اعتماد و انقیاد سے کام بنتا ہے۔ اس کے ساتھ ہر گناہ سے

خصوصاً باہی گناہ اور خصوصاً بد نظری سے حفاظت کے لیے عزمِ مصمم کرنا ہے کہ چاہے جان چلی جائے لیکن گناہ کی تھوڑی دیر کی لذت نہیں اُٹھانا ہے اور اسبابِ گناہ سے دُور رہنا اور جس وقت گناہ کا بد نظری کا تقاضا ہو ہمت سے اس کا مقابلہ کرنا۔ بجز ہمت کے گناہوں سے بچنے کا کوئی اور طریقہ نہیں اس میں جتنی کامیابی ہو یا ناکامی ہو مصلح کو اطلاع کرنا اور اس کی تجویزات کی اتباع کرنا جیسے ڈاکٹر کو گاہ بگاہ اپنے حالات کی اطلاع کی جاتی ہے۔ جسمانی مرض کی شفا میں کامیابی یقینی نہیں لیکن اللہ کے راستے میں ناکامی نہیں ہے کتنا ہی پرانا مرض ہو اللہ کے فضل سے شفا ہوتی ہے۔ یہ سلسلے کے بزرگوں کی برکت ہے کہ مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کو پاک صاف کر کے اپنے پاس بلاتے ہیں۔ بس شرط یہ ہے اصول کے مطابق کام میں لگا رہے دُعا سے دوا سے۔

احقر کا رسالہ ''بد نظری و عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور ان کا علاج ''اور احقر کے دوسرے رسائل اور مواعظ مندرجہ ذیل پتے سے مفت منگائے جاسکتے ہیں صرف ڈاک ٹکٹ بھیج کر۔

یادگار خانقاہ امدادیہ اشرفیہ
نزد مسجد قدسیہ بالمقابل چڑیا گھر شاہراہ قائداعظم لاہور

پرچہ '' حفاظت نظر'' مرسل ہے روزانہ ایک بار پڑھیں۔ بد نظری والے رسالے کے چند صفحات بھی روزانہ مطالعے میں رکھیں۔

۶۱۲) حال: میرے ایک عزیز کی زبانی مجھے معلوم ہوا کہ آپ اشرفیہ سلسلے میں لوگوں کو بیعت کرتے ہیں تو مجھے بے حد خوشی ہوئی اس لیے میں آپ سے بیعت ہونا چاہتی ہوں جس کی مجھے میرے شوہر کی طرف سے اجازت ہے اور انہیں اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ مالی طور سے مجھے بہت پریشانی رہتی ہے میری چھ بیٹیاں اور دو بیٹے ہیں مالی پریشانیوں کے ساتھ ساتھ اب کچھ بیماریوں نے بھی گھیر لیا ہے دو چار ماہ بعد یا تو میں بیمار ہوتی ہوں یا کوئی نہ کوئی بچی۔ مالی پریشانیاں اور ذہنی پریشانیاں اور بیماریاں روز بروز بڑھتی جارہی ہیں اس لیے میں نے آپ سے بیعت ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ میرا

یہی عقیدہ ہے کہ کسی بزرگ کا ہاتھ سر پر آنے کے بعد ان شاء اللہ! میری تمام پریشانیاں ختم ہوجائیں گی۔

**جواب:** دنیوی پریشانیوں وغیرہ کے دُور ہونے کے لیے بیعت نہیں ہوا جاتا، بیعت صرف اللہ کی رضا کے لیے کی جاتی ہے۔ بیعت کے لیے جب نیت صحیح نہیں ہے اس لیے ابھی بیعت نہیں کیا جائے گا۔ فی الحال اگر چاہیں تو مجلس میں آیا کریں جہاں عورتوں کے لیے پردے کا انتظام ہے۔ اگر نیت صحیح ہوجائے گی تو بعد میں بیعت کرلیں گے۔

۶۱۳) **حال:** بعد سلام مسنون عرض ہے کہ الحمدللہ! اکثر اوقات تو میں بے ریش اور حسین لڑکوں سے نظر بچاتا ہوں لیکن اِردگرد گھومنے پھرنے اور اُٹھنے بیٹھنے سے بھی میرے دل کو بہت بڑی پریشانی ہوتی ہے۔

**جواب:** پریشانی ہوتی ہے تو ہونے دیں بس ان کی طرف گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھیں اور جتنی جلدی ہوسکے وہاں سے ہٹ جائیں۔ ان کے قریب نہ رہیں۔

۶۱۴) **حال:** الحمدللہ! آپ کی صحبت کی برکت سے جھوٹ بولنے سے، غیبت کرنے سے اور نظر بچانے کی توفیق ہوئی۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔

۶۱۵) **حال:** جب میں آپ کے صحبت زرخیز میں بیٹھ جاتا ہوں تو ایمان کی زیادتی محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** الحمدللہ۔

۶۱۶) **حال:** معمولات میں بعض اوقات مناجات مقبول کے پڑھنے کا موقع نہیں ملتا۔

**جواب:** دو چار دُعائیں ہی پڑھ لیا کریں ناغہ نہ کریں۔

۶۱۷) **حال:** میرا حال کچھ یوں ہے بفضلِ خدا اور آپ کی صحبت و داستانِ دردِ دل سے اللہ نے نگاہ کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ الحمدللہ! مدرسے سے گلشن تک نظر جھکانے کی توفیق عطا فرمائی۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ نعمت عظمٰی آپ کو حاصل ہوگئی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۲۱۸) **حال:** جب ذکر کرتا ہوں منہ میں خوشبو محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** مبارک ہو۔ مبارک حالت ہے۔

۲۱۹) **حال:** اور الحمدللہ! ہر وقت دل خوش رہتا ہے اور کبھی کبھی نماز یا تلاوت یا مطالعہ کرنے میں بھی خوشی محسوس ہوتی ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! یہ تقویٰ کا انعام ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۲۲۰) **حال:** میں رات کو بارہ بجے مطالعے سے فارغ ہو کر جب نماز اور اپنا ذکر کرتا ہوں تو اکثر ساتھی دیکھتے رہتے ہیں اور دُعا کرنے میں بھی کبھی کبھی آنسو اللہ تعالیٰ عطا کرتا ہے تو میرے قریب اور آس پاس لوگوں کو معلوم ہوتا ہے۔ تو دوسروں کے دیکھنے میں کوئی حرج اور نقصان ہے یا نہیں؟ اور میں تنہائی میں اپنے اعمال اور اذکار کو چاہتا ہوں لیکن اس کے علاوہ دوسرا وقت ہے نہیں۔

**جواب:** کوئی حرج نہیں، ریا دیکھنے کا نہیں دکھانے کا نام ہے۔

۲۲۱) **حال:** حضرت والا سے دُعا کی التجا ہے کہ اپنے فضل و رحمت و مشیت سے آپ کی زرخیز صحبت کی برکت، دوام ذکر کی برکت سے اللہ تعالیٰ صاحبِ نسبت بنا کر اپنا بنالے اور میرے دل میں حضرت والا کی محبت ڈال دے حضرت والا کا عاشق بنادے۔

**جواب:** جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دُعا ہے۔

۲۲۲) **حال:** حضرت! جب دُعا کرتا ہوں تو الحمدللہ! کبھی کبھی بہت اچھی اور لمبی دُعا بہت اچھے انداز سے اللہ تعالیٰ مانگنے کی توفیق دیتا ہے اور کبھی کبھار اللہ آنسو بھی عطا فرماتے ہیں لیکن کبھی کبھی ہاتھ اُٹھا رہتا ہے مگر زبان پر کچھ آتا نہیں بالکل دل تنگ ہوتا اور نہ رونا آتا ہے جس کی وجہ سے مجھے غم و پریشانی ہوتی ہے۔

**جواب:** پریشانی کی کوئی بات نہیں کیفیات بدلتی رہتی ہیں، کیفیات مقصود نہیں اعمال

مقصود ہیں۔ اعمال کیے جائیے رونا آئے یا نہ آئے۔

۶۲۳)**حال:** جناب عالی! بندہ ایک بیماری میں مبتلا ہے وہ یہ کہ جب بھی کوئی خوب صورت چیز دیکھ لیتا ہوں تو دل و دماغ میں وہی چیز بس جاتی ہے۔ بار بار ذہن میں اس کے خیالات آتے رہتے ہیں اور اس چیز کو حاصل کرنے کی تمنا رہتی ہے جس کی وجہ سے پڑھائی میں بالکل دل نہیں لگتا۔

**جواب:** خوبصورت شکلوں کو نہ دیکھو نہ لڑکی کو نہ لڑکے کو، ان کو دیکھنا حرام ہے آنکھوں کا زنا ہے، یہ دیکھنے کا عذاب ہے کہ دل بھی گندا ہو جاتا ہے۔ ٹھان لیں کہ چاہے جان نکل جائے پھر بھی نہیں دیکھوں گا۔ ہر غلطی پر آٹھ رکعات نفل پڑھو اور رو کر یا رونے والوں کا منہ بنا کر معافی مانگو۔

دنیا کی فنائیت کو سوچا کرو کہ حرام تو حرام ہے حلال بھی دل لگانے کے قابل نہیں اگر وہ چیز مل بھی جائے اور ابھی دم نکل جائے تو اس سے فائدہ اٹھا سکو گے؟ ایسی فانی دنیا سے کیا دل لگانا۔

۶۲۴)**حال:** حضرت! آپ کا دوسرا اصلاحی خط کا جواب پڑھ کر بہت مزہ آیا اور گناہوں سے بچنے کا حوصلہ بڑھ گیا۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔

۶۲۵)**حال:** حضرت! گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں اگر کبھی مجھ سے یا میرے دوست سے گناہ ہو جاتا ہے تو مجھے بہت غصہ اور غم ہوتا ہے کہ مجھ سے گناہ کیوں ہوا اور مجھے اس بات کا بھی غم ہوتا ہے کہ میں نے یا میرے دوست نے اللہ کو کیوں ناراض کیا، حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف کیوں دی کبھی کبھی تو حضرت! مجھے رونا بھی آتا ہے۔

**جواب:** دوست کے گناہ کا آپ کو کیسے علم ہوتا ہے۔ یہ بات سمجھ میں نہیں آئی۔ گناہ کا اظہار جائز نہیں۔ گناہ پر غم ہونا ایمان کی علامت ہے شکر کریں۔ جلد توبہ کر لیں توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ گناہ پیش

نہیں کیا جاتا جس سے توبہ کرلی گئی۔

۶۲۶)**حال:** حضرت! کبھی کوئی مجھے اچھا کہتا ہے تو میں دل میں دُعا مانگتا ہوں کہ اے میرے اللہ جیسے آپ نے میرے ظاہر کو اچھا کیا ہے ویسے ہی میرے باطن کو بھی اچھا کردیجیے اور کہتا ہوں کہ اے اللہ! یہ آپ کا کرم ہے کہ آپ نے میرے ظاہر کو اچھا کردیا اور میرے باطن کو چھپادیا۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۶۲۷)**حال:** حضرت! مجھے آپ سے بہت زیادہ محبت ہے کبھی کبھی دوستوں کے درمیان بلکہ اکثر ہی آپ کی بات چھیڑ دیتا ہوں، سامنے والے کو بھی معلوم ہے کہ کبھی اس کا موڈ خراب ہو تو حضرت والا کا ذکر شروع کردو اس کا موڈ ٹھیک ہوجائے گا۔

**جواب:** محبتِ شیخ تمام مقامات کی کنجی ہے، مبارک ہو۔

۶۲۸)**حال:** حضرت! آپ نے پہلے خط میں یہ فرمایا کہ نہ ان کے گھر جائیں، نہ ان سے بات کریں، نہ ان سے ملیں میں تو حضرت! نہ ان سے ملتا ہوں نہ ان کے سامنے جاتا ہوں لیکن حضرت! پھر بھی کبھی کبھی باتیں ہوجاتی ہیں۔ حالاں کہ میں ان سے سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا یعنی سنجیدہ رہتا ہوں لیکن پھر بھی باتیں ہوجاتی ہیں۔ حضرت! میں نے پردہ کے بارے میں ان کو اس لیے نہیں بتایا کہ حضرت! اوّل تو میری ہمت نہیں ہوتی۔ دوسرے یہ خیال آتا ہے کہ آگے پتا نہیں کیا مسائل آجائیں۔ حضرت! میں اس چیز سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔

**جواب:** نہ جاتے ہو نہ ملتے ہو تو باتیں کیسے ہوجاتی ہیں؟ سیدھے منہ بات کرو یا کسی بھی منہ سے بات کرو غیر محرم سے بات کرنا جائز نہیں یعنی بے ضرورت بات کرنا۔ ہمت کرنے سے ہمت ہوتی ہے۔ خاندان میں اعلان کردیں کہ کوئی نامحرم میرے سامنے نہ آئے۔ اس میں کوئی رعایت نہ کریں۔

۶۲۹)**حال:** حضرت! بس دل یہ چاہتا ہے کہ بس قرآن شریف پڑھتے رہو، حضرت! کبھی کبھی یہ جذبہ ایسا اٹھتا ہے کہ کبھی دس بارہ پارے پڑھ لیتا ہوں۔ حضرت! اللہ تعالیٰ

کے کرم سے تین پارے پڑھنا میرے معمول میں ہے۔ الحمدللہ تعالیٰ! حضرت الحمدللہ! جتنے پارے بھی پڑھتا ہوں لیکن غصہ کبھی زیادہ نہیں آتا البتہ اگر کبھی ذکر زیادہ کرلوں تو پھر غصہ زیادہ آتا ہے لیکن حضرت! ذکر زیادہ نہیں کرتا البتہ قرآن شریف زیادہ پڑھتا ہوں وہ بھی اس لیے کہ الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے مجھ کو حافظ بنایا ہے۔

**جواب:** تحمل سے زیادہ نہ تلاوت کریں نہ ذکر۔ ولایت کثرت ذکر اور کثرت تلاوت پر موقوف نہیں گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے اس لیے ذکر و تلاوت سے زیادہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام کریں روزانہ ایک پارہ تلاوت کافی ہے اور ایک تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

۶۳۰) **حال:** حضرت! جب بھی اصلاحی خط لکھنے بیٹھتا ہوں تو سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں پھر حضرت! جب اللہ کا نام لے کر شروع کرتا ہوں تو پھر اللہ تعالیٰ خود بخود لکھوا لیتے ہیں۔

**جواب:** جو سمجھ میں آئے لکھ دیا کریں کچھ نہ سمجھ آئے تو یہی لکھ دیں کہ سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کیا لکھوں۔

۶۳۱) **حال:** مجھ پر بااعتبار کیفیت کسی لمحہ گریہ طاری ہوتا ہے اور خوب مزہ آتا ہے۔

**جواب:** مبارک حالت ہے۔

۶۳۲) **حال:** کسی لمحہ میں گناہ کی تصویر سامنے آتی ہے تو میری کیفیت ایسی ہو جاتی ہے کہ جیسا کہ میں برہنہ ہو گیا ہوں اور بے وضو محسوس ہونے لگتا ہوں۔

**جواب:** اس میں مشغول نہ ہوں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹتا ہے جیسے ریاح، مذی، خون وغیرہ، صرف محسوس ہونے سے نہیں ٹوٹتا۔

۶۳۳) **حال:** پہلے ہفتہ ذکر کے دوران دل مستطیل پیکنگ میں محسوس ہوتا ہے اور کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔ اب یہ پیکنگ تو ختم ہو گئی ہے مگر جب کسی فعل ماضی کو ترک کی ٹھانتا ہوں تو دل میں وہ معصیت بھی ہوئی نظر آتی ہے اور دل کا وہ گھاؤ اندر کی طرف سمٹتا نظر آتا ہے۔

**جواب:** گناہوں سے بچنا مقصود ہے۔ذکر مقصود ہے۔ محسوسات وکیفیات مقصود نہیں بس گناہ نہ کیجیے ذکر کیجیے، پیکنگ محسوس ہو یا نہ ہو گھاؤ سمٹے یا نہ سمٹے۔

۶۳۴)**حال:** اس زمانے میں مکاتبت میں کوتاہی اور لاپروائی رہی۔ جس کے نتیجے میں بہت سی بیماریوں میں مبتلا ہو گیا۔ اس کا مُقتضیٰ تو یہ تھا کہ فوراً حضرت والا کو احوال سے مطلع کرتا لیکن اپنی کج فہمی اور شیطان کے وسوسوں میں آگیا اور سوچا کہ پہلے معمولات وغیرہ کی پابندی شروع کردوں پھر خط لکھوں گا۔ اسی حال میں اتنا وقت گزر گیا اور بیماری بڑھتی گئی۔

**جواب:** اطلاعِ حال میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔

۶۳۵)**حال:** بندہ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے حضرت والا سے بیعت ہوا۔ گھر خانقاہ سے قریب ہونے کی وجہ سے اکثر پنجگانہ مسجد اشرف ہی میں ہوا کرتی تھی اور عصر وعشاء کے بعد کی مجالس میں شرکت ہوتی تھی۔ چوں کہ دستور اصلاح و تزکیۂ نفس سے پوری طرح واقف نہیں تھا اس وجہ سے امریکہ آکر جیسے ہی حضرت والا کی صحبت اور خانقاہ سے بُعد ہوا ایسا محسوس ہوا جیسے کسی نے بجلی کی لائن کاٹ دی ہو اور عدم رابطہ کی بھی وجہ بنا۔

**جواب:** کٹ آؤٹ سے رابطہ جوڑ لو پھر بجلی آجائے گی ان شاء اللہ! اس کا ایک طریقہ مکاتبت بھی ہے۔

۶۳۶)**حال:** یہاں آنے سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر نصیحت کی درخواست کی تھی تو آپ نے فرمایا تھا کہ نظر اور دل کو غیر اللہ سے بچانا۔ حضرت والا کی دُعا اور آپ کے تصرف کی وجہ سے اس نصیحت کا ہر وقت دھیان رہتا ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۶۳۷)**حال:** پھر بھی مشکل پیش آتی ہے جو کہ صرف ایمان اور عمل میں کمزوری کی وجہ سے ہے۔

**جواب:** مشکل کا مقابلہ کرنا اور گناہ سے بچنے میں جان لڑا دینا، کوتاہی پر رونا اسی طرح

راستہ طے ہو جاتا ہے مایوسی کی بات نہیں ؎

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اُٹھے اُٹھ کر چلے

۶۳۸)حال: اگرچہ میری ہمیشہ یہ کوشش ہوتی ہے پیدل راستہ چلتے ہوئے بالکل نیچے نظر رکھوں اور اسی طرح گاڑی چلاتے ہوئے بھی بقدر ضرورت ہی سڑک پر نظر رکھوں بلکہ اکثر تو صرف ایک آنکھ یا اس کا بھی کچھ حصہ دیکھنے کے لیے استعمال کرتا ہوں لیکن یہاں بے حیائی کا جو عالم ہے خاص طور پر گرما کے موسم میں کہ نظر کو بالکل نیچا بھی رکھیں تو اگرچہ چہرہ تو نظر نہیں آتا مگر آس پاس سے گزرتے ہوئے آدمی کیا اور عورتیں کیا سب کی گھٹنوں سے بھی اوپر تک کھلی ہوئی ٹانگیں اور بازو، بِلا ان کی طرف نظر کیے دکھائی دیتے ہیں۔

جواب: اس کا بھی خیال رہے کہ موٹر چلاتے ہوئے ایکسیڈنٹ نہ ہو جائے لہٰذا دونوں آنکھیں کھول کر چلو بس حسن پر غائرانہ نظر نہ ڈالو طائرانہ نظر ڈالو جس سے حسن کا ادراک نہ ہو جیسے ریل میں درخت نظر آتے ہیں لیکن آپ درختوں کے پتے نہیں گنتے ایسے ہی اُچٹی پچھٹی نظر پڑ جائے مضایقہ نہیں لیکن ایک لمحے کے لیے بھی نظر جماؤ نہیں۔

۶۳۹)حال: ایسا ہو تو کوشش کرتا ہوں کہ فوراً نظر دوسری طرف پھیر لوں یا نظر کو ہاتھ رکھ کر یا آدھی بند کر کے محدود کر لوں۔ ہر طرف ایسا ہی ہے بلکہ بڑھ کر بُرا حال ہوتا ہے۔

جواب: فوراً نظر پھیر لینا صحیح ہے کہ ایک لمحہ نظر نہ پڑی رہے لیکن سڑک پر آنکھیں بند کر لینا یا آنکھوں پر ہاتھ رکھ لینا درست نہیں اس کا خیال رہے کہ گھبرا کر اس طرح نہ بچو کہ ایکسیڈنٹ ہو جائے۔

۶۴۰)حال: اور دوسرے یہ کہ پہلی نظر کے بعد فوراً بھی اگر نظر ہٹالوں تو تب بھی پہلی نظر ہی ایسی خوفناک ہوتی ہے جس کی وجہ سے بے حد گرانی اور اپنے اوپر ملامت ہوتی ہے۔ کوشش کرتا ہوں کہ جس جگہ ایسا ہوا ہو وہاں تین مرتبہ استغفار

یا کوئی اور کلمہ وغیرہ پڑھ لوں۔ دراصل یہی چیز یہاں رہتے ہوئے سب سے زیادہ پریشان کرتی ہے۔

**جواب:** ایسے ماحول میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں دیکھ بھال کر نظر ڈالیں اور یہ قصد کر کے نکلیں کہ ہرگز نہیں دیکھنا ہے۔ اگر احتیاط نہ کی تو پہلی نظر کے بہانے سے نفس دیکھ لیتا ہے۔

۶۴۱) **حال:** توبہ کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتا ہوں کہ میں اپنا جتنا زور استعمال کر سکا کر لیا باقی اب آپ ہی برائی اور گناہ سے بچالیں اور گناہ سے بچنے کی جو طاقت آپ نے ہمارے اندر رکھی ہے اس کو استعمال کرنے کی طاقت اور ہمت عطا فرمادیں۔

**جواب:** بہت ہی اچھی دُعا ہے۔ پہلے استغفار بھی کریں کہ جو کوتاہی ہوئی ہو معاف فرمادیں۔

۶۴۲) **حال:** میں ایک بزرگ سے بیعت تھا ان کا انتقال ہو گیا۔ میں آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں لیکن حضرت جی! میرے ذہن میں جو طریقہ کار بیعت تھا اور آپ کے ہاں جو طریقہ میں نے دیکھا اس سے دل مطمئن نہیں ہوا ہے برائے مہربانی اس سلسلے میں میری تشفی فرمائیں۔

**جواب:** آپ کی تشفی کی ہمیں ضرورت نہیں۔ جہاں آپ کا دل مطمئن ہو وہاں رجوع کریں۔ آیندہ یہاں مکاتبت نہ کریں کیوں کہ مناسبت نہیں ہے۔

۶۴۳) **حال:** اگر کبھی نظر حسینوں کے ہجوم کی وجہ سے گر پڑے تو صلوٰۃ توبہ ادا کرتا ہوں۔

**جواب:** حسینوں کے ہجوم میں تو اور زیادہ حفاظت کا اہتمام چاہیے بلکہ ایسے ہجوم سے دُور رہنا چاہیے۔ ایسی جگہ نظر گرتی نہیں، نفس گراتا ہے۔ نفس کی چالیں بہت باریک ہوتی ہیں ان کا سمجھنا آسان نہیں لہٰذا یہ نہ سمجھیں کہ نظر پڑ گئی بلکہ سمجھیں کہ میں نے نظر ڈالی ہے خود کو مجرم قرار دیں اسی میں فائدہ ہے۔ اپنے اختیار سے ایک لمحے کو بھی حسینوں پر نظر نہ رُکنے دیں۔

۶۴۴) **حال:** بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ حسین لڑکوں کی طرف دل مائل نہیں ہوتا

توچاہتاہوں کہ ضرورت کی بات کرلوں اب میلان نہیں ہے۔

**جواب:** میلان ہو یا نہ ہو بات نہ کریں۔ بات کرنے سے میلان پیدا ہو جائے گا اور پھر زیادہ شدید پیدا ہو گا۔

۶۴۵) **حال:** لیکن کچھ دن بعد پھر ان ہی حسین لڑکوں کی طرف دل مائل ہو تا ہے جو کہ کچھ سمجھ نہیں آتا کہ یہ کیا ہے۔

**جواب:** جس کی طرف ایک دفعہ میلان ہو گیا زندگی بھر اس سے ہشیار رہیں کیوں کہ اگر کسی وقت میلان نہیں ہے تو دوسرے وقت یقیناً پھر پیدا ہو گا لہٰذا دوام تقویٰ کے لیے حسینوں سے دواماً دُوری ضروری ہے۔

۶۴۶) **حال:** بعد از سلام عرض ہے کہ الحمدللہ! حضرت اقدس کے ساتھ تعلق ہونے کے بعد میری زندگی تبدیل ہو گئی اور زندگی میں گویا ایک نئی حیات نصیب ہوئی۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔

۶۴۷) **حال:** الحمدللہ! اللہ تعالیٰ نے نظر بچانے کی توفیق دی لیکن کلاس میں اور کمرے میں حسین اور بے ریش لڑکے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو نظر جھکانے کی توفیق دی ہے لیکن کبھی کبھی اچانک پڑتی ہے تو جلدی ہی نیچے دیکھتا ہوں۔

**جواب:** جہاں پہلے سے علم ہو کہ یہاں حسین لڑکے موجود ہیں وہاں نظر پڑنا اچانک نہیں بلکہ نفس کی غیر محسوس سازش ہوتی ہے کہ دیکھ لو اور سمجھو کہ پہلی نظر ہے اور اس فریب میں مبتلا رہو کہ۔

### رند کے رند رہے ہاتھ سے جنت نہ گئی

اچانک نظر وہ ہے کہ پہلے سے معلوم نہ تھا اچانک سامنے آگئی اور نظر پڑ گئی۔ اس زمانے میں نظر بہت احتیاط سے اُٹھائیں، لاپروائی اور بے توجہی سے اِدھر اُدھر نہ دیکھیں مبادا کہ کوئی شکل سامنے آجائے اور جہاں معلوم ہو کہ یہاں امارد یا لڑکیاں ہیں وہاں تو بہت سختی سے نظر نیچی رکھیں اور سوچ کر، دیکھ بھال کر نظر اٹھائیں۔

۶۴۸)حال: جب خوبصورت لڑکوں سے نظر ہٹاتا ہوں تو دل میں ایک درد محسوس کرتا ہوں۔

جواب: یہ درد مبارک ہے۔ حصولِ نسبت مع اللہ کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۶۴۹)حال: جب یہ حسین لڑکے سامنے سے آتے ہیں تو اس وقت سلام کرنا چاہیے یا نہیں؟

جواب: نہیں۔

۶۵۰)حال: یا اگر وہ سلام کرے تو سلام لینا چاہیے یا نہیں۔

جواب: نگاہ بچا کر بھاری آواز میں آہستہ سے بے رخی کے ساتھ جواب دیں۔

۶۵۱)حال: اللہ تعالیٰ نے دُعا کرنے کی توفیق دی۔ چوں کہ شیخ سے اپنی حالت جیسے بتانا ضروری ہے تو میں دُعا اس طرح کرتا ہوں کہ اے پیارے مولیٰ! مجھے اپنی معرفت عطا فرما مجھے اپنی محبت اور نور عطا فرما اور اپنا خوف اور آہ و فغاں عطا فرما اور مجھے صاحبِ نسبت بنا، دردِ دل عطا فرما اور میں جب یہ الفاظ کہتا ہوں تو میرا دِل مسرور ہوتا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ! بہت اچھی دُعا ہے۔

۶۵۲)حال: اور دُعا کرتے کرتے کبھی کبھی خوب رونا آتا ہے اور ہر وقت میرا دل خوش رہتا ہے۔

جواب: مبارک حالت ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۶۵۳)حال: اور کبھی کبھی تنہائی میں اپنے اللہ کو بغیر ہاتھ اٹھائے اپنا گریبان چاک کرکے کہتا ہوں: اے اللہ! مجھے اپنی محبت میں مبتلا کردے۔ شراب معرفت عطا کردے اور مجھے میرے گناہوں کی وجہ سے تباہ و برباد اور محروم نہ فرما اور اے اللہ! مجھ سے پیار کر، میرے دل سے پیار کر اور میری زبان کو اپنی یاد سے تر کردے اور یہ نقشہ سامنے کرتے ہوئے اپنے اللہ کا ایک خاص کرم اور اپنے شیخ کا خاص فیض سمجھتا ہوں گویا کہ اس شعر کا اللہ تعالیٰ نے مصداق بنایا۔

تُو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کردیا

پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کر دیا

**جواب:** مبارک ہو مبارک ہو بہت اچھی حالت بہت اچھی دعا ہے۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَدْعِیَتَکُمْ۔

۶۵۴) **حال:** حضرت والا کی صحبت کی برکت سے مجھے اپنے ربّا کی معرفت حاصل ہو رہی ہے مدرسہ میں یا راستہ میں جب بھی کوئی حسین شکل پر اچانک نظر پڑتی ہے تو بہت جلد نظر پھیر تا ہوں۔

**جواب:** مدرسہ یا راستے میں جہاں حسین شکلوں کا سامنا ہونے کا امکان ہو پہلی نظر بھی احتیاط سے اُٹھائیں، بے محابا اِدھر اُدھر نہ دیکھیں ورنہ اچانک نظر کے بہانے نفس حرام لذت کی چینک کی چینک پی جاتا ہے۔

۶۵۵) **حال:** لیکن حسن سے بہت متاثر ہوتا ہوں۔

**جواب:** متأثر ہونا برا نہیں اس پر عمل کرنا اور احتیاط نہ کرنا برا ہے۔

۶۵۶) **حال:** حضرت والا سے بیعت ہونے کے بعد اور جمعہ کی مجلس میں حاضر ہونے کے بعد میں نے شرعی پردہ شروع کر دیا ہے اور گناہوں سے بچنے کی بہت کوشش کرتی ہوں۔

**جواب:** الحمدللہ! بہت دل خوش ہوا۔

۶۵۷) **حال:** حضرت والا! مجھے ایک مسئلہ درپیش ہے کہ میں پہلے تو شادیوں میں بے پردہ چلی جاتی تھی لیکن آپ کی برکت سے میں نے بوجہ منکرات اب شادیوں میں جانا بالکل چھوڑ دیا ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ مبارک ہو۔ بہت دل خوش ہوا۔

۶۵۸) **حال:** حضرت والا! میرے بھانجے کی منگنی ہونے والی ہے اور میری بہن اور بھانجے کی ضد ہے کہ میں بھی منگنی میں آؤں۔ اب ان لوگوں کا کہنا ہے کہ آپ اپنے پردے میں رہنا آپ کو کوئی پریشان نہیں کرے گا نہ کوئی آپ کی تصویر کھینچے گا لیکن صرف دلہن کی تصویر کھینچی جائے گی اور خواتین کی محفل میں گھر کے کچھ مرد یعنی

میرے بہنوئی اور ان کے چچا آئیں گے۔

**جواب:** جس مجلس میں اللہ کی نافرمانی ہورہی ہو اس میں شرکت جائز نہیں۔

۲۵۹) **حال:** حضرت! میں نے ان سے کہا کہ میں ایک دن پہلے ہو کر چلی جاؤں گی۔

**جواب:** یہی کرنا چاہیے اور ان کو تحفہ اوروں سے زیادہ دیں تاکہ خوش ہو جائیں۔

۲۶۰) **حال:** تو بھانجے نے کہا: آپ کو محفل میں آنا ہوگا چاہے تھوڑی دیر کے لیے آؤ اور بے شک پردہ کرکے بیٹھو۔

**جواب:** آپ بھی شرط لگادیں کہ مجھے بلانا ہے تو اس شرط پر آؤں گی کہ وہاں کوئی اللہ کی نافرمانی مثلاً تصویر کھنچوانا یا مرد عورتوں کا مخلوط اجتماع وغیرہ نہ ہو۔

۲۶۱) **حال:** میرے انکار پر اس نے میری بہن سے کہا کہ پھر آپ بھی خالہ کے ہاں کسی تقریب میں نہیں جاؤ گی۔ حضرت والا! میرے بہنوئی بھی بہت باتیں بناتے ہیں جس سے دل کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

**جواب:** اللہ کی رضا سامنے رکھیں ان باتوں کی پروانہ کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو اللہ کو راضی رکھنے کے لیے مخلوق کی پروا نہیں کرتا اللہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور مخلوق کو راضی کرنے کے لیے جو اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے حوالے کردیتا ہے (اور وہ مخلوق کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جاتا ہے)۔

۲۶۲) **حال:** لیکن میں نے بزرگوں سے سنا ہے کہ ایسی محفل میں جانا منع ہے جہاں اعلانیہ گناہ ہوتے ہیں۔

**جواب:** صرف بزرگوں کا قول نہیں ہے شرعی مسئلہ ہے۔ ایسی محفل میں جانا حرام ہے۔

۲۶۳) **حال:** حضرت! وہ لوگ کہتے ہیں کہ تم لوگ بہت سختی کرتے ہو دین میں اتنی سختی نہیں ہے۔

**جواب:** کہہ دو کہ دین میں اتنی آسانی بھی نہیں ہے کہ اللہ کو ناراض کردو ایسی آسانی آپ کو مبارک ہو ہم ایسی آسانی نہیں چاہتے۔

۶۶۴)**حال:** کہتے ہیں کہ دنیا کو بھی ساتھ لے کر چلنا پڑتا ہے۔

**جواب:** کہہ دو کہ آپ دنیا کو ساتھ لے کر چلنا ضروری سمجھتے ہیں ہم دین کو ساتھ لے کر چلنا ضروری سمجھتے ہیں۔

۶۶۵)**حال:** وہ کہتے ہیں کہ سعودی عرب میں حج کے دنوں میں مووی جو بنتی ہے وہ کیوں بنتی ہے؟ حضرت والا! میں ان سوالوں کے جواب ان لوگوں کو دینے سے قاصر ہوں۔ برائے مہربانی میری اصلاح فرمائیں۔

**جواب:** سعودی عرب ہو یا کوئی ملک ہو سب دین کے پابند ہیں دین کسی کا پابند نہیں جو دین کے خلاف کرے گا وہ خود جواب دہ ہے ہم کیا جانیں ہمیں تو اللہ و رسول کے حکم پر عمل کرنا ہے۔

۶۶۶)**حال:** حضرت والا! آپ کی خدمت میں گناہ کو بیان کرنے کی ہمت تو نہیں ہے لیکن چوں کہ آپ حکیم الامّت ہیں اور میں مریض الامّت ہوں وہ گناہ یہ ہے کہ کبھی کبھی شہوت بہت تیز ہو جاتی ہے نفس چاہتا ہے کہ عورتوں اور بے ریش لڑکوں کی شرمگاہوں کو دیکھوں اور ان کو ہاتھ لگاؤں اور زنا کروں اور کئی کئی دفعہ ان باتوں پر عملی اقدام کی بھی کوشش کی۔ علاج فرمائیں۔

**جواب:** ان سے بچنے کا علاج صرف ہمت ہے، ہمت کے علاوہ کوئی علاج نہیں ٹھان لیں کہ چاہے جان جاتی رہے لیکن یہ گناہ نہیں کروں گا اور ٹھان لیں کہ گناہ میں جو تھوڑی دیر کی لذّت ہے اس کو نہیں اٹھاؤں گا کیوں کہ اس لذّت کی وجہ سے ہی آدمی گناہ کرتا ہے۔ اگر ٹھان لیں کہ یہ لذّت نہیں اٹھانی ہے تو گناہ چھوڑنا کچھ مشکل نہیں اور جس وقت گناہ کا تقاضا ہو اس وقت ہمت کرکے اس کا مقابلہ کریں۔

۶۶۷)**حال:** حضرت والا! میں نے تمام گناہوں سے توبہ کرلی ہے مگر پھر شہوت تیز ہو جاتی ہے اب میں کیا کروں؟ دل تو چاہتا ہے کہ تعلیم کو چھوڑ دوں اور آپ کے قدموں میں زندگی بسر کروں۔ حضرت والا! آپ سے گزارش ہے کہ بندے کی راہ نمائی فرمائیں اور ان گناہوں کی دلدل سے نکالیں۔

**جواب:** جب گناہ کا تقاضا ہو ہمت سے اس کا مقابلہ کرنا اور اسبابِ گناہ سے دُور رہنا اس کا علاج ہے۔ شہوت کا پیدا ہونا برا نہیں اس پر عمل کرنا برا ہے۔ اگر مدرسے میں رہ کر گناہ نہیں چھوڑ سکتے تو مدرسہ چھوڑ دو کیوں کہ تقویٰ فرضِ عین ہے اور علم دین حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے۔ فرضِ عین اور فرضِ کفایہ میں جب مقابلہ ہو گا تو فرضِ کفایہ کو ترک کیا جائے گا۔ نگاہوں کی سختی سے حفاظت کریں میرا رسالہ ''عشق مجازی کی تباہ کاریاں'' کے چند صفحات روزانہ پڑھیں۔

۶۶۸) **حال:** عرض یہ ہے کہ لوگ مجھ کو بزرگ کہتے ہیں اور اپنے استاد اور والدین و عزیز و اقارب بہت عزت کرتے ہیں اور میری بہت تعریف کرتے ہیں تو میں بہت خوش ہوتا ہوں اور اگر کوئی میری تعریف نہ کرے یا بحث و مباحثہ کرے تو مجھے بہت غصہ آتا ہے پھر میں اس کی عزت نہیں کرتا ہوں۔

**جواب:** اپنے نفس سے کہو کہ کیا خوش ہوتا ہے اگر ابھی تیرا عیب اللہ ظاہر کر دے تو لوگ تعریف کے بجائے جوتے ماریں۔ پرچہ علاج کبر روزانہ پڑھیں اور جب لوگ برائی کریں تو سوچیں کہ میرا چھوٹا سا عیب ان پر ظاہر ہوا ہے تو یہ میری برائی کر رہے ہیں اگر بڑا عیب لڑکوں اور لڑکیوں والا ظاہر ہو جائے تو منہ پر تھوکیں اور کتنی رسوائی ہو، برائی کرنے والوں کو اپنا محسن سمجھیں اور ان کی عزت کریں۔

۶۶۹) **حال:** بندہ مدرسہ میں زیر تعلیم ہے روزانہ بس میں سفر کرتا ہے تو کھڑکی سے باہر اِدھر اُدھر دیکھتا رہتا ہے لیکن جب کسی پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لیتا ہے لیکن چند دنوں کے بعد میں نے غور کیا تو اس نتیجہ پر پہنچ رہا ہوں کہ اپنے آپ کو دھوکا دے رہا ہوں پہلے چہرہ تلاش کرتا ہوں جب دیکھ لیتا ہوں تو چہرہ جھکا لیتا ہوں۔

**جواب:** یقیناً نفس نے دھوکا کیا، تمہیں اُلو بنا رہا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اس تلاشِ حُسن کے بعد جو ایک لمحے کے لیے بھی کسی حسین پر نظر پڑے گی وہ پہلی اچانک نظر نہیں ہے بلکہ قصداً اور عمداً نظر ڈالی گئی ہے اس لیے یہ حرام ہے اور آنکھوں کا زنا ہے اور چوں کہ نظر تلاشِ حُسن کر رہی ہے اس لیے ہر نظر مجرم ہے خواہ حسین پر پڑے یا نہ

پڑے اور گناہ لکھا جارہا ہے۔ لہٰذا سفر کے دوران بس کے باہر نہ دیکھیں اور بس کے اندر بھی نظر نیچی رکھیں بہت سختی سے نگاہ کی حفاظت کریں۔

۶۷۰) **حال:** اس کے علاوہ غصہ اور تکبر بہت ہے والدہ پر چیخ جاتا ہوں کبھی تو بعد میں اپنی غلطی مان لیتا ہوں اور دل ہی دل میں افسوس کرتا ہوں اور کبھی وہ بھی نصیب نہیں ہوتا۔

**جواب:** خانقاہ سے پرچہ ''علاجِ کبر'' اور ''اکسیر الغضب'' حاصل کرکے روزانہ ایک بار پڑھیں والدہ پر چیخنے پر صرف افسوس کرنا کافی نہیں بلکہ ان کے پیر پکڑ کر معافی مانگیں اور آیندہ دل میں عزم کریں اور زبان سے والدہ کے روبرو وعدہ کریں کہ ان شاء اللہ! آیندہ ایسی کمینہ حرکت نہیں کروں گا۔

۶۷۱) **حال:** بندہ مکمل طور پر باطنی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ ان بیماریوں میں ایک بڑی بیماری بد نظری کی ہے۔ دوسری بڑی بیماری لواطت کی ہے یعنی چھوٹے لڑکوں کے ساتھ منہ کالا کرنا اور تیسری بڑی بیماری استمنا بالید کی ہے۔ جناب عالی! بندہ اپنی زندگی سے تنگ آکر اپنی اصلاح کرنا چاہتا ہے۔ میں تو وقت کی تنگی کی وجہ سے کراچی میں نہیں آسکتا ہوں، لہٰذا آپ مہربانی کرکے بندہ کو کوئی ایسا مشورہ دیں جس سے بندہ ان مہلک بیماریوں سے چھٹکارا حاصل کرلے۔

**جواب:** تمام باہی بیماریوں کی جڑ اور سببِ اوّل بد نظری ہے لہٰذا نظر کی سختی سے حفاظت کریں۔ پرچہ حفاظت نظر مرسل ہے روزانہ ایک بار پڑھیں اور ان لڑکوں سے بالکل قطع تعلق کرلیں جن کے ساتھ ابتلا ہوچکا ہے بلکہ ان سے لڑائی کرلیں سخت الفاظ کہہ کر تاکہ آیندہ کو دل میں عداوت پیدا ہوجائے اور باہم ایک دوسرے سے نفرت ہوجائے۔ ایسے موقع پر یہ عرفی بداخلاقی عین عبادت ہے کیوں کہ اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے ہے۔ گناہ کا علاج سوائے ہمت کے اور کچھ نہیں۔ امردوں سے عیناً قلباً قالباً دُور رہیں، نہ ان سے بات کریں، نہ ان کو دیکھیں، نہ ان کا دل خوش کرنے کے لیے کلام کریں غرض مکمل اجتناب اور شرق وغرب کی دُوری ضروری ہے۔ آدمی کا کمال ہی

یہ ہے کہ باوجود تقاضائے نفس کے گناہ سے بچے اور نفس کی مخالفت کرے کمال یہ ہے کہ شدید میلان ہو حسن کی طرف کشش ہو پھر بھی نگاہ اٹھا کر نہ دیکھے اور اس سے قطع تعلق رکھے چاہے اس سے نفس کو کتنی ہی تکلیف ہو اس کو برداشت کرے اس کے لیے ہمت اور قوی ارادے کی ضرورت ہے ٹھان لیں کہ چاہے کتنی ہی تکلیف ہو چاہے جان جاتی رہے ہرگز گناہ نہ کروں گا۔ بار بار یہ مجاہدہ اٹھانے سے ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ تقاضا کمزور ہو جاتا ہے اور تقاضائے نفس کی اگر مخالفت نہ کی تو تقاضوں میں اور زیادہ شدت ہوتی جاتی ہے۔

پرچہ ''حفاظت نظر''اور ''عشق مجازی کا علاج'' روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔ پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔

۶۷۲) **حال:** حضرت! اس عاجز کے گھر میں شرعی پردہ نہیں ہے یعنی بھابھی اور دوسری غیر محرم جو رشتہ دار ہیں۔ حضرت! عاجز کے گھر کا ماحول ایسا ہے کہ اگر اس شرعی پردہ کا حکم بروایت قرآن مجید ان لوگوں کو بتادوں تو ٹال مٹول کرتے ہیں۔

**جواب:** وہ ٹال مٹول کرتے ہیں تو کریں آپ ہمت سے کام لیں اور اعلان کر دیں کہ میں بے پردگی برداشت نہیں کر سکتا۔ گھر میں داخل ہونے سے پہلے بآواز بلند کہیں کہ پردہ کر لیں۔ جہاں تک ہو سکے آپ خود بچیں اور نامحرموں کے سامنے نہ جائیں، نہ ان کو آنے دیں، نہ نامحرموں سے باتیں کریں اور بھابیوں سے کہلوا دیں کہ اگر سامنے آئیں تو چہرہ اور بدن چھپا کر۔ اگر وہ نہ مانیں تو آپ اپنا کمرہ الگ کر لیں اور ان کو آنے سے منع کر دیں اور بتادیں کہ حدیث میں ہے کہ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اور پردے کا حکم اللہ کا ہے لہٰذا میں اللہ کی نافرمانی نہیں کر سکتا۔

۶۷۳) **حال:** میں میڈیکل کا طالب علم ہوں عمر ۲۳ سال ہے۔ آٹھ سال سے آپ کی مجالس میں حاضری کی توفیق حاصل ہو رہی ہے۔ پچھلے خط میں آپ نے میری حسد کی بیماری کا جو علاج ارشاد فرمایا تھا تو ایک جملے سے ہی میری اکثر بیماری کا علاج ہو گیا۔ آپ نے فرمایا تھا اندیشہ ہے کہ ایسے شخص کو محروم ہی کر دیا جائے۔ اس جملے نے

میری اکثر بیماری ختم کر دی۔

جواب: الحمدللہ! حسد کے مکمل خاتمہ تک علاج جاری رکھیں جو پچھلے خط میں مذکور ہے۔

۶۷۴) حال: ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ میں نے کالج میں اپنے پہننے کے لیے کچھ عمدہ جوڑے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ جوڑے میں گھر میں نہیں پہنتا جب کہ گھر میں پہننے کے لیے کچھ کم درجے کے جوڑے بنائے ہوئے ہیں۔ اب میرے دل میں خیال آتا ہے کہ باوجود یہ کہ آپ کی مجالس کی برکت سے میں کالج میں نظر کی مکمل حفاظت کرتا ہوں کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ میں نے کالج میں پہننے کے لیے یہ عمدہ جوڑے دوسروں کو اور خاص طور پر لڑکیوں کو دکھانے کے لیے بنائے ہوئے ہیں۔ اس سے میں دکھاوے کے ساتھ ساتھ لڑکیوں کی نظر میں اپنی اہمیت بڑھانے کی کوشش کرنے کا گناہ گار تو نہیں ہو رہا۔

جواب: ایسے کالج میں جہاں لڑکیاں بھی ہوں عمدہ لباس کا اہتمام خطرے سے خالی نہیں اس لیے معمولی لباس پہن کر کالج جائیں۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۶۷۵) حال: پچھلے خط میں آپ نے مجھے جو ہدایت فرمائی تھی اب میں اس پر پوری طرح عمل کر رہا ہوں عمدہ جوڑے کالج میں پہن کر نہیں جاتا ہوں اور اب استری بھی اچھی طرح نہیں کرتا ہوں تاکہ لباس میں ایک عیب سا پیدا ہو جائے۔

جواب: ماشاء اللہ! یہی چاہیے بہت دل خوش ہوا۔

۶۷۶) حال: ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ پہلے میں دوسروں کو نہ تو اچھائی کی بات بتاتا تھا اور نہ ہی کسی برائی سے روکتا تھا لیکن اب میرے دوستوں نے مجھے کہا ہے کہ تم اپنے آپ کو بنانے میں لگے رہتے ہو لیکن دوسروں کو گناہ سے نہیں بچاتے اس لیے تم سے اس بارے میں پوچھ ہوگی۔ چناں چہ اب میں نے دوستوں کو خاص طور پر گناہوں سے بچنے کی ترغیب دینے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔

**جواب:** جن سے توقع ہو کہ قبول کرلیں گے ان سے کہیں اور جہاں قبول کی توقع نہ ہو ان سے کہنا ضروری نہیں۔

۶۷۷) **حال:** اس کا ایک فائدہ مجھے یہ ہوا ہے کہ اب وہ گناہ جن کو میں ہلکا سمجھتا تھا مثلاً غیبت وغیرہ تو ان گناہوں سے میں اپنے نفس کو ملامت کرکے بچالیتا ہوں کہ میاں دوسروں کو تو خوب بولتے ہو لیکن خود نہیں بچتے۔

**جواب:** صحیح۔

۶۷۸) **حال:** لیکن اس ترغیب کا ایک نقصان یہ ہو رہا ہے کہ اب میں جو بھی نیک کام کرتا ہوں یا گناہ سے بچتا ہوں تو فوراً دل میں خیال آتا ہے کہ فلاناں لڑکا مجھے اس گناہ سے بچتے ہوئے دیکھ کر یہ کہہ رہا ہوگا کہ واہ بھئی واہ یہ تو دوسروں کو بھی گناہ سے بچاتا ہے اور خود بھی بچتا ہے۔ اس طرح سے اب میری اکثر نیکیوں اور گناہوں سے بچنے میں اخلاص کم ہوتا جارہا ہے۔

**جواب:** خیال آنا ریا نہیں۔ ریا ارادے کا نام ہے کہ دکھانے کی نیت ہو۔ جب اپنے کسی کام یا نصیحت وغیرہ سے مقصود تعریف حاصل کرنا نہیں ہے تو خیال آنے سے کچھ نہیں ہوتا یہ ریا نہیں ہے وسوسۂ ریا ہے۔

۶۷۹) **حال:** کیا میں یہ سلسلہ ترک کردوں؟

**جواب:** ہرگز نہیں۔ بزرگوں نے فرمایا ہے کہ خوف ریا سے عمل کو ترک کردینا بھی ریا ہے۔

۶۸۰) **حال:** نیز لڑکے کہتے ہیں کہ تمہاری بات سے ہمیں بڑا فائدہ ہوا اس سے میرے غرور میں مزید اضافہ بھی ہوجاتا ہے۔

**جواب:** سوچ لیا کریں کہ فائدہ اُٹھانا تو ان کا کمال ہے نہ کہ میرا یہ تو ان کی خوبی کہ حق کو قبول کرتے ہیں اس میں میرا کیا کمال ہے۔ اپنے کسی عیب کو یاد کرلیا کریں اور پھر نفس سے کہیں کہ تیرے اندر کتنی خرابیاں ہیں تیری بات سے تو تیرے اندر کی خرابی کا اثر آتا اس کے بجائے اللہ نے تیری بات میں اچھا اثر ڈال دیا تو یہ حق تعالیٰ کا احسان ہے

لہٰذا اپنی نالائقی و نااہلی کا اقرار کریں اور اللہ کے احسان کا شکر کریں۔ تشکر ذریعۂ قرب ہے اور تکبر ذریعۂ بعد ہے تشکر اور تکبر جمع نہیں ہوسکتے کہ دونوں میں تضاد ہے اور اجتماعِ ضدین محال ہے۔

## حضرت والا کے ایک مجاز عالم کا خط اور حضرت والا کا جواب

۶۸۱) حال: جامعہ کی تدریسی خدمات کے ساتھ یہ سیاہ کار چوں کہ تعلیمات کی مسئولیت بھی رکھتا ہے اس لیے جامعہ کے اساتذۂ کرام و طلبائے عزیز کے امور اور مسائل سے بالکلیہ واسطہ رہتا ہے اور یہ مشغولیت جامعہ سے گھر واپسی آنے کے بعد بھی رہتی ہے۔ کبھی بذریعہ فون اور کبھی بصورت ملاقات علاوہ ازیں طلباء کے تکرار و مطالعے کے اچانک معائنے کے لیے بعد مغرب اور بعد عشاء جامعہ جانا ہوتا ہے ایسی صورت میں واپسی رات گیارہ بارہ بجے تک ہوتی ہے نیز جامعہ کے اساتذہ و طلباء کے تعلیمی ریکارڈ کی تیاری، اسباق و تقسیم اسباق کے نقشہ جات کی تیاری، حاضریوں اور دیگر امور سے متعلق فائلوں کی تیاری جامعہ کے اوقات کار میں اکثر ممکن نہیں رہتی چناں چہ یہ سارے کام گھر پر مکمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں تاکہ جامعہ کے نظم، تعلیم اور دیگر امور میں تاخیر یا تعطل نہ ہو۔ ایسے مواقع پر پھر یہ سیاہ کار رات ایک دو بجے تک بھی مصروف رہتا ہے جو الحمدللہ! ایک بڑی سعادت ہے۔ اسی طرح جامعہ کے امور کے سلسلے میں عموماً مجلس مشاورت حضرت مہتمم صاحب مدظلہم کے ساتھ رات بعد عشاء طے ہوتی ہے۔

رات بعد عشاء والدہ ماجدہ مدظلہا کی خدمت میں حاضری کا معمول بھی ہے۔ اس میں تخلف سے وہ کبیدہ خاطر ہوتی ہیں۔ حضرت والا! یہ سیاہ کار مذکورہ بالا مشاغل کی وجہ سے آں جناب کی خدمت میں پابندی سے حاضری کا تسلسل رکھنے پر قادر نہیں رہتا چناں چہ دل بے چین رہتا ہے اور اس خیال سے اس بے چینی میں اور اضافہ ہوجاتا ہے کہ حضرت والا سے کماحقہ فیض یابی سے محروم ہوں۔ اس بابت حضرت والا دامت برکاتہم سے دست بستہ راہ نمائی کی درخواست ہے۔

**جواب:**

مصروفیت کارِ جہاں اُف مری توبہ
فرصت نہ نکالو گے تو فرصت نہ ملے گی

کیا ہفتہ میں ایک بار بھی اپنے شیخ سے ملاقات کی فرصت نہیں ہو سکتی؟ جب مال حاصل کریں گے تو سپلائی درست ہو گی ورنہ جب اپنی جیب ہی خالی ہو گی تو دوسروں کو کیا دو گے۔

۶۸۲) **حال:** گزارش یہ ہے کہ میں بہت ہی پریشان ہوں میری شادی کو ابھی چھ سال ہوئے ہیں میرے شوہر کو اب بہت ہی غصہ آنے لگا ہے چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ کرنے لگے ہیں اور میں بھی اپنے شوہر سے زبان چلانے لگی ہوں اور بات بہت ہی آگے بڑھ جاتی ہے اور نماز بھی نہیں پڑھتے اور ٹی وی کے بھی شوقین ہیں۔ آفس سے آکر ہر وقت ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں اور کیبل بھی لگانے کو کہتے ہیں اور میں منع کرتی ہوں اور نماز پڑھنے کو کہتی ہوں تو لڑنے لگتے ہیں اور اب تو گھر میں ہر وقت لڑائی ہو جاتی ہے۔ میرے مزاج اور ان کے مزاج میں بہت فرق ہے، بتائیں! میری زندگی میں خوشحالی آجائے اور ہمارا گھر آباد رہے۔

**جواب:** ہرگز زبان نہ چلائیں آپ خود ٹی وی نہ دیکھیں نہ کسی گناہ کے کام میں شریک ہوں۔ یہ عملی تبلیغ ہے خود نماز کی پابندی کریں ان سے کچھ نہ کہیں اس کا اچھا اثر پڑے گا۔ "بہشتی زیور" کے چوتھے حصہ میں میاں کے ساتھ نباہ کا طریقہ روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۶۸۳) **حال:** بندے کو کبھی دل میں کچھ بات القاء (پیدا) ہوتی ہے پھر جو بات دل میں پیدا ہوتی ہے وہ پھر چند دنوں بعد یا چند گھنٹے بعد حقیقی صورت میں وہ بات ظہور پذیر ہو جاتی ہے یا پھر کبھی خواب میں جو دیکھتا ہوں تو وہ بھی چند دنوں بعد ظہور پذیر ہو جاتی ہے۔ حضرت والا! احقر نے بعض کتابوں میں پڑھا ہے کہ اس کو الہام کہتے ہیں فلہٰذا بندے کو اس معاملے و مسئلے کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔

**جواب:** ان چیزوں کی طرف توجہ نہ کریں، اصل چیز اتباعِ سنت ہے، تقویٰ ہے جس

سے اللہ کا قرب ملتا ہے۔ الہام و کشف و کرامت مطلوب نہیں۔

۶۸۴) **حال:** مسئلہ یہ ہے کہ میں مدرسے میں پڑھاتی ہوں اور اپنی شاگردوں کو میں پہلے نہیں جانتی تھی۔ وہ اللہ کے لیے مدرسے آتی ہیں اور میں بھی اللہ کے لیے مدرسے پڑھانے جاتی ہوں لیکن ایک طالبہ مجھ کو اچھی لگتی ہے میں اس سے سبق کے علاوہ اکیلے میں باتیں کرتی ہوں اور ایک مرتبہ اس کو ہدیہ بھی دیا اور میرا دل چاہتا ہے کہ وہ بھی مجھ سے محبت کرے اور وہ میرے خیال میں بھی آتی رہتی ہے اور میں اس کو سوچتی رہتی ہوں لیکن اب اتنا نہیں لیکن الحمدللہ! نماز و قرآن کی قرأت کرتے وقت اس کو نہیں سوچتی البتہ ویسے خیال وسوسہ آجاتا ہے اور میں نے کتاب میں پڑھا تھا کہ وسوسے کا آنا برا نہیں ہے لانا برا ہے، میں کوشش کرتی ہوں خیال وغیرہ نہ آئے لیکن پھر بھی خیالات آتے رہتے ہیں۔ استاد صاحب کہیں یہ غیر اللہ کی محبت تو نہیں کیوں کہ غیر اللہ اور اللہ کبھی ایک دل میں جمع نہیں ہوسکتے آپ پلیز میرے اس مسئلے کو حل کردیجیے اور ابھی جواب دے دیجیے کہ یہ محبت صرف میرے دل کے لیے ہے یا اللہ کے لیے ہے اور اگر غیر اللہ کی محبت ہے تو پھر اس کو اللہ کی محبت میں کس طرح تبدیل کرے کیوں کہ نہ وہ طالبہ مدرسہ چھوڑ سکتی ہے اور نہ ہی میں اور یہ محبت فتنہ تو نہیں استاد صاحب! بالکل واضح الفاظ میں جواب دیجیے گا اللہ تعالیٰ آپ کے دونوں جہانوں کے مسائل حل فرمائے، آمین۔

اور میں اس طالبہ کے بارے میں سوچتی ہوں تو یہ حرام خیالات تو نہیں صرف یہ سوچتی ہوں اس نے کتنا اچھا بولا، کتنا اچھا پڑھتی ہے، اخلاق وعادات اچھی ہیں، اس پر گناہ تو نہیں صرف اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اس چیز کی فکر ہے اگر غیر اللہ ہے تو نجات کی صورت بتادیں ورنہ مسئلہ حل کریں۔

**جواب:** اس سے تنہائی میں نہ ملیں نہ اس کو دیکھیں نہ باتیں کریں صرف کلاس میں سبق پڑھائیں صرف سبق تک تعلقات کو محدود رکھیں لیکن اس کو سامنے نہ بٹھائیں اس میں نفس کی آمیزش معلوم ہوتی ہے اور یہ فتنہ ہوسکتی ہے۔ غیر ضروری تعلقات کو بزرگوں نے منع فرمایا ہے اس سے ملنا کیا فرض وواجب ہے؟ بالکل قطع تعلق کرلیں ورنہ اللہ سے

دُوری ہو جائے گی۔ اس سے اللہ کے لیے محبت کا خواب بھی نہ دیکھیں۔ جس محبت میں نفس کی تھوڑی سی بھی آمیزش ہو وہ کبھی اللہ کی محبت میں تبدیل نہیں ہو سکتی۔

۶۸۵) **حال:** گزارش ہے کہ کوئٹہ میں ہمارا گھر ہے اور ہمارا ایک محلہ ہے اور ہم اکثر رشتہ دار ایک ہی محلے میں رہتے ہیں سارے گھر ساتھ ساتھ ہیں تو مسئلہ یہ ہے کہ جب کراچی مدرسہ سے گھر جاتا ہوں تو سارے رشتہ دار ملنے کے لیے آتے ہیں، چچیاں اور چچا کی بیٹیاں بھی ملنے کے لیے آتی ہیں نہ ملنے کے باوجود بھی ملنا پڑتا ہے اور میری بھابھی بھی ہے گھر میں اس سے پردہ کرنا مشکل ہے۔ لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ بندہ کو ایسا مشورہ دیں کہ میرے لیے پردہ کرنا اور اللہ تعالیٰ کے حکم پہ چلنا آسان ہو جائے اور دنیا اور آخرت کی کامیابی کا ذریعہ بن جائے، کوئی ایسی تدبیر ہو جس سے قطع رحمی بھی نہ ہو اور پردہ بھی ہو جائے اس کے بارے میں آپ بہت جانتے ہیں کہ پردہ کرنے سے قطع رحمی ہوتی ہے یا نہیں ہوتی اور میں اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحیح مشورہ دینے اور مجھ کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضرت والا کے فیوض سے مجھے بھی کچھ حصہ عنایت فرمائے اور حضرت والا کی برکت اور دُعاؤں سے میری مغفرت فرمائے اور علم نافع عطا فرمائے، آمین ثم آمین۔

**جواب:** پردہ کرنا قطع رحمی نہیں ہے کیوں کہ اللہ کا حکم ہے۔ اگر یہ قطع رحمی ہوتی تو اللہ تعالیٰ پردے کا حکم ہی نہ دیتے۔ اس لیے گھر میں اعلان کر دیں کہ نامحرموں سے میں پردہ کروں گا کوئی نامحرم میرے سامنے نہ آئے۔ اس میں اگر کوئی برا مانے تو مانا کرے لوگوں کی پروا نہ کریں اللہ تعالیٰ کو راضی رکھیں۔ حدیث پاک میں ہے جو اللہ کے حکم کے سامنے مخلوق کی پروا نہیں کرتا اللہ اس کے لیے کافی ہو جاتا ہے اور جو مخلوق کے خوف سے اللہ کے حکم کو توڑ دیتا ہے اللہ اس کو مخلوق کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بنا دیتا ہے ۔بھابھی سے پردہ اشد ضروری ہے اور کچھ مشکل نہیں وہ اپنا چہرہ اور بدن چھپا کر گھر کا کام کاج کریں گھر میں تنہائی نہ ہو یعنی اگر گھر میں کوئی نہ ہو اس وقت گھر میں آپ داخل نہ ہوں۔ دارالعلوم سے پردے کے متعلق فتویٰ لے جائیں اور خاندان والوں کو دکھا دیں کہ یہ اللہ کا حکم ہے لہٰذا میں اس کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا۔

۶۸۶)**حال:** بعض دفعہ مجھے اپنی روحانی بیماریوں میں شک ہو جاتا ہے کہ آیا یہ مجھ میں ہے یا نہیں، مثلاً کبر اس میں مجھے کچھ شک ہے کہ مجھ میں ہے یا نہیں اس لیے کہ میں اکثر اوقات جب اپنی کوتاہیوں پر نظر کرتا ہوں تو خود کو سب سے گرا ہوا محسوس کرتا ہوں اور بعض دفعہ جب دوسرے پہلو پر نظر کرتا ہوں تو اس خاص پہلو میں دل میں کچھ آ ہی جاتا ہے، اب مجھے شک اس بات میں ہے کہ مجھ میں کبر ہے یا نہیں۔

**جواب:** اپنی خوبی پر نظر ہونا اور اس کو اپنا کمال سمجھنا یہ عجب ہے اور اپنے کو اچھا سمجھنا اور دوسروں کو اپنے مقابلے میں حقیر سمجھنا یہ کبر ہے اور دونوں یعنی عجب و کبر دونوں حرام ہیں اور گناہ کبیرہ میں داخل ہیں۔ دونوں کا علاج ہے اپنے نفس کا جائزہ لیں۔ اگر بیماری کا شبہ بھی ہو تو بھی علاج میں فائدہ ہے۔

۶۸۷)**حال:** بعض دفعہ جب میرے سامنے علمائے کرام یا عوام کسی دینی مسئلے کو بیان کرتے ہیں اور اس طرح سے بیان کرتے ہیں کہ جو میرے نزدیک اس طرح نہیں کرنا چاہیے یا وہ بات ہمارے اکابر کے ذوق کے خلاف ہوتی ہے اگرچہ ان کے اکابر کا مسلک ہوتا ہے تو دل کو تکلیف ہوتی ہے کہ اس کو اس طرح نہیں کہنا چاہیے تو کبھی تو کسی اچھے طریقے سے روک دیتا ہوں کہ یہ اس طرح نہیں۔

**جواب:** اپنے اکابر کے خلاف ذوق رکھنے والوں سے زیادہ ربط ضبط نہیں رکھنا چاہیے۔ اگر فتنے کا اندیشہ نہ ہو تو حق کو واضح کر دیں ورنہ اس مجلس سے اٹھ جائیں۔

۶۸۸)**حال:** اکثر اوقات یا تو بہتر موقع کی تلاش میں یا اس وقت میں اس بات کے جواب دینے میں یا روک دینے میں کوئی فائدہ محسوس نہیں ہوتا تو میں خاموش ہو جاتا ہوں۔

**جواب:** اس وقت اگر مصلحت نہ ہو تو دوسرے وقت حق کو پیش کر دیں۔

۶۸۹)**حال:** ایک بیماری جو میں پہلے بھی عرض کر چکا ہوں کہ بد نظری ہے جب گاڑی میں جاتا ہوں تو نفس دھوکا دیتا ہے کہ کیا ہو گا اب تھوڑی دیر کی تو بات ہے دس پندرہ منٹ کے بعد سب کچھ ختم ہو جائے گا ذرا دیکھ لو کوئی حرج نہیں۔

**جواب:** عاشق تو ایک لمحے کو اپنے محبوب کو ناراض نہیں کرتا، محبوبِ حقیقی کو دس پندرہ منٹ ناراض رکھنا یہ کیسی عاشقی ہے، کیسی محبت ہے لٰہذا ہرگز نہ دیکھیں اگر پھر بھی کوتاہی ہوجائے تو فوراً ندامت کے ساتھ توبہ کریں اور گھر آکر بیس رکعات پڑھیں اوراس کا معمول بنالیں تو اُمید ہے بہت جلد نفع ہوگا۔

۶۹۰) **حال:** میں جس مدرسے میں پڑھاتا ہوں اس میں سب نابالغ بچے اور بچیاں ہیں تو اس میں نفس یہ دھوکا دیتا ہے کہ یہ بچے ہیں یہ تو حد شہوت کو بھی نہیں پہنچے اس میں کیا حرج ہے دیکھا کرو اور مزے لیتے رہو تو بہر حال بچتے بچتے کبھی نفس لذت حاصل کرنے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔ برائے کرم کوئی تدبیر کوئی عمل عنایت فرمائیں تاکہ میری عدم وقوع یقینی ہوجائے۔

**جواب:** عدم وقوع معصیت کے لیے بجز ہمت کوئی اور تدبیر نہیں۔ نفس کی چال میں نہ آئیں کہ بچے ابھی حد شہوت میں داخل نہیں ہوئے لیکن جب آپ مزہ اُڑارہے ہیں تو آپ تو حد شہوت میں داخل ہوگئے اور حرام کے مرتکب ہورہے ہیں جو محلِ شہوت ہو اس کو دیکھنا حرام ہے خواہ بچہ ہو، جوان ہو یا بوڑھا ہو۔

۶۹۱) **حال:** حضرت والا کی خدمت میں کن الفاظ میں اپنے باطن کو ظاہر کروں لیکن بندہ منجملہ بیماریوں کے جلق کی بیماری کے علاج کا محتاج ہے جس کا سب سے بڑا سبب نفس ''صرف آج'' کے الفاظ سے مہیا کرتا ہے۔ امید ہے کہ بندے کو محروم نہیں کیا جائے گا اور ان شاء اللہ! جو دوا تجویز ہوگی حتی الوسع تعمیل کروں گا۔

**جواب:** صرف آج پر اگر گئے تو نفس ہمیشہ گناہ کرتا رہے گا اور ہر تقاضے پر صرف آج ہی کہے گا۔ نفس جب آج کہے تو آپ کہہ دیں کہ آج بھی نہیں اور کبھی نہیں۔ یعنی آج بھی نہیں اور کبھی بھی گناہ نہیں کروں گا۔ ٹھان لو کہ جان دے دوں گا یہ لذت نہیں اٹھاؤں گا۔ کیوں کہ لذت ہی کی وجہ سے نفس گناہ کرتا ہے حالاں کہ تھوڑی دیر کی لذت ہے پھر عذاب ہی عذاب ہے۔ اس کے دینی و دنیوی نقصانات سوچیں کہ قیامت کے دن ایسے شخص کے ہاتھوں سے منی ٹپک رہی ہوگی اور سارے عالم کے سامنے

رسوائی ہوگی۔

۶۹۲)**حال:** عرض ہے کہ بندے میں بد نظری کی بیماری ہے دُعا کریں اللہ تعالیٰ اس سے نجات عطا فرمائے۔ اس سے بچنے کا کوئی ایسا طریقہ بتائیں کہ یہ عادت مجھ سے چھوٹ جائے۔ جب اہتمام کرتا ہوں تو بچتا بھی ہوں لیکن پابندی نہیں کر سکتا زیادہ دیر تک۔

**جواب:** ہر کوتاہی پر کم از کم بارہ رکعات پڑھیں، گڑگڑا کر اللہ سے معافی مانگیں۔ اس کے بعد بھی اگر دوبارہ غلطی ہو بارہ رکعات نفل پڑھیں اور دس روپیہ صدقہ کریں۔ پابندی سے اطلاع حال کریں۔

۶۹۳)**حال:** حبِ مال ہر وقت سوار رہتا ہے۔

**جواب:** سوچا کریں کہ اللہ نے علم دین کی دولت عطا فرمائی ہے دنیا کے فانی مال کی اس کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ جو صحیح معنوں میں اللہ والا ہو جاتا ہے دنیا اس کے پیچھے پھرتی ہے اہل اللہ کو دنیا بھی مل جاتی ہے اور اہل دنیا کو اگر ملی تو صرف فانی دنیا ملتی ہے لہٰذا دنیا کی فکر کیا کرنا جو دین کے ساتھ خود آجاتی ہے اس لیے دین کی فکر کرو اور موت کو یاد کرو جو سب مال و دولت کو چھین لیتی ہے اور مال حاصل کرنے کے منصوبے خاک میں ملا دیتی ہے۔

۶۹۴)**حال:** دُعا مانگنے میں دل نہیں لگتا یعنی دل سے دعا نہیں کر سکتا صرف زبان سے لیکن دُعا کے دوران دوسرے خیالات آتے ہیں۔

**جواب:** دل لگنا ضروری نہیں ہے دل لگانا ضروری ہے بس بہ تکلف اللہ کی طرف دھیان کر کے دُعا مانگیں خیالات آنے سے پریشان نہ ہوں دُعا مانگتے جائیں۔

۶۹۵)**حال:** بعد از سلام مسنون اصلاح نفس کے سلسلے میں رفع پریشانی کے لیے عرض ہے کہ بندہ ایک جامع مسجد کا امام اور دینی مدرسے کا مدرس ہے مگر گناہوں کے سمندر میں ایسا ڈوبا ہوا ہے کہ ناقابل بیان ہے۔ اپنے اکابر کے مواعظ میں بار بار یہی دیکھا کہ جب تک کسی مصلح سے اصلاحی رابطہ نہ ہو اصلاح ناممکن ہے اور خود میرے سامنے اکثر حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ شعر ہوتا ہے۔

مولوی ہرگز نہ شد مولائے روم
تا غلامِ شمس تبریزی نہ شد

حضرت والا! بندہ نے حضرت......رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاحی تعلق قائم کیا تھا۔ حضرت کی شہادت کے بعد ارادہ کیا تھا کہ کسی بزرگ سے رابطہ رکھوں۔ مگر ایک معمولی عذر سے یہ رابطہ نہ ہو سکا۔ وہ یہ کہ اصلاحی تعلق کے سلسلے میں بارہا یہ بات پڑھی اور سنی ہے کہ مناسبت مع الشیخ ضروری ہے ۔اب میں جہاں بھی رابطہ کرنے کا ارادہ کرتا ہوں شیطان یہی مناسبت کی بات دل میں ڈال دیتا ہے اس طرح سے عرصہ دراز سے اپنی اصلاح سے محروم ہوں۔

جواب: مناسبت کاملہ نہ ہو تو مناسبت ناقصہ سے بھی کام چل جاتا ہے ۔ طبعی مناسبت نہ ہو تو عقلی مناسبت بھی کافی ہے اور یہ بڑھانے سے بڑھ جاتی ہے البتہ توحش و انقباض و تکدر اس مصلح سے نہ ہو کہ یہ دلیل عدم مناسبت کی ہے۔ اس اصول کو سامنے رکھ کر مصلح کا انتخاب کریں۔

۶۹۶) حال: ایک مریض عشق مجاز نے نظم میں اپنا حال تحریر کیا۔ حضرت والا نے نظم ہی میں نصیحت تحریر فرمائی جو مندرجہ ذیل ہے:

## نصیحت

مشورہ سُن لے مجھ سے مرے ہم نشیں
دل حسینوں سے ہرگز لگانا نہیں
ہے فلک نوحہ خواں تنگ ہے یہ زمیں
یوں حسیں کرتے ہیں دل کو اندوہ گیں
گل رخوں کو سمجھتا ہے جو گلستاں
یہ خزاں ہے خزاں یہ خزاں ہے خزاں
اِس بیاباں کو تُو مت سمجھ گلستاں

ورنہ پچھتائے گا اے مرے مہرباں
خاک پر خاک اپنی جوانی نہ کر
رائیگاں اس طرح زندگانی نہ کر
اِن حسینوں سے کس کو ملا چین ہے
جس نے بھی دل دیا ان کو بے چین ہے

۶۹۷) **حال:** حضرت! بندہ یہ تیسرا اصلاحی خط لکھ رہا ہے جب کہ بیعت کیے ہوئے تین سال ہو چکے ہیں۔ خط لکھنے میں سستی کرتا ہوں لیکن جب بہت پریشان ہوتا ہوں تو شیخ کی طرف رجوع کا خیال آتا ہے۔ کچھ دن ہوئے ایک مرض جس کے بارے میں پہلے خط میں لکھا تھا کہ ایک عورت کی محبت میں مبتلا ہوں آپ نے علاج تجویز فرمایا تھا کہ اس کی طرف توجہ والتفات نہ کرو اور دوسرے کام میں مشغول ہو جاؤ۔ الحمد للہ! اس علاج کی برکت سے محبت مدھم پڑ گئی۔ اور وقت اچھا گزرنے لگا مگر کچھ دن ہوئے اس عورت نے مجھے ایک بچے کے ذریعے خط بھیجا جس میں کچھ مسائل پوچھے اور کچھ ایسے جملے لکھے کہ تم عالم با عمل ہو اور تم ایسے ہو ویسے ہو میں تم سے پڑھنا چاہتی ہوں جس کی وجہ سے مجھ مریض دل والے میں اس کی محبت کی چنگاری عشق کے شعلوں میں تبدیل ہو گئی۔ اس کے جواب میں نے اس کو لکھ کر بھیج دیے۔ اب حضرت! نہ رات کو چین ہے نہ دن کو گویا کہ ایک بہت بڑے عذاب میں مبتلا ہوں ایسا لگتا ہے کہ جیسے نہ دین کا کام کر سکتا ہوں نہ دنیا کا اپنے آپ کو ایسے محسوس کرتا ہوں کہ جیسے دنیا میں سب سے زیادہ عذاب میں میں مبتلا ہوں حضرت سے عاجزانہ دُعا کی بھی درخواست ہے اور علاج بھی چاہتا ہوں۔

**جواب:** خالی بیعت ہو گئے، کبھی صحبت میں آ کے نہ رہے۔ کم از کم چالیس دن لگانا ضروری ہے، آپ نے خط کا جواب کیوں بھیجا بلکہ آپ کو تو تنبیہ کرنی چاہیے تھی کہ بغیر شوہر کی اجازت کے تم نے کیسے خط لکھا۔ آیندہ خط بھیجا تو تمہارے شوہر کو اطلاع کروں گا۔ غرض ہمت کر کے خوب ڈانٹیں اور برا بھلا کہیں کہ اسے آپ سے نفرت

ہو جائے۔ پرچہ ''علاج عشق مجازی'' روزانہ ایک بار پڑھیں ہدایات پر عمل کریں، پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔ فنائیت حسن کا مراقبہ دو منٹ کریں کہ یہ شکلیں کیسی بھدی ہونے والی ہیں، توند نکل آتی ہے کمر جھک کے مثل کمانی ہو جاتی ہے آنکھوں سے کیچڑ بہہ رہا ہے۔ سوچو کہ پیشاب پاخانہ ان کی رانوں سے بہہ رہا ہے مکھیاں بھنبھنا رہی ہیں اور تین منٹ مراقبہ کریں کہ میدان قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ نالائق میں نے تجھے کیا ان گلنے سڑنے والی لاشوں پر فدا ہونے کے لیے پیدا کیا تھا، مجھے چھوڑ کر تو ان لاشوں پر کیوں فدا ہوا اور دو منٹ دوزخ کا مراقبہ کرو کہ دوزخی آگ کے ستونوں میں جل رہے ہیں اور کوئی یار و مدد گار نہیں، پھر توبہ کرو کہ اے اللہ! ابھی میں زندہ ہوں مجھے معاف کر دے اور عذاب سے بچالے۔

۶۹۸) **حال:** کبھی دل کرتا ہے کہ قصبہ چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں کیوں کہ ایک شہر کے بعض مدارس والوں نے تدریس کی دعوت دی تھی۔ اس وقت ان کو جواب دیا تھا کہ قصبہ میں مدرسے کی بنیاد قائم ہو جائے۔ حضرت کے جواب کا منتظر ہوں۔

**جواب:** اگر مبتلا ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو شہر چھوڑ دو۔ تقویٰ فرضِ عین ہے درس و تدریس فرض عین نہیں۔ احقر کا رسالہ ''بد نظری اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں'' منگا کر مطالعے میں رکھیں۔

۶۹۹) **حال:** اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے دُعا ہے کہ حضرت والا عافیت سے ہوں، آمین۔ کچھ ماہ پہلے حضرت والا کو خط بھیجا تھا لیکن شاید مل نہ سکا۔ حضرت! آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ تو رہا نہیں۔ اس لیے اس کے آداب کا بھی کچھ خاص علم نہیں۔

**جواب:** خط و کتابت کریں آداب کی فکر نہ کریں، جو ادب ضروری ہو گا بتا دیا جائے گا۔

۷۰۰) **حال:** حضرت! میں تہہ دل سے اپنی اصلاح کروانا چاہتا ہوں۔

**جواب:** بہت اچھا، حالات کی اطلاع کرتے رہیں اور تجویزات کی اتباع۔

۷۰۱) **حال:** مجھے اللہ کے راستے کے متعلق کچھ علم نہیں لیکن حضرت! آپ کی محبت بس بڑھتی چلی جارہی ہے۔ آپ سے دُور ہوتے ہوئے بھی۔

جواب: مبارک ہو شیخ سے محبت نعمت عظمیٰ ہے اور تمام ترقیات کی کنجی ہے۔

۷۰۲) حال: حضرت! عرض تو صرف یہ ہے کہ بس اس درد کو مستقل کر دیجیے۔
حضرت! بعض اوقات تو ایسا معلوم ہوتا ہے اپنے گناہوں پر نظر ڈالتے ہوئے کہ کسی برے حال میں موت آئے گی۔

جواب: ان شاء اللہ! بہت اچھے حال میں موت آئے گی اگر کاملین میں نہ اُٹھائے گئے تو تائبین میں ان شاء اللہ! ضرور اُٹھائے جائیں گے اور یہ بھی نعمت عظمیٰ ہے۔ ہمارے سلسلے کی برکت ہے کہ یہاں کوئی محروم نہیں رہتا۔ حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جو اہل اللہ سے جڑے ہوئے ہیں اللہ اللہ کر رہے ہیں لیکن کبھی ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں، گر پڑتے ہیں لیکن پھر توبہ کر کے اٹھ کر چل پڑتے ہیں، مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کو پاک صاف کر کے اپنے تعلق کو تمام تعلقات پر غالب کر کے پھر اپنے پاس بلاتے ہیں۔ اہل اللہ یا اہل اللہ کے غلاموں کے صحبت یافتہ کا ان شاء اللہ! سوئے خاتمہ نہیں ہو سکتا۔

۷۰۳) حال: حضرت! دو ہفتے تین ہفتے ایسے گزرتے ہیں جیسے میں نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو اور پھر ایک دو دن ظالم نفس ایسا بے قابو ہوتا ہے کہ دو قسم کے خیالات آتے ہیں ایک تو یہ کہ کرلے تھوڑا سا دیکھ لے اور دوسرا یہ کہ توبہ کرلیں گے۔

جواب: گناہ کا خیال آنا برا نہیں اس پر عمل کرنا برا ہے جب خیالات آئیں کسی مباح اور جائز کام میں لگ جائیں کسی سے بات چیت کرنے لگیں اور اسباب گناہ سے دور ہو جائیں ان شاء اللہ بچ جائیں گے کیوں کہ ذہن بیک وقت دو چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔ توفیق توبہ اپنے اختیار میں نہیں اللہ کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ نفس سے کہو کہ حالت گناہ میں ہی اگر موت آگئی یا گناہ کے بعد توفیق توبہ نہ ملی تو کیا کرو گے۔

۷۰۴) حال: ذہن میں آتا ہے کہ لوگوں کے سامنے تو کبھی کسی پر نظر نہیں اُٹھتی لیکن اکیلے میں ایسی نمک حرامی ہو جاتی ہے کہ بعد میں اپنی شکل بھی دیکھنے کا دل نہیں چاہتا۔

جواب: اگر نفس سے مغلوب ہو کر گناہ کر بیٹھیں مثلاً نگاہ خراب ہو جائے فوراً توبہ کریں نفس پر جرمانہ کریں۔ ایک غلطی پر بارہ رکعات پڑھیں اور اگر روپیہ خرچ کرنا

زیادہ گراں ہے تو اتنا روپیہ صدقہ کریں کہ نفس کو تکلیف ہو۔

۷۰۵)**حال:** حضرت! امراض تو بہت سارے ہیں ایک تو پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اور دیر کی تو میں کہیں برباد ہی نہ ہو جاؤں تو حضرت! اس وقت پھر کس سے مدد مانگوں گا۔ اور حضرت! یہ سچ ہے کہ آپ نے سب کو محبت دی، تو تھوڑی سی مجھے بھی دے دیجیے اور سکھا دیجیے۔

**جواب:** بندے کا کام سکھانا ہے عطا فرمانا اللہ کا کام ہے ہر ماہ ایک بار خط لکھتے رہیں اپنے حالات کی اطلاع کرتے رہیں ان شاء اللہ تعالیٰ! سب تلافی ہو جائے گی۔ پریشانی اور مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ مطمئن رہیں۔

۷۰۶)**حال:** حضرت! یہ نہ ہو کہ پچھتانے کے قابل بھی نہ رہوں۔

**جواب:** مطمئن رہیں اس راہ میں کامیابی ہی کامیابی ہے ناکامی نہیں بس لگے رہیں گرتے پڑتے چلتے رہیں۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اُٹھے اُٹھ کر چلے

۷۰۷)**حال:** حضرت! خط نہ لکھنے کی وجہ اتنے عرصے سے بھی یہی ہے کہ کبھی نہیں لکھا تھا اور شرما حضوری میں ہی اتنا وقت گزر گیا۔

**جواب:** جو سمجھ میں آئے لکھ دیا کریں آداب وغیرہ کی فکر نہ کریں اس طرح شیطان دُور رکھنا چاہتا ہے۔

۷۰۸)**حال:** عرض خدمت ہے کہ میں نے مدرسۃ البنات سے دورۂ حدیث اسی سال مکمل کیا ہے میری طبیعت آج سے دو سال پہلے ایسی ہو گئی تھی کہ میں پورا پورا دن روتی رہتی تھی جس کی وجہ یہ تھی کہ مجھے (العیاذ باللہ) اللہ کی ذات کے بارے میں وساوس آتے تھے اور تقریباً تین مہینے تک یہی حالت رہی تھی۔ پھر میں نے مولویوں اور نفسیاتی ڈاکٹر کو دکھایا اور اِن وساوس کے بارے میں مِشکوٰۃ شریف میں پڑھا اور کچھ اساتذہ نے تسلی دی تو یہ وساوس مجھ سے دُور ہو گئے تھے۔ اب پھر تقریباً

دو ماہ سے یہی خیالات آتے ہیں۔ گھر والے پریشان ہو جاتے تھے اس وجہ سے اب میں روتی نہیں۔ لیکن یہ خیالات میرا پیچھا نہیں چھوڑتے۔ اب یہ خیالات کس طرح دُور ہوں گے اس کا علاج آپ مجھے بتائیے۔ اور آپ میرے لیے دعائے خاص کیجیے گا کہ مرتے دم تک ایسے وساوس نہ آئیں۔

**جواب:** آپ کے مرض کی وجہ یہ ہے کہ آپ ان وساوس کو خلاف ایمان اور خلاف دین سمجھتی ہیں حالاں کہ وساوس کا آنا علامت ایمان ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ ہم کو ایسے وساوس آتے ہیں کہ ان کو زبان پر لانے سے بہتر ہم یہ سمجھتے ہیں کہ جل کر کوئلہ ہو جائیں۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے اور یہ سند ایمان کسی عالم سے کسی صوفی سے نہیں بارگاہِ رسالت سے مل رہی ہے معلوم ہوا کہ وساوس مؤمن ہی کو آتے ہیں کافر کو وسوسہ نہیں آتا کیوں کہ جہاں مال نہیں ہوتا وہاں چور نہیں جاتا جہاں ایمان کی دولت ہے وہیں شیطان آتا ہے پریشان کرنے کے لیے کیوں کہ مؤمن ہی کو وسوسہ سے صرف پریشان کر سکتا ہے ایمان کو چرا نہیں سکتا۔ اس لیے وسوسوں سے ہرگز پریشان نہ ہوں بلکہ خوش ہو جائیں کہ اللہ نے دل میں ایمان عطا فرمایا ہے اور حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قسم کھا کر فرمایا کہ واللہ! وساوس کا علاج بجز عدم التفات کے اور کچھ نہیں۔ ان خیالات کو مطلق اہمیت نہ دیں نہ ان میں مشغول ہوں نہ بھگانے کی کوشش کریں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ وساوس کی مثال بجلی کے تار کی سی ہے اگر اس کو چھوؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹاؤ گے تب بھی کرنٹ مارے گا لہٰذا اس کو مطلق اہمیت نہ دیں جیسے کتا بھونک رہا ہو اگر اس میں مشغول ہو گے اور چپ کرانے کی کوشش کرو گے تو اور بھونکے گا بس اس کی طرف توجہ نہ کریں۔ کتا بھونکتا رہتا ہے آپ راستہ چلتے رہتے ہیں بس وساوس کا بھی یہی علاج ہے۔

۷۰۹) **حال:** اللہ کے فضل و کرم سے سب خیریت ہے۔ بیان میں حاضری باقاعدگی سے ہو رہی ہے لیکن لگتا ہے کہ دینی ترقی رک گئی ہے۔ ذکر پر بھی پوری طرح دوام حاصل نہیں رہا، تلاوت کا بھی خاص دل نہیں چاہتا۔ اللہ کی محبت میں کوئی ترقی

محسوس نہیں ہوتی بلکہ اب تو حالت پہلے سے بھی خراب ہوگئی ہے۔ پہلے خوب دیر دیر تک دُعائیں مانگا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کیا کرتا تھا لیکن اب یہ بھی نہیں رہا۔ پہلے کوئی بات چھوٹ جاتی تھی تو یہی ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض نہ ہوجائیں یا اللہ سے تعلق کمزور ہوجائے اب یہ کیفیت بھی نہیں رہی۔

**جواب:** کسی گناہ کی عادت تو نہیں ہے اگر ہے تو توبہ کریں اور علاج معلوم کریں۔ ذکر و معمولات فوراً شروع کردیں۔

۱۰ے) **حال:** اس بات کا بھی خیال آتا ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ ناراض نہ بھی ہوں تو کم از کم خوش تو نہیں ہیں پھر یہ سوچتا ہوں کہ میرے اندر کون سی اچھی بات ہے جس سے آپ کو خوش کرسکوں پڑھائی کی مصروفیات بھی ایسی ہیں کہ بیان کے علاوہ خانقاہ میں حاضری بہت کم ہوتی ہے۔ ظاہری اسباب تو کوئی نہیں ہیں لیکن اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے خوش فرمادے اور مجھے آپ کی خدمت کا موقع دے۔

**جواب:** میں آپ سے بہت خوش ہوں شیطان کے وسوسے پر خیال نہ کریں یہ حُسنِ ظن رکھو کہ شیخ مجھ سے محبت کرتے ہیں۔

۱۱ے) **حال:** اللہ کا فضل و کرم ہے آپ کے بتائے ہوئے ذکر کی پابندی ہورہی ہے ماسوائے ایک آدھ دن کی کوتاہی کے۔ میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ذکر ایک جگہ پر بیٹھ کر استحضار کے ساتھ کیا جائے لیکن پھر بھی کبھی کبھار لا الٰہ الا اللہ کی تسبیحات بس میں ادا ہوتی ہیں۔ میں عموماً ذکر عصر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں کرتا ہوں کیا یہ وقت صحیح ہے یا اللہ کا نام رات کو سونے سے پہلے لینا بہتر ہے۔

**جواب:** عصر کا وقت بہتر ہے ورنہ جب فرصت ہو وقت مقررہ پر ذکر کرلیا کریں مجبوری میں دوسرے وقت بھی کرسکتے ہیں۔

۱۲ے) **حال:** ایک مسئلہ دریافت کرنا ہے کہ بعض اوقات بس میں سفر کے دوران گانے اونچی آواز میں چل رہے ہوں ان کو بند کرنے کے لیے کیا کوشش فرض ہے کیوں کہ وہ کہنے سے تو بند نہیں کرتے ہیں اور کیا ایسے وقت میں کان میں انگلی ڈال

رکھنا ضروری ہے۔

**جواب:** کان میں انگلی رکھنا بہتر ہے ورنہ ذکر یا تلاوت شروع کردیں۔

۷۱۳) **حال:** حضرت والا! اس مرتبہ میں گھر گیا تو الحمدللہ! آپ کی صحبت کی برکت سے شرعی پردہ کرنے میں کامیاب ہو گیا حضرت والا! گناہوں سے مکمل بچنے کی کوشش کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہے الحمدللہ۔ حضرت والا! شروع میں مجھے اللہ کا قرب جتنا تھا ابھی اتنا نہیں، زوال کی طرف گیا، ہر وقت اللہ کی طرف دھیان ہوتا تھا، کلاس میں بیٹھ کر کسی کے ساتھ بیٹھ کر حضرت والا! کیا بتاؤں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے لوٹ رہا تھا۔ ایک الگ دنیا تھی۔ لیکن ابھی وہ حالت نہیں رہی جب بات کرتا تھا دل پر لگتی تھی جب نماز پڑھتا تھا ایسی پڑھتا تھا کہ گویا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ حضرت والا اتنا یاد پڑتا ہے کہ ایک رات میں سو رہا تھا میرے ساتھ کسی نے گلا ملایا میرے دل سے کوئی چیز نکال کرلے گیا۔ حضرت والا! ابھی بھی گناہ سے بچتا ہوں۔ چاہے مزہ آئے یا نہ آئے لیکن اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گا۔ آپ سے خصوصی دُعاؤں کی درخواست ہے۔ میں اپنی پہلی حالت کیسے پاؤں۔

**جواب:** گناہ سے زوال ہوتا ہے اگر گناہ سے اجتناب کی توفیق حاصل ہے تو زوال نہیں کیفیات بدلتی رہتی ہیں، کبھی قرب محسوس ہوتا ہے، کبھی عبادت میں بہت مزہ آتا ہے اور کبھی نہیں۔ جب مزہ نہ آئے تو کوئی نقصان نہیں اگر گناہوں سے بچ رہا ہے۔ اعمال مقصود ہیں کیفیات مقصود نہیں۔ ترقی اعمال سے ہوتی ہے خواہ کوئی کیفیت نہ ہو کوئی مزہ نہ آئے البتہ استغفار کرے بلکہ استغفار کرنا ہی چاہیے کیوں کہ اللہ کی عظمت کا حق کس سے ادا ہو سکتا ہے۔ اعمال سے ترقی ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ احساس نہیں ہوتا جیسے ہوائی جہاز میں آدمی کو محسوس نہیں ہوتا کہ کس تیزی سے راستہ طے ہو رہا ہے۔

۷۱۴) **حال:** حضرت والا! میں نے اپنی ممانی سے پردہ کیا تو لوگوں نے اعتراض کیا کہ ممانی سے پردہ نہیں۔ کیا ممانی سے پردہ کرنا چاہیے یا نہیں؟

**جواب:** ممانی سے پردہ ہے لوگوں کی پروانہ کرو۔

۷۱۵)حال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہٗ

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔شامی رحمۃ اللہ علیہ نے وبرکاتہٗ پر اضافے کو مکروہ لکھا ہے۔وَلَا یُزَادُ عَلٰی وَبَرَکَاتُہٗ۔

۷۱۶)حال: خداوند قدوس سے اُمید قوی ہے کہ حضرت والا صحت مع العافیت ہوں گے اور آپ کی مزید خیریت کے لیے،عافیت کے لیے، صحت کے لیے، برکت کے لیے، عظمت کے لیے، رفعت کے لیے شب وروز اور شام وسحر اللہ جل جلالہ وعم نوالہ وجد مجدو مد کرمہ کے ذیشان و قابل ہزار احترام دربار ذی وقار میں سر بسجود ہو کر دعا کرتا ہوں التجا کرتا ہوں۔

جواب: جَزَاکَ اللہُ وَتَقَبَّلَ اللہُ تَعَالٰی اَدْعِیَتَکُمْ

۷۱۷)حال: حضرت والا! اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کا لاکھ وکروڑ شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے فیض صحبت کی برکت سے زندگی کا رنگ بدل دیا۔لیکن اس کے ساتھ افسوس اور صد افسوس کہ آپ سے جدا ہو کر آپ کے فیض صحبت سے دور ہو کر اس رنگ کو اپنے اندر کامل طور پر برقرار نہ رکھ سکا اور دن بدن اس میں تغیر اور کمی کا احساس کرتا ہوں۔اور پھر کوتاہی اور سرزد گناہ کے بعد شدت احساس قریب المشاہدہ ہے کہ کوئی چیز اپنے اندر سے کم ہو رہی ہے اور باطن خراب ہو رہا ہے۔اور یہاں پر طلباء کے ساتھ اختلاط بہت زیادہ رہتا ہے،اور اپنی کمزوری کی وجہ سے اختلاط سے بچنا بہت مشکل ہے کیوں کہ طلباء کا حدر سننا اور مشق کروانا اسی طرح دیگر اسباق کا پڑھنا اور یہ معاملہ صبح سے رات عشاء تک رہتا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ میں ہر وقت حضرت والا کا تذکرہ طلباء کے سامنے خوب کرتا ہوں مواعظ میں سے بعض پڑھ کر سناتا ہوں اور اشعار وغیرہ سناتا رہتا ہوں۔ان چیزوں کی کمی پوری نہیں ہوتی۔

جواب: آپ کی محبت سے دل بہت خوش ہوا۔ صحبت شیخ کا نور باقی رکھنے کے لیے ذکر اللہ کی پابندی ضروری ہے اور گناہوں سے اجتناب اشد ضروری ہے جس میں ذکر اللہ معین ہے۔جن طلباء کی طرف میلان ہوتا ہو ان کو سامنے نہ بِٹھائیں دائیں بائیں بٹھائیں

تاکہ براہ راست نگاہ نہ پڑے اور سبق ان سے تنہائی میں نہ سنیں اور نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں اور ایسے امارد کے سامنے یا مجلس میں اشعار نہ پڑھیں مواعظ وغیرہ سنائیں تو بھی ان کو دائیں بائیں بٹھائیں۔ نگاہوں کی سختی سے حفاظت کریں، گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھیں۔

۷۱۸) حال: حضرت والا کی خدمت میں خط لکھوں لیکن ہمت کی معاونت نہیں ہوتی اور کھل کر بات کی وضاحت میں خوب شرم غالب رہتی ہے جس کی وجہ سے خط لکھنا بہت مشکل ہوتا ہے اور یہ بھی ہوتا ہے کہ کاغذ اور قلم لے کر خط لکھنے بیٹھتا ہوں اس کے بعد تمام مضمون گم ہوجاتا ہے کہ کیا لکھوں اور کیسے لکھوں۔

جواب: خط میں حال لکھنا آسان ہے بہ نسبت گفتگو کے لیکن حال کو بوجہ شرم ظاہر نہ کرنا تو ایسی شرم مانع ہے اصلاح میں۔ اس لیے شرم کو بالائے طاق رکھ کر اطلاع حال کریں البتہ اجمالاً بیان کریں، تفصیلاً نہیں۔ یہ شرم جو اصلاح سے مانع ہو عند اللہ محبوب نہیں، دین میں کیا شرم۔ جو اپنا حال ظاہر کرتے ہوئے شرماتے ہیں وہ محروم رہ جاتے ہیں۔

۷۱۹) حال: ''معمولاتِ خواتین'' میں حضور اکرم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سنتوں کی اتباع پر عمل نہیں ہورہا ہے۔

جواب: ''ؐ'' کی بجائے ''صلی اللہ علیہ وسلم'' پورا لکھنا چاہیے۔ سنتوں کی کتاب سے ایک ایک سنت پر عمل شروع کریں مثلاً سلام کرنا یا دسترخوان پر کھانا، سنت کے مطابق کھانا وغیرہ سنتوں کی کتاب سے ایک ایک سنت شروع کریں۔

۷۲۰) حال: غیبت اور بدگمانی اور حسد کی بیماریاں میرے اندر پھر سے آگئی ہیں ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' میں ان بیماریوں کا علاج پڑھتی ہوں پڑھ کر بہت روتی ہوں اور چاہتی ہوں کہ ایسا ہی کروں جیسا لکھا ہے مگر عمل نہیں ہوتا۔

جواب: عمل ہمت سے ہوتا ہے۔ پرچہ ''اصلاح الغیبۃ'' روزانہ ایک دفعہ پڑھیں۔ علاج پر عمل شروع کردیں مثلاً: حسد جس سے ہو اس کو سلام میں پہل کریں اس کی ترقی کے لیے دُعا کریں۔ اس کو کچھ چھوٹا موٹا ہدیہ کبھی کبھی دیں وغیرہ۔ عمل کرنے

سے فائدہ ہو گا۔ بعض دفعہ بیماری کا دوبارہ حملہ ہوتا ہے تو دوبارہ علاج کیا جاتا ہے۔

۷۲۱) **حال:** شرعی پردہ تو نہیں کرتی مگر گھر میں ایک لمبی چادر اوڑھے رہتی ہوں۔

**جواب:** چہرہ نظر نہ آئے بدن اور چہرہ خوب اچھی طرح چھپا کر گھر کا کام کاج کرتی رہیں، گھر میں نا محرم سے تنہائی نہ ہو اور کوئی کام ہو تو ذرا آواز بھاری کر کے کہہ دیں۔ یہی شرعی پردہ ہے۔

۷۲۲) **حال:** محترم جناب حضرت والا صاحب!

**جواب:** خط کی ابتدا بعد القاب کے سلام سے کرنا مسنون ہے۔

۷۲۳) **حال:** جناب! میں نے اپنے پچھلے خطوط میں بھی یہی مسئلہ لکھا تھا کہ مجھ سے ''معمولاتِ خواتین'' پر پوری طرح عمل نہیں ہوتا بہت ناغہ کے ساتھ ہوتا ہے آپ نے فرمایا کہ ناغہ کے ساتھ بھی کرتی رہوں۔ مگر اب مسئلہ یہ ہے کہ اب تو ناغہ کے بعد بھی نہیں ہوتا بالکل بھی نہیں ہوتا یعنی ایک تسبیح سبحان اللہ کی بھی نہیں پڑھی جاتی۔ اور اب کوئی دینی کتاب پڑھنے کو بھی دل نہیں چاہتا۔ اور کسی سنت پر بھی عمل نہیں ہوتا جب کہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کتابیں تین یا چار ہیں۔

**جواب:** دل نہ چاہے اس کے باوجود دل پر جبر کر کے معمولات پورے کرنا مطلوب ہے دل لگنا مطلوب نہیں ذکر و معمولات میں دل لگانا مطلوب ہے۔ اگر ہمت نہ کرو تو لقمہ بھی منہ میں نہیں جاسکتا۔ جس دن ذکر کا ناغہ ہو ناشتہ نہ کریں۔

۷۲۴) **حال:** آپ نے ''اصلاح الغیبۃ'' کا پرچہ دیا تھا وہ بھی صرف ایک مرتبہ پڑھا ہے۔

**جواب:** یہ کون سا مشکل کام ہے علاج یہی ہے کہ دل نہ چاہنے کے باوجود عمل کرو۔

۷۲۵) **حال:** آپ سے بیعت ہونے کے بعد ٹی وی دیکھنا اور گانے سننا بالکل چھوڑ دیا اور پردہ بھی کرنے لگی۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**

۷۲۶) **حال:** آپ دُعا کریں کہ باقی کام بھی میرے لیے آسان ہو جائے۔

**جواب:** دل سے دُعا ہے۔

۷۲۷) **حال:** حضرت! میں چھپّن سال کا جوان سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق باریش البتہ سفید ریش ہوں۔ میرے اکثر مریض چھوٹے بچے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ عورتیں بھی ہوتی ہیں اب میں اپنی نظر کی حفاظت کیسے کروں؟ جب کوئی عورت اپنے بچے کی ہسٹری سناتی ہے تو میں نظریں نیچے رکھنے کے باوجود اس کی بات توجہ سے سننے کے لیے اس کی طرف دیکھ بھی لیتا ہوں۔

**جواب:** پردہ لگوادیں، عورتیں پردے کے پیچھے سے بات کریں۔

۷۲۸) **حال:** اگر کسی مریض عورت کا معائنہ کرتا ہوں تو مختلف علامات (بیماری کے) دیکھنے کے لیے عورت کی طرف دیکھنا پڑتا ہے، اس کی آواز بھی کان میں آتی ہے۔

**جواب:** جہاں دیکھنا ضروری ہو اس حصے کے علاوہ نہ دیکھیں، پردے کے پیچھے سے عورتوں کا حال سنیں۔

۷۲۹) **حال:** اگر بالکل بے توجہی کروں تو یہ بات مریض یا اس کے ساتھیوں کو بری لگتی ہے اور اگر غور، توجہ سے دیکھوں تو حلاوتِ قلبی سے محروم رہوں گا۔

**جواب:** جب درمیان میں پردہ ہو گا تو دیکھنا خود ہی بند ہو جائے گا۔

۷۳۰) **حال:** اگر یہ پیشہ چھوڑدوں تو دوسرا کوئی ذریعہ آمدن بھی نہیں۔ سات بچوں کا باپ ہوں ان میں سے کوئی کمانے اور کما کر مجھے دینے والا نہیں، بیوی بھی گھریلو خاتون ہیں۔

**جواب:** چھوڑنے کی ضرورت نہیں، بس تقویٰ کا اہتمام ہو جس کا طریقہ اوپر مذکور ہے۔

۷۳۱) **حال:** زکوٰۃ اور حج مجھ پر (مالی حالت کی وجہ سے) فرض نہیں ہوا۔ حج کی بڑی خواہش ہے۔ جب میرے دوست رشتہ دار حج کو جاتے ہیں تو مجھے رشک آتا ہے کہ میں بوڑھا ہو رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے ابھی اپنے گھر نہیں بلایا۔

**جواب:** بہت سے اکابر اولیاء ایسے ہوئے ہیں استطاعت نہ ہونے سے جنہوں نے حج نہیں کیا۔ حج تو استطاعت پر فرض ہوتا ہے، جب استطاعت نہیں حج فرض ہی نہیں ہوا لیکن تقویٰ ہر حال میں فرض ہے۔ تقویٰ بنیادِ ولایت ہے حج ولایت کی بنیاد نہیں۔

۷۳۲)حال: کیا مجھے اس طرح رشک اور رنج پر گناہ ہو گا؟ میں کیا کروں؟ مسبب الاسباب تو بہر حال وہی ہے۔حج پر جانے کے لیے کوئی وظیفہ کروں؟ آپ بتا دیجیے گالطف شما زیاد۔

جواب: رشک کرنا گناہ نہیں،بس دُعا کرلیں کہ مجھے بھی حج عطا ہو۔

۷۳۳)حال: حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دوبار خواب میں زیارت ہوئی۔

جواب: مبارک ہو! نعمت عظمٰی ہے۔

۷۳۴)حال: حضرت ابو بکر صدیق، حضرت عمر اور حضرت علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت بھی ہوئی۔

جواب: مبارک، مبارک۔

۷۳۵)حال: اس سب کے باوجود میرے منہ سے شکایت کے لہجے میں یہ بات نکلی کہ اللہ اوروں کو اپنے گھر بلاتا ہے مجھے نہیں پھر میں نے فوراً استغفار کیا۔ حضرت کیا میں نے بہت ہی بڑا جرم کیا؟ کیا اللہ تعالیٰ نے مجھے معاف کیا ہو گا؟

جواب: بندے کا کام ہے راضی برضا رہے کبھی حرفِ شکایت زبان پر نہ لائے استغفار سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، توبہ گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور بندہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

۷۳۶)حال: حضرت صاحب! آپ کی خوشنودی اور محبت حاصل کرنے کے لیے آپ ہی کا ایک شعر آپ کی نظر کردوں؟ باجازت شما!

خدا کے دردِ محبت نے عمر بھر کے لیے
کسی سے دل نہ لگانے دیا گلستاں میں

واہ واہ! کیا بات ہے دل خوش ہوا اسے آپ ہی کی نظر کر کے، کاش! ہم بھی اس شعر کے مصداق ہوتے۔

جواب: ان شاء اللہ! ضرور ہوں گے، ماشاء اللہ! آپ کو بہت اچھا شعر یاد ہے۔

۷۳۷) **حال:** حضرت صاحب! دورۂ حدیث میں ہماری کلاس کی ایک طالبہ کو اللہ رب العزت نے اپنے عشق سے نوازا۔ جس نے آپ سے بیعت بھی کرلی۔ اس کے ساتھ خلافِ معمول واقعات ہوتے رہے۔ کلاس میں اس کے ان تمام حالات سے صرف میں واقف تھی، جس کی وجہ سے خود میرے بھی اللہ کی طرف رجوع میں بہت اضافہ ہوا اور دنیا سے بے رغبتی ہوئی۔ اور الحمد للہ! اس کے بعد سے لے کر ابھی تک بہت اچھی طرح زندگی گزر رہی ہے۔ اتنی اچھی کہ مجھے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ اللہ نے مجھے ایسی زندگی سے نوازا ہے۔ میرا ہر کام حتی الوسع اللہ کی رضا کے لیے ہوتا ہے۔ گویا میری زندگی خدا کے نام سے شروع ہے اور اسی کے نام پر ختم ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! شکر کرو، لیکن شکر کے ساتھ یہ یقین رکھنا بھی ضروری ہے کہ ہم محدود اور اللہ تعالیٰ کی ذات غیر محدود ہے اور محدود سے غیر محدود کا حق کیسے ادا ہو سکتا ہے؟ ہماری تو طاعات بھی قابل گرفت ہیں، بس اللہ معاف فرما کر قبول فرمالے۔

۷۳۸) **حال:** البتہ کبھی غفلت کی کیفیت بھی طاری ہوتی ہے، لیکن اس وقت بھی الحمد للہ! معصیت تک نہیں پہنچتی۔ حضرت صاحب! میں اپنے دل میں اللہ کی محبت میں اور بھی اضافہ کرنا چاہتی ہوں، اس بارے میں مجھے ضرور کوئی ہدایت فرمائیے جس سے میرے دل میں اللہ کی محبت بڑھتی رہے اور میرا ہر کام صرف اللہ کی رضا کے لیے رہے۔

**جواب:** گناہ سے بچنا اور جو ذکر تجویز کر دیا گیا اُسے کرتے رہنا، اور اہل اللہ کی صحبت (عورتوں کو اپنے شیخ کا پردے میں وعظ سننا) بصورت دیگر اس کی کتب کا مطالعہ۔

۷۳۹) **حال:** اور میرے دل سے دنیا کی محبت بالکل زائل ہو جائے۔ حضرت صاحب! اس بات کا کیسے پتا چلے گا کہ میرے دل میں دنیا کی کتنی محبت ہے اور کسی چیز کی محبت کس حد تک ہو تو وہ دنیا کی محبت ہے، کیا کپڑوں سے محبت ہونا، اچھی چیزوں سے محبت ہونا جو حسین ہوتی ہیں، یہ دنیا کی محبت ہے؟

**جواب:** دنیا کی محبت وہ مذموم ہے جو اللہ کی محبت پر غالب ہو جائے محض محبت ہونا برا نہیں اور غالب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ سے غافل ہو جائے یا نافرمانی میں مبتلا ہو

جائے، اس طرح امارت اور بادشاہت میں آدمی ولی ہوسکتا ہے اور مفلسی میں فاسق اور نافرمان ہو سکتا ہے۔ کپڑوں زیور میں زیادہ انہماک برا ہے، ضرورت پر اکتفا کریں اس کی ہوس نہ کریں، محض دنیا سے محبت ہونا مذموم نہیں۔ دنیا کی وہ محبت مذموم ہے جو اللہ کی محبت سے بڑھ جائے، مثلاً جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کا کوئی قانون ٹوٹ جائے جیسے دنیا کے کسی کام کی وجہ سے نماز چھوڑ دی۔

۷۴۰) **حال:** حضرت صاحب! میں چاہتی ہوں مجھ سے ہر لایعنی کام چھوٹ جائے۔ صرف اور صرف وہ کام کروں جس میں اللہ تعالیٰ کی رضا ہے۔ اس کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے، غیر اللہ میں انہماک رکھنا اس وجہ سے کہ اس میں ہماری دلچسپی ہوتی ہے یا اس سے ہمیں خوشی ہوتی ہے، لیکن ہے وہ درست کام تو کیا اس سے دل اللہ سے غافل ہوتا ہے یا آگے بڑھنے میں یہ چیزیں رکاوٹ ہوتی ہیں؟

**جواب:** غیر اللہ وہ ہے جو اللہ کی مرضی کے خلاف ہے، ہر چیز غیر اللہ نہیں ہے۔ اس دَور میں سب سے زیادہ قابل اہتمام چیز گناہ سے بچنا ہے، بس اس بات کی زیادہ فکر کریں۔ البتہ مباح کاموں میں بھی حد سے زیادہ انہماک اچھا نہیں۔ جائز دلچسپی، جائز خوشی، جائز ہنسی مزاح باعتدال غیر اللہ نہیں۔ درست کام مانع ترقی نہیں۔

۷۴۱) **حال:** حضرت صاحب! ابھی میں اعتکاف میں بیٹھی تھی۔ تو چوں کہ ہر چیز سے لاتعلق تھی اور صرف عبادت الٰہی میں مشغول تھی تو اللہ رب العزت کی اتنی زیادہ قربت اور اتنی زیادہ محبت اور ایسی لذت مجھے محسوس ہوئی کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔

**جواب:** ماشاء اللہ! مبارک ہو۔ لیکن عبادت کے بعد گھر کے کام کاج میں لگنا، بچوں کی پرورش کرنا وغیرہ میں اگرچہ قرب کم محسوس ہو، محبت زیادہ نہ محسوس ہو تو یہ دوری نہیں، اللہ سے دوری صرف گناہ سے ہوتی ہے۔

۷۴۲) **حال:** میں چاہتی ہوں کہ میری زندگی ایسی ہی پر سکون ہو کہ جب میری اللہ تعالیٰ سے ملاقات ہو تو اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت زیادہ خوش اور بالکل راضی ہوں۔

**جواب:** گناہوں سے بچو، سنت و شریعت پر چلو، ان شاء اللہ! اللہ تعالیٰ خوش اور راضی

ہوں گے۔

۷۴۳)**حال:** حضرت صاحب! مخصوص ایّام میں میں اللہ سے بہت غافل ہو جاتی ہوں۔ آپ برائے مہربانی کوئی ایسا عمل بتلادیجیے کہ نماز نہ پڑھنے کے باعث جو عدمِ حضوری ہوتی ہے اس کا اِزالہ ہو جائے۔

**جواب:** یہ خیال غلط ہے کہ عدمِ حضوری ہو جاتی ہے جب اللہ کے حکم کے مطابق ہے تو عدمِ حضوری کیسی؟ مجوزہ ذکر جاری رکھیں۔

۷۴۴)**حال:** حتّٰی کہ میں ان دنوں میں بہت زیادہ لایعنی باتوں میں پڑ جاتی ہوں اور میرا ہنسنا بولنا، کھانا پینا بھی بڑھ جاتا ہے۔

**جواب:** ہنسنا بولنا، کھانا پینا کوئی گناہ نہیں بس اعتدال کے ساتھ اور شریعت کے مطابق ہو۔

۷۴۵)**حال:** پورے مہینے میں میرے سب سے خراب دن یہ ہی گزرتے ہیں، جس کے نتیجے میں یہ ہوتا ہے کہ جب میں نماز شروع کرتی ہوں تو میری ابتدائی ایّام کی نمازیں بھی خراب ہوتی ہیں۔ برائے مہربانی کوئی علاج تجویز فرمائیے۔

**جواب:** کوئی خرابی کی بات نہیں۔ سنت کے مطابق بہ تکلف نماز پڑھیں خواہ دل نہ لگے، دوگنا اجر ملے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۷۴۶)**حال:** حضرت صاحب! میں آپ سے بیعت ہونا چاہتی ہوں۔ برائے مہربانی مجھے بیعت فرمالیجیے۔

**جواب:** اس خط کے ذریعے بیعت کرلیا۔

۷۴۷)**حال:** حضرت صاحب! اگر کبھی میں تلاوت میں ایک پارہ کا اضافہ کرنا چاہوں تو کرسکتی ہوں؟ اس کے علاوہ آپ نے مجھے تین تسبیحات، سبحان اللہ کی ایک، کلمہ طیبہ کی اور ایک استغفار کی تسبیح پڑھنے کا فرمایا ہے۔ اگر میں اس کے علاوہ کوئی تسبیح پڑھوں کسی دن تو مجھے اس کی اجازت ہے؟

**جواب:** جو شیخ تجویز کردے اتنا ہی کافی ہے۔ اس زمانہ میں بوجہ ضعف دماغ و قلب زیادہ ذکر نہیں بتایا جاتا، بس گناہ سے بچنے پر ولایت موقوف ہے۔

۷۴۸)**حال:** حضرت صاحب! میں چلتے پھرتے کس چیز کا کثرت سے وِرد رکھوں؟

**جواب:** ہر وقت چلتے پھرتے ذکر نہ کریں۔ چار پانچ منٹ اللہ کا نام لے لیا، پھر گھنٹے دو گھنٹے بعد اللہ کا نام لے لیا۔ اس زمانہ میں دماغ کمزور ہیں۔ کثرتِ ذکر سے خشکی پیدا ہو رہی ہے۔ ولایت کثرتِ ذکر پر نہیں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

۷۴۹)**حال:** حضرت صاحب! میری تسبیحات میں اکثر ناغہ ہو جاتا ہے۔ فجر میں سوچتی ہوں عصر میں پڑھوں گی، پھر کبھی سوچتی ہوں رات کو پڑھ لوں گی، پھر رات کو سوتے وقت پڑھتی ہوں اور پھر پوری ہونے سے پہلے ہی سو جاتی ہوں اکثر ہی میرے ساتھ ایسا ہوتا ہے، البتہ ایسا کسی دن نہیں ہوا کہ بالکل ہی نہ کی ہوں۔ البتہ پوری تسبیحات نہیں ہوتیں۔

**جواب:** لشتم پشتم جو ذکر ہو رہا ہے غنیمت ہے البتہ ایک وقت مقرر کرنا اچھا ہے۔

۷۵۰)**حال:** حضرت صاحب! تقریباً تین سال ہو گئے ہیں مجھے اپنی اصلاح کی طرف متوجہ ہوئے۔ الحمد للہ! بہت ساری اچھی تبدیلیاں پیدا ہوئیں اور حضرت صاحب! ہر وہ چیز جس کے بارے میں دل متردّد ہوتا میں چھوڑ دیتی اس وجہ سے اللہ ربُّ العزت سے تعلق مضبوط ہوتا چلا گیا لیکن ان تین سالوں میں ابھی پہلی بار میرے اندر اتنی زیادہ تبدیلی آرہی ہیں، عملی حالت خراب ہوتی جارہی ہے۔

**جواب:** معلوم ہوتا ہے معمولات میں کوتاہی کرتی ہو۔

۷۵۱)**حال:** اب بازار بھی جانے لگ گئی۔

**جواب:** بغیر ضرورت شدیدہ نہ جائیں بشرطیکہ محرم ساتھ ہو اور نظر کی حفاظت ہو۔

۷۵۲)**حال:** اور ابھی عید پر سیر و تفریح کے لیے بھی گھر والوں کے ساتھ گئی۔

**جواب:** کبھی کبھار میں مضایقہ نہیں بشرطیکہ بے پردگی نہ ہو، ایسی جگہ نہ ہو جہاں نامحرموں کا ہجوم ہو اور خاندان کے نامحرم بھی ساتھ نہ ہوں۔

۷۵۳)**حال:** اس کے علاوہ بہت کثرت سے ڈائجسٹ پڑھنے لگ گئی ہوں۔

**جواب:** حالت میں خرابی کی اصل وجہ یہی ہے۔ اگر دین کی سلامتی مطلوب ہے تو اس

کو بالکل ترک کر دیں۔ کتابیں صحبت کے قائم مقام ہیں۔ اچھی کتابیں نیک صحبت کا اثر رکھتی ہیں اور بُری کتابیں بُرے اثرات رکھتی ہیں۔ مصنف کے قلب کا اثر اس کے الفاظ میں بھی ہوتا ہے۔

۷۵۴) **حال:** اور نوافل، قضا نمازیں وغیرہ پڑھنے کا شوق انتہائی حد تک کم ہو گیا ہے۔ بلکہ ختم ہی ہو گیا ہے ورنہ پہلے تو فارغ وقت میں قضاء نمازیں ہی پڑھا کرتی تھی۔

**جواب:** شوق ہونا ضروری نہیں بدون شوق پڑھیں، کم از کم ہر نماز کے ساتھ ایک قضا پڑھ لیں۔ یہ ضروری ہے ہمت کرو، دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں۔

۷۵۵) **حال:** اب اس تبدیلی کی وجہ سے یہ نقصان ہو رہا ہے کہ نمازوں میں پہلے جیسی توجہ، دھیان اور تعدیل ارکان باقی نہیں رہا۔

**جواب:** توجہ اور دھیان ہونا اور دل لگنا ضروری نہیں توجہ اور دھیان کرنا دل لگانا ضروری ہے۔ تعدیل ارکان بھی بہ تکلف کریں۔ غرض بہ تکلف نماز پڑھیں خواہ دل لگے نہ لگے۔

۷۵۶) **حال:** اس کے علاوہ فضول اور لایعنی باتوں اور کاموں میں بھی مشغولیت ہونے لگ گئی ہے۔

**جواب:** حدیث پاک میں ہے:

مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهٗ مَا لَا يَعْنِيْهِ [۱۳]

یعنی فضول کاموں کو ترک کرنا اسلام کا حُسن ہے۔ پس یہ سوچ کر لایعنی کو ترک کر دیں کہ اپنی بندگی کو میں غیر حسین کیوں کروں۔

۷۵۷) **حال:** اور اب اپنے کپڑوں، جوتوں، جیولری کی طرف بہت دھیان اور اہتمام رہتا ہے۔ یہ حُبِّ جاہ کی بنا پر تو نہیں؟

**جواب:** اس میں انہماک برا ہے۔ عورتوں میں اس کا سبب اکثر حُبِّ جاہ ہی ہوتا ہے

---

[۱۳] جامع الترمذی: ۲/۵۸، ابواب الزھد، ایچ ایم سعید

سوچا کریں کہ فانی چیزوں سے کیا دل لگانا اس لیے سادگی کو اختیار کریں۔

۷۵۸)حال: اب میں باوجود اس کے کہ کوشش کرتی ہوں کہ نماز درست ہو جائے اور دیگر لغویات سے بھی پرہیز کروں لیکن کوشش میں ذرّہ برابر کامیابی نہیں ہوتی۔

جواب: یہ کوشش نہیں محض جذبہ ہے، کوشش وہ ہے جس پر عمل مرتب ہو جائے، اس لیے بہ تکلف نماز سنت طریقے سے درست پڑھیں، بہ تکلف لغویات سے بچیں خواہ دل نہ چاہے۔

۷۵۹)حال: اور حالت درست ہونے کی بجائے اور خراب ہوتی جارہی ہے، اور اب اخلاق بھی پہلے جیسا نہیں رہا کسی پر غصہ آتا تھا تو کنٹرول کر لیتی تھی اب خواہ سامنے والا بندہ کوئی بھی کیوں نہ ہو موقع کی مناسبت سے غصہ اتار لیتی ہوں یا لہجے میں تلخی آجاتی ہے۔

جواب: جس پر بے جا غصہ کریں بعد میں عاجزی سے معافی مانگیں دوبارہ غلطی ہو تو ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں۔

۷۶۰)حال: مجھے کیا کرنا چاہیے میں ہر گز اس طرح کی زندگی گزارنا نہیں چاہتی بلکہ ایسی زندگی چاہتی ہوں جو تقویٰ والی ہو اور ہر وقت اللہ رب العزت کی یاد اور ہر کام میں ان کی رضا کا خیال ہو۔ پہلے والی زندگی بہت اچھی تھی۔ بس میں کوشش بہت کرتی ہوں اور تھوڑی سی کوشش کر کے نفس کو یوں ہی چھوڑ دیتی ہوں۔ ہر وقت اندر ہی اندر ندامت سی رہتی ہے، جس کی وجہ سے دعا بھی صحیح طریقے سے نہیں کرتی ہوں اور نماز میں بھی فرق پڑ جاتا ہے۔ خود کو ہر وقت مجرم تصور کرتی ہوں۔ اب بالکل پریشان ہو کر رہ گئی ہوں کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔

جواب: پریشانی کی بات نہیں، اس راہ میں ایسا ہوتا ہے، سالک کبھی گر پڑتا ہے۔ بس پڑا نہ رہے اُٹھ کر پھر چلنا شروع کر دے۔ ہمت کر کے کام کرتی رہو چاہے دل نہ لگے، بہ تکلف عمل کریں۔ یہی ترقی کا راستہ ہے۔

۷۶۱)حال: حضرت صاحب! ایک نیا مسئلہ مزید درپیش ہو گیا ہے۔ ایک لڑکی کی طرف

بہت زیادہ رجحان ہو گیا ہے۔ اور میں اس سے تعلق رکھنا چاہتی ہوں محض اس وجہ سے کہ وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور ہے بھی وہ اچھی لڑکی۔ میرے دل میں اس کے لیے بہت زیادہ محبت ہے۔ تو اس سے تعلق میں کوئی قباحت ہے؟ میری عرض یہ ہے کہ جس طرح میں اس سے محبت کرتی ہوں تو وہ بھی مجھ سے اسی طرح محبت کرے اور ہمارا تعلق دوستوں والا ہو، تو یہ تعلق رضائے الٰہی کے لیے تو نہ ہوا بلکہ محض ایک خواہش ہے تو برائے مہربانی مجھے مشورہ عنایت فرمائیے عین نوازش ہو گی۔

**جواب:** زیادہ تعلقات بڑھانا، اختلاط مع الانام کو صوفیا نے منع فرمایا ہے۔ غیر ضروری تعلق سے پرہیز کریں جب کہ اس میں نفس کی شمولیت کا بھی خطرہ ہے۔ اَلْمُتَّقِیْ مَنْ یَّتَّقِی الشُّبُهَاتِ متقی وہ ہے جو شبہ کی بات سے بھی پرہیز کرے۔

۷۶۲) **حال:** حضرت اقدس! مجھے دنیا سے بہت محبت ہے آپ میری اصلاح فرمائیں۔ اور جو نصیب میں ہے وہ ملے گا اس بات پر بھی صحیح یقین نہیں ہے، اس لیے کہ جب یقین کا وقت آتا ہے اس وقت تو یقین تو ہوتا نہیں۔ اس وقت تو زبان کُھل جاتی ہے۔

**جواب:** ناشکری نہ کریں، جو پیش آئے سمجھیں اسی میں میری بہتری ہے۔

۷۶۳) **حال:** حضرت اقدس! میں بہت چپ ہونے کی کوشش کرتی ہوں مگر کچھ نہ کچھ بول دیتی ہوں۔ حضرت کیا جو دین پڑھتے ہیں وہ سب کچھ دیکھتے ہوئے اندھے ہو جائیں، سب کچھ سنتے ہوئے بہرے ہو جائیں اور کچھ بولیں نہیں؟

**جواب:** جہاں گمان غالب ہو کہ لوگ ہماری بات مان لیں گے وہاں کہہ دیں اور جہاں گمان غالب نہ ہو کہ نہیں مانیں گے تو وہاں کہنا ضروری نہیں۔

۷۶۴) **حال:** میرے گھر والے مجھے بہت برا سمجھتے ہیں اور میں ہوں بھی بہت بری۔ حضرت اقدس! جب کوئی مجھے برا کہتا ہے تو مجھ سے چپ نہیں ہوا جاتا پھر اگر کوئی چپ کروائے تب بھی چپ نہیں ہوا جاتا۔ حضرت اقدس! میری یہ عادت بہت پختہ ہو گئی ہے۔ آپ میرے لیے دعا کریں اور میری اصلاح فرمائیں۔

**جواب:** خاموش رہیں اور سوچیں کے جتنا یہ لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں میں تو اس سے بھی

زیادہ بری ہوں، شکر ہے اللہ نے میرے عیوب کو چھپالیا۔ برا کہنے پر جو میرے دل کو برا لگ رہا ہے یہ دلیل ہے کہ میں خود کو برا نہیں سمجھتی، اگر برا سمجھتی تو خاموش رہتی۔ یہ سوچ کر خاموش رہیں، تاکہ ثابت ہو کہ میں اپنی نظر میں بری ہوں۔

۷۶۵) **حال:** چند دنوں سے استحضارِ کاملہ ہو رہا ہے۔ دن کے کئی گھنٹے مسلسل اسی سوچ میں کہ قلب اسمِ ذات کی تسبیح کر رہا ہے، عرش کا سایہ موجود ہے اور انوارات و تجلیات کی موسلا دھار بارش قلب و جسم پر ہے۔ نیز دنیا کے کام ہوتے رہتے ہیں لیکن اُس وقت خلوت کی ضرورت اشد محسوس ہوتی ہے۔

**جواب:** ذکر قلبی اور وہ بھی گھنٹوں، دماغ میں خشکی ہو جائے گی۔ بوجہ ضعف قویٰ ذکر قلبی کو اس زمانے میں بزرگانِ دین منع کرتے ہیں۔ اسمِ ذات کی تین تسبیح سے زیادہ نہ کریں، ذکر کے دوران ہلکا سا دھیان کریں کہ میری زبان سے بھی اللہ نکل رہا ہے اور دل سے بھی نکل رہا ہے اور میرے بال بال سے اللہ نکل رہا ہے۔ دنیا کے کام کرتے وقت ہاتھ کام میں مشغول ہوں اور دل اللہ کے ساتھ ہو، دست بہ کار دل بہ یار۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے، زیادہ کاوش نہ کریں۔

۷۶۶) **حال:** منتہائے عروج پر پہنچنے کے لیے کوئی عمل تجویز فرمائیں۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ کو ایک لمحے کے لیے ناراض نہ کرنا یعنی ہر گناہ سے بچنا خصوصاً نظر کی حفاظت اور دل کی حفاظت اور ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کو خوش رکھنا یعنی ظاہر و باطن سنت کے مطابق رکھنا۔

۷۶۷) **حال:** چار پانچ ماہ ہو گئے کہ حضرت والا سے بیعت ہو چکا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے رحم و فضل سے نظر بھی محفوظ ہوئی اور ذہن بھی محفوظ ہو گیا۔ اس کے علاوہ اور بہت سی بیماریاں تھیں جو میں گناہ نہیں سمجھتا تھا لیکن حقیقت میں وہ گناہ تھیں حضرت والا کی مجلس میں ہر جمعرات حاضری دینے کی وجہ سے وہ بھی بفضل خدا ختم ہو گئیں۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

۷۶۸) **حال:** اب تقریباً دو تین ہفتوں سے جب میں نماز توجہ کے ساتھ پڑھتا ہوں یا

ذکر کرتا ہوں تو دماغ پر بہت بوجھ ہوتا ہے اور درد سا ہوتا ہے۔ اور پہلے ایک پارہ تلاوت سے کچھ نہ ہوتا اب اگر ایک پارہ تلاوت کروں تو دماغ میں درد ہوتا ہے۔ براہ کرم کوئی مفید مشورہ دیں۔

**جواب:** زیادہ توجہ نہ کریں ہلکا سا دھیان کافی ہے دماغ پر زیادہ زور ڈالنے سے یہ کیفیت ہورہی ہے فی الحال تلاوت ایک پارہ کے بجائے ایک پاؤ کردیں ذکر بھی فی الحال ایک تسبیح کردیں مجوزہ ذکر و تلاوت سے بھی اگر دماغ پر بوجھ یا درد ہو تو تعداد کم کردیں اتنا ہی ذکر کریں جس سے دماغ پر بوجھ نہ ہو۔

۷۶۹) **حال:** حضرت! کچھ عرصہ سے نماز میں اور قرآن یاد کرتے ہوئے طرح طرح کے خیالات آتے ہیں میں دھیان ہٹانے کی کوشش کرتی ہوں مگر دوبارہ آجاتے ہیں۔

**جواب:** یہ کوشش نہ کریں نہ ان خیالات میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگائیں اس کا علاج عدمِ التفات ہے، نہ ان کو کوئی اہمیت دیں اپنے کام میں لگے رہیں۔ جیسے کتا بھونکتا رہتا ہے آپ راستہ چلتے رہتے ہیں کتے سے نہیں اُلجھتے۔

۷۷۰) **حال:** کبھی کوئی مسئلہ ہو جاتا ہے کبھی کچھ مدرسے میں دو ساتھیوں نے یہ الزام لگایا کہ میرے بیگ میں انھوں نے اپنی آنکھوں سے کیمرہ دیکھا ہے اور بات پھیلا دی اس طرح کی باتوں کی وجہ سے کچھ یاد نہیں کر پارہی ہوں۔

**جواب:** مخلوق کی باتوں کی پروا نہ کریں بس اللہ تعالیٰ سے معاملہ درست رکھیں۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیاء کو کیا کچھ نہ کہا گیا تو ہم کس خانے میں ہیں۔

۷۷۱) **حال:** جب کہ آخری پاروں میں سب کا سبق دوگنا ہو جاتا ہے اور میں نے دس دن میں مشکل سے ربع یاد کیا ہے۔

**جواب:** وجہ یہی ہے کہ دوسروں کی باتوں کا آپ نے زیادہ اثر لیا۔ مخلوق کی تعریف اور برائی کو برابر سمجھیں نہ ان کی تعریف سے ہمارا کوئی فائدہ نہ برائی سے کوئی نقصان اگر اللہ راضی ہے۔

۷۷۲) **حال:** غرض ہر طرح کے خیالات رکاوٹ بنتے ہیں کبھی یہ خیال آتا ہے کہ

شاید میں حفظ مکمل نہیں کر سکوں۔

**جواب:** کوشش کرنا مطلوب ہے حفظ ہونا یا نہ ہونا آپ کا کام نہیں۔ اسی لیے کوئی حفظ کرنے کی کوشش کرتے کرتے مر بھی گیا تو قیامت کے دن حافظ اٹھایا جائے گا۔

۷۷۳)**حال:** ان خیالات کی وجہ سے پوری نماز میں خیالات چھائے رہتے ہیں ایسا لگتا ہے ہر طرف سے میرا گھیراؤ کر رہے ہیں۔

**جواب:** اس کا علاج بتا دیا کہ مخلوق کی مدح و ذم کو اہمیت نہ دیں نہ تعریف کو نہ برائی کو بس اللہ تعالیٰ سے معاملے کو درست رکھیں۔ اور خیالات آئیں تو نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگائیں۔

۷۷۴)**حال:** حضرت! میں نے آپ کے رسالہ ''الابرار'' (ماہ ذی الحج ۱۴۲۳ھ) میں یہ مسئلہ جس کی فوٹو اسٹیٹ منسلک ہے پڑھا تو میں حیران رہ گئی کیوں کہ میری استانی بھی مجھے ہدیہ دیتی ہیں بلکہ مجھے اپنے بالکل قریب بٹھاتی ہیں۔ وہ مجھے پانی اپنا جھوٹا پلاتی ہیں اور کھائی ہوئی چیز اور چائے بھی پلاتی ہیں اپنے ہاتھ سے اور مجھے مجبور کرتی ہیں کہ میں بھی اپنے ہاتھ سے ان کو پلاؤں کھلاؤں جب کہ مجھے یہ پسند نہیں۔ وہ مجھے گلے ملنے کو بھی کہتی ہیں اور میرے منہ اور ہاتھ پر پیار بھی کرتی ہیں اپنے منہ سے اور مجھے مجبور کرتی ہیں کہ میں بھی کروں اگر منع کروں تو ناراض ہو جاتی ہیں مگر اس پر میں انہیں نہیں مناتی وہ خود ہی تھوڑی دیر بعد میں بات کر لیتی ہیں۔ سبق سناتے ہوئے بھی مجھے کہتی ہیں کہ میری طرف دیکھ کر سناؤ۔ صبح مدرسے جاتے ہوئے سوزوکی میں بالکل قریب بیٹھتی ہیں حتیٰ کے میں بچتے ہوئے اتنے کنارے پر ہو جاتی ہوں کہ ڈر لگتا ہے کہ کہیں گر نہ جاؤں۔ مجھے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا مگر وہ کہتی ہیں کہ میں اللہ کے لیے تم سے محبت کرتی ہوں کہ میری اصلاح ہو جائے، میری ہی وجہ سے وہ آپ سے بیعت ہوئیں ہیں مگر ابھی تک اصلاحی مکاتبت کا سلسلہ شروع نہیں کیا ہے۔

**جواب:** یہ تو بالکل جائز نہیں۔ اس میں کھلی ہوئی نفسانیت ہے، ان کی کوئی بات نہ مانیں جو آپ نے لکھی ہیں اور ان سے دُور رہیں۔ ان سے کہہ دیں کہ اللہ کے لیے محبت میں

مل کر بیٹھنا، پیار کرنا، جھوٹا کھانا پینا ضروری نہیں بلکہ بزرگانِ دین ان باتوں کو منع فرماتے ہیں محبت للّٰہی کا تعلق قلب سے ہے نہ کہ قالب سے۔ الابرار کی فوٹو اسٹیٹ ان کو دِکھادیں کہ شیخ نے منع فرمایا ہے۔

۷۷۵)**حال:** اب آپ ہی بتائیں کہ میں کیا راستہ اختیار کروں کہ گناہ سے بھی بچ جاؤں اور استانی کا دل بھی نہ دکھاؤں کیوں کہ اگر میں کہیں دوسرے مدرسے میں جاؤں گی یا اپنے ہی مدرسے میں دوسری حفظ کی کلاس میں تو ان کا دل بہت دکھے گا۔

**جواب:** گناہ سے بچنے میں اگر استاد کا دل دکھتا ہے تو ایسے دل دکھنے کی پروانہ کریں بلکہ اس دل دُکھانے پر ثواب ملے گا کیوں کہ اللہ کا حق سب سے بڑھ کر ہے۔

۷۷۶)**حال:** ان کی شدید خواہش ہے کہ میں اُن ہی سے حفظ مکمل کروں اور اب میرے چھ پارے باقی ہیں میری عقل ناقص ہے آپ کی رائے کی میں محتاج ہوں آپ سے التجا ہے کہ میرا مسئلہ حل کردیں اب میں کیا کروں۔

**جواب:** اگر مندرجہ بالا اعمال سے احتراز کریں تو فبہا ورنہ اُن سے نہ پڑھیں۔

۷۷۷)**حال:** آپ سے اصلاح احوال کی بھی التجاء ہے اور دُعاؤں کی بھی درخواست ہے۔

**جواب:** دل سے دُعا ہے۔

۷۷۸)**حال:** الحمد للہ! مرشدی و مولائی کی دعاؤں کی برکت سے سارے گناہوں سے توبہ کرلی ہے لیکن بعض ایسے گناہ ابھی باقی ہیں جن کے چھوڑنے کا کوئی طریقہ اور علاج مجھے معلوم نہیں ہے اور اس کی وجہ سے بہت پریشان رہتا ہوں۔ حضرت کو اپنا مرض اور بیماری بتلانے کا بار بار ارادہ کیا لیکن شرم آتی ہے اور ڈر محسوس کرتا ہوں۔ لیکن جب حالات زیادہ خراب ہوتے رہے اور مرض بھی بڑھتا رہا اور ساتھ ہی پریشانی میں بھی اضافہ ہوتا رہا تو اب اپنے مرشدی و مولائی کو اپنا مرض بتلانے کی ضرورت محسوس کی۔

**جواب:** بہت غلطی کی حالات کی اطلاع نہ کرکے، علاج میں تاخیر کرنا کوئی اچھی بات ہے؟

۷۷۹) **حال:** اور وہ بیماری یہ ہے کہ میرے دل میں اکثر اوقات گندے خیالات آتے ہیں اور ماضی کے اسکول وغیرہ کے دوران کی نالائقیاں اور گناہ یاد آتے ہیں جس سے دل پریشان رہتا ہے۔

**جواب:** تنہائی میں نہ رہیے، یاد آنے پر مواخذہ نہیں، لیکن اپنے اختیار سے یاد کر کے مزہ لینا یا خیالات کا لانا اور اس میں مشغول ہونا گناہ ہے۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ یا مباح گفتگو کرنے لگیں یا آخرت اور یوم قیامت کی ہولناکی اور گناہ کی سزا کو یاد کریں۔

۷۸۰) **حال:** دوسری وجہ یہ ہے کہ ہماری کلاس میں میرے سامنے چند بے ریش لڑکے ہیں کلاس کے دوران ان پر نظر اچانک پڑتی ہے تو دل میں گندے خیالات آتے ہیں جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔

**جواب:** نظر اچانک نہیں ہے جب کہ علم ہے کہ وہاں امرد موجود ہیں تو یہ نظر کا پڑنا نہیں بلکہ پڑانا ہے یعنی اپنے اختیار سے نظر ڈالنا ہے۔ لیکن نفس دھوکا دیتا ہے کہ اچانک نظر پڑگئی۔ یہ پہلی نظر کے حکم میں نہیں ہے۔ جب ایسی غلطی ہو آٹھ رکعات نفل پڑھیں۔ بے ریش لڑکوں کو سامنے نہ بٹھائیں دائیں بائیں بٹھائیں، غیر حسین لڑکوں کو سامنے بٹھائیں۔ غیر حسین متن ہو جائیں گے حسین حاشیہ ہو جائیں گے متن جلی ہوتا ہے حاشیہ خفی ہوتا ہے جس پر نظر کم پڑتی ہے۔

۷۸۱) **حال:** اس سے بچنے کے لیے مرشدی ومولائی کی خدمت اقدس میں عرض ہے کہ علاج اور طریقہ میرے لیے بتائیں۔

**جواب:** علاج اوپر بتا دیا گیا ہے، نظر کو بہت سوچ سمجھ کر اُٹھائیں۔ پندرہ دن کے بعد حالات کی اطلاع کریں۔

۷۸۲) **حال:** حضرت والا جو حکم دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ! بہ قلب و چشم قبول کروں گا۔ اور اس پر عمل کروں گا۔ اگر جان بھی چلی جائے تو اپنی جان کی بھی پروا نہیں کروں گا۔

**جواب:** ماشاء اللہ! آپ کے جذبۂ اتباع سے بہت دل مسرور ہوا۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ** اس

راہ میں اتباعِ شیخ کلیدِ کامیابی ہے۔

۷۸۳)**حال:** ساتھ ہی محبی و محبوبی مرشدی و مولائی سے دُعاؤں کی درخواست بھی کرتا ہوں کہ وہ بندۂ عاصی کی اصلاح اور اللہ تعالیٰ کی ہر قسم کی نافرمانی چھوڑنے اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

**جواب:** دل و جان سے دُعا ہے۔

۷۸۴)**حال:** مجھ میں ایک بیماری یہ ہے کہ جب جمعرات اور جمعہ آتا ہے تو یہ گناہ مجھ سے ہر جمعہ کو ہو جاتا ہے وہ یہ کہ میں فلم دیکھتا ہوں اور ہاتھ سے وہ قبیح عمل کرتا ہوں۔ میں بہت برداشت کرتا ہوں لیکن ہر جمعہ کو مجھ سے یہ گناہ ہو جاتا ہے، دل تو بتانے کو نہیں چاہتا لیکن کیا کروں سکون نہیں ملتا۔ برائے مہربانی اس بیماری کا جواب لکھ دیں، جب بھی دل میں گناہ آتا ہے تو خوفِ خدا غالب نہیں رہتا۔

**جواب:** ہر گناہ کا علاج بجز ہمت کے کچھ نہیں۔ جب گناہ کا تقاضا ہو تو ہمت کر کے اس کا مقابلہ کرنا اور گناہ کی لذت کو چھوڑنے سے جو تکلیف ہوتی ہو اُس کو برداشت کرنا، یہ اصل علاج ہے۔ اگر آدمی ٹھان لے کہ خواہ جان جاتی رہے یہ گناہ نہ کروں گا، تو کیا مجال ہے کہ گناہ ہو جائے۔ اصل بات یہ ہے کہ دل میں ٹھانتے نہیں اور گناہ کی لذت کو چھوڑنے کا صحیح معنیٰ میں ارادہ نہیں کرتے۔ جب کوتاہی ہو جائے بیس رکعات نفل پڑھو۔

۷۸۵)**حال:** میری عمر اٹھارہ سال کی ہے اور میں ایک مدرسے کا طالب علم ہوں، میری پہلی بیماری یہ ہے کہ جو کام بھی کرتا ہوں تو دل میں تکبر آجاتا ہے۔

**جواب:** روزانہ صبح و شام تین بار یہ جملہ کہیں کہ میں تمام مسلمانوں سے حقیر اور کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں انجام کے اعتبار سے کیوں کہ مجھے ابھی نہیں معلوم کہ میرا خاتمہ کیسا ہو گا۔

۷۸۶)**حال:** دوسری بیماری یہ ہے کہ ہمارے مدرسے کے ارد گرد ہوٹل بہت ہیں جن میں وی سی آر چلتے ہیں، پچھلے سال تک تو میں دیکھتا تھا۔ اب توبہ کر لی ہے، مگر اس سال اس کو دیکھنے کے وساوس بہت آتے ہیں۔

**جواب:** وساوس آنے میں کوئی حرج نہیں، بس ان پر عمل نہ کریں۔

۷۸۷) **حال:** سب سے بڑی بیماری یہ ہے کہ ہمارے مدرسے میں ایک بے ریش لڑکا ہے، اس کی طرف دل بہت مائل ہوتا ہے۔

**جواب:** بے ریش لڑکے کو دیکھنا، اس سے ملنا جُلنا، اس سے بات کرنا وغیرہ سب حرام ہے۔ اس سے بالکل دُور ہو جائیں۔

۷۸۸) **حال:** اگر میں اس سے بات بند کرتا ہوں تو وہ مجھے یہ دلیل پیش کرتا ہے کہ جو کسی مسلمان سے تین دن تک بات بند کرتا ہے تو اس کی دعا قبول نہیں ہوتی۔

**جواب:** یہ دلیل بالکل غلط ہے اور شیطانی ہے اور گناہ میں ملوث کرنے کی ترکیب ہے، جس سے ملنا جلنا ہی ناجائز ہو یہ دلیل وہاں کیسے فٹ ہو گی۔ جب کہ اس کو دیکھنا اس سے بات کرنا شریعت کے حکم کو توڑنا ہے، اللہ کی نافرمانی کرنا ہے۔ پس ایسے لڑکوں سے بات نہ کرنا، ان سے بچنا عین رضائے الٰہی ہے اور اس کے خلاف کرنا غضب الٰہی کو خریدنا ہے۔ اس سے ڈانٹ ڈپٹ کر کے لڑائی کر لو تاکہ اس کو نفرت ہو جائے۔

۷۸۹) **حال:** بدنظری کا مرض بھی ہے اور جب میں توبہ کرتا ہوں تو دل میں ماضی کے برے خیالات آتے ہیں، برائے مہربانی ان باطنی بیماریوں کا علاج بتا دیں۔

**جواب:** یہ تمام امراض کی جڑ ہے۔ خانقاہ سے ''حفاظتِ نظر'' کا پرچہ لے کر روزانہ ایک بار پڑھیں۔ وساوس آئیں تو ان میں مشغول نہ ہوں۔ جمعہ یا روزانہ صبح ۱۱ بجے یا بعد نمازِ عشاء کی مجالس میں پابندی سے شرکت کریں۔

۷۹۰) **حال:** ششماہی امتحان تک بندہ مجالس میں بیٹھتا تھا لیکن اصلاحی تعلق یا بیعت نہیں کی تھی، وجہ یہ تھی کہ شیطان مسلسل دل میں شبہات ڈال رہا تھا۔ الحمد للہ! آہستہ آہستہ شبہات دُور ہو گئے ہیں اور امتحان کے بعد بندہ آپ کی مجلس میں شرکت کرنے لگا ہے اور آپ سے بیعت بھی ہو گیا ہے، یہ بندہ کا پہلا خط ہے۔ اس سے قبل بندہ انتہائی نظر باز تھا اور دل بے قرار رہتا تھا لیکن حضرت والا کی برکت سے اب بدنظری سے ایسی نفرت ہو گئی ہے کہ اس کو بندہ بیان نہیں کر سکتا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ

جواب: اللہ تعالیٰ کی محبت اور اہل اللہ کی محبت دل لگا کر کریں، اہل محبت کو شیطان شبہات میں مبتلا نہیں کر سکتا۔ حکیم الامّت فرماتے ہیں کہ میرے پاس دو قسم کے لوگوں کا گذارا ہو سکتا ہے یا عاشقِ کامل ہو کہ شیخ کی ہر بات اس کو اچھی لگتی ہے یا عاقلِ کامل یعنی فقیہ ہو کہ شیخ کے ہر عمل کو حدیث و فقہ کے اصولوں پر منطبق کر سکے۔ بس جو نہ عاشق ہو نہ عاقل ہو اس کا گزارا میرے یہاں نہیں ہو سکتا اور محبت کا راستہ بہت آسان اور بہت لذیذ ہے اور اہل محبت ہی یُحِبُّھُمْ وَ یُحِبُّوْنَہٗ کے مصداق ہیں، مرتدین کے مقابلے میں اللہ نے ان کو پیش کیا ہے، اس لیے اہل محبت کبھی مرتد نہیں ہو سکتے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ سے محبت مانگنی چاہیے۔

۷۹۱) حال: بندے کو غصہ بہت آتا ہے، معمولی معمولی بات پر بندہ کو غصہ آتا ہے۔ لہٰذا اس کے لیے بندہ کیا طریقہ اختیار کرے کہ اس مرض سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔

جواب: پرچہ ''اکسیر الغضب'' روزانہ ایک بار پڑھیں، ہدایات پر عمل کریں، پندرہ دن بعد اطلاع کریں۔ میرا رسالہ ''علاج الغضب'' بھی مطالعے میں رکھیں، خانقاہ سے دونوں چیزیں حاصل کریں۔

۷۹۲) حال: حال ہی میں بندے کی شادی ہوئی ہے اور الحمد للہ! اچھا رشتہ ملا۔ شادی کے بعد اللہ نے بد نظری سے بھی بہت حد تک حفاظت کی توفیق مرحمت فرمائی۔

جواب: مکمل حفاظت مطلوب ہے۔ مکمل حفاظت تک چین سے نہ بیٹھیں، علاج کریں۔ شادی کے بعد تو بد نظری سے بالکل محفوظ ہو جانا بہت آسان ہے۔

۷۹۳) حال: حضرت جی! آپ سے گزارش ہے کہ میری بیوی نیک سیرت عورت ہے۔ اس کی زندگی میرے لیے دلکش اور خوشنما ہے، لیکن کچھ عرصے سے وہ ذہنی بے سکونی کا شکار ہے اس کا ذہنی اور قلبی سکون اُچاٹ ہو چکا ہے۔ وہ کہتی ہے کہ کوئی جو چاہے لے لے لیکن مجھے ذہنی سکون دے دے۔

جواب: اس کی کوئی وجہ ہو گی، کسی کو اپنا مصلح بنائے، حالت کی اطلاع کرے اور علاج

معلوم کرے۔

۷۹۴)حال: اس پر میں نے ذکر و تلاوت کی طرف توجہ دلائی ہے، کچھ تو الحمد للہ! افاقہ ہے لیکن مستقل طور پر ذہنی و قلبی سکون کے لیے طریقت و سلوک ضروری ہے۔ اس لیے میری خواہش ہے کہ آپ کے ہاتھ پر میری بیوی بیعت ہو جائے۔ آپ اسی کاغذ پر میری بیوی کو بیعت کی سعادت سے نوازیں۔

جواب: بیعت جسمانی بیماری کا علاج نہیں، کسی طبیب سے علاج بھی کرائیں۔ فی الحال وہ اصلاحی مکاتبت کریں۔ خط پر آپ کے دستخط ہوں۔ اپنے حالات کی اطلاع دیں اور تجویزات کی اتباع کریں۔

## فلپائن سے ایک طالبِ اصلاح کے خطوط اور ان کے جوابات

۷۹۵)حال: معمولات وغیرہ پابندی سے ہو رہے ہیں مگر فجر کی نماز اکثر قضا ہو جاتی ہے رات کو جلد نیند نہ آنے کی وجہ سے۔ اللہ تعالیٰ پابندی کی توفیق عطا فرمائیں۔

جواب: الارم لگا لیا کریں یا کسی دوست کو مقرر کریں اور دُعا کر کے سویا کریں کہ یااللہ! مجھے فجر میں اٹھا دیجیے۔

۷۹۶)حال: اللہ تعالیٰ کا ایک فضل خاص یہ ہے کہ یہاں آنے کے بعد اسلام کی حقانیت اس طرح واضح ہو گئی کہ بیان کے قابل نہیں۔

جواب: ماشاء اللہ! یہ آپ پر حق تعالیٰ کا فضل خاص ہے۔

۷۹۷)حال: دوسری بات یہ ہے کہ ایک ایسی چیز دل میں پیدا ہو گئی کہ گناہ کی طرف اس شدت سے تقاضا نہیں ہوتا جیسے پہلے تھا۔

جواب: یہ بھی اللہ کا فضل ہے اور ہمارے بزرگوں کا فیض ہے۔ شکر کریں لیکن نفس سے غافل نہ ہوں۔

نفس کا اژدھا دِلا دیکھ ابھی مرا نہیں
غافل اِدھر ہوا نہیں اس نے اُدھر ڈسا نہیں

ہر وقت ہوشیار رہیں اور اسبابِ گناہ سے دُور رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری اور آپ کی حفاظت فرمائیں۔

۷۹۸) **حال:** یہ سب لکھتے ہوئے ریا کا خوف ہوتا ہے مگر آپ کے ارشاد کے مطابق شیخ کو حالات کی اطلاع بھی ضروری ہے۔

**جواب:** شیخ کو اطلاع کرنا ریا نہیں، اطمینان رکھیں۔

۷۹۹) **حال:** قرآن کی تلاوت میں اتنا مزہ آتا ہے، لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سنا رہا ہوں۔ بس اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں اور تکبر اور ریا سے حفاظت فرمائیں ورنہ اپنا حال مجھے خوب پتا ہے۔

**جواب:** بہت مبارک حالت ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۸۰۰) **حال:** ایک عربی سے عیسائی اور یہودی کے ہاتھ کا ذبح کیے ہوئے پر بات ہوئی تو میں نے کہا آج کل عیسائی اور یہودی کے ذبیحے پر اعتبار نہیں۔ اس نے کہا کہ قرآن میں اس کی اجازت ہے اور قرآن قیامت تک کے لیے ہے اور اللہ کو اس کا علم تھا تو کیوں نہیں جائز ہے؟ جواب مرحمت فرمائیں۔

**جواب:** آج کل کے عیسائی اور یہودی عیسائی اور یہودی نہیں بلکہ لا مذہب ہیں، اپنے دین اور کتاب کو اعتقاداً مانتے ہی نہیں لہٰذا ان کا ذبیحہ عیسائی اور یہودی کا ذبیحہ نہیں اس لیے جائز نہیں۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۸۰۱) **حال:** معمولات الحمد للہ! پورے ہو رہے ہیں مگر نمازِ فجر اکثر آنکھ نہ کھلنے کی وجہ سے قضا ہو جاتی ہے، اب تو مجھے منافقت کا شبہ ہونے لگا ہے کیوں کہ جیسا حدیث میں ارشاد ہوا ہے کہ منافقوں پر نمازِ فجر اور عشاء بھاری ہوتی ہے۔ کوشش کے باوجود ادا نہیں ہو پا رہی ہے، اس کا غم رہتا ہے۔

**جواب:** آپ کے اندر ہر گز منافقت نہیں کیوں کہ منافقین کو نماز فجر اور عشاء کے

ترک پر غم اور فکر نہ تھا اور آپ کو نمازِ فجر کے چھوٹنے کا افسوس ہے، یہی غم دلیل ہے کہ آپ کے اندر ایمان ہے۔

۸۰۲)**حال:** حال یا کیفیت یہ ہے کہ الحمد للہ! دل کبھی بھی اللہ کی یاد سے غافل نہیں ہوتا بلکہ چاہتے ہوئے بھی غافل نہیں ہوتا۔ میں بیان نہیں کر سکتا ایک عجیب سا مزہ یا سکون ہر وقت دل میں رہتا ہے۔

**جواب:** مبارک حال ہے۔

۸۰۳)**حال:** حضرت والا! گناہوں میں اتنی ظلمت ہے کہ بیان سے باہر ہے۔

**جواب:** نہایت دل خوش ہوا، گناہوں سے وحشت ہونا اللہ کی محبت کی دلیل ہے۔

۸۰۴)**حال:** یہ خوف رہتا ہے کہ یہاں گناہوں سے بچنے کی جو توفیق ہوتی ہے یہ سب اللہ کے لیے کر رہا ہوں یا ریا ہے۔

**جواب:** ریا نہیں ہے کیوں کہ آپ کو ریا کا خوف ہے۔ دکھانے کی نیت سے ریا ہوتا ہے، آپ کو صرف وسوسہ ہے۔

۸۰۵)**حال:** کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے وہ عزت یہاں کے ساتھیوں کے دلوں میں ڈال دی ہے کہ حیرت ہوتی ہے کہ میں تو اس قابل نہیں۔

**جواب:** یہی خیال اللہ والوں کو ہوتا ہے، مبارک ہو۔

۸۰۶)**حال:** ایک بات کا تذکرہ اکثر اپنے دوستوں میں کرتا رہتا ہوں جس سے مجھے بہت فائدہ محسوس ہوتا ہے وہ یہ کہ جو فعل یا عمل ہم لوگ اپنی ماں بیٹی وغیرہ کے ساتھ ناپسند کرتے ہوں وہ کسی اور کی ماں بہن کے ساتھ نہ کریں۔ کیوں کہ وہ بھی کسی کی کچھ نہ کچھ لگتی ہوں گی۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ کی عیال ہیں۔

**جواب:** شاباش! بہت اہم نکتہ ہے اور عیال کی حدیث پر عمل ہے۔ مخلوقِ خدا، خدا کی عیال ہے۔ مرد ہو یا عورت یا بچہ یا بچی یا جانور یا چیونٹی تمام مخلوق کے ساتھ حُسنِ اخلاق سے پیش آنا اللہ تعالیٰ کو خوش کرتا ہے۔

۸۰۷)**حال:** ایک چیز جس کا مشاہدہ ہوا کہ اب لوگ بلکہ اکثریت برائی کو برائی ہی نہیں سمجھتی۔ جیسے یہاں زنا کوئی برائی ہی نہیں، جب زنا ہی برا نہیں سمجھا جاتا تو اندازہ کر سکتے ہیں کہ کیا حالت ہوگی۔ اب تو بعض مسلمان بھائی بھی اس کو برا نہیں سمجھتے، جب اللہ تعالیٰ ہی عقلِ سلیم نہ دے تو آدمی کہاں سے کہاں پہنچ جاتا ہے۔

**جواب:** ہم لوگوں کو شکر ادا کرنا چاہیے کہ نافرمانی کے زہر سے مناسبت نہیں ہے بلکہ وحشت ہے۔

## ان ہی صاحب کا تیسرا خط

۸۰۸)**حال:** آج کل فضائل صدقات پڑھ رہا ہوں، اس میں اکابر کے حالات پڑھنے کے بعد تو ایسا لگتا ہے جیسے ہم لوگ تو آخرت کی فکر ہی نہیں کرتے اور نہ ان جیسے اعمال کرنے کی طاقت محسوس کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنے کرم اور فضل ہی سے کام بنا دیں تو خیر ہے ورنہ میرے اعمال تو اس قابل نہیں۔

**جواب:** اکابر کے حالات و معمولاتِ ذکر و وظائف و نوافل کی نقل اس زمانے میں جائز نہیں کیوں کہ سلف کے اکابر کو خون ہر سال نکلوانا پڑتا تھا اور اب خون چڑھوانا پڑتا ہے۔ اب زمانہ کمزوری اور ضعف کا ہے، اب نقل معمولاتِ اکابر سے پاگل ہونے کا خطرہ ہے کیوں کہ طاقت سے زیادہ کام کا انجام یہی ہوتا ہے، موجودہ زمانے کے مشائخ کے معمولات اور ان کے مشوروں کو راہ نما بنایئے۔

۸۰۹)**حال:** ایک اشکال یہ ہوا کہ بہت سے واقعات میں ان اکابر کا عورتوں سے بات کرنا بحالت حج کچھ سمجھ میں نہیں آیا اور دوسرے واقعات میں عام دنوں میں ایک بزرگ کا کسی نیک خاتون سے بات کرنا کہ پردے کا حکم تو بہر حال رہے گا ہی۔ واضح فرمادیں۔

**جواب:** آپ یہی سمجھیے کہ پردے سے بات کی ہوگی۔

۸۱۰)**حال:** ایک بات یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے دُعا کرنا کیسا ہے؟ میں تو اکثر کرتا تھا، ایک صاحب فرمانے لگے کہ اللہ تعالیٰ تو خود سنتے ہیں اور کسی کو درمیان میں لائے بغیر مانگنے کو پسند فرماتے ہیں اور وسیلے کی شکل کچھ شرک

کی سی ہو جاتی ہے۔ مجھے ان صاحب کی بات سمجھ میں نہیں آتی کیوں کہ ہم وسیلہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اعمال سے مانگتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ہی سے مانگ رہے ہیں تو شرک کیسے ہوگیا۔ واضح فرمادیں۔

**جواب:** وہ صاحب دین سے جاہل مطلق ہیں۔ حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ثابت ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وسیلہ بھی ثابت ہے۔

۸۱۱) **حال:** حضرت والا! میں نے ”معمولات برائے خواتین“ پر عمل شروع کر دیا ہے۔ دیگر تمام اذکار ترک کر دیے ہیں۔

**جواب:** صحیح کیا۔

۸۱۲) **حال:** گزشتہ پورے مہینے میں چار مرتبہ ناغہ ہوا جس کی وجہ طبیعت کی شدید خرابی تھی۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں۔

۸۱۳) **حال:** آپ کے حکم کے مطابق مکمل ناغہ کرنے کی بجائے دس مرتبہ تسبیحات، ایک رکوع تلاوت اور چند دعائیں مناجات مقبول کی پڑھیں۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۸۱۴) **حال:** دل کے سکون میں اضافہ واضح محسوس ہو رہا ہے۔ خصوصاً قرآن پاک کی محبت بڑھتی جارہی ہے۔ کبھی کبھی دورانِ تلاوت یا نماز یا مناجات رونے کی توفیق بھی بارگاہِ الٰہی سے ملنے لگی ہے۔ اور گناہوں پر توبہ کی توفیق نصیب ہونے لگی ہے۔ نیز شوہر اور بچے کی قدر و قیمت میں اضافہ اور ان کی خدمت کو عبادت سمجھنے کی توفیق ہونے لگی ہے۔ الحمد للہ! آپ کی مجالس کی سی ڈی سے سلسلہ وار بیانات سننے اور ان پر عمل کی کوشش کا سلسلہ بھی شروع کیا ہے۔ استقامت کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔

۸۱۵)حال: حضرت والا!بے شمار باطنی امراض کا شکار ہوں مگر آپ کے حکم کے مطابق ایک ایک کرکے بیان کرنے کی کوشش کروں گی۔ حضرت!دعا فرمادیجیے کہ اللہ پاک مجھے اپنے سارے نقائص دکھلادیں اور آپ کے سامنے بیان کرنے کی توفیق عطا فرما کر ان کا علاج فرمادیں۔ حضرت!میرے اندر دنیا کی بہت محبت ہے۔ ویسے تو پتا نہیں کتنے ہی افکار غلط ہیں مگر جن باتوں کی مجھے زیادہ پریشانی ہے وہ بیان کرتی ہوں۔ مثلاً:

۱) حضرت والا!اللہ کا شکر ہے کہ زیور کپڑے کا شوق نہیں ہے۔

جواب: اللہ کا شکر کریں، عورتوں میں یہ علامت دنیا کی محبت نہ ہونے کی ہے۔ اَللّٰھُمَّ زِدْفَزِدْ

۲)... مگر آج کل جس گھر میں ہم رہ رہے ہیں (گو عارضی طور پر رہ رہے ہیں) وہ میری زندگی کے گزشتہ گھروں سے بہت مختلف ہے یعنی چھوٹا اور کچھ غیر آرام دہ وغیرہ۔ تو اکثر دل میں پچھلے بڑے گھروں کی کشش ہونے لگتی ہے۔

جواب: اس میں کوئی حرج نہیں ہے لیکن جس حال میں ہیں راضی بہ رضا رہیں اور اس کو اپنے لیے مفید سمجھیں البتہ کشادگی اور عافیت کی دعا میں مضایقہ نہیں۔

۸۱۶)حال: حضرت! کبھی کبھی اللہ پاک میرے کسی مال کو فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی توفیق دیتے ہیں اور کچھ چیزیں فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔ مگر حضرت!کچھ چیزیں ایسی ہیں جو میرے شوہر نے مجھے تحفتاً دی ہیں، انہیں اللہ کی راہ میں دینے میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ حضرت!میں ابھی تک شوہر کے دیے تحائف میں سے صرف دو چیزیں فی سبیل اللہ دے پائی ہوں۔ (شوہر کی اجازت اور خوشی شامل تھی) مگر حضرت!وہ چیزیں مجھے بڑی محبوب ہیں اور ان کو نکالتے ہوئے بڑی تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: اس کی وجہ شوہر کی محبت ہے نہ کہ دنیا کی محبت اور شوہر کی محبت عبادت ہے۔ یہ دنیا کی محبت نہیں ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر وہ چیز شوہر کی دی ہوئی نہ ہوتی تو آپ فی سبیل اللہ دیتی یا نہیں؟ اور خرچ فی سبیل اللہ میں تکلیف ہونا منافی اخلاص

نہیں۔ اخلاص ہے بشاشت نہیں جس میں کوئی مضایقہ نہیں۔ بشاشت نہ ہونے کے باوجود خرچ کرنا دلیل اخلاص ہے۔

## فلپائن سے ایک طالبِ اصلاح کے چند اور خطوط

۸۱۷)حال: اُمید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے، میں بھی خیریت سے ہوں۔ یہاں آکر آپ کی بہت یاد آتی ہے، اللہ آپ سے پھر ملا دے۔ یہاں اذان کی آواز کو ترس گیا ہوں۔ میں یہاں ایک دوست کے ساتھ جماعت سے نماز ادا کرتا ہوں اور اذان بھی دیتا ہوں۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ ثابت قدم رکھیں اور ہر گناہ سے حفاظت فرمائیں بلکہ ایسی حفاظت فرمائیں جیسے ماں اپنے چھوٹے بچے کی کرتی ہے۔

جواب: آپ کی یاد سے دل میں عجیب خوشی ہوئی۔ آپ کا خط اور دوستوں کو بھی سنایا۔ آپ کی دینی حالت کی ترقی اور استقامت سے قلب نہایت خوش ہوا۔ دل سے دُعا کرتا ہوں کہ احقر کو اور آپ کو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے دین پر استقامت عطا فرمائیں اور اپنے نام کی مٹھاس عطا فرمائیں، آمین۔

۸۱۸)حال: حضرت! یہاں ہر طرف بے حیائی ہے مگر ایک بات دیکھ رہا ہوں کہ ان کو دیکھ کر شہوت کا احساس تک نہیں ہوتا بلکہ کراہت ہوتی ہے۔ بلکہ ان میں تو عورت والی کشش تک نہیں۔

جواب: مبارکباد! نہایت خوشی ہوئی کیوں کہ احقر کو اندیشہ تھا کہ ہمارے شاگرد کو عورتیں ڈاکہ ڈال کر لوٹ مار نہ کریں لیکن اس خط سے خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے، مرنے والی اور سڑنے والی لاشوں پر آپ کی جوانی ضایع اور برباد ہونے سے بچ گئی۔

۸۱۹)حال: دُعا کریں اللہ میری نظر میں ان کو اور برا کردیں۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۸۲۰)حال: یہاں دل بالکل نہیں لگ رہا مگر کیا کروں مجبوری ہے۔

جواب: صبر کریں۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل کو سکون دیا کریں۔ اس ماحول میں دل

نہ لگنا بہت مبارک حال ہے۔

۸۲۱)حال: الحمد للہ! تلاوت پابندی سے کر رہاہوں۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہوائی جہاز میں نماز بھی پڑھی اور تلاوت کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔

جواب: ماشاء اللہ! مبارکباد۔

۸۲۲)حال: آخر میں دُعا کی درخواست۔

جواب: خوب خوب دُعا کرتا ہوں، حق تعالیٰ آپ کو اپنا دیوانہ بنائیں اور نسبت مع اللہ کی عظیم دولت سے نوازیں۔ جب دل گھبرائے ایک ہزار مرتبہ اللہ اللہ اس طرح کریں کہ آہ کی آواز شامل رہے، کبھی کبھی جلَّ جلالہٗ بھی کہہ لیا کریں اور تلاوت کریں۔یَا حَیُّ یَا قَیُّومُ ۷ مرتبہ پڑھ کر دل پر دَم کریں، گھبراہٹ ختم ہو جائے گی۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۸۲۳)حال: آنکھوں کی حفاظت جہاں تک ہو سکتی ہے کرتا ہوں۔ بعض شکلوں سے کوئی مجاہدہ نہیں ہوتا۔

جواب: جن سے مجاہدہ نہیں ہوتا یہ زیادہ خطرناک ہیں۔ سب سے بچیے۔ قرب ہر حال میں مضر ہے۔

۸۲۴)حال: اللہ کے فضل سے یہاں فلپائن میں جہاں کہیں بھی گھومنے جاتا ہوں جیسے ابھی حال ہی میں پہاڑی پر گیا تھا تو وہاں بھی اذان دے کر نماز پڑھی تھی یا جہاں کہیں بھی پارک وغیرہ میں جاتا ہوں نماز کے وقت تو وہیں نماز ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔ حضرت والا! دعا فرمائیں کہ مجھے اِس ظلمت کدہ میں موت نہ آئے۔

جواب: مبارک ہو۔ بہت دل خوش ہوا۔

جہاں جاتے ہیں ہم تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگِ محفل دیکھ لیتے ہیں

## تیسرا خط

۸۲۵)حال: حضرت! آپ کی مجلس اور اللہ تعالیٰ کی محبت پر آپ کا بیان بہت یاد آتا ہے۔ حضرت! سمجھ میں نہیں آتا کس طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کروں، ہر وہ کچھ جو چاہا مل گیا۔ یہاں ہر جگہ جھٹکے کا گوشت ملتا ہے مگر اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام کروادیا ہے کہ ہم لوگ خود جاکر بکرے یا مرغی کو حلال کرتے ہیں۔

جواب: مبارک ہو۔ رزقِ حلال نعمت عظمیٰ ہے۔

۸۲۶)حال: اور ایسے لڑکوں کا ساتھ عطا کیا ہے جو شراب اور کباب سے بچے رہتے ہیں بلکہ ہم لوگوں نے اپنے گھر میں شراب اور لڑکی لانے پر پابندی لگا رکھی ہے۔

جواب: یہ تو فرضِ عین ہے۔

۸۲۷)حال: اب میں ہر وقت شلوار قمیص اور ٹوپی پہن کر گھر سے باہر جاتا ہوں۔

جواب: مبارک ہو۔

۸۲۸)حال: اور میں لَا تَقْرَبُوْا پر عمل کرتا ہوں۔

جواب: تقویٰ سے رہنے کا یہی واحد راستہ ہے کیوں کہ قریب ہونے سے جال میں پھنسنا ضروری ہے۔

۸۲۹)حال: اگر قریب گیا تو بچ نہیں سکتا۔

جواب: آپ کی یہ تحقیق بالکل صحیح ہے۔ آپ کی تحقیق سے دل بہت خوش ہوا۔

۸۳۰)حال: اور اللہ کے فضل سے ایسا دل ہو گیا ہے کہ ہر وقت اللہ کی یاد رہتی ہے بلکہ مست سا رہتا ہوں۔ جب اللہ کا نام لیتا ہوں یا تلاوت کرتا ہوں تو اتنا مزہ آتا ہے کہ بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت! میں گناہوں سے بچ نہیں رہا بلکہ بچایا جارہا ہوں ورنہ میں اپنے نفس کو خوب جانتا ہوں۔

جواب: آپ کے حالات سے دل بہت خوش ہوا۔ الحمد للہ! لاکھ لاکھ خدائے تعالیٰ کا شکر ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل خاص ہے۔

۸۳۱) **حال:** حضرت! مجھے کوئی برا یا اچھا کہتا ہے تو میرے لیے دونوں برابر ہوتے ہیں۔

**جواب:** یہ تو بہت مبارک حالت ہے۔

۸۳۲) **حال:** نمازیں پابندی سے چل رہی ہیں۔ بس اللہ تعالیٰ استقامت عطا کریں۔ آپ کے بیان کی کیسٹ سنتا رہتا ہوں۔ جب جمعہ کو مسجد جو دُور ہے جاتا ہوں تو ایسا لگتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی آغوش میں چلا گیا ہوں۔ یہ سب لکھتے ہوئے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں یہ سب بیان کر کے اپنی تعریف کر رہا ہوں۔

**جواب:** یہ اپنی تعریف نہیں بلکہ اپنے حالات کی شیخ کے پاس اطلاع کرنا ہے جو ضروری ہے۔

۸۳۳) **حال:** ایک بزرگ کی کتاب کے آخر میں "مقام ارواح" کے ذیل میں لکھا ہے کہ اولیاء کی ارواح دنیا میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں اور پھر اپنے جسموں میں واپس آجاتی ہیں۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ہر جگہ آجا سکتے ہیں۔ حضرت! خود اس مضمون کا مطالعہ فرمالیں اور اصل حقیقت سے مطلع فرمائیں۔

**جواب:** یہ بات صحیح نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ جس کی روح کو چاہتے ہیں اجازت عطا فرما دیتے ہیں۔ اولیاء کے اختیار میں یہ سفر نہیں۔ انبیاء علیہم السلام اور اولیائے کرام کے حاضر ناظر کا عقیدہ شرک ہے، حرام اور ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے کسی سے مل لینا اور بات ہے۔

## چوتھا خط

۸۳۴) **حال:** ہر اتوار کو میں کرکٹ کھیلنے جاتا ہوں اور الحمد للہ! وہیں عصر اور مغرب کی نماز پارک میں ادا کرتا ہوں مگر یہاں سواری میں عورتیں ساتھ بیٹھ جاتی ہیں جس کی وجہ سے وضو نہیں رہتا تھا مگر کتابوں کے بیگ کو درمیان میں رکھنے کا خیال نہیں آیا۔ آپ نے جب تحریر فرمایا کہ درمیان میں کتابوں کا بیگ رکھ لیا کرو اس سے زبردست فائدہ ہوا، اب وضو نہیں ٹوٹتا۔ ان شاء اللہ! اب نمازِ مغرب قضا نہیں ہوگی۔ بے شک شیخ کی راہ نمائی کے بغیر اللہ کا راستہ طے کرنا ناممکن ہے۔

**جواب:** اب پتا چلا کہ حسن ظالم کا کیا اثر ہوتا ہے۔ بے وضو کرکے چھوڑتا ہے۔ اب حسینوں سے فاصلہ رکھنے کی حکمت معلوم ہوگئی ہوگی، کتابوں کا بیگ کیسا کام آیا۔ اب میرے شعر کی قدر کرسکو گے۔ وہ شعر احقر کا یہ ہے ؎

میرے ایّامِ غم بھی عید رہے
اُن سے کچھ فاصلے مفید رہے

## اِن ہی صاحب کا پانچواں خط

۸۳۵) **حال:** میں یہاں آنے سے پہلے بنکاک اور ہانگ کانگ کی سیر کرتا ہوا آیا۔ ہر جگہ نماز کی پابندی کی توفیق ہوئی اور خاص طور پر ہانگ کانگ میں جہاں قیام کیا تھا وہیں بالکل سامنے مسجد تھی، بس نہ پوچھیں کتنی خوشی ہوئی تھی۔

**جواب:** یہ خوشی محبت حق تعالیٰ شانہٗ کی علامت ہے۔ مبارک ہو۔

۸۳۶) **حال:** نماز کی پابندی ہورہی ہے مگر کبھی کبھی فجر کی نماز قضا ہوجاتی ہے، پتا نہیں کیسے؟ دعا کیجیے کہ پابندی ہو۔

**جواب:** جب فجر کی نماز قضاء ہو دس روپیہ پاکستانی خیرات کی نیت سے جمع کرتے رہیں اور پاکستان ارسال کردیں۔ دو رکعات توبہ بھی پڑھیں، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ سات مرتبہ پڑھ کر دُعا کرکے سویا کریں اور جلد سونے کی فکر کریں۔

۸۳۷) **حال:** اللہ تعالیٰ نے ہر جگہ دل ایسا کردیا تھا کہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی گناہ کو نہ دل چاہا، الٹا کراہت ہوتی رہی۔ بس یہ سب اللہ کا فضل خاص ہی ہے ورنہ یہ سب ناممکن لگتا ہے۔

**جواب:** بے شک، یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے آپ کے دل پر، خوب شکر کریں۔

۸۳۸) **حال:** آخر میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا خاص تعلق عطا فرمائیں اور زندگی بھر اپنے سے دور نہ فرمائیں بس اسی کا ڈر رہتا ہے کہ دور نہ ہوجاؤں، دین پر استقامت رہے۔ اور یہاں سے جلد سے جلد فارغ ہوجاؤں۔

جواب: اللہ تعالیٰ جلد فارغ فرما کر ہم لوگوں کے پاس آپ کو لائیں اور ہم سب کو استقامت عطا فرمائیں، آمین۔

۸۳۹) حال: حضرت اقدس! میں دینی علوم کا طالب علم ہوں۔ دُعا کیجیے گا کہ ربّ مجھے حقیقی طالب علم بنائے۔ حضرت! آپ کے ملفوظات، خطبات اور ارشادات اکثر پڑھتا رہا ہوں۔ یقین جانیے کہ ان کا اثر ایسا ہوا کہ دل دنیا سے بالکل اُچاٹ ہو گیا۔ لیکن بقول آپ کے ایک راہ بر کی ضرورت ہوتی ہے۔ میری زندگی ایک کانٹے دار جھاڑیوں سے مربوط ہے جب بھی روشنی نصیب ہوئی شیطان نے آکر اندھیروں میں دھکیل دیا۔ حتیٰ کہ مایوسی اور ندامت مجھے ایسی سطح تک لے گئی کہ دل چاہا کہ سب کچھ چھوڑ کر کہیں نکل جاؤں۔ لیکن عین اسی لمحے شیطان کا وار مجھے دوبارہ اندھیری گھاٹیوں میں لے گیا۔ جناب! میں ایک مجبور طالبِ علم ہوں سچ تو یہ ہے کہ اپنے آپ کو طالبِ علم کہنا بھی طالبِ علم کی توہین ہے۔ جب کہ میں بالکل مایوس ہو چکا ہوں ایک کوشش اور کر رہا ہوں کہ شاید حالت سدھر جائے۔

جواب: تعجب ہے کہ آپ مایوس ہو گئے اور شیطان کے دھوکے میں آگئے۔ اللہ کا یہ راستہ ناکامی کا نہیں ہے جو اللہ کو چاہتا ہے اللہ اس کو ضرور ملتا ہے اور مرنے سے پہلے اپنا بنا کر اپنے پاس بلاتے ہیں۔ کتنے ہی بڑے سے بڑا روحانی مرض یعنی گناہ ہو سب کا علاج ہے اور یہاں شفا یقینی ہے۔ شیطان کے کہنے سے ہر گز مایوس نہ ہوں، کتنا ہی بڑا گناہ ہو اللہ کی رحمت سے بڑا نہیں ہے۔ جیسے ہی بندہ معافی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ فوراً معاف کر دیتے ہیں۔ ایک لاکھ بار گناہ ہو جائے ایک لاکھ بار بندہ توبہ کرے فوراً معاف فرما دیتے ہیں۔ ایسے کریم مالک سے نااُمید ہونا نادانی ہے۔

۸۴۰) حال: جناب مریض کا مرض شدید سے شدید تر ہو چکا ہے۔ اور مرض ایک تو بد نظری ہے اور دوسرا یہ کہ نہ چاہتے ہوئے بھی ایک غلط خیال آتا ہے۔ چاہے وہ ہستی ہم سب کے لیے کتنی ہی عزیز ترین کیوں نہ ہو بعد میں سوچتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ میں کافر ہو گیا ہوں، پھر ندامت بھی ہوتی ہے، آخر مجھے کیوں خیال آتا ہے،

میرا ذہن اس جانب کیوں منتقل ہوتا ہے۔ اب کسی کام میں دلجمعی نہیں رہی۔ پڑھنے کو دل نہیں چاہتا۔ روز بروز ترقی سے تنزلی کی جانب آرہا ہوں۔ پہلے تعلیمی قابلیت کافی تھی لیکن اب وہ سلب ہوتی جارہی ہے۔ بہت سوچا کسی سے تعلق پیدا کرلوں لیکن ایسا کوئی ملا نہیں جس سے تعلق قائم کیا جاسکے۔ یہی غم رہتا ہے کہ شاید میرے دل میں ایمان نہیں ہے اور میں کافر ہوچکا ہوں ورنہ ایسے خیالات نہ آتے۔

**جواب:** آپ پکے مؤمن ہیں ہرگز کافر نہیں ہیں۔ وسوسہ اور خیال سے کوئی کافر نہیں ہوتا چاہے کتنا ہی برا وسوسہ آئے، چاہے اللہ و رسول کے بارے میں آئے، جو اس وسوسے کو برا سمجھتا ہے اور اس کے دل کو اس سے تکلیف ہوتی ہے وہ پکا مؤمن ہے، بلکہ وسوسہ آنا ایمان کی دلیل ہے، مؤمن ہی کو وسوسہ آتا ہے، کافر کو خیال اور وسوسہ نہیں آتا۔ مطمئن رہیں آپ پکے مؤمن ہیں۔ جب وسوسہ آئے تو شکر کریں کہ اے اللہ آپ کا شکر ہے کہ آپ نے مجھے ایمان عطا فرمایا ہے۔ کیوں کہ وسوسے پر صحابہ رضی اللہ عنہم کو ایمان کی سند حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دی ہے۔ فرمایا **ذَاكَ صَرِيْحُ الْاِيْمَانِ۔**

۸۴۱) **حال:** آں جناب سے گزارش ہے کہ میرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے رونا بہت زیادہ آتا ہے۔ اللہ کی بارگاہ میں بھی اور شوہر کے سامنے بھی۔

**جواب:** اللہ کے سامنے روئیں، شوہر کے سامنے خوش رہیں اور اسے خوش رکھیں۔

۸۴۲) **حال:** میں ایک بدکردار شخص کی بے اولاد بیوی ہوں۔ لاکھ دعاؤں، وظیفوں، حج، عمرہ، قرآن پاک کے وعدے لینے کے باوجود اس شخص پر کوئی اثر نہیں۔ پندرہ سال گزرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اولاد سے بھی نہیں نوازا۔ الحمد للہ! شریعت کی مکمل پابندی اور گناہوں سے بچنے کی حتی الامکان کوشش کرتی ہوں۔

**جواب:** ''بہشتی زیور'' چوتھا حصہ میاں کے ساتھ نباہ کا طریقہ روزانہ ایک بار پڑھیں۔ شوہر پر زیادہ روک ٹوک اور نصیحت وغیرہ نہ کریں، جیسا بہشتی زیور میں لکھا ہے اس پر عمل کریں۔

۸۴۳) **حال:** پندرہ سال گزرنے کے باوجود اولاد نہیں ہوئی جس کی مجھے شدید خواہش

ہے۔ مسائل کے ساتھ حلاوت ایمانی کیسے حاصل کی جائے؟ اور اگر اللہ تعالیٰ ان ہی آزمایشوں کے ساتھ اپنی بارگاہ میں قبول کرنا چاہتا ہے تو پھر اتنا رونا، اتنا شدید اضطراب ہے کہ بس دَم نکلنے لگتا ہے۔

**جواب:** اضطراب اور بے چینی کا سبب تجویز ہے کہ ہمیں فلاں چیز یا اولاد ضرور ملنی چاہیے۔ دعا مانگنے میں مضایقہ نہیں لیکن راضی برضا رہنا ایسا ہی فرض ہے جیسے نماز روزہ فرض ہے۔ دعا مانگیے اور دل میں اس پر راضی رہیے کہ جس حال میں اللہ رکھے گا اس پر میں راضی ہوں۔ اس تفویض یعنی خود کو اللہ کی مرضی کے سپرد کرنے کے بعد دل مطمئن رہے گا، ہرگز بے چینی نہیں ہوسکتی اور یہ حال ہو گا ؎

مالک ہے جو چاہے کرے تصرف
کیا وجہ کسی بھی فکر کی ہے

بیٹھا ہوں میں مطمئن کہ یارب
حاکم بھی ہے تو حکیم بھی ہے

۸۴۴) **حال:** اس کے علاوہ شوہر کو اپنی خدمت اور محبت سے خوش رکھنے کی بھرپور کوشش کرتی ہوں لیکن کوئی فرق نہیں۔

**جواب:** آپ اپنا کام کریں۔ نتیجے کی فکر نہ کریں۔

۸۴۵) **حال:** بس ایک نظر فرما دیجیے کہ میری بگڑی بن جائے۔

**جواب:** بندے کا کام عاجزی و دُعا ہے۔ کام اللہ تعالیٰ بناتے ہیں۔

۸۴۶) **حال:** ذکر و معمولات وغیرہ کرتی ہوں لیکن بہ تکلف۔

**جواب:** کوئی حرج نہیں، بہ تکلف میں اجر زیادہ ہے۔

۸۴۷) **حال:** حضرت والا! طبیعت میں بہت الجھاؤ ہے، دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا تعلق محسوس نہیں ہوتا، زندگی بے معنیٰ گزر رہی ہے۔

**جواب:** تعلق محسوس ہونا ضروری نہیں، تعلق ہونا ضروری ہے جس کی علامت

گناہوں سے دور رہنا ہے۔ خطا ہو جائے تو معافی مانگنا، ایسی زندگی بے معنیٰ نہیں بہت کار آمد ہے۔

۸۴۸) **حال:** اکثر اس قدر برے خواب نظر آتے ہیں کہ طبیعت پر بوجھ بن جاتے ہیں۔

**جواب:** خوابوں کی ہر گز پروانہ کریں۔ خوابوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ برے خواب سے آنکھ کھلنے پر بائیں طرف تین بار تھتکار دیں **اعوذ باللہ** پڑھ کر کروٹ بدل کر سو جائیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ بُرا خواب شیطان کی طرف سے ہے اور اس سے کچھ نقصان نہیں پہنچ سکتا۔

۸۴۹) **حال:** ان سے دل میں خیال آتا ہے کہ یہ رؤیا میری حالت بد کی طرف دال ہیں۔

**جواب:** ایسا خیال جائز نہیں سخت نادانی ہے۔ خوابوں سے کچھ نہیں بگڑتا، جو علاج حدیث کا اوپر مذکور ہے اس پر عمل کریں اور مطمئن رہیں۔

۸۵۰) **حال:** حضرت والا! آپ فرمائیں کہ میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح بنے گا؟ کیا میں اسی طرح زندگی گزار دوں؟ حضرت والا! راہ نمائی فرمایئے۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ سے تعلق خاص علیٰ سطح الولایت تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے سے نصیب ہوتا ہے۔ اگر گناہوں سے حفاظت ہے تو طبیعت کی بے کیفی تعلق مع اللہ کی کمی کی دلیل نہیں۔ سمجھ لو کہ ترقی ہو رہی ہے۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے اور اللہ کو چاہنے والے کو اللہ ضرور ملتا ہے۔

۸۵۱) **حال:** حضرت والا! میرے اندر بہت بری عادت ہے کہ جب میں کسی لڑکی کے پاس اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت دیکھتی ہوں تو مجھے اس لڑکی پر بہت رشک آتا ہے۔ بار بار اس لڑکی کے بارے میں سوچتی ہوں کہ کتنی خوش نصیب ہے کہ اللہ نے اسے کتنا دیا ہے اور میرے اندر ناشکری کے خیالات پیدا ہوتے ہیں۔

**جواب:** دین کے معاملے میں رشک کرنا تو برا نہیں کہ مجھے بھی دین کی وہ نعمت حاصل ہو جائے لیکن ناشکری ہر گز نہ کریں، سخت گناہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات جو آپ پر ہیں ان کو یاد کریں اور مزید ترقی کے لیے دعا کریں کہ یا اللہ! جو نعمتیں آپ نے عطا

فرمائیں ہیں اس کا ہر بُنِ مو سے شکر ادا کرتی ہوں اور آپ سے دین کی مزید نعمتیں اور انعامات مانگتی ہوں۔

۸۵۲)**حال:** اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتے وقت بہت رونا آتا ہے کہ یا اللہ میں بھی تو آپ کی بندی ہوں مجھے بھی ان تمام چیزوں سے نواز دے جو باقی لوگوں کو دی ہیں۔ یا اللہ مجھے محروم نہ کر۔ کیا اس طرح کے الفاظ اللہ تعالیٰ سے کہہ سکتے ہیں، اس طرح کے الفاظ کہنے سے انسان کافر تو نہیں ہو جاتا؟

**جواب:** اس دُعا سے کہ مجھے محروم نہ کر کوئی کافر نہیں ہوتا لیکن ناشکری کے الفاظ نہ ہوں۔

۸۵۳)**حال:** میں کبھی کبھی توبہ واستغفار بھی کر لیتی ہوں۔

**جواب:** جب کوئی بات کھٹکے ہمیشہ توبہ کریں کبھی کبھی نہیں۔

۸۵۴)**حال:** حضرت والا! میرے اندر حسد نہیں ہے لیکن مجھے اس لڑکی پر رشک اس قدر آتا ہے کہ ڈر لگتا ہے کہیں اس کو کچھ نقصان نہ پہنچ جائے۔

**جواب:** رشک سے نقصان نہیں پہنچتا۔ ماشاء اللہ کہہ دیا کریں۔

۸۵۵)**حال:** میرا عالمہ کا کورس ختم ہو چکا ہے۔ مجھے میرے استاد کی ایک بات بہت یاد آتی ہے کہ علم کی قبولیت کی نشانی یہ ہے کہ علم سے فارغ ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ کوئی دینی کام لیں۔

**جواب:** شوہر کی خدمت اور اپنے بچوں کی دینی تربیت عورتوں کے سپرد ہے، شرعاً یہی دینی کام ہے۔

۸۵۶)**حال:** حضرت والا! اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟ مجھے مشورہ دیں۔ میں گھر میں بہت زیادہ فارغ اوقات گزار رہی ہوں اور فراغت کی وجہ سے میرا ذہن اور دل اتنا کاہل وسست ہو چکا ہے کہ مجھے کوئی عمل کرنے کا دل ہی نہیں چاہتا ہے۔ بہت ہوا تو اشراق، چاشت اور تسبیحات پڑھ لیتی ہوں۔ باقی تمام وقت فارغ ہی رہتا ہے۔ آپ سے مؤدبانہ گزارش ہے کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجیے جس سے میرے فارغ اوقات میں

مصروفیت بھی ہو اور تعلق مع اللہ حاصل ہو جائے۔

جواب: ''معمولات برائے خواتین'' پر عمل کریں۔ اور ہر گناہ سے بچیں۔ تقویٰ سے رہنا چوبیس گھنٹہ کی عبادت ہے اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَکُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ[۱۴] ہر وقت اس کا خیال رہے کہ کوئی سانس اللہ کی نافرمانی میں نہ گزرے۔ منکرات سے حفاظت، شرعی پردے کا اہتمام، ٹی وی وغیرہ سے بچیں اور ان باتوں سے بچنے میں ہر مجاہدہ برداشت کریں۔ یہی تعلق مع اللہ کے حصول کا طریقہ ہے۔

۸۵۷) حال: حضرت صاحب! میں غیبت جیسی مہلک بیماری میں گرفتار ہوں۔ میں روز صبح اللہ تعالیٰ سے دُعا کرتی ہوں کہ یا اللہ آج کے دن مجھ سے کوئی گناہ نہ ہو، کوئی غیبت نہ ہو لیکن شام ہوتے ہی مجھ سے یہ گناہ ہو جاتا ہے۔ بہت پریشان ہوں۔ غیبت کے متعلق بہت سی احادیث اور آپ کی بہت سی کتابیں پڑھیں۔ خصوصاً آپ کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' کا مطالعہ کیا۔ لیکن مجھ ڈھیٹ پر کچھ اثر نہیں ہوتا۔ دو تین دن اس گناہ کا خوف ہوتا ہے پھر دوبارہ یہ حرکت مجھ سے ہو جاتی ہے۔ جب سے میری بھابھی آئی ہیں، میری غیبت میں مزید اضافہ ہو گیا ہے۔ بہت پریشان ہوں، سمجھ میں نہیں آتا کہ کس طرح اس گناہ سے بچوں؟

جواب: پرچہ ''اصلاح الغیبۃ'' روزانہ ایک بار پڑھیں، غیبت کے عذاب کو یاد کریں کہ نیک اعمال اس کو دے دیے جائیں گے جس کی غیبت کی ہے، نیک اعمال ختم ہو جائیں گے تو اس کے گناہ لے کر غیبت کرنے والے کے اعمال نامہ میں لکھ دیے جائیں گے۔ بولنے سے پہلے سوچیں۔ غیبت شروع ہو جائے تو یا تو فوراً منع کر دیں ورنہ اس مجلس سے اٹھ جائیں۔ بے ضرورت ایسی صحبت سے بچیں جس میں غیبت کا خطرہ ہو۔ یعنی ایسے لوگوں سے بے ضرورت نہ ملیں جو غیبت کرتے ہیں اور جب ملیں تو آپس میں طے کر لیں کہ ہم لوگ کسی کی غیبت نہیں کریں گے۔ ہمت سے گناہ چھوٹتے ہیں، ہمت کریں۔ جس کی غیبت کی ہے اگر اس کو اطلاع ہو گئی تو اس سے معافی مانگنا ضروری ہے

---

[۱۴] جامع الترمذی: ۵۵۱/۴، باب من اتقی المحارم فھو اعبد الناس، مطبوعۃ مصر

لیکن اگر اطلاع نہیں ہوئی تو جن لوگوں کے سامنے غیبت کی ہے اُن سے اپنی غلطی کا اعتراف کریں، اس کی تعریف کریں کہ جس کی ہم نے غیبت کی ہے اُن میں بہت سی خوبیاں ہیں اُس کو ایصالِ ثواب کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں۔ ایسا کرنے سے ان شاء اللہ !غیبت کی عادت جاتی رہے گی۔

۸۵۸)**حال:** حضرت والا! مجھے غصہ بہت آتا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر غصہ آجاتا ہے اور خوب رونا آتا ہے۔ ہونٹ کانپنے لگتے ہیں۔ آپ کی کتاب ''علاج الغضب'' کا مطالعہ کیا لیکن جب غصہ آتا ہے کچھ بھی یاد نہیں رہتا اور جب غصہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو بہت شرمندہ ہوتی ہوں کہ مجھے اس طرح نہیں کرنا چاہیے تھا۔

**جواب:** جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تو جس پر بے جا غصہ کیا ہے اس سے معافی مانگیں۔ پرچہ ''اکسیر الغضب'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۸۵۹)**حال:** حضرت والا! عبادت میں بھی مجھے کچھ مزہ نہیں آتا۔

**جواب:** عبادت مطلوب ہے، مزہ مطلوب نہیں۔ عبادت کیے جایئے۔

۸۶۰)**حال:** حضرت والا! مجھے گمراہی سے بہت ڈر لگتا ہے۔ اکثر سوچتی رہتی ہوں کہ معلوم نہیں میری قسمت میں کیا لکھا ہے۔ میں ہمیشہ اللہ پاک سے اپنے نصیب کے لیے دُعا کرتی رہتی ہوں کہ یا اللہ میرا نصیب اچھا بنائے، مجھے گمراہی سے بچالے، آمین۔ حضرت صاحب! مجھے حج و عمرہ کرنے کا بے حد شوق ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس کی زیارت کی بہت خواہش مند ہوں۔ بہت سے خوش نصیب لوگوں کو اللہ پاک بار بار اپنے گھر بلاتے ہیں۔ مجھے ان لوگوں پر بہت رشک آتا ہے۔ میں اللہ پاک سے دُعا کرتی ہوں کہ یا اللہ آپ سب کو بار بار بلاتے ہیں بس آپ مجھے بھی بلایئے۔

**جواب:** ڈرنے والا، گمراہی سے بچنے کی دُعا کرنے والا ان شاء اللہ تعالیٰ! گمراہ نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں۔ گمراہی جس کا مقدر ہے اس کو گمراہ ہونے کا خوف ہی نہیں ہوتا۔ زیارت کی تمنا کرنا، دُعا کرنا محبت کی علامت ہے لیکن تقویٰ اور

اتباعِ سنت اس سے بڑھ کر نعمت ہے۔ ایسے شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قرب حاصل ہے بدون وہاں گئے ہوئے اگرچ فرض نہیں ہے۔ حج فرض کے لیے جانا ضروری ہے۔

۸۶۱) **حال:** بندے کی شادی تین سال قبل ہوئی تھی لیکن بیوی سے عدم محبت کی وجہ سے بندہ وظیفۂ زوجیت کی ادائیگی کے وقت غیر کا تصور کرکے اپنی ضرورت پوری کرتا ہے۔ اب اگر غیر کا تصور اس موقع پر ناجائز ہے تو پھر کوئی ایسا علاج ضرور بتائیں کہ بندہ گمراہی سے بچ جائے۔

**جواب:** غیر کا تصور بالکل حرام اور گناہِ کبیرہ ہے۔ غیر کے تصور سے معلوم ہوا کہ آپ بدنگاہی میں مبتلا ہیں، اسی وجہ سے بیوی اچھی نہیں لگتی۔ نگاہ کی سختی سے حفاظت کریں، ایک نظر بھی خراب نہ ہو۔ جب کسی کو نہیں دیکھیں گے تو پھر اپنی بیوی اچھی معلوم ہوگی۔

۸۶۲) **حال:** میں میڈیکل کا طالب علم ہوں۔ ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ میں کالج میں جو کپڑے پہنتا ہوں ان پر استری وغیرہ کا زیادہ خیال نہیں رکھتا ہوں۔ ٹوپی بھی زیادہ صاف ستھری نہیں پہنتا ہوں۔ اسی طرح میں نے جوتے بھی پالش کرنا چھوڑ دیے ہیں۔ یہ سب میں اس لیے کرتا ہوں تاکہ میرے دل میں یہ وسوسہ نہ آئے کہ کوئی لڑکی مجھے دیکھے گی یا لڑکیوں کی نظر میں میری اہمیت بڑھ رہی ہے۔ اس طرزِ عمل کا مجھے فائدہ بھی ہوا ہے۔

لیکن میرے بعض دوستوں کا یہ کہنا ہے کہ ''اگر تم اس حلیہ میں کالج آؤ گے تو دوسرے لڑکے جو پہلے ہی اسلام سے دُور ہیں وہ تمہارے حلیہ کو دیکھ کر اسلام سے اور زیادہ دُور ہوجائیں گے کیوں کہ وہ سوچیں گے کہ اگر ہم بھی مولوی بن گئے تو ہم بھی ایسے ہی خراب حال میں ہوجائیں گے''۔ چناں چہ میرے دوست کہتے ہیں کہ تم ایسے حلیہ میں آکر دوسرے لڑکوں کو اسلام سے دُور کرنے کا سبب بن رہے ہو۔

حضرت والا! آپ اس صورت میں میرے لیے جو بھی حکم فرمائیں گے میں اسی پر

عمل کروں گا، ان شاءاللہ! کیوں کہ مجھے سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کون سا طرزِ عمل میرے لیے صحیح ہے۔

**جواب:** نفع لازم مقدم ہے نفع متعدی سے اس لیے جس میں اپنے نفس کی حفاظت ہو وہ کام کریں اور اس میں کسی کی پروانہ کریں۔

۸۶۳)**حال:** دورانِ نماز ماضی کے بعض معاملات بار بار ذہن میں گھومنے لگتے ہیں، توجہ الی اللہ رکھنے کی کیا تدبیر اختیار کروں۔

**جواب:** بار بار دِل کو اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں۔ حضوری فرض نہیں، احضار فرض ہے۔

۸۶۴)**حال:** تبلیغ اور جہاد ان دونوں شعبوں میں سے کس شعبے کا انتخاب کروں؟ اصلاحِ نفس اور تدریسی مصروفیت کے ساتھ ہمہ تن مذکورہ بالا دونوں شعبوں میں سے کس میں مصروف رہا جائے؟

**جواب:** دین کے تمام شعبے اہم ہیں اپنے وقت اور حالات پر۔ نماز کا وقت آجائے نماز پڑھیں، رمضان آگیا روزے فرض ہوگئے، زکوٰۃ فرض ہوگئی زکوٰۃ ادا کریں، حج فرض ہوگیا حج ادا کریں وغیرہ اس پر تمام احکام کو قیاس کرلیں۔

۸۶۵)**حال:** گزشتہ خط میں لکھا تھا کہ درود شریف کے بعد آپ کی صحت کے لیے دُعا مانگتا ہوں۔ آپ نے تحریر فرمایا کہ کیا نماز میں؟ عرض ہے کہ نماز میں نہیں بلکہ نماز مکمل کرنے کے بعد جب دُعا مانگتا ہوں تو درود شریف کے بعد اپنے شیخ محترم کی صحت کی دُعا مانگتا ہوں۔

**جواب:** صحیح ہے، ماشاءاللہ۔

۸۶۶)**حال:** بدنگاہی الحمدللہ نہیں کرتا بلکہ اچانک نظر پڑ جاتی ہے تو فوراً نظریں ہٹالیتا ہوں۔ اللہ پاک کی توفیق سے اور آپ کی دُعاؤں سے نظروں کی حفاظت ہوجاتی ہے۔

**جواب:** بہت دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۸۶۷)**حال:** غیبت سے الحمدللہ! بہت بچ رہا ہوں۔ ان شاءاللہ! مزید اللہ کریم کے کرم

سے، آپ کی دعاؤں سے بچنے کا خوب اہتمام کررہا ہوں۔ دُعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** مکمل اجتناب ضروری ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو گناہوں سے محفوظ فرمائیں۔

۸۶۸) **حال:** حضرت! استقامت کی بہت کمی ہے۔ اکثر تہجد کی نماز باقاعدگی سے پڑھنے کا ارادہ کرتی ہوں لیکن استقامت نہ ہونے کی وجہ سے تہجد ترک ہوجاتی ہے اور اکثر تو اس میں اپنی ہی کوتاہی ہوتی ہے، آنکھ کھل جاتی ہے مگر پھر سے سو جاتی ہوں۔

**جواب:** تہجد کوئی فرض تو نہیں ہے، چھ گھنٹہ اگر نیند ہوجاتی ہے تو رات کو اُٹھیں ورنہ عشاء کے بعد وتر سے پہلے چند نوافل تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں۔

۸۶۹) **حال:** دوسری بات یہ ہے کہ حضرت! نامحارم کے خیالات بہت کثرت سے آتے ہیں جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔

**جواب:** خیالات آنا برا نہیں لانا بُرا ہے اور جب آئیں تو ان میں مشغول ہونا بُرا ہے۔ کسی مباح (جائز) کام میں لگ جایا کریں۔

۸۷۰) **حال:** ہر لمحہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے کہ بہت بڑا گناہ کیے جارہی ہوں، بہت افسوس بھی ہوتا ہے۔ اس لیے میں چاہتی ہوں کہ جلد از جلد میرا نکاح ہوجائے تاکہ اس گناہ سے بچ جاؤں، لہٰذا آپ میرے لیے اس کی دُعا کریں۔

**جواب:** دل سے دُعا ہے۔ رشتے کے لیے روزانہ **یَا جَامِعُ** ۱۱۱ر مرتبہ اوّل آخر گیارہ گیارہ بار درود شریف پڑھ کر دُعا کریں۔

۸۷۱) **حال:** الحمد للہ! حضرت! شیخ کے تعلق کی برکت سے ہر دَم اُمورِ شرعیہ کی پابندی کا دھیان رہنے لگا ہے۔

**جواب:** مبارک ہو یہی چیز تو مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۸۷۲) **حال:** اس میں بندے نے ایک طرزِ عمل اپنایا ہے کہ "جب غیر محرم پر نظر پڑجاتی ہے تو فوراً نظر ہٹا کر بائیں کندھے کی جانب منہ سے لعاب نکالے بغیر تھو تھو کردیتا ہوں، اگر میدان یا سڑک ہو تو باقاعدہ لعاب بھی بائیں جانب منہ کر کے پھینک دیتا ہوں تاکہ جو فتنہ دماغ میں بیٹھنا چاہتا ہے وہ تصور ذہن سے نکل

جائے‘‘ عرض خدمت یہ ہے کہ یہ سلسلہ جاری رکھوں یا کوئی اور طریقہ اپناؤں؟

جواب: اصل مقصد نظر بچانا ہے چاہے وہ جس طریقہ سے بھی حاصل ہو، اور جو طریقہ اس میں معین ہو اس میں کوئی مضایقہ نہیں۔ کبھی کبھار نظر پڑ جائے تو مضایقہ نہیں لیکن اگر بار بار نظر پڑتی ہے تو وہ پڑتی نہیں نفس پڑاتا ہے اور دھوکا دیتا ہے کہ نظر پڑ گئی اور تھوتھو کرا دیتا ہے۔ سمجھ لیں کہ تھوتھو کرنا تلافی کے لیے کافی نہیں بیس رکعات ہر غلطی پر پڑھیں اور نظر دیکھ بھال کر اُٹھائیں۔

۸۷۳) حال: دفتر میں لوگ نماز پڑھانے پر اصرار کرتے ہیں لیکن ریاکاری و شرکِ خفی میں مبتلا ہونے کے خوف سے امامت کرنے میں حد درجہ پریشانی ہوتی ہے۔ اس کا علاج تجویز فرمادیں۔

جواب: اس زمانے میں امامت میں پہل کریں ورنہ ہو سکتا ہے کوئی بدعقیدہ نماز پڑھادے اور نماز ہی نہ ہو۔ ریاکاری خود بخود کوئی چپکنے والی چیز نہیں ہے، ارادہ کرنے سے ریا ہوتی ہے۔ ہر عمل سے اپنا رضائے الٰہی کی نیت کرلیں، بس اتنا کافی ہے، پھر اگر دل میں ریا کا خیال آئے تو وہ وسوسہ ہے، ریا نہیں ہے۔

۸۷۴) حال: آپ سے میرا غائبانہ تعارف آج سے قریباً چار سال قبل سے ہے جب میرے ہاتھ آپ کی لکھی ہوئی کتاب ’’حسنِ خاتمہ کے سات مدلل نسخے‘‘ لگی جن پر عمل کرنے کی توفیق بارگاہِ الٰہی سے ملی۔ اس عمل کی برکت سے اللہ تبارک وتعالیٰ نے میرے قلب کو تصوف کی طرف راغب کیا۔ پھر ایک مہربان کی مہربانی سے میں ایک بزرگ حضرت... صاحب دامت برکاتہم سے بیعت ہو گیا، انہوں نے مجھے صرف دواعمال کی تلقین کی جن پر عمل کی کوشش کرتا رہتا ہوں لیکن چوں کہ حضرت کراچی سے بہت دور رہتے ہیں اس لیے رابطہ بہت کم رہتا ہے۔ جب حضرت کراچی تشریف لاتے ہیں تب ہی ملاقات ممکن ہوتی ہے۔

اس کے بعد ایک نقشبند بزرگ سے جو اکثر ہمارے علاقے کی قریبی مسجد میں تشریف لاتے رہتے ہیں میرا رابطہ ہوا، اُنہوں نے بھی مجھے بہت متاثر کیا، خاص طور

پر ان کے بیانات بہت ایمان افروز ہوتے ہیں پھر ان کے بتائے ہوئے اعمال میں سے چند اذکار میں نے اپنے معمولات میں شامل کیے۔

اس کے بعد ایک روز اللہ تبارک و تعالیٰ نے مجھے خواب میں حکم دیا کہ آپ کے پاس جاؤں تو میں آپ کے پاس آگیا۔ یہ آج سے تقریباً تین ماہ پہلے کی بات ہے اس دن سے لے کر آج تک ہفتے میں دو یا تین بار رات کی مجلس میں حاضر ہونے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے نصیب فرمائی۔ آپ کے پاس آکر روح کو ایک نئی تازگی ملی۔

جواب: اس راہ کا پہلا اُصول ہے کہ ''یک در گیر و محکم گیر'' اس لیے ضروری ہے کہ جس بزرگ سے یا بزرگوں کے غلام سے مناسبت ہو اس کا دامن تھام لیں اور اس کو اپنے لیے سب سے زیادہ نفع بخش سمجھیں اور یہ کیفیت ہو کہ سارے اہل اللہ کی عظمت کے باوجود شیخ سے تعلق ایسا ہو جیسے ماں سے ہوتا ہے۔ ساری دنیا کی مائیں ایک طرف اور اپنی ماں ایک طرف۔ اس راہ کی کامیابی کا طریقہ یہ نہیں ہے کہ آج ایک بزرگ کے پاس چلے گئے کل دوسرے بزرگ کے پاس۔ بچہ اپنی ہی ماں کا دودھ پیتا ہے مختلف ماؤں کا نہیں۔ اس لیے پہلے اپنی مناسبت کے مطابق مصلح کا انتخاب کریں جس سے سب سے زیادہ مناسبت ہو اس سے تعلق رکھیں باقی تمام بزرگانِ دین کی عظمت دل میں ہو کسی کی تحقیر نہ ہو لیکن استفادے کا تعلق صرف اپنے مصلح سے ہو۔ بس ایک دَر کو پکڑ لیں اور مضبوطی سے پکڑیں۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں؎

جب کسی سے لو لگائی جائے گی
تب یہ آشفتہ خیالی جائے گی

۸۷۵) حال: میں چاہتی ہوں کہ ایسا کوئی مراقبہ بتائیں کہ آخرت کی محبت یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت اور جنت کا شوق اور اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں پیدا ہو جائے اور دنیا کی پریشانیوں پر آخرت کی فکر غالب آجائے تاکہ دنیا کی پریشانیاں آخرت کی پریشانیوں کے مقابلے میں کم محسوس ہوں۔ اگر کوئی موت کا تذکرہ وغیرہ کرے پھر بھی مجھے موت یاد نہیں آتی۔ میں چاہتی ہوں کہ ان سب مراقبوں کی تفصیل اور وقت بھی

تحریر کردیں۔

**جواب:** ہمارے بزرگ مراقبے اور طاقت سے زیادہ اذکار بتا کر لوگوں کو پاگل نہیں بناتے۔ اللہ کی محبت حاصل کرنے کا طریقہ جو قرآن و سنت سے ثابت ہے وہ اتباعِ سنت اور اجتناب عن المعاصی یعنی گناہوں سے بچنا ہے اور اس کے حصول کے لیے کسی سچے اللہ والے مصلح سے اصلاحی تعلق قائم کرنا جو بذریعۂ مکاتبت بھی ہو سکتا ہے۔ شیخ کو اپنے حالات کی اطلاع دینا اور اپنے امراض کا علاج معلوم کرنا اور شیخ جو علاج تجویز کرے اس پر عمل کرنا اور جو ذکر وہ بتادے اس پر پابندی کرنا، اللہ کی محبت حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

۸۷۶) **حال:** معمولات میں مزہ نہیں آتا، بس ایک رسم کے طور پر تسبیح پوری کرتا ہوں۔

**جواب:** مزہ مطلوب نہیں ہے، معمولات مطلوب ہیں۔ ترقی اعمال سے ہوتی ہے، مزہ سے نہیں۔ اس لیے معمولات کیے جایئے۔

۸۷۷) **حال:** باقی دھیان اللہ جانتا ہے کہ کدھر ہوتا ہے اس کا بھی کوئی حل تحریر فرمادیجیے۔

**جواب:** بار بار دھیان کو ذکر اللہ کی طرف لاتے رہیں کہ میں بہت بڑے مالک کا نام لے رہا ہوں۔ اور ہلکا سا دھیان کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

۸۷۸) **حال:** حضرت! دِکھاوا بہت ہے، مثلاً اب میں معمولات سوتے وقت کرتا ہوں۔ اب اگر میں دیکھوں کہ میرے برابر میں اگر کوئی بھائی وغیرہ ہو تو اس کے سامنے تسبیح نکال کر زور زور سے اللہ اللہ کرنے لگ جاتا ہوں تاکہ مجھے بزرگ سمجھیں حضرت! اس دِکھاوے کا بھی کوئی علاج تحریر فرمائیں۔

**جواب:** حدیث پاک میں ہے کہ جو شخص شہرت کے لیے اور اظہار (ریا) کے لیے کچھ عمل کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو ظاہر کردے گا۔ اس حدیث پاک کو یاد کر کے سوچا کریں اور نفس سے کہیں کہ تو لوگوں کی نظر میں بڑا بننا چاہتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ تیرے عیوب کو ظاہر کردیں گے تو لوگ بجائے بزرگ سمجھنے کے شیطان سمجھنے لگیں

گے لہٰذا اس دِکھاوے سے نقصان ہی نقصان ہے فائدہ کچھ نہیں۔

۸۷۹) **حال:** بندے میں بہت سے امراض ہیں جن میں سر فہرست حُبِّ جاہ اور حُبِّ مال ہیں۔ اگر بندہ تھوڑا سا مال بھی اللہ کی راہ میں نکالتا ہے تو دل میں خیالات آتے ہیں کہ بڑا اچھا کام کیا۔

**جواب:** یہ سوچا کریں کہ جو مال خرچ کیا ہے یہ جب اچھا ہوگا کہ اللہ کے یہاں قبول ہو جائے جس کی ابھی خبر نہیں اس لیے ڈرتے رہو اور قبولیت کی دُعا کرتے رہو۔

۸۸۰) **حال:** دوسرے کے عیوب تلاش کرتا ہوں۔ کوئی آدمی کتنا بھی اچھا ہو لیکن مجھے اس کے عیوب کی تلاش رہتی ہے۔

**جواب:** اس کا سبب تکبر ہے لہٰذا اپنے عیبوں کو یاد کرو تو اپنی حقارت سامنے آجائے گی۔ دوسروں کے عیب کو زکام اور اپنے عیب کو کوڑھ سمجھو اور سوچو کہ دوسروں کے عیوب تلاش کرنا بہت کمینی حرکت ہے۔ جب تک علاج مکمل نہ ہو جائے اپنی حالت کی اطلاع کرتے رہیں اور اس کے مکمل ازالے تک چین سے نہ بیٹھیں۔

۸۸۱) **حال:** زبان بھی بہت چلتی ہے۔ حضرت والا سے درخواست ہے کہ ان امراض کا علاج فرمائیں۔ اللہ جل شانہ سے دُعا ہے کہ حضرت کا سایہ ہم پر تادیر سلامت رکھیں۔ آمین۔

**جواب:** جو بات زبان سے نکلتی ہے فرشتے اس کو نوٹ کر لیتے ہیں اور قیامت کے دن نامناسب باتوں پر مؤاخذہ ہوگا لہٰذا بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں۔ مضایقہ نہیں۔

۸۸۲) **حال:** میں ایک مدرسۃ البنات میں معلمہ ہوں۔ میری ایک شاگردہ جو آپ سے بیعت ہے مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور میں اس سے بہت محبت کرتی ہوں کیوں کہ اس کی عادتیں بہت اچھی ہیں۔ وہ بہت اصلاح کی باتیں کرتی ہے اور ذہین بھی بہت ہے اور بہت نیک ہے۔ اس وجہ سے میں اس کو پیار کرتی ہوں لیکن وہ منع کرتی ہے اور کہتی ہے کہ ہمارے شیخ منع فرماتے ہیں۔ مجھے اس سے اللہ کے لیے محبت ہے تو میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ کیا اللہ کے لیے پیار کرنا منع ہے؟

**جواب:** پیار سے کیا مراد ہے ؟ قلبی یا جسمانی ؟ اس کے منع کرنے کی کوئی وجہ ہوگی جو غالباً آپ نے نہیں لکھی۔ محبت للّٰہی کا تعلق قلب سے ہوتا ہے نہ کہ قالب سے۔ انسان کو خود اپنے نفس کا جائزہ لینا چاہیے کہ یہ محبت اللہ کے لیے ہے یا اس میں نفس کی شمولیت ہے۔ نفس کی چالیں بہت باریک ہوتی ہیں۔ محبت للّٰہی کے نام پر، محبت للّٰہی کے لیبل کے پیچھے خود نفس چھپا ہوتا ہے۔

## اس کے جواب میں ان ہی معلمہ کا دوسرا خط

۸۸۳) **حال:** جس لڑکی کا میں نے پچھلے خط میں ذکر کیا تھا میں اس سے اللہ کے لیے محبت کرتی ہوں اور میں نے اپنے نفس کا جائزہ لیا تو ہرگز کوئی بات نہیں محسوس ہوئی، اسی لیے میں منہ سے اس کو پیار کرتی ہوں جس کو وہ منع کرتی ہے۔

**جواب:** وہ بالکل صحیح منع کرتی ہے کیوں کہ یہ جائز نہیں اور جو بات جائز نہ ہو اس میں نفس کے جائزہ کی ضرورت نہیں۔ محبت للّٰہی بوس و کنار کی محتاج نہیں ہوتی۔ ہوشیار ہو جائیں! یہ محبت نفسانی ہے لہٰذا پیار کرنا تو دُور کی بات ہے اس لڑکی کو دیکھنا، اس سے بات کرنا، اس سے ملنا جلنا، اس کا خیال دل میں لانا غرض تمام تعلقات کو منقطع کرلیں۔

۸۸۴) **حال:** میری عمر ۲۱/ سال ہے۔ میں پرائیویٹ ملازم ہوں اور لاہور کا رہائشی ہوں۔ میں نے آپ کے سلسلہ مواعظ حسنہ کی چند کتابیں مثلاً مواعظ نمبر ۱، ۳، ۲، ۶، ۵، ۴، ۵۲، ۴۳، ۳۵، ۱۷، ۸ اور چند اور مواعظ پڑھے ہیں۔ یقیناً یہ مواعظ انسان کی فلاح اور نفس کی اصلاح کے لیے بے حد مفید نسخہ ہیں۔ جب میں انہیں پڑھتا ہوں تو آپ کے دیدار اور ملاقات کا اشتیاق بڑھ جاتا ہے لیکن آپ کراچی میں رہائش پذیر ہیں اور میں وہاں نہیں آسکتا لیکن خواہش ہے کہ آپ جب بھی لاہور تشریف لائیں میں آپ سے شرفِ ملاقات حاصل کروں۔ میرا خط لکھنے کا اصل مقصد آپ سے بیعت ہونا ہے۔

**جواب:** چند ماہ قبل لاہور حاضری ہوئی تھی، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ (نزد چڑیا گھر) سے رابطہ رکھیں۔ جب کبھی لاہور آنا ہوگا تو وہاں سے معلوم ہوسکتا ہے۔

۸۸۵)حال: ویسے تو میرا اور میری فیملی کا آج کے دور کے کسی پیر پر عقیدہ نہیں ٹھہرتا جس کی وجہ جعلی پیروں کی کثرت ہے۔ جس نے داڑھی رکھ لی، ہاتھ میں تسبیح لے لی وہی پیر بنا بیٹھا ہے اور اپنے حلیہ کو ذریعۂ معاش بنا رکھا ہے۔

جواب: صحیح ہے، لیکن قیامت تک سچے اللہ والے بھی موجود رہیں گے تلاش کرنا ہمارا اور آپ کا کام ہے۔

۸۸۶)حال: آپ کے مواعظ میں پڑھا تھا کہ قیامت تک اولیاء اللہ آتے رہیں گے کیوں کہ ولایت کے دروازے بند نہیں ہوئے اور آپ نے یہ بھی لکھا ہے کہ بیعت ہونا فرض نہیں، اصلاحِ نفس فرض ہے۔ اور خط و کتابت سے بھی کسی بزرگ کو اپنا مشیر بنایا جاسکتا ہے۔

جواب: صحیح۔

۸۸۷)حال: لہٰذا میں نے بھی یہی فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو اپنا مشیر بناؤں اور جب بھی آپ لاہور تشریف لائیں تو باقاعدہ آپ سے بیعت ہو جاؤں۔ ایک سوال جو میرے ذہن میں پیدا ہوا ہے کہ کیا بیعت کا سلسلہ خط کے ذریعے بھی ہو سکتا ہے؟

جواب: ہو سکتا ہے، لیکن بہتر ہے کہ پہلے اصلاحی خط و کتابت کریں، جب خوب اطمینان ہو جائے، اعتماد ہو جائے اور محبت خوب بڑھ جائے تب بیعت ہوں۔ اصلاح کے لیے بیعت ہونا ضروری نہیں۔

۸۸۸)حال: آپ کے وعظ نمبر تین ''تعلق مع اللہ'' میں حضرت شاہ فضل رحمٰن صاحب گنج مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ روس میں ایک قاز چڑیا ہے جو کہ ہندوستان پاکستان آتی ہے اور آنے سے پہلے روس کے پہاڑوں پر انڈے دے کر آتی ہے اور یہاں سے اپنی توجہ سے ان انڈوں کو گرماتی ہے اور جب واپس جا کر دیکھتی ہے تو انڈوں سے بچے نکل آتے ہیں۔ جب اللہ نے چڑیا کی توجہ میں اس قدر طاقت رکھی ہے تو اللہ والوں کی روحوں میں کیا بات ہو گی، ان کی دُعا اور توجہ میں اللہ نے خاص اثر رکھا ہے۔ بس جناب! میں بھی یہی چاہتا ہوں کہ آپ مجھ پر نظر فرمائیں۔ بس چاہتا ہوں کہ

اللہ کا نیک بندہ بن جاؤں اور اللہ مجھ سے راضی ہو جائیں۔

**جواب:** دُعا سنت ہے جو توجہ محضہ سے افضل ہے۔ دل و جان سے دُعا کرتا ہوں۔ جو اللہ کو چاہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو محروم نہیں رکھتے۔ مطمئن رہیں ان شاء اللہ تعالیٰ! ضرور اللہ والے بن جائیں گے۔

۸۸۹) **حال:** خط کو طویل کرنے کو جی چاہ رہا ہے لیکن ڈر ہے کہ یہ خط ردّی کی ٹوکری کی زینت نہ بن جائے اور میری ساری اُمید پر پانی نہ پھر جائے کیوں کہ یہ خط بڑی امید سے لکھ رہا ہوں کہ شاید میری اصلاح آپ حضرت سے ہی ہو جائے۔ اگر آپ حضرت نے مجھے قبول نہ کیا تو کہیں میں شیطان کے بہکاوے میں نہ آجاؤں کہ تیری اصلاح نہیں ہونی۔

**جواب:** جو اللہ کا طالب ہے اس کا خط ردّی کی ٹوکری میں کیسے ڈالا جا سکتا ہے؟

۸۹۰) **حال:** جناب مجھے کوئی ایسا عمل بتائیں کہ جس سے نفس کی بیماریوں کا علم ہو جائے اور میں شیطان کے دھوکے اور نفس سے چھٹکارہ پا جاؤں۔

**جواب:** احقر کی کتاب ”روح کی بیماریاں اور ان کا علاج“ غالباً خانقاہ لاہور سے مل جائے گی اس کا مطالعہ کریں جس سے نفس کی بیماریوں کا علم ہو گا۔ اور اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے حالات کی دینی مشیر کو اطلاع کریں اور جو علاج وہ تجویز کرے اس کی اتباع کریں۔

۸۹۱) **حال:** سنت کے مطابق وضو کا طریقہ تحریر فرما دیں۔ کیوں کہ شاید ہم وضو دُرست نہ کرتے ہوں۔

**جواب:** احقر کا رسالہ ”پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری سنتیں“ خانقاہ لاہور سے مفت تقسیم ہوتا ہے۔ اس میں سنت کے مطابق وضو نماز وغیرہ غرض چوبیس گھنٹے کی سنت کی زندگی لکھی ہوئی ہے۔ اس سے وضو کا مسنون طریقہ بھی معلوم ہو جائے گا۔

۸۹۲) **حال:** ایک مسئلہ یہ بھی ہے کہ اگر کسی کے چہلم کا ختم شریف ۲۵/ تاریخ کو ہو تو اگر کوئی ۱۷/ تاریخ سے اس میت کے لیے قرآن مجید پڑھنا شروع کرے اور

۲۵/ تاریخ کو ختم میں قرآن شریف کا ثواب لکھا دے اور بعد میں پڑھ کر پورا کر دے تو کوئی حرج یا گناہ تو نہیں؟

جواب: چہلم کا سنت و شریعت میں کوئی حکم نہیں یہ تو ہندوؤں کی رسم ہے جو بعض نا دان مسلمانوں نے کم علمی کی وجہ سے اپنالی۔ اپنے مُردوں کو روزانہ ایصالِ ثواب کیجیے۔ چالیسویں دن کیوں کرتے ہو؟ مُردوں کا عمل تو ختم ہو گیا، ان کو ہر وقت ایصالِ ثواب کی ضرورت ہے، چالیسویں دن تک مؤخر کرنا عقل کے بھی خلاف ہے مثلاً ابھی کسی کا ایکسیڈنٹ ہو گیا اس کو فوراً خون کی ضرورت ہے، ڈاکٹر کہتے ہیں کہ مریض کو فوراً خون چاہیے لیکن اس وقت کوئی کہے کہ نہیں صاحب ہمارے یہاں قاعدہ ہے کہ تیسرے دن یا چالیسویں دن خون دیا جاتا ہے تو کیا یہ عقل کی بات ہے؟ مردے کو ابھی ثواب کی ضرورت ہے اور نادان لوگ تیجہ اور چالیسواں پر مؤخر کرتے ہیں۔ یہ دیر کرنا خلافِ عقل بھی ہے اور خلافِ نقل بھی یعنی قرآن و سنّت سے بھی ثابت نہیں۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یا کسی صحابی نے کبھی تیجہ اور چہلم نہیں کیا۔

## ایک عالم کا اصلاحی خط

۸۹۳) حال: گزشتہ خط ملا حضرت نے چلّہ سے قبل چھ ماہ اصلاحی مکاتبت کا حکم فرمایا مگر حال یہ ہے کہ حضرت سے دُوری اور لاعلمی کی نحوست کی وجہ سے روحانی بیماریاں ایسی چھاگئی ہیں جیسے زخمی بدن پر مکھیاں۔ حضرت! آپ کی دُعا اور علاج سے جس عورت کی محبت کی بیماری سے شفا ملی تھی وہ شاید عارضی تھی۔ اس عورت کے دوبارہ ایسے حملے شروع ہوئے کہ کچھ علاج سمجھ میں نہیں آتا۔ اس عورت نے تو میری عقل اُڑادی ہے۔ کچھ سمجھ نہیں آتا۔ مجبور و پریشان ہو کر اپنے حکیم اور طبیب سے رجوع کر رہا ہوں۔

جواب: ایسی صورت میں آپ فوراً آجائیں چالیس دن کے لیے۔ یہ دونوں خط ساتھ لائیں۔

## ان ہی عالم کا دوسرا خط

۸۹۴) **حال:** حضرت! منجملہ دوسرے امراض کے ایک بڑا مرض عورت کی محبت کا بھی ہے جس کی وجہ سے دین و دنیا خراب ہوئے۔ اب الحمد للہ! وہ کیفیت تو نہیں مگر بعد میں ابتلائے معصیت کا خطرہ ہے خانقاہ میں بھی کبھی وسوسہ آتا ہے کہ اس کو فون کروں مگر حضرت کی صحبت میں حاصل نورِ تقویٰ کی برکت سے اس بری خواہش کو دبا لیتا ہوں اس برے ارادہ کو دبانے کے بعد اللہ تعالیٰ کا خاص قرب محسوس کرتا ہوں مگر حضرت! ایسا علاج فرمائیں کہ اس مرض کی ہمیشہ کے لیے جڑ کٹ جائے۔

**جواب:** اگر ایک دفعہ بھی معصیت میں ابتلا ہو چکا ہے تو اس کا وسوسہ عمر بھر آئے گا عمر بھر مجاہدہ کرنا ہے اور اسبابِ گناہ سے دُور رہنا ہے۔ تقاضوں سے نہ گھبراؤ اگر مجاہدہ سخت ہے تو انعامِ قرب بھی تو عظیم الشان ہے۔ یہ تمنا کرنا کہ وسوسہ نہ آئے نادانی ہے مجاہدہ کے لیے تیار رہو۔ وسوسہ اور تقاضائے معصیت پیدا ہونا برا نہیں، اس پر عمل کرنا برا ہے۔

۸۹۵) **حال:** پہلے خط میں حضرت نے آخری درجے کا علاج یہ تجویز فرمایا تھا کہ اس مقام سے شرق و غرب کی دُوری مطلوب ہے، شاید یہ علاج مرض کو ختم کر دے مگر حضرت! یہاں صورت حال ایسی ہے کہ بڑا قصبہ ہے مجھے یہاں پر کام کرتے تیسرا سال ہے، مالک الملک کے فضل و کرم سے کافی فضا بنی بچوں میں بھی اور بڑوں میں بھی۔ حفظ، ناظرہ، تعلیم الاسلام، بہشتی زیور، مسنون دُعائیں، بڑوں میں نمازوں کی تصحیح اور ضروری مسائل یاد کرائے۔ ایک محنتی استاذ بھی شعبۂ حفظ میں پڑھا رہے ہیں تقریباً اسّی کے قریب بچے پڑھ رہے ہیں۔ پہلے مدرسہ ایک عارضی مکان میں چل رہا تھا ابھی ایک آدمی نے بیس مرلہ زمین مدرسے کے لیے میرے نام تولیت و اہتمام کے ساتھ وقف کی ہے اور انتقال بھی دے دیا ہے، اب اگر میں یہاں سے چلا جاؤں تو ظاہری اسباب کے درجے میں نقصان ہے دوسرے اہل بدعت کا بھی خطرہ ہے، ابھی تو وہ دبے ہوئے ہیں، میرے جانے سے ان کے غلبے کا خطرہ ہے۔ لیکن یہاں رہنے میں ابتلائے معصیت کا قوی اندیشہ ہے۔

**جواب:** نفع لازم نفع متعدی پر مقدم ہے۔ اگر نفع لازم کے فوت ہونے کا یعنی ابتلائے

معصیت کا قوی اندیشہ ہے تو مدرسہ اور دیگر دینی خدمات اور دوسروں کے نفع کو بھول جائیے قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ[۱۵] پر عمل کرتے ہوئے اس جگہ کو چھوڑ دیں جہاں معصیت یقینی ہو۔

۸۹۶) **حال:** دوسرے بڑے قصبے میں بھی ایک آدمی نے مجھے دو کنال زمین دینے کا کہا ہے کہ یہاں بھی مدرسہ قائم کرو کیوں کہ اس قصبہ میں بھی مدرسہ نہیں ہے۔ بندے نے اس سے کہا کہ حضرت والا سے مشورہ کرکے بتاؤں گا جیسے حضرت کا حکم ہو۔

**جواب:** وہیں ہجرت کر جائیے۔ مدرسہ اور دینی خدمات مطلوب نہیں معصیت سے حفاظت اور رضائے الٰہی مطلوب ہے۔

۸۹۷) **حال:** حضرت! کیا یہ اصلاحی خط پڑھ کر جلا دینے چاہئیں؟ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ''بہشتی زیور'' حصہ دہم میں لکھا ہے کہ جلا دیں بعض باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ انسان نہیں چاہتا کہ دوسروں کی نظر پڑے اور واقعتاً بندہ اس کو گراں سمجھتا ہے کہ ہماری روحانی بیماریوں والے حالات کسی اور کی نظروں سے گزریں۔ جیسے حضرت والا تجویز فرمائیں۔

**جواب:** خطوط کو جلاسکتے ہیں لیکن علاج کو کسی ڈائری میں محفوظ کرلیں۔

۸۹۸) **حال:** میں نے بد نظری اور غیبت سے بچنے کی کوششیں بھی کیں کبھی بچ گئی اور کبھی نفس اور شیطان کے بہکانے میں آگئی لیکن میرے دل میں بار بار یہ دھیان آتا رہا کہ مجھے یہ چھوڑنا ہے اور بد نظری اس وجہ سے ہوئی کہ ہم سب مل جل کر ایک ساتھ رہتے ہیں اور نا محرم کا بار بار سامنا ہوتا ہے۔ میں جب بھی کسی ضرورت کے تحت نا محرم سے بات کرتی ہوں تو نگاہ نیچے رکھنے کی کوشش کرتی ہوں مگر نگاہ خود بخود بار بار اُٹھتی ہے۔ دل میں کوئی خیال نہیں ہوتا مجھ سے بات نہیں کی جاتی نگاہ نیچی کرکے۔ ہر ممکن کوشش کر رہی ہوں مجھے اس کا علاج بتائیں کہ بات کرتے ہوئے بھی نگاہ کو نیچے کرلوں۔

**جواب:** بلا ضرورت نا محرم سے بات کرنا جائز نہیں ہے۔ اور اگر بات کرنے سے دل کو

---

[۱۵] التحریم:٦

نقصان پہنچتا ہے اور نظر کی حفاظت نہیں ہوتی تو بات کرنا بھی جائز نہیں۔ اپنے جسم کو، اپنے دل کو، اپنی آنکھوں کو بچا کر بہت دُور رہو۔ جو اسبابِ گناہ ہیں ان سے بھی دُور رہنا فرض ہے ورنہ ناجائز تعلقات میں ابتلا ہو جائے گا۔ گھر پر جو نامحرم رہتے ہیں اُن سے پردہ کرو چہرہ اور بدن ڈھانپ کر گھر کا کام کاج کرو، بلا ضرورت نامحرموں سے بات نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ نے جو ہمت دی ہے بس اس کو استعمال کرو۔ کسی کی پروانہ کرو۔ اللہ کے لیے دُوری اختیار کرو اگر سکون اور چین چاہتی ہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ہمت استعمال کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

۸۹۹) **حال:** حضور! لڑکوں اور عورتوں سے بہت زیادہ نظر و قلب کو بچا کر رکھتا ہوں جس سے ذہنی سکون تو ہوتا ہے مگر دل میں ایک بے چینی اور بے قراری سی رہتی ہے۔

**جواب:** گناہ کے سکون سے یہ بے قراری مبارک ہے کہ عند اللہ محبوب ہے۔

۹۰۰) **حال:** جس کی وجہ سے ایمان کی وہ حلاوت جس کا حدیث شریف میں ذکر فرمایا گیا ہے اس کا احساس نہیں ہوتا۔

**جواب:** احساس ہونا ضروری نہیں موجود ہونا ضروری ہے جو موعود ہے۔ اس لیے یقیناً موجود ہوتی ہے احساس نہیں ہوتا۔ ایک عرصہ بعد احساس بھی ہونے لگتا ہے جیسے بیماری چلی جاتی ہے لیکن منہ کا ذائقہ دیر میں ٹھیک ہوتا ہے کھانے کی لذت کا احساس نہیں ہوتا رفتہ رفتہ ہونے لگتا ہے اسی طرح جیسے جیسے گناہوں کے اثرات دُور ہوتے جائیں گے حلاوت کا احساس بڑھتا جائے گا۔

۹۰۱) **حال:** حضرت والا! بعض اوقات خاص گناہ کے مقام کا اچانک تصور اور وسوسہ آجاتا ہے مگر الحمد للہ! بندہ فوراً توجہ ہٹا لیتا ہے لیکن وہ جو گناہ کا ایک دفعہ میں تصور آتا ہے وہ پھر بار بار وقفے وقفے سے تنگ کرتا ہے مگر بندہ بفضلہ تعالیٰ توجہ نہیں دیتا۔

**جواب:** یہی مطلوب ہے جس سے ایک بار بھی گناہ ہو گیا اس کو زندگی بھر وساوس آتے رہیں گے بس مجاہدہ کرتا رہے اس پر ان شاء اللہ تعالیٰ! اجر ملے گا۔ وسوسے سے پریشان نہ ہوں اور یہ تمنا نہ کریں کہ وسوسہ ہی نہ آئے۔ بس وسوسے پر عمل نہ کرو

مجاہدے سے نہ گھبراؤ کہ یہی قرب کا ذریعہ ہے۔

۹۰۲) حال: اسی طرح حسینوں نمکینوں سے تو بہت بچنا پڑتا ہے مگر ہلکے ہلکے حسن والوں سے تو بہت زیادہ متاثر ہو جاتا ہوں۔ میرے پیارے مرشد! خصوصی دُعاؤں اور توجہات کا طلب گار ہوں۔

جواب: ہلکے حُسن والوں سے اور زیادہ احتیاط کی ضرورت ہے جیسے ہلکا بخار زیادہ خطرناک ہوتا ہے کہ آدمی اس کی پروا نہیں کرتا جس سے بخار ہڈی میں اتر جاتا ہے جس کو ٹی بی کہتے ہیں۔ ہلکا حُسن باطن کو نقصان پہنچا کر گناہ میں مبتلا کر دیتا ہے۔ دل سے دُعا ہے اللہ تعالیٰ اپنی حفاظت میں رکھے۔

۹۰۳) حال: حضرت! جب بھی میرے خاندان والوں میں سے کوئی مجھ سے ایسی جگہ چلنے پر اصرار کرتا ہے جہاں غیر شرعی کام ہوتا ہو جیسے ہوٹل چل کے کھانا کھانا یا ایسی شادی میں شرکت کرنا جہاں ویٹرز ہوں تو میں اپنے نہ جانے کا کوئی بہانہ بناتی ہوں اصل وجہ واضح الفاظ میں نہیں بتاتی۔

جواب: بہانہ بنانے میں بھی کوئی حرج نہیں بشرطیکہ جھوٹ نہ ہو، توریہ ہو۔

۹۰۴) حال: اکثر سوچتی ہوں کہ ہمت کر کے وضاحت کر دوں کہ جہاں اللہ کی ناراضگی کا کام ہو وہاں جانا جائز نہیں لیکن حوصلہ نہیں کر پارہی حالاں کہ خود بھی پریشانی ہوتی ہے کہ ہر دفعہ ایک نیا بہانہ بناؤں اور برائی تو یوں بھی میرے سر آتی ہے۔ حضرت! آپ دُعا فرمائیں اللہ میاں مجھے ہمت عطا فرمائے اور آپ مجھے ایسے الفاظ سکھا دیں جو میں یاد کرلوں اور ایسے موقعوں پر وہی جواب دوں۔

جواب: بہتر یہی ہے کہ اچھے عنوان سے صاف کہہ دیں تو جب سب کو علم ہو جائے گا تو پھر خود ہی نہیں کہیں گے جب ان کو یقین ہو جائے گا کہ یہ خلافِ شریعت کاموں میں ہماری بات نہیں مانے گی جیسے کسی ایسی شادی بیاہ میں قریبی عزیز دعوت دیں تو تقریب سے ایک دن پہلے جا کر ان کو تحفہ دے دیں جو اوروں کے تحفوں سے زیادہ ہی ہو تو بہتر ہے اور کہہ دیں کہ آپ کی محبت کا حق ادا کرنے کے لیے حاضر ہوئی ہوں کیوں کہ

تقریب میں اللہ کی ناراضگی کی باتیں ہوں گی جس میں شریک نہیں ہوسکتی کیوں کہ اس میں معذور ہوں۔

۹۰۵)**حال:** حضرت! جب میرے ابو کو معلوم ہوا کہ دیور بھابھی کے پردہ نہ کرنے کی وجہ سے ان کے گھر کھانا کھانے پر یا اپنے گھر میں ایک دستر خوان پر کھانا کھانے کو منع کرتی ہوں تو وہ بہت ناراض ہوئے۔

**جواب:** ان کی ناراضگی کی بالکل پروانہ کریں۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

۹۰۶)**حال:** اوّل تو وہاں لوگ کہتے ہیں کہ تمہارے تو سب محرم ہیں پھر تمہیں کیا اعتراض ہے۔

**جواب:** دیور کہاں محرم ہے؟

۹۰۷)**حال:** دوم کہتے ہیں کہ میں بھائی بھائی کو جدا کرنا چاہتی ہوں اور جو سب گھر والوں کا ساتھ کھانے کا سلسلہ ہے وہ ختم کرانا چاہتی ہوں۔

**جواب:** یہ جدا کرنا نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کے حکم کی پابندی ہے۔

۹۰۸)**حال:** حضرت! اس معاملے میں میں اپنے آپ کو بہت کمزور محسوس کرتی ہوں۔ کبھی خاموش ہوکر ایک یا دومنٹ کھانے میں ساتھ دے کر کسی بہانے سے اُٹھ جاتی ہوں۔

**جواب:** بہت برا کرتی ہیں ایک لمحہ کی شرکت بھی جائز نہیں ہے، اگر اسی لمحہ موت آگئی تو کیا ہوگا؟ کیا ایک لمحہ کو اللہ کو ناراض کرنا جائز ہے؟

۹۰۹)**حال:** اور اگر کبھی کوئی بہانہ نہ سوجھے تو مجبوراً ساتھ بیٹھ جاتی ہوں۔

**جواب:** یہ مجبوری نہیں ہے کمزوری ہے۔ اگر اپنی جان کا یا مال کا یا اولاد کا خطرہ ہو اور ماں باپ اس پر اصرار کریں تو کیا ایسا کام کروگی؟ ہمت سے کام لو ورنہ ہمیشہ کمزوری رہے گی دین میں کمزوری کوئی معمولی بات ہے؟ جب تک مخلوق کی محبت اور مخلوق میں

اپنی عزت کا خیال ہے دین میں ہمیشہ کمزوری رہے گی۔

۹۱۰)حال: حضرت! آپ میرے لیے خصوصی دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے تمام گناہوں کو چھوڑنے کی ہمت اور توفیق عطا فرمائیں اور میرا ایک پل بھی اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں نہ گزرے۔

جواب: دل سے دُعا ہے، بندہ دُعا کرتا ہے آپ ہمت کریں۔

۹۱۱)حال: میں جنوبی افریقہ میں عالمہ بنی ہوں، باقاعدہ مدرسۃ البنات سے فارغ ہوئی ہوں۔ پچھلے ایک سال سے میں لڑکیوں کے مدرسہ میں پڑھارہی ہوں۔ تعلیم کے دوران میرا ایک لڑکے کے ساتھ تعلق ہوگیا تھا۔ وہ لڑکا مسلمان ہے اور اسلام کے بارے میں بہت کچھ جانتا ہے لیکن عالم نہیں ہے۔ اگرچہ مجھے معلوم تھا کہ بہت گناہ ہے پھر بھی میں اس کے ساتھ بات کرتی رہی۔ میرے پاس فون نہیں تھا تو اس نے مجھے ایک فون خرید کردیا۔ شروع شروع میں ہم صرف فون پر بات کرتے تھے یہاں تک کہ دو مہینے گزر گئے۔ میرے گھر میں اس کے بارے میں کسی کو معلوم نہیں تھا اور یہ بھی نہیں معلوم تھا کہ میرے پاس فون ہے اس لیے کہ میں اس کو چھپا کر رکھتی تھی۔ آہستہ آہستہ ہم ملاقات بھی کرنے لگے۔ وہ میرے گھر کے باہر آتا اور میں اس کے ساتھ باہر چلی جاتی اور پھر آخر میں اس کے ساتھ ہم بستر بھی ہوگئی۔ ایک رات جب میں اس کے ساتھ باہر گئی تو گھر میں سب مجھے تلاش کررہے تھے لیکن میں نہ ملی۔ رات کو ہی میرے خاندان کو معلوم ہوچکا تھا کہ میں لڑکے کے ساتھ ہوں۔ پھر صبح میں میرے بھائی اس کے والد کے پاس گئے اور کہا کہ اگر ہم شادی کرنا چاہتے ہیں تو وہ انکار نہیں کریں گے لیکن میں واپس گھر آجاؤں۔ میں گھر واپس آگئی تو گھر والے بدل گئے اور میری والدہ نے مجھ سے کہا کہ اگر میں اس سے شادی کروں گی تو میرے گھر والے مجھ سے کبھی بات نہیں کریں گے۔ میرے والدین نے فیصلہ کرلیا ہے کہ اگر میں نے اس سے شادی کی تو مجھ سے سب ناطے توڑ دیں گے اس کے بعد چاہے میں زندہ رہوں یا نہ رہوں وہ مجھے اپنی زندگی سے نکال دیں گے۔ بہت دُعائیں مانگنے کے بعد بھی میرا فیصلہ نہیں بدلا، وہ لڑکا بھی مجھ سے شادی کرنے کے لیے تیار ہے

لیکن وہ ایسے شادی نہیں کرنا چاہتا کہ میرے والدین مجھ سے ناطہ توڑ لیں۔ میں نے اس کے ساتھ بہت کچھ کرلیا ہے، اب والدین بھی ضد کررہے ہیں۔ میرے والدین کو معلوم ہے کہ میں اس مسئلے کے بارے میں آپ سے پوچھوں گی، وہ بھی آپ کے جواب کا انتظار کررہے ہیں۔ کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ اس سے شادی کرلوں لیکن معلوم نہیں آپ کے نزدیک اس مسئلے کا صحیح حل کیا ہے۔ میں آپ سے بھیک مانگتی ہوں کہ میرا مسئلہ حل فرمائیے۔

**جواب:** یہ سب مدرسۃ البنات کا شاخسانہ ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی نوّر اللہ مرقدہٗ نے آج سے تقریباً سو سال پہلے فرمایا تھا کہ اگر مدرسۃ البنات کھولو گے تو سر پکڑ کر روؤ گے۔ یہ سب دین پر عمل نہ کرنے اور بے پردگی کا نتیجہ ہے۔ نامحرم کو دیکھنا، ملنا، بات کرنا، پردہ نہ کرنا سب حرام ہے لیکن جب یہ ہو گیا بلکہ گناہِ کبیرہ تک نوبت پہنچ چکی ہے تو اس کا علاج نکاح ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر مرد و عورت میں عشق ہو جائے تو ان کا نکاح کردو۔ والدین کو بھی اس پر راضی ہو جانا چاہیے کیوں کہ اگر نکاح نہ کیا اور دونوں پھر گناہ میں مبتلا ہوئے تو والدین بھی گناہ گار ہوں گے۔

۹۱۲) **حال:** الحمد للہ! ذکر پابندی سے کرتا ہوں۔ ذکرِ کثیر کتنا ہوتا ہے؟ ذکرِ کثیر کیسے کیا جاتا ہے؟ ہر وقت اُٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے کون سا ذکر کیا جائے اور کیسے؟ یعنی زبانی یا دل سے تاکہ غافل نہ رہے۔

**جواب:** جتنا ذکر بتایا گیا ہے اس سے ہرگز زیادہ نہ کریں۔ ذکرِ کثیر یہ ہے کہ ہر لحظہ یہ خیال اور اہتمام رہے کہ ہمارا کوئی سانس اللہ کی نافرمانی میں تو نہیں گزر رہا ہے۔ یہی ہر وقت کا ذکر ہے جو ولایت کا ضامن ہے۔

۹۱۳) **حال:** اور حضرت! میرا خیال ہے مجھ میں غفلت ہے۔ اکثر بلا ذکر وقت گزر جاتا ہے یاد آنے پر زبانی کچھ ذکر کرلیتا ہوں۔ نیند سے بیدار ہوتا ہوں تب بھی ذہن میں یا زبان پر ذکر نہیں شروع ہوتا۔

**جواب:** جس کو گناہ سے بچنے کی فکر ہو گی وہ غافل نہیں ہو سکتا۔ نافرمانی سے بچنے والا

دواماً ذاکر ہے، اَعۡبَدَ النَّاسِ ہے۔ ہر وقت زبانی یا قلبی ذکر کے اس زمانے میں قویٰ متحمل نہیں اس لیے ہر وقت ذکر نہ کریں، کبھی دو چار منٹ ذکر کر لیا پھر خاموش ہو گئے، پھر گھنٹہ دو گھنٹہ بعد ایک دو منٹ ذکر کر لیں یعنی وقتاً فوقتاً تھوڑا سا ذکر بقدرِ تحمل کرنا بس کافی ہے، سونے، بیدار ہونے، کھانے پینے کی مسنون دُعائیں جس قدر ہو سکے یاد کر لیں۔

۹۱۴) حال: اللہ کی مہربانی سے تہجد کی توفیق ہو جاتی ہے۔ اسی وقت تسبیحات، تلاوت، مناجاتِ مقبول کی عربی منزل بھی پڑھ لیتا ہوں۔ بازاروں میں عام طور پر نظر کی حفاظت ہو جاتی ہے لیکن جن بچوں کو پڑھاتا ہوں ان میں نظر پاک نہیں رہتی، ان میں لڑکے اور لڑکیاں دونوں ہوتی ہیں۔

جواب: ایک نظر بچانا لاکھ تہجد سے افضل ہے۔ نظر کی حفاظت فرض ہے ورنہ تہجد کا سارا نور ضایع ہو جائے گا۔ جوان لڑکیوں کو پڑھانا تو جائز ہی نہیں۔

۹۱۵) حال: میرا ایک بھائی کافی عرصے سے میرے ساتھ رہتا ہے۔ مگر اب مجھے اپنی بیوی کو لانا ہے۔ کراچی میں میری بیوی، بھائی اور میں رہوں گا۔ بھائی چھوٹا اور غیر شادی شدہ ہے، الگ رکھنے کا کوئی انتظام نہیں ہے۔ اگر کوئی انتظام کر لیا جائے تو گھریلو فساد کا اندیشہ ہے، ایسا نہ ہو کہ والدہ ناراض ہوں یا پھر بھائی وغیرہ، مگر یہ بات بھی بتا دوں کہ گھر میں صرف تین افراد ہوں گے بیوی، بھائی اور میں خود، والدہ وغیرہ پنجاب میں رہتے ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں بھائی کو ساتھ رکھوں یا الگ، اگر ساتھ رکھوں تو کن باتوں کا خیال رکھوں اور اگر الگ رکھوں تو کس طرح؟ برائے مہربانی قرآن و سنت کی روشنی میں جو بہتر ہو آپ فرما دیں اور ذرا تفصیل سے لکھ دیں تاکہ عمل میں آسانی ہو۔

جواب: اگر بھائی کو ساتھ رکھیں تو بیوی کو پردہ کرائیں، چہرہ اور بدن چھپا کر گھر کا کام کاج کرے، آپ کے ساتھ کھانا کھائے، بھائی اس دستر خوان پر نہ ہو یا آپ بھائی کے ساتھ کھانا کھائیں تو آپ کی بیوی اس دستر خوان پر نہ ہو اور جب آپ گھر پر نہ ہوں تو بھائی گھر میں نہ رہے، جب تک آپ نہ آجائیں گھر سے باہر رہے۔

۹۱۶)**حال:** اگر وہ میرے ساتھ رہے تو میری بیوی اس کے کون کون سے کام کرے اور کن کاموں سے بچے یعنی نہ کرے؟

**جواب:** اس کا کام کرنا آپ کی بیوی کے ذمہ نہیں ہے۔وہ اس کا کوئی کام نہ کرے۔ گھر کا کھانا پکائے تو اس کا پکایا ہوا کھانا بھائی کو آپ لا کر دیں۔

۹۱۷)**حال:** آپ کی خدمت میں اپنی برائی کا تذکرہ کر رہا ہوں اور خداوند تعالیٰ سے دُعا گو ہوں کہ آپ کے ذریعے میری اصلاح ہو جائے۔بات دراصل یہ ہے کہ میں بچپن ہی سے غصیلی طبیعت کا حامل ہوں اور اس کے ساتھ بداخلاقی بھی اب بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، نہ والدہ سے اور نہ بڑے بھائی بہنوں سے اخلاق کا مظاہرہ کرتا ہوں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ قطع تعلق کرنے کی بہت ہی زیادہ عادت ہے۔ اُدھر کسی سے تلخ کلامی ہوئی اِدھر مہینوں بات کرنا بند۔ ایک بھائی سے بچپن سے ہی بات نہیں کرتا۔ ایک بھائی سے دو تین سال ہو گئے ہیں بول چال بند ہے۔

**جواب:** اصلاح ہمت سے ہوتی ہے، اگر ہمت نہ کرو تو ایک لقمہ منہ میں نہیں رکھ سکتے۔ لہٰذا ہمت کر کے سب سے پہلے والدین سے معافی مانگو کہ آج تک میں نے جو گستاخیاں کی ہیں ان سب کی معافی چاہتا ہوں۔ بھائیوں سے بھی بات کرنا شروع کر دو چاہے نفس پر کتنا ہی گراں ہو بلکہ ان سے معافی بھی مانگو کیوں کہ زیادتی آپ کی ہے۔ قطعِ رحمی گناہِ کبیرہ ہے۔ حکم تو یہ ہے کہ خون کے رشتہ والے اگر رشتہ توڑیں تو تم جوڑو۔ دنیوی معاملات میں مسلمان سے تین دن سے زیادہ بولنا چھوڑ دینا جائز نہیں۔

۹۱۸)**حال:** پہلے تو دین زندگی میں تھا ہی نہیں لیکن اب نماز وغیرہ بھی شروع کر دی ہے اور داڑھی بھی پوری رکھ لی ہے، اپنا حلیہ شرعی بنا لیا ہے لیکن یہ عادت ہے کہ چھوٹنے کا نام ہی نہیں لیتی۔ کیوں کہ بہت ہی پرانا مرض ہے۔ اپنے آپ کو جھکانا نہیں آتا کہ میں خود ہی پہل کر کے بات کر لوں۔ معاملہ بڑھتے بڑھتے یہاں تک پہنچ گیا ہے کہ اب بھائی سے جھگڑے ہو رہے ہیں۔

**جواب:** حق بات کو قبول نہ کرنا اور اپنی غلطی ہوتے ہوئے بھی غلطی کو تسلیم نہ کرنا اور

دوسروں کو حقیر سمجھنا کبر ہے لہٰذا آج جھک جاؤ تاکہ قیامت کے دن ذلیل نہ ہونا پڑے۔ طبیعت پر جبر کرکے پہل کرو اور معافی مانگو اور خود کو ساری مخلوق سے کمتر سمجھو۔

۹۱۹) **حال:** یہ بات بھی بتاتا چلوں کہ قرآن و حدیث کی بہت سی وعیدیں سنیں پھر بھی عمل نہیں ہو پا رہا۔ دل بالکل بے حس ہو گیا ہے۔ دنیاوی طور پر بھی مجھے اس کی بہت سزا ملی کہ خاندان کے سب لوگ مجھے برا سمجھتے ہیں اور مجھ سے دور رہنے کی کوشش کرتے ہیں کیوں کہ لعن طعن کی بھی بہت عادت ہے۔

**جواب:** یہ سب کبر کے آثار و ثمرات ہیں۔ شیطان تکبر ہی کی وجہ سے مردود ہوا لہٰذا اس مرض سے چھٹکارا حاصل کرنا فرض ہے۔ جس پر لعن طعن کریں اس سے سرِ عام معافی مانگیں اور اعلان کریں کہ میرے اندر تکبر کا مرض ہے، دُعا کرو کہ مجھے اس مرض سے نجات مل جائے۔

۹۲۰) **حال:** حضرت! چھٹیاں خانقاہ میں گزار رہا ہوں۔ الحمد للہ! بہت مزہ آرہا ہے۔ جو سنتا ہوں اس پر عمل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ حضرت! عرصہ سے ایک پریشانی میں مبتلا ہوں، کئی بار خط کا مضمون ترتیب دیا مگر بات واضح نہ کرسکا تو چھوڑ دیا مگر شیطان وقتاً فوقتاً پریشان کرتا ہے تو آج لکھنے بیٹھ گیا، حضرت! خوفِ مستقبل میں مبتلا ہوں۔

**جواب:** بس آپ تقویٰ سے رہیں، مستقبل کی فکر نہ کریں کیوں کہ مستقبل تو متقین کے ہاتھ میں ہے۔ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ۔

۹۲۱) **حال:** مدرسے سے فارغ ہونے میں تین سال رہ گئے ہیں، یہ خیال پریشان کرتا ہے کہ کیا کروں گا، حفظ و ناظرہ اور ابتدائی درجاتِ کتب میں تو امارد ہی ہوتے ہیں ایک دو ہی داڑھی والے ہوتے ہیں۔

**جواب:** دیکھو اگر صرف میلان تک بات ہے تو نگاہ بچا کر پڑھا سکتے ہیں لیکن اگر زندگی میں ایک بار بھی گناہ میں ابتلا ہوا ہے تو پھر امارد کو پڑھانا جائز نہیں ہے کیوں کہ پھر مبتلا ہو جانا یقینی ہے، اسبابِ گناہ سے دور رہنا فرض ہے۔

۹۲۲) **حال:** اگر مدرسے میں نہ پڑھاؤں تو حضرت! اوّل تو باہر کے ماحول میں بالکل دل

نہیں لگتا دوسرا یہ کہ حضرت! ڈرتا ہوں کتنوں کا سنا کہ اس نیت سے کمانے لگے کہ کسی پر بوجھ نہ بنیں گے اور دوسروں کی مدد کریں گے لیکن آہستہ آہستہ نماز بھی غائب اور داڑھی بھی کم ہوگئی۔

**جواب:** یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے کسی اللہ والے سے تعلق قائم نہیں رکھا، اگر رکھا تو برائے نام اور اپنے حالات کی اطلاع نہیں کی۔

۹۲۳) **حال:** دُعا تو کرتا ہوں کہ یہ خیال ذہن سے نکل جائے، کبھی یہ خیال آتا ہے کہ پتا نہیں کب موت آجائے اور یہ دور ہی نہ دیکھنا پڑے، کیوں اتنا پریشان ہو رہا ہوں لیکن حضرت! پھر مستقبل کے بارے میں خیالات پریشان کرتے ہیں، کیا کروں؟

**جواب:** آپ کوئی فکر نہ کریں، بس اللہ کی مرضی پر جان دیں اور غیر مرضیات سے بچیں۔ اللہ جس کو اپنا بناتا ہے اس کا ماضی حال اور مستقبل سب دُرست ہو جاتا ہے۔

۹۲۴) **حال:** حضرت! ایک بات آپ سے بھی سنی کتابوں میں بھی پڑھا کہ نفس کسی اللہ والے کی خدمت میں رہنے ہی سے مٹتا ہے۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں جو پڑھا ہے کہ کسی سے فرمایا کہ نماز کے بعد مسجد میں کھڑے ہو کر اعلان کرے کہ مجھ میں تکبر ہے دور ہونے کی دُعا کر دیں یا میں قصائی قوم کا ہوں وغیرہ میں تو تصور میں بھی اس کو نہیں کر سکتا۔ مجھ کو تو کوئی اگر مجمع کے سامنے ڈانٹ دے تو چہرے کی رنگت بدل جاتی ہے اور دل پر جو گزرتی ہے وہ اس کے سوا ہے۔ کچھ بتا دیجیے کہ نفس مٹ جائے۔

**جواب:** کوئی ڈانٹ دے تو قلب متأثر تو ہوتا ہے لیکن یہ سوچو کہ اگر شیخ ڈانٹے تو یہ تأثر ہوگا یا نہیں؟

۹۲۵) **حال:** دل میں تو یہ ارادہ کیے ہوئے ہوں کہ اگر حضرت والا نے بیت الخلاء صاف کرنے کا فرمادیا تو وہ بھی کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**جواب:** جس نے یہ ارادہ کرلیا وہ ان شاء اللہ! کامیاب ہوگیا۔ شیخ کے ساتھ ایسا ہی تعلق ہونا چاہیے کہ اگر شیخ جوتے بھی لگائیں تو غم نہ ہو لیکن آپ چوں کہ پٹھان ہیں اس

لیے نفس میں تھوڑی سی اکڑ فوں ہے جو مجاہدے سے اور شیخ کی صحبت سے ان شاء اللہ! جاتی رہے گی۔ بس شیخ کے ساتھ یہ معاملہ رکھو کہ اگر وہ سرِ عام جوتے بھی لگائیں تو اس کو بھی ان کا احسان سمجھو اور یہ حال ہو؎

دعویٰ اُلفت فقط دعویٰ نہیں
بر سرِ بازار رسوا کر کے دیکھ

۹۲۶) **حال:** میں ایک مدرسے کا طالب علم ہوں۔ آپ سے بیعت ہوئے تقریباً تین سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ میرے مدرسے میں طلباء کی تعداد تقریباً پچاس ہے جن میں تیس کے قریب لڑکے امرد ہیں۔ دو سال کا عرصہ میں نے مدرسے میں ایسا گزارا کہ نگاہوں کی سختی سے حفاظت کی جس کی وجہ سے اساتذۂ کرام اور طلبائے کرام مجھے احترام کی نظر سے دیکھنے لگے۔ اساتذہ نے مجھ پر اعتماد کرتے ہوئے خدمت اور گشت کے لیے امرد لڑکوں کو میرے ساتھ جوڑنا شروع کر دیا اور چھوٹے درجے کے کچھ اسباق بھی میرے ذمہ لگا دیے۔

**جواب:** اساتذہ سے کہہ کر امارد کی خدمت سے انکار کر دیں۔ ان سے کسی بھی قسم کا اختلاط، نگرانی یا خدمت سخت مضر ہے۔

۹۲۷) **حال:** ان تمام حالات کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت والا کی دُعاؤں کی برکت سے نگاہوں کی حفاظت رہی۔ اسی دوران میں نے محسوس کیا کہ کچھ امردوں کا میلان میری طرف ہو رہا ہے۔ میں نے ان سے سخت رویہ اختیار کیا جس کی وجہ سے کچھ کا میلان کم ہو گیا لیکن ایک طالب علم کا میلان میری طرف بڑھتا ہی جا رہا ہے حتیٰ کہ وضو خانہ میں جہاں میں اپنا رومال رکھتا ہوں وہ بھی میرے رومال پر اپنا رومال رکھ دیتا ہے اور کبھی کبھار میرے جوتے بھی سیدھے کر دیتا ہے۔ میں یہ بات سمجھنے سے قاصر ہوں کہ اس کا یہ عمل عقیدت کی وجہ سے ہے یا نا سمجھی کی وجہ سے۔ بعض مرتبہ تنہائیوں میں بھی آ جاتا ہے جس پر میں نے کئی بار منع بھی کیا۔

**جواب:** وجہ کی تلاش نہ کریں، اس کو اپنے لیے سخت مضر سمجھیں۔ اس کے ساتھ

نہایت بد اخلاقی اور سختی سے پیش آئیں اور اس کو ایسی ڈانٹ لگائیں کہ آئندہ اس کو پاس آنے کی ہمت نہ ہو۔

۹۲۸) **حال:** میں نے ابھی تک اس سے نگاہوں کو بچایا ہوا ہے اور اس کو اپنے ارادے سے نہیں دیکھتا علاوہ اس کے کہ اچانک نظر پڑ جائے لیکن پھر بھی اپنے دل میں اس کی طرف ہلکا سا میلان محسوس کر رہا ہوں۔

**جواب:** پہلے میلان ہی ہوتا ہے، اگر نفس کو ڈھیلا چھوڑا تو خیر نہیں۔

۹۲۹) **حال:** مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ لوگ مجھے متقی اور پرہیز گار سمجھتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ میرا دین و ایمان سب برباد ہو جائے اور اساتذہ کا اعتماد مجھ پر سے اُٹھ جائے۔

**جواب:** اساتذہ آپ پر اعتماد کریں یا نہ کریں، آپ اپنے نفس پر اعتماد نہ کریں اور اس خدمت سے معذوری ظاہر کرنے میں تاخیر نہ کریں، اگر اساتذہ نہ مانیں تو مدرسہ بدل لیں۔

۹۳۰) **حال:** اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے عرصہ دس سال سے خطوط کے ذریعے بیعت و اصلاح کا تعلق ہے اور مجالس میں بھی مسلسل حاضری رہتی ہے۔ لیکن حال یہ ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے کہ دوسرے لوگ اس فیض کے سمندر سے موتی اور جواہرات لوٹ لوٹ کر لے جارہے ہیں، خود میرے سامنے بھی بعض لوگ آئے اور چند دن کی صحبت نے انہیں کہاں سے کہاں پہنچا دیا لیکن میں نالائق وہیں کا وہیں ہوں۔ اس خانقاہ میں مجھے اپنے سے زیادہ نالائق، حقیر اور گناہ گار کوئی دوسرا نظر نہیں آتا۔ اگر خانقاہ میں اعلان ہو کہ جو سب سے زیادہ گناہ گار ہو وہ نکل جائے تو سب سے پہلے میں نکلوں گا۔ اس بارے میں میری راہ نمائی فرمائیں، کہیں یہ حالت مجھے مایوس اور ناامید نہ کر دے۔

**جواب:** یہ تو بہت مبارک حالت ہے۔ اپنی حقارت کا پیش نظر رہنا تو مقاصد سلوک میں سے ہے اور تواضع کی دلیل ہے، شکر ادا کریں البتہ مایوس نہ ہوں بلکہ دین میں ترقی کی کوشش میں رہیں۔ پناہ مانگنے کی بات تو یہ ہے کہ آدمی اپنے کو اپنی نگاہ میں اچھا محسوس کرنے لگے، اللہ اس دن سے ہم سب کو بچائے۔

۹۳۱)**حال:** دوسرا حال یہ ہے کہ جب بس میں سفر کرتا ہوں تو بعض اوقات رش کی وجہ سے کسی امرد کے جسم سے جسم مل جاتا ہے جس کی وجہ سے دل خراب ہوتا ہے۔ سیٹ پر بیٹھا ہوتا ہوں تو رش کی وجہ سے کوئی حسین ساتھ مل کر کھڑا ہو جاتا ہے، اس وقت بھی دل خراب ہوتا ہے۔ ایسے میں اپنے آپ کو کس طرح بچائیں؟ کوشش کے باوجود رش کی وجہ سے حسینوں سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔

**جواب:** جس قدر ہو سکے جسم کو اس سے الگ رکھیں۔ سخت رش میں بھی اپنی جگہ سے آگے یا پیچھے ہٹ کر جس قدر ہو سکے اس سے دُور ہو جائیں۔ سیٹ پر بیٹھنے کی صورت میں اپنے برابر والے سے درخواست کر کے جگہ بدل لیں، کارنر (کنارے) والی سیٹ پر نہ بیٹھیں۔ کوشش کریں کہ جس بس میں رش کم ہو اس میں بیٹھیں چاہے کچھ انتظار کرنا پڑے۔

۹۳۲)**حال:** بعد از سلامِ مسنون خدمت عالیہ میں گزارش ہے کہ بیعت کے بعد ایک وقت تک نظر کی خوب حفاظت کی اور غلط استعمال سے بچایا لیکن رفتہ رفتہ بے احتیاطی ہونے لگی۔

**جواب:** فوراً اطلاع کیوں نہیں کی۔ جب مرض عود کرے فوراً اطلاع کرنا چاہیے۔ اطلاع نہ کرنا غفلت اور ارادۂ معصیت کی دلیل ہے۔ دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں جب ہمت چھوڑو گے نفس پٹخ دے گا۔ لہٰذا ہمت کر کے پھر سے نظر بچانا اور لذتِ حرام سے خود کو بچانا شروع کر دیں۔ کوتاہی پر بیس رکعات پڑھیں۔

۹۳۳)**حال:** جب نظر کی حفاظت نہیں رہی تھی تو ذکر اذکار بھی چھوٹ گئے تھے، اب الحمد للہ! دوبارہ نظر کی حفاظت شروع کر دی ہے۔

**جواب:** سختی سے حفاظت کریں، ایک نظر بھی خراب نہ ہو۔ اس کا علاج بجز ہمت کے کچھ نہیں۔

۹۳۴)**حال:** حضرت والا! بیچ میں جو بے احتیاطی ہو گئی تھی اور نظر کی حفاظت نہیں کی تھی اس کی وجہ سے میں ایک بہت بڑی مصیبت میں گرفتار ہوں وہ یہ کہ ایک طالب علم نے مجھ سے خط سیکھنا شروع کیا، وہ اتنا حسین بھی نہیں تھا لیکن نیک اور صالح تھا اس

کے اچھے اخلاق و کردار کی وجہ سے میری اس کے ساتھ دل لگی شروع ہو گئی اور آہستہ آہستہ اس کے عشق میں ایسا گرفتار ہوا کہ زندگی کا چین و سکون چھن گیا، ہر وقت آنکھیں آنسو بہا بہا کر سرخ ہو جاتیں، بات میرے اختیار سے باہر ہو چکی تھی میں کچھ بھی نہیں کر سکتا تھا۔ دوست سمجھاتے تو میں جواب میں کہتا کہ ارے یہ محبت چھوٹنے والی چیز نہیں ہے۔ اگر چھوٹتی تو مجنوں یوں نہ کہتا۔

اِلٰھِیْ تُبْتُ مِنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ
وَلٰکِنْ حُبَّ لَیْلٰی لَا اَتُوْبُ

اس کے بعد ساتھیوں نے سمجھانا چھوڑ دیا اور میں بھی اسی طرح روتا اور آنسو بہاتا رہا۔

جواب: تعجب ہے کہ دوستوں کو بتایا اور شیخ کو اطلاع تک نہ کی یعنی مرض کو بڑھانے کا سامان کیا جب کہ اس سے بالکل قطع تعلق کرنا چاہیے تھا۔ مجنوں تو پاگل تھا اس کی کیوں اتباع کرتے ہو نبی کی سنت پر عمل کیوں نہیں کرتے جو زلیخا کی دعوتِ گناہ پر اس کے حُسن سے بھاگے تھے۔ یہ محبت اس لڑکے کے حُسنِ اخلاق سے نہیں، اس کے حُسن سے ہے، بلکہ اس کے گندے مقام سے ہے جس سے پاخانہ نکلتا ہے۔ سوچو کہ کس قدر پستی اور کمینہ پن ہے۔ اس کے حُسنِ اخلاق کی آڑ میں نفس اس کے ساتھ بداخلاقی و بدفعلی میں مبتلا ہونا چاہتا ہے اگر نجات چاہتے ہو تو اس سے بالکل قطع تعلق کر لو۔ پرچہ "علاج عشق مجازی" روزانہ ایک بار پڑھیں اور ہدایات پر عمل کریں۔

۹۳۵) حال: اب چوں کہ ہم جدا ہو چکے ہیں اور میرے رونے کی کیفیت کافی دنوں کے بعد اب ختم ہو چکی ہے لیکن اس لڑکے کی محبت دل سے نہیں نکل رہی، یاد آنے پر دل کو ایک جھٹکا لگتا ہے، کیفیت تبدیل ہو جاتی ہے اور دل میں ایک دم رونے کا تقاضا پیدا ہو جاتا ہے۔

جواب: سوچو کہ غیر اللہ کی محبت میں یہ آنسو گدھے کے پیشاب سے بھی زیادہ خراب ہیں کیوں کہ عذابِ الٰہی کو خرید رہے ہیں۔ جب خیال آئے تو نہ اس میں مشغول ہوں نہ اس خیال کو بھگائیں، کسی کام میں مشغول ہو جائیں یا موت اور قبر کا خیال کریں کہ جان

نکل رہی ہے، قبر میں اُتارا جارہا ہوں، اس وقت یہ لڑکا کسی کام آئے گا؟

۹۳۶) **حال:** حضرت والا! اس طالب علم کی محبت نے مجھے بہت ستایا اور اب بھی ستارہی ہے۔ اس کی صورت تو میرے ذہن میں نہیں ہوتی لیکن صورت سے زیادہ اس کی سیرت یاد آتی ہے۔

**جواب:** یہ بھی شیطانی دھوکا ہے۔ صورت ہی سے محبت ہے۔ غور کرو! اگر کسی انتہائی بدصورت کی سیرت اچھی ہوتی تو کیا پھر بھی یہی کیفیت ہوتی؟ بہر حال اس سے تعلق خواہ کسی قسم کا ہو خواہ صورت سے ہو یا سیرت سے بالکل حرام ہے۔ نہ اس کو سوچیں، نہ اس کی صورت کو یاد کریں، نہ سیرت کو۔ اس کا تصور آپ کے لیے حرام ہے۔ سیرت کا دھوکا دے کر نفس اس کی صورت کے ساتھ منہ کالا کرنا چاہتا ہے۔

۹۳۷) **حال:** چوں کہ وہ نہایت ہی شریف، فرماں بردار اور خوش اخلاق تھا۔ اس سے محبت کے دوران نہ کسی عورت پر نظر کی ہے اور نہ کسی دوسرے لڑکے کی طرف دیکھا ہے۔

**جواب:** تو یہ کون سا کمال ہے؟ ایک غیر اللہ کی محبت بھی دوزخ میں لے جانے کے لیے کافی ہے، توبہ کریں۔

۹۳۸) **حال:** اب میں خانقاہ میں مقیم ہوں اور یہاں قیام کی وجہ سے گاؤں جانا ملتوی کردیا ہے۔ راحت اور دل کے اطمینان کی تلاش میں ہوں۔

**جواب:** گاؤں جائیں یا یہاں رہیں، اس لڑکے سے قطع تعلق کرلیں، اس کو برا بھلا کہہ کر سخت لڑائی کرلیں، اس کا دھیان دل میں نہ لائیں، کسی بدصورت کی لاش کا تصور کریں کہ اس میں کیڑے چل رہے ہیں۔ بدبو اُٹھ رہی ہے، لاش سڑ گئی ہے روزانہ تین منٹ یہ مراقبہ کریں۔

۹۳۹) **حال:** بعد سلام عرض ہے کہ مجھے بیعت ہوئے تقریباً آٹھ نو ماہ ہو چکے ہیں۔ ابھی تک اس سوچ میں تھا کہ میں کن کن گناہوں میں مبتلا ہوں اور کون کون سے گناہ چھوٹ گئے ہیں۔ بہر حال ابھی میں نے یہ سوچا کہ روح کی بیماریوں کے بارے میں اپنا حال حضرت والا کے سامنے رکھ دیتا ہوں اور حضرت والا ہی فیصلہ فرمائیں کہ

میں کسی گناہ میں مبتلا تو نہیں اور اس کا علاج کیسے ہو۔

۱) بیعت کے بعد میرا یہ حال ہے کہ اگر کسی نامحرم لڑکی یا خوبصورت لڑکے کو دیکھتا ہوں تو فوراً اپنی آنکھیں پھیر لیتا ہوں۔

**جواب:** یہی کرنا چاہیے، لیکن اس زمانہ میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اُٹھائیں، کیوں کہ بے پردگی اور عریانی کا زمانہ ہے۔

۹۴۰) **حال:** استغفار شروع کرلیتا ہوں اور اگر دل پر بھی کوئی غلط اثر ہو تو دل کی حالت فوراً بدلنے کی کوشش کرتا ہوں اور حضرت والا کی نظم "خون کا سمندر" میں سے یہ اشعار پڑھتا ہوں ؎

یہ تڑپ تڑپ کے جینا لہو آرزو کا پینا
یہی میرا جام و مینا یہی میرا طورِ سینا

اس سے اللہ تعالیٰ میرے دل سے غلط خیالات بھی نکال لیتا ہے اور میرے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی ایک ہلکی سی جھلک آجاتی ہے لیکن وہ جھلک کچھ دیر بعد ختم ہو جاتی ہے۔

**جواب:** اعمال مطلوب ہیں کیفیات مطلوب نہیں، نگاہ بچانا مطلوب ہے، محبت کی جھلک محسوس ہونا مطلوب نہیں۔ محبت ہوتی ہے محسوس نہیں ہوتی۔

۹۴۱) **حال:** حضرت والا کی یہ نظم "خون کا سمندر" میں لکھنے کے دوران زبانی یاد کر رہا تھا کہ میری آنکھوں سے آنسو ٹپک پڑے جس سے میرے دل کی حالت بدل گئی اور مجھے بہت مزہ آیا اور میں یہ چاہنے لگا کہ میری حالت ہمیشہ ایسی ہی رہے۔

**جواب:** یہ چاہنا مناسب نہیں۔ دل کی حالت ایک سی نہیں رہتی، بس نافرمانی نہ ہو، یہ مطلوب ہے، چاہے رونا آئے یا نہ آئے۔

۹۴۲) **حال:** مغرب کی نماز میں دورانِ نماز میری آنکھوں سے پھر آنسو نکل پڑے اور مجھے ایک میٹھا درد محسوس ہونے لگا۔ اب جب میں اس نظم کو پڑھتا ہوں تو دل کی

حالت تھوڑی دیر کے لیے بدل جاتی ہے اور مجھے ہلکا سا ایک میٹھا درد محسوس ہونے لگتا ہے لیکن تھوڑی دیر بعد ختم ہو جاتا ہے جس پر مجھے تشویش ہوئی۔

جواب: اگر کیفیات کے پیچھے پڑو گے تو مایوس ہو جاؤ گے۔ ہوشیار ہو جاؤ، خوب سمجھ لو! کیفیات مطلوب نہیں ہیں، اعمال مطلوب ہیں۔

۹۴۳) حال: ۲) غیبت سے میں بہت زیادہ اہتمام سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں مگر کبھی کبھی بے اختیار میری زبان سے کسی کی غیبت نکل جاتی ہے۔ پھر مجھے فوراً خیال آتا ہے کہ لگتا ہے کہ مجھ سے غلطی ہو گئی ہے اور میں دل ہی دل میں استغفار پڑھتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ دل میں وعدہ کر لیتا ہوں کہ آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔

جواب: جس کے سامنے غیبت کی ہے اس کے سامنے اپنی غلطی کا اعتراف کرنا ضروری ہے اور اللہ سے بھی معافی مانگو۔ جس کی غیبت کی ہے اگر اس کو اطلاع ہو گئی تب اس سے معافی مانگنا بھی ضروری ہے۔

۹۴۴) حال: اور اگر میرے سامنے کوئی کسی کی غیبت کرے تو اس کو میں ڈانٹتا ہوں اور جس شخص کی غیبت ہوتی ہے اس کی کوئی خوبی بیان کرنا شروع کر دیتا ہوں۔

جواب: صحیح، بہت اچھا کرتے ہو۔

۹۴۵) حال: میرا تعلق لوہاری جلال آباد سے ہے۔ مولانا مسیح اللہ خان صاحب رحمۃ اللہ علیہ میرے رشتہ داروں میں سے تھے۔ تھانہ بھون تقریباً دو یا تین میل کے فاصلے پر تھا۔ میں نے حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کئی مرتبہ زیارت بھی کی ہے اور جمعہ کی نماز ان کی خانقاہ میں پڑھی۔ میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں ایک بزرگ کے پاس جایا کرتا تھا، ایک روز انہوں نے خواب میں مجھے مرید کر لیا۔ کچھ عرصہ بعد یہ ہوا کہ ان کا ایک مرید جس کے بارے میں وہ بتلا چکے تھے کہ ان کو ولایت مل گئی ہے اچانک شاید ان سے بھی کوئی غلطی ہوئی ہو مگر زیادہ دوسرے لوگوں سے ان کی ترقی برداشت نہیں ہوئی اور شاہ صاحب کو اتنا بھڑکایا کہ آخر ان صاحب کی ولایت چھن گئی اور شاید اسی وجہ سے جلد ہی ان کا انتقال ہو گیا۔

تب سے میرے دل میں بھی یہ خوف بیٹھ گیا کہ شاید میرا بھی یہی حال ہو۔ اس کے بعد سے حال یہ ہے کہ ایک شخص تقریباً تین لاکھ روپے کھا کر بیٹھ گیا۔ مقدمہ کیا تھا مگر اس میں بھی کچھ امید نظر نہیں آتی۔ یہاں کی کورٹوں کا جو حال ہے آپ بھی سمجھتے ہیں کیوں کہ رشوت دیتا نہیں۔ ایک عرصے سے بے روزگار ہوں کافی پریشان ہوں۔ عقل کچھ کام نہیں کرتی۔ لہٰذا آپ سے دل کی گہرائیوں سے استدعا ہے کہ میری راہ نمائی فرمائیں کہ کس طریقے سے شاہ صاحب کی ناراضگی دُور ہو سکتی ہے حالاں کہ میں نے کبھی ان سے تیز آواز میں بات بھی نہیں کی۔ پچھلے سال ان کا انتقال ہو گیا ہے اس کے بعد پھر میں نے آپ سے بیعت کرلی ہے لہٰذا اب تو آپ ہی میرے راہ بر و ہادی ہیں۔ لہٰذا میری راہ بری فرمائیں کہ میری مشکلات ختم ہو جائیں اور مجھے روزگار مل جائے۔ میرے لیے خاص دعا فرمائیں کچھ پڑھنے کے لیے بتائیں۔ ویسے بزرگوں کی تو دعائیں ہی کافی ہوتی ہیں۔ جب سے آپ سے مرید ہوا ہوں میرے معمولات یہ ہیں: فجر کی نماز کے بعد سورۂ فاتحہ ۴۱ مرتبہ، استغفار، کلمہ طیبہ، درود شریف کی ایک ایک تسبیح، سورۂ یٰسین ایک مرتبہ۔ ظہر کی نماز کے بعد ایک تسبیح کلمہ کی، ایک درود شریف کی، مناجات مقبول کی ایک منزل، دلائل الخیرات ایک منزل، ۵۰۰ مرتبہ اللہ الصمد۔ عصر کے بعد سورۂ نباء، آیتِ کریمہ کی تسبیح۔ مغرب کے بعد سورۂ واقعہ، ایک تسبیح کلمہ اور درود شریف۔ عشاء کے بعد سورۂ سجدہ اور سورۂ ملک، ایک تسبیح کلمہ اور درود شریف، تہجد، اشراق، چاشت، اوّابین کی نوافل کی پابندی بھی کرتا ہوں لیکن اس کے باوجود دل میں برے برے خیالات آتے رہتے ہیں اور دل ہر وقت ڈرتا رہتا ہے کہ نہ جانے کیا ہونے والا ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ خدارا! میرے لیے کچھ کریں، میری راہ نمائی فرمائیں تفصیلی جواب سے۔

**جواب:** آپ کا خط پڑھ کر سخت تعجب اور افسوس ہوا۔ حضرت تھانوی اور حضرت جلال آبادی سے اگر صحیح تعلق ہوتا تو یہ سمجھ پیدا ہو جاتی کہ خواب میں مرید ہونے سے کوئی مرید نہیں ہو جاتا اور یہ کہ پیر کے ہاتھ میں نہ ولایت دینا ہے نہ ولایت چھیننا، ہاں! اگر مرید گستاخی و بے ادبی کرے تو عادۃُ اللہ یہ ہے کہ ایسے مرید کو سخت باطنی نقصان

پہنچتا ہے لیکن اگر مرید بے قصور ہے اور لوگوں کے بھڑکانے سے بشری کمزوری کی وجہ سے پیر ناراض بھی ہو گیا تو بھی مرید کو کوئی نقصان نہیں پہنچ سکتا کیوں کہ اللہ تعالیٰ جانتے ہیں کہ میرا بندہ بے قصور ہے، نفع نقصان اللہ کے ہاتھ میں ہے، نہ کسی نبی کے، نہ کسی ولی کے ہاتھ میں۔ آپ نے جو خط لکھا ہے کہ پیر صاحب کی ناراضگی سے شاید ان کا جلدی انتقال ہوا یہ عقیدہ بھی قابلِ اصلاح ہے۔ موت کا وقت مقرر ہے، پیر کے ہاتھ میں زندگی و موت نہیں ہے اور بے ادبی کا نقصان اس وقت پہنچتا ہے کہ پیر اللہ والا، متبع سنت، صحیح العقیدہ یعنی اہلِ حق میں سے ہو۔ جن کو آپ شاہ صاحب کہہ رہے ہیں نہ معلوم کون تھے، کس سلسلے سے تھے اور اہل اللہ اور علمائے حق کا ان کے بارے میں کیا خیال تھا۔ اگر علمائے حق ان سے مطمئن نہیں تو اس تعلق پر استغفار واجب ہے۔

آپ کو جو بُرے بُرے خیالات اور وساوس آرہے ہیں اس کی وجہ تحمل سے زیادہ ذکر و معمولات کی کثرت ہے۔ آج کل تو بزرگانِ دین بہت تھوڑا ذکر بتا رہے ہیں بوجۂ کمزوری صحت کے۔ آج کل زیادہ پڑھنے سے دماغ میں خشکی پیدا ہو جاتی ہے جس سے وساوس، اُلٹے اُلٹے خیالات اور خوف پیدا ہو جاتا ہے اور اگر ذکر و معمولات ملتوی نہ کیے تو یہی مالیخولیا اور ڈپریشن میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

لٰہذا اگر آپ احقر سے تعلق رکھنا چاہتے ہیں تو تمام معمولات فی الحال ملتوی کر دیں صرف فرض واجب اور سنتِ مؤکدہ پڑھیں۔ اپنے حالات کی پابندی سے اطلاع کریں اور یہ انتظار بھی نہ کریں کہ معمولات کب بحال ہوں گے۔ اگر یہ منظور ہے تو فبہا ورنہ کسی اور سے تعلق کریں۔

اور یہ عقیدہ بھی ہونا چاہیے کہ رزق کے گھٹنے بڑھنے کا تعلق پیری مریدی سے نہیں ہے۔ پیری مریدی کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور آخرت کی کامیابی ہے۔ باقی دل سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیوں کو دُور فرمادے، کشادہ برکت والا رزق عطا فرمائے اور دونوں جہان کی راحت عطا فرمائے۔

۹۴۶) **حال:** گزشتہ خط میں ذکر کیے گئے لڑکے کے خیال سے ہی میرے دل کو جھٹکا سا

لگتا تھا اور رونے کی کیفیت پیدا ہو جاتی تھی۔ اب الحمد للہ تعالیٰ! پہلے سے کافی حد تک بہتر ہوں لیکن اس لڑکے کی محبت دل سے بالکل کلی طور پر نہیں نکلی کہ بالکل خیال ہی نہ آئے۔

**جواب:** خیال نہ آنا مطلوب بھی نہیں ہے اور ممکن بھی نہیں، خیال آنا برا نہیں اس میں مشغول ہو جانا یا اس کا خیال لانا برا ہے۔

۹۴۷) **حال:** اب جب کہ پڑھائی کے ایام روز بروز قریب آرہے ہیں ساتھ ساتھ میرا دل بھی اس طرف متوجہ ہو رہا ہے کہ اس لڑکے کا سامنا ہو گا اور نظر پڑے گی۔

**جواب:** مدرسہ بدل دو، کسی دوسرے مدرسے میں داخلہ لے لو اور اگر یہ ممکن نہیں تو پڑھنا چھوڑ دو کیوں کہ اصطلاحی عالم بننا فرضِ کفایہ ہے اور تقویٰ فرضِ عین ہے۔ فرضِ عین میں اگر خلل پڑے تو فرضِ کفایہ کو ترک کیا جائے گا۔

۹۴۸) **حال:** تین سو بار ذکر کرتا ہوں۔ حساب کتاب کا مراقبہ بھی کرتا ہوں۔ لیکن میرے لیے ایک انتہائی مشکل اور پریشان کن مسئلہ یہ ہے کہ یکسوئی نہیں ہے۔ نہ کتاب کا مطالعہ توجہ اور یکسوئی کے ساتھ کر سکتا ہوں اور نہ ہی مراقبہ میں یکسوئی میسر ہوتی ہے بلکہ خیالات اور خیالی پلاؤ اتنے زیادہ ہیں کہ میں ذکر بھی نہیں کر سکتا، نماز توجہ کے ساتھ شروع کر دیتا ہوں لیکن پھر بھول جاتا ہوں پھر نماز کے بعد کہیں جا کر پتا چلتا ہے کہ نماز پڑھ لی، ازراہِ کرم راہ نمائی فرمائیں اور دُعا بھی فرمائیں کامیابی کی۔

**جواب:** یکسوئی ہو یا نہ ہو ذکر کیے جائیے، نماز پڑھتے رہیے، بار بار دل کو عبادت کی طرف متوجہ کرتے رہنا ہی کافی ہے۔

۹۴۹) **حال:** پرچہ ’’عشق مجازی‘‘ میں لکھا ہے کہ اس لڑکے سے ایسی دُوری اختیار کی جائے کہ غلطی سے بھی اس پر نظر نہ پڑے۔ اب مشکل یہ پیش آرہی ہے کہ ہم دونوں ایک ہی مدرسہ، ایک ہی شعبہ اور ایک ہی عمارت میں پڑھتے ہیں۔ وہ درجہ ثانیہ میں ہے اور میں درجہ ثالثہ میں، صرف کمرے جدا ہیں اس طرح کہ بیچ میں ایک بہت بڑا کھڑکی جتنا شیشہ لگا ہوا ہے جب کہ ہفتے میں تین مرتبہ طلباء کو ایک

کمرے میں اکٹھا بھی ہونا پڑتا ہے۔ میں نظر بچانے کی بھرپور کوشش کروں گا لیکن اس کی پرکشش آواز سے میلان بڑھے گا۔ ازراہِ کرم کوئی ایسا وظیفہ بتائیں اور ایسی دُعا فرمائیں کہ میری عاشق مزاجی ختم ہو جائے۔

**جواب:** کوئی ایسا وظیفہ نہیں ہے۔ سب سے بڑا وظیفہ عمل ہے کہ اس مدرسے کو چھوڑ دو۔ اگر ایسا نہیں کرسکتے تو ہرگز اس کے عشق سے نہیں بچ سکتے۔ جو عمل نہیں کرنا چاہتے اور گناہ میں مبتلا رہنا چاہتے ہیں وہی ایسی باتیں کرتے ہیں کہ کوئی وظیفہ ایسا ہو جس سے گناہ خود بخود چھوٹ جائیں خوب سمجھ لو کہ گناہ چھوڑنے سے اور ہمت کرنے سے چھوٹتے ہیں، وظیفوں سے نہیں۔

۹۵۰) **حال:** مسئلہ یہ ہے کہ میرے گھر والے میری پڑھائی کو ناپسند کرتے ہیں۔ مجھے آپ سے یہ دریافت کرنا ہے کہ اگر والدین میرے ہاتھوں میں کتابوں کو ناپسند کریں تو مجھے پڑھائی چھوڑ دینا چاہیے یا نہیں؟ حالاں کہ ہمارا گھرانہ دینی ہے۔ میرا بھائی عالم کے تیسرے درجے میں ہے، میرے والد صاحب بھی عالم ہیں۔ لٰہذا گزارش یہ ہے کہ اس معاملے میں میری راہ نمائی کیجیے کہ مجھے کیا کرنا چاہیے؟

**جواب:** حضرت حکیم الامت تھانوی نے لڑکیوں کا گھر سے باہر جاکر پڑھنا پسند نہیں کیا اور اگر مرد حضرات پڑھاتے ہوں خواہ پردے سے ہی سہی تب بھی ان سے پڑھنا فتنے سے خالی نہیں اور جب والدین ناپسند کرتے ہیں تو ایسی پڑھائی مناسب نہیں۔ عالمہ بننا اللہ نے ہر ایک پر فرض نہیں کیا۔ عمل کے لیے دین کا ضروری علم حاصل کرنا ضروری ہے جو ''بہشتی زیور'' یا علماء سے پوچھ کر بھی حاصل کیا جاسکتا ہے۔ مرد حضرات سے پڑھنا جیسا کہ آج کل اکثر مدارس البنات میں ہو رہا ہے اکابر کے نزدیک بالکل پسندیدہ نہیں۔ حضرت حکیم الامّت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اگر لڑکیوں کے مدرسے کھولو گے تو سر پکڑ کر روؤ گے۔

## جنوبی افریقہ سے ایک اجازت یافتہ مفتی صاحب کا اصلاحی خط

۹۵۱) **حال:** آج کل بندے کے قلب پر دنیا کی بے ثباتی اور آخرت کا استحضار اس قدر

غالب ہے کہ اس سے پہلے کبھی دل کی یہ کیفیت نہیں ہوئی۔ مکان ہو یا گاڑی، کپڑے ہوں یا پیسے غرض یہ کہ اس دنیا میں کتنی بھی اچھی سے اچھی چیز کا تصور کر لوں مگر اس کی فنائیت اور انجام سوچ کر وہ بالکل پھیکی اور بے مزہ معلوم ہوتی ہے۔ اب نہ ایسی چیزوں کی دل میں رغبت باقی ہے اور نہ کوئی مرغوب چیز بچ گئی ہے۔

**جواب:** مبارک حالت ہے۔ دنیا سے دل اچاٹ ہونا اسی کا نام زُہد ہے۔ حضرت حکیم الامّت نے فرمایا کہ زُہد سلوک کا پہلا قدم ہے۔ شکر کریں کہ سلوک کے پہلے درجے میں قدم آگیا تاکہ مزید ترقی نصیب ہو۔

۹۵۲)**حال:** حتیٰ کہ جب کسی اور شخص کو بھی ان چیزوں میں مشغول دیکھتا ہوں تو عجیب حیرانی سی ہوتی ہے کہ کس طرح یہ شخص اس طرح مزین مکانات اور شب و روز کسبِ دنیا میں لگے ہیں اور دولت کمانے کے پروگرام بنا رہے ہیں۔ اب تو صبح ہوتی ہے تو شام کا بھروسہ نہیں ہوتا ہے اور شام ہوتی ہے تو صبح کا بھروسہ نہیں ہوتا ہے۔

**جواب:** اس حالت کو اللہ کی عطا سمجھیں اور شکر کریں کہ اے اللہ! یہ آپ کی عطا ہے میرا کمال نہیں تاکہ دوسروں کی حقارت دل میں نہ آئے اور جن کو دنیا میں مشغول دیکھیں ان کو بھی اپنے سے بہتر سمجھیں کہ پتا نہیں ان کا کوئی عمل قبول ہو اور پتا نہیں کہ ہمارے اعمال قبول بھی ہیں یا نہیں۔

۹۵۳)**حال:** کبھی کبھی شیطانی وساوس بڑی قوت سے آنے شروع ہوتے ہیں لیکن الحمدللہ! ٹھہرتے نہیں ہیں اور میرے دل میں خیال آتا ہے کہ شاید حق تعالیٰ اپنا خزانہ معرفت عطا فرمائیں گے کیوں کہ چور وہیں جاتا ہے جہاں خزانہ ہو۔ دوسرا کام یہ کرتا ہوں کہ دو رکعت صلوٰۃ الحاجت پڑھ کر اللہ کے سامنے فریاد کرتا ہوں اور بڑی لجاجت سے اس کیفیت خاص کے ازالے کے لیے دُعا و گریہ وزاری کرتا ہوں اور اس کے بعد بڑی خاص قسم کی کیفیت طمانینت نصیب ہو جاتی ہے۔

**جواب:** اس غرض سے نفل نہ پڑھیں کیوں کہ وساوس کا اصل علاج عدم التفات ہے۔ شیطان جب دیکھے گا کہ اس کو اتنی اہمیت دے رہے ہیں تو اور وساوس ڈالے

گا تا کہ مایوسی ہوجائے اور نوافل سے تنگ آکر سب چھوڑ بیٹھے۔ بس اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ پڑھ کر کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۹۵۴) **حال:** بندہ ناچیز یہ جاننا چاہتا ہے کہ کیا دنیا سے ایسی بے رغبتی اور خاص استحضار، موت و فنائیت کا تصور بغلبۂ شدید کوئی اس راہ کی عارضی کیفیت ہے اور اس کا خاص علاج سالک کو کبھی پیش آجاتی ہے۔

**جواب:** حال محمود ہے اور اعمال مقصود ہیں لہٰذا اگر کبھی یہ حال زائل ہو جائے تو فنائیت کا عقلی استحضار بھی کافی ہے تا کہ اعمال مطلوبہ کا اہتمام رہے۔

۹۵۵) **حال:** چناں چہ یہ کیفیت اس وقت بھی تھی جب کہ حضرت والا یہاں تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس کا ایک اثر یہ بھی تھا کہ ہنسی مذاق کی مجلس جیسا کہ بسا اوقات حضرت والا کی مجلس میں ایسا ہوتا تھا تو اس سے بھی بندہ کو خاص سکون سا نصیب ہوتا تھا اور وہی ہنسی مذاق میری طبیعت کی راحت کا سبب ہو جاتے تھے۔

**جواب:** مبارک ہو۔ یہ شیخ سے مناسبت کی علامت ہے۔ اس کیفیت میں اعتدال کے لیے خاص احباب سے کچھ ہنسی مذاق کر لیا کریں۔ زیادہ تنہا نہ رہیں۔

۹۵۶) **حال:** اس وقت میری یہ حالت ہے کہ کائنات میں غور و فکر اور آخرت میں اپنی بے عملی اور اپنے اعمال کے حساب و کتاب کا تصور اور اس پر بار بار نمازوں کے بعد معافی معافی کا ورد کرنا اور بالخصوص حضرت والا سے سنا ہوا لفظ حضرت شاہ پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ والا "ربی مجھے معاف فرما دے" میرے لیے بہترین غذا کا کام دے رہا ہے۔ اور اس جملے کے ساتھ میری آنکھوں کے آنسوؤں کا خاص ربط ہو گیا ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ، مبارک حالت ہے۔

۹۵۷) **حال:** ذکر کا معاملہ یہ ہے کہ الحمد للہ! صبح کو تہجد کے وقت اٹھ کر قرآنِ پاک نوافل میں، اور کچھ ذکر کر لیتا ہوں لیکن کبھی دیر سے بیدار ہونے کی وجہ سے معمول پورا نہیں ہو پاتا ہے۔

**جواب:** ایسے وقت تعداد کم کر دیں لیکن ناغہ نہ کریں۔

۹۵۸) حال: ایک اہم مشورہ حضرت والا سے یہ مطلوب ہے کہ میرا گزشتہ سال کار کا حادثہ ہوا تھا، الحمد للہ! میں تو محفوظ رہا مگر گاڑی بالکل ختم ہو گئی تھی۔ اس میں کچھ تھوڑی خطا میری بھی تھی اور زیادہ خطا دوسری گاڑی کے ڈرائیور کی تھی۔ معلوم یہ کرنا چاہتا ہوں کہ احقر کا دل اس پر تیار نہیں ہوتا ہے کہ اس کا مقدمہ عیسائیوں کی کورٹ میں پیش کروں جب کہ پچاس فیصد احتمال دونوں جانب کا ہے کہ میں مقدمہ جیت جاؤں یا ہار جاؤں۔ اصل بات میرا دل کورٹ کے غیر شرعی و غیر اسلامی ہونے کی وجہ سے وہاں مقدمہ کا پیش کرنا اس سلسلے میں بہت ہی خراب معلوم ہوتا ہے اور اسلامی غیرت مانع بنتی ہے صحیح راہ نمائی فرمادیں۔

جواب: آپ تو خود مفتی ہیں آپ بتائیں کہ غیر مسلم کے سامنے اپنے حق کے لیے مقدمہ دائر کرنا جائز ہے یا نہیں؟ فقہی مسائل میں مفتی کا قول معتبر ہے۔

۹۵۹) حال: میرا غصہ تو کم ہو گیا ہے لیکن مجھے اپنے غصے پر مکمل قابو حاصل نہیں ہو رہا۔

جواب: قابو سے کیا مراد ہے؟ غصہ آجاتا ہے یا نافذ کر دیتے ہیں۔ جس پر بے جا غصہ کریں اس سے معافی مانگتے ہیں یا نہیں؟ پرچہ ''اکسیر الغضب'' روزانہ پڑھیں۔

۹۶۰) حال: کبھی کبھی بے دھیانی میں غیبت ہو جاتی ہے گو کہ بعد میں توبہ کرتا ہوں مگر افسوس ہوتا ہے کہ ایک ایسا گناہ جسے میں چھوڑنے کا ارادہ کر چکا ہوں تو وہ گناہ مجھ سے بار بار کیوں صادر ہو رہا ہے۔

جواب: جس مجلس میں غیبت ہو جائے اس کی تلافی کریں طریقہ معلوم نہ ہو تو زبانی پوچھ لیں۔

۹۶۱) حال: اللہ کے فضل سے اور حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض سے میڈیکل کالج وغیرہ میں نظر بچانے کی توفیق ہو جاتی ہے تو ہمیشہ فوراً یہ وسوسہ دل میں آتا ہے کہ میں اس نظر بچانے کی وجہ سے سامنے والی لڑکی کی نظر میں سلیکٹڈ (Selected) ہو رہا ہوں۔ پہلے میں اس وسوسے سے حرام مزہ لیتا تھا لیکن الحمد للہ! حضرت والا کی اصلاح سے اب اس وسوسے سے حرام مزہ تو نہیں لیتا لیکن یہ وسوسہ مجھے ہمیشہ آتا ہے اور

مجھے محسوس ہوتا ہے کہ کہیں میرا نظر بچانے کا ثواب گناہ میں تبدیل نہ ہو جائے۔

جواب: وسوسے سے کچھ نہیں ہوتا، نہ ثواب ختم ہوتا ہے نہ وسوسے سے گناہ ہوتا ہے۔ ارادے سے گناہ ہوتا ہے۔ وسوسے کی طرف التفات نہ کریں اور ارادہ کا ارتکاب نہ کریں۔ احتیاطاً استغفار کرلیں کہ یا اللہ میرے نفس نے خفیہ اور غیر محسوس طور پر حرام لذت کا کوئی ذرّہ چرایا ہو تو اسے معاف فرمادیجیے۔

۹۶۲) حال: اگر کوئی شخص بظاہر شریعت کے خلاف عمل کررہا ہو اور پھر کسی نیک صحبت کی وجہ سے دین پر آجائے تو مجھے اس کو دیکھ کر بڑی خوشی ہوتی ہے لیکن اگر کوئی شخص میرے برابر کا ہو مثلاً میرا ہم جماعت ہو اور دین میں مجھ سے آگے نکل جائے تو سخت حسد ہوتا ہے اور دل میں غم محسوس ہوتا ہے اور کبھی یہی شخص دوبارہ گناہ میں مبتلا ہو جائے تو دل میں خوشی سی محسوس ہوتی ہے۔ اس بیماری سے میں بہت پریشان ہوں کیوں کہ اس کا کوئی علاج مجھے سمجھ نہیں آتا۔

جواب: یہ تو بدترین حسد ہے کیوں کہ فسق پر راضی ہونا فسق ہے۔ نفس سے کہیں کہ خوش ہو کر تو خود فاسق ہو گیا وہ تو گناہ کر کے گناہ گار ہوا تو بغیر گناہ کیے اس سے بھی زیادہ گناہ گار ہو گیا۔ گناہ کرنا تو حماقت ہے یہ حماقت در حماقت ہے کہ گناہ کا بھی مزہ نہ ملا اور فساق کی صف میں چلا گیا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ دُعا کریں کہ یا اللہ مجھے بھی اس جیسا نیک بنادے جس پر میں حسد کر رہا ہوں اور جو نیک ہونے کے بعد گناہ میں مبتلا ہو گیا جس پر میں خوش ہو رہا ہوں تو میری اس خباثت کو معاف کر دیجیے اور اس خوشی کی سزا میں مجھے اس گناہ میں مبتلا نہ فرمائیے اور اس کو پہلے سے بھی زیادہ نیک بنادیجیے اور اس کو اپنے وقت کا قطب بنادیجیے اور اپنے احباب میں اس کی تعریف کریں اور سلام میں پہل کریں، کبھی کبھار اس کو ہدیہ دیں خواہ بالکل معمولی ہو جب سفر پر جائیں اس سے دُعا کرا کے جائیں جب آئیں تو اس سے ملاقات کریں اور اپنی اصلاح کے لیے اس سے دُعا کی درخواست کریں۔

۹۶۳) حال: میرا نفس چاہتا ہے کہ دین کے معاملے میں صرف میری ہی تعریف

ہو، کسی اور کی کوئی اچھائی دین کے معاملے میں کوئی بیان کرتا ہے تو دل میں غور کرتا ہوں تو دل میں بجائے خوشی کے حسد اور جلن کو پاتا ہوں۔

**جواب:** اپنے عیبوں کو سوچیں کہ اگر صرف یہ عیب حسد کا لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ یہ شخص حسد کرتا ہے اور وہ بھی دین پر جس پر خوش ہونا چاہیے تو لوگ کس قدر حقیر سمجھیں گے، تو نفس سے کہیں کہ یہ ایک ہی عیب تجھے رسوا کرنے کی لیے کافی ہے۔ تو تعریف کا مستحق ہے یا جوتوں کا؟ اور اگر لوگ تعریف بھی کریں تو ان کی تعریف سے کیا فائدہ نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گا۔ بس مالک راضی ہو جائے اور وہ تعریف کر دے تو کام بن جائے گا اور یہ صرف قیامت کے دن ہی معلوم ہو گا اس لیے دُعا کرنا چاہیے۔ اپنے احباب میں محسود کی تعریف کریں اور تنہائی میں اس کے لیے دُعا کریں کہ اس کو اور زیادہ نیک بنادیجیے۔

۹۶۴) **حال:** بعض اوقات جب نیت کو ٹٹول کر دیکھتا ہوں تو یہ خیال پریشان شدومد سے آتا ہے کہ مدرسے کی یہ فکر و خدمت تو اس لیے بھی ہے کہ اس سے میری اہتمام کی شان اور اقتدار کا مزہ وابستہ ہے چناں چہ جب یہ تصور کرتا ہوں کہ اگر مجھ سے یہ عہدہ اور خدمت لے لی جائے تو مجھے صدمہ ہو گا یا نہیں؟ تو دل یہ کہتا ہے کہ صدمہ ہو گا۔ حضرت والا سے دریافت یہ کرنا ہے کہ اگرچہ بار بار نیت اِرَادَةٌ لِوَجْهِ اللهِ الْكَرِيْمِ کی تازہ کرتا رہتا ہوں مگر یہ خیال جو اوپر ذکر کیا اخلاص کے معارض و منافی تو نہیں؟ اگر ہے تو اس کا تدارک اور علاج کیا ہے؟ براہِ کرم دست گیری فرمائیں۔

**جواب:** صدمہ ہونا تو خلافِ اخلاص نہیں، یہ سوچیں کہ اہتمام لے کر کوئی دوسری خدمت مثلاً تدریس دے دی جائے تو کریں گے یا نہیں؟ اور صدمہ ہو گا یا نہیں؟

۹۶۵) **حال:** احقر کے سخت عذر و معذرت کے باوجود اور علم و عمل کے اعتبار سے بے مائیگی کے باوجود لوگ حسن ظن کی وجہ سے احقر کو بیانات پر مجبور کرتے ہیں۔ اس وقت یہ ہفتہ واری سلسلہ شہر کی مختلف مساجد میں جاری ہے، پتا نہیں یہ سلسلہ

مجھے جاری رکھنا چاہیے یا نہیں؟

**جواب:** غور کریں کہ لوگ مجبور کرتے ہیں! کوئی چیز آپ کو اپنے شیخ کی مجلس میں آنے پر مجبور نہیں کرتی؟ ہمارے بزرگوں کا کیا طریقہ رہا ہے؟ اپنے بیانات کی مجلس سجانا یا شیخ کی مجلس میں خود کو مٹانا؟ بیانات کے لیے وقت نکل آنا اور اپنے شیخ کے پاس آنے کی فرصت نہ ملنا قلت محبت کی علامت ہے۔ اولیاء اللہ کی تاریخ شاہد ہے کہ جنہوں نے اپنے مشائخ کی قدر کی، اللہ نے ان ہی سے دین کا کام لیا۔

۹۶۶) **حال:** بندہ ابھی آپ کا ملفوظ ”مواہب ربانیہ“ سے پڑھ رہا تھا جیسے ہی پڑھا دل میں یہ بات آئی کہ اس ملفوظ اور اس میں شامل آیت کو یاد کرلو پھر کسی جگہ سنانا۔ پھر جب اس سنانے کے تقاضے پر غور کیا تو معلوم ہوا کہ اس سے لوگ تو نفع اٹھائیں گے مگر اس کے ساتھ لوگ میرے بارے میں بھی بات کریں گے کہ بھئی ملفوظات کو کیسے یاد رکھا ہوا ہے۔ لوگوں میں جھوٹی نمود و نمایش اور عجب کا مرض ہے۔ اپنے آپ کو انتہائی تہی دامن پاتا ہے بہت خبیث اور کمینہ واقعی سمجھتا ہوں کہ دو سال میں ابھی تک کچھ بھی تزکیہ نہیں کیا بالکل بے کار ہوں، انتہائی رذیل کمینہ گھٹیا اور امیر الخبائث ہوں۔

**جواب:** محض خیال آنا وسوسہ ہے جس پر مواخذہ نہیں لیکن دل میں اس کا ارادہ ہونا مرض ہے، صبح و شام یہ جملہ کہیں کہ تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔

۹۶۷) **حال:** ایک طرف تو یہ حالت اور دوسری طرف نظر کی حفاظت الحمد للہ! حاصل ہے مگر اس میں اہتمام یعنی اس میں اتنا کمال کہ بے محابا نظر بھی نہ اُٹھے خصوصاً خاندان کی نامحرم عورتوں کے سامنے یہ حاصل نہیں۔ بہت کوشش اور استحضار کے باوجود بھی نہیں ہو پاتا؟

**جواب:** جہاں بے پردگی کا امکان ہو وہاں نظر سوچ سمجھ کر اُٹھائیں۔ باہر تو نظر کی حفاظت پھر بھی آسان ہے خاندان میں شرعی پردے کا اہتمام کریں، خاندان کی نامحرم

عورتوں کے سامنے نظر جھکا کر جانا کافی نہیں، نفس کا کیا اعتبار کہ کس وقت نظر اٹھا کر دیکھ لے اور دوسرے موضع تہمت بھی ہے۔ لوگ یہ سمجھیں گے کہ پردہ ضروری نہیں اس لیے نامحرموں سے اعلان کر دو کہ پردہ کریں اور بغیر چہرہ اور بدن چھپائے سامنے نہ آئیں۔

۹۶۸) حال: ابھی تک بہت پریشان ہوں عمرہ کے لیے کیوں کہ جانے میں صرف ایک ہفتہ ہے اور بندے کا شناختی کارڈ بھی نہیں ملا۔ پیسے بھی ان شاء اللہ! کسی حد تک تو ہو گئے ہیں مگر پورے نہیں ہوئے بہت پریشان حال ہوں۔ حضرت! میری دِلی خواہش ہے کہ بندہ آپ کے ساتھ سفر عمرہ میں شامل ہو جائے۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے لیکن پریشان ہونا بھی معرفت کے خلاف ہے کیوں کہ جس چیز کو اللہ نے فرض نہیں کیا اس کے بارے میں ضرورت سے زیادہ تشویش مناسب نہیں۔ انتظام ہو جائے تو شکر کریں، نہ ہو تو صبر کریں اور اس میں دین کا کوئی نقصان نہیں، نقصان صرف معصیت سے ہوتا ہے۔

۹۶۹) حال: ایک گناہ جو بندے کو دن رات پریشان کرتا ہے وہ یہ کہ بندے کے نفس کا زنا کرنے کی طرف بہت میلان ہے، لیکن کوشش کے باوجود اب تک یہ موقع نہیں آیا۔ ان تقاضوں پر بندہ سخت مایوس ہے۔

جواب: گناہ کا گندے سے گندا تقاضا ہونا مذموم نہیں، اس پر عمل کرنا اور سوچ سوچ کر مزہ لینا مذموم ہے۔ خواہش کو دبایئے۔ یہ ایسی کمند ہے کہ سیکنڈوں میں اللہ تک پہنچا دیتی ہے۔ گناہوں کے تقاضوں کی مثال کھاد کی سی ہے، کھاد جتنی بدبو دار ہوتی ہے پھول اتنا ہی خوشبودار پیدا ہوتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ کھاد کو دبا دیا جائے۔ گناہ کے خبیث تقاضوں کو جتنا دبائیں گے تقویٰ کا پھول اتنا ہی خوشبودار پیدا ہوتا ہے۔ بڑے بڑے تہجد گزاروں کو وہ قربِ عظیم نہیں ملتا جو گناہوں سے بچنے میں دل کا خون کرنے والوں کو نصیب ہوتا ہے۔

۹۷۰) حال: بندہ گھر کے سوراخوں سے عورتوں کو دیکھتا ہے، یہاں تک کہ بندے کی نیت

ماں بہن پر بھی خراب ہوگئی، مگر اللہ نے بچا دیا، البتہ حضرت! آں جناب کی مجلس کے بعد دو چار روز سے یہ معاملہ بالکل ختم ہوچکا ہے، پھر بھی نفس پر بھروسہ نہیں ہے۔

**جواب:** سوراخوں سے دیکھنا حرام ہے، جب دل میں تقاضا ہو تو مراقبہ کریں کہ قیامت کے دن آنکھوں میں سیسہ ڈالا جائے گا عذاب کو یاد کریں۔ پرچہ ''حفاظت نظر'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔ آپ کے لیے لازم ہے کے محرموں سے بھی ایسی ہی احتیاط کریں جیسے نامحرموں سے کی جاتی ہے۔ ان کی طرف نہ دیکھیں نہ بے ضرورت بات کریں نہ تنہائی میں رہیں۔

۹۷۱) **حال:** نیز حضرت والا! استمنا بالید کثرت سے واقع ہورہا ہے، کبھی تو دن میں چھ و دس مرتبہ بھی اس کا وقوع ہوا ہے حضرت والا! آں جناب چوں کہ روحانی معالج ہیں اس لیے ان کا اچھی طرح علاج کیجیے اور بندے کو فساق کے طریق سے ہٹا کر انبیاء اور اولیاء کا راستہ بتلا دیجیے۔

**جواب:** لاکھ تقاضا ہو ہمت کر کے اس کا مقابلہ کریں اور اس میں جو تکلیف ہو اس کو برداشت کریں۔ گناہ سے بچنے کا علاج بجز ہمت کے کچھ اور نہیں ہے، ٹھان لیں کہ چاہے جان نکل جائے گناہ کی لذت نہیں اُٹھاؤں گا۔ اسی لذت کشی کی وجہ سے آدمی گناہ کرتا ہے۔ بس لذت نہ اٹھانے کا عزم بالجزم کریں، بچ جائیں گے۔ تنہا نہ رہیں، آپ کے لیے لازم ہے کہ محرم عورتوں کے ساتھ بھی تنہا نہ رہیں، استمنا بالید کے عذاب کو یاد کریں کہ قیامت کے دن تمام مخلوق کے سامنے ہاتھ سے منی ٹپک رہی ہوگی اور ہاتھوں میں حمل ہوگا۔

۹۷۲) **حال:** بندہ کو حضرت والا سے بے انتہا محبت ہے اور دل چاہتا ہے کہ آپ سے اپنا حال خوب بیان کروں، اپنی اصلاح کراؤں اور حضرت والا سے براہِ راست خود عرض و معروض کروں۔

**جواب:** چالیس دن اصلاح کی نیت سے خانقاہ میں لگائیں۔ ایسے مریضوں کا علاج ایک عرصہ کسی اللہ والے یا اللہ والوں کے غلام کی صحبت میں رہنا ہے۔

۹۷۳)**حال:** ایک بات یہ خدمت اقدس میں عرض کرنی تھی کہ اگر کوئی شخص مجھے کسی بھی وجہ سے غریب سمجھ بیٹھتا ہے تو میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ میں اس شخص کو یہ بات پہنچادوں کہ میں غریب نہیں ہوں۔

**جواب:** اظہار حال کے لیے ہے تو مباح ہے، اظہارِ شان کے لیے ہے تو مذموم ہے۔

۹۷۴)**حال:** بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص یہ سمجھ بیٹھے کہ فلاں گناہ میں نے کیا ہے اور حقیقت میں میں نے وہ گناہ کیا ہی نہ ہو تو میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد اس شخص تک یہ بات پہنچ جائے کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا اور تمہیں غلط فہمی ہوئی ہے۔ کیا یہ بھی بیماری ہے؟ اگر ہے تو حضرت والا اس کا علاج بیان فرمائیں۔

**جواب:** اس میں کوئی حرج نہیں، کیوں کہ اگر خدانخواستہ فی الواقع گناہ ہو جائے تو بھی اس کا اظہار جائز نہیں، اس لیے اس الزام سے اپنی براءت کا اظہار کر دیں لیکن زیادہ کاوش نہ کریں، اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

۹۷۵)**حال:** ایک بات اور یہ عرض کرنی تھی کہ میری جن روحانی بیماریوں کا علاج آپ کی مجلس میں آنے کی برکت سے آہستہ آہستہ خود بخود ہو رہا ہو کیا ان بیماریوں کا علاج بھی آپ سے پوچھ کر کرنا ہوگا یا ان بیماریوں کو خود بخود ٹھیک ہونے دیا جائے؟

**جواب:** کسی بیماری کا علاج سن کر یا کتاب میں پڑھ کر اگر کیا تو تین بار علاج کے باوجود بیماری نہ جائے تو شیخ کو اطلاع حال ضروری ہے تین بار سے زائد نہ آزمائیں۔

## ایک بزرگ کا خط اور حضرت والا کا جواب

۹۷۶)**حال:** کل رات اچانک آنکھ کھلی تو قلب اس وجدان سے معمور ہو گیا کہ کمرے کی چھت کے قریب حق تعالیٰ شانہٗ سامنے موجود ہیں اور گویا میں ان کو دیکھ رہا ہوں، اس کے بعد دل پر ایک خوف اور ہیبت طاری ہوئی کہ ہوشیار تو بادشاہوں کے بادشاہ کے سامنے حاضر ہے۔ اس کے بعد حالت معمول پر آگئی۔ لیکن اس کے بعد سے تعلق مع اللہ کی کیفیت میں بہت اضافہ ہے۔ میرے ایک دوست جو ایک سلسلے کے شیخ بھی ہیں انہوں نے یہ حالت سن کر فرمایا کہ مقصود حاصل ہو گیا اور اس نعمت پر جتنا بھی

شکر ادا کریں کم ہے۔ دراصل یہ کوئی تجلئ حق ظاہر ہوئی۔ آپ چوں کہ عارف باللہ ہیں احقر تحقیق کرنا چاہتا ہے کہ اس نعمت کی حقیقت کیا ہے کیا یہ کوئی خاص تجلی تھی، کیا اس کو وصول الی اللہ کہہ سکتے ہیں یا تعلق مع اللہ کے حظِّ وافر کے حصول کی بشارت ہے؟

**جواب:** یہ حالات لوازم ولایت میں سے نہیں ہیں نہ لوازم مشیخت میں سے ہیں۔ اتباعِ سنت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ تمام مدارج عالیہ کی بنیاد اتباع سنت ہے۔ اتباعِ سنت کے ساتھ اگر یہ مکاشفہ ہے تو اللہ کا فضل ہے مگر معیارِ فضیلت پھر بھی نہیں۔

## ان بزرگ کا دوسرا خط اور حضرت والا کا جواب

۹۷۷) **حال:** آپ نے جواب عطا فرما کر بڑا کرم کیا تاہم آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔ بندے نے تو یہ پوچھا تھا کہ یہ نعمت جو مجھے عطا ہوئی اس کی حقیقت کیا ہے آیا یہ کوئی تجلی تھی تو کس قسم کی تھی۔ کیا عین الیقین اسی کو کہتے ہیں۔ کیا صورتِ وصول یہی ہوتی ہے اگر آپ کہیں کہ اس تحقیق کی ضرورت ہی کیا ہے تو عرض ہے کہ ضرورت اس لیے ہے کہ لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَأَزِيدَنَّكُمْ [۱۶] کے مطابق مزید شکر کی توفیق نصیب ہو۔ اگر آپ کہیں کہ یہ باتیں قابل التفات نہیں بس اتباعِ سنت چاہیے تو عرض ہے کہ اتباعِ سنت تو اساس ہے اور یہ نعمتیں بھی اسی اتباع کا ثمرہ ہوتی ہیں اور سو فیصدی اتباعِ سنت تو شاید ہی کسی میں ہو اور سنن عادیہ سے تو اکثر مشایخ بھی محروم ہیں۔ روکھی سوکھی کھانا، فاقہ کرنا، کثرت سے روزے رکھنا، غربا کی دعوت قبول کرنا، بازار سے خریدنا یہ سب سنتیں کہاں ہیں؟ بس جس کو جتنی توفیق اتباع ہے شکر کرے مزید کی دُعا کرلے۔ جس چیز نے مجھے سوال کرنے کی تحریک دلائی تھی وہ میں قطعاً بھول گیا تھا اب یاد آیا وہ یہ کہ میں نے حضرت مولانا تھانوی قدس سرہٗ کے کسی وعظ یا ملفوظ میں پڑھا تھا کہ ''وصول کے لیے تو جب وقت آجائے تو صرف ایک بھی مرتبہ اللہ کہنا کافی ہوتا ہے'' اور چوں کہ میرے ساتھ بھی ایسا ہی ہوا کہ صرف ایک مرتبہ زبان سے اللہ نکلا اور اس کے بعد

[۱۶] ابراھیم:۷

وہ مشاہدہ ہوا تو خیال ہوا کہ آپ کو مطلع کروں اور اس کی حقیقت دریافت کروں۔

**جواب:** اتباعِ سنت سے مراد سنت مؤکدہ ہے۔ بعض سننِ عادیہ ضعف قوت کی وجہ سے اس زمانے میں معاف ہیں اگر تحمل نہ ہو۔ مثلاً بغیر چھانے ہوئے آٹے کی روٹی آپ صلی اللہ علیہ وسلم تناول فرماتے تھے اور دیوبند کے طالب علم نے کھائی تو اسے پیچش لگ گئی تو دیوبند کے اکابر نے فرمایا کہ جن سنن عادیہ کا تحمل نہ ہو ان پر عمل کرنا معاف ہے، ایسے ہی عمامہ باندھنے کی سنت ہے اگر کسی کو ضعف دماغ کی وجہ سے تحمل نہ ہو تو معاف ہے۔ باقی آپ کا مکاشفہ نعمت الٰہیہ میں سے ہے مگر معیار فضیلت نہیں ہے کیوں کہ عہد صحابہ رضی اللہ عنہم میں اس قسم کی چیزوں کا ثبوت نہیں ملتا اور زیادہ تفصیلی معلومات کے لیے اکابر سے رجوع کیا جائے، والسلام۔

## ویسٹ انڈیز سے حضرت والا کے ایک اہل علم مجاز کا خط اور اس کا جواب

۹۷۸) **حال:** اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے حضرت والا مد ظلہم کا دامن تربیت نہ پکڑا ہوتا تو نہ معلوم کس گمراہی کی وادی میں ہلاک ہو جاتا۔ بد نگاہی سے بچنے پر بہت آزمایش و مجاہدہ ہے، اور وہ بھی اس لیے کہ تجارت کے لیے باہر جانا پڑتا ہے۔ خاص کر بندے کا کاروبار کے لیے دو کانوں میں جانا رہتا ہے۔ اور وہاں نیم عریاں عورتیں اور عریاں تصاویر بہت بڑی تعداد میں ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ایسے مواقع میں آپ حضرت والا مد ظلہم کی تعلیمات پر عمل کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

**جواب:** جب بازار جائیں تو پہلے حسینوں سے نظر بچائیں کیوں کہ بد نظری سے لعنت برستی ہے کَمَا فِی الْحَدِیْثِ:

لَعَنَ اللّٰہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْہِ[۱]

جب بندہ لعنت میں آگیا تو رحمت کیسے ملے گی؟ لہٰذا نظر بچا کر پھر یہ مراقبہ کرو کہ جو لڑکیاں آج حسین معلوم ہو رہی ہیں یہ سب سو برس کی ہو گئیں اور سو برس کی بڈھیوں کا اور سو برس کے بڈھوں کا جلوس نکل رہا ہے۔ بڈھیوں کی چھاتیاں ایک

---

[۱] کنزالعمال: ۳۳۸/۷ (۱۹۱۶۲)، فصل فی احکام الصلوٰۃ الخارجۃ، مؤسسۃ الرسالۃ

ایک فٹ لٹکی ہوئی ہیں اور منہ سے رال بہہ رہی ہے اور بڈھوں کے پیچھے سے دست نکل کر ان کی سوکھی ہوئی ٹانگوں پر بہہ رہا ہے اور یہی حال بڈھیوں کا ہے اور ان دستوں پر مکھیوں کی بریگیڈ کی بریگیڈ بیٹھی ہوئی ہے۔ ایک لاکھ مکھیاں دستوں پر بھنک رہی ہیں اور بھگانے سے بھی نہیں بھاگتیں اور تمام بڈھے اور بڈھیوں نے اپنے ہاتھوں میں جھنڈے اُٹھا رکھے ہیں جن پر لکھا ہوا ہے کہ اے ہمارے عاشقو! اے بیوقوفو! اے اُلوؤ! تم کہاں ہو، تم تو ہمیں دیکھا کرتے تھے، اب کیوں نہیں دیکھتے ہو اب تمہاری وہ وفاداریاں، جاں نثاریاں، فداکاریاں، اشکباریاں، آہ وزاریاں، انجم شماریاں کیا ہوئیں؟ آؤ! اب ہمارا بوسہ لو، ہمارے بہتے ہوئے دستوں کو چاٹو اور رال کو چوسو! اے نالائقو! کہاں تم نے زندگی ضایع کی، اب اپنے منہ پر جوتے لگاؤ۔ اللہ تعالیٰ مجاز کے دھوکے سے ہم سب کو محفوظ فرمائے اور ہم سب کو اپنا بنالے۔

## ایک مجاز کا خط اور حضرت والا کا جواب

۹۷۹) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم کی جوتیوں کے صدقے صبح تا شام حق تعالیٰ شانہٗ کی بے شمار عنایات، تجلیات اور انوار وبرکات سے یہ سیاہ کار نوازا جارہا ہے۔ عطا وخطا کے درمیان رہنا انتہائی سہل ہو چکا ہے۔ کبھی داد وتحسین سے بڑائی پیدا نہیں ہوتی۔ بعض مرتبہ دوستوں کی مجلس میں حضرت والا کے مضامین انتہائی جوش ومحبت کے ساتھ بیان کرنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔ احباب کے پسند فرمانے پر تشکر کے آنسو امڈ آتے ہیں اور بے ساختہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ جیسے کلمات زبان پر جاری ہو جاتے ہیں۔

**جواب:** ماشاء اللہ! مبارک حالت ہے۔ لیکن ہمارے بزرگوں نے شیخ کی مجالس میں حاضری کا اور اپنے نفس کو مٹانے کا جتنا اہتمام کیا اتنا اپنی مجالس کا نہیں کیا۔ جتنا استفادہ کامل ہو گا اتنا ہی افادہ کامل ہو گا، جتنی پیاس زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی زیادہ پانی کے پاس جاتا ہے اور اس کا یہ حال ہوتا ہے ؎

سیری نہیں ہوتی نہیں ہوتی نہیں ہوتی

اے پیرِ مُغاں اور ابھی اور ابھی اور

۹۸۰) **حال:** اگرچہ بعد میں خیال آتا ہے کہ یہ آنسو دِکھاوے کے نہ ہوں اس پر بعد میں الگ سے تنہائی میں رولیتاہوں تو دل میں سکون پیدا ہوجاتا ہے۔

**جواب:** آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا، **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**۔

۹۸۱) **حال:** کل کی حضرت والا کی ڈانٹ (جسے دراصل میں پیار سمجھتا ہوں) سے بہت نفع ہوا اور ڈانٹ میں بہت لذت محسوس ہوئی۔

**جواب:** یہ نفع ہونا اور ڈانٹ میں مزہ آنا اپنے شیخ سے شدید محبت کی دلیل ہے، مبارک ہو۔

۹۸۲) **حال:** کیا اپنے شیخ کے علاوہ دوسرے مشائخ کی صحبت میں بیٹھنا اور ان سے استفادہ کرنا چاہیے۔

**جواب:** اکرام تمام اولیاء کا ضروری ہے لیکن مصلح اور مرشد ایک ہوتا ہے جیسے ماں ایک ہوتی ہے بچہ صرف اسی کا دودھ پیتا ہے اسی لیے طریق کا اصول ہے "یک در گیر و محکم گیر" ایک در پکڑلو اور مضبوطی سے پکڑو۔

۹۸۳) **حال:** ہر ممکن کوشش کر رہا ہوں نظر بچانے کی پھر بھی کسی نہ کسی طرح نظر پڑتی ہے۔

**جواب:** اچانک نظر غیر اختیاری طور پر پڑجائے تو فوراً ہٹالیں ایک لمحہ کو نہ پڑی رہنے دیں اچانک نظر معاف ہے لیکن جہاں بے پردگی کا ماحول ہو جیسے دفتر یا بازار وغیرہ اور امکان ہو کہ نظر پڑجائے گی وہاں بے محابا نظر نہ اٹھائیں دیکھ بھال کر اُٹھائیں اگر بے فکری سے نظر اٹھائیں گے تو نفس پہلی نظر کے بہانے سے یا عدمِ اختیار کے بہانہ سے نظر ڈال کر حرام لذت کا کوئی ذرّہ چرالے گا لہٰذا جب گھر سے نکلیں تو خالی عدمِ قصدِ نظر کافی نہیں بلکہ قصدِ عدمِ نظر ضروری ہے یعنی دیکھنے کا ارادہ نہ ہونا کافی نہیں بلکہ یہ ارادہ ہونا ضروری ہے کہ نہیں دیکھنا ہے تب اس زمانے میں بدنظری سے بچ سکتے ہیں۔

۹۸۴)حال: احقر کو شہوت بہت ستاتی ہے۔

جواب: شہوت پر عمل نہ کریں یعنی گناہ کے تقاضوں پر عمل نہ کریں۔ شہوت ہونا برا نہیں شہوت کو غیر محل میں یعنی ناجائز جگہ استعمال کرنا برا ہے۔

۹۸۵)حال: عرض یہ ہے کہ گھر میں ٹی وی وغیرہ جنہیں والد صاحب اور بھائی جو مجھ سے چھوٹے ہیں یہ ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں اور اس عمل سے مجھے انتہائی تکلیف ہوتی ہے۔ تمام خرافات اور بدعات کے کاموں سے مجھے گھن آتی ہے۔ دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان چیزوں سے ان کو بھی نجات عطا فرمائے اور مجھے بھی آئندہ بچائے رکھے۔

جواب: اگر ٹی وی آپ کا ہے یا آپ کے گھر کا ہے یا گھر کا کرایہ آپ دیتے ہیں تو ٹی وی رکھنے اور ان کے دیکھنے سے آپ کو بھی گناہ ہوگا۔ مندرجہ بالا میں سے کوئی بات نہیں ہے تو بس آپ خود شریک نہ ہوں اور اس کمرے میں نہ جائیں جہاں ٹی وی چل رہا ہو۔

۹۸۶)حال: بہت بے تاب و بے قرار ہو کر اپنی شہوت سے رات کی تاریکی میں نفس زخمی شیر کی مانند ہو جاتا ہے جس پر قابو پانا میرے بس میں نہیں ہوتا ہے۔

جواب: بالکل بس میں ہے بات یہ ہے کہ ہمت استعمال نہیں کرتے ٹھان لو کہ چاہے جان چلی جائے گناہ کی لذت نہیں اُٹھاؤں گا اور اللہ کو ناراض نہیں کروں گا۔ اس تھوڑی دیر کی لذت کے لیے ہی آدمی گناہ کرتا ہے۔ بس ٹھان لو کہ یہ لذت نہیں اٹھانی ہے اگر شیر سامنے ہو تو یہ شہوت پوری کرو گے؟ سوچو! جب تقاضا پیدا ہو تو ایسے موقع پر تنہا نہ رہو۔ ورنہ دوزخ کا مراقبہ کرو کہ اس لذت کے بدلے میں دوزخیوں کو آگ کے ستونوں میں ڈالا جا رہا ہے۔ اور دوزخیوں کو نہ موت آرہی ہے نہ زندگی مل رہی ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ کا ذکر تین تسبیح روزانہ کیا کریں۔

۹۸۷)حال: جب کسی پر نظر لگ جاتی ہے تو فوراً اس کی شکل و صورت دل میں قرار پا جاتی ہے۔

جواب: نظر لگتی نہیں ہے اس زمانے میں احتیاط نہ کرنے سے نفس نظر ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں اور جن مواقع میں بے پردگی یا امرد زیادہ ہونے کا

امکان ہو وہاں نظر بے محابانہ اُٹھائیں جیسے آندھی چل رہی ہو تو نظر احتیاط سے کھولتے ہیں پس دل میں اپنے اختیار سے اس کا تصور نہ کریں کسی سے بات کرنے لگیں کسی کام میں لگ جائیں۔

۹۸۸) **حال:** نماز میں پوری توجہ نہیں رہتی۔

**جواب:** بار بار توجہ کو نماز کی طرف لاتے رہیں، جب دل اِدھر اُدھر چلا جائے تو اللہ کے سامنے لا کر کھڑا کر دیں۔

۹۸۹) **حال:** بنیادی طور پر میرا تعلق ایک سرکاری محکمے سے ہے۔ میری ایک غلطی کی وجہ سے مجھ پر محکمے کی طرف سے مقدمہ قائم ہوا اور نتیجتاً میں پچھلے پانچ ماہ سے جیل میں ہوں۔ مجھ سے آپ کا غائبانہ تعارف آپ کی تصنیفات کے ذریعے ہوا۔ جیل میں مجھے سب سے پہلے آپ کی "درسِ مثنوی مولانا روم" پڑھنے کا موقع ملا۔ پھر میں نے آپ کی باقی کتابیں بشمول فغانِ رُومی، معارفِ مثنوی اور مواعظ دردِ محبت کی دونوں جلدیں بھی بازار سے منگوا کر پڑھیں۔ ان تصانیف میں مضامین کے علاوہ آپ کے خلوص نے دل پر اثر کیا اور اس طرح سے آپ سے ایک دِلی رابطہ قائم ہوا۔ علاوہ ازیں صبر کی تینوں اقسام جو آپ نے فغانِ رُومی میں رقم فرمائی ہیں ان کو اپنانے کا موقع نصیب ہوا اور اس نے جو لامتناہی نعمتیں مجھے عطا کر رکھی ہیں ان کی طرف دھیان صحیح طریقے سے جیل میں ہی آیا اور تہہ دل سے اس کا شکر ادا کرنا نصیب ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی ان تمام نعمتوں پر اس کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے۔

حضرت صاحب! میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس نے میرے اندر تبدیلی لانے میں آپ کی تصنیفات سے مدد کی، ایسا لگتا ہے کہ اس نے میری اصلاح کے لیے مجھے جیل نہیں کسی ادارے میں داخل کیا ہو جس میں آپ کا لکھا ہوا کورس پڑھایا جاتا ہو۔ آپ کی تعلیم لینے کے بعد مذہب میرے لیے آسان ہو گیا، زندگی آسان ہو گئی۔ میرے اندر سب سے بڑی برائی نظر بازی تھی۔ گھر میں صالحہ، صابرہ وشاکرہ، عقل مند، تعلیم یافتہ، پانچ وقت کی نمازی اور ہمہ وقت خوفِ خدا کے ساتھ

رہنے والی بیوی کی موجودگی میں بھی میں ایک بہت بڑا نظر باز تھا۔ اور نظر بازی کے تمام تر روحانی، جسمانی اور معاشرتی نقصانات جو آپ نے اپنی کتابوں میں رقم فرمائے ہیں برداشت کرنے کے باوجود بھی اس سے چھٹکارا حاصل کرنے سے قاصر تھا۔ جب میں نے "درسِ مثنوی" پڑھی جس میں آپ نے اس موذی مرض کے خلاف جہاد کیا ہے تو ایسا لگا کہ وہ کتاب آپ نے میرے لیے ہی لکھی ہے۔ اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی تصنیف کے ذریعے اس برائی کے خلاف میرے دل میں نفرت پیدا ہوئی۔

حضرت صاحب! دوسری چیز جس نے بنیادی طور پر میری مدد کی وہ تقویٰ کی جامع اور بے مثال تشریح ہے جو آپ نے اپنی مختلف کتابوں میں فرمائی ہے۔ اس تشریح نے میرا بہت بڑا مسئلہ حل کر دیا اور دل و دماغ کو سکون نصیب ہوا۔ گزشتہ گناہوں سے توبہ اور آیندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرنے کے باوجود بھی دل میں منفی خیالات اور شیطانی خوابوں کا آنا میرے لیے بہت تکلیف دہ تھا۔ لیکن جب میں نے آپ کی کی ہوئی تقویٰ کی تشریح پڑھی جس میں مادّۂ فجور کو تقویٰ کا موقوف علیہ اور اس کے لیے ایک بنیادی شرط بتایا گیا ہے اور مقدارِ تقویٰ کا تعلق مادّۂ فجور اور نافرمانی سے براہ راست بتایا گیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ فرشتوں کو معصوم ہونے کا اعزاز تو ہے لیکن ان کو متقی ہونا نصیب نہیں ہے اور جس میں بتایا گیا ہے کہ اولیاء اللہ کیوں کر فرشتوں پر فضیلت رکھتے ہیں تو وہی ذہنی کوفت سکون اور لذت میں تبدیل ہوگئی۔ آپ کی تعلیم کے مطابق نفس جتنا مچلتا اور جلتا ہے مجھے اطمینان ملتا ہے۔

حضرت صاحب! آپ نے گناہ چھوڑنے کے لیے جو تین کام بتائے ہیں۔ ان میں سے دو کام تو پوری محنت اور ایمان داری سے کر رہا ہوں۔ یعنی اپنی طرف سے سعی اور ہمت اور اللہ تعالیٰ سے مدد کی درخواست ۔ آپ کی رقم کی ہوئی دونوں دعائیں اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ بِتَرۡکِ الۡمَعَاصِیۡ وَلَا تُشۡقِنِیۡ بِمَعۡصِیَتِکَ خشوع کے ساتھ اللہ سے مانگتا ہوں جہاں تک جیل کی چار دیواری کا معاملہ ہے اگرچہ یہاں ایک عام قیدی کے لیے گناہ کے مواقع کم ہو جاتے ہیں لیکن پھر بھی جھوٹ، غیبت، فحش

فلمیں دیکھنا اور خود لذتی جیسی برائیاں بہر حال ہر کسی کو میسر ہیں جب میں نے آیندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کیا تو میرے سامنے یہ چاروں برائیاں آئیں جن پر میں گناہ چھوڑنے کی پریکٹس اور اپنی Evaluation کر سکتا تھا کہ کس حد تک میرے اندر گناہ نہ کرنے کا عزم عملی طور پر نظر آرہا ہے۔ اللہ کے خصوصی فضل و کرم سے یہ گناہ مجھ سے چھوٹ گئے۔

حضرت صاحب! جہاں تک گناہ چھوڑنے کے لیے تیسرے کام کا تعلق ہے یعنی خاصّانِ خدا سے دُعا کروانا اور ان کی صحبت سے فیض یاب ہونا، میں گزشتہ دوماہ سے جب سے میں نے آپ کی تصانیف پڑھی ہیں ایک ایک دن گن کر گزار رہا ہوں کہ ان شاء اللہ تعالیٰ! رہائی کے بعد گھر جانے سے پہلے آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا تاکہ دنیا کے دھارے میں دوبارہ شامل ہونے سے پہلے آپ سے دُعا کراؤں کہ اللہ تعالیٰ زندگی بھر مجھے اپنی طاعات خشوع کے ساتھ نصیب فرمائے اور گناہوں سے ہمیشہ کے لیے چھٹکارا نصیب فرمائے، آمین۔

حضرت صاحب! تیسری چیز جس نے میرے لیے مذہب کو آسان بنایا اور زندگی آسان کی ہے وہ آپ کا ایک دیا ہوا نادر نسخہ ہے جس کے مطابق فرائض، سنت مؤکدہ اور واجب ادا کرتے رہو اور گناہوں سے بچو۔ یہ ہمہ وقت باوضو رہنے اور نوافل ادا کرنے سے بھی بہتر ہے۔ عشاء کی سترہ کی بجائے نو رکعتیں پڑھ لو لیکن اچھے طریقے سے اور خشوع کے ساتھ پڑھ لو۔ جب جیل میں اللہ تعالیٰ نے میرے ذہن کو تبدیل کیا تو جو خواہش میرے دل میں ابھری وہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ کی طاعات مجھ سے ضایع نہ ہوں، گناہ سرزد نہ ہوں، توبہ اور رجوع کرنے والا بن جاؤں اور اللہ تعالیٰ نے جہاں میری روزی لکھی ہے اس کام کو پوری محنت اور ایمانداری سے انجام دوں اور دنیا کی محفلوں سے الگ ہو کر اپنے بیوی بچوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمتوں اور سکون کے ساتھ زندگی گزاروں۔ جب میں نے اس سلسلے میں آپ کی تحریریں پڑھیں تو میرے اندر یہ پیدا ہونے والا ننھا سا پودا تناور درخت بن گیا۔ زندگی

گزارنے کا آسان فارمولا ہاتھ آگیا۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا۔

حضرت صاحب! اگر آپ نظر بازی سے فرار کو تین حصوں میں تقسیم کرکے قلبی فرار کی شرط عائد نہ کردیتے تو ہم جیسے گناہ گار عینی اور قالبی فرار کو تو کسی نہ کسی طرح اپنا لیتے لیکن اپنے پچھلے گناہوں کے مزے دل میں لیتے رہتے جو کہ ان کے لیے مزید تکلیف پیدا کرتا ہے۔ قلبی فرار کی شرط نے کم از کم میرے لیے بڑی سہولت پیدا کر دی۔ قلب کا تعلق چوں کہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے ہے لہٰذا دل میں گناہوں کی چاشنی کو دہرانا اللہ تعالیٰ سے بہت بڑی خیانت ہے جس کا متحمل کیسے ہوا جا سکتا ہے۔ حضرت! ایسی دلفریب تشریحات دینے پر انسانوں کو آپ کا شکر گزار ہونا چاہیے۔

حضرت صاحب! اگرچہ آپ کو ہم جیسے گناہ گاروں کی دُعاؤں کی ضرورت تو کم ہی ہے لیکن جس طرح سے آپ کی تعلیمات سے مجھے فائدہ ہوا ہے اور جو احسان آپ نے مجھ پر فرمایا ہے اس کے لیے میرا دل آپ کے لیے دُعا گو ہے۔ نہ جانے کتنے لوگ آپ کے چشمۂ کرم سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے تاکہ ہم جیسے گناہ گاروں کو نجات ملتی رہے، آمین۔

حضرت صاحب! میرے اس خط کے دو مقاصد ہیں: پہلا مقصد تو آپ کے ان احسانات کا شکریہ ادا کرنا تھا جو آپ نے میرے اور میرے خاندان اور ایک طرح سے آنے والی نسلوں پر کیے ہیں۔ میں آپ کے ان احسانات کا شکریہ خط کے ذریعے ادا نہیں کرنا چاہتا تھا، بلکہ آپ کی خدمت میں خود حاضر ہو کر کرنا چاہتا تھا لیکن حضرت صاحب! میری اسیری طویل ہوتی جارہی ہے۔ میرے جرم کی نوعیت کے مقابلے میں میری اسیری کی اب تک کی مدت اور ضمانت پر رِہا نہ ہونا قانون جاننے والے لوگ اور خود میرے محکمے کے لوگ حیرانگی کی نظر سے دیکھ رہے ہیں۔ میری ضمانت کے لیے جو بھی کوشش کی جاتی ہے جو کہ بظاہر بڑی مؤثر معلوم ہوتی ہے عجیب و غریب طریقے سے ناکام ہو جاتی ہے۔ آج میں نے فیصلہ کیا کہ میں اپنی عرضی آپ کے سامنے رکھوں اور درخواست کروں کہ آپ میری رہائی کے لیے

بھی دُعا کریں، یہ میرے خط کا دوسرا اور بڑا مقصد تھا۔ میں نے بقیہ زندگی گزارنے کے لیے خود کو آپ کی نگرانی میں دینے کا فیصلہ تو کیا ہوا ہی تھا لیکن اللہ تعالیٰ کو شاید یہ منظور رہے کہ میری رہائی بھی آپ ہی کی دُعاؤں سے ہو لہٰذا رہائی سے پہلے ہی میں اپنی عرضی آپ کی خدمت میں بھیج رہا ہوں۔

حضرت صاحب! میرے جرم میں حقوق انسانی کی خلاف ورزی نہیں بلکہ سراسر ایک محکماتی معاملہ ہے، بلکہ جب میں اپنے ماضی کو دیکھتا ہوں تو خوش قسمتی سے اپنے گناہوں میں بھی حقوقِ انسانی کے گناہوں کو نہیں پاتا۔ اور جہاں تک حقوق اللہ کے گناہوں کا تعلق ہے ایک بار پھر آپ کی تعلیمات میرے لیے سہارا ثابت ہوئیں۔ درس مثنوی مولانا روم میں آپ نے توبہ قبول ہونے کے لیے جو شرائط رقم فرمائی ہیں اللہ کے فضل سے میرا دل گواہی دیتا ہے کہ وہ پوری ہیں لہٰذا میرے دل کو سکون نصیب ہوا ہے۔ اگر میں اللہ کی توفیق سے پچھلے گناہوں پر توبہ کرتا ہوں اور آیندہ اسی کی توفیق سے گناہوں سے بچنے کا مصمم ارادہ رکھتا ہوں تو آپ ہی کے ارشاد کے مطابق خوش قسمتی سے اب میں قابل نفرت نہیں ہوں۔ اور میرا دل جس طرح کے ناطہ سے آپ کے ساتھ منسلک ہے یہ قوی امید رکھتا ہوں کہ آپ میری دونوں جہانوں میں نجات کے لیے ضرور دُعا کریں گے۔

حضرت صاحب! گزشتہ دو ماہ سے میں آپ کی دی ہوئی تعلیمات کے مطابق خود کو اللہ تعالیٰ کے سامنے اس دُعا کے ساتھ پیش کر رہا ہوں کہ اے میرے پروردگار! میرے گناہ کتنے ہی کیوں نہ ہوں لیکن تیری وسیع و عریض رحمت کے سامنے ایک ذرّہ ہیں۔ ان کو اپنی رحمت میں لپیٹ لے اور مجھے دونوں جہانوں میں نجات عطا فرما۔ تیری لامتناہی شان، عظمت اور قدرت کی نسبت میری لاچارگی، بے بسی، عجز اور ضعف انتہا کی ہے۔ تیری لامتناہی عظمتوں کے سامنے میں اس مچھر جیسا لاشئی ہوں جو بیل کے سینگ پر بیٹھ کر اڑ گیا اور اس کو معلوم بھی نہ ہوا۔ اے اللہ ! تو نے جو فیصلہ میرے بارے میں کیا ہے وہ سراپا عدل ہے کیوں کہ تو کسی پر ظلم نہیں کرتا۔

لیکن اے اللہ ! یہ میری شامت اعمال ہے کہ یہ فیصلہ مجھ پر بھاری ہے اور تکلیف دہ ہے اے اللہ تو اپنے فیصلوں کا پابند نہیں ہے تیرے فیصلے تیرے پابند ہیں لہٰذا اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اور اپنے نیک بندوں کے صدقے میں اس سوئے قضائے کو حسن قضاء میں تبدیل کر دے۔ حضرت صاحب! آپ کے یہ الفاظ بہت قیمتی ہیں اللہ کے خاص بندے کے بتائے ہوئے ہیں لیکن ایک عامی اور سراپا گناہ کے منہ سے ادا ہو رہے ہیں۔ حضرت صاحب! اللہ تعالیٰ نے جیل میں مجھے بڑی نعمتیں عطا فرمائیں جیسا کہ میں نے اوپر بیان کیا ہے علاوہ ازیں آپ سے رابطہ بھی جیل آنے کا مرہون منت لگتا ہے میں ان ساری نعمتوں کا اقرار کرتا ہوں۔ لیکن قید بالآخر قید ہے اور میرے لیے بڑی تکلیف دہ ہے۔ کل شام کو شدید گھٹن کے دوران یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِیْثُ کا ورد کرتے کرتے اچانک آپ کا خیال آیا۔ اور دل میں آیا کہ آپ سے عرض کروں کہ آپ میری رہائی کے لیے دُعا کریں اللہ تعالیٰ مجھے اس تکلیف اور گھٹن سے نکالے اور دُعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے گناہوں سے نجات نصیب فرمائے ، گناہوں کے خلاف مجھے ثابت قدم رکھے اور نماز کے خشوع کے ساتھ قیام میں میری مدد فرمائے۔

**جواب:** آپ کا خط ملا حرف بہ حرف پڑھا اور بہت خوشی ہوئی، جتنا پڑھتا جاتا تھا خوشی بڑھتی جاتی تھی۔ آپ نے ہماری تعلیمات کو خوب سمجھا اور خوب قدر کی۔ اس سے دل بے انتہا مسرور ہے کہ میری گزارشات کسی کے نفع اور ہدایت کا ذریعہ ہو جائیں، بس اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے قبول فرمالیں تو میری نجات کے لیے یہی کافی ہے۔ دُعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ میری آہِ دل کو رائیگاں نہ ہونے دے اور قیامت تک اُمت کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنائے اور قبول فرمائے۔

حضرت حاجی امداد اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بعض وقت کرم بصورت ستم ہوتا ہے اور بعض وقت ستم بصورت کرم ہوتا ہے اس لیے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مصیبت جس میں آپ مبتلا ہوئے مصیبت نہیں رحمت ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ سے قریب ہو گئے ۔ البتہ مصیبت کی نعمت کو اللہ تعالیٰ عافیت و راحت و آزادی کی نعمت میں تبدیل فرما

دیں۔ دل و جان سے دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے آپ کو جلد از جلد رہائی نصیب فرمائیں۔ یہ معلوم ہو کر کہ حقوق العباد میں آپ کا معاملہ صاف ہے اور موجودہ تکلیف حقوق العباد کی وجہ سے نہیں مزید خوشی ہوئی۔ بہر حال میں دُعا کرتا ہوں اور آیندہ بھی ان شاء اللہ تعالیٰ! کرتا رہوں گا کہ آپ کو جلد رہائی نصیب ہو۔ آپ کا خط پڑھ کر مجھے بھی آپ سے ملاقات کا شوق پیدا ہوگیا۔ بزرگوں کا تجربہ ہے کہ قصیدۂ بردہ کا مندرجہ ذیل شعر ایک ہزار ایک (۱۰۰۱) مرتبہ پڑھنے سے ہر مصیبت دُور ہوتی ہے ۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

مختلف اوقات میں تھوڑا تھوڑا کر کے پڑھیں تاکہ تعب نہ ہو یا کچھ دوسرے ساتھی ہوں جو پڑھنا چاہیں تو شریک ہو جائیں اور سب مل کر ایک ہزار ایک کی تعداد پوری کر لیں اور آخر میں دُعا کر لیں کہ اللہ جلد مقصد کو پورا کر دے۔

۹۹۰) حال: الحمد للہ! حضرت والا کے فیض کی برکت سے ذکر میں عجیب حلاوت محسوس ہونے لگی ہے۔ گویا کہ بندہ پیارے ربا کے سامنے بیٹھا ہوا ہے اور قلب پر انوارات کی بارش ہو رہی ہے ۔ اور زبان پر محبت و مٹھاس سی محسوس ہوتی ہے ۔ درود شریف پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بندے کا دل پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل سامنے ہے۔ جو انوارات کی بارش پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر ہو رہی ہے ان کے چھینٹے بندہ پر بھی پڑ رہے ہیں۔ نیز قرآن شریف کی تلاوت اور نماز پڑھتے وقت یہ دھیان رہتا ہے کہ پیارے ربا سے ملاقات ہو رہی ہے۔ اور نماز میں پیارے ربا کے عرش کے نیچے بندہ کھڑا ہے۔ رکوع و سجدہ کر رہا ہے۔ ساتھ میں دل بھی جھکا ہوا ہے۔ اور خوب تجلیات کی بارش ہو رہی ہے۔

جواب: مبارک حالات ہیں۔ لیکن حالات محمود ہیں مقصود نہیں مقصود اتباعِ سنت و شریعت اور اجتناب عن المعاصی ہے۔ جس پر صحیح طرح عمل موقوف ہے اصلاح نفس و اصلاح اخلاق سے۔ لہٰذا اپنے نفس کی اصلاح کی طرف متوجہ رہیں۔ اگر گناہوں

سے بچنے کا اہتمام نہیں تو حالات و کیفیات کچھ معتبر نہیں۔

۹۹۱) حال: بندہ یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ جب کوئی شخص بندے کو تعریف سے نوازتا ہے تو بندہ اپنے نفس میں بڑائی محسوس کرتا ہے۔

جواب: اس وقت اپنے عیوب کو یاد کریں کہ اگر اللہ تعالیٰ کی ستاری نہ ہوتی تو بجائے تعریف کے لوگ برا کہتے لہٰذا اللہ تعالیٰ کی ستاری کا شکر کریں اور اپنی حقارت کو مستحضر رکھیں۔

۹۹۲) حال: اور بعض اوقات جب کسی شخص کو کسی گناہ کا مرتکب دیکھتا ہوں تو اس کو حقیر سمجھنے لگتا ہوں، مثلاً جب کوئی شخص نماز نہیں پڑھتا ہے تو اس کی حقارت دل میں آجاتی ہے۔ برائے کرم اس کا علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: سوچیں کہ ممکن ہے اس کا کوئی عمل اللہ کے نزدیک قبول ہو گیا ہو اور اس کے لیے مغفرت کا فیصلہ ہو چکا ہو اور میرا کوئی عمل ناپسندیدہ ہو گیا ہو اور مواخذہ ہو جائے۔ لہٰذا مرنے سے پہلے دوسرے کو حقیر اور اپنے کو بہتر سمجھنا حماقت ہے۔

۹۹۳) حال: بندہ یہ مشورہ کرنا چاہتا ہے کہ بندہ مختلف علمائے کرام کے بیانات میں شرکت کر سکتا ہے؟

جواب: سب اہل اللہ کی عظمت دل میں رکھیں لیکن مصلح ایک ہوتا ہے جیسے جسمانی طبیب ایک کو بنایا جاتا ہے اگرچہ سب اطباء کی عظمت دل میں ہوتی ہے۔ اسی لیے بزرگوں کا ارشاد ہے کہ ایک در کو پکڑو اور مضبوطی سے پکڑو۔

۹۹۴) حال: شوہر کے کہنے پر عالمہ کا مکمل کورس نہ کر سکی۔ اب حفظ شروع کیا ہے۔

جواب: اس میں بھی شوہر کی اجازت ضروری ہے۔

۹۹۵) حال: میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے سسرال میں شوہر کے چھوٹے بھائی اور ایک ان سے بڑا بھائی گھر میں اکثر رہتے ہیں۔ جن کی وجہ سے مجھے پردہ کرنے میں بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔ وہ لوگ پریشان نہیں کرتے لیکن ان کے موجود رہنے سے مجھے گھر کے کام میں مشکل پیش آتی ہے۔ میں ایک بڑی چادر لپیٹے رکھتی ہوں اور اسی

چادر سے نقاب لگالیتی ہوں۔

**جواب:** یہی طریقہ ہے گھر میں شرعی پردے کا۔ نقاب سے چہرہ بالکل دکھائی نہ دے اور جب گھر میں کوئی نہ ہو تو نامحرم کو گھر میں داخل ہونے سے روک دیں۔ کھانا ایک دستر خوان پر نامحرموں کے ساتھ نہ کھائیں۔

۹۹۶) **حال:** میں نہ کسی سے بات کرتی ہوں نہ کسی بات کا جواب دیتی ہوں۔ اور مجھ سے آواز کا پردہ بھی نہیں ہو رہا کوشش کرتی ہوں کم بولوں۔ گھر میں کوئی بات پوچھنی ہوتی ہے تو آواز نامحرموں تک پہنچتی ہے۔

**جواب:** بے ضرورت نامحرموں سے بات نہ کریں۔ لیکن کوئی ضروری بات ہو تو آواز ذرا بھاری کر کے جواب دے سکتی ہیں۔ آواز کا ایسا پردہ نہیں ہے کہ نامحرم آواز ہی نہ سننے پائے۔ ضرورت پر آواز بدل کر بولنے میں کوئی مضایقہ نہیں۔

۹۹۷) **حال:** میرے شوہر کو ہر وقت غصہ آتا ہے اور ذرا ذرا سی بات پر ناراض رہتے ہیں بعد میں ان کو اپنی حرکت پر افسوس بھی ہوتا ہے لیکن جب غصہ آتا ہے تو بات کرنا بند کر دیتے ہیں۔

**جواب:** آپ منالیا کریں خواہ ان کی طرف سے زیادتی ہو ''بہشتی زیور'' کے چوتھے حصے میں میاں کے ساتھ نباہ کرنے کا طریقہ روزانہ پڑھا کریں۔

۹۹۸) **حال:** ایک ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر گیا اپنی اصلاح سے متعلق آپ کی خدمت میں حاضر نہ ہوسکا نہ مکاتبت کرسکا۔ آپ کی مجالس میں کبھی کبھار شرکت رہی۔

**جواب:** پابندی سے شرکت کرتے تو ان شاء اللہ! اصلاح ہوتی رہتی بغیر مکاتبت کے بھی۔

۹۹۹) **حال:** الحمد للہ! حضرت! میں نے ایک باپردہ لڑکی جس نے دو سال عالمہ کا کورس کیا ہوا ہے شادی کرلی۔

**جواب:** اس کا بہت خیال رکھیں اس کی ایک ہزار خطاؤں کو معاف کریں اس پر غصہ نہ کریں۔ حدیث پاک میں ہے کہ پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی میں دوسرے کو پچھاڑ دے اصلی پہلوان وہ ہے جو غصے میں اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ یہ تاکید اس لیے کردی

کیوں کہ آپ کے مزاج میں غصہ ہے۔

۱۰۰۰)حال: حضرت! میرے خاندان میں میری بیوی واحد شرعی پردہ کرتی ہے لہٰذا خاندان والوں کی باتوں کی وجہ سے خاندان والوں سے ملاقات نہیں کرتا اور نہ ہی اسے لے کر جاتا ہوں بتائیں کیا کروں؟

جواب: لے کر جائیں تو اس شرط کے ساتھ کہ نامحرموں کے سامنے نہیں آئے گی ورنہ آپ خود کبھی کبھار ملاقات کرلیا کریں تاکہ صلہ رحمی کا حق ادا ہو۔

۱۰۰۱)حال: حضرت! آپ سے ایک خصوصی اجازت طلب کرنی ہے کہ میں زیادہ سے زیادہ خط و کتابت کرسکوں تاکہ پچھلے اوقات کی کمی پوری ہو جائے۔

جواب: جو علاج تجویز کیا جائے اس پر پندرہ دن عمل کریں پھر اطلاع حال کریں۔

۱۰۰۲)حال: میں ضلع بنوں صوبہ سرحد میں رہتا ہوں عمر تقریباً تیس سال تعلیم گریجویٹ، ایک عرصے سے حضور کا سلسلہ ”مواعظ حسنہ“ زیر مطالعہ رہ رہا ہے۔ کئی بار لاہور خانقاہ میں آپ کے ”مواعظ حسنہ“ سے کافی کچھ سیکھا ہے اور عمل کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہوں چوں کہ بنوں اور کراچی کا کافی فاصلہ ہے اس لیے اپنی پیاس حضرت والا کے ”مواعظ حسنہ“ سے بجھانے کی کوشش کر رہا ہوں جو کہ باقاعدہ طور پر بذریعہ ڈاک موصول ہو رہی ہے۔ اور باقاعدہ زیرِ مطالعہ رہتے ہیں۔ حضرت والا آپ سے ملنے کا اتنا اشتیاق ہے جس کے لیے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں آپ کی مجلس میں بیٹھوں۔ حضرت والا! جب کبھی میں قرآن مجید کی تلاوت کرتا ہوں یا کبھی کسی مجلس میں یا آپ کا سلسلہ مواعظ پڑھنے کے دوران مجھ پر ایک عجیب سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے دل بے حد نرم پڑ جاتا ہے اور آنکھوں سے بے اختیار آنسو نکلنے لگتے ہیں لیکن اس کیفیت میں میں نہایت سکون اور خوشی محسوس کرتا ہوں لیکن اس کے بعد میری یہ کیفیت نہیں ہوتی معلوم نہیں کہ میری یہ کیفیت ہمیشہ ایسی کیوں نہیں رہتی میں چاہتا ہوں کہ ہر وقت میرے دل میں رب تعالیٰ کا خوف ہو تاکہ میں کبھی گناہ کی طرف مائل نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا مجھ گناہ گار پر بے حد فضل ہے کہ اس

فتنے اور گناہ کے دور میں دل صرف اور صرف اللہ کی یاد میں مشغول رہتا ہے۔ حضرت! میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ اپنا دست شفقت میرے سر پر رکھیں اور میں آپ کی راہ نمائی میں صراطِ مستقیم پہ چلوں تاکہ میری بھی بگڑی سنور جائے۔ میں اپنی اصلاح چاہتا ہوں۔

**جواب:** آپ کی محبت سے دل مسرور ہوا اصلاحی مکاتبت کریں اپنے باطنی امراض ایک ایک کر کے لکھیں اور مجوزہ علاج پر عمل کریں اطلاعِ حالات اتباعِ تجویزات طریق اصلاح ہے۔ ڈاک کا جوابی لفافہ پتا لکھا ہوا خط کے ساتھ رکھیں۔ پرچہ مکاتبت اصلاحی کی ہدایت مرسل ہے۔ کیفیات کی پروانہ کریں، کبھی عبادت میں دل لگے گا کبھی نہیں لگے گا، کبھی اللہ کی محبت معلوم ہوتی ہے کبھی نہیں لہٰذا کیفیات مطلوب نہیں اعمال مطلوب ہیں کیفیت ہو یا نہ ہو اگر عمل جاری ہے، گناہوں سے بچ رہا ہے تو کیفیت نہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں۔ ترقی اعمال سے ہوتی ہے کیفیات سے نہیں۔ گناہ کی طرف دل کا مائل ہونا بھی گناہ نہیں اس میلان پر عمل کرنا یعنی گناہ کا ارتکاب کرنا گناہ ہے۔ دل کا اللہ کی عبادت میں لگنا ضروری نہیں دل لگانا ضروری ہے دل نہ چاہے پھر بھی بہ تکلف عبادت کرو عبادت کا ثواب اور اللہ کا قرب بڑھ جائے گا۔ جملہ مقاصد حسنہ مذکورہ کے لیے دل وجان سے دُعا ہے۔

۱۰۰۳) **حال:** میری بیوی زبان کی بڑی تیز ہیں، وہ اکثر بڑی بڑی باتیں کہہ جاتی ہیں بچوں کو بے جا ضد پر اگر میں تنبیہ کرتا ہوں تو میرے کہنے کے خلاف وہ بچوں کی ضد پوری کرتی ہیں اگر کبھی کچھ کہتا ہوں تو کہتی ہیں کہ دوسری لے آؤ میں بھی علیحدگی لے لوں گی۔ کبھی مجھے بھی غصہ آجاتا ہے اور میں ان کو ڈانٹ دیتا ہوں تو اور ضد کرتی ہیں۔

**جواب:** عورت آدھی عقل کی ہے اور ٹیڑھی پسلی سے ہے اس کے ٹیڑھے پن سے کام لے لو سیدھا کرنا چاہو گے تو ٹوٹ جائے گی۔ اس کی سطح پر اتر کر بات کرو جیسے چھوٹے بچے سے اس کی عقل کے مطابق بات کرتے ہیں۔ بیوی کی ایک لاکھ خطاؤں کو معاف

کرو پھر گزارا ہو گا اور اللہ کا قرب بھی ایسا ملے گا جو بڑے بڑے تہجد گزاروں کو بھی حاصل نہیں ہو سکتا، بہت سے اولیاء اللہ بیوی کی تلخ کلامی پر صبر کرنے سے مقام صدیقین پر پہنچ گئے۔ خصوصاً جب وہ غصہ میں ہو خواہ غلطی پر ہو اس وقت آپ بھی غصہ نہ کریں بلکہ وہاں سے ہٹ جائیں بات کو رفع دفع کر دیں پھر کسی اور موقع پر جب خوش ہو تو حکمت اور نرمی سے سمجھا دیں۔

۱۰۰۴) **حال:** آپ کا درد بھرا بیان سن کر تو دل کی کیفیت بدل گئی اور اپنی غلطی کا احساس اشد ہوا کہ "احمق، بے غیرت، گدھے" اگر یہ شیخ بھی دنیا سے چلے گئے تو پھر تو کہاں جائے گا۔ آپ کی مجلس کے بعد "اللہ تعالیٰ" کی توفیق سے فوراً خانقاہ کی مسجد میں گیا اور اللہ سے گڑ گڑا کر اپنے گناہوں سے توبہ واستغفار کی اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خوب آنسو بھی جاری ہوئے۔ اس سے پہلے دُعا میں کبھی آنسو نہیں نکلے تھے اور سچے دل سے عہد کیا کہ اب گناہ نہیں کروں گا چاہے جان نکل جائے اللہ تعالیٰ صبر اور استقامت عطا فرمائیں۔

**جواب:** ماشاء اللہ! توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں، لیکن مرید کو گناہ چھوڑنے کا طریقہ بھی معلوم ہونا چاہیے اور اپنی اصلاح کی فکر کرنی چاہیے۔

۱۰۰۵) **حال:** دل کی کیفیت ایسی ہے کہ خالی لگتا ہے کہ نہ اس میں خدا ہے اور نہ صنم۔

**جواب:** جب توبہ کر لی تو پھر اللہ ہی اللہ ہے چاہے دل خالی معلوم ہو۔

۱۰۰۶) **حال:** کیا مرید بیعت سے پہلے کی زندگی کے حالات بھی شیخ کو تفصیل سے بتائیں یا نہیں ؟

**جواب:** نہیں موجودہ حالت بتائیں اگر کسی گناہ میں ابتلا ہے تو اجمالاً بتا کر علاج معلوم کریں۔

۱۰۰۷) **حال:** اگر آپ کی اجازت ہو تو کسی مدرسے میں داخلہ لے لوں یا نہیں؟

**جواب:** علم دین عظیم نعمت ہے، جس کے پاس موقع ہو ضرور حاصل کرنا چاہیے۔

۱۰۰۸) **حال:** سنت پر عمل کرنے میں بہت سستی ہو رہی ہے۔ حالاں کہ مجھے سنتوں کا علم بھی ہے لیکن اس کے مناسب وقت پر بھول جاتا ہوں اور عمل نہیں کرتا ہوں۔

گزارش ہے کہ آپ علاج فرمائیں۔

**جواب:** اتباعِ سنت سے مراد سنن مؤکدہ ہیں جو شرط محبوبیت ہے اس کا ترک عدم محبوبیت کو مستلزم ہے۔ باقی سنن عادیہ پر جس قدر عمل ہو گا محبوبیت میں اسی قدر اضافہ ہو گا بشرطیکہ نافرمانی سے اجتناب ہے ورنہ سنن عادیہ کے باوجود گناہوں میں ابتلا کے ساتھ محبوبیت کا خواب دیکھنا احمقوں کی جنت میں رہنا ہے کیوں کہ سب سے بڑی سنت تقویٰ ہے لہٰذا اس سنت خاص کا اہتمام سنن عادیہ پر مواظبت سے کہیں زیادہ مطلوب ہے۔ اور تقویٰ کے اہتمام سے سنن عادیہ کی خود توفیق ہو گی۔

۱۰۰۹) **حال:** احقر کو اپنے پاس سے عجب کی بدبو آتی ہے۔ تمام مسلمانوں سے کمتر ہونے کا مراقبہ کرتا رہتا ہوں لیکن کبھی کبھی دل میں اپنی اچھائیوں پر دوسروں کی نسبت نظر ہونے لگتی ہے تو مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ[۱۸] کا بھی ورد و مراقبہ کرتا ہوں۔

**جواب:** خوبیوں کو اپنا کمال نہ سمجھنا اور اللہ کی عطا سمجھنا اور عطا کے سلب سے لرزاں و ترساں رہنا نیز عدم قبولیت کا خوف علاجِ عُجب ہے۔ اس کے بعد خوبیاں اپنی نظر میں حقیر اور بارگاہِ حق میں قبولیت کی فریادی ہو جائیں گی۔

۱۰۱۰) **حال:** حال میں ہی ''الابرار'' میں شایع شدہ ایک خط میں حسد کی بدترین شکل یعنی اہلِ دین سے حسد معلوم ہوئی۔ اپنے بارے میں بہت فکر ہو گئی کیوں کہ حضرت والا کی مجلس میں آتا ہوں جہاں نئے نئے لوگ آتے ہیں جو مجھ سے عمر میں بھی کم ہوتے ہیں لیکن دین میں مجھ سے بہت آگے ہیں تو مجھے بھی خطرہ ہے کہ یہی حسد میرے دل میں بھی چُھپا ہے۔

**جواب:** اگر حسد چُھپا ہے تو اس کا جو علاج چَھپا ہے اس پر عمل کریں اور پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔

---

۱۸؎ النسآء: ۷۹

۱۰۱۱) حال: بد نظری سے متعلق پہلے جو قصدِ عدمِ نظر میں کمزوری کی شکایت بالمشافہ عرض کی تھی الحمد للہ! اس میں خاطر خواہ فائدہ ہوا جس میں حضرت والا نے نصیحت فرمائی تھی کہ خود کو مخاطب کرکے کہو کہ ”بڈھے (کمینے) تیری داڑھی کے بال سفید ہو رہے ہیں شرم نہیں آتی۔“ حضرت! اگر ہفتہ میں کبھی اچانک نظر قصد کی کمزوری سے بھی پڑ جاتی ہے تو بہت قلق ہوتا ہے اور چاہتا ہوں کہ اس نظر اچانک سے بھی مکمل حفاظت ہو جائے۔

جواب: قصدِ عدمِ نظر اگر نہیں ہے تو اچانک نظر کو اچانک نہ سمجھیں اور مندرجہ بالا جملہ کہیں اور غسل خانہ میں جا کر گدی پر ایک چپت رسید کریں۔

## ان ہی طالب اصلاح کا دوسرا خط

۱۰۱۲) حال: گزشتہ خط میں حسد سے متعلق اپنی حالت عرض کی تھی۔ شایع شدہ خط میں دو طرح کی کیفیات و علاج درج ہیں لہٰذا دونوں طرح کے علاج کی کوشش کی۔ جن صاحب سے حسد محسوس ہوتا تھا سلام میں پہل کی کوشش کرتا ہوں اور دُعا کی درخواست بھی کرتا رہتا ہوں۔ ایک نوٹ بک ہدیہ کیا۔ دوستی میں اضافہ کیا۔ گاڑی میں دو دفعہ گھر بھی پہنچا کر آیا، اور کار کا دروازہ کھول کر پہلے ان کو بٹھایا۔

جواب: ان کی نعمت میں اضافے کے لیے دُعا بھی کریں۔ لوگوں میں یعنی اپنے احباب سے ان کی تعریف کریں۔

۱۰۱۳) حال: دوسری کیفیت میں یعنی صحبت شیخ میں صرف میری ہی اچھائی ہو اور شیخ دوسرے کی اچھائی نہ کرے اور شیخ کی محبت میں میں سب سے آگے رہوں اس کا صرف شک ہے۔ تجویز کردہ علاج کا مراقبہ بھی جاری ہے، مرض میں الحمد للہ! افاقہ لگتا ہے لیکن چاہتا ہوں کہ دوسروں کی ترقی قربِ شیخ پر میں دل میں حقیقی خوشی محسوس کروں۔

جواب: دین میں دوسرے سے آگے بڑھنا اور شیخ کی محبت و قرب میں سب سے آگے رہنے کی تمنا مذموم نہیں، دوسرے کے دینی زوال یا شیخ کے قرب سے اُس کے محروم یا

دُور ہونے کی تمنا حرام ہے۔اس کی دینی ترقی کے لیے دُعا کیا کریں۔

۱۰۱۴)حال: نظر کی حفاظت میں عطا فرمودہ علاج سے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے قصد عدم نظر کی توفیق ہورہی ہے اور چیپت بھی لگاتا ہوں۔راستے میں بار بار جملے کو ذہن نشین بھی کرتا رہتا ہوں۔پہلے پہل تو یہ خیال تھا کہ اچانک نظر اچانک ہی ہے اور اس سے بچنا محال ہے۔لیکن علاج کی کوشش سے آہستہ آہستہ یقین ہوگیا ہے کہ اس سے بچا بھی جاسکتا ہے اور بچنا ضروری بھی ہے۔شروع کے چند دن کارکردگی مایوس کن رہی لیکن مزید کوشش کرنے پر نفع ہونا شروع ہوا ہے لیکن بہت سست رفتاری سے۔نظر کو سوچ سمجھ کر اُٹھانے کی مشق کررہا ہوں۔لیکن ساتھ ہی کبھی یہ خوف بھی دل میں آتا ہے کہ اگر بالکل ہی نہیں دیکھوں گا تو ہر معلومات سے رہ جاؤں گا جیسے راستہ میں سائن بورڈ، دوکانوں کے بورڈ یا بازار کا مجھے بالکل علم نہیں رہے گا حالاں کہ ان ہی جگہوں پر اکثر اچانک نظر بھی پڑتی ہے۔لیکن یہ خیال دیر تک نہیں رہتا اور دل میں آتا ہے کہ ان شاء اللہ تعالیٰ! نظر نہیں اُٹھاؤں گا چاہے جو بھی نقصان ہوجائے۔اس مشق میں مشکل بہت ہورہی ہے لیکن ساتھ ہی قلب میں ایک طمانینت بھی محسوس ہورہی ہے۔

جواب: بالکل نہ دیکھنے کو تو نہیں کہا دیکھ بھال کر دیکھنے کو کہا ہے کہ جن مقامات پر عورتیں زیادہ ہوں وہاں لاپروائی سے نظر نہ اٹھائیں۔جب لاپروائی نہ ہوگی پھر جو نظر اگر پڑے گی تو وہ اچانک ہوگی جو معاف ہے۔راستے کے سائن بورڈوں پر تو آج کل عورتوں کی تصویریں ہیں اُن کو دیکھنا بالکل حرام ہے۔ایسی معلومات کس کام کی جو دین کو تباہ کردیں۔سالک کا ذوق تو یہ ہونا چاہیے ؎

تو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اِک خبر دار تیرا

۱۰۱۵)حال: ایک گناہ کے بارے میں بتانا چاہتا ہوں جو میرے اندر موجود ہے یعنی ”جھوٹ“ جھوٹ کے بارے میں میرا یہ حال ہے کہ اکثر کاروباری زندگی میں

زبان سے جھوٹ نکل جاتا ہے مثال کے طور پر میرا والد مجھے روز پیسے دیتا ہے صندوق میں رکھنے کے لیے جب وہ پوچھتا ہے کہ پیسے کتنے ہو گئے تو میں سو دو سو کم بتا دیتا ہوں بعد میں خیال آتا ہے کہ میں نے جھوٹ بول دیا۔ پھر استغفار پڑھتا ہوں۔

**جواب:** جس سے جھوٹ بولیں اس سے کہہ دیں کہ میری فلاں بات جھوٹ ہے یا جھوٹ تھی اور جتنی جلدی ہوسکے یہ اقرار کریں۔

۱۰۱۶)**حال:** وہ پیسے میں لے لیتا ہوں۔ جو اکثر مجلس میں آتے ہوئے خرچ کرلیتا ہوں یا پھر دین کے دوسرے کاموں میں لگا دیتا ہوں اکثر کھا بھی جاتا ہوں اور بھی بہت جگہ جھوٹ زبان سے نکل جاتا ہے۔ مگر کسی دوسری جگہ جھوٹ سے پیسہ حاصل نہیں کرتا۔

**جواب:** یہ خالی جھوٹ نہیں یہ تو خیانت اور چوری ہے۔ والد صاحب سے معاف کرائیں۔ اپنی تنخواہ مقرر کرائیں یا جیب خرچ مقرر کرائیں بس جتنا طے پائے اس سے زیادہ لینا جائز نہیں۔ حقوق العباد جب تک صاحبِ حق معاف نہ کرے معاف نہیں ہوتا۔

۱۰۱۷)**حال:** اور دوستوں کے ساتھ گپ شپ میں تو بہت جھوٹ زبان سے نکل جاتا ہے۔ بعد میں استغفار پڑھ کر آیندہ نہ کرنے کا عزم کرلیتا ہوں۔

**جواب:** استغفار ضرور کریں لیکن خالی استغفار کافی نہیں عادت کی اصلاح کے لیے مندرجہ بالا مشورے پر عمل بھی ضروری ہے۔ یعنی جس سے جھوٹ بولیں اس سے کہہ دیں کہ میری فلاں بات جھوٹ ہے۔

۱۰۱۸)**حال:** انجان خواتین سے اللہ پاک نظر کی حفاظت فرمارہے ہیں۔ اصل مسئلہ رشتہ دار اور دوسرے ملنے والوں کا ہے۔ زادیوں (کزن) سے تو بالکل پردے کا کوئی معمول نہیں بلکہ ہاتھ ملانے کا بھی معمول ہے۔ (استغفر اللہ) لیکن اب مجھے کسی کے گھر جانے سے ڈر لگنے لگا ہے۔ جس سے قطع تعلق کا احتمال ہے۔ اگر جایا جائے تو کوئی بھی بات نہ کرے یا سلام کی حد تک اجازت ہے۔ نیز تائی، ممانی اور دوسری بڑی عمر کی نامحرم خواتین کے ساتھ کیا معاملہ رکھا جائے؟

**جواب:** نامحرم سے ہاتھ ملانا اور بھی سخت گناہ ہے اور سخت فتنے کی بات ہے۔ ہمت کر

کے شرعی پردہ کریں۔ ہمت نہیں کروگے تو دین پر عمل نہیں کرسکتے۔ اس میں کسی کی پروانہ کرو۔ نامحرموں سے پردہ کرنا صلہ رحمی کے خلاف نہیں ہے۔ نامحرم سے تعلق رکھنا، ان سے بے ضرورت بات کرنا، کب جائز ہے۔ ہاں! ضروری بات ہو تو پردے سے کرسکتے ہیں بہت بوڑھی نامحرم عورت سامنے آسکتی ہے لیکن سر کے بال وہ بھی چھپائے۔

۱۰۱۹) **حال:** کچھ روز پہلے ایک جاننے والے ہمارے گھر آئے ان سے پردے کا کوئی معمول نہیں لیکن اس دفعہ دل میں ایک ڈر تھا میں اس سارے وقت میں گھر سے باہر ہی رہا اپنے کو بچانے کے لیے لیکن پھر بھی جب واپس آیا وہ باہر نکل رہے تھے اور آمنا سامنا ہو گیا اور ایک دفعہ نظر بھی پڑی اور خواتین کے سلام کا جواب بھی دینا پڑا اور مصافحہ بھی کرنا پڑا۔

**جواب:** گناہ سے بچنے کو گھر سے باہر رہے تو بہت اچھا کیا لیکن آمنا سامنا ہونے پر سلام کرنا پڑا کیوں کہتے ہو، یوں کہو کہ میری بزدلی بلکہ نامردی بمعنی پست ہمتی سے میں نے اللہ کو ناراض کیا۔ ہمت سے کام نہیں لیا۔ دین میں ہمت سے کام لو۔ اگر وہ برا سمجھتے ہیں سمجھنے دو قبر میں کوئی ساتھ نہیں جائے گا۔ مخلوق سے نہ ڈرو اللہ کی ناراضگی سے ڈرو۔

۱۰۲۰) **حال:** پھر لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اس طرح تو بندہ ساری دنیا کو چھوڑ کر بیٹھ جائے گا۔ اس کا کیا جواب بن پڑے۔

**جواب:** انبیاء اور اولیاء نے پردہ کیا تو کیا انہوں نے ساری دنیا کو چھوڑ دیا۔ موجودہ دور میں بھی بے شمار نیک بندے شرعی پردے کا اہتمام کرتے ہیں کیا ساری دنیا نے ان کو چھوڑ دیا ہے؟ دنیا ان کے پیچھے پیچھے مثل خادمہ کے پھرتی ہے۔ جو اللہ کا ہو جاتا ہے دنیا اس کی غلام ہو جاتی ہے؟

۱۰۲۱) **حال:** ریاکاری کا بہت ڈر رہتا ہے، ہر عمل میں یہی خیال دل میں رہتا ہے کہ دِکھلاوا کر رہا ہے حالاں کہ کوئی ایسی نفلی عبادت بھی نہیں کرتا۔

**جواب:** دکھلاوے کے ڈر سے نیک عمل چھوڑ دینا بھی دکھلاوا ہے۔ دکھاوا ارادے سے ہوتا ہے، وسوسہ اور خیال سے نہیں۔ ہر عمل میں اللہ کی رضا کا ارادہ کریں۔ جب ارادہ

رضائے الٰہی کا ہے تو مخلوق دیکھ رہی ہے یا نہیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ ریا دیکھنے کا نہیں مخلوق کو دِکھانے کا نام ہے اور مخلوق کے ڈر سے کبھی نیک عمل نہ چھوڑے۔ مخلوق کے خوف سے عمل کو ترک کرنا بھی ریا ہے۔

۱۰۲۲) **حال:** ایمانی بیٹری کو ری چارج کرتے رہنے کا کیا طریقہ ہے؟ میرا چارج بہت جلد ختم ہو جاتا ہے۔

**جواب:** اپنے شیخ کی خدمت میں حاضری اور ذکر اللہ کا اہتمام اور گناہوں سے اجتناب۔

۱۰۲۳) **حال:** حضرت جی! ہم آپ کو اپنے اللہ پاک کا واسطہ دے کر یہ عرض کرتے ہیں کہ ہمیں اپنے مولائے کریم کی خاطر اس راستے میں لایئے اور ہمیں وہ تمام اذکار بتائیں جو اس راہِ سلوک کے مراتب طے کرنے میں دیے جاتے ہیں۔ ان شاء اللہ! ہم وہ سب کچھ کریں گے۔ ہم اپنے بے تاب دل کو سکون بخشنے کے لیے ہر مشکل کام کرنے کے لیے مستعد ہیں۔ ہم نے اپنے مولائے کریم سے آپ کی زندگی کا سوال کیا ہے اور ہمیں اس کی مہلت بھی ملی ہے، اب آپ بھی اس گزارش کو رد نہ کیجیے۔ ہمیں پہنچا دیجیے اپنے مولیٰ تک۔ ہماری کشتی کو بھی پار کرا دیجیے۔ میرا کریم مالک آپ کو اجر عظیم سے نوازیں گے۔

**جواب:** سلوک و تصوف کا حاصل یہ ہے کہ اخلاقِ رذیلہ جاتے رہیں، اخلاقِ حمیدہ پیدا ہو جائیں، غفلت من اللہ جاتی رہے، توجہ الی اللہ پیدا ہو جائے۔ جو اذکار بتائے گئے ہیں وہ کافی ہیں اس زمانے میں سلطان الاذکار سب سے بڑا ذکر، اللہ کی نافرمانی سے بچنا ہے خصوصاً بدنگاہی سے۔ اسی کے لیے اصلاحی مکاتبت کی جاتی ہے اللہ کی دوستی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ اللہ کے راستے میں کامیابی ہی کامیابی ہے ناکامی نہیں ہے۔ دنیا میں جس نے اللہ کو چاہا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور ملے ہیں۔ ایک مثال بھی ایسی نہیں کہ کسی نے اللہ کو چاہا ہو اور اللہ تعالیٰ اس کو نہ ملے ہوں۔ مطمئن رہیں۔

۱۰۲۴) **حال:** اگر بندہ مال اللہ کی راہ میں نکالتا ہے تو دل میں خیالات آتے ہیں کہ بڑا

اچھا کام کیا۔

جواب: یہ سوچا کریں کہ جو مال خرچ کیا ہے یہ جب اچھا ہو گا کہ اللہ کے یہاں قبول ہو جائے، جس کی ابھی خبر نہیں اس لیے ڈرتے رہو اور قبولیت کی دُعا کرتے رہو اور یہ بھی سوچیں اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کی جو توفیق ہوئی یہ بھی اللہ کی عطا ہے میرا کمال نہیں۔ نیک عمل کرتے رہو اور ڈرتے رہو، نہ اتنا کرو کہ ڈرنا چھوڑ دو اور نہ اتنا ڈرو کہ کرنا چھوڑ دو۔

۱۰۲۵) حال: دوسروں کے عیوب تلاش کرنے کی عادت ہے۔ اگر ایک آدمی کتنا بھی اچھا ہو لیکن اس کے عیوب تلاش کرتا ہوں۔

جواب: اس کا سبب تکبر ہے لہٰذا اپنے عیبوں کو یاد کر لیا کریں تو اپنی حقارت سامنے آئے گی دوسروں کے عیب کو زکام اور اپنے عیب کو کوڑھ سمجھو اور سوچو کہ دوسروں کے عیوب تلاش کرنا بہت کمینی حرکت ہے مکھی کی سی عادت ہے جو زخم کو تلاش کرتی ہے تندرست جسم کو نہیں دیکھتی۔ جب تک مکمل علاج نہ ہو حالت کی اطلاع کریں اور اس کے مکمل ازالے تک چین سے نہ بیٹھیں۔ صبح و شام یہ جملہ کہیں کہ میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔ جس کی اپنے عیبوں پر نظر نہیں ہوتی وہی دوسرے کے عیب تلاش کرتا ہے۔

نہ تھی حال کی جب ہمیں اپنے خبر
رہے دیکھتے اوروں کے عیب و ہنر
پڑی اپنی برائیوں پر جو نظر
تو نگاہ میں کوئی بُرا نہ رہا

۱۰۲۶) حال: زبان بہت چلتی ہے حضرت والا سے درخواست ہے کہ ان امراض کا علاج فرمائیں۔

جواب: جو بات زبان سے نکلتی ہے فرشتے اس کو نوٹ کر لیتے ہیں اور قیامت کے دن نامناسب باتوں پر مواخذہ ہو گا لہٰذا بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں۔ گناہ کی بات ہرگز نہ کریں جائز بات بھی زیادہ نہ کریں دین کی بات ہو تو خوب کریں کوئی مضایقہ نہیں۔

۱۰۲۷)**حال:** حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض اور توجہ خاص کی برکت سے ذکر میں ایسی مٹھاس ولذت عطا ہو رہی ہے کہ اس کی مستی سے بندہ جھوم جاتا ہے اور حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض کی برکت سے روزانہ دن میں کئی مرتبہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بندے کا دل حضرت والا دامت برکاتہم کے دل کے ساتھ لگا ہوا ہے اور روحانیت وفیض بندے کے دل میں منتقل ہو رہا ہے۔

**جواب:** حالات مذکورہ محمود ہیں مطلوب نہیں، مطلوب صرف اتباعِ سنت ہے۔ اتباعِ سنت سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔

۱۰۲۸)**حال:** حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض کی برکت سے بندے کو کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے یا صرف دل میں اس کا خیال ہی آیا ہوتا ہے کہ وہ چیز کہیں نہ کہیں سے فوراً ہدیہ میں آجاتی ہے کبھی بھی پریشانی نہیں ہوتی۔

**جواب:** اس کو اللہ کا احسان سمجھیں اپنا کمال نہ سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ تمام جانوروں اور کافروں کو بھی پال رہے ہیں اور ان کی تمام ضروریات بھی پوری کر رہے ہیں۔ خیال آتے ہی ضروریات کا پورا ہو جانا معیار فضیلت نہیں۔ معیار فضیلت تقویٰ ہے جو قبولیت پر موقوف ہے جس کا حتمی علم مرنے کے بعد ہو گا اس لیے ڈرتا رہے نازاں نہ ہو۔

۱۰۲۹)**حال:** حضرت! آپ نے لکھا تھا کہ آٹھ نفل بھی ہر قضا کے ساتھ پڑھ لیا کریں تو اس پر عمل کرنا ذرا مشکل ہے بایں طور کہ ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا مثلاً مغرب کے بعد فوراً تکرار و مطالعہ اور عشاء کے بعد بھی۔ اور ظہر کے بعد بھی گھنٹہ ہوتا ہے۔

**جواب:** اگر نفل نہ پڑھ سکو تو جس دن نماز قضا ہو ناشتہ نہ کرو، قضا نماز ادا کرو۔

۱۰۳۰)**حال:** حضرت دامت برکاتہم! میں اپنی نظر کی حفاظت کی اگرچہ بہت کوشش کرتا ہوں لیکن جہاں بھی راستہ چلتا ہوں تو نظر نامحرم عورتوں اور امرد لڑکوں پر پڑتی ہے اور اگرچہ دوبارہ میں جلدی سے نظر کو ہٹاتا ہوں لیکن پھر بھی نظر تو پڑتی ہے۔ اس کا بھی علاج تجویز فرمائیں اور مجھے مشکلات سے نجات دلا دیجیے۔

**جواب:** ایسے مقامات پر جہاں عورتوں یا لڑکوں کا ہجوم ہو حتی الامکان نظر سڑک کی

طرف کیے ہوئے چلیں تاکہ راستہ میں ٹھوکر نہ لگے۔ دائیں بائیں نہ دیکھیں کیوں کہ بے پردگی کا ماحول ہے اگر احتیاط نہ کی تو نظر پڑ جائے گی اور نفس مزے اڑا لے گا اور سمجھے گا کہ پہلی نظر ہے حالاں کہ ایسے مواقع پر احتیاط نہ کرنا یہ نفس کا فریب ہے اور ایسے موقعوں پر پہلی نظر پہلی نظر نہیں ہے بلکہ نفس نے دھوکا دے کر دیکھا ہے اس لیے نفس پر جرمانہ کریں۔ ہر بد نظری پر تین روپے صدقہ کریں۔

۱۰۳۱) **حال:** ایک بہت خطرناک مرض یہ ہے کہ حضرت! میری کلاس میں میرے سامنے بے ریش لڑکے بیٹھتے ہیں جن کو دیکھ کر مجھے تکلیف ہوتی ہے یعنی مجاہدہ کرنا پڑتا ہے۔

**جواب:** ان کو کیوں دیکھتے ہو ایک نظر بھی نہ دیکھو، گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھو اپنی جگہ بدل دو، ان سے دُور بیٹھو۔ مجاہدہ کرو اسی مجاہدے پر تو حلاوت ایمانی کا وعدہ ہے۔

۱۰۳۲) **حال:** اور دل میں غلط قسم کے خیالات آتے ہیں۔

**جواب:** یہ نظر کی حفاظت نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ نظر کی سختی سے حفاظت کریں تو خیالات آنا بھی کم ہو جائیں گے پرانے گناہوں کے خیالات آئیں تو ان میں مشغول نہ ہوں۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

۱۰۳۳) **حال:** میں بہت کوشش کرتا ہوں کہ میں نہ دیکھوں لیکن بالآخر نظر پڑ ہی جاتی ہے تو اس کا بھی مجھے علاج تجویز کریں۔

**جواب:** یہ کوشش نہیں ہے محض جذبہ ہے۔

جذبات ہی پہ اپنے نہ مجذوب شاد رہ
جذبات ہیچ ہیں جو مرتب عمل نہ ہو

کوشش یہ رہے کہ گھر یا دارالاقامہ سے نکلنے سے پہلے یہ نیت کرو کہ کسی امرد کو نہیں دیکھنا، چاہے جان نکل جائے۔ ہو سکے تو دو نفل پڑھ کر دُعا کر لو۔ عدم قصد نظر کافی نہیں قصدِ عدم نظر کرو۔ یعنی دیکھنے کا قصد نہ ہونا کافی نہیں، نہ دیکھنے کا قصد کرو یعنی پکا ارادہ کرو کہ ہر گز ہر گز نہیں دیکھنا ہے۔

۱۰۳۴) **حال:** میرے ساتھ ایک مسئلہ ہو گیا ہے اور وہ یہ ہے کہ ہر ہفتے یا دس دن یا دو

ہفتے بعد میری عجیب سی کیفیت ہو جاتی ہے جب تک اپنی شہوت کو زائل نہ کرلوں سکون نہیں ملتا ہے جو کچھ بھی آپ کی مجالس میں سنتا ہوں سب کچھ ذہن سے نکل جاتا ہے کوئی اگر وعظ و نصیحت کرے تو وہ بھی اثر نہیں کرتی۔ گناہ کے بعد توبہ کرلیتا ہوں لیکن پھر بعد میں یہی کیفیت ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔

**جواب:** جس وقت گناہ کا تقاضا ہو وہی وقت تو مقابلے کا وقت ہے گناہ کرکے سکون سے رہنے سے بہتر ہے کہ گناہ کے تقاضے سے تڑپتے رہو لیکن گناہ نہ کرو اس تڑپنے سے ہی اللہ ملتا ہے، ٹھان لو کہ چاہے جان نکل جائے لیکن گناہ نہیں کروں گا۔ گناہ سے بچنے کا علاج سوائے ہمت کے کچھ اور نہیں۔ گناہ کرنا کھاری پانی پینا ہے جس سے پیاس اور بڑھتی ہے تقاضائے گناہ کا علاج گناہ کرنا نہیں ہے بلکہ گناہ کو ترک کرنا ہے جو تقاضے کو دبانے سے نصیب ہوتا ہے۔ گناہ کرتے رہو گے تو تقاضے اور بڑھتے رہیں گے۔ جس طرح کھاری پانی سے پیاس اور بڑھتی ہے اسی طرح گناہ کرنے سے گناہ کے تقاضے اور تیز ہو جائیں گے۔

۱۰۳۵) **حال:** ایک ماہ میں چار دفعہ غلطی ہوئی اور ہاتھ سے غسل فرض کیا۔ علاج سے پہلے کی نسبت کمی تو آئی ہے لیکن مرض پوری طرح نہیں جاتا۔

**جواب:** ایسا عزم کرو کہ کوئی قتل کرنے آجائے تو کس ہمت سے جان بچاؤ گے اسی طرح گناہ کے تقاضے کے وقت مقابلہ کرو۔ بجز ہمت کے گناہ سے بچنے کا کوئی طریقہ نہیں۔

۱۰۳۶) **حال:** بعض طلباء جو حسین ہیں جنہوں نے دل کو اپنی طرف مائل کرلیا جس کی وجہ سے بندہ بہت خراب ہو گیا اور خانقاہ میں آنے کو دل نہیں چاہتا لہٰذا مہربانی فرما کر علاج فرمائیں کیوں کہ بندہ نادم ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ یہ معاملہ امردوں سے انتہا تک پہنچ گیا ہے سمجھ گئے ہوں گے۔ لہٰذا کچھ اکسیر علاج فرمائیں۔ عین نوازش ہو گی۔

**جواب:** جب غیر اللہ دل میں پھنس گیا تو خانقاہ میں آنے کو کیسے چاہے گا۔ ان لڑکوں سے بالکل قطع تعلق کرلیں بلکہ لڑائی کرلیں تاکہ آئندہ دل لگنے کی امید نہ رہے۔ ندامت یہ نہیں ہے کہ گناہ کرتے رہو، زبان سے توبہ کرنا اور دل میں آئندہ گناہ

نہ کرنے کا عزم نہ کرنا ندامت نہیں ہے۔ جب تک امردوں سے قطع تعلق نہ کروگے بلکہ ان کو بُرا بھلا کہہ کر لڑائی نہ کروگے اس بلا سے نجات نہیں ملے گی۔ پرچہ ''علاج عشق مجازی'' روزانہ پڑھیں۔

۱۰۳۷) **حال:** کچھ مدت جذبات میں سب لوگوں سے محبت، ہمدردی ان کے ساتھ بھلائی کرنے کا دل میں داعیہ ہوتا ہے اپنی طبیعت میں بہت اچھا تاثر رہتا ہے ہر وقت خوشی محسوس ہوتی ہے لیکن پھر کچھ دن یہ کیفیت نہیں رہتی اور وہی جذبات نفرت کے، ان کے ساتھ بدلہ لینے کا جذبہ پیدا ہوجاتا ہے۔

**جواب:** کیفیات بدلنے سے کچھ نقصان نہیں، اگر بری کیفیت ہے اس پر عمل نہ کریں جب تک عمل نہیں کریں گے کوئی گناہ نہیں ہوگا۔

۱۰۳۸) **حال:** طبیعت میں تبدیلی آتی رہتی ہے اور بے سکونی پیدا ہوجاتی ہے اس حال میں عبادت میں یہ خیال رہتا ہے کہ تمام اعمال غلط ہورہے ہیں۔ معرفتِ الٰہی، تعلق مع اللہ معلوم ہوتا ہے اس جانب ایک قدم بھی نہیں بڑھے۔ حضرت والا! آپ سے میں نے اپنے دل کا حال لکھ دیا ہے آپ میری راہ نمائی فرمائیں اور میرے لیے اللہ تعالیٰ سے دُعا بھی کریں کہ سب حال درست ہوجائے اور اللہ تعالیٰ راہ مستقیم پر چلائیں اور خاتمہ ایمان پر نصیب فرمائیں اور اپنی رضا عطا فرمائیں۔

**جواب:** کیفیات مطلوب نہیں اعمال مطلوب ہیں کیفیات سے پریشان نہ ہوں، ٹوٹے پھوٹے جو اعمال ہورہے ہیں اس پر شکر کریں، ان کو غلط اور حقیر نہ سمجھیں۔ احساسِ کم مائیگی مبارک ہے۔ لیکن مایوس ہونا سخت نادانی ہے۔ شیطان مایوس کرتا ہے۔ ہرگز مایوس نہ ہوں۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۱۰۳۹) **حال:** دل کی حفاظت کیا ہے؟ تھوڑی سی وضاحت فرمادیں کہ کن چیزوں سے حفاظت ضروری ہے؟

**جواب:** پرانے گناہوں کو یاد کرنا یا کسی حسین شکل کا خیال کرنا یا گناہ کی اسکیم بنانا وغیرہ یعنی غیر اللہ سے دل کو بچانا دل کی حفاظت ہے۔

نہ کوئی غیر آجائے نہ کوئی راہ پا جائے
حریمِ دل کا احمدؔ اپنے ہر دَم پاسباں رہنا

۱۰۴۰)حال: بندے کو وظائف پڑھنے کا بہت شوق ہے بندے کے لیے کچھ وظائف تجویز فرمادیں تاکہ عمل کرنا آسان ہوجائے۔ اور اللہ رب العزت کی محبت شدیدہ پیدا ہوجائے۔

جواب: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۱۰۰/ بار، اللہ اللہ ۱۰۰/ بار، استغفار ۱۰۰/ بار، درود شریف ۱۰۰/ بار، اس سے زیادہ کی اجازت نہیں ہے۔ تلاوت کلام پاک ایک یا آدھا پارہ۔

۱۰۴۱)حال: اور ایسا وظیفہ بتادیجیے کہ جس کو ہر وقت پڑھتا رہوں۔

جواب: ہر وقت پڑھنے کو اب اس زمانے میں وظائف نہیں بتائے جاتے۔ سب سے بڑا وظیفہ گناہوں سے بچنا ہے، خصوصاً نگاہوں کی حفاظت۔ اس میں جان کی بازی لگا دیں۔ ذکر میں تو مزہ آتا ہے لیکن گناہ سے بچنے میں دل کا خون ہوتا ہے۔ اس لیے یہ ذکرِ عملی ذکرِ لسانی سے زیادہ مشکل اور زیادہ مفید ہے اور ولی اللہ بنانے والا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔

۱۰۴۲)حال: نماز اور ذکر و اذکار کے اندر وہ یکسوئی ابھی تک نہیں آئی دنیاوی خیالات اور تفکرات نماز کے اندر اتنی تیزی سے آتے ہیں اور نفس و شیطان کے وساوس کہ تیری اس نماز کا کیا فائدہ ہے اسی طرح کے خیالات میں نماز ختم ہوتی ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ جو کوشش مجھ سے ہوتی ہے کر رہا ہوں مگر دل ٹوٹنے لگتا ہے جب نماز کے اندر یہ تفکرات دیکھتا ہوں۔ یہ تو حضرت کی دُعاؤں کا نتیجہ ہے ورنہ اب تک نفس اور شیطان کے جال میں پھنس چکا ہوتا۔

جواب: شکر کریں بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے حضور میں کھڑا ہونے کی توفیق دی۔ بندہ مولیٰ کے دربار میں آجائے کیا یہ کم نعمت ہے۔ دل میں خیالات آنے سے پریشان نہ ہوں بار بار دل کو اللہ کے سامنے حاضر کرتے رہیں خشوع کے لیے اتنا کافی ہے مؤمن ہی کے دل میں وساوس آتے ہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس نماز

میں کوئی خیال نہ آئے وہ یہودیوں کی نماز ہے۔ شکر کریں اللہ نے آپ کو ایمان عطا فرمایا اور ایمان والوں کی نماز عطا فرمائی۔ یکسوئی مطلوب نہیں عبادت مطلوب ہے۔

۱۰۴۳) **حال:** بندہ الحمد للہ! معمولات صبح و شام کے اذکار پورے کرتا ہے فی الحال بندے کو وظیفہ زیارت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بتلادیں اور اس کے لیے دُعا بھی فرمائیں۔

**جواب:** زیارت سے زیادہ اہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل اور اللہ کی ناراضگی سے بچنا ہے جو موقوف ہے اصلاح پر اس لیے کسی مصلح سے تعلق کریں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جنہوں نے بیداری میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع نہ کی ان کو کیا مل گیا لہٰذا زیارت سے زیادہ اتباع کی فکر کریں۔

۱۰۴۴) **حال:** نماز میں اکثر دھیان نہیں رہتا پھر کوشش کر کے دھیان اللہ کی طرف کرتا ہوں۔

**جواب:** یہی مطلوب ہے۔ حضوری مطلوب نہیں احضار یعنی دل کو حاضر کرنا مطلوب ہے۔

۱۰۴۵) **حال:** مگر حدیث میں آتا ہے کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز ہے اور مجھے تو بعض دفعہ نیند بھی آرہی ہوتی ہے۔ بہت افسوس ہوا ہے کہ میری نماز حدیث والی نہیں ہے۔

**جواب:** آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ أُصَلِّیْ[۱۹] جس کا حاصل یہ ہے کہ میری جیسی نماز تم کہاں پڑھ سکتے ہو بس اس کی نقل کرلو یہی قبولیت کے لیے کافی ہے۔

۱۰۴۶) **حال:** مجھ سے غیبت، جھوٹ وغیرہ چھوٹ گئے تھے مگر ابھی پھر کچھ دنوں سے دیکھ رہا ہوں کہ مجھ سے غیبت ہو رہی ہے۔ آفس والے محض ظلماً مجھے نکال رہے ہیں جس کی وجہ سے پریشان ہوں اور اپنی کرسی کو بچانے کے لیے سب کچھ کرنا پڑا مگر

---

۱۹ صحیح البخاری: ۸۸/۱ (۶۳۵)، باب الاذان للمسافر اذا کانوا جماعۃ، المکتبۃ المظہریۃ

اب افسوس ہورہا ہے کہ پریشانی آئی تو ایمان کو سلامت رکھنا چاہیے تھا۔

جواب: سب کچھ کرنا پڑا اسے کیا مراد ہے؟ دل کی بھڑاس نکالنے کے لیے یعنی دل کا غم دور کرنے کے لیے اپنے کسی ہمدرد سے ظالم کے ظلم کا تذکرہ کردینا غیبت نہیں ہے اسی طرح حاکم کے سامنے ظالم کی شکایت رفع ظلم کے لیے غیبت نہیں ہے۔

۱۰۴۷) حال: بعض دفعہ غلطی سے بدنظری ہوتی ہے مگر فوراً نظر ہٹالیتا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ ایک سانس غلطی سے بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کروں۔

جواب: اچانک نظر پڑ جانا اور ایک لمحہ کو بھی نہ ٹھہرانا یہ بدنظری نہیں ہے پہلی نظر جو غیر اختیاری ہو معاف ہے۔ لیکن جان بوجھ کر نظر ڈالنا خواہ ایک لمحے کے لیے ہو بدنظری ہے۔ ایسی پہلی نظر بھی پہلی نظر نہیں۔ اس کا نفس پر جرمانہ کریں جو بتایا گیا ہے۔

۱۰۴۸) حال: دل میں پرانے گناہوں کے خیالات آتے رہتے ہیں فوراً دھتکار دیتا ہوں کہیں جا رہا ہوں یا کہیں سے آرہا ہوں تو تقاضائے معصیت دل میں رہتا ہے لیکن جب خانقاہ آتا ہوں رات کو تو سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ نفس بکری بن جاتا ہے اور میں خود چاہے کتنا ڈانٹ لوں ظالم مانتا ہی نہیں۔

جواب: دل میں گناہ کے خیالات آنا یا گناہ کا تقاضا ہونا گناہ نہیں ہے تقاضے پر عمل کرنا یا گناہ کے خیالات لانا گناہ ہے جب خیالات آئیں ان کو نکالنے یا بھگانے اور دھتکارنے کی کوشش نہ کریں نہ ان میں مشغول ہوں بلکہ کسی مباح کام یا مباح گفتگو میں لگ جائیں یا موت یا جہنم کا ہلکا سا مراقبہ کریں۔ نفس ایک وقت میں دو طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔

۱۰۴۹) حال: دل میں اکثر خیال رہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے مقبول بندوں میں ہوں یا نہیں؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے اچھی اُمید رکھیں۔ اللہ بندے کے گمان کے ساتھ ہے اور دُعا کریں کہ اللہ اپنا مقبول بندہ بنالے۔

۱۰۵۰) حال: حضرت والا کے فیض کی بدولت خود بخود سنت پر چلنے کی توفیق ہورہی

ہے۔ تقریباً دس دن کے بعد اپنی زندگی میں ایک سنت پر عمل کرنا شروع کر دیتا ہوں حضرت والا کی کتاب دیکھ کر۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا۔

۱۰۵۱) **حال:** جب سے رات کی مجلس ختم ہوئی ہے تو میں آتا تو ہوں ساڑھے دس بجے لیکن ایسا لگتا ہے کہ فائدہ نہیں ہو رہا ہے۔ حضرت کے حکم کے مطابق فجر کی جماعت کے واسطے جلد سونے کے لیے گھر چلا جاتا ہوں۔

**جواب:** فائدہ ہو رہا ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ! تجارت میں نفع کم ہو جائے تو نفع کی نفی نہیں کی کہلاتی ہے لیکن بعض اوقات بڑے نقصان سے بچنے کے لیے نفع کی کمی کو بر داشت کیا جاتا ہے۔ جماعت چھوٹنے کے بڑے خسارے سے بچنا ضروری ہے ورنہ تمام فوائد صفر ہو جائیں گے۔

۱۰۵۲) **حال:** کبھی تو دل میں ایمان اور حضرت والا کی محبت بہت شدید معلوم ہوتی ہے اور کبھی کچھ خاص نہیں۔

**جواب:** عقلی محبت کافی ہے، دل کی کیفیت بدلتی رہتی ہے۔ جب عقلی محبت کی مشق ہو جائے گی تو طبعی محبت میں پختگی آجائے گی۔

۱۰۵۳) **حال:** مجھے سگریٹ پینے کی عادت پڑی ہے خود اپنے آپ سے شرمندہ ہوتا ہوں لیکن اگر سگریٹ نہ پیوں تو قبض ہو جاتا ہے۔ گیس کی بھی شکایت ہوتی ہے اب اس حال میں کیا فوراً چھوڑ دوں یا نہیں؟

**جواب:** عادت ہمت سے چھوٹتی ہے اچانک چھوڑ دو کتنا ہی تقاضا ہو نہ پیو شروع میں قبض ہو گا ہفتہ دس دن کے بعد جاتا رہے گا۔ ہمت کر کے اچانک چھوڑ دیں۔ تھوڑا تھوڑا کر کے چھوڑنا چاہیں گے تو نہیں چھوٹے گی مثلاً: دس سے اگر پانچ کر دیں گے تو کچھ دن بعد پھر دس پر آجائیں گے۔

۱۰۵۴) **حال:** حضرت میں جب بھی اپنے مرض کے بارے میں تحریر کرتا ہوں، جواب آنے سے پہلے ہی اس گناہ معصیت سے خود بچنا شروع ہو جاتا ہوں۔

جواب: یہ سلسلے کی برکت ہے اور بہت اچھی علامت ہے۔

۱۰۵۵)حال: اکثر یہ خیال رہتا ہے کہ میں تقویٰ کے لحاظ سے اپنے پیر بھائیوں میں سب سے پیچھے ہوں میری تو صحبت صرف تین مہینے پر مشتمل ہے اور یہ لوگ تو سالوں سے حضرت کے فیض سے مستفید ہو رہے ہیں کاش کہ کوئی ایسا طریقہ، فضل ہو جائے کہ میں اللہ تعالیٰ تک کم عرصے میں ہی پہنچ جاؤں، کم وقت میں ہی جذب ہو جاؤں، مقرب ہو جاؤں اپنے اللہ کا۔

جواب: کام میں لگے رہو ثمرے کی فکر نہ کرو اور جلدی بھی نہ کرو۔ دھیمی رفتار سے بندہ اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ بچے کے بلوغ میں جس طرح وقت لگتا ہے اسی طرح روحانی بلوغ میں بھی۔ بس بندہ کام میں لگا رہے یہی کامیابی کی ضمانت ہے، اللہ کی راہ میں ناکامی نہیں ہے۔

۱۰۵۶)حال: حضرت والا! بندہ متوسطہ کا طالب علم تھا جب آپ مدرسے میں تشریف فرما ہوئے، بس آپ کو دیکھتے ہی عشقِ الٰہی کی ایک آگ لگ گئی۔ حضرت والا! بندے کی کیفیت کچھ اس طرح ہو گئی تھی کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا دھیان نصیب رہتا چاہے بازار ہی میں کیوں نہ ہوں اور نماز میں اس طرح محسوس ہوتا جیسے عرشِ الٰہی کے پاس کھڑا ہوں اور سجدے کی کیفیت اس سے بھی دوبالا ہوتی۔

حضرت والا! ہر وقت ذکر اللہ زبان سے جاری رہتا تھا اور قرآنِ مجید پڑھتے ہوئے ایسے محسوس ہوتا تھا گویا کہ واقعی اللہ تعالیٰ سے کلام کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔

حضرت والا! یہ کیفیات کچھ عرصہ رہیں پھر پتا نہیں کہ بندہ سے کیا خطا ہوئی کہ یہ کیفیات آہستہ آہستہ ختم ہونا شروع ہو گئیں بلکہ ایک مرتبہ خواب میں واضح محسوس ہوا کہ ہیلی کاپٹر پر اپنی منزل جو بالکل قریب ہے جا رہا ہوں لیکن پھر آہستہ آہستہ جھٹکے لگنے لگے۔ اس کے بعد اس کو مکمل طور پر آگ نے تباہ کر دیا اور وہ زمین بوس ہو گیا۔ بس اس دن کے بعد سے بندہ گناہوں میں ملوث ہونے لگ گیا۔ یہاں تک نوبت آگئی کہ بندہ ایک لڑکے کا عاشق ہو گیا بس حضرت! کئی دن اس بیماری میں

ملوث رہا۔ یہ خط دل کے آنسوؤں سے لکھ رہا ہوں۔ خدا کے لیے بندے کے واسطہ خصوصی دُعا کر کے پھر سے تعلق مع اللہ نصیب فرما دیجیے گا۔ اس دن کی زندگی کو پھر سے ترس رہا ہوں۔ اس وقت بندہ ہی دنیا میں سب سے بڑا گناہ گار ہے۔ اور آپ اس وقت دنیا میں بڑے اللہ والے ہیں۔ اپنی نظر توجہ فرمادیں تو میرا کام بن جائے گا۔ مجھ سے نفرت نہ فرماویں بندہ بہت بڑا گناہ گار ہے۔

**جواب:** اگر آپ کا باقاعدہ اصلاحی تعلق ہوتا تو ان کیفیات کے ختم ہونے سے کبھی مایوس نہ ہوتے اور گناہ میں ملوث نہ ہوتے کیوں کہ کیفیات محمود ہیں مطلوب نہیں، مطلوب اعمال ہیں۔ ترقی و تنزل کیفیات سے نہیں اعمال سے ہوتا ہے۔ کیفیات ختم ہو جائیں تو کوئی حرج نہیں لیکن اعمال میں زوال ہونے لگے تب تشویش کی بات ہے جیسا کہ آپ نے لڑکے کے عشق میں ابتلا کو لکھا ہے بس یہ بات تشویش کی ہے اس کے ازالے کی فکر کریں لیکن مایوس نہ ہوں ہر روحانی مرض کا علاج ہے ہمت سے کام لیں اللہ کے راستے میں ناکامی نہیں ہے، ٹھوکر کھا کے بعض دفعہ جب بندہ ندامت سے آہ کرتا ہے تو ایک آہ میں اللہ تک پہنچ جاتا ہے۔ پرچہ ''علاج عشق مجازی'' روزانہ ایک بار پڑھیں ہدایات پر عمل کریں پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں ان شاء اللہ تعالیٰ! مکمل شفا ہو گی۔ اس لڑکے سے جھگڑا کر کے اتنا دُور ہو جائیں جیسے مشرق و مغرب۔

۱۰۵۷) **حال:** حضرت والا! آپ کی زیارت کا بہت شوق ہے لیکن والدہ کی بیماری اور اسباب نہ ہونے کی وجہ سے اس نعمتِ عظمیٰ سے محروم ہوں۔

**جواب:** جب حالات ساز گار ہوں خانقاہ میں چلّہ لگائیں۔

۱۰۵۸) **حال:** الحمد للہ! آپ کی تعلیمات کے مطابق غیر محارم سے نظر بچانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن خاندان کی کچھ غیر محارم سے باوجود کوشش کے نظر نہیں بچا پاتا۔

**جواب:** خاندان کی غیر محرم سے صرف نظر بچانا کافی نہیں شرعی پردہ ضروری ہے۔ خاندان کی نامحرم عورتوں سے بچنا اصل تقویٰ ہے، سڑکوں پر پھرنے والیوں سے بچنا تو آسان ہے۔

۱۰۵۹)**حال:** اور وہ بھی بغیر کسی جھجھک کے سامنے آجاتی ہیں جس کی وجہ سے نفس تیز ہوتا جارہا ہے۔

**جواب:** اُن سے صاف کہہ دیں کہ ہمارے سامنے نہ آئیں نہ بے ضرورت بات چیت کریں۔ دین میں جو ڈھیلا ہوتا ہے وہ مٹی کا ڈھیلا ہوتا ہے۔

۱۰۶۰)**حال:** نیز طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے، حتیٰ کہ محارم پر بھی نظر پڑ جائے تو غلط خیالات آنے لگتے ہیں۔

**جواب:** ان سے بھی اسی طرح احتیاط کریں جیسے نامحرم سے کرتے ہیں، نہ ان کو دیکھیں نہ ان سے بے ضرورت بات کریں نہ تنہائی میں ساتھ رہیں۔

۱۰۶۱)**حال:** ہمارے محلے میں بعض دُوکاندار حضرات گانا تیز آواز سے چلاتے ہیں جس سے روحانیت میں کمی آتی جارہی ہے، انہیں سمجھانا بھی مشکل ہے۔ اسی طرح بسوں میں کبھی گانا چلتا ہے اور اس میں بظاہر منع کرنے کی قدرت نہیں ہوتی، اس سے بھی دینی نقصان ہوتا ہے۔

**جواب:** جہاں قدرت نہ ہو وہاں آپ پر گناہ بھی نہیں بس اپنے اختیار سے دل کو گانوں میں مشغول نہ کریں۔ اور آخر میں احتیاطاً استغفار بھی کرلیں کہ یا اللہ! میں نے بچنے کی کوشش تو کی لیکن پھر نفس نے خفیہ طور پر حرام مزہ چرالیا ہو تو اسے معاف فرما دیجیے۔

۱۰۶۲)**حال:** آپ نے فرمایا تھا کہ ”فی بد نظری، بارہ رکعات نوافل پڑھو۔“ حضرت! اس پر کچھ عرصہ تک تو عمل کرتا رہا، جس سے فائدہ بھی ہوا لیکن پھر کثرتِ تعدادِ نوافل کی بنا پر عمل کرنا متروک ہوگیا۔

**جواب:** اطلاع کیوں نہیں کی؟ نوافل نہ پڑھ سکیں تو ہر غلطی پر دس روپیہ صدقہ کریں۔

۱۰۶۳)**حال:** کوئی بھی عمل کرتا ہوں تو مسلسل خیال آتا ہے کہ میرے دل میں نفاق ہے اور میں ریاکاری کی بنا پر یہ کام کر رہا ہوں۔

**جواب:** ریاکاری ارادے سے ہوتی ہے نہ کہ خیال سے جب ریاکاری کا ارادہ نہیں ہے تو یہ وسوسہ ہے ریا نہیں۔

۱۰۶۴) **حال:** مجھ سے بہت بڑی گستاخی ہو گئی ہے آپ کے حق میں وہ یہ کہ اس سال جب آپ کسی بیرونی سفر پر تشریف لے گئے تو اس کے کئی دنوں بعد میرے روحانی مرض میں اضافہ ہوا جس کی بنا پر میں نے کسی دوسرے شیخ سے مرض کی اصلاح کی درخواست کی، الحمد للہ! بیعت پھر بھی نہیں ہوا ان سے۔

**جواب:** اگر مناسبت نہیں ہے اور شیخ سے فائدہ نہیں ہو رہا بوجہ عدم مناسبت کے تو شیخ بدل دو لیکن جس سے تعلق کرو سوچ سمجھ کر خوب مناسبت دیکھ کر کرو اور پھر ایک ہی کے ہو کر رہو ہر جائی پن سے کچھ نہیں ملتا۔

۱۰۶۵) **حال:** نیز ارشاد فرمایئے کہ کسی بزرگ کی آمد پر کیا کرنا چاہیے ؟ جزاکم اللہ خیرا۔

**جواب:** حضرت حکیم الامت تھانوی نے لکھا ہے کہ تمام بزرگان دین کی عظمت دل میں ہو لیکن اپنا شیخ ایسا ہے جیسے اپنی ماں کہ بچہ اسی کا دودھ پیتا ہے۔ ہر ایک ماں کی گود میں نہیں جاتا۔ اپنے شیخ کے علاوہ کسی کے پاس بغرض استفادہ نہ جاوے، یک در گیر و محکم گیر۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ وہ عورت فاحشہ ہے جو اپنے شوہر کے علاوہ دوسرے پر نظر کرتی ہے۔ شیخ کے علاوہ استفادے کے لیے دوسرے پر نظر کرنا باطنی بے حیائی اور شیخ سے قلت تعلق کی دلیل ہے۔

۱۰۶۶) **حال:** ذکر میں حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں، ذکر مطلوب ہے حلاوت مطلوب نہیں۔ اللہ تعالیٰ کا نام لینا کیا معمولی نعمت ہے۔

۱۰۶۷) **حال:** اکثر معمولات ذکر کی ادائیگی میں حتیٰ کہ نماز میں آپ کا خیال اور تصور آتا ہے جس سے قلبی طور پر پریشان ہو جاتا ہوں۔

**جواب:** اگر بلا قصد آجائے تو مضایقہ نہیں لیکن ارادہ کر کے تصور لانا جائز نہیں۔

۱۰۶۸)حال: گو کہ اب لپٹانے چپٹانے والے وساوس میں مشغول نہیں ہوتا اور کبھی شاذونادر ایسا ہو بھی جائے تو فوراً توبہ کرلیتاہوں لیکن بالواسطہ طور پر حسینوں کا خیال میں نے دل میں جمانا نہیں چھوڑا۔ مثلاً: ایک دفعہ مجھے ہسپتال دیر سے پہنچنا تھا تو میں کئی کئی منٹ تک یہ سوچتا رہا کہ آج شاید کسی میڈم کی کلاس ہے اور وہ پوچھیں گی کہ تم دیر سے کیوں آئے ہو تو میں اس طرح سے اپنی صفائی پیش کروں گا۔ اس طرح کئی منٹ تک سوچنا بالکل بے کار تھا۔ دراصل مجھے کئی منٹ اور کئی سیکنڈ گزارنے کے بعد خیال دل میں آتا ہے کہ یہ جو میں سوچ رہا ہوں یہ تو نامحرم کا خیال دل میں جمانا ہے۔ لیکن جب یہ تنبیہ ہوتی ہے تو کافی وقت گزر چکا ہوتا ہے۔

جواب: جس طرح بولنے سے پہلے سوچنے کا علاج ہے اسی طرح سوچنے سے پہلے سوچنے کی مشق کریں کہ دل میں جو خیال آرہا ہے یہ غیر اللہ تو نہیں ہے، بات یہ ہے کہ ہم پہلے جو دل چاہتا ہے وہ سوچتے ہیں، بعد میں سوچتے ہیں کہ یہ جائز تھا یا ناجائز۔ لہٰذا دل پر پہلے ہی پہرہ لگا دو کہ دل میں جو خیال آرہا ہے یہ غیر اللہ تو نہیں ہے۔ مشق سے یہ بات حاصل ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ ؎

نہ کوئی غیر آجائے نہ کوئی راہ پا جائے
حریمِ دل کا احمدؔ اپنے ہر دَم پاسباں رہنا

۱۰۶۹)حال: خلافت یافتہ ہونے کا وسوسہ اب بھی آتا ہے لیکن حضرت والا کا ارشاد فرمایا ہوا جملہ ” خلافت کی خواہش غیر اللہ کی طلب ہے، جو غیر اللہ کا طالب ہوگا اس کو اللہ نہیں مل سکتا“ فوراً دہرالیتا ہوں۔ الحمد للہ! وسوسہ ختم ہو جاتا ہے۔

جواب: وسوسے سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس کا علاج عدم التفات ہے۔ ہاں اگر تمنا کے درجہ میں ہے تو اس کا علاج اور ہے۔

۱۰۷۰)حال: حضرت والا دامت برکاتہم نے بندے کو دل کی حفاظت کے لیے دو علاج ارشاد فرمائے تھے۔

۱) غسل خانے میں جا کر منہ پر چپت لگا کر یہ کہوں کہ نالائق صوفی بن کر شیطانی کام

کرتا ہے۔

۲)ہر خیال کو سوچنے سے پہلے یہ سوچوں کہ یہ خیال جائز ہے یا ناجائز۔پہلے علاج پر تو میں نے اکثر پابندی سے عمل کیا اور بے حد فائدہ ہوا لیکن دوسرے علاج پر اپنی کوتاہی اور نالائقی سے صحیح طرح عمل نہیں کیا۔ جس کی وجہ سے مجھے فائدہ تو ہوا لیکن نامکمل علاج کی وجہ سے کامل فائدہ نہ ہوا۔

جواب: مشق سے رفتہ رفتہ ہو جائے گا ان شاء اللہ تعالیٰ! جس طرح روح کو گناہوں سے بچاتے ہو اور اس کے لیے گناہوں کے اسباب سے دُور رہتے ہو اسی طرح دل کی نگرانی کرو ،جب نفس اقدام شروع کرے اسی وقت ہوشیار ہو جاؤ مثلاً جائز بات ہی سوچنے لگے تو ہوشیار ہو جاؤ تاکہ حد سے تجاوز نہ کرے اس لیے مستقبل کے زیادہ منصوبے بھی نہ بناؤ۔

۱۰۷۱)حال: اصل میں مجھے مستقبل کے پروگرام بنانے کا بہت شوق ہے کہ میں نے فلاں امتحان پاس کر لیا ہے اب میں فلانے بڑے ہسپتال میں ڈاکٹر لگ گیا ہوں۔ لوگوں کو مجھ سے شفاء ہو رہی ہے وغیرہ وغیرہ۔ بس ان ہی خیالات میں اچانک شیطان کہیں سے نامحرم کا خیال ڈال دیتا ہے۔ کبھی میں اس نامحرم کو ڈانٹ رہا ہوتا ہوں تو کبھی اس سے خیال ہی خیال میں نظریں جھکا کر بات کرنے لگتا ہوں۔اور مجھے ہوش اس وقت آتا ہے جب چند لمحے گزر چکے ہوتے ہیں۔ حضرت والا! میں اس بیماری سے بہت پریشان ہوں۔

جواب: زیادہ منصوبے بنانا دنیا کی محبت کی علامت ہے جو تمام برائیوں کی جڑ ہے اس لیے منصوبے بنانا چھوڑ دیں۔

۱۰۷۲)حال: کوئی نیا کپڑا پہنا لیکن یہ بھی خواہش ہوئی کہ لوگ تعریف کریں یا کسی نے تعریف کر دی تو خوب خوشی سے پھول گئے مگر دوسروں کو کم یا برا بھی نہیں سمجھا لیکن اپنی تعریف کا متمنی رہا۔

جواب: یہ سوچا کریں کہ نہ لوگوں کی تعریف مفید نہ برائی مضر۔اللہ تعالیٰ کی رضا اصل ہے اگر اُن کی نظر میں خدانخواستہ کوئی ناپسند ہے تو مخلوق کی تعریف کس کام کی اور جو اُن کی

نظر میں اچھا ہے تو مخلوق کی نظر میں برا ہونے سے اس کا کیا نقصان ہے۔

۱۰۷۳) **حال:** اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی شخص کم عقل نظر آتا ہے اس وقت اپنے آپ کو عقل سے برتر سمجھتا ہوں اور اس کو بے وقوف سمجھتا ہوں۔ یہ غرور اور شیخی تو نہیں ہے۔

**جواب:** اکمل ہونا اور ہے افضل ہونا اور ہے کسی چیز میں اگر کمال حاصل ہے تو یہ فضیلت کی دلیل نہیں۔ افضل وہ ہے جو مقبول ہے اور اس کا ابھی علم نہیں۔ معلوم ہوا کہ خود کو برتر سمجھنا بے وقوفی ہے۔ اس لیے نفس سے کہو کہ تیری بے وقوفی کی یہی دلیل کافی ہے کہ خود کو برتر سمجھتا ہے۔ شیطان نے بھی خود کو برتر سمجھا تھا اس لیے سب سے بڑا بے وقوف شیطان ہے۔ اس لیے اپنے کو برتر سمجھنا شیطان کی صف میں داخل ہونا ہے۔

۱۰۷۴) **حال:** جب کسی حاکم کے ہاں درخواست کو منظور کرانا ہوتا ہے تو آنکھیں بھی اسی طرف ہوتی ہیں، دل بھی ہمہ تن ادھر ہوتا ہے صورت بھی عاجزوں کی سی بناتا ہوں اور زبانی عرض کرنا ہو تو انتہائی ادب سے گفتگو کرتا ہوں اور اپنی عرضی کو منظور کرانے کے لیے پورا زور اور یقین دلانے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ اور اگر درخواست قبول نہ ہو تو اپنی شکایت ظاہر نہیں کرتا بلکہ الٹا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مگر دُعا مانگنے کے وقت ایسی حالت نہیں ہوتی۔ اب اپنی دُعا کو دُعا کیسے کہوں؟

**جواب:** بہ تکلف عاجزوں کی سی صورت بنانا کافی ہے کیوں کہ وہ ارحم الراحمین ہیں صورت بنانے کو ہی قبول فرمالیتے ہیں۔

۱۰۷۵) **حال:** کم سے کم سات دن تک فجر کی نماز قضا ہوئی ہے الارم بھی لگایا مگر نماز قضا ہوگئی۔ آج تو آنکھ بھی کھلی مگر الارم بند کرکے سو گیا حالاں کہ چند دن پہلے سوچ رہا تھا کہ اب تہجد کی نماز بھی پڑھا کروں گا۔ مگر اب تو فجر ہاتھ سے نکل رہی ہے۔

**جواب:** ہر قضا نماز پر اتنا روپیہ صدقہ کریں کہ نفس کو تکلیف ہو مثلاً سو روپے پر تکلیف نہیں ہوتی دو سو روپے پر تکلیف ہوتی ہے تو دو سو خرچ کریں۔ کسی کو بیدار کرنے پر مقرر کریں۔

## ایک اجازت یافتہ کا عریضہ

۱۰۷۶) حال: اصلاحی خطوط اگر عمومی فائدے کی نیت سے ایک جگہ جمع کر کے رکھے جائیں تو کیسا ہے؟

جواب: ایسے خطوط بہتر ہے کہ ماہنامہ ''الابرار'' میں دے دیے جائیں تاکہ سب فائدہ اُٹھا سکیں۔

۱۰۷۷) حال: خطوط کو جلا دینے یا ضایع کر دینے والی بات شاید ایسے مضامین و حالات کے لیے تو نہیں جن کی اشاعت پسندیدہ نہ ہو۔

جواب: جی ہاں! اسی لیے ہے کیوں کہ ان کا اظہار جائز نہیں اور اچھے حالات کا اظہار بطور تحدیث بالنعمۃ فی الحال خلاف مصلحت ہے بوجہ اندیشہ ضرر کے اس لیے مذکورہ طریقہ یعنی مفید خطوط کی اشاعت بغیر نام سب سے بہتر ہے۔

۱۰۷۸) حال: ورنہ مجھے تو حضرت والا کے پچھلے خطوط کے جوابات پڑھ کر وہی نفع محسوس ہوتا ہے جو خط کا جواب موصول ہوتے وقت ہوا تھا۔

جواب: اسی لیے یہ بزرگوں کا طریقۂ مکاتبت نہایت نفع بخش ہے۔

۱۰۷۹) حال: بعض دوست بعض مرتبہ آٹھ دس طرح کے حالات نمبروار کئی صفحات پر لکھ دیتے ہیں جواب دینے میں بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ کیا یہ میری طبعی کمزوری ہے یا خلاف اصول بھی ہے؟

جواب: خلاف اصول ہے اور مفید بھی نہیں ہے اسی لیے جو شدید مرض میں مبتلا ہے وہ پہلے ایک ہی مرض لکھے اور اس کا باقاعدہ علاج کرائے۔ عام حالات میں ایک خط میں تین باتوں سے زیادہ نہ ہوں۔

## متحدہ عرب امارات سے ایک خط

۱۰۸۰) حال: یہاں پاکستانی کمیونٹی اور اردو داں طبقے میں حسبِ استطاعت دینی بات چیت ہوتی رہتی ہے ایک شخص مندرجہ ذیل احادیث کا حوالہ دے کر کہتا ہے کہ

ہمیں اعمال کی ضرورت نہیں۔ اللہ پاک جس کو چاہتے ہیں اس کو توفیق دیتے ہیں اور اس کے لیے راستہ آسان کیا جاتا ہے۔ باقی ہمارے ہاتھ میں کچھ نہیں۔

جواب: ایسا شخص جاہل اور گمراہ ہے ایسے لوگوں میں نہ بیٹھیں نہ ان سے بحث و مباحثہ کریں۔ اگر اعمال کی ضرورت نہیں تو اللہ و رسول نے کیوں عمل کا حکم دیا اور کیوں فرمایا فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ الخ اور قرآن پاک میں جگہ جگہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا کے بعد وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ کیوں ہے؟

۱۰۸۱) حال: حدیث مبارکہ میں ہے کہ کوئی شخص اپنے عمل سے جنت میں داخل نہیں ہوگا۔ پوچھا گیا کہ کیا آپ بھی؟ فرمایا کہ ہاں میں بھی، جب تک اللہ اپنی رحمت نہ فرمائے۔ اس حدیث کو بیان کرکے وہ کہتا ہے کہ عمل کی ضرورت نہیں۔

جواب: اس جاہل سے پوچھیے کہ اگر اس حدیث کا یہی مطلب ہے جو وہ سمجھ رہا ہے تو پیغمبر علیہ السلام کیوں ساری ساری رات عبادت کرتے تھے اور کیوں تقویٰ کا اور گناہوں سے بچنے کا حکم دیا؟ معنیٰ اس حدیث کا یہ ہے کہ آدمی صرف اپنے عمل پر بھروسہ نہ کرے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے بغیر کام نہیں بن سکتا کیوں کہ ہمارے محدود اعمال عظمت الٰہیہ غیر محدودہ کا حق ادا نہیں کرسکتے اس لیے اعمال کو مغفرت کی علت سمجھنے کی نفی ہے عمل کی نفی نہیں ہے۔

۱۰۸۲) حال: جس کے لیے جنت لکھی گئی ہے اللہ پاک اس کے لیے جنت کے اعمال آسان کردیتے ہیں اور جس کے لیے دوزخ لکھی ہے اس کے لیے دوزخ والے اعمال آسان کردیے جاتے ہیں۔ گویا جو تقدیر میں لکھا ہے وہ ہو کر رہے گا اعمال کی ضرورت نہیں۔

جواب: تقدیر علم الٰہی کا نام ہے نہ کہ امر الٰہی کا۔ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ بندہ اپنے اختیار سے کیا کیا عمل کرنے والا ہے جو کچھ وہ کرنے والا ہے وہی لکھ دیا گیا۔ لکھنے کی وجہ سے وہ جنت یا دوزخ کے اعمال نہیں کررہا ہے بلکہ جو اعمال وہ اپنے اختیار سے کرنے والا تھا اللہ تعالیٰ کو اس کا علم تھا وہی اللہ نے لکھ دیا کہ یہ بندہ فلاں عمل کرے گا یعنی لکھنے کی وجہ سے وہ عمل نہیں کررہا ہے بلکہ کرنے کی وجہ سے وہ عمل لکھا گیا ہے۔ یہ علامت بیان

فرمائی گئی ہے نہ کہ اعمال پر مجبور ہونا بتلایا گیا ہے۔

۱۰۸۳)**حال:** حدیث قدسی ہے کہ اللہ پاک فرماتے ہیں کہ اگر تم بالکل گناہ کرنا چھوڑ دو گے تو میں ایسی قوم پیدا کروں گا جو گناہ کرے اور مجھ سے معافی مانگے تاکہ میں ان کی مغفرت کروں۔

**جواب:** یہ بھی اظہارِ رحمت ہے تاکہ گناہ گار بندے مایوس نہ ہوں اور معافی مانگنا نہ چھوڑیں اور جان لیں کہ بندوں کا معافی مانگنا اللہ تعالیٰ کو محبوب ہے۔ غرض اکابر نے اس قسم کے جاہل لوگوں سے دُور رہنے کا حکم دیا ہے۔

۱۰۸۴)**حال:** حضرت! تیسرا اشکال یہ ہے کہ ایک آدمی کہتا ہے کہ میں نے کسی خوبصورت چہرے کو اچانک دیکھا اور پھر دوسری بار دیکھنے کو شدت سے جی چاہتا ہے اور دوبارہ نہ دیکھنے کی وجہ سے بار بار اس کا خیال آتا ہے اگر میں اس کو دوبارہ اچھی طرح دیکھ لیتا تو دیکھنے کی یہ تڑپ ختم ہو جاتی تو کیا میرے لیے یہ جائز ہے؟

**جواب:** ہر گز جائز نہیں ہے۔ خیال آنا اختیاری نہیں اس لیے اس پر پکڑ نہیں اور دیکھنا اختیاری ہے اس لیے دیکھنے پر پکڑ ہے۔ دیکھنے سے تڑپ کم نہیں ہوتی اور بڑھتی ہے۔

۱۰۸۵)**حال:** غیبت نہ کرنے کی کوشش جاری ہے لیکن ابھی تک مکمل یہ بیماری ختم نہیں ہوئی۔

**جواب:** ”پرچہ اصلاح الغیبۃ“ روزانہ ایک بار پڑھیں اور اگر کوتاہی ہو جائے تو اس کی تلافی کریں یعنی جس کی غیبت کی ہے اس کو اگر اطلاع ہو گئی ہے تو اس سے معافی مانگیں ورنہ جس مجلس میں غیبت کی ہے ان سے اپنی نالائقی کا اعتراف کریں اور مغتاب (جس کی غیبت کی گئی ہو) کی تعریف کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں اور کچھ پڑھ کر ایصال ثواب کریں۔

۱۰۸۶)**حال:** میں دوپہر کو جہاں پڑھانے جاتی ہوں وہاں ایک باجی ہیں جن کا مدرسہ ہے ان کی کوئی اولاد نہیں ہے سوائے ایک بیٹی کے اور وہ بھی معذور ہے نہ بول سکتی ہے نہ چل سکتی ہے نہ کسی کی کوئی بات سمجھ سکتی ہے تقریباً اس کی عمر بارہ سال ہے اس کے

بعد سے ان کی کوئی اولاد نہیں تو وہ باجی مجھ سے بے انتہا محبت کرتی ہیں اتنی محبت کہ اگر ایک دن میں مدرسے نہ جاؤں تو ان کی حالت بہت بری ہو جاتی ہے۔ روتی ہیں۔ ماشاء اللہ وہ باجی نیک اور صالح ہیں جماعت میں جاتی ہیں پانچوں وقت کی نماز کی پابند ہیں بیانات اور تعلیم میں جاتی رہتی ہیں۔ وہ مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں کہ وہ دوپہر کا کھانا میرے بغیر نہیں کھاتیں اور کچھ نہ کچھ دیتی رہتی ہیں ابھی کچھ دنوں پہلے انہوں نے مجھے سونے کی انگوٹھی اور نیکلس بھی دیا ہے۔ میں نے نہ لینا چاہا تو بہت ناراض ہوئیں وہ کہتی ہیں کہ میں تمہاری ماں ہوں تم میری بیٹی۔ میں ان کی اس محبت کی بہت قدر کرتی ہوں لیکن میرے گھر والوں کو ان کا اس طرح سے کرنا پسند نہیں ہے ابھی ایک دو دن پہلے گھر میں اسی بات کو لے کر لڑائی بھی ہوئی تھی۔ میں نے وہ مدرسہ چھوڑنا چاہا لیکن اگر میں نے وہ مدرسہ چھوڑ دیا تو مجھے یہی لگتا ہے کہ وہ مر جائیں گی۔ حضرت والا! وہ مجھ سے اتنی محبت کرتی ہیں کہ ہر روز رات کو تقریباً آدھا گھنٹہ ضرور فون کرتی ہیں۔ ماشاء اللہ! وہ بہت نیک اور اللہ والی ہیں اب آپ ہی بتائیں کہ میں کیا کروں؟ اور وہ مجھ سے اپنے گھر رکنے کا بھی مطالبہ کرتی ہیں میں ان کو کس طرح انکار کروں؟ ابھی تو کوئی نہ کوئی بہانہ کر دیا ہے لیکن بعد میں نہ کروں تو وہ میری والدہ سے اجازت لیتی ہیں تو میری والدہ کہتی ہیں کہ روک لیں لیکن میری والدہ نے مجھ سے کہا ہے کہ ان سے دُوری اختیار کرو اور کوئی بھی بہانہ کر دیا کرو اب آپ ہی بتائیں میں کب تک اور کس طرح بہانے کرتی رہوں حالاں کہ وہ مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں۔

**جواب:** ایسی محبت جائز نہیں حرام ہے۔ یہ اللہ والی محبت نہیں ہے نفسانی محبت ہے۔ ان سے بالکل قطع تعلق کر لو۔ اس مدرسے میں پڑھانا بھی چھوڑ دیں اور رات کو فون پر بھی بات نہ کریں ان سے کہہ دیں کہ اللہ سے دل لگانا چاہیے۔ مخلوق سے اتنا دل لگانا جائز نہیں۔ اپنی سگی بیٹی سے محبت کریں وہ اس کی حق دار ہے۔ بہانے کی ضرورت نہیں صاف انکار کر دیں اُن کا کوئی مطالبہ نہ مانیں اس محبت میں نفسانیت ہی نفسانیت ہے۔ ان سے کہہ دیں کہ میری والدہ آپ کی اس محبت سے خوش نہیں ہیں۔

۱۰۸۷)**حال:** ایک اور اہم ترین مسئلہ ہے میرے ساتھ ہمیشہ یہ ہی ہوتا ہے کہ اگر میرا کوئی کام ہونے والا ہوتا ہے یا ہو جاتا ہے اور اگر میں وہ کسی کو بھی بتادوں تو ہونے والا کام ہوتا ہی نہیں اور جو کام ہو چکا ہے وہ دوبارہ ویسے ہی ہو جاتا ہے۔

**جواب:** اس کی وجہ بتانا نہیں ہے نفس کی بے فکری ہے بلکہ اس بہانے سے وہ عمداً غلطی کرتا ہے لہٰذا نفس کی بات نہ مانیں۔

۱۰۸۸)**حال:** جب میں نے آپ کو خط میں بتایا کہ میں نماز پڑھ رہی ہوں اس وقت سے میری نمازیں قضاء ہونے لگی ہیں اسی طرح جس جس بیماری کے فائدے کے بارے میں لکھا تھا وہ بیماری ویسی ہی ہوگئی اب کیا کروں؟ کیا میں آپ کو بیماری کی شفاء کی خبر دوں یا نہیں؟

**جواب:** معالج کو بیماری کی اطلاع نہ کی جائے گی تو کیا علاج ہو سکتا ہے؟ اطلاع حالات واتباع تجویزات ہی طریق اصلاح ہے۔

۱۰۸۹)**حال:** منافقوں والی زندگی گزار رہا ہوں کہ داڑھی کے باوجود گناہ کرتا ہوں۔ اب سوچ رہا ہوں کہ یا تو بالکل داڑھی کٹادوں تاکہ داڑھی والوں کی بدنامی نہ ہو یا اتنا متقی پرہیزگار ہو جاؤں کہ سب گناہ چھوٹ جائیں۔ تھوڑے عرصہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہوں معمولات ذکر وغیرہ کرنے لگتا ہوں لیکن پھر گناہوں میں پڑ جاتا ہوں۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔

**جواب:** جو چیز چھوڑنے کے لائق ہے یعنی گناہ وہ تو نہ چھوڑیں اور نہ چھوڑنے والی چیز یعنی نیک عمل چھوڑ دیں اس سے بڑی اور کیا حماقت ہو گی۔ ہرگز ایسی حماقت نہ کرنا۔ کتنے ہی گناہ ہو جائیں داڑھی ہرگز نہ منڈانا۔ شیطان چاہتا ہے کہ داڑھی منڈوا کر وہ آپ کو اپنا خلیفہ یعنی مجسم شیطان بنالے۔ یہی سوچ لو کہ اگر دوسرے برے اعمال کا گناہ مل رہا ہے تو نامۂ اعمال میں داڑھی کا ثواب بھی تو لکھا جارہا ہے اور قیامت کے دن جب ترازو میں اعمال رکھے جائیں گے تو اگر نیک عمل نہ ہوئے تو گناہوں کا پلڑا جھک جائے گا ۔ اگر نیکیاں ہوں گی تو وہی کام آئیں گی داڑھی رکھنے کا ثواب اس زمانہ میں سو شہیدوں

کے برابر ہے۔ ممکن ہے اسی ایک عمل پر مغفرت ہو جائے۔ داڑھی کٹوا کر مغفرت کے اس بہانے سے بھی ہاتھ دھونا چاہتے ہو؟ حدیث پاک میں ہے کہ چھوٹے سے چھوٹے گناہ کو حقیر مت سمجھو کہ ہر گناہ میں خاصیت عذاب کی ہے اور چھوٹی سے چھوٹی نیکی کو کم مت سمجھو کہ ہر نیکی میں خاصیت مغفرت کی ہے او کما قال علیہ الصلٰوۃ والسلام۔ چالیس دن آکر خانقاہ میں رہیں۔

۱۰۹۰)حال: گناہوں میں پڑنے کی ایک وجہ یہ ہے کہ والدین شادی کو انکار کر دیتے ہیں کہ ابھی پڑھ رہا ہے۔

جواب: والد صاحب سے خود یا ان کے دوستوں سے زور ڈلوائیں کہ وہ شادی کر دیں اور صاف کہہ دیں کہ اگر گناہ میں مبتلا ہو گیا تو ان کو بھی عذاب ہو گا۔

۱۰۹۱)حال: حضرت! میں اکثر اوقات خاموش رہتی ہوں مگر لڑکیوں کے ساتھ مل کر اگر کبھی زیادہ باتیں یا فضول باتیں کروں یا ہنسوں بولوں تو ساری رات میں پریشان رہتی ہوں کہ مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے میں نے اپنا وقت ضایع کیا۔ حضرت! میرا ہم عمر لوگوں سے دل بالکل نہیں لگتا۔ میرا دل کرتا ہے کہ بزرگوں میں رہوں یا بچوں میں رہوں۔ مگر حضرت! یہاں پر ایسا ہونا ناممکن اور اکثر لڑکیوں کو میرے رویہ سے تکلیف ہوتی ہے، وہ کہتی ہیں: تم بہت خشک مزاج ہو۔

جواب: دین یہ تو نہیں سکھاتا کہ ہر وقت خاموش رہو، نہ ہنسو، نہ بولو خصوصاً اس زمانے میں زیادہ خاموش رہنا یا تنہا رہنا اعصابی تناؤ اور ڈپریشن پیدا کر رہا ہے۔ ہر وقت یا اکثر اوقات خاموش رہنا تو مطلوب نہیں ہے۔ مطلوب صرف یہ ہے کہ گناہ نہ کرو۔ کیوں کہ ولایت تقویٰ پر موقوف ہے لٰہذا دل بہلانے کے لیے ہنسنا بولنا باتیں کرنا کوئی منع نہیں ہے۔ بس اعتدال رکھو، زیادہ فکر گناہوں سے بچنے کی کرو چاہے بڑوں میں رہو، ہم عمروں میں رہو یا بچوں میں رہو بس باخدا رہو۔ باتیں نہ کرنا اور ہر وقت خاموش رہنا اور ہنسنے بولنے سے بچنا باخدا ہونے کے لیے ضروری نہیں۔ جو گناہ نہیں کرتا ولی اللہ ہے چاہے خوب ہنستا بولتا ہو۔

۱۰۹۲)**حال:** گزارش خدمت سراپا خیر وبرکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی سے کئی کئی روز تک بچ بھی جاتا ہوں حضرت والا کی برکت سے لیکن میرے نفس کی خباثت اور شرارت کی وجہ سے پھر بدنگاہی ہو جاتی ہے۔

**جواب:** جو تلافی بتائی گئی ہے اس پر عمل کریں۔ مثلاً ہر غلطی پر بیس رکعات نفل یا اتنا صدقہ کہ نفس کو تکلیف ہو۔

۱۰۹۳)**حال:** اور برے برے خیالات آکر تنگ کرتے ہیں، برے برے خیالات سے بھی کئی کئی روز تک بچ جاتا ہوں لیکن پھر نفس کی شرارت سے غلطی ہو جاتی ہے۔ مکمل طور پر ان خبیث عادتوں سے جان چھوٹے وہ نہیں ہو رہا ہے۔ آپ سے دُعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** خیالات اور وساوس اور گناہ کے تقاضے پیدا نہ ہوں یہ ناممکن ہے بس ان پر عمل نہ کریں ان میں مشغول نہ ہوں کسی مباح کام میں لگ جائیں یا کسی سے جائز گفتگو کرنے لگیں۔ یا ذکر یا کوئی مراقبہ شروع کر دیں۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۱۰۹۴)**حال:** یہ بُری چیزیں نکل کر اللہ تعالیٰ کی محبت میرے دل میں آجائے اس کے لیے دُعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** نکلنا مطلوب نہیں ان پر عمل نہ کرنا اور یہ مجاہدہ برداشت کرنا مطلوب ہے۔ تقاضے ہوتے ہوئے گناہ نہ کرنا دلیلِ محبت ہے، گناہ کے تقاضے ہونا محبت کے منافی نہیں ،ان پر عمل کرنا کوتاہی ہے۔

۱۰۹۵)**حال:** حضرت محترم! ابھی میرے اندر تواضع نہیں آئی مجھے کچھ تواضع والے کام بتادیجیے کہ کون سے افعال تواضع والے ہیں، بہت التجا ہے آپ سے۔

**جواب:** تواضع دل کا عمل ہے دل میں اپنے کو سب سے کمتر اور دوسروں کو خود سے بہتر سمجھیں اور زبان سے صبح شام یہ جملہ کہیں کہ یا اللہ! میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور تمام کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل یعنی باعتبار انجام کے۔

۱۰۹۶)**حال:** حضرت! میرے اندر ایک بہت بری عادت یہ بھی ہے کہ میرے ساتھ

کوئی برا کرے تو میں بھی اس کے ساتھ برا کرنے لگتی ہوں یا پھر اس سے کھنچی کھنچی رہنے لگتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ کوئی میرے ساتھ برا کرے تو میں اس کے ساتھ اچھائی کروں۔ لیکن میرا نفس مجھے برائی کی طرف اُکساتا ہے اور میں اس کے آگے اپنے آپ کو کمزور پاتی ہوں۔ آپ سے درخواست ہے کہ کوئی علاج ایسا بتا دیجیے کہ میں برائی کا بدلہ برائی سے نہ دوں بلکہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دوں۔

**جواب:** بہ تکلف اچھائی کریں یہ خیال کرکے کہ اس پر اجر عظیم ہے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جو برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتے ہیں وہ بڑے صاحبِ نصیب لوگ ہیں۔ ان فضائل کو یاد رکھیں تو عمل آسان ہو جائے گا۔

۱۰۹۷) **حال:** طبیعت میں عشق مزاجی بہت زیادہ ہے جس کی وجہ سے دل و دماغ میں خواہشات اور عشق کا ایک سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے دل دنیا کے کاموں میں لگتا ہے اور نہ دین کے۔

**جواب:** دل میں عشق مجازی کا مادّہ اور خواہشات کا سمندر ہونا عیب نہیں بہت اچھی علامت ہے کیوں کہ اس مادّہ کو دبانے کے مجاہدہ سے ہی اللہ ملتا ہے، مشاہدہ بقدر مجاہدہ ہوگا۔ دوسرے اس مقام قرب پر نہیں پہنچ سکتے جہاں یہ عاشق مزاج اپنے عشق کو دبانے اور اللہ پر اپنی آرزوؤں کو فدا کرنے سے پہنچے گا۔ دین کے کاموں میں بہ تکلف دل لگاؤ۔ دل لگانا مطلوب ہے دل لگنا مطلوب نہیں۔

۱۰۹۸) **حال:** بعض وقت بے دھیانی میں کسی کی ہاں میں ہاں ملا دیتا ہوں۔ بعد میں سوچتا ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ تو غیبت ہوگئی۔ اگرچہ پھر اس کی تلافی کرتا ہوں لیکن اس عادت کی اصلاح کیسے ہو؟

**جواب:** اس کی وجہ بغیر سوچے بولنا ہے اس لیے بولنے سے پہلے سوچیں کہ کیا کہہ رہا ہوں۔ پہلے سوچیں پھر بولیں۔

۱۰۹۹) **حال:** اگر مجھے کوئی وسوسہ کسی حسین عورت کو لپٹانے چپٹانے کا آتا ہے تو تقریباً تین چار سیکنڈ کے اندر ہی مجھے تنبیہ ہو جاتی ہے اور میں اس خیال سے توبہ کرلیتا ہوں۔

**جواب:** خیال آنا تو گناہ نہیں لیکن خیال آنے کے بعد اس میں مشغول ہونا خواہ ایک لمحہ کے لیے ہو گناہ ہے۔ لہٰذا خیال آتے ہی ہوشیار ہو جائیں اور دل کو مشغول نہ ہونے دیں۔

۱۱۰۰) **حال:** کبھی میں اپنے کالج کے دوست کو خیال ہی خیال میں سمجھاتا ہوں کہ تم فلانی لڑکی سے زیادہ بے تکلف مت ہوا کرو تو اس خیال کے دوران مجھے مسلسل اس نامحرم کا خیال آتا رہتا ہے حالاں کہ میرا منشا دوست کی اصلاح ہوتا ہے اس طرح کا خیال تقریباً دس سیکنڈ سے پندرہ سیکنڈ تک رہتا ہے۔ لیکن اس دس پندرہ سیکنڈ کے بعد مجھے تنبیہ ہوتی ہے کہ یہ خیال جو تو سوچ رہا ہے یہ بھی تو نامحرم کا تصور ہے۔ تو میں فوراً اس خیال کو جھٹک دیتا ہوں۔

**جواب:** دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ کیوں گنواتے ہو؟ اصلاحِ غیر کے بہانے نفس نامحرم کے خیال سے مزہ لیتا ہے اور حرام مزہ چراتا ہے۔ دوست کی اصلاح آپ کے ذمہ ہے یا اپنی؟

۱۱۰۱) **حال:** عرض یہ کرنا ہے کہ کیا کسی حسین کو لپٹانے چپٹانے کا خیال جو تین چار سیکنڈ تک رہا اور تنبیہ ہونے پر فوراً میں نے ختم کر دیا تو کیا اس کو یہ کہا جائے گا کہ میں نے وسوسے میں مشغول ہو کر حرام مزہ اٹھایا ہے یا یہ کہا جائے گا کہ یہ محض وسوسہ تھا جو میں نے تنبیہ ہونے پر چھوڑ دیا۔ اسی طرح وہ خیال جس میں لپٹانا چپٹانا تو نہیں ہے لیکن بالواسطہ طور پر حسینوں کا تصور ہے تو کیا یہ خیال بھی وسوسہ ہے یا میں نے اس میں دس پندرہ سیکنڈ مشغول ہو کر دل کا گناہ کیا ہے۔

**جواب:** خیال آنا تو غیر اختیاری ہے اس لیے اس پر مواخذہ نہیں لیکن اگر نفس نے ایک لمحے کے لیے مزہ اپنے اختیار سے اٹھایا تو یہ جرم ہے، استغفار کرلیں استغفار میں تو کوئی نقصان نہیں ہے فائدہ ہی فائدہ ہے۔ اگر دل سے آواز آجائے کہ نفس نے ایک لمحے کے لیے اپنے اختیار سے مزہ لیا ہے تو غسل خانے میں جا کر اپنے منہ پر ہلکی سے چپت لگائیں کہ نالائق صوفی بن کر شیطانی کام کرتا ہے۔ بالواسطہ طور پر بھی حسینوں کا تصور حرام ہے۔

۱۱۰۲)حال: میرے اصلاحی تعلق کی بڑی وجہ میری روزگار کی بے چینی تھی جس کی وجہ سے میرا آنا جانا آپ کی خدمت میں ہوا اور آپ سے بیعت ہوا۔ اس کے بعد میری زندگی میں بڑی تبدیلی ہوئی ہے مثلاً شریعت کی اتباع، ایک مشت داڑھی، نظریں نیچی اور ٹخنوں سے اوپر پینٹ یا شلوار کا پہننا۔ الحمد للہ! اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ میں اپنے روزگار میں بہت منہمک ہوتا ہوں۔ اپنے فرائض کے حوالے سے نہیں، بلکہ ہر وقت اس طرف طبیعت مائل ہوتی ہے کہ میں کیسے سبقت لے جاؤں اور جیسا اس کا رتبہ ہے ویسا مجھے بھی مل جائے جیسی اس کی گاڑی ہے اور بنگلہ ہے میرا بھی ہو جائے۔ دماغ میں ہر وقت کی سوچ سے چھٹکارا نہیں ملتا۔ حتیٰ کہ رات کی نیند بھی متاثر رہتی ہے۔ برائے مہربانی یہ بتایئے میں اصلاحی تعلق کے امور میں کہاں غلطی کر رہا ہوں۔ کیسے ہر وقت دنیا کی سوچ سے یا ذمہ داری یا آگے بڑھنے کی سوچ سے چھٹکارہ پاؤں اور اللہ کی یاد میں ٹھیک سے رہوں؟

جواب: جو دنیا اللہ نے پہلے سے عطا فرما رکھی ہے اس کے بارے میں کیا سوچنا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچا کریں کہ اس نے لاکھوں سے کروڑوں سے بہتر بنایا، روزگار عطا فرمایا، صحت و قوت عطا فرمائی، سب سے بڑھ کر دین کی دولت دی۔ رزق روزی وغیرہ سب مقدر ہو چکا ہے روزِ ازل میں جو مقدر ہے وہ ملے گا نہ سوچنے سے وہ بڑھ سکتا ہے نہ گھٹ سکتا ہے لہٰذا ایسی چیز کے بارے میں سوچ کر وقت کیا ضایع کرنا۔ دنیا کی فنائیت کو سوچیں کہ یہاں کی ہر چیز فانی ہے چاہے بادشاہ بھی ہو جاؤ انجام فنا اور زوال ہے اور دنیا کے مال و اسباب کو چھوڑ کر جانا ہے لہٰذا فانی چیزوں سے کیا دل لگانا جو مل گیا مسافر خانے میں وہی کافی ہے۔ دنیا کے بارے میں اپنے سے کم کو دیکھیں تا کہ شکر پیدا ہو اور دین کے بارے میں اپنے سے بہتر کو دیکھیں تا کہ دین میں ترقی کی طلب پیدا ہو۔

۱۱۰۳)حال: حضرت جی! سالوں کے نفسیاتی علاج سے وہ فائدہ نہیں ہوا جو کہ آپ کے ارشادات سے ہو گیا ہے۔ اب رات کی نیند بغیر نیند کی گولی کے آتی ہے۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ۔

۱۱۰۴)**حال:** حضرت جی! آپ فرماتے ہیں: گناہ چھوڑنے کے بعد اللہ پاک وہ سکون عطا فرماتے ہیں کہ بادشاہوں نے خواب میں بھی نہیں دیکھا، حضرت جی! میں اس قابل نہیں ہوں، میں ناقص میری توبہ ناقص۔ اللہ تعالیٰ مجھے سکون عطا فرمائے۔

**جواب:** سکون تو فوراً عطا ہو جاتا ہے ادراک نہیں ہوتا جیسے بخار اُترنے کے بعد منہ کا ذائقہ ایک دَم سے معتدل نہیں ہوتا رفتہ رفتہ ہوتا ہے۔ توبہ سے اور گناہوں سے مسلسل اجتناب سے سابقہ گناہوں کا اثر جب زائل ہو جاتا ہے تو سکون کا پورا اِدراک ہونے لگتا ہے۔

۱۱۰۵)**حال:** ایک دفعہ بے دھیانی میں فون پر گھر پر بات کرتے ہوئے غیبت ہو گئی۔ یہ غیبت ایسی تھی کہ اگر بہت غور کیا جائے تو ہی سمجھ میں آسکتا ہے کہ یہ غیبت ہے۔ ورنہ بظاہر غیبت معلوم نہیں ہوتی۔

**جواب:** غیبت وہ ہے کہ اگر اس کے سامنے کہا جائے تو اس کو ناگوار ہو اگر ایسا ہے تو غیبت ہے ورنہ نہیں اور اگر غیبت نہیں ہے تو تلافی کی بھی ضرورت نہیں۔

۱۱۰۶)**حال:** پچھلے دس دنوں میں صرف ایک دفعہ اپنی ہونے والی بیوی کے بارے میں تین چار سیکنڈ تک سوچا۔

**جواب:** یہ اچانک خیال آنا ہے خیال لانا نہیں ہے اس لیے گناہ نہیں ہے۔

۱۱۰۷)**حال:** ایک بیماری یہ عرض کرنی تھی کہ جب بھی کسی اچھی نئ گاڑی پر میری نظر پڑتی ہے میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ کاش! میرے پاس ایسی ہی گاڑی ہوتی۔ مجھے اپنے پاس نئ اور اچھی گاڑی رکھنے کی شدید خواہش ہے۔ ہر نئ گاڑی کو میں دور سے پہچان جاتا ہوں کہ یہ کون سے ماڈل کی اور کس کمپنی کی گاڑی ہے۔ یہاں تک کہ گاڑی کا ہارن سن کر بتا دیتا ہوں کہ کون سی گاڑی گزر رہی ہے۔ اسی طرح کسی اچھے مکان کو دیکھتا ہوں تو دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے کہ میں بھی ایسا ہی مکان بناؤں۔ کوئی بھی اچھا مکان ہو تو اس کو خوب نظر بھر کر دیکھتا ہوں۔ حضرت والا کی خدمت میں عرض ہے کہ کیا یہ دونوں باتیں میری دنیا سے محبت کو

ظاہر کرتی ہیں؟ اگر یہی بات ہے تو حضرت والا اس بیماری کا علاج ارشاد فرمائیں۔

جواب: حدیث پاک میں ہے کہ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ ھَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی الْمَوْتَ [۲۰] یعنی موت کو کثرت سے یاد کرو۔ اکثر سوچا کریں کہ یہاں کا ساز و سامان ایک دن چھوڑنا ہے پھر اس سے دل لگانے سے کیا فائدہ کیوں کہ جس قدر دل لگے گا اسی قدر چھوڑتے وقت حسرت ہوگی ضرورت سے زیادہ سامان مکان اور جائیداد جمع کرنے کی فکر بھی نہ کریں نہ آگے کے زیادہ منصوبے بنائیں دنیا کی چیزوں کو ضرورت اور آرام تک محدود رکھیں لیکن اس کی مستقل فکر میں نہ رہیں ضرورت و آرام کی چیز مثلاً کاروبار اور مکان کے لیے دُعا کر کے دل کو اللہ کے لیے فارغ کرلیں جو چیز اپنے پاس نہ ہو اور دوسرے کے پاس ہو اس کی زیادہ فکر اور تمنا اور حرص نہ کریں کہ یہ سب فانی ہیں۔ غمِ دنیا مخور کہ بے ہودہ است۔ دنیا کا غم نہ کھاؤ کہ بے ہودہ غم ہے کھانا پہننا سادہ رکھیں، بزرگانِ دین کے حالات کو سامنے رکھیں جنھوں نے دنیا کو منہ نہیں لگایا۔

۱۱۰۸) حال: ۱) میں چاہتا ہوں کہ لوگ میرے آگے پیچھے پھریں۔ ۲) لوگ میری خوب تعریف کریں۔ ۳) کوئی میری برائی نہ کرے۔ ۴) میری خوب واہ واہ ہو کہ اس نے کیا خوب بیان کیا ہے۔ حضرت والا! اس بیماری کا علاج فرمائیں۔

جواب: یہ حب جاہ ہے اس کا علمی علاج یہ ہے کہ آیت تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ سے لِلْمُتَّقِیْنَ تک کے معنٰی پر غور کریں کہ یہ دار آخرت ان لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں اپنی بڑائی نہیں چاہتے سوچیں کہ بڑائی کی تمنا کرنا اپنی آخرت کو تباہ کرنا ہے اور حدیث پاک میں ہے کہ مال اور جاہ کی حرص آدمی کے دین کو ایسا تباہ کرتی ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں اگر چھوڑ دیے جائیں تو وہ اتنی تباہی نہیں مچائیں گے جتنی جاہ و مال کی حرص دین کو تباہ کرتی ہے۔ اس لیے سوچیں کہ جن سے میں تعریف چاہتا ہوں نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا پھر ایسی خیالی اور فانی چیز پر کیا خوش ہونا اور اپنے عیوب کو مستحضر کر کے نفس سے کہیں کہ تیرے ان عیوب کی اطلاع اگر لوگوں کو ہو

[۲۰] جامع الترمذی: ۲/۵۷، کتاب الزھد، باب ما جاء فی ذکر الموت، ایچ ایم سعید

جائے تو وہ کتنا ذلیل و حقیر سمجھیں گے۔ لہٰذا یہی غنیمت ہے کہ لوگ تحقیر اور نفرت نہیں کرتے پھر تعظیم کی توقع کیسی۔ اور عملی علاج یہ ہے کہ اگر کوئی تعریف کرے تو اس کو بہت تاکید سے منع کردیں، صرف سرسری انداز میں منع کرنا کافی نہیں، بلکہ صاف کہہ دیں کہ میرے باطن کو اس سے نقصان پہنچتا ہے اور جو لوگ حقیر و ذلیل یا بے وقعت شمار کیے جاتے ہیں ان کے ساتھ تعظیم کا معاملہ کریں خواہ نفس کو گراں گزرے۔

۱۱۰۹) **حال:** جس لڑکی سے پہلے محبت کرتا تھا اب دوبارہ اس کے وساوس آنا شروع ہوگئے ہیں (مثلاً پرانی باتیں) پھر آہستہ آہستہ میں ان وساوس میں مشغول ہوگیا اور تنبیہ کچھ دیر سے ہونے لگی کافی پریشان تھا۔ جب حضرت کے پاس پہنچا تو حضرت نے مجھ سے اس بارے میں گفتگو شروع کردی بس میرے تو اوسان خطا ہوگئے اس دن سے سب وساوس ختم ہوگئے لیکن اب دو دن سے پھر وساوس آرہے ہیں۔

**جواب:** جس سے زندگی میں ایک بار گناہ ہوگیا اس کا وسوسہ زندگی بھر وقتاً فوقتاً آئے گا اس لیے وسوسے سے پریشان نہ ہوں البتہ اپنے اختیار سے اس میں مشغول نہ ہوں۔ اگر اشتغال ہوجائے استغفار سے تلافی کریں۔

۱۱۱۰) **حال:** آج کل غصہ بھی بہت آرہا ہے۔ بات ذرا سی مزاج کے خلاف ہوئی اور غصہ شروع ہوگیا۔

**جواب:** جس پر غصہ کریں اس سے معافی مانگیں اور سب کے سامنے مانگیں۔

۱۱۱۱) **حال:** غلبۂ شہوت رہتا ہے مگر حضرت کی برکت سے مغلوب نہیں ہوتا ہوں۔

**جواب:** جو جتنا قوی الشہوت ہوتا ہے مجاہدے کی وجہ سے اتنا ہی قوی النور ہوتا ہے۔ مغلوب نہ ہونا مطلوب ہے شہوت کا نہ ہونا مطلوب نہیں۔

۱۱۱۲) **حال:** کیسے معلوم کروں کہ میں کتنے فیصد متقی ہوں اور کتنے فیصد گناہ میں مبتلا ہوں کیوں کہ دل کھٹکتا رہتا ہے کہ کہیں کوئی گناہ تو نہیں ہوگیا۔ چوں کہ ہر وقت گناہ کے تقاضے رہتے ہیں اس لیے جب تقاضا نہیں ہوتا تو ڈر لگتا ہے کہ میں نے گناہ کیا ہوگا۔

**جواب:** فیصد نکالنے کی ضرورت نہیں گناہ کی خاصیت یہ ہے کہ وہ دل میں کھٹک جاتا

ہے اگر ہو جائے تو تلافی کر دیں جائز و ناجائز کی تو فکر ہو لیکن یہ فکر کہ کہیں گناہ نہ ہو گیا ہو اس میں نفس کا دعویٰ پاکبازی پوشیدہ ہے کہ اب تک تو بچا ہوا ہوں کہیں آیندہ نہ ہو جائے لہٰذا سوچیں کہ ہماری تو ہر سانس خطاکار ہے ہماری تو طاعات بھی واجب الاستغفار ہیں اس لیے استغفار کو شعار بنائیں اور رحمتِ حق کے اُمیدوار رہیں۔

۱۱۱۳) **حال:** مجھے ایک جگہ سے نوکری کے لیے انٹرویو کے لیے بلایا بس جس دن اطلاع پہنچی اُسی دن سے دل میں مستقبل کے خیالات کہ گاڑی لوں گا، شیخ چِلّی والی حالت ہو گئی پس مجھ کو لگا کہ یہ دل میں دنیا کی محبت کی دلیل ہے۔

**جواب:** خیالات آنا تو غیر اختیاری ہے اس لیے برا نہیں بس اس میں زیادہ مشغول و منہمک نہ ہوں اور دنیا کی فنائیت مستحضر رہے، دنیا کی محبت شدید بھی جائز ہے بشرطیکہ اللہ تعالیٰ کی محبت اشد ہو۔ بس یہ عزم رکھیں کہ جو دنیا اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف ہو گی اس کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہ دیکھوں گا۔

۱۱۱۴) **حال:** ہر وقت دل میرا خانقاہ میں لگا رہتا ہے کہ کسی طرح حضرت کے پاس پہنچ جاؤں۔ دل چاہتا ہے کہ سارے کام چھوڑ کر حضرت کے پاس پہنچ جاؤں۔ نہ دوست اچھے لگتے ہیں اور نہ کسی کی واہ واہ کی وجہ سے رُکتا ہوں نہ ہی گھر میں دل لگتا ہے۔

**جواب:** حالت رفیعہ ہے مبارک ہو! یہ نعمت ہر ایک کو نہیں ملتی بہت شکر کریں شیخ کی محبت تمام مقامات کی کنجی ہے۔

۱۱۱۵) **حال:** جب سے شرعی پردہ شروع کیا ہے تمام رشتہ دار، سسرالی اور خالہ ماموں ناراض ہیں میری والدہ بھی مجھ سے خالہ زاد بھائیوں سے پردہ کرنے پر بار بار ناراض ہوتی ہیں اور کہتی ہیں کہ جب تم کنواری تھیں تو پردہ نہیں کیا اب بچوں کی ماں بن کر پردہ کر رہی ہو اور تمہارے خالہ زاد تم سے چھوٹے ہیں بتائیے میں کیا کروں اور کیسے والدہ صاحبہ کو سمجھاؤں؟

**جواب:** نامحرم عمر میں چھوٹا ہو یا بڑا ہو اگر بالغ ہے تو اس سے پردہ ہے، کسی کو سمجھانے کی ضرورت نہیں آپ اپنے دین پر جمی رہیں کسی کی ناراضگی کی پروانہ کریں۔ حضور صلی

اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جس نے اللہ کی رضا کو سامنے رکھا اور مخلوق کی نا راضگی کی پروا نہیں کی تو اللہ تعالیٰ اس کے لیے کافی ہو جاتے ہیں یعنی مخلوق کے شر سے بچاتے ہیں۔ اور جس نے مخلوق کی رضا کو ترجیح دی اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کیا اللہ تعالیٰ اس کو مخلوق کے حوالے کر دیتے ہیں یعنی وہ مخلوق کے ہاتھوں میں کٹھ پتلی بن جاتا ہے۔

۱۱۱۶) **حال:** حضرت جی! سال میں ایک مرتبہ میں پندرہ بیس دن کے لیے والدہ کے پاس ملنے سبی سے کوئٹہ آتی ہوں تو میرے بھائیوں نے گھر میں ٹی وی کیبل لگا رکھا ہے اور بچے منع کرنے سے نہیں رُکتے اور اکثر ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں۔ ایسے میں کیا کروں؟

**جواب:** اللہ تعالیٰ کی نافرمانی برداشت کر کے اعزا سے ملنا جلنا ضروری نہیں۔ اگر وہ نہیں مانتے تو بچوں کو لے کر واپس گھر چلی جائیں اور آیندہ کے لیے بھی کہہ دیں کہ اگر میرے زمانۂ قیام میں ٹی وی کیبل بند رکھیں گے تو آؤں گی ورنہ نہیں۔

۱۱۱۷) **حال:** عریضہ سابقہ میں بندے نے عرض کیا تھا کہ اہل حقوق سے بھی میرا دل نہیں لگتا ہے اگر جبراً تعلق رکھتا ہوں تو گناہوں میں ابتلا ہو جاتا ہے نہیں تو ان کے حقوق ضایع ہو جاتے ہیں علاج کے ذیل میں حضرت اقدس دامت برکاتہم نے ارشاد فرمایا تھا کہ کون سے گناہ واضح کریں۔ اس سلسلہ میں وضاحت ہے کہ مثلاً میرے اقارب کی شادی یا غمی کے موقع پر شرکت سے عذر کرتا ہوں تو وہ بہت ناراض اور خفاء ہو جاتے ہیں اور اگر شرکت کرتا ہوں تو رسمی منکرات (تصویر کشی، اسراف، بے پردگی اور شادی کی دیگر رسمیں یا غمی کی بدعات وغیرہ) میں ابتلا ہو جاتا ہے۔

**جواب:** ایسے مواقع پر شرکت نہ کرنا مامور بہ اور شرکت حرام ہے لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْہِ الْمَحْظُوْرُ ایسی تقاریب میں شرکت نہ کرنا ان کے حقوق کا ضیاع نہیں ہے کیوں کہ اللہ کی نافرمانی کرنے کا کسی بندے کو حق نہیں ہے۔ البتہ یہ کرسکتے ہیں کہ مثلاً ایسی تقریب سے ایک دن پہلے جاکر تحفہ تحائف دے دیں کہ تقریب میں شرکت سے بوجہ منکرات معذور ہوں لیکن آپ کی محبت کا حق اس طرح ادا کر رہا ہوں۔

۱۱۱۸) **حال:** یا مثلاً ملاقات کرنے میں بھی وہ ہر دوسرے تیسرے دن کسی نہ کسی

بہانے حاضر ہونے کا تقاضا کرتے ہیں جو میرے لیے بوجۂ علمی مصروفیات ناممکن ہے ایسے حالات میں طریقِ اسلم کا حضرت والا سے درخواست کرتا ہوں۔

جواب: دوسرے تیسرے دن ملاقات بھی ضروری نہیں سال میں ایک دوبار ملاقات صلہ رحمی کے لیے کافی ہے اِلّا یہ کہ کوئی حق واجب ہو۔

۱۱۱۹)حال: الحمد للہ! بازار اور آفس کے اندر نظر کی حفاظت کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ مگر ایک مسئلہ یہ ہے کہ ہم چار لڑکے مل کر آفس کے کوارٹر میں رہتے ہیں۔ ساتھ والے لڑکوں نے ٹی وی رکھا ہوا ہے جس کی وجہ سے اکثر اوقات کوئی فلم وغیرہ لگی ہو تو وہ بھی دیکھ لیتا ہوں یا خبر نامہ سنتا ہوں جو اکثر خواتین ہی پیش کرتی ہیں۔

جواب: ہر گز ایسا نہ کریں، سخت گناہ ہے۔ اسباب گناہ سے دور رہنا فرض ہے ورنہ مبتلا ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے اس لیے کوئی دوسرا امکان تلاش کریں۔

۱۱۲۰)حال: میں تبلیغی جماعت سے بھی وابستہ ہوں۔ کچھ احباب کہہ رہے ہیں کہ تم نے دو کشتیوں میں پاؤں رکھا ہوا ہے۔ یعنی تصوف اور جماعت کا کام اکٹھا نہیں چل سکتا۔ حضرت! کیا یہ درست ہے؟ اور میرے لیے کیا حکم ہے؟

جواب: ایسا کہنے والا نادان ہے، دو کشتیاں نہیں ہیں ایک ہی کشتی ہے، تبلیغ بھی دین کا شعبہ ہے مکاتب قرآن اور مدارس علمیہ بھی دین کے شعبے ہیں، تزکیہ کے لیے خانقاہیں بھی دین کا شعبہ ہیں دلیل یہ آیت ہے:

یَتۡلُوۡا عَلَیۡہِمۡ اٰیٰتِہٖ وَ یُزَکِّیۡہِمۡ وَ یُعَلِّمُہُمُ الۡکِتٰبَ وَ الۡحِکۡمَۃَ[۲۱]

پھر دو کشتیاں کیسے ہو گئیں؟ اگر یہ دو کشتیاں تھیں تو بانی تبلیغی جماعت حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تیس سال تک کیوں حضرت مولانا خلیل احمد سہارنپوری رحمۃ اللہ علیہ کی جوتیاں اُٹھائیں اور خانقاہی زندگی گزاری اور تبلیغ کا چلّہ لگانے کے بعد مولانا موصوف رحمۃ اللہ علیہ کیوں خانقاہوں میں جاتے تھے؟ دین کا

---

۲۱؎ اٰلِ عمرٰن: ۱۶۴

ہر شعبہ ہمارا ہے، اہم ہے اور ایک ہے، اس لیے ایک ہی کشتی ہے نادانوں اور جاہلوں کی باتوں پر نہ جائیں۔ دین میں ایک دوسرے کے رفیق بنو فریق نہ بنو۔

## انہی صاحب کا دوسرا خط

۱۱۲۱)**حال:** حضرت! ٹی وی والے کمرے سے دوسری جگہ کرائے پر کمرہ لے کر منتقل ہو گیا ہوں۔ دُعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسبابِ گناہ سے بھی بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

**جواب:** بہت دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ دل و جان سے دُعا ہے۔

۱۱۲۲)**حال:** تبلیغی جماعت سے متعلقہ سوال کا مدلل جواب عنایت فرما کر آپ نے میرے تمام خدشات دُور کر دیے جو نادانوں نے میرے ذہن میں پیدا کر دیے تھے۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

۱۱۲۳)**حال:** دفتر میں ایک کافر منیجر تعینات ہوا ہے۔ اس کو سلام بھی کرنا پڑتا ہے، اور کاروباری معاملات پر گفتگو بھی کرنا پڑتی ہے۔ تو کیا اس بات کی اجازت ہے؟

**جواب:** سلام نہ کریں، آداب کہہ دیں اور دل میں یہ نیت کریں کہ آ میرے پاؤں داب، تاکہ اِکرامِ کافر لازم نہ آئے۔ کافر سے معاملات جائز، موالات یعنی محبت اور میل جول حرام ہے۔

۱۱۲۴)**حال:** میں اپنے تمام معاملات جو خانقاہ آنے پر ہوتے ہیں اپنے رشتے داروں اور آفس میں لوگوں کو بہت بڑھا چڑھا کر بیان کر رہا ہوں۔ مجھے ایسے لگتا ہے جیسے میں تکبر کر رہا ہوں، مجھے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ میں اپنے چھوٹے چھوٹے عملوں کو بہت بڑھا رہا ہوں۔ باوجود احساس کے اس میں کمی نہیں ہو رہی ہے بلکہ زیادتی ہو رہی ہے۔

**جواب:** اپنی عبادت و ذکر و معمولات لوگوں کو دکھانا ریا ہے جس سے عمل ضایع ہو جاتا ہے۔ یہ سوچیں کہ عمل کی محنت بھی ہوئی اور دکھاوا کرنے سے محنت بھی ضایع ہوئی اور مستحق عذاب بھی ہوا۔ حدیث پاک میں ہے کہ جو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لیے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب کو لوگوں پر ظاہر کر دے گا معلوم ہوا کہ دِکھاوے سے بجائے عزت کے ذلت ملتی ہے۔

۱۱۲۵) **حال:** حضرت والا! میں فجر کی نماز میں اُٹھنے کے لیے بہت پریشان ہوں صبح الارم بھی لگاتی ہوں پھر بھی کبھی کبھار نماز قضا ہو جاتی ہے اصل میں دیر سے سونا ہوتا ہے اور دن میں بھی دوپہر میں مدرسے جاتی ہوں آ کر گھر میں پڑھاتی ہوں تو آرام کا ٹائم نہیں ملتا جس کی وجہ سے رات کو نیند بہت گہری آتی ہے گھر میں سب سے پہلے نماز پڑھتی ہوں اُٹھ کر روتی بھی ہوں حضرت والا! پھر بھی قبر کے عذاب سے ڈر لگتا ہے اگر اس طرح نماز قضا ہو تو گناہ نہیں ؟

**جواب:** مدرسہ جانا اور پڑھانا فرض نہیں ہے نماز فرض عین ہے اگر مدرسہ اور پڑھانے کی وجہ سے نماز قضا ہوتی ہے تو مدرسہ اور پڑھائی ترک کر دیں جلد سوئیں اور صبح کسی کو بیدار کرنے پر مقرر کریں۔

۱۱۲۶) **حال:** میرے جیٹھ کے گھر میں ٹی وی ہے اس لیے پریشان رہتی ہوں میں تو نیچے نہیں جاتی مگر میرا بیٹا جاتا ہے رات کو میرے شوہر بھی جاتے ہیں۔ دُعا فرمائیں اللہ ان لوگوں کو نفرت دلا دے۔

**جواب:** اگر بیٹا بڑا ہے تو اس کو سمجھائیں اور گناہ کے نقصانات بتائیں اور اگر چھوٹا ہے تو اس کو نہ جانے دیں۔ شوہر سے ادب سے کہیں کہ بچہ ٹی وی سے خراب ہو جائے گا اس کو نہ دکھائیں۔

۱۱۲۷) **حال:** میرے شوہر نیچے جاتے ہیں مجھے اچھا نہیں لگتا کہ وہ ایسے ہی سامنے آئیں۔ میرے گھر کے لیے دُعا فرمائیں کہ محبت کی فضا قائم ہو جائے اور گھر والے باشرع ہو جائیں۔

**جواب:** بس خود نافرمانی سے بچیں اور شرعی پردہ کریں شوہر سے ابھی کچھ نہ کہیں دُعا کریں کبھی خوشگوار مزاج دیکھ کر مسئلہ بتادیں۔

۱۱۲۸) **حال:** حضرت والا! میں چوں کہ مدرسے میں پڑھاتی ہوں اس وجہ سے مصروفیت صبح ساڑھے سات سے گیارہ بجے تک رہتی ہے۔ پھر نماز و طعام اور گھریلو اُمور اور بچوں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پھر شام چار بجے سے چھ بجے تک شعبۂ فہمِ دین کی

طالبات کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ اور میں چوں کہ گھر میں بالکل اکیلی ہوں لہٰذا شام کو گھر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ پھر رات کو مطالعہ ہوتا ہے۔ مدرسے کی مصروفیات میں انفرادی اعمال کا موقع یا تو بالکل نہیں ملتا یا پھر کم ملتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کوئی عمل کچھ عرصے تک چلتا ہے مگر تعلیمی اور گھریلو اور بچوں کی ذمہ داری میں پورا کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ بلکہ انتظامی مصروفیات اور مدرسہ کے بچوں کی تعلیم وتربیت سے شوہر اور اپنے بچوں کے حقوق میں کوتاہی ہوتی رہتی ہے۔

**جواب:** عورت کے ذمے شرعاً اپنے شوہر اور اپنے بچوں کی ذمہ داری ہے نہ کہ مدرسے کے بچوں کی تعلیمی ذمہ داری۔ اگر اصل ذمہ داری میں خلل واقع ہو رہا ہے تو مدرسے کو خیر باد کہیں۔ آپ کے ذمہ شوہر کی خدمت اور اپنے بچوں کی تربیت ہے نہ کہ دوسروں کے بچوں کی تربیت۔

۱۱۲۹) **حال:** جب کمرے میں آپ کے پاس حاضر ہوا تو آپ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کی تین صفات بیان فرمائی ہیں، حلیم الطبع، رحیم المزاج، رقیق القلب لیکن یہ تینوں صفات پہلے میں سمجھتا تھا کہ میرے اندر ہیں لیکن آپ سے ملنے کے بعد معلوم ہوا کہ ان کی تو ہوا بھی نہیں لگی مجھ کو۔

**جواب:** "علیہ السلام" پورا لکھنا چاہیے " ؑ " بنانا صحیح نہیں۔ دُعا اور تدبیر کریں یہ صفات بہ تکلف اپنے اندر پیدا کریں۔

۱۱۳۰) **حال:** کسی کی کوئی بات بری لگے یا تکلیف پہنچ جائے تو دوبارہ اس شخص کو دیکھنے کا بھی دل نہیں چاہتا شدید بغض اس کے لیے دل میں پیدا ہو جاتا ہے اور اس کو نیچا دکھانے کے لیے دن رات دل میں پلاننگ کرتا ہوں۔

**جواب:** جس شخص سے کینہ ہو اسے معاف کر دیں اور اس سے بہ تکلف میل جول شروع کر دیں، چند دن میں دل سے کینہ نکل جائے گا۔ کینہ وہ ہے کہ اپنے ارادے و اختیار سے دل میں کسی کی برائی رکھے اور اس سے بدلہ لینے یا تکلیف پہنچانے کی تدبیر بھی کرے لیکن اگر کسی سے کوئی تکلیف پہنچ گئی اور طبیعت اس سے ملنے کو نہ چاہے تو یہ طبعی

انقباض ہے جو گناہ نہیں ہے۔

۱۱۳۱) **حال:** پچھلے خط میں غصے کی بیماری کا ذکر کیا تھا جب جواب موصول ہوا کہ جس پر بے جا غصہ کرو اس سے سب کے سامنے معافی مانگو۔ یہ علاج اتنا خطرناک لگا کہ خوف سے ایک مہینہ ہونے کو ہے اگر غصہ آتا ہے تو علاج سوچنے پر ہی غصہ ختم ہو جاتا ہے کہ اتنا مشکل کام کون کرے گا۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

۱۱۳۲) **حال:** حضرت! ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پہلے میرے اندر دنیا کی محبت اور ہوس کا گٹر ابل رہا تھا لیکن آپ کی صحبت سے اس مرض سے شفا ہو گئی ہے۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

۱۱۳۳) **حال:** میری سب سے بڑی بیماری تکبر ہے، جب کوئی میری تعریف کرے تو بہت خوش ہوتی ہوں، کبھی کبھار کسی کو حقارت کی نگاہ سے بھی دیکھتی ہوں۔

**جواب:** تکبر کے معنیٰ ہیں اپنے کو بڑا سمجھنا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا، تعریف سے خوش ہونا تکبر نہیں لیکن لوگوں سے تعریف چاہنا حبِ جاہ ہے اور لوگوں کے تعریف کرنے سے یا بغیر تعریف خود کو اچھا اور دوسروں کو حقیر سمجھنا تکبر ہے۔ جب کوئی تعریف کرے تو اپنے کو اس کا اہل نہ سمجھیں اور دل میں شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے کہ میرے عیوب کو چھپالیا۔ سوچیں کہ مجھے کسی کو حقیر سمجھنے کا کیا حق ہے، ممکن ہے وہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ ہو اور ممکن ہے میرا کوئی عمل اللہ کو ناپسند ہو اور میری پکڑ ہو جائے۔ روزانہ صبح و شام اللہ تعالیٰ سے یہ جملہ کہیں کہ یا اللہ! میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کم تر ہوں فی المآل۔

۱۱۳۴) **حال:** اور ایسا لگتا ہے کہ میرا کوئی بھی عمل دِکھاوا اور رِیاکاری سے خالی نہیں ہے۔ میں اخلاص پیدا کرنا چاہتی ہوں۔

**جواب:** ریا اور دِکھاوا نیت اور ارادے سے ہوتا ہے۔ ریا کی تعریف ہے: اَلْمُرَاۤاۃُ فِی الْعِبَادَاتِ لِغَرَضٍ دُنْیَوِیٍّ، وسوسۂ ریا، ریا نہیں ہے۔ ہر کام سے پہلے نیت کریں کہ

یہ کام میں اللہ تعالیٰ کے لیے کر رہی ہوں پھر وسوسہ آئے تو پروانہ کریں بس اللہ سے رجوع رہیں اور استغفار کریں۔

۱۱۳۵)**حال:** کتابوں کے ساتھ ساتھ میں حفظ القرآن کرتی ہوں اور اس وجہ سے چھ گھنٹے کے لیے نہیں سوسکتی ہوں۔

**جواب:** چھ گھنٹے نیند ضروری ہے، خواہ معمولات کم کرنے پڑیں خواہ حفظ میں کمی کرنی پڑے، صحت نہیں ہوگی تو فرائض بھی چھوٹ جائیں گے، نفل کے لیے فرائض و واجبات چھوڑنا جائز نہیں، صحت کی حفاظت فرض ہے۔ کتابوں کے ساتھ حفظ کرنا مشکل کام ہے۔ ایک کام کریں یا حفظ یا کتابیں۔

۱۱۳۶)**حال:** بدگمانی بھی بہت جلدی سے دل میں آتی ہے۔ اس کا علاج کیا ہے؟

**جواب:** بدگمانی کا وسوسہ آنا بدگمانی نہیں ہے جب تک اس پر جزم اور یقین نہ ہو، مثلاً: دل میں یقین ہو کہ فلاں میں یہ عیب ہے۔ علاج اس کا یہ ہے کہ یہ سوچیں کہ مجھے اپنا عیب اس کے اندر نظر آرہا ہے جیسے کوئی آئینہ میں اپنی شکل دیکھ کر آئینہ کو برا کہنے لگے۔ اور یہ سوچیں کہ بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل کا مطالبہ ہوگا تو دلیل کہاں سے لاؤں گی اور حسن ظن پر کوئی دلیل طلب نہیں کی جائے گی، لہٰذا بدگمانی کر کے مقدمہ میں اپنی گردن پھنسانا کہاں کی عقل مندی ہے۔

۱۱۳۷)**حال:** اپنے والدین پر بہت جلدی سے معمولی باتوں پر غصہ اور غضب ناک ہوتی ہوں، پھر ان سے بے ادبی کے ساتھ بولتی ہوں۔ افسوس کرتی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے دُعا مانگتی ہوں لیکن پھر بھی دوسری مرتبہ ایسا ہی ہوتا ہے۔

**جواب:** اب تک جو بے ادبی کی ہے اس کی معافی ماں باپ سے مانگیں، اگر پھر غلطی ہو تو ان کے پاؤں پکڑ کر معافی مانگیں، اس کے بعد اگر غلطی ہو تو اُن کے جوتے لے کر اوپر کا حصہ تین منٹ تک سب کے سامنے سر پر رکھیں۔ ایک مہینے کے بعد حالات کی اطلاع کریں یا جنوبی افریقہ میں جو میرے خلفاء ہیں ان سے اصلاحی تعلق کرلیں کیوں کہ قریب کا مصلح زیادہ مفید ہوتا ہے۔

۱۱۳۸) حال: میں خوبصورت اور اچھے کپڑے اور جوڑے پسند کرتی ہوں، ان کو خریدنا اور پہننا کیسا ہے؟ کیا یہ حبِّ دنیا ہو گی اور اللہ کی محبت کو دل میں داخل ہونے کے لیے حائل بنے گی؟

جواب: اس کا زیادہ اہتمام اچھا نہیں جیسے عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ ہر تقریب میں نیا لباس ہو، جب تک کپڑے جوتے وغیرہ موجود ہوں بے ضرورت نئے نہ بنوائیں، وہی کپڑے ہر تقریب میں پہنیں۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جس عورت کے دل سے زیور اور کپڑوں کی محبت نکل گئی یہ علامت ہے کہ وہ صاحبِ نسبت ہو گئی۔

۱۱۳۹) حال: میری زندگی میں عمل نہیں ہے۔ کھانے سے پہلے کی دُعا اور نیند سے اُٹھنے کی دُعا بھی بھول جاتی ہوں تو ہر قدم پر سنت کے مطابق زندگی کیسے گزار سکتی ہوں؟ اس کے لیے پریشان رہتی ہوں۔

جواب: یہ احساس کہ عمل نہیں ہے بہتر ہے اُس احساس سے کہ میں بہت عمل کرنے والی ہوں، سب سے بڑی سنت تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنا ہے، سننِ مؤکدہ کا اہتمام ضروری ہے، سننِ عادیہ پر جس قدر عمل ہو جائے موجبِ قرب ہے، پریشان ہونا صحیح نہیں۔ عمل کرنا مطلوب ہے نہ کہ پریشان ہونا۔

۱۱۴۰) حال: میں پردہ کرتی ہوں لیکن خاندان کے مردوں سے نہیں کرتی، بہت ارادہ کرتی ہوں لیکن جب وقت آتا ہے تو کمزور پڑ جاتی ہوں اور ہمت نہیں ہوتی۔

جواب: دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ ہمت کر کے اعلان کر دیں کہ آج سے میں نے شرعی پردہ شروع کر دیا ہے، کوئی نامحرم میرے سامنے نہ آئے۔ ہمت سے کام لیں، کچھ مشکل نہیں۔ خاندان کے محرموں سے پردہ کرنا اصل پردہ ہے۔ غیر خاندان والوں سے بچنا تو آسان ہے۔

۱۱۴۱) حال: نماز وغیرہ سب اللہ کی فرماں برداری بھی جاری ہے، توبہ بھی بڑے اخلاص سے کرنے کی کوشش کرتی ہوں، تمام گناہوں سے توبہ کر چکی ہوں، شرعی پردہ بھی کرتی ہوں لیکن میری ایک دُعا قبول نہیں ہوتی ایسا لگتا ہے کہ میرے گناہوں کی وجہ

سے اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہیں۔

**جواب:** ہرگز ایسی بدگمانی نہ کریں، اللہ تعالیٰ اگر ناراض ہوتے تو ایمان نہ دیتے اور نیک اعمال کی توفیق نہ دیتے، بزرگوں سے تعلق نہ ہوتا، یہ گمان رکھو کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے بہت محبت رکھتے ہیں، مؤمن کی دُعا رد نہیں ہوتی لیکن قبولیت کی کئی صورتیں ہیں، کبھی وہی چیز دے دیتے ہیں جو بندہ مانگ رہا ہے، کبھی وہ چیز نہیں دیتے مستقبل میں اس سے بڑی کوئی چیز عطا فرما دیتے ہیں، کبھی اس دُعا کے بدلے میں کوئی مصیبت ٹال دیتے ہیں اور جس کو دنیا میں کچھ نہیں دیتے تو اس دعا کے بدلے میں اس کا جنت میں درجہ بڑھا دیتے ہیں۔

۱۱۴۲) **حال:** پچھلے دو خطوط میں یہ عرض کرتا رہا ہوں کہ بدنگاہی سے بچ رہا ہوں لیکن اتنے دنوں تک اپنے کو بچانے کے بعد مجھ سے پھر بدنگاہی ہوگئی لیکن اس پر بہت افسوس ہوا کہ اتنے دن تک بچنے کے بعد مجھ سے بدنگاہی کیوں ہوئی اس پر شیطان اور نفس نے مجھے مایوس کرنے کی کوشش کی کہ تو اس مرض سے نجات حاصل نہیں کرسکتا لیکن اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق عطا فرمادی۔

**جواب:** افسوس ہونا تو بہت مبارک ہے لیکن مایوس کرنا شیطان کا کام ہے۔ شیطان کے کہنے میں نہ آؤ۔ توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں، چاہے ایک کروڑ ہوں، اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہیں، بس آیندہ کو تقویٰ کا عزم رکھو۔ لیکن عزم اس کا نام ہے کہ جب گھر سے نکلو تو ارادہ کرکے نکلو کہ نہیں دیکھنا ہے خواہ کتنی ہی تکلیف ہو، خواہ جان جاتی رہے لیکن نہیں دیکھوں گا اور اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دُعا کرو۔

۱۱۴۳) **حال:** حضرت والا کی برکت سے اب پھر بدنگاہی سے بچنے لگا ہوں لیکن دل میں ایک طوفان مچا ہوا ہے کہ کسی طرح گناہ کرنے کا موقع مل جائے۔

**جواب:** طوفان مچنے سے کچھ نہیں ہوتا، تقاضائے گناہ گناہ نہیں ہے، اس پر عمل کرنا گناہ ہے۔ بس تقاضے پر عمل نہ کرو۔

۱۱۴۴) **حال:** اور یہ بدنگاہی سے بچنا بھی گناہ کا موقع نہ ہونے کی وجہ سے ہے جہاں تک میں سمجھتا ہوں کہ اگر نفس کو گناہ کرنے کا موقع مل گیا تو یہ مجھ پر غالب آجائے گا۔

جواب: اللہ بچانے والا ہے، اس پر بھروسہ رکھو، گناہ کا موقع نہ ملنا بھی اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ دل میں پکا ارادہ رکھیں کہ لاکھ موقع ملے ہر گز گناہ نہیں کروں گا اور گڑگڑا کر دعا بھی کرتے رہیں۔

۱۱۴۵) حال: بعد تسلیم بصد تعظیم کے گزارش خدمت سراپا خیر وبرکت میں یہ ہے کہ الحمدللہ! بد نگاہی سے بچنے کی توفیق حضرت والا کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے لیکن میرا نفس تنگ کرتا رہتا ہے کسی کو دیکھنے کے لیے خاص طور پر جب کوئی نزدیک سے گزر جائے یا اچانک نظر پڑ جانے کے بعد دوسری مرتبہ دیکھنے کو مجبور کرنے کی کوشش کرتا ہے لیکن حضرت والا کی برکت سے بچ رہا ہوں۔

جواب: نفس کے تنگ کرنے سے پریشان نہ ہوں۔ نفس کو گناہ کے تقاضوں سے روکنے ہی سے تو اللہ کا قرب ملتا ہے۔ نفس میں گناہوں کا تقاضا نہ ہونا مطلوب نہیں، تقاضے ہوں اور پھر نفس کو گناہوں سے بچانا مطلوب ہے۔ اس توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائیں۔

۱۱۴۶) حال: لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے وِرد میں ضرب لگانے کی اجازت ہے یا بغیر ضرب کرتا رہوں اور کس کیفیت کے ساتھ؟

جواب: بغیر ضرب کے لَآ اِلٰه پر دائیں طرف کو اور اِلَّا اللّٰهُ پر بائیں طرف کو ہو جائیں، جیسے جھومنے کی کیفیت ہوتی ہے۔ لَآ اِلٰه پر سوچیں کہ غیر اللہ سے دل پاک ہو گیا اور اِلَّا اللّٰهُ پر سوچیں کہ اللہ تعالیٰ کا نور میرے دل میں داخل ہو رہا ہے۔ ہلکا سا دھیان کافی ہے دماغ پر زیادہ زور نہ ڈالیں۔

۱۱۴۷) حال: حضرت! اس میں پہلے اسم ''جلالہ'' کو دوسرے کے ساتھ ملا کر پڑھوں یا بغیر ملائے پڑھتا رہوں؟

جواب: بعض کو ملا کر پڑھنے میں مزہ آتا ہے بعض کو بغیر ملائے، جس طرح دل چاہے کر سکتے ہیں، اس کا کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔ پہلے اللہ پر جل جلالہٗ کہنا واجب ہے۔

۱۱۴۸) حال: مناجات مقبول اور ذکر اللہ کبھی روزانہ ایک منزل پڑھ لیتا ہوں، کبھی

کبھار ناغہ بھی ہو جاتا ہے۔اس کی قضا کس طرح کروں؟

جواب: اس کی قضا نہیں ہے۔ دوبارہ شروع کر دیں۔

۱۱۴۹) حال: بعض مشائخ نے منزل پڑھنے کی اجازت دی ہے۔ نیز بعض دعائیں اساتذۂ کرام بتاتے ہیں۔ حضرت! اگر آپ کی اجازت ہو تو مؤخر الذکر اوراد پڑھتا رہوں؟

جواب: شیخ ایک ہوتا ہے، جس طرح جسمانی معالج ایک ہوتا ہے۔ کیا مختلف معالج کے مشوروں پر بیک وقت عمل کرتے ہو؟ شیخ کے مجوزہ اذکار کافی ہیں۔

۱۱۵۰) حال: ذکر میں یکسوئی نہیں ہو رہی ہے، دُعا اور توجہات کی ضرورت ہے۔

جواب: ذکر مطلوب ہے یکسوئی نہیں، نفع ذکر پر موقوف ہے نہ کہ یکسوئی پر۔

۱۱۵۱) حال: عرض ہے کہ میں پیشے کے اعتبار سے ایک ڈاکٹر ہوں اور مجھے آپ سے بیعت ہوئے تقریباً چار ماہ ہوئے ہیں۔ نظروں کی حفاظت کا جہاں تک تعلق ہے تو خصوصاً زنانہ مریضوں کو دیکھنا پڑتا ہے جیسے بعض امراض میں ان کی آنکھوں اور زبان کو دیکھنا ضروری ہوتا ہے اس لیے اس میں بھی کوتاہی ہوتی ہے۔

جواب: عورتوں کے لیے پردہ لگا دیں پردے کے بغیر نہ دیکھیں، عورتیں پردہ کے پیچھے بیٹھیں ان کی آنکھیں وغیرہ دیکھنا ہو تو کسی لیڈی ڈاکٹر کے پاس بھیج دیں، رازق اللہ ہے اور اگر مجبوراً دیکھنا پڑے تو کہہ دیں کہ چہرہ اس طرح چھپائیں کہ صرف آنکھ یا زبان دکھائی دے۔

۱۱۵۲) حال: پہلے میں دوسروں کو نیک اعمال کی ترغیب دیتا تھا اب اس کا بھی بالکل جی نہیں چاہتا اور تقریباً چھوڑ دیا ہے۔ مجھے بتائیں میں کیا کروں؟

جواب: دوسروں کو دین کی ترغیب دینے سے خود کو عمل کی توفیق ہوتی ہے۔ اپنی اصلاح کی نیت سے ترغیب دیا کریں۔

۱۱۵۳) حال: حضرت والا! کچھ عرصے سے کسی بھی معذور کو دیکھ کر افسوس نہیں ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے عزیز و حکیم ہونے کا استحضار زیادہ رہتا ہے۔

**جواب:** غم ہونا اور اس کے دفعیے کی دُعا و تدبیر کرنا عزیز و حکیم کے استحضار سے متصادم نہیں بلکہ تقاضائے رحمت ہے۔ اپنے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے انتقال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمِ مبارک سے آنسو جاری تھے اور فرمایا کہ تیرے فراق سے اے ابراہیم! ہم غمگین ہیں۔ غم نہ ہونا اگر کوئی اچھی بات ہوتی تو آپ کو غم نہ ہوتا۔

۱۱۵۴) **حال:** اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسی معذوری سے حفاظت فرمائی اور معذور کو دیکھ کر پڑھنے والی دُعا پڑھ لیتا ہوں جس کی وجہ سے دل کو خاص سرور اور مزہ آتا ہے۔

**جواب:** دُعا پڑھنا تو مسنون ہے اور جس مصیبت میں وہ مسلمان بھائی مبتلا ہے اس سے اپنی حفاظت کی درخواست ہے اس لیے آہستہ پڑھنے کا حکم ہے تاکہ اس مبتلائے مصیبت کو سُن کر رنج نہ ہو مگر معذور پر رحم آنا چاہیے اور اس کی صحت کے لیے دُعا کرنا چاہیے اور اس کی ہمت بڑھانی چاہیے کہ ان شاء اللہ! صحت ہو جائے گی۔ سرور آنا شانِ رحمت کے خلاف ہے۔ یہ سوچیں کہ خدانخواستہ اگر اللہ آپ کو اس معذوری میں مبتلا کردے تو سرور اور مزہ آئے گا؟

۱۱۵۵) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم آپ سے مرید ہونے سے پہلے میں اقبال کی شاعری کو پڑھتا تھا اور مجھے سب سے زیادہ اشعار اقبال ہی کے یاد ہیں۔ ان کے اشعار سے ان کی حضرت رومی رحمۃ اللہ علیہ سے بھرپور عقیدت ظاہر ہوتی ہے کیا میں اقبال جیسے صوفی شعرا کے عارفانہ کلام کا مطالعہ کر سکتا ہوں؟

**جواب:** جس کا عمل سنت و شریعت کے مطابق نہ ہو اس کو صوفی کہنا جائز نہیں۔ جو متبع سنت نہ ہو اس کا کلام مفید نہیں ہوتا اور توفیق عمل نہیں ہوتی۔

۱۱۵۶) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم کے لیے یوں بھی خوب الحاح و زاری کے ساتھ دُعاؤں کی توفیق ہوتی ہے مگر احقر ایک سو بیس برس کی قید لگانے کو دل سے پسند نہیں کرتا۔ اصلاح کی غرض سے اس باب میں حضرت والا دامت برکاتہم کی تائید یا تردید کو دل چاہتا ہے مبادا میرا عمل جسے میں تقاضائے محبت پر محمول کرتا

ہوں کہیں نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق نہ بن جائے۔

**جواب:** میرے شیخ حضرت شاہ عبد الغنی صاحب رحمۃ اللہ علیہ ایک سو بیس سال کی عمر مانگا کرتے تھے۔ اور یہ در حقیقت تقیید فی العمر کی دعا نہیں بلکہ موافقت فی العمر کی دعا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس برس تھی (تاریخ الطبری) جو مذموم نہیں۔ اور مراد اس سے طویل عمر ہی ہے۔

۱۱۵۷) **حال:** حضرت! ابھی پچھلے مہینے ختم بخاری شریف کی محفل میں ایک مدرسے میں مجھے خصوصی طور پر دعوت دی گئی چوں کہ حضرت والا کی طرف سے اس طرح کی محفلوں میں شرکت کی اجازت زبانی عطا ہو چکی ہے اس لیے حضرت کے علم میں لائے بغیر کبھی کبھار ہر سال مذکورہ محفلوں میں حاضری ہو جاتی ہے۔ عموماً مدارس میں ناظمِ محفل مجھے دعوت دیتے ہوئے میرا تعارف کرواتے ہیں اور حضرت والا سے جو خصوصی نسبت حق تعالیٰ کے فضل سے اس ناکارہ کو حاصل ہے اس کا ذکر کرتے ہیں مگر اس بار جہاں میں پہلی مرتبہ محفل میں حاضر تھا بالکل عام اور سادہ انداز میں مجھے صرف یہ کہہ کر پکارا کہ ”اب میں فلاں صاحب کو اشعار سنانے کے لیے دعوت دوں گا“ نہ جانے کیوں مجھے ایسا انداز اچھا نہیں لگا۔ حضرت والا! سچ عرض کرتا ہوں کہ ناچیز حضرت والا کے حوالے کے بغیر کچھ نہیں واللہ کچھ نہیں۔ میں نے ایک نظم بے دلی سے سنائی اور دوستوں کے ہمراہ واپس آنے کے لیے اُٹھ کھڑا ہوا جس کی ایک وجہ محفل کی بدنظمی بھی تھی۔ ناظم صاحب مجھے پکار کے کسی کام سے چلے گئے، لوگوں نے چلنا پھرنا شروع کر دیا۔ محفل کی ایسی بے ترتیبی اور ہڑبونگ نے میری طبیعت پر برا اثر ڈالا اور میں باوجود مہتمم مدرسہ کے نائب کے اصرار پر وہاں نہیں رُکا۔ راستے ہی میں خیال آنے لگا کہیں میرا عمل کبر کے سبب تو نہیں۔ انتہائی بے چین ہوں کہ لوگ پوچھتے ہیں تو دماغ آسمان پر ہے۔ ہزار خود کو یہ سمجھا کر تسلی دے رہا ہوں کہ حضرت والا کے حوالے کے بغیر مجھے کیوں پکارا گیا، محفل میں بے ترتیبی کیوں ہوئی مگر طبیعت میں گھبراہٹ بہت ہے۔

**جواب:** ایسی محفلوں کی بد نظمی اور ناقدری و بے ترتیبی سے گھبرانا بزرگوں کا راستہ ہے۔ جس کو جو شرف حاصل ہے اس کا تذکرہ کرنا چاہیے، اس کو نظر انداز کرنا اکرام کے بھی خلاف ہے جس سے طبعی انقباض سے بزرگ بھی مستثنیٰ نہیں۔ مطمئن رہیں۔

۱۱۵۸) **حال:** مجھے آپ کی جمعرات والی مجلس میں آتے ہوئے گھبراہٹ سی ہوتی ہے۔ آپ کی مجلس میں آنے میں دل نہیں لگتا۔

**جواب:** معلوم ہوا کہ آپ کو اس فقیر سے مناسبت نہیں ہے اور نفع کا مدار مناسبت پر ہے لہٰذا کسی دوسرے شیخ سے تعلق کریں جس سے مناسبت ہو اور آیندہ ہماری مجلس میں نہ آئیں۔

۱۱۵۹) **حال:** جب آپ کے مواعظ میں پڑھتی ہوں تو میرے دل کی حالت ہی بدل جاتی ہے، دل کسی چیز میں نہیں لگتا، لیکن جب تک یہ مواعظ پڑھتی ہوں تو ایسا ہوتا ہے، لیکن پھر دنیا کے جھنجھٹوں میں پھنستی ہوں تو پھر خود کو نکال نہیں پاتی، چار بچوں کی ماں ہوں۔

**جواب:** اپنے بال بچوں کی پرورش کرنا بھی دین ہے، یہ دنیوی جھنجھٹ نہیں۔

۱۱۶۰) **حال:** بھرا پُرا گھر ہے، کچھ سگے سوتیلے رشتے ہیں، دن میں کئی مسائل ہو جاتے ہیں، سب اپنی اپنی دنیا میں مگن ہیں، دین سے دور ہیں، ایسے میں اکثر اپنے آپ کو بہت اکیلا محسوس کرتی ہوں۔

**جواب:** جس کے ساتھ اللہ ہو تمام انبیائے کرام ہوں، تمام صحابۂ کرام اور اولیائے عظام ہوں وہ کہاں اکیلا ہے۔ ہماری برادری تو بہت بڑی ہے اکیلا تو وہ ہے جس کا اللہ نہیں۔

۱۱۶۱) **حال:** آپ کا فرمان ہے کہ کسی مصلح کے بغیر اصلاح نہیں ہوسکتی اور نفس کی خواہشات مغلوب نہیں ہوسکتیں جب تک پیر کا سلسلۂ سایہ نہ ہو، تو حضرت صاحب! ایک عورت کے لیے کیا حکم ہے؟ کیوں کہ اس کے لیے تو ممکن نہیں کہ وہ کسی نیک، صالح یا پیر کی صحبت میں رہے۔

**جواب:** پیر بھی عورت کے لیے نامحرم ہے۔ عورت کے لیے پیر کی صحبت میں رہنے کا

حکم نہیں ہے۔ جب نبی نے صحابیات سے پردہ کیا ہے تو وہ پیر جعلی اور دنیا دار ہے جو عورتوں کو ساتھ رکھے۔ عورتیں کسی متبع سنت و شریعت پیر کا وعظ پردے سے سنیں، اس کی کتابیں پڑھیں، کیسٹ سنیں اور محرم کے دستخط کرا کے اصلاحی خط و کتابت کریں اسی سے وہ اللہ والی بن جائیں گی۔

۱۱۶۲)**حال:** حضرت والا! کاش میرے دل کا بھی یہ حال ہو جائے جو آپ کے ان اشعار میں ہے۔

اور اپنی معرفت کی مجھے ایسی شان دے
ہر ذرّہ کائنات کا تیرا نشان دے
اپنا پتا دے مجھ کو یوں اپنا نشان دے
جاؤں جہاں بھی دل میرا بس تجھ پہ جان دے

**جواب:** ضرور ایسا ہی ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ! اللہ کی راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ بے شمار عورتیں بھی اللہ والی ہوئی ہیں۔

۱۱۶۳)**حال:** حضرت جی! آپ کی دعا سے میں پردہ استقامت سے کر رہی ہوں۔ رشتہ دار طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں لیکن میرے دل کو پورا اطمینان ہے جو پہلے نہ تھا۔

**جواب:** ماشاء اللہ، بہت دل خوش ہوا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۱۱۶۴)**حال:** حضرت جی! ایک مسئلہ جو میں آپ سے پوچھنا چاہتی ہوں وہ یہ ہے کہ ہمارے علاقے میں لوگ شادی میں لڑکی کی قیمت بھی وصول کرتے ہیں اور شادی میں رخصتی سے پہلے ولیمے کا کھانا لڑکی کے گھر پر لڑکے والوں کی طرف سے دیا جاتا ہے۔

**جواب:** بالکل خلاف سنت ہے، بدعت ہے۔

۱۱۶۵)**حال:** اس کے علاوہ تحائف دینا جو محفل میں سب کو دکھائے جاتے ہیں اور دینا ضروری ہوتا ہے ورنہ بہت برا منایا جاتا ہے اور شادی میں ڈھول والا عورتوں کی محفل کے درمیان کھڑا ہو کر ڈھول بجاتا ہے اور عورتیں اس کے گرد مل کر ناچتی ہیں ایسی شادی میں شرکت نہ کرنا جب کہ قریبی رشتہ داروں کے ساتھ قطع رحمی کا

گناہ تو نہ ہوگا؟

جواب: یہ قطع رحمی نہیں اللہ کی نافرمانی سے بچنا ہے جو فرض ہے۔ ایسی مجالس میں شریک ہونا صلہ رحمی نہیں بلکہ گناہ کا ارتکاب ہے۔ جس مجلس میں گناہ ہو رہا ہو وہاں شریک ہونا جائز نہیں۔

۱۱۶۶) حال: غیبت سے بچنے کی کوشش کرتی ہوں جہاں ایساماحول ہو تو خاموش رہتی ہوں۔

جواب: غیبت سن کر خاموش رہنا بھی صحیح نہیں یا تو ان کو روک دیں یا اس مجلس سے اُٹھ جائیں۔

۱۱۶۷) حال: احقر نے چار پانچ سال قبل اپنی اصلاح کے لیے ہر دوئی حاضر ہونے کے لیے اجازت چاہی تو حضرت والا ہر دوئی نے فرمایا کہ فی الحال سفر درپیش ہے اور یہ بھی فرمایا کہ کسی خلیفہ سے رجوع کرلیجیے پھر احقر کو حضرت کی کتاب "معارفِ مثنوی" کے مطالعے کی سعادت نصیب ہوئی پھر تو حضرت! آپ کی کتابوں کا شوق بڑھتا گیا اور بہت ہی ذہنی سکون نصیب ہوا اور گناہوں سے بے رغبتی عطا ہوئی یہاں تک کہ ایک مضمون پڑھتا ہوں تو اس کو کئی کئی جگہ سناتا ہوں اور عجیب خوشیاں محسوس ہوتی ہیں۔ حضرت ہر دوئی دامت برکاتہم کو احقر نے ان حالات کی اطلاع کی تو حضرت نے فرمایا کہ آپ کا تعلق حکیم صاحب سے مناسب معلوم ہوتا ہے ان سے خط و کتابت رکھیے، حضرت کا یہ والا نامہ منسلک ہے۔

دیگر عرض یہ ہے کہ حضرت والا! میں کیا عرض کروں کہ خلوت ہو یا جلوت، اُٹھتا ہوں یا بیٹھتا ہوں چلتا ہوں یا پھرتا ہوں اکثر اوقات حضرت والا کا تصورِ پاک اس ناکارہ کو گھیرے رہتا ہے اور حضرت والا! ایک عجیب سی حالت رہتی ہے۔ بے اختیار آنکھوں سے آنسو چھلکتے رہتے ہیں، ضبط کی بھی کوشش کرتا ہوں، کوئی وقت ہو، کوئی موقع ہو، آپ ہی کا گویا جلوہ ہے اور قلب میں تو بس گویا ایمانی حلوہ ہے۔ حضرت والا! ہر لمحہ میں حضرت والا کی یادوں کے سائے میں جیتا رہتا ہوں ہر گھڑی میں گویا جام کوثر پیتا رہتا ہوں۔

جواب: ماشاء اللہ! محبت شیخ مبارک ہو۔ اہلِ محبت بہت جلد اللہ کا راستہ طے کرتے ہیں۔

۱۱۶۸) حال: حضرت والا! پھر بار بار یہ خیال آتا رہتا ہے کہ بڑے حضرت والا شاہ ہردوئی دامت برکاتہم کی جانب تو رغبت کم ہے کہیں ایسا تو نہیں کہ غلو اور بے ادبی لازم آجائے جب کہ بڑے حضرت والا دامت برکاتہم ہی کی دُعاؤں کا ثمرہ ہے۔

نوٹ: یہ عریضہ حضرت ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات میں لکھا گیا تھا لیکن وصال کے بعد ارسال کر رہا ہوں۔

جواب: نہیں! نہ یہ غلو ہے نہ بے ادبی بلکہ جس سے مناسبت زیادہ ہوتی ہے اس کی طرف رغبت اور محبت زیادہ ہوتی ہے۔ آپ کو جو احقر سے محبت ہے اس کی وجہ کمالِ مناسبت ہے اور نفع کا مدار مناسبت پر ہے نہ کہ کمالات پر۔ کمالات تو ہمارے بڑوں ہی میں تھے۔

۱۱۶۹) حال: احقر نے حضرت والا شاہ ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد خواب دیکھا کہ میں مسجد نبوی میں دروازے سے داخل ہو رہا ہوں اور میرے آگے بہت سے حضرات ہیں جو اندر داخل ہو رہے ہیں اور مجھے یہ خیال آرہا ہے کہ آگے حضرت شاہ ہردوئی کا جنازہ ہے اور پھر یہ خیال آیا کہ حضرت کو روضہ اقدس میں یا جنت البقیع میں بس... آنکھ کھلنے کے بعد خوشی محسوس ہوئی اور درود شریف پڑھا اور دعائیں کیں۔

جواب: بہت مبارک خواب ہے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے درجاتِ عالیہ کی بشارت ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۱۷۰) حال: حضرت والا! آپ کبھی میرے قلب میں ہوتے ہیں اور کبھی سامنے بھی۔ حضرت! کیا عرض کروں آں جناب کا تصورِ مبارک اکثر و بیشتر عطا ہوتا رہتا ہے۔ واللہ بس میں کیا بتاؤں کہ مجھے کیا کیا عطا ہوتا رہتا ہے۔ حضرت والا! جیسے ہی باطل خدا نظر آجاتے ہیں ویسے ہی اہل اللہ یعنی (آں جناب) نظر آجاتے ہیں۔ پھر تو بس قلب میں گویا اللہ نظر آجاتا ہے۔ حضرت والا کی محبت کی بدولت احقر نے بہت خوشیاں پائیں۔ حضرت والا! اکثر ایسا محسوس ہوتا رہتا ہے کہ سامنے کوئی بت نظر آنے پر گویا حضرت دل میں ہوتے ہیں اور گویا سامنے بھی ہوتے ہیں اور پھر تو گویا حضرت کی

بدولت یوں محسوس ہوتا ہے کہ اللہ بھی میرے قریب ہے اور زبان پر کبھی حضرت حضرت ہوتا ہے پھر اللہ اللہ بھی ہوتا ہے بفضلہ تعالیٰ ببرکت حضرت والا۔

**جواب:** آپ کے حالات سے بہت مسرت ہے۔ یہ سب محبت اشد کے آثار ہیں، مبارک ہو۔ شیخ کی محبت تمام مقامات کی کنجی ہے۔ اہل محبت بہت جلد اللہ کا راستہ طے کرتے ہیں مگر تقویٰ سے رہنا ضروری ہے یعنی ہر چھوٹے اور بڑے گناہ سے بچنا۔

۱۱۷۱) **حال:** میرے حضرت! نہ جانے کتنے مواقع ایسے آتے ہیں کہ چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے گویا آں جناب کے آمنے سامنے دُکھڑے کہتا رہتا ہوں، بس کیا کہوں اللہ وہ دن بھی لائے کہ خادم کو آں جناب کی خدمت میں حاضر ہو کر شرفِ قدم بوسی عطا ہو، گویا احقر کو انوکھی عید عطا ہو جائے گی۔ دُعا فرمادیجیے کہ حق تعالیٰ میری مراد پوری فرمادیں۔ ان کے خزانۂ غیب میں تو کوئی کمی نہیں آئے گی اور احقر کی خوشی پوری ہو جائے گی۔

**جواب:** دل و جان سے دُعا ہے بلکہ یہ فقیر خود آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

۱۱۷۲) **حال:** خدمت عالیہ میں عرض ہے کہ حضرت والا بخیر وعافیت ہوں گے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ حضرت والا! کس قدر کشش ہے آں جناب کے نام پاک میں کہ زبان پر آتے ہی جسم میں جان آجاتی ہے اور دل ہشاش بشاش ہو جاتا ہے (سبحان اللہ) حضرت والا! صرف ایک نظر آں جناب کو حرم کعبہ میں حضرت والا مولانا شاہ ابرار الحق صاحب کے ساتھ دیکھا ہے، بار بار وہ ملفوظ یاد آتا ہے کہ ایک نظر دیکھے جو ہار دے دل (سبحان اللہ) حضرت والا! بار بار خیال آتا رہتا ہے کہ کیسی ہوگی وہ عاشقوں کی بستی جیسا کہ حضرت کے خادم فرمارہے ہیں کہ ؎

اہل دل سے دلوں کو ملا لیجیے
بستیٔ عشق میں گھر بنا لیجیے

**جواب:** مبارک ہو، شیخ کی محبت دراصل حق تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے۔ جس قدر جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے اسی قدر شیخ کی محبت ہوتی ہے اور جس قدر

شیخ کی محبت ہوتی ہے اسی قدر اللہ تعالیٰ کی محبت ہوتی ہے۔

۱۱۷۳) **حال:** میں اس سال دورۂ حدیث میں ہوں لیکن میری کیفیت یہ ہے کہ میرا دل اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے بالکل خالی ہے اور بہت سخت ہے گویا اس آیت کا مصداق ہے:

ثُمَّ قَسَتْ قُلُوْبُكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ اَوْ اَشَدُّ قَسْوَةً[۲۲]

نہ احادیث سے اثر لیتا ہے، نہ قرآن کی تلاوت سے، نہ نماز سے۔

**جواب:** ہرگز ایسی بات نہیں ہے، محبت کے الوان (رنگ) مختلف ہوتے ہیں، ایمان خود محبت کی دلیل ہے، اگر محبت نہ ہوتی تو ایمان ہی نہ لاتے۔ آپ کا قلب قساوتِ قلبی کا مصداق نہیں۔ قساوتِ قلبی یہ ہے کہ نافرمانیوں پر جری ہو اور توبہ بھی نہ کرے، عقلی ندامت بھی نہ ہو۔

۱۱۷۴) **حال:** میں ہر وقت اس فکر میں ہوں کہ میرا دورۂ حدیث پاک کا سال ہے، اگر مجھے اب بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت نہ ملی تو کب ملے گی؟

**جواب:** یہ فکر بھی محبت کی دلیل ہے جیسے کہ علامہ سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے گر اس کی حسرت ملے

۱۱۷۵) **حال:** یہ بھی فکر رہتی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے بغیر احادیث پڑھنے کا مزہ اور عمل کا شوق کیسے پیدا ہوگا؟

**جواب:** محبوب کے دروازے پر پڑا رہنا محبت کی علامت نہیں ہوتی؟ حدیث پاک کے دروازہ تک پہنچ گئے، شکر کرو اور پڑے رہو، محبت اور شوق پیدا ہونے کی ضمانت یہی استقامت ہے۔ عشق بزبانِ حال کہتا ہے ؎

---

۲۲؎ البقرة:۷۴

بر درم ساکن شو و بے خانہ باش

عمل سے محبت میں اور محبت سے عمل میں ترقی ہوتی ہے اور سب سے بڑا عمل گناہوں سے بچنا ہے۔ روزانہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچنا اور ذکر اللہ کا اہتمام کرنا اور اہلِ محبت کی صحبت اختیار کرنا محبت کے حصول کا ذریعہ ہے۔

۱۱۷۶) **حال:** حضرت والا! دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ آج تک دُعاؤں میں یا اللہ کے خوف سے اپنے گناہوں پر نادم ہو کر میرا آنسو کا ایک بھی قطرہ نہیں نکلا۔ میں اس رمضان میں عمرے کے لیے بھی گیا تھا، وہاں لوگوں کو بہت روتے ہوئے دیکھا لیکن میرا آنسو کا قطرہ نہیں نکلا۔

**جواب:** آنسو نہ نکلنے کا غم ہونا یہ دل کا رونا ہے جو آنکھوں کے رونے سے بھی افضل ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ اگر رونا نہ آئے تو رونے والوں کا سا منہ بنا لیں رونے والے نادمین میں شمار ہو گا۔

## جنوبی افریقہ سے ایک خلیفہ عالم کا عریضہ

۱۱۷۷) **حال:** نہایت شرمندگی کے ساتھ لکھنے کی جرأت کرتا ہوں۔ اس طویل عرصے میں حضرت والا سے کتابت کا رابطہ موقوف رہا لیکن حضرت والا کی شفقت (شفقتِ پدری سے زیادہ) اور بے حد کرم کے سہارے کے واسطے سے عفو کی امید باندھ کر قلم کو حرکت دے رہا ہوں۔

**جواب:** سب معاف ہے۔ آپ کی محبت کا دل کو یقین ہے جو خط لکھنے یا نہ لکھنے پر موقوف نہیں۔ جب توفیق ہو فوراً خط لکھ دیا کریں خواہ کتنی ہی دیر ہو جائے اور یہ حال ہو ؎

حیا طاری ہے تیرے سامنے میں کس طرح آؤں
نہ آؤں تو دلِ مضطر کو لے کر پھر کہاں جاؤں

۱۱۷۸) **حال:** گناہوں سے ایسی نفرت محسوس ہوتی ہے جیسا کوئی پاخانہ کھانے سے نفرت کرتا ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت مبارک حال ہے، نعمت عظمیٰ ہے۔

۱۱۷۹) **حال:** اس کیفیت کے زوال کا خوف رہتا ہے، دوام اور استقامت کا سائل ہوں۔

**جواب:** مبارک خوف ہے۔ دل سے دُعا ہے۔ یہ خوف زوال سے حفاظت اور نعمت میں ترقی کا ذریعہ ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۱۸۰) **حال:** اہل خانہ سے جمال کے ساتھ رہنے کی کوشش کرتا ہوں۔

**جواب:** ولایت کی کسوٹی بیوی سے حسنِ سلوک ہے۔ لاکھ تہجد و تلاوت و ذکر ہو، اگر بیوی کو کسی درجے میں ایذا پہنچاتا ہے تو سب بے کار ہے، لہٰذا اس کا خیال رکھیں کہ اس کو ذرہ برابر تکلیف نہ پہنچے۔ جمال کی کوشش ایسی کیجیے کہ سراپا جمال بن جایئے۔ حدیث پاک میں ہے کہ

خَیْرُکُمْ خَیْرُکُمْ لِاَھْلِہٖ وَاَنَا خَیْرُکُمْ لِاَھْلِیْ[۲۳]

۱۱۸۱) **حال:** میں مکمل شرعی پردہ اور حفاظت نظر کے اہتمام کے ساتھ ایم بی بی ایس کے امتحانات دے رہی ہوں، بس صرف آنکھوں پر جالی نہیں لگاتی یعنی آنکھیں کھلی رکھتی ہوں اور الحمد للہ! حضرت والا سے بیعت بھی ہوں۔ حضرت! مجھے اللہ والی بننے کا بہت شوق ہے، آپ پلیز میرے لیے دُعا کریں، بعض حضرات کہتے ہیں کہ میں یونیورسٹی میں پڑھتے ہوئے اللہ والی نہیں بن سکتی۔ حضرت! میں بہت پریشان ہوں اس وجہ سے، آپ مجھے ضرور بتائیں کہ کیا اللہ والی بننے کے لیے مجھے یونیورسٹی چھوڑنا ضروری ہے؟ جب کہ یہ میرے والدین کی دیرینہ خواہش ہے کہ میں ڈاکٹر بنوں۔ حضرت! آپ نے مجھ سے تقریباً ایک ماہ پہلے فرمایا تھا کہ یونیورسٹی جالی لگا کر جاؤں، شروع میں بہت جوش رہا لیکن اب وہ ماند پڑ گیا اور میں بغیر جالی لگائے جا رہی ہوں۔ کل میں (Viva) دے کر آئی ہوں، الحمد للہ! ایک نظر بھی سر کو نہیں دیکھا اور مجھے نہیں معلوم کہ وہ کیسے تھے لیکن جالی نہیں لگائی۔

---

۲۳؎ جامع الترمذی: ۲۲۸/۲، کتابُ المناقب، باب فضل ازواج النبی، ایچ ایم سعید

جواب: اللہ والا بننے کے لیے گناہوں سے بچنا ضروری ہے اور یونیورسٹی میں عموماً شریعت کی پابندی مثلاً شرعی پردہ کا اہتمام تقریباً ناممکن ہے، مثلاً جب آنکھوں پر جالی نہیں تو شرعی پردہ کہاں رہا اور (Viva) میں اگر آپ نے نامحرم کو نہیں دیکھا لیکن اس نے تو آپ کو دیکھا اور ناظر اور منظور یعنی دیکھنے والے اور دکھانے والی دونوں پر لعنت آئی ہے اور موردِ لعنت ولی اللہ کیسے ہو سکتا ہے! والدین کی دیرینہ خواہش پوری کرنا ضروری نہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا فرض ہے، لہٰذا اگر جالی نہیں لگا سکتیں تو یونی ورسٹی کو چھوڑ دیں، ویسے بھی یونی ورسٹی کا ماحول ایسا گندا ہوتا ہے کہ کسی وقت بھی نفس بہکا سکتا ہے اور پلک جھپکنے میں بالکل گمراہ کر سکتا ہے، لہٰذا ایسے ماحول میں رہنا جہاں دین ہر وقت خطرے میں ہو کہاں کی عقل مندی ہے، کتنی عورتیں بڑی بڑی اللہ والی ہوئی ہیں، وہ کیا سب ڈاکٹر تھیں؟ لاکھوں ڈاکٹرنیاں گزر گئیں جنہیں کوئی جانتا بھی نہیں اور اللہ والیوں کا نام تاریخ میں زندہ ہے۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

۱۱۸۲) حال: حضرت! آپ نے خط میں فرمایا کہ ''میں اگر جالی نہیں لگا سکتی تو یونی ورسٹی کو چھوڑ دوں'' دوسرے بیان میں آپ نے مشورہ دیا کہ میں یونیورسٹی چھوڑ دوں، یعنی کہ اگر میں جالی لگا کر جاؤں تو جائز ہے؟

جواب: میڈیکل کالج میں جہاں لاشوں کا پوسٹ مارٹم بھی ہوتا ہے اور ان کے پوشیدہ اعضا دکھائے جاتے ہیں لڑکیوں کا پڑھنا جائز ہے یا نہیں یہ تو مفتی حضرات بتائیں گے، پوری تفصیل کسی مستند دارالافتاء کو لکھ کر فتویٰ حاصل کریں لیکن پہلے دل ہی سے فتویٰ لے لیں کہ اس بے حیائی کے ساتھ تعلیم حاصل کرنا مناسب ہے؟ احقر نے تو صرف اتنا بتایا تھا کہ عورت کو شرعی پردہ ضروری ہے اور چہرے کو چھپانا شرعی پردہ میں داخل ہے۔ فی نفسہٖ کون سی تعلیم جائز ہے اور کون سی نہیں یہ بتانا مفتی کا کام ہے لیکن تعلیم ہو یا غیر تعلیم شرعی پردہ ضروری ہے جس تعلیم میں بے پردگی ہو ایسی تعلیم حاصل کرنا جائز نہیں۔

۱۱۸۳) **حال:** احقر کی اہلیہ کے ساتھ احقر کی روزانہ کم و بیش تھوڑی بہت لڑائی ہوتی رہتی ہے۔ ایک مرتبہ بندے نے اس سے پوچھا کہ گھر سے باہر تو تقریباً ہر شخص میری عزت کرتا ہے، میری رائے کا احترام کرتا ہے، میری موجودگی کو اہم سمجھتا ہے اور گھر میں صورت حال بالکل برعکس ہے۔ تو اس نے کہا کہ آپ ظاہری طور پر تو دین دار ہوسکتے ہیں لیکن باطنی طور پر دین سے دُور ہیں۔ میں نے اس سے پوچھا کہ اس بات کا تمہیں کس طرح پتا چلا تو اس نے بتایا کہ میں نے دو تین مرتبہ خواب میں آپ کو بے داڑھی دیکھا ہے اور آپ نوجوان لڑکیوں کے ساتھ خوش گپیوں میں مشغول بہت خوش نظر آرہے ہیں اس طرح آپ کی حقیقت میرے اوپر خواب کے ذریعے عیاں ہوچکی ہے۔

**جواب:** خوابوں پر اس درجہ یقین کرنا بالکل حرام ہے۔ خوابوں کی تعبیر اکثر اُلٹی ہوتی ہے۔ ایک شخص نے شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب کی وفات کے بعد دیکھا کہ ان کے چہرے پر داڑھی نہیں ہے۔ ایک عالم نے اس کی تعبیر یہ دی کہ یہ شیخ کے جنتی ہونے کی بشارت ہے کیوں کہ جنت میں داڑھی نہیں ہوگی۔ یہ خواب تو آپ کے لیے بھی بشارت ہے۔ خواب دیکھ کر کسی سے بدگمانی کرنا بالکل حرام ہے، خوابوں سے کچھ نہیں ہوتا، خواب وحی نہیں ہے، شیطان لڑانے کے لیے ایسے خواب دِکھا دیتا ہے، بیوی کو نرمی سے سمجھا دیں، عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں، ان کی لاکھ خطاؤں کو معاف کرنا چاہیے۔

۱۱۸۴) **حال:** بندہ آپ سے اس مسئلے میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہے کہ بندہ کسی حد تک یہی جذبہ رکھتا ہے مگر اپنے نفس پر اللہ کی توفیق سے ضبط کرکے نیکی کے داعیہ کے وقت نیکی کرتا ہے اور گناہ کے داعیہ کے وقت اپنے نفس پر ضبط کرکے اللہ کی توفیق سے گناہ سے بچتا ہے۔ کیا اس صورت میں عدمِ اخلاص لازم نہیں آتا۔

**جواب:** یہی تو مطلوب ہے اور عینِ اخلاص ہے، اس سے عدمِ اخلاص کیسے لازم آیا؟

۱۱۸۵) **حال:** اور میری اہلیہ کے دو تین خواب اس عدمِ اخلاص کے اظہار کا ذریعہ بنے،

نیز یہ کہ بندہ ہر وقت اپنے اخلاص کے بارے میں فکر مند رہتا ہے کہ نہ معلوم اس عمل کو شرفِ قبولیت حاصل ہوگا یا نہیں لیکن الحمدللہ! عمل بھی نہیں چھوڑتا، الحمدللہ! معمولات میں آپ کی برکت سے دن بدن بہتری آرہی ہے۔

**جواب:** خوابوں سے کچھ نہیں ہوتا، بیداری کے عمل سے تنزل ہوتا ہے اور بیداری کے عمل سے ترقی ہوتی ہے جیسا عمل ویسی جزا، اخلاص کے بارے میں فکر مند رہنا مبارک ہے، بندہ کا کام ہے کہ کرتا رہے اور ڈرتا رہے، نہ اتنا کرے کہ ڈرنا چھوڑ دے، نہ اتنا ڈرے کہ کرنا چھوڑ دے۔

۱۱۸۶) **حال:** حضرت صاحب! ایک نیا مسئلہ مزید درپیش ہوگیا ہے۔ میرا ایک لڑکی کی طرف بہت زیادہ رجحان ہوگیا ہے اور میں اس سے تعلق رکھنا چاہتی ہوں محض اس وجہ سے کہ وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہے اور ہے بھی اچھی لڑکی۔ میرے دل میں اس کے لیے بہت زیادہ محبت ہے۔ تو اس میں کوئی قابل مذمت بات ہے، یا اس سے تعلق میں کوئی قباحت ہے؟ میری غرض یہ ہے کہ جس طرح میں اس سے محبت کرتی ہوں تو وہ بھی مجھ سے اسی طرح محبت کرے اور ہمارا تعلق دوستوں والا ہو، تو یہ تعلق رضائے الٰہی کے لیے تو نہ ہوا بلکہ محض ایک خواہش ہے۔ برائے مہربانی مجھے مشورہ عنایت فرمایئے۔

**جواب:** اختلاط مع الانام یعنی زیادہ تعلقات بڑھانے کو صوفیا نے منع فرمایا ہے، غیر ضروری تعلق سے پرہیز کریں جب کہ اس میں نفس کی شمولیت کا بھی خطرہ ہے، اَلْمُتَّقِیْ مَنْ یَّتَّقِی الشُّبُھَاتِ متقی وہ ہے جو شبہ کی بات سے بھی پرہیز کرے۔

۱۱۸۷) **حال:** ایک گزارش یہ ہے کہ ذکر کی تعداد زیادہ رکھی جائے، تھوڑے ذکر سے ناکارہ کو مکمل تسکین حاصل نہیں ہوتی، لیکن یہ گزارش بھی مرشد کے حکم کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔

**جواب:** ہمارے یہاں ذکر زیادہ نہیں بتایا جاتا کیوں کہ اس زمانے میں بوجہ ضعف اعصاب و دماغ کثرتِ ذکر کی متحمل نہیں بلکہ گناہوں سے بچنے پر زور دیا جاتا ہے کیوں کہ

ولایت کثرتِ ذکر پر نہیں، گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔ اِنْ اَوْلِیَآؤُہٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ فرمایا ہے اِلَّا الذّٰکِرُوْنَ نہیں فرمایا ہے معمولاتِ ذکر کا پرچہ مرسل ہے، اس میں لکھی ہوئی تعداد سے زیادہ ہرگز نہ کریں۔ بس ہر سانس کو گناہ سے بچائیں۔

۱۱۸۸) حال: اگر اجازت ہو تو درود شریف اور ذکر اللہ کو بڑھالوں؟ جو حکم ہو گا اس پر عمل کروں گا۔

جواب: نہیں، ذکر اللہ بڑھانے سے زیادہ گناہ چھوڑنے پر زور دیں، خصوصاً نگاہ کی حفاظت پر، خاندان کی نا محرم عورتوں کو بے پردہ سامنے نہ آنے دیں، غیر شرعی تقریبات میں شرکت نہ کریں، ایسی شادی بیاہ میں شرکت نہ کریں جہاں گناہ ہو رہے ہوں، گھر میں ٹی وی وغیرہ نہ رکھیں، حرام مال سے بچیں غرض ولایت گناہ چھوڑنے سے ملتی ہے کثرتِ ذکر سے نہیں۔

۱۱۸۹) حال: اکثر اوقات اپنی کم ظرفی کا احساس ہوتا ہے کہ میں بہت ناقدر ہوں، محبت میں بھی ٹھنڈا ہوں، دوسروں کو دیکھو! کیسے قدردان اور شیخ کے کس درجہ عاشق ہیں مگر تم پاس ہوتے ہوئے بھی ناقدری کرتے ہو، تم کو تو چپک جانا چاہیے تھا، فنافی الشیخ ہو جانا چاہیے تھا مگر اسی گدھے کی طرح ہو جو کان میں گر کر سانس بھی لیتا رہا۔

جواب: یہ احساس کہ مجھ سے قدر نہیں ہو رہی ہے مبارک ہے۔ وہ دن محرومی کا ہو گا جس دن خدانخواستہ یہ احساس ہو گیا کہ مجھ سے حق ادا ہو گیا۔

۱۱۹۰) حال: حضرت جی! یہی اک تڑپ ہے، اس نے مجھے بے چین کیا ہوا ہے کہ کب میرے دل کو یہ بات نصیب ہو گی کہ میرا دل بھی اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہو جائے اور وہ جانِ جاناں میرے قلب کو اپنا مسکن بنالے، بس اکثر و بیشتر تنہائی میں اسی اُدھیڑ بن میں لگا رہتا ہوں، حضرت والا! میرے درد کا درماں کر دیجیے۔

جواب: ان شاء اللہ تعالیٰ! ایسا ہی ہو گا، بس کام میں لگے رہیں، جلدی نہ کریں، دھیمی رفتار سے بندہ اللہ تک پہنچتا ہے۔

۱۱۹۱) حال: کبھی تو مجھے اپنی شقاوت اور بدبختی کا خیال ہونے لگتا ہے کہ تم مجھے شقی اور

بدبخت معلوم ہوتے ہو کہ جس طرح شیطان نے لکھاہوا دیکھا تھا کہ ایک شخص اس درگاہِ عالیہ سے دھتکار دیا جائے گا، کہیں تمہارا بھی یہی حال نہیں ہونے والا؟

**جواب:** توبہ کریں، یہ اللہ تعالیٰ سے سوئے ظن ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت کے اُمیدوار رہیں، اگر شقاوت مقدر ہوتی تو بزرگوں سے تعلق کی توفیق ہی نہ ہوتی نہ دوسرے اعمالِ صالحہ کی توفیق ہوتی۔ حدیث پاک میں ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ[۲۴]

اللہ تعالیٰ بندے کے گمان کے ساتھ ہیں، اس لیے اچھا گمان رکھنا ضروری ہے۔

۱۱۹۲) **حال:** حضرت والا! میری یہ انتہائی بے بسی کی فریاد ہے کہ مجھے میرے مالک اور خالق سے، اُس جانِ تمنا سے ملا دیجیے۔ میں تو بہت دُعا کرتا ہوں مگر کسی صورت دل کو آرام نہیں آتا۔ ہر وقت دل میں یہی بات رہتی ہے کہ پتا نہیں کب ہماری منزل آئے گی، ابھی تو بہت دور ہے، پتا نہیں کتنا عرصہ لگے گا، حضرت! میری تو یہ حالت ہے کہ؎

کٹ رہی ہے عمر میری اس طرح
مضطرب ہو مرغِ بسمل جس طرح

یہ امتحان، یہ انتظار بہت گراں ہے، بعض اوقات تو اس کو سوچ کر اور اس طوالت کو دیکھ کر انتہائی کم ہمت اور نیم جاں سا ہو جاتا ہوں کہ پتا نہیں میرا دلبر، میرا مقصود، وہ جانِ جاں کب میری گلی میں آئے گا۔ اپنے آپ کو بالکل بے بس اور تھکا ہوا پاتا ہوں کہ پتا نہیں کب میری منزل آئے گی؟ اور پھر یہی سوچنے لگ جاتا ہوں کہ تمہارے اخلاص میں، طلب میں، تمہاری شیخ سے محبت میں کمی ہے۔

**جواب:** آپ کا کام راستہ چلنا ہے، منزل پر پہنچنا آپ کے اختیار میں نہیں اس لیے منزل سے زیادہ راہ کی فکر کریں، جو صحیح راہ پر ہوتا ہے وہ منزل پر بھی پہنچ جاتا ہے اور صحیح راہ یہ ہے کہ اپنی اصلاح کی طرف متوجہ رہیں، گناہوں سے بچتے رہیں، معمولات کی پابندی

---

۲۴؎ جامع الترمذی: ۲/۶۴، باب ماجاء فی حسن الظن باللہ، ایچ ایم سعید

کریں، اطلاعِ حالات کرتے رہیں اور یقین رکھیں کہ جو اللہ کو چاہتا ہے اسے اللہ تعالیٰ ضرور ملتے ہیں لیکن جلد بازی نہیں کرنی چاہیے، بعض دفعہ نفس کی یہ چال ہوتی ہے کہ غیر اختیاری باتوں کے پیچھے ڈال کر اختیاری اعمال اور اصلاح کی مشقت سے بچانا چاہتا ہے۔

۱۱۹۳)**حال:** حضرت! جب کبھی نظر بچاتا ہوں تو دل کو کوئی خاص صدمہ نہیں ہوتا اور کبھی ہو گیا تو ہو گیا، جس کو کہتے ہیں کہ حرام تمنا کا خون بہانا اور دل کا ٹوٹنا وہ چیز مجھے نصیب نہیں، اس لذت سے میں محروم ہوں، شاید اسی وجہ سے منزل سے بھی دور ہوں کہ جب غم اور حسرت ہی نہیں ہوتی تو پھر اللہ کیسے ملے۔

**جواب:** صدمہ محسوس ہونا ضروری نہیں، بعض وقت مجاہدے کی عادت ہو جاتی ہے تو تکلیف محسوس نہیں ہوتی، لیکن ابتدا میں جو تکلیف ہوئی تھی اب تکلیف کا عادی ہو جانے کے بعد ہر مجاہدے پر وہی اجر ملے گا، خواہ تکلیف محسوس ہو یا نہ ہو۔

۱۱۹۴)**حال:** مجھ کمینے اور نالائق کی ایک انتہائی التجانہ گزارش ہے کہ ؎

صنمارہِ قلندر سزدار بمن نمائی
کہ درازودور دیدم رہ ورسم پارسائی

حضرت! اللہ میرے درد کا درماں کیجیے، مجھے میرے ربا سے ملا دیجیے، کہاں تک ضبط اور صبر ہو، حضرت! مجھے صبر نہیں آتا، مجھ سے صبر نہیں ہوتا، کیا کروں، میری ایک ہی گزارش ہے، میرے دل نے ایک ہی رٹ لگا رکھی ہے، آہ! کب میرا مولا مجھے ملے گا، یہ انتظار کب ختم ہو گا، کب میں اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہوں گا، کب میں بھی اللہ کے عشق میں جلوں گا؟ میری جلن اور کڑھن صرف اللہ کے لیے ہے، مجھے کچھ نہیں چاہیے، مجھے صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات چاہیے، کب تک مارا مارا پھروں، اللہ جی میری فریاد سن لیجیے، جذب فرمالیجیے، میرے دل کو اپنا مسکن بنالیجیے ؎

بابِ رحمت پر ترے اے شاہِ جہاں
دے رہا ہوں دستکِ آہ و فغاں

**جواب:** یہ شوق اور تڑپ مبارک ہے اور حصولِ منزل کی نوید ہے، بہت دل خوش ہوا لیکن جلد بازی مناسب نہیں۔ کام میں لگے رہو، انجام کی اور منزل کی فکر نہ کرو، کام انجام تک اور راستہ منزل تک خود پہنچا دیتا ہے، جو اس راستے پر چل رہا ہے منزل تک ان شاء اللہ! ضرور پہنچے گا، کام کو خود کام پہنچا دیتا ہے انجام تک۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔

۱۱۹۵) **حال:** ایک صاحب جو اپنی سالی کے عشق میں مبتلا ہوگئے اور ایک عرصہ مبتلا رہے لیکن بعد از خرابیٔ بسیار نادم ہو کر تائب ہوگئے لیکن یہ ندامت کبھی مایوسی کی حد تک پہنچ جاتی اور کبھی نفس دوبارہ گناہ پر اُکساتا۔ انہوں نے حضرت والا کو اپنا حال تحریر کیا۔ حضرت والا کا جواب اور بے مثل علاج۔

**جواب:** آپ کا خط ملا، سب سے پہلے تو آپ سے یہ کہتا ہوں کہ مایوس ہونے کی ضرورت نہیں، آپ کی یہ پریشانی اور ندامت دلیل ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل ہے اور وہ ان شاء اللہ! آپ کو اس دلدل سے نکال لیں گے۔ اگر حق تعالیٰ کا فضل نہ ہوتا تو آپ کو یہ پریشانی لاحق ہی نہ ہوتی، گناہوں کے گٹر میں پڑے رہنے میں ہی مزہ آتا اور کبھی اس سے نکلنا ہی نہ چاہتے۔ حق تعالیٰ کا فضل ان شاء اللہ! دستگیری فرمائے گا اور آپ کو نجات عطا فرمائے گا، ہم جس مالک کے بندے ہیں وہ زندہ حیّ و قیّوم ہے، ہماری تباہیوں اور بربادیوں کی انتہاؤں کو ان کے فضل کا نقطۂ آغاز ہماری آبادیوں کی عظیم الشان تعمیر میں تبدیل کرنے پر قادر ہے۔ فکر نہ کریں اور جو علاج لکھا جارہا ہے اس پر عمل کریں، اللہ کی رحمت سے اُمید ہے کہ شفائے کامل نصیب ہوگی:

۱) سالی سے عشق کی وجہ یہ ہے کہ آپ نے اس سے دوری اور شرعی پردے کا اہتمام نہیں کیا۔ آپ لاکھ عمامہ باندھیں، لمبا کرتا شلوار پہنیں، سر گنجا کریں، سسرال سے لڑائی کریں حتیٰ کہ اس لڑکی کو بری طرح جھڑک دیں لیکن اگر شرعی پردے کا اہتمام نہ ہوگا تو دوبارہ اس سے صلح کر کے گناہ میں مبتلا ہو جاؤ گے، لہٰذا سب سے پہلے یہ کریں کہ اس سے دُوری، دُوری اور بہت دُوری اختیار کریں اور سختی سے پردہ کریں، اس معاملے میں بالکل نرمی نہ کریں بلکہ مکان اور محلہ بدل دیں اور اتنا دور چلے جائیں جہاں اس کا آنا

ممکن نہ ہو۔ نگاہ سے اس کو نہ دیکھیں، دل میں اس کا خیال نہ پکائیں، زبان سے اس کا تذکرہ نہ کریں، کانوں سے اس کی بات نہ سنیں، نہ کسی سے اس کا تذکرہ سنیں، ہاتھ سے اس کو نہ چھوئیں، پاؤں سے اس کے پاس چل کر نہ جائیں۔ اپنے سارے جسم کے اعضا پر مارشل لا لگادو کہ وہ نافرمانی نہ کرپائیں۔

آپ نے لکھا ہے کہ وہ اب لفٹ نہیں دیتی، یہ تو اور اچھا ہے اور غیبی مدد ہے، سوچ لو کہ یہ دنیاوی حسین کیسے بے وفا ہوتے ہیں۔ ایسے بے وفا حسن پر جھاڑو مارو، صرف ایک ہمارا اللہ باوفا ہے جو زمین کے اوپر بھی اور زمین کے نیچے قبر میں بھی، برزخ میں بھی ، حشر میں بھی، جنت میں بھی ہر حال میں ہمارا ساتھ دینے کے لیے تیار ہے۔ ایسے باوفا مولیٰ کو چھوڑ کر ان ہگنے موتنے گلنے سڑنے والی لاشوں کو دل دینا سخت نادانی، حماقت اور پست خیالی ہے۔ ایک وقت ایسا آئے گا جب بوڑھی ہو کر اس کا حسن زائل ہو جائے گا اور سامنے آئے گی تو ایک نظر دیکھنے کو دل نہ چاہے گا۔ اس وقت بغلیں جھانکو گے اور چاہو گے کہ اس کے سامنے سے بھاگ جاؤں۔ آہ! ایک وقت ایسا آئے گا جب نفس کے تقاضے سے اس کو نہ دیکھو گے لیکن تب کوئی اجر نہ ملے گا۔ آج اللہ کے حکم سے اس کو چھوڑ دو پھر دیکھو کیسا عظیم الشان انعام ملتا ہے۔ واللہ! کہتا ہوں کہ یہ اتنا بڑا عمل ہے کہ دل میں فوراً حلاوتِ ایمانی کو پاؤ گے اور جان محسوس کرے گی کہ ان کی رحمت نے ہمارا پیار لے لیا۔ اس کے برعکس ان حسینوں سے دل لگایا تو بے چینی اور بے سکونی کے سوا کچھ نہ ملے گا۔ فنائیتِ حسن پر میرے دو شعر ہیں۔

لڑکی اماں بن گئی پھر نانی ہوگئی
تاریخ حُسن و عشق کی یوں فانی ہوگئی

رسوائیِ دوام نافرمانی ہوگئی
اور قلب وجاں کی اس طرح ویرانی ہوگئی

اندامِ نہانی پر مرنا پست خیالی ہے۔

یہ عالم عیش و عشرت کا یہ حالت کیف و مستی کی

بلند اپنا تخیل کر یہ سب باتیں ہیں پستی کی

جہاں دراصل ویرانہ ہے گو صورت ہے بستی کی
بس اتنی سی حقیقت ہے فریبِ خوابِ ہستی کی

کہ آنکھیں بند ہوں اور آدمی افسانہ بن جائے

۲)عزت لوٹنے کا جب خیال آئے تو سوچو کہ اگر کوئی تمہاری ماں یا بہن یا بیٹی یا بیوی یا پھوپھی کے ساتھ ایسا خیال کرے تو کیا تم اس کو پسند کرو گے؟ آپ کو کتنی غیرت آئے گی! جو بات آپ اپنے لیے پسند نہیں کرتے وہ دوسروں کے لیے کیسے پسند کرتے ہو۔ یہ بات مؤمن کی شان کے خلاف ہے۔ جتنا تعلق آپ کو اپنی ماں بہن بیٹی وغیرہ سے ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے بندیوں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتے کہ ان کی بندیوں کی عزت لوٹی جائے چاہے وہ بندی خود بھی راضی ہو۔ یہ حق تعالیٰ کے غضب کا سبب ہے۔

۳) اس دستور العمل پر روزانہ عمل کریں:

ا۔چوبیس گھنٹے میں جو وقت اطمینان کا ہو ایک گھنٹہ نکالو اور اوّل تنہائی میں دو رکعت توبہ کی پڑھ کر بالغ ہونے سے لے کر اب تک کے تمام گناہوں سے توبہ واستغفار کرو اور اللہ تعالیٰ سے کہو کہ اے اللہ! میں بڑا نالائق ذلیل بدکار بے غیرت ہوں، اے میرے رب اگرچہ میرے گناہوں کی تھاہ نہیں لیکن آپ کی رحمت میرے گناہوں سے وسیع تر ہے، اپنی رحمت واسعہ کے صدقے میں میرے تمام گناہوں کو معاف فرما دیجیے۔

۲۔اس کے بعد دو رکعت نماز حاجت پڑھیں اور دعا کریں کہ اے میرے رب میں نے اپنی عمر کا عظیم حصہ گناہوں میں تباہ کر دیا، اب میری اس تباہ شدہ عمر پر رحم فرمائیے اور میری اصلاح فرما دیجیے اور ہگنے موتنے گلنے سڑنے والی لاشوں کے عشق سے نجات عطا فرمائیے اور میرے دل کو پاک فرما دیجیے۔ اے اللہ! آپ نے خود فرمایا ہے کہ اگر ہمارا کرم نہ ہو تو تم میں سے کوئی پاک نہیں ہو سکتا پس اے اللہ! آپ میری اصلاح اور تزکیہ

کا فیصلہ فرمائیے۔ خوب گڑ گڑا کر یہ دعا کرو۔

۳۔ اگر میسر ہو تو کپڑوں میں عطر لگا کر تین سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کریں، اس طرح کہ لا الٰہ پر یہ تصور کریں کہ قلب غیر اللہ کی محبت سے خالی ہو رہا ہے اور الا اللہ پر تصور کریں کہ اللہ کا نور قلب میں داخل ہو رہا ہے۔

۴۔ پھر یہ تصور کریں کہ وہ لڑکی مر گئی ہے اور اس کی لاش کا پیٹ پھول کر پھٹ گیا، اس کی آنکھ ناک سب گل کر گر گئے، لاش سے بدبو اٹھ رہی ہے اور اس پر کیڑے رینگ رہے ہیں، آنکھوں کو کیڑے لے کر بھاگ رہے ہیں اور رسیلی آنکھوں کی جگہ صرف دو سوراخ ہیں جن کے اندر بھی کیڑے بھرے ہوئے ہیں، ہونٹوں اور گالوں کو کیڑوں نے کھالیا اور گالوں کے سوراخوں سے مردہ کے خوفناک دانت نظر آرہے ہیں۔

۵۔ اس کے ساتھ ہی یہ مراقبہ کریں کہ میرا دم نکل گیا۔ میرے بدن کے کپڑے قینچی سے کاٹ کر اتارے جارہے ہیں اور تختہ پر ڈال کر نہلایا جارہا ہوں، اب مجھے کفن پہنا دیا گیا اور اب احباب مجھے قبر میں لٹا رہے ہیں، قبر پر تختے لگائے جارہے ہیں اور میری قبر پر منوں مٹی ڈال کر احباب چلے گئے۔ میں منوں مٹی کے نیچے تنہا پڑا ہوں۔ اب یہاں کون حسین آئے گا جس سے دل بہلاؤں، اب سوائے اللہ کے کون کام آنے والا ہے۔ پھر اپنے جسم کے گلنے سڑنے کا مراقبہ کریں کہ میری لاش پھٹ گئی، میرے اعضائے لذت میں کروڑوں کیڑے گھس گئے ہیں اور کھارہے ہیں اور جسم کے ذرات کو، بالوں کو، آنکھوں کو، کانوں کو قبر میں لیے ہوئے گھوم رہے ہیں۔

۶۔ پھر سوچیں کہ حشر کے میدان میں حق تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور حق تعالیٰ دریافت فرمارہے ہیں کہ نالائق مجھے چھوڑ کر تو میرے غیروں پر کیوں نظر ڈالتا تھا۔ بتا اس کا کیا جواب ہے، میں نے تو انہیں دیکھنے کو منع کیا تھا تو کیوں میری نافرمانی کرتا تھا؟ میں نے تجھے اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا تھا یا ان مرنے والی لاشوں پر مرنے کے لیے پیدا کیا تھا؟

۷۔ اس کے بعد تھوڑی دیر جہنم کا مراقبہ کریں کہ اس وقت جہنم آنکھوں کے سامنے

ہے اور یہ وہ آگ ہے جس کی تکلیف دل تک پہنچتی ہے اور جہنمی لوگ آگ کے لمبے لمبے ستونوں میں دبے ہوئے جل رہے ہیں اور ان کی کھالیں جل کر کوئلہ ہو گئی ہیں تو پھر دوسری کھال پیدا کر دی گئی ہے تاکہ ان کو دکھ کا احساس زیادہ ہو اور دوزخی بھوک سے تڑپ رہے ہیں اور ان کو زقوم (خاردار درخت) کھانے کو دیا جارہا ہے جس کو وہ تکلیف کے باوجود کھارہے ہیں اور پیاس میں ان کو کھولتا ہوا پانی پینے کو دیا جارہا ہے جس کے پینے سے وہ انکار نہیں کر سکتے بلکہ اونٹ کی طرح پی رہے ہیں اور اس پانی کے پینے سے ان کی آنتیں کٹ کٹ کر باہر آرہی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ یہاں پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر دعا کریں کہ اے اللہ! میرے اعمال تو جہنم ہی کے قابل ہیں مگر آپ کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں کہ جہنم کے دردناک عذاب سے نجات کو میرے لیے مقدر فرما دیجیے اور خوب روئیں اور رونا نہ آئے تو رونے والوں کی سی شکل بنالیں۔

یہ اعمال روزانہ پابندی سے کریں، ان شاء اللہ تعالیٰ! تقاضے گناہ کے بہت کم ہو جائیں گے لیکن گناہ کے تقاضوں کے زائل ہونے کی تمنا نہ کریں ورنہ پھر مجاہدہ ہی کیا رہے گا۔ ان شاء اللہ! نفس کو قابو میں کرنا آسان ہو جائے گا اور ایک دن نجاتِ کُلی عشقِ مجازی سے نصیب ہو جائے گی، ان شاء اللہ۔

اطمینان رکھیں! آپ پکے مسلمان ہیں، دل پر کوئی مہر نہیں لگی ہے اور اس مرض سے بھی ضرور نجات پاجائیں گے اور ان شاء اللہ! وقت پر خاتمہ بھی ایمان پر ہو گا۔ دل و جان سے دعا کرتا ہوں، قرضے سے یا عشق مجازی یا کسی بھی دنیوی خوف سے خودکشی کا تو خیال بھی نہ آنا چاہیے۔ خودکشی ان امراض کا علاج نہیں بلکہ ہمیشہ کی سزا اور تکلیف کا سبب ہو گی۔

اب تو گھبرا کے یہ کہتے ہیں کہ مر جائیں گے
مر کے بھی چین نہ پایا تو کدھر جائیں گے

ہر حالت کا خواہ کتنی ہی سخت ہو مردانہ وار مقابلہ کرنا چاہیے، گھبرانا نہ چاہیے۔ گناہ میں لاکھ ابتلا ہو جائے، فرض کر لو مرض نہیں جاتا، بار بار مبتلا ہو جاتا ہے تو بار بار توبہ کرے

حق تعالیٰ معاف فرمادیں گے، ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ بس شرط یہ ہے کہ توبہ کرتے وقت آیندہ گناہ نہ کرنے کا پکا ارادہ ہو۔ وہ توبہ کرنے والے کو صرف معاف ہی نہیں کرتے، اپنا محبوب بھی بنالیتے ہیں۔ جو ایسا کریم مالک رکھتا ہو تعجب ہے کہ وہ خودکشی کا خیال کرے! بس روتے رہو، روتے رہو، ان کی رحمت آغوش میں لے لے گی۔

میری کتاب ہے ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' اس کو خرید لیجیے اور پابندی سے پڑھیے، ان شاء اللہ! بہت نفع ہو گا۔

فی الحال آپ کو اس ماحول سے ہجرت واجب ہے۔ چالیس دن کے لیے یا تو تبلیغ میں نکل جایئے یا کسی خانقاہ میں چالیس دن کے لیے جا پڑیے۔ پھر دیکھیے کیسا نفع ہوتا ہے، کسی بزرگ سے جس سے محبت ہو اس کی خدمت میں رہ لو۔ تمام اکابر کا اِجماع ہے کہ صحبت اہل اللہ سے جتنا نفع ہوتا ہے کسی عمل سے نہیں ہوتا۔

آپ نے لکھا ہے کہ میں آپ کا سامنا کرتے ہوئے شرماؤں گا، میں کہتا ہوں کہ یہ شرم مناسب نہیں۔ میں تو آپ کو گلے لگانے کے لیے تیار ہوں۔ صرف حسینوں سے پرہیز اللہ کی توفیق سے کرتا ہوں، باقی ہر مسلمان سے دل سے محبت رکھتا ہوں خصوصاً جو لوگ عشق کا مادّہ رکھتے ہیں ان سے تو مجھے طبعاً زیادہ محبت ہے کیوں کہ یہ محبت والے لوگ جب اللہ کی طرف آتے ہیں تو سربکف اور جاں بکف آتے ہیں، ان کی محبت کا صرف رُخ بدلنا ہوتا ہے، یہ اللہ تعالیٰ پر ایسی جان دیتے ہیں جو بے محبت والے نہیں دے سکتے۔ آپ کے خط سے مجھے آپ سے اور زیادہ محبت ہو گئی اور آپ کے خلوص پر یقین بڑھ گیا کہ واقعی آپ اپنی اصلاح چاہتے ہیں۔ آپ ضرور آیئے، اللہ کی رحمت سے امید رکھتا ہوں کہ آپ پر فضل ہو گا۔ جس سے آپ حسنِ ظن رکھتے ہیں اس کے بارے میں یہ گمان بھی رکھنا چاہیے کہ جس نے بزرگوں کی صحبت اٹھائی ہے وہ کسی کو کیا حقیر سمجھے گا، وہ تو کائنات میں سب سے زیادہ حقیر خود کو سمجھتا ہے۔ آپ کو یہی مشورہ ہے کہ جس خادمِ دین سے آپ کو مناسبت ہو چالیس دن کے لیے اس کے پاس رہ پڑیں، پھر دیکھو کیا نفع

ہوتا ہے۔

۱۱۹۶)حال: لاہور میڈیکل کالج کا ایک طالب علم اپنی کلاس کے ایک ساتھی کے عشق میں مبتلا ہوگیا۔ لکھا کہ ہر وقت اس کے خیال میں مستغرق رہتا ہوں، بہت بچنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن دل کے ہاتھوں بے بس ہوجاتا ہوں۔ حضرت والا کا حکیمانہ، عارفانہ وعاشقانہ جواب۔

جواب: میری کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' ادارہ اسلامیات انار کلی لاہور سے خرید لیں اور روزانہ تین صفحے مطالعہ کریں۔

اگر چین سے زندگی گزارنا چاہتے ہو اور دنیا کی ذلت ورسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچنا چاہتے ہو تو اس سے ملاقات اور ملنا جلنا بالکل ترک کردو، چاہے دل پر کچھ ہی گزر جائے لیکن اس کی گلی میں نہ جاؤ کیوں کہ اس کی گلی میں سوائے بے کلی کے کچھ نہ ملے گا۔ میرا ایک شعر ہے؎

نہ لے جاؤ مجھے اس کی گلی میں
اضافہ ہوگا میری بے کلی میں

ابھی اگر کوئی ڈاکٹر کہہ دے کہ اس لڑکے کو ایڈز یا کوڑھ کی بیماری ہے، جو اس کے پاس جائے گا اس کو بھی یہ بیماری لگ جائے گی تو بتایئے! کیا اس وقت بھی آپ دل کے ہاتھوں بے بس ہوکر اس سے ملیں گے؟ یا کوئی پولیس افسر کہہ دے کہ اگر اس لڑکے سے ملے تو گولی ماردوں گا، اس وقت آپ دل کے ہاتھوں بے بس ہوں گے یا دل آپ کے ہاتھوں کے بس میں ہوگا؟ آہ! جان کی محبت میں ہم اپنی بڑی سے بڑی آرزو کا خون کرلیتے ہیں لیکن جس نے جان کو پیدا کیا ہے بتاؤ اس کی محبت کا کیا حق ہے؟ ایسے محسن پالنے والے کا جس کے احسانات میں ہم ہر لحظہ ڈوبے ہوئے ہیں کیا اتنا حق بھی نہیں کہ ایک گلنے سڑنے والی، پیٹ میں گُو مُوت لیے پھرنے والی لاش سے ہم صرف نظر کرلیں۔ دیکھو! ایک اللہ کا عاشق کیا کہتا ہے؎

آکہ نذرِ دردِ اُلفت ہر خوشی کرتے ہیں ہم

آکہ خونِ آخری ارمان بھی کرتے ہیں ہم

آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو پوری نہ ہو
آرزو بھی کس قدر حسرت بھری کرتے ہیں ہم

جس آرزو سے ہمارا اللہ خوش نہیں اس آرزو پر لات ماردو۔ جان کو ان مرنے سڑنے والوں پر فدا مت کرو اللہ تعالیٰ پر فدا کر کے دیکھو، ایسی لذت پاؤ گے جو بادشاہوں کو خواب میں بھی میسر نہیں، میرا ایک شعر ہے ؎

ہم ایسی لذتوں کو قابلِ لعنت سمجھتے ہیں
کہ جن سے رب مرا اے دوستو ناراض ہوتا ہے

ابھی کچھ نہیں بگڑا ہے سنبھل جاؤ ورنہ دین و دنیا دونوں تباہ ہو جائیں گے۔ اگر دل کے غلام بنے تو آخرت کا عذاب تو بعد کی چیز ہے پہلے تو ایسے شخص کی دنیا ہی تباہ ہوتی ہے۔ سمجھ لو! یہ مجازی عشق کا بھوت دنیوی زندگی کو بھی برباد کر دیتا ہے، نہ ڈاکٹری کر سکو گے نہ کوئی اور کام کر سکتے ہو اور ایسا شخص مخلوق میں بھی ذلیل و خوار ہو جاتا ہے کیوں کہ اگر خدا نخواستہ گناہ میں ابتلا ہو گیا تو ایک نہ ایک دن راز کھل کے رہتا ہے اور ہمیشہ کے لیے رسوائی ہو جاتی ہے۔

یہ بھی سوچو کہ اگر اس لڑکے کو معلوم ہو جائے کہ آپ اس سے نفسانی محبت رکھتے ہیں تو آپ کو کس قدر حقیر و ذلیل سمجھے گا اگر شریف ہے۔ عمر بھر کے لیے آپ کی عزت اس کے دل سے نکل جائے گی۔

اس لیے اس سے قطع تعلق کر لو بلکہ صاف کہہ دو کہ آپ کی ملاقات سے میرے باطن کو نقصان پہنچتا ہے لہٰذا اللہ کے لیے میں آپ سے ملنا جلنا چھوڑ رہا ہوں۔ یہ دنیوی محبوب ہمارے دل کو آرام سے رکھنا ہی نہیں جانتے۔ آپ اس کی محبت میں تڑپ رہے ہیں اور اسے خبر بھی نہیں۔ ایک ہمارا اللہ ہے کہ جس کو دل میں بھی یاد کرو تو وہ باخبر ہے، اس کے لیے آنکھوں سے مکھی کے سر کے برابر آنسو نکل آئے تو وہ دیکھ رہا ہے، وہ محبوبِ

حقیقی ہر وقت ہمارے ساتھ ہے، ہمارا نگراں و کارساز ہے، اس کے علاوہ کوئی دل دینے کے قابل نہیں۔ جس نے دل بنایا ہے یہ دل اُسی کو دے دو تو دل چین پائے گا ورنہ ماہی بے آب کی طرح تڑپتا رہے گا۔

میرا ایک رسالہ ''دستورِ تزکیہ نفس'' ہے، اس کو غور سے پڑھیں اور جیسا اس میں لکھا ہوا ہے ۵۰۰/ دفعہ اگر ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کر سکیں تو بہت اچھا ہے ورنہ ۳۰۰ مرتبہ روزانہ کریں اور مراقبہ موت و قبر و حشر و نشر چند منٹ روزانہ کریں اور اپنے گلنے سڑنے اور حسینوں کے گلنے سڑنے کا مراقبہ کریں۔

اس پر عمل کریں، ان شاء اللہ! چند دنوں ہی میں نفع محسوس کریں گے۔ حالات کی گاہ بگاہ اطلاع کریں۔

## امریکہ سے حضرت والا کے ایک عالم خلیفہ کا عریضہ

۱۱۹۷) حال: میرے پیارے مرشد! جب آنکھ بند کرتا ہوں تو آپ کا تصور و خیال میری نظروں میں نقش ہوتا ہے۔ آپ کی دُوری سے دنیا بالکل اندھیری نظر آتی ہے اور آپ کی مجلس یاد آتی ہے۔

جواب: محبتِ شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے، مبارک ہو۔

۱۱۹۸) حال: آپ کی امانت کو پیش کرنے کی کوشش کرتا ہوں اور ہر اتوار باقاعدہ مجلس ہوتی ہے ان تمام احباب کے لیے جو آپ سے براہِ راست بیعت ہیں یا خط کے ذریعے بیعت ہوئے ہیں اصلاحِ نفس اور تزکیہ کی اہمیت اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے موضوع پر بیان کرتا ہوں لیکن خاص طور پر چار اعمال اور بدنگاہی اور عشق مجازی کا علاج پیش کرتا ہوں۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اگرچہ لوگ مجھ کو نصیحت بھی کرتے ہیں کہ ایسی باتیں ابھی بیان مت کرو، لوگ اس کے لیے تیار نہیں ہیں لیکن میں اللہ کے بھروسے پر حکمت کے ساتھ ان ہی باتوں کو پیش کرتا ہوں جو میں نے آپ سے سیکھیں۔

**جواب:** جو ایسی نصیحت کرتے ہیں وہ یا تو نادان ہیں یا اس گناہ میں مبتلا ہیں اور اس سے نکلنا نہیں چاہتے۔ جہاں کالرا پھیلا ہو وہاں اس کی دوا کو منع کرنا سخت نادانی ہے۔ آپ ان باتوں پر بالکل توجہ نہ دیں اور کھل کر بیان کریں۔ آپ صاف کہہ دیں کہ میرے شیخ کا حکم ہے، میں ان باتوں کے بیان کرنے سے نہیں رُک سکتا اور جو یہ نہ کر سکے تو اس نے میرے غم اور میرے درد کو پامال کیا۔

مرے غم کی جو ترجمان نہیں
وہ زباں عشق کی زبان نہیں

اس زمانے کا سب سے بڑا فتنہ بدنگاہی اور عشق مجازی ہے۔ خصوصاً امریکہ اور یورپ میں اگر اس کا بیان نہ ہو گا تو کہاں ہو گا؟ کیا امت کو ہلاک ہوتے ہوئے دیکھتا رہوں اور کچھ نہ کہوں؟ خوب سمجھ لیں کہ مصلح کے لیے خاموش تماشائی بنا رہنا جرم عظیم اور موجب عذاب ہے۔

۱۱۹۹) **حال:** اس کے بعد عرض ہے کہ جب سے میں امریکہ آیا ہوں لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا اور زیادہ اختلاط کرنے سے جی گھبراتا ہے، دل چاہتا ہے کہ جلدی بھاگ جاؤں، عوام کے ساتھ بالکل مناسبت نہیں ہے، صرف آپ کے احباب سے مناسبت ہے اور جی لگتا ہے۔ بعض اوقات دین کی خاطر لوگوں کے ساتھ مدارات اور اختلاط کرتا ہوں اور آپ کی باتیں سناتا ہوں، لیکن اس وقت طبیعت پر سخت بوجھ محسوس ہوتا ہے، لیکن اللہ کے لیے برداشت کرتا ہوں اور وہ مراقبہ بھی جاری ہے کہ مَآ اَصَابَكَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ ہر آدمی کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوں لیکن اس کے باوجود یہ حال ہے کہ۔

تمنا ہے کہ اب کوئی جگہ ایسی کہیں ہوتی
اکیلے بیٹھے رہتے یاد ان کی دل نشیں ہوتی

جلوت میں بوجھ ہے اور خلوت میں سکون، حضرت والا! یہ حال کیسا ہے؟ راہ نمائی فرما دیجیے۔

جواب: طبعاً خلوت کا محبوب ہونا مبارک حال ہے۔ لیکن اللہ کے لیے جلوت بہ تکلف اختیار کرنا مطلوب ہے ورنہ دین کا کام کیسے ہو گا۔

## عشقِ مجازی میں مبتلا ایک طالبہ کے دو خطوط

۱۲۰۰) حال: پچھلا عریضہ ارسال کیا تھا۔ آں جناب نے فرمایا تھا کہ عشقِ مجازی کو ختم کرنا ہی بہتر ہے۔ بہر حال میں نے ارادہ کیا ہے کہ میں اس تعلق کو ختم کر دوں مگر یقین کریں کہ اس فیصلے کے بعد مجھے کچھ بھی اچھا نہیں لگ رہا، دل بالکل کٹ رہا ہے، دل چاہ رہا ہے کہ فوراً اس سے بات ہو۔ ایسا لگ رہا ہے کہ سب کچھ ختم ہو گیا ہے۔ سب سے نفرت و بے زاری ہو رہی ہے۔ گھر میں سب لوگ ایک دوسرے سے ویسے ہی نفرت کرتے ہیں۔ بتائیں میں کیا کروں؟ اس وقت جو میری اس فیصلے کے بعد حالت ہے وہ لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی۔

حضرت والا! میں کیا کروں؟ اس حالت میں مجھے ایک راستہ یہی نظر آرہا ہے کہ آپ کو عریضہ لکھوں، تمام باتیں بتاؤں تاکہ دل کا بوجھ ہلکا ہو اور آپ کی دعائیں نصیب ہوں تاکہ گناہوں کا یہ بوجھ میرے اندر سے ختم ہو۔ کیا کروں حضرت والا! بے چینی بہت زیادہ ہے، بہت زیادہ۔ لکھتے ہوئے یہ سب بہت بُرا بھی لگ رہا ہے مگر دل اندر سے بہت گھٹ رہا ہے۔ تنہائی اتنی زیادہ محسوس ہو رہی ہے کہ بس دَم گھٹ جائے گا۔ آپ میرے لیے بہت زیادہ دُعا کریں۔ اس گناہ کو چھوڑ کر اس تعلق کو ختم کر کے زندگی گزارنی مشکل محسوس ہو رہی ہے۔ میں اس گناہ سے اتنی تنگ ہوں کہ دل میں اس شخص کی بہت زیادہ محبت ہونے کے باوجود اس سے نجات حاصل کرنا چاہتی ہوں۔ اس حالت میں میں کیا کروں؟ بہت زیادہ راہ نمائی کی درخواست ہے، بہت زیادہ پریشان ہوں حضرت والا! بہت زیادہ آپ کی دعائیں چاہئیں۔ دل میں یہ بھی آرہا ہے کہ گھر میں تو تنہائی ہوتی ہی ہے، اس سے بھی رابطہ نہ رہا تو پتا نہیں کیا ہو گا۔

حضرت والا! سب کچھ بیان کرنا بُرا تو لگ رہا ہے، صرف اس لیے سب لکھ دیا ہے کہ جیسے مرض کی کیفیت ہو گی ویسی ہی بتاؤں تاکہ آپ کی بھرپور دعائیں نصیب ہوں۔

**جواب:** اس مسئلے کے حل کے لیے شریعت میں دو راستے ہیں نکاح یا مکمل علیحدگی۔ درمیانی کوئی راستہ شریعت میں نہیں ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ نکاح نہ کرو اور محض دل بہلانے کے لیے نامحرم سے بالمشافہ یا فون پر گفتگو کرتی رہو۔ اس سے دل بہلے گا نہیں اور بے چین ہو جائے گا کیوں کہ غضب الٰہی کے تحت ہو گا۔ جب اتنا تعلق ہے تو نکاح میں کیا دیر ہے۔ لیکن اگر نکاح ممکن نہیں تو دل پر غم سہہ لو، یہ غم دائمی خوشی کا پیش خیمہ ہو گا اور دنیا ہی میں جنت کا مزہ پانے لگو گی۔ اللہ تعالیٰ ایسا مزہ دیں گے کہ دنیا ہی میں جنت کا مزہ آنے لگے گا۔

بربادِ محبت کو نہ برباد کریں گے
میرے دلِ ناشاد کو وہ شاد کریں گے

اللہ تعالیٰ کو پانے کے لیے اپنی آرزوؤں کا خون کرنا پڑتا ہے اور اولیاء اللہ اس دریائے خون سے گزر کر اولیاء بنے ہیں۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خطاب کرکے۔

آکہ نذرِ دردِ اُلفت ہر خوشی کرتے ہیں ہم
آکہ خونِ آخری ارمان بھی کرتے ہیں ہم
آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو پوری نہ ہو
آرزو بھی کس قدر حسرت بھری کرتے ہیں ہم

حرام آرزوؤں کے ویرانے ہی میں حق تعالیٰ کے قربِ لازوال کا چمن پوشیدہ ہے۔ لہٰذا دل ٹوٹنے سے ہرگز نہ گھبراؤ۔

نہ گھبرا کوئی دل میں گھر کر رہا ہے
مبارک کسی کی دل آزاریاں ہیں

جو جتنا زیادہ غم اللہ کے راستے میں اُٹھاتا ہے، اللہ تعالیٰ اسے اتنی ہی زیادہ خوشیاں عطا فرماتے ہیں۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

۱۲۰۱) **حال:** جس گناہ سے اتنے عرصے سے پریشان ہوں، حضرت والا! اس گناہ کو

چھوڑ دیا۔ الحمدللہ!

**جواب:** بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں اور شکر کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ نعمت میں اضافہ ہو۔

۱۲۰۲) **حال:** لیکن حضرت والا! دل پہ اس گناہ کا بہت بوجھ ہے، دل بہت پریشان ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

**جواب:** یہ نہ سوچو کہ ایسا کیوں ہوا۔ خطائیں ہمارے نفس کی وجہ سے ہوتی ہیں لیکن پھر احساسِ ندامت اور توبہ سے اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا محبوب بنالیتے ہیں۔ یہاں تک کہ اسی ندامت سے انسان فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر پریشان ہونا نادانی ہے، مقامِ شکر ہے ؎

کبھی طاعتوں کا سرور ہے کبھی اعترافِ قصور ہے
ہے مَلَکْ کو جس کی نہیں خبر وہ حضور میرا حضور ہے

۱۲۰۳) **حال:** حضرت والا! اس کی ابتدا میں میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دُعا کی تھی مگر میری دُعا قبول نہیں ہوئی۔ کیوں نہیں قبول ہوئی؟ اگر اس وقت ہی قبول ہو جاتی تو اتنا کچھ تباہ نہ ہوتا، میرا بہت نقصان ہوا دین کے اعتبار سے۔

**جواب:** مؤمن کی ہر دُعا قبول ہوتی ہے۔ قبولیت کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور کبھی قبولیت کا ظہور دیر سے ہوتا ہے۔ جو نقصان ہوا اسے اپنی نفس کی خطا سمجھو۔ دُعا کی عدم قبولیت کو اس کا سبب نہ سمجھو کہ بے ادبی ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

وَمَآ اَصَابَكَ مِنْ سَيِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِكَ

جو خطا، جو گناہ، جو برائی تم سے ہو جائے وہ تمہارے نفس کی شرارت ہے۔ خطا پر ندامت سے سب خطا معاف ہو جاتی ہے اور بندہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے۔ لہٰذا خطاؤں کو اتنی اہمیت نہ دو کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جاؤ، مایوس کرنا شیطان کا کام ہے۔ توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے نقصان کی تلافی اپنے کرم کے شایانِ شان فرمادیتے ہیں۔ مطمئن رہیں۔

۱۲۰۴) **حال:** حضرت والا! آپ سے استدعا ہے کہ دُعا فرمادیں کہ اللہ جل شانہٗ مجھے

معاف کردیں اور اب کوئی مزید گناہ مجھ سے صادر نہ ہو۔

**جواب:** دل سے دُعا ہے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا۔ ان کے وعدے سچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ

۱۲۰۵) **حال:** حضرت والا! اطمینانِ قلب نہیں ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ دنیا بھی خراب ہوگئی، دین بھی۔ نہ اِدھر کے رہے نہ اُدھر کے۔

**جواب:** یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ دین تو بن ہی گیا، ان شاء اللہ! دنیا بھی خراب نہیں ہوگی۔ اللہ کے راستہ میں اپنی آرزو کا خون کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ وہ دنیا کا خراب ہونا نہیں ہے، دین و دنیا کی تعمیر کا ذریعہ ہے۔ میرا شعر ہے، اللہ تعالیٰ سے خطاب کیا ہے ؎

ترے ہاتھ سے زیرِ تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

۱۲۰۶) **حال:** کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردیں گے؟ میں بہت گناہ گار ہوں۔ حضرت والا! آپ کی دُعاؤں کی بہت محتاج ہوں۔ ڈر اس بات کا بھی ہے کہ شیطان دوبارہ حملہ نہ کردے، میرا نفس کمزور ہے۔ اس معاملے میں اگرچہ میں نے پکا عزم کیا ہے مگر پھر بھی اپنے آپ سے خوف آتا ہے۔

**جواب:** یقیناً معاف فرمائیں گے۔ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور وہ اپنے وعدے کے خلاف نہیں کرتے۔ یہ خوف مبارک ہے۔ اپنے ضعف کا اقرار اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہے۔ شیطان سے کہہ دو کہ ایک گناہ کیا اگر ایک لاکھ گناہ ہوجائیں گے تو ایک لاکھ بار توبہ کروں گی۔ میرا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا، ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں۔

۱۲۰۷) **حال:** میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایسا سخت ناپسندیدہ گناہ مجھ سے صادر ہوگا۔ حضرت والا! اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل پسند آئے گا نا؟ توبہ کا!

**جواب:** کیسا ہی بڑے سے بڑا گناہ ہوجائے، توبہ سے سب معاف ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو معاف ہی نہیں کرتے اپنا محبوب بنالیتے ہیں یعنی اپنا ولی بنالیتے ہیں۔

۱۲۰۸)حال: کہیں ایسا تو نہیں کہ جب نکاح نہیں ہوسکا تو میں نے اس تعلق کو ترک کیا۔ یہ خود غرضی تو نہیں۔ اس بات کا بھی ڈر لگ رہا ہے۔ اس پر اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند آئے گا یا نہیں؟

جواب: گناہ سے بچنا خود فضل عظیم کی نشانی ہے۔ خواہ ناکامی سے بچ جائے خواہ مخلوق کے خوف سے بچ جائے۔ سب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور قبول کی علامت ہے، پھر اجر کیوں نہ ملے گا۔ ان کے پاس اجر کی کمی نہیں۔

۱۲۰۹)حال: حضرت! معمولات کیا کروں؟ آج کل آدھا پارہ، سبحان اللہ، استغفار اور درود شریف کی تسبیحات کر رہی ہوں۔

جواب: صحیح ہے۔

۱۲۱۰)حال: اطمینانِ قلب کے لیے کوئی وِرد تجویز فرمادیں اگر مناسب محسوس کریں۔

جواب: ہر نماز کے بعد یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ سات مرتبہ پڑھ کر دل پر دم کر لیا کریں۔

۱۲۱۱)حال: حضرت والا! مناسب رشتے کے لیے بھی دُعاؤں کی درخواست ہے۔

جواب: دل سے دُعا ہے۔ یَا جَامِعُ ایک سو گیارہ مرتبہ اوّل آخر درود شریف روزانہ پڑھیں۔

## جنوبی افریقہ سے ایک عالم خلیفہ کا عریضہ

۱۲۱۲)حال: رات کو اٹھ کر تہجد پڑھنے اور اس میں قرآن پاک کی تلاوت اور خاص آہ وزاری کی لذتِ بے مثال پر مداومت نہیں ہوتی ہے۔ اگرچہ روزانہ تقریباً ایک سال سے بعد نماز عشاء و قبل وتر چار رکعت پڑھ لیتا ہوں مگر تہجد کا خصوصی لطف اور استغفار بالاسحار کی خاص حلاوت کے لیے دُعا اور نصیحت کا طالب ہوں۔

جواب: دُعا کرتا ہوں لیکن دماغی کام کرنے والوں کو رات کو اُٹھنے کے لیے شرط ہے کہ چوبیس گھنٹے میں آٹھ گھنٹہ نیند ہو۔

۱۲۱۳)حال: ابھی تک ذکر پر مواظبت کی عادت نہیں ہو سکی ہے۔ کبھی کبھار کر لیتا

ہوں، پھر کبھی اسباق کے مطالعے کے سبب فوت ہوجاتا ہے۔

جواب: ناغہ نہ کریں۔ خواہ ایک چوتھائی یا اس سے بھی کم کریں۔ ناغے سے بے برکتی ہوجاتی ہے۔

۱۲۱۴) حال: زبان کی لغویات سے کامل حفاظت چاہتا ہوں۔ اس کے لیے خاص دُعا اور خاص نصیحت و راہ نمائی کی درخواست ہے۔

جواب: گناہ کی بات اور لغو بات نہ ہو۔ تھوڑا سا مزاح اور مباح گفتگو اس زمانے میں انشراح کے لیے ضروری ہے۔ اکثر اوقات خاموش یا تنہا رہنا اس دورِ ہموم میں اعصابی انتشار کا سبب ہوسکتا ہے۔

۱۲۱۵) حال: بعض لوگ احقر سے بیعت ہونے کی درخواست کرتے ہیں۔ مگر حقیقی بات یہ ہے کہ میں اپنے اندر ایسی بات محسوس نہیں کرتا ہوں جو ایک شیخ میں ہوا کرتی ہے۔ اگرچہ حضرت والا نے حسنِ ظن سے اجازت مرحمت فرما رکھی ہے۔ اور یہ خیال ہوتا ہے کہ میں انتہائی خامیوں، کمزوریوں، بے اعتدالیوں سے بھرا ہوا ہوں۔ خواہ مخواہ میں کسی کو اپنے سے مرید کرکے اس کو مقید کرلوں، اس لیے میں انکار کردیتا ہوں۔

جواب: اُس دن سے پناہ مانگیں جس دن خدانخواستہ یہ محسوس ہونے لگے کہ وہ بات پیدا ہوگئی جو شیخ میں ہوتی ہے۔ موجودہ حالت مبارک ہے کہ اپنے نقائص کا استحضار ہے۔ بیعت سے انکار نہ کریں، اپنی اصلاح کی نیت سے بیعت کرلیا کریں۔

۱۲۱۶) حال: نگاہوں کی حفاظت کی بفضلہ تعالیٰ تقریباً مکمل طور پر توفیق حاصل ہے اور استقامت کی دُعا کی درخواست۔

جواب: تقریباً مکمل ہونا کافی نہیں، کامل مکمل ہونا ضروری ہے۔ جب کوتاہی محسوس ہو تلافی کریں، نوافل یا صدقہ سے۔ دل سے دُعا ہے۔

۱۲۱۷) حال: غصے کے وقت اللہ کا غصہ بروزِ محشر یاد کرلیتا ہوں اور کسی کی بدعنوانی و غلط سلوک یہ سوچ کر معاف کردیتا ہوں کہ ہم نے اللہ کے ساتھ کس قدر بدعنوانیاں کر رکھی ہیں۔ شاید اللہ بھی اپنی شانِ عفو سے ہمیں معاف کردیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ

اخلاقِ حمیدہ میں مزید پختہ فرمادیں۔ حضرت والا سے دُعا کی درخواست ہے۔

جواب: بہت اچھا مراقبہ ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دُعا ہے۔

## انگلینڈ سے ایک مجازِ بیعت عالم کا خط اور حضرت والا کا جواب

۱۲۱۸) حال: اتوار کو مجلس میں مجھے یہ خیال ہوتا ہے کہ لوگ بہت آتے ہیں اور مجھے اپنی فکر جیسی ہونی چاہیے معلوم نہیں ہوتی ہے۔

جواب: یہی حالت مطلوب ہے۔ خدا اس دن سے بچائے کہ یہ خیال پیدا ہو کہ جیسی فکر چاہیے پیدا ہو گئی۔

۱۲۱۹) حال: کہیں یہ استدراج نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ شاید حضرت والا کے طفیل میری استدراج سے حفاظت فرمائیں۔ آمین۔

جواب: نہیں! استدراج نہیں ہے، کیوں کہ استدراج کی علامت لَا یَعْلَمُوْنَ ہے:

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ [۲۵]

اور خوفِ استدراج دلیل ہے علم کی جو استدراج کی نفی پر دال ہے ان شاء اللہ تعالیٰ! مطمئن رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو استدراج سے محفوظ فرمائیں۔

۱۲۲۰) حال: حضرت والا کے وجودِ مسعود سے ہمت ہوتی ہے۔ الحمد للہ! حضرت والا کی خدمت میں اپنی حالت عرض کر کے اطمینان ہوتا ہے۔

جواب: یہ کمالِ مناسبت و محبت ہے۔

۱۲۲۱) حال: گزارش بندۂ احقر این ست کہ بعضی وقت چند روز ہر وقت گریہ می آید بہ آمدن گریہ خوشحال می شوم بعد از چند روز گریہ ختم می شود دل سخت می شود در این حالت شکستہ می شوم۔

ترجمہ از مرتب: بعض دنوں میں اللہ کی یاد میں خوب رونا آتا ہے جس سے بہت دل خوش ہوتا ہے لیکن کبھی رونا بالکل ختم اور دل سخت ہو جاتا ہے جس سے مجھے بہت

---

۲۵ الاعراف: ۱۸۲

غم ہوتا ہے۔

**جواب:** کیفیات مطلوب نیست اعمال مطلوب است، اعمال راجاری داشتہ باش واز جملہ معاصی اجتناب کن ذریعۂ ترقی اعمال اندنہ کہ کیفیات۔

**ترجمہ از مرتب:** کیفیات مطلوب نہیں ہیں، اعمال مطلوب ہیں۔ اعمال جاری رکھو۔ تمام گناہوں سے بچو۔ اعمال ذریعۂ ترقی ہیں نہ کہ کیفیات۔

۱۲۲۲) **حال:** دوم این است کہ ہر وقت آرزو دارم کہ نبی علیہ السلام رادر خواب بینم ہیچ نمی بینم خدا کند کہ علاج عنایت فرمائید۔

**ترجمہ از مرتب:** دوسری بات یہ ہے کہ دل میں ہر وقت یہ آرزو ہے کہ نبی علیہ السلام کو خواب میں دیکھوں، لیکن کبھی زیارت نصیب نہیں ہوتی۔

**جواب:** اتباعِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم از دیدار زیادہ تر اہم است چرا کہ کسانیکہ برایشان دیدار حاصل شد ولے اتباع نہ کردن ناکام ماندن دیدار رسول صلی اللہ علیہ وسلم محمود است لیکن اگر محبوب دیدار خود را برائے کسے نہ داد این ہم ادائے محبت است وراضی بودن برضائے محبوب شیوۂ عاشقان است قال العارف الشیرازی۔

فراق ووصل چہ باشد رضائے دوست طلب

کہ حیف باشد از وغیر او تمنائے

**ترجمہ از مرتب:** رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع دیدار سے زیادہ اہم ہے۔ اگر کسی کو دیدار حاصل ہو لیکن آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی اتباع نہ کرے تو ایسا شخص ناکام ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت مبارک ہے لیکن محبوب اگر دیدار نہ کرائے یہ بھی محبت کی ایک ادا ہے اور محبوب حقیقی کی رضا پر راضی رہنا عاشقوں کا شیوہ ہے۔ جیسا کہ حضرت حافظ شیرازی نے فرمایا کہ فراق اور وصل کیا چیز ہے دوست کی مرضی کو طلب کرو کہ محبوب سے محبوب کی مرضی کے علاوہ کچھ طلب کرنا خلافِ محبت ہے۔

۱۲۲۳) **حال:** حضرت والا! یوں تو آپ کے ارشادات پر عمل کرنے کی بندہ کوشش

کرتا ہے لیکن نفس و شیطان کے حملوں سے بندہ بہت جلد پریشان و متأثر ہو جاتا ہے خصوصاً جب اپنے کم عمر ساتھیوں سے مصافحہ کرنے کی نوبت آتی ہے۔

جواب: ہرگز ان سے مصافحہ نہ کریں ان سے بالکل دور رہیں۔

۱۲۲۴) حال: یا اگر دور سے بھی کسی امرد یا عورت پر نگاہ پڑ جاتی ہے (غیر قصداً) تو دل پر بہت بُرا اثر پڑتا ہے۔ کافی دیر تک عجیب عجیب خیالات آتے رہتے ہیں۔

جواب: بغیر قصد کے جو نگاہ پڑتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ نہ دیکھنے کا دل میں قصد نہیں ہوتا۔ جب دل میں یہ قصد ہو گا کہ نہیں دیکھنا ہے تو نگاہ کم پڑے گی اور دل پر بُرا اثر بھی کم ہو گا۔ اپنے اختیار سے ان خیالات میں مشغول نہ ہوں۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ خیالات آنا اور ہے، لانا اور ہے۔ آنا بُرا نہیں، لانا بُرا ہے۔

۱۲۲۵) حال: میرے بعض ساتھی جو ہم عمر بھی ہیں ان سے بندے کو مجاہدہ ہوتا ہے جب کہ اگر ان سے کم از کم مصافحہ بھی نہ کروں تو وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ حضرت والا ارشاد فرمائیں کہ مجھے ایسے حالات میں کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اس معاملے میں ہرگز نہ شرمائیں۔ صاف کہہ دیں کہ مصافحے سے میرے باطن کو نقصان پہنچتا ہے، اس لیے مجھ سے مصافحہ نہ کیا جائے۔ کسی کی ناراضگی کی پروا نہ کریں۔

## دوسرا خط

۱۲۲۶) حال: الحمدللہ! آپ کی ہدایت کے مطابق امارد سے نظر کی حفاظت کرنی شروع کر دی ہے۔ اب جب بھی ان سے واسطہ پڑتا ہے تو نگاہیں نیچی کر لیتا ہوں۔ لیکن حضرت والا! ان سے مصافحہ ترک کرنا مشکل ہو رہا ہے۔ مدرسے کے ساتھیوں سے تو کسی طرح بچ جاتا ہوں لیکن محلے کے ساتھیوں سے ملاقات ہونے پر سلام کرنا پڑتا ہے، وہ ملنے آتے ہیں یا کبھی مسجد جاتے ہوئے یا کسی حاجت سے نکلنے پر سلام کرنا پڑتا ہے۔

جواب: اس کا علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں۔ اپنی عزت کو اللہ کے حوالے کرو اور سمجھ لو عزت تقویٰ میں ہے اور صاف کہہ دو کہ جن کے داڑھی مونچھ نہ آئی ہو یا جن کی

طرف نفس کا میلان ہو ان کے دیکھنے اور مصافحہ کو، ان سے میل جول، سلام کلام کو شریعت نے منع کیا ہے۔

۱۲۲۷)حال: الحمدللہ! آپ کی دُعاؤں کی برکت سے احقر کو پورے وفاق المدارس (درجہ سادسہ) میں اوّل پوزیشن حاصل ہوئی ہے۔

جواب: ماشاء اللہ! مبارک ہو۔ لیکن اوّل پوزیشن علم کی دلیل نہیں۔ عالم وہ ہے جو علم پر عمل کرے، مثلاً یَغُضُّوۡا مِنۡ اَبۡصَارِہِمۡ پڑھا تو نقوشِ علم حاصل ہوئے لیکن جب اس علم کو آنکھوں پر نافذ کیا اب وہ علم ہوا۔ لہٰذا جس کو اللہ تعالیٰ ظاہری علم کی نعمت سے نوازے اس کو عمل میں زیادہ سرگرم ہونا چاہیے، علم عمل کا نام ہے۔اس لیے عمل کا دل وجان سے اہتمام کریں۔

۱۲۲۸)حال: ایسی خوشخبری کے بعد تو گھر والے میرے پیچھے پڑ گئے ہیں کہ عربی کے ساتھ ساتھ انگریزی پر بھی توجہ دو اور کمپیوٹر چلانا بھی سیکھو۔ میرے بڑے بھائی یونیورسٹی میں ایم۔ سی۔ایس کر رہے ہیں۔ حضرت والا! مشورہ عنایت فرمائیں کہ احقر ابھی سے انگریزی بھی سیکھنا شروع کر دے یا ابھی صرف دینی تعلیم پر اوقات صَرف کرے؟

جواب: دینی تعلیم میں لگنا چاہیے۔ متقی عالم کے دنیا پیچھے پیچھے ہوتی ہے۔ وہ کیوں دنیا کے پیچھے بھاگے گا۔

۱۲۲۹)حال: احقر اس ترتیب سے ذکر کرنے کی کوشش کرتا ہے جیسے حضرت والا نے تجویز فرمایا ہے لیکن ذکر میں حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔

جواب: کوئی مضایقہ نہیں۔ ذکر مطلوب ہے، حلاوت مطلوب نہیں۔ اللہ کا نام لینا کیا کم نعمت ہے! حلاوت اس کے سامنے کیا چیز ہے۔ بعض وقت بڑی نعمت بے مزہ ہوتی ہے، جیسے ایک چمچہ حلوہ میٹھا ہوتا ہے اور ایک لاکھ روپے میں کوئی حلاوت محسوس نہیں ہوتی۔

## ایک عالم طالبِ اصلاح کا خط

۱۲۳۰)**حال:** حضرت! دل میں ایک خیال یہ آتا ہے کہ باہر تو کچھ دین کا کام کیا ہے لیکن اپنے شہر میں قریبی رشتہ دار دین سے دور ہیں، نماز تک کا ان کو خیال نہیں تو اللہ تعالیٰ کے سامنے کیا جواب دوگے؟ حضرت! اس لیے چاہت ہے حضرت کی صحبت میں کم از کم چالیس دن رہ کر صالح بھی بنوں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مصلحین میں بھی شامل فرمالے بقول استاد محترم... کے کہ عذاب سے بچنے کے لیے صالح ہونا کافی نہیں بلکہ مصلح ہونا ضروری ہے۔ سورۂ ہود کی آیت ۱۱۷ پر فرمایا **وَاَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ**۔

**جواب:** مصلح بننے کی نیت حب جاہ ہے۔ توبہ کریں صرف اپنی اصلاح کی نیت سے، خود اللہ والا بننے کے لیے تعلق رکھیں اور اصلاحی مکاتبت کریں۔ آپ اپنے استاد کے ارشاد کا صحیح مطلب نہیں سمجھے۔ اگر یہاں تعلق رکھنا ہے تو ہدایات پر عمل کریں ورنہ کسی اور مصلح سے تعلق کریں۔

## انہی عالم صاحب کا دوسرا خط

۱۲۳۱)**حال:** حضرت نے پچھلے خط میں تنبیہ فرمائی تھی کہ مصلح بننے کی نیت حُبِّ جاہ ہے۔ حضرت! توبہ واستغفار کی۔ باقی دل میں یہ تردّد ہے کہ اس آیت شریفہ میں جو ذکر ہے **اَهْلُهَا مُصْلِحُوْنَ** کیا اس میں جن **مُصْلِحُوْنَ** لوگوں کا ذکر ہے کیا اس کا مصداق بننے کی نیت بھی نہ کی جائے؟ حضرت! یہ بات میں نے اپنی اصلاح کے لیے پوچھی ہے نہ کہ اعتراض کے لیے۔

**جواب:** آپ کے اس تردّد پر تعجب ہے کہ آیت شریفہ میں مراد وہ لوگ ہیں جو اصلاح میں لگے ہوں جو اگرچہ فعل لازم و متعدی دونوں کو شامل ہے لیکن نفع لازم کو تقدم حاصل ہے نفع متعدی پر۔ پس اصلاح لازم کو تقدم حاصل ہوا تو نفع متعدی یعنی مصلح بننے کی نیت کا ثبوت اس سے کیسے ملا؟ جب کہ اصلاح لازم کے لیے شرط ہے کہ دوسروں کی اصلاح کی نیت سے اپنی اصلاح نہ کرے۔

۱۲۳۲)**حال:** حضرت صاحب! آپ سے اپنے ایک خواب کے بارے میں پوچھنا ہے کہ میں نے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی کہ آپ نہایت غمزدہ

ہیں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بہت رو رہے ہیں اور میں آپ کو دیکھتی ہوں تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجھ سے فرماتے ہیں کہ میری اُمت، میری نماز، میری امت، میری نماز۔ میری آنکھ کھلتی ہے تو اس خواب کو یاد کرکے بستر پر لیٹی بہت زیادہ رو رہی ہوتی ہوں۔ جب بھی مجھے یہ خواب یاد آتا ہے تو رونے لگتی ہوں۔ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اپنی امت کی اتنی فکر ہے اور ہم لوگوں کی حالت ایسی ہے کہ امت کے بارے میں کچھ فکر نہیں۔ حضرت صاحب! مشورہ عنایت فرمائیے، مجھے یہ خواب سونے نہیں دیتا۔ سوتے سوتے جاگ جاتی ہوں اور پھر جو رونا شروع کرتی ہوں تو آنسو تھمتے ہی نہیں۔ بہت کوشش کرتی ہوں لیکن ایسی کیفیت ہوجاتی ہے اور بہت زیادہ اداس ہوجاتی ہوں۔

**جواب:** حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت ہونا نعمت عظمیٰ ہے اور بڑی خوشی کی بات ہے۔ بجائے خوش ہونے کے روتی ہو؟ شیطان کے چکر میں نہ آؤ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو تو اُمت کا غم ہے ہی، آپ تو قیامت کے دن بھی امتی امتی فرمائیں گے اور اُمت کی حالت پر آپ کو جو غم ہے اس کا ہم کیا اندازہ کرسکتے ہیں۔ امت کے غم میں کوئی فردِ بشر حتیٰ کہ انبیاء علیہم السلام بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آگے نہیں بڑھ سکتے پھر ہماری کیا حقیقت ہے۔ اس لیے اپنے لیے اور اُمت کے لیے دُعا تو کریں لیکن ایسا غم مطلوب نہیں کہ دماغی طور پر غیر معتدل ہوجائیں۔ اس لیے یہ رونا بند کریں اور جب یہ خواب یاد آئے اللہ کا شکر کریں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت حسن خاتمہ کی بھی ضمانت ہے۔ اس لیے اس نعمت پر خوش ہوجائیں اور سوائے شیخ کے کسی کو اپنے خواب نہ بتائیں۔ اپنی اصلاح کی تکمیل کی فکر کریں۔ اپنے لیے اور امت مسلمہ کے لیے دعا کریں اور ہرگز یہ خیال نہ کریں کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ کو کوئی ذمہ داری دی ہے۔ اس خیال سے شیطان دل میں عجب پیدا کردے گا۔

۱۲۳۳) **حال:** خواب یاد کرکے میری کیفیت بہت زیادہ بوجھل ہوجاتی ہے۔ حضرت صاحب! آپ کا تعلق میری ذات کے لیے بہت نفع مند ثابت ہورہا ہے کہ ہر وقت، ہر لمحہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش اور اپنی اصلاح کی بہت ہی زیادہ فکر ہے۔

آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری ہر محنت کو قبول فرمالیں اور اپنی محبت بہت زیادہ عطا فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو دارین میں جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

**جواب:** طبیعت کا بوجھل ہونا نادانی اور ناشکری نعمت ہے۔ توبہ کریں اور زیارتِ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اللہ کا شکر ادا کریں۔ دل سے دُعا کرتا ہوں۔

۱۲۳۴) **حال:** اور ایک دل کی بات اپنی اصلاح کی غرض سے عرضِ خدمت ہے کہ احقر عشق امارد میں مبتلا تھا۔ حضرت والا کے مشوروں کی برکت سے بالکل نجات پاگیا اور اب گناہوں سے برسوں سے محفوظ ہوں۔ الحمدللہ! لیکن یوں لگتا ہے کہ احقر کو جناب والا سے واقعی مناسبت نہیں۔ مگر چوں کہ حضور کی برکت سے حق تعالیٰ نے احقر کو بہت ہی عنایات سے نوازا ہے اور احقر کا تعلق بیعت بھی جناب سے آٹھ سال پرانا ہے احقر کی مؤدبانہ گزارش ہے کہ اگر پیری مریدی نہیں تو کم از کم مشاورت اصلاحی کا تعلق قائم رکھنے کی اجازت مرحمت فرمادیجیے تاکہ اللہ کریم کا راستہ طے کرنا آسان ہوجائے۔

**جواب:** اگر مناسبت نہیں تھی تو نفع کیسے ہوا؟ مناسبت اور کس چیز کا نام ہے؟ یہ نفس کی بہت بڑی چال ہے کہ پیری مریدی سے آزاد ہوکر اپنی مرضی پر چلنا چاہتا ہے اور دوبارہ مجاز کی گندگی میں گھسنا چاہتا ہے۔ اگر مرید رہنا آپ کو مفید نہیں معلوم ہوتا تو کسی اور سے رجوع کریں اور اسی کے مشوروں پر عمل کریں۔ یہ راستہ اتباع کا ہے، خودرائی کا نہیں۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۱۲۳۵) **حال:** حضرت والا! بندہ نالائق سے بہت ہی بے ادبی ہوئی ہے۔ بندے کو شرمندگی ہے اور دل سے معافی مانگتا ہوں۔

**جواب:** سب معاف ہے۔

۱۲۳۶) **حال:** حضرت والا! احقر نماز روزہ وغیرہ عبادات کے علاوہ سب گناہوں سے بچنے کا اہتمام بھی کرتا ہے۔ مگر یہ سب کچھ عادت کے طور پر کرتا ہوں۔ حق تعالیٰ کی محبت، جنت کا شوق و دوزخ کا خوف، موت اور قبر کی تکالیف کا استحضار کچھ بھی

نہیں اور اپنے شیخ کی محبت بھی نہیں۔ لیکن کبھی کبھار یہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے، اکثر نہیں۔ بندہ چاہتا ہے کہ ایک لمحے کو بھی اللہ تعالیٰ سے غفلت نہ ہو۔ احقر جس مسجد میں امام ہے وہاں نمازِ فجر کے بعد درس حدیث شریف اور نمازِ عصر کے بعد ضروری مسائل کا درس دیتا ہوں اور نمازی پابندی سے بیٹھتے ہیں۔

جواب: عادت کے طور پر عبادت کرنا دلیل ہے کہ بوجہ محبت کے اعمال کر رہے ہو۔ اگر خدانخواستہ عمل چھوٹ جائیں تو خرابی کی بات ہے۔ حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات سامنے ہوں تو آدمی گمراہ نہیں ہو سکتا۔ حضرت فرماتے ہیں کہ اعمال مطلوب ہیں، کیفیات مطلوب نہیں۔ محبت اور خوف کے الوان (رنگ) مختلف ہوتے ہیں، محبت ہوتی ہے لیکن کبھی محسوس نہیں ہوتی، اس لیے محسوس نہ ہو تو محبت کا نہ ہونا لازم نہیں آتا۔ ہمیشہ ایک کیفیت نہیں رہتی، کیفیات بدلتی رہتی ہیں، اس لیے کیفیت بدلنے سے نہ گھبرائیں، بس اعمال پر دوام رکھیں۔ ترقی اعمال سے ہوتی ہے کیفیات سے نہیں ہوتی۔

۱۲۳۷) حال: مگر بندہ نالائق کی دل کی دنیا اجڑے ہوئے عرصہ ہوا ہے۔ حضرت والا! خدا کے لیے دُعا اور دوا فرمائیے۔ احقر کو کوئی نصیحت فرما دیجیے جس کے ذریعے سے شیخ کی محبت بھی مل جائے تاکہ حق تعالیٰ کی محبت حاصل کرنا آسان ہو جائے اور دل میں اللہ ہی اللہ ہو۔

جواب: شیخ کی محبت کو اللہ سے مانگنا چاہیے، جتنا زیادہ شیخ سے حسن ظن، محبت اور عقیدت ہو گی اتنا ہی اللہ کا فضل ہو گا۔ اللہ تعالیٰ تو تاثر سے پاک ہیں لیکن بندوں میں تاثر ہوتا ہے، لہٰذا شیخ سے کوئی ایسی بات نہ کہو جو باعثِ تکدر ہو ورنہ طالب کے باطن کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچ سکتا ہے۔ عشق کا راستہ تمام تر ادب ہے۔

۱۲۳۸) حال: بس توجہ فرمائیے اور رحم فرمائیے اور معاف فرما دیجیے اور اس راہ کے آداب سکھا دیجیے اور بے ادبی سے درگزر فرمائیے۔

جواب: مطمئن رہیں۔ سب معاف ہے۔ آپ نے جو کچھ لکھا تھا بوجہ سادگی اور نادانی

کے تھا، بے ادبی نہیں تھی، اس لیے کوئی تکدر نہیں ہوا۔

۱۲۳۹) حال: بحث کرنے کی عادت ہے۔ چاہے والد ہوں یا والدہ یا کوئی بھی۔ اگر حق بات پر ہوں اور سامنے والا نہیں مانے تو پھر دلائل کے ساتھ بحث کرتا ہوں۔ دنیاوی معاملات ہوں یا دینی۔

جواب: بحث نہ کرو، ظلمت پیدا ہوتی ہے۔ کوئی نہ مانے خاموش ہو جاؤ لیکن خود حق پر جمے رہو۔

۱۲۴۰) حال: حضرت! کارِ دنیا انجام دینے میں مجھ پر بہت گرانی محسوس ہوتی ہے اور سوائے خانقاہ کے کہیں بھی دل نہیں لگتا۔ دفتر جانا بھی عذاب سے کم نہیں۔ کیا یہ نفس کی کاہلی تو نہیں ہے؟

جواب: نہیں! غلبۂ محبت الٰہیہ ہے، مبارک ہو! بہ تکلف دنیا کا کام کرنا ہی مطلوب ہے جیسے بیت الخلاء میں بہ تکلف جاتے ہیں۔

۱۲۴۱) حال: حضرت والا! ایک دو بار باہر آتے جاتے نامحرم پر غلطی سے نظر پڑ گئی تھی۔ مگر حضرت! اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظر فوراً ہٹالی۔

جواب: اچانک نظر وہ ہے کہ انجانے میں پڑ جائے۔ اگر یہ احساس ہے کہ یہاں نامحرم موجود ہے پھر نظر پڑنا اچانک نہیں ہے بلکہ بے احتیاطی، لاپرواہی یا نفس کی سازش کی وجہ سے ہے۔ ایسے مواقع پر نظر احتیاط سے اٹھائیں اور قصد کر کے نکلیں کہ نہیں دیکھنا ہے۔

۱۲۴۲) حال: حضرت والا! مجھ سے نیکیاں نہیں چھپتیں۔ جیسے ہی کوئی نیک کام ہو جاتا ہے تو وہ ظاہر ہو جاتا ہے جس پر تعریف کا اندیشہ بھی پیدا ہو جاتا ہے اور حضرت! ایسا لگتا ہے کہ مجھے تعریف کرانے کا شوق ہے۔

جواب: رِیا ارادے سے ہوتی ہے۔ اگر لوگوں کی تعریف حاصل کرنے کے لیے عمل کیا تو رِیا ہے۔ اگر یہ نیت نہیں تو عمل کا ظاہر ہو جانا رِیا نہیں۔ ہر عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ارادہ کرو۔ جب رضائے الٰہی کی نیت کی ہے تو پھر عمل کے ظاہر ہونے سے نہ گھبراؤ۔ اور سوچو کہ اگر دکھاوے کی نیت سے کوئی عمل کیا تو محنت بھی ہوئی اور عمل بھی ضایع

ہوا۔ دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں کہ نہ تعریف کرنے والے رہیں گے نہ میں رہوں گی تو ایسی تعریف سے کیا فائدہ؟

۱۲۴۳) **حال:** حضرت! کافی دنوں سے دل کی عجیب حالت ہے۔ حضرت والا! میرا دل چاہتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے راستے کا غم اٹھاؤں مگر مجھے کچھ محسوس ہی نہیں ہوتا۔ حضرت! دل پر اثر ہی نہیں ہوتا جیسے دل پتھر ہو۔ حضرت والا! آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا غم دے دیں، مجھے اپنا بنالیں، مجھے بھی اپنا غم اٹھانے کے قابل بنالیں، آمین۔

**جواب:** گناہ سے بچنے میں غم محسوس ہو یا نہ ہو، گناہ سے بچنا ہی ان کا غم ہے۔ یہی مطلوب ہے اور کنجی ہے ولایت کی۔ غم محسوس ہونا ضروری نہیں۔

۱۲۴۴) **حال:** حضرت! مجھے یہ دریافت کرنا ہے کہ ہمارا اس طرح اصلاحی تعلق اور آپ سے بیعت ہونا اللہ والوں کی محبت میں اور اللہ کی محبت میں شامل ہوگا؟ کیوں کہ حضرت! وعظ میں شریک ہونے کی کوئی صورت ابھی تک پیدا نہیں ہوسکی۔ بھائی ان شاء اللہ! ابو کو قائل کرلیں گے۔ ان شاء اللہ! ابو مان جائیں گے۔ حضرت! آپ دُعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو اللہ والا بنادے، آمین۔

**جواب:** جو تعلق اللہ کے لیے ہوتا ہے وہ اللہ ہی کے تعلق میں شمار ہوتا ہے۔ جو محبت اللہ کے لیے ہوتی ہے وہ اللہ کی محبت میں شمار ہوتی ہے۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دُعا ہے۔

۱۲۴۵) **حال:** حضرت والا! آپ نے فرمایا تھا کہ مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہوتا ہے۔ حضرت! مجھے دوسروں میں عشق مجازی بہت نظر آتا ہے۔ اس وجہ سے غصہ آجاتا ہے۔ حضرت! دل چاہتا ہے کہ ان کے سامنے ان کو کہہ دوں کہ عشقِ مجازی عذابِ الٰہی ہے، مگر ہمت نہیں ہوتی۔

**جواب:** آئینے میں تو اپنا عکس نظر آتا ہے نہ کہ آئینے کا۔ جو دوسروں میں نظر آتا ہے سمجھ لو کہ یہ میرا عکس ہے۔ اپنا مرض دوسرے میں نظر آرہا ہے، اپنی اصلاح کی فکر کرو،

دوسروں سے کیوں بدگمانی کرتی ہو۔

۱۲۴۶)**حال:** عرصے سے بندہ علالت میں ہے یعنی کبھی تو فنافی اللہ ہو جاتا ہوں اور کبھی ذکر اللہ نام کی کوئی چیز نہیں ہوتی، مائل الی المعاصی ہو جاتا ہوں مگر بفضل اللہ بچ جاتا ہوں۔ اب گزارش یہ ہے کہ ایک ایسے شافی نسخہ کی ضرورت ہے کہ بندہ ہر وقت فنا فی اللہ ہی رہے اور حالت تو یہ ہے کہ جب اللہ سے توجہ ہٹ جاتی ہے تو کچھ نہیں ہوتا مگر عرصہ کے بعد پہلی والی حالت یاد آتی ہے تو حالت یہ ہوتی ہے کہ یہ حالت کیوں؟ اور یہ تمنا ہوتی ہے کہ کاش! یا صرف اللہ ہی سے تعلق ہوتا یا موت کے بل میں جا گرتا۔ براہ کرم کافی وشافی نسخہ ارسال فرمائیں۔

**جواب:** مائل الی المعاصی ہو جانا معصیت نہیں عامل علی المعاصی ہونا معصیت ہے۔ گناہ کے میلان کو دبانے سے یعنی اس پر عمل نہ کرنے ہی سے نسبت مع اللہ حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے گناہ کے تقاضوں سے نہ گھبرائیں۔

ہر وقت ایک سی حالت نہیں رہتی، کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ کبھی بہت قرب محسوس ہوتا ہے اور کبھی دوری محسوس ہوتی ہے۔ یہ کچھ مضر نہیں۔ اسی لیے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **سَاعَۃً کَذَا وَسَاعَۃً کَذَا**۔ یعنی **سَاعَۃً فِی الْحُضُوْرِ وَسَاعَۃً فِی الْفُطُوْرِ**۔ بس مطلوب یہ ہے کہ معصیت میں ابتلا نہ ہو جب حالت فطور و استتار ہو تو بہ تکلف ہلکا سا دھیان رکھیں کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور اللہ کے سامنے ہوں۔ اتنا استحضار غفلت کے اِزالے کے لیے کافی ہے۔

۱۲۴۷)**حال:** حضرت والا! بہت ندامت کے ساتھ عرض کرتی ہوں کہ میرا تعلق اس ایک سال میں ایک شخص سے ہوا جس کی عمر ۳۶ سال ہے جب کہ میری عمر ۲۶ سال ہے اور تعلق صرف اس حد تک ہے کہ صرف بات ہوتی ہے۔ وہ نماز روزہ کا بہت زیادہ پابند ہے مگر ان لوگوں میں سے ہے جو دنیا کے ساتھ دین کو لے کر چلتے ہیں۔ انہوں نے مجھے کبھی کوئی خواب نہیں دکھایا کہ میں تمہارے لیے ایسا کر سکتا ہوں یا ویسا کر سکتا ہوں۔ اگر دیکھا جائے تو ہمارا تعلق کافی کم رہا ہے۔ مگر پھر بھی میں

یہ مانتی ہوں کہ یہ تعلق غلط ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اس تعلق کو ختم کردوں۔ مگر صرف ایک لالچ ہے اور وہ یہ کہ میرے بچپن میں ایک شخص نے مجھ پر جبراً ظلم کیا تھا۔ میں نے اپنی داستانِ مظلومیت اس شخص کو سنائی جس سے میرے دل کا بوجھ ہلکا ہوگیا۔ داستان سن کر اس نے کہا کہ اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں کیوں کہ تم بہت چھوٹی تھیں۔ تم ایسا سمجھو جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ میرے لیے تم پہلے جیسی ہو۔ انہوں نے مجھ سے کبھی کوئی محبت بھری باتیں نہیں کیں۔ ان کے ذمے گھر کے بہت کام اور ذمہ داریاں ہیں، اس وجہ سے مجھ سے بات بھی کم ہوتی ہے، پھر میرا شہر اور ان کا شہر بھی الگ ہے۔ شاید ان ہی وجوہات سے اس گناہ کے باوجود بہت سارے گناہوں سے بچایا ہوا ہے۔ خود وہ بھی اس تعلق میں حد سے آگے بڑھنے کو بہت گناہ تصور کرتے ہیں۔

**جواب:** لیکن یاد رکھو! اگر یہ سلسلہ جاری رہا تو حدیں قائم نہیں رہ سکتیں اور کبیرہ گناہ کے ارتکاب سے نہیں بچ سکتیں۔ کسی نامحرم سے ملنا جلنا، بات کرنا خود سخت گناہ ہے۔ لہٰذا بہتر ہے کہ اس سے شادی کرلو ورنہ آخرت کی پکڑ سے بچنے کے لیے اس سے اللہ کے لیے قطع تعلق کرلو۔

۱۲۴۸) **حال:** میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر کسی اور سے شادی ہوتی ہے تو اس کو اس بات کا یقین کیسے دلاؤں گی کہ میں بے گناہ ہوں۔ پھر یہ زندگی جو پہلے ہی جہنم کی مانند ہے اور خراب نہ ہوجائے۔ بتایئے! میں کیا کروں؟

**جواب:** اس کو بتانے کی کیا ضرورت ہے۔ گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔ اگر وہ پوچھے بھی تو انکار کردیں۔ مذکورہ گناہ کے اقرار سے شرعاً انکار کرنا افضل ہے۔ یہ جھوٹ سچ سے بہتر ہے۔ بس اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں، بندوں پر ظاہر نہ کریں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ گناہ گاروں کی آبرو کا بھی ان کو پاس ہے۔

۱۲۴۹) **حال:** کب یہ پریشانیاں ختم ہوں گی۔ لوگ گناہوں میں مبتلا ہوکر سکون سے رہتے ہیں مگر میں گناہ میں مبتلا ہوکر بھی اور ان کے بغیر بھی بے سکون ہوں، خوشیاں

نام کو نہیں ہیں۔

**جواب:** یہ خیال غلط ہے۔ گناہ میں مبتلا رہنے والوں کو ہرگز سکون نہیں ہے۔ ان کا دل بے چین ہے۔ حدیث پاک میں ہے کہ عشق کا علاج نکاح ہے تاکہ گناہ سے بچ جائیں، لٰہذا بجائے اس سے ملنے کے اس سے نکاح کرلیں ورنہ نامحرم سے پردے کا حکم ہے۔

۱۲۵۰) **حال:** گھر میں رہنے کا دل نہیں کرتا۔ بڑے بھائی اور چھوٹے بھائی گھر میں وہ ہنگامہ کرتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔ میرے اعصاب ٹوٹ گئے ہیں۔ اس وقت بھی جسم میں کپکپی سی ہے۔ ایک خوف ہے کہ جانے کیا ہوجائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی پابند کردیا ہے۔ نہ مرجانے کی دعا کرسکتے ہیں نہ ہی حالات بدلتے نظر آرہے ہیں۔ حضرت والا! میری اس مشکل کے حل کے لیے دعا فرمائیں۔ اگر میری زندگی میرے لیے بہتر نہیں ہے تو اللہ ربّ العزت موت دے دیں۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ سے اپنا معاملہ درست رکھو، گھر والوں کو ان کے حال پر چھوڑ دو اور اللہ تعالیٰ سے ہرگز مایوس نہ ہو۔ دنیاوی مصیبتوں سے گھبرا کر موت کی تمنا کرنا منع ہے۔ دین کی پابند رہو پھر کامیابی ہی کامیابی ہے۔

۱۲۵۱) **حال:** عرضِ خدمت یہ ہے کہ میں ''جامعۃ العلوم الاسلامیۃ بنوری ٹاؤن'' سے فارغ التحصیل آں جناب کی خدمت میں ایک غیر اختیاری معاملہ بایں وجہ پیش کررہا ہوں کہ آپ مجھے ایسی رائے سے سرفراز فرمائیں گے کہ جو مجھے راہِ اعتدال پر لے آئے اور حقیقتاً میری ذہنی و قلبی رسائی تعلق مع اللہ تک فرمائے۔ میں نے اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کی مگر ناکامی کا منہ ہی تکتا رہا۔ ذرّہ برابر بھی کوئی فرق محسوس نہ ہوا۔ مختصراً یہ کہ درسِ نظامی کی تکمیل کے تین سال بعد میری ملاقات نادانستہ طور پر میرے ان استاد سے ہوئی جن کے مدرسے میں میں نے حفظِ قرآن و قرأتِ عشرہ مکمل کی تھی اور اس پڑھائی کے زمانے میں میرا تعلق صرف مدرسہ اور گھر سے تھا، ان سے کوئی خاص تعلق نہیں تھا لیکن اتفاقیہ ملاقات کے وقت ان کی چند باتیں بطور نصیحت کے مجھے ایسے بھا گئیں کہ میں ان کا ایسا گرویدہ ہوگیا کہ میں اپنے آپ میں نہیں رہا، ہر چیز

میں بے اختیار ان کی پیروی کرنے کو دل کرتا ہے، ان کے چہرے کی جتنی زیارت کرلوں اتنی کم لگتی ہے، ہر بار دیکھتے ہوئے "قرۃ اعین" کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، ان سے محبت کو والدین سمیت ہر شے پر غالب دیکھتا ہوں، ان سے علیحدگی لمحہ بھر کے لیے بھی ہو تو بڑی شاق گزرتی ہے، میں اتنا احساسِ کمتری کا شکار ہو گیا ہوں کہ مجھے ان کا ہر قول و عمل بہ نسبت دیگر حضرات کے "النقش علی الحجر" لگتا ہے۔

**جواب:** یہ تعلق لِلّٰہی نہیں بلکہ مجاز ہی کا ایک شعبہ اور نفسانی محبت کا شاخسانہ ہے۔ محبت لِلّٰہی میں ایسی بے چینی نہیں ہو سکتی۔ اگر آپ نے بہ تکلف ان سے دوری اختیار نہیں کی تو مجاز کا آتش فشاں ظاہر ہو جائے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ ان سے شرق و غرب کی دُوری اختیار کریں۔ اس طور سے کہ کبھی ان پر نظر بھی نہ پڑے۔ چاہے مدرسہ چھوڑنا پڑے یا محلہ چھوڑنا پڑے۔ ان کا تذکرہ بھی نہ کریں، نہ کسی کو اپنے سامنے تذکرہ کرنے دیں۔ خانقاہ سے پرچہ "عشق مجازی کا علاج" حاصل کر کے روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۱۲۵۲) **حال:** میں نے اپنے جس تعلق والے سے بھی موجودہ کیفیت کا ذکر کیا تو اس نے یہی جواب دیا کہ یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ استاد سے اتنا گہرا تعلق آپ کو نصیب ہو گیا ہے اور یہ تو منجانب اللہ ایک نعمت ہے (لیکن براہِ کرم آپ ایسا نہ فرمایئے گا) میں اس بات کو ہرگز تسلیم نہیں کر سکتا کیوں کہ مجھے ان میں از سر تا پا مطلقاً کچھ بھی برا نہیں لگتا کہ جس سے مجھے فطرتاً کچھ نہ کچھ ہچکچاہٹ سی ہو بلکہ وہ جس طرح ہوں جیسے بھی ہوں مجھے بہت اچھے لگتے ہیں اور اس قسم کی کیفیت عقیدت و محبت کے نام سے موسوم نہیں ہو سکتی کیوں کہ عقیدت و محبت کا رشتہ ایک محدود دائرے میں گردش کرتا ہے۔

**جواب:** مصلح سے یہ بات کہنا "کہ آپ یہ بات نہ کہیے گا" خلافِ ادب ہے، کیوں کہ وہ اپنی تحقیق کے مطابق جو مناسب سمجھے گا کہے گا۔ جیسے ڈاکٹر سے کہنا کہ میرے اندر فلاں مرض تشخیص کیجیے گا اور فلاں نہیں، نامناسب ہے۔ ایسے ہی اپنے مربی کو ایسا مشورہ دینا بے ادبی ہے۔ بس آپ کے لیے یہی مشورہ ہے کہ ان سے مکمل علیحدگی اختیار

کریں کہ یہ تعلق نفسانی ہے۔

۱۲۵۳) **حال:** حضرت اقدس! مجھے سوتے میں منی خارج ہونے کا مرض ہے۔ اس کی وجہ سے میں نمازِ فجر قضا کر دیتی ہوں۔

**جواب:** ہر گز ایسا نہ کریں۔ فجر سے پہلے یا فجر کے وقت غسل کر کے نماز ادا کریں۔ عمداً نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ اور موجبِ عذاب ہے۔

۱۲۵۴) **حال:** شروع میں فجر سے پہلے اٹھ کر غسل کر کے نماز پڑھ لیتی تھی لیکن امی نے ڈانٹا کہ تو فجر سے پہلے روزانہ صبح کیوں نہاتی ہے۔ اس طرح تو شادی شدہ نہاتی ہیں۔

**جواب:** دین کے معاملے میں نہیں شرمانا چاہیے۔ والدہ کو بتادیں، وہ کسی معالج سے علاج کرائیں گی۔

۱۲۵۵) **حال:** حضرت! دن میں ہر روز بلاناغہ نہانا اور نمازِ فجر قضا کرنا بھی گھر والوں کو بد گمانی میں مبتلا کر سکتا ہے۔ لیکن مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ میں کیا کروں؟ نمازِ فجر قضا کروں تو جان بوجھ کر نماز چھوڑنے کا گناہ اور نہ قضا کروں غسل کر کے نماز پڑھوں تو گھر والوں کا بد گمانی میں مبتلا ہونے کا امکان۔

**جواب:** لوگوں سے نہ ڈریں، اللہ سے ڈریں۔ اگر بد گمانی کریں گے تو خود گناہ گار ہوں گے، لیکن ان کی بد گمانی کے ڈر سے آپ نے نماز قضا کی تو آپ گناہ گار ہوں گی۔ دوسروں کو بد گمانی سے بچانے کے لیے خود کو عذاب کا مستحق کرنا کہاں کی عقل مندی ہے؟

۱۲۵۶) **حال:** نظر کی حفاظت جیسی ہونی چاہیے، ویسی نہیں کر پاتی۔ لیکن جب بھی نظر پڑی یا قصداً ڈالی شہوت سے نہیں۔ دل اور نظر کی حفاظت کے لیے کیا طریقہ اختیار کروں؟

**جواب:** نامحرم کو بلاشہوت بھی دیکھنا جائز نہیں۔ قصداً نظر بلاشہوت نہیں ہوتی۔ نفس مزہ چرا لیتا ہے اور دھوکا دیتا ہے کہ نظر بلاشہوت تھی۔ طریقہ یہی ہے کہ ہر گز نہ دیکھیں۔ بجز ہمت کے کوئی علاج نہیں۔

## ایک طالبِ اصلاح کے دو خطوط

۱۲۵۷) حال: پہلا اور سب سے بڑا مرض کہ بچپن ہی سے فعل قومِ لوط علیہ السلام کا چسکہ لگا ہوا ہے۔ مگر اب چند سالوں سے آں جناب کی صرف دو چار روز کی صحبت اور جنابِ والا کے مواعظ حسنہ کے مطالعے کی برکت سے اصل فعل سے تو محفوظ ہوں۔

جواب: لڑکوں سے بالکل نہ ملیں، ان کو نہ دیکھیں نہ بات کریں، ان سے شرق و غرب کی دوری رکھیں۔ آپ کے لیے تدریس جائز نہیں ہے۔

۱۲۵۸) حال: اور الحمدللہ! نظر کی بھی حفاظت ہو جاتی ہے مگر چوں کہ بچپن کا مریض ہوں اس لیے تقاضے بہت پریشان کرتے ہیں۔

جواب: تقاضوں سے پریشان نہ ہوں، جس نے ایک دفعہ بھی گناہ کر لیا اس کو عمر بھر تقاضا ہو گا، اس کو برداشت کرنا پڑے گا۔ اسی برداشت پر اجر ہے اور اسبابِ گناہ سے دُور رہیں۔

۱۲۵۹) حال: اور دوسرا یہ سمجھ نہیں آتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہے یا امتحان کہ پہلی ہی نظر جو غیر اختیاری ہے پڑ جانے سے چاہے وہ بچہ ہو یا داڑھی مونچھ والا، کالا ہو یا گورا بالخصوص ہلکے ہلکے حسن والے وغیرہ تو فوراً ان کے چہرے کے نمک سمیت پورے جسم کے نشیب و فراز دل و دماغ پر نقش ہو جاتے ہیں جب کہ دوسری نظر نہیں ڈالتا۔ مگر پھر بھی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ خدا کا عذاب ہے۔

جواب: حاشا و کلّا! ایسا گمان نہ کریں، اگر وہ عذاب دیں تو بندے کا کہاں ٹھکانا ہے، وہ ارحم الراحمین ہیں، توبہ کرتے ہی سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔ شدید تاثر کا سبب ماضی میں گناہوں کا کثرت سے ارتکاب ہے، لہٰذا اب نظر بہت احتیاط سے اٹھائیں، کوشش کریں کہ پہلی نظر بھی نہ پڑے، خصوصاً جہاں امکان ہو کہ یہاں ایسی شکل ہو گی وہاں نظر اٹھانے سے پہلے جائزہ لیں۔ پھر بھی اگر نظر پڑ جائے اور مذکورہ کیفیت پیدا ہو تو اپنے اختیار سے مشغول نہ ہوں، کسی مباح کام میں لگ جائیں یا ایک منٹ کے لیے موت، قبر اور قیامت کے منظر کو یاد کریں۔

۱۲۶۰)**حال:** اور گزشتہ لغزشوں کی وجہ سے ہر وقت دل و دماغ پریشان رہتے ہیں اور کوئی نیک عمل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔

**جواب:** ایک بار خوب توبہ کرکے گناہوں کو بھول جائیں۔ توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے نہیں، اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔

۱۲۶۱)**حال:** خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضورِ والا کے تعلق کی بنا پر بچا ہوا ہوں۔ ورنہ بقسم عرض کرتا ہوں میرے ہی جیسے نالائقوں کی ایسی ایسی ذلتیں ہو چکی ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ مگر کیا عرض کروں حضرت! کہ میرے آقا و مولیٰ نے آج تک مجھے پردے میں رکھا ہوا ہے۔ جب کہ میں اپنی سیاہ کاریاں احاطۂ تحریر میں نہیں لا سکتا اسی لیے ہر وقت یہ فکر رہتی ہے کہ اگر خدانخواستہ میری شامت آگئی تو مجھ سے برا حشر کسی کا نہیں ہوا ہوگا۔

**جواب:** یہ اللہ کی ستّاری ہے جو علامت ہے آپ کی ندامت پر اللہ تعالیٰ کی رحمت کی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جس کو اللہ تعالیٰ معاف فرمادیتے ہیں اس کے عیبوں کی ستاری بھی فرماتے ہیں۔ پوری ہمت کرکے گناہوں سے بچے رہو، لڑکوں کے قریب بھی نہ جاؤ، ان شاء اللہ! ان کی رحمت دامنِ ستاری میں چھپائے رہے گی۔

۱۲۶۲)**حال:** صحت و جوانی تو برباد ہو چکی ہے مگر قوتِ برداشت بھی ختم ہو چکی ہے۔ بعض اوقات تو بیٹھے بیٹھے ایسا نفس و شیطان کا حملہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ فرماتے ہیں۔ ورنہ میرا حال بیان کرنے کے قابل نہیں۔

**جواب:** اس وقت ہمت کرکے نفس کا مقابلہ کریں اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کریں اور ٹھان لیں کہ چاہے جان چلی جائے، گناہ کی لذت نہیں اٹھاؤں گا، گناہوں کا تقاضا ہونا گناہ نہیں، ان تقاضوں پر عمل کرنا گناہ ہے۔

۱۲۶۳)**حال:** حضور والا! آپ تو اللہ کے خاص مقرب بندے ہیں۔ اللہ کے لیے میرے حق میں خصوصی دعا و توجہ فرمادیں کہ نصوح کی طرح مجھ سیاہ کار کو بھی سچی توبہ کی توفیق اور ہمت ہو جائے اور دل و دماغ میں صرف اللہ ہی اللہ ہو۔ دوسری طرف توجہ

ہی نہ جائے، گناہ کا خیال ہی نہ آئے۔

**جواب:** یہ مطلوب نہیں کہ گناہ کا خیال ہی نہ آئے خیال آنے کے بعد گناہ سے بچنا مطلوب ہے۔ لاکھ خیال آئے، لاکھ گناہ کا تقاضا ہو جب تک گناہ نہیں کرے گا تقویٰ سلامت ہے بلکہ اس مجاہدے سے اور زیادہ ثواب ملے گا اور اللہ کا قرب عطا ہو گا۔

## دوسرا خط

۱۲۶۴) **حال:** حضورِ والا کا والا نامہ جواباً صادر ہونے پر نہایت درجہ خوشی و تسلی نصیب ہوئی۔ اللہ کریم حضرت والا کی زندگی اور صحت میں برکتیں پیدا فرمائے۔ حضرت والا نے لڑکوں کو قرآن پاک نہ پڑھانے کا جو مشورہ دیا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کی برکت سے ایک فیکٹری کی مسجد میں امامت کی ذمہ داری عطا فرمادی تو بندے نے آں جناب کے وعظ ''تجلیاتِ جذب'' سے حضرت ابراہیم ابن ادہم کا واقعہ سامنے رکھ کر تدریس سے استعفیٰ دے دیا۔ ابتداءً معاشی پریشانی ہوئی مگر امامت کی برکت سے اللہ کریم نے معاشی تنگی بھی دور کر دی ہے، الحمدللہ۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت اچھا کیا، بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کا چشم دید مشاہدہ کریں اور شکر ادا کریں۔

۱۲۶۵) **حال:** دوسری طرف چوں کہ اللہ کریم نے میری سیاہ کاریوں پر نہایت درجہ کی ستّاری فرمائی ہوئی ہے اس لیے بعض مخلص دوست، احباب اور جس ادارے میں تدریس کرتا رہا ہوں وہ بھی چاہ رہے ہیں کہ بندہ ان کے ہاں پھر سے تدریس شروع کردے بلکہ بندہ کے شعبۂ تجوید کے استاد محترم جو نہایت درجہ کے قرآن پاک کے مخلص خادم، متبع سنت اور مشفق استاد ہیں جب ان کے علم میں یہ بات آئی کہ بندے نے تدریس چھوڑ دی ہے تو وہ بندے کی فراغت کو اور اس کے شعبۂ قرأت میں شوق کو دیکھ کر تمام قرأت پڑھا کر شعبۂ قرأت کا استاد تیار کرنا چاہتے ہیں اور بندہ بھی اس کو غنیمت سمجھ کر فائدہ و استفادہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔ مگر پھر سوچتا ہوں کہ جب تدریس کرنی نہیں تو پھر سیکھنے کا کیا فائدہ۔

**جواب:** پڑھانے کا مشغلہ آپ کے دین کے لیے مہلک ہے۔ ایسی دینی خدمت جو معصیت کا پیشِ خیمہ ہو جائز نہیں۔ تقویٰ فرضِ عین ہے، درس و تدریس فرضِ کفایہ ہے، فرضِ عین کے لیے فرضِ کفایہ کو قربان کیا جائے گا، لہٰذا دوبارہ تدریس کے متعلق سوچیں بھی نہیں۔

۱۲۶۶) **حال:** اس لیے پریشانی ہے، حضور سے درخواست ہے کہ خصوصی توجہ رکھیے اور راہ نمائی فرمائی جائے، اس لیے کہ میری باقی حالت سے دوست، احباب واقف نہیں اور آں حضرت کے سامنے ہے سب کچھ۔ اس لیے جو حضور والا فرمائیں گے وہ کروں گا۔

**جواب:** اس راہ میں اطاعتِ مرشد کامیابی کی کنجی ہے۔

۱۲۶۷) **حال:** میرے ایک بچپن کے دوست ہیں۔ ان سے اچھے خاصے تعلقات تھے۔ تھوڑی سی ناراضگی پر ہم نے ملنا چھوڑ دیا۔ اب میری حالت یہ ہے کہ میں ان سے نجات حاصل کرنا چاہتا ہوں جب کہ میرا ان سے ملنا جلنا بالکل بند ہے لیکن وہ میرے خیالوں میں بسے ہوئے ہیں۔ ان کے خیالات بہت آتے ہیں۔ ان خیالات سے بچنے کے لیے میں نے کثرت سے ذکر و استغفار بھی کیا۔ ذکر و استغفار سے دل کو ٹھنڈک تو ملی مگر وہ خوابوں میں بھی آنے لگے ہیں جب کہ میں ان سے بالکل ملنا نہیں چاہتا ہوں۔ اب آپ مجھے کوئی ایسا عمل بتادیں جس سے میں ان خیالات اور ان خوابوں سے بچ سکوں۔

**جواب:** اگر نفسانی تعلق ہے تب تو مطلقاً قطع تعلق ضروری ہے خواہ کتنا ہی خیال آئے لیکن اگر یہ تعلق نفس کی شمولیت سے پاک ہے تو محض دنیوی رنجش سے مسلمان سے تین دن سے زیادہ نہ بولنا سخت گناہ ہے۔

۱۲۶۸) **حال:** صبح کی نماز میں اکثر سستی ہو جاتی ہے۔

**جواب:** نماز قضا ہونے پر تیس روپے اور جماعت چھوٹنے پر پندرہ روپے صدقہ کریں۔

۱۲۶۹)حال: بد نظری کوشش کے باوجود ہو جاتی ہے۔

جواب: یہ کوشش نہیں، وسوسہ ہے۔ کوشش جب ہو گی تو عمل کی توفیق ہو جائے گی۔ ہر بد نظری پر بارہ رکعات پڑھیں۔

۱۲۷۰)حال: حضرت والا! دل بہت پریشان ہے۔ نماز قضا ہونے کے بعد دس رکعات نفل والا طریقہ بھی استعمال کیا۔ چند دن کے بعد اس سے بھی فرق نہ پڑا اور صدقہ بھی دیا تو بھی کامیابی نہ ہوئی۔ اب کیا کروں؟ مشورہ عنایت فرمائیں۔

جواب: صدقہ کی مقدار بڑھادیں۔ اگر پچیس دیتے تھے تو پچاس دیں یعنی دُگنا کردیں۔

۱۲۷۱)حال: حضرت والا! میں بہت کمزور ہوں۔ تعلیم بھی بہت کم ہے۔ عشق و محبت تو نہ ہونے کے برابر ہے۔ مگر جب میں شروع میں بیعت ہوا اور ذکر وغیرہ شروع کیا تو اس وقت عجیب حالت تھی اور محبت و عشق کا جیسے دریا چل رہا تھا کہ ہر وقت اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت والا! آپ کی محبت میں دن رات گزرتے تھے مگر اب وہ شورش اور جوش نہیں۔

جواب: فکر نہ کریں، اب عشق پختہ ہو گیا ہے اس لیے شورش کم ہو گئی ہے۔ جب ہنڈیا کچی ہوتی ہے خوب شور مچاتی ہے اور جب پک جاتی ہے تو شور کم ہو جاتا ہے۔ اسی طرح جب عشق پختہ ہو جاتا ہے تو کیفیات کم معلوم ہوتی ہیں لیکن اندر سے تعلق مزید پختہ اور مضبوط ہو جاتا ہے۔

۱۲۷۲)حال: حضرت والا کی محبت میں کچھ اشعار ہو گئے ہیں جو مرسل ہیں۔ ویسے میں نے کبھی شعر نہیں کہا اس لیے اصلاح فرمادیں۔

جواب: جذبات تو بہت اچھے ہیں لیکن یہ شعر نہیں ہیں۔ شاعری خداداد چیز ہے اس لیے شعر کہنے میں وقت ضایع نہ کریں بلکہ جذباتِ محبت کا اظہار نثر میں کر دیا کریں۔

۱۲۷۳)حال: حضرت صاحب! گزارش ہے کہ بندہ درجۂ اولیٰ میں پڑھتا ہے۔ بندے کی طبیعت ایک ماہ سے انتہائی خراب ہو چکی ہے۔ بندہ عشقِ مجازی کی بیماری میں مبتلا

ہو چکا ہے۔ جس لڑکے کے ساتھ عشق مجازی ہو گیا ہے وہ بے ریش نہیں بلکہ ایک مشت داڑھی والا ہے اور اس کے ساتھ تقریباً پانچ سال سے دوستی ہے۔ اکٹھے قرآن کریم حفظ کیا۔ اب اکٹھے کتابوں کے لیے داخلہ لیا۔ حضرت والا! ان پانچ سالوں میں ایک لمحے کے لیے بھی غلط خیال پیدا نہیں ہوا اور نہ اب ہے۔ بس ایک مہینے سے تھوڑی ناراضگی ہمارے درمیان ہو چکی ہے۔ کبھی وہ ناراض اور کبھی میں ناراض ہو جاتا ہوں۔ لیکن حضرت والا! اس کی ناراضگی مجھ پر ایسی گراں ہے کہ خودکشی کو دل کرتا ہے۔ نیند بالکل نہیں آتی۔ اگر شدید نیند کی وجہ سے کبھی سو بھی جاتا ہوں تو ایسے ڈر کر بیدار ہو جاتا ہوں جیسے قاتل نیند سے بیدار ہوتا ہے۔ آج جمعہ کی نماز سے پہلے ایک معمولی بات پر ناراض ہو گئے تو بندے کی طبیعت اتنی خراب ہو گئی کہ ایک دو مرتبہ خودکشی کی کوشش بھی کی مگر اللہ نے بچالیا۔ حضرت والا! اس کے بغیر پہلے جتنا تعلق بھی ہمارا رہ چکا ہے، انتہائی بہترین وقت تھا۔ ایک دوسرے کو نیکی کی ترغیب دیتے تھے۔ اب کا وقت بھی اچھا ہے، نیت بھی ہم دونوں کی صاف ہے۔ لیکن حضرت صاحب! اس کی ناراضگی سے دل پر ایسے بوجھ پڑ جاتا ہے کہ برداشت نہیں کر سکتا۔ دعاؤں کی درخواست کی جاتی ہے۔

**جواب:** اس درجہ محبت اور تعلق کا ہونا قطعی حرام ہے۔ اس لڑکے سے دور رہنا واجب ہے یا تو مدرسہ چھوڑ دیجیے اور دوسرے مدرسے میں داخلہ لے لیجیے۔ ایک مدرسے میں ہرگز نہ رہیں۔ ملنے جلنے سے بچیے اور اس کے خیالات کو بھی دل میں نہ لائیے۔ کچھ دن میں ان شاء اللہ! ایسا چین و سکون پائیں گے کہ دنیا بھی جنت ہو جائے گی۔ میری کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' کا بار بار مطالعہ کیجیے۔ اگر ہو سکے تو مجالس میں شرکت کیجیے۔ دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو اور آپ کو ہر معصیت سے محفوظ فرمائے۔

۱۲۷۴) **حال:** میری نوکری Board of Statistics میں لگی ہے اور میرا کام یہ ہے کہ ہر قسم کے اسکول، کالج اور کمپیوٹر انسٹیٹیوٹ میں جانا ہوتا ہے اور وہاں کے مہتمم سے مل کر ان کا Data لینا ہوتا ہے۔ عام طور سے بلکہ ۷۵ فیصد اسکول وغیرہ کی پرنسپل عورتیں ہوتی ہیں جن سے ملنا ہوتا ہے اور بات کرنی ہوتی ہے۔ نگاہ بچا کر

بات کرنے سے وہ برا مانتی ہیں کہ آپ ہمیں دیکھتے کیوں نہیں۔ کبھی تو ہمت کرلیتا ہوں اللہ تعالیٰ کے کرم سے بد نظری سے، لیکن اکثر بد نظری بھی کرلیتا ہوں بات کرتے ہوئے۔ سمجھ میں نہیں آرہا کیا کروں۔

جواب: گھر سے ارادہ کر کے نکلو کہ نہیں دیکھنا ہے۔ بات کرتے وقت سختی سے نگاہ کی حفاظت کرو یا کالا چشمہ پہن لو اور ان سے باتیں کرتے وقت ان کو نہ دیکھو، ان کو نظر بھی نہیں آئے گا کہ کدھر دیکھ رہے ہو۔ پھر بھی غلطی ہو جائے تو ہر غلطی پر پچاس روپے صدقہ کرو اور دوسری نوکری تلاش کرو۔ جب دوسری مل جائے تو اس نوکری کو چھوڑ دو۔

۱۲۷۵) حال: بس میں سفر کرنا ہوتا ہے۔ ویسے تو اللہ تعالیٰ کے کرم سے اور حضرت والا دامت برکاتہم کے فیض سے گانوں کی عادت چھوٹ چکی ہے لیکن جب بھی گانا سنتا ہوں تو اکثر سننے لگ جاتا ہوں اور دل مزے لینا شروع ہو جاتا ہے۔ دھیان ہٹانا مشکل ہو جاتا ہے۔

جواب: گھر واپس آکر روزانہ دو رکعات نفل پڑھو اور معافی مانگو۔ بس میں جب گانوں کی آواز آنے لگے تو موت کا وقت یاد کرو کہ نزع طاری ہے، کوئی موت کی تکلیف میں گانا سنے گا؟ اور سوچو کہ خدانخواستہ ابھی ایکسیڈنٹ ہو گیا تو کس حالت میں موت آئے گی اور سب سے اچھا طریقہ یہ ہے کہ کانوں میں انگلی دے لو۔

۱۲۷۶) حال: جھوٹ بولنے کی عادت ہو گئی ہے بات کرتے ہوئے، یعنی اکثر گھر میں یا کہیں کوئی کام نہیں ہوتا تو جھوٹا بہانہ بنالیتا ہوں۔

جواب: جب جھوٹ بولو تو مخاطب سے کہہ دو کہ یہ بات میں نے جھوٹ کہی ہے۔

۱۲۷۷) حال: میں نے ایک خط اپنی شادی کے موقع پر لکھا تھا جس میں میں نے اپنی سسرال میں پردے کا طریقہ دریافت کیا تھا۔ تو آپ نے مجھے گھونگھٹ سے پردہ کرنے کا فرمایا تھا اور نامحرموں کے ساتھ ایک دسترخوان پر بیٹھنے سے بھی منع فرمایا تھا۔ حضرت! میں نے ابتدا میں گھونگھٹ سے پردہ کرنے کی بہت کوشش کی لیکن

میرے ایک جیٹھ اور دیور نے ایسا نہیں کرنے دیا۔ جان بوجھ کر میرے سامنے آتے کہ ہم نے اس کو دیکھنا ہے۔

**جواب:** وہ جان کر سامنے آتے ہیں تو وہ گناہ گار ہوں گے۔ آپ پردہ نہ چھوڑیں، فوراً چہرہ چھپالیا کریں۔

۱۲۷۸) **حال:** میرے شوہر اگرچہ عالم ہیں لیکن انہوں نے بھی یہی کہا کہ نماز کی طرح دوپٹہ باندھے رکھو اور اسی طرح پردہ کرو۔ تو اب میں اسی طرح پردہ کرتی ہوں پھر حضرت! ایک ساتھ ایک دستر خوان پر کھانا کھانے میں بھی یہی مشکل ہوئی، اگرچہ گھر میں جو لوگ ہیں ان میں سے اکثر کے ذہن دینی ہیں لیکن کچھ ملا جلا ماحول ہے۔ اسی لیے گھر میں مشکل ہونے کی وجہ سے میں ایک دستر خوان پر تو کھانا کھاتی ہوں لیکن کوشش کرتی ہوں کہ نامحرموں سے سامنا کم ہو، لیکن پھر بھی سامنا ہو جاتا ہے۔

**جواب:** شوہر کو سمجھائیں کہ عالم ہو کر پھر کیوں چہرہ کھلواتے ہیں۔ یہ بات مردانہ غیرت کے بھی خلاف ہے۔ اسی طرح ایک دستر خوان پر بھی نہ کھائیں۔

۱۲۷۹) **حال:** حضرت! شادی کے بعد اپنے اندر بہت کمزوری محسوس ہوتی ہے۔ اعمال میں بھی بہت کوتاہی ہونے لگی ہے۔ پہلے اگر کوئی عمل چھوٹ جاتا تھا تو دل میں افسوس اور ملال ہوتا رہتا تھا لیکن اب کوئی پروا نہیں ہوتی۔

**جواب:** دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں، جو دین میں ڈِھیلا ہوا وہ مٹی کا ڈھیلہ ہوا۔ ہمت کریں پھر عمل ہونے لگے گا۔

۱۲۸۰) **حال:** اگرچہ میرے تعلیمی دور کا آخری سال (دورۂ حدیث) چل رہا ہے لیکن پڑھائی میں بھی یکسوئی اور دلچسپی حاصل نہیں ہو رہی۔ پہلے بد نظری تو کیا نامحرم پر پہلی نظر میں بھی احتیاط سے کام لیتی تھی لیکن اب اس میں بھی کوتاہی ہونے لگی ہے۔

**جواب:** دورۂ حدیث کرنا یعنی اصطلاحی علم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے، لیکن تقویٰ فرضِ عین ہے۔ دورہ کرو یا نہ کرو تقویٰ کا اہتمام کرو۔ سب کوتاہیوں کا سبب شرعی پردہ نہ کرنا ہے۔

۱۲۸۱)حال: غرض حضرت! ہر چیز میں بہت کمی ہے۔ پتا نہیں اللہ تعالیٰ میری کس بات سے ناراض ہیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ ناراض ہوں تو ہمارا کہاں ٹھکانا ہے! وہ ناراض نہیں ہوتے، ہم ہی بے وفائی کرتے ہیں، ان سے دُور ہو جاتے ہیں۔

۱۲۸۲)حال: طبیعت میں بہت لاپرواہی آگئی ہے۔ دنیا میں دلچسپی محسوس ہوتی ہے۔ پہلے بازار جانے اور تقاریب میں جانے سے بھاگتی تھی اب کسی کے کہنے پر آرام سے چلی جاتی ہوں۔

جواب: دین کی پابندی پھر سے شروع کردیں، یہ سب کمزوریاں جاتی رہیں گی۔

۱۲۸۳)حال: اس کے علاوہ حضرت! پہلے آپ نے مجھے تہجد عشاء کے بعد پڑھنے کے لیے فرمایا تھا اور آدھی رات کو اُٹھ کر پڑھنے سے منع فرمایا تھا۔ کیا اب میں تہجد آدھی رات کو پڑھنا شروع کردوں؟

جواب: نہیں! شرعی پردہ شروع کردو۔ ایک لاکھ تہجد سے افضل ہے کہ ایک گناہ چھوڑ دو۔

۱۲۸۴)حال: آج کل نمازوں میں کچھ سستی ہو رہی ہے۔ نمازیں تو تمام ہو جاتی ہیں مگر سنن اور نوافل میں کچھ سستی ہو رہی ہے جس کی مجھے بڑی فکر ہے۔ محسوس ہوتا ہے کہ کچھ دین سے دوری ہو رہی ہے۔

جواب: یہ دوری نہیں ہے صرف کیفیات میں کمی ہے اور کیفیات مقصود نہیں مقصود خدائے تعالیٰ ہیں پس کیفیات سے دوری کو خدا سے اور دین سے دوری سمجھنا کیفیات کو خدا سمجھنا ہے۔ اعمال بہ تکلف ہمت سے کرلیا کریں اگرچہ نفس پر مشقت ہو، بس یہی مقصود ہے۔ اسی طرح گناہ سے بچنا ہمت کرکے حاصلِ تقویٰ ہے۔

۱۲۸۵)حال: حضرت جی! اس بارے میں صاف تحریر فرمادیں کہ ذکر کو وضو کے ساتھ کیا کروں اور قبلہ رو بیٹھنے کی کوشش کیا کروں یا جس طرح آج کل کرتا ہوں ٹھیک ہے؟ ذکر کی توفیق تو ہو جاتی ہے اللہ کے فضل سے مگر وضو میں ذرا تکلیف ہوتی ہے۔

جواب: وضو کے ساتھ زیادہ نافع ہے مگر بے وضو بھی جائز ہے۔

۱۲۸۶)حال: میرے متعلق اور نصیحت فرمائیں کہ اللہ کا راستہ جلد از جلد کیسے پورا ہو گا۔ مجھے اس کی بھی بڑی فکر رہتی ہے مگر جب اپنے آپ کو بد نگاہی اور بڑے گناہوں میں دیکھتا ہوں اور اس وقت ہمت کر کے گناہ سے کچھ بچ بھی لیتا ہوں اور کبھی ہار بھی جاتا ہوں تو بڑی تکلیف پہنچتی ہے اور دل کہتا ہے کہ یہ راستہ تم جیسے ذلیلوں کا نہیں ہے۔ کیوں کہ اب تو آپ نے گناہوں کی کافی تفصیل بتادی ہے لہٰذا گناہ کا احساس تو اس وقت ہو جاتا ہے مگر جب اس پر قابو نہیں پاسکتا تو بڑی ہمت پست ہوتی ہے۔ پھر سوچتا ہوں حضرت نے کہا تھا کہ تم ان شاء اللہ! اس راہ میں کامیاب ہو جاؤ گے تو پھر ہمت ہو جاتی ہے۔

جواب: اس راہ میں گناہوں کے ہو جانے سے مایوس نہ ہونا چاہیے خواہ مرتے دم تک یہ دشمن ساتھ لگارہے۔ ایک دن اللہ تعالیٰ کی رحمت اپنی پناہ میں لے لے گی پھر یہ دشمن آپ کا منہ تکتا اور ہاتھ ملتارہ جائے گا اور آپ کامیابی کی منزل پر مسرور ہوں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۲۸۷)حال: پھر التجا کرتا ہوں کہ آپ مجھ سے بدظن نہ ہو جایئے گا۔ جب بھی کوئی بات ہو فوراً حضرت! مجھے معاف کر دیا کریں کیوں کہ یہ راستہ ہمارے لیے بالکل اجنبی ہے۔ ہمارے خاندان میں کسی کو بھی اس راستہ کا علم نہیں۔ بس مجھے ہی اللہ کے کرم نے اور آپ کی محبت نے کھینچ لیا ہے۔

جواب: بے فکر ہو کر حالات لکھا کریں، ہم کو خوشی ہوتی ہے۔

۱۲۸۸)حال: حضرت! آج کل دل کا عجیب معاملہ ہے۔ دنیا میں خوب دل لگ رہا ہے اور اللہ کی طرف دھیان بہت کم جاتا ہے۔ خوب استغفار کرتا رہتا ہوں مگر کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ بد نظری بھی خوب ہو رہی ہے۔ بڑا پریشان ہوتا ہوں۔ اپنے کو خوب برا بھلا کہتا ہوں۔ اللہ سے شرمندہ بھی ہوتا ہوں مگر عادت نہیں جاتی۔ بڑے افسوس کی بات ہے کہ آپ جیسے بزرگ کا ہاتھ پکڑ کر ایسی ذلیل حرکتیں ہوتی ہیں۔ میں آپ سے بھی شرمندہ ہوں۔ اور التجا کرتا ہوں کہ میرے حق میں دعا بھی کریں اور جو مناسب سمجھیں ہدایت بھی دیں۔ میں اس سلسلے میں بالکل مطمئن ہوں لہٰذا اللہ کی ذات سے

مایوس نہیں ہوتا اصل بات تو اپنی ذلالت کی ہے۔ آیندہ آپ کے پاس آیا تو ان شاء اللہ! کچھ وقت لے کر آؤں گا۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: آپ کیوں بد نظری کرتے ہیں۔ آپ تو خود ہی اپنے جمال کو دیکھ لیا کریں۔ جب اپنے خزانے میں خود حسن حق تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے تو شکر ادا کیا کریں کہ اے خدا! آپ نے مجھے حسین پیدا فرمایا میرے اخلاق بھی حسین بنا دیجیے، حسین ہو کر کام غیر حسین کرنا تو اور برا ہے۔ ہر بد نگاہی پر آٹھ رکعت نفل جرمانہ پڑھیے اور پانچ روپے خیرات کیجیے۔ جہنم کی آگ کو سوچئے کہ وہاں کیا حال ہو گا، یہاں تو مزے لے رہا ہوں اگر وہاں سزا ملی تو کیا ہو گا۔

۱۲۸۹) حال: میرے لائق کوئی خدمت ہو تو ہر وقت حاضر ہوں، آپ کا غلام ہوں۔ آپ سے بے حد محبت ہے۔ آپ پر بڑا اعتماد اور یقین ہے۔ کاش! کہ میں آپ کے کسی کام آسکوں۔

جواب: آپ کی محبت سے دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ اس محبت کو ہمارے اور آپ کے لیے باعث سعادت بنائیں، آمین۔

۱۲۹۰) حال: راہِ سلوک میں نہایت پر سکون طریقے سے ترقی ہو رہی تھی۔ ہر لمحہ مالک کی ناراضگی کا دھیان رہتا تھا۔ روح نہایت سرسبز و شاداب لگ رہی تھی مگر اچانک یک دم نہ جانے کیا ہو گیا کہ حضرت والا! آپ کی مبارک مجلس سے محروم کر دیا گیا اور واپس گرتا چلا گیا۔ حتیٰ کہ جس مقام سے چلنا شروع کیا تھا اس مقام پر دوبارہ آٹھہرا۔ تقریباً دو مہینے تک یہی حالت رہی مگر اس عرصۂ فراق میں ہمیشہ روح تڑپاتی رہی۔ مگر آپ کی مجلس میں آنا نہایت مشکل ہو گیا تھا۔ اس عرصے میں نہایت بے چین رہا اور گناہوں میں مبتلا ہوتا گیا۔

جواب: راہ میں کبھی آدمی گر بھی جاتا ہے پھر اٹھ کر چلنا شروع کر دے پھر منزل پر پہنچ جاتا ہے۔ گرنا کوئی اچنبھے کی بات نہیں بس گرا ہوا پڑا نہ رہے پھر سے مجلس میں آنا جانا شروع کر دیں۔ اطلاعِ حالات یعنی جس گناہ میں ابتلا ہے اس کی اطلاع کریں کیوں

کہ علاج ہر بیماری کا الگ الگ ہے۔

۱۲۹۱)**حال:** چاہتا نہیں ہوں کہ مالک کی نافرمانی کروں مگر بے اختیار ہو جاتی ہے۔ پتا چلے تو پانی سر سے گزر چکا ہوتا ہے پھر نہایت پریشان ہو جاتا ہوں۔ یہاں تک کہ نہایت گھٹن سی محسوس ہوتی ہے۔ رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگیں کہ مالک! حضرت والا کی مجلس میں پہنچا دیجیے۔ اب کافی عرصے بعد توفیق ملی ہے۔ مجھے اپنے فیض سے محروم نہ کیجیے۔

**جواب:** اللہ کے راستے میں پانی سر سے گزر کے بھی سر پر نہیں رہتا۔ سالک پھر پانی پر سوار ہو جاتا ہے۔ بس شرط یہ ہے کہ ہمت نہ ہارے اور کوشش میں لگا رہے۔

۱۲۹۲)**حال:** مجھے پھر سے ترقی کی دعائیں دیجیے اور عطائے ہمت ربانی کو استعمال کرنے کی بھی دعا فرمائیں کیوں کہ مالک نے جو ہمت دی ہے وہ بھی نہایت کمزور ہو چکی ہے۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔ ہمت کچھ کمزور نہیں ہوئی۔ ایک آہ سے پھر منزل پر پہنچو گے، ان شاء اللہ۔

۱۲۹۳)**حال:** جہاں تک ممکن ہو میں نظروں کی حفاظت کرتا ہوں لیکن مشکل بہت ہوتی ہے کیوں کہ میرا واسطہ تو مردوں سے ہے۔ مسجد میں بھی مرد ہی ہوتے ہیں۔ طرح طرح کے خیالات آتے ہیں۔ کبھی سوچتا ہوں شاید میں پیدائشی شیطان ہوں۔

**جواب:** ہرگز نہیں جس کے اندر گناہ کے تقاضے زیادہ ہوتے ہیں ان کو روکنے سے اور ان پر عمل نہ کرنے سے اتنا ہی زیادہ نور پیدا ہوتا ہے۔ لاکھ تقاضے ہوں بس ان پر عمل نہ کریں، دل کو مار لیں، اتنا قوی نور پیدا ہو گا کہ آپ اللہ تعالیٰ کی طرف اُڑ جائیں گے، نہایت قرب نصیب ہو گا۔ بس جان کی بازی لگا کر نظر کی حفاظت کریں۔ تقاضوں کی مثال کھاد کی سی ہے، کھاد جتنا سڑا ہوا ہوتا ہے پھول اتنا ہی خوشبودار پیدا ہوتا ہے۔ گندے تقاضوں کو دبانے سے تقویٰ کا پھول بھی اتنا ہی خوشبودار ملتا ہے۔

۱۲۹۴)**حال:** بندہ اس خط میں کچھ گزارشات پیش کرنا چاہتا ہے:

احقر کے علم میں بعض نیکیوں کے فضائل ہوتے ہیں اور ان کے منافع سے بھی باخبر

ہوتا ہے لیکن ان میں سے اکثر پر عمل نہیں کر پاتا۔ اس کی کیا وجوہات ہیں اور بندہ کس طرح ان اعمال پر عمل کر سکتا ہے جن کا علم تو بندہ کو ہے لیکن عمل نہیں کر پاتا؟

**جواب:** نیکیوں میں صرف فرض، واجب، سنت مؤکدہ پر عمل نجات کے لیے ضروری ہے۔ کیا تمام فضائل پر عمل کرنا واجب ہے؟ نفلی عمل تھوڑا ہو مگر ہمیشہ ہو یہ بہتر ہے اس سے کہ بہت عمل شروع کرو اور پھر سب چھوڑ دو۔

۱۲۹۵) **حال:** توفیق عمل کس طرح بندہ حاصل کر سکتا ہے؟

**جواب:** صرف نفلی مثبت اعمال یعنی ذکر، تلاوت و نوافل ہی عمل نہیں ہیں بلکہ منفی اعمال یعنی اجتناب عن المعاصی اصل عمل اور موجب رضائے الٰہی اور ولایت کی بنیاد ہے لہٰذا اس کی فکر و اہتمام میں جان کی بازی لگاؤ۔ کرنے کا کام یہ ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس کام میں اللہ کی ناراضگی ہو نہ کرو۔

۱۲۹۶) **حال:** بندہ صبح اپنے کام پر موٹر سائیکل پر جاتے ہوئے الحمد للہ! روزانہ سورۂ یٰسین اور ذکر و اذکار کرتا ہوا جاتا ہے لیکن واپسی پر قطعاً اس طرف میلان نہیں ہوتا۔

**جواب:** اس میں کیا نقصان ہے؟ عمل کے لیے میلان ہونا ضروری نہیں لیکن تحمل سے زیادہ عمل نہ کریں۔ سارے دن کام کے بعد واپسی میں اذکار کرنا تحمل سے زیادہ ہے۔ نقصان گناہ کرنے میں ہے، نیکی کی رغبت نہ ہونا نقصان نہیں ہے۔ عبادات واجبہ چھوڑ دینا گناہ ہے اور ہر گناہ نقصان دہ ہے۔

۱۲۹۷) **حال:** بندہ الحمد للہ! امسال دورۂ حدیث شریف سے فارغ ہو چکا ہے۔ اگلے سال کے لیے بندہ تذبذب میں ہے کہ ایک مرتبہ پھر "دورۂ حدیث" دارالعلوم دیوبند (انڈیا) میں کروں یا کراچی ہی میں تخصص فی الفقہ کروں۔ حضرت والا سے مشورے کا طالب ہوں۔

**جواب:** کراچی ہی میں مناسب معلوم ہوتا ہے۔

۱۲۹۸) **حال:** اس سلسلے میں اپنے استاد حدیث کی خدمت میں حاضر ہوا۔ انہوں نے فرمایا کہ اگر دیوبند جاسکتے ہو تو ایک سال دورہ وہاں پڑھو۔ لیکن استخارہ ضرور کرو۔ حضرت!

چار پانچ دن وقفے وقفے سے استخارہ کرتا رہا تو ان دنوں میں مختلف خواب دیکھتا رہا:

ایک مرتبہ یہ دیکھا کہ میں اور میرا ایک چھوٹا بھائی بس میں سوار ہوتے ہیں اور اس بس میں سارے طلباء بیٹھے ہوتے ہیں۔ اکثر ان میں چھوٹے طلباء ہوتے ہیں معلوم نہیں کہ بس کہاں جارہی ہے۔

ایک دن دیکھا کہ اپنے گھر میں چکور (پرندہ) کو اپنے ہاتھ میں پالک کھلاتا ہوں۔

ایک دن عجیب خواب دیکھا، تقریباً دو سال پہلے گھر کی پڑوسن عورت کو دیکھا۔ وہ عیسائی تھی اور بہت بد صورت تھی اور اس کی کمر پر بہت زیادہ کالے بال نکلے ہوتے ہیں۔ میں دیکھ کر بہت برا محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** استخارے کا خوابوں سے کوئی تعلق نہیں۔ کس حدیث میں ہے کہ استخارے کے بعد خواب نظر آنا چاہیے؟ استخارے کے بعد جو بات دل میں پختگی سے آئے اس پر عمل کرلیں۔ حدیث میں ہے:

مَا خَابَ مَنِ اسْتَخَارَ[۲۶]

پس استخارے کی برکت سے جو بات خیر ہوگی مقدر ہو جائے گی۔

۱۲۹۹) **حال:** حضرت والا! والد صاحب تو کہتے ہیں ایک سال دورہ کرو یا تخصص کرو، نکاح ہو چکا ہے، ابھی وقت ہے، رخصتی مت کرو۔ تمہارا خرچہ میں برداشت کررہا ہوں، تم علم میں پختگی حاصل کرو۔ شادی سے تم مصروف ہو جاؤ گے۔ اور والدہ کہتی ہیں کہ نہیں تم نے نکاح کرلیا ہے، ابھی ایک سال اس کو کیسے بٹھا رہے ہو اس کے گھر میں، بلکہ رخصتی کرو شوال میں، بعد میں چاہے پڑھو یا نہ پڑھو میرا اس سے واسطہ نہیں۔

خلاصہ یہ ہوا کہ والد صاحب علم میں مزید اشتغال کو چاہ رہے ہیں۔ والدہ رخصتی کا مطالبہ کررہی ہیں۔ اب بندہ پریشان ہے کہ کیا کروں، کونسی صورت کو اختیار کروں۔ براہِ کرم احسان فرما کر قولِ فیصل ارشاد فرما کر بندے کی حوصلہ افزائی فرمائیے۔

**جواب:** اگر نکاح نہ ہوتا تو تاخیر میں مضایقہ نہیں تھا، رخصتی کے بعد وہ بیوی نہیں بنتی

---

۲۶؎ کنزُ العمّال: ۷/۸۱۵، الفصل الثالث فی النوافل ذات الاسباب والاوقات، مؤسسة الرسالة

نکاح کے بعد ہی ہو جاتی ہے، لہٰذا نکاح کے بعد اس کے حقوق ادا کرنا آپ کے ذمہ ہے۔ شادی کے بعد بھی تعلیم جاری رکھی جاسکتی ہے۔

۱۳۰۰) **حال:** اب غصہ آتا ہے تو جلد ختم بھی ہو جاتا ہے۔ کبھی مدمقابل پر تھوڑا بہت غصے کا نفاذ ہو جاتا ہے تو طبیعت مکدر ہو جاتی ہے تاوقتیکہ مدمقابل سے معافی نہ مانگ لوں۔

**جواب:** چاہے غصہ زیادہ آئے اور دیر میں جائے لیکن ضبط کر لیا تو باعث اجر ہے اور بے جا غصہ تھوڑا سا بھی نافذ کر دیا تو گناہ کیا، اس کی تلافی کریں، معافی مانگیں۔

۱۳۰۱) **حال:** اکثر خلافِ شرع یا خلافِ مزاج بات دیکھ کر غصہ آتا ہے مگر مجھے یہ بھی برا محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** خلافِ شرع بات پر تو غصہ آنا ہی چاہیے البتہ اس کا نفاذ وہاں کریں جہاں واجب ہو۔ خلافِ مزاج بات پر غصے کو ضبط کریں۔

۱۳۰۲) **حال:** ایک عرصہ قبل دینی مشاغل بڑے پُر کیف اور لطف اندوز ہوا کرتے تھے، ہر عمل اپنی روح، حضورِ قلبی، حاضر دماغی، سکون اور دل جمعی کے ساتھ ہوتے تھے نتیجتاً دھیان غالب وساوس مغلوب ہوتے تھے۔ چشم اشک بار، وجدانی کیفیت وحلاوت، سرورِ تلاوت، ذوق و شوق، راحت و فرحت، قلب پر جیسے سکینہ کا نزول رہتا ہو، مخمور اور دل سوزی، خوشی اور اشکباری، ندامت، معرفت اور ادراکِ فہم، بدن ہر وقت پھول کی مانند بے وزن، خاص طور پر حالتِ نماز میں ان تمام باتوں کے حسن میں مزید اضافہ ہو جاتا تھا۔ قبل از نماز عموماً بعد از نماز خصوصاً اپنے آپ کو اور ارد گرد کے ماحول کو نکھرا نکھرا محسوس کرتا تھا۔ بشاشت اور نشاط میں اضافہ ہو جاتا تھا۔

**جواب:** یہ حالت بسط کی کہلاتی ہے۔ محمود ہے مقصود نہیں۔

۱۳۰۳) **حال:** میں واضح طور پر محسوس کرتا تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہو رہی ہے۔ اور ایک ایک لمحے کا لطف حاصل ہو رہا ہے مگر اب یہ حال ہے کہ جیسے میرے اعمال کی روح نکل گئی ہے۔ تمام اعمال بے جان، بے کیف ہو کر رہ گئے ہیں۔ طبیعت میں نہ وہ نشاط ہے نہ وہ بشاشت، طبیعت میں بھاری پن،

آنکھیں خشک ہوگئی ہیں۔ دل بھی جیسے سخت ہوگیا ہو یعنی تمام حاصل کیفیات مع خضوع و خشوع الٹ گئی ہیں، اجالوں کی جگہ اندھیروں نے لے لی ہو۔ مجھے اپنے حالات کے انحطاط کا قلق اور افسوس ضرور ہے مگر الحمد للہ! حضرت کی صحبت کی برکت سے میرے معمولات ومشاغل بتوفیق رب العزت تھوڑی کمی بیشی کے ساتھ ویسے ہی جاری ہیں جو پہلے تھے، خواہ ان میں وہ کیف اور خضوع و خشوع نہیں ہے۔ پھر بھی میرے شب و روز اسی طرح گزر رہے ہیں جس طرح گزشتہ دنوں میں گزرتے تھے۔ بلکہ اب تو اور چوکنا ہوگیا ہوں تاہم دعا مانگنا بھی آسان نہیں رہا۔ غفلت رہتی ہے، ذراسی دیر میں طبیعت گھبراجاتی ہے۔

**جواب:** یہ حالتِ قبض ہے۔ بزرگوں نے فرمایا کہ یہ حالت بسط سے بھی زیادہ مفید ہے۔ جس کو آپ انحطاط سمجھ رہے ہیں یہ انحطاط نہیں ہے بلکہ مزید ترقی کا پیش خیمہ ہے۔ اس لیے پریشان نہ ہوں اور یاد رکھیں کہ کیفیات مطلوب نہیں، اعمال مطلوب ہیں۔ کیفیات سے ترقی نہیں ہوتی اعمال سے ہوتی ہے اس لیے اعمال جاری رکھیں۔

۱۳۰۴) **حال:** میں اللہ تعالیٰ سے طالبِ مغفرت ہوں کہ میرے گناہوں کی نحوست ہے کہ میں متعدد عظیم نعمتوں سے محروم کردیا گیاہوں۔

**جواب:** یہ محرومی نہیں ہے، اللہ تعالیٰ کی تربیت ہے تاکہ عجب و کبر پیدا نہ ہو۔

۱۳۰۵) **حال:** میں نے اپنے آپ کو خوب ٹٹولا مگر ادراک نہیں کرپایا کہ وہ ناشکری کی وجہ سے ہے یا اور کوئی گناہ ہے یا مجموعۂ گناہ جس کے تاریک و پوشیدہ پہلو تک رسائی نہیں کر پارہا۔ میں نے توفیق بھر صلوٰۃ توبہ اور صلوٰۃ حاجات بھی پڑھیں مگر صحیح طرح نہیں پڑھ سکا۔ میں نے ان حالات کے رونما ہونے کے ابتدا میں اطلاع دی تھی جواباً مجھے کہا گیا تھا کہ ”میں اپنے معمولات جاری رکھوں، کبھی انقباض ہوجاتا ہے۔“ اسی مشورے کی برکت سے الحمد للہ! تاحال معمولات جاری ہیں مگر تشویش بہر حال باقی ہے۔

**جواب:** اس حالت سے ہر گز مایوس نہ ہوں بلکہ اس کو اپنے باطن کے لیے مفید سمجھیں۔ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یا لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ

۳۶۰ دفعہ بارہ دن تک پڑھیں ان شاء اللہ! یہ قبض جاتا رہے گا۔

۱۳۰۶) **حال:** تمام گناہوں بالخصوص بد نظری سے بچنے کے لیے مکمل ہمت اور کوشش ہے اور اللہ سے دعا بھی ہے۔ حضرت والا سے بھی خصوصی دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** ہمت اور کوشش میں کتنی کامیابی ہے؟ مکمل حفاظت ہے یا کبھی ابتلا بھی ہو جاتا ہے؟ اگر ابتلا ہوتا ہے تو کیا تلافی کرتے ہیں؟

۱۳۰۷) **حال:** ہم دو بھائی اور ایک بہن حضرت والا سے بیعت ہیں، گھر والوں کو بھی تبلیغ و تعلیم کرتے رہتے ہیں اور جمعہ کی مجلس میں لاتے ہیں۔ قریبی رشتہ داروں اور گھر والوں کو دیکھ کر کڑھن ہوتی ہے۔ اس کے لیے طریقۂ دعوت اور مشورہ تجویز کر دیں۔

**جواب:** دعوت کے لیے بہت فہم اور حکمت کی ضرورت ہے، اس لیے مبتدی کو منع کیا جاتا ہے، ورنہ شیطان عزیزوں کو اور دور کر دیتا ہے اور ان کے دل میں وسوسہ ڈالتا ہے کہ شیخ نے نعوذ باللہ ان کو اپنی ایجنٹی کے لیے چھوڑا ہوا ہے۔ اس لیے جو آتا ہے لے آئیں، جو معتقد نہ ہو اس کو دعوت نہ دیں کہ وہاں چلو۔ بہتر یہ ہے کہ مواعظ وقتاً فوقتاً پہنچا دیا کریں۔ ہاں! جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ بد گمانی نہیں کرے گا اس سے کہہ دیں، لیکن درپے نہ ہوں۔ سب سے بہتر طریقہ عملی تبلیغ ہے کہ خود کو سنت و شریعت کے سانچے میں ڈھال لیں اور منکرات سے بچیں، یہ عملی تبلیغ بہت مؤثر ہوتی ہے۔

۱۳۰۸) **حال:** حضرت! دنیا کے کسی کونے میں بھی اگر کسی شخص کی تکلیف کی خبر سن لوں تو نہ صرف میری راتوں کی نیند اُڑ جاتی ہے بلکہ بھوک پیاس بھی بالکل نہیں لگتی ہر وقت رونا آتا رہتا ہے۔

**جواب:** دوسروں کی تکلیف سے غم ہونا تو بہت اچھا ہے، لیکن اعتدال کے ساتھ۔ حالتِ مذکورہ تو غیر معتدل ہے اور دماغی خشکی اور ڈپریشن کی علامت ہے۔

۱۳۰۹) **حال:** اسی طرح موت اور قبر و حشر کا مراقبہ میرے لیے اس قدر دردناک ہوتا ہے کہ میرا دل و دماغ سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیتوں کو کھونے لگتا ہے، یہاں تک کہ آنکھیں بند بھی کرنا چاہوں تو بند نہیں ہوتیں اور پورے جسم میں آگ گردش کرتی

معلوم ہوتی ہے اور یہ کیفیت آئے دن رہتی ہے۔

**جواب:** اور قبر و حشر کا مراقبہ کس نے بتایا؟ بغیر شیخ کے بتائے خود سے مراقبہ اور اذکار کرنا ایسا ہے جیسے بغیر ڈاکٹر کے خود اپنا علاج کرنا، فوراً کسی نفسیاتی معالج سے رجوع کریں، تنہا نہ رہیں، غم اور رونے سے بچیں، جملہ مراقبے بالکل ملتوی کردیں۔

۱۳۱۰) **حال:** حضرت! میں اپنے نفس کے بہکاوے میں آکر عشق مجازی کر بیٹھی ہوں اور جس سے ہوا ہے اس نے اپنے گھر والوں کو بھی بتادیا ہے لیکن حضرت! میں اس شخص سے نکاح سے پہلے قطعاً نہیں ملنا چاہتی جب کہ وہ شخص شادی سے پہلے بھی ہاتھ لگانے کو غلط نہیں سمجھتا یہاں تک کہ ایک سال سے اس نے مجھ سے شادی کے لیے اسی بات کو تقریباً شرط بنایا ہے جس کے باعث میں نے اس سے قطعاً قطع تعلق کرلیا ہے۔

**جواب:** ایسا شخص اس قابل نہیں کہ اس سے رشتہ کیا جائے، سخت بد دین ہے۔ پرچہ "علاجِ عشقِ مجازی" روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۱۳۱۱) **حال:** حضرت! میں اس شخص سے بچھڑنے کا کوئی غم منانا نہیں چاہتی، لیکن میرا دل انتہائی بے چین رہتا ہے جب کہ میں اس کو بالکل بھلا دینا چاہتی ہوں، کیوں کہ یاد آنے پر میں بالکل بے حال ہوجاتی ہوں، آنسو نہیں تھمتے۔ حضرت! میرے دل کے لیے دعا فرمادیجیے۔

**جواب:** یاد آنا غیر اختیاری ہے، اس میں مشغول ہونا اختیاری ہے، جب یاد آئے اس میں مشغول نہ ہوں، نہ اپنے اختیار سے اس کا خیال دل میں لائیں، جب خیال آجائے تو کسی مباح کام یا گفتگو میں لگ جائیں۔ غم ہونا برا نہیں، اس کو سوچ سوچ کر بڑھانا برا ہے۔ شکر کریں کہ اتنے بد دین شخص سے اللہ تعالیٰ نے بچالیا۔ اتوار، جمعہ یا پیر کی مجلس میں شریک ہوا کریں، عورتوں کا پردہ سے انتظام ہے۔

۱۳۱۲) **حال:** اور یہ کہ حضرت! میں ہمیشہ سے اس کے لیے اور اس کے گھر والوں کے لیے ہدایت، عافیت و مغفرت کی دعا کے ساتھ ساتھ اپنے اور اس کے نکاح کی دعا بھی مانگتی آئی ہوں۔ آیا یہ صحیح ہے یا غلط؟

**جواب:** یہ بھی اس کو یاد کرنا ہے، اس کے لیے دعا بھی نہ کریں، دعا سے اس سے تعلق اور بڑھے گا اور ایسے شخص سے جو دین سے دور ہے ہر گز نکاح کی تمنا نہ کریں، نہ کسی اور جگہ اس کے نکاح کی دعا کریں، یہ بھی تعلق کی دلیل ہے۔

۱۳۱۳) **حال:** حضرت! کیا میں مزید دنیاوی تعلیم حاصل کر سکتی ہوں؟ ایسا کرنا صحیح ہو گا یا نہیں؟

**جواب:** کیا ضرورت ہے؟ دنیاوی تعلیم تو مزید خرابی لائے گی۔

۱۳۱۴) **حال:** حضرت والا! اپنی پوری کوشش کرتی ہوں کہ حضرت کو پورا پورا حال لکھ دوں، مگر پھر بھی دل میں یہ وسوسہ آتا رہتا ہے کہ شاید میں اپنی حالت صحیح نہیں بتا رہی ہوں۔

**جواب:** یہ بھی ایک حالت ہے۔ اسی کی اطلاع کر دیں۔

۱۳۱۵) **حال:** حضرت اقدس! مجھے ایسا لگتا ہے جیسے مجھ میں انا بہت زیادہ ہے۔ حضرت! مجھے حسرت ہے کہ میں بھی اللہ کی راہ میں فنا ہو جاؤں، میرا نفس بھی مٹ جائے۔ حضرت! جب کبھی میں اولیاء اللہ کا حال پڑھتی ہوں کہ انہوں نے اپنے نفس کو کتنا مٹایا تھا تو دل چاہتا ہے کہ میں بھی فنا فی اللہ ہو جاؤں مگر مجھے نہیں پتا کہ اللہ کے راستے میں فنا کیسے ہوتے ہیں۔ حضرت والا! میرے نفس کو بھی اللہ کے لیے مٹا دیجیے۔

**جواب:** جو خواہشات اللہ کی مرضی کے خلاف ہیں ان پر تقاضے کے باوجود عمل نہ کرنا یہی نفس کو فنا کرنا ہے، اس میں جس قدر کمال ہوتا جاتا ہے اسی قدر نفس مٹتا جاتا ہے۔

۱۳۱۶) **حال:** حضرت والا! الحمد للہ! اب جب کبھی باہر جاتی ہوں تو نقاب کرنے کے بعد آنکھوں پر باریک کپڑا ڈال لیتی ہوں جس سے ایک تو یہ فائدہ ہو رہا ہے کہ آنکھیں نامحرم کو نظر نہیں آرہی ہیں (جیسے آپ نے فرمایا تھا) اور دوسرا فائدہ یہ کہ نظر کی بھی حفاظت ہو رہی ہے مگر امی ابو اس پر بہت کچھ کہتے ہیں مثلاً جیسے پہلے نقاب کرتی تھی ویسے ہی کر لو۔ کیا وہ صحیح نہیں تھا؟ بالکل نمونہ لگتی ہو، بلکہ لوگ اور زیادہ دیکھتے ہیں، جیسے سارا زمانہ کرتا ہے ویسے ہی پردہ کرو وغیرہ وغیرہ۔ حضرت والا! اللہ تعالیٰ کا

کرم ہے کہ آپ کے ارشاد فرمانے کے بعد ایک بار بھی بغیر آنکھوں کو چھپائے نہیں نکلی۔ حضرت! کبھی تو ہمت کر کے جواب دے دیتی ہوں کہ میں نے اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کے لیے کیا ہے زمانے کو نہیں، مگر حضرت اقدس! کبھی ڈر لگنے لگتا ہے اور غم ہوتا ہے کہ غلط تو نہیں کر رہی پھر بھی سب اتنا کہتے ہیں۔

**جواب:** نہیں! غلط نہیں ہے۔ جس کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہوں اس میں مخلوق کے کہنے کی پروانہ کریں۔

۱۳۱۷) **حال:** حضرت والا! دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

۱۳۱۸) **حال:** میں نے چھ سال پہلے علمِ دین شروع کیا تھا۔ پہلے سال کے بعد والد صاحب نے اپنی رائے اور مشورے سے شادی کی۔ میری پہلی نظر جب بیوی پر پڑی تو میرا برا حال ہوگیا۔ اس سے پہلے تبلیغ کے کام کی برکت سے نظر کی حفاظت تھی اور بہت انقلاب آیا تھا، لیکن اس شادی کے بعد میرا علمی، عملی اور روحانی طور سے برا حال ہوگیا۔ آج آپ کی برکت سے کچھ سنبھلنا آیا ہے۔ دراصل یہ بیوی مجھے پسند نہیں، صورت بھی دیکھنا گوارا نہیں، جس کی وجہ سے حقوق میں بھی کوتاہی ہوتی ہے۔ یہ بات میرے بس میں نہیں ہے۔ باپ بھی اسی بات پر ناراض رہتے ہیں۔ آپ کی کتب، مواعظ اور کیسٹ سن کر کافی تسلی ہوئی۔

**جواب:** احقر کے مواعظ ''حقوق النساء'' اور ''خوشگوار ازدواجی زندگی'' مطالعہ میں رکھیں۔ نکاح سے پہلے ایک نظر دیکھنے کی اجازت تھی، اس وقت کیوں نہیں دیکھا؟ اب جب نکاح ہوگیا تو اب ناپسند بھی ہو تو بھی اللہ کی بندی سمجھ کر خوش اخلاقی کے ساتھ زندگی گزار دو۔ اسی کی بدولت ان شاء اللہ! ولایت علیا نصیب ہوگی۔ یہ زندگی چند روزہ ہے، ہر طرح گزر جاتی ہے، بس اللہ تعالیٰ کی رضا کے سائے میں رہو اور اللہ کی ناراضگی سے دور رہو۔ بیوی سے بہ تکلف محبت کرو۔ اولیاء اللہ نے ہمیشہ اس کا خیال رکھا ہے۔

۱۳۱۹) **حال:** بچوں کو بھی پڑھاتا ہوں، لیکن پانچ چھ لڑکوں کو پڑھا کر دل نور سے خالی

پاتاہوں، اس کے لیے بھی کوئی نسخہ ارشاد فرمائیں۔

جواب: بے ریش طالب علموں سے نگاہ کی حفاظت کریں۔ بغیر دیکھے پڑھائیں، لیکن دل کو نور سے خالی پانا دلیل ہے کہ نفس کچھ مزہ لے رہا ہے، لہٰذا جس طرف سے بھی نفس میں مزہ آرہا ہو اس کو بند کردیں، نگاہ کو بالکل محفوظ رکھیں، یہاں تک کہ حسن کی جھلک سے بھی بچیں اور اگر کسی طالب علم کی محض موجودگی ہی مضر ہورہی ہے تو اس کو نہ پڑھائیں۔

۱۳۲۰) حال: حضرت اقدس! جب سے سنا ہے کہ آپ کی طبیعت مبارکہ ناساز ہے دل کی جو حالت ہے اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں بس دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائیں، آمین۔

جواب: شیخ سے عقیدت مبارک حال ہے۔

۱۳۲۱) حال: حضرت! اللہ تعالیٰ کا شکر ہے جب سے وعظ میں شرکت نصیب ہورہی ہے تب سے ہر پیر کا انتظار رہنے لگا ہے۔ حضرت والا! میں پورا ہفتہ پیر کا انتظار کرتی ہوں، وعظ میں جانے کا شوق سوار رہتا ہے، پیر کا دن آتے ہی سب کچھ بھول جاتی ہوں اور لگتا ہے کچھ نہیں عمل کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ وعظ میں شریک فرمائے اور عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

جواب: وعظ میں آنا خود ایک عمل ہے اور عمل کا ذریعہ ہے۔

۱۳۲۲) حال: حضرت والا! غیبت کے بارے میں بتانا تھا کہ اللہ کا شکر ہے بہت حد تک پرہیز ہورہا ہے۔ اللہ کا کرم ہے کہ جس مجلس میں غیبت ہورہی ہو وہاں سے اٹھنے کی ہمت بھی اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے مگر حضرت والا! کچھ مسائل ہیں جو سمجھ میں نہیں آرہے، ایک تو اٹھتے اٹھتے بھی تھوڑی بہت غیبت کان میں ضرور پڑجاتی ہے۔

جواب: وہاں سے فوراً اٹھ جائیں، غیر اختیاری پر تو پکڑ نہیں لیکن سننے کے لیے اگر ایک لمحہ کے لیے بھی رکیں تو گناہ ہوا، تلافی کریں۔

۱۳۲۳) حال: حضرت! کبھی کبھار احساس ہی نہیں ہوتا ہے کہ غیبت ہورہی ہے مگر

جب احساس ہوتا ہے تو کوشش کر کے فوراً اُٹھنے کی کرتی ہوں۔

**جواب:** جب احساس ہو جائے کہ یہ غیبت ہے تو تلافی کریں، استغفار کریں اور اس مجلس میں اپنی غلطی کا اعتراف کریں اور جس کی غیبت کی ہے اس کو ایصالِ ثواب کریں۔

۱۳۲۴) **حال:** اگر کسی کے گھر بطور مہمان جائیں اور وہ غیبت کرنا شروع کر دے تو کیا کروں؟

**جواب:** مہمان ہو یا میزبان کوئی ہو سب کے لیے وہی حکم ہے یا تو غیبت کرنے والے کو روک دیں یا اس مجلس سے اٹھ جائیں۔

۱۳۲۵) **حال:** حضرت والا! آپ جیسے جیسے فرماتے ہیں مجھے لگتا ہے جیسے عمل میں آسانی ہو جاتی ہے جو کام پہلے بہت مشکل لگتے تھے اب اتنے مشکل نہیں لگتے۔

**جواب:** یہ ہمارے بزرگوں کا فیض ہے۔

۱۳۲۶) **حال:** حضرت اقدس !الحمد للہ ! نظر کی حفاظت کی توفیق ہو رہی ہے، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ اب گھر پر ہوں اتنا باہر آنا جانا نہیں ہے اس لیے نظر کی حفاظت ہو رہی ہے اور نفس یہ سمجھا رہا ہے کہ حفاظتِ نظر کر رہی ہوں۔

**جواب:** یہ بھی نعمت ہے۔ جس طرح سے بھی گناہوں سے بچ جائیں سب نعمت ہے۔

۱۳۲۷) **حال:** حضرت والا! آپ نے تعریف پر فرمایا تھا کہ دنیا کی فنائیت کا سوچا کرو کہ نہ میں رہوں گی نہ تعریف کرنے والا، مگر حضرت! مجھے ایسا لگتا ہے جیسے اس کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہوا، اب بھی مجھے تعریف کا ویسے ہی شوق ہے اور نفس پر کچھ اثر نہیں ہوتا، چاہے میں سوچوں یا نہ سوچوں۔

**جواب:** سوچتی رہیں اثر ہو گا، ان شاء اللہ۔

۱۳۲۸) **حال:** حضرت اقدس !کافی دنوں سے یہ کیفیت ہے کہ میں نماز اور دعا وغیرہ بھی پڑھ لوں تو تھوڑی ہی دیر بعد احساس ہوتا ہے کہ نہیں پڑھی ہے اور یہ لگتا ہی نہیں ہے کہ رب تعالیٰ کی عبادت سے فارغ ہوئی ہوں اور لگتا ہے کہ عبادت صحیح طرح نہیں کی۔ حضرت والا! آپ دعا فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحیح اور اچھی عبادت کی

توفیق دے دیں، آمین۔

**جواب:** اپنی عبادت کو ناقص سمجھنا عینِ بندگی ہے اس لیے کہ اللہ کی عبادت کا حق کوئی ادا نہیں کرسکتا۔

۱۳۲۹) **حال:** حضرت والا! مسئلہ یہ ہے کہ میں نے انٹر کے امتحانات دیے ہیں اور عنقریب نتیجہ آجائے گا۔ حضرت اقدس! یہ سمجھ میں نہیں آرہا کہ اب آگے کیا کروں؟ پہلے تو یہ خیال تھا کہ M.B.B.S کرلوں گی مگر جب پتا چلا کہ اس کے تمام کالج مخلوط ہیں تو اللہ تعالیٰ نے خود ہی دل سے یہ بات نکال دی (جس کا دوستوں اور گھر والوں کو بہت افسوس ہوا) اب کوئی مجھے یہ کہہ رہا ہے کہ B.S.C یا B.S.C Honrs کرلوں اور کوئی کہہ رہا ہے Dentist بن جاؤں یعنی اپنی تعلیم مکمل کرو، مگر حضرت! میں ان میں کہیں بھی چلی جاؤں کچھ مسائل تو ضرور ہوں گے مثلاً نظر کی حفاظت ہے، جب کوئی استاد نامحرم مرد ہوگا تو حضرت والا! نظر کی حفاظت میں تو پھر بڑی مشکل ہوجائے گی اور پتا نہیں میرا تقویٰ اتنا قوی ہے بھی کہ نہیں کہ میں نظر جھکا کر پڑھ سکوں۔

**جواب:** نامحرم سے پڑھنے سے دین تو رخصت ہوجائے گا۔ انگریزی تعلیم پڑھنا کون سا ایسا ضروری ہے۔ تجربہ یہ ہے کہ انگریزی پڑھنے والی گھروں میں بیٹھی ہیں اور دین دار لڑکیوں کو اچھے رشتے مل رہے ہیں۔

۱۳۳۰) **حال:** پھر بڑے بھائی نے کہا کہ تم نے انٹر تو کرلیا ہے اب کچھ دین کی تعلیم حاصل کرلو اور مدرسے میں داخلہ لے لو۔ اب کچھ سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا کروں؟ مدرسے میں داخلہ لے تو لوں مگر پتا نہیں گھر والے کیا کہیں گے؟ حضرت! بس اب آپ مجھے فرمادیں کہ میرے لیے کیا اچھا رہے گا، جس سے میرے ایمان میں ترقی ہو اور اس کو کوئی خطرہ نہ ہو۔

**جواب:** مدرسے میں پڑھو یا نہ پڑھو لیکن کالج میں پڑھنا دینی خودکشی ہے۔

۱۳۳۱) **حال:** حضرت والا! مجھے یہ دریافت کرنا تھا کہ کتنی عمر کے نامحرم سے پردہ کروں۔ حضرت! میں نے الحمدللہ ساڑھے گیارہ اور بارہ سال کے نامحرم لڑکوں سے

پردہ شروع کیا تھا تو مجھے کسی نے کہا کہ یہ تو بچے ہیں، انہیں کیا پتا ہے، پردہ تو بارہ سال سے بڑے لڑکوں سے ہوتا ہے۔

**جواب:** اس عمر ہی سے پردہ کرنا چاہیے۔

۱۳۳۲)**حال:** حضرت والا! ایک زبردست کوتاہی یہ ہورہی ہے کہ رات کو سونے کا معمول پھر وہی ساڑھے بارہ اور ایک بجے تک آگیا ہے جس کی وجہ سے پھر سے خیالات شروع ہوگئے ہیں۔ وجہ اس کی یہ ہے کہ دونوں بہنوں کو میں آپ کے مواعظ وغیرہ پڑھ کر سناتا ہوں اور وہ چوں کہ گھر کے کام وغیرہ میں مصروف ہوتی ہیں جس میں اکثر بارہ بج جاتے ہیں اور میں انتظار کرتا ہوں کہ وہ کب فارغ ہوں، مجھے بہت شرمندگی ہے اور دل میں سخت افسوس ہے کہ آپ کی بات پر کماحقہٗ عمل نہیں کرپارہا۔ بعض اوقات دل میں صدا آتی ہے او نالائق! تو کس بات کا مرید ہے، شیخ کی ایک بات نہیں مانتا۔

**جواب:** اتنی دیر بالکل نامناسب ہے۔ نفع لازم نفع متعدی پر مقدم ہے۔ دوسروں کی خاطر اپنے دین کا نقصان جائز نہیں۔ شیخ العرب والعجم حضرت حاجی صاحب کا ارشاد ہے کہ دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ نہ گنواؤ۔

۱۳۳۳)**حال:** حضرت! دوسری بات یہ ہے کہ میرے دفتر میں دوپہر کا کھانا ملتا ہے جو مشترک ہوتا ہے۔ کچھ عرصے تک میں نے کھایا لیکن مجھے راس نہیں آیا کیوں کہ اکثر اوقات سالن کھایا نہیں جاتا اور روٹی بھی سخت ہوتی تھی لہٰذا میں نے کینٹین سے کھانا منگوا کر کھانا شروع کیا جو میں تنہا کھاتا ہوں یا کبھی ایک اور ساتھی ہوتے ہیں۔ پوچھنا یہ ہے کہ کیا اس میں تکبر تو نہیں چھپا ہوا کہ سب سے الگ ہوکر اکیلے کھانا کھا رہا ہوں؟

**جواب:** اس میں تکبر کیسے ہوگیا؟ تکبر اپنے کو بہتر اور دوسرے کو حقیر سمجھنے اور حق کو قبول نہ کرنے کا نام ہے۔ یہ نیت کرلیں کہ میں ضعیف ہوں، وہ حضرات قوی ہیں، یہ ان کی خوبی ہے، اس وجہ سے وہ اس کھانے کو استعمال کرلیتے ہیں، میں اپنے نقص یعنی

ضعف کی وجہ سے وہ کھانا استعمال نہیں کر سکتا۔

۱۳۳۴)**حال:** حضرت والا! علاج فرمائیں۔ اگر حضرت فرمائیں تو میں سب کے ساتھ مل کر جو روکھی سوکھی ملے گی وہ کھاؤں گا اور حضرت کے حکم پر عمل کروں گا، ان شاء اللہ۔

**جواب:** نہیں! اپنے کو بیمار ڈالنا چاہتے ہیں؟

۱۳۳۵)**حال:** حضرت! میری صحت کچھ ٹھیک نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ پر دل و جان سے فدا ہونے کا دل چاہتا ہے لیکن طاقت جواب دے جاتی ہے۔ حضرت سے دعا کی درخواست بھی ہے اور ساتھ ہی کوئی دعا ایسی بتادیں جس سے جسم میں طاقت آجائے اور جسمانی توانائی بھی بڑھ جائے۔ الحمد للہ! کھانا تو صحیح کھاتا ہوں لیکن لگتا نہیں۔ یہ بھی اللہ کا شکر ہے کہ سب اعضاء سلامت اور فعال ہیں لیکن قوی جسم اللہ تعالیٰ پر فدا کرنے کا مزہ اور ہی ہے۔ میرا دل چاہتا ہے کہ اگر میری سو جانیں بھی ہوتیں اور پہاڑ جیسی ہوتیں تو مالک پر نثار کر دیتا اور ذرا افسوس نہ ہوتا بلکہ خوشی ہوتی۔ حضرت سے دعا کی درخواست ہے کہ یہ لفظی ارادے عملی ارادے میں ڈھل جائیں، آمین۔ سب گھر والوں کے لیے آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** اپنی حرام آرزوؤں کو فدا کر دو، یہ اللہ پر فدا ہونا ہے، اس میں طاقت ور جسم کی بھی ضرورت نہیں البتہ صحت نعمتِ عظمیٰ ہے، اس کو مانگنا چاہیے۔ دبلا ہونا خرابی صحت کی علامت نہیں، دبلا آدمی بہت سی بیماریوں سے بچا رہتا ہے۔

۱۳۳۶)**حال:** بعد از سلام عرض ہے کہ چند سال قبل حضرت والا نے جلد بازی کا علاج تجویز فرمایا تھا۔ میں نے جلد بازی کرنا چھوڑ دی تھی مگر چند دنوں سے دوبارہ کچھ جلد بازی کی حرکتیں کرنے لگا، جس کی وجہ سے کام کرتے وقت پریشانی ہوتی ہے۔ جلد بازی سے نجات کے لیے علاج تجویز فرما دیجیے۔

**جواب:** جب جلد بازی کا تقاضا ہو، رُک جائیں اور اطمینان سے کام کریں اور سوچیں اَلْعَجَلَۃُ مِنَ الشَّیْطَانِ۔

۱۳۳۷)**حال:** بعض اوقات صف میں بے ریش لڑکا آکر کھڑا ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے

پریشانی اور وَساوِس آتے ہیں اور آگے پیچھے جانے کے لیے کوئی جگہ نہیں ہوتی۔

**جواب:** جگہ کیوں نہیں ہوتی؟ لوگوں کے درمیان سے نکل کر پچھلی صف میں آجائیں۔

۱۳۳۸) **حال:** اور اگر ان لڑکوں سے پریشانی اور وساوس نہ بھی ہوں تو شرعاً کیسا ہے؟ اصلاح فرمادیجیے۔

**جواب:** ان سے دوری مامور بہ ہے۔

میرے ایّامِ غم بھی عید رہے
ان سے کچھ فاصلے مفید رہے

۱۳۳۹) **حال:** حضرت والا کے بعض متعلقین سے مجھے کچھ مناسبت معلوم نہیں ہوتی۔ اگر ان سے کبھی دعاسلام کی تو کئی مرتبہ دیکھا کہ بالکل ناآشنا لوگوں کی طرح سلام کا جواب دیتے ہیں، ایسے دوستوں کے ساتھ شرعاً کیا حکم ہے؟

**جواب:** آپ سلام کرکے ثواب لیتے رہیں اور کبر سے بری ہونے کی بشارت لیتے رہیں۔ اس میں آپ کا کیا نقصان ہے؟

## انگلینڈ سے ایک عالم کا خط

۱۳۴۰) **حال:** احقر کا حال یہ ہے کہ کسی جگہ مجھے بیان کرنے کے لیے دعوت دینے آتے ہیں تو بیان کی دعوت قبول کرنے کو جی نہیں چاہتا ہے۔ پھر وہ بہت اصرار کرتے ہیں تو کہتا ہوں کہ کسی اور عالم صاحب سے بیان کروالو۔ ان عالم صاحب کے ساتھ میں بھی کچھ بیان کردوں گا۔ یہ حال کیسا ہے؟ حضرت والا فرمائیں گے تو اطمینان ہوجائے گا۔

**جواب:** بیان کی دعوت کو بہ تکلف قبول کرلیا کریں، دوسرے عالم کے بیان کی شرط نہ لگائیں، لوگوں کا متوجہ ہونا اللہ تعالیٰ کا فضل ہے، اس سے اعراض میں ناشکری کا اندیشہ ہے۔ اپنے کو گمنام رکھنے کی خواہش تو محمود ہے، لیکن ذوقِ گمنامی خدمتِ دین سے استغنا کی صورت اختیار نہ کرے، پس دین کے کام پر حریص بھی ہونا چاہیے کہ سرکاری کام میں قبول کیا جانا کرمِ حق تعالیٰ ہے، جس کا شکر یہ ہے کہ رضائے حق کی بجا آوری میں

تاخیر نہ کریں۔

۱۳۴۱) **حال:** احقر کو خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے ہاں سوال ہو گا کہ میرے دین کی کیا خدمت کی تو امامت اور مکتب پڑھانے کی خدمت کیسے پیش کروں گا جب کہ اس خدمت پر تنخواہ حاصل کی ہے۔ اس امامت و مکتب کی خدمت کے علاوہ جو کام بلا معاوضہ کیا ہے کیا اس خدمت یا کام کے بارے میں امید کر سکتا ہوں کہ یہ میری نجات اور مغفرت کا ذریعہ بن جائے گا۔

**جواب:** ضرور ان شاء اللہ تعالیٰ! بلکہ جن خدمات پر فقہاء نے اجرت لینے کی اجازت دی ہے اس پر بھی ان شاء اللہ تعالیٰ! اجر ملے گا بس یہ نیت کر لی جائے کہ اگر میرے حالات موافق ہوتے تو میں بغیر اُجرت کے یہ خدمت انجام دیتا۔ اس نیت پر ان شاء اللہ تعالیٰ! بدونِ اُجرت کام کرنے کا ثواب ملے گا۔

۱۳۴۲) **حال:** حضرت والا! آپ سے تعلق کو دس سال ہو گئے ہیں، لیکن اصلاحی مکاتبت میں بہت کاہل ہوں۔ دس سال میں یہ میرا دوسرا خط ہے۔ میری اصلاح کیسے ہو گی؟

**جواب:** آپ میری مجلس میں پابندی سے اور جتنا زیادہ ہو سکے آتے رہیں، آپ کے لیے یہ مکاتبت کا بدل ہے، اسی سے اصلاح ہو جائے گی اور کوئی کمی نہ ہو گی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۳۴۳) **حال:** حضرت کی تعلیمات پر عمل کرنے کی برکت سے بد نظری کی عادت الحمد للہ! ختم ہو گئی ہے۔

**جواب:** مبارک ہو! نعمت عظمیٰ ہے، اس نعمت پر جتنا شکر کریں کم ہے۔

۱۳۴۴) **حال:** مگر راستے میں گاڑی چلاتے ہوئے کبھی اچانک جو نظر پڑ جاتی ہے اس کا اثر دل پر بہت دیر تک رہتا ہے اور بے چینی رہتی ہے۔

**جواب:** راستے کا غبار آئینے پر آجاتا ہے تو اثر ہوتا ہی ہے، لیکن وہ غیر اختیاری ہے اس لیے معاف ہے، اسی طرح قلب پر یہ اثر اور تکدر کا غبار غیر اختیاری ہونے کے سبب معاف ہے، کیوں کہ گناہ جب ہے کہ ارادہ و اختیار شامل ہو۔

۱۳۴۵) **حال:** دعا فرمادیں کہ دل میں ان حسینوں سے نفرت پیدا ہو جائے۔

**جواب:** طبعی نفرت مطلوب نہیں، میلان ہو لیکن میلان پر عمل نہ ہو یہ مطلوب ہے، اسی پر اجر و ثواب ہے۔

۱۳۴۶) **حال:** حضرت! میں ایسے گناہ میں مبتلا ہوں کہ میں بہت کوشش کرتا ہوں مگر پھر بھی ہو جاتا ہے، گناہ یہ ہے میں پورا دن اور رات جب تک جاگتا ہوں شہوت سوار رہتی ہے۔ یہ گناہ مجلس میں آنے سے چھوٹ گیا تھا پھر دوبارہ مبتلا ہو چکا ہوں۔ مہربانی فرما کر اصلاح فرمائیں۔

**جواب:** شہوت سوار رہنا کوئی گناہ نہیں، شہوت پر عمل کرنا گناہ ہے۔ شہوت ہونے سے نہ گھبراؤ، بس اس کو دبا دو، اللہ کا قربِ عظیم نصیب ہو گا، یہی ولی اللہ بنانے والا عمل ہے۔ آپ نیک صحبت اختیار کریں جہاں اللہ و رسول کا ذکر ہو، بری صحبت سے بچیں، ایسے ماحول سے دور رہیں جہاں حسین لڑکے یا لڑکیاں ہوں، عیناً، قلباً اور قالباً دوری اختیار کریں۔ سینما، ٹی وی، فحش رسالے، گندے مضامین نہ پڑھیں۔ ان سب باتوں پر عمل کرنے سے ان شاء اللہ! شہوت معتدل ہو جائے گی۔

۱۳۴۷) **حال:** میں پرانے چپل مرمت کرنے والا موچی ہوں، میرے پاس عورتوں کا آنا جانا ہوتا ہے، مشورہ دیں کہ بدنظری سے کیسے بچوں؟

**جواب:** عورتوں کی آمد و رفت کے وقت نظر نیچی رکھیں، یوں سوچیں کہ اگر میری ماں، بہن، بیٹی کو کوئی دیکھے تو مجھے کیسی غیرت آئے گی۔ سوچیں کہ میں جس سے بد نظری کرنا چاہ رہا ہوں وہ بھی تو کسی کی ماں، بہن، بیٹی ہے ؎

بد نظر اٹھنے ہی والی تھی کسی کی جانب
اپنی بیٹی کا خیال آیا تو میں کانپ گیا

یہ سوچ کر جان کی بازی لگا کر نظر کی حفاظت کریں، یعنی ٹھان لیں کہ جان دے دوں گا لیکن ہرگز نہ دیکھوں گا۔

۱۳۴۸) **حال:** میں نے اپنے پاس کولر رکھا ہے، میں بھی پانی پیتا ہوں اور راستے میں آنے جانے والے لوگ بھی پیتے ہیں۔ میں نے اپنا گلاس الگ کیا ہے اور لوگوں کے

لیے الگ رکھا ہے تو کیا میں صحیح کرتا ہوں یا غلط کرتا ہوں؟

**جواب:** گلاس الگ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے بس کسی کی حقارت دل میں نہ ہو۔

۱۳۴۹) **حال:** پانی کبھی کبھار مسجد سے لاتا ہوں انتظامیہ کی اجازت سے۔

**جواب:** مسجد سے لینے کے بجائے اپنا انتظام کریں۔

۱۳۵۰) **حال:** میں نے اپنے پاس ٹیپ ریکارڈر رکھا ہے، اپنی جھونپڑی میں تو میں اس پر تلاوت ترجمہ اور بیانات کا کیسٹ سنتا ہوں اور بجلی غیر قانونی ہے، اس کا بل ادا نہیں کرتے ہیں یعنی کنڈا ہے۔ دو تین دن ہوگئے میں نے ٹیپ بند کر دیا، مگر لوگ مجھے مجبور کرتے ہیں کہ کیسٹ لگاؤ، اس میں کیا حرج ہے، یہ تو تقریر اور تلاوت ہے۔

**جواب:** کنڈا ڈال کر یعنی بجلی چرا کر استعمال کرنا سخت گناہ ہے، ایسی بجلی سے نہ دین کا کام جائز ہے نہ دنیا کا اور جتنی بجلی اب تک ناجائز استعمال کی ہے اس کے پیسوں کا اندازہ لگا کر ریل گاڑی کے ٹکٹ خریدیں اور ان کو ضایع کر دیں، اس طرح یہ پیسے حکومت کے خزانے میں پہنچ جائیں گے۔

۱۳۵۱) **حال:** حضرت! ایک پریشانی میں مبتلا ہوں، وہ یہ ہے کہ رمضان سے پہلے جب میں حضرت والا کی مجلس میں بیٹھ کر اٹھتا تھا تو جو فیض حضرت سے دل کھینچتا تھا وہ دل محسوس کرتا تھا اور دل نور سے بھرا ہوتا تھا، لیکن حضرت! اب وہ نور محسوس نہیں ہوتا ہے۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں، نور حاصل ہوتا ہے لیکن کبھی محسوس نہیں ہوتا، وہ حالت بسط کی تھی اور یہ حالت قبض کی ہے اور یہ باطن کے لیے زیادہ مفید ہے، اس میں کوئی حرج نہیں، کیفیات بدلتی رہتیں ہیں، کیفیات سے ترقی نہیں ہوتی، اعمال سے ہوتی ہے۔

۱۳۵۲) **حال:** یہ رمضان سے پہلے کی بات ہے گویا کہ اس وقت میں اخص الخواص میں شامل تھا۔

**جواب:** غالباً اس عجب کو توڑنے کے لیے یہ حالتِ قبض طاری کی گئی ہے تاکہ خود کو اخص الخواص کیا سب سے حقیر اور کمتر سمجھنے لگیں۔ یہ کیا معمولی نفع ہے؟

۱۳۵۳)**حال:** حضرت! گناہوں سے اب بھی بچتا ہوں الحمد للہ! چاہے مزہ آئے یا نہ آئے، لیکن حضرت! آپ سے یہ معلوم کرنا ہے کہ کہیں تعلق منقطع تو نہیں ہوا؟ حضرت! ذکر کی پابندی اور آپ کی کتاب ”روح کی بیماریاں اور ان کا علاج“ پر پابندی سے عمل کرتا ہوں۔

**جواب:** تعلق خود بخود منقطع نہیں ہوتا، منقطع کرنے سے ہوتا ہے۔

۱۳۵۴)**حال:** حضرت والا! لوگوں کو آپ کی باتیں سناتا ہوں تو عجیب لذت محسوس ہوتی ہے، لیکن اگر کوئی بے ریش ہو یا کوئی حسین ہو ساتھ میں یعنی دور کہ وہ سنتا ہو پھر بھی سنا سکتا ہوں کہ نہیں؟ جب کہ مجھے بے ریش کی طرف میلان ہوتا ہے۔

**جواب:** ایسی جگہ دین کی بات سنانے سے نفس اسی حسین کی طرف متوجہ رہے گا اور اس کی محبت بڑھے گی، نفع لازم نفع متعدی پر مقدم ہے، لہٰذا بے ریش کو دین کی بات نہ سناؤ۔

## انگلینڈ سے ایک ڈاکٹر صاحب کے بعض خطوط اور حضرت والا کے جوابات

۱۳۵۵)**حال:** پڑھائی کی مصروفیت کی زیادتی سے بعض دنوں میں ذکر ناغہ ہو جانے کا اور بعض دنیوی پریشانیوں کا بھی ذکر تھا۔

**جواب:** ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے۔ جب بہت مجبوری اور مشغولی ہو تو ایک تسبیح اللہ اللہ، ایک تسبیح درود شریف اور ایک تسبیح لا الٰہ الا اللہ درمیان درمیان پورا کلمہ مع صلی اللہ علیہ وسلم پڑھ کر بے فکر ہو جائیں۔ بوقت عدیم الفرصتی اتنی غذا روحانی بھی قلب کو نور سے بھر دے گی۔ آپ کی جملہ پریشانیوں سے مطلع ہو کر تأسف ہوا، لیکن ان شاء اللہ! یہ سب دن گزرنے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ آپ کی راحت و اقبال مندی کا آفتابِ روشن اپنی آنکھوں سے جلد ہی دیکھوں اور دین کی اشاعت کے لیے حق تعالیٰ آپ کو قبول فرمائیں اور دنیا بقدرِ راحت وعافیت آپ کو عطا فرمائیں، آمین۔ امتحان میں کامیابی کے لیے بھی دعا کرتا ہوں، دنیا کی مچھر کے پر کے برابر بھی اہمیت نہیں ہے جیسا کہ حدیث پاک میں مذکور ہے۔ آپ تدبیر، مناسب محنت اور دعا کر کے بے فکر رہا کریں اور نتیجے کو حق تعالیٰ کے سپرد کر کے راضی بہ رضا رہیں۔

۱۳۵۶) **حال:** تعلیمی مصروفیات کے باوجود ذکر، تلاوت اور معمولات مجوزہ کا اہتمام کرتا ہوں، اگر تساہل ہو جائے تو سخت نقصان معلوم ہوتا ہے، کیوں کہ یہاں کا ماحول بہت گندا ہے۔

**جواب:** معمولات کی ادائیگی کو اپنی زندگی کا سہارا سمجھیں اور تعلق مع اللہ اور رضائے الٰہی کی دولت کو اپنا قیمتی سرمایہ سمجھیں، باقی سب ایام ولیالی فانی ہی فانی ہیں:

وہ مرے لمحات جو گزرے خدا کی یاد میں
بس وہی لمحات میری زیست کا حاصل رہے

برطانیہ کے ماحول میں شیطانی حملوں کے لیے یہ معمولات ڈھال ہیں۔

۱۳۵۷) **حال:** لیکن زندگی دین کے اعلیٰ معیار پر لانے کے لیے وقت کا انتظار ہے۔

**جواب:** دین کے اعلیٰ معیار پر زندگی کو لانے میں کسی اور زمانے کا انتظار کرنا خلافِ عقلِ سلیم ہے کہ نہ معلوم کس وقت یہاں سے رخصتی مقدر ہے نیز ارشادِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہے **شَبَابَكَ قَبْلَ هَرَمِكَ**[۲۷] بڑھاپا آنے سے قبل جوانی کی قدر کرلو، دنیا کے دن بہر حال گزر جاتے ہیں کیوں کہ سورج کے طلوع و غروب سے ایام ولیالی کے مُرور کا تعلق ہے اور آخرت میں نہ آفتاب ہے نہ ایام و لیالی۔ ایک دوامی حیات ہوگی جس کی ابھی سے فکر و تیاری ضروری ہے۔ آپ کے خواب سے آپ کے روشن مستقبل کے آثار معلوم ہوتے ہیں، لیکن خواب سے محض حوصلہ و ہمت افزائی مقصود ہوتی ہے، ہر ترقی اور کامیابی کا مدار اصلاحِ حال و اعمال پر ہے، دل و جان سے آں عزیز کے لیے ترقیاتِ دارین کی دعا کرتا رہتا ہوں اور امیدِ قبولیت رکھتا ہوں۔

۱۳۵۸) **حال:** دل چاہتا ہے کہ حضرت والا کی خانقاہ جلد تیار ہو جائے اور اس کے اسباب پیدا ہو جائیں۔

**جواب:** حق تعالیٰ سے تعمیرِ خانقاہ کی دعا کرتے رہیں، دعا ہی اصل سبب ہے، پھر حق

---

۲۷؎ شعب الایمان للبیھقی: ۱۲/۴۷۷، باب الزُھد وقصر الامل، مکتبۃ الرشد

تعالیٰ کے فیصلے کے بعد تو اسباب خود دعا کرنے والے کو تلاش کرتے ہیں۔ حق تعالیٰ آپ کو خوب دین کی دولت سے نوازیں اور خوب دنیا بھی برائے دین عطا فرمائیں آمین، یعنی دنیا برائے دنیا تو مذموم اور غیر مقبول اور مردود ہے اور دنیا برائے دین مقبول اور محبوب ہے۔

۱۳۵۹) **حال:** ذکر میں دل نہیں لگتا، جانتا ہوں کہ دل لگنا ضروری نہیں لگانا ضروری ہے، لیکن ایسا طریقہ بتائیے کہ دل لگنے لگے۔

**جواب:** ۱) ذکر و معمولات سے قبل موت اور قبر کی منزل کو ایک منٹ سوچ لیں۔

۲) حق تعالیٰ کے احسانات کا مراقبہ کریں اور زبان سے کہتے رہیں کہ آپ نے ہمیں انسان پیدا فرمایا، پھر مسلمان پیدا فرمایا، مسلم گھرانے میں خلق فرمایا، پھر حفظِ قرآن کی دولت سے نوازا، نمازی بنایا وغیرہ وغیرہ تفصیل سے پانچ منٹ تک۔

۳) پھر ذکر و معمولات پورا کریں، اس طرح دل لگے گا اور لطف آئے گا کہ محسن کی محبت فطری امر ہے اور پھر قبولیت کی دعا کریں اور ذکر سے نیت یہ ہو کہ اور زیادہ محبتِ حق تعالیٰ سبحانہٗ حاصل ہو۔

۴) آنکھوں کی حفاظت کا اہتمام بھی نہایت ضروری ہے اور نماز و توبہ اور استغفار سے کوتاہیوں کی تلافی کا سلسلہ بھی رہے۔

۱۳۶۰) **حال:** حضرت والا کے والا نامہ کا انتظار رہتا ہے اور حضرت والا کی یاد میں دل ہر وقت سرشار رہتا ہے۔ تعلق مع اللہ کی دولت کے ملنے کا طریقہ ارشاد فرمائیں اور دنیا کی زندگی کی راحت کے لیے بھی دعا فرمائیں۔

**جواب:** عرصے کے بعد آپ کا محبت نامہ پڑھ کر خوشی سے دل باغ باغ ہوا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے جون کے آخری امتحان میں آپ کو اعلیٰ نمبروں سے کامیاب فرمائیں، آمین ثم آمین۔ ہمارے ایک بزرگ حضرت مولانا محمد احمد صاحب دامت برکاتہم کے دو شعر تحریر کرتا ہوں۔

آپ کا انتظار کرتا ہوں
شوق کو اپنے پیار کرتا ہوں
آپ آتے ہیں جب تصور میں
میں خزاں کو بہار کرتا ہوں

دنیا کی راحت اور بالطف زندگی اور چین و سکون نہ مال و دولت پر موقوف ہے نہ اعلیٰ ڈگریوں پر، یہ تو رضائے حق اور تعلق مع اللہ سے ملتی ہے اور یہ اہل اللہ کی جوتیوں کے طفیل ملتی ہے۔ یہ حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے اور دوسرا ارشاد یہ ہے کہ اہل اللہ کی معیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہے۔ آپ کب تک آرہے ہیں جلد اطلاع دیجیے۔ دین کو دنیا پر ترجیح دیجیے دنیا آپ کے قدموں میں ذلیل ہو کر آئے گی۔

حیاتِ طیبہ کا وعدہ ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے اور حیاتِ طیبہ کا ترجمہ بالطف زندگی ہے۔ چند دن کی زندگی کو آپ نے اپنے لیے اور دوسرے متعلقین کے لیے مجاہدہ اور پریشانی میں گھیر رکھا ہے، اتنا مجاہدہ اگر آخرت کے لیے کرتے تو آج نجانے آپ کی منزل کہاں اور کتنی بلند ہوتی۔

آج آپ کا محبت نامہ ملا۔ سعودی عربیہ سے اگر ویزہ آگیا ہے اور آپ کا تقاضائے قلبی ہے تو میری طرف سے ایسی صورت میں دل سے اجازت ہے اور اسی میں خیر سمجھتا ہوں۔ جب غیب سے اسباب پیدا ہو رہے ہیں تو پھر آپ چلے ہی جائیں، مگر والدین کی خدمت میں جلد جلد آتے جاتے رہیے۔ یہ رائے عقلاً دے رہا ہوں ورنہ طبعی طور پر تو دل یہی چاہتا ہے کہ آپ میری آنکھوں کے سامنے رہیں۔ کمالات اشرفیہ ص۱۶۹ ملفوظ نمبر ۷۱۰ میں حضرت حکیم الامّت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ معیت اہل اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت ہے، احقر اہل اللہ سے تو نہیں ہے مگر خادمِ اہل اللہ رہا ہے اور اب بھی ہے۔

آپ نے پردیس کے دن کس طرح گزارے ہیں، اس کا احساس آپ ہی کا دل کر سکتا

ہے لیکن آپ کے گھر کے لوگ اور ہم سب بھی آپ کے اس مجاہدے کو محسوس کرتے ہیں۔ اپنے ارادہ اور قیام کے سلسلے میں استخارہ بھی کرلیا کریں، دو رکعت نماز استخارہ پڑھ کر ہر روز دعا کرلیا کریں کہ یا اللہ جو بہتر راہ ہو اسی پر ہم کو ڈال دے۔

۱۳۶۱) **حال:** ڈاکٹری کے امتحان میں ناکامی پر حضرت والا کی طرف سے رضا بالقضا کی تلقین اور حضرت والا کا حوصلہ افزا جواب۔

**جواب:** نتیجے کے متعلق معلوم ہوا، ایمان کا ایک اہم فریضہ رضا بالقضا ہے، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کی پیغمبرانہ سنت اس وقت یاد کیجیے اور ناکامی اور کامیابی کا مدار اسباب پر نہ سمجھیے، حق تعالیٰ بدون اس ڈگری کے آپ کو رئیس اعظم بنانے پر قادر ہیں اور اس ڈگری بلکہ اس سے بھی بلند ڈگریوں کے باوجود حق تعالیٰ تنگ دست رکھنے پر قادر ہیں اور اس کے مشاہدات دنیا میں پیش آتے رہتے ہیں۔ اگر اکتوبر میں دوبارہ امتحان آپ دے سکیں تو ایک مرتبہ دل چاہتا ہے تو اور کوشش کرلیں۔ بشرطیکہ ڈیوٹی کے وقت اسی ہاسپٹل کے لان میں بے خوف ہو کر اذان دے کر نماز عصر پاک پتلون اور پاک چسٹر میں ادا کرتے رہیں اور اگر اذان کی ہمت نہ ہو تو صرف نماز ہی پڑھ لیں اور اگر اس کی ہمت بھی نہ ہو تو نمازوں کا قضا کرنا اپنے لیے دوزخ کا سامان کرنا ہے اور ایسی روزی بھی حرام ہے۔ سعودی عرب کے لیے کوشش کرتے رہیں، اگر ہو جائے فبہا ورنہ بارہا لکھ چکا ہوں کہ حق تعالیٰ پر بھروسہ کرکے آجاؤ، اپنی طرف سے چٹنی روٹی پر بھی راضی رہیں پھر حق تعالیٰ اپنے کرم سے پلاؤ قورمہ کھلائیں تو ان کے اس کرم کے شکریہ میں مزید سجدہ ریز ہو جائیے۔ برابر دعا آپ کے لیے جاری ہے۔ آپ کا یہ جملہ کہ ”بے چارے مسلمانوں پر برق گرتی ہے“ مسلمان کے لیے دنیا میں کوئی مصیبت نہیں کیوں کہ ہر غم و فکر پر اس کا درجہ بلند ہوتا ہے، اس کے گناہ معاف ہوتے ہیں، مسلمانوں کے لیے مصیبت اور برق و رعد صرف معصیت ہے اور افسوس کہ ہم لوگ اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں کس درجہ مبتلا ہیں اور پھر بھی حق تعالیٰ کا حلم و کرم ہم کو مسخ صورت اور سابقہ امّتوں کے عذاب سے محفوظ فرمائے ہوئے ہے۔ مشکوٰۃ شریف کی حدیث ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ

کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا کہ میں اپنی امّت پر تنگ دستی سے نہیں ڈرتا ہوں لیکن دنیا کی فراوانی سے ڈرتا ہوں اور کیا ہم لوگ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے لیے دل سے تیار ہیں؟ ہمیں اپنی حالت پر رونا چاہیے۔

محبت نامہ ملا، جوں جوں پڑھتا گیا دل مسرور ہوتا گیا۔ آپ کا یہ حسنِ ظن اور آپ کی محبت احقر کے ساتھ آپ کی ترقیاتِ باطنہ کے لیے ان شاء اللہ تعالیٰ! بے حد نافع ہے۔ شیخ کی محبت اور اس کے ساتھ عقیدت اور حسنِ ظن اور حسنِ اعتماد اس راہِ باطنی میں مفتاح (کنجی) ہے تمام مقاماتِ عالیہ کے حصول کے لیے۔ آپ کے اس دفعہ کے خط میں آپ کے جذباتِ محبت کی جو جھلک تحریر سے ظاہر ہوئی ہے احقر کو اس سے بے حد مسرت ہوئی اور دل سے دعا نکلی کہ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے ہمارے بزرگوں کی برکت سے آپ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کامل نصیب فرمائیں، آمین۔ آپ کا یہ محبت نامہ یہاں کے بعض خصوصی احباب کو دکھایا بہت مسرور ہوئے۔ اتباعِ کامل محبتِ کاملہ کی دلیل ہے، ہم کو اور آپ کو محبتِ کاملہ اور اتباعِ کامل دونوں نعمتیں حق تعالیٰ اپنی رحمت سے عطا فرمائیں، آمین۔ اور اتنی دنیا بھی عطا فرمادیں جس سے ہم اور ہمارے متعلقین کسی کے محتاج نہ ہوں، عافیت اور راحت سے ضروریاتِ دنیویہ پوری ہوتی رہیں اور بار بار حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہو، آمین۔ سلطان بلخ حضرت ابراہیم ابن ادہم رحمۃ اللہ علیہ نے سلطنتِ بلخ خدا کی محبت اور عبادت کے لیے قربان کی تھی۔ دنیا جب بہت زیادہ ملتی ہے تو پریشانیاں اور افکار بھی ساتھ لاتی ہے جس سے پھر اعمالِ آخرت کی تیاری کی فرصت نہیں ملتی۔ ہاں خدائے تعالیٰ اپنی رحمت سے اگر دنیا فراغِ قلب کے ساتھ تھوڑا وقت لگانے سے بہت زیادہ دے دیں تو وہ نعمت ہے، اس سے دین کی خدمت کی نیت رہے۔

آپ نے لکھا ہے کہ جو کچھ مجھے دو تین ماہ میں روحانی لذت میسر ہوئی وہ گزشتہ پوری حیات میں بھی نہ مل سکی تھی۔ اس نعمت کی خبر نے دل کو بہت مسرور کیا، اللہ تعالیٰ مزید ترقی اور برکت سے نوازیں، آمین۔ آپ نے مجلس دعوۃ الحق کی خدمت کے لیے لکھا

ہے تو مجلس دعوۃ الحق کے لیے اپنی حسبِ استطاعت ماہانہ جو دل چاہے بھیج دیا کریں، اپنے والدین اور اپنے بچوں کی ضروریات کو مقدم رکھیں۔ ہمارے اکابر نے اپنے احباب پر متعین کر کے دینی خدمات کی طرف توجہ نہیں دلائی ہے، خدا کی راہ میں خلوص سے تھوڑی سی رقم بھی بہت ہے۔ آپ اپنی آمدنی کے لحاظ سے اور ضروریات کے لحاظ سے ایسی مختصر رقم تجویز کریں جو نفس بسہولت ادا کر سکے اور حالات کے بدلنے سے کمی بیشی یا بالکل بند کرنا سب طرح ٹھیک رہے گا، کسی پابندی کی کاوش نہ کریں۔ آپ کے اس تحریر کردہ شعر مثنوی سے جو احقر ہی کا شعر ہے دل خوش ہوا ماشاء اللہ! آپ کی اس فہم پر مبارک باد۔

دادن دل و جگر در راہِ دیں

۱۳۶۲) حال: امتحان میں ایک بار ناکام ہو جانے پر ڈاکٹر صاحب کے غم پر حضرت والا کا حوصلہ افزا نامہ۔

جواب: آپ کا خط ملا۔ ناکامی سے طبعی غم تو مجھے بھی بے حد ہوا، لیکن حق تعالیٰ کی مرضی پر راضی رہنا اور صبر واستقلال یہ مردِ مؤمن ہی کا مقام ہے، کسی کافر کو یہ مقام نصیب نہیں ہوتا۔ دنیا کی عزت وراحت بھی ڈگریوں پر موقوف نہیں، یہ سب صرف اور صرف اور صرف حق تعالیٰ شانہٗ کے قبضے میں ہے اور وہ کریم زندہ حقیقی آپ پر اب بھی اپنے صدہا کرم اور عنایات سے سایہ افگن اور متوجہ ہے، پھر آپ کو کس چیز کا غم ہے؟ کیا عجب ہے کہ یہ ناکامی صدہا کامیابیوں کو اپنے اندر حق تعالیٰ کی قدرت سے پنہاں کیے ہوئے ہو۔

آپ اس وقت اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ کی سنّت زبان اور قلب سے ادا کرتے رہیں۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ آپ کو اپنی مرضیات میں فنا ہونے کی لذّت عطا فرمائیں اور دنیائے حقیر کی ناکامی کو حقیر دکھا کر آخرت کی عظیم الشان کامیابیوں کی بشارت سے محظوظ اور مسرور فرمائیں، آمین۔

۱۳۶۳) حال: حضرت اقدس کے والا نامہ سے بہت تسلی ہوئی اور امتحان میں ناکامی کا کوئی

غم نہ رہا۔ دنیا کی جو کامیابی اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں تو احقر بھی راضی بہ رضائے الٰہی ہے۔ دنیا دین کی اشاعت و اعانت کے لیے چاہتا ہوں۔

**جواب:** آپ کے اس جملے سے نہایت مسرت ہے کہ حق تعالیٰ کو اگر یہ پسند نہیں ہے تو احقر راضی بہ رضا ہے۔ یہ جملہ امتحان اور دنیا کی طلب سے متعلق ہے اور اس طلبِ دنیا کو برائے اعانت و اشاعتِ دین معین سمجھ کر کوشش کر رہے ہیں، یہ فہم آپ کے لیے باعثِ صد مبارک باد ہے، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَ بَارِكْ فِیْهِ، کوئی دن ناغہ نہیں جاتا کہ آں عزیز کے لیے دعا قلب و زبان سے نہ نکلتی ہو۔

۱۳۶۴) **حال:** تعلیم سے فراغت کے بعد ڈاکٹر صاحب نے مشورہ لیا کہ ان کا قیام انگلینڈ میں یا کسی عرب ملک میں یا پاکستان میں مناسب رہے گا۔ جواب میں حضرت والا کے ارشادات:

**جواب:** میں نے آپ کے حالات پر بہت غور کیا، استخارہ کیا، بعض اہل علم احباب سے جو اصولِ فقہ کے ماہرین ہیں مشورہ بھی کیا بالآخر اسی نتیجے پر قلب کا تقاضا اور داعیہ اور شرعاً و عقلاً خیر معلوم ہوتا ہے کہ آپ اپنا مستقل قیام پاکستان میں رکھیں اور اپنی طرف سے چٹنی روٹی کھانے کے لیے تیار ہو جائیں، پھر حق تعالیٰ اپنے کرم سے مرغ و بریانی عطا فرمائیں تو ان کا احسان ہے، مگر آپ اپنے دین کے تحفظ اور ترقیاتِ دینیہ کو قرب اور صحبتِ مربی و مصلح پر موقوف سمجھتے ہوئے اپنی طرف سے ہر تکلیف اٹھانے پر تیار ہو کے پاکستان آجائیں۔ اسبابِ راحت و عیش و زینتِ مطب کا مطلق خیال نہ کریں۔ آپ صرف رضائے حق اور دین کو مقصود سمجھ کر دنیا کو دین سے مؤخر رکھیں اور دین کو مقدم رکھیں۔ آپ نے اگر یہ مجاہدہ اٹھا لیا اور صرف ارادہ کر لیا اور کچھ ٹوٹا پھوٹا عمل کر لیا تو پھر حق تعالیٰ شانہٗ کی رحمت کا تماشا دیکھیے گا، ان کے قرب میں کیا حلاوت اور کیا سکون ہے جو سلاطینِ ہفت اقلیم نے خواب میں بھی نہ دیکھا ہو گا۔

دل کو آزارِ محبت کے مزے آنے لگے
اس کے میں قرباں کہ جس نے درد پیدا کر دیا

خدائے پاک کا کائنات میں کوئی عاشق ایسا نہیں پیدا ہوا جس پر کہ حق تعالیٰ نے عنایت کی نگاہ نہ فرمائی ہو، اخلاص اور ہمت اور توکل اور دعا ان چار اجزاء کو اپنے اوپر لازم کرلیں، پھر اس معجون کی روحانی طاقت کا تماشا اور اس کے انوار و برکات اور اس کی دولتِ غیر فانی محسوس کرلیں گے۔

آپ کے بعض قریبی عزیزوں اور دوستوں کی رائے ہے کہ آپ عرب جائیں اور مجھ پر زور دیا کہ اس کے لیے دعا کروں لیکن یہ بے چارے مثل نادان دوست کے ہیں، دین کی اہمیت اور حقیقت کو سمجھنا آسان نہیں، آپ ہر گز ان کی بات میں نہ آیئے اور دوستوں سے مالی اعانت کی توقع بھی نہ رکھیں، جو آسانی سے اسباب فراہم ہوں آپ اسی میں کام شروع کردیں۔ دنیا بقدرِ ضرورت وراحت آسانی سے عطا ہونے کی دل سے دعا کررہا ہوں، اس کے لیے تدبیر بھی یہی ہے کہ جس قدر آپ آخرت کی فکر و تیاری میں اور حق تعالیٰ کی رضا جوئی میں غرق و منہمک ہوں گے، دنیا آپ پر خادمہ بن کر پیش ہوگی اور فراغِ قلب وراحت کے ساتھ عطا ہوگی، ان شاء اللہ۔

آپ کے بعض اعزاء کے سامنے دین کے حقائق نہیں۔ اس لیے اس امر میں ان کی اطاعت واجب نہیں۔ حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ صحبتِ شیخ کو میں فرضِ عین قرار دیتا ہوں اور شرعی اصول پر کافی غور کرچکا ہوں۔ آپ یہاں جب آئیں گے تفصیل سے ان شاء اللہ! سمجھا دوں گا۔

۱۳۶۵) **حال:** ڈاکٹر صاحب کے نام حضرت والا کا ایک اور شفقت نامہ۔

**جواب:** بے چینی سے آپ کے خط کا انتظار کرکے آج پھر خط لکھ رہا ہوں کہ آپ کا قیام مزید وہاں شرعاً جائز نہیں۔ آپ کسی مجبوری میں ہوں تو وہ مجبوری آپ سمجھ سکتے ہیں۔ خالص دنیا کے لیے سمندر پار سفر مکروہ ہے۔ استاد ہو یا والد کسی مخلوق کی اطاعت حق تعالیٰ کی نافرمانی میں واجب العمل نہیں ہے اور چار ماہ سے زائد بدون سخت ناچاری جوان بیوی سے دوری ناجائز ہے اور یہ مسئلہ تو مجاہدین کے لیے ہے کہ جہاد سے ہر چار ماہ پر انہیں گھر آکر بیوی کے پاس رہنے کی چھٹی دی جائے۔ عہدِ خلافتِ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ

قانون سرکاری طور پر فوج میں نافذ کیا گیا تھا۔ آپ رضائے الٰہی کو مقدم کریں، دنیا آپ کے قدموں کے نیچے ذلیل ہو کر ان شاء اللہ! آئے گی، مگر دنیا کی نیت نہ کریں، وہ بدون نیت ملے گی۔ آپ صرف رضائے حق کے لیے فوراً گھر آئیں اور عرب ممالک کا خیال بھی دل سے نکال دیں۔ آپ والدہ اور والد صاحب کے پاس رہیں اور ان کی خدمت کریں۔ اس طرح سے آپ کو قیامِ سعودیہ میں حج و عمرہ سے زیادہ ثواب پاکستان میں ان شاء اللہ ملے گا اور اصلاحِ نفس جو فرضِ عین ہے اس کو آپ تمام نفلی ثوابوں سے اہم سمجھیں۔

۱۳۶۶) **حال:** ایک طویل خط جس میں دو مبشراتِ منامیہ یعنی اچھے خوابوں کا ذکر تھا حضرت والا نے مندرجہ ذیل جواب تحریر فرمایا:

**جواب:** آپ کے خواب دونوں آپ کے روشن مستقبل کی بشارت دیتے ہیں، بس کام میں لگے رہیں اور تقویٰ اور اتباعِ سنت کا اہتمام اور اپنے کو تمام کائنات کے انسانوں سے حقیر تر سمجھتے رہیں اور اعمال اور احوال اور خوابوں سے کبھی اپنے کو بزرگ چہ معنیٰ بلکہ صالح بھی نہ سمجھیں، یہی فنائیت آپ کے کام آئے گی اور یہی حاصل ہے حق تعالیٰ کے راستے کی تمام ترقیات کا۔ میدانِ محشر کے اعلانِ نتیجہ کے خیال اور خوف سے اپنے کو سب سے کمتر سمجھیں اور حسنِ خاتمہ کی دعا کرتے رہیں۔ یہ فقیر دل و جان سے ہر روز آپ کے لیے دعا کر رہا ہے۔ حق تعالیٰ آپ کو نسبتِ لازمہ و متعدیہ سے مالا مال فرمائے، آمین۔

۱۳۶۷) **حال:** ایک اور بشارتِ منامیہ پر حضرت والا کی مندرجہ ذیل تعبیر اور عمل کی تلقین:

**جواب:** آپ کا خواب آپ کے روشن مستقبل کی بشارت دیتا ہے، لیکن یہ سب اعمالِ سنت پر موقوف ہے، یہ بشارتیں آپ کو اہتمام سے متبع سنت بننے کی دعوت عالمِ غیب سے دے رہی ہیں، کیا ہی آپ خوش نصیب ہیں کہ حق تعالیٰ غیب سے آپ کو اپنی طرف ان بشارتوں سے جذب فرما رہے ہیں، حق تعالیٰ آپ کو ان نعمتوں کی قدر کی توفیق بخشیں اور خاکبازی سے بلند مقام کی طرف پرواز بخشیں، خاکبازی کا مفہوم یہ ہے کہ ہم خاکی ہیں اور تمام کائنات خاک سے تعمیر ہے، خواہ کپڑا ہو یا مکان یا عورت یا اولاد یا

کار یا کرسیِ وزارت و سلطنت بس یہ فانی نعمتیں اگر بدونِ کاوش خود سے مل جائیں شکر بجا لائے اور اگر میاں کی حکمت نہ دیوے یا کم دیوے تو ان کے قرب کی سلطنت کے ہوتے ہوئے ذرا بھی احساس کمتری نہ ہو، مالکِ خزائن السماوات و الارض کسی کو مل جاوے تو پھر وہ خزائن السماوات والارض پانے سے بھی زیادہ عظیم نعمت پا گیا۔

۱۳۶۸) **حال:** بحیثیت سالک وہ کون سے باطنی اعمال ہیں جو ذکر باللسان کے مدارج کو طے کرکے "ذکر اللہ بالقلب" کی حیثیت اختیار کرجائیں اور حق تعالیٰ شانہٗ بنظرِ عنایتِ خاصہ من الشیخ اپنا قربِ خاص اور اس کی لذتِ دائمہ عطا فرمائیں اور وہ کیفیتِ خاصہ عنایت ہوجائے جو اپنے خالقِ حقیقی کو ہمہ وقت روبرو پائے اور کیفیتِ احسانی وحلاوتِ ایمانی نصیب ہوجائے۔

**جواب:** صرف اتباعِ سنت اور تقویٰ کا اہتمام، خاص کر نظر کی حفاظت کا غم جو دل کو پاش پاش کرتا ہے اور مرشد کی دعا اور صحبت سے یہ مقام محسوس ہونے لگے گا۔

۱۳۶۹) **حال:** حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ "بدن کے قرب کا دلوں کے قرب پر بڑا اثر پڑتا ہے۔" اور میری عرض یہ ہے کہ حضرت والا کی ہستی سے زیادہ احقر کے دل کے قریب کوئی شیخ ثانی نہیں، کیا ہی اچھا ہو کہ آں حضرت بھی اس احقر و نالائق کو اپنے دل کے قریب فرمالیں تاکہ یہ راہِ سلوک با آسانی طے پاسکے۔ آں حضرت والا کی نظرِ عنایت سے دولتِ حق الیقین عطا ہوجائے کیوں کہ یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ اولیاء اللہ کی ہی نظرِ خاص سے عالم قدس تک رسائی ممکن ہے، خود کسی قابل ہی نہیں۔

**جواب:** ان شاء اللہ! آپ اس مقام سے محروم نہیں رہیں گے۔

۱۳۷۰) **حال:** احقر کچھ عرصے سے تصورات کی کیفیت میں مبتلا ہوجاتا ہے، مثلاً نماز میں آیاتِ قرآنی کے ترجمے کو زیرِ تصور لاکر یہ خیال دامن گیر ہوجاتا ہے کہ تیرے سامنے عرشِ الٰہی ہے یا آسمانوں میں کوئی جگہ اور تو حق تعالیٰ کے نور کے سامنے ہے، وہ براہِ راست تجھے دیکھ رہے ہیں۔ رکوع اور سجدے میں جاتا ہوں تو یہ تصور ہوتا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وغیرہ سامنے

آسمانوں میں لکھا ہوا ہے اور تو مکمل عاجزی کے ساتھ حق تعالیٰ کو یہ پیش کرتا رہ۔ یہی حالتِ تصور قیام اور دونوں قعدوں میں ہوتی ہے اور جب بعد نمازِ فجر وظائف کی توفیق ہوتی ہے (روزانہ بلاناغہ) تو پھر یہی تصور آجاتا ہے اور لفظ اللہ کا تصور لاکر وظائف کی تکمیل ہوتی رہتی ہے۔ اس کے ساتھ زبان کو تالو پر لگاکر دل سے اللہ اللہ نکالنے کی جدوجہد بھی اچھی معلوم ہوتی ہے اور اکثر چلتے پھرتے اس ورد کو جاری رکھنے کی کوشش رہتی ہے۔ عرض ہے اللہ کا اس طرح ورد کرتے رہنا صحیح ہے یا کوئی اور طریقہ؟

جواب: زبان سے اللہ اللہ کرلیں، زبان کو تالو سے لگاکر دل سے ذکر کرنے سے بوجہ ضعفِ قویٰ اس زمانے میں خشکی بڑھ جاتی ہے، ذکرِ لسانی کافی ہے۔ رکوع وسجدہ وقیام وقعدہ میں تصور صحیح ہے اور مبارک حالت ہے۔

۱۳۷۱) حال: اپنے سابقہ روحانی امراض اور کبائر وصغائر گناہوں کا تصور کرتا ہوں تو بے حد رنج اور پشیمانی ہوتی ہے اور تقریباً ہر روز ان سابقہ گناہوں سے توبہ بھی کرتا ہوں اور توبہ بھی اس طرح جیسے آں حضرت والا نے تعلیم فرمائی، پھر بھی یقینی کیفیت آج تک نصیب نہیں ہوئی کہ میری توبہ قابل قبول ہے یا نہیں۔

جواب: سب قبول ہے، ندامت کے ساتھ توبہ قبول ہے، اس میں شک کی کوئی گنجائش نہیں، اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں۔

۱۳۷۲) حال: اور اب تک یہی سمجھتا ہوں کہ تو انتہا درجے کا پلید اور نالائق ہے، کمینہ ہے اور یہ کہ حق تعالیٰ کے سامنے تیرے یہ کمینگی والے اعمال کی فہرست ہے جس کی وجہ سے وہ تجھ کو کیوں خاطر میں لائیں گے تو اس قابل ہی نہیں کہ حق تعالیٰ کو خوش کرسکے۔

جواب: کون ہے جو ان کے قابل ہوسکے، لیکن وہ کریم ہیں، اپنے نالائق بندوں کی خطاؤں کو صرف معاف ہی نہیں فرماتے ان کو اپنا محبوب بھی بنالیتے ہیں اِنَّ اللہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیۡنَ پھر کیا غم ہے، مطمئن رہیں۔

۱۳۷۳) حال: کبھی کبھی بے اختیار، بے تحاشہ نماز میں بھی اور دعاؤں میں بھی روتا ہوں

اور یہ بھی سوچتا ہوں کہ آں حضرت والا کی جو شفقت اور عنایت مجھ پر ہے تو ذرہ برابر بھی اس کے قابل نہ پہلے تھا اور نہ اب ہے۔ لوگ جب تعریفی کلمات کہتے ہیں تو بڑی خفت محسوس کرتا ہوں کہ جو کچھ یہ کہہ رہے ہیں تو ویسا تو ہے نہیں اور حق تعالیٰ یہ سب سن رہے ہیں۔ میرے مرشدی اس کا علاج تجویز فرمائیں۔ میں کیا میری بساط کیا۔

**جواب:** خوف محسوس ہونا مبارک ہے، عینِ بندگی ہے۔ ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کی ستاری اور پردہ پوشی کا شکریہ ادا کریں۔

۱۳۷۴) **حال:** آخری عرض یہ ہے کہ احقر کا اکثر یہ تقاضا ہوتا ہے کہ اپنے مشغول وقت سے کچھ گھنٹے گاہ بگاہ آں حضرت کی خدمتِ اقدس میں صرف کروں، اس کے لیے اپنی گراں قدر تجویز سے مستفید فرماویں۔

**جواب:** جتنا موقع ملے بہتر ہے، میرے پاس رہیں، بشرطیکہ کسی کا حق تلف نہ ہو۔

## عشقِ مجازی میں مبتلا ایک طالبہ کا خط

۱۳۷۵) **حال:** حضرت والا! گناہ چھوڑنے کے بعد بھی دل بہت بے چین رہتا ہے۔ کبھی کبھار بہت دل چاہتا ہے کہ اور گناہ (عشقِ مجازی) ہو اور اس کے نہ ہونے سے دل میں بہت پریشانی رہتی ہے۔ عجب اداسی سی دل میں محسوس ہوتی ہے۔

**جواب:** گناہ نہ کرنے کی بے چینی گناہ کرنے کے سکون سے بہتر ہے، کیوں کہ دونوں میں کوئی نسبت نہیں، یہ بے چینی اللہ کی رضا اور قرب کا ذریعہ ہے اور وہ سکون اللہ کے غضب اور دوری کا سبب ہے۔ غیر اللہ سے دل بہلانے کے ذوق سے اللہ کی پناہ مانگو اور رو رو کر دعا کرو کہ نافرمانی سے دل بہلانے کے خیال ہی سے دل کو بے چین کر دے۔

۱۳۷۶) **حال:** پتا نہیں اس کی وجہ کیا ہے؟ مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ہمارے گھر کا ماحول اس کی وجہ ہے۔ سب لوگ ایک دوسرے سے اتنے بے زار رہتے ہیں کہ اگر سوچنے بیٹھوں تو ایسا لگتا ہے کہ دماغ پھٹنے لگے گا۔

**جواب:** غیر اختیاری چیزوں کے درپے ہونے سے پریشانی آتی ہے، جہاں اختیار نہ ہو وہاں صرف دعا کر کے مطمئن ہو جاؤ۔ دوسروں کو بدلنا آپ کے اختیار میں نہیں، اس

لیے دعا کرو۔

۱۳۷۷)**حال:** اور ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ میری عمر ۲۸ سال ہے، مگر رشتہ نہیں ہوا کوئی رشتہ آئے بھی تو وہ لوگ واپس نہیں آتے۔ اس وجہ سے بھی بہت احساسِ کمتری ہے۔ حضرت والا! کبھی کبھی اللہ تعالیٰ سے شکایت ہونے لگتی ہے۔ زبان تک تو شکوہ نہیں آتا مگر دل بہت شاکی ہونے لگتا ہے کہ اللہ نے صورت دی نہ مالی طور پر اچھا بنایا۔

**جواب:** اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دنیا کے معاملے میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھتی ہیں، جب کہ حکم یہ ہے کہ دنیا کے معاملے میں اپنے سے کمتر کی طرف اور دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھیے تاکہ دین میں ترقی کا شوق ہو اور دنیا میں اپنے سے کمتر کو دیکھنے سے شکر پیدا ہوگا۔ دو چار کمیوں کو تو آپ نے دیکھا اور یہ نہیں سوچا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کے کتنے انعامات ہیں۔ بہت سے لوگ کینسر کی تکلیف سے تڑپ رہے ہیں، بہت سوں کو فاقہ ہو رہا ہے، بہت سے ایسے ہیں جن کو ذلیل اور بے عزت کیا جا رہا ہے۔ مراقبۂ انعاماتِ الٰہیہ روزانہ پانچ منٹ کیا کریں، اس سے دل میں شکر پیدا ہوگا۔ رسالہ ''عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں'' میں یہ مراقبہ لکھا ہے۔

۱۳۷۸)**حال:** ایسا لگتا ہے کہ جیسے کسی گھر کو بگاڑنے میں جو باتیں ہونی چاہئیں وہ سب ہم میں ہیں۔ امی ہر وقت اکیلے بیٹھ کر بولتی رہتی ہیں، جادو ان کے دماغ پر حاوی ہو گیا ہے، اللہ تعالیٰ سے بالکل دور ہیں۔ ابو کو کسی کی پروا نہیں، کبھی کبھی دل چاہتا ہے خودکشی کرلوں، کیا تھا اگر اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا نہ کیا ہوتا، کم از کم ایک گناہ گار کی تو کمی ہو جاتی اور میں اتنی تکلیف میں تو نہیں ہوتی۔

**جواب:** اس شیطانی خیال سے توبہ کریں۔ حرام موت مر کے کیا چین مل جائے گا؟ دائمی بے چینی دائمی حسرت و غم خودکشی کرنے والوں کا مقدر ہے۔ اللہ سے پناہ مانگو۔ یہ کیوں نہیں سوچتی اگر پیدا نہ ہوتی تو غموں پر جو ثواب کا وعدہ اور توبہ کرنے والوں کے لیے جو محبوبیت کا وعدہ ہے اس کی مستحق کیسے ہوتی۔ تھوڑے سے غم کے صلے میں کتنی بڑی نعمتیں ملتی ہیں۔

۱۳۷۹)**حال:** کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کافی کیوں نہیں ہوئے؟ اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں، پھر میرے دکھوں کو کیوں نہیں دیکھتے؟ ان کو تو پتا ہے نا کہ اب مجھ سے یہ دکھ برداشت نہیں ہوتے۔ اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا میرے ساتھ کیوں نہیں ہے، کیا میں اللہ کی بندی نہیں ہوں؟ اپنے حالات کی وجہ سے میرے اندر احساسِ کمتری پیدا ہوگیا ہے۔ ہر وہ شخص مجھے اچھا لگتا ہے جو خوش ہو، مجھے خوشیوں کے لیے حسرت ہونے لگی ہے۔ حضرت والا! یقین کریں میرے دل اور دماغ کی حالت بہت عجیب ہے، میں رات کو سونے لیٹتی ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی۔ بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہوگیا ہے۔ کیا میں یوں ہی ترستی رہوں گی؟ کیا میرے لیے غم اور مصیبت ہی ہے؟

**جواب:** سخت ناشکری اور بے صبری کے جملے ہیں، توبہ کرو، ورنہ مصیبت پر جو اجر کا وعدہ ہے وہ بھی ضایع ہوجائے گا۔ خوب سمجھ لو! مصیبت بھی ہمارے نفع کے لیے آتی ہے، اگر بندہ صبر کرے، ورنہ خوب سمجھ لو! بے صبری اور ناشکری سے تقدیر نہیں بدلے گی، لیکن ایمان جاتا رہے گا، اپنا ہی نقصان ہے، اس ناشکری کا سبب بھی نعمتوں کا عدمِ استحضار اور تجویز ہے کہ دنیا میں ہمیں اس طرح رہنا چاہیے، یہ ہونا چاہیے، وہ نہیں ہونا چاہیے۔ اگر راضی بہ رضا ہو تو مصیبت بھی آسان ہوجاتی ہے اور اس کا دل مست رہتا ہے۔

کیفِ تسلیم و رضا سے ہے بہارِ بے خزاں
صدمہ و غم میں بھی اختر روح رنجیدہ نہیں

اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ پر ذرا غور بھی کیا کہ عَبْدَہٗ کے کیا معنٰی ہیں؟ کیا اللہ اپنی بندی کے لیے کافی نہیں سوچیے کہ ہم اللہ کے بندے ہیں یا نفس کے بندے ہیں۔ ہم ہر سانس اللہ کی نافرمانی کررہے ہیں، اس کے باوجود وہ ہر سانس ہم پر مہربان ہے، کیا اس کے باوجود اللہ ہمارے لیے کافی نہیں؟ ہمارے عیبوں کی کیسی پردہ پوشی فرمائی ہے کہ غیر اللہ سے جو دل لگایا اگر وہ مخلوق پر ظاہر کردیتے تو سوچو لوگ منہ پر تھوکتے کہ

نہیں؟ گزشتہ زندگی کو سوچیں کہ کیسے حالات سے نکالا اور ذلت سے بچایا۔ ایک منٹ ذرا سانس روک کر دیکھو کہ سانس کتنی بڑی نعمت ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ ایسا مرض دے دیتے کہ سانس لینا مشکل ہوتا تو سوچو وہ حسرتوں کا غم آسان ہے یا سانس کا گھٹنا؟ غرض نعمتوں کا روزانہ پانچ منٹ استحضار کرو تو ناشکری کی کیفیت جاتی رہے گی اور شکر کی کیفیت اور محبت پیدا ہوگی۔ تفسیرِ عثمانی میں ہے کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا کی آیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے لیے ہے، لیکن عادۃ اللہ اب بھی یہ ہی ہے کہ جو شخص سختی پر صبر کرے اور سچے دل سے اللہ پر اعتماد رکھے اور ہر طرف سے ٹوٹ کر اسی سے لو لگائے اور اسی کے فضل کا امیدوار رہے اور کامیابی میں دیر ہونے سے آس نہ توڑے تو اللہ تعالیٰ ضرور اس کے حق میں آسانی کر دے گا۔ عافیت اور چین اور غم کے دور ہونے کی دعا کریں، لیکن اللہ جب تک جس حال میں رکھیں راضی بہ رضا رہو۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ قیامت کے دن دنیا میں مصیبت میں رہنے والے بندے مصیبتوں پر جب انعام دیکھیں گے تو تمنا کریں گے کہ کاش! دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی تو اور بڑا انعام ملتا۔

۱۳۸۰) حال: توبہ کی، اس کے باوجود دل گناہ کی طرف جانے کی کوشش کرتا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی بہت کوشش کی ہے مگر نہیں! اللہ تعالیٰ کو میری محبت اچھی نہیں لگتی۔ مجھے پتا ہے۔

جواب: یہ سوچنا اور حماقت ہے۔ اللہ تعالیٰ تو خود بندوں سے محبت فرماتے ہیں۔ بھلا وہ محبت کو ناپسند کریں گے اور محبت کی توفیق بندوں سے ان کی محبت کا فیض ہے ورنہ اگر وہ محبت نہ کریں تو کوئی بندہ ان سے محبت نہیں کر سکتا۔

۱۳۸۱) حال: اسی لیے مجھے ہمیشہ میرا نفس گناہوں کی طرف دھکیلتا ہے۔

جواب: نفس کا کام ہی گناہوں کی طرف دھکیلنا ہے، اس کے تقاضوں کو دبانا اولیاء اللہ کا شیوہ ہے۔ گناہ کی طرف دل کا مائل ہونا گناہ نہیں، میلان پر عمل کرنا گناہ ہے۔

۱۳۸۲) حال: میرا نصیب کتنا کھوٹا ہے، نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی۔ حضرت والا! میں

اتنی بد قسمت کیوں ہوں؟

**جواب:** اگر بد قسمت ہوتیں تو اللہ ایمان نہ دیتا، توبہ کی توفیق نہ ہوتی، نہ اصلاح کی فکر ہوتی۔ آپ بد قسمت نہیں ہیں، اپنی قسمت پر شکر کریں۔

۱۳۸۳) **حال:** گھر میں کسی سے بھی محبت نہیں ملی۔ اس کا نتیجہ یہ کہ اگر کوئی شخص مجھے ذرا بھی جھوٹی محبت کا بہلاوا دیتا ہے تو میں اس کی طرف بھاگ کر جاتی ہوں۔ مجھے اپنے نفس پر قابو نہیں رہا۔ مجھے پتا ہوتا ہے کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے، مگر دل کہتا ہے کہ نہیں چلو تھوڑا اور اس کے ساتھ رہو شاید سچا ہو۔

**جواب:** ہوشیار ہو جاؤ! آپ کا نفس جھوٹی محبت کے فریب میں پھنسانے کے لیے گھر والوں کے غیر ہمدردانہ رویہ کو بہانہ بنا رہا ہے اور عشقِ مجازی کا جواز تلاش کر رہا ہے۔ حالاں کہ پرانی مثل ہے کہ ”غرض مند دوست سے بے غرض دشمن اچھا“۔

۱۳۸۴) **حال:** مجھے ایسا لگتا ہے کہ خوشیاں میری کمزوری بن گئی ہیں، اگر مجھے نہ ملیں تو مجھے کچھ ہو جائے گا۔

**جواب:** ان عارضی خوشیوں کے دھوکے میں نہ آؤ کہ یہ دائمی رنج و غم کا پیش خیمہ ہیں۔

۱۳۸۵) **حال:** آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ وہ میرے دل کو دنیا سے بے نیاز کر دیں اور میرا سہارا بن جائیں میرے اندر بالکل ہمت نہیں رہی کہ میں اپنے قدموں کو اللہ تعالیٰ کی طرف موڑ دوں۔ آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ وہ خود مجھے اپنی طرف لے جائیں۔

**جواب:** یہ نہ کہو کہ ہمت نہ رہی، اللہ تعالیٰ نے آخری سانس تک ہمت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہمت استعمال کرنے کی ہمت عطا فرما دیں۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۱۳۸۶) **حال:** اللہ تعالیٰ جذب بھی تو فرماتے ہیں، بس میری طرف سے عرض کر دیں اللہ تعالیٰ سے، میری نہیں سنتے وہ۔

**جواب:** توبہ کریں! وہ تو دشمنوں کی بھی سنتے ہیں، دوستوں کی کیوں نہ سنیں گے۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

۱۳۸۷)حال: حضرت کے جواب سے سابقہ خط میں تحریر کردہ بے چینی میں کافی افاقہ ہے کم از کم گناہوں کی طرف میلان ختم ہوا ہے، لیکن حضرت والا! یہ ہوتا ہے کہ اعصابی دباؤ بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔ اگر چہ یہ سوچتی ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ چاہیں گے تب ہی حالات بدلیں گے، مگر کبھی کبھار ہوتا ہے کہ بس اب کوئی مثبت تبدیلی آجائے اور وہ بظاہر جب نظر نہیں آتی تو اعصاب پر دباؤ زیادہ ہونے لگتا ہے۔ سونے کے وقت نیند نہیں آتی، گردن کے پیچھے درد ہونے لگتا ہے اور اس وقت نیند نہ آنے کی وجہ سے پھر دماغ میں ساری محرومیاں ساری پریشانیاں سب کچھ آنے لگتا ہے جس کی وجہ سے طبیعت اداس اور مضمحل سی ہوجاتی ہے۔ حضرت والا! ذرا ذرا سی بات دل کو بہت بڑی محسوس ہونے لگتی ہے کہ سارا دن کبھی کبھار تو اسی بات کے بارے میں سوچتے ہوئے گزر جاتا ہے۔ میں خود بھی اس کیفیت سے نکلنا چاہتی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ کی رضا میں راضی رہنا چاہتی ہوں، مگر عافیت کی طلب گار ہوں کیوں کہ ان حالات کی وجہ سے میری طبیعت میں بے چینی و اداسی رہتی ہے، میں چاہتی ہوں کہ میں اللہ کی رضا میں خوش رہوں، میں اچھی زندگی گزاروں، مگر آپ یقین کریں مدرسے سے گھر آنے کے بعد شاید ہی کوئی بات کسی سے ہوتی ہو۔ اس طرح مستقل چپ رہنے سے طبیعت پر بہت بوجھ ہوجاتا ہے۔ آپ سے بہت زیادہ دعاؤں کی درخواست ہے اور اس کیفیت سے نکلنے کے لیے کسی علاج کی درخواست ہے۔ مراقبہ نعمتِ الٰہیہ سے وقتی طور پر بہت فائدہ ہوتا ہے، مگر تھوڑی دیر بعد وہ کیفیت لوٹ جاتی ہے۔ اس بندیٔ گناہ گار کے لیے دعا کیجیے گا۔

جواب: محبوب جس حال میں رکھے عاشق اسی میں خوش رہتا ہے۔ دیکھو! لیلیٰ سب کو بھیک دے رہی تھی مجنوں نے کاسہ بڑھایا تو لیلیٰ نے توڑ دیا، مجنوں رقص کرنے لگا، کیوں کہ جانتا تھا کہ میرے ساتھ اس کا یہ خصوصیت کا معاملہ ہے، بعض بندوں کو بعض معاملات میں حق تعالیٰ محروم رکھتے ہیں اور یہ محرومی اس کی کم قسمتی نہیں بلکہ سببِ

محبوبیت کے ہوتی ہے، لٰہذا حالات بدلنے کا انتظار کیوں کرتی ہو؟ اسی حال میں خوش رہو، رضائے محبوب سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ احقر کا شعر ہے ؎

ان کی مرادیں ہیں اگر میری یہ نامرادیاں
ان کی رضا ہی چاہیے دوسرا مدعا نہیں

رضائے محبوب اور ان کے پیار کا مراقبہ تمام غموں کو میٹھا کر دے گا ؎

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اک کیفِ مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اس حال کو اکمل دیکھا ہے
جس راہ کو ہم تجویز کریں اس راہ کو اثقل دیکھا ہے
جس راہ سے وہ لے چلتے ہیں اس راہ کو اسہل دیکھا ہے

حضرت حکیم الامّت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پریشانی کا سبب تجویز ہے، ہم چاہتے ہیں کہ ہم اس طرح رہیں، اس طرح رہیں، جب اس طرح نہیں ہوتا تو پریشانی ہوتی ہے۔ سوچو کہ اللہ تعالیٰ محبوبِ حقیقی ہیں، وہ اپنے بندوں پر ظلم نہیں کرتے، ہمیں جس حال میں رکھا ہے وہ سراسر کرم ہے، محبوب کا تیر کھا کے بھی عاشق اس کے دستِ کرم کو چوم لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ایسا تعلق رکھو پھر ان ہی حالات میں مست رہو گی اور دنیا کا کوئی غم غمگین نہیں کر سکتا، عافیت وراحت مانگو، اپنا ہر غم اللہ سے کہو، لیکن جب تک جس حال میں رکھیں خوش رہو۔ ایک بزرگ نے فرمایا کہ مانگو قورمہ بریانی اور راضی رہو چٹنی روٹی پر، مانگو بادشاہت راضی رہو فقیری پر، اگر گھر والے آپ سے بات نہیں کرتے تو گھر والوں سے آپ خود بات کر لیا کریں۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو اطمینان وسکون، رضا بالقضا اور عافیت وراحت والی زندگی عطا فرمائیں۔ انعاماتِ الٰہیہ کا مراقبہ کرتی رہیں، نعمتوں کے بار بار استحضار سے سکون میں رُسوخ پیدا ہو گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۳۸۸) حال: حضرت والا! پچھلے خط میں دل کی بے چینی کا ذکر کیا تھا۔ حضرت! دل مستقل گناہوں کی آماجگاہ محسوس ہوتا ہے۔ حضرت! قلب کی حفاظت نہیں ہو پا رہی ہے، غیر اللہ کے خیالات بہت آتے ہیں، مجھے ایسا لگتا ہے جیسے میرا دل بہت

زیادہ ناپاک ہے۔

جواب: گناہ کے خیالات کا لاکھ ہجوم ہو یہ ہجوم ہونا یعنی خیالات آنا گناہ نہیں ہے لانا گناہ ہے۔ جب خیالات آئیں تو کسی مباح کام یا گفتگو یا مطالعہ میں لگ جائیں، نہ ان میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔

۱۳۸۹) حال: حضرت والا! آپ کے وعظ کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظر کی حفاظت کی کوشش کرتی ہوں، مگر حضرت! کوتاہیاں اور غلطیاں بھی بہت ہوتی ہیں، خاص طور پر جب گھر میں اخبار وغیرہ کو اٹھا کر کہیں رکھنا ہو یا کسی کو دینا ہو تو اگر نامحرم پر نظر پڑ جائے تو حضرت! دل ایسا لگتا ہے جیسے بالکل سیاہ ہو گیا ہے۔

جواب: یہ تو مبارک حالت ہے، یہ علامت ہے کہ دل زندہ ہے۔ نظر کی بہت سختی اور اہتمام سے حفاظت کریں۔

۱۳۹۰) حال: حضرت والا! اگر پچھلے گناہوں کی ہلکی سی بھی یاد آجائے تو لاکھ توبہ استغفار کرنے کے بعد بھی ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے نفس نے مزہ اٹھالیا ہو۔ پچھلے گناہوں سے مراد وہ گناہ ہیں جیسے پہلے نظر کی بالکل حفاظت نہیں کرتی تھی اور شرعی پردہ بالکل بھی نہیں کرتی تھی، کچھ عرصہ اسکول میں مخلوط تعلیم بھی حاصل کی تو ان کا ہلکا پھلکا سا بھی خیال آئے تو دل بگڑ جاتا ہے اور ڈر لگتا ہے کہ کہیں دوبارہ ان گناہوں میں مبتلا نہ ہو جاؤں۔

جواب: اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا کیا کریں، دعا کرنے والے کو اللہ تعالیٰ محروم نہیں فرماتے۔ گناہ یاد آنا گناہ نہیں ہے، پرانے گناہوں کو یاد کرنا یعنی سوچ سوچ کر مزہ لینا گناہ ہے۔اس کا بھی وہی علاج ہے جو اوپر مذکور ہوا کہ کسی مباح کام یا گفتگو میں لگ جائیں۔

۱۳۹۱) حال: حضرت والا! جب سے یہ سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ناپاک اور گندے دل کو اپنا نہیں بناتے تب سے دل کا عجیب حال ہے۔ میرا دل بہت ناپاک اور گندا ہے۔ حضرت! میرے قلب کی پاکی کی دعا فرمادیں اور میرے دل کو بھی اللہ تعالیٰ اپنا بنالیں، آمین۔ حضرت! آپ نے وعظ میں شریک ہونے کو فرمایا تھا۔ حضرت! دل تو بہت چاہتا ہے مگر

ہمارے ابو اس بات کی اجازت نہیں دیں گے، والد صاحب کا مزاج اس طرح کا نہیں ہے، دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے گھر والوں کو اللہ والا بنادے، آمین۔

**جواب:** جو گناہوں سے بچنے کا اہتمام کرتا ہے اس کا دل ناپاک نہیں ہے۔ خود بخود خیالات آنے سے دل ناپاک نہیں ہوتا بس اس میں مشغول نہ ہوں، پھر بھی شبہ ہو کہ نفس نے کچھ مزہ چرالیا تو استغفار کرکے اپنے کام میں لگیں، اسی ادھیڑ بُن میں مبتلا نہ رہیں، اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں۔

۱۳۹۲) **حال:** حضرت والا! ایسی مجالس میں شرکت ہوجاتی ہے جہاں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو توڑا جارہا ہو مثلاً ہماری چچی جو شرعی پردہ نہیں کرتیں میرے والد کے سامنے آتی ہیں اور مجھے بھی بلایا جاتا ہے کہ آکر بیٹھو تو حضرت! کیا کروں؟

**جواب:** کوئی آپ کا نامحرم ہو اور وہاں بلایا جائے تو وہاں ماں باپ وغیرہ کسی کی بات ماننا جائز نہیں، لیکن جو صورت لکھی ہے اس میں بیٹھ سکتی ہیں لیکن دل سے اس کو برا سمجھیں۔

۱۳۹۳) **حال:** حضرت والا! نیکیوں میں مستقل مزاجی نہیں ہے۔

**جواب:** بس گناہوں سے بچو اور ضروری عبادت کرو اتنی مستقل مزاجی ضروری ہے۔

۱۳۹۴) **حال:** حضرت والا! آپ کے ارشاد کے مطابق ہر گناہ سے بچنے کی پوری پوری کوشش کررہا ہوں، خاص کر بدنگاہی سے اور دل میں گندے خیالات پکانے سے، چوں کہ میرا کام گھومنے پھرنے کا ہے، اس لیے پورا دن نگاہیں بچا بچا کر دل میں عجیب سکون اور مٹھاس محسوس ہوتی ہے اور مجھے الحمدللہ! بفیضِ شیخ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے دل پر کوئی شہد انڈیل رہا ہے۔

**جواب:** مبارک ہو! یہی حلاوتِ ایمانی ہے، آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۱۳۹۵) **حال:** حضرت والا! اللہ کے فضل اور آپ کے فیض سے اگر کسی نیک کام کی توفیق ہوجائے تو شیطان دل میں وسوسے ڈالتا ہے کہ یہ کام تم دکھاوے کے لیے کررہے ہو،

حالاں کہ میرا دکھاوے کا کوئی ارادہ نہیں ہوتا۔ اگر یہ بیماری ہے تو نسخہ عطا فرمائیں۔

**جواب:** یہ شیطانی وسوسہ ہے، ریا نہیں، ریا خیال آنے سے نہیں بلکہ ارادہ کرنے سے ہوتی ہے۔ بس دعا کافی ہے کہ اے اللہ! میرے دل کی گہرائیوں میں ریا، کبر یا کسی اخلاقِ رذیلہ کا ذرّہ چھپا ہو جس کا مجھے پتا بھی نہ ہو تو اپنے کرم سے آپ مجھے اس سے پاک کردیں۔

۱۳۹۶) **حال:** کبھی دل میں آتا ہے کہ بندہ کسی کام کا نہیں، نہ زبان مادری صحیح ہے، نہ فارسی عربی، نہ اردو نہ پشتو۔ دوسرے لوگ پتا نہیں کہاں سے کہاں تک پہنچ گئے، تجھ سے دین کا کام کیسے ہوسکتا ہے، نہ اعمال صحیح ہیں۔

**جواب:** اللہ کی محبت کسی زبان کی محتاج نہیں، نہ کسی قابلیت کی ان کو ضرورت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی محبت کو رائیگاں نہیں کرتے، مطمئن رہیں۔

۱۳۹۷) **حال:** لیکن ایک بات یہ ہے کہ الحمد للہ! ان چھٹیوں میں آپ کے پاس رہنے سے اتنا ہوا کہ پہلے میں بد نظری کو لاعلاج بیماری سمجھتا تھا لیکن اس کا علاج آپ کے پاس پایا۔ کبھی یہ ہوتا ہے کہ بد نظری کرنے کا دل نہیں چاہتا، بالکل نفرت ہوجاتی ہے، کبھی دیکھنے کا دل کرتا ہے، لیکن آپ کی صحبتوں اور دعاؤں کی برکت سے نظر بچا لیتا ہوں، جب کہ پہلے میں نظر نہیں جھکاتا تھا۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ اللہ تعالیٰ تادیر آپ کا سایہ ہمارے سروں پر رکھیں، آمین۔

**جواب:** الحمد للہ! مبارک ہو، یہ نفع عظیم ہے۔ شکر کریں، یہی مطلوب ہے، دل کا چاہنا برا نہیں، دل چاہے تو پھر اس پر عمل نہ کریں، یہی مطلوب اور موجبِ قرب ہے۔

۱۳۹۸) **حال:** آج کل جو میرے دل میں خیال آرہا ہے وہ یہ ہے کہ سب کچھ چھوڑ دوں اور آپ کے پاس رہوں۔ دورۂ حدیث شریف کرنے کے بعد خانقاہ آجاؤں، نہ افتاء کروں نہ ماں باپ کے پاس جاؤں، میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔

**جواب:** پہلے دورہ کرلیں، پھر ان شاء اللہ! اگر حقوقِ واجبہ ذمہ نہ ہوں تو خانقاہ میں رہ پڑنا۔ فی الحال حصولِ علم کی طرف ذہن کو لگائیں، چھٹی کے دن خانقاہ میں پابندی سے آتے رہیں۔

قیامت کے دن کی کامیابی اور دنیا میں خدا کا قرب حاصل کرنے کا واحد راستہ نفس کی اصلاح ہے۔ نفس کی اصلاح کا طریقہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اور صحابہ کرام نے اپنے شاگردوں کو سکھایا۔ اصلاح کے اس طریقے یعنی تصوف کو حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں جس طرح مدلل فرمایا اور اپنے مریدین کے نفوس کی جس نہج سے اصلاح فرمائی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حکیم الامت کی تعلیمات کو موجودہ دور کے حالات کے مطابق عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر سادہ اور آسان الفاظ میں امت تک پہنچایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کے لیے آپ خاص کیے گئے تھے۔

زیرِ نظر کتاب ''تربیت عاشقانِ خدا'' حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین و متوسلین کے خطوط کا مجموعہ ہے جو یہ حضرات آپ سے اپنے نفس کی اصلاح کی بابت دریافت کرنے کے لیے تحریر کرتے تھے۔ خدا کے ان عاشقین کے سوالات کے حضرت اقدس نے کس طرح شافی و کافی جوابات عنایت فرمائے اور ان کے قلوب کی تشنہ لبی کو کس طرح اپنے الہامی علوم سے سیراب فرمایا یہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کتاب کے متعلق بلا مبالغہ یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ اس میں موجود خط و کتابت کی برکت سے بے شمار عاشقانِ خدا اپنے گوہرِ مراد یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کو پا چکے ہیں۔

ناشر

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷ پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰، فون: ۳۴۹۹۲۱۷۶

# تربیتِ عاشقانِ خدا

## (حصّہ دوم)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرتِ اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم



کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال کراچی پاکستان

# تربیتِ عاشقانِ خدا

(حصّہ دوم)

(اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

کتب خانہ مظہری
گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷ پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰
فون: ۳۴۹۹۲۱۷۶

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبت ہے | محبت تیرا صدقہ ہے ثمر ہے تیرے نازوں کے
بہ اُمیدِ نصیحت دوستو اس کی اشاعت ہے | جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

# انتساب

احقر کی جملہ تصانیف و تالیفات

مرشدنا و مولانا محی السنۃ حضرت اقدس شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ عبد الغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

اور

حضرتِ اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

احقر محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

# فہرست

سختیاں شیخ کی ہیں فنا کے لیے
مت سمجھ مت سمجھ اس کو ہرگز ستم

اختؔر بے نوا کی صدائیں سنو
اپنے مالک کو راضی کریں خوب ہم

شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس
مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

# تربیتِ عاشقانِ خدا (حصہ اوّل) کے بارے میں ایک عالم کبیر حضرت مولانا عبدالقوی صاحب کے تاثرات

خادمِ قدیم عبدالقوی ساکنِ حیدر آباد دکن عرض کرتا ہے کہ اگرچہ اوائلِ مئی ہی میں عزیزم حافظ عدنان سلمہٗ سے حضرت والا مدظلہٗ کی حرمین شریفین میں حاضری کی اطلاع مل گئی تھی۔ اور اس دفعہ تمام کاموں کو آگے پیچھے کر کے کسی طرح صحبت بابرکت سے کامل استفادہ کا ارادہ بھی کرلیا تھا، مگر شامت اعمال سے پاسپورٹ کی صلاحیت کی مدت گذر گئی تھی، اس کو رینیول کرواکے ویزا حاصل کر کے پہونچنے تک صرف پانچ یوم حضرت والا مدظلہ کے قیام کے باقی رہ گئے تھے، ان میں سے آخری دو یوم حالات خاصہ کے نذر ہوگئے والحمدللہ علی کل حال! تین یوم کی مجالست تھی بفضلہٖ تعالیٰ بہت نافع رہی، اور ایک مدت کے بعد گرمیٔ قلب کا سامان ہوا۔ اعمال واخلاق میں اس کا اثر بھی بفضلہٖ تعالیٰ محسوس ہورہا ہے۔ حضرت محی السنۃ ہردوئی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد اس سلسلہ میں دل و دماغ دھیان سب حضرت والا مدظلہم ہی کی طرف لگے ہوئے ہیں۔ بچپن سے والد ماجد مدظلہٗ کی تربیت ہردوئی کی نسبت سے جو تعلق ومحبت اور تعظیم وعقیدت دل میں حضرت والا مدظلہٗ کی ہے وہ کسی سے بھی نہیں ہو پاتی، مگر شامتِ اعمال سے دونوں ملکوں کے کشیدہ احوال اور مخصوص صورتحال نے اس دور افتادہ و درماندہ کو زیارت وصحبت سے محروم رکھا ہوا ہے، تاہم حضرت والا کی تصنیفاتِ مبارکہ کے ذریعہ استفادہ مسلسل ہے، حضرت! آپ کے آخری سفر حیدرآباد کو اب پندرہ سال سے زائد عرصہ ہوگیا حضرت والا نے احقر کے نوقائم مدرسہ میں ایک آیت مبارکہ کی تفسیر، ایک حدیث شریف کی تشریح، اور مثنوی کے ایک شعر کی تحقیق فرما کر یہ ارشاد فرمایا تھا کہ تفسیر احادیث اور تصوف تمام فنون کا

افتتاح ہوگیا، الحمدللہ حضرت والا کے اس ارشاد کی برکت سے اب اس مدرسہ میں بارہ سو طلبہ زیرِ تعلیم ہیں، اور علاقہ آندھرا کا سب سے بافیض مدرسہ عوام و خواص سب کے نزدیک سمجھا جاتا ہے۔ الحمدللہ ولا فخر۔ محض حضرت والا کی مسرت وخوشی کے لیے عرض کررہا ہوں کہ یہ سب کچھ حضرت ہی کی توجہ باطنی و تاثیر لسانی کی برکات ہیں، جہاں سارا عالم بہرہ ور ہورہا ہے وہیں ہمارا علاقہ بھی بفضل اللہ وکرمہ حضرت والا کے علوم بے بہا اور برکاتِ روحانیہ ونورانیہ سے ہرگز محروم نہیں ہے، گو بظاہر محروم ہے۔ حیدرآباد سے واپسی کے وقت حضرت والا مدظلہ نے بیعت ہونے والوں کو اس عاجز کے سپرد فرمایا تھا کہ انہیں جوڑے رکھے۔ مجالس میں حضرت والا کی کتابوں کی تعلیم کا سلسلہ برابر جاری ہے، ان میں اب ایک بڑی تعداد الحمدللہ باقاعدہ جمع ہونے لگی ہے، اس طرح الحمدللہ حضرت والا کی دعا سے پورے عالم میں دردِ دل پہنچ جانے کی مقبولیت نظر آرہی ہے، اور اس وقت دنیا بس اسی ایک دولت دردِ دل کی محتاج ہے۔ اللہ پاک ہر مومن کے سینہ کو حضرت والا مدظلہ کے اس درد سے آشنا اور معمور فرمادے، آمین۔

حضرت والا کے اندازِ الفاظ اور کلمات کی تاثیر کے تو بڑے بڑے علماء محدثین ومفسرین معترف ہیں۔ یہ عاجز تازہ تجربہ عرض کررہا ہے کہ مدینہ منورہ سے حضرت کی واپسی کے بعد مکہ مکرمہ احقر آگیا ہے، روز حرم شریف جارہا تھا مگر طبیعت بے کیف ذہن منتشر تھا۔ انابت، تضرع وزاری سے دل بالکل محروم، دعاؤں تک میں جی نہیں لگ رہا تھا، بڑی مایوسی اور عجب حیرانی تھی، اسی اثناء میں اپنے کمرہ میں بیٹھے بیٹھے ''تربیتِ عاشقانِ خدا'' کا مطالعہ شروع کیا۔ بلا کسی تصنع کے بخدا عرض کرتا ہوں تشنگانِ محبتِ الٰہی کے ایک ایک مارے کے حال پر حضرت والا کے جوابات عالیہ کو پڑھ پڑھ کر دل کا وہ عالم ہوگیا کہ آنکھوں کو قرار نہ رہا۔ سطر سطر پر آنسو پونچھ کر پڑھنے کی نوبت آئی، ایک خط پر حضرت والا کے

جواب کو پڑھتے ہوئے وہ کیفیت طاری ہوئی کہ کتاب رکھ کر دونوں ہاتھ اٹھا کر رجوع الی اللہ ہوگیا، چیخیں مار مار کے رونے کو جی چاہتا تھا۔ یا اللہ! کیسے کیسے جانشین اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو نے دنیا میں رکھے ہیں، اللہ اللہ یہ شفقت یہ ترحم اپنے بدحال متعلقین پر، اور یوں بھاگنے والوں کو پکڑ پکڑ کر اللہ تعالیٰ سے جوڑتے رہنا، اس زمانے میں یہ شانِ تربیت حضرت والا پر اللہ تعالیٰ کا خاص کرم ہے، اس کتاب کے مطالعہ سے اب الحمدللہ نمازوں میں تلاوت میں اور دعاؤں میں جی لگنے لگا اور حرم شریف میں بیٹھ کر بھی جو کیفیت انابت وتضرع کی نہیں پیدا ہورہی تھی وہ بفضلہٖ تعالیٰ پیدا ہورہی ہے، حرم میں کیا کمی تھی۔ دل ہی جو سنگ وخشت ہورہا تھا وہ کتاب مبارک کی برکت سے نرم پڑا۔ حضرت والا کیے لیے بھی جو دل سے دعائیں نکل رہی ہیں ان جذبات کے اظہار سے قاصر ہوں۔ ہندوستان سے اطلاع حال مشکل تھی۔ اسی بلدالامین کے قیام کو غنیمت سمجھ کر حافظ عدنان سلمہٗ کے ذریعہ یہ عریضہ پیش خدمت کر رہا ہوں۔ دعاؤں کی نہایت ادب کے ساتھ گذارش کرتا ہوں۔

آپ کا خادم
عبدالقوی عفرلہٗ

# عرضِ مُرتّب

مجدّدِ زماں قطبِ دوراں عارف باللہ شیخ العرب والعجم مرشدی ومولائی حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم واطال اللہ بقاءَ ھم الٰی ماۃٍ وعشرین سنۃً کے اصلاحی جوابات جو حضرت والا نے اپنے منسلکین کو لکھے "تربیتِ عاشقانِ خدا" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ اب تربیتِ عاشقانِ خدا کا دوسرا حصہ شائع کیا جارہا ہے۔ اس میں اکثر وہ خطوط ہیں جو چالیس برس پہلے لکھے گئے جن کو احقر نے محفوظ کرلیا تھا۔ ان کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ چالیس برس پہلے جبکہ بدنگاہی وعشق مجازی کا رُوحانی مرض اتنی شدت سے ظاہر نہیں ہوا تھا اس وقت حضرت والا نے نفس کے مکائد سے آگاہ فرمایا اور بدنظری وعشق مجازی کے بیش بہا معالجات تحریر فرمائے جو معلوم ہوتا ہے کہ آج کے دور کے لیے ہی لکھے گئے ہیں جو حضرت والا کے مجدد اور مؤید من اللہ ہونے کی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ جملہ امراضِ روحانی کے نادر وبیش بہا نسخے ہیں جو حضرتِ والا کی شانِ تجدید پر شاہد ہیں۔ اس کے علاوہ اس مجموعہ میں وہ خطوط بھی ہیں جو حضرتِ والا نے چالیس برس پہلے بعض اکابر کو کسی تسامح پر متوجہ کرنے کے لیے تحریر فرمائے کیونکہ حضرت اقدس دین کے معاملہ میں مداہنت کو گوارا نہیں کرتے لہٰذا بعض بزرگوں کو حضرت نے اس سلسلہ میں متوجہ فرمایا لیکن طرزِ تحریر میں ان کے ادب اور عظمت کا دامن ہاتھ سے نہیں جانے دیا اس کے مطالعہ سے قارئین کو تبلیغ کا سلیقہ آئے گا کہ بزرگوں کو ان کی عظمت واحترام کا لحاظ رکھتے ہوئے خطاب کرنے کا کیا طریقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اس مجموعہ کو شرفِ قبول عطا فرمائیں، اُمتِ مسلمہ کے لیے نافع فرمائیں اور حضرتِ والا اور جملہ معاونین کے لیے صدقۂ جاریہ بنائیں، آمین۔

احقر سید عشرت جمیل میر عفا اللہ عنہٗ

خادمِ خاص: عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

۱۱ر رجب المرجب ۱۴۳۱ھ، ۲۴ر جون ۲۰۱۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# تربیتِ عاشقانِ خُدا

## چالیس سال قبل عجم سے عرب تک حضرت والا کے نشرِ فیض کا آغاز

**شیخ العرب و العجم عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کا ایک اہم خط ایک محبوب دوست حضرت حبیب الحسن خان شروانی کے نام**

(۱)..................نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

من الحبیب الی الحبیب محبی ومحبوبی صدیقی ورفیق قلبی وروحی وقرۃ عینی جناب حضرت......صاحب زید لطفہ وکرمہ ونورہ ورشدہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

مزاج حبیب ؎

چوں زنم دم کآتش دل تیز شد
شیرِ ہجراں شفتہ و خوں ریز شد

فیا حبیبی فداک روحی ؎

پیش ماباشی کہ بخت مابود
جان ما از وصل تو صدجاں شود

ابھی ابھی آپ کا والا نامہ پڑھ کر مسرور ہوکر آپ کی محبت میں مضطر و بے قرار ہوکر عریضہ لکھ رہا ہوں۔ آپ کو اس جانِ ناکارہ سے بڑی ہی محبت ہے اور آپ کا

صرف یہی ایک خُلق کافی اور وافی طور پر آپ کی محبتِ خاصہ پر مُشعِر ہوتا رہتا ہے کہ اس ناکارہ کی ہر نعمت خواہ دینی ہو یا دنیوی، ظاہری ہو یا باطنی آپ اس سے اس قدر مسرور ہوتے ہیں جیسے کہ خود آپ ہی کی جانِ پاک اس نعمت سے مشرف ہوئی جزاکم اللہ تعالٰی عنا احسن الجزآء۔ ایک جان دو قالب کا تعلق بھی راہِ سلوک میں مقام صدیقیت کی مخبری کرتا ہے بارک اللہ تعالٰی فی حبّک الذی کان فائزًا علٰی مرتبۃ الصدیقیۃ میری جان مضطر آپ کے لئے کس طرح دعا کرتی ہے اور کیا کیا مانگتی ہے ان شاء اللہ تعالٰی مستقبل قریب میں آپ خود محسوس کریں گے۔ اور آپ کا والا نامہ بھی میری قبولیتِ دعا پر غمازی کر رہا ہے۔ امام الکعبۃ المشرفۃ و الروضۃ المنورۃ آپ کے لیے سب کچھ وہ مانگا ہے جو اپنے لیے مانگا اور امید قبولیت رکھتا ہوں۔

اب سنئے ایک شب تقریباً ایک بجے آنکھ کھلی۔ گھڑی دیکھ کر دوبارہ نفس کو سو جانے کی ہدایت کی لیکن نیند مجھ سے دور بھاگ رہی تھی ؎

نہ میں دیوانہ ہوں اصغرؔ نہ مجھ کو ذوقِ عریانی
کوئی کھینچے لئے جاتا ہے خود جیب و گریباں کو

دل میں یہ محسوس ہوا بیت اللہ چل! امید ہے کہ بلایا جا رہا ہے اور میاں کچھ مخصوص نعمت عطا فرمائیں گے۔ رفقاء کو محوِ خواب چھوڑ کر آہستہ سے حرم مکرم حاضر ہوا اور طاہرات میں وضو کیا۔ دل تھا کہ طواف کے لیے مضطر تھا بالآخر طواف سے مشرف ہوا۔ ملتزم پر خوب توفیق دعا ہوئی۔ اپنے لئے اور جملہ احباب اور تمام کائنات کے لیے مانگا۔ پھر دروازہ شریف کے سامنے کھڑا ہوا۔ ڈھائی بجے یا تین بجے رات کا وقت ہے اور گدا دروازۂ شاہ کے سامنے ہے اخترؔ نے ہاتھ اٹھا کر مضطربانہ یہ شعر پڑھا ؎

گدا خود را ترا سلطان چو دیدم بدرگاہ تو اے رحماں دویدم

به لطفِ آنکه وقف عام کردی | جہاں رادعوت اسلام کردی
بحق آنکه اوجان جہان است | فدائے روضہ اش ہفت آسمان است
درونم رابعشق خویشتن سوز | بہ تیر دردِ خود جان و دلم دوز
دلم از نقش باطل پاک فرما | براہ خود مرا چالاک فرما
اگر نالائقم قدرت توداری | کہ خار عیب از جانم بر آری

وَاِنْ كَانَ لَا يَرْجُوْكَ اِلَّا مُحْسِنٌ
فَمَنْ ذَا الَّذِىْ يَدْعُوْ وَ يَرْجُو الْمُجْرِمُ

**ترجمہ**: اگر محسن اور نیکوکار ہی تجھ سے امید رکھ سکتے ہیں تو کون ہے وہ ذات پاک کہ جسے مجرمین اور گنہگار پکاریں؟ یہ شعر دروازۂ بیت اللہ پر پڑھا اور ایک آہ نکلی، امید کہ عرش تک پہنچی اور آغوشِ رحمت میں پیار کی گئی۔ پھر دیر تک دعا کی توفیق ہوئی۔ پھر اضطرار کے ساتھ یہ بھی عرض کیا کہ آپ کے اس شہر مبارک میں میرا پردادا پیر آرام فرما ہے ان کے صدقہ میں نیز حضرت اقدس پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت غلامی وخدمت کے صدقہ میں اور حضرت اقدس ہردوئی کے صدقہ میں اپنے اس شہر کے کچھ شاہزادوں کو اس بھنگی کے ہاتھ پر بیعت ہوجانے کے لئے متوجہ فرمادیجیے اور اس بھنگی کو ان شاہزادوں کی چاکری و خدمت کا شرف عطا فرمادیجیے اور اختر کے لیے اس کو صدقۂ جاریہ فرمادیجئے اور ان کی جانوں کو اپنی محبت کے درد کی حلاوت عطا فرمادیجیے اور اپنے حرمِ پاک میں ان کو ذکّار، شکّار، اوّاہاً منیباً بنادیجیے الی غیر ذلک یعنی اسی اجمال سے قیاس فرمالیا جاوے۔ دل میں قبولیت کی امید کا آفتاب طلوع ہوتا رہا اور اختر رات گذر جانے کے بعد دن کو منتظر رہا کہ آج ہی کچھ لوگ آئیں گے۔ بعد ظہر احقر کی معروضات کا سلسلہ ہوا۔ عصر بعد دس افراد جن میں چار عالم جو شہر مکہ مبارکہ میں درس و تدریس میں مشغول ہیں اور ایک حافظ قرآن بیعت ہوئے اور باقی

عوام مسلمین سے تھے۔ مگر سب مقیم مکہ مبارکہ تھے۔ تین دن کے بعد پانچ پھر کچھ ہی دن بعد اُنیس احبابِ مقیمین بیعت ہوئے۔

بروز جمعہ احباب میں اعلان ہوگیا کہ فلاں جگہ حرم پاک میں سب جمع ہوں یہ ناکارہ کچھ عرض کرے گا۔ جمعہ بعد تا اذان عصر عجیب دردناک مضامین میاں نے اپنی رحمت سے بیان کرائے جو قابل صد شکر ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ عند المشافہ و ملاقات عرض کروں گا۔ حق تعالیٰ کی محبت اور بیت اللہ شریف کی تجلیاتِ خاصہ پر عجیب و غریب مضامین گویا کہ سامعین اور مقرر کو حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ بیت اللہ شریف کا طواف کرتے ہوئے نظر آرہے ہیں و ھکذا سیدنا اسمٰعیل ذبیح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور سید المرسلین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب کثیرہ مطاف میں طواف کرتے ہوئے گویا نظر آرہے تھے، یہ ناکارہ اور سامعین بھی اشکبار تھے اور کلیجے منہ کو آرہے تھے۔ اسی شب اختر نے کعبہ مکرمہ کی طرف نظر کرکے عرض کیا کہ اے اللہ! چالیس کی تعداد پوری فرمادیجئے اُنتالیس ہوچکے ہیں۔ بروز جمعہ مغرب کے بعد یہ دعا کی، عشاء کے بعد ہی چار حفاظ قرآن حرم شریف میں بیعت ہوئے۔ بالآخر کل تعداد ۴۳ ہوگئی، ۴ عالم حفاظ قرآن باقی عوام مسلمین۔

حضرت قاری امیر حسن صاحب بھی اس وقت تھے خوش ہوکر کہا کہ شیخ العجم تھے ہی اب حق تعالیٰ نے تجھے شیخ العرب بھی بنادیا۔ حق تعالیٰ شانہٗ نے آپ کے قلم مبارک سے بھی پتہ میں یہی لفظ لکھا دیا جس کو یہ ناکارہ بدون استحقاق اپنے لئے نیک فالی اور آپ کی دعا سمجھتا ہے۔

جب حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ العالی نے احباب کے رجوع کی تعداد احقر سے سنی تو بہت خوش ہوئے اور وجد آگیا سینہ سے لگا کر فرمایا کہ ابھی کیا دیکھتے ہو، پھر ہاتھ اٹھا کر چاروں طرف دائرہ کی طرح گھمایا اور فرمایا

کہ یہ حق تعالیٰ نے بے اختیار کرا دیا ان شاء اللہ تعالیٰ ایسا ہی ہوگا۔ اس ناکارہ نے حرمِ پاک میں حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدظلہ کو اپنا ایک شعر سنایا حضرت کو وجد آیا اشکبار ہوئے اور سینہ سے لگایا۔ شعر یہ ہے ۔

مبارک تجھے اے میری آہ مضطر
کہ منزل کو نزدیک تر لا رہی ہے

اور حضرت حافظ صاحب مدظلہ بھی مسرور ہوئے۔ وَلَا تُخْزِنِیْ یَوْمَ یُبْعَثُوْنَ الاٰیۃ آج آپ کی تمنا حافظ صاحب مدظلہ کے خط میں پڑھ کر کہ ۳۰ کی خبر ملی ہے خدا کرے کہ ۴۰ کی تعداد ہو جائے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ ۔

می دہد یزداں مراد متقیں

میرے دل و جان اور ہر بُن موان الطافِ الٰہیہ سے کس قدر ممنون ہیں بس میری زبان اور میری لغت قاصر ہے، حق تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں، آمین۔ یہاں حضرت ڈاکٹر عبدالحی صاحب مدظلہٗ سے جب عرض کیا رونے لگے اور کھڑے ہو کر سینہ سے لگایا اور اسی طرح بابا جان مدظلہٗ اور حضرت حافظ صاحب مدظلہٗ نے مبارکبادیاں پیش کیں۔ یار عبدالوحید خاں بھی بہت متاثر ہیں اور اس ناکارہ کی معروضات ارواح سامعین کو مضطر اور ان کی آنکھوں کو اشکبار کرتی ہیں خواہ اکابر ہوں یا معاصر یا اصاغر (سنّاً)۔ اس سال امام الکعبۃ المشرفۃ حق تعالیٰ شانہ سے کلام موثر عطا ہونے کی بھیک بھی مانگی ہے جس کی قبولیت کے آثار شروع ہو گئے ہیں، تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی بِفَضْلِہٖ وَاحْفَظْنَا مِنَ الْعُجْبِ وَالرِّیَآءِ وَالْکِبْرِ وَالشِّرْکِ وَالْکُفْرِ وَعَنْ کُلِّ الْمَعَاصِیْ وَیَرْضٰی مِنَّا رِضَآءً دَائِمًا حَیْثُ لَا یَتَبَدَّلُ مِنَ الْغَضَبِ وَالسَّخَطِ، آمین۔

حضرت اقدس ہردوئی دامت برکاتہم کے الطاف اس ناکارہ پر اس قدر ہیں کہ بیان سے قاصر ہوں، ارشاد ہوا جدہ میں تیرا بیان ہوگا پھر مدینہ منورہ

میں ارشاد فرمایا کہ یہاں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہر روز کچھ عرض کر دیا کر۔ یہ سب حضرت اقدس کا حسنِ ظن ہے ورنہ یہ ناکارہ کیا ہے محض لاشے۔

اگر حضرت مولانا محمد احمد صاحب مدفیوضہم سے ملاقات ہوگی تو مزید آپ کو ان حالات کا علم ان کی زبانِ مبارک سے بہت ہی مسرور کرے گا۔ احباب کے احقر کی طرف رجوع کو فرمایا کہ یہ سب میرا ہی کام ہو رہا ہے اور خوب مسرور ہوئے تھے نیز حضرت اقدس ہردوئی کی خدمت میں جب عرض کیا کہ حضرت پوتے مبارک ہوں تو بہت ہی مسرور ہوئے اور کیا کیا دعائیں دیں اور کرتے رہتے ہیں انہی کی جانِ پاک جانتی ہے۔ ہم تو یہ سب کچھ اسی کی قبولیت کے آثار سمجھتے ہیں ورنہ یہ ناکارہ بالکل ہی بے ہنر کسی کام کا نہیں۔ اس بے ہنر کو اہلِ ہنر ہی خریدتے ہیں۔

فقط والسلام

محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ

**۲ حال:** گرامی قدر جناب مرشدنا حکیم محمد اختر صاحب دامت فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

بعد سلام گذارش آنکہ جناب خیریت نامہ ملا حالات مرقومہ کا انکشاف ہوا جیسے ایک شخص کو شدید پیاس لگی ہوئی ہو اور اس کو یک لخت پانی کا ایک ٹھنڈا گلاس پلا دیا جائے اور اس کی شدید پیاس فوراً ختم ہو جاتی ہے جناب کے خیریت نامہ نے مجھے ایسا تسکین قلب عطا کیا کہ خداوند کریم بہتر جانتے ہیں چونکہ میں نے جناب سے پہلے عرض کیا تھا کہ جب سے میں نے معرفتِ الٰہیہ کا مطالعہ کیا اس وقت سے آج تک میرے حالات میں زمین وآسمان کا فرق پڑا اور ساتھ ہی جناب کا خیریت نامہ پڑھنے میں اور زیادہ سکون حاصل ہوا حضرت

آپ کی خدمت میں واضح طور پر گذارش کی جاتی ہے کہ میں نے بڑے بڑے لوگوں کو دیکھا آخر میں صرف معلوم یہ ہوا کہ یہ نقدۂ کے فقیر ہیں اللہ ھُو کے فقیر ہمیں نظر ہی نہیں آتے راستہ تلاش کرنے کے لیے ایک اچھے راہبر کی ضرورت ہوتی ہے تب انسان منزل مقصود تک پہنچتا ہے۔

اور خاص کر کے اپنے مولیٰ کی تلاش میں تو اچھے رہبر ایک کی ضرورت ہوتی ہے۔ عرض یہ ہے کہ میرے عقیدے میں کتاب کا مطالعہ کرنے اور جناب کا خیریت نامہ پڑھنے سے یہ فرق پڑا میں تو یہ سمجھتا تھا کہ فقیری کسی کوہِ قاف پہاڑ یا سمندر کا نام ہے خدا جانے کیا طوفان ہے نتیجہ یہ نکلا کہ صرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کا نام فقیری ہے۔ حضرت میں تو صرف رضائے خداوندی کا طالب ہوں نہ کشف وکرامت کا خدا کی قسم مجھے سوائے خدا کو راضی کرنے کے کسی اور چیز سے مطلب نہیں میرے تمام حالات اور گذشتہ اوقات کا آخری نتیجہ یہ ہے کہ میرا خدا مجھ سے راضی ہوجائے۔ مجھے خط میں اس لئے دیر ہوئی میں اشارے کا منتظر تھا جس طرف غیبی اشارہ ہوگا وہیں کی بیعت اختیار کروں گا حضرت میں آج تک کسی سے بیعت بھی نہیں ہوا مجلسیں سب فقیروں کی کرتا رہا لیکن دل نے نہیں مانا تو کلت علی اللہ پر بھروسہ تھا کہ جدھر اشارہ ہوگا آج رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ جناب مجھے بیعت فرما رہے ہیں اور بیعت ہوتے ہی میرا قلب جاری ہوجاتا ہے حضرت خدا کی طرف سے اشارہ ہے کہ مجھے آپ بیعت فرمائیں چونکہ مجھے امر ربی سے غیبی بیعت کا اشارہ ہوا ہے۔ آج تک میں جتنے فقیروں کی صحبت میں گیا ہوں حضرت صرف قلب کی ان کے سامنے شکایت کی وہ فقط وظیفے ہی بتلاتے گئے فقط وظیفوں سے کام چلنا مشکل ہے جب تک عمل نہ ہو کل ہی ایک بزرگ سے ملاقات ہوئی وہ واقعی ظاہری اور باطنی فقیر تھے میں نے اطمینان قلب کے بارے میں ان سے شکایت کی انہوں نے فرمایا

افسوس جو کام آپ کرتے ہیں خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ والا اس سے بڑھ کر کیا چاہتے ہو انہوں نے ہدایت بتلائی کہ جتنا ہو سکے نماز میں انکساری اور عاجزی اختیار کریں اور نماز تہجد میں جتنا قرآن آپ پڑھ سکتے ہیں پڑھیں گویا تمام وظائف سے افضل ترین وظائف قرآن شریف ہی ہے حضرت میں اس وقت مدرسہ میں درس و تدریس کا کام کرتا ہوں عرصہ دو سال ہونے والے ہیں شیطان نے بڑا ورغلایا کہ فلاں کام اس سے افضل ہے کہیں جنگل میں اللہ اللہ کر، خدا نے شیطان کے فریب سے بچایا۔ خلاصہ کلام میں فقط عشق حقیقی کا طالب ہوں کہ عشق حقیقی حاصل ہو جائے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت اور سیرت پر چلنے کے بغیر کیسے اللہ کی محبت حاصل ہو سکتی ہے، حضرت جناب کا خط ملنے کے بعد تقریباً میں نے ایک ماہ اس انتظار میں گذارا کہ میں اس وقت تک خود بیعت نہیں ہوتا جب تک غیبی اشارہ نہ ہو آج رات کو میری غائبانہ بیعت جناب کے ہاتھ سے ہوئی الحمدللہ میرا قلب بھی جاری ہو گیا جب آپ کا خط ملا اس کے دوسرے دن میں دربار موہڑہ شریف عرس میں چلا گیا تھا وہاں کے حالات جب میں نے پہلی مرتبہ دیکھے میں نے فوراً ہی بیعت توڑ دی چونکہ میں پہلے ان کا مرید تھا لیکن تمام کام ان کے میں نے سنت کے خلاف دیکھے دل بھی سخت بے چین ہوا صاف طور پر بت پرستی ہے زیارتوں اور درباروں پر سجدے کیے جاتے ہیں اگر ایک استاد کی یہ حالت ہے تو شاگرد خود اس کے نقش قدم پر چلے گا حضرت مجھے بیعت فرمائیں خط کا جواب پہلی فرصت میں دیں شاید میں جلد ہی یہاں سے تبدیل ہو کر کہیں چلا جاؤں۔

**جواب:** عزیز قلبی وروحی زید رُشدہٗ وحبہٗ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

محبت نامہ پڑھ کر مسرور ہوا غیبی بشارت مبارک باد سر دست آپ کو خط سے بیعت کرتا ہوں اور پانچ سو مرتبہ اللہ اللہ کرنے کی تعلیم بھی دیتا ہوں بعد

مغرب سنتوں سے فارغ ہوکر دو رکعت نمازِ توبہ پڑھ کر خوب دل سے استغفار کے ذکر درد و محبت سے حق تعالیٰ شانہ کو اپنے پاس سمیع و بصیر تصور کرتے ہوئے ذکر کی تعداد پوری کرلیا کریں آواز اتنی ہو کہ خود سن لیں اگر دل اور ذکر کو چاہے اور تھکاوٹ محسوس نہ ہو تو ہر ہفتہ سو مرتبہ اضافہ کرتے جائیں اور ایک ہزار تک تعداد بڑھا کر پھر اسی پر قائم رہیں۔ حق تعالیٰ شانہ برکت و ترقی و توفیق کی نعمت سے آپ کو مالا مال فرمادیں۔ قبلہ رو باوضو تنہائی میں اور رات کے اندھیرے میں صرف تاروں کی روشنی میں ذکر کا نفع زیادہ ہوتا ہے نہ بھوک لگی ہو نہ پیٹ بھرا ہو درمیانی حالت ہو۔

آپ کی طلب و جستجو کا یہ ثمرہ ہے کہ غیبی اشارہ سے آپ نوازے گئے ورنہ ہر ایک کے ساتھ یہ معاملہ غیبی نہیں ہوتا پس آپ اس نعمت پر شکر ادا کریں اور ادا کرتے رہیں یعنی کبھی کبھی زبان سے حق تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کرلیا کریں کہ اے ہمارے پروردگار یہ بندہ آپ کی اس نعمت کا شکر ادا کرتا ہے۔

دل جاری ہونے کی بیداری میں تمنا بھی نہ کیجیے گا یہی باتیں انسان کو اس راہ میں نامراد اور پریشان رکھتی ہیں حدیث شریف میں اور قرآن شریف میں دل جاری ہونے کا کہیں تذکرہ نہیں بس جاہل فقیروں نے یہ سب ڈھونگ بنا کر اختلاجِ قلب کا نام دل جاری ہونا رکھ دیا ہے دل جاری ہونے کا کبھی خیال بھی نہ لائے۔ البتہ خواب میں اگر نظر آیا تو وہ نعمت ہے غیر اختیاری طور پر اگر کسی کو عطا ہو جاوے تو نعمت ہے لیکن قرب و رضائے خداوندی کو غیر اختیاری اعمال و افعال سے کوئی تعلق نہیں نہ اس سے ترقی ہوتی ہے ہمیشہ ترقی سلوک میں اعمالِ اختیاریہ سے ہوتی ہے بس اس راہ کا حاصل صرف اتباعِ سنت کا اہتمام ہے اور زندگی کے ہر شعبہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی کے نور سے منور کرنا ہے اور یہ نعمت پیر کامل کی محبت اس کی اتباع اور اس کو اپنے حالات سے تحریری

اطلاع کرنا اور اس کے مشوروں پر عمل کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ کتابوں میں آگ کا لفظ پڑھنے سے اور اس کے حقائق ومنافع ومضار کا علم حاصل کرنے سے آگ کی گرمی نہ ملے گی آگ تو جہاں خارج میں موجود ہوگی وہیں سے ملے گی پس جن کے سینوں میں محبت ومعرفت کی آگ ہے ان کے پاس کچھ دن رہے بغیر کام بننا ناممکن ہے البتہ مجبوری تک خط وکتابت سے کام چلایا جانا بھی نعمت ہے اگرچہ نفع تام صحبت ہی سے متوقع ہے۔ دل سے دعا گوفقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ

## عُجب و کبر اور بدنگاهی کا علاج

عزیزم ........... سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم

(۳)...... آپ کا محبت نامہ ملا پڑھ کر دل بہت مسرور ہوا، دین کی طرف دعوت دینے اور آپ کے احباب کا قبول کر لینے کی خبر سے بہت ہی مسرت ہے۔ عشرت جمیل سلمہٗ نے آپ کی اس حالت پر بہت ہی تاثر ظاہر کیا اور آپ کی حالت پر رشک کیا۔ دراصل یہ حق تعالیٰ کا بہت بڑا فضل ہے اور جس بندے کو چاہے وہ اپنے فضل سے نوازے آپ اس نعمت پر شکر ادا کرتے رہیں اور خود کو تمام مسلمانانِ روئے زمین سے کمتر یقین کریں کہ اعتبار خاتمہ کا ہے اور زندگی کی آخری سانس تک اپنے خاتمہ کے بارے میں بزرگانِ دین خائف رہتے ہیں حضرت سیدنا شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

ایماں چو سلامت بہ لب گور بریم
احسنت بریں چستی و چالاکی ما

**ترجمہ**: جب ایمان کو سلامتی کے ساتھ قبر میں ہم لے جاویں گے اس وقت ہم اپنی چالاکی اور نیکی اور حسن کارکردگی پر خود کو مبارکباد دیں گے۔

شکر نعمت سے نعمت کا حق ادا ہوگیا اور اس نعمت پر مسرت بھی قدرتی

امر ہے جو دل میں محسوس ہونی چاہئے لیکن ساتھ ہی ساتھ ایسے موقع پر شیطان دو حملے کرتا ہے:

(۱)...... عُجب کا: یعنی خود پسندی اور نعمت کو اپنا کمال سمجھنا اور یہ حرام ہے ایسا دل خدا سے دور ہو جاتا ہے جس کا علاج وہی ہے کہ نعمت کو صرف فضل خداوندی اور عطیۂ الٰہی سمجھے۔

(۲)...... کبر: یعنی دل میں اپنی بڑائی اور دوسرے مسلمانوں سے دینی اعتبار سے اپنی برتری کا احساس پیدا کرتا ہے اور یہ حملہ بھی سخت خطرناک ہے ایسا دل بھی خدا سے دور ہے۔ اس کا علاج بھی یہی ہے کہ ہر نعمت کو اپنے کسی عمل کا صلہ نہ سمجھے صرف عطیۂ الٰہی سمجھے کیونکہ ہمارا عمل خواہ کتنے ہی اخلاص سے ہو اس دربار کے قابل نہیں ہو سکتا۔ اللہ اللہ ہے اور بندہ بہرحال بندہ ہے۔ پس نیکیاں کر کے بھی اس کی قبولیت کے لئے دعا کرتا رہے اور خاتمہ کے خوف سے دوسرے مسلمانوں کو اپنے سے اچھا سمجھے اور یوں سوچے کہ کیا معلوم جس مسلمان کو آج ہم معمولی سمجھ رہے ہیں کل اس کی حالت بدل جاوے اور خاتمہ اس کا ہم سے اچھا ہو جاوے۔ اس وجہ سے ہمیشہ اپنے کو کمتر سمجھے اور یہ بات بندہ کے اندر حق تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہے کہ وہ سب سے اپنے کو حقیر سمجھے۔

(۳)...... بدنگاہی کا مرض بہت ہمت سے جاتا ہے یہ وہ مہلک مرض ہے جس سے بڑے بڑے اہل علم و تصوف حق تعالیٰ کے قرب سے محروم رہ گئے لہٰذا چند دن کی عارضی لذت کے لیے دائمی لذت کو ضائع نہ کیا جاوے۔ ہر بدنگاہی کو شمار کرتے رہیئے۔ پہلے گھر سے باوضو ہو کر ۲ رکعت نماز حاجت پڑھ کر دعائے حفظ از بدنگاہی اللہ سے الحاح کے ساتھ کر کے چلئے اور کبھی اس عمل میں ناغہ نہ ہو۔ پھر شمار کرتے رہیے اور تعداد بدنگاہی کو گھر آ کر نوٹ کر لیجئے اور روز آٹھ رکعات توبہ کی نماز پڑھ کر سجدہ میں معافی مانگئے اور روئیے یا صورت رونے کی بنائیے آنسو

نکالیے تو زیادہ اچھا ہے پھر ہفتہ بھر کی بدنگاہی کی تعداد میزان کر کے مجھے مطلع کریں اور ہرگز شرم نہ کریں خواہ دل کو کتنا ہی بوجھ ہو برابر ہفتہ وار اطلاع مجھ کو کیجئے اور پورے راستہ میں یا سلام یا سلامُ پڑھتے ہوئے چلئے باوضو۔ ان شاء اللہ بہت جلد نفع شروع ہوگا ہمت سے یہ راستہ طے ہوتا ہے اگر ارادہ اور ہمت سے کام نہ لیں گے تو تمام عمر اس گندی بیماری میں مبتلا رہتے ہوئے حق تعالیٰ کے پاس مجرم بن کر پیش ہوں گے۔ **العیاذ باللہ**۔

آپ ہمت وارادہ اور اطاعت ان تجویزات پر کریں اور میں دل سے آپ کے لیے دعا کرتا رہوں گا۔ چند دن محنت وتکلیف ہوگی پھر اگر بالفرض تمام عمر یہی محنت باقی رہے تو کیا غم درجات بلند ہوں گے اور اپنی اختیاری کوشش کی برکت سے نجات آخرت کی ان شاء اللہ تعالیٰ امید غالب رکھئے۔

مراقبۂ نارِ جہنم اور مراقبۂ موت بھی ہر روز ضروری ہے۔ نیز یہ مراقبہ بھی کرلیا کریں کہ ہمارا مربی ہمارے دل میں بیٹھ کر دل سے گناہوں کے تقاضوں کی گندگی کو نکال رہے ہیں اور حق تعالیٰ کی محبت دل میں جمارہے ہیں۔

آپ کا قبرستان دوستوں کو لے جانا بہت ہی قابلِ مسرت عمل ہے بے شک قبرستان ہی جانے سے دنیا کی صحیح حقیقت اور زندگی کی چندروزہ بہار کی قیمت کا پتہ چلتا ہے خوش نصیب ہیں وہ بندے جو اس چندروزہ حیات کو سمجھ گئے اور اپنے مولیٰ سے رابطہ قائم کرلیا اور اپنے کو یہاں کا نیشنل نہیں سمجھتے اور زندگی کا ویزا ابھی ناقابلِ توسیع سمجھتے ہیں آپ کے جملہ حالات سے بہت مسرت ہے۔ کاش کہ آپ کو کچھ دن میرے پاس رہنے کا موقع مل جاتا۔ آپ کے لیے اور آپ کے گھر والوں کے لیے اور آپ کے دینی احباب کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ ہم سب کو اپنا سچا اور فرماں بردار غلام بنالیں اور مجرمانہ زندگی سے حفاظت فرماویں، آمین۔

..........................................

**۴ حال**:...... میرے عظیم محسن ومرشد السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اگر چہ آپ کی صحبت میں چند لمحے گذارے ہیں مگر ان لمحوں کی مٹھاس اور ٹھنڈک آج بھی میری روح کو زندہ کئے ہوئے ہے۔ میں بیشتر وقت آپ کے تصور میں کھویا رہتا ہوں خاص کر جب رات کو ذکر میں مشغول ہوتا ہوں اور دل خون کے آنسو روتا ہے تو سوچتا ہوں ان حضرات کی دِلی کیفیت کیا ہوگی جن کی قیادت آپ بہ نفس نفیس فرمارہے ہیں۔

بڑی خوشی ہے کہ آپ کراچی سے دور دوسرے ساتھیوں کے ساتھ ذکر اللہ میں مصروف ہیں۔ مجھے ان ساتھیوں کے ایثار اور دین کی محنت پر رشک آتا ہے دعا فرمایئے اللہ تعالیٰ مجھے بھی قبول فرماوے اور آپ کی قدم بوسی کا شرف حاصل کروں۔ یہ میری دِلی تمنا ہے۔

**جواب**: آپ کے پورے مضمون کا حاصل یہ ہے کہ آپ کو حق تعالیٰ نے مقام شیخ کی محبت وعظمت کو سمجھنے کی توفیق دی ہے جس قدر مقصود عظیم الشان اور بیش قیمت ہوتا ہے اسی قدر اس کے حصول کا واسطہ اور ذریعہ بھی۔ پس تیرہ سو برس کے اولیاء اللہ کا اجماعی ارشاد ہے کہ اس راہ میں محبت شیخ جو عظمت کے ساتھ ہو مقامات ولایت اور سلوک کی کنجی ہے اور یہی وہ نعمت ہے جو بندہ کو اللہ تک پہنچادیتی ہے۔ مبارکباد۔ اللّٰھم زدفزد حق تعالیٰ اور ترقیات عطا فرمائیں، آمین۔ دل وجان دعا کرتے ہیں کہ کچھ زمانہ اگر چہ مختصر ہی ہو آپ میرے ساتھ گذاریں بزرگوں نے اس صحبت کو بہت ہی اہم فرمایا ہے۔

..........................................................

**۵ حال**: میرے راہبر عظیم محسن اللہ تعالیٰ آپ کو بہت سلامت رکھے السلام علیکم و رحمۃ اللہ وبرکاتہ اس سے قبل ایک عریضہ خدمت اقدس میں ارسال کیا تھا امید ہے زیب نظر ہو چکا ہوگا۔ جواب کا منتظر تھا اور آج کی ڈاک دیکھ کر خط لکھ رہا

ہوں۔ سوچتا ہوں اے میرے اللہ کہیں میرے مرشد مجھ سے ناراض تو نہیں ہو گئے اللہ تعالیٰ مجھے ایسی گھڑی کبھی نہ دکھائے خدارا مجھے میری لاعلمی آداب سے ناواقفیت اور کوتاہیوں کو معاف فرمادیجئے۔ سوچتا ہوں وہ محبت بھرا دل جس کے قرب میں زندگی کے چند لیکن قیمتی لمحے گذارے ہیں کس طرح ہوسکتا ہے مجھے نظر کرم سے اوجھل کردے۔ میرے اللہ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں اپنے راہبر کے زیر سایہ رہوں اور ان کی شفقت بھری نظروں میں رہوں۔ میرا خدا شاہد ہے زندگی کے سفر میں جو لمحے میں نے آپ کی صحبت میں گذارے ہیں وہی میرا سرمایہ اور اثاثۂ حیات ہیں کس قدر خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ہمہ وقت آپ کے ہم نشین ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے کسی خوش نصیب ہی کے طفیل میں بھی آپ کے پاؤں کی خاک کا ادنیٰ سا ذرہ بن جانے میں اپنی خوش نصیبی سمجھوں آپ کا جواب موصول نہیں ہوا جس کی وجہ سے طبیعت افسردہ سی رہتی ہے زندگی میں اگر لیلۃ القدر میں نے دیکھی ہے تو وہ لمحے اس سے کم نہ ہوں گے جس وقت یہاں پہنچ کر آپ کے دو خط اکٹھے موصول ہوئے تھے اور ایک کے متن کے الفاظ کم وبیش یہ تھے۔

یہ پڑھ کر کہ میری منزل بہت دور ہے نہ جانے یہ آنکھیں کتنی بار اشکبار ہوئیں، میرے راہبر جن آنکھوں میں کسی گناہ گار کو قبول کرنے کا اس قدر جذبہ فطری ہو اور جس دل میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس قدر
جذبہ فطری ہو اور جس دل میں امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اس قدر
تڑپ ہو وہ کیا لیلۃ القدر سے کم ہوں گے خدا اور رسول کے لئے مجھے جواب سے محروم نہ فرمایئے ورنہ میرا نہ جانے کیا حال ہوگا۔ بعض دفعہ سوچتا ہوں کہ ہوسکتا ہے آپ دینی رفقاء کے ہمراہ کراچی سے باہر تشریف لے گئے ہوں گے اور خط کا جواب اس لئے نہیں ملا۔ برائے مہربانی میری کوتاہیوں کو معاف فرمادیں۔ میری

طرف سے مؤدبانہ سلام عرض ہے دیگر اہل مجلس خصوصاً بھائی عشرت جمیل کو السلام علیکم میری طرف سے فرمادیں والسلام آپ کے قدموں کا ایک ادنیٰ سا ذرہ......از ڈیرہ دبئی

**جواب**: عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا محبت نامہ ملا۔ پڑھ کر بہت مسرت ہوئی جواب میں تاخیر کی وجہ وہی ہے جو آپ نے لکھی ہے یعنی احقر دینی سفر پر گیا ہوا تھا۔ لیکن جواب نہ ملنے سے آپ کا تڑپ جانا آپ کی اشد محبت کا غماز ہے۔ اہل اللہ کا اجماع ہے کہ جس کے دل میں جس قدر اپنے شیخ کی محبت ہوتی ہے اسی قدر اس کو اللہ تعالیٰ کی محبت عطا ہوتی ہے آپ کی یہ حالت قابل مبارکباد ہے حق تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ میرے شیخ حضرت اقدس پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ اس راہ میں محبت شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

..............................

# چالیس سال پہلے کے کچھ اور خطوط اور اصلاحی جوابات

## مکہ مکرمہ سے ایک مرید کے اصلاحی خط کا جواب

(۶)......عزیز قلبی جناب مولانا......صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکرمہ السلام علیکم رحمۃ للہ وبرکاتہ، (ا) ریڈیو گھر میں رکھنا صرف خبریں اور مضامین دینیہ کی سماعت کے لیے جائز ہے بشرطیکہ تمام گھر والے بھی محتاط رہیں سماع مالا یجوز سے۔ حضرت مفتی رشید احمد صاحب مدظلہ بھی ریڈیو اپنے گھر میں خبروں کے لیے رکھتے ہیں اور یہ فقیر بھی رکھتا ہے۔ مگر سب گھر والوں کو سخت تاکید ہے کہ صرف سماع ما یجوز پر اکتفاء اور سماع لا یجوز سے سخت اجتناب رکھا جاوے مثلاً گانا بجانا شروع ہو فوراً بند کردیا جاوے بقول علیہ السلام:

﴿اِنَّ الْغِنَآءَ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِی الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَآءُ الزَّرْعَ﴾

(مشکوٰۃ المصابیح، کتاب الادب، ج:۳، ص:۱۳۵۵، المکتب الاسلامی)

(۲) میں آپ لوگوں سے بوجہ ساکنان حرم پاک ہونے کے دوسرے مریدوں اور دوستوں سے زیادہ محبت رکھتا ہوں اس امید پر کہ آپ لوگ حق تعالیٰ شانہٗ کے مبارک شہر اور گاہ گاہ خانہ کعبہ میں حاضری دے کر وہاں ذکر کریں گے تو حق تعالیٰ شانہ اس فقیر پر بھی خصوصی فضل فرمادیں گے اور اس فقیر کے لیے آپ لوگ حرم پاک میں اگر دعا کریں گے تو آپ لوگوں کو ان شاء اللہ تعالیٰ روحانی ترقیات بھی زیادہ نصیب ہوں گی کیونکہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ:

﴿اِذَا تَرَکَ الْعَبْدُ الدُّعَا لِلْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهٗ یَنْقَطِعُ عَنْهُ الرِّزْقُ﴾

(کنز العمال)

پس معلوم ہوا کہ والدین کے لیے ترک دعا سبب انقطاع رزق ہے اور شیخ ومرشد روحانی والد ہے لہٰذا اس کے لیے دعا کا ترک سبب انقطاع رزق روحانی بن سکتا ہے۔ اس حدیث کے پیش نظر آپ لوگ اگر اس فقیر کے لیے دعا کرتے رہیں گے تو ان شاء اللہ تعالیٰ روحانی ترقیات سے نوازے جائیں گے۔

(۳) ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے۔

ذکر حق آمد غذا ایں روح را
مرہم آمد ایں دل مجروح را

**ترجمہ**: ذکر حق روح کی غذا ہے اور اللہ کے عشق سے زخمی دل کا مرہم ہے۔

ذکر حق سرمایۂ ایماں بود
ہر گدا از ذکر حق سلطاں بود

**ترجمہ**: ذکر حق ایمان کا سرمایہ اور دولت ہے اور ہر گدا ذکر حق کی برکت سے سلطان ہوجاتا ہے۔

عام می خوانند ہر دم نام پاک
ایں اثر نہ کند چوں نبود عشق ناک

**ترجمہ**: عام لوگ اللہ تعالیٰ کا نام ہر وقت لیتے ہیں مگر یہ اثر کامل نہیں کرتا کیونکہ یہ ذکران عوام کا عشق ناک یعنی محبت بھرا نہیں ہوتا۔

نیز ذہنی تشویش اور مصروفیات کے باوجود جسم کی غذا ہم ترک نہیں کرتے پھر روح کی غذا ترک کیوں کریں نیز مشوش قلب اور افکارِ کثیرہ کے ساتھ جو غذا کھاتے ہیں اس سے خون ہی بنتا ہے اور جسم کی قوت کا تحفظ قائم رہتا ہے پس مشوش قلب اور افکار ومصروفیات کے باوجود اگر ذکر کی پابندی کریں گے تو اس ذکر سے بھی نور ضرور پیدا ہوگا اور روح کی ترقی ہوگی۔

ذکر کا اہتمام دینویہ پریشانی کا بھی علاج ہے کیونکہ ذکر سے تعلق مع اللہ میں ترقی ہوتی ہے اور دعا کی توفیق اور قبولیت کی امید تعلق مع اللہ کی ترقی سے زیادہ ہوتی ہے اور پھر اطمینان قلب کا ثمرہ بھی عطا ہوتا ہے۔ سارے جہان کے مالک اور خالق سے تعلق میں کوشش اور حق تعالیٰ ہی سے نالہ وفریاد اور اپنے ہر غم وپریشانی کا شکوہ عین عبدیت ہے اور روح ولایت ہے۔ جو سالک ذکر کا اہتمام نہیں کرتا وہ گویا حق تعالیٰ شانہ کے قرب سے مستغنی ہے کیونکہ ذکر ہی حق تعالیٰ شانہ کے دروازۂ قرب کی مفتاح ہے جس طرح کوئی دوست اپنے دوست کے دروازہ کو کھٹکھٹا رہا ہو اور عرصہ تک کھٹکھٹاتا رہے تو ایک نہ ایک دن ضرور اس کو مہربانی ورحم آوے گا اور دروازہ کھول دے گا ومثل ذالک ذکر کی پابندی ہے ذاکر کا ہر دفعہ اللہ کہنا اور درد ومحبت سے کہنا گویا اپنے اندر حالاً یہ سوال محذوف رکھتا ہے کہ اے اللہ اپنا دروازہ قرب کا کھول دیجئے۔ **ولنعم ما قال العارف**

گفت پیغمبر کہ چوں کوبی درے
عاقبت بینی ازاں درہم سرے

**ترجمہ**: حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم مسلسل کوئی دروازہ عرصہ تک کھٹکھٹاتے رہو گے تو ایک نہ ایک دن ضرور کوئی سر اس دروازہ سے نمودار ہوگا۔ اس طرح جب سالک ذکر کا اہتمام اور التزام کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ روز بروز اس کا قرب بڑھاتے رہتے ہیں اور ایک دن ضرور اپنا دروازہ اس کے لیے کھول دیتے ہیں اور اپنی ولایت کے اعلیٰ مقام سے مشرف فرماتے ہیں۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے اور اپنی نبی رحمۃ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ وصدقہ میں اور اپنے بلد امین مکہ مبارکہ اور بیت حرم کے صدقہ میں اور مقام ابراہیم وصفا ومروہ من شعائر اللہ کے صدقہ میں آپ کو اور جملہ ان حضرات کو جو اس فقیر سے بیعت ہوئے ہیں اپنی محبت ومعرفت عطا فرمائیں اور اپنے لئے ایسی بے چینی عطا فرمائیں کہ ذکر کے لیے آپ سب کی جانیں (روحیں) اور قلوب مضطر ہوں اور اپنے اولیاء کو جو کچھ اپنے قرب واطاعت ومحبت ومعرفت سے حصہ عطا فرماتے ہیں اس فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہ کو بھی اور آپ سب کو عطا فرماویں، **امین ثم امین برحمتک یا رب العلمین و بنبیک نبی الرحمة صلی اللہ علیه وسلم.**

اسی مضمون سے اختر آپ سب حضرات کے لیے یہاں اشک بار اور آہ وزاری کے ساتھ دعائیں کر رہا ہے اور امید قبولیت رکھتا ہے۔

بس ہے اپنا ایک نالہ بھی اگر پہنچے وہاں
گرچہ کرتے ہیں بہت سے نالہ وفریاد ہم

اس دردِ محبت سے دعائیں صرف آپ لوگوں کے لیے کرنے کی توفیق ہوتی ہے پھر آپ لوگوں کے ساتھ عجم کے مریدوں کو بھی شامل کرتا ہوں اور یہ شرف آپ حضرات کے لیے بیت محرم کے قرب سے میری جان محسوس کرتی ہے۔

**واللہ المستعان و علیه التکلان**

دل منتظر ہے کہ آپ حضرات کی ذکر کی پابندی اور ذکر کا لطف اور حق تعالیٰ شانہٗ کی بے چینی والی محبت کی نعمت کی خبر آپ حضرات سے پا کر آنکھیں ٹھنڈی کروں جو اختیاری امر ہے یعنی ذکر کی پابندی وہ آپ لوگ کرتے رہیں خواہ مزہ آئے یا نہ آئے کیونکہ ہم خدا کے غلام ہیں مزہ کے غلام نہیں اللّٰھمّ و فقنا لما تحب و ترضیٰ۔

فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

۱۲ر جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ

## ایک بزرگ دوست کو نصیحت

(۷)...... حضرت والا ایک قریبی دوست اور سلسلہ کے صاحب ثروت بزرگ خلیفہ جو محی السنہ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بھی بہت والہانہ تعلق رکھتے تھے انہوں نے حضرت رحمۃ اللہ علیہ کے صاجزادے حافظ اشرف الحق رحمۃ اللہ علیہ کے مرض وفات میں ان کے علاج کے بارے میں کچھ مشورہ دیا جو حضرت نے قبول نہیں فرمایا جس سے ان بزرگ کو کچھ انقباض ہوا اور انہوں نے حضرت مرشدی عارف باللہ شیخ العرب والعجم حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب ادام اللہ ظلہم کو خط لکھا جس کا حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے جو جواب تحریر فرمایا وہ سالکین طریق کے لیے مشعلِ راہ ہے۔ یہ خط اور جواب آج سے چالیس سال پہلے کا ہے۔ (جامع)

### صیانة التوادد من التکاسد

اکابر سے تعلق للّٰہی اور ان کی رضا اور قلبی دعائیں عظیم سرمایۂ آخرت اور حصولِ سایۂ عرشِ الٰہی بروزِ محشر کا وسیلہ ہے۔ اس کے بعد ان کی محبت کے حقوق سے ان اکابر اور ان کے متعلقین کے ساتھ ان کی دنیوی خدمات کا تعلق ہے جو اوّل تعلق کے مقابلہ میں درجہ ثانوی رکھتا ہے۔ بعض وقت درجۂ ثانوی

سے شغف وانہماک باوجود اخلاص ومحبت وشفقت وہمدردی خاص باعثِ اضرار تعلق درجہ اوّلی بن جاتا ہے یعنی محبّ کی رائے جب پامال کردی جاوے اور کھلی آنکھوں اس کا ضرر بھی مشاہدہ کرلے اس وقت کڑھن شدید اور انقباض شدید کا ابتلاء ایک علت غیر شعوریہ ہے جس کی بنیاد اور تہہ میں حیات انا پوشیدہ طور پر کار فرما ہوتی ہے۔ اگر اس انا کو بھی مقام فنا حاصل ہوجاوے تو تعلق درجۂ اوّلی کی اوّلیت کبھی درجۂ ثانوی کی محویت سے مجروح نہ ہو اور درجۂ اولیت کی عظمت اور محبت اس کی نگاہ سے درجۂ ثانوی کی تمام خدمات کو غیر اہم قرار دے گی۔ خلاصہ یہ کہ حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے ؎

کارِ خود کن کارِ بیگانہ مکن

پر عمل کی توفیق کی شرح کا ایک جز یہ بھی ہے کہ درجۂ ثانوی کو ہمیشہ درجۂ ثانوی دیا جائے اور درجۂ ثانوی کے تعلقات اور خدمات کا مقصود درجۂ اوّلی ہی کی قوۃ اور ترقی ہونا چاہئے۔ پس جب درجۂ ثانوی درجۂ اوّل کے لئے باعثِ ضرر ہونے لگے تو فوراً سمجھ لینا چاہئے کہ یہاں سے نفس کی حیات اور اس کی بیماری کا تلوث شروع ہورہا ہے جو اس راہ میں واجب الاستغفار ہے اور واجب العلاج بھی ہے۔ اگر قلب میں بھی درجۂ اول سے انقباض پیدا ہو یہ خود بڑا ضرر ہے کہ متحابان فی اللہ کی فہرست سے اخراج لازم آیا اَیْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیَّ (الحدیث) کہاں ہیں وہ بندے جو آپس میں محبت میری ذات کے لئے رکھتے تھے وہ سایۂ عرش میں آجائیں۔

یہ پیغام اہل اللہ سے انقباض طبعی کے سبب کیسے ملے گا۔ پس درجۂ ثانوی درجہ اوّلی کے تعلق کی نعمت سے محرومی کا سبب بن گیا حالانکہ مقصود درجہ ثانوی سے اوّلی کی تقویت تھی اور جب شے اپنے مقصد سے خالی ہی نہیں بلکہ مضر للمقصد بن جاوے تو وہ قابل اصلاح ہے۔ اگر بغور تین بار اس مضمون کا مطالعہ کیا جاوے گا

تو آپ کو حظِّ وافر اور عبرۃ وافرہ محسوس ہوگی۔ اپنی اولاد کے ساتھ محبت کا ایک رنگ ہوتا ہے اور اکابر بالخصوص علمائے ربانیین اور نائبین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت کو اکرام توقیر اور فنائے رائے کے ساتھ جمع کرنا چاہیے اگرچہ بظاہر تکوینیاً ان کی رائے سے نقصان ہی کیوں نہ نظر آئے اس وقت یہی تصور کرلیا جاوے کہ قضا و تقدیر غالب آ گئی، نقص کے پہلو کو ان کی طرف انتساب لفظی یا قلبی ظاہراً یا باطناً سے طالبین اور مستفیدین کے باطن کو شدید نقصان پہنچنے پر تمام اولیائے امت کا اجماع بالتواتر ہے۔ اگر ضعفِ تحمل محسوس ہو تو اس کی وجہ بھی اپنا ہی بقائے انا اور اپنی رائے کی وقعت و اہمیت متجاوزہ عن الحدود ہے۔ پھر بھی اگر مغلوبیت طبع محسوس ہو تو ایسے حضرات کو مالی خدمات کر کے تھوڑا دور رہنا چاہیے تاکہ تفصیلی حالات میں نفس کو تدقیق اور تفتیش کا موقع ہی نہ ملے۔

اکابر کے بارے میں یہ مشورہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے کہ ان کے ذاتی امورِ دنیویہ یا ان کے لواحقین کی خدمات میں اولاً تو مشورہ سے بھی گریز کیا جاوے کہ مبادا بہت ہی مجربِ اغیار اور بارہا کا خود تجربہ کیا ہوا مفید مشورہ بھی تکویناً مضر ثابت ہوسکتا ہے پس طبعی طور پر چونکہ اس مشورہ کا انتساب مشیر کی طرف ہے اس وجہ سے شیخ مبتلا بہ کو اس مشیر سے انقباض ممکن ہے کہ امورِ طبعیہ سے اکابر کو مغلوبیت ہو جانا ان کے مقام ولایت سے کچھ مستبعد نہیں اور اگر مشورہ طلب بھی کریں تو بھی حتی الامکان دوسرے اہل دانش کی طرف متوجہ کردیا جاوے اور سکوت ہی اولیٰ ہے اور خدانخواستہ اگر مشورہ ناگزیر ہو تو اس مشورہ پر یہ بھی عرض کردیا جاوے کہ اور بھی اہل تجربہ سے اس مشورہ پر مشورہ کرنے کے بعد اس پر عمل کیا جاوے اور اتنی نزاکتوں کے باوجود اپنے مشورہ پر اصرار یا اس کے مسترد کرنے سے بوجہ ظہور نقصان یا عدم النفع انقباض تو یہ سخت قسم کا بقائے انا اور اپنی ہستی کا ظہور ہے اور اس راہ میں فنائے ہستی و آثارِ ہستی بہت ضروری ہے ورنہ

قلب کا چاند اس نفس کی حیلولۃ سے بدر کامل نہ بن سکے گا جیسا کہ زمین کے حائل ہونے سے چاند آفتاب کے نور سے محروم ہوتا ہے اور جس قدر زمین درمیان سے ہٹتی جاتی ہے روشن ہوتا چلا جاتا ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو توفیق عمل بخشیں۔ اس ناکارہ کی یہ معروضات اس وجہ سے نہیں پیش ہیں کہ یہ ناکارہ بڑا فہیم یا آپ سے برتر ہے۔ قسم کھا سکتا ہوں کے آپ کے پاؤں کے نیچے کی خاک میری پیشانی سے افضل ہے اور ہر مومن کے ساتھ یہی عقیدہ رکھنے کی توفیق چاہتا ہوں۔

## سلسلۂ حکیم الامت کے ایک مجازِ صحبت کے نام

(۸)...... مخدومی و محبی و محسنی جناب...... مدظلہ العالی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج گرامی آج آپ کے ارشادات ونصائح متعلق تصفیۂ قلب سن کر آپ کے خیر خواہانہ الطاف کا ممنون ہوا۔ البتہ ایک شعبہ سے تسامح ہوگیا جس کی اطلاع ادباً مجلس میں مناسب نہ تھی اس لیے یہ عریضہ تحریر کرنا پڑا۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ کسی کے گناہ کو دیکھ کر اس کو ذلیل نہ سمجھو کہ ممکن ہے اس نے معاف کرالیا ہو اور استغفار سے پاک وصاف ہوگیا ہو اور تم اس پرانی غلط فہمی میں اس کے متعلق مبتلا ہو۔ یہ مضمون فی نفسہ بالکل درست ہے لیکن ۳ فقہی احکام اس مضمون سے متعلق ہیں ایسے موقع پر اس کا بیان بھی ضروری ہے۔

(۱)...... اگر گناہ سراً مخفی کیا ہے تو مخفی توبہ کافی ہے اور اگر علانیہ کیا ہے تو یہ مخفی توبہ ناکافی ہے اب توبہ کا اعلان بھی ضروری ہے، اَلسِّرُّ بِالسِّرِّ وَ الْعَلَانِیَۃُ بِالْعَلَا نِیَۃِ۔

(۲)...... اگر اجتہادی طور پر کسی مقتداء سے کوئی تسامح ہوتا رہا ہے اور ایک عرصہ کے بعد کسی نص سے یا کسی ذریعہ سے اپنی خطا کا علم ہو تو اس کا اعلان زبانی اور تحریری ضروری ہے تاکہ اس کے متبعین اس تسامح کی تقلید نہ کریں۔

مثال کے طور پر حضرت اقدس حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک طویل عمر تک آنے والوں کے ذمہ تین سوالات کے جوابات بدون سوالات کئے ہوئے اصول ضروریہ میں داخل فرمار کھے تھے۔ اور اس پر عمل بھی ہوتا رہا لیکن ایک طویل مدت کے بعد جب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مطالعہ میں یہ حدیث آئی کہ:

﴿بِالدَّاخِلِ دَهْشَةٌ فَتَلَقَّوْهُ بِمَرْحَبًا﴾

(کنز العمّال، رقم الحدیث: ٢٥٤٩٩)

**ترجمہ**: آنے والے پر دہشت ہوتی ہے سو اس کو آؤ بھگت کے ساتھ لیا کرو۔ (تاکہ اس کی طبیعت کھل جاوے اور مانوس ہو جاوے اور حواس بجا ہو جاویں اور ہر قول وفعل کا موقع سمجھ کر نہ خود پریشان ہو نہ دوسرے کو پریشان کرے۔) اب حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر فرمودہ سطور ملاحظہ ہوں:

اس حدیث کی برکت سے مجھ کو اپنے ایک ضابطہ کا معاملہ بدل دینے کی توفیق ہوئی یعنی پہلے میں ضروری سمجھتا تھا کہ آنے والا خود اپنا اور اپنی حاجت کا ضروری تعارف کرادے اب تنبّہ ہوا کہ بعض اوقات حیرت زدگی سے اس میں کوتاہی ہو جاتی ہے۔ اب میں نے یہ معمول کرلیا ہے کہ میں خود اس کا مقام آمد و غرض آمد اور اس مقام پر جو مشغلہ تھا پوچھ لیتا ہوں اس سے ضروری حالت معلوم ہو جاتی ہے اور وہ مانوس ہو جاتا ہے اور شکر کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کا جس نے یہ تنبّہ اس عمر میں فرمایا کہ جب میری عمر ۷۱ سال کو پہنچی۔

(الہادی بابت ماہ جمادی الاول ۵۲ھ)

معلوم ہوا کہ جن کے فعل سے یا قول سے کچھ مسلمانوں کو اتباع کا تعلق ہے ان کو بہت محتاط رہنا چاہئے اور اگر کوئی منکر صادر ہو اور اس پر خود متنبہ ہو یا کسی دوسرے سے ہو تو علانیہ رجوع بھی ضروری ہے تاکہ اس کی تقلید سے اس خطا کی مزید اشاعت نہ ہو چنانچہ اگر حضرت اقدس رجوع نہ فرماتے تو اس

کی اتباع ضرور کی جاتی۔

(۳)...... تیسری بات یہ ہے کہ حقیر وذلیل سمجھنا کسی مسلمان کو بھی اس کا حرام ہونا تو نہایت واضح ہے اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْہُ۔ لیکن تھوڑی تشریح اس کے ساتھ یہ بھی ہونی چاہئے کہ کسی عنوان حسن اور حکمت سے امر بالمعروف ونہی عن المنکر بھی ضروری ہے ورنہ وہ تعلق ومحبت کیا کہ ہمارا بھائی زہر کھا رہا ہو اور سکوت اور حسن ظن کئے اپنے کام میں لگے رہو اور مثلاً کوئی مقتدا اصرار علی المعصیت کر رہا ہو مثلاً بے پردہ جوان عورتوں سے تنہائی میں گفتگو یا اس کے اوپر یا اس کے بچوں پر جھاڑ پھونک کر رہا ہو حالانکہ حضرت عبداللہ ابنِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نابینا ہونے کے باوجود امہات المومنین کو پردہ کا مکلف قرار دیا گیا تھا اور بھی کوئی منکر بات جو مسلمانوں کو مضر ہوں (اتباعًا لہٗ) ایسی حالت میں اس کی مجلس میں شرکت کر کے رونق افزائی اور دوسرے مسلمانوں کو اس کی طرف رجوع کا باعث بننا بھی گناہ ہوگا چنانچہ ملفوظات الاضافات الیومیہ میں حضرت اقدس تھانوی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ مختلف بزرگوں کی مجالس میں جانا مفید نہیں بلکہ مضرت کا اندیشہ ہے بالخصوص اہل علم کے لیے جبکہ ان کے جانے سے عوام کو کسی غلط بات کی تقلید کا اندیشہ ہو یعنی اہل علم کے جانے سے وہ شخص اور بھی عوام کا معتمد علیہ بن جاوے گا اور اس کے منکرات کی اتباع عام ہونے کا خطرہ بڑھ جاوے گا۔ (یہ ناکارہ خود تو اہل علم نہیں لیکن اہل علم کی غلامی کی توفیق ہوئی ہے حق تعالیٰ ان کے نقش قدم پر عمل بھی نصیب فرمادیں۔)

احقر کی معروضات پر اگر شرح صدر ہو جاوے قبول فرما کر ممنون فرمایا جاوے ورنہ آپ حضرات تو اس ناکارہ کے لیے صف اکابر کے ایک فرد ہیں جو آپ سمجھتے ہوں گے ممکن ہے کہ وہ زیادہ اقرب الی الصواب ہو۔ اگر ان معروضات پر اشکال ہو تو بس قبول نہ فرمایا جاوے جواب کی زحمت فرمانے کی

ضرورت نہیں۔

دعائے اصلاح عُجب وکبر جملہ رذائل کا طالب ہوں اور آپ کی ہمدردی وخیر خواہی کا بھی ممنون ہوں اور اسی کے پیش نظر امید رکھتا ہوں کہ اس ناکارہ کی قلبی بیماریوں کی شفاء کے لیے اس وقت نقد دعا اور گاہ گاہ بھی فرماتے رہیں گے۔

خادم ناکارہ محمد اختر عفا اللہ عنہ، ۱۹ جمادی الاول ۱۳۸۹ھ

.................................................

## ایک بوڑھے گستاخ شخص کو تنبیہ

(۹)............ مکرمی السلام علٰی من اتبع الھدٰی

**ترجمہ**: سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کو قبول کرے۔ سنا ہے کہ آپ نے ڈاڑھی کو ایک بار حماقت سے تعبیر کیا تھا۔ (یہ کلمہ کفر ہے آپ توبہ کرلیں تاکہ کفر پر خاتمہ نہ ہو۔ حق تعالٰی ہم سب کو محفوظ رکھیں آمین) میں کسی مسلمان سے ایسا کلمہ نکلنا تسلیم کرنے کے لیے تیار نہیں جبکہ ہر مسلمان کو معلوم ہے کہ ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے جملہ آل واصحاب اور ان کی امت کے آج تک کے جملہ اولیاء اور صالح عباد نے ڈاڑھی رکھی ہے۔ تو مسلمان کو اپنے رسول اور پیغمبر سے جب اپنی جان، مال، آبرو، اولاد سے زیادہ محبت ہے تو وہ کیسے آپ کی سنت کی توہین کرسکتا ہے اور آپ کے فعل اور طریقہ کو کیسے حماقت سے تعبیر کرسکتا ہے۔ لہٰذا میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس وقت آپ نے یہ جملہ نہیں نکالا بلکہ آپ کی زبان پر شیطان نے یہ جملہ نکالا۔ بہرحال چونکہ شیطان نے آپ کی زبان گندی کی اور یہ کلمۂ کفر نکلوایا اس لیے آپ پر فرض ہے کہ دل سے توبہ کرلیں اور اہلِ محلّہ یا اہلِ مسجد محلّہ کو اپنی توبہ سے آگاہ بھی کردیں کیونکہ جس گناہ کا لوگوں کو علم ہوجاوے اس کی توبہ بھی لوگوں کے علم میں ہونا چاہئے تاکہ آپ کے جنازہ میں شرکت جائز ہوسکے اور مسلمانوں کی نگاہوں سے آپ کی ذلت نکل کر توبہ کی

برکت سے عزت پیدا ہو۔

مرکب توبہ عجائب مرکب است
تا فلک تازد بیک لحظہ زپست

(رومی رحمۃ اللہ علیہ)

آپ اب بوڑھے ہوگئے قبر میں پیر لٹکے ہوئے ہیں۔ خدا کے لیے اپنے اوپر رحم کیجئے اور رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت جو شرعاً واجب ہے اور ڈاڑھی منڈانا حرام ہے ڈاڑھی اختیار کرکے اس شکل میں خدا کے پاس حاضر ہوں۔ یقین جانئے کہ ڈاڑھی منڈانے سے آپ کی شکل بہت ہی بری لگتی ہے۔ بڈھی عورت کی شکل اور آپ کی شکل مشابہ ہوجاتی ہے۔ حق تعالیٰ آپ کو مخنث کی صورت سے نکال کر اپنے نیک بندوں کی صورت عطا فرما کر اپنے پاس بلائے۔

---

(۱۰)......ایک صاحب نے اپنی مجلس میں علماء کرام پر تنقید اور لیڈران قوم کی تعریف کی کہ ان لیڈروں نے کام کیا اور پاکستان بنادیا اور علماء کچھ نہیں کرتے۔ حضرت والا نے ان کو مندرجہ ذیل والا نامہ تحریر فرمایا (جامع)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی

**قولہٗ**: جب علماء کام نہیں کرتے تو اللہ پاک محمد علی جناح اور لیاقت علی سے کام لیتے ہیں۔ (انتھیٰ کلامہ)

**اقول**: (**الف**) حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر فرمایا کہ عصر حاضر کی موجودہ سیاست عیاری اور مکاری کا مجموعہ ہے اور علماء کے بس کی عیاری اور مکاری نہیں پس اقتدار انہیں فساق و فجار کے ہاتھ میں ہوگا البتہ کانگریس بوجہ کفر بالکل اندھی ہے اور لیگ بوجہ فسق کانی ہے اور ایسی صورت میں

ترجیح مسلم لیگ کو دیتا ہوں اندھے کے مقابلے میں کانا بہرحال قابل ترجیح ہے۔ اس مضمون کی تحقیق حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہ سے کی جاسکتی ہے اور ان سے معلوم ہوسکتا ہے کہ انہیں علماء کی سعی وتعاون کے صدقہ میں لیگ کامیاب ہوئی۔

(ب) حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿اَعۡمَالُکُمۡ عُمَّالُکُمۡ﴾

(کشف الخفاء، رقم الحدیث: ۴۲۷)

یعنی حکام ہمارے اعمال ہیں پس امت کے اکثر افراد جب تک صالح نہ ہوں گے صالح حاکم بھی نہ ہوں گے فساق وفجار ہی سے کام لیا جانا اجتماعی عملی خرابی کا نتیجہ ہے۔

(ج) علماء کو برا کہنا بدون استثناء حرام بلکہ خوف کفر اور خوف سوء خاتمہ ہے اور قرب قیامت کی پیش گوئی سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے علماء امت کی شان میں گستاخی کرنے والے کو اپنی ذات اقدس سے قطع تعلق کا اعلان فرمایا ہے۔

مَنۡ لَّمۡ یُبَجِّلۡ عَالِمِیۡنَا فَلَیۡسَ مِنَّا (الحدیث)

(د) ایسے گندہ دہن اور دریدہ دہن خبیث طبع مجالس سے بھی پرہیز واجب ہے جن کی مجالست کا زنگ ایسے اعمال کا باعث ہوسکتا ہے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں کا کثرت سے مطالعہ بھی مفید ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو عقل سلیم اور فہم سلیم عطا فرمائیں۔

(ر) اپنی اصلاح کی فکر اور جزئی وکلی احکام کی پابندی کرنا ثانیاً اپنے اہل وعیال کو متبع سنت بنانے کا غم ثالثاً دین پر محنت کرنے والی جس جماعت یا فرد سے مناسبت ہو اس میں لگ کر محنت کرنا اور قبولیت کی دعا کرنا اور اپنے کارناموں پر ناز وتکبر نہ کرنا جس کی علامت اہل حق پر تنقید واعتراض سے اجتناب کرنا ہے اور

تمام امت سے اپنے کو کم تر وحقیر جاننا عبدیت کاملہ کی عین روح ہے اللّٰھم و فقنا لما تحب و ترضٰی۔

..........................................

(۱۱)......(تقریباً چالیس سال قبل ایک تبلیغی دوست کو عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے اصلاح کے لیے مندرجہ ذیل مکتوب تحریر فرمایا۔ الجامع)

## چند ہدایات برائے بعض احباب تبلیغی جماعت

(۱)...... دینی دعوت کے سلسلے میں اپنے کو حقیر اور مخاطب کو اپنے سے محترم سمجھتے ہوئے بعنوان درخواست دو ایک بار پیش کر دینا چاہئے اس کے بعد اصرار کرنا یا اہانت آمیز کلمات استعمال کرنا ارتکاب دل آزاری مسلم اور خلاف ورزی اصول اکرام مسلم ہے اور اس انداز کی دعوۃ خود داعی کے لئے مضر ہے کہ اس طرح وہ مسلمان کی دل آزاری وتحقیر اور کبر جیسے کبیرہ گناہوں کا مرتکب ہوگیا۔ دوسرے یہ انداز دعوۃ سے قریب لانے کے بجائے دعوۃ سے اور متنفر کرنے کے مترادف ہے۔

(۲)...... اکابر کا تبلیغی جماعت کے چھ اصول کے محصور خطوط پر تبلیغ کو منحصر کرنا یہ محض انتظاماً اور تجربۃً اور الہاماً ہے۔ اس کو وحی الٰہی کا درجہ دینا یا صرف اسی طرزِ تبلیغ کو دعوۃِ نبوت اور دعوۃِ صحابہ قرار دینا باقی دوسرے طرز پر دین کے خدام کو حقیر سمجھنا یا ان پر طعن کرنا یا اپنے اس طرز خاص کو تمام محدثین ومفسرین وفقہاء اور علماء سلف سابقہ کے طرز پر اتنی اہمیت و برتری دینا جس سے عوام امت کے قلوب سے ان کا احترام جاتا رہے یہ عظیم ترین بدعت اور غلو اور گمراہی ہے۔

(۳)...... عہد رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں نہ عہدِ خلفائے راشدین میں صرف ان چھ اصولوں پر دعوۃ کو منحصر کیا گیا تھا نہ ان کی تشکیل تھی نہ ان خطوط پر عملی طور پر سہ روزہ یا چہل روزہ چلوں کی رسم تھی اس لئے صرف اسی خاص طرز کو اور انہیں

چھ اصولوں پر تبلیغ کو طرزِ صحابہ کی تبلیغ یا طرزِ نبوۃ پر تبلیغ قرار دینا کیسے صحیح ہوگا؟

(۴)...... اصلاح عام امت کے لئے یہ ایک بہترین طریقہ ہے بشرطیکہ حدود شرعیہ سے عملاً اور اعتقاداً تجاوز نہ ہو مگر پھر بھی اصلاح تام بدون کسی مصلح کے تعلق کے عادۃً ممکن نہیں جیسا کہ مشاہدہ ہے اور جیسا کہ خود بانی تبلیغی جماعت نے بھی حضرت مولانا خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو خصوصی طور پر اپنی اصلاح باطن کے لیے انتخاب فرمایا تھا اور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بھی ان کو مصلح بنایا تھا۔

(۵)...... قرآن پاک میں اپنے نفس کے بعد اپنے اہل وعیال کی اصلاح کا اور انہیں دوزخ سے بچانے کا حکم منصوص ہے لہٰذا گھر والوں کا اوّلین حق ہے کہ ان کی اصلاح کی فکر کی جائے۔ لہٰذا پہلے اپنے گھر والوں کو اس دعوۃ سے مستفید کیا جائے بعدہ دور دراز کی بستیوں پر توجہ ہونا چاہئے۔ ورنہ دیکھنے میں آتا ہے کہ بہت سے لوگ جو دور دراز کے سفر کرتے ہیں اور جاپان وامریکہ تک دینی دعوت کو لے کر جاتے ہیں ان کے گھروں کا حال دگرگوں ہے۔ بچوں کو دیکھئے تو انگریزی بال ہیں انگریزوں کی وضع قطع ہے جوان بیٹیاں ہیں اور پردہ کی تاکید و اہتمام نہیں۔ خود تو ماشاء اللہ دین دار ہیں لیکن گھر والوں میں دین کا پتا نہیں حالانکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تم سب راعی یعنی نگراں ہو اور سب سے اپنے اپنے زیرِ نگرانوں کے بارے میں باز پرس ہوگی۔

(۶)...... بدون کسی مصلح کی صحبت میں اپنے نفس کو مٹائے جب علماء کی اصلاح نہ ہوسکی تو عوام کی کیا ہوگی۔ اس پر دلائل حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتابوں میں مطالعہ فرمالئے جاویں۔ کوئی تربیت یافتۂ بزرگانِ دین کسی عالم دین کی تو کیا عام مسلمانوں کی بھی اہانت نہیں کرسکتا۔ حضرت حکیم الامت نے لکھا ہے کہ مخاطب کی توہین کے ساتھ اور اپنے کو بڑا سمجھتے ہوئے تبلیغ کرنا حرام ہے۔ جو

شخص اکرام مسلم کی تمیز وفکر بوقت دعوت نہ رکھتا ہو، اس پر سکوت ہی واجب ہے اور اس کا نطق اس منصب کے قابل نہیں۔ ایک تبلیغی صاحب نے ایک بار میرے سامنے کہا کہ فلاں عالم دین کو چوڑیاں پہن لینی چاہئیں میدان میں کیوں نہیں نکلتے اناللہ الخ کَبُرَتْ کَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ بڑی سنگین مجرمانہ بات ہے جو یہ لوگ منہ سے نکالتے ہیں۔ ایک مزدور بلاک اٹھاتے ہوئے اپنے پسینہ ومحنت پر ناز کر کے کسی تاجر سے کہے کہ آپ کمرہ میں کیا چوڑی پہنے بیٹھے ہیں ذرا باہر میدان میں آیئے تو تاجر صاحب کیا جواب دیں گے کہ تو ۸ گھنٹہ میں ۵ روپے کماتا ہے اور میں فی گھنٹہ تجھ سے کئی گنا زیادہ کماتا ہوں۔ بیوقوف! میری تعلیمات اور ذہنی صلاحیتیں تیرے پسینہ سے زیادہ قیمتی ہیں۔ اسی طرح علمائے حق کی خدمات دینیہ خواہ مساجد میں ہوں یا مدارس میں یا خانقاہوں میں یا دارالافتاء میں عوام امت کے پسینے ان کی خاک پا کے برابر بھی نہیں ہو سکتے کیونکہ علم دین کے حصول میں جو صعوبتیں انہوں نے جھیلی ہیں اس کا عوام اندازہ بھی نہیں کر سکتے۔ علماء حق وارثین انبیاء ہیں عوام کا ان کی شان میں گستاخی کرنا نصوص قطعیہ کی مخالفت اور سخت قسم کی گمراہی اور جہالت ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

﴿مَنْ لَّمْ یُبَجِّلْ عَالِمِنَا فَلَیْسَ مِنَّا﴾

**ترجمہ**: جس نے ہمارے عالموں کا احترام نہیں کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ ہر عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنیٰ پر۔

اور ایک حدیث پاک میں ارشاد ہے:

﴿لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَرْحَمْ صَغِیْرَنَا وَ لَمْ یُوَقِّرْ کَبِیْرَنَا وَ یَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَ یَنْهَ عَنِ الْمُنْکَرِ﴾

(سنن الترمذی)

**ترجمہ**: وہ ہم میں سے نہیں جو شخص چھوٹوں پر رحم نہ کرتا ہو اور بڑوں کا ادب

نہ کرتا ہواور امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کرتا ہو۔

بعض تبلیغی احباب نے اکرام مسلم کوصرف اسی جماعت کی حدود تک منحصر کردیا ہے۔لہٰذا دیکھنے میں آیا ہے کہ جو علماء اس جماعت میں شریک ہیں ان کا تو اکرام کیا جاتا ہے باقی علماء جو مدارس میں یا خانقاہوں میں یا دارالافتاء میں مصروف ہیں ان کے بارے میں یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ حضرات تبلیغ کو چھوڑے ہوئے ہیں۔اس سے معلوم ہوا کہ تبلیغ کے اس ایک خاص طرز کومقصود سمجھ لیا گیا ہے حالانکہ مقصود کام اور خدمت دین ہے جس کے لیے مختلف جماعتیں مختلف طریقوں سے کام کررہی ہیں۔کوئی خاص طریقہ مقاصد دین میں سے نہیں ہے۔تبلیغ کے کسی خاص طریقہ کومقصود سمجھ لینا اس کوفقہاء نے بدعت لکھا ہے لہٰذا اس عقیدۂ باطلہ کی اصلاح ضروری ہے۔

(۷)...... بعض لوگ تبلیغ کے جوش میں گھر پر اپنے ضعیف اور بیمار والدین کو یا حاملہ بیوی کو جس کا وضع حمل قریب ہو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں اور اس کا نام توکل رکھا ہے۔شریعت مطہرہ نے ایسے توکل کو حرام قرار دیا ہے۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی اہلیہ کی علالت کی وجہ سے غزوۂ بدر میں شرکت سے منع فرمادیا تھا۔

..........................................

## نقل خط بنام امام صاحب

(**۱۲**)...... مخدومی ومکرمی جناب مولانا صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ آپ کی ڈاڑھی کے بارے میں آپ کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کے دلوں میں یہ شکوک اور شبہات ہیں کہ آپ شعوری طور پر یا غیر شعوری طور پر ایک مشت سے ڈاڑھی کو کم کرادیتے ہیں حالانکہ اس کی حرمت پر اجماع ہے اور ایسے امام کے پیچھے نماز مکروہِ تحریمی ہے۔آپ عالم ہیں اُمید ہے کہ آپ

اپنی ذمہ داریوں کا احساس فرمائیں گے اور اس سلسلے میں وضاحت کر کے اپنے کو موضع تہمت سے بچائیں گے اگر خدانخواستہ آپ کی ڈاڑھی اتنی ہی بڑی ہے اور آپ کٹاتے نہیں ہیں تو اسی کا اعلان فرمادیں۔

در اجماع بر حرمت اخذ لحیة دون القبضة

قال العلائی فی کتاب الصوم قبیل فصل العوارض ان الاخذ من اللحیة دون القبضة کما یفعله بعض المغاربة و مخنثة الرجال لم یبحه احد واخذ کلها فعل ھنود الھند ومجوس الاعاجم اه فحیث ادمن علی فعل ھذا المحرم یفسق وان لم یکن ممن یستبیحونه ولا یعدونه فارقا للعدالة والمروة اه تنقیح فتاویٰ حامدیه. ص ٣٥١ ج ا قلت (الاحقر) قوله لم یبحه احد نص فی الاجماع فقط ازالقاسم ربیع الثانی ١٣٣١ھ

**نوٹ**: پائجامہ ٹخنے کے اوپر اہتمام سے رکھا کریں بعض اوقات آپ کو خیال نہیں رہتا۔٢ ہفتہ کی مہلت کے اندر عملی اصلاح سامنے آجانی چاہیے ورنہ سخت اقدام کرنا پڑے گا اور آپ کو اس خدمت سے سبکدوش کردیا جائے گا۔ دین کی حفاظت میں کسی شخصیت کی پرواہ نہ کی جائے گی۔

**١٣ حال**: سیدی وسندی ومرشدی محبوبی السلام علیکم، حضرت آپ کی خدمت میں پہلی بار حاضر ہوا لیکن کیا کہوں کہ آپ پر نظر پڑتے ہی دل کی عجیب کیفیت ہوگئی اور دل آپ پر فدا ہوگیا اور اللہ تعالیٰ کا زمین پر ایسا قرب محسوس ہوا کہ گویا اللہ تعالیٰ ساتھ ہیں۔ لیکن مجھے خوف ہے کہ یہ کیفیت باقی نہ رہے اور میں اللہ سے دور نہ ہوجاؤں کیونکہ بندہ کبھی مقام قرب میں خود کو محسوس کرتا ہے اور کبھی محسوس ہوتا ہے کہ بالکل دور ہوگیا کبھی ذوق وشوق و بے خودی وحضوری کا عالم

ہوتا ہے اور کبھی بے کیفی و دوری سے سخت محرومی محسوس کرتا ہوں۔ سخت پریشانی ہے برائے مہربانی علاج فرمائیں۔

**جواب:** محبت نامہ حرفاً حرفاً پڑھا۔ آپ کے قلب مضطر کے شوق اضطرار نے قلب کو مسرور کیا لیکن یہ بھی محسوس ہوا کہ صرف سلوک کے اصول سے بے خبری باعث عدم تسکین اور مایوسی ہو رہی ہے۔ توکلاً علی اللہ چند اصول تحریر کرتا ہوں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی تمام پریشانیاں دور اور آپ کی جانِ حزیں مسرور ہو جائے گی۔

سلوک کا آخری اور انتہائی عروج صرف رضاء خداوندی ہے جس کا حصول صرف اعمال اختیاریہ پر موقوف ہے اور امور غیر اختیاریہ نہ بندہ کے لیے مضر ہیں نہ تکمیل میں دخیل اور موثر ہیں البتہ بعض امور غیر اختیاریہ صرف محمود ہیں نہ کہ مقصود مثلاً اچھے خواب کا نظر آنا، کشف، کرامت، شوق و ذوق کا غلبہ، استغراق و بے خودی، گناہ کا تقاضا بالکلیہ مفقود ہو جانا، وساوس کا انقطاع، قلب کی یکسوئی، دل کا ہر وقت خداوند تعالیٰ کے لئے پگھلنا، جلنا، تڑپنا وغیرہ۔ یہ تمام باتیں بندہ کے لیے امور غیر اختیاریہ ہیں البتہ ان کا حاصل ہو جانا صرف محمود ہے، مقصود نہیں لہٰذا جس کو نہ حاصل ہو ہرگز وہ محروم نہیں اس کو حرمان سمجھنا سخت ضلالت اور طریق اور سلوک سے بے خبری ہے۔ اس جہل کے سبب بہت سے سالکین کو شیطان نے تمام عمر پریشان اور مایوس رکھا اور بالآخر یہ تعطّلِ اعمال کا سبب بن گیا۔

رضائے الٰہی کے لئے صرف اعمال اختیاریہ کا اختیار کرنا ہے مثلاً دل لگے یا نہ لگے ذکر کی پابندی کرنا جو شیخ کی تجویز سے ہو اور تمام مامورات شرعیہ اور سنن نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمت و ارادہ سے اختیار کرنا (جو عادۃً صحبت شیخ ہی کی برکت سے حاصل ہوتا ہے) کافی ہے اسی طرح حق تعالیٰ کی ناراضگی کے اعمال سے اپنے ارادہ و اختیار سے احتراز کرنا اور معاصی سے بچنے کو بندہ کے

لئے اختیاری سمجھنا بقاعدہ قدرۃ ضدین سے متعلق ہوتی ہے پس جو گناہ کرسکتا ہے اس کو ترک بھی کرسکتا ہے اگرچہ اس مجاہدہ میں یعنی ترک گناہ میں نفس کو تکلیف ہوا گرچہ جان ہی نکل جانے کا خطرہ شیطان دل میں ڈال رہا ہو لیکن ؎

جان دی دی ہوئی اس کی تھی
حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

بندہ کی تکمیل اور اس کا عروج وکمال یہی ہے کہ کام میں لگا رہے ذکر میں ناغہ نہ کرے ؎

ہمارا کام ان کی یاد اور ان کی اطاعت ہے
نہ بدنامی کا خطرہ اور نہ پروائے ملامت ہے

باقی آپ جیسے مریض کے لیے صحبت اہل اللہ بہت ضروری ہے ابتداءً چند مدت کسی کامل کے پاس رہ لیں اور اس کے ساتھ حسن ظن اور عقیدت سے رہیں کہ اسی پر فضلِ الٰہی کا ترتب ہوتا ہے۔ اپنی رائے کو مٹانا اور اپنی انا کو فنا کرنا اس راہ میں اول قدم ہے۔ دعا گو: فقیر محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

..........................................................

(۱۴)...... تقریباً چالیس سال پہلے حضرت مرشدی عارف باللہ مولانا شاہ محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے ناظم آباد میں مدرسہ روضۃ العلوم قائم فرمایا تھا (جو الحمدللہ تعالیٰ آج بھی قائم ہے) اور ایک استاذ کا تقرر فرمایا تھا۔ کچھ عرصہ کے بعد ان استاذ صاحب کی نیت خراب ہوگئی اور انہوں نے بغاوت کردی اور اعلان کردیا کہ میں اس مدرسہ کا مالک ہوں۔ حضرت مرشدی دامت برکاتہم نے اپنے کمالِ حلم وشرافت طبع ووسیع ظرفی سے ان کے خلاف کوئی اقدام نہ کیا۔ بلکہ احقر راقم الحروف سے فرمایا کہ مطلب تو کام سے ہے، وہ بھی عالم ہیں دین ہی کا کام کریں گے۔ لیکن چند دن کے بعد دارالعلوم کے ایک بڑے مفتی صاحب تشریف لائے اور انہوں نے فرمایا کہ لوگوں نے آپ کے اعتماد پر مالی تعاون کیا

ہے ان استاذ کے اعتماد پر نہیں کیا لہٰذا مدرسہ سے ان کا اخراج واجب ہے۔ اس کے بعد مدرسہ سے ان کا قبضہ ختم کرایا گیا اور ان استاذ نے تحریراً معافی مانگی جس کے جواب میں حضرت والا نے مندرجہ مکتوب ارسال فرمایا۔ (جامع)

السلام علیکم۔ شکر گذار ہوں اپنے رب کریم کا جس نے مجھ ضعیف کو آپ کی بغاوت کے مقابلہ میں فتح مبین بخشی۔ میں نے آپ کی خطا کو معاف کردیا لیکن یہ معافی آخرت کے حق میں ہے اور دنیا میں بصورت عدم اقدام تضرر مخصوص ہے اس لئے آپ بے خوف اور بے فکر ہوکر اپنی مسجد میں اپنے فرائض انجام دیں اور جس طرح جہاں چاہیں رہیں۔ میں کوئی انتقام نہ لوں گا اور نہ انتقام کی طاقت رکھتا ہوں لاحول ولا قوۃ الا باللہ اور دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ میری اذیت کے بدلے آپ سے کوئی انتقام نہ فرمائیں اور ہم دونوں ہی کو معاف فرما کر اپنی عافیت ورحمت میں پناہ دیویں۔ حق تعالیٰ نے آپ کے بہت بڑے فریب اور ظلم وغداری سے مجھے نجات بخشی الحمد للہ حمداً کثیرا۔

اب صرف دنیا کی عارضی زندگی کا مسئلہ ہے اس کے لیے ایک سوراخ سے دوبارہ اپنے کو ڈسانا منہی عنہٗ ہے (**کما ھو فی الحدیث**) پس تعلقات مودت کو بحال کرنے اور سابقہ معمول کا تصور ہمیشہ کے لیے ختم کرلیں کیونکہ آپ کی رویت سے آپ کے کلمات موذیہ یاد آکرنا قابل تحمل اذیت کا باعث ہوں گے اور ایسی صورت میں حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے اجازت ترک تعلق کی ثابت کی ہے۔

میں نے جب آپ کا تقرر کیا تھا اس وقت سے مجھے اس قسم کی کھٹک قلب میں پیدا ہوتی تھی کہ آپ کی سوداویت کسی وقت بھی آمادۂ بغاوت ہوسکتی ہے اور جب آپ کا وہ تعنت شدیدہ تبدیلی مشائخ کا اور قطع تعلق پیر کا باعث ہوجانے کا مظاہرہ کرچکی ہے تو اختر کے ساتھ یہ نیازمندانہ اور والہانہ مودۃ کیا

حیثیت رکھتی ہے جو آپ کے سوداوی سیلاب وطوفان کا مقابلہ کرکے اپنا وجود بھی باقی رکھ سکے چنانچہ آج وہ تعلق قدیمہ تودۂ ریت ثابت ہو چکا اور وہ دن مجھے جلد ہی دیکھنے پڑے جس کا مجھے آپ سے اندیشہ تھا۔ مجھے شروع ہی سے آپ کو نہ رکھنا چاہئے تھا لیکن آپ سے تعلق اور چھوٹے بچوں کی مصلحت تھی بہر حال قضا وقدر غالب آئی۔ اب آپ کبھی میرے یہاں نہ آئیں اور نہ مجھ سے تعلق بحال کرنے کی سعی کریں۔ آپ کی تنخواہ کے بارے میں کسی مفتی سے مشورہ کرنے کے بعد فیصلہ کروں گا کہ باغی مستحق تنخواہ ہے یا نہیں اور آپ کے اخراج کے مصارف تنخواہ سے وضع ہوں گے یا نہیں۔

ضروری اطلاع: میں اب آپ کو بالکل اطمینان دلاتا ہوں کہ آپ بے فکر ہو کر رہیں، اختر اور اختر کے متعلقین آپ سے کوئی انتقامی اقدام آپ کی بغاوت کی سزا میں کبھی نہ کریں گے۔

.......................................................................

(۱۵)......ایک صاحب سلسلہ بزرگ نے ایک نکاح میں شرکت فرمائی جس میں دولہا کے سر پر سہرا بندھا ہوا تھا جس پر ان بزرگ نے نکیر نہیں فرمائی اور نکاح پڑھا دیا۔ ان کی خدمت میں حضرت والا نے مندرجہ ذیل مکتوب ارسال فرمایا۔ (جامع)

مخدومی و محسنی جناب حضرت اقدس دامت برکاتہم و انوارہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، برادرم حاجی صاحب کے داماد کا نکاح پڑھاتے وقت سہرے کو ہٹوا دینا ضروری تھا اور اس وقت اپنے اثر ورسوخ کا استعمال نہایت مفید ہوتا ہے اور سہرا کا ناجائز ہونا اور شعار کفار ہونا ارشاد فرما دیا جاتا تو اس طرح فریضہ نہی عن المنکر بھی ادا ہو جاتا۔ اکابر کا ایسے وقت سکوت سے امت کو سخت ضرر پہنچتا ہے۔ تجربہ ہے کہ ذرا سی ہمت سے کام لیا جاتا ہے تو اپنے

سلسلہ کے لوگ فوراً مان جاتے ہیں ورنہ رسومات ممنوعہ کی بیماری بڑھتی جاتی ہے۔ ڈاکٹر قرار صاحب کے داماد کا سہرا عینِ نکاح کے وقت اتروا دیا گیا تھا۔

.......................................

## نقل مکتوب مولانا ...... صاحب از مکہ مکرمہ

**۱۶ حال:** شیخ العرب والعجم ماہر طریقت گوہر شریعت پیر کامل الحاج مرشدنا محمد اختر صاحب دام ظلکم ولطفکم علینا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ بعد ادائے آداب تسلیمات وبعد تکریمات وقدمبوسی وخاکبوسی کے خدمت اقدس میں گذارش ہے کہ بندہ کی نیرنگی تقدیر سے آتے وقت حضور والا شان سے ملاقات کا شرف حاصل نہ ہوسکا جس کے باعث بندہ تاہنوز گوشۂ جگر کا داغ جدائی نہ مٹا سکا نہ سوزِ جگر کی جلن کو بجھا سکا۔ مگر اللہ تعالیٰ کا لاتعداد شکر ہے کہ آتے وقت حضرت والا کا رسالہ دستورِ تزکیۂ نفس جو حضرت والا نے بطور ہدیہ اپنے دستِ مبارک سے بندہ کو عنایت کیا تھا اس کو دیکھ دیکھ کر خاطر خلجان کو تسلی دیتا ہوں اور حضرت والا کے اس شعر کو مدام لب پہ لاتا ہوں ؎

کوئی نہیں جو یار کی لادے خبر مجھے
اے سیل اشک تو ہی بہادے ادھر مجھے

رہ نمودی طالب دیدار را
واصلِ دربار کردی حضرتا

حضرت میں یہاں آنے کے بعد باب العمرہ کے قریب جمعرات کی رات کو سویا تھا دیکھتا ہوں حضرت مولانا حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نور اللہ مرقدہٗ وجعل الجنۃ مثواہٗ کو دیکھتا ہوں کہ حجرِ اسود اور رُکنِ یمانی کے بیچ میں بیٹھے ہیں۔ حضرت والا کے اغل بغل بہت سے بزرگانِ کرام بھی بیٹھے ہیں۔ میں جب آپ کے پیچھے گیا تو آپ نے مجھ سے فرمایا کہ حاجی امداد صاحب سے ملاقات کرو لیکن جب میں

ملاقات کے لیے ان کے سامنے گیا اور سلام وآداب سے ہاتھ پکڑنے لگا تو حاجی صاحب نے آپ کی طرف دیکھتے ہوئے یہ الفاظ کہے ''یہ تیرا ہے'' تو آپ نے کہا ''ہاں جی'' تو حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''ماشاء اللہ'' کہا۔ تو پھر میں آپ حضرات کے ہمراہ بیٹھ گیا کچھ دیر تک بیٹھنے کے بعد آپ نے مجھ سے کہا ''تم پہچانتے ہو یہ کون ہیں؟'' میں نے کہا جی ہاں، تو پھر آپ نے فرمایا ان سے کچھ سبق لے لو۔ جب میں سبق لینے کے لیے موصوف صاحب کے پاس گیا تو حاجی صاحب نے آپ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے مجھ سے فرمایا کہ ''اُن سے لو'' پس میں اس بات پر نیند سے بیدار ہو گیا بس بیدار ہونے کے بعد نماز سے فارغ ہو کر صبح حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کے مقبرہ پر گیا اور زیارت کر کے خوب رونا آیا بس اب دعا چاہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اگر زندہ رکھے حج کے بعد آپ کے دربار میں حاضر ہو جاؤں گا فقط والسلام غلطی وگستاخی معاف فرمائیں۔ آپ کا خاکپاء ونا کارہ خادم۔

........................................

**۱۷ حال**: ایک سالک جو مصائب میں مبتلاء تھے ان کو حضرت والا کا تسلی نامہ۔

**جواب**: عزیزم میاں ...... سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کا محبت نامہ ملا آپ کے حالات باطنیہ اور آپ کی توجہ اپنے مالک حقیقی کی طرف جو ترقی پذیر ہوئی وہ سب ان مصائب کا انعام ہے جس میں مبتلا ہو کر قلب گڑگڑا کر دعاؤں میں مشغول ہوا۔ صفائی باطن اور پھر خانۂ قلب میں مہمان حقیقی کا ورود یعنی خانہ کی صفائی اور پھر صاحب خانہ کی آمد مبارک ہو۔ مومن کے قلب کو حق تعالیٰ نے اپنا گھر فرمایا ہے۔ حدیث شریف قدسی میں وارد ہے کہ میں نہیں سمایا آسمانوں میں اور نہ زمینوں میں مگر مومن کے قلب میں مثل مہمان سما جاتا ہوں۔ معنیٰ حدیث یہ ہیں کہ ایسا قلب جو غمزدہ اور ٹوٹا ہوا ہوتا ہے وہی دل قرب خاص

اور تجلّی الٰہی کا گہوارہ بنتا ہے۔

بڑھ گیا ان سے تعلق اور بھی
دشمنی خلق رحمت ہو گئی

مے کدہ میں نہ خانقاہ میں ہے
جو تجلّی دل تباہ میں ہے

مراد دل تباہ سے وہ دل ہے جو مصائب سے دوچار ہو کر ٹوٹا ہوا دل بن جاتا ہے اور حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں۔

بہرحال میرے دل و جان مشغولِ دعا ہیں کہ حق تعالیٰ آپ کو جلد عافیت کاملہ اور مصائب سے رہائی عطا فرمائیں، آمین۔ اور ان شاء اللہ تعالیٰ عنقریب آپ نجاتِ مصائب اور باطنی نعمتوں سے مالا مال ہو کر مجھے بذریعہ خط مسرور کریں گے۔ آں عزیز کے جو آنسو میری محبت میں گرے ہیں وہ ان شاء اللہ تعالیٰ رنگ لائیں گے اور ان شاء اللہ اس صحبت پیر کا صلہ محبت حق تعالیٰ کا قلب میں رسوخ ہوگا۔ دل سے دعا گو محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

---

(۱۸)...... نقل جواب محبی ومحبوبی مخدومی و معظمی قرۃ عینی قلبی و روحی حضرت اقدس مرشدنا مولانا شاہ شیخ العرب والعجم دامت برکاتہم وانوارہم والطافہم واطال اللہ بقاءہم وظلالہم

دو مہینہ سے میرا دل بھی آپ سے ہٹتا جارہا تھا اور یہی تقاضا قلب میں آرہا تھا کہ آپ سے دینی تربیت کا تعلق ختم کردوں الحمدللہ کہ آپ نے مجھے اپنی خدمت کے بار سے ہلکا کردیا۔ حضرت ...... صاحب دامت برکاتہم کو تربیت و اصلاح کے لیے سراپا خیر و برکت سمجھتا ہوں اور آپ کا مناسبت کے خلاف اب محض قدیمی تعلق کی رعایت سے مجھ سے وابستہ رہنا اس راہ میں خیانت ہے لہٰذا

مجھ سے ترکِ تعلق فوراً آپ پر واجب ہے۔ اب آپ مجھ سے خط و کتابت اور ملنے جلنے کا تعلق بھی نہ رکھئے گا کہ اس راہ میں یہ عمل تجربہ سے بھی مضر اور طبعی اذیت کا باعث بھی ہوتا ہے۔ باقی دل سے آپ کے لیے دعا گو ہوں اور آئندہ بھی انشاء اللہ دعا کرتا رہوں گا مگر اب سامنے کبھی مت آنا چونکہ مقصود رضائے حق ہے اس وجہ سے آپ نہایت بے خوف اور بالکل بے فکری سے اپنی مناسبت کی جگہ تعلق قائم کرلیں حق تعالیٰ ہم کو اور آپ کو منزلِ مقصود تک اپنی رحمت سے پہنچادیں، آمین۔

یہ استخارات دراصل اس دو ماہ میں آپ کے ساتھ جو سخت رویہ محض اخلاص سے اور آپ کی اصلاح کے لیے اختیار کیا گیا تھا اس سے آپ کے نفس کا گریز اور راہِ فرار اختیار کرنا معلوم ہوتا ہے واللہ اعلم بالصواب۔ محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

مورخہ ۳۰ / ربیع الثانی ۱۳۹۳ھ مطابق ۱۳ / جون ۱۹۷۲ء

---

**(۱۹)**...... سلسلہ کے ایک معمر بزرگ نے ایک خط میں حضرت کو وہ القاب لکھے جو بڑوں کو لکھے جاتے ہیں جس پر حضرت والا نے مندرجہ ذیل مکتوب میں نہایت مؤدبانہ نکیر فرمائی۔ (جامع)

مخدومی و محسنی جناب حضرت اقدس حافظ صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ مزاج اقدس! حضرت کے کارڈ پر پتہ پیر جی حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ پھر اندر خط کے قبلہ پیر صاحب مدظلہ پڑھ کر سخت افسوس ہوا اور تعجب ہے کہ اکابر سے ایسا تسامح ہوگیا۔ حضرت کے اکابر نے حضرت کے لیے کبھی ایسا عنوان تحریر کیا ہے یا سلف کا اپنے چھوٹوں کے لیے کسی ایسے عنوان کی کوئی نظیر آپ نے دیکھی اگر آپ کا بڑا اس طرح کا عنوان آپ کو لکھے تو کیا آپ اس عنوان سے خوش ہوں گے۔

ہم تو آپ سے اخلاص کے ساتھ محض اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں اور آپ اس ناکارہ کو ایسے عنوان سے یاد فرماتے ہیں کہ جو کوئی اس خط کے عنوان کو پڑھتا ہے وہ صورت تمسخر کی محسوس کرتا ہے اگرچہ آپ کے قلب مبارک میں مطلق یہ بات نہیں ہے مگر بزرگوں نے جس چیز کی حقیقت سے منع فرمایا ہے اس کی صورت سے بھی احتیاط کا حکم فرمایا ہے۔ پس حقیقت تمسخر نہ سہی مگر صورت ضرور ہے۔ احقر اب تک اس کو برداشت کرتا رہا لیکن اب یہی تقاضہ ہوا کہ ادب سے عرض کردوں تاکہ آپ کو ایذاء مسلم جو شرعاً حرام ہے اس کے گناہ سے حفاظت ہو جائے مجھے صرف عزیزم اختر سلمہٗ تحریر فرمایا کریں نیز یہ ناکارہ معافی کا طلب گار بھی ہے کہ قلب مبارک کو اس تحریر سے اگر گرانی محسوس ہو تو معاف فرمادیجئے گا اختر گناہ گار ذلیل اور عیب دار ہے اگر ناقابل تعلق اور قابل تحقیر ہے تو اس کو چھوڑ دیا جائے۔

.......................................................

## لندن کے ایک دوست کے اکلوتے بیٹے کے انتقال پر حضرت والا کا تعزیت نامہ

(۲۰)...... برادر محترم زید لطفہٗ السامی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کا گرامی نامہ ملا احقر کو تعجب تھا کہ میرے عریضوں کا جواب کیوں نہیں دیا جاتا مگر آپ کی چند درد بھری سطور نے سب تعجب رفع کر دیا اور جو کچھ تحریر کیا گیا ہے یہ بھی آپ کا مجھ پر کرم ہے۔ غم کے اس پہاڑ کے وزن سے دبا ہوا دل و دماغ صرف حق تعالیٰ کی خاص رحمت و تعلق کے سہارے اپنے توازن کو برقرار رکھ سکتا ہے۔ جب سے آپ کا گرامی نامہ پڑھا کہ غم فراق بڑھتا جا رہا ہے، زخم ناسور کی شکل اختیار کر رہا ہے دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے یہ تین جملے آپ کے میرے دل کو ہر وقت تڑپا رہے ہیں اور خلشِ پیہم محسوس کر رہا ہوں میرے

محترم آپ کی ان سطور سے دل پر ہمارے کیا گذر گئی اور ہر وقت کیا تاثرات و اضطرار اور درد مستقل محسوس کر رہا ہوں اس کے اظہار کے لیے الفاظ کافی نہیں ہو سکتے صرف دل ہی محسوس کر سکتا ہے۔

گذر گئی جو گذرنا تھی دل پہ پھر بھی مگر
جو تیری مرضی کے بندے تھے لب ہلا نہ سکے

بیٹھا رہتا ہوں یا لیٹا رہتا ہوں کہ اچانک یہ مصرعہ مجھے آواز دیتا ہے۔

دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے

حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب کا شعر یاد آیا۔

جس کو تاکوں گا نشیمن کے لیے
وہ ہی ڈالی کاٹ ڈالی جائے گی

خاص بندوں کے ساتھ یا جن کو خاص بنانا منظور ہوتا ہے ان کے ساتھ ایسا ہی معاملہ کیا جاتا ہے کہ فانی غم میں مبتلا کر کے غم عشق حقیقی (غم جاوداں) بخش دیا جاتا ہے، مجاہدات وعبادت سے جو منزل سالہا سال میں طے ہوتی ہے وہ ایسے صدمات سے ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند کا مصداق ہوتی ہے۔

ایک بزرگ کے گھر پر اپنے چہیتوں اور پیاروں کے سات جنازے رکھے ہوئے تھے (طاعون سے) اور وہ مثنوی کا یہ شعر گنگنا رہے تھے۔

جزبہ تسلیم و رضا کو چارۂ
کشتگان خنجر تسلیم را
ہر زماں از غیب جان دیگر است

**ترجمہ**: تسلیم و رضا کی تلوار کے کشتگان کو ہر وقت حق تعالیٰ کی طرف سے حیات تازہ عطا ہوتی رہتی ہے اور حق تعالیٰ کی خاص معیت وتعلق خاص سے نوازے جاتے ہیں۔

خوشا حوادث پیہم خوشا یہ اشک رواں
جو غم کے ساتھ ہو تم بھی تو غم کا کیا غم ہے

صرف تعلق مع اللہ میں وہ طاقت اور لذت ہے جو ہر غم کو آسان کر سکتا ہے۔

وہ تو کہیئے کہ ترے غم نے بڑا کام کیا
ورنہ مشکل تھا غم زیست گوارا کرنا

حدیث پاک میں ہے کہ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ میں ٹوٹے ہوئے دلوں میں رہتا ہوں اور ایسے عظیم سانحہ سے دل پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ببیں کہ از کہ بریدی و با کہ پیوستی پس غور کرو کہ کون ملا اور کون جدا ہوا اور جبکہ یہ جدائی بھی عارضی ہے آخرت میں سب پھر مل جاویں گے اور پھر کبھی جدا نہ ہوں گے۔

یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ کثرت سے ورد کریں اور یہ ترجمہ ملحوظ رہے کہ اے زندہ حقیقی اے سنبھالنے والے کائنات کے میرے ننھے سے دل کو سنبھالنا آپ پر کیا مشکل ہے اپنی رحمت سے سنبھال دیجئے۔ کبھی کبھی یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ تک پڑھئے بِرَحْمَتِکَ اَسْتَغِیْثُ کا ترجمہ ہے آپ ہی کی رحمت سے فریاد کرتا ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے غم میں اس کو پڑھا کرتے تھے آپ بھی غلام نبی امی ہونے کی حیثیت سے اس کو زیادہ پڑھتے رہیے ان شاء اللہ تعالیٰ مدینہ منورہ سے خاص فیض آپ کے دل پر مرہم رکھے گا ببرکت اتباع نبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ خلوت میں کم رہیے بلکہ بالکل نہ رہئے جہاں تک ممکن ہو احباب خاص کے ہمراہ دل کو بہلا لیا کریں۔ اگر اللہ والے احباب کی رفاقت ہو سکے تو بہت ہی اکسیر و نافع ہے آپ کے لیے۔ آپ جس غم سے دوچار ہیں میرے پاس الفاظ تسلیہ نہیں ہیں مگر۔

سینہ میں ہوں اک درد بھرا دل لئے ہوئے

کاش آپ میرے پاس ہوتے یا میں آپ کے پاس ہوتا تو ان شاء اللہ تعالیٰ

کافی تسلی کی امید رکھتا ہوں۔

گاہ گاہ اپنے کرم سے چند سطور اگر تحریر فرمائیں اور حالات سے مطلع فرماتے رہیں تو آپ کے لیے ان شاء اللہ بہت نافع ہوگا اگرچہ احقر بالکل نااہل ونا کارہ ہے لیکن خدا سے امیدیں بڑی رکھتا ہے شاید یہ بھی ایک قسم ناکارگی ہے، حق تعالیٰ ہمارے جملہ احوال پر فضل ورحمت فرمادیں اور ہم کو اور آپ کو اپنی محبت کالذیذ اور دائمی غم عطا فرمائیں جو تمام غمہائے دنیا کا وقایہ ہو۔ احقر کا شعر ہے ؎

ہو آزاد فوراً غم دو جہاں سے
ترا ذرۂ غم اگر ہاتھ آئے

براہ کرم میرا عریضہ ہردوئی ارسال فرما کر ممنون فرمائیے گھر میں بھی تسلی کے جملے نقل فرمادیں۔

والسلام: محمد اختر عفا اللہ عنہ

۲۵ ربیع الاول ۱۳۹۳ھ

# بعض عُشاق کے خطوط

## ایک عالمِ کبیر اور حضرت والا کے خلیفۂ اجل مولانا عبد المتین صاحب کا عریضہ

**۲۱ حال**: بعالی آستانہ حکیم الامت، مجدد الملت، غوث اعظم، عارف اعظم و رومی اعظم، تجلیات حق سبحانہ، سراپا نور مطلق، ذرہ ذرہ اش طور مطلق، سیدی و مرشدی و مولائی ومحبوبی ونور قلبی و روحی، بقیۃ السلف، عمدۃ الخلف، حضرت عارف باللہ صاحب دامت برکاتہم وعمت فیوضہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

**جواب**: مکرمی مولانا عبد المتین صاحب زید لطفہٗ السامی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

**۲۲ حال**: بعد سلام مسنون وتحیات و بوسیدن نعال آقا و بعد بوسیدن خاک آستانۂ حضرت غوثِ اعظم، اُمید ہے کہ صحت وعافیت کے ساتھ منابر انوار روح پاک سے افاضات انوار کی بارش کے ساتھ ہر لحہ حضرت مجدد زماں نہایت سرگرم ہے۔ یہ مسکینِ بارگاہ ہزار میل کے فاصلہ سے بھی روح میں اس روح فیاض کے فیوض کا بہت بہت افاضہ محسوس کررہا ہے۔ اے خدائے پاک! تیری اس بلبل تجلیات مطلق کی حیات کو پوری پوری عافیت وقوت وافاضہ تجلیات باطن کے ساتھ کم ازکم ایک سوبیس سال تک ضرور بالضرور ہم پر، سارے عالم پر خوب قائم رکھیو۔

**جواب**: آمین، آپ کی دعائے عاشقی سے قلب مسروراور دعا گو ہوا جزاک اللہ تعالیٰ۔

**۲۳ حال**: میرے مالک جل جلالک تیری ذات پاک کی قسم میرے گمان میں ایسی بلبل غرقِ بحرِ غیر محدود تیرے عالم نے شاید ہی دیکھی ہو۔ ضرور ہی تو نے میرے مرشد کو حسبِ گمان بدرجۂ یقین نادرالوجود پیدا کیا ہے، لہٰذا تیری بے شمار حمد وثناء۔

سیدی ومولائی اے یوسف ما یوسف جہانیاں! خدا کی قسم، خدا کی قسم، ضرور ہی آپ حکیم الامت ہیں، آپ مجدد الملت ہیں آپ ہی گنگوہی ونانوتوی و حاجی صاحب مہاجر مکی ہیں۔ واللہ ثم واللہ میں اپنے گمان مستفیض بفیضان یقین میں آپ کو کسی بھی بڑے سے بڑے ولی اللہ سے ذرا بھی کم نہیں سمجھتا ہوں۔

**جواب**: جزاک اللہ خیراً، اللہ تعالیٰ شانہٗ آپ کے حسنِ ظن کے مطابق اختر کو اسی طرح بنادیں۔

**۲۴ حال**: بلکہ بس کیا کہوں میری نظر میں تو آپ سے بڑھ کر کوئی نہیں۔ کہاں تک ضبط کروں۔ صاف صاف کہہ دینا کیا حقِ محبت وحقِ عظمتِ شیخ نہیں؟ اے نورِ مطلق! آپ صرف نبی نہیں ہیں باقی سب کچھ ہیں، آپ اصطلاحاً صحابی نہیں ہیں باقی سب کچھ ہیں۔ میرے گمان غیرِ متزلزل میں آپ سارے جہان کے بایزیدوں کے سردار ہیں، آپ نہ یہ کہ صرف سب سے اکمل درجہ کے غوث سب

سے اکمل درجہ کے بایزید ہیں بلکہ واللہ، یا مرشدی میرے علم میں آپ بڑے بڑے بایزید ساز بھی ہیں۔ آپ کی روح عالی طواف کے کروفر کے آگے جملہ ارواح اولیاء بلا اعلان از منبرِ بغداد سراسر سرنگوں ہیں۔

میرے سرکار، میرے محبوب جان، میرے دو جہاں، میرے سب کچھ، غلام کی روح پر آپ کے مقامات اظھر من الشمس ہیں۔ میں جذبات سے نہیں کہہ رہا ہوں۔ میں من جانب اللہ مجبور ہوں۔ اگر میں اس کے خلاف کہوں گا تو واللہ ثم واللہ میرے گمان میں میں بالکل ہلاک ہو جاؤں گا میرے قلب کا یہ مقام من جانب اللہ ہے کما تعلمون یا مولائی اور یہ سب آپ ہی کی روح پاک کی نظر سوئے روح غلام کا اثر ہے۔ آپ کے جملہ مقامات مذکورہ وغیرہا احقر کی روح پر صرف مدلل نہیں بلکہ مدلل سے بھی زیادہ راسخ و مرتسخ و مستقر ہیں بدرجۂ قول اصحاب کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا (مِنْ غَیْرِ انْتِظَارِ دَلِیْلٍ) آج بھی عینِ نماز تراویح میں آپ کے یہ سب مقامات جبکہ روح صرف ببرکت سیدی و مرشدی انوارِ قربِ حق سے بہت ہی منور محسوس ہو رہی تھی اضطراراً قلب پر پیہم وارد ہوتے رہے۔

اور زندگی میں پہلی دفعہ (سالہا سال پہلے) ان نورِ حق نما کے بارے میں بعد عشاء تا اذان فجر عالم بے خودی میں جو اشعار فارسی قلب پر بے ساختہ وارد ہوتے رہے ان میں اسی نوع کے مضامین مُظہر مقامات عظیمہ حضرت غوث پاک دامت برکاتہم کے ساتھ کچھ ایسا اشارہ بھی اضطراراً مذکور ہوا ہے کہ یہ اسرار مرشدی قلبِ عبدِ حقیر پر واضح اور زبانِ عبدِ حقیر سے اس کی اشاعت ہوگی۔ چنانچہ احقر اپنے حلقۂ احباب میں حضرت جی کے مراتب مذکورہ کو جوش و خروش سے بیان کرتا رہتا ہے کہ خود روتا رہتا ہوں اور رُلاتا بھی رہتا ہوں مگر مع لحاظ قاعدہ ۔

پیر ما سر عالم مستی
بادلِ ہوشیار می گوید

آج کل بہت دعا کرتا رہتا ہوں کہ اے اللہ! میرے حضرت کے تمام مقامات کو مجھ پر اور سارے عالم پر منکشف فرما دیجئے۔

**جواب**: آپ کے تاثرات اور عشق و محبت کے جذبات سے دل کی دعا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ احقر کو اور آپ کو ولایت علیا کے خطِ انتہا تک پہنچا دیں۔

**۲۵ حال**: سیدی مجھ سا خنزیر **استغفر اللہ، استغفر اللہ، انا للہ، استغفر اللہ** اب تک دنیا میں نہ پیدا ہوا، نہ آگے ہونے کا گمان ہے۔ ایسے بدترین پر اللہ کے واسطے رحم فرمائیے توجہ مبذول فرمائیے ورنہ ہلاک ہو جاؤں گا۔

**جواب**: یہ لفظ (خنزیر) آئندہ نہ لکھو نہ زبان سے کہو بس فنائیت کاملہ کے لیے یہ دو جملے کافی ہیں:

(۱)...... اے خدا میں کمتر ہوں تمام مسلمانوں سے فی الحال۔

(۲)...... اے خدا کمتر ہوں تمام حیوانات سے اور کافروں سے فی المآل (انجام) کہ نہ معلوم میرا خاتمہ کیسا ہو؟

خبثِ نفسی کی ممانعت شرعیہ کا مراقبہ کریں اور بدون دلیل آئندہ یہ لفظ استعمال نہ کریں۔

**۲۶ حال**: خدارا میری اصلاح فرما دیجئے **استغفر اللہ** یہ رسوائے خلق اپنی رسوائی کی وجہ سے سر نہیں اٹھا سکتا۔ سیدی و مولائی اے رومیٔ اعظم، اے جانِ بایزید ساز! آپ کے محبوب پاک کی ذات پاک کا واسطہ اے محبوب جو شراب آپ پیتے ہیں وہی از کرم ذات کریمانہ اس غلام عطش کو ضرور پلا دیجئے بغیر اس کے میں ہرگز ہرگز زندہ نہیں رہ سکتا۔ ہرگز نہیں۔ سیدی و مولائی (آپ پر ہر آن بے شمار تجلیات و انوار اور بے شمار رحمتِ خاصہ کی مسلسل بارش ہوتی

رہے۔) آپ کی برکت سے قلب پر علوم کی بارش ہوتی رہتی ہے جو طریق کے بعض مہتم بالشان مسائل کی شرح آسان ہوتی ہے اور جو آپ کے ایک ایک ملفوظ پاک کی شرح ہوتی ہے یا حضرت حکیم الامت کے اُصول وتعلیمات کی توضیحات ہوتی ہیں اور دورانِ تقریر میں جان آپ پر اور حضرت حکیم الامت پر سو جان سے فدا ہوتی رہتی ہے اور دونوں حضرات کے لیے مجمع سمیت خوب دعائیں نکلتی رہتی ہیں۔ ایسے علوم کا ذکر اپنے احباب میں زیادہ کرتا ہوں۔ سیدی ضروری سمجھ کر اطلاع کردی۔ بس۔

سپردم بہ تو مایۂ خویش را
تو دانی حساب کم و بیش را

حضرت جی، اللہ کے واسطے میری ان تمام گستاخیوں کو معاف فرما دیجیے، بے وقوف کو درگذر فرما دیجیے۔

**جواب**: سب معاف ہے۔

**۲۷ حال**: الحمدللہ احقر کے ساتھ علماء وطلباء کے تعلقات بہ برکت حضرت والا زیادہ بڑھ رہے ہیں رمضانِ ہذا میں وفاق المدارس بنگلہ دیش کی طرف سے مدرسہ دارالرشاد میر پور میں تربیت المدرسین ہورہی ہے۔ الحمدللہ ہر سوموار کو وہاں احقر کو ایک گھنٹہ تزکیہ پر خطاب کے لیے انتخاب کیا گیا۔ پچھلے سوموار میں سارے مدرسین بہت زیادہ متاثر ہوئے۔ بہت زیادہ دعا وتوجہات کا محتاج ہوں۔ (احقر غلام بدترین محمد عبدالمتین غفرلہ، شب ۱۰؍ رمضان المبارک ۱۴۱۹ھ)

**جواب**: مبارکباد۔ دل وجان سے دعا گو ہوں ترقیات ظاہرہ اور باطنہ کے لیے تقبل اللہ بفضلہٖ۔ محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

**دوسرا خط**

**۲۸ حال**: الیٰ اقرب الاقربین از جانِ خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم بعالی

آستانۂ قطب عالم، غوثِ اعظم، مجددِ زمان، نورِ چشم نبی آخرالزمان صلی اللہ علیہ وسلم، مظہر انوارِ نبوت، حامل اسرارِ شریعت، نورِ حق، نورِ مطلق، سراپا آیاتِ حق، سراپا تجلیاتِ حق حجۃ اللہ فی الارض، نمونۂ اصحاب الرسول صلی اللہ علیہ وسلم، فیضِ نگاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، جمالِ حق و جلالِ حق، رومیِ رومیانِ عالم و تبریزیِ تبریزیانِ جہاں اقرب الاقربین، از سرورِ کائنات، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، سیدی و مرشدی و محبوبی و مولائی، عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم القلوب والارواح دامت برکاتہم و طال بقائہم مع کمال الصحۃ والقوۃ والعافیۃ والافاضات التامۃ علیٰ مشارقِ الارض ومغاربہا، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، بعد سلام مسنون وتحیات واہداء ہدایائے عظمت وعقیدت و نثار کردن گلہائے غایتِ محبت برقدم پاکِ حضرت غوثِ وقت۔ عرض غلام یہ ہے کہ بحمداللہ روزانہ حضرت اقدس کے لیے حضرت والا کے پورے خاندان کے لیے اور خدام حضرت والا کے لیے دعاؤں کی توفیق ہوتی ہے۔ بعدِ دو رکعت صلوٰۃ حاجت مع دعاءِ ماثور۔

حضرت جی! الحمدللہ ثم الحمدللہ آپ کی توجہات کی برکتیں زندگی کے ذرہ ذرہ میں محسوس ہوتی ہیں۔ احقر نابکار نابکار کو اے میرے محبوب آپ نے کیا سے کیا کر دیا۔ احقر کی رفتار، گفتار، تعبیرات، بیانات حتیٰ کہ مزاح میں بھی حضرت والا دامت برکاتہم کا فیض بیّن طور پر محسوس ہوتا ہے۔ اور یہ مزاحات بھی بفیض حضرت والا معالجات کا کام دیتے ہیں۔ مثلاً احقر نے اپنے احبابِ خاص میں ہوائے نفس کے متعلق کہا تھا کہ حیض مانع فیض ہے۔ استحاضہ مانع استفاضہ ہے اور فاعل ومفعول کے متعلق کہا تھا عاشقِ براز محرومِ راز یعنی رازِ محبتِ حق، احباب کو اس سے بہت نفع محسوس ہوا۔

حضرت جی! شب وروز کے کسی بھی لمحہ میں ایک لفظ بھی یہ غلام مرضی

حق کے خلاف نہیں نکال سکتا۔ کسی بھی لفظ میں لغزش ہوگئی یا کہ جملہ تو درست تھا لیکن لہجہ میں یا ارادہ میں لغزش ہوگئی تو قلب پر ایک تکدر چھا جاتا ہے اور عرض و نیاز کرنے سے باریک باریک لغزشات پر بھی تنبیہ اور توفیقِ توبہ عطا ہوتی رہتی ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ سب کچھ حضرت ہی کا فیض ہے۔

قلب و جاں میں بفیضِ حضرت والا سوائے اس محبوب حقیقی کے اور کوئی نہیں ہے۔ ایک آن کے لیے بھی کسی غیر کا تحمل نہیں ہے۔ انا للّٰہ۔ انا للّٰہ۔ انا للّٰہ۔ استغفر اللّٰہ۔ استغفر اللّٰہ۔ استغفر اللّٰہ۔ غیر کے نام ہی سے قیامت معلوم ہوتی ہے۔

دن و رات جو حضرت جی کے عجیب وغریب فیوض و برکات احقر پر ظاہر ہوتے رہتے ہیں اس کو بلا استحقاق افاضۂ آنمخدوم دامت برکاتہم اور عنایاتِ حق سبحانہ، یقین کرتا ہوں۔ اور بفضلِ اللہ قلب سے شکر گذار رہتا ہوں۔

احقر کی نفلی عبادات نا قابلِ ذکر ہیں، کالعدم ہیں۔ البتہ بفیض حضرت والا ہمہ وقت جملہ معاصی ظاہرہ و باطنہ سے بچنے کا اہتمام عطا ہوتا رہتا ہے۔ فالحمد للّٰہ علٰی ذٰلک کثیرًا کثیرًا۔

مشغلۂ محبت مولیٰ اور مشغلۂ نقلِ حیات اہل اللہ کے علاوہ جینا مشکل معلوم ہوتا ہے۔ خاصۃً حضرت والا دامت برکاتہم کی اور حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ کی محبت، عظمت، عقیدت اور کثرتِ تکرار و تذکرہ احقرِ بیکار کی زندگی ہے، جانِ زندگی ہے۔

حضرت والا اور حضرت حکیم الامت کی تعلیمات کے خلاف ہر چیز کو اس طرح بھول چکا ہوں کہ اس کا ذکر و سماع بھی صرف ناگوار نہیں، سخت ناگوار بلکہ سخت ترین ناگوار ہے۔

ببرکت حضرت والا دامت برکاتہم قلب و جاں ہمیشہ انوار سے روشن معلوم ہوتے ہیں اور حضرت والا کے انوار کا فیضان رہتا ہے۔ آہ! میرے آقا،

میرے محبوب، میرے دو عالم، خدا کی قسم، خدا کی قسم، خدا کی قسم آپ جیسا شیخ کامل، عالمِ کامل، نائب کامل اور ہدایت کا نورِ کامل اس جہاں میں حسبِ گمان بدرجۂ یقین، دوسرا کوئی نہیں ہے۔ ان شاء اللہ ثم ان شاء اللہ تا قیامت یہ اذان و اقامت عشق ومحبت ومعرفت جس کو آں غوثِ اعظم زماں نے بلند فرمایا، جاری و ساری اور زندہ تابندہ و درخشندہ رہے گی۔ نہ جانے کتنے رومی اور تبریزی نفخ روح آں تبریزی عظیم المقام سے پیدا ہوتے رہیں گے جس کے آثار بحمد للہ ظاہر و باہر معلوم ہوتے ہیں۔

بفیض حضرت والا دامت برکاتہم علماء، طلباء، عوام کثرت سے بیعت ہوتے جا رہے ہیں۔ یہاں ڈھاکا نگر آ کر بھی بیعت ہو رہے ہیں احقر کو اس پر سخت تعجب ہوتا اگر اس کا سبب معلوم نہ ہوتا۔ اب تو یقین ہی ہے کہ سب کچھ فیضِ شیخ ہے اور عنایت حق ہے، بالکل بلا استحقاق۔

حضرت جی! حاضری خدمت اقدس کے لیے تڑپ رہا ہوں اللہ پاک جلد سے جلد غیب سے سامان فرما دے۔ عنقریب پھر لکھوں گا انشاء اللہ تعالیٰ، والسلام مع غایۃ الاحترام غلام شما احقر محمد عبد المتین غفرلہ، ۲۵؍ربیع الاول ۱۴۲۲ھ۔

## تیسرا خط

**۲۹ حال:** بعالی آستانۂ غوث اعظم، قطب عالم، مجددِ زمانہ، بقیۃ السلف، قدوۃ الخلف، امام العارفین، اعظم الصدیقین، سراپا تجلیات حق، نورِ حق، نورِ مطلق، نور سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم، مظہرِ انوار سینۂ امام الانبیاء، جامع شریعت و طریقت، مسیح الامت، حکیم الامت، حاملِ اسرار ربانی، محبوب سبحانی، سیدی و مرشدی ومحبوبی ومولائی وقرۃ عینی وسکینۂ صدری عارفِ اعظم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم القلوب والارواح دامت برکاتہم وعمت فیوضہم و طال بقائہم مع کمال الصحۃ والسلامۃ والعافیۃ التامۃ والافاضۃ الکاملۃ علینا وعلیٰ

العالمین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

**جواب:** مکرمی جناب مولانا عبدالمتین صاحب زید لطفہٗ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

**۳۰ حال:** بعد سلام مسنون وتحیات ونذرانۂ عقیدت وعظمت وکروڑوں گلہائے محبت، سیدی، بحمد اللہ روزانہ دو رکعت آپ کی صحت وعافیت وقوت اور حضرت جی کے تمام نیک منصوبوں خاصۃً دارالعلوم کی تکمیل کے لیے دعاؤں کی توفیق ہوتی ہے، مع دعا برائے اولادِ حضرت والا وخاندان وخدامِ حضرت والا۔ حضرت جی! احقر کی نگاہ میں سوائے آپ کے اور کوئی نہیں ہے۔ واللہ آپ بے مثل ہیں وَاللّٰہِ مَا وَجَدْتُ مِثْلَکَ قَطُّ. وَاللّٰہِ یَا سَیِّدِیْ مَا رَأَیْتُ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْکَ اَوْ اَفْقَہَ مِنْکَ اَوْ اَقْرَبَ مِنْکَ اِلَی النَّبِیِّ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ. میرے آقا! شب وروز بحمد اللہ آپ کے انوارِ قلب وجاں اور آپ کی خوشبوئے روح میں جینے کی توفیق ہو رہی ہے۔ آپ کی عنایات وتوجہات ہمیشہ محسوس ہوتی رہتی ہیں۔ حضرت جی! آپ کے مزاح، آپ کی ہنسی، آپ کے بالکل عام حالات کے اندر بھی غلام کو طوفانِ انوارِ محمدی محسوس ہوتا ہے، خوشبوئے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم محسوس ہوتی ہے۔ آپ کے قلب معطر کے فیض تام سے قلب وجاں ومبدم مست ہوتے رہتے ہیں۔ الحمد للہ! احقر کے احباب پر بھی حضرت والا کے فیوض بہت زیادہ محسوس ہوتے ہیں۔ قلب آپ کی ملاقات کو سخت تڑپ رہا ہے۔ سیدی، دعاؤں کی درخواست ہے۔ آپ کی توجہات وعنایات دائمہ مسلسلہ کی بھیک مانگتا ہے یہ غلام۔ والسلام مع الوف الاحترام غلام آں غوثِ اعظم احقر محمد عبدالمتین غفرلہٗ ڈھاکا نگر، ڈھاکہ۔ ۱۷/ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ۔

**جواب:** آپ کا خط محبت سے لبریز عشقِ شہر تبریز سے معمور اور شرابِ محبت سے

مخمور پڑھ کر قلب وجاں مسرور ہوئے۔ دل سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ احقر کو اور آپ کو اور سب احباب کو نسبت اولیائے صدیقین کی منتہاء تک رسائی نصیب فرماویں، آمین۔ تقویٰ اور سنت پر استقامت تمام نسبت اتحادی سے افضل ہے۔ ہر سانس کا محاسبہ کریں ہر سانس کو فدائے خالقِ انفاس کریں اور ایک لمحہ بھی حق تعالیٰ کی ناخوشی کی راہ سے حرام خوشیاں استیر اد نہ کریں بس سب کچھ نسبت اسی میں خزانہ مخفیہ ہے۔ والسلام مع الاکرام۔ حکیم محمد اختر عفا اللہ عنہٗ۔

.........................................................

**۲۱ حال**: سیدی وسندی ومجی ومحبوبی مخدومی ومحسنی قرۃ عینی وقلبی سراج الملت والدین عارف باللہ حضرت اقدس دامت برکاتہم وعمت فیوضہم فداکم ابی وامی و کل مایدی الیٰ یوم الدین السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ حضرت والا کے بنگلہ دیش سفر پر تشریف لے جانے کے بعد پورا شہر ویران معلوم ہوتا ہے، قدم قدم پر ہمہ وقت حضرت والا کی یاد آتی ہے ہمہ وقت گویا حضرت والا کے ساتھ ہوں، کسی وقت حضرت والا کی یاد سے غافل نہیں ہوتا۔ بعض وقت اپنے ہی وجود سے محبت محسوس ہونے لگتی ہے کہ حضرت نے اس کو محبت کی نظر سے دیکھا ہے، اور اپنے ہی ہاتھ کو بوسہ دیتا ہوں کہ بارہا حضرت اقدس کے دست مبارک سے بوقت مصافحہ مس ہوا ہے اور اپنی قسمت پر بصد شکر ناز کرتا ہوں کہ حضرت اقدس کے دست مبارک نے ہمیشہ کے لیے اس ہاتھ کو تھام لیا ہے۔

مجھ پہ یہ لطف فراواں میں تو اس قابل نہ تھا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصّٰلِحٰتُ اَللّٰھُمَّ لَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ اور اصل نعمت تو وہ قرب معنوی ہے جو حضرت اقدس کی جان پاک نے اس سراپا عیب وجرم وخطا کو اپنی آغوش محبت میں لے کر عطا فرمایا ہے اور جس کی حلاوت احقر کی جان کو ایسی عطا فرمائی ہے کہ اس کے بدلے میں

اگر سلطنت ہفت اقلیم پیش ہو تو ٹھکرا دوں گا بتوفیقہ سبحانہ۔ حضرت والا! اگر ایک طرف سلطنت ہفت اقلیم مل رہی ہو اور دوسری طرف آپ ہوں تو حضرت آپ کے قدموں میں گر جاؤں گا اور سلطنت کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھوں گا۔ بھنگی میں یہ حوصلہ کہاں سے آتا ہے یہ بھی حضرت اقدس کی شان محبوبیت ومحبت و نگاہ توجہ کا اثر ہے کہ ایک کنجشک فرومایہ کو حوصلۂ شہباز عطا فرمادیا۔

جب حضرت اقدس کے چہرۂ مبارک کو پہلی بار دیکھا تھا دل اسی وقت حضرت والا کے ہاتھوں فروخت ہوگیا تھا اور اس سے بہتر کوئی سودا احقر نے زندگی میں نہیں کیا۔ احقر کا دل بے قیمت و بے مایہ تھا، حضرت اقدس نے خرید کر قیمتی بنادیا۔ مٹی کو حضرت والا نے سونے کے بھاؤ خرید لیا اور سونا تو استعارہ ہے ورنہ سونا کیا خَزَآئِنُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ بھی اس نعمت عظمیٰ کے سامنے بے قیمت ہیں اور احقر کروڑوں سال سجدہ میں شکر کرتے کرتے مر بھی جائے تو بھی حضرت والا کا حق ادا نہیں ہوسکتا۔

حضرت! عشرت جیسا بھی ہے آپ کا ہے اور آپ کے سوا دنیا میں ہمارا کوئی نہیں ہے۔

اندر عالم ہیچ مارا یار نے
جز تو مارا در جہاں دلدار نے

احقر بقسم عرض کرتا ہے کہ احقر کو دنیا میں کبھی کسی سے ایسا شدید تعلق نہیں ہوا نہ ماں باپ سے نہ بہن بھائیوں سے نہ اعزاء اقرباء سے حتیٰ کہ نہ بتانِ مجازی سے۔ اگر کسی کے اشارۂ ابرو پر اپنے دل وجان فروخت کرنے اور سر کو بلا قیمت بیچ دینے کو جی چاہتا ہے تو وہ صرف حضرت والا کی ذات اقدس ہے اور حق تعالیٰ کے اس کرم پر اگر کروڑوں جانیں قربان کردوں تو شکر کا حق ادا نہیں ہوسکتا کہ مجھ جیسے ارذل الخلائق کو حضرت اقدس جیسے اشرف الخلائق سے وابستہ فرمادیا۔

من شب تاریک تو نورِ سحر
ہمچو کابوس ایم تو رشکِ قمر

جن کے بارے میں گمان اقرب الی الیقین احقر کا یہ ہے کہ روئے زمین پر اس وقت حضرت اقدس جیسا مقرب باللہ اور عاشق حق کوئی دوسرا نہیں۔ ان آنکھوں نے تو دیکھا نہیں اور نہ دیکھیں گی اگر دنیا بھر کے ابدال واقطاب واغیاث جمع ہوجائیں تو احقر کسی کی طرف نظر اٹھا کر بھی نہ دیکھے گا آپ ہی کو دیکھے جائے گا۔

دلکش و دلنشیں سہی
مہوش و مہ جبیں سہی
لاکھ کوئی حسیں سہی
مجھ کو تو تم پسند ہو اپنی نظر کو کیا کروں

خوش نمی آید مرا اے جان من — بے تو ایں صحن گلستان و چمن
خوش نمی آید جہانِ رنگ و بو — گوشۂ گلشن کنار آب جو
زندگی عاشقاں دیدارِ دوست — موت ایشاں پردۂ رخسارِ دوست
ماہیاں محروم باشند گر ز آب — جان شاں ہردم تپد از اضطراب
زانکہ بے دریا حیات شاں محال — زیں بخواہند ہر زماں آبِ وصال
ماہیے ہرگز نخواہد زندگی — تا نباشد غرقِ بحرِ بندگی
یا بہ جست شوق در دریا رسد — یاز درد فرقتش آں جاں دہد
جان من جانان من سلطان من — اے تو درمان دل رنجان من
بہر سوز تشنگی تو آب من — اے فدایت ایں دل بے تاب من
من ترا روز ازل چوں دیدہ ام — زیں سبب برجان تو گرویدہ ام
از فراقت جاں زتن بے زار شد — تن سراپا صورت آزار شد
آب زن برسبزۂ بیمار را — جرعۂ دہ تشنۂ دیدار را

بندۂ پُر عیب را دادی پناہ　　متصف ہستی ز اخلاق اِلٰہ
گرچہ آگاہے زا اسرارم توئی　　باہمہ عیبم خریدارم توئی

حضرت والا کی محبت میں یہ اشعار خود بخود موزوں ہو گئے۔

(غلام شما احقر سید عشرت جمیل میرؔ عفا اللہ عنہ)

## ایک بزرگ خاتون کے اصلاحی خطوط اور اس کے جوابات

**۳۲ حال**: احوال حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور جناب کی دعا اور فیض سے تمام معمولات با قاعدہ ادا ہو رہے ہیں۔ لیکن تقریباً ایک ماہ سے نقاہت بہت محسوس ہو رہی ہے۔ اور دل پر بھی گھبراہٹ ہے۔ خاص طور پر صبح جب آنکھ کھلتی ہے اور شام کو عصر کے وقت رونا بھی آتا ہے اور کچھ کرنے کو دل نہیں چاہتا بڑی مشکل سے معمولات پورے ہوتے ہیں کبھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں معمولات ہی نہ چھوٹ جائیں۔

**جواب**: ایسی حالت میں معمولات ملتوی کر دیں یا دسواں حصہ یا نصف یا چوتھائی غرض تھوڑا سا کر لیا کریں۔ کمزوری میں بغیر عمل مفت میں ثواب ملتا ہے۔

**۳۳ حال**: حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات اور حضرت والا ہردوئی کی کتابیں پڑھتی رہتی ہوں۔ جس میں اس پر ہی زور دیا گیا ہے کہ جب تک شیخ کی صحبت نصیب نہ ہو، کچھ فیض حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس سے دل میں بہت ملال ہوتا ہے کہ عورت ہونے کی وجہ سے میرے لیے یہ ناممکن ہے۔

**جواب**: شیخ کی کتاب پڑھنا شیخ کی صحبت کے قائم مقام ہے۔ پردہ سے شیخ کا وعظ سننا یا اس کی کتابیں پڑھنا عورتیں اسی طریقہ سے ولی اللہ بنی ہیں۔

**۳۴ حال**: کسی کام کو کرنے کو دل نہیں چاہتا اور ہر وقت موت کا خیال رہتا ہے

کہ نہ معلوم کب آجائے اور نہ اس کے لیے کوئی خاص تیاری ہے۔

**جواب:** کمزوری میں بغیر عمل بندہ اللہ تعالیٰ کا مقرب اور پیارا رہتا ہے بس فرض، واجب، سنت موکدہ ادا کرنا کافی ہے۔ عبادت اور نوافل کم رکھیں۔ عارف کی ۲ رکعت غیر عارف کی لاکھ رکعات سے افضل ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے اُمید مغفرت رکھیں۔

**۳۵ حال:** حضرت والا کی مکمل صحت اور درازیٔ عمر کے لیے حق تعالیٰ کی جناب میں دست بدعا ہوں۔ حضرت کی ناسازی طبع سے تشویش تھی اب بہتر ہوئی تو خیر سے اطمینان ہوا۔ حضرت کی صحت کے لیے چالیس رکعات کی منت مانی تھی۔

**جواب:** منت دس رکعات سے زیادہ نہ مانیں، ضعف اور بڑھاپے میں زیادہ خود کو مشقت میں نہ ڈالیں۔ پیر کے بتانے پر عمل کرنے سے یہ راستہ طے ہوتا ہے۔

..........

**۳۶ حال:** تہجد کے وقت بھی بفضلِ خدا آنکھ کھل جاتی ہے۔ اور نفل اور ذکر بھی کر لیتی ہوں۔ لیکن دل نہیں لگتا۔ اس کے علاوہ فارغ وقت میں حضرت کے مواعظ اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات بھی پڑھتی رہتی ہوں کہ طبیعت کو سکون حاصل ہو جائے۔

**جواب:** دل نہ لگے تو کوئی فکر نہ کریں دل لگنا فرض نہیں لگانا فرض ہے۔ ۲۱ بار یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ پڑھ کر دل پر دم کر لیا کریں۔

..........

**۳۷ حال:** بفضلہٖ تعالیٰ حضرت کے فیض سے تمام معمولات باقاعدگی سے ادا ہو رہے ہیں لیکن کبھی بہت دل لگتا ہے اور کبھی بہت کم۔

**جواب:** ایسا سب کو ہوتا ہے۔ معمولات کی توفیق پر شکر کریں۔

**۳۸ حال:** ایک بات یہ عرض کرنا تھی کہ میں بیماری کے بعد سے ہر وقت موت کا

خیال زیادہ رہنے لگا ہے۔ اور جس قدر ہوسکتا ہے توبہ اور استغفار بھی کرتی رہتی ہوں۔ لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جیسی تیاری ہونی چاہئے ویسی نہیں ہے اس کے لیے کیا کرنا چاہیے۔

**جواب**: استغفار کافی ہے اور یا کریم کا ورد کچھ زیادہ رکھیں کیونکہ کریم کا مفہوم ہے کہ جو نااہل پر بھی مہربانی کردے۔

**۳۹ حال**: ایک اِس بات کا بہت ملال رہتا ہے کہ کمر کی تکلیف کی وجہ سے حضرت والا کے یہاں حاضری سے محروم ہوں۔ اس لیے کہ زیادہ دیر بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ جب درس میں حاضری ہوتی تھی تو بہت نفع محسوس ہوتا تھا۔

**جواب**: آپ جب آئیں تو لیٹ جایا کریں تو تھکن نہ ہوگی ہماری بیوی سے ہمارا یہ مشورہ بتادینا۔

........................................

**۴۰ حال**: عرض حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضرت کے فیض اور دعا سے تمام معمولات باقاعدہ ادا ہو رہے ہیں لیکن دل باوجود کوشش کے زیادہ تر نہیں لگتا ہے۔

**جواب**: دل کا لگنا فرض ہی نہیں لگانے کی کوشش فرض ہے۔ بغیر دل لگے ذکر کا ثواب زیادہ ہے کہ مشقت زیادہ ہے۔

**۴۱ حال**: جس کے لیے حسب ارشاد استغفار کرتی رہتی ہوں۔

**جواب**: بہت مناسب ہے۔

**۴۲ حال**: صبح قبل نماز فجر روزانہ تسبیح میں سے آدھا ذکر کرتی ہوں۔ جیسا کہ حضرت نے ارشاد فرمایا تھا آخری تسبیح اللہ جب پڑھتی ہوں تو دل پر ایک خاص اثر محسوس ہوتا ہے۔

**جواب**: مبارک ہو۔

**۴۳ حال**: ایک بات یہ دریافت کرنا تھی کہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا جو شجرہ طیبہ مناجات مقبول میں درج ہے۔ بہت پہلے سے جمعہ کو پڑھتی ہوں دل چاہتا ہے کہ حضرت والا کا اسم گرامی بھی اس میں شامل ہو۔ اگر ایسا کوئی شجرہ ہے تو براہ کرم مطلع فرمائیں۔

**جواب**: بس نام شامل کرلیں یہی کافی ہے۔

## ایک مبتدی مرید کے خطوط اور حضرت والا کے جوابات

**۴۴ حال**: احقر خیریت سے ہے اور حضرت بھی اللہ کے کرم سے خوش ہوں گے۔ آپ کے تشریف لانے سے جو رونقیں تھیں آپ کے جانے سے یہاں کے ہنگامے پھر ختم ہوگئے وہ رونقیں ختم ہوگئیں۔ بس آپ کی یاد رہ گئی۔ باقی اس مرتبہ حضرت کے حقوق میں بے انتہا کوتاہیاں ہوئیں جس کی دل سے اپنی اور اپنے تمام دوستوں کی طرف سے معافی مانگتا ہوں۔ امید ہے اللہ کے بندوں پر آپ رحم کریں گے۔

**جواب**: سب معاف ہے۔

**۴۵ حال**: حضرت جی ادب کا تو نام بھی آپ ہی کے منہ سے سنا ہے۔ ورنہ اس طرح کا ادب تو کبھی وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔ انشاء اللہ آئندہ خیال رکھوں گا۔

**جواب**: مبارک ہو کہ حق تعالیٰ نے آپ کو اپنی راہ کا ادب سمجھنے کی توفیق عطا فرمائی۔

**۴۶ حال**: جمعہ کی مجلس میں آپ کی یاد دوبارہ تازہ ہوجاتی ہے۔ آپ کے خلیفہ ...... ماشاء اللہ خوب خدمت کررہے ہیں بڑے وقت کے پابند ہیں۔

**جواب**: ان کی مجلس میں خود بھی اور سب دوستوں کو بھی جمع کرنے کا اہتمام کیجیے اور سب دوستوں کو بھی یہ پیغام محبت پہنچادیں۔

**۴۷ حال**: الحمد للہ یہ اللہ کا احسان ہے کہ ہمیں آپ کی خدمت میں بھیجا ورنہ تو ہم گناہوں میں پڑے رہتے اور احساس بھی نہ ہوتا۔

**جواب**: یہ سب حق تعالیٰ کا فضل ہے ہمارے لیے بھی دعا کرتے رہا کریں۔

**۴۸ حال**: میرے لائق کوئی خدمت ہوتو بندہ دل و جاں سے حاضر ہے۔ آپ کا خادم دعاؤں کا طلب گار۔

**جواب**: آپ کی خدمت یہی ہے کہ دل سے خوب اپنے خاص وقتوں میں ہمارے لیے اس طرح دعا کرتے رہا کرو جس طرح لائق بیٹے اپنے ماں باپ کے لیے دعا کرتے ہیں۔ آپ کے لیے میرے دل و جان دعا کرتے ہیں۔ اس وقت ایسی محبت معلوم ہورہی ہے کہ پاس ہوتے معانقہ کرکے سینہ سے لگالیتا۔

---

**۴۹ حال**: حضرت کے خلیفہ مولانا ...... صاحب سے شیخ کے القاب و آداب معلوم کر لیے ہیں اور تحریر بھی کر رہا ہوں امید ہے آپ خوش ہوں گے۔

**جواب**: یہ ادب قابل مسرت ہے مرشد کے ساتھ حسن ظن کنجی ہے کامیابی کی۔

**۵۰ حال**: معمولات فکر سے ادا کرتا ہوں مگر دھیان اور جان نہیں ہے کچھ دن مراقبہ بھی کیا اور جو آپ تحریر کرتے ہیں عمل بھی کرتا ہوں مگر یوں محسوس کرتا ہوں کہ کچھ کھویا رہتا ہوں اور دھیان بٹا رہتا ہے ذکر کا وہ مقام نہیں ہے جو آپ بتاتے ہیں۔

**جواب**: آپ بے فکر رہیں بس ذکر کی تعداد پوری کرلیں جس طرح ہوسکے یہی بڑی دولت ہے، کہ ان کا نام پاک ہمارے منہ سے نکل جائے۔

---

**۵۱ حال**: اس دوران تو کئی حادثے گذر گئے خانہ کعبہ پر مرتدین کا قابض ہونا اور حاجی صاحبان کا جہاز گرنا ایک بڑا سانحہ ہے جس کا تمام لوگوں کو بے حد

افسوس ہے بس حضرت آپ لوگوں کی دعائیں اور اللہ کا کرم ہو تو ہمارے قلوب بھی پاک ہو جائیں۔ اس مرتبہ تو اپنے اندر بھی جذبۂ شہادت پایا مگر نیت کا پتا نہیں، دل چاہتا تھا کہ اگر تم وہاں ہوتے تو خانہ کعبہ کے لیے جان دے دیتے اور اگر اب بھی ہم کو وہاں بھیجا گیا تو جان دے دیں گے۔ اخلاص کا خیال آتا ہے تو معلوم نہیں کیوں دل فیصلہ نہیں کر سکتا کہ یہ لوگوں کو دکھانے کے لیے تھا یا واقعی صرف اللہ کے لیے ہے۔

**جواب**: یہ جذبۂ شہادت مبارک ہو۔ عشق خانہ کعبہ بڑی دولت ہے جو دراصل حق تعالیٰ ہی کی محبت ہے الحمدللہ تعالیٰ اخلاص ہی ہے اطمینان رکھئے۔

**۵۲ حال**: ویسے آج کل دینی لحاظ سے حال کچھ ٹھیک نہیں ہے عموماً اعمال کرتے وقت خیال نہیں رہتا اور بس سنت کا خیال آتا ہے مثلاً ناشتہ کیا اور اس کے بعد جلدی جلدی کپڑے بدلنے لگے اب کپڑے بدل لئے اور چائے بھی ہاتھ میں ہے اور دفتر کی بس کا انتظار ہو رہا ہے اب کھانے کی دعا اور کپڑے بدلنے کی دعائیں یاد آرہی ہیں اور جلدی جلدی پڑھی جارہی ہیں جب کہ اس وقت ان دونوں امور سے کوئی تعلق نہیں۔ ویسے الحمدللہ ذکر میں ناغہ نہیں ہوتا مگر محسوس یوں ہوتا ہے کہ دین میں کافی پیچھے ہو رہے ہیں۔

**جواب**: ہرگز نہیں، ماشاء اللہ آپ خوب ترقی کر رہے ہیں۔

..........................................................

**۵۳ حال**: میں خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی اللہ کے فضل و کرم سے خوش ہوں گے۔ عبدالمجید صاحب آئے تھے انہوں نے پیغام دیا کہ آپ یاد کر رہے ہیں میں نے ارادہ بھی کیا کہ کراچی جاؤں مگر عمل نہ کر سکا، اہلیہ کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں ہے اور ایک لڑکی ہوئی ہے اب ماشاء اللہ آپ کی دعا سے تین لڑکیاں ہوگئی ہیں۔ اب گھر سے چلا تو ان شاء اللہ ضرور حاضر خدمت ہوں گا۔ اگر کوئی

خاص کام ہو تو پھر میں آپ کے جواب پر حاضر ہو جاؤں گا۔ حضرت جی حال وہی ہے اور میں کافی برداشت کر رہا ہوں تقریباً دس سال ہو گئے ہیں جو اپنے آپ کو دین سے دور پاتا ہوں خط بھی بڑی مشکل سے اپنے آپ کو زبردستی تیار کر کے لکھتا ہوں۔ اس دفعہ آپ کے جواب سے کچھ جان سی پڑ گئی تھی مگر ایک دو دن بعد پھر وہی حالت ہو گئی آپ سے دعا کی درخواست ہے۔ دل میں بے حد آپ کے پاس آنے خیال آ رہا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ مارچ یا اپریل میں چالیس دن کے لیے حاضری کا ارادہ ہے۔

**جواب**: عرصہ سے آپ نہیں آئے آپ کی یاد آتی ہے ؎

میں اٹھا ہوں لے کے خُم وسبو ارے اے سلیم کہاں ہے تو
ترا جام لینے کو بزم میں کوئی ہاتھ اپنا بڑھا نہ دے

آپ فوراً آجایئے ذرا بھی دیر نہ کیجیے چاہے ایک ہی دن کو آیئے یا ۲ گھنٹے کو آیئے۔ تعجب ہے کہ محبت والے بھی محبت کے حق بھول گئے۔ چالیس دن تو گویا کھانا ہے پہلے ناشتہ کراؤ یعنی کچھ دن کے لیے آؤ پھر ۴۰ دن کے لیے آؤ۔

..........

**۵۴ حال**: میں فضل تعالیٰ خیریت سے ہوں امید ہے آپ بھی اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں گے۔ بیمار ہو گیا تھا اس وجہ سے خط میں کچھ تاخیر ہو گئی معافی چاہتا ہوں اس مرتبہ پتا نہیں کیا ہو گیا ہے بیماری کے بعد بھی فوراً لفافے مزید لئے تھے مگر روزانہ جب بھی لکھنے بیٹھتا ہوں پریشان ہو جاتا ہوں کہ کیا لکھوں۔

**جواب**: یہی لکھ دیا کریں کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا لکھوں یہ بھی ایک حال ہے۔

**۵۵ حال**: سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا ہو گیا ہے ویسے ہر وقت الحمد للہ آپ کو یاد کرتا ہوں دوستوں میں آپ کا ذکر کرتا ہوں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں۔ کہ مجھے حضرت

تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے محبت تھی اور اللہ نے مجھے اسی سلسلہ میں قبول فرمایا ہے کیسا ہی نالائق ہوں مگر اللہ کے کرم کا کون اندازہ لگا سکتا ہے۔ اب تو بس یہی فکر ہے کہ حضرت کے پاس کم از کم چالیس دن رہ لوں مگر اس مرتبہ یہ پریشانی سمجھ میں نہیں آتی کہ مجھے کیا ہو گیا ہے اس سے پہلے کبھی ایسا نہیں ہوا۔ میں آپ سے التجاء کرتا ہوں کہ میری اس بیماری کے لئے دعا بھی فرمائیں اور علاج بھی فرمائیں کہ اس مرتبہ کیا ہوا؟ میں ان شاء اللہ عمل کروں گا۔

**جواب**: یہ کوئی مرض نہیں ایک حالت ہے جو آنی جانی ہے اس کی فکر ہی نہ کریں کہ ؎

مجھے کیا ہو گیا ہے
تجھے کیا ہو گیا ہے

**۵۶ حال**: حضرت جی آپ کی دعاؤں کا سب سے زیادہ محتاج میں ہوں مجھے اگر آپ نہ ملتے تو میں بے حد مایوس ہو چکا تھا اب آپ کی محبت جو پاتا ہوں تو کچھ امید ہو چلی ہے مگر جب بھی اعمال کے اندر کمی محسوس کرتا ہوں فوراً اپنا پرانا زمانہ یاد آنے لگتا ہے کہ ہم کتنے نالائق تھے یہ اللہ کا کرم ہے جو آپ کی غلامی میں قبول کرلیا۔ امید ہے ان شاء اللہ اصلاح بھی ہو جائے گی۔ حضرت جی بے انتہا میرے حق میں دعا کر دیں کہ اپنے باپ کی نہایت نالائق اولاد ہیں، افسوس ہوتا ہے اپنے پر۔

**جواب**: آہستہ آہستہ اصلاح ہوتی ہے جو ہو رہی ہے، فکر رکھیں۔ اپنے کو نالائق سمجھنا لائق ہونے کی علامت ہے اور لائق سمجھنا نالائق ہونے کی علامت ہے۔

---

**۵۷ حال**: جھوٹ بولنے کے مرض میں کافی افاقہ ہے آپ کی دعا سے۔

**جواب**: ہدایات پر مکمل شفاء تک عمل کریں بولنے سے پہلے سوچیں کہ کیا بول رہا ہوں؟ اور سوچیں کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میری بات سن رہا ہے۔

**۵۸ حال**: بدنظری میں بھی افاقہ ہے۔

**جواب**: افاقہ پر مطمئن نہ ہوں جب تک ایک نظر بھی خراب ہوتی ہے چین سے نہ بیٹھیں۔

**۵۹ حال**: غیبت میں افاقہ نہیں وہ ہی حالت ہے پرچہ اصلاح الغیبۃ روز نہیں پڑھ سکتا۔ البتہ ذکر کا اہتمام روزانہ پابندی سے ہے..... الحمدللہ۔

**جواب**: جس مجلس میں غیبت ہو یا تو ان کو روک دیں یا اس مجلس سے فوراً اٹھ جائیں۔ پرچہ اصلاح الغیبۃ ضرور پڑھیں۔ ہدایات پر جب عمل نہیں کرتے تو مرض کیسے جائے گا۔

**۶۰ حال**: غیبت ہر ایک کی نہیں کرتا صرف گھر والوں کی ہو جاتی ہے کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ ساس، نند کے مسئلے میں ایسا ہو ہی جاتا ہے۔ وہ زیادتی کرتی ہیں میری بیوی کے ساتھ اور مجھے بیوی کے دل کا بوجھ کم کرنے کے لیے غیبت کا سہارا لینا پڑتا ہے۔ یہ وجہ بیان کر رہا ہوں آگے جس طرح آپ کہیں گے ویسا ہی ہوگا۔

**جواب**: مظلوم کی دلجوئی کے لیے ظالم کو کچھ کہہ دینا یہ غیبت نہیں۔ اگر بیوی ساس نندوں کے ساتھ رہنا نہ چاہے تو شوہر کو الگ گھر دینا واجب ہے یا اسی گھر میں الگ الگ کر دے ورنہ سخت گناہ ہوگا۔ اور والدین کی خدمت آپ کے ذمہ ہے آپ کی بیوی کے ذمہ نہیں یہ شریعت کے مسائل ہیں جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

**۶۱ حال**: میری بیوی چھوٹے بچے کی وجہ سے نماز پابندی سے ادا نہیں کر پاتی۔ بچہ ایک سال کا ہے چونکہ کپڑے پیشاب وغیرہ سے خراب ہو جاتے ہیں اس لیے نماز رہ جاتی ہے۔ اس کا بھی علاج بتائیں۔

**جواب**: یہ بھی کوئی عذر نہیں ہے کپڑے پاک کر کے نماز ادا کرے، یا نماز کے کپڑے الگ بنا لے۔ نماز ادا نہ کرنا اولاد کی نعمت کی بھی ناشکری ہے۔ ڈرنا چاہیے کہ اللہ تو نعمت دے اور ہم نعمت کی یہ ناشکری کریں کہ اس نعمت کی وجہ سے

ہماری نماز قضا ہوجائے۔ شکرِ نعمت پر نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ اور اصلی شکر تقویٰ ہے۔ کفرانِ نعمت اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب ہے۔ ڈرنا چاہیے۔

.................................................

**۶۲ حال**: ایک مسئلہ یہ ہے کہ جن عورتوں سے پہلے مجھے نفرت تھی اب وہ بہت اچھی لگنے لگی ہیں۔ یعنی پہلے جب بدنظری کرتا تھا تو صرف خوبصورت کو دیکھتا تھا مگر اب بچنے کی کوشش کرتا ہوں تو بری بھی حسین لگتی ہے۔ اور اب لڑکوں سے بھی ڈر لگتا ہے کیونکہ لڑکے کی طرف کبھی بھی میلان نہیں ہوا اب کبھی کبھی شک ہوتا ہے جیسے دل کو خوشی ہوتی ہو۔ رہنمائی فرمائیں۔

**جواب**: چونکہ اللہ کے فضل سے اب حسینوں سے بچنے کی توفیق ہورہی ہے نفس چاہتا ہے کہ اچھی نہ سہی تو بری ہی سہی اس لیے اچھی ہو یا بری کسی کو نہ دیکھیں اور عورتوں اور لڑکوں سے سختی سے نظر کی حفاظت کریں دل میں ان کے خیالات نہ لائیں جسم کو بھی دور رکھیں۔

.................................................

**۶۳ حال**: پہلے جیسی تقویٰ والی زندگی نہیں ہے۔ اب زیادہ تر اللہ رب العزت کی طرف دھیان اور توجہ نہیں ہے اور نیکیوں اور نیک کاموں میں بھی پہلے کی طرح رغبت نہیں رہی۔ اور نہ ہی پہلے جیسا شوق ہوتا ہے کہ نماز اچھی طرح پڑھوں یا دینی مشاغل میں مشغول رہوں البتہ خواہش اور تمنا ابھی بھی ہے لیکن یہ تمنا اور خواہش صرف سوچ وخیال تک محدود ہے عملی طور پر اس کا کوئی مظاہرہ نہیں ہے۔

**جواب**: بس گناہوں سے بچو، یہی تقویٰ ہے یہی ولایت کی بنیاد ہے عبادت اور نیک کاموں کی طرف رغبت ہونا ضروری نہیں بہ تکلف عبادت کرنا ضروری ہے۔ رغبت نہ ہونے کے باوجود عبادت کرنے سے اور زیادہ قرب عطا ہوتا ہے اور رغبت نہ ہونا تقویٰ کے منافی نہیں پھر پریشانی کی کیا بات ہے۔

**٦٤ حال**: اگر کبھی بہت زیادہ اپنی حالت اور غفلت پر افسوس اور شرمندگی ہوتی ہے تو تھوڑے دن کے لیے ٹھیک ہو جاتی ہوں اور چند دن بعد پھر اسی طرح ڈھیلی پڑ جاتی ہوں مجھے کیا کرنا چاہیے۔ اور کس طرح اپنے آپ کو سنوارنا چاہیے کہ اس طرح تو نہ ہو کہ زندگی بالکل ہی دنیا داروں کی طرح گذاروں۔ ایک عجیب سی ندامت دل کو ہر وقت گھیرے رہتی ہے۔

**جواب**: عبادت کا شوق نہ ہونا نماز میں دل نہ لگنا دینی کاموں کو دل نہ چاہنا گناہوں کے تقاضے ہونا غفلت میں شامل نہیں اگر بہ تکلف ضروری عبادت کی اور گناہوں سے بچنے کی توفیق ہے۔

**٦٥ حال**: نماز بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔ دل کو پکڑ کر حاضر کرتی ہوں لیکن ایسا کرنا بھی تقریباً نہ کرنے کے برابر ہے برائے مہربانی کوئی سزا مقرر فرما دیجیے کہ جس کی وجہ سے میں اپنی نمازوں کی بہت زیادہ حفاظت کروں۔

**جواب**: بار بار دل کو حاضر کرتے رہنا خشوع کے لیے کافی ہے۔ حضوری فرض نہیں احضار فرض ہے یعنی دل کا حاضر ہونا ضروری نہیں حاضر کرنا ضروری ہے جو آپ کر رہی ہیں مطمئن رہیں۔

---

**٦٦ حال**: حضرت والا میری خواہش ہے کہ مجلس میں آپ کے قریب تر بیٹھوں لیکن ہمت نہیں پڑتی۔ اس لیے دور سے ہی آپ کا دیدار کرتا رہتا ہوں آپ خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ پاک مجھے مکمل ڈاڑھی رکھنے کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ مجھے ہمت ہو آپ کے قریب بیٹھنے کی۔

**جواب**: اس وجہ سے دور نہ بیٹھیں۔ فقیر اس وقت بھی آپ سے محبت کرتا ہے، جب داڑھی رکھ لیں گے تو محبت اور بڑھ جائے گی ہمارا طریق محبت ہے، محبت سے سب اصلاح ہو جاتی ہے۔

**۶۷ حال:** حضرت والا! جب سے آپ سے تعلق جوڑا ہے، دنیا اور دنیا داروں اور غیر شرعی رسومات اور بدعات سے کٹتے جا رہے ہیں۔

**جواب:** اور اللہ تعالیٰ سے جڑتے جا رہے ہیں، اس لیے کوئی غم نہ کریں ہم اللہ والے ہو جائیں پھر یہی دنیا اور دنیا والے قدموں میں ہوتے ہیں ؎

جو تو میرا تو سب میرا فلک میرا زمیں میری
اگر اک تو نہیں میرا تو کوئی شے نہیں میری

لیکن دنیا کو قدموں میں لانے کی نیت نہ کریں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہونے کی نیت کریں۔

..................................................

**۶۸ حال:** حضرت ہم لوگ یعنی بیوی اور بچے ڈیڑھ یا دو سال کے بعد پنجاب کا چکر لگاتے ہیں لیکن اب میرا دل نہیں چاہتا کہ میں پنجاب جاؤں کیونکہ وہاں میرے عورتوں کے ساتھ تعلقات رہ چکے ہیں اور جن رشتہ داروں کے گھر جا کر ٹھہرتے ہیں وہ میری اہلیہ کے ماموں ہیں اور ان کی بیوی کے ساتھ بھی پندرہ سال پہلے میرا کچھ تعلق ہوا تھا اب وہاں جانے میں خطرہ محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** صرف خطرہ نہیں اگر ان سے پردہ نہیں کیا تو دوبارہ گناہ کر بیٹھو گے۔ ان کے گھر ہرگز نہ ٹھہریں۔ ٹھہرنے کا کوئی اور انتظام کریں۔

**۶۹ حال:** پھر سوچتا ہوں کہ اہلیہ کو بھی ان کی بہن اور والد سے ملوانے کے لیے لے کر جانا ضروری ہے ان کی والدہ تو فوت ہو چکی ہیں۔

**جواب:** اہلیہ کی بہن آپ کی نامحرم ہے اس سے بھی پردہ ضروری ہے۔

**۷۰ حال:** دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ وہاں میں غیر محرم رشتہ دار خواتین سے پردہ نہیں کر سکتا بچنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن بچ نہیں سکتا حضرت ارشاد فرمائیں میں کیا کروں۔

**جواب**: اللہ نے مرد بنایا ہے ہیجڑا تو نہیں بنایا کہ ہمت نہ ہو۔ ہمت کرو تو ضرور پردہ کرسکتے ہو۔ مخلوق کی ناراضگی کی پرواہ نہ کرو اللہ کی ناراضگی سے ڈرو، آدمی مخلوق سے ڈر کر کہ لوگ ہمیں برا سمجھیں گے گناہ کرتا ہے مخلوق کی نگاہ میں عزت تلاش نہ کرو اللہ کو راضی رکھو گے تو وہ تمہیں ایک دن مخلوق پر غالب کردے گا ورنہ لوگوں کے ہاتھ میں کٹھ پتلی بن جاؤ گے۔

**۷۱ حال**: دیندار دوستوں کے پاس دل کرتا ہے کہ جا کر گپ شپ لگاؤں اور ان کے پاس جا کر چائے پیوں اس سے وقت بہت ضائع ہوتا ہے دل کو سمجھاتا ہوں کہ یہ دیندار ساتھی ہیں گناہ نہیں ہوگا۔ تعلقات کیسے کم کروں؟

**جواب**: اس میں کیا حرج ہے اللہ والے دوستوں کی ملاقات سے نقصان نہیں ہوتا بلکہ تعلق مع اللہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

**۷۲ حال**: حضرت والا میرا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت باوضو رہوں۔ لیکن یہ بہت مشکل لگتا ہے پھر سردیاں بھی آرہی ہیں اس میں ہاتھ پاؤں بھی جلد پھٹ جاتے ہیں اور مشقت بھی زیادہ ہے اس کے فضائل ارشاد فرمائیں اور میرے لیے کیا حکم ہے۔

**جواب**: اس زمانے میں ہر وقت باوضو رہنے سے جسمانی صحت کے مسائل پیدا ہونے کا امکان ہے بوجہ ضعف کے۔ ہر وقت باوضو رہنا اللہ تعالیٰ نے فرض تو نہیں کیا۔ اس سے زیادہ ضروری بلکہ فرض ہے کہ نگاہوں کو ہر وقت باوضو رکھو یعنی بدنظری نہ کرو۔

.....................................

**۷۳ حال**: مجھ سے غلط بات برداشت نہیں ہوتی مجھ پر جو جھوٹے الزامات لگتے ہیں والدہ، بہنوں، استادوں کو جب مجھ سے متنفر کیا جاتا ہے تو غیبت کر بھی لیتی ہوں یعنی صاف بات بتاتی ہوں جو الزام لگاتا ہے اس کو منہ پر سنا بھی دیتی ہوں

کہ غیبت سے اچھا ہے منہ پر سناؤں۔
**جواب:** کسی کے ظلم اور جھوٹے الزام کے خلاف حقیقت حال واضح کرنا غیبت نہیں ہے اپنی صفائی کے لیے صحیح صورت حال بتا سکتی ہیں۔
**۷۴ حال:** حضرت والا جی بدگمانی کے آنے پر آپ کے بتائے ہوئے علاج پر عمل پیرا ہوں لیکن یہ بدگمانی کا آنا اس پر کیا مواخذہ ہوگا جبکہ پھر بعد میں اس کا علاج کر لیا جائے۔
**جواب:** بدگمانی کا وسوسہ آنا گناہ نہیں لیکن اس بدگمانی پر دل سے یقین کرنا گناہ ہے۔

..............................................

**۷۵ حال:** چچازاد، خالہ زاد وغیرہ سے بات چیت (غیر ضروری) کر لیتا ہوں۔
**جواب:** ان سے شرعی پردہ کرنا واجب ہے۔ بے پردہ بات ضروری ہو یا غیر ضروری سب حرام ہے۔ ہمت سے کام لیں پردہ شروع کر دیں اور سوچیں کہ قبر میں یہ چچازاد، خالہ زاد ساتھ نہیں جائیں گی۔
**۷۶ حال:** کسی فیکٹری یا آفس میں ہو اور معلوم ہو کہ وہاں مستورات بھی ہیں تو تیاری میں خاص اہتمام کرتا ہوں۔
**جواب:** یہ سب نفس ہے ہرگز اہتمام نہ کریں بلکہ حلیہ اور خراب کر لیں۔
**۷۷ حال:** ٹیلی ویژن دیکھ لیتا ہوں موسیقی سن لیتا ہوں مندرجہ بالا تمام معاملات میں کبھی کبھار نفس کے خلاف کرنے میں بھی کامیاب ہو جاتا ہوں مگر اکثر مغلوب ہی رہتا ہوں۔
**جواب:** گناہ بغیر ہمت کے نہیں چھوٹتے اگر ہمت نہ کرو گے تو کیا مجرمانہ حالت میں اللہ کے سامنے پیش ہونا چاہتے ہو؟ یہ زندگی ایک ہی بار ملی ہے پھر پچھتانے سے فائدہ نہ ہوگا۔ ہمت کرو اور آج ہی سے سب گناہ چھوڑ دو۔ جب کوئی غلطی

ہوتو پچاس روپے صدقہ کرو اس سے امید ہے بہت فائدہ ہوگا۔

**۷۸ حال:** اس مرتبہ خط لکھنے میں غیر معمولی تاخیر ہوئی جس کی وجہ صرف میری سستی اور کاہلی ہے۔ آج کل کرتے کرتے اتنا وقت گذر گیا بہت قلق ہے۔

**جواب:** ہر ماہ ایک خط سے اطلاع حالات کرتے رہیں آج کا کام کل پر نہ چھوڑیں۔

.......................................................

**۷۹ حال:** تقریباً ۲ سال پہلے میری منگنی (جواب سے تقریباً ۴ سال قبل ہوئی تھی) ختم ہوگئی۔ میری زندگی پہلے ہی کچھ زیادہ خوش گوار نہ تھی اس حادثہ سے قلب پر بہت ہی زیادہ غم ہوا حتیٰ کہ خانقاہ آنے جانے میں بھی بہت کمی ہوئی۔ ذکر اذکار میں بھی کمی آگئی۔ میری طبعیت بہت حساس ہے۔ ذرا ذرا سی بات کا اثر لیتی ہے یہ تو پھر بہت بڑا دکھ تھا جس کا اثر آج تک میرے قلب پر ہے اس دوران میں نے اپنا کاروبار بھی شروع کیا مگر اس غم کی وجہ سے وہاں بھی پوری دل جمعی سے توجہ نہیں دے پا رہا ہوں۔ دعا فرمائیے کہ یہ غم میرے قلب سے ہٹ جائے اور میرے دینی ودنیاوی معاملات پھر سے درست ہو جائیں، آمین۔

**جواب:** غم کے بجائے خوش ہو جائیں یہ منگنی ختم ہو جانا آپ کے لیے نعمت ہے بوجہ اس میں دین کی کمی کے جو ہمیشہ آپ کے لیے باعثِ کوفت اور پریشانی ہوتی آپ کو ان شاء اللہ نیک بیوی ملے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ بعض چیز کو تم ناگوار سمجھتے ہو اور وہ تمہارے لیے خیر ہوتی ہے اور بعض باتوں کو اچھا سمجھتے ہو اور وہ تمہارے لیے شر ہوتی ہیں، مومن کا عقیدہ تو اس پر ہونا چاہیے کہ ؎

جو ہوا اچھا ہوا بہتر ہوا
وہ جو حسبِ مرضیٔ دلبر ہوا

.......................................................

**۸۰ حال:** بندہ پشاور کا باشندہ ہے۔ آپ کے کتابوں کی برکت سے میٹرک ہی سے عجیب حالت تھی۔ بے قراری اتنی تھی کہ بعض اوقات کتاب پڑھ کر دل روتا۔ آپ سے ملاقات کی دعائیں مانگتا۔ بالآخر خط کے ذریعے آپ سے اصلاحی تعلق قائم ہوا بفضل اللہ F.S.C پڑھنے کے دوران گھر سے Study Tour کا بہانہ کرکے لاہور پہنچا۔ اور 2002 میں آپ سے بروز بدھ بعد از نمازِ عشاء خانقاہ میں آپ سے ہاتھ مبارک پر بیعت ہوا۔ الحمدللہ فلک الحمدللہ و لک الشکر بیعت کے وقت عجیب کیفیتِ احسانی تھی اور دل میں یہ شعر پڑھا۔

آپ کا ہاتھ مبارک میرے ہاتھ میں آ گیا
ایسا لگتا ہے جنت میں آ گیا

بیعت کے دوران دل میں یہ خیال آرہا تھا کہ پیارے اللہ میاں مجھ جیسے گندے سے یہ ارشاد فرما رہے ہیں کہ لو میاں تو جن کے لیے روتا تھا جن کے لیے تو بے چین تھا جن کے لیے تیرا دل مچلتا تھا وہ ولی اللہ تیرے سامنے ہیں اور تو کر خوب مزے۔

دل ہی دل میں اللہ جل جلالہ کا شکریہ ادا کر رہا تھا اور دل ہی دل میں کبھی کبھی آپ کے پیر مبارک، کبھی ہاتھ مبارک، کبھی ماتھا مبارک اور کبھی تجلیات سے بھرا ہوا دل مبارک چومتا اور مزے لیتا مسجد میں آکر دو رکعت صلوٰۃ شکرانہ ادا کی پیارے اللہ میاں کے فضل سے خوب شکر ادا کیا۔ تقریباً پندرہ منٹ میں نہ چاہتے ہوئے نماز ختم ہوئی۔ عجیب کیفیت تھی بیان سے باہر ہے۔ رات کو پہرہ بھی دیا۔ اس دوران رات کو عجیب سی ہوائیں آتیں اور میرے دل میں داخل ہوتیں اور اشعار کی آمد ہوئی اور میں نے جلدی سے ان اشعار کو محفوظ کرلیا۔ یہ حضرت والا کے فیض کی ادنیٰ جھلک تھی۔

ایک مرتبہ حضرت والا نے بلا لیا اور فرمایا کہ کتنے دن رہو گے، میں

نے کہا حضرت ایک دن اور رات کیونکہ گھر میں بڑا ہوں اور امتحانات بھی آنے والے ہیں ساتھ میں گھر سے بہانہ کر کے نکلا ہوں۔ حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ میاں! مزہ تو تم کو بہت آتا جب آپ ہمارے ساتھ تھوڑی دیر اور رہتے۔ یہ ارشاد فرمانا تھا کہ میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا، جس پر گھر فون کیا اور والد صاحب سے کہا کہ ابا حضور! بس لاہور میں چند دن اور رہوں گا کہ اصلی Study تو اب شروع ہوئی ہے۔ پھر حضرت والا کے فیض اور توجہ سے دو دن تک یہاں رہا، واپسی کے دوران اکثر جگہوں پر رویا آپ کی یاد نے بہت رُلایا اور تڑپایا ہے۔ گھر آنے پر عجیب کیفیت، آدھی رات کو اٹھتا اور میدان میں جاتا، عجیب نعرے دل سے نکلتے، زبان سے مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اشعار پڑھتا اور آپ کی یاد بہت تڑپاتی! وہ دن بڑے ہی عجیب تھے جب آپ اور ہم قریب تھے۔ یہ سب حضرت والا کے فیض کی ادنیٰ جھلک تھی کہ مجھ جیسے عاصی و باغی کو کیا بنا گیا۔

کیفیات کی یلغار دیوانوں جیسی حرکت و حالات آپ سے دوری میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا، بس مسجد تھی، گھر میں آپ کے کتب کا مطالعہ یا رات کو تلاوت و اشعار، والد صاحب ایک دن غصہ ہوئے۔ اور فرمایا کہ یہ تم نے کیا حالت بنائی ہے۔ مجھے حمام لے گئے، بال وغیرہ صحیح کروائے۔ لیکن میری حالت نہ بدلی۔ آخر ایک دن والد محترم نے غصہ میں مجھے خوب مارا اور گھر سے نکالا سارا محلّہ یہ تماشا دیکھ رہا تھا۔ میں آگے آگے اور ابا حضور لاٹھی لیے ہوئے میرے پیچھے پیچھے شیخ مولانا کے پاس گیا انہوں نے صبر کا کہا! محترم جناب کے پاس گیا، انہوں نے تفصیلاً سارا واقعہ سنا اور فرمایا کہ آزمائش ہے، اور تین دن تک مولانا فقیر محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خانقاہ میں رہنے کو کہا۔ اسی دوران دو (۲) خطوط کراچی روانہ کیے مگر کوئی جواب موصول نہ ہوا۔ گھر آنے پر پھر وہی کیفیات، اس کے بعد دو خطوط اور ارسال کیے، لیکن کیفیات دن بدن عجیب ہوتے گئے۔ آخر

میں فخرِ سرحد مولانا صاحب دامت برکاتہم کے صحبت میں گیا۔ دو تین مرتبہ شفقتاً غصہ فرمایا پھر توجہ عنایت فرمائی، ایک ہفتہ تک درست رہا پھر وہی بے چینی رونا دھونا، عجیب سے حالات بالآخر مولانا صاحب کے مشورہ سے سلسلہ عالیہ نقشبندیہ کے بڑے شیخ المشائخ استاذ العلماء مفتی صاحب دامت برکاتہم کے صحبت بابرکت میں پہنچا۔ انہوں نے حضرت والا کے فیض سے انتہائی شفقت فرمائی فرمایا کہ یہ آگ کہاں سے لگا کے آئے ہو؟ میں نے کہا حضرت والا کی ملاقات و صحبت بابرکت اور ان کی یاد کے اثرات ہیں۔ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ تم کو چاروں سلسلوں میں بیعت کیا گیا ہے۔ اللہ تمہیں چاروں سلسلوں کے فیوض نصیب فرمائے گا۔ میں نے ان سے کہا کہ حضرت! میں حضرت والا تک نہیں پہنچ سکتا۔ والدین کی وجہ سے کراچی جانہیں سکتا۔ لیکن حضرت والا کو بھولنا میرے بس سے باہر ہے۔ حضرت میرے دل و جان میں بسے ہوئے ہیں۔ مفتی صاحب نے فرمایا کہ مبارک ہو مگر اب تم یہ ذکر خفی کرو۔ لطیفہ قلب پر ہاتھ مبارک رکھ کر دعا فرمائی حضرت مفتی صاحب کی باطنی توجہ سے آمدورفت جاری رہی جب بھی حضرت مفتی صاحب کی مجلس میں حاضر ہوتا باوجود دیگر علماء کرام و طلباء اور مجاہدین حضرات کے، حضرت مفتی صاحب مجھے پاس بٹھاتے بڑی شفقت فرماتے باوجود اس کے کہ وہ کم باتیں کرتے ہیں مگر مجھ سے دل لگی کرتے۔ حضرت مفتی صاحب کو معلوم تھا کہ اگر اس کے ساتھ ایسا نہ کیا جائے تو اس کے زخمی دل کو قرار کیسے آئے گا۔ بفضل اللہ دو سال میں نقشبندی اسباق مفتی صاحب کے ارشاد کے مطابق پورے کیے۔ اب مفتی صاحب دامت برکاتہم پر فالج کے پے در پے اٹیک کی وجہ سے طبیعت ٹھیک نہیں رہتی ضعف کے باوجود بھی اکثر اوقات مسجد میں گزارتے ہیں۔ کسی سے خدمت نہیں لیتے بلکہ خود خدمت کرنا سعادت سمجھتے ہیں مجھے کبھی کبھی خدمت کا موقع عنایت فرمادیتے

ہیں۔ اب حضرت مفتی صاحب کی طبیعت دن بدن ناگفتہ ہوتی جارہی ہے۔ میری کیفیت وطبیعت بھی عجیب ہوتی جارہی ہے۔ کیفیات عجیب بے چینی و دیوانگی اور دنیا سے بےزاری والی کیفیت اللہ سے لقاء والی کیفیت مخلوقِ خدا کی خدمت کی بھی کیفیت اور ان سے بھاگنے کی بھی کیفیت ہے۔ مگر دل ان سے بے طمع ناامیدار بیزار بھی ہے۔ خود اپنے آپ سے بھی متنفر ہوں خلوت سے دلی لگاؤ ہے۔ شوقِ مناجات شوقِ یادالٰہی سب کے لیے دعا گو رہتا ہوں۔ خصوصاً اہل اللہ کے لیے۔

**جواب**: شیخ بیمار ہوجائے تو باوفا مرید کا تعلق شیخ سے اور بڑھ جاتا ہے یہ تقاضائے وفاداری ہے اور شیخ سے صحیح اور قوی اور اخلاص والے تعلق کی دلیل ہے۔ اور بیماری میں شیخ کو چھوڑ کر اپنی عبادات و کیفیات سے مست ہونا شیخ سے بےوفائی اور اس کی خدمت سے فرار ہے۔

**۸۱ حال**: سب سے زیادہ بے چینی جو مجھ پر اکثر طاری رہتی ہے وہ ہے، اہل اللہ سے ملاقات، ان کی مجالس اور خدمات بابرکات اور خصوصاً حضرت والا دامت برکاتہم کے لیے بعض اوقات بے چینی اتنی بڑھتی ہے کہ مجھے ایسا لگتا ہے کہ میرا دل حضرت والا کے لیے رورہا ہے۔

**جواب**: مختلف مشائخ سے بیک وقت ملاقات کا شوق طریق سالکین نہیں۔ شیخ سے مرید کو ایسا تعلق ہونا چاہیے جیسے بچہ کو ماں سے ہوتا ہے کہ اپنی ماں کے علاوہ کسی ماں کا دودھ نہیں پیتا۔ اسی لیے بزرگوں نے فرمایا یک در گیر و محکم گیر۔ ملفوظات کمالات اشرفیہ میں حضرت تھانوی نے فرمایا کہ جب تک نسبت راسخ نہ ہو شیخ کے علاوہ کسی اور پر نظر نہ کرے نہ بغرض استفادہ کسی بزرگ کی مجلس میں جاوے عظمت سب اللہ والوں کی ہو لیکن تعلق دلی ایک ہی سے ہو حضرت نے فرمایا کہ جو مرید اپنے شیخ کے علاوہ دوسرے مشائخ کی طرف دیکھتا ہے اس کی

مثال اس فاحشہ عورت کی سی ہے جو شوہر کے علاوہ دوسروں پر نظر کرتی ہو۔

**۸۲ حال:** ایک دفعہ خواب میں دیکھا کہ پشاور میں بندہ نے اہل اللہ کے لیے پروگرام کیا ہوتا ہے۔ جس میں استاذ العلماء شیخ المشائخ حضرت مفتی صاحب دامت برکاتہم بھی اسٹیج پر جلوہ افروز ہیں اسی اثناء دل سے آواز آتی کہ تو جس کا مجنوں بنا ہوا ہے وہ بھی تشریف لا رہے ہیں میں نے دل میں کہا کہ حضرت والا کی طبیعت تو ناساز ہے پشاور کس طرح تشریف لائیں گے۔ یہ سوچ رہا تھا اور دروازے کے پاس ٹہل رہا تھا کہ اسی اثناء فخر اولیاء میرے جانِ جاناں میرے محسن حضرت والا رونق افروز دکھائی دیئے اور میری خوشی کی عجیب کیفیت تھی۔

مفتی صاحب دامت برکاتہم باوجود علالت کے خوشی سے حضرت والا کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے، حضرت والا نے ارشاد فرمایا کہ مفتی صاحب اٹھنے کی تکلیف کیوں کی! مفتی صاحب نے فرمایا کہ حضرت آپ اتنی دور سے ہمارے لیے تشریف لائے ہم آپ کے لیے اٹھیں بھی نہیں تو کیا کریں۔ حضرت والا بہت محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد راز و نیاز کی عجیب سی باتیں کیں کبھی خاموشی کبھی مسکراہٹ عجیب منظر تھا۔

مفتی صاحب دامت برکاتہم نے حضرت والا دامت برکاتہم سے میرے متعلق ارشاد فرمایا کہ یہ آپ کا دیوانہ ہے حضرت والا نے مسکرا کر فرمایا کہ مفتی صاحب آپ نے بھی میرے اس دیوانے کو اچھی طرح سنبھالا ہے۔

**جواب:** جنہوں نے آپ کو سنبھالا اس احسان کا بدلہ دیجیے کہ بیماری کے زمانے میں اب آپ ان کو سنبھالیے خوب خدمت کیجیے اور خوب فیض اٹھائیے۔ بیماری میں اہل اللہ کا فیض اور بڑھ جاتا ہے جب تک صحت اچھی تھی خوب ساتھ رہے اب بیماری میں ان کو چھوڑ کر میرے پاس آنا ان کے قلب کو ٹھیس لگائے گا جو آپ کے باطن کے لیے مضر ہوگا۔

........................................

**۸۳ حال**: میں آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتی ہوں مجھ میں ہمت نہیں ہورہی ہے کہ میں آپ کو خط لکھوں میرے لیے دعا فرمائیے کہ میرا اصلاحی تعلق کا سلسلہ ہمیشہ قائم رہے، آمین اور اسی کے ذریعے میرے بہت سے کاموں کی اصلاح ہوتی رہے۔ میں گیارہویں جماعت تک پڑھ چکی ہوں میرا مسلک شافعی ہے۔ میں عالمہ کا کورس کرنا چاہتی ہوں۔ مدرسوں میں مسئلے وغیرہ حنفی مسلک کے پڑھائے جاتے ہیں میں کوئی فیصلہ نہیں کرپارہی ہوں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے۔ مدرسے میں داخلہ لوں یا نہ لوں کہ شافعی مسلک کے مسئلے کیسے پڑھوں گی۔

**جواب**: اصلاحی تعلق کی اجازت ہے۔ لیکن کتابیں اور فقہی مسائل شافعی مسلک ہی کے پڑھنا چاہیے چاروں امام حق پر ہیں لیکن جو جس مسلک کا پابند ہے اسی فقہ پر عمل کرے۔

**۸۴ حال**: میرے اندر مستقل مزاجی نہیں ہے۔ کوئی بھی کام ہو دنیاوی یا دینی مستقل نہیں ہو پاتا۔ کوئی دعا تجویز فرمائیں۔ میں اس عادت سے پریشان بھی ہوں۔ یہ عادت میں نے اپنے اندر نوٹ کی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے۔

**جواب**: دین کے جو کام ضروری ہیں یعنی جن کے نہ کرنے سے گناہ لازم آتا ہے جو ان سے بچ جاتا ہے اس کو مستقل مزاجی حاصل ہے۔ دین کی ضروری عبادت کرنا اور گناہوں سے بچنا اس میں مستقل مزاجی اور استقامت چاہیے۔ اس کے حاصل کرنے کا طریقہ صرف ہمت ہے۔ اور باقی کاموں کے ہونے یا نہ ہونے سے ہمیں بحث نہیں کہ یہ اصلاحِ نفس سے متعلق نہیں۔

**۸۵ حال**: میں ڈاکٹر ہوں اور ہاؤس جاب شادی سے پہلے مکمل کرچکی ہوں۔ انسانیت کی خدمت کرنا چاہتی ہوں اور جو تعلیم حاصل کرچکی ہوں اس کو ضائع بھی نہیں کرنا چاہتی مگر چند باتیں مانع آتی ہیں۔

**جواب**: اسلام پہلے اپنی خدمت بتاتا ہے قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا یعنی پہلے اپنے آپ کو دوزخ سے بچالو پس انسانیت کی ایسی خدمت تو جائز ہے جس سے اپنی خدمت خطرہ میں نہ پڑے اور جو خدمت انسانیت اپنی خدمت کو تباہ کرے اسلام میں اس کی اجازت نہیں بس حدودِ شریعت کے اندر رہ کر خدمت کرسکتی ہو لیکن اگر حدودِ شریعت پامال ہوں تو ایسی خدمت جائز نہیں۔

**۸۶ حال**: اختلاط سے شدید نفرت کرتی ہوں، بلکہ شایداشد، جہاں غیر مرد ہوں وہاں بیٹھنا میرے لیے بہت تکلیف دہ ہوتا ہے۔ اور میں کام صحیح نہیں کرپاتی۔ موجودہ اسپتالوں کا نظام کچھ ایسا ہی ہے۔ اس لیے سخت ناپسند کرتی ہوں اور ذہنی دباؤ، چڑچڑے پن اور جسمانی تھکن کا شکار ہوجاتی ہوں۔ چونکہ عام لیڈی ڈاکٹر میل ڈاکٹروں سے مدد لے کر کام کرلیتی ہیں مگر میں ایسا نہیں کرپاتی اور چونکہ باپردہ اور صوم وصلوٰۃ کی پابند ہوں (ماشاء اللہ) اس لیے لڑکیاں بھی قریب نہیں پھٹکتیں اس لیے اکیلے پن کا شکار ہوجاتی ہوں۔ میری بڑی غیر یقینی کیفیت ہوتی ہے اور پھر میں فرار تلاش کرنے لگتی ہوں۔

**جواب**: اسلام میں نامحرموں سے اختلاط جائز نہیں ایسی تعلیم، ایسی نوکری، ایسی کسی بات کی اسلام اجازت نہیں دیتا۔ جس کام میں اللہ کی رضا نہ ہو اس پر لات ماردو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ ہم سے یہ کام نہیں کرانا چاہتے۔ ذلت سے بچا رہے ہیں پھر جسمانی تھکن، چڑاچڑاپن اور اکیلے پن کا احساس ناشکری ہے۔

**۸۷ حال**: میرے سسرال اور میکے والے چاہتے ہیں کہ میں ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم حاصل کروں لیکن ایک سال کی ہاؤس جاب نے مجھے یہ احساس دلادیا ہے کہ میں نہ جسمانی طور سے مضبوط ہوں اور نہ روحانی طور پر۔

میں اس قدر مضبوط نہیں کہ خاندان کے آگے اپنی بات منواسکوں۔ اور اگر کوئی کام کرتی ہوں تو یہ خیال آتا ہے کہ اپنے چڑچڑے پن سے آج جو

میں اپنے شوہر کی نورِ نظر ہوں، دل کا چین اور انتہائی درجے کی لاڈلی ہوں یہ سب خدانخواستہ کھو نہ دوں اور سسرال والوں کے ساتھ بھی کچھ برا رویہ نہ اختیار کر بیٹھوں۔

**جواب**: حکمت اور نرمی سے شوہر کو مزید تعلیم حاصل کرنے کی ناپسندیدگی اور طبعی عذر کو پیش کریں۔ اُمید ہے وہ تعلیم پر اصرار نہیں کریں گے۔

**۸۸ حال**: میرے شوہر اپنے ماں باپ کے آگے شاید یہ بات نہ منوا سکیں۔ کیونکہ یہ خاندان ڈاکٹروں کا ہے اور ہر قسم کے اسپشلسٹ یہاں موجود ہے گھر اور میرے ساس سسر مجھے بھی ایک قابل ڈاکٹر کے روپ میں دیکھنا چاہتے ہیں۔

**جواب**: عاقل و بالغ اولاد کے معاملات میں ماں باپ کا اس قدر دخیل ہونا زیادتی ہے شرعاً اور اخلاقاً ایسے احکام کو ماننا اولاد کے ذمہ شریعت نے ضروری نہیں کیا۔ جن کا تحمل نہ ہو۔

**۸۹ حال**: ان صورتوں میں کیا مجھے اپنی ذہنی و جسمانی نقائص سے ساس سسر کو آگاہ کر کے منوانا چاہیے؟ گو کہ وہ سمجھدار ہیں لیکن یہ سوچ آرہی ہے کہ اگر بتا دیا اور وہ مان بھی گئے تو میری جسمانی کمزوری کا سارے خاندان کو علم ہوگا۔ اور خدا نہ کرے کوئی مسئلہ کھڑا ہو جائے؟

**جواب**: جسمانی کمزوری ہونا کوئی عیب نہیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لیے یہ عذر بھی پیش کرسکتی ہیں ورنہ مزید تعلیم ناپسند ہونے کا عذر کردیں کیونکہ نامحرموں سے اختلاط جائز ہی نہیں۔

**۹۰ حال**: کیا انہیں یہ بات سمجھانی چاہیے کہ اختلاط ہمارے دین میں منع ہے؟ یہاں کا ایسا ماحول ہے کہ بڑوں نے جو بات کہی ہے وہی ہے۔ بچے صحیح بات بڑوں کے آگے رکھ کر نہیں سمجھاتے۔ کم از کم میں نے تو ابھی تک ایسا نہیں دیکھا۔

**جواب**: صرف سمجھانا کافی نہیں بلکہ صاف سنادیں کہ اسلام میں یہ اختلاط حرام ہے

لہٰذا میں مزید تعلیم حاصل نہیں کرسکتی۔ اللہ سب سے بڑے ہیں ان کی بات سنائیں۔

**۹۱ حال**: آج کل یہ ڈاکٹر بزنس کی ڈگری MBA بھی ساتھ کر کے دوائیوں کی کمپنی میں کام کر رہے ہیں یا ہسپتال کا انتظام بھی چلاتے ہیں۔ اگر میں بھی MBA کروں، اور کوئی دیندار ہسپتال کا انتظام سنبھالوں۔ (میرے دماغ میں اگر کوئی ہسپتال ہے تو شاید وہ دنیا کا واحد ہسپتال ہی ہے جسے آپ لوگوں نے تعمیر کیا ہے) یا پھر گھر بیٹھ کر کسی دوائی کی کمپنی سے وابستہ رہوں۔ حالانکہ یہ ایک Game سے کم نہیں ہوگا کہ پتہ چلا MBBS کے بعد MBA کی ڈگری بھی لے لی مگر نوکری اس قسم کی نہ مل سکی۔ کیونکہ میری خواہش ہے کہ کسی طرح سے اپنے علم کا استعمال کروں۔

**جواب**: ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ آخر اس کی کیا ضرورت ہے کیا کوئی مالی مجبوری ہے؟ صرف بحالت مجبوری جب کوئی ذریعہ ہی نہ ہو تب پردہ کے ساتھ عورت معاش کے لیے نکل سکتی ہے ورنہ دین میں عورت کا میدان اس کا گھر ہے۔

اگر کوئی شرعی ہسپتال ہو جہاں بے پردگی نہ ہو مردوں سے اختلاط نہ ہو مرد مریضوں کو نہ دیکھنا پڑے تو یہ شوق پورا کرلیں۔ ورنہ اس شوق پر خاک ڈالیں مسلمان کے ذمہ صرف اللہ کو راضی کرنا ہے اور کچھ نہیں۔

**۹۲ حال**: ڈاکٹری کا پیشہ ایک فل ٹائم جاب ہے اس میں (Evening) اور نائٹ ڈیوٹیاں کرنی پڑتی ہیں جسمانی و ذہنی دباؤ کا شکار رہنا پڑتا ہے جبکہ ڈاکٹری سے ہٹ کر دواساز کمپنی سے وابستگی یا ہسپتال کا نظام چلانے میں شاید اتنی محنت نہ ہو۔ اور خاندان والے بھی خاموش رہیں گے۔ تو اگلی MBA کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد نوکری کرنا کیسا ہے۔

**جواب**: نہ ایم بی اے مناسب نہ نوکری نہ خاندان کا ایسا ڈر۔

**۹۳ حال**: آخری میں میں آپ سے بھرپور دعا کی گزارش کرتی ہوں۔ میں

فطرۃً گھر میں رہنا زیادہ پسند کرتی ہوں۔ یہ سب میرے بس کی بات نہیں۔ اللہ کرے کہ مجھ پر کوئی آزمائش نہ ڈالے کیونکہ میں قابل ہی نہیں اس کی۔ کچھ ایسی راہیں کھول دے کہ سب آسان ہوجائے۔ نمازِ حاجات، نمازِ استخارہ، آیتِ کریمہ اور دعائیں مانگتی رہتی ہوں، باقاعدگی سے۔ دعا کریں کہ سب ٹھیک ہو۔ اللہ پاک حلال رزق فراوانیوں سے دے اور اتنا کہ دونوں ہاتھوں سے بھی بانٹے تو ختم نہ ہو، آمین۔

**جواب**: عورت کا یہی کام ہے گھر میں رہنا شرعاً اخلاقاً فطرۃً اس کا حق ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

.......................................................................

**۹۴ حال**: مجھ کو اس بات کا بہت احساس ہے کہ میرے دل میں حب باہ (شہوت، امرد پرستی) حب جاہ (تکبر، اپنے آپ سے خوش گمانی)، دوسرے لوگوں سے بدگمانی اور نہ جانے کیا کیا امراض موجود ہیں جس کی وجہ سے میں اپنے دل کو انتہائی زخمی اور بیمار پاتا ہوں۔

**جواب**: حب جاہ ہو یا حب باہ ان کے مادے ہونا برا نہیں ان پر عمل کرنا برا ہے۔ شہوت ہوا س کے ناجائز تقاضے پر عمل نہ کرو۔ اسی طرح جاہ کے مطالبوں پر عمل نہ کرو اس سے نفس کو تکلیف ہوگی، یہی تکلیف وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔

**۹۵ حال**: مجھ کو اس بات کا خیال اکثر رہتا ہے کہ میرے باقی پیر بھائی بہت بڑے پائے کے اولیاء ہیں اور اکثر میں قصداً اس گمان سے ان سے ملتا ہوں جیسے بھنگی کی دوستی شہزادوں سے ہوگئی ہو۔ یہ بات ہر وقت نہیں ہوتی لیکن قصداً ارادہ کرتا ہوں۔

**جواب**: قصداً ارادہ کرنا ہی مطلوب ہے۔ یہ حالت تواضع کی مبارک ہو جو حب جاہ کی نفی کرتی ہے کیونکہ تواضع اور تکبر میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال

ہے۔ شکر کریں۔

**۹۶ حال**: مجھ کو یہ بھی اکثر محسوس ہوتا ہے جیسے میں سانپ ہو کر مچھلی بنے گھوم رہا ہوں۔

**جواب**: نفس ہر ایک کا سانپ ہے اس کو مچھلی بنانا ہی مطلوب ہے اور کوشش سے یہ مچھلی بن بھی جاتا ہے ہرگز مایوس نہ ہوں۔

**۹۷ حال**: ہر بات پر میرے دل کی بیماریاں مجھے خوش گمانی میں مبتلا کر دیتی ہیں حتیٰ کہ اصلاحی خط لکھتے وقت بھی یہی لگتا ہے کہ جیسے میں کہیں اپنے شیخ کو بھی دھوکہ تو نہیں دے رہا۔

**جواب**: اگر دھوکہ دینا ہوتا تو اپنی برائیاں بیان نہ کرتے اپنے نفس سے بدظن رہو لیکن اتنا بدظن بھی نہ ہو کہ وہ مایوس کر دے۔

**۹۸ حال**: میں اصلاح کے لیے دعا بھی کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے سارے حالات کہہ دیتا ہوں۔ حضرت والا میں آپ کے شفیق اور کریم ہونے کی وجہ سے درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے میری اصلاح کے لیے دعا فرمادیں۔ میرے حالات واقعتاً گرگٹ کے رنگ کی طرح بدل جاتے ہیں آپ سے درخواست ہے کہ میری اصلاح کے لیے اللہ تعالیٰ غیب سے تزکیہ کا معاملہ فرمادیں۔

**جواب**: دل وجان سے دعا ہے۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے مطمئن رہیں۔

**۹۹ حال**: حضرت والا آپ کے علاوہ اس راستے میں میری کوئی جائے پناہ نہیں ہے کیونکہ آپ ہی رہبر منزل ہیں میں اگر قصداً دور بھاگ بھی جاؤں تو آپ کی شفقت اور رحمت سے امید ہے کہ آپ مجھے مایوس نہیں ہونے دیں گے۔

**جواب**: مطمئن رہیں ہم آپ کو بھاگنے نہیں دیں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

..................................

**۱۰۰ حال**: خانقاہ آنے سے پہلے حضرت والا کی جو محبت تھی دل میں وہ تڑپ

اب نہیں محسوس ہوتی اور یہ بات بار بار سنی حضرت والا سے کہ شیخ کی محبت راہ سلوک طے کرنے میں بہت اہم ہے۔ اب میں پریشان ہوں کہ میرے کسی گناہ یا بے ادبی کی وجہ سے شیخ کی محبت مجھ سے سلب ہوگئی ہے تو میں حضرت والا سے ہر بے ادبی کی معافی چاہتا ہوں اور ہر گناہ سے توبہ کرتا ہوں اور میرے لیے دعا فرمائیں اگر اللہ تعالیٰ شیخ کی سچی محبت مجھ نالائق کو نصیب فرمائیں۔

**جواب**: بچہ جب ماں کی گود سے دور ہوتا ہے تو تڑپتا ہے گود میں آکر پُرسکون ہوجاتا ہے۔ یہ سکون ہے محبت کی کمی نہیں۔ کیفیات بدلتی رہتی ہیں کبھی اللہ کی محبت زیادہ محسوس ہوتی ہے کبھی کم۔ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ یہ ہوتا ہے تو شیخ کے ساتھ محبت کم محسوس ہو تو کیا تعجب ہے، اللہ اللہ ہے، شیخ تو بندہ ہے۔ محبت کم محسوس ہونے پر غم ہونا خود محبت کی علامت ہے۔ مطمئن رہیں۔

**۱۰۱ حال**: اب میرے صرف ۱۵ دن باقی ہیں لیکن اپنی نالائقی کی وجہ سے ویسے کا ویسا ہوں مجھے یہ خوف ہے کہ میں جب یہاں سے جاؤں تو ایسا نہ ہو کہ میری وجہ سے لوگ حضرت والا سے متنفر ہوں لہٰذا میری حالت انتہائی قابلِ رحم ہے اور توجہ کا انتہائی محتاج ہوں دعاؤں کے ساتھ ساتھ۔

**جواب**: یہ خوف مبارک ہے **لا تخافوا** کی نوید ہے ؎

لا تخافوا ہست نزل خائفاں

اللہ کے لیے ڈرنے والوں کو اللہ تعالیٰ اس چیز سے محفوظ رکھتے ہیں جس کا انہیں ڈر ہوتا ہے۔

**۱۰۲ حال**: میرے اندر تکبر حب جاہ و مال کے مرض کے جراثیم پوشیدہ مجھے محسوس ہو رہے ہیں علاج تجویز فرما کر ممنون فرمائیں۔

**جواب**: دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں جو چیزیں چھوٹنے والی ہیں ان سے کیا دل لگانا۔

**۱۰۳ حال**: ہر نیک عمل کی طرف رغبت میرے سے ختم ہوگئی ہے نہ تہجد کے لیے

اٹھ سکتا ہوں اور نہ دعا وغیرہ میں دل لگتا ہے۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتا ہوں تو زبان سے کچھ نہیں نکلتا اور اگر نکلے بھی تو دل کہیں اور ہوتا ہے اور انتہائی پریشانی کا عالم ہے۔

**جواب**: رغبت ہونا ضروری نہیں بہ تکلف عبادت کریں زیادہ قُرب اور زیادہ اجر ملے گا۔ عبادت میں دل نہ لگنا کوئی پریشانی کی بات نہیں۔ جو عمل اختیاری ہے کرتے رہیں غیر اختیاری کے پیچھے نہ پڑیں۔ عبادت کرنا دعا مانگنا دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا، ذکر کرنا آپ کے اختیار میں ہے وہ کیجیے دل لگنا اختیار میں نہیں اس کی پرواہ نہ کیجیے۔

..........................................................................

**۱۰۴ حال**: گذشتہ عرض نامہ میں اس ناکارہ نے مشہور شاعر کا شعر لکھا تھا۔ حضورِ والا نے فرمایا کہ ''بے دینوں کا کلام نہ پڑھو اس سے قلب میں ظلمت پیدا ہوتی ہے۔''

یقیناً یہی بات ہے۔ لیکن...... مسئلہ یہ ہے کہ اس نوع کے بے دین شعراء کے کلام کا ایک ضخیم ذخیرہ بندہ کے دل و دماغ پر ایک عرصہ سے نقش ہے۔ لیکن جو دماغ میں پختہ ہو چکے ہیں ان کو کیسے محو کروں۔ یہ بات میرے لیے اضطراب کا باعث ہے۔

**جواب**: محو کرنے کی نہ ضرورت ہے نہ اختیار بس آئندہ مطالعہ میں نہ رکھیں۔ اضطراب کی کوئی بات نہیں ہے۔

**۱۰۵ حال**: حفاظت نظر کے باوجود اک گونہ میلان رہتا ہے اگرچہ غیر اختیاری ہوتا ہے اس سے تشویش ہوتی ہے۔

**جواب**: میلان ہونا بالکل مضر نہیں بلکہ مفید ہے کیونکہ ذریعۂ محبوبیت ہے بوجہ مجاہدہ کے۔

تمام عمر تڑپنا ہے موج مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آگیا سمندر کو

**۱۰۶ حال:** پہلے نظر بچانے سے حلاوتِ ایمانی کا احساس فوراً ہوا کرتا تھا۔ اور اب باوجود بچانے کے کچھ احساس نہیں ہوتا۔ کیا یہ میری مردودیت تو نہیں خدانخواستہ۔

**جواب:** ہرگز نہیں۔ احساس نہ ہونا حلاوت کے معدوم ہونے کی علامت نہیں ہے بلکہ پختگی کی علامت ہے۔ جب ہنڈیا پک جاتی ہے شور کم ہو جاتا ہے۔

**۱۰۷ حال:** سب سے اہم مسئلہ جس میں مجھے موت نظر آتی ہے وہ یہ کہ جب نظر بچاتا ہوں اور حسن صورت سے مجتنب ہو کر آگے گذرتا ہوں تو اس اجتناب، اعراض یا بے التفاتی کا احساس فوراً اس منظور کو ہو جاتا ہے۔ یہ کیا مرض ہے۔ یہ میرے نفس کی خفیہ شرارت معلوم ہوتی ہے۔ جگر مرحوم نے فرمایا ہے؎

وہیں وہیں سے اٹھے ہیں ہزارہا فتنے
جہاں جہاں سے میں گذرا ہوں بے نیازانہ

**جواب:** اس میں کیا نقصان ہے؟ بلکہ اچھا ہے کہ منظور بھی آپ سے انتقاماً مجتنب ہو جائے گا۔ حسینوں کا اعراض فتنہ نہیں عینِ رحمتِ خداوندی ہے۔

**۱۰۸ حال:** آج کل بندہ خانقاہ میں ٹھہرا ہوا ہے۔ رمضان کی مبارک ساعتوں میں میرے لیے حسنِ خاتمہ اور شقاوت و بدبختی سے چھٹکارا دائمی کے لیے خصوصی دعا فرمائیں۔ میری حالت قابل رحم ہے۔ اگر یہاں حضرت والا کے پاس میری اصلاح نہیں ہوئی۔ تو مجھے لگتا ہے نعوذ باللہ میری ہلاکت یقینی ہے۔

**جواب:** اصلاح ہو رہی ہے مطمئن رہیں ڈاکٹر سمجھتا ہے کہ مریض کو شفا ہو رہی ہے یا نہیں اس کی رائے پر جس طرح مریض بھروسہ کرتا ہے اس سے زیادہ شیخ کے ارشاد پر بھروسہ کرو۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

**۱۰۹ حال**: اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ یہ ساعتیں جو یہاں گذری ہیں محروم نہیں فرمائیں گے جب اللہ نے یہاں سے باندھ دیا ہے تو لگتا ہے کہ اپنا بنا ہی لیں گے۔

آہِ من گر اثرے داشتے
یار بکویم گذرے داشتے

**جواب**: اہل اللہ اور اہل اللہ کے غلاموں کی صحبت میں اللہ نے یہ اثر رکھا ہے کہ ایسے شخص کا خاتمہ خراب نہیں ہوسکتا۔ صحبت اہل اللہ ضمانت حسنِ خاتمہ ہے یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے۔

**۱۱۰ حال**: والا نامہ کا نہایت شدت سے منتظر رہتا ہوں مجھے اس کا بخوبی احساس ہے کہ یہاں کثرتِ کار و ہجوم مکتوبات سے تاخیرِ جوابات ایک ناگزیر امر ہے۔

**جواب**: تاخیر اگر ہو بھی جائے تو مضائقہ نہیں آپ نے اپنا کام کیا اس پر اللہ تعالیٰ فضل فرما ہی دیتے ہیں خواہ جواب آئے نہ آئے۔

**۱۱۱ حال**: لیکن انتظار میں کلفت برداشت کرتا ہوں اور ان شاء اللہ کرتا رہوں گا۔ خدانخواستہ شکوہ نہیں ہے، ایک اظہارِ حال ہے جس میں آپ کو راحت ہو اسی میں راضی ہوں۔

**جواب**: یہ بھی علامت محبت ہے ماشاء اللہ۔

..............................

**۱۱۲ حال**: حضرت اللہ تعالیٰ سے آپ کی صحت کے لیے ہر نماز کے بعد دعا کرنے کا معمول ہے۔ بعض اوقات اس دعا میں رقت بھی شامل ہو جاتی ہے اور تھوڑا سا غم بھی آتا ہے کہ میں نے زندگی کے کتنے سال کھو دیئے اور کتنی دیر بعد میرا تعلق حضرت والا سے ہوا۔

**جواب**: دیر آید درست آید۔ شکر کریں کہ جس وقت بھی نیک توفیق ہو جائے وہ

مبارک گھڑی ہے اور حق تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔

آں دم کہ دل بعشق دہی خوش دمے بود

**۱۱۳ حال**: لیکن ساتھ ہی شکر بھی کرتا ہوں کہ اگر اس دنیا سے ایسے ہی چلا جاتا تو نہ جانے کیا حال ہوتا۔

**جواب**: یہ شکر مزید ترقی کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۱۱٤ حال**: حضرت ایک بات پوچھنی ہے کہ میرے والد صاحب میرے گمان کے مطابق کچھ ایسے کاموں میں مبتلا ہیں جس کی آمدنی کے بارے میں مجھے شک ہے البتہ یہ یقین ہے کہ زیادہ تر آمدنی صحیح ہے کیونکہ ہم لوگوں کی آمدنی کا زیادہ تر ذریعہ ہمارا چھوٹا سا کارخانہ ہے جس کی آمدنی ظاہر ہے کہ حلال ہے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں ان چیزوں میں احتیاط کرتا ہوں جو والد صاحب براہ راست کھانے کو لاتے ہیں جیسے پھل وغیرہ۔

لیکن ہمارے گھر کا خرچہ ابو ہی چلاتے ہیں۔ اور جب بھی میں احتیاط کرتا ہوں تو والدہ کو برا لگتا ہے۔ اگرچہ فتویٰ اس پر یہ ہے کہ جائز ہے لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ میرے لیے زہر ہے۔

**جواب**: فتویٰ پر عمل کریں اس زمانہ میں فتویٰ پر عمل ہو جانا بہت بڑا تقویٰ ہے۔

---

**۱۱۵ حال**: حضرت آپ نے بدگمانی کے متعلق دریافت فرمایا کہ وسوسہ آتا ہے یا یقین؟ تو حضرت والا کبھی تو یہ وسوسہ ہی ہوتا ہے اور آکر گذر جاتا ہے مگر کبھی کبھار یقین بھی ہو جاتا ہے اور کبھی کبھار بدگمانی جو کی ہوتی ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔

**جواب**: ویسے ہی ہو جانا دلیل شرعی نہیں ہے۔ بدگمانی پر دلیل شرعی کا سوال ہوگا تو نفس سے کہو کہ کہاں سے دلیل لائے گا لہٰذا حسن ظن ہی میں فائدہ ہے اور دوسرے یہ سوچو کہ دراصل یہ میرا اپنا عیب ہے جو دوسروں میں نظر آرہا ہے جیسے

کوئی بدصورت آئینہ دیکھے اور سمجھے کہ آئینہ میں خرابی ہے۔ ہر مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے پس سمجھو کہ میرا اپنا عیب ہے جو دوسرے کے آئینہ میں نظر آرہا ہے۔اور عملی علاج یہ ہے کہ لوگوں میں اس کی تعریف کرو اور سلام میں پہل کرو۔

**۱۱۶ حال**: حضرت نماز میں یکسوئی نہیں ہورہی ہے حضرت دعا مانگتے ہوئے بھی وہ جذبہ پیدا نہیں ہورہا حضرت والا سنا ہے اللہ تعالیٰ جس پر لعنت کریں اس کا عبادات میں دل نہیں لگتا۔

**جواب**: یہ کس نے کہہ دیا؟ عبادت میں دل نہ لگنے کے باوجود عبادت کرنے سے ثواب دوگنا ہوجاتا ہے۔دعا میں بھی جذبہ پیدا ہونا ضروری نہیں بہ تکلف دعا مانگنا اور رونے والوں کا سا منہ بنانا کافی ہے اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اختیاری باتوں کا حکم دیا ہے غیر اختیاری باتوں کا مکلّف نہیں کیا۔

**۱۱۷ حال**: حضرت والا آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنا غم دے دیں اور مجھے لفظ اللہ میں مزہ عطا کردیں، آمین۔

**جواب**: مزہ آنا محمود ہے مطلوب نہیں اللہ کا نام بہت بڑا ہے مزہ آئے یا نہ آئے نفع سے خالی نہیں۔

**۱۱۸ حال**: حضرت والا جب اللہ والوں کے تذکرے سنوں کہ ان کا اللہ تعالیٰ سے ایسا مضبوط تعلق تھا تو دل میں فوراً حسرت ہوتی ہے کہ کاش میرا بھی اللہ تعالیٰ سے ایسا ہی تعلق ہوجائے مجھے بھی اللہ تعالیٰ اپنا بنالیں، آمین۔

**جواب**: یہ حسرت مبارک ہے، محبت کی علامت ہے۔دعا کیا کریں کہ یا اللہ مجھے اولیاء صدیقین والا تعلق نصیب فرما۔اللہ تعالیٰ دعا قبول فرماتے ہیں۔

**۱۱۹ حال**: میں حضرت کی خدمت میں دو مرتبہ حاضر ہوا، دوسری مرتبہ میں دوست نے کہا کہ بیعت ہوجاؤ میں ہوگیا، حضرت اللہ کے بہت بڑے ولی ہیں۔اس میں شک نہیں لیکن میرا دل کسی اور سے ملتا ہے۔اب میں ان کی مجلس

میں جاؤں یا نہیں کیا میں اصلاحی تعلق ان سے قائم کرسکتا ہوں مہربانی فرما کر جواب عنایت فرمائیں۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اور وہ حضرت مولانا ..........رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں میرا دل ان سے ملتا ہے۔

**جواب**: ان ہی سے بیعت ہوجائیں اور انہی سے اصلاحی تعلق قائم کریں کیونکہ نفع کا مدار مناسبت پر ہے۔ جب آپ کو یہاں مناسبت نہیں تو آپ کو یہاں نفع نہ ہوگا لہٰذا وقت ضائع نہ کریں۔ ہماری بیعت کو فسخ کرکے ان خلیفہ صاحب سے بیعت ہوجائیے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے، آمین۔

---

**۱۲۰ حال**: حضرت کی اجازت کے بعد مبارک خواب دیکھ رہا ہوں اور بشارتیں مل رہی ہیں ایک رات حزب البحر اور سورۂ یٰسین دماغ میں گھومتی رہی اور یہ پیغام ملا کہ کوئی مسئلہ ہو تو یہ پڑھ لیا کرو۔

ایک رات اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ، یہ درود شریف دماغ میں گھومتا رہا اور باقاعدہ پیغام ملا کہ یہی پڑھا کریں، یہ صحیح ہے۔

**جواب**: اچھا آپ کو پیغام بھی آنے لگے خدانخواستہ کہیں وحی نہ آنے لگے۔ شیطان آپ کو دکھا رہا ہے کہ بہت مقرب ہوگئے بہت سے صوفیوں کو اسی طرح ہلاک کردیا اور بجائے اللہ والا بننے کے مردود ہوگئے۔ معلوم ہوتا ہے دماغ میں خشکی ہوگئی ہے جو ساری ساری رات دماغ میں وظائف گھومتے رہتے ہیں۔ فی الحال تمام وظائف ملتوی کردیں صرف فرض واجب سنت مؤکدہ پڑھیں۔ آٹھ گھنٹے سوئیں۔ اپنے کو سب سے کمتر اور حقیر سمجھیں، اور پیغامات وغیرہ کو شیطانی تصرف سمجھیں۔

**۱۲۱ حال**: احقر کے متعلقین میں ایک ساٹھ سال کے بزرگ ہیں اصلاح لیتے ہیں انہوں نے حقیر کو خواب میں دیکھا کہ حقیر کچھ بات کرنے لگا ہے تو ان کے

والد نے ان سے کہا کہ ان کی باتیں سنو، تو حقیر کہتا ہے کہ میں صرف آپ کو شیخ سعدی رحمۃ اللہ علیہ ہی نہیں بلکہ مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کی بھی باتیں اور ارشادات سناؤں گا۔

ایک اور بزرگ اصلاح لیتے ہیں انہوں نے حقیر کو دیکھا کہ حج کر کے واپس آئے ہیں انہوں نے مبارک دی اور پوچھا کہ خیریت سے ہوگیا حج، تو حقیر نے عرض کیا کہ اس مقام پر تو وقت ہی بہت قلیل ہو جاتا ہے۔

**جواب**: خواب بزرگی کا معیار نہیں بیداری کی حالت کا اعتبار ہے، خوابوں پر نہ جائیں بیداری کا عمل درست رکھیں۔ متعلقین کی اصلاح سے زیادہ اپنی اصلاح کی فکر کریں۔ وقت نکال کر خانقاہ میں کم از کم ایک چلّہ لگائیں۔ اپنے کو کامل نہ سمجھیں بالکل مبتدی سمجھیں اور سوچیں کہ مجھے اجازت بیعت میری اصلاح کی تکمیل کے لیے دی گئی ہے۔

**۱۲۲ حال**: حضرت والا، احوال درج ذیل ہیں، کھانا سامنے آتا ہے تو کھاتا بھی جاتا ہوں اور اعتراض بھی کرتا ہوں، حالانکہ قلبی طور پر ناگوار بھی گزرتا ہے کہ میں یہ شکوہ کر رہا ہوں۔

**جواب**: اس عادت کو فوراً چھوڑ دیں پسند نہ آئے تو نہ کھائیں زبان سے اعتراض نہ کریں۔

**۱۲۳ حال**: ایک اشکال حضرت والا یہ ہے کہ دنیا کو ہم برا بھلا کہتے ہیں لیکن ہم کھاتے بھی تو دنیا کا ہی ہیں، مہربانی رائے عالی سے نوازیں۔

**جواب**: جو دنیا اللہ سے غافل کردے وہ دنیا ہے جو غافل نہ کرے وہ دنیا نہیں ہے اوّل الذکر کی مذمت کی جاتی ہے۔

**۱۲۴ حال**: کبھی کبھی یہ خیال گذرتا ہے کہ عبادت ہو رہی ہوتی ہے یکا یک نفس میں یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ لوگ کہہ رہے ہیں واہ تری نیکی، اس مقام پر کیا کرنا چاہیے۔

**جواب:** اپنے عیوب کو سوچ لیا کریں اور نیکی کو اپنا کمال نہ سمجھیں اللہ کی عطا ہے عطا پر کیا اترانا کیونکہ مالک جب چاہے چھین لے اس لیے بجائے اترانے کے ڈرنا چاہیے۔

**۱۲۵ حال:** متعلقین کی اصلاح میں حد کا تعین فرمادیں کیونکہ وہ اکثر اوقات اپنے ذاتی مسائل بھی پوچھتے ہیں اور گھریلو مسائل بھی رائے عالی سے نوازیں۔

**جواب:** ذاتی اور گھریلو مسائل میں جو باتیں اصلاح اخلاق سے متعلق ہوں بتادیں۔ فقہی مسائل میں مفتیان کرام سے رجوع کے لیے کہہ دیں۔

**۱۲۶ حال:** حضرت والا، ایک رشتہ برطانیہ سے احقر کے لیے آیا ہے، بڑی نوازش ہوگی وہ کہتے ہیں کہ ساتھ برطانیہ جانا ہوگا۔ مہربانی رائے گراں قدر سے نوازیں۔

**جواب:** برطانیہ کے قیام میں اپنے دین کا بھی اور آئندہ نسلوں کے دین کے نقصان کا قوی اندیشہ ہے۔

**۱۲۷ حال:** حضرت والا، آپ کی صحبت و معیت کی شدید خواہش ہے چاہتا ہوں کہ کم از کم چند دن رمضان المبارک کے آپ کی معیت عالیہ میں گذر جائیں۔

**جواب:** چند دن کافی نہیں ایک چلہ لگانا چاہیے۔

---

**۱۲۸ حال:** میرے ذمہ قضا نمازیں ہیں۔ سوچتی ہوں دو دن کی پڑھوں۔ کھڑے ہوکر پڑھ لیتی ہوں مگر تھک جاتی ہوں۔ کیا بیٹھ کر نماز قضا ادا کرلوں۔

**جواب:** نہیں قیام فرض ہے ہر نماز کے ساتھ ایک وقت کی قضا پڑھ لیا کریں۔

**۱۲۹ حال:** حضرت والا امی کی اکثر طبیعت خراب رہتی ہے شوہر غصہ والے ہیں زیادہ جانا پسند نہیں کرتے اس وجہ سے اکثر لڑائی ہوجاتی ہے جبکہ خود بھی لے کر نہیں جاتے ہم اکیلے جاتے ہیں۔ میں امی کی کوئی خدمت بھی نہیں کرسکتی ہفتے میں ایک بار جانے کی کوشش کرکے جاتی ہوں، خود اتنا دور سفر کرکے تھک جاتی

ہوں کبھی رہے گا کہوتو کہتے ہیں میرا گھر اکیلا ہے چوری ہوجائے گا، حضرت کیا کروں میں بہت پریشان ہوں یہ فکر میری بھی صحت خراب کررہی ہے کبھی تو اتنا غصہ کرتے ہیں کہ جاؤ وہیں رہو مت آنا، مجھے بھی غصہ آتا ہے کہ چھوڑ کر چلی جاؤں کبھی کہیں لے کر نہیں جاتے خود سے امی کے پاس جاؤ تو لڑائی ہے جبکہ شادی کو بیس سال ہوگئے پہلے صحت تھی امی کی مہینہ دو مہینے میں آتے تھے مگر اب تو ہروقت بیمار رہتی ہیں حضرت اس کا حل نکال دیں میں بہت پریشان ہوں۔

**جواب**: شوہر کی اجازت کے بغیر جانا ٹھیک نہیں شوہر کو راضی کر کے جائیں۔ شوہر سے لڑائی جھگڑا کرنا جائز نہیں۔ نرمی سے بات کریں۔ شوہر کی اطاعت اس معاملہ میں ضروری ہے۔

---

**۱۳۰ حال**: حضرت والا بندی کو آپ سے بیعت ہوئے تقریباً پانچ ماہ ہوئے ہیں۔ حضرت بیعت ہونے کے بعد میں نے آپ کے وعظ سننا اور پڑھنا بند کردیے تھے جس کی وجہ سے میرے اندر اخلاق رذیلہ (تکبر، حسد، بدگمانی) میں اضافہ ہوتا گیا، اور میری چھٹی حس کو بھی معلوم نہیں ہوا حضرت اب الحمدللہ آہستہ آہستہ آپ کے وعظ پڑھنا شروع کردیا ہے۔

**جواب**: عورتوں کے لیے وعظ سننا ہی صحبتِ اہل اللہ کا قائم مقام ہے۔ جب اس کو چھوڑو گی تو نقصان یقیناً ہوگا، اسی طرح وعظ پڑھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے عورتوں کے لیے یہی دو ذریعہ ہیں دین حاصل کرنے کے۔

**۱۳۱ حال**: حضرت آپ کی بتائی ہوئی تسبیح سبحان اللہ کی پہلے تو تین سو مرتبہ پوری پڑھا کرتی تھی اب دل نہ لگنے کے باعث اور ذہنی کمزوری کی وجہ سے کم کردی ہے۔

**جواب**: ذہنی کمزوری کی وجہ سے کم کرنا تو صحیح ہے لیکن دل نہ لگنے کی وجہ سے

ذکر کم کرنا یا چھوڑ دینا مناسب نہیں۔

**۱۳۲ حال**: حضرت آپ کے وعظ پڑھ کر مجھے شرعی پردہ کی اہمیت کا خوب اندازہ ہوا ہے لیکن حضرت پھر بھی ہمت کی کمی محسوس ہورہی ہے حضرت والا میرے لیے ہمت اور استقامت کی دعا فرمائیں اللہ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔ اور تھوڑی سی نصیحت سے بھی مجھ کو نواز دیجیے۔ حضرت آپ سے درخواست ہے کہ میرے والدین، بہن، بھائیوں اور میرے لیے دین و دنیا دونوں کے لیے دعا فرمائیں۔

**جواب**: دین کے کام ہمت سے ہوتے ہیں ہمت کرو مخلوق کی پرواہ نہ کرو کہ وہ کیا سمجھے گی۔ یہ سوچو کہ گناہ سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں اور مر کر ان ہی کے پاس جانا ہے تو اللہ کو راضی کرنے میں فائدہ ہے یا ناراض کرنے میں؟ نفس و شیطان سے مت ڈرو معاشرہ سے مت ڈرو ہمت کر کے کہہ دو کہ آج سے شرعی پردہ کروں گی۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

.............................................................

**۱۳۳ حال**: حضرت والا آپ نے مجھے ایسی دعوتوں میں شرکت سے منع فرمایا ہے جس میں اللہ کی نافرمانی ہوتی ہو، میرے نہ چاہنے کے باوجود میری شادی سنت کے خلاف ہوئی دل بڑا اداس ہوا اور اب شادی کے بعد بھی ایسی دعوتوں میں جانا مجبوری ہے حضرت والا اللہ سے میرے لیے خاص طور پر استغفار فرمالیں کہ دعوتوں میں چہرے کا پردہ تو ہو جاتا ہے لیکن ساس کے مجبور کرنے پر مجھے برقعہ اتارنا پڑتا ہے میں مجبوراً برقعہ اتار کر دوپٹہ سے چہرہ ڈھانپ لیتی ہوں بہرحال اپنے کپڑوں کا پردہ نہیں ہوتا۔ حضرت والا جب سے شادی ہوئی ہے دل و دماغ پر بوجھ محسوس ہوتا ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں دنیا دار ہوگئی ہوں کیونکہ شادی کے بعد غیبت میں مبتلا ہوگئی ہوں اور ایمان کا درجہ نیچے محسوس ہوتا

ہے یوں لگتا ہے کہ میں اللہ سے بہت دور ہوگئی ہوں بہت دور، میں چاہتی ہوں کہ میری ہر دھڑکن میں اللہ ہو میری ہر سانس اللہ کے لیے ہو آپ اللہ سے میرے لیے دعا فرمائیں کہ صرف باتیں نہ ہوں عمل بھی ہو، عمل کی کوشش نہ ہو تو باتیں بے کار ہیں۔

**جواب**: ایسی مجلس میں ہی شرکت جائز نہیں جس میں نافرمانی ہو رہی ہو خواہ برقعہ پہنا ہو۔ اس معاملہ میں ساس کی بات ماننا صحیح نہیں۔ شوہر کو سمجھائیں کہ وہ اپنی والدہ کو منع کریں۔ توبہ کر کے پھر قریب ہو جائیں اللہ تعالیٰ سے قریب ہونا تو بہت آسان ہے کہ خطا پر فوراً معافی مانگ لیں اور آئندہ کو اس خطا کو نہ کرنے کا عزم کریں۔ تدبیر کریں اور دعا کریں ان شاء اللہ پھر دوبارہ عمل ہونے لگے گا۔

**١٣٤ حال**: حضرت والا اب تو فجر کی نماز بھی کبھی قضا ہو جاتی ہے کبھی پڑھ لیتی ہوں میں چاہتی ہوں کہ مجھے خدا کا ایسا خوف ہو کہ میری راتوں کی نیند اڑ جائے۔ حضرت والا مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ میں بہت تھک گئی ہوں اندر سے بہت ٹوٹ گئی ہوں دینی ہو یا دنیاوی کوئی کام نہیں کر سکتی میرے لیے دعا فرمائیں تاکہ میں پھر سے قرآن پڑھ سکوں، تسبیحات کر سکوں اور اللہ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے اپنے آپ کو مضبوط کر سکوں۔

**جواب**: راتوں کی نیند اڑنا مطلوب نہیں نماز ادا کرنا مطلوب ہے رات کو سونے میں زیادہ دیر نہ کریں۔ تسبیحات وتلاوت ونوافل میں اگر کمی ہو جائے تو ہو جائے لیکن ہمت کر کے گناہوں سے بچو، گناہ اللہ سے دور کرتا ہے۔

**١٣٥ حال**: ایک بات کی بے حد خوشی ہے کہ شادی کے بعد اللہ کے فضل وکرم سے میرے شوہر نے نمازیں پڑھنی شروع کر دی ہیں، میوزک سننا تقریباً چھوڑ دیا ہے اور اپنی نظروں کی حفاظت کی کوشش کرتے ہیں اور سنت کے مطابق ڈاڑھی بھی رکھ لی ہے۔ اللہ پاک استقامت عطا فرمائیں، آمین۔

**جواب**: بہت دل خوش ہوا شوہر کو حکمت سے سمجھائیں کہ پردہ شریعت کا بہت اہم حکم ہے۔ حکمت سے وقتاً فوقتاً ان سے درخواست کریں کہ وہ شرعی پردہ کرنے میں آپ کی مدد کریں۔ جو شخص دین کے قریب ہو رہا ہے دین کی بات کیوں نہیں مانے گا۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

---

**۱۳۶ حال**: عرض ہے کہ عمر عزیز کے ۳۹ سال بیت گئے ایک ماہ قبل تک صورت حال یہ تھی کہ نفس و شیطان کے جال میں مکمل طور پر پھنسا ہوا تھا اور ہر لمحہ غفلت کے ساتھ گذر رہا تھا اور گناہوں کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا بالخصوص بدنگاہی میں ہر وقت مبتلا تھا اس بیچ توبہ بھی ہوتی رہتی تھی لیکن پھر ٹوٹ جایا کرتی تھی لیکن بہرحال مایوس نہیں تھا اور اس پر عمل تھا۔

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی ۔۔۔ بہرحال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے ۔۔۔ جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے
نہ چت کر سکے نفس کے پہلواں کو ۔۔۔ تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی ۔۔۔ کبھی یہ دبا لے کبھی تو دبالے

اور حضرت والا کی روح کی بیماریاں اور ان کا علاج بار بار پڑھتا رہتا تھا اور اللہ سے دعا بھی کرتا تھا بفضلہٖ تعالیٰ آج کی صورت حال ماضی سے الگ ہے ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ اب غفلت ختم ہوچکی ہے ہر وقت فکر رہتی ہے کہ کوئی کام خلاف شریعت نہ ہوجائے بدنگاہی بھی ختم ہوچکی ہے نیکیوں کی طرف رغبت اور برائیوں سے نفرت ہونے لگی ہے، نیک کام کرکے جی خوش ہوتا ہے اور برا کام اگر ہوجاتا ہے تو طبیعت میں اضطراب اور بے چینی ہوتی ہے حضرت والا دامت برکاتہم سے درخواست ہے کہ بقاء کے لیے دعا بھی کریں اور بقاء کے لیے دوا بھی بتادیں اس لیے شیطان برابر راستہ سے ہٹانے کے لیے کوشش کرتا

رہتا ہے اور اس بیرونی دشمن کا معاون اندرونی دشمن نفس بھی ہے دونوں مل کر صراطِ مستقیم سے ہٹانے کے لیے رات دن ایک کیے ہوئے ہیں تقریباً ایک عشرہ قبل برادر خورد مفتی...... صاحب کے توسط سے حضرت والا دامت برکاتہم کا ایک کتابچہ ولی اللہ بنانے والے چار اعمال موصول ہوا ہے ان اعمال پر عمل کر رہا ہوں ان اعمال پر استقامت کے لیے چار تسبیحات بھی حضرت والا دامت برکاتہم کی ہدایت کے مطابق پڑھ رہا ہوں، اور مراقبہ بھی کر رہا ہوں حضرت والا دامت برکاتہم سے دعا اور دوا دونوں کی درخواست ہے۔

**جواب**: آپ کے حالات سے بہت خوشی ہوئی اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں، لیکن نفس سے کبھی مطمئن نہ ہوں، ہمیشہ ہوشیار رہیں۔ مولانا رومی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

گر بگرید ور بنالد زار زار
ایں نخواہد شد مسلماں ہوش دار

نفس کی مثال اژدھے کی سی ہے جو سردی سے ٹھٹھر جاتا ہے مرتا نہیں۔

نفس کا اژدھا دلا دیکھ ابھی مرا نہیں
غافل ادھر ہوا نہیں اس نے ادھر ڈسا نہیں

نفس بھی ذکر و طاعت و صحبت اہل اللہ سے مثل مردہ کے ہو جاتا ہے گناہ یا اسباب گناہ کے قرب سے اس میں پھر زندگی آجاتی ہے لہٰذا اس کو مفلوج رکھنے کے لیے تین باتیں ضروری ہیں۔ (۱) اسباب گناہ سے دوری، (۲) ذکر اللہ کا التزام، (۳) صحبت اہل اللہ کا اہتمام اور صحبت میسر نہ ہو تو مکاتبت سے رابطہ و اطلاع حالات و اتباع تجویزات۔ غرض۔

اندریں رہ می تراش و می خراش
تا دم آخر دمِ فارغ مباش

اور اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں اس راہ میں ناکامی نہیں ہے، جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

**۱۳۷ حال:** بعد از سلام کے خدمتِ عالیہ میں عرض ہے کہ حق تعالیٰ سے امید ہے کہ حضرت بخیر و عافیت ہوں گے۔ دیگر عرض یہ ہے کہ حضرت والا کا مبارک وعظ رمضان المبارک کے آخری جمعہ کا آخری جمعہ کو سننے کی توفیق عطا ہوسکی تھی دل میں شوق ہوا کہ اس مبارک وعظ کو دیگر متعلقین کو سنانے کا نظم کیا جائے، الحمدللہ یوم جمعہ کے بعد والی شب میں کمپیوٹر سے وعظ سنانے کا نظم کیا گیا تھا سن کر قلوب پر عجیب اثر ہوا اگرچہ اکرامِ کوتاہ ہوں۔ کیا عرض کروں بس دعائے شیخ سے یہ ناکارہ بن جائے کام کا، حضرت والا عرض یہ ہے کہ وعظ سننے کے بعد اگرچہ بستر پر لیٹ گیا تھا لیکن مارے محبت کے احقر کا قلب لوٹ گیا تھا، یعنی لوٹ پوٹ ہوگیا تھا، بے ساختہ زبان پر یہ آیا کہ کیسے ہوا، یعنی شیخ سے کسی طرح واصل ہوجاؤں بقول حضرت ناصر صاحب مدظلہ ؎

عبث فراق میں لیل و نہار بیت رہے ہیں
بغیر شیخ کے جینے کو زندگی نہیں کہتے

پھر یہ جملے زبان پر آئے ؎

حضرت اگرچہ آپ غیر محرم کی آواز میں جادو بتاتے ہیں
شکر ہے آپ اپنی آواز سے ہم غافلین کو مجنون بناتے ہیں

حضرت والا کیا عرض کروں تقریباً پچیس سال قبل آنجناب کی کتاب بنام معرفِ الٰہیہ کیا پڑھی تھی احقر کو آنجناب کی معرفت عطا ہوگئی تھی احقر جھوم جھوم کر کتاب پڑھتا تھا اور مزے لیتا رہتا تھا۔ بفضلہٖ تعالیٰ ببرکت حضرت والا، حضرت والا کیا عرض کروں اللہ پاک حقیقت عطا فرمادے۔

دل ازل سے تھا کوئی آج کا شیدائی ہے
تھی جو ایک چوٹ پرانی وہ ابھر آئی ہے

ناچیز مبتلا پر یہ کرم ہے حق تعالیٰ کا
نااہل ہوں مگر یہ فیض ہے حضرت والا کا

حضرت والا ایک روز مغرب پڑھنے کے بعد پڑھانے جاتے ہوئے آنجناب کے تصور سے قلب میں خوشیاں خوب محسوس ہوتے ہوئے یہ آیا مبتلا بھی ہے آپ کی یادوں میں مبتلا۔ مبتلا میں ہی نہیں لاکھوں ہیں آپ کے مبتلا حضرت والا کیا عرض کروں خدمت عالیہ میں حاضری کے لیے قلب بہت بے تاب ہے دعا فرما دیجیے کہ اصلاح نسبت سے بھی حاضری بہت ضروری ہے حق تعالیٰ رکاوٹیں دور فرما دے اور ذرائع اسباب بھی عطا ہو جائیں۔

**جواب**: آپ کا ہر لفظ آپ کی محبت کا آئینہ دار ہے بہت دل خوش ہوا فقیر بھی آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔

**۱۳۸ حال**: لکھنا بھی نہیں آتا آنجناب کے تصور میں کیا بتاؤں قلم بھی لرزتا ہے گویا کچھ سے کچھ لکھا جاتا ہے، حضرت والا یہ احقر کی جانب سے جو تکلیف پہنچتی رہتی ہے اس کے لیے معافی کا خواست گار ہوں امید ہے میرے شیخ و مربی مجھے معاف فرما کر احقر کی دلجوئی بھی فرمائیں گے۔

**جواب**: مطمئن رہیں محبت میں جو لکھا جاتا ہے اس میں محبت ہی ہوتی ہے۔ اور محبت کی بات سے کہیں تکلیف ہوتی ہے؟ آپ کی محبت سے دل بہت خوش ہے۔

**۱۳۹ حال**: احوال عرض یہ ہے کہ حضرت میں بچپن ہی سے خود لذتی جیسے قبیح فعل میں ملوث رہی اور نہ صرف یہ بلکہ تقریباً تیرہ سال کی عمر سے پہلے تک اپنی ایک سہیلی کے ساتھ کیبل پر دکھائے گئے مناظر کو دھرانے اور اسی طرح کی حرکتیں

کرنے کی عادی رہی۔ جس کے نتیجے میں دل میں اور دماغ میں خرافات بھر گئیں۔ تقریباً تیرہ سال کی عمر کے بعد سہیلی اور میں نے بوجہ خوفِ خدا وہ خاص تعلق تو چھوڑ دیا مگر خود لذتی کرتی رہی۔ کبھی یہ خیال ہی نہ آیا کہ یہ بھی گناہ ہے۔ پھر سولہ سال کی عمر میں اللہ تعالیٰ نے شرعی پردہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، مگر گناہ مسلسل کرتی رہی پھر تقریباً ڈیڑھ سال قبل حضرت کا پہلا وعظ پڑھا، جس کے نتیجے میں خود لذتی چھوڑ دی اور گویا زندگی بدل کر رہ گئی۔ خود لذتی تو شاید پھر کبھی نہ کی ہو مگر حضرت اس کے تقاضے مجھے بہت پریشان کرتے ہیں اکثر شیطانی خیالات گناہ پر آمادہ کرتے ہیں اور گناہ کے بہت قریب پہنچ جاتی ہوں خصوصاً جب کسی فحش تصویر پر یا فحش لباس والے مرد یا عورت پر نظر پڑ جائے یا کسی کی شادی میرے سامنے ہو بس اس وقت حالت خراب ہونے لگتی ہے کبھی کبھی تو نیند تک اُڑ جاتی ہے، ماضی کے گناہوں کی کثرت کے خیال سے بھی پریشان ہو جاتی ہوں۔

**جواب**: ہمارے گناہ محدود ہیں اللہ کی رحمت غیر محدود ہے اور رحمت غیر محدود کے سامنے گناہوں کی محدود اکثریت اقلیت میں ہے، کوئی حقیقت نہیں رکھتی اس لیے توبہ سے سب گناہ بالکل معاف ہو جاتے ہیں اور بندہ ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں اس لیے ہرگز مایوس نہ ہوں، توفیق توبہ خود دلیل مقبولیت ہے۔ اگر معاف کرنا نہ ہوتا تو توبہ کی توفیق ہی نہ دیتے البتہ گناہوں کے تقاضے سے ہرگز پریشان نہ ہوں کیونکہ جس سے ایک مرتبہ بھی گناہ ہو گیا اس کا وسوسہ زندگی بھر آئے گا لیکن بس اس پر عمل نہ کریں تو یہی تقاضے ذریعۂ قرب ہیں۔ سمجھ لو کہ ان کی راہ میں یہ تڑپنا ان کو پسند ہے کیونکہ وہ محبوب حقیقی ہیں۔

تمام عمر تڑپنا ہے موجِ مضطر کو
کہ اس کا رقص پسند آ گیا سمندر کو

گناہ کے تقاضے پیدا ہونا مضر نہیں ان تقاضوں پر عمل کرنا مضر ہے۔ نگاہ کی سختی

سے حفاظت کریں کسی عورت یا مرد یا تصویر کو نہ دیکھیں تو تقاضوں کی شدت میں کمی ہو جائے گی۔ پھر بھی اختیاری یا غیر اختیاری طور پر تقاضے پریشان کریں تو برداشت کریں۔ یہ مطلوب نہیں کہ گناہ کے تقاضے پیدا ہی نہ ہوں بلکہ مطلوب یہ ہے کہ گناہ کے تقاضے پیدا ہوں اور پھر ان پر عمل نہ کرے۔ اسی پر اللہ تعالیٰ کی دوستی اور ولایت اور قرب موقوف ہے، اس لیے گناہ سے نہ ڈریں اللہ سے ڈریں اور شیطان سے کہہ دیں کہ گناہ نہ کرنے میں جان کی بازی لگا دوں گی لیکن اگر مغلوب ہوگئی تو پھر معافی مانگ لوں گی ایک لاکھ بار اگر توبہ ٹوٹی تو ایک لاکھ بار معافی مانگوں گی ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں پر ہمارا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا ؎

مجھے اس کریم مطلق کے کرم کا آسرا ہے
ارے او گنہ کے بچے مجھے کیا ڈرا رہا ہے

**۱۴۰ حال:** حضرت میں بہت پریشان ہوں ہر وقت یہی ڈر سوار رہتا ہے کہ کسی کو میرے گناہ کے متعلق معلوم ہو گیا تو شکل دکھانے کے بھی لائق نہیں رہوں گی۔ حضرت رہنمائی فرمادیں اور دعا بھی فرمادیں۔

**جواب:** جس اللہ نے توبہ کی توفیق دی ہے وہ ستاری بھی فرمائے گا۔ توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ رسوا نہیں کرتے۔

**۱۴۱ حال:** حضرت دوسری بات یہ عرض کرنی تھی کہ متعدد بار یہی والا خط لکھ چکی ہوں مگر یا تو آپ تک پہنچتا نہیں یا جواب نہیں آتا۔ ہر بار بہت اُمید سے خط لکھتی ہوں کہ مجھے علاج مل جائے۔ مگر خط نہ آنے سے دل ٹوٹ سا جاتا ہے۔

**جواب:** جواب تو ہر خط کا دیا جاتا ہے البتہ بعض اوقات دیر ہو جاتی ہے پندرہ دن کے بعد یاددہانی کا خط لکھ دیا کریں، مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔

**۱۴۲ حال:** اس بار تو شیطان نے بہت اُکسایا کہ گناہ کر گذرو اصلاح تو

تمہاری ہو نہیں رہی، اور ڈاک پہنچ ہی نہیں رہی۔

**جواب**: شیطان کے چکر میں نہ آئیں اگر اصلاح نہ ہوتی تو نہ توبہ کی توفیق ہوتی نہ اصلاح کی فکر ہوتی۔

**۱۴۳ حال**: حضرت دل کی عجیب کیفیت ہے اس کا علاج تلقین فرمادیں کیونکہ اب تو وعظ پڑھنے کا بھی دل نہیں کرتا۔ مگر حضرت جب بھی نفس نے یہ خیال دلایا کہ تعلق توڑ دوں اور گناہوں کی طرف لوٹ جاؤں تو اس پر بہت غصہ آیا اور ہمیشہ یہ دعا دل سے نکلی کہ۔

اپنے عاشق کا تو فرمانبردار بنا
جو کہ بندہ ہے تیرا چُنا ہوا

**جواب**: یہ غصہ بہت مبارک اور دلیل اخلاص ہے دل چاہنا ضروری نہیں، نہ چاہنے کے باوجود وعظ پڑھیں یا احقر کے وعظ کے کیسٹ سنیں۔

.........................................................................

**۱۴۴ حال**: بعد سلام عرض ہے کہ بندہ نے اپنی مدرسہ کی دس دن کی چھٹیاں حضرت کی خدمت میں اور آپ کی صحبت میں گذاریں مجھے جس قدر فائدہ ہوا بتا نہیں سکتا۔ بندے نے اپنے حالات آپ سے ذکر کیے تھے تحریری طور پر جس میں میں نے یہ بتایا تھا کہ بندہ کلاس میں ایک لڑکے کی وجہ سے پریشان تھا مگر جب آپ کو خط لکھا تو ساری پریشانی دور ہوگئی اور ایک تسلی دل کو مل گئی جس کی وجہ سے بندہ پوری کوشش کرتا ہے کہ ایک لمحے کے لیے بھی اللہ کو ناراض نہ کروں میں پوری طرح سے اس لڑکے سے اپنی نظریں بچاتا ہوں اور دل میں بھی اس کے خیال نہیں آنے دیتا۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ میں تو اس کو نہیں دیکھتا مگر وہ مسلسل میری طرف اور میرے ساتھ میرا دوست بیٹھتا ہے اس کی طرف دیکھتا رہتا ہے۔ اس کو یہ بات معلوم ہے کہ ہم اس کو دیکھنا مناسب نہیں سمجھتے وہ پھر بھی دیکھتا ہے

جس کی وجہ سے دل متاثر ہوتا ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ کوئی مفید مشورہ دیں۔

**جواب**: آپ کا یہ دیکھنا کہ وہ آپ کو دیکھتا ہے دلیل ہے کہ آپ اس کی طرف دیکھتے ہیں اور یہ بدنظری میں شامل ہے۔ آپ سمجھ رہے ہیں کہ آپ نظروں کی حفاظت کر رہے ہیں حالانکہ نفس آپ کو بے وقوف بنا رہا ہے اور بدنظری میں مبتلا کر رہا ہے، حفاظت یہ ہے کہ گوشۂ چشم سے بھی نہ دیکھو اور آپ کو خبر بھی نہ ہو کہ وہ کہاں ہے کہاں نہیں۔

**١٤٥ حال**: اور دوسری بات یہ عرض کرنی تھی کہ ہم نے حضرت والا سے یہ حدیث سنی لَعَنَ اللہُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ کہ اللہ تعالیٰ لعنت فرمائے بدنظری کرنے والے اور جو خود کو بدنظری کے لیے پیش کرے۔ اب آپ سے یہ پوچھنا تھا کہ ہم جب مدرسے جاتے تو صبح تیار ہو کر جاتے ہیں، جرابیں پہن کر جاتے ہیں یعنی خوب تیار ہو کر جاتے ہیں اور میرے دل میں کبھی خیال بھی آجاتا ہے کہ ہم اچھا دکھ رہا ہوں کیا ہم بھی دکھانے والوں میں شمار ہو جائیں گے کیا پتہ وہ لڑکا میرے اس بننے سنورنے کی وجہ سے مجھے دیکھتا ہو۔ آپ سے گذارش ہے کہ آپ ان دو مسئلوں پر میری رہنمائی فرمائیں۔

**جواب**: ایسے مواقع پر اہل اللہ نے اپنے کو بنایا سنوارا نہیں بلکہ حلیہ کو بگاڑ کر رکھا یہاں آنے والے ایک ڈاکٹری کے طالب علم کالج میں بغیر استری کی ٹوپی اور معمولی لباس میں جاتے تھے فتنہ سے بچنے کے لیے، لہٰذا بننا سنورنا چھوڑ دو، موردِ لعنت نہ بنو۔

---

**١٤٦ حال**: حضرت والا کے دورہ کے ہمارے ہاں نہایت ہی مفید بہتر نتائج برآمد ہوئے ہیں، الحمد للہ والمنة۔

ہمارے علما و عوام نے اب اس خواہش کا اظہار کیا ہے کہ حضرت والا کا

سال بہ سال دورہ کرایا جائے حضرت والا کے سلسلہ وتعلیمات کو عام کرنے کے لیے میں اپنے مدرسہ کا مضبوط ہونا ضروری خیال کرتا ہوں۔ حضرت دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ غیبی نصرت فرمائیں۔ ذکر وشغل ناقص انداز میں ادا کر رہا ہوں۔ سستی بہت ہوتی ہے۔

**جواب:** ذکر کا انداز ناقص نہ ہو کیونکہ حیات ایمانی کا موقوف علیہ ہے اگر غذائے جسمانی میں عمدہ مرغ چاہتے ہو تو غذائے روح ناقص کیوں ہو مرغ کھانے میں سست نہ تھے اللہ کا نام لینے سے جو خالق مرغ ہے سستی کرتے ہو۔

**۱٤۷ حال:** آجکل دینی امور میں انتہائی کاہلی محسوس کرتا ہوں اللہ تعالیٰ میرے حال پر رحم فرمائیں۔

**جواب:** وہ جگہ ایسی ہے کہ اگر بایزید بسطامی اور امام غزالی وہاں رہتے تو ان کی بھی خیر نہ تھی سستی سے وہ بھی بچ نہیں سکتے تھے۔ اسی لیے حدیث پاک میں ہے:

﴿مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا﴾

(سنن الترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح)

ماحول بنایئے اور احباب صالحین میں رہیے یہی علاج ہے سستی کا۔

---

**۱٤۸ حال:** حضرت کا بتایا ہوا ذکر کرتا ہوں لیکن بعض دفعہ ناغے ہو جاتے ہیں۔

**جواب:** جب ناغہ ذکر میں ہو کھانے میں بھی ناغہ کرو کیونکہ جسم کو غذا دو اور روح کو بھوکا رکھو یہ انصاف کے خلاف ہے۔

**۱٤۹ حال:** یہاں کے ماحول کے سبب پردہ کا اہتمام نہیں ہوتا۔ اس لیے بسا اوقات بدنظری ہو جاتی ہے۔

**جواب:** یہ بہت خطرناک بیماری ہے دین کی خدمت میں برکت نہیں رہے گی یہ آنکھوں کا زنا ہے کما هو فی الحدیث جب بدنگاہی ہو جائے تو آٹھ رکعت

نفل ایک نظر پر جرمانہ ادا کریں اور کچھ نقد بھی خیرات کریں۔

**۱۵۰ حال**: رمضان المبارک میں حضرت والا کو ایک عریضہ ارسال کیا پھر اس کے جواب سے بھی مشرف ہوا لیکن اس کے بعد باوجود شدید خواہش وارادہ کے آج تک حضرت والا سے بذریعہ خط شرف ملاقات حاصل نہ کرسکا یہ بھی جانتے ہوئے کہ اطلاعِ احوال طالب آدابِ شیخ میں سے ہے اس گستاخی کا عرصۂ دراز سے مرتکب ہورہا ہوں۔ گذشتہ کی معافی چاہتا ہوں اور آئندہ کے لیے بتوفیق باری تعالیٰ مصمم ارادہ وعہد کرتا ہوں کہ اس قسم کی لاپرواہی وتساہل سے اجتناب کروں گا جب حضرت کی خصوصی دعائیں بندہ سیاہ کار کے شامل حال رہیں گی تو یقیناً میری ناؤ سمندر کی متلاطم موجوں سے نکل کر ساحل مراد کو پہنچ جائیں گی۔

**جواب**: سب معاف ہے۔ حق تعالیٰ ہم کو آپ کو اپنی رضا کی راہ پر استقامت اور ناراضگی کی راہ سے حفاظت نصیب فرمائیں، آمین۔

**۱۵۱ حال**: افسوس کہ حضرت والا سے دوری نفس امارہ کی قربت کا موجب بن گئی حضرت کی باتیں ساتھ ہی کچھ ہلکی سے مسکراہٹیں جب مجھے یاد آتی ہیں تو میرے دل و دماغ میں حضرت کی حسین یادوں کا ایک طوفان اُمڈ آتا ہے۔ میرے دل میں حضرت سے عقیدت اور محبت کا جو تعلق ہے اس کو اپنے لیے سرمایۂ سعادت سمجھتا ہوں۔

**جواب**: بزرگوں کا ارشاد ہے کہ محبت دینی مشیر کی مفتاح سعادت ہے۔

**۱۵۲ حال**: یہی وجہ ہے کہ باوجود حضرت والا سے دور ہونے کے اس تعلق میں کوئی کمی نہیں محسوس کرتا البتہ معمولاتِ مجوزہ میں جو غفلت و سستی ہوئی ہے اس پر ضرور نادم ہوں۔

**جواب**: اب سے باہمت ہوکر کام شروع کردیں، جوانی کو جوانی عطا فرمانے

والے کی رضا میں صرف کردیں۔

**۱۵۳ حال**: حضرت والا سے التجاء ہے کہ بندہ کے لیے اصلاح نفس اور ساری عمر حضرت کی جوتیوں میں زندگی گذارنے کا شرف نصیب ہونے کی دعا فرمائیں اور اللہ تعالیٰ مجھے علم نافع اور عمل صالح کی توفیق بخشیں۔

**جواب**: آمین۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

**۱۵۴ حال**: کوئی قابل ذکر ایسی برائی و بری عادت نہیں ہے جس کا میں خوگر نہ ہوں مثلاً بدنظری، شہوت پرستی، جھوٹ، غیبت، تکبر، مقصد سے عدم دلچسپی، محنت ومشقت سے فرار، قوت ارادی کا فقدان گویا ایک طویل فہرست ہے جس کو سپرد قلم کرنے کے لیے کاغذ کا یہ پرزہ قطعاً ناکافی ہے ان جملہ امراض کا جو علاج تجویز فرمائیں ان شاء اللہ تعمیل کروں گا۔ اس سال موقوف علیہ کی کتب پڑھ رہا ہوں اگلے سال دورۂ حدیث شریف ان شاء اللہ ہوگا۔

**جواب**: میرا رسالہ دستور تزکیہ نفس بار بار معمول بنا کر چند صفحات پڑھا کریں اور ۵ منٹ قبر و موت و دوزخ کا مراقبہ کریں۔

---

**۱۵۵ حال**: بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ حضرت والا میری عاشق مزاجی میں شدت اور تیزی پیدا ہوگئی۔ تھوڑا سا حسن دیکھ کر میرے دل کو پریشانی محسوس ہوتی ہے۔ اور مدرسہ میں حسین اور بے ریش لڑکے زیادہ ہیں اگر ایک طرف سے نظر ہٹالو تو دوسرے نظر لگ جاتا ہے اور الحمد للہ اکثر تو نظر بچاتا ہوں لیکن ان کا ادھر ادھر بیٹھنا یا گھومنا پھرنا میرے دل کو مائل کرتا ہے جس کی وجہ سے میرا دل پریشان ہوتا ہے اور کبھی کبھی تو اچانک نظر پڑتے ہی دل پر چوٹ لگتی ہے۔

**جواب**: اسی لیے اس زمانہ میں پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں۔ وہ کہاں ہیں کدھر ہیں گوشۂ چشم سے بھی ادھر نہ دیکھیں، ان کی جھلک سے بھی بچیں ورنہ

میلان بڑھتا جائے گا۔ ان کے ادھر بیٹھنے اور گھومنے پھرنے کا احساس ہونا دلیل ہے کہ اس میں تجسس اور قصد شامل ہے اور گوشۂ چشم سے نفس صورت نہ سہی سراپا وقد وقامت کی جھلک دیکھتا ہے اس سے بھی احتیاط کریں۔ ایسے مواقع پر نظر کو اچانک کہنے میں کلام ہے جہاں حسینوں کا ہجوم ہو وہاں بہت احتیاط سے نظر اٹھائیں، ایسی جگہ بے فکری سے نظر ڈال کر نفس دھوکہ دیتا ہے کہ یہ اچانک نظر ہے جو معاف ہے اور اس طرح اندر اندر حرام لذت لے لیتا ہے۔ لہٰذا بہت احتیاط کریں۔

**۱۵۶ حال:** بندہ کو اکثر ہنسی آتی ہے اور حدیث میں ہے کہ ہنسنے سے دل کا نور ضایع ہوتا ہے۔ کیا ہنسی مطلق منع ہے۔

**جواب:** ہنسنے سے دل کا نور ضائع نہیں ہوتا غفلت کی ہنسی سے زائل ہوتا ہے۔ ہلکا سا دھیان رکھیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ہنسنے سے خوش ہو رہے ہیں۔ جیسے ابا اپنے چھوٹے بچوں کو ہنستا ہوا دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔

..............................

**۱۵۷ حال:** قرآن پاک تجوید سے پڑھنے کی تڑپ دیکھ کر بندی کو اللہ پاک نے ایک خاتون سے ملایا ان کے حوالے سے مدرسے میں جانا شروع کیا اور قواعد سیکھے۔ الحمدللہ تجوید بہتر ہوگئی۔ اور جب اللہ پاک نے تڑپ دیکھی تو پھر اللہ پاک کے کرم سے گھر میں بچیوں کو پڑھانا شروع کیا۔

**جواب:** یہ عنوان مناسب نہیں، اس سے یہ لازم آتا ہے کہ آپ کی تڑپ میں یہ خوبی تھی جس پر اللہ نے فضل فرمایا حالانکہ مقبولین اللہ تعالیٰ کے فضل کا سبب اپنے کسی عمل کو نہیں سمجھتے بلکہ اللہ کے فضل کا سبب اللہ کا فضل ہے ان کے کرم کا سبب ان کا کرم ہے ان کی رحمت کا سبب ان کی رحمت ہے۔

**۱۵۸ حال:** جن خاتون کے ذریعے مدرسہ جانا شروع کیا تھا انہیں کے

مشورے سے گھر میں تعلیم (فضائلِ اعمال اور فضائلِ صدقات) شروع کی محلے کی خواتین کو بلا کر اور شام کے وقت عشاء کے بعد نورانی قاعدہ شروع کیا بچیوں کے لیے جمعہ کے روز ۳ بجے سے خواتین کو قرآن پاک پڑھانا شروع کیا اور باقی دنوں میں بچیوں کی اس طرح مصروفیت بہت بڑھ گئی۔ صبح کالج شام کو مدرسہ اور گھر کے کام کاج۔ تو شوہر ناراض رہنے لگے۔ بڑے جھگڑے ہوئے۔

**جواب**: شوہر کو جو آپ نے ناراض کیا آپ نے اللہ کو ناراض کیا۔ ان سے معافی مانگیں۔ شرعاً آپ کے ذمہ کالج اور مدرسہ کی ذمہ داری فرض نہیں ہے شوہر کی خدمت اور اپنے بچوں کی تربیت فرض ہے۔ جب نفل روزہ اور نفل نماز شوہر کی اجازت کے بغیر پڑھنا جائز نہیں اگر وہ منع کرتا ہے تو نہ پڑھنا ضروری ہے تو مدرسہ کو اگر وہ منع کرتے ہیں تو آپ کو پڑھانا کیسے جائز ہوگا۔ آپ کے ذمہ شوہر کی رضا ہے مدرسہ چلانا نہیں۔

**۱۵۹ حال**: لوگوں کی باتوں میں آکر تعلیم شروع کی تھی یا اللہ پاک کے حکم سے پتہ نہیں۔ بہرحال جھگڑے خوب ہوتے۔ اللہ پاک سے مدد مانگی استخارہ کیا تو اللہ پاک نے انہیں خاتون جن کے مشورے سے تعلیم شروع کی تھی اور ہماری استاد جو ہماری تجوید صحیح کرتی تھیں کو بھیج دیا انہوں نے پوچھا کیسے حالات ہیں تعلیم چل رہی ہے یا نہیں؟ قرآن پاک بچیاں پڑھ رہی ہیں یا نہیں؟ میں نے انہیں ساری تفصیل بیان کر دی کہ حالات کس حد تک خراب ہیں انہوں نے کہا کہ آپ تعلیم بند کریں اور مدرسہ بھی بند کریں گھر کو اور شوہر کو ٹائم دیں۔ میں نے کہا یہ کیسے ہوسکتا ہے۔ کہ میں تعلیم بند کروں اور مدرسہ بھی۔ ان بچیوں کا کیا ہوگا جو قاعدہ پڑھ رہی ہیں یا ان خواتین کا کیا ہوگا جو کچھ نہیں جانتیں۔ بہرحال انہوں نے فرمایا کہ اللہ پاک کرائیں گے۔ بہرحال میں نے کہا کہ آپ نے پہلے نہیں مجھے کہنا تھا کہ تعلیم کرو۔ ان کے حکم سے تعلیم چھوڑ دی۔

**جواب**: غنیمت ہے کہ انہوں نے بہت صحیح مشورہ دیا ورنہ گھر برباد ہو جاتا اس لیے صرف شیخ سے مشورہ کریں اسی کے مشورہ پر عمل کریں ہر ایک کو شیخ نہ بنائیں۔ اپنی استاد کے کہنے سے جو مدرسہ شروع کر دیا یہی بنیادی غلطی تھی، پہلے اپنے شیخ سے مشورہ کرنا چاہیے تھا۔ اگر مشورہ کرتیں تو یہ خرابی ہی نہ ہوتی۔

**۱۶۰ حال**: اور مدرسہ کے لیے تین دن مقرر کیے شوہر کے حکم سے اور رو رو کر اللہ پاک سے فریاد کی کہ اللہ پاک آپ نے میری تجوید صحیح کرائی ہے تو کام بھی لے لیں اگلے دن جب کالج گئی تو لیکچرارز کی لائن لگی ہوئی تھی قرآن پاک صحیح کروانے کے لیے میں بڑی حیران کہ سبحان اللہ اللہ پاک نے گھر میں مدرسہ بند کروایا تو کالج میں شروع ہو گیا بہرحال کالج میں بھی نورانی قاعدہ شروع کروا دیا۔ اور گھر میں تین دن یعنی منگل جمعرات اور جمعہ مدرسہ چلنا شروع ہو گیا۔ کالج میں کسی کا ۳۰ واں پارہ چل رہا ہے کسی کا دوسرا اور اس طرح کسی کی نماز چل رہی ہے کوئی فقہ پڑھ رہا ہے۔ بہرحال وہاں ۹ سے ۱۰ بجے تک اللہ پاک کے کرم سے مدرسہ چلتا ہے۔ اپنی ڈیوٹی کے بعد یعنی جب میری اپنی کلاس کا وقت ہوتا ہے تو میں سب کام چھوڑ کر کلاس میں جاتی ہوں۔ قرآن پاک اور نماز تو سب ٹھیک کرنا چاہتی ہیں مگر باقی منکرات کو چھوڑنا ان کے لیے مشکل ہے۔

**جواب**: منکرات سے بچنا دین کا اہم ترین جز ہے ولایت اسی پر موقوف ہے۔ اس پر خاص توجہ دیں اور ان سے بچنے کی تلقین کریں۔

**۱۶۱ حال**: میں یہ کہتی ہوں کہ آپ اپنی نماز ٹھیک کر لیں اللہ پاک کا کلام صحیح کر لیں باقی کام اللہ پاک خود کرائیں گے آپ لوگوں سے۔ بہرحال وہ لوگ سب دل کی بہت اچھی ہیں دل میں منکرات سے نفرت ہے مگر دنیا کی محبت بھی بہت زیادہ ہے سب کو کتابوں کے تحفے وقتاً فوقتاً دیتی رہتی ہوں اور کبھی وہ خود بھی منگواتی ہیں۔ تو بدعت سے کچھ لیکچرارز نکل آئی ہیں۔ اب ہمارے کالج میں

میلاد تھی تو انہوں نے کہا کہ ہم کیسے یہ بدعت کریں میں نے کہا اپنی ڈیوٹی کا حصہ سمجھ کر دل میں نفرت کرو اشعار پڑھتے رہو۔

**جواب:** بہت غلط مشورہ دیا توبہ کریں بدعت میں شرکت کا گناہ اپنے سر لیا، علماء سے کیوں نہیں پوچھا کہ کیا کرنا چاہیے۔

**۱۶۲ حال:** ویسے مخالف گروپ میرے لیے یہی رائے رکھتا ہے کہ یہ وہابی ہے۔ اور میلاد کے خلاف ہے لیکن جب ان لوگوں نے دیکھا کہ میری ہی شاگرد میلاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی ہیں تو جو ایک جنگ ہونے والی تھی وہ ٹھنڈی پڑ گئی۔ کیا میں نے صحیح کیا۔

**جواب:** بالکل غلط کیا۔ کسی الزام سے بچنے کے لیے بدعت میں شریک ہونا جائز نہیں۔ بہتر تھا کہ اُس دن چھٹی کر لیتیں۔ صحیح دین حکمت کے ساتھ پیش کرنے کی پورے سال محنت کرنی چاہیے تھی۔ اپنے بڑوں کے مشورہ کے بغیر جو کام کیا جاتا ہے وہ خود بھی ڈوبتا ہے دوسروں کو بھی ڈبوتا ہے۔

احقر کا وعظ عشق رسالت کا صحیح مفہوم اور عظمت رسالت صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کریں مفتی عبدالروف صاحب کا رسالہ عید میلاد النبی پر ہے وہ پڑھنے کو دیں کوئی مانے یا نہ مانے دوسروں کی خاطر کوئی گناہ کرنا جائز نہیں اور کسی منکر میں شریک ہونا جائز نہیں۔

**۱۶۳ حال:** میں اپنے شوہر سے ناراض ہوتی تھی کہ آپ مجھ سے کالج کی نوکری کرواتے ہیں مگر قرآن پاک پڑھانے اور تعلیم کرنے نہیں دیتے۔ مگر اب میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر نوکری نہ کرتی تو کالج میں قرآن پاک کیسے پڑھاتی۔

**جواب:** بہرحال مسئلہ یہ ہے کہ نوکری کرنے سے آپ انکار کر سکتی ہیں کیونکہ کمانا عورت کے ذمہ نہیں۔ روٹی کپڑا اور مکان بیوی کو مہیا کرنا شوہر کے ذمہ ہے لیکن اگر شوہر کسی نفلی کام کو منع کرتا ہے خواہ وہ تعلیم تعلّم ہو تو شوہر سے جھگڑنا اور

اس کی نافرمانی کرنا جائز نہیں۔

**۱٦٤ حال**: اب آپ سے یہ عرض ہے کہ اب مزید کیا کا کام کروں۔

**جواب**: جو کچھ بتایا گیا ہے اس پر عمل کریں اور گناہ سے بچیں اور کسی مصلحت کی خاطر کسی گناہ میں شرکت نہ کریں کیونکہ ولایت گناہوں کے چھوڑنے پر موقوف ہے، اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنْ اَوْلِيَآءُهٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ﴾

(سورۃ الانفال، آیت: ۳۴)

یعنی اللہ کا کوئی ولی نہیں ہے لیکن صرف وہ بندے جو گناہ نہیں کرتے۔

---

**۱٦٥ حال**: عرض یہ ہے کہ آپ سے تعلق جوڑے تقریباً ڈیڑھ سال ہو رہا ہے لیکن یہ میرا پہلا خط ہے۔ شروع میں میں آپ کے بتائے ہوئے وظائف پابندی سے کرتی رہی ٹی وی دیکھنا بھی چھوڑ دیا تھا لیکن ایک سال سے اس کی پابندی نہیں کر پا رہی اس کی وجہ میرا لے پالک بیٹا ہے جو اب ایک سال کا ہے۔ ہماری شادی کو آٹھ سال ہو رہے ہیں اور ہماری اپنی کوئی اولاد نہیں ہے اس لیے ہم نے یہ بچہ گود لے لیا تھا۔

**جواب**: یہی سب سے بڑی غلطی ہے کیونکہ گود لینے سے کوئی بیٹا نہیں ہو جاتا، نہ اس کا میراث میں کوئی حصہ ہے، بڑے ہونے کے بعد وہ نامحرم ہی رہے گا اور اس وقت اس سے نامحرموں کا سا برتاؤ کرنا تقریباً ناممکن ہے لہٰذا اپنے کو مصیبت میں ڈالنا نہ عقل کا تقاضا ہے نہ شریعت کا گو طبیعت کا تقاضا ہو لیکن اہل اللہ کا ارشاد ہے کہ طبیعت پر عقل کو غالب رکھو اور عقل پر شریعت کو غالب رکھو۔ پس شریعت نے اس کو جائز نہیں کیا لہٰذا ابھی کچھ نہیں بگڑا اس بچہ کو واپس کر دیں۔ یہ بھی تجربہ ہے کہ جن بچوں کو گود لیا گیا وہ نفسیاتی مریض ہو گئے اور اپنے ماں باپ

سے انہیں نفرت ہوگئی کہ ہم میں کیا کمی تھی کہ ماں باپ کو ہماری محبت نہیں معلوم ہوئی اور ہمیں دوسروں کو دے دیا۔

**۱۶۶ حال:** دوسرا یہ کہ انسان کی زندگی کا مقصد اللہ کی بندگی ہے جس میں نماز، روزہ اور قرآن وغیرہ تو اس پر فرض ہیں جو کسی حالت میں نہیں چھوڑنا اس کے علاوہ انسان کو اپنی زندگی میں کیا نیک کام کرنے چاہئیں جس کا اس کو مرنے کے بعد بھی ثواب ملے اور جو اللہ کی بارگاہ میں قبول بھی ہوں۔ میں ڈھائی سال سے گھر پر بچوں کو قرآن پڑھا رہی ہوں پہلے تنہائی کی وجہ سے پڑھاتی تھی۔ میری خواہش ہے کہ میں کسی بچے کو قرآن ختم کرادوں اور اللہ اسے قبول کرلے جس کا مجھے مرنے کے بعد بھی ثواب ملے۔

**جواب:** سب سے زیادہ نیک کام یہ ہے کہ شریعت پر چلیں اور گناہوں سے بچیں قرآن پاک پڑھانا صدقۂ جاریہ ہے بشرطیکہ شوہر کی اجازت ہو اور حقوق واجبہ فوت نہ ہوں۔

**۱۶۷ حال:** مگر اب بچے کی مصروفیات اور رات کی نیند نہ پوری ہونے کی وجہ سے کبھی پڑھایا نہیں جاتا اور آرام نہیں کرپاتی تو کیا میں بچوں کو پڑھانا چھوڑ دوں۔

**جواب:** بچوں کو پڑھانا نہ چھوڑیں بچہ کو اس کے والدین کو واپس کردیں کیونکہ ایک غیر ضروری مصروفیت جس کو شریعت نے آپ پر واجب نہیں کیا اس کی وجہ سے فرض نماز میں خلل واقع ہورہا ہے اور ایک ثواب کا کام تعلیم قرآن بھی چھوٹ رہا ہے۔

**۱۶۸ حال:** میں یہ سوچ کر نہیں چھوڑتی کہ جب میں تنہا تھی تو اس وقت تو اپنی وجہ سے پڑھاتی تھی مگر اب جب اللہ نے میری گود بھردی مجھے ہر نعمت دے دی تو میں اس کی ناشکری کروں اور بچہ کی وجہ سے یہ نیکی بھی چھوڑ دوں۔

**جواب:** یہ گود تو آپ نے خود بھری ہے اللہ تعالیٰ کی طرف اس کی نسبت کرنا

مناسب نہیں۔

**۱۶۹ حال**: دنیا کے لیے بھی تو دوسرے لوگوں کو خوش کرنے کے لیے ہم بے آرام ہوتے ہیں اور تکلیف اٹھاتے ہیں تو کیا اللہ کے لیے تکلیف نہیں اٹھا سکتی، آپ میری رہنمائی کریں کیا میں غلط کر رہی ہوں۔

**جواب**: دوسرے کے بچہ کو گود لینا اللہ کے لیے تکلیف اٹھانا نہیں ہے۔ قرآنِ پاک میں حضرت زید رضی اللہ عنہ کا قصہ اسی بارے میں ہے جس سے معلوم ہوا کہ بیٹا بنانے سے یا گود لینے سے کوئی اپنی اولاد نہیں ہو جاتا اور جبکہ نماز کی پابندی بھی نہیں ہو رہی ہے قرآن پاک پڑھانے میں وقت ہو رہی ہے اور ٹی وی بھی دیکھنے لگی ہو لہٰذا اگر رہنمائی چاہتی ہو تو اس بچہ کو واپس کر دو۔ موجودہ اور آئندہ پریشانیوں سے نجات مل جائے گی ورنہ حدودِ شریعت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ خود اپنے دل سے پوچھ لو کہ جب یہ بچہ جوان ہو جائے گا اس وقت اس سے پردہ کر سکو گی؟

**۱۷۰ حال**: میں چاہتی ہوں کہ میرا بھی اللہ سے ڈائریکٹ تعلق ہو جائے اور مجھے بھی اللہ اپنے خاص بندوں میں شامل کر لے۔ مجھے باعمل مسلمان بنا دے حالانکہ میرے اعمال ایسے نہیں۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

**جواب**: جو مشورہ دیا ہے اس پر عمل کریں اور ہر گناہ سے بچیں کیونکہ گناہوں پر اصرار سے اللہ تعالیٰ سے قوی تعلق نہیں ہو سکتا۔

..........................................

**۱۷۱ حال**: حضرت اقدس میں نے آخری خط میں اپنی ساس صاحبہ کی طبیعت کی سخت مزاجی اور اپنے اور ان کے تعلقات کا ذکر کیا تھا، یہ بھی ذکر کیا تھا کہ وہ پنجاب میں ہیں میرے دل میں ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ شاید میں ان عورتوں میں شامل ہوں جو بوڑھے والدین کو بڑھاپے میں تنہا چھوڑ کر جہنم کماتے ہیں وہ سال میں ایک دفعہ دو مہینہ کے لیے آتی ہیں لیکن اس عرصے میں

گھر کی فضا بہت کشیدہ ہوتی ہے اور اب بچوں پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ وہ یہاں آنے کی فرمائش بھی نہیں کرتیں، میں خود ہی ان کو بلاتی ہوں۔ آپ نے کہا تھا کہ جس کام کا تحمل نہ ہو اس کو اپنے ذمہ لینا نادانی ہے اور شوہر سے مشورہ کرکے آپ کو مطلع کروں۔ آپ کے حکم کے مطابق ان سے مشورہ کیا ہے۔ ہم نے یہ نوٹ کیا ہے کہ پنجاب کے کھلے اور صاف ستھرے ماحول سے جب بھی کوئی رشتہ دار یہاں آیا ہے تو فلیٹ ہونے کی وجہ سے دس دن کے اندر اندر اکتا کر دوڑ جاتا ہے۔ یہی حال میری بوڑھی ساس صاحبہ کا ہے۔ ان کو جب دو ماہ یہاں رہنا پڑتا ہے تو وہ اکتا کر لڑائی جھگڑے پر اتر آتی ہیں ہم نے یہ سوچا ہے کہ چاہے وہ سال میں دو، تین مرتبہ آئیں لیکن پندرہ بیس دنوں کے لیے تاکہ وہ بھی خوش رہیں اور مجھے بھی سہولت ہو۔ ان کی ضرورت کی ہر چیز وہاں مہیا کی جائیں۔

**جواب**: صحیح۔

**۱۷۲ حال**: وہ اپنی وہمی طبیعت کی وجہ سے کسی ماسی کو کام کے لیے نہیں رکھتی۔ ادھر وہ اپنے سب سے چھوٹے بیٹے کے ساتھ رہتی ہیں پہلے تو وہ کچھ نہیں کرتا تھا اب کچھ عرصے سے انہوں نے اس کو کاروبار بنا کر دیا ہے۔ اب دو چار ماہ میں اس کی شادی بھی ہو جائے گی، رشتہ وغیرہ ان لوگوں نے دیکھ لیا ہے۔ اب تھوڑی یہ تسلی ہے کہ کوئی اور عورت گھر میں آجائے گی تو ساس صاحبہ کی کوئی مدد ہو جائے گی لیکن ان کی عادت یہ ہے کہ وہ سارے ہی کام بہو سے لیتی ہے ماسی رکھنا بھی پسند نہیں کرتی اور خود چارپائی پہ بیٹھ جاتی ہیں۔

**جواب**: بالکل غلط کرتی ہیں بہو نوکرانی نہیں ہوتی۔

**۱۷۳ حال**: اب ان حالات میں کل کو کیا ہوگا کیا، نئی بہو کے ساتھ سکون سے رہ سکیں گی یا نہیں کچھ علم نہیں۔

**جواب**: اگر بہو تنگ ہو اور ان کے ساتھ نہ رہنا چاہے تو شوہر کو اس کو الگ

مکان دینا واجب ہے۔

**۱۷۴ حال**: حضرت اقدس میرا ایک ہی بھائی ہے جو میرے والد کی وفات کے بعد پیدا ہوا میری امی نے بڑی محنت اور محبت سے ہمیں پالا ہے۔ میرا بھائی ایک باعزت نوکری کرتا ہے۔ امی اور میری نانی کے ساتھ وہ اور اس کی بیوی بڑے سلوک اور عزت و احترام کے ساتھ رہ رہے تھے۔ اب اس کو سعودی عرب میں خوب پیسوں کی نوکری مل گئی ہے وہ اپنی بیوی بچوں کے ساتھ جا رہا ہے کہتا ہے کہ فی الحال ہم آتے جاتے رہیں گے امی اور نانی کو بھی ساتھ ہی لے جاؤں گا لیکن فی الحال امی کی بھی نوکری ہے اس لیے وہ مستقل نہیں جا سکتی۔ امی اور نانی بڑی خوشی سے اس کو بھجوا رہی ہیں۔ ایک بیٹی ہونے کے ناطے میں ان کی تنہائی سے بہت پریشان ہوں۔ ان کی شامیں ان کی راتیں کیسے گذریں گی۔ اس کے علاوہ کوئی اور مرد بھی نہیں ان کی آنکھیں اس کے انتظار میں لگی رہیں گی۔

**جواب**: تعجب ہے کہ امی اور نانی تو خوشی سے اس کو بھجوا رہی ہیں اور آپ کو غم ہو رہا ہے، مدعی سست اور گواہ چست والا معاملہ ہے۔

**۱۷۵ حال**: حضرت اقدس آپ سے درخواست ہے کہ دعا کریں اس کو پیسے کی چمک کی جگہ ماں باپ کے حقوق کی عقل آئے، اللہ تعالیٰ اس کو عقل سلیم دے۔ اللہ پاک تو ایک منٹ میں لوگوں کو اپنا جذب عطا کر دیتے ہیں ان کے آگے تو کچھ مشکل نہیں۔

**جواب**: افسوس ہے کہ ہم لوگوں کا عجب حال ہے کہ مال کمانے کے پیچھے جائز ناجائز کا سوچتے بھی نہیں حالانکہ فقہاء نے لکھا ہے کہ دنیا کے لیے سمندر پار کا سفر کرنا جائز نہیں لیکن افسوس کہ آج اس میں عام ابتلا ہے۔

**۱۷۶ حال**: حضرت اقدس اللہ پاک سے دعا کریں کہ امی اور نانی کو ایک مہینے

کی تنہائی کا عذاب بھی نہ ملے، آمین ثم آمین۔

**جواب**: آپ پر تعجب ہے کہ ماں اور نانی تو خوش ہیں اور آپ پریشان ہیں اگر یہ ان کے لیے عذاب ہوتا تو خوش کیوں ہوتیں۔

**۱۷۷ حال**: حضرت اقدس میں اس بات سے بھی پریشان ہوں کہ اب ان دونوں میاں بیوی سے میرا بات کرنے کا دل نہیں چاہتا۔ کہیں میرا یہ غصہ ناجائز تو نہیں کہیں یہ بدگمانی تو نہیں؟ کہیں یہ نند اور بھائی بھابھی کی روائتی جلن تو نہیں۔

**جواب**: بے تکلف ان سے بات کریں البتہ نرمی سے سمجھا دیں کہ تمہارے جانے سے والدہ کو غم ہوگا۔

---

**۱۷۸ حال**: دارالعلوم دیوبند سے فارغ ہونے کے بعد ہی سے بندہ بفضلہٖ تعالیٰ حضرت والا مدظلہ کی توجہات اور دعاؤں کی برکت جامعہ عربیہ میں تقریباً آٹھ سال سے خدمات انجام دے رہا ہے جہاں دورۂ حدیث شریف تک تعلیم ہوتی ہے۔ امسال مؤطا ئین، شمائل، ترجمۂ قرآن کریم، بخاری شریف جلد ثانی بندہ کے ذمہ ہیں۔ اب دل میں ایک خوف یا ڈر سا محسوس ہو رہا ہے، کہ ہم سے پڑھائی کا حق ادا نہیں ہو سکا موت کے بعد مولیٰ (جل جلالہ) پوچھے تو بندہ کیا جواب دے گا؟ میں عصیاں کے سمندر میں غرق ہوں، بیمار آدمی ہوں ان ذمہ داری کے بارے میں ڈر ہوتا ہے رہنمائی فرمائیں۔

**جواب**: یہ خوف مبارک ہے جو یہاں ڈرتا ہے انہی کے لیے بشارت لا خوف ہے البتہ اس کی فکر کریں کہ کسی گناہ میں ابتلاء نہ ہو۔ اگر گناہوں سے بچنے کی کماحقہٗ فکر اور اہتمام نہیں تو محض درس وتدریس وعظ وتبلیغ کافی نہیں حقیقی خوفِ خدا گناہوں سے بچنا ہے جس کا اہتمام ماشاء اللہ کر ہی رہے ہیں، گناہ سے بچنا مطلوب ہے اس سے زیادہ خوف مطلوب نہیں۔

---

**۱۷۹ حال:** خدمت عالیہ میں مؤدبانہ ایک عریضہ لکھنے کی سعادت حاصل کررہا ہوں آج کل بندہ کے دل میں گھبراہٹ رہتی ہے اور ایک تو موت کی فکر ہوتی ہے موت سے ڈرتا بھی ہوں، حالانکہ انسان کو موت سے نہیں ڈرنا چاہیے۔

**جواب:** موت سے ڈرنا کوئی نقص کی بات نہیں بعض کاملین کو بھی موت کا خوف ہوا ہے۔

**۱۸۰ حال:** رات کو تہجد کے لیے اٹھنا بھی مشکل ہوگیا ہے، آج تو پڑھ لیا ہے نیند نہ آنے کی وجہ سے رات کو اٹھتے وقت بھی گھبراہٹ رہتی ہے ایک خوف سا طاری ہوتا ہے رہنمائی فرمائیں۔

**جواب:** اتنا خوف مطلوب نہیں کہ آدمی بیمار پڑ جائے اتنا خوف مطلوب ہے جو گناہوں سے روک دے اَللّٰھُمَّ اقْسِمْ لَنَا مِنْ خَشْیَتِکَ مَا تَحُوْلُ بَیْنِیْ وَبَیْنَ مَعَاصِیْکَ تہجد کے لیے اٹھنا آپ کے لیے اس شرط سے جائز ہے کہ نیند آٹھ گھنٹے ہو ورنہ عشاء کے بعد وتر سے پہلے چند رکعات تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں۔ خوب سوئیں تنہا نہ رہیں لوگوں سے ہنسیں بولیں موت کا مراقبہ وغیرہ نہ کریں اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں۔ خمیرہ آبریشم حکیم ارشد والا چھ ماشہ صبح چھ ماشہ شام کھائیں۔ فی الحال رات کو تہجد میں نہ اٹھیں ورنہ اعصابی تناؤ (ڈیپریشن) کا اندیشہ ہے۔

**۱۸۱ حال:** خادم کے مدرسہ کے ناظم اعلیٰ، مہتمم وشیخ الحدیث حضرت اقدس مولانا الحاج الحافظ مفتی...... رحمۃ اللہ علیہ کا بدھ کو انتقال ہوا ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اللہ تعالیٰ بے حساب مغفرت فرمائیں۔ حضرت کی موت سے بندہ بہت ہی متاثر ہوا ہے دعا فرمائیں کہ میں آخرت کے لیے تیاری کرسکوں، اور گناہوں کو چھوڑ سکوں میں پڑھانے کے لیے پھر مدرسہ جاتا ہوں مگر جی نہیں لگتا، پھر بھی پابندی سے جاتا ہوں۔

**جواب**: تاثر ہونا ہی چاہیے لیکن راضی برضا بھی رہیں اور گناہوں سے بچیں لیکن خوف حدِ اعتدال سے زیادہ نہ ہو اللہ کی رحمت کا استحضار رکھیں۔ اللہ تعالیٰ کے ارحم الراحمین ہونے کا مراقبہ کریں اور تین منٹ یہ سوچیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے آغوشِ رحمت میں لے رکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں۔ آپ کے خط سے محسوس ہوتا ہے کہ آپ پر خوف کا غلبہ حد سے زیادہ ہو رہا ہے لہٰذا مذکورہ ہدایات پر عمل کریں۔

**۱۸۲ حال**: بندہ کی ایک کیفیت یہ ہے کہ بندہ جب مجمع میں کسی دینی مجلس میں دعا کرتا ہے تو ایسا احساس ہوتا ہے کہ بندہ کے ہاتھ کے ساتھ حضرت کا ہاتھ یا بندہ کا ہاتھ ہی بڑا ہو کر حضرت والا مدظلہ کا مبارک دست ہو جاتا ہے مگر یہ کیفیت انفرادی دعا میں نہیں ہوتی۔

**جواب**: کوئی مضائقہ نہیں کیفیات محمود ہیں مطلوب نہیں۔

---

**۱۸۳ حال**: ابا جان نے گھر میں کیبل بھی لگوائی ہوئی ہے ان کا کہنا ہے کہ اس کے بغیر بندے کو پتہ نہیں چلتا کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

**جواب**: دنیا میں کیا ہو رہا ہے یہ دیکھنے کے لیے اللہ تعالیٰ کو ناراض کرنا کیا جائز ہے؟ آپ ہرگز نہ دیکھیں اگر وہ کہیں بھی۔ اللہ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

**۱۸۴ حال**: میں ان کے سامنے تو کم ہی کوئی غلط چیز دیکھتا ہوں مگر جب اکیلا ہوتا ہوں تو غلط غلط سے چینل دیکھتا رہتا ہوں اور اللہ معاف کرے کبھی کبھی تو بات مشت زنی تک بھی پہنچتی ہے۔

**جواب**: تعجب ہے، کیبل، ٹی وی دیکھنا خود غلط اور گناہ کبیرہ ہے، کیبل پر غلط چیز دیکھنا یا اچھی چیز دیکھنا سب غلط ہے اور گناہ کا ارتکاب ہے۔ اور آگے جس

گناہ تک نوبت پہنچی یہ سب ٹی وی اور کیبل کا وبال ہے، اگر اس کو ترک نہ کیا تو جو گناہ ہو جائے بعید نہیں۔

**۱۸۵ حال**: مگر گھر سے یہاں کراچی آ کر پھر جڑنا شروع کرتا ہوں اور سہ روزے لگاتا ہوں اور شب جمعہ جاتا ہوں تو پھر صحیح ہو جاتا ہوں بلکہ اوروں کو بھی T.V سے منع کرتا ہوں۔ حضرت مجھے لگتا ہے میں بہت بڑا منافق ہوں جو لوگوں کے سامنے تو بڑا نیک پرہیزگار بنا رہتا ہے اور خود جب تنہائی میں ہوتا ہوں تو اتنے بڑے بڑے گناہ کرتا ہوں۔

**جواب**: احساس گناہ ہونا اچھی علامت ہے اور اصلاح کا ذریعہ ہے اگر گناہ کا احساس نہ ہوتا اور ندامت نہ ہوتی تو یہ بری بات تھی۔ بس ہمت سے کام لیجیے اور ٹی وی وغیرہ دیکھنا یکدم ترک کر دیجیے شیخ کو باقاعدہ اطلاع حال کرتے رہیں اور اس کی تجاویز کی اتباع کریں یہی طریق اصلاح ہے۔ اگر اس طریقہ پر عمل نہیں کرو گے تو محض اپنی محنتوں اور مجاہدہ نوافل اذکار سہ روزوں اور چلوں سے ثواب تو ملے گا لیکن نفس کی اصلاح نہ ہوگی۔

**۱۸۶ حال**: حضرت اب تک جتنی دفعہ بھی ٹی وی وغیرہ پر الٹی سیدھی چیزیں دیکھی ہیں کبھی کسی کے ساتھ بیٹھ کر نہیں دیکھیں ہمیشہ تنہائی میں دیکھی ہیں اور دوست وغیرہ کو جب وہ لوگ مل کر کوئی چیز دیکھ رہے ہوتے ہیں تو منع کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

**جواب**: آپ دوسروں کو منع کرنے کے بجائے خود کو منع کریں یعنی ٹی وی نہ دیکھیں، اور سوچیں کہ تنہائی میں جب کوئی نہیں ہوتا اللہ اس وقت بھی ساتھ ہوتا ہے۔ مخلوق سے ڈرتے ہو اللہ سے کیوں نہیں ڈرتے۔ اور آئندہ اگر خدانخواستہ ٹی وی کیبل دیکھنے کی غلطی ہو تو بیس رکعات نفل پڑھیں اور سو روپے صدقہ کریں۔

**۱۸۷ حال**: حضرت پتہ نہیں جب اکیلا ہوتا ہوں تو عجیب عجیب خیالات آنے

لگتے ہیں اور اگر ٹی وی کیبل یا انٹرنیٹ لگا ہو اور میں اکیلا ہوں ورنہ خود ہی کوئی صورت اکیلے پن کی بنالیتا ہوں اور غلط غلط چیزیں دیکھنے بیٹھ جاتا ہوں۔

**جواب**: آپ کے لیے تنہائی سخت مضر ہے، تنہا نہ رہیں اور سوچیں کہ اس وقت جب کوئی نہیں ہوتا اللہ اس وقت بھی دیکھ رہا ہے۔

جو کرتا ہے تو چھپ کے اہل جہاں سے
کوئی دیکھتا ہے تجھے آسماں سے
اس وقت بھی ہوتی ہے کوئی ذات ترے ساتھ
جس وقت کوئی دیکھنے والا نہیں ہوتا

روزانہ تین منٹ مراقبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔

**۱۸۸ حال**: حضرت بڑی بار رو رو کر معافی بھی اللہ سے مانگی کہ اب نہیں کروں گا مگر پھر جب گھر جاتا ہوں تو بھٹک جاتا ہوں اب ذہن میں خیال آتا ہے کہ کہیں اللہ نے ان لوگوں میں شامل تو نہیں کردیا جن کے دلوں پر اللہ نے مہر لگادی ہے۔

**جواب**: جن کے دل پر مہر لگادی گئی ان کو توفیق توبہ نہیں ہوتی۔ توبہ کی توفیق ہونا اللہ تعالیٰ کی رحمت کی علامت ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ توبہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ لیکن توبہ کے سہارے پر گناہ نہ کریں، یہ شرافتِ بندگی کے خلاف ہے۔

**۱۸۹ حال**: حضرت اسی طرح ڈاڑھی تو رکھی ہوئی ہے مگر اس میں بھی تراش خراش کرتا رہتا ہوں اور اس کا بڑی دفعہ ارادہ کیا کہ اب نہ کروں گا مگر کبھی شیطان وسوسہ ڈالتا ہے کہ اس طرح تھوڑی بہت سیٹ کرانے سے کچھ نہیں ہوتا، ڈاڑھی اچھی بھی لگنی چاہیے مگر حضرت کا اس دن بیان سنا جس میں آپ نے کہا کہ چاول کے برابر بھی ایک مشت سے کم ہو تو صحیح نہیں اس لیے ان شاء اللہ اب

ارادہ کیا ہے کہ کبھی نہ کاٹوں گا۔

**جواب:** ایک مشت سے تھوڑا سا بھی کم کرنا منڈانے کے برابر ہے۔ منڈانا یا ایک مٹھی سے کم پر کترانا دونوں حرام ہیں لہٰذا شیطان کے کہنے سے حرام کام نہ کرو اور آئندہ ہرگز ہرگز ڈاڑھی نہ کاٹیں۔ ڈاڑھی سنت کے مطابق ہی اچھی لگتی ہے۔ یہ شیطان کا دھوکہ ہے کہ کٹانے سے ڈاڑھی اچھی لگے گی، کٹی ہوئی ڈاڑھی سے شکل مکروہ معلوم ہوتی ہے۔ ڈاڑھی نہ کاٹنے کے ارادہ سے بہت خوشی ہوئی۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں، آمین۔

**۱۹۰ حال:** پہلے نظروں کی حفاظت صحیح ہوتی تھی مگر آج کل پھر بداحتیاطی ہوجاتی ہے مگر اب پھر کچھ دنوں سے کوشش کررہا ہوں اور الحمدللہ فائدہ ہورہا ہے۔

**جواب:** دوبارہ جو بداحتیاطی ہوئی یہ ٹی وی کیبل کا وبال ہے لہٰذا اس کو بالکل ترک کردیں، پرچہ حفاظت نظر خانقاہ سے لے کر روزانہ ایک بار پڑھیں اور حالات کی باقاعدہ پندرہ دن کے بعد اطلاع کریں۔

**۱۹۱ حال:** اور حضرت ایک اور بری عادت یہ ہے کہ جب سونے لگتا ہوں تو بڑے گندے خیالات آنے لگتے ہیں اور ان کو سوچ سوچ کر مزے لیتا رہتا ہوں۔

**جواب:** اس وقت دومنٹ موت کا مراقبہ کریں کہ نزع طاری ہے سانس رک رہی ہے آنکھیں پتھرا گئیں کانوں سے سنائی نہیں دے رہا اس وقت خیالوں سے مزے لے سکتے ہو؟

**۱۹۲ حال:** مگر وہی بات کہ جب اعمال میں صحیح طرح جڑ رہا ہوں تو پھر نہیں آتے، مگر پھر جب ڈھیلا ہوتا ہوں تو شروع ہوجاتے ہیں اور بعض اوقات خود جان کر سوچنے لگتا ہوں یعنی دین پر استقامت نہیں۔

**جواب:** صرف اعمال میں جڑنے سے اصلاح نہیں ہوگی اصلاح شیخ کے مشوروں پر عمل سے ہوتی ہے۔ دین کا ہر شعبہ الگ ہے حافظ عالم بننا ہے تو مدارس

جانا پڑے گا، امت کو دین پہنچا کے کے لیے تبلیغ ہے نفس کے تزکیہ و اصلاح کے لیے اہل اللہ کی خانقاہیں ہیں۔

**۱۹۳ حال**: حضرت جب اس طرح کی غلط سوچیں دل میں آتی ہیں تو اس کے ساتھ ہی ایک دو لیس دار قطرے بھی آجاتے ہیں اور اس کی وجہ سے بھی اور ناپاکی کی وجہ سے بھی پریشان ہو جاتا ہوں ان تمام کاموں کی وجہ سے اب سہ روزے پر بھی نکلتا ہوں تو وہ کیفیت نہیں ہوتی جو پہلے ہوا کرتی تھی۔

**جواب**: اس میں کیا پریشانی کی بات ہے، قطرے آنا کوئی غیر معمولی بات ہے؟ کپڑے بدل لو یا پاک کرلو، البتہ گندے خیالات دل میں نہ لاؤ، یہ گناہ ہے جس سے بچنے کا ایک طریقہ اوپر مذکور ہے۔

**۱۹٤ حال**: کبھی دل میں خیال آتا ہے کہ تو باہر سے کیا بنا ہوا ہے اور اندر سے کتنا گندا ہے تو بہت بڑا منافق ہے اس لیے تجھے ہدایت نہیں مل سکتی۔

**جواب**: یہ شیطانی خیال ہے جو کوشش میں لگا رہتا ہے ضرور ایک دن کامیاب ہوتا ہے۔ دنیا کے کاموں میں ناکامی ہو سکتی ہے اللہ کے راستہ میں ناکامی نہیں ہے، اطمینان رکھیں۔

---

**۱۹۵ حال**: حضرت میں آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت میری حالت بہت ابتر ہے چھ سال سخت ترین اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں گذارے ہیں اس دوران حرام و حلال کا فرق بھی نہ رہا تھا۔ اب توبہ کی ہے تہجد میں اور بھی ہر وقت کی توبہ کی مگر دل کو سکون نہیں۔

**جواب**: مطمئن رہیں توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہیں جیسے ہی بندہ دل میں نادم ہوا اور ابھی توبہ کا لفظ بھی زبان پر نہیں آیا اسی وقت اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتے ہیں اور صرف معاف ہی نہیں فرماتے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ بالکل مطمئن رہیں توبہ کی توفیق اللہ تعالیٰ

کے یہاں محبوبیت کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت: ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں۔

**۱۹٦ حال**: ان تمام گناہوں سے تائب بھی ہو چکی ہوں لیکن لگتا ہے جیسے کسی بھی وقت نفس اور شیطان پھر بہکا دے گا۔ شیطان مجھے ڈراتا ہے کہ تم پھر گناہ کرو گی۔

**جواب**: اللہ کی مدد کے ہوتے ہوئے نفس و شیطان کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ شیطان سے کہہ دیں کہ مجھے کیا ڈراتا ہے اگر گناہ ہو بھی گیا تو توبہ کا دروازہ بند نہیں ہوا میں پھر معافی مانگ لوں گی۔ ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں ہمارا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا۔

**۱۹۷ حال**: شیطان وسوسہ ڈالتا رہتا ہے کہ پتہ نہیں ہدایت ملی بھی ہے کہ نہیں؟

**جواب**: اگر ہدایت نہ ملتی تو آپ کو توبہ کی توفیق ہی نہ ہوتی شیطان کے چکر میں نہ آئیں وہ آپ کو اللہ تعالیٰ سے مایوس کرنا چاہتا ہے۔

**۱۹۸ حال**: دنیا سے دل اٹھ گیا ہے نہ نیند ڈھنگ سے آتی ہے نہ کچھ اچھا لگتا ہے، شدید خوف کے عالم میں ہوں اگرچہ شرعی پردہ شروع کر دیا ہے اور میں ڈاکٹر ہوں، حضرت اللہ کے لیے میرے دل کی بے چینی کے خاتمہ کے لیے دعا فرمائیں اور رہنمائی فرمائیں کہ کیسے دل کو یقین دلاؤں کے اللہ نے مجھے ہدایت سے سرفراز کیا ہے۔

**جواب**: اس کی دلیل قرآن پاک میں ہے جو اوپر لکھ دی کہ توبہ کرنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ خوب اطمینان سے سوئیں۔ تعجب ہے کہ توبہ کے بعد جب کہ خوشی میں خوب سونا چاہیے تھا، شیطان آپ کو جگا رہا ہے۔ شیطان دشمن ہے اس کی باتوں میں نہ آئیں۔ اتنا خوف مطلوب نہیں جو آدمی کو بیمار کر دے، خوف صرف اتنا مطلوب ہے کہ بندہ گناہوں سے بچ جائے جس کی

توفیق اللہ تعالیٰ نے آپ کو دے دی ہے۔ شکر کریں، شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ توبہ اور شرعی پردہ کی توفیق کے بعد پریشان ہونا ایسا ہے جیسے کسی کو غربت میں ایک لاکھ روپیہ مل جائے اور پھر وہ پریشان ہو کہ نہ معلوم مجھے روپیہ ملا ہے یا نہیں؟ بتایئے ایسی پریشانی نادانی ہے یا نہیں؟ اس خط کو بار بار پڑھیں اور مطمئن ہو جائیں اور خوب اطمینان سے سوئیں۔ احقر قرآن و حدیث کی روشنی میں آپ کو یقین دلاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا آپ پر خاص فضل ہے اور اس نے آپ کو ہدایت سے سرفراز کیا ہے۔

---

**۱۹۹ حال**: شہوت پرستی کا گناہ شدید ہو رہا ہے کہ ہر طرح کے گندے خیالات ہر وقت دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں لڑکیوں اور لڑکوں کے خیالات طرح طرح کے روپ بدل کر آتے ہیں، اس طرف کچھ توجہ نہیں کرتا نظر بھی خوب بچاتا ہوں اس قدر نازکی بڑھ چکی ہے کہ ایک جھلک ہی سے وہ سارا مزہ چوس لیتا ہوں حالانکہ انتہائی اچانک ہوتی ہے۔

**جواب**: گناہ کے برے سے برے وسوسے آنا انتہائی شہوت کا غلبہ ہونا گناہ نہیں ہے اس پر عمل کرنا اور خیالات پکانا گناہ ہے۔ جب نظر بچا رہے ہو جسم کو بچا رہے ہو مجاہدہ کر رہے ہو اسی کا نام تقویٰ ہے اور یہی ذریعۂ قربِ الٰہی ہے۔ محض گناہوں کا میلان ہونا مضر نہیں بس اس میلان پر عمل نہ کرے۔

**۲۰۰ حال**: اور نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ ہمشیرہ کے بارے میں بھی نعوذ باللہ ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ خاک ہو جانا آسان معلوم ہوتا ہے اور اپنے کو انتہائی ذلیل تصور کرتا ہوں...... آہ! ایسا گندا حال شاید ہی کسی مرید نے حضرت کو لکھا ہوگا، کیا کہوں کیسا کمینہ ہو گیا ہوں میں! کہتے ہوئے بہت شرم محسوس ہو رہی ہے محض اس بیماری سے خلاصی کے لیے عرض کرتا ہوں کہ والدین

اور گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے۔ بس ایسے ایسے وسوسے آئے کہ جانور بھی شاید ایسا نہ سوچتا ہو۔ فوراً نظر بچالی اور اٹھ کر وضو کیا اور نیچے کمرے میں بھاگ آیا۔

**جواب**: بہت اچھا کیا۔ قیامت کا قرب ہے اس لیے اب ان رشتوں کی طرف بھی میلان ہو رہا ہے جن سے طبعاً نفرت ہوتی ہے۔ بس اس کا علاج عیناً قلباً اور قالباً دور رہنا ہے۔ ایسی ہی احتیاط کریں جیسی نامحرموں سے کرتے ہیں، نہ دیکھیں، نہ تنہائی میں ساتھ رہیں، نہ بے ضرورت بات کریں، آپ کو جلد شادی کر لینا چاہیے اس کے بعد طبیعت معتدل ہو جائے گی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۲۰۱ حال**: الحمد للہ باہر خوب نظر بچاتا ہوں، برسوں سے ایک نظر بھی خراب نہیں ہونے دیتا لیکن آہ بے محل شہوانی جذبات اتنا بڑھے ہوئے ہیں۔

**جواب**: تقویٰ سے طبیعت میں تقاضے بڑھ جاتے ہیں اس لیے متقی کو بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔

**۲۰۲ حال**: ہمشیرہ کو میں پڑھاتا بھی ہوں سبق بھی سنتا ہوں اگرچہ نظر نہیں ڈالتا، درمیان میں مناسب فاصلہ ہوتا ہے اس سلسلے میں بھی حضرت والا سے کوئی بات نہیں چھپاؤں گا کہ کئی بار اس موقع پر خبیث خیالات ذہن میں آجاتے ہیں۔

**جواب**: آپ ہرگز نہ پڑھائیں، نہ سبق سنیں نہ سنائیں، آپ نہ وہاں بیٹھیں۔ دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ نہیں گنوانا چاہیے۔ ایسی ہی احتیاط کریں جیسی نامحرموں سے کرتے ہیں۔

**۲۰۳ حال**: حضرت بس اب اس سے زیادہ کیا رہ گیا...... کتنا کمینہ ہو چکا میں ......لوگ سمجھتے ہیں بڑے نیک ہیں! خاک نیک ہوں! بالکل شیطان ہوں! اپنی خباثت پر روتا ہوں۔

**جواب**: خبیث سے خبیث تقاضے ہونے سے آدمی خبیث نہیں ہو جاتا ان پر عمل کرنے سے خبیث ہوتا ہے لہٰذا ان پر عمل نہ کرے تو وہ متقی ہے۔

**۲۰۴ حال**: میں ڈائجسٹ پڑھتی ہوں جس میں غلط قسم کے افسانے بھی ہوتے ہیں عشق مجازی کے۔ سچ تو یہ ہے کہ میں ان ڈائجسٹ سے توبہ کرنا چاہتی ہوں لیکن کرتی نہیں ہوں۔ جب آپ کے بیان میں توبہ کا مضمون سنتی ہوں تو مجھے فوراً ڈائجسٹوں کا خیال آتا ہے۔ لیکن میں اتنی گنہگار اور نالائق ہوں کہ توبہ نہیں کرتی۔ اور سوچتی ہوں کہ جب میرا ارادہ مجھے معلوم ہے تو میں کس طرح توبہ کروں۔

**جواب**: توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو تو وہ توبہ قبول ہے خواہ وسوسہ آئے کہ یہ توبہ پھر توڑ دوں گی اس وسوسہ کا اعتبار نہیں اس لیے کہ یہ ارادہ نہیں محض وسوسہ ہے۔ لہٰذا توبہ میں دیر نہ کرو خواہ بار بار ٹوٹے تو بار بار توبہ مندرجہ بالا شرط سے کرتی رہو ان شاء اللہ ایک دن توبہ ٹوٹنا بند ہوجائے گی، ہمت سے کام لیں اور ان رسالوں کو جمع کر کے آگ لگادیں اور پھر کوئی نیا رسالہ نہ خریدیں۔

**۲۰۵ حال**: حضرت کی مجلس میں آنے والی عورتیں بھی بہت ہی اچھی اور نیک ہیں۔ مجھ سے بھی بہت پیار اور محبت سے پیش آتی ہیں لیکن کبھی جب مجھ سے کوئی کسی کی غیبت کرنے لگتی ہے تو میں اس کی اچھائی بتاتی ہوں۔

**جواب**: بہت اچھا کرتی ہیں، ایسا ہی کرنا چاہیے، حدیث پاک میں ہے کہ جس کی غیبت کی جائے تو جو اس کا دفاع کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا اور جو دفاع نہ کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو دنیا اور آخرت میں رسوا کرے گا۔

**۲۰۶ حال**: اور جیسے میں کسی کی بھاوج سے نند کی تعریف کرتی ہوں تو انہیں اچھا محسوس نہیں ہوتا تو وہ مجھ سے ان کی برائی بیان کرتی ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ ان سے کہوں اچھائی دیکھو برائی نہ دیکھو لیکن ہمت نہیں ہوتی کیونکہ وہ عالمہ بھی ہیں اور خود بھی بہت اچھی خاتون ہیں۔ حضرت مجھے کیا کرنا چاہیے۔

**جواب**: یا تو ان کو روک دیں یا وہاں سے اٹھ جائیں۔

**۲۰۷ حال**: حضرت بیعت ہونے سے پہلے ایک خاتون نے کہا تھا کہ آپ کی

اصلاح کی غرض سے شیخ کو وہ بات بھی بتا سکتی ہیں جو خود سے بھی کہتے ہوئے شرم آتی ہے یا اپنی ماں کو بھی نہ بتا سکیں۔

**جواب**: اصلاح کی غرض سے بقدرِ ضرورت مختصر اطلاع کافی ہے تفصیل کی ضرورت نہیں۔

**۲۰۸ حال**: حضرت والا خانقاہ کی مجلس میں بیان سننے آتی ہوں تو عورتیں اتنی عزت اور اکرام کے ساتھ ملتی ہیں اور میرے بارے میں اتنا نیک گمان رکھتی ہیں کہ میں سوچتی ہوں کہ یہ بے چاریاں خود اتنی اچھی ہیں جو مجھے اچھا سمجھتی ہیں حالانکہ میرے نہ تو کوئی ایسے اعمال ہیں اور نہ ہی کیفیات۔

**جواب**: ایسا ہی سوچنا چاہیے اس سے عُجب پیدا نہیں ہوگا اور اللہ کا شکر کیا کریں کہ اللہ نے میرے عیوب کو چھپا لیا اور ان کے دل میں حسن ظن ڈال دیا۔

**۲۰۹ حال**: گناہوں سے توبہ کرتی ہوں لیکن مجھے رونا نہیں آتا نہ ہی کیفیت پیدا ہوتی ہے ہاں شرمندگی اور ندامت ہوتی ہے۔

**جواب**: کیفیت پیدا ہونا ضروری نہیں رونے کا منہ بنالینا کافی ہے۔

**۲۱۰ حال**: اور جب یہ شعر یاد آتا ہے ؎

چوریاں آنکھوں کی اور سینوں کے راز
جانتا ہے سب کو تو اے بے نیاز

تو فکر بھی پیدا ہوتی ہے۔ اور میں سوچتی ہوں کہ میرے اتنے چاہنے والے شوہر ہیں اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ میرے دماغ میں کیا کھچڑی پکتی ہے تو یہ مجھ سے ایک فیصد بھی محبت نہ کریں حالانکہ مجھے خود بھی اپنے شوہر سے بہت محبت ہے پھر بھی مجھے بہت الٹے سیدھے خیالات آتے ہیں۔

**جواب**: جب اللہ تعالیٰ نے وساوس کو معاف کیا ہے تو ان کا آنا مضر نہیں لانا مضر ہے البتہ شوہر پر کبھی ظاہر نہ کریں۔ ڈائجسٹ پڑھنا چھوڑ دیں تو خیالات نہیں

آئیں گے۔

---

**۲۱۱ حال**: لمبے خط کے لیے معذرت چاہتا ہوں، حضرت میرا مسئلہ بہت عجیب سا ہے، میں آپ کے ایک خلیفہ کا مرید اور پچھلے چھ سال سے ان کے ساتھ ہوں، الحمدللہ وہ مجھے اپنے قریبی متعلقین میں سب سے زیادہ قریب رکھتے ہیں ان کی غیر موجودگی میں میرے پیر بھائیوں کو مجھ سے مشورہ کرنے کو کہا ہوا ہے اس کے علاوہ ان کے تمام بیانات کی ریکارڈنگ اور مریدین کے خطوط میرے ہی پاس ہوتے ہیں محض اللہ کے فضل سے اتنی عزت اور مریدین میں الگ مقام کے باوجود میں یہ بات جانتا ہوں کہ میری اصلاح بالکل نہیں ہوئی ہے میں دیکھنے میں تو سب گناہوں سے بچا ہوا ہوں لیکن میرا دل نہیں بنا ہوا۔

**جواب**: دل نہ بننے سے کیا مراد ہے؟ گناہوں سے بچنا کیا دل کا بننا نہیں ہے؟

**۲۱۲ حال**: مسئلہ یہ ہے پچھلے تین سال سے مسلسل مجھے یہ خیال آتا ہے کہ میں غلط جگہ بیعت ہو گیا ہوں اس کی کچھ وجوہات ہیں۔

(**الف**): میں نے یہاں بہت سے ایسے معاملات دیکھے جو حضرت والا کے مزاج کے خلاف ہیں۔

**جواب**: مثلاً؟

(**ب**): جہاں میں بیعت ہوں حضرت کے وہ خلیفہ بہت سی باتوں میں حضرت کی بات یہ کہہ کر نہیں مانتے کہ حضرت تقویٰ کے بہت اونچے مقام پر ہیں اور ہم تو فتویٰ پر عمل کریں گے۔

**جواب**: ان کا یہ قول بظاہر اعتراف عجز ہے جو خلافِ کمال تو ہوسکتا ہے لیکن قابل نکیر نہیں بشرطیکہ واقعتاً وہ فتویٰ کے مطابق ہے۔

(**ج**): عام حالات میں ان کے گھر میں اور رشتے داروں وغیرہ میں مجھے اکثر ایسا

لگا کہ غیبت ہو رہی ہے اور وہ بھی اس میں شامل رہے۔

**جواب**: جب آپ نے گناہ کا ارتکاب نہیں دیکھا تو یہ کہنا کہ مجھے ایسا لگا بدگمانی ہے۔ توبہ کریں۔ دوسرے یہ بھی سمجھ لیں کہ شیخ معصوم نہیں ہوتا اس سے کبھی گناہ بھی ہوسکتا ہے لیکن اگر وہ صاحبِ نسبت ہے تو عادۃً کسی گناہ میں مبتلا نہیں رہ سکتا توبہ کرے گا۔ ہاں اگر کوئی عادۃً مبتلا رہتا ہے اور توبہ نہیں کرتا تو وہ شیخ بنانے کے قابل نہیں۔

**۲۱۳ حال**: شیخ اور مرید کا جو تعلق ادب کا اور عظمت کا ہوتا ہے وہ وہاں بالکل نہیں بلکہ بالکل ایسا لگتا ہے کہ کوئی دو دوست بیٹھے ہیں یہاں تک کہ بعض مرید تو ان سے مذاق کرنے کے بعد تالی تک مار دیتے ہیں۔

**جواب**: اس میں بھی ان کی فنائیت کا دخل ہوسکتا ہے لیکن مرید سے حد سے زیادہ بے تکلف نہ ہونا چاہیے۔

**۲۱٤ حال**: بظاہر یہ باتیں ان کے اور مرید نہیں جانتے کہ میرا ان کے ساتھ ہر وقت کا رہتا ہے اور یہ اللہ جانتا ہے کہ میں نے اپنی زندگی ان پر وقف کرنے کا عہد کیا تھا لیکن یہ سب معاملات قریب سے دیکھنے کے بعد بہت ہی پریشان ہوں میری زندگی کے چھ سال جو میں نے ان پر لگائے ایسا لگتا ہے کہ ضائع ہوگئے میں تو اللہ کو پانا چاہتا ہوں اور بس مجھے یہ سب عہدے نہیں چاہیے اس ساری صورتحال میں اب میرا مزید یہاں رہنا صحیح نہیں لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ان کی ساری ریکارڈنگ، ہزاروں روپے کا سامان جو مختلف دینی کاموں میں استعمال ہوتا ہے، سب میرے پاس ہے، میں اگر یہ کسی کو دوں گا تو حضرت کو پتہ چل جائے گا کہ میں کہیں جا رہا ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ انہیں کوئی غم یا تکلیف پہنچے میں خاموشی سے آہستہ آہستہ ان کی مجلس میں آنا جانا کم کر رہا ہوں تاکہ انہیں تکلیف نہ ہو لیکن یہ سامان جو میرے پاس ہے یہ میں کسی کو دوں گا انہیں پتا چل

جائے گا کہ میں کہیں اور جار ہا ہوں میں پریشان ہوں مجھے بتائیں کہ کیا میرا یہ طریقہ صحیح ہے یا پھر میں کچھ اور کروں؟

**جواب**: یہ بتایئے کہ ان چھ سال میں آپ کو ان سے دین کا فائدہ ہوا یا نہیں گناہ چھوٹے یا نہیں تعلق مع اللہ میں ترقی ہوئی یا نہیں؟ اگر جواب اثبات میں ہے تو پھر آپ خود سوچ لیں کہ ان کو کیوں چھوڑنا چاہتے ہیں، اس میں نفس کی شمولیت تو نہیں؟ اگر جواب نفی میں ہے تو مشورہ دوسرا ہوگا۔ اطلاع دیں۔

**۲۱۵ حال**: عرض ہے کہ بندہ نے حضرت مولانا...... صاحب مدظلہ کی بیعت کی ہوئی ہے تو حضرت کے دور ہونے اور بندہ کے فی الحال دار العلوم کراچی میں زیرِ تعلیم ہونے کی وجہ سے بندہ نے باجازت حضرت...... صاحب مدظلہٗ حضرتِ والا مدظلہٗ آپ سے اصلاحی تعلق قائم کیا ہے درج ذیل امور کے بارے میں حکم فرمایئے کہ کیا کیا جائے۔

حضرت...... صاحب نے بیعت کے وقت یہ فرمایا تھا کہ پنج وقتہ نماز باجماعت، سوتے وقت سو مرتبہ استغفار اور ہر وقت یہ خیال کرنا ہے کہ دل اللہ، اللہ، اللہ کہہ رہا ہے، کی پابندی کرنی ہے۔

**جواب**: نماز باجماعت تو واجب ہے بغیر عذر کے ہرگز نہ چھوڑنا چاہیے۔ البتہ ہر وقت ذکر قلبی اللہ، اللہ بوجہ ضعف کے اب نہیں بتایا جاتا بس ہر وقت یہ دھیان رکھو کہ کوئی سانس اللہ کی نافرمانی میں نہ گذرے اصل قلبی ذکر یہ ہے۔

**۲۱۶ حال**: الحمد للہ حضرت والا دامت برکاتہم کے ساتھ اصلاحی تعلق کے بعد جہاں بہت سی دوسری چیزوں کی اصلاح ہوگئی وہاں ایک بیماری جس کا عرصہ سے احساس رہا ہے اور حضرت والا سے پچھلے خطوط میں بھی اس کا ذکر کیا ہے

نجات مل گئی، حضرت والا سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس میں استقامت عطا فرمائیں وہ یہ ہے کہ احقر جن درجات میں اسباق پڑھاتا ہے ان میں عموماً بڑے طلبہ ہوتے ہیں یعنی درجہ سادسہ، خامسہ اور رابعہ کے طلبہ لیکن ان میں بعض نمکین چہروں والے ہوتے ہیں، ان کی طرف میلان کا خطرہ رہتا ہے، الحمدللہ حضرت والا کی توجہ کی برکت سے اس میں کافی حد تک پریشانی ختم ہوگئی ہے اور بہت زیادہ فرق آیا ہے، الحمدللہ۔

**جواب**: میلان ہونا برا نہیں البتہ اس پر عمل نہ کریں سخت احتیاط کریں غیر حسین کو سامنے بیٹھائیں اور حسینوں کو دائیں بائیں بیٹھائیں غیر حسین متن بن جائیں گے اور حسین حاشیہ اور متن جلی ہوتا ہے، حاشیہ خفی ہوتا ہے اور حاشیہ پر نظر کم جاتی ہے۔

**۲۱۷ حال**: کوئی طالب علم اگر بات نہ مانے یا غیر اخلاقی حرکات میں مبتلا نظر آجائے یا غیر تعلیمی سرگرمیوں میں وقت ضائع کرتے ہوئے نظر آجائے تو دل میں ان کی وقعت کم ہوجاتی ہے، قدر و اکرام میں کمی آجاتی ہے، نتیجتاً ان کی طرف سے توجہ ختم ہوجاتی ہے، پھر رفتہ رفتہ ایسے طلبہ احقر سے دور ہوجاتے ہیں دوسری طرف احقر کو شدت سے احساس رہتا ہے کہ یہ میری کمزوری ہے کہ یہ طلبہ مجھ سے استفادہ نہیں کر رہے ہیں، حضرت والا سے اس حوالہ سے ارشاد فرمانے کی التماس ہے۔

**جواب**: بیمار پر شفقت کی جاتی ہے نفرت نہیں شفقت سے کام لیں اور اصلاح کی کوشش کریں۔ جن کے بارے میں گمان اقرب الی الیقین ہو کہ ان کے حالات درست نہیں ہوں گے جیسے بعض کا مقصد حصولِ علم ہوتا ہی نہیں تو ان پر نسبتاً توجہ کم کردیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو۔

**۲۱۸ حال**: حضرت والا سے پوچھنا ہے کہ بندہ الحمدللہ پانچ وقت کی نماز پڑھتا

ہے لیکن نماز میں دھیان اور خشوع وخضوع نہیں ہوتا، بے دھیانی اور بے توجہی سے نماز ادا کرتا ہوں۔ شروع سے اخیر تک یہی حال ہوتا ہے۔ اُمید ہے کہ حضرت والا علاج تجویز فرمائیں گے۔

**جواب**: بار بار دل کو اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کرتے رہیں، جب دل ادھر ادھر چلا جائے پھر پکڑ کر اس کو اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر کر دیں، یا ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں یا یہ سوچیں کہ یہ میری آخری نماز ہے، اس کے بعد مجھے دوسری نماز نہیں ملے گی یا نماز کے ہر رکن میں یہ خیال کریں کہ مجھے اب اس رکن میں رہنا ہے مثلاً قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے رکوع میں سوچیں کہ رکوع ہی میں رہنا ہے سجدہ میں سوچیں کہ سجدہ ہی میں رہنا ہے، وعلیٰ ہذا القیاس، ان طریقوں میں جو طریقہ آپ کو پسند آئے اس پر عمل کریں۔

---

**۲۱۹ حال**: گذارش ہے کہ عرصہ سے ایک بات بہت پریشان کر رہی ہے، وہ یہ ہے کہ اس وقت میری عمر چالیس سال سے متجاوز ہے تقریباً ۲۲ سال سے یعنی درجہ اولیٰ کے سال سے تصوف سے وابستگی ہے (الحمدللہ) شروع میں حضرت مولانا...... سے بیعت تھا۔ ان کی وفات کے بعد حضرت والا سے بیعت ہوا۔ اس کے علاوہ اکابر علماء سے باقاعدہ علمی استفادہ کا تعلق رہا ہے۔

اور الحمدللہ ثم الحمدللہ اب تک دس کتابوں کی تالیف کی سعادت حاصل کرنے کی اللہ تعالیٰ نے سعادت بخشی جو منظر عام پر آچکی ہیں جبکہ کئی کتابیں زیر طباعت اور کئی کتابیں زیرِ تالیف ہیں۔ یہ سب کچھ صرف معاملہ فہمی کے لیے بیان کیا ہے تاکہ حضرت والا کو پریشانی نہ ہو، اب ہمیشہ یہ بات ذہن میں آتی ہے کہ میں انتہائی کمزور ہوں اعمال کے اعتبار سے بھی، اخلاق کے اعتبار سے بھی، خاص کر جس میدان کو حضرت والا نے اختیار کیا ہے میں اس میں صفر ہوں

کہ میرے اساتذہ کرام اور مشائخ اس عمر میں ولی اللہ بن گئے، لوگ ان سے کس قدر فائدہ حاصل کر رہے تھے اور وہ کتنے عالی مرتبہ میں پہنچ گئے اور میں کتنا پیچھے رہ گیا، مجھے اس عمر میں کیا بننا چاہیے اور کہاں رہ گیا، اپنے اندر بہت زیادہ خامیاں اور نقائص نظر آرہے ہیں اپنی طرف سے حسب استطاعت کوشش بھی کرتا ہوں کہ حضرت والا کی جمعرات کی شام کی مجلس میں اور بعض دوسرے مشائخ کی مجلس میں حاضری دوں اور معمولات کی پابندی کی حتی الامکان کوشش کرتا ہوں لیکن یہ احساس دامن گیر رہتا ہے، ایسے میں مجھے کیا کرنا چاہیے، حضرت والا سے خصوصی دعاؤں سے التماس ہے کہ ہمارے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اللہ والا بنادیں، نافع بنادیں، تقویٰ کی زندگی سے نوازدیں۔

**جواب**: یہ احساس کہ میں پسماندہ رہ گیا ہوں مبارک ہے بشرطیکہ کہ مایوسی نہ ہو اور طریقہ سے کام میں لگے رہیں جس کی پہلی شرط یہ ہے کہ کسی ایک مصلح کا انتخاب کریں اور اسی کے ہوجائیں اور اپنا احوال اسی سے کہیں اور اسی کے مشورہ پر عمل کریں البتہ عظمت تمام مشائخ کی ہو اس کی مثال بالکل مریض اور ڈاکٹر کی ہے کہ مریض کسی ایک ڈاکٹر سے علاج کراتا ہے البتہ جانتا ہے کہ اور بھی ڈاکٹر ہیں، جس طرح بیک وقت مختلف ڈاکٹروں سے علاج کرانا بجائے نافع ہونے کے مضر ہوجاتا ہے اسی پر روحانی معالجہ کو قیاس کرلیں۔ اسی لئے صوفیاء و مشائخ کا اجماع ہے کہ یک در گیر و محکم گیر۔ پھر جس قدر ہوسکے وقت نکال کر اس کی صحبت میں آئیں حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کم از کم ایک چلہ شیخ کی خانقاہ میں لگانا چاہیے حصول نسبت کے لیے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

**۲۲۰ حال**: میں مکتب میں پڑھانا چاہتا ہوں لیکن چھوٹے لڑکے جن کی ڈاڑھی

نہیں نکلی ہے، ان پر نظر ڈالنا نہیں چاہتا ہوں حضرت والا مد ظلہم جیسا فرمائیں گے ویسا کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**جواب:** ان پر نظر نہ ڈالیں بغیر نظر ڈالے پڑھایا کریں۔

**۲۲۱ حال:** میں کسی آدمی سے ملنا نہیں چاہتا ہوں اور میرا جی نہیں چاہتا ہے کہ ہنسوں حضرت والا مد ظلہم جو علاج بتائیں گے اس پر عمل کروں گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

**جواب:** بالکل لوگوں سے نہ ملنا اور بالکل نہ ہنسنا مناسب نہیں اعتدال ہونا چاہیے نیک لوگوں سے ملنا اور خوش طبعی سے رہنا بھی عبادت ہے، زیادہ تنہا رہنا نفسیاتی بیماری کا پیش خیمہ ہے اور تکبر پیدا ہونے کا بھی ڈر ہے۔ نہ بہت زیادہ اختلاط ہو نہ بہت زیادہ اجتناب، اعتدال مطلوب ہے۔

**۲۲۲ حال:** حضرت والا میرا مسئلہ یہ ہے کہ میرا دل بہت زیادہ کمزور ہے ذرا سی پریشانی آجائے یا کوئی ہلکی سے مرض/تکلیف آجائے تو میں ایسے پریشان ہوجاتا ہوں گویا کہ زندگی موت کا مسئلہ ہے، ہر منٹ ہر سیکنڈ اسی پریشانی تکلیف کی طرف دھیان رہتا ہے اور چکر کا دورہ پڑ جاتا ہے، اس سے میرے سارے معمولات خراب ہوجاتے ہیں نماز، ذکر اور نیک کام میں دھیان نہیں رہتا، دماغ کی سوئی اسی پریشانی/تکلیف کی طرف اٹکی رہتی ہے۔ کبھی کبھار محسوس ہوتا ہے کہ میری طبیعت مکمل طور پر اپنی والدہ محترمہ کی طرح ہے، کیونکہ انہیں بھی کئی بار ایسے پریشان ہوتے دیکھا ہے۔ دل کو بہت رنج داور تکلیف ہوتی ہے کہ رضا بالقضاء اور صبر کے ثمرات اور توکل اور تفویض وغیرہ کا علم ہوتے ہوئے عمل نہ ہونے کے برابر ہے کیونکہ جب صبر کرنے کا موقع آتا ہے تو بندہ جنگ ہار جاتا ہے، اور پریشانی کا غلبہ سوار ہوجاتا ہے۔ اُمید ہے حضرت والا اس سلسلے میں رہنمائی فرمائیں گے اپنی طرف سے ان شاء اللہ پورا ارادہ اور عزم ہے کہ

حضرت والا کی ایک ایک بار پر عمل کروں گا۔ان شاءاللہ۔

**جواب**: پریشان ہونا صبر کے خلاف نہیں یہ تو بعض کے اندر طبعی کمزوری ہوتی ہے جس کا ہمت سے بار بار مقابلہ کر کے قابو پایا جاسکتا ہے یعنی یہ سوچیں کہ یہ جو پریشانی آئی ہے اللہ کی طرف سے ہے اور اسی میں ہمارا نفع ہے کیونکہ وہ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں البتہ اس کے رفع ہونے کی دعا بھی کریں کہ یا اللہ یہ غم اور پریشانی بھی نعمت ہے لیکن ہم ضعیف ہیں لہٰذا اس پریشانی کی نعمت کو راحت کی نعمت سے تبدیل فرما دیجیے۔ تکلیف اور مصیبت میں پریشان ہونا یہ صبر اور توکل اور تفویض کے خلاف نہیں۔ صبر کے خلاف یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے شکایت یا اعتراض پیدا ہوجائے۔

**۲۲۳ حال**: حضرت والا میرا دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ڈر بہت لگتا ہے اس کی وجہ سے فجر اور عشاء کی نماز بھی مسجد میں پڑھنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ یہاں انگلینڈ میں رہتے ہوئے جہاں کہیں لفنگے قسم کے گورے کھڑے ہوں ان کے پاس سے گزرتے ہوئے بھی خوف محسوس ہوتا ہے اور بعض اوقات بہت ضروری کام بھی اپنے اسی ڈر کی وجہ سے کرنے سے رہ جاتے ہیں۔

**جواب**: یہ بھی طبعی کمزوری ہے غنڈوں اور لفنگوں سے تو ہر ایک کو ڈر لگتا ہے ان سے بچنا ہی چاہیے البتہ اتنا زیادہ وہم بھی نہ کریں کہ محض وہم پر نماز باجماعت چھوڑ دیں اگر خطرہ نہیں ہے تو اس ڈر کو مغلوب کر کے مسجد جائیں۔

**۲۲۴ حال**: اور آخری بات آپ سے اجازت چاہتا ہوں کہ کیا کبھی کبھار میں لیسٹر والے حضرت مولانا محمد ایوب سورتی صاحب سے بھی رہنمائی لے سکتا ہوں؟ کیونکہ جب میں لیسٹر میں گیا تو انہوں نے مجھے آپ حضرت والا کی بہت سی کتابیں تحفۃً دیں اور ان کی مسجد ''دعوۃ الحق'' میں میں نے حضرت والا کی تصانیف ہر جگہ دیکھی ہیں؟

**جواب:** قریب کا مصلح زیادہ نافع ہوتا ہے اس لئے مولانا ایوب صاحب سے رجوع کرنا آپ کے لیے زیادہ سہل اور نافع ہوگا۔ آپ کی اہلیہ کے خط سے معلوم ہوا کہ آپ کہ گھر میں ٹی وی ہے اور وہ اس سے چھٹکارا چاہتی ہیں پھر آپ ٹی وی کو گھر سے کیوں نہیں نکالتے ٹی وی رکھنا سخت گناہ ہے۔

**۲۲۵ حال:** چونکہ یہ پہلا خط ہے لہٰذا ڈاک کے لیے ہدیہ پانچ پونڈ رکھ رہا ہوں ان شاء اللہ اگلی دفعہ سے پوری پوری کوشش ہوگی کہ ڈاک کی پاکستانی ٹکٹیں ساتھ روانہ کروں، کسی بھی کوتاہی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

**جواب:** خط کے لفافہ میں روپیہ رکھ کر بھیجنا جائز نہیں۔ پانچ پونڈ تو یہاں کے پانچ سو سے بھی زیادہ ہوں گے۔ لہٰذا مطلع کریں کہ ٹکٹ لگانے کے بعد جو رقم بچے گی اس کا کیا کیا جائے۔

.......................................

**۲۲۶ حال:** عرض یہ ہے کہ بعض مرتبہ بندہ کسی عبادت مثلاً نماز ذکر وغیرہ میں مشغول ہوتا ہے اور قریب میں کوئی اور شخص آ کر بیٹھ جاتا ہے تو عبادت کی کیفیت بلا اختیار اچھی ہو جاتی ہے مثلاً نماز پڑھ رہا ہوں اور کوئی آ جاتا ہے تو نماز کے حسن اور خشوع میں اضافہ ہو جاتا ہے اسی طرح ذکر وغیرہ میں بھی یہی حالت ہو جاتی ہے لیکن یہ قصداً نہیں ہوتا بلکہ ذہن اس شخص کی طرف مشغول ہو جاتا ہے اور عبادت کی کیفیت میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

**جواب:** مخلوق کی وجہ سے عبادت کی کیفیت کا اچھا ہو جانا اور جوارح سے حسن اور خشوع ظاہر ہونے لگنا بلا اختیار نہیں، اختیار سے ہے، جس میں نفس کی سازش اور ریا کا اندیشہ ہے لہٰذا دوران ذکر و عبادت کسی کے آنے کے بعد جوارح سے خشوع میں اضافہ کا اظہار نہ ہونے دیں یعنی ذکر و عبادت کو اس وقت زیادہ نہ سنواریں بلکہ عبادت کو اسی سطح پر رہنے دیں جو اس کے آنے سے قبل تھی۔

**۲۲۷ حال**: عرض یہ ہے کہ میں اپنے اندر استقلال اور استقامت نہیں پاتا کہ ایک دو تین دن تو خوب وقت اچھی طریقہ سے گذرتا ہے عبادات، نماز، ذکر تلاوت میں خوب دل لگتا ہے، اور خوب اللہ تعالیٰ کا دھیان رہتا ہے اور زیادہ سے زیادہ اعمال کرنے کا جی چاہتا ہے لیکن دو تین دن کے بعد بالکل طبیعت منعکس ہو جاتی ہے اور ایک دو دن اس طرح گذرتا ہے کہ اعمال میں دل لگتا ہی نہیں اور اللہ تعالیٰ کا دھیان بھی مفقود بلکہ ایک غفلت سی حالت رہتی ہے معمولات بھی مشکل سے یوں ہی غفلت کے ساتھ ادا ہوتے ہیں بالکل اعمال کی طرف مشکل سے طبیعت جاتی ہے خصوصاً پہلے عبادت کی جو کیفیت تھی حسن اور خشوع کے اعتبار سے وہ چلی جاتی ہے اور بغیر حسن اور خشوع سے اعمال ادا ہوتے ہیں، غرض کیفیات میں بہت بڑا فرق ہو جاتا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ کیفیات مقصود نہیں بلکہ اعمال مقصود ہونا چاہیے کیفیت ہو یا نہ ہو لیکن بندہ چاہتا ہے کہ اعمال میں حسن اور خشوع اور اللہ کے دھیان کے اعتبار سے استقامت اور استقلال حاصل ہو۔ امید ہے کہ حضرت والا ارشاد فرمائیں گے۔

**جواب**: بلا کیفیت بہ تکلف اعمال کرنا زیادہ موجب قرب ہے، تو اس میں کیا نقصان ہے؟ ہزار خشوع وخضوع اس پر قربان ہیں۔ اعمال میں استقامت اور استقلال اسی کا نام ہے کہ بہ تکلف وہ اعمال کئے جائیں بہ تکلف دل کو اللہ تعالیٰ سے لگایا جائے، بہ تکلف غفلت کو دور کیا جائے، بہ تکلف اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھا جائے۔ کیفیت میں استقلال ہونا محال ہے۔ لہٰذا اس کی تمنا بھی نہ کریں۔

.......................................

## ایک عالم مجاز بیعت کا خط اور جواب

**۲۲۸ حال**: پریشانی یہ ہے کہ ایک لڑکی جو کہ بندہ کی شاگردہ بھی ہے (کیونکہ کسی وقت بندہ ایک مدرسۃ البنات میں پڑھاتا تھا مگر اب نہیں پڑھا رہا) اور وہ

لڑکی مریدہ بھی ہوگئی تھی۔اس کے گھروالوں کی طرف سے بار بار یہ تقاضا آرہا تھا کہ کسی عالم سے ہمارا رشتہ کرادیں تو بندہ نے دو تین جگہ پر بات بھی کرائی مگر رشتہ نہ بن سکا۔البتہ اس لڑکی کے دنیادار رشتے بھی آرہے تھے مگر وہ رشتہ دینے کو تیار نہیں ہوتے تھے۔لڑکی کے دو بھائی بھی میرے مرید ہیں ایک ان میں سے شاگرد بھی ہے۔تو میں نے ان کے دینی جذبات کو سامنے رکھتے ہوئے اور لڑکی کے بظاہر اچھے حالات کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے لڑکی کے بھائی کو نکاح کا پیغام اپنے لئے بھجوایا تو انہوں نے اپنے طور پر استخارے بھی کئے تو اچھے نتائج وثمرات سامنے آئے۔میری غرض اس رشتہ سے یہ تھی کہ باصلاحیت لڑکی ہے اس کے ذریعہ مستورات میں خانقاہ کا نظام یا اگر مدرسہ کی ترتیب بنی تو یہ سنبھال لیں گی اور میں خود اس کے ذریعہ فتنۂ نساء سے اسباباً محفوظ رہ سکوں۔تو رشتے کی بات جب چلی تو میں نے اپنی پہلی گھروالی سے اجازت لی تو انہوں نے خوشی سے اجازت دے دی (بندہ کی چھوٹی سی تین بچیاں بھی ہیں) البتہ بندہ کے سسرالی قدرے ناراض ہوئے ہیں۔اب حضرت خلاصہ یہ ہے کہ جن لوگوں سے دوسرے رشتہ کی بات ہوئی ہے وہ ذہنی طور پر شدت سے تیار ہیں خاص کر وہ شاگردہ،مریدہ لڑکی ذہنی طور پر شدت سے تیار ہے اس کا بھائی بتارہا تھا وہ وظائف بھی کررہے ہیں اور رو رو کر اللہ تعالیٰ سے دعا بھی کرتی ہے کہ ''اے اللہ میں آپ کو پانے کے لیے کسی کو پانا چاہتی ہوں،اگر مقدر میں نہیں تو مقدر فرمادے۔'' اور ذہنی طور پر کافی درجہ تک میں بھی رشتہ لینے کے لیے تیار ہوں پہلے اطلاع نہ کرسکا معافی چاہتا ہوں اب اگر رشتہ نہیں لیتا تو خطرہ ہے کہ ان لوگوں کو خاص کر لڑکی کو کوئی دماغی اثر نہ ہوجائے،اگر نہ لوں تو ساری صورتحال کے پیش نظر کیا کروں،اگر لوں تو کس طرح کروں،معافی چاہتا ہوں معاف فرمادیں جواب کا شدت سے منتظر ہوں تاکہ پریشانی دور ہو۔

**جواب**: جب بیوی موجود ہے تو کیا یہ فتنۂ نساء سے اسباب حفاظت میں سے نہیں ہے؟ اس زمانے میں دو بیویوں میں عدل کرنا تقریباً ناممکن ہے۔ اکثر دیکھنے میں آیا کہ زندگی تلخ ہوگئی اور آخرت کے مواخذہ کا اندیشہ الگ۔ اس زمانے میں ایک ہی بیوی کا حق ادا ہوجائے تو غنیمت ہے، مستورات میں خانقاہی کام اور مدرسہ کی ترتیب بھی نفس کا بہانہ معلوم ہوتا ہے۔ تعجب ہے کہ مشورہ بھی نہیں کیا شائد اس لئے کہ مشورہ میں احتمال تھا کہ آپ کی رائے کے خلاف ہوتا۔ مشائخ کا کام دین کا کام کرنا ہے، لوگوں کو اللہ والا بنانے میں اپنے اوقات کو صرف کرنا ہے نہ کہ شادیاں کرنا۔ مشورہ تو پہلے کیا جاتا ہے، موجودہ صورت میں یہی کہا جاسکتا ہے کہ ابھی کچھ نہیں بگڑا، خود کو فتنہ میں نہ ڈالیں یعنی دوسری شادی ہرگز نہ کریں۔

---

**۲۲۹ حال**: کئی سال پہلے ایک صاحب نے ملکی حالات پر پریشانی وتشویش کا اظہار کیا۔ حضرت والا نے مندرجہ ذیل جواب ان کو تحریر فرمایا۔

**جواب**: آپ کا خط ملا ہمارا آپ کا کام بندگی ہے اور خواجہ کا کام خواجگی ہے، پالنے والا نظام کائنات کو چلانے والا اپنے اسرار نظام کو جانتا ہے ہم آپ بس حق تعالیٰ کو راضی رکھیں۔ اور بس بے فکر رہیے چہ غم، بچہ ابا سے بے فکر ہم سب اپنے ربّا کے کرم کے آسرے پر بے فکر رہیں۔ دعا خوب عافیت نفسی وخاندانی وضلعی وبلدیاتی وصوبائی وملکی وبین الاقوامی کی کرتے رہیں میرے لیے بھی دعا کرتے رہیں۔

---

**۲۳۰ حال**: حضرت بدنظری کے حوالہ سے عرض کرنا تھا کہ اب الحمدللہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور حضرت والا کی برکت سے بہت بہت نفع ہوا ہے۔ مگر ابھی بھی کچھ باتیں معلوم کرنا چاہتا ہوں مثلاً سڑک پہ راستہ ڈھونڈتے ہوئے جارہا تھا

کہ مجھے اندازہ ہو گیا کہ کچھ فاصلے پر کوئی عورت کھڑی ہے۔ چونکہ میں راستہ ڈھونڈ رہا تھا لہٰذا اس طرف دیکھا تو نفس نے اسی طرف نگاہ ڈلوائی مگر مجھے دور برقعہ کے سوا کچھ نظر نہ آیا پھر نظر کچھ لمحے تاخیر سے ہٹالی۔ اسی طرح پاس ایک ڈائری آئی جس میں حرمین شریفین کی تصویریں تھیں۔ کہیں کہیں چھوٹی چھوٹی سی۔ وہاں پہ بھی ایک برقعہ والی عورت پر نفس نے نظر ڈلوائی مگر کچھ نظر نہ آیا سر سے پیر تک ستر ڈھکا ہوا تھا۔ پھر میں نے نظر اٹھالی ان سب صورتوں میں میں نے جرمانہ ادا نہ کیا یعنی نفل وغیرہ نہیں پڑھے۔

**جواب**: صحیح۔ لیکن چونکہ ارادہ کیا کہ دیکھ لوں پھر خواہ نظر نہ آئے اس جرأت پر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں کہ میں نے ارادہ کیوں کیا۔

**۲۳۱ حال**: حضرت امردوں سے احتیاط کر رہا ہوں اور فائدہ بھی ہو رہا ہے۔ مگر کبھی دل میں کسی کے بارے میں خیال آتا ہے کہ اس میں نمک بالکل تھوڑا محسوس ہو رہا ہے اور نماز برابر کھڑا ہو کر پڑھ لیتا ہوں اور اکثر آخر تک اندازہ ہوتا ہے کہ یہ Chance نہیں لینا چاہیے تھا۔ اگر اہتمام کے ساتھ برابر میں کوئی امرد نہ ہو مگر تھوڑا دور ہو تو بھی تھوڑا تھوڑا نقصان اور پریشانی محسوس ہوتی ہے۔

**جواب**: ایک ذرہ نمک محسوس ہو تو اس سے بھی احتیاط کریں ایسے کے برابر کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھیں۔ جتنا ممکن ہو احتیاط کریں۔

**۲۳۲ حال**: حضرت میں اپنی نالائقی سے سمجھ نہیں سکا کہ کسی دوست سے جلن محسوس ہوتے وقت کیا کرنا چاہیے۔ اگر آپ ایک بار پھر فرما دیں تو بہت عنایت ہوگی۔

**جواب**: اس کو سلام میں پہل کریں اپنے دوستوں میں اس کی تعریف کریں اس کی نعمت میں اضافہ کی دعا کریں۔ کبھی کبھار اس کو ہدیہ دیں خواہ بالکل معمولی سا ہو۔

**۲۳۳ حال**: حضرت آج کل میرا عجیب حال ہے۔ میرے بعض دوستوں کو خلافت مل گئی ہے شروع میں کچھ عجیب محسوس ہوا کہ سب کو مل گئی اور مجھے نہیں ملی

پھر کسی وقت تھوڑی تھوڑی جلن محسوس بھی ہوئی پھر کسی سے سنا کہ شیخ سے خلافت مانگنا شیخ کی سخت بے ادبی ہے تو تھوڑا پریشان ہوا کہ یہ کیا سوچ رہا تھا یہاں تک سنا کہ خلافت من جانب اللہ ہوتی ہے تب سے احساس کمتری اور ڈیپریشن بھی محسوس کررہا ہوں۔ غرض یہ کہ عجیب حال ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں جیسا کہ سب بھائیوں کو ثانی مل گئی اور مجھے نہیں ملی۔ دل چھوٹا ہورہا ہے۔ حالانکہ خلافت کی چاہت بھی جانتا ہوں کہ درست نہیں بہت سوچ رہا تھا کہ لکھوں نہ لکھوں یہاں تک کہ لکھ دیا اور دل کا بوجھ ہلکا محسوس کررہا ہوں حضرت اس کے بارے میں کچھ فرما دیجیے۔

**جواب**: خلافت کی تمنا کرنا شہوت نفس کی ایک قسم ہے، اللہ والوں نے بے نام و نشان رہنا پسند کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ دارِ آخرت ان کے لیے ہے جو دنیا میں بڑائی اور نام و نمود نہیں چاہتے۔ جب نفس خلافت کی تمنا کرے تو سوچ لو کہ میں اس کا اہل نہیں جس کو شیخ نے خلافت دی ہے ان کو سمجھو کہ وہ اس کے اہل تھے اور احساس کمتری کی اس لئے ضرورت نہیں کہ خلافت مقاصد میں سے نہیں ہے۔ اللہ کا پیار خلافت پر نہیں تقویٰ پر ہے جو جتنا زیادہ متقی ہوگا اتنا ہی اللہ کا پیارا ہوگا لہٰذا تقویٰ کا اہتمام کریں جس کو اللہ مل گیا اس کے سامنے خلافت کیا بیچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ کی دولت علیٰ وجہ الکمال نصیب فرمائے۔

**۲۳۴ حال**: حضرت آپ دعا فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ میری کامل اصلاح فرما دے اور دنیا اور آخرت کی بہتری کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے۔

**جواب**: دل سے دعا ہے۔

**۲۳۵ حال**: حضرت خط لکھے کچھ دن ہو چکے ہیں، یہ سب احساسات وقتی تھے لیکن اب بھی اکثر یہ محسوس کرتا ہوں کہ سب دوست بہت آگے نکل گئے اور میں ان کے جوڑ کا نہیں رہا۔

**جواب**: کون آگے ہے اور کون پیچھے یہ تو قیامت کے دن معلوم ہوگا جو زیادہ تقویٰ والا ہوگا وہ زیادہ آگے ہوگا یہ خلافت پر موقوف نہیں اس لئے تقویٰ کا اہتمام کریں۔

**۲۳۶ حال**: حضرت والا آج کل ہر طرف سے شادی کی دعوتیں آرہی ہیں جن میں میرے قریبی رشتہ داروں جیسے میرے تایا زاد کی شادی کا بلاوا بھی ہے۔ رسومات کے اس دور میں نکاح اور ولیمہ کے علاوہ نکاح سے پہلے کی دعوتوں میں شرکت کی کہاں تک گنجائش ہے۔

**جواب**: ولیمہ تو سنت ہے لیکن اس میں بھی شرط ہے کہ وہاں بھی کوئی نافرمانی نہ ہو ورنہ اس میں بھی شرکت جائز نہیں۔ نکاح کی دعوتیں خصوصاً لڑکی والوں کی طرف سے سب رسم ہے اور رسموں سے اجتناب مطلوب ہے۔

**۲۳۷ حال**: ایک یہ بھی کہ نکاح کے بعد رخصتی سے پہلے کھانے کی دعوت کرتے ہیں اس دعوت میں لڑکی والوں کے لیے اور لڑکے والوں کے لیے کیا حکم ہے۔

**جواب**: بالکل رسم ہے، خلاف شریعت خلاف سنت ہے۔

**۲۳۸ حال**: حضرت دیگر اعتراضات کے علاوہ بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ اگرچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعوتیں نہیں کیں لیکن ان سے منع کرنے کا کوئی ثبوت بھی نہیں ملتا لہٰذا یہ دعوتیں ناجائز نہیں ہیں۔

**جواب**: کیا یہ کہنے والے مفتی اور عالم ہیں کیا یہ خود فتویٰ دینے کے مجاز ہیں یا ان کو علماء سے پوچھ پوچھ کر عمل کرنا چاہئے؟

**۲۳۹ حال**: حضرت لوگ اب مجھ پر بہت باتیں بنانے لگے ہیں کہ تم بالکل کٹتی جارہی ہو اور خود مجھ کو بھی یہی احساس بڑھتا جارہا ہے اور جب کبھی میں ایسی دعوت میں نہیں جاتی تو میری طبیعت میں اداسی بہت ہوجاتی ہے۔

**جواب**: ان سے جڑ کر اللہ سے کٹنا کیا پسند کروگی؟ اگر ساری دنیا خلاف ہو اور

بادشاہ ساتھ ہو تو کیا اداسی ہوگی؟ تو بادشاہوں کو بادشاہت کی بھیک دینے والا ساتھ ہو تو اداسی کیسی۔

**۲۴۰ حال:** حضرت میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ میں اپنے رشتہ داروں خصوصاً والدین کو کیسے مطمئن کروں۔

**جواب:** ان کو مطمئن کرنا آپ کے ذمہ نہیں آپ کے ذمہ اللہ کے حکم پر چلنا ہے آپ دوٹوک بات کہہ دیں کہ دین کے معاملہ میں علماء دین کے ارشاد پر عمل کروں گی آپ کے قول پر عمل سے معذور ہوں۔ جب تک صاف صاف کہہ کر ان کو مایوس نہیں کرو گی وہ آپ کو پریشان کرتے رہیں گے کیونکہ سمجھیں گے کہ یہ ابھی کچی ہے جس دن صاف صاف کہہ دو گی اور وہ سمجھ جائیں گے کہ یہ پکی ہو چکی ہے اس دن آپ کو کہنا چھوڑ دیں گے۔

**۲۴۱ حال:** جبکہ اکثر دعوتوں میں تو ویسے ہی ہم بے پردگی اور کیمرے کی وجہ سے جاتے ہی نہیں اور جو لوگ ان گناہ کی چیزوں سے اجتناب کرتے ہیں تو دعوت کے جائز یا ناجائز ہونے کا مسئلہ آجاتا ہے۔

**جواب:** اپنے احباب کی بھی دعوت کرنے کو کون ناجائز کہتا ہے لیکن جن موقعوں پر دعوت سے منع کیا گیا ہے وہاں کیسے جائز ہوگا یا جہاں منع تو نہیں کیا لیکن حکم بھی نہیں دیا وہاں اس کا اہتمام کرنا رسم کو ایجاد کرنا ہے اور رسم جائز نہیں۔ اگر دعوت کرنا ہے تو شادی بیاہ کے موقعوں پر ہی کیوں کرتے ہیں۔ خصوصاً لڑکی والوں کا دعوت کرنا بری رسم ہے۔

**۲۴۲ حال:** حضرت کبھی کبھی یہ سب کچھ بہت مشکل لگنے لگتا ہے اور میں ہمت ہارنے لگتی ہوں۔

**جواب:** اللہ کی رضا کو سامنے رکھو لوگوں نے تو اللہ کی راہ میں جانیں دے دیں آپ مخلوق کو اللہ کے لیے ناراض کرتے ہوئے ڈرتی ہو۔

## انہی صاحبہ کا دوسرا خط

**۲۴۳ حال**: حضرت آپ کے خط سے غم دور ہوگیا اور ایسی ہمت پیدا ہوگئی کہ ان دعوتوں میں جانے کے خیال سے وحشت ہونے لگی اور دل میں عجیب کیف محسوس کرتی ہوں۔

**جواب**: الحمدللہ تعالیٰ یہ ہمارے بزرگوں کی کرامت ہے۔

.........................................................

## برما سے ایک اجازت یافتہ کا خط

**۲۴۴ حال**: محترمی ومکرمی مرشدی عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ اللہ تبارک تعالیٰ فضل فرماکر جلد سے جلد حضرت والا کو مکمل شفاء عطا فرمائیں۔ خدمت اقدس میں عرض ہے کہ حضرت والا کے طرف سے خلافت نعمت عظمیٰ عطا فرمانے کے خبر ہوتے ہوئے اپنے نالائقی اور نفس کی دناءت پر نظر کرتے ہوئے بہت رونا آیا اور خوف طاری ہوگئے کہ اس نعمت عطا ہونے پر کہیں اپنے آپ کو اچھا سمجھنے لگے۔ اللہ تعالیٰ سے بہت ہی دعا کرتا ہوں بہت ہی شکرادا کرتا ہوں کہ یہ نعمتِ عظمیٰ صرف اور صرف حضرت والا کے شفقت وعنایت فرمانا ایک نالائق انسان پر بہت بڑا احسان فرمایا اس احسان کی زبان سے شکر کرنے کے کو عاجز ہوں صرف دربارِ الٰہی میں بہت دعا کرتا ہوں ہمارے مشفق مرشد کے لیے صحت عافیت سارا دنیا میں فیض جاری فرمادے، پھر سے بیرونِ ملک سفر فرمانے کی طاقت عطا فرمادے اس احسان کی دعا کرتا ہوں ہمارے مشفق مرشد کے لیے صحت عافیت سارا دنیا میں فیض جاری فرمادے۔

مؤدبانہ گذارش ہے مبارک مہینے میں بندہ اور اہل وعیال کے لیے نیک صالح بننے گناہوں سے بچنے کی توفیق عطا ہونے کے لیے نفس کی شرارت

سے محفوظ رہنے کے لیے خاص دعا فرمایئے۔

**جواب:** عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کی حالت سے بہت دل خوش ہوا۔ نعمت ملنے پر اپنی نااہلیت کا استحضار ہونا اور اپنی حالت پر رونا شیوۂ مقبولین ہے اور عجب وناز شیوۂ مردودین وفاسقین ہے۔ اپنے کو نااہل سمجھتے ہوئے نعمت پر شکر کرنا بھی تقاضائے بندگی ہے اور ترقی فی النعمۃ کا ذریعہ ہے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ سے خوب کام لے مخلوق کو استفادہ کی توفیق دے اور قبول فرمائے۔

میر صاحب سے یہ معلوم ہوکر کہ آپ علم دین بھی حاصل کر رہے ہیں بہت خوشی ہوئی۔ صوفی عالم ہو تو نورٌ علیٰ نور ہوتا ہے۔

**۲۴۵ حال:** ۲ رمضان المبارک شب خواب میں حضرت شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم برما تشریف لائے بندہ کے مہمان ہوئے بندہ مہمان داری کرنے کی سعادت حاصل کی بندہ نے شاہ صاحب دامت برکاتہم سے روکر عرض کیا کہ حضرت والا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے اجازت بیعت عطا فرمایا حضرت شاہ ابرار الحق صاحب مسکرائے پھر بندہ کے جسم پر دونوں ہاتھ پھیرے۔ حضرت اقدس مولانا مظہر صاحب دامت برکاتہم اور حضرت اقدس مولوی میر صاحب دامت برکاتہم سے بھی دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** مبارک خواب ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

............

**۲۴۶ حال:** خدمت اقدس میں عرض ہے الحمد للہ علاج الغضب کی کتابچہ سے بہت فائدہ ہونا شروع ہوا ان شاء اللہ حضرت والا کے دعا کی برکت سے اللہ تعالیٰ غصہ کی مرض کو اعتدال پر رکھے زیادہ تر غصہ شریعت کے خلاف شادی منگنی کی وجہ سے شرکت دعوت دیتے تھے شرکت نہ کرنے پر بہت برا سمجھتے ہیں۔ اسی پر پھر بہت

غصہ ہو جاتا ہے پھر کبھی کبھی نازیبا کلام منہ سے نکل جاتا ہے ان طعن و تشنیع کرنے والوں پر اسی طرح بہت سے معاملات میں جو شریعت کے خلاف ہوتے ہیں لوگوں سے بات کرنے سے غصہ آجاتا ہے اسی طرح ہونا بندہ کے لیے برا تو نہیں ہیں۔

**جواب**: خلاف شریعت کاموں میں شرکت تو ہرگز نہ کریں لیکن نازیبا کلام منہ سے نہ نکالیں ان کے طعن و تشنیع کو برداشت کریں۔ اللہ تعالیٰ کے لیے غصہ آنا اور ہے لیکن خود کو برا کہنے پر غصہ آنا اور ہے اس غصہ میں نفس کی آمیزش ہو جاتی ہے۔ گناہوں پر نکیر بھی کریں مگر گنہگار کی تحقیر نہ کریں بلکہ خود کو سب سے حقیر سمجھیں۔

**۲۴۷ حال**: دین پر چلنے کی خاطر قریبی رشتہ داروں اور لوگوں کے طعن کی وجہ سے دل میں یہ تمنا پیدا ہوتی ہے کہ سب اہل و عیال کو لے کر مدینہ منورہ یا مکہ شریف چلے جانے کو دل چاہتا ہے اس طرح کی تمنا کرنا بہتر ہے؟

**جواب**: حرمین شریفین کے حقوق کی رعایت کرنا آسان نہیں اس لیے بار بار زیارت کے لیے آتے جاتے رہنا بہتر ہے اپنے ملک میں ہی دین پر چلیں اور لوگوں کی اذیتوں کو برداشت کریں۔

---

**۲۴۸ حال**: میرے حالات اتنے برے ہیں کہ حضرت والا کی مجلس میں حاضر ہوتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ حضرت والا کی خدمت میں خط لکھنے کی بھی ہمت نہیں ہو رہی مگر یہ سوچ کر خط لکھ رہا ہوں کہ اگر اپنی بیماریوں کا حال عرض نہیں کروں گا تو علاج کیسے ہوگا۔

**جواب**: یہ شرم شیطان کی چال ہے مربی سے دور کرنے کی۔ کتنا ہی برا حال ہو شیخ کے پاس آنا اور اطلاع حال کرنا نہ چھوڑو۔

**۲۴۹ حال: دینداروں سے حسد**: اپنی دینی حالت اتنی بری ہے کہ اب دوسروں کے دین پر حسد کا خیال ہی نہیں آتا بس خانقاہ میں یہی تصور کے

ساتھ حاضری ہوتی ہے کہ نیک لوگوں کے مجمع میں ایک گناہگار آ گیا ہو جو خانقاہ میں تو صوفی بنا رہتا ہے لیکن باہر اور خاص کر ہسپتال میں اپنے شیخ کی ساری تعلیمات بھلا دیتا ہے۔

**جواب**: اپنی حقارت کا استحضار تو مبارک حال ہے جس کی وجہ سے حسد سے نجات مل گئی، اللّٰھم زد فزد۔

**۲۵۰ حال**: **غیبت**: اس کا علاج حضرت والا نے یہ بتایا تھا کہ اگر غیبت ہو جائے تو جس کے سامنے کی اسی کے سامنے جس کی غیبت کی ہے اس کی تعریف کرو اور یہ اقرار کرو کہ میں نے غیبت کی ہے۔ اب اس علاج پر بھی باقاعدگی سے عمل نہیں ہے۔ کبھی کبھار لاپرواہی سے غیبت ہو جاتی ہے اور غیبت ہونے کے بعد احساس ہوتا ہے کہ میں نے غیبت کر دی۔

**جواب**: احساس ہونے کے بعد تلافی کریں۔

**۲۵۱ حال**: **تکبر اور حب جاہ**: اس کا جو علاج حضرت والا نے ارشاد فرمایا تھا وہ بھی اب شاذ و نادر ہی کر پاتا ہوں۔ حضرت والا نے کچھ مراقبے تعلیم فرمائے تھے۔

(۱)...... مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَةٍ ......الخ

(۲)...... میں تمام مسلمانوں سے کم تر ہوں فی الحال......الخ

(۳)...... آیت: تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَةِ ......الخ

(٤)...... حدیث: دو بھوکے بھیڑیوں کو اگر بکریوں کے ریوڑ میں......الخ

(۵)...... اپنے عیوب کا استحضار۔

**جواب**: مریض دوا نہ پیئے تو اس کا کیا علاج۔ اگر شفاء چاہتے ہو مجوزہ علاج کی پابندی کرو جس طرح جسمانی بیماری میں دوا کی پابندی کرتے ہو۔

**۲۵۲ حال**: **دل کی حفاظت**: اپنی ایک بیماری کا حال حضرت والا کی

خدمت عالیہ میں عرض کرتا ہوں۔ ہسپتال میں ہمارا ہر وقت عورت ڈاکٹرنیوں اور نرسوں سے واسطہ پڑتا رہتا ہے۔ میری عادت ہے کہ اپنے دوستوں سے ہر وقت خوش طبعی کی باتیں کرتا رہتا ہوں۔ اسی عادت کی وجہ سے کبھی کبھار نرسوں کو کسی بات کا حکم دیتے ہوئے یا کسی عورت ڈاکٹرنی کو کسی مریض کے بارے میں کوئی ضروری بات بتاتے ہوئے کوئی ایسی ہنسانے والی بات کہہ جاتا ہوں جس کا بعد میں مجھے احساس ہوتا ہے کہ یہ تو غیر ضروری بات تھی اور نامحرم سے بلاضرورت بات کرنا تو حرام ہے۔ دوسرے اس ہنسانے والی بات کو کہتے وقت دل میں ایک لذت سی بھی پیدا ہوتی ہے جو یقیناً نامحرموں کے سامنے اپنی اہمیت اور Value بڑھ جانے کے احساس سے پیدا ہوتی ہے۔ جب سے مجھے اپنی اس بیماری کا احساس ہوا ہے میں نے احتیاط تو شروع کردی ہے اور جب بھی کسی نامحرم سے کوئی ضروری بات کرتا ہوں تو کوشش ہوتی ہے کہ کوئی ایسی بات نہ کروں جس سے سامنے والی کو ہنسی آئے لیکن اب بھی اکثر ایسا کر بیٹھتا ہوں۔ حضرت والا اپنی مہربانی سے اس بیماری کا علاج بیان فرمادیں اور جب میں ایسی ہنسانے والی بات کسی نامحرم سے کہتا ہوں تو فوراً آس پاس جھانک کر دیکھتا ہوں کہ کسی پیر بھائی نے یا کسی دیندار شخص نے مجھے یہ کام کرتے ہوئے دیکھ تو نہیں لیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ضرور میرے دل میں کوئی چور ہے۔

**جواب:** خوب سمجھ لو کہ یہ بیماری اتنی خطرناک ہے جو دین کا ستیاناس کردے گی اور اس کے نقصانات احاطۂ تحریر سے خارج ہیں۔ اگر اس پر قابو نہ پایا تو اللہ تعالیٰ نے دین کی قیمت پر اعلیٰ تعلیم حاصل کرنا فرض نہیں کیا۔ نفس کو ڈراؤ کہ شیخ نے ڈاکٹری کی اعلیٰ تعلیم کی اجازت تقویٰ کی شرط پر دی ہے اگر اس میں کوتاہی کی تو آخرت کی تباہی اور دنیا کی رسوائی سے بچنے کے لیے شیخ اجازت منسوخ کردے گا اور تعلیم چھوڑنا پڑے گی۔ اگر آئندہ یہ حرکت کی تو ہر غلطی پر سو روپے صدقہ

کریں اور اطلاع کریں۔

**۲۵۳ حال: نظر کی حفاظت**: اگرچہ ہسپتال میں نظر کی حفاظت کا بہت زیادہ اہتمام رہتا ہے لیکن بعض اوقات کسی ضروری کام سے نظر اٹھاتا ہوں تو اکثر کسی نامحرم پر نظر پڑ جاتی ہے جو سامنے موجود ہوتی ہے۔ اگرچہ فوراً نظر ہٹالیتا ہوں لیکن دل میں عارضی طور پر اس کی تصویر تو آ ہی جاتی ہے جو تھوڑے عرصے بعد دل سے نکل بھی جاتی ہے اور اس میں مشغول بھی نہیں ہوتا۔ ایسی صورت میں میں کیا کروں کہ اتفاقاً بھی نظر کسی نامحرم پر لمحے بھر کے لیے بھی نہ پڑے کیونکہ ہمارے ساتھ ہر وقت کوئی نہ کوئی نامحرم ڈاکٹرنی یا نرس یا مریض کی رشتے دار موجود ہی ہوتی ہیں۔

**جواب**: ایسے مواقع پر انتہائی احتیاط سے نظر اٹھائیں دیکھنے سے پہلے غور کریں کہ آس پاس تو کوئی نہیں ہے اگر ہے تو احتیاط سے نظر اٹھائیں کہ اس پر نہ پڑے۔ اور گھر سے نکلتے وقت یہ نیت کر کے نکلیں کہ کسی نامحرم کو نہیں دیکھنا ہے اور نظر بے محابا نہیں اٹھانی ہے۔

**۲۵۴ حال**: ہسپتال میں میرا نامحرموں سے اتنا زیادہ واسطہ رہتا ہے کہ ہر وقت یہ خیال رہتا ہے کہ شاید میں حضرت والا کی تعلیمات پر صحیح عمل نہیں کر رہا ہوں۔

**جواب**: جب یہ احساس ہے اور مبارک احساس ہے تو مایوسی کی کیا بات ہے دوبارہ سے تقویٰ کا اہتمام شروع کر دیں۔ اگر وضو ٹوٹ جائے تو کیا کوئی مایوس ہوتا ہے یا دوبارہ وضو کر کے سرگرم ہو جاتا ہے۔ تقویٰ اگر ٹوٹ جائے تو دل سے توبہ کر کے دوبارہ متقی ہو جایئے۔ اسی طرح منزل طے ہو جائے گی۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

**۲۵۵ حال**: ہسپتال کی ڈیوٹی اتنی سخت ہے کہ ذکر اور حضرت والا کے ارشاد

فرمائے ہوئے علاج جو مراقبوں کی صورت میں ہیں مہینوں مہینوں گزر جاتے ہیں اور پورا نہیں کر پاتا۔ یہ احساس اب اکثر دل میں رہتا ہے کہ میں نے اپنے شیخ کی قدر نہ کی اور جو کچھ پایا تھا سب کا سب اپنی غفلت سے حضرت والا کے ارشاد فرمائے ہوئے علاج کو نہ کرنے سے اور اپنی سستی اور کاہلی سے گنوادیا۔

**جواب**: ارے بھائی کم از کم ذکر میں ناغہ نہ کرو خواہ تعداد ایک چوتھائی کردو، جب مصروفیت زیادہ ہو۔ چلتے پھرتے ہی کچھ پڑھ لو۔

## انھی ڈاکٹر صاحب کا دوسرا خط

**۲۵۶ حال**: مجموعی طور پر میرے حالات زیادہ اچھے نہیں ہیں کافی عرصے تو خط لکھنے میں ہی تامل ہوا کہ حضرت والا نے جو علاج بیان فرمایا تھا وہ تو اب تک دوبارہ شروع نہیں کیا اور حضرت والا کو خط لکھا تو حضرت والا کو کتنی تکلیف ہوگی کہ جب یہ شخص علاج ہی نہیں کر رہا تو اصلاح کیسے ہوگی۔

**جواب**: کچھ بھی حال ہو اطلاع کرنی چاہیے، اطلاع نہ کرنا اور مضر ہے۔

**۲۵۷ حال**: **غیبت**: اگرچہ شاذ و نادر ہی ایسا ہوتا ہے کہ کسی کی غیبت بھولے سے ہو جاتی ہے جس پر فوراً توبہ کر لیتا ہوں مگر حضرت والا نے غیبت کرنے پر جو علاج ارشاد فرمایا تھا کہ جس کی غیبت کی ہے تو جس کے سامنے غیبت کی ہے اس کے سامنے اس بات کا اقرار کرو کہ میں نے فلانے شخص کی غیبت کی تھی اور یہ میری غلطی تھی۔ اب اپنی غفلت سے یہ علاج بھی نہیں کر رہا۔

**جواب**: کیوں نہیں کیا؟ کیا آخرت کے مواخذہ کے لیے تیار ہو۔

**۲۵۸ حال**: **دل کی حفاظت**: پچھلے خط میں حضرت والا کی خدمت میں جو دل کی بیماری عرض کی تھی کہ کسی نرس یا ڈاکٹرنی سے بات کرتے ہوئے ہنسانے والی کوئی بات کہہ جاتا ہوں اور حضرت والا نے دوبارہ ایسی غلطی کرنے پر سو روپیہ جرمانہ جمع کروانے کو فرمایا تھا پچھلے تقریباً ایک ماہ میں تین سے چار دفعہ

مجھ سے یہ غلطی ہوئی اور اس کا جرمانہ بھی میں نے مدرسے میں جمع کروادیا۔

اگرچہ اب براہِ راست کسی نرس یا ڈاکٹرنی سے کوئی ہنسانے والا جملہ نہیں کہتا لیکن جب کسی مرد ڈاکٹر سے گفتگو کررہا ہوتا ہوں اور ساتھ میں ہنسی مذاق کی بات کررہا ہوتا ہوں اور آس پاس کوئی نرس یا ڈاکٹرنی کھڑی ہوتی ہے تو دل میں یہ خیال آتا رہتا ہے کہ میرے اس ہنسی مذاق کی بات سے سامنے والی نرس یا ڈاکٹرنی بھی خوب محظوظ ہورہی ہوگی۔ اور اس کے دل میں میری خوب Value بڑھ رہی ہوگی۔

**جواب**: اس وقت مرد ڈاکٹر سے بھی ہنسی مذاق نہ کریں یہ بھی بالواسطہ حسینوں کو خوش کرنا اور حرام لذت کشید کرنا ہے، نفس کا کید بہت خفی ہوتا ہے اور اس کا نقصان احاطۂ تحریر میں نہیں آسکتا۔ سخت احتیاط کریں ورنہ دل کا ستیاناس ہوجائے گا۔ ہر وہ حرکت وسکون جس کی مراد غیر اللہ ہو اللہ سے دوری کا سبب ہے۔

**۲۵۹ حال: نظر کی حفاظت**: الحمدللہ اب بھی حضرت والا کی برکت سے نظر کی حفاظت کا خوب اہتمام رہتا ہے لیکن ہسپتال میں اکثر اوقات اتنی دفعہ نظر اٹھانی پڑتی ہے کہ ضرور بالضرور کسی نامحرم پر نظر پڑجاتی ہے۔ اگرچہ فوراً اپنی نظر جھکالیتا ہوں اور اس نامحرم کے خیال میں لمحہ بھر کے لیے بھی مشغول نہیں ہوتا لیکن دل میں جو ظلمت پیدا ہوتی ہے اس کا احساس ہوجاتا ہے۔

**جواب**: نظر پڑجانا اور ہے اور بے احتیاطی سے نظر اٹھانا اور ہے، بے احتیاطی میں نفس شامل ہوتا ہے کہ اس طرح غیر شعوری طور پر مزہ بھی اڑالے اور معصوم کا معصوم بنا رہے کہ نظر پڑگئی لہٰذا اس ماحول میں دیکھ بھال کر نظر اٹھائیں۔

**۲۶۰ حال**: پہلے مجھ سے ذکر کی پابندی نہیں ہورہی تھی لیکن جب سے حضرت والا نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ چلتے پھرتے معمولات پورے کرلیا کرو تو صبح ہسپتال جاتے ہوئے بس میں سفر کے دوران اپنے معمولات پورے کرلیتا ہوں۔ گوکہ

وہ کیفیت پیدا نہیں ہوتی جو خلوت میں گھر میں بیٹھ کر ذکر کے وقت پیدا ہوتی ہے لیکن یہ سوچتا ہوں اگر اس طرح بس میں سفر کے دوران معمولات پورے نہ کیے اور خلوت کا انتظار کرتا رہا تو پہلے کی طرح ذکر کا ناغہ ہوتا رہے گا۔

**جواب:** صحیح۔

**۲۶۱ حال:** حضرت والا کی خدمت میں چار دن میں ایک دفعہ حاضری نصیب ہوتی ہے۔ لیکن دل چاہتا ہے زیادہ سے زیادہ حاضری ہو لیکن نوکری کے سخت نظام الاوقات اور ساتھ میں پڑھائی کا بے انتہا بوجھ اس میں مانع ہے۔

**جواب:** موقع نکال کر آتے رہیں یہ بھی ضروری ہے جس طرح لاکھ مصروفیت میں کھانا کھاتے ہو۔

**۲۶۲ حال:** الحمدللہ حضرت والا کے تصور ہی سے ایمان تازہ ہو جاتا ہے۔ حضرت والا کے سوا کسی اور کی تقریر پڑھنے یا سننے کا تصور کرنے سے بھی وحشت ہوتی ہے۔ حضرت والا کی مجلس میں حاضری کے وقت بس یہ خیال ہوتا ہے کہ حضرت والا کی ایک نظر مبارک پڑ جائے تو میرا کام بن جائے۔

**جواب:** دلیل مناسبت ومحبت ہے، مبارک ہو۔ شیخ سے مناسبت نفع ظاہر وباطن کی ضامن ہے۔

**۲۶۳ حال:** مجموعی طور پر دین کے معاملات میں غفلت اور لاپرواہی برت رہا ہوں۔ ہر وقت یہ احساس رہتا ہے کہ میں دین میں آگے بڑھنے کے بجائے تنزلی کا شکار ہوں۔

**جواب:** جب تک یہ احساس ہے ان شاء اللہ تنزلی نہیں ہوگی، غفلت کا احساس غفلت سے نکال دے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے جو اس کی حسرت ملے

جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

**انہی ڈاکٹر صاحب کا تیسرا خط**

**۲٦٤ حال**: تکبر اور حب جاہ کی بیماریاں اب بھی موجود ہیں ہر وقت مستقبل کے پروگرام بناتا رہتا ہوں کہ میں اتنا بڑا ڈاکٹر بن گیا ہوں۔ بڑے بڑے ہسپتال مجھے اپنے پاس بلانا چاہتے ہیں بڑی بڑی تنخواہیں مل رہی ہیں بڑے بڑے ڈاکٹر عزت سے پیش آرہے ہیں۔

**جواب**: دنیا کی فنائیت کا مراقبہ کریں کہ مثلاً ساری دنیا عزت کر رہی ہے کہ اچانک موت کا فرشتہ آدھمکا اور گردن دبادی اب وہ عزت وشہرت کس کام کی جس کی طلب میں آخرت کو تباہ کیا۔ آیت تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ کے معانی میں غور کریں۔

**۲٦٥ حال**: تکبر کے سلسلے میں ایک بات عرض کرنی تھی کہ پچھلے چند دنوں سے بار بار یہ خیال دل میں آتا ہے اور اس میں مشغول بھی ہوجاتا تھا کہ کچھ لوگ حضرت والا کے قریب تو بہت ہیں لیکن انہوں نے اپنی اصلاح صحیح طرح سے نہیں کروائی جبھی تو اپنی زبان سے سامنے والے کی سُبکی کر دیتے ہیں اور اس طرح ایک مسلمان کو ایذا دے کر گناہ کبیرہ میں مشغول ہوتے رہتے ہیں کئی کئی منٹ میں ایسے لوگوں کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں۔

**جواب**: یہ اغیار سے دل کا لگانا ہے حالانکہ صوفی کا مسلک یہ ہوتا ہے کہ تجھ کو پرائی کیا پڑی۔ کیا دوسروں کے بارے میں آپ سے سوال ہوگا، البتہ یہ سوال ہوسکتا ہے کہ تم نے فلاں کے بارے میں کیوں بدگمانی کی اور کیوں اس کو حقیر سمجھا یہ کیوں نہیں سوچا کہ ممکن ہے وہ ہمارا مقبول بندہ ہو۔ جتنی دیر اس میں مشغول رہے توبہ کریں۔

**۲٦٦ حال**: دنیا کی محبت کی بیماری کے علاج کے لیے حضرت والا نے درج

ذیل مراقبے تعلیم فرمائے تھے:

(۱)...... یہ گاڑیاں اور بنگلے فانی ہیں ایک دن ختم ہوجائیں گے۔

(۲)...... یہ گاڑیاں اور بنگلے ہمیں چھوڑ کر جانے ہیں۔

(۳)...... موت کا مراقبہ۔

(٤)...... اہل اللہ نے اپنی زندگی کس طرح گزاری کہ دنیا کو منہ نہ لگایا۔

درج بالا مراقبے کرنے میں مجھ سے بہت غفلت ہورہی ہے جس کی وجہ سے میرے دل میں دنیا کی محبت اور خاص طور پر نئی گاڑیوں کی محبت اب بھی موجود ہے۔ بیچ میں میں نے نئی نئی گاڑیوں کو دیکھنا اسی طرح سے چھوڑ دیا تھا جیسے کسی نامحرم سے نظر کی حفاظت کرتا ہوں لیکن اب اپنی غفلت اور بے ہمتی سے کبھی کبھی نئی گاڑیوں کو حاصل کرنے کا جذبہ دل میں پیدا ہوتا ہے۔

**جواب**: موت کا مراقبہ تین منٹ اس طرح کریں کہ مجھ پر نزع طاری ہوگیا سانس رک رہا ہے آنکھوں سے نظر نہیں آرہا کانوں سے سنائی نہیں دے رہا کپڑے قینچی سے کاٹ کر اتارے جارہے ہیں تختہ پر نہلایا جارہا ہے کفنایا جارہا ہوں وغیرہ۔

۲٦۷ **حال**: ہماری مسجد میں ۲۷ رمضان کو ختم قرآن کے موقع پر ایک اہل حق عالم تشریف لاتے ہیں لیکن ان کے بیان میں اصلاحی باتیں تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتی ہیں اسی لیے دل چاہتا ہے کہ بجائے ان عالم صاحب کے اگر میں حضرت والا کی باتیں سنادیتا تو لوگوں کو بہت فائدہ ہوتا۔ کیا اس طرح کی بات سوچنا بری بات تو نہیں ہے کہ نفس اپنے آپ کو مصلح بھی سمجھ رہا ہے اور ایک عالم سے زیادہ باکمال بھی سمجھ رہا ہے۔

**جواب**: دین کی صحیح اور مفید بات لوگوں تک پہنچانے کی نیت کی وجہ سے یہ سوچنا مذموم نہیں۔

..............................

## ایک طالب اصلاح کے دو خط

**۲۶۸ حال:** گذارش ہے کہ بندہ آنجناب سے اس وقت بیعت ہوا اور آنحضور کی زیارت سے مشرف ہوا تھا جب اپنے اعمالِ قبیحہ کی پاداش میں زندگی وموت کی کشمکش میں مبتلا تھا۔ پھر اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ نے آنجناب کی خدمت میں کراچی خانقاہ پہنچادیا۔ مگر بدقسمتی کہ جو تمنا اور امید لے کر حاضر ہوا وہ پوری نہ ہوئی تھی کہ ایک دوروز گذارنے کے بعد آنجناب کے مزاج گرامی ناساز ہوگئے اور بندہ کو چند دن گذارنے کے بعد واپس ہونا پڑا۔

**جواب:** جب صحبت میسر نہ ہو تو اصلاحی مکاتبت کرنا چاہیے۔ مکاتبت سے بھی اصلاح ہوتی ہے۔

**۲۶۹ حال:** مگر الحمدللہ ثم الحمدللہ آنحضرت کی دوروز کی محبت نے بہت کام دکھایا اور اللہ سبحانہ تعالیٰ نے اک نئی زندگی عطا فرمائی اور احسانات کی بارش کردی۔

**جواب:** الحمدللہ یہ کیا معمولی نفع ہے شکر کریں۔

**۲۷۰ حال:** واپس آکر چند خطوط لکھے مگر بعد میں سستی وغفلت کی بھی وجہ ہوئی کہ نہ لکھ سکا۔ اب الحمدللہ ایک سال سے آپ کے خلیفہ کی خدمت میں روزانہ حاضری ہوتی ہے اور ان سے مشورہ کرتا رہتا ہوں۔ مگر چونکہ بندہ کی طبیعت کا میلان آنحضرت کی طرف زیادہ ہے اور سمجھتا ہوں بلکہ یقین رکھتا ہوں کہ آنجناب کے بغیر اللہ کے فضل کے بغیر میری اصلاح نہیں ہوسکتی۔ اس لیے بندہ حضرت کے خلیفہ صاحب مدظلہ کے مشورہ سے آنجناب کو عریضہ نامہ ارسال کررہا ہوں کہ بندہ کو اصلاحی خط لکھنے کی اجازت مرحمت فرمائی جائے۔

**جواب:** اجازت ہے۔

**۲۷۱ حال:** تاکہ میری اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بغاوت کی جو زندگی ہے وہ سو فیصد بندگی اور فرماں برداری کی بن جائے وغیرہ آمین۔ واضح رہے کہ بندہ

اپنے پہلے خطوط جن کا جواب آج تک ڈھائی تین سال کا عرصہ گذرنے کے بعد بھی نہیں ملا اپنے حالات واضح کر چکا ہے۔ باقی حضرت کے خلیفہ صاحب مدظلہٗ نے بندہ کو آگاہ فرمادیا ہے کہ آنحضور جواب خود نہیں دیتے وغیرہ وغیرہ۔

**جواب:** بوجہ ناسازی طبع غالباً جواب نہ دیا جاسکا ہو لیکن جن کے خطوط ڈاک لفافہ کے ساتھ ہوتے ہیں اگر کسی وجہ سے جواب نہ دیا گیا تو وہ واپس کردیئے جاتے ہیں۔ اگر خط کا جواب نہ ملے تو پندرہ دن بعد یاددہانی کا خط لکھنا چاہیے۔ لکھنے سے معذور ہوں اس لیے مضمون میرا ہوتا ہے قلم دوسرے کا۔

**۲۷۲ حال:** میرے پیارے مرشد و آقا میں بالکل دوزخ میں گر چکا ہوں اور گناہ میری عادت ثانیہ اور طبیعت بن چکی ہے وغیرہ...... وگرنہ میں کبھی ہرگز ہرگز اپنے شیخ کو زحمت نہ دیتا۔

**جواب:** کون سا گناہ؟ اجمالاً لکھیں، ہر گناہ کا علاج الگ ہے۔ جواب دینے میں زحمت نہیں ہوتی۔ اصلاحی مکاتبت تو زندگی بھر کرنا ہے۔

## دوسرا خط

**۲۷۳ حال:** پہلا اور سب سے بڑا مرض یہ کہ بچپن سے ہی فعلِ قوم لوط علیہ السلام کا چسکا لگا ہوا ہے۔ مگر اب چند سالوں سے جب سے آنجناب کی صرف دو چار روز کی صحبت اور جناب والا کے مواعظِ حسنہ کے مطالعہ کی برکت سے اصل فعل سے تو محفوظ ہوں اور الحمدللہ نظر کی بھی حفاظت ہوجاتی ہے مگر چونکہ بچپن کا مریض ہوں اس لیے تقاضے بہت پریشان کرتے ہیں۔

**جواب:** لڑکوں سے بالکل نہ ملیں نہ پڑھائیں نہ دیکھیں نہ بات کریں نہ قریب رہیں ان سے شرق وغرب کی دوری رکھیں۔ تقاضوں سے پریشان نہ ہوں جس نے ایک دفعہ بھی گناہ کرلیا تقاضا عمر بھر ہوگا اس کو برداشت کرنا پڑے گا اسی برداشت پر اجر ہے، ان تقاضوں کو دبانے سے ہی خدا ملتا ہے اور اسباب گناہ سے دور رہیں۔

**۲۷۴ حال**: اور دوسرا یہ سمجھ نہیں آتا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے عذاب ہے۔
**جواب**: حاشاء وکلّا ایسا گمان نہ کریں اگر وہ عذاب دیں تو بندہ کا کہاں ٹھکانہ ہے وہ ارحم الراحمین ہیں توبہ کرتے ہی سب گناہ معاف فرما دیتے ہیں۔
**۲۷۵ حال**: پہلی ہی نظر جو غیر اختیاری ہے پڑ جانے سے چاہے وہ بچہ ہو یا ڈاڑھی مونچھ والا کالا ہو یا گورا بالخصوص پکے پکے حسن والے وغیرہ تو فوراً ان کے چہرہ کے نمک سمیت پورے جسم کے نشیب وفراز دل و دماغ پر نقش ہو جاتے ہیں جبکہ دوسری نظر نہیں ڈالتا۔ مگر پھر بھی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ اللہ کے لیے خصوصی توجہ فرمائیں۔
**جواب**: اس کا سبب ماضی میں گناہوں کا کثرت سے ارتکاب ہے لہٰذا اب نظر بہت احتیاط سے اٹھائیں کوشش کریں کہ پہلی نظر بھی نہ پڑے خصوصاً جہاں امکان ہو کہ یہاں ایسی شکل ہوگی۔ نظر اٹھانے سے پہلے جائزہ لیں۔ پھر بھی اگر نظر پڑ جائے اور مذکورہ کیفیت پیدا ہو تو اپنے اختیار سے مشغول نہ ہوں، کسی مباح کام میں لگ جائیں یا ایک منٹ کے لیے موت قبر اور قیامت کے منظر کو یاد کر لیں۔
**۲۷۶ حال**: اور گذشتہ لغزشوں کی وجہ سے ہر وقت دل و دماغ پریشان رہتے ہیں اور کوئی نیک عمل کرنے کو جی نہیں چاہتا۔
**جواب**: ایک بار خوب توبہ کر کے گناہوں کو بھول جائیں توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے نہیں اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔
**۲۷۷ حال**: خلاصہ یہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور حضورِ والا کے تعلق کی بناء پر ہی بچا ہوا ہوں ورنہ بقسم عرض کرتا ہوں کہ میرے ہی جیسے نالائقوں کی ایسی ایسی ذلتیں ہو چکی ہیں کہ اللہ کی پناہ۔ مگر کیا عرض کروں حضرت کہ میرے آقا و مولیٰ نے آج تک مجھے پردے میں رکھا ہوا ہے جبکہ میں اپنی سیاہ کاریاں دائرۂ تحریر میں نہیں لا سکتا۔

**جواب**: یہ اللہ کی ستاری ہے جو علامت ہے آپ کی ندامت پر رحمت باری کی۔ جس کو اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتے ہیں اس کے عیبوں کی ستاری بھی فرماتے ہیں۔

**۲۷۸ حال**: اسی لئے ہر وقت فکر رہتی ہے کہ اگر خدانخواستہ میری شامت آ گئی تو مجھ سے برا حشر کسی کا نہیں ہوا ہوگا۔ صحت و جوانی تو برباد ہو چکی ہے مگر قوت برداشت بھی ختم ہو چکی ہے۔ بعض اوقات تو بیٹھے بیٹھے ایسا نفس و شیطان کا حملہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی محفوظ فرماتے ہیں ورنہ میرا حال بیان کرنے کے قابل نہیں حضور والا آپ تو اللہ کے خاص مقرب بندے ہیں اللہ کے لیے میرے حق میں خصوصی دعا و توجہ فرمادیں کہ نصوح کی طرح اس سیاہ کار کو بھی سچی توبہ کی توفیق اور ہمت ہو جائے۔

**جواب**: پوری ہمت کر کے گناہوں سے بچتے رہیں لڑکوں کے قریب بھی نہ جائیں ان شاء اللہ ان کی رحمت دامن ستاری میں چھپائے رہے گی۔ تقاضے کے وقت پوری ہمت کر کے نفس کا مقابلہ کریں اور اس کے تقاضوں پر عمل نہ کریں اور ٹھان لیں کہ چاہے جان چلی جائے گناہ کی لذت نہیں اٹھاؤں گا۔ گناہوں کا تقاضا ہونا گناہ نہیں ان تقاضوں پر عمل کرنا گناہ ہے۔

**۲۷۹ حال**: اور دل و دماغ میں صرف اللہ ہی اللہ ہو دوسری طرف توجہ ہی نہ جائے۔

**جواب**: یہ مطلوب نہیں کہ گناہ کا خیال ہی نہ آئے۔ خیال آنے کے بعد گناہ سے بچنا مطلوب ہے لاکھ خیال آئے لاکھ گناہ کا تقاضا ہو جب تک گناہ نہیں کرے گا تقویٰ سلامت ہے بلکہ اس مجاہدہ سے اور زیادہ ثواب ملے گا اللہ کا قرب عطا ہوگا۔

..........

**۲۸۰ حال**: اخبار ہو یا کسی شخص سے ایسی خبر جس میں شہوت کی کوئی بات ہو سننے کے لیے فوراً متوجہ ہو جاتا ہوں مثلاً اخبار میں اگر خبر چھپی کہ فلاں لڑکی جسم فروشی کرتی تھی یا عزت کسی لڑکی کی لوٹی گئی تو ایسی خبر پورے اخبار میں سب سے

پہلے پڑھتا ہوں۔

**جواب:** ایسی خبریں نہ پڑھیں اور دل کو حرام لذت کشی سے بچائیں۔ گناہ کی بات پر خوش ہونا اللہ تعالیٰ سے بے وفائی ہے۔

**۲۸۱ حال:** جمعہ کے دن نماز کے بعد خلوت میں دعا میں مشغول تھا کہ اچانک ایک نور محسوس ہوا جو قلب میں داخل ہوا اس کے بعد سے عجیب مست حالت رہتی ہے یعنی ایسا سکون قلب میں رہتا ہے کہ آج تک اتنا سکون پہلے کبھی نہیں ملا تھا مگر یہ خوف محسوس ہوتا ہے کہ کسی کو قال نے مارا اور کسی کو حال نے مارا......الخ۔

**جواب:** یہ احوال اگرچہ مطلوب نہیں لیکن محمود ہیں اس لیے شکر کریں۔ دین کے لذیذ ہونے کا ادراک نعمت ہے لیکن قال اور حال موجب قرب نہیں موجب قرب اعمال ہیں۔

**۲۸۲ حال:** تقریباً دس دن تک قبض کی کیفیت رہی بہ تکلف اعمال کی پابندی کرتا رہا۔

**جواب:** ماشاء اللہ یہی چاہیے۔

**۲۸۳ حال:** چلتے پھرتے شکر کرنے کی عادت ہوگئی ہے چاہے بس میں سیٹ ہی کیوں نہ مل جائے۔

**جواب:** مبارک حال ہے شکر سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔

**۲۸۴ حال:** مزاج میں شفقت کا غلبہ نہیں ہے۔

**جواب:** بہ تکلف محبت وشفقت کا معاملہ کریں، یہ تکلف پھر عادت بن جائے گا۔

..........................................................

**۲۸۵ حال:** حضرت والا معلوم ہے کہ ہر چیز کو فنا ہے کچھ بھی باقی نہیں رہنے والا مگر پھر بھی بعض رشتوں کے بغیر اپنی زندگی محال نظر آتی ہے دل میں آتا ہے کہ ان سے پہلے اللہ میاں مجھے اٹھالیں کہ ان کی جدائی پر صبر مجھ سے نہ ہو سکے گا

حضرت والا پتا نہیں یہ جذبہ تابع شریعت ہے یا نہیں؟ اصلاح کی محتاج ہوں۔

**جواب**: اس میں تو کوئی مضائقہ نہیں البتہ دنیا کی مصیبت سے تنگ آکر موت کی تمنا کرنا یا مصیبت پر بے صبر ہو کر شکایت کرنے لگنا منع ہے۔

**۲۸۶ حال**: حضرت والا نیکیوں میں بہت سستی معلوم ہوتی ہے نوافل تو دور فرض نماز بھی ڈھنگ سے نہیں پڑھی جا رہی۔ لوگوں سے سنا کہ پون گھنٹہ عشاء کی نماز میں لگ جاتا ہے اور میں ۱۵/۲۰ منٹ میں فارغ ہو جاتی ہوں اور اس میں بھی نہ کیف ہے اور نہ سرور خیالات ہی خیالات اور غضب یہ کہ احساس نہیں ہوتا۔ حضرت والا ذکر کا بھی یہی حال ہے کبھی ہے جو توجہ نصیب ہو جائے بس یونہی چاروں تسبیحات پڑھیں اور ختم۔ حضرت والا پہلے تہجد کے لیے دعا کیا کرتی تھی کہ اللہ میاں آنکھ کھل جائے مگر اب ایسی سستی ہے کہ آنکھ کھل جاتی ہے مگر تہجد نصیب نہیں ہوتی کبھی نیند کا غلبہ ہوتا کہ دوبارا سو جاتی ہوں کبھی ویسے ہی سستی ہوتی ہے صبح اٹھ کر ندامت بھی ہوتی ہے مگر پھر وہی حال ہے۔ حضرت والا دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب**: یہ بے ڈھنگی عبادت بھی نعمت ہے شکر کریں شکر سے نعمت میں اضافہ ہوتا ہے۔ دل نہ لگنے کے باوجود بہ تکلف عبادت کرنا زیادہ موجب قرب ہے۔ جس کو ہم معمولی سمجھ رہے ہیں ممکن ہے مجاہدہ کی برکت سے وہی اللہ کو پسند ہو بس دعا کر لیا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری ٹوٹی پھوٹی عبادات کو قبول فرمالیں کہ اے اللہ ہم ناقص ہیں ہماری عبادت بھی ناقص ہے لیکن آپ اس کو قبول اپنی شان رحمت کے مطابق فرمالیں۔ نماز میں پون گھنٹہ یا ایک گھنٹہ لگنا مطلوب نہیں خشوع مطلوب ہے، دل لگنا مطلوب نہیں دل لگانا مطلوب ہے۔ بہ تکلف عبادت کرنا خشوع میں داخل ہے۔ وتر سے پہلے چند نوافل تہجد کی نیت سے پڑھ لیا کریں یہ آسان تہجد ہے، تہجد گذاروں میں ان شاء اللہ تعالیٰ شمار ہوگا۔

**۲۸۷ حال**: حضرت والا ایک بیماری اپنے اندر محسوس ہوتی ہے کہ جب کہیں جانا ہوتو فوراً کپڑوں کا خیال آتا ہے کہ کون سا پہنوں؟ حضرت والا پھر اگر ایک بار وہاں پہن کر جاچکی ہوتی ہوں تو عموماً دوبارہ وہاں پہن کر نہیں جاتی۔ حضرت والا اصلاح کی درخواست ہے۔

**جواب**: اسی کو دوبارہ پہن کر جایا کریں۔

**۲۸۸ حال**: حضرت والا یہ کیفیت تو کافی عرصے سے ہے مگر اب توجہ ہوئی کہ میں اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا کہیں دیکھتی ہوں تو مجھے فوراً آپ والا کا خیال آتا ہے حضرت والا اس طرح نہیں کہ نعوذ باللہ بالکل اللہ جیسا آتا ہو بلکہ فوراً بس دھیان جاتا ہے اور اسی طرح برعکس جب آپ والا کا نام لکھا ہو تو فوراً اللہ رب العزت لاشریک لہٗ کا دھیان ہوتا ہے اس خیال نے مجھے پریشان سا کر دیا ہے جب آتا ہے تو فوراً ہٹانے کا کرتی ہوں۔

**جواب**: دونوں باتوں میں کوئی مضائقہ نہیں جس سے اللہ ملتا ہے اس کا خیال آنا اللہ تعالیٰ ہی کی محبت کی وجہ سے ہے۔

**۲۸۹ حال**: حضرت والا میرا ہر عمل اور خیال اصلاح کا محتاج ہے حضرت والا کبھی کبھار دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کچھ ایسا ہو جائے کہ میرے تمام حالات حضرت والا پر انکشاف ہو جائیں اور آپ والا اصلاح فرماتے جائیں، نصیحت فرماتے جائیں میں عمل کرتی جاؤں۔

**جواب**: اس کی تمنا بھی نہ کریں اطلاع حالات اہل اللہ کا طریقہ ہے اسی پر عمل کرنا چاہیے۔

**۲۹۰ حال**: حضرت والا میرے اخلاق بہت برے ہیں اپنی بات پر جمے رہنے کی عادت ہے (حضرت والا اکثر ٹھیک ہوتی ہے) مگر دوسرے کو تو برا لگتا ہے۔

**جواب**: حق بات پر جمی رہو اور ناحق ہو تو فوراً رجوع کرو، حق کو قبول نہ کرنا کبر ہے۔

**۲۹۱ حال**: حضرت والا کچھ دنوں سے بہت غمزدہ ہوں وجہ یہ ہے کہ ابو نے پیر کے بیان میں جانے سے منع کر دیا ہے حضرت والا کچھ ہی عرصہ ہوا تھا کہ بھائی کے ساتھ رکشہ میں آتی تھی کبھی امی بھی ساتھ ہوتی تھیں مگر اب ابو نے منع کر دیا ہے ابو کو پہلے بھی اچھا نہیں لگتا تھا جانا مگر اب تو صاف طور پر منع کر دیا ہے حضرت والا دل میں بہت شکوے شکایتیں آرہی ہیں کہ میں نے کبھی کہیں جانے کی ضد نہیں کی، حضرت والا آپ والا نے جب سے منع فرمایا ہے بازار جانے کو تب سے تقریباً سال ہوا ہے کہ کبھی بازار نہیں گئی الحمدللہ حضرت والا پھر بھی ابو نے منع کر دیا ہے۔

**جواب**: بغیر اجازت نہ آئیں کچھ عرصہ بعد خود یا امی کے ذریعہ پھر اجازت حاصل کریں۔

**۲۹۲ حال**: حضرت والا میں سارے کام مثلاً کھانا وغیرہ پکا کر آتی ہوں شام تک تمام کام نمٹا دیتی ہوں تاکہ فراغت ہو جائے۔ حضرت والا پورا ہفتہ پیر کے دن کا انتظار کرتی ہوں حضرت والا گھر میں ہوتے ہوئے بیان کم ہی سنا جاتا ہے ایک تو گھر کے کاموں میں فرصت کم ملتی ہے اور اگر کاموں کے دوران کیسٹ لگاؤں تو اگر ابو موجود ہوں یا آجائیں تو بھی برا مناتے ہیں۔ دوپہر میں جب فرصت ہوتی ہے تو اکثر میری یہی کوشش ہوتی ہے کوئی بیان سن لوں یا کوئی کتاب پڑھ لوں۔

**جواب**: دین سیکھنا بھی فرض ہے جس کا طریقہ پردہ سے مجلس میں شیخ کا وعظ سننا اور یہ میسر نہ ہو تو شیخ کی کتابیں پڑھنا یا کیسٹ سننا۔ حسبِ موقع اس پر عمل کریں۔

**۲۹۳ حال**: حضرت والا میری زندگی اولیاء اللہ کی زندگی سے بہت بہت دور ہے حضرت والا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت ایک دینی فضا ہو ہمہ وقت جائز و ناجائز کا خیال ہو سنتوں کی اتباع ہو مگر حضرت ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا حضرت والا آپ

خاص دعا فرمادیں کہ مجھے اور میرے گھر والوں کو اولیاء صدیقین کی آخری سرحد پر پہنچائے، آمین ثم آمین۔

**جواب**: دینی فضا ہو یا نہ ہو آپ دین پر عمل کریں جائز و ناجائز کا خود خیال رکھیں، سنتوں پر چلیں گناہوں سے بچیں تو یہی آپ کی دینی فضا ہے۔ تقویٰ کی برکت سے اولیاء اللہ میں شمار ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

**۲۹۴ حال**: حضرت والا کبھی کبھی دل میں بہت بے چینی ہوتی ہے کہ پتا نہیں اللہ رب العزت میرے دل میں بھی آئیں گے کہ نہیں؟ پھر خود ہی دل کو کہتی ہوں کہ مجھ میں تو ابھی بہت سارے گناہ ہیں دل میں، جاہ کے مال کی محبت کے، کپڑوں کی محبت کے، زیور کی محبت کے، اور جانے کتنے غیر اللہ کے پہاڑ ہیں اور پھر نیکیوں میں اس قدر کمی ہے ایسے میں اللہ رب العزت کیسے آئیں گے۔

**جواب**: اگر نہ آنا ہوتا یعنی اپنا تعلق خاص نہ دینا ہوتا تو آپ کو یہ احساس ہی نہ ہوتا اور دل میں یہ طلب ہی نہ ہوتی۔ یہ طلب علامت سعادت ہے ؎

انہی کو وہ ملتے ہیں جن کو طلب ہے
وہی ڈھونڈتے ہیں جو ہیں پانے والے

**۲۹۵ حال**: حضرت والا اگر میری زندگی انہی گناہوں میں گذر گئی اور میری کاہلی اور سستی سے میری اصلاح نہ ہوسکی تو کیا میں اللہ رب العزت کے قربِ خاص سے محروم اس دنیا سے جاؤں گی۔ حضرت والا آپ خاص خاص دعا فرمادیں اللہ میاں سے میرے لیے دعا کردیں کہ صرف ایک بار اللہ رب العزت مجھے اپنا قرب عطا فرمادیں ایک بار وہ مزہ تو مل جائے جس پر لوگ اپنے سر تک کٹا دیتے ہیں بغیر دیکھے ایسے جان دیتے ہیں کہ جیسے دیکھتے ہوں حضرتِ والا میرا وجود اللہ رب العزت کے بغیر بے کار ہے۔

**جواب:** ہمارے سلسلہ کی برکت ہے کہ یہاں کوئی محروم نہیں رہتا حضرت حکیم الامت تھانوی فرماتے ہیں کہ جولوگ اہل اللہ سے تعلق رکھتے ہیں وہ محروم نہیں رہتے آخر میں اللہ تعالیٰ ان کے قلب میں اپنی محبت کو غالب کر کے اور تمام تعلقات ماسوی اللہ کو مغلوب کر کے اپنے پاس بلاتے ہیں۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ مطمئن رہیں۔

..........................................

**۲۹۶ حال:** دیور دبئی سے آنے والے ہیں اور عید پاکستان میں کریں گے۔ اس سلسلے میں شرعی پردے کے حوالے سے باتیں پوچھنی ہیں۔ گھر میں کیسے شرعی پردہ کیا جائے کیونکہ گھر کے کام وغیرہ بھی کرنے ہوتے ہیں۔

**جواب:** جسم کو چادر سے چھپا کر اور چہرہ کو گھونگھٹ سے ڈھانپ کر کہ چہرہ بالکل دکھائی نہ دے گھر کا کام کرسکتی ہیں۔

**۲۹۷ حال:** کھانا وغیرہ چونکہ ایک ساتھ کھاتے ہیں تو دیور کے آنے کے بعد اس کی کیا صورت ہوگی؟ رمضان میں سحری اور افطاری میں کس طرح میں شرعی پردے کا خیال رکھوں، کیوں کہ سحری اور افطاری ساتھ ہوتی ہے۔ ایک بات ضروری بتانی ہے کہ گھر میں میرے شوہر میری ساس اور میں ہوتی ہوں اس لئے اس قسم کی کوئی مشکل پہلے پیش نہیں آئی۔ اس لیے حضرت رمضان میں سحری اور افطاری کے سلسلے میں رہنمائی۔

**جواب:** ایک دسترخوان پر جس پر نامحرم بھی ہوں کھانا جائز نہیں اس لیے عورتیں ایک جگہ کھائیں اور مرد دوسری جگہ الگ کھائیں یا آپ اپنے شوہر کے ساتھ کھائیں اور ساس دیور کے ساتھ کھالیں۔ اگر شوہر اپنے بھائی کے ساتھ کھانا چاہیں تو آپ الگ کھائیں۔

**۲۹۸ حال:** گھر کے کام چونکہ میرے ذمے ہیں اس لیے دیور کے ہوتے

ہوئے گھر کی صفائی وغیرہ کرنا اور خصوصاً کھانا وغیرہ دستر خوان پر رکھنا اس سلسلے میں حضرت ارشاد فرمائیں۔

**جواب:** دیور کی موجودگی میں جبکہ شوہر یا ساس وغیرہ ہوں جسم اور چہرہ چھپا کر صفائی بھی کرسکتی ہیں اور کھانا دستر خوان پر رکھ سکتی ہیں مگر چہرہ اچھی طرح چھپائیں کہ دکھائی نہ دے۔

**۲۹۹ حال:** حضرت اس سلسلے میں پہلے میری ساس بہت ناراض ہوگئی تھیں کہ جب ان کو علم ہوا تھا ہوا تھا کہ گھر میں دیور کی موجودگی میں میں پردہ کروں گی اور خصوصاً ایک دستر خوان پر کھانا نہیں کھاؤں گی۔ اب بھی امید ہے کہ ضرور ناراض ہوں گی۔ حضرت ان کو کیسے سمجھاؤں؟ شوہر کے بارے میں تو امید ہے کہ وہ کچھ نہیں بولیں گے اور دیور بھی الحمدللہ دینی ذہن رکھتے ہیں اور تبلیغی جماعت میں وقت لگاتے ہیں، شاید برا نہ منائیں لیکن میری ساس کی ناراضگی کو وہ شاید برداشت نہ کرسکیں ان کو میں اپنی بات کیسے سمجھاؤں؟

**جواب:** ساس کی ناراضگی کی پرواہ نہ کریں۔ شوہر کو سمجھادیں۔ دین کے معاملہ میں لوگوں کی یا ساس کی باتیں خاموشی سے سن لیں لیکن کریں وہی جو اللہ کا حکم ہے۔ سننے سے نہ گھبرائیں۔

**۳۰۰ حال:** حضرت اگر دیور سے بات چیت ضروری کرنی پڑجائے تو کیا کرسکتے ہیں۔

**جواب:** آواز کو سخت کر کے کہہ سکتی ہیں۔

**۳۰۱ حال:** حضرت اگر ساس یہ کہیں (اور کہہ بھی چکی ہیں) کہ میں نے ایک ضروری مشورہ کرنا ہے تم تینوں ایک کمرے میں آجاؤ تو میں اس صورت میں سر پر چادر ڈال کر اور گھونگھٹ نکال کر دیور سے دور ہو کر ایک کمرے میں بیٹھ سکتی ہوں؟

**جواب:** بیٹھ سکتی ہیں جبکہ محرم ساتھ ہو۔

**۳۰۲ حال:** حضرت میں کیا اسی طرح ایک دسترخوان پر بڑی سی چادر لے کر گھونگھٹ نکال کر کھانا نہیں کھا سکتی جبکہ دیور دور بیٹھے ہوں؟

**جواب:** نہیں! ایک ساتھ کھانا ضرورت میں داخل نہیں اس لیے اس کی اجازت نہیں۔

**۳۰۳ حال:** اور اسی طرح اگر ساس صاحبہ دیور کے سامنے کسی کام سے بلائیں تو کیا میں گھونگھٹ نکال کر جاؤں یا چہرہ بھی چھپاؤں؟

**جواب:** چہرہ کو گھونگھٹ سے اور جسم کو چادر سے چھپا کر جا سکتی ہیں جبکہ ساس موجود ہو۔

**۳۰۴ حال:** اگر حضرت دیور سلام کریں تو میں جواب کیسے دوں؟

**جواب:** جواب دے سکتی ہیں آواز میں نرمی نہ ہو۔

**۳۰۵ حال:** حضرت تمام احتیاط کے باوجود میری ان پر یا ان کی مجھ پر نظر پڑ جائے تو میں گناہ گار تو نہیں ہوں گی۔ اور یہ بدنظری میں تو شمار نہ ہوگا؟

**جواب:** نظر فوراً ہٹالیں ایک لمحہ کو بھی نہ ٹھہرائیں۔

---

**۳۰۶ حال:** تواضع اور احساس کمتری میں کیا فرق ہے حقیقت بتلا کر ممنون فرمائیں تا کہ اس پر عمل کیا جائے اور ان دونوں یعنی تواضع اور احساس کمتری کی علامات کیا ہے۔

**جواب:** تواضع کے معنی ہیں کہ خود کو سب سے کمتر اور سب کو خود سے بہتر سمجھنا اور طلب گار رحمت رہنا اور کمتر سمجھتے ہوئے مایوس ہو جانا احساس کمتری ہے جو پسندیدہ نہیں۔

**۳۰۷ حال:** بزرگانِ دین کے ہاں یہ اصطلاح ہے کہ شیخ جس پر توجہ فرماتے ہیں اس کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ترقی مل جاتی ہے اس توجہ کی کیا حقیقت ہے مہربانی

فرما کر اصلاح فرما دیجئے۔

**جواب**: جو بزرگوں کو خوش رکھتا ہے عادت اللہ ہے کہ اس پر فضل ہو ہی جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو محروم نہیں رکھتے۔ توجہ کی اس سے زیادہ حقیقت نہیں کہ اہل اللہ کی خوشی سے اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں ان کی توجہ دراصل اللہ تعالیٰ کے فضل کا ذریعہ ہے ورنہ کسی بندہ میں یہ قدرت نہیں کہ اپنی توجہ سے کسی کو ترقی دے دے۔

---

**۳۰۸ حال**: بعد از سلام عرض ہے کہ کبھی کبھار بدگمانی ہو جاتی ہے اور دل میں بڑائی بھی پیدا ہو جاتی ہے اور کبھی کبھار نفس بہانے بنا کر نظر اول کے بدنگاہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔ مہربانی فرما کر بندہ کو ان میں تین مرضوں کی علاج تجویز فرمائیں۔

**جواب**: نفس سے کہو کہ یہ تیرا اپنا عیب ہے جو دوسرے کے آئینہ میں نظر آرہا ہے اللہ سے معافی مانگو اور جس کے بارے میں بدگمانی آئی ہے احباب سے اس کی تعریف کرو۔ اور سوچو کہ بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل شرعی کا مطالبہ ہوگا تو دلیل کہاں سے لاؤ گے۔ پرچہ عُجب و کبر کا علاج روزانہ پڑھیں۔ ہر بدنگاہی پر دس رکعات پڑھیں۔

**۳۰۹ حال**: اسی طرح بعض اوقات نماز کے اندر وساوس آ جاتے ہیں اور تصور کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھتا ہوں لیکن یہ قائم نہیں رہتا چند سیکنڈ ہوتا ہے اس کے بعد دوسرے خیالات آتے ہیں۔ اور کبھی کبھار نماز میں یہ وسوسہ آتا ہے کہ وضو ٹوٹ گیا تو کبھی دوبارہ وضو کرتا ہوں اور کبھی یہ ہوتا ہے کہ وضو نہیں ٹوٹا تو وضو نہیں کرتا ہوں۔

**جواب**: وساوس سے کچھ نقصان نہیں ہوتا۔ جب دوسرے خیالات آ جائیں ان کو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف لے جائیں اور سوچیں کہ اللہ تعالیٰ سامنے ہیں بار بار یہی عمل دہراتے رہیں۔ وسوسے سے وضو نہیں ٹوٹتا لہٰذا ہرگز دوبارہ وضو نہ کریں

ورنہ شیطان نماز ہی چھڑادے گا۔ اگر قسم کھاسکیں کہ وضوٹوٹ گیا تب وضو نہیں ہے لیکن اگر قسم نہ کھاسکیں تو وضو باقی ہے۔

**۳۱۰ حال**: اگر بندہ بیمار ہوجائے تو کسی کو شکایت کرنا کہ مجھے یہ تکلیف ہے جائز ہے یا نہیں؟

**جواب**: تکلیف کا اظہار کرنا اپنا حال بتانا جائز ہے شکایت جائز نہیں۔

**۳۱۱ حال**: کبھی کبھار براخواب دیکھتا ہوں جس سے جی بہت ڈرجاتا ہے کہ معلوم نہیں کیا حادثہ ہونے والا ہے۔

**جواب**: تعجب ہے کہ خوابوں کو اتنی اہمیت دیتے ہو۔ حدیث پاک میں آتا ہے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے ہے اور براخواب شیطان کی طرف سے ہے اس سے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔

**۳۱۲ حال**: کہ میں ایک دینی طالب علم ہوں کوئی غیر عالم مجھ سے کوئی کام کرانا چاہتا ہے تو غیر عالم کی اتباع مجھ پر بہت شاق گزرتا ہے اس لیے کہ علماء کو اللہ تعالیٰ نے متبوع کے درجہ پر رکھا ہے اور میں یہی سمجھتا ہوں کہ اس صورت علم کی ناقدری اور توہین ہوتی ہے اور یہی معاملہ مجھے اپنے پیر بھائیوں کے ساتھ پیش آتا ہے جو مجھ سے چھوٹے بھی ہوتے ہیں اور غیر عالم بھی ہوتے ہیں۔ اصلاح فرمادیجئے۔

**جواب**: کوئی مالدار دنیادار کام کے لیے کہے تو غیرت دینی اور غیرتِ علم کے خلاف ہے اس سے انکار کردیں۔ باقی اپنے ساتھیوں میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اپنے کو متبوع اور مخدوم نہ سمجھیں سب کا خادم اور سب سے کمتر سمجھیں۔ اور یوں سوچیں کہ ہم تو عالم کہلانے کے بھی مستحق نہیں۔ البتہ عمر میں چھوٹوں کو خود چاہئے کہ بڑوں سے کام نہ لیں۔ یہ ادب ان کو سکھائیں۔

**۳۱۳ حال**: نفلی عبادت بعض اوقات دل پر بہت شاق گزرتا ہے تو اس وقت چھوڑنا چاہئے یا کرنا چاہیے۔

**جواب:** جب دل نہ چاہے اس وقت معمول پورا کرنا زیادہ موجب قرب ہے۔ بہر حال اگر عذر ہے یا تھکن ہے تو نفلی عبادت فرض تھوڑی ہے، جس کا چھوڑنا گناہ ہو۔

**۳۱۴ حال:** اُمید ہے حضرت کی صحت پہلے سے بہتر ہوگی۔ سب سے پہلے تو حضرت کی تہہ دل سے شکر گذار ہوں کہ حضرت کی برکت سے زندگی تبدیل ہوتی چلی گئی۔ یونیورسٹی چھوڑنے سے لے کر شادی کے بعد تک اور ابھی بھی ہر ہر لمحہ حضرت سے مشورے کی ضرورت ہے۔ الحمدللہ، اللہ تعالیٰ نے بلا استحقاق ایسا مسیحا عطا کیا۔ بہت بہت جزاک اللہ، حضرت واقعی میں اگر آپ پر اپنی جان، مال سب فدا کردوں تو بھی حق ادا نہیں ہوسکتا۔

**جواب:** یونیورسٹی چھوڑنے کے عمل سے بہت مسرت ہے اور آپ کے اس عمل کو میں خواتین کی ہدایت کے لیے لوگوں کو بتاتا رہتا ہوں تاکہ وہ اس کی تقلید کریں۔

**۳۱۵ حال:** حضرت سے عقیدت اس قدر بڑھتی جارہی ہے کہ دل میں خیال آتا ہے کہ اگر لڑکا ہوتی تو اپنی زندگی کو حضرت کی خدمت میں اپنی اصلاح کی نیت سے وقف کردیتی۔

**جواب:** شیخ سے عقیدت تمام ترقیات کی کنجی ہے۔ آپ کی نیت کی وجہ سے آپ کو وہی نفع ہوگا جو مردوں کو ہوتا ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ اللہ تعالیٰ کے یہاں عورتوں اور مردوں کی تخصیص نہیں بہت سی عورتیں ایسی ہوئی ہیں جو ولایت میں مردوں سے آگے بڑھ گئیں۔

**۳۱۶ حال:** حضرت اگر اللہ تعالیٰ آپ کی نسبت کی برکت سے جنت میں داخلہ فرمائیں تو کیا وہاں آپ کا دیدار اور صحبت میسر ہوسکے گی؟

**جواب:** وہاں اللہ اپنے فضل سے پہنچادیں تب وہاں کے معاملات خود ظاہر ہوجائیں گے۔

**۳۱۷ حال**: حضرت والا کی محبت کے اشعار، شیخ کے احسانات وغیرہ کے اشعار سننے میں عجیب کیفیت ہوتی ہے مزہ آتا ہے البتہ ایسی حالت حمد ونعت سننے سے نہیں ہوتی۔ یہ حال کیسا ہے؟

**جواب**: کوئی مضائقہ نہیں کیونکہ اس کی وجہ بھی اللہ ورسول کی محبت ہے جیسے کسی کے گمشدہ بچے کو ماں باپ سے کوئی ملا دے تو اس ملانے والے سے محبت زیادہ معلوم ہوتی ہے کہ اگر یہ نہ ہوتا تو مجھے میرے ماں باپ نہ ملتے اس واسطے اس کی محبت معلوم ہوتی ہے لیکن وہ محبت دراصل ماں باپ ہی کی وجہ سے ہے اسی طرح چونکہ شیخ اللہ ورسول سے محبت کا واسطہ ہے اس لیے اللہ ورسول کی محبت کی وجہ سے ہی اس کی محبت معلوم ہوتی ہے۔

---

**۳۱۸ حال**: یہ میرا چوتھا اصلاحی خط ہے۔ حضرت میں بہت سخت ڈپریشن میں جارہی ہوں۔ مجھ سے نہ اذکار کیے جارہے ہیں، نہ گھر کا کام کاج کیونکہ میں ڈاکٹر ہوں اور پچھلے ۵ ماہ سے جاب نہیں کررہی، فارغ رہنے کی عادت نہیں، پچھلے تین ماہ سے کیونکہ تائب ہونے کے بعد شیطان اور نفس اور معاشرے کے خوف میں مبتلا ہوں، میں نے یہ اصلاحی ودینی سفر دوتین ماہ میں طے کیا ہے ٹی وی چھوڑنا، پردہ کرنا، اذکار، قضا روزے اور قضا نمازیں، اتباع سنت اور رجوع الٰہی، اس لیے یہ سمجھ لیجئے کہ طبیعت جیسے زیادہ کھانا ایک ساتھ کھانے پر خراب لگتی ہے، وہی کیفیت ہے، گھر میں مخالفت پر بہت پریشانی ہے، نیند تقریباً نہ آنے کے برابر ہے، ذہن مستقل تین چار ماہ میں سوچ وافکار سے گھرا رہا، لہٰذا بہت سخت اضطراب ہے، دین کی مجالس میں جاکر سکون مل جاتا ہے، پراب لگتا ہے کہ سب ہاتھ سے چھوٹ جائے گا خدانخواستہ میں بہت دعا کرتی ہوں کہ اللہ آپ اپنی دستگیری کو شیطان ونفس پر غالب کردیجئے، میرے خوف کو امان بخش دیجئے،

عافیت کاملہ عطا فرمایئے اور اپنی رحمت سے میرا ہاتھ تھام لیجئے۔ عافیت کاملہ عطا فرمایئے اور اپنی رحمت سے میرا ہاتھ تھام لیجئے۔ اس وقت طبیعت اتنی خراب ہے کہ خط لکھنا بھی گراں گزر رہا ہے۔ پچھلے تین چار ماہ سے نیند نہیں آتی ہے، اب دو ہفتے سے علاج شروع کرایا ہے Homeopathic کا، پھر مجھے کیونکہ Depression ہو جاتا ہے، لہٰذا Alopathic دوائی کا بھی استعمال کر رہی ہوں، وزن بہت گر گیا ہے، لوگوں کو فیس (Face) کرنا اور خاص کر بدنظری کے ڈر سے باہر نکلنے میں ڈر لگتا ہے۔ اتنا خوف ہے اپنی گذشتہ زندگی کا کہ منہ سے استغفار نہیں رکتا، جہاں چار آدمی (مرد) دیکھے بھاگنے کا دل کرتا ہے۔ بدنظری سے بچنا، شیطان اور نفس یہ تین چیزیں ایسی دماغ پر سوار ہیں کہ ڈرتی ہوں کہ پاگل نہ ہو جاؤں (اگرچہ بدنظری میں افاقے کا یہ حال ہے کہ اب ڈرائیو کرتے ہوئے اور باہر جاتے ہوئے الحمدللہ نگاہیں نہیں اٹھتی، پر جہاں زیادہ مرد نظر آئیں ڈر لگنے لگتا ہے، اگر اب باہر نظر غلطی سے پڑ جاتی ہے تو استغفار کر لیتی ہوں) اب ہمت بہت ٹوٹ رہی ہے، اگرچہ یہ تو ٹھان ہی لی ہے کہ مر جاؤں گی پر اس فسق و فجور سے بھری معاصی کی زندگی میں نہیں جاؤں گی ان شاء اللہ۔ طبیعت میں جلد بازی اور بے اعتدالی بھی رہی ہے ہمیشہ سے، اس کے لیے حضرت والا خصوصی دعا فرمایئے گا۔ مرد حضرات تو ہر دن شیخ کے پاس خانقاہ چلے جاتے ہیں پر ہم کیا کریں؟ مجھے شیطان و نفس اتنا تنگ کر رہا ہے کہ اتنے بے ہودہ خیالات آتے ہیں کہ بھائی (میرا معذور ہے) اس کا کام کرتے ہوئے اگرچہ حفاظت نظر سے کرتی ہوں پر...... عورت کا نفس تو اتنا نازک ہوتا ہے؟ میں لاحول پڑھ کر فوراً اوروں کے ساتھ بیٹھ جاتی ہوں مجھے خواتین کو بے دوپٹہ دیکھ کر بھی فحش خیال آتا ہے۔ فوراً نظر جھکا لیتی ہوں۔ شیطان سے لڑتے لڑتے مایوس نہ ہو جاؤں! مجھ سے دینی کتابیں بھی نہیں پڑھی جا رہی اب

دماغ سن ہو رہا ہے، حافظہ کمزور ہو گیا ہے، ہر چیز سے نفرت محسوس ہوتی ہے۔ اگرچہ اللہ کی رحمت سے ایک طرف بہت امید بھی ہو جاتی ہے کہ میں کیا تھی اور اس مہربان رب نے کہاں پہنچا دیا، ذکر سے دل روتا ہے۔ میرے گھر میں ایسا ماحول نہیں ہے والدہ حیات نہیں (۵ سال کی تھی) والد نماز کے پابند نہیں (دعا فرمایئے گا) بھائی معذور ہے پھر میں جانتی ہوں کہ اللہ جب ایک کافر کو بھی ہدایت دیتا ہے تو اسے بھی اکیلا نہیں چھوڑتا آپ میرے قوی تعلق مع اللہ کے لیے خصوصی دعا فرمایئے گا کہ بندوں پر سے نظر ہٹ کر معبود پر نظر جم جائے اور اس کی وسعت رحمت پر توکل اور شکر آ جائے، آمین۔

**جواب:** توبہ کا کیا یہ مطلب ہے کہ آدمی نفس اور معاشرہ سے ڈرنے لگے اور دماغی توازن کھو دے؟ معاشرہ سے کیوں ڈرتی ہو معاشرہ کیا بگاڑ سکتا ہے؟ اگر ساری مخلوق آپ کو حقیر سمجھے اور آپ کے پاس ایک کروڑ کا خزانہ چھپا ہو تو کیا حقیر سمجھنے والوں سے ڈرو گی اگر اللہ راضی ہے تو مخلوق کیا بیچتی ہے۔

ساری دنیا کی نگاہوں سے گرا ہے مجذوب
تب کہیں جا کے تیرے دل میں جگہ پائی

لوگوں کی نگاہوں میں عزت نہ چاہو کہ وہ مجھے اچھا سمجھیں بس اللہ تعالیٰ کی رضا پر نظر رکھو ایک وقت آئے گا یہ حقیر سمجھنے والے ہی آپ سے دعا کرائیں گے؟ امتحان تھوڑے عرصہ کا ہوتا ہے شکر کرو کہ اللہ تعالیٰ نے گمراہی سے نکال کر صحیح راستہ پر ڈال دیا اور ہمیشہ کی تکلیف سے بچا لیا۔ اسی طرح نفس سے نہیں ڈرنا چاہیے نفس ہمارا خدا تھوڑی ہے۔ اللہ سے ڈرو، نفس سے نہیں۔ گناہ سے بچنے میں جان لڑا دو لیکن ہر وقت یہ ڈرنا کہ کہیں مجھ سے گناہ نہ ہو جائے یہ شیطان پریشان کرتا ہے۔ نفس و شیطان سے کہہ دو کہ اگر گناہ ہو گیا تو کیا ہوگا؟ میں پھر توبہ کر کے اللہ کو منا لوں گی ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں ہمارا اللہ

ہمیں معاف کرتے کرتے نہیں تھک سکتا وہ ارحم الراحمین ہے ان کا اعلان ہے کہ توبہ کرنے والوں کو میں محبوب رکھتا ہوں، فرماتے ہیں لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ اے میرے گنہگار بندوں! میری رحمت سے مایوس نہ ہو۔ ایسے کریم مالک کے ہوتے ہوئے مایوس ہونا اور گھبرانا نادانی ہے۔ شیطان سے کہہ دو ؎

مجھے اس کریم مطلق کے کرم کا آسرا ہے
ابے اوگنہ کے بچے مجھے کیا ڈرا رہا ہے

نیند بہت ضروری ہے ورنہ نفسیاتی مریض ہوجائیں گی۔ کسی نفسیاتی ڈاکٹر کے مشورہ سے نیند کی دوا استعمال کریں اگر جاب کی عادت ہے اور اگر پردہ میں کرسکتی ہو تو طبیعت کو معتدل کرنے کے لیے فی الحال جاب کرسکتی ہو طبیعت میں جب اعتدال پیدا ہوجائے تو چھوڑ دینا۔ برے سے برے فحش سے فحش خیالات آنا بالکل برا نہیں ان پر عمل کرنا برا ہے ان خیالات سے ہرگز نہ گھبراو بس ان پر عمل نہ کرو جس کی اللہ نے آپ کو توفیق دی ہوئی ہے۔ برے خیالات بڑے سے بڑے ولی کو بھی آسکتے ہیں ان سے اس قدر ردڈرنا کہ اپنا سکون تباہ کرلو نادانی اور شیطان کا حربہ ہے اس طرح وہ آپ کو دماغی طور پر معذور کرنا چاہتا ہے اور مایوس کرکے اللہ سے دور کرنا چاہتا ہے۔

**۳۱۹ حال**: ذہن کے انتشار اور سوچ و افکار اور نیند نہ آنے اور بے سکونی، Depression اور فحش خیالات کے لیے روحانی علاج اور آپ کی دعا کی بہت اشد ضرورت ہے۔

**جواب**: اس کا ہی علاج اوپر لکھا ہے اس خط کو روزانہ ایک بار پڑھیں خیالات سے مطلق پریشان نہ ہوں خوب خوش رہیں خوب سوئیں۔ فی الحال اذکار ملتوی کردیں قضا نمازیں اور روزے اعتدال کے ساتھ رفتہ رفتہ ادا کریں اتنی کثرت نہ کریں کہ نفس گھبرا کر سب چھوڑ بیٹھے۔

**۳۲۰ حال**: میں ہمت کر چکی، اللہ سے دعا بھی کر رہی ہوں کہ آپ اپنی قوت سے میرا ضعف اور کمزوری ایمانِ کامل میں تبدیل کر دیجئے، آمین۔
**جواب**: یہ حالات ضعف ایمان کے نہیں ہیں اللہ نے آپ کو قوی ایمان عطا فرمایا ہے۔ شکر کریں۔

**۳۲۱ حال**: پر اپنے مصلح اور شیخ کی انگلی پکڑے بغیر ایک قدم چلنا بہت کٹھن لگ رہا ہے۔
**جواب**: چلتی رہو یعنی ہدایات پر عمل کرتی رہو سب آسان ہو جائے گا۔

---

**۳۲۲ حال**: استمناء بالید سے بچنے کا کیا طریقہ ہے۔
**جواب**: گناہ سے بچنے کا طریقہ بجز استعمال ہمت کے اور کچھ نہیں۔ ہمت استعمال نہ کرنے سے گناہ ہوتا ہے۔ جس وقت تقاضا ہو اس کا ایسے مقابلہ کریں جیسے کوئی قتل کرنے آجائے تو جس ہمت کے ساتھ اس سے بچو گے، اتنی ہمت استعمال کرو اور ٹھان لو کہ چاہے جان چلی جائے گناہ کی تھوڑی دیر کی لذت نہیں لوں گا۔ اور اس گناہ کی سزا کو سوچا کریں کہ قیامت کے دن ہاتھ میں حمل ہوگا اور تمام مخلوق میں ذلت ہوگی۔ اور تھوڑی دیر دوزخ کا مراقبہ (دو منٹ) کریں۔

---

**۳۲۳ حال**: بخدمت جناب تاج الصلحاء رأس الاتقیاء زبدۃ الاصفیاء مخدوم العلماء شان الاولیا بقیۃ السلف حجۃ الخلف شیخ العارفین سراج السالکین سیدی و مرشدی و مرجعی شیخ المشائخ حضرت عارف باللہ دامت برکاتہم العالیہ و فیوضہم العالیہ و عمرہم العالیہ۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،
باری تعالیٰ میرے شیخ و مربی کو عمر نوح صحت و عافیت کے ساتھ عطا فرمائے۔ اور حضرت والا مدظلہم کے فیض کو عام و تام فرمائے، حضرت والا مدظلہم!

بندہ محتاج دعا و اصلاح حضرت والا سے لاہور کے سفر کے موقع پر بیعت ہوا۔
بندہ فقیر ایک مسجد میں کافی عرصہ امام وخطیب رہا اور قریب ایک مدرسہ میں
تدریس تھی جو کہ بحمد اللہ درجہ سابعہ تک رہی اور خدمت اقدس حضرت مفتی......
نور اللہ مرقدہٗ کے ہاں تخصص فی الافتاء کی سعادت بھی ملی، بیعت کے بعد
معمولات میں خاص پابندی نہ آسکی بس اللہ کریم کی خاص مہربانی اور حضرت اقدس
کی توجہ و دعا سے خانقاہ اختریہ میں تین یوم قیام کی سعادت میسر آگئی بس یہ تین
دن کیا تھے ان کی ایسی برکت ایسی برکت ہوئی کہ میرے دل کی دنیا ہی بدل گئی
دوسرے روز بعد عشاء حضرت کے غرفۂ مخصوص بقعۂ نور میں جانا نصیب ہوا
حضرت والا نے ایسی پر تصرف نظر کرم ڈالی کہ بس کایا ہی پلٹ گئی۔ حضرت کی
صحبت کو جتنا زود اثر پایا شاید ہی کوئی شیخ ایسا اثر رکھتا ہوگا۔ اللہ اکبر جو طبیعت
باوجود کوشش کے معمولات کو مکمل کرنے کے لیے ہمت نہ کرتی تھی آج الحمدللہ
بفیض شیخ مہذب ہوگئی ہے۔ معمولات برائے سالکین۔ معمولات صبح وشام۔
بعد عشاء صلوٰۃ اللیل کی نیت سے نوافل، اور اشراق و اوابین کی پابندی جاری
ہے۔ مزید درود وسلام کا مجموعہ ''زاد السعید'' معمول ہوگیا ہے۔ اعمال مکمل کئے
بغیر طبیعت بے چین رہتی ہے۔ یوم الجمعہ سورۃ الکہف، ہر روز سورۃ یٰسین شریف،
بعد عشاء سورۃ الٓمّ سجدہ سورۃ الدخان، سورۃ الملک، بعد مغرب سورۃ الواقعہ، عام
چلتے پھرتے درود شریف استغفار تیسرا کلمہ وغیرہ زبان پر جاری رہنے لگے ہیں۔
بعض دفعہ بفیض شیخ دوران ذکر تلاوت و دعا آنسوؤں سے ڈاڑھی تر ہوجاتی
ہے۔ نہایت مزہ آتا ہے دل میں اللہ کریم کی محبت محسوس ہوتی ہے۔ نام عز اسمہٗ
کو محبت سے چوم لیتا ہوں یہ سب میرے شیخ حضرت والا مدظلہم کا فیض ہے ورنہ
میں تو ایسا نہ تھا۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے جملہ حالات سے مسرت

ہوئی، اللّٰھم زد فزد۔

**۳۲۴ حال**: ۹؍مارچ بروز جمعۃ المبارک صبح معمولات مکمل کرنے کے بعد لیٹ گیا خواب میں سیدنا حبیبنا ومولانا محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام الف الف مرۃ زیارت شریفہ عطا ہوئی عمر مبارک کے لحاظ سے تین حالتیں دکھائی دیں۔ (۱) بالکل نوعمری تقریباً ۲۰/۲۱ سال، (۲) ۳۰/۳۵ سال، اس حالت میں تلاوت یا کچھ اور پڑھ رہے تھے میں کچھ دور تھا جب قریب آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اجازت ہے؟ مجھ پر رعب وادب طاری تھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ نے اطلاع دی تھی اس حالت میں مصافحہ نصیب ہوا مصافحہ کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عمر مبارک ۵۰/۵۵ سال نظر آئی۔ ابھی اس رعب سوار ہونے کی حالت میں تھا کہ آنکھ کھل گئی۔ بدن میں ابھی بالکل حرکت نہ ہوئی تھی بس آنکھ کھلی اور غور کرنے لگا کہ یہ کیا دیکھا تو فوری قوت سے خیال آیا بلکہ ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی کہہ رہا ہو بائیں طرف سے کہ درود شریف اللہ کا حکم اِنَّ اللّٰہَ وَ مَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ سمجھ کر پڑھا کرو، زیارت کی نیت سے نہ پڑھا کرو۔ پریشان نہ ہو۔ اتفاق سے دوچار روز زیارت کا خیال آتا رہا بلکہ دو روز قبل دعا بھی زیارت کی کرلی تھی اس کے بعد میں کچھ پریشانی میں رہا کہ آپ نے جو فرمایا اس کا کیا مطلب ہے آپ نے ایسا کیوں فرمایا میں کہیں نعوذ باللہ مردود تو نہیں تو پھر آئندہ ۹ دن بعد بروز ہفتہ تقریباً اسی وقت دوبارہ زیارت شریفہ عطا ہوئی اس کی تفصیل دوسرے خط میں عرض کروں گا حضرت اس خواب میں میری یہی اصلاح مقصود تھی جو ذکر ہوئی یا کوئی اور؟ میری رہنمائی فرمادیں اللہ کریم اور حبیب نبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھ سے ناراض تو نہیں ہیں۔

**جواب**: زیارت شریفہ خود مردودیت سے حفاظت کی بشارت ہے۔ آپ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا اور قیامت کے دن آپ کو صرف مومن ہی دیکھے گا۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس میں حسن خاتمہ کی بشارت ہے۔

**۳۲۵ حال**: الحمدللہ بفیض شیخ بدنظری سے بچنا اکثر نصیب ہوجاتا ہے لیکن اس میں بعض دفعہ بڑی مشکل بھی پیش آتی ہے زیادہ پریشانی مجھے اس پر ہے کہ بعض دفعہ پہلی معاف نظر پڑنے پر بھی دل میلا ہوتا محسوس ہوتا ہے اس کا علاج حضرت والا سے لینا چاہتا ہوں۔

**جواب**: بعض وقت پہلی نظر بھی پہلی نظر نہیں ہوتی مثلاً جن مواقع پر بدنظری ہوجانے کا اندیشہ ہو وہاں بے محابا نظر اٹھا دینا نفس کا فریب ہوتا ہے کہ پہلی نظر تھی۔ ایسے مواقع پر پہلی نظر کو بھی احتیاط سے اٹھانا ضروری ہے۔ ورنہ وہ پہلی نظر نہ ہوگی کیونکہ لاشعور میں دیکھنے کا قصد ہوگا اگرچہ محسوس نہ ہو۔ اس لیے عدم قصد نظر کافی نہیں قصد عدم نظر ضروری ہے۔ نظر کو اکثر نیچا کرلینا کافی نہیں سو فیصد بچانا ضروری ہے۔ ہر کوتاہی پر بیس رکعات پڑھیں۔

**۳۲۶ حال**: گذارش یہ کہ شام کے معمولات بعض دفعہ بعد نماز مغرب مصروفیات کی وجہ سے پورے کرنے میں مشکل پیش آتی ہے ان کو بعد نماز عشاء یا سوتے وقت کرلوں تو اس میں مجھے آسانی اور یکسوئی ہے تو کیا ایسا کرسکتا ہوں اور کیا ذکر کی مقدار بڑھا سکتا ہوں۔

**جواب**: نہیں ہمارے یہاں ذکر زیادہ نہیں بتایا جاتا حقیقی ذکر تقویٰ ہے جو بنیادِ ولایت ہے۔ ولایت کثرت ذکر سے نہیں تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے سے ملتی ہے۔ ذکر کے اوقات بدلنے میں کوئی مضائقہ نہیں۔

.............................

**۳۲۷ حال**: میرے بیٹے کی پیدائش کے بعد بہت مصروف ہوگئی ہوں تلاوت

اور مناجات مقبول بھی آہستہ آہستہ کم ہوئی شروع ہوئیں اور اب یہ حالت ہے کہ ناغہ ہے۔ جس کی وجہ سے دل سے پریشان ہوں دل چاہتا ہے کہ یہ سب کروں لیکن کچھ مصروفیات بچے کی وجہ سے اور کچھ اپنی سستی حضرت والا اس کا علاج فرمادیں اور دل سے دعا کی بھی درخواست ہے۔

**جواب**: بچہ کی دیکھ بھال اور پرورش بھی دین ہے ضروری عبادت تو ضرور کریں باقی معمولات مختصر کردیں ناغہ نہ کریں زیادہ مصروفیت ہو تو چلتے پھرتے ہی تھوڑے سے ادا کرلیں۔

**۳۲۸ حال**: حضرت والا کے حکم پر تین سو بار سبحان اللہ کی تسبیح پڑھتی تھی پھر کچھ طبیعت اور مصروفیت کی وجہ سے حضرت والا کے فرمانے پر مختصر کردی اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ کئی کئی ناغہ ہو جاتا ہے۔ تسبیح لے کر بیٹھتی ہوں تو کوئی کام آجاتا ہے یا کسی اور کام کی طرف لگ جاتی ہوں جس کی وجہ سے گناہوں میں بھی مبتلا ہونے لگی ہوں میں یہ سمجھتی ہوں کہ ذکر کے ناغے کی وجہ سے ایسا ہو رہا ہے لیکن بہت مشکل لگ رہا ہے۔ نماز الحمدللہ پانچ وقت کی پڑھتی ہوں البتہ فجر میں کبھی کبھی سستی کی وجہ سے قضا ہو جاتی ہے۔ تسبیح کے ناغے کی وجہ سے دل بے چین رہتا ہے دل چاہتا ہے کہ یہ کروں۔

**جواب**: تسبیح کے ناغہ سے تو دل پریشان اور نماز کے قضا ہونے پر کوئی خاص غم نہیں! تسبیح فرض نہیں ہے جس کو نہ پڑھنے سے گناہ نہیں ہوتا اور ایک وقت کی نماز فرض قضاء کرنے پر کتنی سخت وعید ہے، جس کی کوئی خاص فکر نہیں سخت تعجب ہے، ہمارے یہاں جاہلانہ تصوف نہیں ہے کہ نفلوں کا اہتمام اور فرض سے غفلت۔ نمازوں کی ادائیگی کا خاص اہتمام اور انتہائی فکر کریں۔ تسبیح مفید اور اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھانے کا ذریعہ ہے لیکن فرض نہیں لہٰذا تسبیح پڑھیں یا نہ پڑھیں آئندہ نماز قضا نہ ہو۔

**۳۲۹ حال:** آخر میں حضرت بچے کی تربیت کے سلسلے میں پوچھنا ہے ابھی میرا بیٹا ماشاءاللہ چار مہینے کا ہے۔ مجھے اور اس کے والد کو بھی تربیت کی بہت فکر ہے۔ یہ یاد رہے کہ میرے شوہر بریلوی فکر کی طرف مائل اور متاثر ہیں اس لیے وہ اس کی طرح کی تعلیم دلوانا چاہتے ہیں۔ میں چاہتی ہوں کہ میرا بیٹا صحیح اور خوش عقیدہ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر ہو اس سلسلے میں رہنمائی درکار ہے۔

**جواب:** تربیت ماں ہی کرتی ہے جب ذرا بڑا ہو جائے صحیح عقائد سکھائیں، اپنے بزرگوں کی باتیں سنائیں اپنے بزرگوں کے طریقہ پر چلائیں۔

---

**۳۳۰ حال:** میرا حال یہ ہے کہ آپ کی صحبت میں مجھے بہت سکون ملتا ہے کوئی غم اور فکر نہیں ہر وقت دل خوش رہتا ہے اور آپ کی برکت سے دل میں اچھے اچھے خیالات آتے ہیں لیکن بعض وقت عجیب سی کیفیت ہو جاتی ہے کہ کسی چیز میں دل نہیں لگتا نہ پڑھنے میں نہ کچھ کام کرنے میں جس کی وجہ سے طبیعت پریشان ہو جاتی ہے۔

**جواب:** قلب کے معنیٰ ہی بدلنے کے ہیں اس لیے اس سے پریشان نہ ہوں جب دل نہ لگے تو بہ تکلف اعمال میں لگانا مطلوب ہے۔

**۳۳۱ حال:** بعض دفعہ کسی چیز کی استعمال کی ضرورت ہوتی ہے مثلاً کتاب، قلم، تکیہ وغیرہ (ہلکے اشیاء) بغیر اجازت اٹھا کر استعمال کر کے پھر اپنی جگہ پر واپس رکھ دینا جائز ہے جبکہ مالک کو ضرورت نہ ہو؟ اور میری عادت ہے کہ کسی چیز کو بغیر اجازت استعمال نہیں کرتا سوائے ہلکے اشیاء کے جس کے بارے میں پوچھا گیا۔

**جواب:** جس کے متعلق گمان غالب ہو کہ اس کا استعمال مالک کو ناگوار نہ ہوگا اس کو استعمال کر سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

**۳۳۲ حال:** میں جتنا حسینوں سے دور رہتا ہوں اتنا عبادت میں مزہ اور قرب

ملتا ہے۔

**جواب:** حسینوں میں اور قربِ حق میں نسبت تباین کی ہے حسینوں سے دوری اللہ سے حضوری اور حسینوں سے حضوری اللہ سے دوری ہے۔

.......................................

**۳۲۳ حال:** حضرت والا کی صحبت کی برکت سے مجھے اپنے ربا کی معرفت حاصل ہو رہی ہے لیکن راستہ میں یا مدرسہ میں جب بھی کوئی حسین شکل پر اچانک نظر پڑتی ہے تو بہت جلد نظر پھیر لیتا ہوں لیکن حسن سے بہت متاثر ہوتا ہوں۔

**جواب:** متاثر ہونا برا نہیں لیکن تاثر سے مغلوب ہو کر اس کے مقتضا پر عمل کرنا برا ہے لہٰذا ایسی حساس طبیعت والے کو احتیاط نہ کرنا سخت مضر ہے۔ مدرسے یا راستے میں جہاں حسین شکلوں کا سامنا ہونے کا امکان ہو پہلی نظر بھی احتیاط سے اٹھائیں بے محابا ادھر ادھر نہ دیکھیں ورنہ اچانک نظر کے بہانے نفس حرام لذت کی چینک کی چینک پی جاتا ہے۔

.......................................

**۳۲۴ حال:** بے ریش لڑکوں اور لڑکیوں سے مکمل اجتناب کی توفیق ہو رہی ہے تاہم اتفاقیہ نظر پڑتے ہوئے نفس کو ایک مزہ آ جاتا ہے نظر تو فوراً ہٹا دیتا ہوں لیکن اس لذت سے پریشانی ہو جاتی ہے۔ جس لڑکے کے ساتھ ناجائز تعلقات تھے وہ مدرسہ کا طالب علم ہے۔ میرا شاگرد نہیں ہے ایک ماہ سے ان سے بات چیت نہیں ہے تاہم ان سے گالی گلوچ بھی نہیں کی۔ اور جب یاد آتا ہے تو نفس کو ایک قسم کی لذت اور خفیف طمع یا لالچ ہوتی ہے، فوراً توبہ کرتا ہوں اور نفس کو ملامت کرتا ہوں کہ آپ کبھی بھی سیر نہیں ہوں گے آپ کو تو مولیٰ کو ہی راضی کرنا ہے۔ لیکن ہمیشہ توبہ شکستگی کا خوف دامن گیر ہوتا ہے۔ اللہ حفاظت میں رکھے۔

**جواب:** آپ کا اس مدرسہ میں رہنا جائز نہیں یا تو وہ شاگرد مدرسہ سے چلا

جائے یا آپ اس مدرسہ کو چھوڑ دیں ورنہ کسی وقت بھی پھر گناہ میں ملوث ہوجائیں گے۔ علاج عشق مجازی میں پہلا نمبر یہی ہے کہ اس سے شرق و غرب کی دوری اختیار کی جائے بلکہ جو اس گناہ میں ایک بار بھی مبتلا ہو گیا اس کے لیے درس و تدریس جائز نہیں بلکہ کوئی دوسرا پیشہ اختیار کرے کسی مسجد میں امامت و خطابت کرلیں لیکن لڑکوں کو پڑھانا ترک کردیں ورنہ اس گناہ سے بچ نہیں سکتے۔ اگر امامت وخطابت نہ ملے تو سبزی کا ٹھیلہ لگالو یا کوئی چھوٹی سی دوکان کرلو۔

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۲۳۵ حال:** شرمندہ و نادم ہوں کہ تاحال آپ کے مشورے پر عمل نہ کرسکا اور اب بھی حسبِ سابق پڑھا رہا ہوں تاہم سابقہ خط سے اس مرض کی شدت کا اتنا احساس ہوا کہ اتنا پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔ خیال آتے ہی وحشت ہوجاتی ہے حضرت والا کی برکت سے وقتاً فوقتاً اس گناہ سے نفرت بڑھتی ہے اور مکمل اجتناب کی توفیق ہورہی ہے۔

**جواب:** یہ ناکافی ہے نہ معتبر۔ محفوظ رہنے کے لیے اسبابِ گناہ سے مکمل دوری ضروری ہے۔

**۲۳۶ حال:** سردست مدرسہ چھوڑنے میں کئی رکاوٹیں ہیں۔ بیوی بچے بھی ساتھ ہیں جنکے رہائش وخورد ونوش کا انتظام مدرسہ کی جانب سے ہے نیز درمیان سال مدرسہ چھوڑنا معاہدہ کی بھی خلاف ورزی ہے۔ تاہم دل میں یہ بھی آتا ہے کہ یہ میرے نفس کے حیلے ہوں گے، لہٰذا آنجناب کی خدمت میں عرض کیا، جیسے ارشاد ہو تعمیل کروں گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**جواب:** شیخ کا کام علاج بتانا ہے اس پر عمل کرنا اور عمل کی راہ ہموار کرنا طالب کا کام ہے۔ اگر ایسی صورت پیش آجاتی کہ مدرسہ میں رہنے سے ہر وقت جان کا خطرہ ہوتا تو اس وقت کیا یہ رکاوٹیں اور معاہدہ اس کے ترک میں حائل ہوتے؟

صدقِ دل سے دوسرے معاش کی کوشش کریں اور دعا کریں اور اِس مدرسہ میں پڑھانا اپنی ہلاکت سمجھیں۔

..........

**۳۳۷ حال**: یہ گناہ شدید ہو رہا ہے کہ ہر طرح کے گندے خیالات ہر وقت دل و دماغ پر چھائے رہتے ہیں لڑکیوں اور لڑکوں کے خیالات طرح طرح کے روپ بدل کر آتے ہیں، اکثر اوقات لڑکوں کے خیالات چھائے رہتے ہیں اس طرف توجہ نہیں کرتا نظر بھی خوب بچاتا ہوں ایک نظر بھی خراب نہیں کرتا لیکن اس قدر نازکی بڑھ چکی ہے کہ ایک جھلک ہی سے وہ سارا مزہ چوس لیتا ہوں حالانکہ یہ انتہائی اچانک ہوتی ہے۔

**جواب**: جب تقویٰ بڑھ جاتا ہے تو طبیعت لطیف ہو جاتی ہے اس لئے تاثر زیادہ ہوتا ہے۔ اچانک نظر پر غیر اختیاری مزہ پر تو مواخذہ نہیں ہے لیکن اپنے اختیار سے مزہ نہ لیں اور اس میں قلب کو مشغول نہ کریں گندے خیالات آنا گناہ نہیں ہے ان پر عمل کرنا گناہ ہے۔ اس وقت کسی مباح کام میں لگ جائیں یا نیک دوستوں میں بیٹھ جائیں۔

**۳۳۸ حال**: اور نوبت یہاں تک آگئی ہے کہ ہمشیرہ کے بارے میں بھی نعوذ باللہ ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ خاک، ہو جانا آسان معلوم ہوتا ہے اور اپنے کو انتہائی ذلیل تصور کرتا ہوں آہ! ایسا گندہ حال شاید ہی کسی مرید نے حضرت کو لکھا ہوگا۔ کیا کہوں کیسا کمینہ ہو گیا میں! حضرت ایسی خراب بات ہے یہ کہ مر جانا آسان ہے کہتے ہوئے بہت شرم محسوس ہو رہی ہے محض اس بیماری سے خلاصی کے لیے عرض کرتا ہوں کہ والدین اور گھر والے کہیں گئے ہوئے تھے ہمشیرہ گھر پر تھی بس ایسے ایسے وسوسے آئے کہ جانور بھی شاید ایسا نہ سوچتا ہو فوراً نظر بچائی اور اٹھ کر وضو کیا اور نیچے کمرے میں بھاگ آیا۔

**جواب**: بہت اچھا کیا، کبھی تنہائی میں ساتھ نہ رہیں نظروں کی سختی سے حفاظت کریں۔ قیامت کا قرب ہے اس لئے اب ان رشتوں سے بھی مجاہدہ ہورہا ہے جن سے طبعاً نفرت ہوتی ہے۔ بس اس کا علاج قلب ونظر اور جسم سے دور رہنا ہے۔ ایسی ہی احتیاط کریں جیسی نامحرموں سے کرتے ہیں۔

**۳۳۹ حال**: الحمدللہ باہر خوب نظر بچاتا ہوں لیکن چونکہ شادی ابھی ہوئی نہیں اس لیے تقاضے اتنے شدید شہوانی جذبات اتنا بڑھے ہوئے کہ بات بات پر بھڑک جاتے ہیں آہ! باہر تو حد درجہ احتیاط لیکن گھر میں اگرچہ قصداً نہیں دیکھتا لیکن اگر نظر پڑجاتی ہے تو اس مقدس رشتہ کو پامال کر کے نفس مزہ لیتا ہے اور خبیث تقاضے پیدا ہوتے ہیں جس سے دل روتا ہے حضرت سب کچھ بتادیا ساری گندگی انڈیل دی۔ انتہائی کمینہ ہوں لوگ سمجھتے ہیں بڑا نیک ہوں حالانکہ خاک نیک ہوں بالکل شیطان ہوں۔ حضرت للہ مجھے اس دلدل سے نکالئے۔ ان خبیث تقاضوں سے خبیث ہو چکا ہوں۔

**جواب**: آپ کو جلد از جلد شادی کرلینا چاہیے نکاح آپ کے لیے فرض کے درجہ میں ہے اس کے بعد حالت معتدل ہوجائے گی۔ موجودہ حالت میں سخت احتیاط کریں نہ دیکھیں نہ تنہائی میں ساتھ رہیں، نہ بے ضرورت گفتگو کریں اللہ تعالیٰ سے اعتدال سلامتی طبع اور حفاظت کی دعا بھی خوب گڑگڑا کر کریں۔ خصوصاً تنہائی میں ہرگز ساتھ نہ رہیں۔ خبیث سے خبیث تقاضوں سے آدمی خبیث نہیں ہوجاتا ان پر عمل کرنے سے خبیث ہوتا ہے۔ بس تقاضوں کو کچل دیں اور سخت احتیاط کریں۔

---

**۳۴۰ حال**: بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ الحمدللہ آپ کی محبت مزید بڑھتی جارہی ہے۔ جی چاہتا ہے کہ رات آجاؤں لیکن پڑھائی کی وجہ سے فرصت نہیں ملتی۔

**جواب**: شیخ کی محبت مبارک ہو اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ محبت شیخ تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

**۳٤۱ حال**: حضرت آپ کا بتایا ہوا ذکر میں سے صرف ۱۵ مرتبہ لاَ اِلٰهَ اِلاَّ اللهُ صبح کے وقت پڑھتا ہوں اور عشاء کے بعد صرف ۱۰ مرتبہ قُلْ رَّبِّ اغْفِرْ الخ اور ۱۰ مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں۔ حضرت تلاوت کی معمول بتا دیجئے فی الحال کوئی معمول نہیں۔

**جواب**: جتنا آسانی سے پڑھ سکیں پڑھ لو لیکن ناغہ مت کرو۔

**۳٤۲ حال**: حضرت والا فرماتے ہیں کہ حسینوں سے نظر بچانے سے دل ٹوٹ جاتا ہے لیکن ابھی تک میرا دل نہیں ٹوٹا تو مجھے اشکال ہے کہ کیا وجہ ہے۔

**جواب**: ہم اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں دل ٹوٹے یا نہ ٹوٹے ہم تو اللہ تعالیٰ کا حکم سمجھ کر اپنی نظر بچائیں گے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ۔

**۳٤۳ حال**: حضرت تمنا ہے کہ ہر حسین لڑکے سے میرا تعلق ہو لیکن کسی کو نہیں دیکھتا ہوں۔

**جواب**: وسوسہ آنے سے کچھ نہیں ہوتا بس ان وساوس پر عمل مت کرو۔

**۳٤٤ حال**: حضرت دعا کی گذارش ہے کہ اللہ تعالیٰ علم نافع عطا فرمائیں اور قلب کے ذرے ذرے میں عشق و محبت داخل فرما کر دیگر سب بیماریوں سے حفاظت میں رکھے۔

**جواب**: دل سے جان سے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھ کو بھی اور آپ کو بھی اپنی محبت عطا فرما دے کہ ایک لمحۂ حیات اپنے مالک کو ناراض نہ کریں اور علم نافع عطا فرمائے۔

---

**۳٤۵ حال**: حضرت اقدس تسبیحات میں الحمد للہ پابندی ہے مگر کبھی کبھار سستی معلوم ہوتی ہے اور کبھی تھکن اور نیند کے غلبہ کی وجہ سے مقدار کم کرنی پڑتی ہے (چونکہ معمول رات کو سب کاموں سے فارغ ہو کر پڑھنے کا ہے) حضرت والا چار تسبیحات یعنی اللہ اللہ، کلمہ پاک، استغفار اور درود پاک ایک ساتھ پڑھتی

ہوں دریافت یہ کرنا تھا کہ میں ہر نماز کے ساتھ ایک تسبیح پڑھ لوں۔
**جواب**: اللہ اللہ کی تسبیح مردوں کے لیے ہے اس کے بجائے سبحان اللہ پڑھیں۔ ہر نماز کے ساتھ ایک تسبیح پڑھنا بھی صحیح ہے۔

**۳۴۶ حال**: حضرت والا قرآن پاک کی تلاوت میں بھی سستی معلوم ہوتی ہے، پڑھنے لگوں تو دل چاہتا ہے کہ پڑھتی رہوں، مگر ابتداء کرنے میں سستی ہوتی ہے نفس کہتا ہے پہلے یہ کام کرلو، وہ کام کرلو پھر پڑھ لیں گے۔
**جواب**: نفس کی نہ مانیں فوراً شروع کردیا کریں۔

**۳۴۷ حال**: حضرت والا مناجاتِ مقبول میں بھی کوتاہی ہوتی ہے ناغہ تو نہیں ہوتا الحمدللہ، بستر پر لیٹ بھی جاؤں تو یاد آئے تو جتنی دعائیں یاد ہوتی ہیں پڑھ لیتی ہوں۔ مگر حضرت والا دل میں مستقل ایک غم رہتا ہے کہ طلب گار تو ہوں کہ اللہ رب العزت اپنی محبت خاصہ سے نواز دیں مگر اعمال کا حال ایسا ہے کہ نعوذ باللہ جیسے مجبوری ہے۔ اللہ رب العزت میرے حال پر رحم فرمائیں، آمین۔
**جواب**: لشتم پشتم حسب مقدور کرتی رہیں یہ بھی نفع سے خالی نہیں۔ ناغہ نہ کریں۔

**۳۴۸ حال**: حضرت والا آپ نے پچھلے خط میں ناکارہ کے عمل پر فرمایا تھا کہ ''دل خوش ہوا'' حضرت اقدس پڑھ کر دل کی حالت ایسی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سارے عالم سے بڑھ کر کوئی دولت ہاتھ آ گئی ہو۔
**جواب**: مبارک ہو یہ شیخ کی عظمت کی دلیل ہے جو کنجی ہے تمام ترقیات کی۔

**۳۴۹ حال**: حضرت اقدس الحمدللہ نظر کی حفاظت ہو رہی ہے مگر دو چیزیں مسئلہ کر رہی ہیں، ایک اخبار، الحمدللہ حضرت والا میں اخبار پڑھتی نہیں ہوں مگر ادھر ادھر رکھنے میں یا جب دوسرے افراد پڑھ رہے ہوں تو نظر پڑ جاتی ہے قلب کا حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اُجڑ گیا۔ دوسری چیز حضرت والا نوٹ ہیں کوشش کے باوجود نظر پڑ جاتی ہے۔

**جواب:** اخبار پر نظر پڑ جائے تو تصویر پر نظر جمائیں نہیں، نوٹ پر نظر پڑنے میں مضائقہ نہیں کہ مجبوری ہے اور نوٹ کی تصویر کو کون دیکھتا ہے ویسے بھی نوٹ چھپا کر رکھتے ہیں۔

**۳۵۰ حال:** حضرت والا قلب کی حفاظت میں بھی مشکل ہو رہی ہے عدمِ التفات علاج فرمایا تھا مگر حضرت والا مجھے فوراً معلوم نہیں ہوتا کہ نامحرم کا خیال ہے جب معلوم ہوتا ہے فوراً دھیان ہٹانے کی کوشش کرتی ہوں۔ پھر تھوڑی دیر بعد کسی دوسرے خیال میں قلب مشغول ہو جاتا ہے جب احساس ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کافی دیر قلب سے میں بے خبر رہی کہ کیا خیال آ رہا ہے۔ حضرت والا آپ خصوصی توجہ فرمادیں اور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ حفاظتِ قلب کی توفیق عطا فرمادے اور مجھے بھی اپنے عاشقوں میں رقم فرمالے۔

**جواب:** احساس ہونے پر استغفار کریں۔ اگر بار بار ایسا ہو تو جرمانہ ادا کریں یعنی نوافل یا صدقہ یا ایک وقت کا فاقہ۔ دعا کرتا ہوں۔

**۳۵۱ حال:** حضرت والا میرا حال بہت برا ہے مجھے لگتا ہے مجھے اپنے گناہوں کا احساس ہی نہیں ہوتا، جب احساس نہیں ہوتا تو علاج کیسے ہوگا۔

**جواب:** حدیث میں ہے کہ گناہ کی خاصیت ہے کہ وہ دل میں کھٹک جاتا ہے۔ بے فکری سے کام نہ لیں تو احساس ہو جائے گا۔

**۳۵۲ حال:** حضرت والا مجھے ایسا لگتا ہے جیسے صرف اصلاحی خط میں اچھا حال تحریر کر دیتی ہوں۔ حضرت والا اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنا آپ سب سے پیچھے لگتا ہے راہِ سلوک میں بعد میں شامل ہونے والے بھی اپنے سے کئی گنا آگے نظر آتے ہیں۔ اپنا آپ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس مصرع کی طرح لگتا ہے ؎

رہِ طلب میں سوار سب ہیں پیادہ مثلِ غبار میں ہوں

**جواب:** شکر کریں یہ حالت اچھی ہے کہ اپنی حالت بری معلوم ہوتی ہے۔ اس

دن سے پناہ مانگو کہ اپنا حال خدانخواستہ اچھا معلوم ہونے لگے البتہ گناہوں کی عادت کا علاج کرائیں۔

**۳۵۳ حال:** حضرت والا ایک مسئلہ مجھ کو تقریباً ایک ماہ سے پریشان کررہا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں جب کوئی بات مجھے ناگوار ہوتی ہے (لازم نہیں کہ اس بات کا تعلق مجھ ہی سے ہو) تو جس کی طرف سے ناگواری پہنچی ہو مجھے لگتا ہے جیسے میں غیر محسوس طریقے سے اس کو اذیت دیتی ہوں۔ (حالانکہ گھر میں سب سے چھوٹی ہوں) مثلاً برتن زور سے رکھوں گی یا کسی اور انداز سے کہ اس کو معلوم ہوجائے۔ اور دل میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتی ہو تو یہ یہ...... جواب دے دوں گی (مگر الحمدللہ جواب نہیں دیتی)۔ حضرت والا یہ احساسات اور جذبات مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں دل چاہتا ہے کہ ہر ایک کے لیے راحت کا سبب بنوں حضرت والا دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** مسلمان کو اذیت دینا سخت گناہ ہے خواہ تھوڑی ہی سہی جبکہ نیت بھی ایذا کی ہو تو اور سخت بات ہے۔ اس لیے ایسا عمل نہ کرو۔ یہ سوچا کرو کہ اللہ کے خاص بندے تو دشمنوں کو بھی تکلیف نہیں دیتے پھر اپنوں کو ستانا کون سی بزرگی ہے۔

**۳۵۴ حال:** حضرت والا دل میں دنیا کی محبت رچی بسی لگتی ہے۔ حضرت والا کے فرمانِ عالی پر دل میں خیال لاتی ہوں اور زبان سے بھی کہتی ہوں کہ فانی چیزوں سے کیا دل لگانا مگر اعمال تو ویسے ہی ہیں دنیا کی محبت والے، صرف زبان ہی سے ادا کرتی ہوں اعمال پر کوئی اثر نہیں ہے۔ حضرت والا دعا فرمادیں کہ دل دنیا سے مستغنی ہوجائے، آمین۔

**جواب:** دنیا کی چیزوں کی محبت ہونا بھی منع نہیں ہے دنیا کی محبت کا اللہ کی محبت پر غالب ہونا منع ہے جس کی علامت یہ ہے کہ دنیا کی محبت میں اللہ کے حکم کو نظر انداز کردے یعنی جب دونوں میں مقابلہ ہو تو دنیا کو ترجیح دے۔

**۳۵۵ حال**: حضرت والا میں یہ لکھ کر کہ کوئی غلطی یا بے ادبی ہوگئی ہو تو فرما دیجیے گا مجھے تسلی ہو جاتی ہے اس لیے ہر خط میں لکھ دیتی ہوں کہ حضرت والا بے ادبی اور غلطی معاف فرما دیجیے گا۔

**جواب**: یہ لکھنے کی ضرورت نہیں اگر کوئی بات قابلِ اصلاح ہو تو تنبیہ نہ کرنا خیانت ہے غلطی کی نشاندہی کرنا مصلح کے ذمہ ہے ورنہ وہ گنہگار ہوگا۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

**۳۵٦ حال**: حضرت والا بس رمضان میں سب سے پہلے دل و زبان سے یہی دعا نکلتی تھی کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنا بنالیں، اپنی شدید محبت عطا فرما دیں مگر حضرت والا مجھے لگتا ہے کہ اس کے مطابق میرا بالکل عمل نہیں، حضرت والا جس کو طلب صادق ہو اس کو تو ہر وقت اسی کی جستجو رہتی ہے۔، اس کی طلب سے محسوس ہوتا ہے کہ سچی ہے، اس کے اخلاق سے اس کے اعمال سے نظر آتا ہے کہ یہ طالب ہے، حضرت والا میرا تو دل بالکل ویران ہے، بے سکون ہے، نہ ظاہر اچھا ہے، نہ باطن اچھا ہے، حضرت والا مجھے ایسا لگتا ہے کہ جیسے میں مکار ہوں، دھوکے باز ہوں میرے الفاظ سے جو لکھوں یا بولوں تو لگتا ہے بہت تڑپ ہے بہت طلب ہے مگر حضرت اقدس نہ تو مجھ میں تڑپ سچی نہ ہی طلب، حضرت والا یہ جو میں نے کہا کہ نہ ظاہر اچھا اور نہ باطن تو حضرت والا یہ بھی بس الفاظ ہیں، میرے عمل سے ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ میں اپنے بارے میں یہ گمان رکھتی ہوں، بس آپ والا کے سامنے کھل کر بتانے کی کوشش کرتی ہوں تاکہ اصلاح ہو جائے اور میری بدحالی دیکھ کر آپ دعا کر دیں۔

**جواب**: اپنے حال کو اچھا نہ سمجھنا مبارک حال ہے، عنداللہ پسندیدہ ہے تکمیل اصلاح کا ذریعہ ہے۔ اس دن سے پناہ مانگو جس دن خدانخواستہ یہ گمان پیدا ہو جائے کہ حال اچھا ہو گیا ہے۔ اپنی نظر میں حقیر رہنا مطلوب ہے، خود کو حقیر

سمجھو لیکن مایوس نہ ہو شیطان مایوس کرنا چاہتا ہے شیطان کے چکر میں نہ آئیں۔ اہل اللہ یا ان کے غلاموں سے تعلق، حال کی اطلاع و اتباع ہی طریقِ اصلاح ہے۔ دل سے دعا ہے۔

**۲۵۷ حال:** حضرت والا آپ والا نے گذشتہ خط میں دریافت فرمایا تھا کہ ''ایک طرف دنیاوی مال واسباب ہو اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ ہو اور کوئی کہے کہ یا یہ لے لو یا وہ تو دل سے فیصلہ لے لو کس طرف جائے گا'' حضرت والا بظاہر تو دل میں یہی آیا کہ اگر ساری دنیا کے مال واسباب ہوں، اور اس سے بھی بڑھ کر بہت کچھ ہو اور کئی گنا ہو اور دوسری طرف اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک ہو، اور یقین ہو کہ دوسری سب چیزوں کو چھوڑوں گی تو اللہ تعالیٰ کی ذات پاک کو پالوں گی تو حضرت والا ان شاء اللہ آپ کی دعاؤں کی برکت سے ایک سیکنڈ بھی دیر کرنا گوارا نہ ہوگی۔ مگر حضرت والا یہ سب بھی مجھ کو صرف اپنی لفاظی لگتی ہے۔ لگتا ہے کہ حقیقت شاید اس سے مختلف ہو۔

**جواب:** جب دل سے آواز آرہی ہے تو لفاظی کیسی۔ حالت رفیعہ ہے شکر کریں وہم میں نہ پڑیں۔

**۲۵۸ حال:** حضرت والا کچھ دن سے دل میں بار بار یہ خواہش ہو رہی ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر، دنیا کے مسئلے مسائل سے ہٹ کر چند روز اللہ والوں میں رہوں، تاکہ میں بھی کچھ بدلوں، کچھ بنوں، حالانکہ حضرت والا آپ والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ عورتوں کے لیے وعظ سننا اور کتابیں پڑھنا بمنزل صحبت کے ہے۔ مگر حضرت والا وعظ سننا اور کتابیں پڑھنا یہ تو کچھ وقت کے لیے ہوتا ہے اور کبھی گھر کے کاموں میں اتنی مصروفیت ہو جاتی ہے کہ نہ وعظ سنا جاتا ہے اور نہ کتاب اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔

**جواب:** انجکشن ایک سیکنڈ میں لگتا ہے اور کھانا کچھ وقت میں کھا لیا جاتا ہے لیکن

اس کا اثر اور طاقت گھنٹوں رہتا ہے یہی حال روحانی غذا کا ہے۔

**۳۵۹ حال:** اسی پر حضرت والا پھر دل چاہتا ہے کہ خانقاہ میں کہیں ایسا حجرہ ہو کونہ ہو جہاں میں ہوں اور حضرت والا کی مجالس کا نور ہو، جہاں میرے ہر ہر زاویئے کی اصلاح ہو۔ حضرت والا مجھے معلوم ہے کہ ایسا ناممکن ہے مگر حضرت والا میرا دل یہی چاہتا ہے کہ ایسا ہو، حضرت والا کوئی بے ادبی ہوگئی تو معاف فرما دیں، میں بالکل ادب سے خالی ہوں، صرف سچ سچ بتا دیا جو دل چاہتا ہے۔

**جواب:** یہ ذوق تو اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے لیکن عورتوں کا بغیر محرم کے خانقاہ میں رہنا جائز نہیں۔ یہ تو جعلی پیروں کا شیوہ ہے جہاں سنت و شریعت کا اہتمام نہیں۔ پردہ سے نبی کا وعظ سننے سے عورتیں صحابیات بن گئیں اسی طرح ولیہ بنی ہیں لہٰذا عورتوں کی اصلاح کا یہی طریقہ ہے یعنی پردہ سے وعظ سننا، شیخ کی کتابیں پڑھنا اور اصلاحی مکاتبت۔ مطمئن رہیں اس عمل سے نفع میں مردوں سے پیچھے نہیں رہیں گی۔

**۳۶۰ حال:** حضرت والا پتا نہیں کچھ عرصہ سے ایسا ہونے لگا ہے کہ مجھے اپنی بے ہنری کا شدت سے احساس ہونے لگا ہے۔ حضرت والا مجھے لگتا ہے کہ مجھے نہ تو دنیا کا کچھ آتا ہے اور نہ دین کا میری بہنیں آتی ہیں تو وہ بھی کہتی ہیں کہ امی اس کو کوئی کورس وغیرہ کروادیں۔ آج کل لڑکیوں کو اتنا کچھ آتا ہے، ہر طرح کے کھانے بنالیتی ہیں وغیرہ وغیرہ۔ حضرت والا مجھے بھی آتا ہے بنانا مگر جو عام طور پر ہمارے گھر پر کھانے پکتے ہیں وہ آتے ہیں، حضرت والا میں نے کبھی بھی اس کو اتنا سنجیدہ نہیں لیا تھا مگر کچھ عرصے سے ان باتوں سے دل بہت متاثر ہونے لگا ہے۔ ہر وقت یہی دھیان ہونے لگا ہے۔ حضرت والا مجھے یہ سب بہت زیادہ دنیا میں مشغولیت لگتی ہے۔ حضرت والا دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بس اپنا بنالیں پھر کوئی غم، غم ہی نہ رہے گا۔

**جواب:** دنیا کا غم نہ کھاؤ کہ بیہودہ غم ہے۔ ضرورت پوری کرنے کو دنیا کا کام کریں لیکن دل اس وقت بھی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہو۔

دست بہ کار دل بہ یار

جس طرح بیت الخلاء میں ضرورت پوری کرنے کو جاتے ہیں اس سے دل نہیں لگاتے۔ دنیا سے دل اچاٹ ہونا ہی زہد ہے۔

**۳۶۱ حال:** حضرت والا مجھے مال اور کپڑوں سے محبت محسوس ہوتی ہے میں چاہتی ہوں کہ ان سب چیزوں کی محبت دل سے نکل جائے، آمین۔ حضرت والا اس کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب:** دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں کہ یہ سب چیزیں چھوٹنے والی ہیں ضرورت سے زیادہ مال اور کپڑے نہ رکھیں۔

.............................................................

**۳۶۲ حال:** میرے اندر فضول گوئی اور حد سے زیادہ مزاح کرنے کا مرض ہے۔

**جواب:** کم بولنے اور کم مزاح کرنے کی عادت ڈالیں۔ پہلے سوچیں پھر بولیں یعنی بولنے سے پہلے سوچ لیں کہ کیا بولنا ہے، گناہ کی بات ہو تو بالکل نہ بولیں، مباح بات ہو تو تھوڑی سی کر کے خاموش ہو جائیں اسی طرح مزاح بھی تھوڑا کریں۔

.............................................................

## ایک طالبہ کا خط

**۳۶۳ حال:** واللہ حضرت میں آپ کے احسانات بیان نہیں کر سکتی، آپ کو اللہ نے وہ تاثیر عطا کی ہے کہ آپ مجھے ایک دفعہ کہیں تو بس وہ کام اللہ میرے لیے آسان فرما دیتے ہیں۔ حضرت ایک احسانِ عظیم اور فرما دیجئے کہ مجھے بیعت کر لیجئے حضرت بیعت فرما لیجئے میرا دل آپ کی کسی بات پر تنگی محسوس نہیں کرتا۔

براہِ مہربانی درخواست قبول فرمالیجئے۔

**جواب:** اس خط کے ذریعہ بیعت کرلیا۔

**٣٦٤ حال:** حضرت ایک مسئلہ اور ہے کہ میرے بڑے ماموں بینک میں نوکری کرتے ہیں۔ان کے ساتھ کیسا معاملہ رکھا جائے نیز یہ کہ وہ میرے سب سے بڑے ماموں ہیں اور میری شادی پر وہ ہی سب سے زیادہ حصہ لیں گے۔ حضرت تو بتادیجئے کہ یا تو ان کے پیسے ہی استعمال نہ کروں یا تحفہ استعمال کرلوں کیونکہ میں انہیں منہ پر تو منع نہیں کرسکتی کہ آپ کی کمائی سودی ہے لہٰذا بس بغیر بتائے کیا ہوسکتا ہے۔اگر انہیں بتانا ضروری ہے تو وہ بھی بتادیں۔

**جواب:** ان کا پیسہ استعمال کرنا حرام ہے نہ ان کا کھانا کھائیں، نہ تحفہ استعمال کریں، اپنے دین کی حفاظت کے لیے ان سے کہہ دیں کہ چونکہ آپ کی کمائی سودی ہے اس لیے میں مجبور ہوں، خود نہ کہہ سکیں تو کسی اور سے کہلادیں یا خط لکھ دیں۔غرض مقصد یہ ہے کہ ان کا مال کسی صورت سے استعمال کرنا جائز نہیں خواہ بتائیں یا نہ بتائیں لیکن بغیر بتائے بچنا تقریباً ناممکن ہے۔سود کا گناہ بہت بڑا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں سود کھانے والوں کے لیے اعلان جنگ فرمایا ہے۔علماء نے لکھا ہے اعلان جنگ کا مطلب یہ ہے کہ اس گناہ میں سوءِ خاتمہ کا ڈر ہے یعنی یہ خوف ہے کہ خاتمہ ہی خراب ہوجائے لہٰذا دنیا کے ہر قسم کے لعن طعن برداشت کرلو لیکن آخرت کی دائمی تباہی مول نہ لو۔لوگ آپ کو زیادہ سے زیادہ برا کہیں گے لیکن لوگوں کے برا کہنے سے کوئی برا نہیں ہوتا، برا وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں برا ہے۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

**٣٦٥ حال:** حضرت والا مجھے اپنی زندگی بالکل بے کار لگتی ہے، بے مقصد محسوس ہوتی ہے ہر ایک لگتا ہے کہ وہ اپنے مقصد کے حصول میں سرگرداں ہے، اور

میرے نزدیک جو مقصد ہے (یعنی اللہ میاں کو دل میں پانا) میں اس کے لیے بالکل کوشش نہیں کرتی۔

**جواب**: گناہوں سے بچنے کی فکر کرنا اصلاحی مکاتبت کرنا اخلاق کو سنوارنے کی تدابیر کرنا کوشش نہیں تو اور کیا ہے۔ جب شیخ مرید کی حالت سے مطمئن ہے پھر بھی مرید مطمئن نہ ہو تو یہ بڑی نادانی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی حسرت ہونا بھی نعمت ہے اور تکمیلِ محبت کا ذریعہ ہے ؎

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے جو اس کی حسرت ملے

**۳۶۶ حال**: حضرت اقدس آپ والا ہی کی کسی کتاب میں پڑھا تھا کہ جب اللہ تعالیٰ دل میں آتے ہیں تو پتا چل جاتا ہے، جیسے خشک دریا میں جب پانی آتا ہے تو اس کو پتا چل جاتا ہے کہ مجھ میں پانی آ گیا، دل میں آنے کے کیا معنی ہیں۔

**جواب**: بندے کو اللہ تعالیٰ سے اور اللہ تعالیٰ کو بندے سے خاص تعلق ہونے کو نسبت مع اللہ کہتے ہیں۔ اسی کو دل میں آنے سے تعبیر کرتے ہیں۔

**۳۶۷ حال**: حضرت والا بے ادبی کی بہت بہت معذرت مگر حضرت والا میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ دل میں آتے ہیں تو کیا محسوس ہوتا ہے۔ ان کے آنے کی کیا نشانی ہے۔

**جواب**: ان کے آنے کی نشانی یہ ہے کہ ان کو چھوڑ نہ سکو مثلاً اگر کوئی کہے کہ ایک لاکھ روپے لے لو اور ایک وقت کی نماز قضا کر دو اگر نہ کر سکو تو سمجھ لو کہ وہ دل میں آ گئے ؎

نسبت اسی کا نام ہے نسبت اسی کا نام
ان کی گلی سے آپ نکلنے نہ پایئے

**۳۶۸ حال**: حضرت والا مجھے اپنے اندر ایک بیماری نمایاں نظر آنے کی محسوس ہوتی ہے۔ حضرت والا جب سے میں آپ والا کا یہ شعر سنا ہے تب سے اس کی

زیادہ فکر ہوگئی ہے۔

کیسے سمجھ لوں پا گیا وہ جام معرفت
رکھتا ہے جو بھی خود کو نمایاں کیے ہوئے

حضرت والا میں اپنی یہ بیماری ختم کرنا چاہتی ہوں کیسے ہوگی؟

**جواب:** اس آیت کو یاد کرو کہ آخرت کا گھر ہم نے ان کے لیے بنایا ہے جو دنیا میں بڑائی نہیں چاہتے اور عملی علاج یہ ہے کہ دنیا کی فنائیت کو سوچا کرو کہ یہاں اگر عزت مل بھی گئی تو کیا حاصل، موت کے وقت سب چھوٹ جائے گی اور پھر اللہ تعالیٰ سے ہی پالا پڑے گا۔

**۳۶۹ حال:** حضرت والا آپ سے پچھلے خط میں دریافت کیا تھا کہ مال اور لباس کی محبت ختم ہوجائے۔ آپ والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ دونوں چیزیں بقدر ضرورت رکھو یعنی ضرورت سے زیادہ نہ رکھو۔ حضرت والا کپڑوں اور مال کی کتنی ضرورت ہوتی ہے یعنی اس کی حد کیا ہے۔ حضرت والا ہمارا حال تو یہ ہے جتنی خواہش بڑھالو وہی ضرورت بن جاتی ہے۔ حضرت والا خاص دعا فرمادیں۔

**جواب:** چار جوڑے بھی کافی ہیں اور مال اتنا ہو جس سے ضروریات پوری ہوں اور آرام سے گذر ہو اور ہر خواہش ضرورت نہیں، ضرورت وہ ہے جس کے نہ ہونے سے ضرر ہو۔

**۳۷۰ حال:** تیسری بات یہ ہے کہ حضرت والا مجھ پر رویے بہت زیادہ اثر انداز ہوتے ہیں جیسے کسی نے خوش گوار انداز سے بات کی تو حضرت والا قلب پر اچھا تأثر پڑتا ہے ایک انشراح کی سی کیفیت ہوتی ہے، اسی طرح اگر کسی نے روکھے پن سے بات کی تو دل تنگ سا ہونے لگتا ہے حضرت والا پھر یہ کیفیت کافی وقت تک رہتی ہے۔ حضرت والا میرا دل چاہتا ہے کہ میں مخلوق سے آگے نکل جاؤں ان کے رویئے مجھے تکلیف نہ دیں میں مخلوق سے نظر ہٹا کر خالق کی طرف نظر

رکھوں، آمین۔

**جواب:** لوگوں کے اچھے اخلاق سے انشراح اور بداخلاقی سے تکلیف ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ مخلوق کے رویے سے تکلیف محسوس ہونا برا نہیں ہے البتہ بدلہ لینے کی فکر میں اس سے دل پر بوجھ رکھنا اور قصداً اس کی بدخواہی چاہنا برا ہے۔

**۳۷۱ حال:** حضرت والا میرا عبادات میں جی نہیں لگتا۔ عبادات کی طرف دل مائل نہیں ہوتا۔

**جواب:** دل نہ لگنے کے باوجود عبادت کرنا زیادہ موجبِ قرب ہے۔

## اسی طالبہ کا تیسرا خط

**۳۷۲ حال:** حضرت والا گذشتہ خط میں لباس کے متعلق آپ والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ دوبارہ وہاں وہی لباس پہن کر جاؤں۔ حضرت والا اتنے عرصے میں ایک دن مدرسے گئی، اس دن الوداعی دن تھا مدرسے میں، سب طالبات اور باجیاں اچھے اچھے کپڑے پہن کر آتی ہیں اور تیار ہو کر آتی ہیں۔ میں نے جواب آنے سے پہلے سوچا تھا کہ اس دن کے لیے نیا سوٹ سلوالوں گی مگر پھر نہیں سلوایا۔ حضرت والا میں نے پہلے پرانا سوٹ نکالا تو امی نے منع کر دیا کہ یہ نہ پہنوں پھر میں نے وہ سوٹ نکالا جو پہلے پہن کر نہیں گئی تھی، مگر میں نے سوچا کہ عبایا نہیں اتاروں گی، وہاں جا کر باجیوں نے اور دوستوں نے بہت کہا کہ عبایا اتارلو، مگر میں نے نہیں اتارا، حضرت والا اب دل میں بار بار آرہا ہے کہ پتا نہیں دل میں اصلی نیت کیا تھی کبھی آتا ہے کہ اس لیے نہیں اتارا کہ میں کپڑے نہیں دکھانا چاہتی تھی اور کبھی آتا ہے کہ شاید اس لیے نہیں اتارا کہ سب سوچیں گی کہ کپڑوں کا اسٹائل اچھا نہیں تھا وغیرہ وغیرہ یا نمایاں بننے کا شوق تھا وغیرہ، حضرت والا اصلاح کی محتاج ہوں میرے ہر عمل میں غلطی ہوتی ہے لگتا ہے کہ نفس شامل ہوتا ہے۔ بظاہر لگتا ہے کہ اچھا کام کیا مگر اس میں نفس کی شرارت

ہوتی ہے۔ حضرت والا چاہتی ہوں کہ دل سے ہر چیز کی محبت نکل جائے، صرف اور صرف اللہ رب العزت بس جائیں، امین ثم امین۔

**جواب:** عمل سے پہلے جو نیت تھی یعنی نہ دکھانے کی اُسی کا اعتبار ہے باقی وساوس ہیں جن کا کوئی اعتبار نہیں البتہ استغفار میں تو فائدہ ہی فائدہ ہے ہر عمل کے بعد یہ دعا کرلیں کہ یا اللہ اگر اس میں میرے نفس کی آمیزش ہوگئی ہو تو اسے معاف فرمادیجئے۔

**۳۷۳ حال:** حضرت اقدس آپ والا کے فرمانِ عالی شان کے مطابق جب کبھی مدرسے باجیوں سے ملنے گئی تو کبھی بھی استاد صاحب سے بات نہیں کی، مگر اس دن الوداعی کے دن جب گئی تو ہماری ایک ساتھی ہیں انہوں نے استاد صاحب سے بات کی، تو استاد صاحب نے ہمیں (میں اور میری اپنی دوست کو) بھی بلوایا اللہ رب العزت نے ہمت سے نوازا میں نے منع کردیا اور اس ساتھی کو کہہ دیا کہ آئندہ کبھی ایسے ہو تو بے شک سچ بات کہہ دینا کہ ان کے شیخ نے منع کیا ہے نامحرم سے بات کرنے کو، (وہ استاذ بھی حضرت والا سے بیعت ہیں) حضرت والا میں نے اپنی ایک باجی معلّمہ سے بھی بات کی تو انہوں نے بھی اس بات کی تائید کی، حضرت والا یہ بات تقریباً سارے مدرسے میں پھیل گئی ہے کہ میں نے اور میری دوست نے استاد صاحب سے بات نہیں کی، حضرت والا دل میں بار بار آتا ہے کہ جیسے میں نے بڑا تیر مار لیا ہے کہ تقویٰ پر عمل کیا ہے۔ سب سوچیں گی کہ کیسی متقی ہے وغیرہ وغیرہ۔

**جواب:** خیال آنے سے کچھ نہیں ہوتا، نیک عمل کی توفیق پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں، شکر اور عُجب و کبر جمع نہیں ہوسکتے کیونکہ شکر پر نظر اللہ تعالیٰ کی عطا پر ہوتی ہے اپنے اوپر نہیں رہتی اور یہ سوچیں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں میرا یہ عمل قبول ہے تو کامیابی ہے ورنہ ساری مخلوق بھی اگر تعریف کرے تو کیا فائدہ۔ اس لیے

قبولیت کی دعا کریں۔

**۳۷٤ حال**: حضرت والا الحمدللہ نظروں کی حفاظت بہت حد تک ہورہی ہے، باہر تو تقریباً بدنظری ہوتی ہی نہیں کیونکہ ایک تو گھر سے نکلنا کم ہی ہوتا ہے دوسرا بندی محتاط رہتی ہے کہ نظر کی حفاظت کرنی ہے الحمدللہ مگر حضرت والا کبھی خواب میں بھی کوئی نامحرم نظر آجائے مثلاً بہنوئی، کزن وغیرہ تو دل پریشان ہوجاتا ہے۔ حضرت والا دل چاہتا ہے کہ پردے سے پہلے جن نامحرموں کو دیکھا سب کی شکلوں کو بھول جاؤں کبھی بھی ذہن میں نہ آئیں، حضرت والا خواب سے اٹھنے کے بعد رونا آتا ہے حضرت والا دعا کرتی ہوں کہ نہ میرے خواب میں اور نہ میرے ذہن میں کبھی کسی نامحرم کا خیال آئے اور نہ کسی کے خواب اور ذہن میں میرا خیال آئے، آمین۔ حضرت والا آپ دعا فرمادیں کہ اللہ رب العزت مجھے باحیا بنادے مجھے بالکل پردے میں چھپادے اور حقیقی معنوں میں پردے کا حق ادا کرنے والی بنادے، آمین۔

**جواب**: خواب میں دیکھنا کوئی گناہ نہیں۔ خواب یا خیال آنے کو گناہ سمجھنا یا یہ تمنا کرنا کہ خیال ہی نہ آئے نادانی ہے جو بات غیر اختیاری ہے اس کا شریعت نے مکلّف نہیں کیا۔ بس اپنے اختیار سے کسی کا تصور نہ کریں۔ اگر خیال آئے تو اس میں مشغول نہ ہوں۔

**۳۷۵ حال**: حضرت والا ذکر کا صحیح طریقہ کیا ہے؟ میں نے تو بس تسبیح اٹھائی اور پڑھنا شروع کردیا، ایسے پڑھتی ہوں کبھی کوئی خیال آتا ہے اور کبھی کوئی، بس جیسے ڈیوٹی ہوتی ہے ویسے پڑھ کر فارغ ہوجاتی ہوں حضرت والا گو مزہ مطلوب نہیں مگر دل چاہتا ہے کہ ایسے ذکر کروں کہ مزہ آئے حضرت والا کوئی طریقہ بتادیں۔

**جواب**: بس ہلکا سا دھیان کرلیا کریں کہ اللہ تعالیٰ سامنے ہیں اور میرا ذکر سن رہے ہیں۔

**۳۷۶ حال**: حضرت والا بس آگے رمضان آرہے ہیں حضرت والا رمضان کے لیے کوئی خاص نصیحت فرمادیں اور دعا فرمادیں کہ اس رمضان میں اللہ رب العزت کی ایسی قربت کی دولت ملے اور پھر وہ بڑھتی ہی جائے، آمین ثم آمین۔

**جواب**: کلمہ اور استغفار کی کثرت اور جنت کی طلب اور دوزخ سے پناہ رمضان المبارک کے یہ چار اعمال حدیث سے ثابت ہیں۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

---

**۳۷۷ حال**: کافی دنوں سے میرے بیٹے زور دے رہے تھے کہ اپنا مسئلہ آپ کو بتا کر دعا اور رہنمائی حاصل کروں مگر آداب سے واقف نہ ہونے کی بناء پر ہمت نہ پاتی تھی۔ اُمید ہے کہ حضرت درگذر فرمائیں گے۔ میں حال ہی میں آپ سے بیعت ہوئی ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے گھر میں تین کمرے ہیں۔ ایک میرا، میرے شوہر اور بیٹی کا، شوہر بغرض ملازمت کراچی سے باہر رہتے ہیں۔ جب آتے ہیں تو بیٹی اکثر ڈرائنگ روم میں سوتی ہے۔ دوسرا کمرہ بڑے بیٹے اور بہو کا ہے اور تیسرا چھوٹا سا کمرہ چھوٹے بیٹے کا۔ اوپر میرے دیور رہتے ہیں۔ وہاں ایک علیحدہ باتھ روم اور ٹیرس میری ساس کا ہے۔ امی دل کی مریضہ ہیں۔ جب بیمار ہوتی ہیں تو ہسپتال سے نیچے ہمارے گھر آتی ہیں۔ علیحدہ کمرہ نہ ہونے کی وجہ سے میں ان کو اپنے کمرے میں رکھتی ہوں۔ ان کا سارا کام کرتی ہوں وہ یہاں خوش رہتی ہیں اور جب صحت مند ہوجاتی ہیں تو بھی واپس اپنے کمرے میں جانا نہیں چاہتیں کیونکہ اوپر ان کی نہیں بنتی۔ کئی سالوں سے اس طرح ہو رہا ہے۔ مجھے ان کی خدمت میں کوئی عار نہیں اور ماں کی طرح میں ان کا خیال رکھتی ہوں مگر علیحدہ کمرہ نہ ہونے کی وجہ سے کئی مسائل ہوجاتے ہیں۔ وہ کافی عرصہ رہ کے جاتی تو ہیں مگر پھر نیچے آنا پڑتا ہے۔ میرا کمرہ گھر کے بیچوں بیچ ہے گھر میں

کوئی پردہ نہیں کرتا۔ نامحرموں کا آنا جانا رہتا ہے۔ لوگ امی کے پاس آ کر بیٹھ جاتے ہیں تو سونے جاگنے کے اوقات کا بھی خیال نہیں رکھتے نہ ہم اپنی مرضی سے سو سکتے ہیں نہ اٹھ سکتے ہیں۔ جب میرے شوہر کراچی اتنے دنوں کے بعد آتے ہیں تو اکثر ہم میں بات بھی نہیں ہو پاتی کیونکہ دن تو کاموں میں گذر جاتا ہے اور رات کو علیحدہ کمرہ نہیں ہوتا۔ شدید کڑھن ہوتی ہے۔ مجھے آدھے سر کا درد اکثر ہوتا ہے اور اس میں مکمل اندھیرا اور خاموشی چاہیے ہوتا ہے۔ جو نہیں مل پاتا۔ ہماری پرائیویسی بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ اس دفعہ امی جب صحت مند ہو گئیں اپنے کام سب کرنے لگیں تو میں نے ہمت کر کے اپنی نند سے بات کی اور حل مانگا۔ انہوں نے کئی دن سوچ کے جواب دیا کہ تمہارا جواب ایمان مفصل میں موجود ہے یعنی یہ تمہاری تقدیر ہے اللہ کی طرف سے سمجھ کر صبر کرو۔ حضرت رہنمائی فرمایئے کہ کیا یہ تقدیر ہے جب کہ امی کے اختیار میں ہے کہ میری تکلیف کا خیال کر کے اپنے کمرے میں چلی جائیں۔ وہ جب ارادہ بھی کرتی ہیں تو میری نندیں ان کو روک دیتی ہیں۔

**جواب:** کیا خوب! یہ اچھی تقدیر ہے کہ دوسرے کو تکلیف پہنچائیں۔ اپنی امی کو وہ اپنے پاس کیوں نہیں رکھتیں اور صبر کریں تکلیف پر۔ ان پر والدہ کا زیادہ حق ہے۔ والدہ کو اپنے کمرہ میں چلا جانا چاہیے۔

**۳۷۸ حال:** کیا اس بات کی اجازت ہے کہ وہ بیٹے اور بہو کے کمرے میں سوئیں۔

**جواب:** مناسب نہیں جبکہ الگ کمرہ موجود ہے۔ ان کو اپنے کمرہ میں سونا چاہیے۔

**۳۷۹ حال:** اگر میں بڑوں کا لحاظ کرتی ہوں زبان درازی نہیں کرتی صبر کرتی ہوں تو کیا ان کا فرض نہیں کہ میرا بھی خیال کریں۔

**جواب:** یقیناً کرنا چاہیے۔ دوسرے کو تکلیف میں مبتلا کرنا گناہ ہے۔

**۳۸۰ حال:** کیا میرا مطالبہ امی کی حق تلفی اور بدتمیزی ہے۔

**جواب:** یہ آپ کا حق ہے۔ بدتمیزی اور کسی کی حق تلفی نہیں ہے۔

**۳۸۱ حال:** ہر وقت سوچ سوچ کے صحت بھی خراب ہورہی ہے حضرت والا آپ سے دعا اور رہنمائی کی طالب ہوں کہ میرا کیا طرزِ عمل ہو۔

**جواب:** ان سے ادب کے ساتھ اپنی تکلیف کا اظہار کردیں تاکہ وہ اپنے کمرے میں چلی جائیں۔

## انہی صاحبہ کا دوسرا خط

**۳۸۲ حال:** حوالے کے لیے پچھلا خط منسلک ہے۔ آپ کے فرمانے کے مطابق میں نے امی سے اپنی تکلیف عرض کی انہوں نے میرے دیور سے اوپر جانے کا ارادہ ظاہر کیا تو انہوں نے منع کردیا کہ میری بیوی ملازمت کی وجہ سے آپ کا خیال نہیں رکھ سکتی۔ میں پہلے ہی کہہ چکی تھی کہ آپ کے لیے ملازمہ رکھ دوں گی ہر وقت ساتھ رہے گی اور گھنٹی کمرے میں رکھ دوں گی بجا کے جب چاہے بلالیں مگر انہوں نے جانے کا جو ارادہ کیا تھا دیور کے جواب سے ملتوی کردیا۔ تین ہفتے پہلے میری بیٹی نے کسی کام سے چند منٹ کے لیے کمرہ بند کیا تو میری نند نے بہت بری طرح سے دروازہ پیٹا اور بہت غصہ کیا۔ سب جمع ہوگئے سب ہی بولے میں نے اور بیٹی نے نند سے ہی بات کی مگر سب باتیں امی کے سامنے ہوئیں۔ ایک بات بھی حق کے خلاف نہیں کی ان سے کہا کہ آپ اتنا غصہ نہ کرتیں تو بات نہ بڑھتی۔ دوبارہ سے اس بات کا ذکر ہوا کہ ہمیں کیا کیا مشکل پیش آتی ہیں میری بیٹی بھی تیزی میں آگئی۔ امی اس وقت سخت غصے میں چلی گئیں ہم نے ان کو روکا بھی کہ اس طرح ناراض ہوکر نہ جائیں۔ اس کے بعد آپ کے حکم کے مطابق ایک دفعہ ناشتہ ایک دفعہ کھانا ایک دفعہ افطاری بھیجی انہوں نے سخت غصے میں واپس کردیا اور کہا کہ کسی کو بھی نہیں چاہیے۔ دیورانی کو بھیجا تو بھی امی نے واپس کرادیا۔ اس کے بعد نہیں بھیجا کیونکہ بہت طیش میں

تھیں کئی دفعہ ملنے بھی جا چکی ہوں اوپر۔

**جواب**: آپ نے صلہ رحمی کا حق ادا کیا، آپ کو ثواب ملے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۳۸۳ حال**: آپ نے فرمایا تھا کہ میرا بیٹا ان کے لیے ملازمہ رکھ دے لیکن وہ اتنی ناراض ہیں کہ ہرگز نہیں مانیں گی۔

**جواب**: ابھی رہنے دیں جب ناراضگی دور ہو پھر دیکھی جائے گی۔

**۳۸۴ حال**: سارے خاندان میں کہہ دیا کہ ان لوگوں نے مجھے نکال دیا۔ خاندان میں جو لوگ انصاف پسند ہیں انہوں نے سمجھانے کی کوشش کی تو ان سے بھی ناراض ہو گئیں۔ باقی لوگ بھی ناراض ہیں یعنی دیور نندیں۔

**جواب**: اللہ تعالیٰ سے معاملہ صحیح رکھیں پھر اگر مخلوق ناحق ناراض ہو تو کچھ فرق نہیں پڑتا۔

**۳۸۵ حال**: مگر اس کے باوجود یہی کہے جا رہی ہیں کہ میرے لیے کسی بھی طرح نیچے رہنے کا ٹھکانہ بناؤ۔ جبکہ حال یہ ہے کہ گھر ہمارے لیے بھی چھوٹا ہے۔ ہم جانا چاہیں تو جانے بھی نہیں دیتیں علیحدہ گھر میں کہ وہ اور دونوں بیٹے ان کے ساتھ رہیں۔

**جواب**: آپ اپنی راحت کے لیے علیحدہ گھر لے سکتی ہیں اس میں ان کی اجازت ضروری نہیں۔

**۳۸۶ حال**: مجھے افسوس ہے کہ میری تیس سالہ خدمت پہ انہوں نے پانی پھیر دیا۔ مسئلے کو کسی نے سمجھنے کی کوشش نہیں کی شاید اس لیے کہ میں نے اس سے پہلے کبھی اپنا کوئی حق نہیں مانگا۔ حضرت ان باتوں کی وجہ سے کیا جو بھی میں نے ان کا خیال کیا اس کا ثواب بھی جاتا رہے گا۔

**جواب**: کیوں جاتا رہے گا جب آپ نے ظلم و زیادتی نہیں کی۔

**۳۸۷ حال**: دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے باہمی تعلقات کی اصلاح فرمائیں

دلوں کو جوڑ دیں۔ دل صاف کر دیں۔ ہمیں لوگوں کی زبانوں کے شر سے زیادتی اور دبا لینے سے پناہ میں رکھیں۔ ان حالات کی وجہ سے رمضان میں غیبت بھی ہو جاتی ہے اور روزوں کا لطف جاتا رہتا ہے۔

**جواب:** جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے غیبت نہ کریں البتہ اگر کوئی ظلم کرے تو اپنے کسی ہمدرد سے دل ہلکا کرنے کے لیے اس کے ظلم کا تذکرہ کر دینا غیبت نہیں ہے۔

..................................................

**۳۸۸ حال:** الحمد للہ! اللہ تعالیٰ نے نظر بچانے کی توفیق دی۔ لیکن کلاس میں کمرہ میں حسین اور بے ریش لڑکے ہیں اللہ تعالیٰ نے تو نظر جھکانے کی توفیق دی ہے لیکن کبھی کبھی اچانک نظر پڑتی ہے۔ تو جلد ہی نیچے دیکھتا ہوں۔

**جواب:** کوشش کریں کہ جہاں ایسے لڑکے ہوں وہاں اچانک نظر بھی نہ پڑے۔ کلاس میں نظر بے محابانہ اٹھائیں۔ دیکھ بھال کر اٹھائیں۔

**۳۸۹ حال:** جب خوبصورت لڑکوں سے نظر ہٹاتا ہوں تو دل میں ایک درد محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** یہ درد مبارک ہے۔ حصول نسبت مع اللہ کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۳۹۰ حال:** جب یہ حسین لڑکے سامنے سے آتے ہیں تو اس وقت سلام کرنا چاہیے یا نہیں۔

**جواب:** نہیں۔

**۳۹۱ حال:** یا اگر وہ سلام کریں تو سلام کا جواب دینا چاہیے یا نہیں؟

**جواب:** نگاہ بچا کر بھاری آواز میں بے رخی سے جواب دے دیں۔

**۳۹۲ حال:** بعض لوگ بعض مرتبہ خواہ مخواہ برا بھلا کہتے ہیں جس سے بڑی تکلیف ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی راہ مال خرچ کرتا ہوں لیکن بعض وقت خرچ

کرنے سے تکلیف ہوتی ہے۔

**جواب**: تکلیف ہونے میں مضائقہ نہیں باوجود تکلیف کے نیک عمل کرنے سے زیادہ ثواب زیادہ قرب نصیب ہوتا ہے۔

..........................................

**۳۹۳ حال**: بعد از سلام حضرت والا کی خیریت جاننے کی متمنی ہوں اور خیریت کے لیے دعا گو ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھے، آمین ثم آمین۔ جس گناہ سے اتنے عرصے سے پریشان ہوں۔ حضرت والا اس گناہ کو چھوڑ دیا۔ الحمد للہ۔

**جواب**: بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ استقامت اور اس پر شکر کی توفیق عطا فرمائیں تاکہ نعمت میں اضافہ ہو۔

**۳۹٤ حال**: لیکن حضرت والا دل پہ اس گناہ کا بہت بوجھ ہے دل بہت پریشان ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟

**جواب**: یہ نہ سوچو کہ ایسا کیوں ہوا۔ خطائیں ہمارے نفس کی وجہ سے ہوتی ہیں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں:

﴿وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَۃٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ﴾

(سورۃ النسآء، آیت: ۷۹)

جو برائی تم سے ہو جائے وہ تمہارے نفس کی شرارت ہے۔ لیکن پھر احساس ندامت اور توبہ کی توفیق عطا فرما کر اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں یہاں تک کہ اس ندامت سے انسان فرشتوں سے بڑھ جاتا ہے۔ پھر پریشان ہونا نادانی ہے، مقام شکر ہے۔

کبھی طاعتوں کا سرور ہے کبھی اعتراف قصور ہے
ہے ملک کو جس کی نہیں خبر وہ حضور میرا حضور ہے

**۳۹۵ حال**: حضرت والا اس کی ابتداء میں میں نے اللہ تعالیٰ سے بہت دعا کی تھی مگر میری دعا قبول نہیں ہوئی۔ کیوں نہیں قبول ہوئی اگر اس وقت ہی قبول ہوجاتی تو اتنا کچھ تباہ نہ ہوتا میرا بہت نقصان ہوا دین کے اعتبار سے۔

**جواب**: مومن کی ہر دعا قبول ہوتی ہے، قبولیت کی شکلیں مختلف ہوتی ہیں اور کبھی قبولیت کا ظہور دیر سے ہوتا ہے جو نقصان ہوا اسے اپنی نفس کی خطا سمجھو، دعا کی عدم قبولیت کو اس کا سبب نہ سمجھو کہ بے ادبی ہے۔ خطا پر ندامت سے سب خطا معاف ہوجاتی ہے اور بندہ اللہ کا محبوب ہوجاتا ہے۔ لہٰذا خطاؤں کو اتنی اہمیت نہ دو کہ اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجاؤ، مایوس کرنا شیطان کا کام ہے۔ توبہ کی برکت سے اللہ تعالیٰ بڑے سے بڑے نقصان کی تلافی اپنے کرم کے شایان شان فرمادیتے ہیں مطمئن رہیں۔

**۳۹٦ حال**: حضرت والا آپ سے استدعا ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ جل شانہٗ مجھے معاف کردیں۔ اور اب کوئی مزید گناہ مجھ سے صادر نہ ہو۔ کیا اللہ تعالیٰ مجھے معاف کردیں گے؟

**جواب**: یقیناً معاف کردیں گے اور یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ نے معاف کردیا ان کے وعدے سچے ہیں۔ **اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخۡلِفُ الۡمِیۡعَادَ** اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتے۔

**۳۹۷ حال**: حضرت والا اطمینان قلب نہیں ہے۔ ایسا لگ رہا ہے کہ دنیا بھی خراب ہوگئی دین بھی نہ ادھر کے رہے نہ ادھر کے رہے۔

**جواب**: یہ شیطانی وسوسہ ہے دین تو بن ہی گیا دنیا بھی خراب نہیں ہوگی اللہ تعالیٰ کے راستہ میں اپنی آرزو کا خون کرنے میں تکلیف ہوتی ہے وہ خرابی نہیں دین و دنیا کی تعمیر کا ذریعہ ہے۔ میرا شعر ہے ؎

ترے ہاتھ سے زیر تعمیر ہوں میں
مبارک مجھے میری ویرانیاں ہیں

**۳۹۸ حال**: میں بہت گناہ گار ہوں بہت زیادہ۔ حضرت والا آپ کی دعاؤں کی بہت محتاج ہوں۔ ڈر اس بات کا بھی ہے کہ شیطان دوبارہ حملہ نہ کردے۔ میرا نفس کمزور ہے اس معاملے میں اگرچہ میں نے پکا عزم کیا ہے مگر پھر بھی اپنے آپ سے خوف آتا ہے۔

**جواب**: یہ خوف مبارک ہے اپنے ضعف کا اقرار اور اللہ تعالیٰ کی مدد کا طلب گار ہے۔ شیطان سے کہہ دو کہ ایک گناہ کیا اگر ایک لاکھ گناہ ہو جائیں تو ایک لاکھ بار توبہ کروں گی میرا اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتا ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں۔ کیسا ہی بڑے سے بڑا گناہ ہو جائے توبہ سے سب معاف ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ﴾
(سورۃُ البقرۃ، آیت: ۲۲۲)

اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو صرف معاف ہی نہیں کرتے اپنا محبوب بنا لیتے ہیں یعنی اپنا ولی بنا لیتے ہیں۔

**۳۹۹ حال**: میں نے کبھی سوچا نہیں تھا کہ ایسا سخت ناپسندیدہ گناہ مجھ سے صادر ہوگا حضرت والا اللہ تعالیٰ کو میرا یہ عمل پسند آئے گا نا؟ توبہ کا۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ جب نکاح نہیں ہوسکا تو میں نے اس تعلق کو ترک کیا یہ خود غرضی تو نہیں اس بات کا بھی ڈر لگ رہا ہے۔ اس پر اجر ملے گا؟ اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند آئے گا یا نہیں۔

**جواب**: گناہ سے بچنا خود فضل عظیم کی نشانی ہے خواہ ناکامی سے بچ جائے خواہ مخلوق کے خوف سے بچ جائے یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اور قبولیت کی علامت ہے، پھر اجر کیوں نہ ملے گا ان کے پاس اجر کی کمی نہیں ہے۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

**۴۰۰ حال:** حضرت والا گناہ چھوڑنے کے بعد بھی دل بہت بے چین رہتا ہے۔ دل کبھی کبھار بہت چاہتا ہے کہ یہ گناہ (عشق مجازی) ہو اور بس۔ اس کے نہ ہونے سے دل میں بہت پریشانی رہتی ہے عجیب اداسی سی دل میں محسوس ہوتی ہے۔

**جواب:** گناہ نہ کرنے کی بے چینی گناہ کرنے کے سکون سے بہتر ہے دونوں میں کوئی نسبت نہیں کیونکہ یہ بے چینی اللہ کی رضا اور قرب کا ذریعہ ہے اور وہ سکون اللہ کے غضب اور دوری کا سبب ہے۔ غیر اللہ سے دل بہلانے کے ذوق سے اللہ کی پناہ مانگو اور رو رو کر دعا کرو کہ نافرمانی سے دل بہلانے کے خیال ہی سے دل کو بے چین کر دے۔

**۴۰۱ حال:** پتہ نہیں اس کی وجہ کیا ہے مجھے ایسا لگتا ہے ہمارے گھر کا ماحول اس کی وجہ ہے سب لوگ ایک دوسرے سے اتنے بے زار ہیں کہ اگر سوچنے بیٹھوں تو ایسا لگتا ہے کہ دماغ پھٹنے لگے گا۔

**جواب:** غیر اختیاری چیزوں کے درپے ہونے سے پریشانی آتی ہے جہاں اختیار نہ ہو وہاں صرف دعا کر کے مطمئن ہو جاؤ۔ دوسروں کو بدلنا آپ کے اختیار میں نہیں اس لئے دعا کرو۔

**۴۰۲ حال:** اور ایک وجہ شاید یہ بھی ہے کہ میری عمر ۲۸ رسال ہے مگر رشتہ نہیں ہوا کوئی رشتہ آئے بھی تو وہ لوگ واپس نہیں آتے۔ اس وجہ سے بھی بہت احساس کمتری ہے حضرت والا کبھی کبھی اللہ تعالیٰ سے شکایت ہونے لگتی ہے زبان تک تو شکوہ نہیں آتا مگر دل بہت شاکی ہونے لگتا ہے کہ نہ اللہ نے صورت دی نہ مالی طور پر اچھا بنایا ایسا لگتا ہے کسی گھر میں جو باتیں ہونی چاہیے اس کو بگاڑنے کے لیے وہ سب ہم لوگوں میں ہیں۔ امی ہر وقت اکیلے بیٹھ کر بولتی رہتی ہیں جادو ان کے دماغ پر حاوی ہو گیا ہے اللہ تعالیٰ سے بالکل دور ہیں ابو کو کسی کی پرواہ نہیں۔

**جواب:** اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھتی ہیں جبکہ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کی طرف اور دین کے معاملے میں اپنے سے بہتر کی طرف دیکھنے کا حکم ہے تاکہ دین میں ترقی کا شوق ہو اور دنیا میں اپنے سے کمتر کو دیکھنے سے شکر پیدا ہوگا۔ دو چار رئیسوں کو تو آپ نے دیکھا اور یہ نہیں سوچا کہ آپ پر اللہ تعالیٰ کتنے انعامات ہیں، بہت سے لوگ ہیں جو کینسر کی تکلیف سے تڑپ رہے ہیں بہت سوں کو فاقہ ہو رہا ہے، بہت سے ایسے ہیں جن کو ذلیل اور بے عزت کیا جا رہا ہے مراقبۂ انعامات الٰہیہ روزانہ ۵؍منٹ کیا کریں اس سے دل میں شکر پیدا ہوگا۔ رسالہ عشق مجازی کی تباہ کاریاں میں یہ مراقبہ لکھا ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی سوچیں کہ ہماری بعض جائز آرزوئیں اگر پوری بھی نہیں ہو رہی ہیں تو اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہیں، وہ حاکم بھی ہیں اور حکیم بھی ہیں۔ بعض اہل مصیبت جن کی دنیا میں آرزوئیں پوری نہیں ہوئیں جنت میں اللہ تعالیٰ ان کو جب انعام دیں گے تو وہ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھال قینچیوں سے کاٹی جاتی۔ لہٰذا اللہ کی مرضی پر راضی رہو اس سے دل پرسکون اور مست رہے گا ؎

کیفِ تسلیم و رضا سے ہے بہار بے خزاں
صدمہ و غم میں بھی اختؔر روح رنجیدہ نہیں

**۴۰۳ حال:** کبھی کبھی دل چاہتا ہے کہ خودکشی کرلوں۔

**جواب:** اس شیطانی خیال سے توبہ کریں حرام موت مر کے کیا چین مل جائے گا۔ دائمی غم اور دائمی حسرت اور دائمی بے چینی خودکشی کرنے کا ثمرہ ہے العیاذ باللہ۔ دنیا کی پریشانی عارضی ہے عارضی پریشانی کے بجائے دائمی بے چینی لینا چاہتی ہو؟ جب عارضی پریشانی برداشت نہیں ہوتی تو دائمی بے چینی کیسے برداشت ہوگی۔ اس خیال سے توبہ کرو اور پناہ مانگو۔ حرام موت مر کر عذاب نہ

خریدو، گناہ نہ کرنے کی گھٹن برداشت کر کے شہید ہو جاؤ۔ حدیث پاک میں ہے:

﴿مَنْ عَشِقَ وَ كَتَمَ وَعَفَّ ثُمَّ مَاتَ فَهُوَ شَهِيْدٌ﴾

(مرقاةُ المفاتيح، كتابُ الجنائز، باب عيادة المريض)

جس کو کسی سے عشق ہو گیا اور اس نے اس کو چھپایا اور پاکدامن رہا اور اس گھٹن میں مر گیا اس کو شہادت کا درجہ ملے گا۔

**۴۰۴ حال**: اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا نہ کیا ہوتا کم از کم ایک گناہ گار کی تو کمی ہو جاتی اور میں اتنی تکلیف میں تو نہیں ہوتی۔

**جواب**: ایک گنہگار کی کمی سے کیا نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ کا کوئی فائدہ ہو جاتا۔ اگر ساری دنیا نافرمان ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں کوئی کمی نہیں آتی اور ساری دنیا فرماں بردار ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کی عظمت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔ گناہوں سے توبہ کی توفیق دے کر اللہ تعالیٰ بندے کو اپنا ولی بنا لیتے ہیں تو اگر پیدا نہ ہوئی ہوتیں تو ولیہ کیسے بنتیں۔

**۴۰۵ حال**: اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے زیادہ قریب ہیں پھر میرے دکھوں کو کیوں نہیں دیکھتے ان کو پتہ ہے نا کہ اب مجھ سے یہ دکھ برداشت نہیں ہوتے اللہ تعالیٰ کا وہ وعدہ کہ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا میرے ساتھ کیوں نہیں ہے کیا میں اللہ کی بندی نہیں ہوں۔ اپنے حالات کی وجہ سے میرے اندر احساس کمتری پیدا ہو گئی ہے ہر وہ شخص اچھا لگتا ہے جو خوش ہو مجھے خوشیوں کے لیے حسرت ہونے لگ گئی ہے حضرت والا یقین کریں میرے دل اور دماغ کی حالت بہت عجیب ہے میں رات کو سونے لیٹتی ہوں تو مجھے نیند نہیں آتی۔ بلڈ پریشر بڑھنا شروع ہو گیا ہے کیا میں یونہی ترستی رہوں گی۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ تو اللہ تعالیٰ میرے لیے کیوں کافی نہیں ہوئے۔

**جواب**: اللہ تعالیٰ آپ کے لیے کافی ہیں گذشتہ زندگی کو سوچیں کہ کیسے حالات

سے نکالا۔ اگر اس عشق مجازی میں اور آگے بڑھ جاتیں اور کبیرہ گناہ میں مبتلا ہو جاتیں تو اس رسوائی کا کوئی مداوا بھی نہ ہوتا۔ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو سوچو تو ناشکری کی یہ کیفیت جاتی رہے گی۔ اللہ تعالیٰ کسی کو اس کے تحمل سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے اور جو تکلیف دیتے ہیں وہ بھی حکمت سے خالی نہیں، مومن کو اگر کانٹا بھی لگ جائے تو اس میں بھی اجر اور اللہ تعالیٰ کا پیار ہے۔ عافیت کی اور غموں کے دور ہونے کی اور چین کی زندگی کی دعا کریں لیکن جب تک جس حال میں رکھیں راضی برضا رہیں اللہ کی حکمتوں کو ہم نہیں سمجھ سکتے۔ قیامت کے روز بہت سے مصیبت زدہ تمنا کریں گے کہ کاش دنیا میں ہماری کھالوں کو قینچیوں سے کاٹا جاتا تاکہ اور بڑا انعام ملتا۔

**٤٠٦ حال:** میں نے اللہ تعالیٰ سے محبت کرنے کی بہت کوشش کی ہے مگر نہیں! اللہ تعالیٰ کو میری محبت اچھی نہیں لگتی۔

**جواب:** یہ سوچنا اور حماقت ہے اللہ تعالیٰ تو خود بندوں سے محبت فرماتے ہیں بھلا وہ محبت کو ناپسند کریں گے۔

**٤٠٧ حال:** اسی لئے مجھے ہمیشہ میرا نفس گناہوں کی طرف دھکیلتا ہے میرا نصیب کتنا کھوٹا ہے نا کہ نہ ادھر کی رہی نہ ادھر کی۔

**جواب:** نفس کا کام ہی گناہوں کی طرف دھکیلنا ہے اس کے تقاضوں کو دبانا اولیاء اللہ کا شیوہ ہے۔

**٤٠٨ حال:** کیوں حضرت والا میں اتنی بدقسمت ہوں؟

**جواب:** بدقسمت مومن نہیں ہوتا اگر بدقسمت ہوتیں تو اللہ ایمان نہ دیتا۔ توبہ کریں اور اپنی قسمت پر شکر کریں۔

**٤٠٩ حال:** گھر میں کسی سے بھی محبت نہیں ملی اس کا نتیجہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص مجھے ذرا بھی جھوٹی محبت کا بہلاوا دیتا ہے تو میں اس کی طرف بھاگ کر جاتی

ہوں۔ مجھے اپنے نفس پر قابو نہیں رہا۔ مجھے پتہ ہوگا کہ یہ شخص جھوٹ بول رہا ہے مگر دل کہے گا نہیں چلو تھوڑا اور اس کے ساتھ ہی رہو شاید سچا ہو۔

**جواب:** ہوشیار ہو جاؤ آپ کا نفس جھوٹی محبت کے فریب میں پھنسانے کے لیے گھر والوں کے غیر ہمدردانہ رویہ کو بہانہ بنا رہا ہے اور عشق مجازی کا جواز تلاش کر رہا ہے حالانکہ پرانی مثل ہے کہ غرض مند دوست سے بے غرض دشمن اچھا۔

**۴۱۰ حال:** میرے اعصاب ختم ہوتے جا رہے ہیں مجھے ایسا لگتا ہے کہ خوشیاں میری کمزوری بن گئی ہیں اگر مجھے نہ ملیں تو مجھے کچھ ہو جائے گا۔ خوشی نہ ہونے سے دل ٹوٹ جاتا ہے۔

**جواب:** ان عارضی خوشیوں کے دھوکہ میں نہ آؤ کہ یہ دائمی رنج کا پیش خیمہ ہیں۔ اللہ کو پانے کے لیے اپنی آرزوؤں کا خون کرنا پڑتا ہے اور اولیاء اللہ اس دریائے خون سے گذر کر اولیاء بنے ہیں۔ ایک اللہ والے بزرگ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ سے خطاب کر کے ؎

آ کہ نذرِ دردِ الفت ہر خوشی کرتے ہیں ہم
آ کہ خونِ آخری ارمان بھی کرتے ہیں ہم
آرزو یہ ہے کہ کوئی آرزو پوری نہ ہو
آرزو بھی کس قدر حسرت بھری کرتے ہیں ہم

حرام آرزوؤں کے ویرانے ہی میں حق تعالیٰ کے قرب کا لازوال چمن پوشیدہ ہے لہٰذا دل ٹوٹنے سے ہرگز نہ گھبراؤ ؎

نہ گھبرا کوئی دل میں گھر کر رہا ہے
مبارک کسی کی دل آزاریاں ہیں

جو جتنا زیادہ غم اللہ کے راستہ میں اٹھاتا ہے اس کو اتنی ہی زیادہ خوشیاں عطا فرماتے ہیں۔

**۴۱۱ حال:** آپ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں کہ وہ میرے دل کو دنیا سے بے نیاز کر دیں اور میرا سہارا بن جائیں میرے اندر بالکل ہمت نہیں رہی کہ میں اپنے قدموں کو اللہ کی طرف موڑ دوں۔

**جواب:** یہ نہ کہو کہ ہمت نہ رہی اللہ تعالیٰ نے آخری سانس تک ہمت عطا فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم کو ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت عطا فرمادیں۔

**۴۱۲ حال:** اللہ تعالیٰ جذب بھی تو فرماتے ہیں بس میری طرف سے اللہ تعالیٰ سے عرض کر دیں کہ وہ میری کیوں نہیں سنتے۔

**جواب:** توبہ کریں وہ تو دشمنوں کی بھی سنتے ہیں دوستوں کی کیوں نہ سنیں گے۔ دل سے دعا ہے۔

---

**۴۱۳ حال:** بعد تسلیم بصد تعظیم کے گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی کی عادت نہیں نکل رہی لڑکیوں کی خواہش جو بچپن سے دل میں گھر کیے ہوئے ہے نہیں نکل رہی اس معاملے میں پچھلے خطوط میں عرض کر چکا ہوں میں کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہو جاتا ہوں جس لڑکی کے بارے میں پچھلے خطوط میں عرض کیا تھا اس سے تو جان چھوٹ گئی ہے لیکن اب دوسری لڑکیوں کی طرف نفس کھینچ رہا ہے۔ کبھی کبھی توبہ بھی کرتا ہوں مگر دیر تک قائم نہیں رہتی عجیب اتفاق ہے کہ جب توبہ کرتا ہوں جلد ہی ایسی کوئی لڑکی آجاتی ہے جس سے فوراً توبہ ٹوٹ جاتی ہے اور اگر توبہ نہ کروں تو ایسی کسی لڑکی سے سامنا نہیں ہوتا اس لیے سمجھتا ہوں شاید یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آزمائش ہے جس میں فیل یعنی ناپاس ہو جاتا ہوں اور یہ بھی سمجھتا ہوں یہ سب اختیاری ہے اور اللہ تعالیٰ نے ہر ایک کو ہمت بھی عطا کر رکھی ہے مگر اس وقت اختیار اور ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت نہیں ہوتی۔ اور اس پر جو جرمانہ فرمایا گیا ہے وہ جرمانہ ادا کرتا ہوں اس پر بجائے نفس

ٹھیک ہو اور بدنگاہی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

**جواب**: نفس کا کھنچنا برا نہیں لیکن کھنچ جانا برا ہے یعنی گناہ کا تقاضا ہونا برا نہیں تقاضے سے مغلوب ہو جانا برا ہے۔ یہ بتاؤ کہ کس حد تک گناہ ہو رہا ہے؟ کیا کبیرہ کا ارتکاب پھر ہوا؟ بدنظری بدفعلی کی جڑ ہے جب تک ہمت نہیں کرو گے یہ عادت نہیں چھوٹے گی اور جب تک یہ عادت نہیں چھوٹے گی بدفعلی بھی نہیں چھوٹے گی۔ اور یہ جو لکھا ہے کہ ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت نہیں ہوتی تو بات یہ ہے کہ آپ ہمت کرتے ہی نہیں، یہ ہمت نہیں بلکہ محض ہمت کا خیال اور جذبہ ہے۔ بس جان پر کھیل جاؤ اور ٹھان لو کہ گناہ نہیں کروں گا تو پھر دیکھتا ہوں کیسے گناہ ہوتا ہے۔ شیطان جب دیکھتا ہے کہ یہ توبہ کر کے پاک صاف ہو گیا تو پھر کسی لڑکی کو بھیج دیتا ہے لہٰذا جب کوئی لڑکی آئے تو سمجھ لو کہ شیطان نے بھیجا ہے اور اسے بہت بدتمیزی سے جھڑک کر بھگا دو۔ دراصل آپ خود نرم ہو جاتے ہیں جو اصل سبب ہے گناہ نہ چھوٹنے کا۔ ایک غلطی پر ایک دن کی آمدنی صدقہ کرو تاکہ نفس ڈرے آئندہ گناہ کرنے سے۔

**۴۱۴ حال**: اور جب خانقاہ حاضری ہوتی ہے حضرت کی مجلس میں تو خوب جوش پیدا ہوتا ہے کہ اب کبھی گناہ نہیں کروں گا مگر گاؤں پہنچنے کے بعد زیادہ دن تک یہ حالت نہیں رہتی میں پھر بدنگاہی میں مبتلا ہو جاتا ہوں۔

**جواب**: اس کی وجہ یہ ہے کہ صحیح معنوں میں ہمت نہیں کرتے اور ہمت کرنا یہ ہے کہ جیسے کوئی دشمن جان سے مارنے آ جائے جس طرح اس کا مقابلہ کرو گے گناہ کے تقاضے کے وقت نفس سے اسی طرح مقابلہ کرو۔

**۴۱۵ حال**: میرے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اس مرض سے نجات جلد ہو۔

**جواب**: آپ ہمت کریں میں دعا کرتا ہوں۔

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۴۱۶ حال:** گذارش خدمت بابرکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی کی عادت نہیں نکل رہی نفس لڑکیوں کی طرف شدت سے کھینچ جاتا ہے میرا نفس بہت ہی شریر ہے کسی طرح قابو میں نہیں آرہا جس لڑکی سے کبیرہ ہوجاتا تھا اس سے تو حضرت کی برکت سے جان چھوٹ گئی وہ تو اب نہیں آتی مگر کوئی لڑکی قریب آتی ہے تو میں بہت نرم ہوجاتا ہوں اس سے پہلے چاہے توبہ کرچکا ہوتا ہوں لیکن لڑکی کے قریب آجانے کے بعد توبہ یاد نہیں رہتی پہلے کبھی کبھی سوچتا بھی ہوں کہ نگاہ نہیں اٹھاؤں گا مگر نفس مجھ پر غالب آجاتا ہے اور نگاہ اٹھ جاتی ہے۔

**جواب:** نفس غالب نہیں ہوتا غالب کرتے ہو نگاہ اٹھتی نہیں اٹھاتے ہو۔ نفس دشمن سے کیوں نرم پڑتے ہو جان کا دشمن اگر آجائے تو کیا نرم پڑو گے جان سے جتنی محبت کرتے ہو ایمان سے اتنی محبت کرو تب بچو گے۔

**۴۱۷ حال:** آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ ایک غلطی پر ایک دن کی آمدنی صدقہ کرو تاکہ نفس ڈرے آئندہ گناہ کرنے سے لیکن میرا نفس اتنا زیادہ برا ہے کہ مفلس ہوجانے پر بھی نہیں مانتا حقیقت تو یہ ہے کہ مجھ پر اچھی خاصی تنگی آگئی ہے جس سے بہت پریشان بھی ہوں اور یہ بھی سمجھتا ہوں کہ یہ سب میرے گناہوں کا نتیجہ ہے مگر پھر بھی نفس مجھے گناہوں کی طرف کھینچ لیتا ہے اور میں آسانی سے بدنگاہی کے گناہ میں مبتلا ہوجاتا ہوں۔

**جواب:** جب غلطی ہو تو ایک وقت کا فاقہ کریں مراقبہ موت مراقبہ دوزخ اور مراقبہ حشر ونشر جو رسالہ بدنگاہی اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں میں لکھا ہوا ہے تین تین منٹ روزانہ کریں۔

**۴۱۸ حال:** صرف بدنگاہی تک ہی محدود نہیں بلکہ اگر موقع مل جائے اور کوئی لڑکی راضی ہوجائے تو کبیرہ میں دوبارہ مبتلا ہوجاؤں۔

**جواب**: اس کے بعد ہوا تو نہیں یہ بھی افاقہ کی علامت ہے۔

**۴۱۹ حال**: اگر کبیرہ گناہ کا موقع نہیں ملتا تو نفس اس کے لیے تڑپتا رہتا ہے حالانکہ عمر بھی ۴۳ سال تقریباً ہو چکی ہے شہوت کا بھی زور نہیں لیکن کوئی قریب سے بھی گذر جائے تو اس کے لیے بہت دیر تک دل تڑپتا رہتا ہے اور بہت برے برے خیالات ستاتے رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی یہ برے خیالات نہیں چھوڑتے بلکہ اور زور پکڑتے ہیں۔

**جواب**: نفس کا تڑپنا اور کبیرہ گناہ کا تقاضا ہونا برا نہیں اس پر عمل کرنا برا ہے بس عمل نہ کریں تو کوئی مضائقہ نہیں نماز میں بار بار دل کو اللہ کے حضور میں حاضر کرتے رہیں۔

**۴۲۰ حال**: بار بار اسی مرض کے بارے میں بتاتے ہوئے شرم بھی آتی ہے مگر کیا کروں میری اصلاح کیسے ہو۔

**جواب**: ہرگز نہ شرمائیں بتانے ہی سے علاج ہوگا اور فائدہ بھی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

## انہی صاحب کا تیسرا خط

**۴۲۱ حال**: بعد تسلیم بصد تعظیم کے گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ بدنگاہی سے کئی کئی روز تک بچ بھی جاتا ہوں حضرت والا کی برکت سے لیکن میرے نفس کی خباثت اور شرارت کی وجہ سے پھر بدنگاہی ہو جاتی ہے۔

**جواب**: جو تلافی بتائی گئی ہے اسی پر عمل کریں۔

**۴۲۲ حال**: اور برے برے خیالات آ کر تنگ کرتے ہیں برے برے خیالات سے بھی کئی کئی روز تک بچ جاتا ہوں لیکن پھر نفس کی شرارت سے غلطی ہو جاتی ہے مکمل طور پر ان خبیث عادتوں سے جان چھوٹے وہ نہیں ہو رہا آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ ان خبیث اور بری عادتوں سے میری جان چھوٹے۔

**جواب**: خیالات اور وساوس اور گناہ کے تقاضے پیدا نہ ہوں یہ ناممکن ہے بس

ان پر عمل نہ کریں ان میں مشغول نہ ہوں کسی مباح کام میں لگ جائیں یا کسی سے جائز گفتگو کرنے لگیں یا ذکر یا کوئی مراقبہ شروع کر دیں مثلاً مراقبۂ موت وحشر ونشر۔

**۴۲۳ حال**: یہ بری چیزیں نکل کر اللہ تعالیٰ کی محبت میرے دل میں آجائے اس کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

**جواب**: نکلنا مطلوب نہیں ان پر عمل نہ کرنا اور یہ مجاہدہ برداشت کرنا مطلوب ہے۔ تقاضے ہوتے ہوئے گناہ نہ کرنا دلیل محبت ہے گناہ کے تقاضے ہونا محبت کے منافی نہیں ان پر عمل کرنا برا ہے۔

.........................................

**۴۲۴ حال**: احقر کے ذمہ درس بخاری شریف کی خدمت ہے۔ اس کے علاوہ مسجد میں وعظ وخطابت کی ذمہ داری بھی ہے۔ بعد عشاء قرآن مجید کا درس دیتا ہوں۔ روز کا یہی معمول ہے۔ حضرت والا یہ نالائق و ناہنجار ہر وقت باطنی خطرات میں مبتلا رہتا ہے یہ خطرات تشویش اور پریشانی کا باعث بنے ہوئے ہیں چنانچہ کبھی دل میں خطرہ پیدا ہوتا ہے کہ تو بڑا متکبر ہے، تیری تواضع وانکساری محض مصنوعی ہے۔ کبھی یہ خیال آتا ہے کہ تیری ظاہری وضع قطع اور خدمتِ دین کے معمولات لوگوں کے لیے درحقیقت بڑا دھوکہ ہیں وہ تجھے کیا کچھ سمجھتے ہیں جبکہ حقیقت میں تو معاصی اور گناہوں میں لتھڑا ہوا ہے اور تیرا باطن نہایت ناپاک اور سیاہ ہے! اس سے بڑی منافقت اور کیا ہوسکتی ہے کہ تو ظاہر میں کچھ ہے اور باطن میں کچھ اور ہے۔ اور کبھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہ تمام منفی خیالات وخطرات محض شیطانی وساوس ہیں اور تجھے اصل کام سے روکنے کے لیے ہیں لہٰذا التفات کرنے اور پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بس اپنے کام میں لگا رہے۔ حضرت والا ان خطرات ومتضاد خیالات کی حقیقت اور ان کی منشاء یہ نالائق سمجھنے سے عاجز ہے اور رہنمائی کی درخواست کرتا ہے اور یہ کہ ان سے نجات کی تدبیر

بھی ارشاد فرمائی جائے۔

**جواب:** اپنے کو حقیر سمجھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار رہیں جو خدمت ہو رہی ہے اس پر ندامت کے ساتھ شکر کریں اور قبولیت کی دعا کرتے رہیں۔ خوب شکر کریں کیونکہ شکر اور کبر جمع نہیں ہو سکتے تشکر اور تکبر میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے۔

**۴۲۵ حال:** حضرت میرے اندر لوگوں میں نمایاں ہونے کی خواہش ہے اور اس کے لیے تدبیر بھی کرتا ہوں اور جب لوگ واہ واہ کرتے ہیں تو خوب خوشی بھی محسوس ہوتی ہے جبکہ آپ نے مجلس میں فرمایا تھا کہ اللہ کے لیے اپنے کو مٹاؤ۔ طالب کو چاہیے کہ فنا ہونا سیکھے۔ حضرت مجھ کو تقریباً ایک ہفتہ تک مسلسل خلافت کا وسوسہ آتا رہا جبکہ میری نیت کبھی بھی ایسی نہیں رہی اب ڈرتا ہوں کہ کہیں نیت میں فتور تو نہیں آ گیا۔

**جواب:** لوگوں میں نمایاں ہونے کی خواہش اور کوشش لوگوں میں بڑا بننے کی طلب ہے اس لیے سوچا کریں کہ جن کی نظر میں میں بڑا بننا چاہتا ہوں یا جو لوگ میری تعریف یا عزت کر رہے ہیں نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا لہٰذا ایسی خیالی اور فانی چیز پر خوش ہونا اور اس کی تمنا کرنا حماقت ہے۔ اپنے عیوب کو سوچیں اور نفس سے کہیں کہ اگر لوگوں کو ان کی اطلاع ہو گئی تو کتنا حقیر سمجھیں گے مثلاً اسی وسوسۂ خلافت کی اطلاع ہو جائے تو ان کے دل میں کتنی حقارت آئے گی لہٰذا یہی اللہ کا کرم ہے کہ ان عیوب کو لوگوں سے چھپا دیا جس سے وہ تحقیر نہیں کرتے یہی غنیمت ہے نہ کہ تعریف کی تمنا کرنا اور عملی علاج یہ ہے کہ تعریف کرنے والے کو سختی سے تعریف کرنے سے روک دیا جائے۔

**۴۲۶ حال:** جب آپ ایک ہفتہ کے لیے سفر پر تشریف لے گئے تھے تو میرا

قلب بالکل بجھ گیا شدید ظلمت محسوس ہوتی تھی بعض دفعہ تو ایسا لگتا تھا کہ گویا کافر ہوگیا ہوں کہیں دل نہیں لگتا تھا میرے لیے جینا دوبھر ہوتا جارہا تھا یہ دنیا بالکل تاریک محسوس ہوتی تھی نماز، ذکر پہاڑ محسوس ہوتے تھے لیکن جب آپ واپس آگئے تو صرف ایک نظر آپ کو دیکھ لینے سے سب کچھ صحیح ہوگیا۔

**جواب:** اس کی وجہ محبت ہے لیکن ایسے وقت بہ تکلف معمولات پورے کرنا چاہیے۔ شیخ سے محبت اللہ تعالیٰ کے لیے ہے اس لیے شیخ سے قرب ہو یا دوری اللہ کے احکام کو پورا کرنا ضروری ہے۔

**۴۲۷ حال:** حضرت آپ نے فرمایا تھا کہ اپنے آپ کو سب سے حقیر سمجھو اور دل میں یہ کہا کروں کہ میں تمام عالم کے مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل لیکن یہ سب سمجھنا درجۂ تصور میں ہی ہوتا ہے کیونکہ دل میں یہ خیال آتا ہے کہ اللہ والوں کے پاس اللہ کے فضل سے آجارہا ہوں جس سے اخلاق حمیدہ پیدا ہورہے ہیں لیکن چونکہ حکم ہے کہ اپنے کو کمتر سمجھے اور کسی کو حقیر نہ جانے اس لیے اپنے کو سب سے کمتر سمجھتا ہوں۔

**جواب:** یہ تو درجۂ تصور میں بھی ہے کمتر سمجھنا نہیں ہے بلکہ برتر سمجھنا ہے کم تر سمجھنا یہ ہے کہ اپنی حقارت دل میں ہو جس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنے یقینی عیبوں کو سوچا کریں اور نفس سے کہیں کہ ان عیوب کے ہوتے ہوئے تو کیسے کمتر نہیں اور قیامت کے دن کا حال کیا تجھ کو معلوم ہے کہ اس دن کیا معاملہ ہوگا۔ عیوب کے ہوتے ہوئے خود کو بے عیب سمجھنا ایسا ہے جیسے کسی کو کوڑھ ہو اور خود کو تندرست سمجھے۔

**۴۲۸ حال:** کچھ دن پہلے تک خواہش تھی کہ اچھی گاڑی ہو اور خوب پیسہ وغیرہ ہو لیکن اب تو سوائے اللہ کی محبت مل جائے اور کوئی خواہش بھی نہیں اور مجھے یاد بھی نہیں پڑتا کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے آخری دفعہ دنیا کب مانگی ہے بس ایک ہی رٹ ہے کہ مجھ کو اپنی محبت عطا فرمادے۔

**جواب:** ماشاءاللہ بہت مبارک حال ہے، اللّٰھم زد فزد۔

**۴۲۹ حال:** بعض دفعہ خوب ذکر وتلاوت، نماز، اشکباری کی توفیق ہوتی ہے اور بہت لذت محسوس ہوتی ہے خلوت تلاش کرنے کا دل چاہتا ہے کہ اللہ سے رو روکر مناجات کروں اور بعض دفعہ بالکل اس کے برعکس معلوم ہوتا ہے یہاں تک کہ دعا مانگنے کا بھی دل نہیں چاہتا۔

**جواب:** کیفیات بدلتی رہتی ہیں اس لیے مطلوب نہیں اعمال مطلوب ہیں لہٰذا جب دل نہ چاہے تو بھی بہ تکلف معمولات کریں۔

**حکیم الامت کے ایک خلیفہ کے صاحبزادے کا عریضہ**

**۴۳۰ حال:** گذشتہ دنوں میں نے بغیر کسی خیال وگمان کے حضرت کے مرشدِ اوّل حضرت شاہ عبدالغنی رحمۃ اللہ علیہ کو اور اپنے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ (حضرت مولانا......خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانوی) کو ساتھ دیکھا اس سے پہلے کبھی بھی حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں نہیں دیکھا۔ ان کی حیات میں تو کئی بار زیارت ہوئی مگر خواب میں پہلی بار زیارت ہوئی۔ وہی گریباں چاک حلیہ مبارک ہلکی سی مسکراہٹ۔ دیکھا کہ والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ دونوں ساتھ ہی بیٹھے ہیں اور بڑی بشاشت کے ساتھ دونوں بزرگ مجھ سے کئی بار دہرا کر کہتے رہے تم نے بہت اچھا کیا تم نے بہت اچھا کیا۔ بیداری کے بعد ذہن میں تعبیر آئی کہ غالباً یہ اشارہ میری بیعت حضرت والا کے دستِ مبارک کے بارے میں ہے اور اس تعلق کی تصویب ہے والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو تو اکثر خواب میں دیکھتا ہوں مگر حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو پہلی بار خواب میں دیکھا اور اس خواب سے مجھے بہت مسرت وشادمانی ہوئی، فالحمدللہ اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ وہ حضرت کا سایہ عاطفت ہم طالبین کے سروں پر تادیر قائم رکھے۔

**جواب:** مبارک خواب ہے جانبین کے لیے۔ تعبیر کا معاذ ہن میں آنا بشارت منامیہ ہی کا جز ہے۔

**۴۳۱ حال:** گذشتہ چند ہفتوں سے ایک عجیب الجھن میں مبتلا ہوں اس سلسلہ میں الجھن کی دوری اور اس کے علاج کی درخواست ہے۔ الحمد للہ مساجد میں جمعہ کے اور دوسرے مواقع پر بیان کا موقعہ ملتا رہتا ہے یا کبھی مالی چندہ دینے کا موقع آتا ہے تو دل میں وسوسہ آتا ہے کہ بڑی اچھی تقریر ہے یا میں جو بات کہنے جا رہا ہوں بہت خوب ہے اور لوگ پسند کریں گے یا مالی اعانت پر خیال آتا ہے کہ لوگ کہیں گے کہ بڑی رقم دی ہے اور تعریف کریں گے، اس گمان پر خیال آتا ہے کہ رقم نہ دی جائے یا بیان سے انکار کر دیا جائے۔ مگر پھر یہ خیال کر کے کہ جو نیک کام کرنے جا رہا ہوں اس کے بارے میں اللہ سے رجوع کر کے وہ کام کر لیا جائے جب بھی یہ خیالات یا خیالی موانع پیش آتے ہیں تو میں حضرت والا کے بتائے ہوئے نسخہ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں یعنی قرآن پاک کی آیت کریمہ مَآ اَصَابَکَ مِنْ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللهِ وَمَآ اَصَابَکَ مِنْ سَیِّئَةٍ فَمِنْ نَّفْسِکَ کا ورد کر لیتا ہوں اور لاحول پڑھ کر وہ کام کر لیتا ہوں۔ دوران بیان پھر یہ خیال نہیں ستاتا اور نہ اس کے بعد اس کی طرف کوئی توجہ ہوتی ہے۔ حضرت والا سے عاجزانہ درخواست ہے کہ علاج تجویز فرمائیں کہ اس قسم کے فخر و مباہات کے خیالات گو عارضی ہی سہی اس خاکسار کو پیش نہ آئیں اور اس سے چھٹکارا نصیب ہو۔ یہ خیال مجھے ہمیشہ پیش نہیں آتے مگر اکثر اس کا سامنا ہوتا ہے۔

**جواب:** مخلوق کی وجہ سے یعنی خوفِ ریاء سے کسی نیک کام کو ترک کرنا بھی ریا ہے۔ خیال آنے سے ریاء نہیں ہوتی ارادہ سے ہوتی ہے۔ ریاء کی تعریف ہے اَلْمُرَاءَاۃُ فِی الْعِبَادَاتِ لِغَرَضٍ دُنْیَوِیٍّ اور یہ تمنا بھی نہ کریں کہ فخر و مباہات کے خیالات ہی نہ آئیں کہ خیالات کا آنا غیر اختیاری ہے لیکن اس کی طلب

بالجزم مضر ہے جس کی علامت یہ ہے کہ بالفرض لوگ اگر مدح و پذیرائی نہ کریں تو گرانی ہو۔ پس احتیاطاً مَآ اَصَابَکَ کا جو مراقبہ آپ کرتے ہیں بہترین علاج ہے۔ دوسرا علاج دنیا کی فنائیت کا استحضار ہے کہ نہ تعریف کرنے والے رہیں گے نہ ہم رہیں گے تو ایسی موہوم و فانی چیز اگر حاصل بھی ہوگئی تو کیا فائدہ۔

**۴۳۲ حال**: ملک کے دینی و سیاسی حالات سن کر بڑی کوفت ہے۔ گمان ہوتا ہے کہ بزرگوں کے وجود کے باوجود اور بزرگوں کی دعاؤں کے باوجود نصرت الٰہی سے ہم کیوں محروم ہیں۔ مستقبل میں غیب سے کیا ظاہر ہوگا اس کا علم تو اللہ کو ہے لیکن قلب میں عجلت کا مطالبہ رہتا ہے۔

**جواب**: نصرتِ الٰہی سے محرومی کی وجہ ہماری شامت عمل ہے۔ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں کہ کوئی لڑکا نالائق ہو اور باپ کو ناراض کر رکھا ہو جس کی وجہ سے باپ کی عنایات سے محروم ہو اب اگر باپ کے جگری دوست اس کی لاکھ سفارش کریں کہ بیٹے کو معاف کر دیجیے لیکن بیٹا باپ سے معافی نہیں مانگتا تو بتائیے باپ اپنے دوستوں کی سفارش مانے گا؟ اسی طرح اہل اللہ تو ہمارے لیے دن رات دعا کر رہے ہیں لیکن ہم اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع نہیں کرتے اس لیے اللہ تعالیٰ کی نصرت سے محروم ہیں۔ بس دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ رحم و کرم کا معاملہ فرمائیں۔

**۴۳۳ حال**: حضرت میں تبلیغ میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا، پچھلے سال اللہ نے توفیق دی چالیس دن کے لیے جانا ہوا واپسی کے کچھ عرصے کے بعد وہ ساری کیفیت ہی بدل گئی اور میں بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہو گیا۔ میں نے خیال کیا کہ اس دفعہ چار ماہ کے لیے جاؤں اس سال جانا ہوا واپسی کے پندرہ یوم بعد دوبارہ گناہوں میں مبتلا ہو گیا حضرت گناہ پہ گناہ ایسے ہو رہے ہیں کہ بالکل اللہ

کا خیال بھی تصور میں نہیں آتا۔ حضرت والا سے درخواست ہے کہ کچھ ایسا علاج بتادیجئے کہ ہر وقت اللہ کا دھیان ایسا رہے کہ گناہوں پر جرأت ہی نہ ہوسکے۔ مجھے تعجب ہے کہ تبلیغ میں چلہ لگانے سے بھی میری اصلاح نہیں ہوئی اس کی کیا وجہ ہے۔

**جواب**: دین کے مختلف شعبے ہیں ایک شعبہ تبلیغ کا ہے ایک شعبہ درس وتدریس کا ہے ایک شعبہ تزکیۂ نفس کا ہے وغیرہ۔ اب اگر کوئی چاہے کہ تدریس کرکے تبلیغ کے فوائد حاصل کرلے یا تبلیغ کرکے تزکیۂ نفس کرلے یا خانقاہوں سے علوم اصطلاحی حاصل کرلے تو نہیں ہوسکتا۔ اگر تدریس کرنا چاہے تو علم حاصل کرنا پڑے گا مدرسوں سے، تبلیغ کا کام کرنا ہے تو تبلیغ کے شعبہ میں جانا پڑے گا لہٰذا تبلیغ کے چلوں سے نفس کا تزکیہ نہیں ہوگا اس کے لیے کسی شیخ سے اصلاحی تعلق قائم کریں، اس کو اپنے حالات کی اطلاع کریں اس کی تجویزات کی اتباع کریں اور ایک معتدبہ مدت اس کی صحبت میں رہیں تو گناہوں کی عادت چھوٹ جائے گی۔ حضرت مولانا الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں ہے کہ میں نے یہ جماعت اس لیے قائم کی ہے کہ لوگ اللہ والوں سے جڑ جائیں اور دین میں کامل ہوجائیں۔

..........................................

**۴۳۴ حال**: حضرت صاحب دنیا سے دل بہت اچاٹ ہوگیا ہے ہر طرف پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں گھر میں بے سکونی دل میں بے سکونی کیا کروں؟ ہر معاملے میں رکاوٹ نے احساسِ کمتری میں مبتلا کردیا ہے جو کام دو دن میں ہونے والا ہوتا ہے وہ دو سال پر مشتمل ہوجاتا ہے، مالی پریشانیاں، گھر والوں میں آپس میں کھنچاؤ کی کیفیت، ہر چیز بہت بے زاری پیدا کرتی ہے۔

**جواب**: سمجھو کہ یہ پریشانیاں ہمارے فائدے کے لیے ہیں اور وہ فائدہ یہی ہے کہ دنیا سے دل اچاٹ ہوجائے تا کہ دل میں اللہ ہی اللہ ہو۔ جس گھر میں شاہ

آنے والا ہو اس کو محل بنانے کے لیے توڑ پھوڑ کی جاتی ہے اور اس کو برداشت کرنا پڑتا ہے۔ بڑی نعمت کے لیے چھوٹی نعمت کو خوشی خوشی چھوڑ دیتے ہیں اس میں احساس کمتری ہونا نادانی ہے۔

**٤٣٥ حال**: حضرت صاحب جن کے گھرانے اچھے ہوں مالی لحاظ سے مستحکم ہوں وہی لوگ کیوں اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ دنیا دار تو ایک طرف دین داروں میں بھی یہی رجحان ہے جب ایسا ہے تو اللہ رب العزت نے سب لوگوں کو ایک جیسا کیوں نہیں بنایا ورنہ سب کی نظروں میں ان چیزوں کو کیوں اونچا کردیا۔

**جواب**: جو ایسا رجحان رکھتے ہیں وہ صحیح معنوں میں دیندار نہیں ورنہ اللہ والے صرف دین کو ترجیح دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی حکمتوں کا کون احاطہ کرسکتا ہے۔ پانچوں انگلیاں ایک جیسی نہیں تو کیا یہ تمنا کرتی ہو کہ سب ایک جیسی ہوتیں۔ اللہ تعالیٰ نے تو مال وغیرہ کو اونچا نہیں کیا، تقویٰ کو عزت دی ہے اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللہِ اَتْقَاکُمْ لیکن ہم نے اپنے کمینہ پن سے جھوٹے معیار بنا کر ان چیزوں کو اونچا کیا اور نعوذ باللہ الزام حق تعالیٰ پر۔ اس جملہ سے توبہ کرو۔

**٤٣٦ حال**: حضرت صاحب مدرسہ میں بھی عجیب حال ہے ہر ایک دوسرے کی کھود کرید (تجسس) میں لگا ہوا ہے کہ بس کوئی بات مل جائے دل اتنا بے سکون ہوتا ہے کہ حد نہیں۔ حضرت صاحب پہلے مدرسے میں مجھے سب بہت چاہتے تھے، مجھے پتہ نہیں کہ اس چیز نے مجھ میں تکبر پیدا کیا یا مجھے اپنی تعریف سننے کی عادت ہوگئی مگر حضرت صاحب ایک دفعہ آپ کا ایک وعظ پڑھا کہ یہ لوگ جو سب مجھ سے اتنی محبت کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ بس اس پر بھی شکر ادا کرتا ہوں حضرت صاحب اتنا اچھا لگا مجھے کہ دل کے قریب محسوس ہوئی یہ بات کہ مجھے بھی ایسا لگا کہ ان سب لوگوں کی بے تحاشا محبت اللہ تعالیٰ کا فضل ہے میں بھی آپ کی نقل میں یہی کہتی کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اور اس میں شکر بھی ادا کرتی

ہوں اس سال سے حضرت والا مجھے مدرسہ میں مختلف لوگوں سے بہت تکلیفیں پہنچی حضرت والا میں تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں کہ کہیں کوئی بڑا بول میرے منہ سے نہ نکل جائے مجھے زوالِ نعمت سے بہت ڈر لگتا ہے مگر مجھے کچھ طالبات کچھ معلمات کی طرف سے حضرت والا بہت تکالیف پہنچی میرا دل بہت اداس ہوتا ہے میں کیا کروں میری راہ نمائی فرمائیں۔ میں کیا سوچ کر اپنے دل کو پرسکون کروں حضرت والا؟

**جواب:** کبھی عُجب و کبر توڑنے کے لیے مخلوق سے تکویناً ایذا پہنچا دیتے ہیں حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض لوگ مجھے گالی تک لکھ دیتے ہیں جس سے دل ٹوٹ جاتا ہے لیکن یہ کونین (کڑوی دوا) دولتِ کونین کا ذریعہ ہے۔ انبیاء علیہم السلام کو بھی ستایا گیا ہے تو ہم کیا چیز ہیں۔ لہٰذا مخلوق کی ایذاؤں پر صبر کرو اور سمجھو کہ ایک سنت غیر اختیاری نصیب ہو رہی ہے اور اس کو اپنے باطن کے لیے مفید سمجھو البتہ عافیت کی دعا مانگنے میں مضائقہ نہیں۔

**۴۳۷ حال:** اور حضرت صاحب مجھے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جب میں کسی کو خوش دیکھتی ہوں تو مجھے احساسِ محرومی کا بہت احساس ہونے لگا ہے ایسا شاید نہیں ہے کہ میں یوں چاہوں کہ یہ نعمت اس کے پاس نہ رہے مگر میرے دل میں بہت ملال اٹھتا ہے کہ آخر مجھے یہ نعمت کیوں نہیں ملی میرا دل بہت اداس ہو جاتا ہے اس وقت۔ حضرت صاحب دل میں تلخی بہت پیدا ہوگئی ہے مگر میں ظاہراً اتنا نہیں کرتی دل میں رکھ رکھ کر کبھی کبھی بہت سختی سے بات کرنے لگتی ہوں حالانکہ لوگ میرے اخلاق کی مثالیں دیتے ہیں مگر میں جانتی ہوں کہ میں خود کیسی ہوں۔

**جواب:** تکلیف کا سبب تجویز ہے رضا و تسلیم اس کا علاج ہے یہ اعتقاد رکھنا فرض ہے کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ معاملہ فرما رہے ہیں وہ ہمارے مولیٰ ہیں اس لیے خیر ہی فرما رہے ہیں۔

**۴۳۸ حال**: میں بہت گناہ گار ہوں اس وجہ سے ہی میرے ساتھ ایسا ہوتا ہے مگر حضرت صاحب بہت معافی مانگتی ہوں۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے بہت محبت ہے مگر کیوں پھر مجھے معافی نہیں ملتی اگر مل گئی تو حالات میں اس قدر الجھاؤ کیوں ہے؟ میری دعائیں کیوں بے اثر ہیں؟ مجھے سکون چاہیے حضرت صاحب بتائیے کہاں سے لاؤں؟

**جواب**: توبہ کے بعد بندہ ایسا ہوجاتا ہے گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں معافی بھی نص قطعی سے یقینی مل گئی اور نہ دعائیں بے اثر ہیں بعض کا ظہور دیر سے ہوتا ہے بعض دفعہ اس دعا کے بدلہ میں کوئی بہت بڑی بلا ٹال دیتے ہیں اور یا آخرت میں اس دعا کے بدلہ میں ایسا غیر فانی انعام ملے گا کہ بندہ کہے گا کہ کاش دنیا میں میری کوئی دعا نہ قبول ہوئی ہوتی ؎

کیف تسلیم و رضا سے ہے بہار بے خزاں
صدمہ وغم میں بھی اخترؔ روح رنجیدہ نہیں

**۴۳۹ حال**: میں چاہتی ہوں کہ حالات بہتر ہوجائیں مگر میری دعائیں کیوں بے اثر ہیں؟ کیا میں اللہ تعالیٰ کی بندی نہیں؟ میرے بھی اتنے ہی اللہ تعالیٰ ہیں جتنے سب کے ہیں پھر میرا دل ایسا کیوں ہوتا جارہا ہے۔

**جواب**: دعا کی قبولیت کی صورتیں مختلف ہیں جو اوپر لکھ دی گئی ہیں۔

**۴۴۰ حال**: حضرت صاحب طبیعت بہت حساس ہوگئی ہے۔ حضرت صاحب اکیس سال کی ہوں مگر ابھی تک کوئی رشتہ نہیں ہوا آتے ہیں رشتہ مگر یا تو ہمیں پسند نہیں آتا یا پھر وہ لوگ کوئی جواب ہی نہیں دیتے حضرت صاحب میں اس بارے میں اتنی فکر مند نہیں تھی مگر اب سب لوگوں کی نظر میں سوال بہت تکلیف دہ لگتے ہیں۔ اب سے تقریباً سوا سال پہلے یوں ہوا کہ میری ایک شاگرد نے اپنے خاندان میں میرے لیے چاہا وہ لوگ بھی بہت خوشی سے راضی ہوگئے سب مجھ

سے بہت محبت بھی کرتے ہیں صرف میری عادتوں اور پردے کی وجہ سے پسند کیا انہوں نے۔ ان سب لوگوں نے مجھے اتنی اپنائیت دی ان سب لوگوں نے کہ میرے دل میں بھی ہوا کہ یہاں رشتہ ہو جائے مگر حضرت صاحب آج تک کوئی رکاوٹ پیدا ہوئے جارہی ہے پہلے ان کے گھر میں کچھ مسئلہ تھا وہ کچھ بہتر ہوا تو ان کی امی بہت شدید بیمار ہوگئی پھر کبھی کچھ کبھی کچھ میں نے اس دوران میں استخارہ بھی کیا تھا میرا دل بہت مطمئن ہوا تھا۔ اس کے بعد سے میرے دل میں یہ بہت آنے لگا کہ اس گھرانے میں رشتہ ہو مگر ان رکاوٹوں کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوگئی ہوں بتائیے مجھے کیا کرنا چاہیے حضرت صاحب میرے دل میں بہت اضطراب ہے۔ بہت رو رو کر دعا کرتی ہوں مگر ایسا لگتا ہے کہ ہر طرف سناٹا سا ہے۔

**جواب:** پریشان نہ ہوں، سمجھیں اسی میں خیر ہے، اسی لیے یہ کام نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ سے خیر کی امید رکھیں۔ (۱) یا جامع پڑھیں ۱۱۱ر مرتبہ روزانہ اوّل آخر درود شریف گیارہ گیارہ بار۔ (۲) سورۂ مریم روزانہ ایک بار۔ دل و جان سے دعا ہے۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

**۴۴۱ حال:** حضرت صاحب کے جواب کو اپنی زندگی میں اتارنے کی کوشش کررہی ہوں حضرت صاحب دعا کیجئے گا کہ اللہ تعالیٰ رضا بالقضاء نصیب فرمائیں حضرت صاحب پچھلے عریضے میں ذکر کیا تھا کہ اہل مدرسہ کے کچھ افراد کی طرف سے مسلسل تکلیفیں پہنچ رہی ہیں۔ اس وجہ سے جو دل میں تنگی پیدا ہورہی تھی حضرت والا کی دعاؤں کی برکت سے بالکل ختم ہوگئی یہاں تک کہ حضرت صاحب جو باعث تکلیف تھیں انہوں نے ایک دن بہت بدتمیزی کی مگر دل اُس وقت بہت زیادہ پرسکون تھا ذرا سا غصہ دل میں نہ آیا۔

**جواب:** ماشاء اللہ بہت مبارک حال ہے رسوخ نسبت کی علامت ہے، اَللّٰهُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

**٤٤٢ حال**: حضرت صاحب پچھلے خط میں جس رشتہ کے بارے میں لکھا تھا اب وہاں سے مکمل خاموشی ہوگئی ہے حضرت صاحب میں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا تھا کہ ان سب لوگوں نے مجھے پسند کیا تھا یہاں تک کہ ان کی والدہ اور نانی تک مجھ سے بہت محبت کرتی تھیں مجھے بھی یہ سب بہت اچھا لگتا تھا مگر اب یہ خاموشی یہی بتارہی ہے کہ شاید کہ ان کا کوئی ارادہ نہیں ہے حضرت صاحب اس بات کا جب احساس ہوا تو مجھے بہت تکلیف ہوئی میں نے تو ان کو نہیں کہا تھا کہ مجھے پسند کریں پھر اتنی محبت دی اب اتنی خاموشی حضرت صاحب یہ بات تقریباً ملنے جلنے والوں کو بھی معلوم ہے سب کو ٹال ٹال کے بھی تھک گئے حضرت صاحب کیا کروں میں؟

**جواب**: بس خواجہ صاحب کے اس شعر پر عمل کرو ؎

جو ہوا اچھا ہوا بہتر ہوا
وہ جو حسبِ مرضیٔ دلبر ہوا

**٤٤٣ حال**: حضرت صاحب خود کو سمجھاتی ہوں کہ ابھی اللہ رب العزت کا حکم نہیں ہے اور جب اللہ تعالیٰ کا ارادہ نہیں تو میرے ارادہ سے کچھ نہیں ہوسکتا مجھے وہی کرنا ہے جو اللہ تعالیٰ چاہتے ہیں۔

**جواب**: اسی کا نام تفویض ہے مبارک حال ہے۔

**٤٤٤ حال**: مگر کبھی اتنی تکلیف ہوتی ہے کہ بہت رونا آتا ہے۔ پھر دل میں آتا ہے کیوں کیا ان لوگوں نے میرے ساتھ ایسا؟

**جواب**: غم ہونا برا نہیں بس اعتراض نہ ہو۔ ایک ہی رشتہ تھوڑی ہے اللہ تعالیٰ چاہیں گے تو اور مل جائے گا۔

**٤٤٥ حال**: حضرت صاحب یہ پے درپے ناکامیاں؟ اللہ تعالیٰ کا کیا امر ہے میرے لیے؟ اللہ تعالیٰ کے حکم کے بغیر اس دنیا میں کچھ بھی نہیں ہوتا، یہ سب کچھ

بھی اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوا، ان تمام ناکامیوں میں میرے لیے کیا سبق پوشیدہ ہے؟ اللہ تعالیٰ کی رضاء، اللہ تعالیٰ کی چاہت کیا ہے مجھ سے؟ مجھے سمجھا دیجئے میں ویسا کرنے کی اپنی سی کوشش کروں گی۔

**جواب**: ؎

ان کی مراد ہیں اگر میری یہ نامرادیاں
ان کی رضا ہی چاہئے دوسرا نہیں مدعا

رضا بالقضا اخلاص سے بھی اونچا مقام ہے بس راضی رہو پھر اس کے انعامات دیکھو گی۔

**٤٤٦ حال**: جب دعا مانگتی ہوں تو بہت رونا آنا لگتا ہے بہت زیادہ یوں کہتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسا کر دیں پلیز ایسا کر دیں بہت زیادہ روتی بھی ہوں نیز بہت زیادہ مانگتی ہوں اصرار کے ساتھ کیا یہ بے صبری میں داخل ہے؟ کیا میں اگر صبر کرنے کا ارادہ کروں تو میں اللہ تعالیٰ سے اپنی مشکلات کے دور ہو جانے اور اپنی حاجات کے پورا ہونے کی بھی دعا کر لیا کروں یا یہ صبر کے منافی ہے؟

**جواب**: نہیں یہ تو عین عبادت ہے مانگنا اللہ تعالیٰ کو پسند ہے نہ مانگنے سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں:

﴿مَنْ لَّمْ يَسْئَلِ اللّٰهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ﴾

(سنن الترمذی، کتابُ الدعوات)

دعا کا قبول نہ ہونا بھی علامت محبوبیت ہے جس بندہ کو وہ محبوب رکھتے ہیں بعض دفعہ اس کی دعا کی قبولیت میں تاخیر کرتے ہیں تاکہ وہ ان سے مانگتا رہے اس کا یہ مانگنا اور اس کی آواز اللہ تعالیٰ کو اچھی لگتی ہے مولانا رومی اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرماتے ہیں ؎

خوش ہمی آید مرا آواز او
واں خدایا گفتن و آں راز او

یعنی مجھے اس کی آواز اچھی معلوم ہوتی ہے اور بار بار یا خدا یا خدا کہنا مجھے اچھا معلوم ہوتا ہے کوا کائیں کائیں کرتا ہے تو اس کو ٹکڑا دے کر بھگا دیتے ہیں اور کوئل کی آواز کو سننا پسند کرتے ہیں اور اسے قید کر کے رکھتے ہیں دعا میں دیر ہونا بھی اللہ تعالیٰ کی محبت کی علامت ہے۔

**۴۴۷ حال**: حضرت صاحب میرا دماغ بہت منتشر ہوگیا ہے۔ ایک لمحے میں اگر میں اللہ تعالیٰ کی ذات پر بھروسہ کرتی ہوں اور مجھے سکون ملتا ہے تو تھوڑی دیر میں اس قدر پریشان ہو جاتی ہوں کے لگتا ہے کہ کوئی روشنی نہیں جیسے دنیا سے چلی جاؤں۔ مجھے ایسے نصائح ارشاد فرمادیں کہ ان پہ سختی سے عمل کروں اور اس انتشار سے نجات حاصل کروں۔

**جواب**: اوپر کی عبارت کو بار بار پڑھا کریں۔

**۴۴۸ حال**: حضرت صاحب ایک کتاب ہے ''البرکات المکیۃ فی الصلوات النبویۃ صلی اللہ علیہ وسلم'' اس میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ۸۰۵ اسماء گرامی ہیں مصنف اس کے مولانا محمد موسیٰ الروحانی البازی ہیں اس طرز پر یہ اسماء تحریر ہیں: ''اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا رَاکِبِ الْبُرَاقِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ'' ۸۰۵ درود شریف اسی طرز پہ ہیں روز کی ایک منزل پر منقسم ہے۔ حضرت صاحب میں نے اسے پڑھنا شروع کر دیا تھا پھر چھوڑ دیا کہ آپ کی اجازت سے پڑھوں گی کیا میں یہ پڑھ سکتی ہوں؟

**جواب**: کوئی وظیفہ تحمل سے زیادہ نہ پڑھیں آج کل کی صحتیں زیادہ وظائف کی متحمل نہیں۔ ولایت کثرت وظائف پر نہیں تقویٰ پر موقوف ہے۔

**۴۴۹ حال**: حضرت اقدس دامت برکاتہم کیسٹ میں جب آپ کا بیان سنتی ہوں تو حضرت اس میں بے اختیار آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور اس

وقت دل کی حالت یہ ہوتی ہے کہ جو کچھ میرے پاس اور جو کچھ میں دے سکتی ہوں وہ دے کر اللہ تعالیٰ کی محبت کا ایک قطرہ ہی مل جائے۔

**جواب**: ان شاء اللہ ضرور ملے گا ان کا قطرہ بھی دریاؤں سے بڑھ کر ہے کہ غیر محدود ہے۔ حالت مذکورہ مبارک ہے شکر کریں۔

**۴۵۰ حال**: حضرت والا آج کل ایک بات سے دل پریشان ہے وہ یہ کہ حضرت اقدس آپ نے فرمایا تھا کہ اگر نظر کسی نامحرم پر پڑ جائے تو آٹھ رکعات نفل پڑھیں (جہاں علم ہو کہ نامحرم ہے) تو حضرت والا میں نے تقریباً ایک مہینے میں صرف آٹھ رکعات نوافل پڑھے ہیں۔ آج کل پریشانی یہ ہو رہی ہے کہ نظر تو میری کافی مرتبہ غلطی سے پڑ گئی تھی اور میں اس کو لاعلمی میں نظر پڑنا ہی سمجھ رہی تھی تو حضرت اقدس یہ نفس کی کوئی سازش تو نہیں ہے کہ علم تھا اور لاعلمی محسوس ہو رہی ہو۔

**جواب**: زیادہ وہم میں نہ پڑیں۔

**۴۵۱ حال**: حضرت والا چند باتیں اور ہیں جن کی بناء پر دل ہر وقت لگتا ہے جیسے مجرم ہو۔ (۱) حضرت والا ایک تو یہ مجھے لگتا ہے جیسے میرا اخلاق اچھے نہیں، لہجے میں تلخی آجاتی ہے مجھے خود بھی احساس نہیں ہوتا۔

**جواب**: کیا کوئی متنبہ کرتا ہے کہ لہجہ تلخ تھا؟ یا خود دل اندر سے کہتا ہے۔ بہرحال کوئی کہے یا دل گواہی دے تو اس کی تلافی کریں اور معافی مانگیں۔

**۴۵۲ حال**: حضرت والا مدرسے میں چونکہ معلمات کے علاوہ اساتذہ بھی پڑھاتے ہیں گو پردے میں ہوتے ہیں مگر پھر آواز کا پردہ تو نہ ہوا اس کا بہت احساس رہتا ہے مگر چونکہ حضرت والا کالج کی پڑھائی چھوڑی تھی تو میں مدرسے میں پڑھنا چاہتی تھی اور داخلہ لیا بھی بہت مشکل سے تھا اب چھوڑنے کی ہمت نہیں ہو رہی حضرت والا آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ (حضرت والا ہمارے گھر کے قریب بھی کوئی ایسا مدرسہ نہیں جس میں سب

معلمات ہی پڑھائیں) حضرت والا آپ ہی مہربانی فرما کر کوئی تدبیر بتادیں کہ کیا کروں آواز کو تلخ کیا کروں یا پھر منہ پر ہاتھ یا کپڑا وغیرہ رکھ کر بات کیا کروں۔

**جواب:** مردوں سے پردہ کے ساتھ پڑھنا بھی اہل اللہ نے پسند نہیں کیا، فتنہ سے خالی نہیں، آواز کی نرمی کو ذرا سختی سے بدل کر بات کریں وہ بھی جب کوئی اور چارہ نہ ہو ورنہ کوشش کریں کہ بات نہ ہو۔ اساتذہ جن گھنٹوں میں پڑھاتے ہیں ان میں ان سے پڑھنے کے بجائے بعد میں کسی طالبہ سے پڑھ لیں کسی طالبہ سے معاہدہ کرلیں کہ وہ پڑھادے۔ اس طرح مرد اساتذہ کے گھنٹوں میں شریک ہونے سے بچ سکتی ہیں۔

**۴۵۳ حال:** حضرت والا ایک بات اور یہ دریافت کرنی تھی کہ حضرت والا مجھ سے بیعت کا اظہار ہو جاتا ہے کہ میں حضرت والا سے بیعت ہوں خاص طور پر مدرسے میں۔ حضرت والا ہماری کلاس میں طالبات کی تعداد کم ہے اس لیے آپس میں باتیں بھی ہوتی رہتی ہیں تو حضرت والا مجھ سے غیر اختیاری طور پر حضرت کے فرمان ہی نکلتے ہیں کہ حضرت نے بیان میں یہ فرمایا، حضرت کی کتاب میں یہ لکھا تھا۔ یہ بیان کرنے میں کوئی حرج تو نہیں، کہیں اس میں اپنی بڑائی تو چھپی ہوئی نہیں؟

**جواب:** آدمی جس کو اپنا بڑا سمجھتا ہے اس کی بات بیان کرتا ہے اس میں کیا حرج ہے بلکہ لوگوں کو اعتماد ہوتا ہے کہ جو بات بیان کی جارہی ہے مستند ہے۔

---

**۴۵۴ حال:** بخدمت جناب حضرت والا دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ عرض یہ ہے کہ آپ کی دعاؤں سے ایک سال پہلے میں آپ سے بیعت ہوئی تھی اس سے پہلے میں اہلِ حدیث فرقہ سے تھی ہر اتوار کو آپ کی مجلس میں آتی ہوں الحمد للہ بہت فائدہ ہوتا ہے اور گھر پر بھی اب صرف آپ کے بیان

کی کیسٹ ہی سنتی ہوں لیکن جب یہاں دعا میں وسیلہ اور واسطہ کا استعمال ہوتا ہے یا روضۂ مبارک پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مخاطب ہوکر کہا جاتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا کردیں تو دل میں بے چینی ہوتی ہے کہ یہ صحیح ہے یا نہیں تو عرض یہ ہے کہ کوئی حدیث ایسی بتادیں یا صحابہ کے دور کا کوئی واقعہ تاکہ دل کی تسلی ہوجائے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور ۱۳۰/ سال کی عمر صحت وتندرستی کے ساتھ، طاقت و ہمت کے ساتھ، حواسِ خمسہ کی سلامتی کے ساتھ، شرفِ قبولیت کے ساتھ اور تمام اعضاء کی سلامتی کے ساتھ عطا فرمادے۔

**جواب**: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ سنن ابنِ ماجہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کردیا ہے کہ وہ انبیاء کے جسد کو کھا سکے پس خدا کے پیغمبر زندہ ہوتے ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے لیکن اس حیات سے یہ نہ سمجھا جائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر جگہ سے پکارنا جائز ہے کیونکہ مشکوٰۃ کی روایت میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد منقول ہے کہ جو شخص میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے اس کو میں خود سنتا ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ سلام کا جواب دیتا ہوں اور جو شخص دور سے درود بھیجتا ہے وہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے یعنی بذریعہ فرشتوں کے۔ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے دعا کرنا جائز اور مستحسن ہے بشرطیکہ حدودِ شرعیہ کو محفوظ رکھے۔ ابن ماجہ باب صلوٰۃ الحاجۃ میں روایت ہے کہ ایک شخص جو نابینا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو عافیت دے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو حکم دیا کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت پڑھے اور یہ دعا کرے کہ اے اللہ! میں آپ سے درخواست کرتا ہوں اور آپ کی طرف متوجہ ہوتا ہوں بوسیلہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نبی رحمت کے، اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوتا ہوں تا کہ وہ پوری ہو اے اللہ آپ کی شفاعت میرے حق میں قبول کیجئے۔ اس حدیث سے آپ کا وسیلہ پکڑنا صراحۃً ثابت ہو گیا اور یہ واقعہ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات میں تھا اور طبرانی میں ہے کہ آپ کی وفات کے بعد حضرت عثمان بن حنیف نے ایک شخص سے فرمایا کہ وضو کر کے مسجد نبوی میں جا اور وہی اوپر والی دعا سکھا کر کہا کہ یہ پڑھو۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور اس دعا میں یہ الفاظ ہیں کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کے وسیلہ سے اپنی اس حاجت میں اپنے رب کی طرف متوجہ ہوا ہوں تا کہ وہ پوری ہو۔ اس سے بعد وفات روضۂ مبارک پر آپ کو خطاب کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا ثابت ہوا۔

اور مواہب میں بسند امام ابوالمنصو رصباغ ابن النجار اور ابن عساکر اور ابن الجوزی نے محمد بن حرب ہلال سے روایت کیا ہے کہ میں قبر مبارک کی زیارت کر کے سامنے بیٹھا تھا کہ ایک اعرابی آیا اور زیارت کر کے عرض کیا کہ یا خیر الرسل اللہ تعالیٰ نے آپ پر ایک سچی کتاب نازل فرمائی جس میں ارشاد فرمایا ہے **وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْکَ فَاسْتَغْفَرُوا اللهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا** اور میں آپ کے پاس اپنے گناہوں سے استغفار کرتا ہوا اور اپنے رب کے حضور آپ کے وسیلہ سے شفاعت چاہتا ہوا آیا ہوں اور راوی محمد بن حرب کی وفات ۲۲۸ھ میں ہوئی یعنی خیر القرون کا زمانہ تھا اور اعرابی کے اس فعل پر کسی نے نکیر نہیں کی لہٰذا روضۂ مبارک پر آپ کو خطاب کر کے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگنا شرعاً ثابت ہو گیا۔

................................

**٤٥٥ حال**: نہایت عقیدت واحترم کے ساتھ آپ سے ایک بات کی وضاحت

درکار تھی اس پختہ امید کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ آپ کے ذریعے سے میری درست رہنمائی فرمائے گا۔ میرا تعلق ایک مذہبی گھرانے سے ہے جہاں دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ مذہبی شعور کی بیداری تربیت کا ایک اہم جز رہی ہے۔ میں Msc(Economics) ہوں۔ مزید پڑھائی کا سلسلہ جاری تھا کہ نومبر ۲۰۰۸ء میں شادی ہوگئی۔ میں بہت باعمل مسلمان تو نہیں لیکن ۱۷سال کی عمر سے اب تک جب بھی میرے اوپر کوئی پریشانی، مشکل یا بیماری آئی وہ مجھے اللہ سے قریب تر کرتی چلی گئی۔ نماز، قرآن کا مطالعہ مشہور ہستیوں کی تفاسیر سے، صبر وشکر، تسبیحات اور رضائے الٰہی کی جستجو میری زندگی کی اولین ترجیح میں شامل ہوگئی۔ تقریباً دو سال پہلے جب میری ایمان کی کیفیات بہت بڑھ جایا کرتی نماز اور ذکر میں مجھ پر نہایت رقت طاری ہونے لگتی تو اٹھتے بیٹھتے کبھی یا اکثر میری آنکھوں کے سامنے روشنی آ کر گزر جایا کرتی تھی جیسے کوئی ستارا چمکا پھر نظروں سے اوجھل ہوگیا ہو پہلے پہل تو میں اپنی نظروں کا دھوکا سمجھی پھر اب یہ معمول بن چکا ہے لیکن کبھی اس چیز سے مجھے خوف محسوس نہیں ہوا بلکہ میرے ایمان میں اضافے کا باعث رہی ہے۔ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ اللہ کی رضا ہے جو میرے ساتھ ہے۔ بحیثیت مسلمان میں اپنی حقیقت جانتی ہوں بے شک نماز میری زندگی موت کا مسئلہ رہی ہے پر قضا بھی ہوا کرتی ہے اگر کوئی بہت مجبوری کی حالت ہو خاص کر فجر کی نماز، اسی طرح باقی فرائض کی ادائیگی میں کوشش کے باوجود بھی کوتاہی ہو جایا کرتی ہے۔ اللہ دلوں کے حال سے خوب واقف ہے اور وہ یقیناً میرے خلوص سے واقف ہے لیکن اگر میں کسی غلطی پر ہوں تو مہربانی فرما کر میری رہنمائی فرمائیے۔ سوال کرنے کی نوعیت اس لیے آئی کہ کچھ عرصے پہلے میرے ساتھ سچے خوابوں کا سلسلہ شروع ہوا تو اس طرح کی تڑپ اور جستجو میں نے اپنے اندر محسوس کی کہ جیسے اللہ میری رہنمائی فرما رہا ہے اور میں ضروران

با مقصد خوابوں کی تعبیر معلوم کروں اور ہوا بھی کچھ یوں ہی اور وہ خواب میرے ایمان کو بڑھانے کا سبب بنے اور آج تک بنتے چلے آرہے ہیں۔ اس مختصر تعارف کے بعد میں آپ سے اپنی آنکھوں کے سامنے آنے والی روشنی کے متعلق وضاحت چاہوں گی۔

**جواب**: روشنی کا نظر آنا یا نہ آنا اس کا اللہ تعالیٰ کے قرب یا بُعد سے کوئی تعلق نہیں، اللہ تعالیٰ کے قرب کا مدار اتباع سنت وشریعت اور گناہوں سے اجتناب پر ہے۔ روشنی تو زیادہ وظائف پڑھنے سے دماغ میں خشکی ہونے سے بھی نظر آسکتی ہے جتنا زیادہ تقویٰ ہوگا اتنا ہی وہ اللہ کے قریب ہوگا لہٰذا فجر کی نماز کے قضاء ہونے کو معمولی بات نہ سمجھیں اور جملہ فرائض میں بھی حتی الامکان کوتاہی نہ ہونے دیں اور صحیح العقائد علماء کی کتابیں اور تفسیریں وغیرہ پڑھیں کسی گمراہ شخص خواہ کتنا ہی مشہور ہو اس کا لٹریچر ہرگز نہ پڑھیں کیونکہ وہ بجائے جنت کے دوزخ میں جانے کا سامان ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سائل العلماء علماء سے پوچھ کر عمل کرو علماء حق جن کی تائید نہ کرتے ہوں ان کے لٹریچر سے دور رہیں۔

---

**٤٥٦ حال**: حضرت والا اب عجیب مزاج ہوگیا ہے کہ خود بھی حیرت ہوتی ہے حضرت والا آپ سے اور آپ کے متعلقین سے قربت کا احساس ہوتا ہے جیسے کوئی پرانی اور گہری رشتے داری ہو تو ان کی خوشی سے دل خوش ہوتا ہے اور ان کی تکلیف اور غم سے دل غمگین ہو جاتا ہے، حضرت اقدس بعض مرتبہ ایسا بھی ہوا کہ دل بہت خوش تھا مگر آپ والا اور آپ کے متعلقین کے بارے میں کوئی تکلیف یا پریشانی کی خبر سے فوراً دل کی کیفیت بدل گئی اس کے برعکس جب دل پریشان تھا، تب اللہ والوں کے متعلق کوئی خوشی کی خبر سے دل خوش ہوگیا۔

**جواب**: سب حالات مبارک ہیں، شیخ سے عقیدت اس راہ میں کامیابی کی کنجی ہے۔

**۴۵۷ حال:** حضرت والا الحمدللہ ثم الحمدللہ غیر شرعی شادی میں شرکت سے بچ گئی مگر حضرت والا دل بہت زیادہ غمگین اور پریشان ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کے لیے ان کی نافرمانی کا سہارا لیا اور جھوٹ جیسا کبیرہ گناہ کرنا پڑا، حضرت والا اگر جھوٹ نہ بولتی اور بیماری کی Acting نہ کرتی تو لازماً اس وقت گناہوں میں شریک ہو رہی ہوتی، حضرت والا مجھے بے چینی ہے کہ میں گناہوں سے تو بچی ہوں مگر غلط طریقے سے اللہ رب العزت مجھے معاف کرے، آمین۔ مسلسل پشیمانی سی محسوس ہو رہی ہے۔

**جواب:** پریشان نہ ہوں۔ اللہ کی رحمت سے معافی کی امید ہے کہ مقصود بڑی نافرمانی سے بچنا تھا، موت سے بچنے کے لیے کبھی بخار قبول کرنا پڑتا ہے۔ پھر بھی بس استغفار کرلیں جس میں فائدہ ہی فائدہ ہے۔

**۴۵۸ حال:** حضرت والا میں نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب میں پڑھا ہے کہ سالک کو چاہیے کہ اپنے تمام گناہوں کو ایک پرچے پر لکھ لے اور باری باری ان کی اصلاح کرواتا رہے، جس کی اصلاح ہو جائے اس گناہ کو کاٹ دے، (ایک طویل ملفوظ تھا اس کا مفہوم ہے) حضرت والا میں نے بھی ایسا ہی کیا، جو جو گناہ مجھے اپنے اندر سمجھ میں آیا میں نے لکھ لیا، حضرت والا میرے گناہوں کی فہرست تو بہت زیادہ طویل ہوگئی، حضرت والا مجھے خود احساس نہیں تھا کہ اتنے سارے گناہ مجھ میں ہیں، حضرت والا مجھے اپنی ذات سے گھن آنے لگی ہے حضرت والا دل میں امید ہے اور عزم ہے کہ سارے گناہ چھوڑ دوں گی ان شاء اللہ تعالیٰ، مگر ساتھ ہی یہ وہم بھی ہوتا ہے کہ جب تک ایک گناہ بھی باقی رہتا ہے، اللہ تعالیٰ کا قُرب، اللہ تعالیٰ کی ذات، اللہ تعالیٰ کا پیار نہیں ملتا، تو حضرت والا شیطان مایوسی ڈالنے لگتا ہے۔

**جواب:** جس نے گناہوں سے توبہ کرلی اور آئندہ گناہ نہ کرنے کا عزم کرلیا وہ

ایسا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہیں اور اسی لمحہ وہ اللہ کا پیارا ہو جاتا ہے۔ شیطان تو مسلمان کو مایوس کرنا چاہتا ہے اس کے چکر میں نہ آئیں۔

**٤٥٩ حال**: حضرت والا اب میں اپنے تین گناہ تحریر کررہی ہوں تاکہ آپ والا اصلاح فرمادیں۔ حضرت والا اب میں جان کی بازی لگادوں گی مگر انشاء اللہ تعالیٰ ایک گناہ بھی نہیں کروں گی۔

**(۱) جھوٹ بولنا**: حضرت والا میں نے محسوس کیا ہے کہ میں اس گناہ کو بہت ہلکا لیتی ہوں معمولی معمولی باتوں پر جھوٹ نکل جاتا ہے، بعض مرتبہ کسی دوسرے کو فائدہ پہنچانے کے لیے جھوٹ بولنا پڑتا ہے، یا پھر کسی کام یا بات کے بارے میں پتا ہوتا ہے اور کہہ دیتی ہوں نہیں معلوم، یا وہ کام خود کیا ہوتا ہے اور کہہ دیتی ہوں مجھے نہیں پتا کس نے کیا ہے۔ حضرت والا اس طرح بہت ساری چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن میں جھوٹ بول دیتی ہوں حضرت والا اصلاح کی محتاج ہوں۔

**جواب**: بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں اگر خلاف واقعہ بات منہ سے نکل گئی تو فوراً ہی اس کی تصحیح کردیں کہ وہ بات یوں نہیں تھی بلکہ صاف کہہ دیں کہ یہ بات میں نے جھوٹ کہی۔

**٤٦٠ حال**: **(۲) تجسس کرنا**: حضرت والا یہ مرض بھی مجھ میں بہت زیادہ ہے جو چیز میرے متعلق ہو نہ ہو مجھے تجسس رہتا ہے، حضرت دوسروں پر یہی ظاہر کرتی ہوں کہ مجھے ان چیزوں سے کوئی پروا نہیں مگر مجھے تجسس رہتا ہے۔ دو افراد بات کررہے ہوں مجھے فکر ہوگی کہ پتا چلے کہ کیا بات ہے، دوسرا یہ کہ بغیر پوچھے تحریر بھی پڑھ لیتی ہوں اور SMS بھی، حضرت والا دل اپنے آپ کو ملامت کرتا رہتا ہے کہ غلط کررہی ہوں بعض مرتبہ رک جاتی ہوں اور بعض مرتبہ ڈھیٹ بنے پڑھتی رہتی ہوں۔

**جواب:** دوسروں کی باتوں کی ٹوہ میں لگنا برا ہے، ایسی جگہ سے فوراً ہٹ جائیں خصوصاً جبکہ کہ دو افراد اس گفتگو میں شریک نہ کرنا چاہتے ہوں اس وقت سننا سخت گناہ ہے اس پر سخت وعید آئی ہے اس کو یاد کرلیا کریں۔ کسی کا خط یا ایس ایم ایس اگر بغیر اجازت پڑھ لیں تو اس کو اطلاع کردیں کہ میں نے ایسا کیا ہے اور کہیں کہ دعا کریں میری یہ عادت چھوٹ جائے۔

**٤٦١ حال:** (۳) **بحث کرنا اور زبان سے دوسروں کو اذیت دینا:** حضرت والا چھوٹی چھوٹی فضول باتوں میں بحث ہوجاتی ہے۔ حضرت والا بعض دفعہ خود کوشش کرتی ہوں کہ بچوں مگر دوسرے بلا وجہ ایسی باتیں کردیتے ہیں کہ جواب دینا پڑ جاتا ہے۔ کسی طرح یہ بھی احساس ہوتا ہے کہ میرے لہجے اور الفاظ سے دوسروں کو تکلیف ہورہی ہے، حضرت والا خود جان بوجھ کر ایسے نہیں بولتی، مجھے بعد میں احساس ہوتا ہے میں نے ایسا بولا تھا یا طنز کیا تھا، اس کو دکھ ہوا ہوگا، تکلیف ہوئی ہوگی وغیرہ۔

**جواب:** ہرگز بحث نہ کریں بحث سے وقت ضائع ہوتا ہے دل میں ظلمت پیدا ہوتی ہے پھر حد سے تجاوز ہوکر گناہ تک نوبت پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ:

﴿وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلَامًا﴾

(سورة الفرقان، آیت: ۶۳)

جب کوئی ہمارے خاص بندوں سے الجھتا ہے وہ خوش اسلوبی سے علیحدہ ہوجاتے ہیں۔ لہٰذا جب کوئی بحث کرنے لگے تو اس سے الجھیں نہیں اور جس کو تکلیف پہنچ جائے اس سے معافی مانگیں۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

**٤٦٢ حال:** حضرت والا کبھی کبھار اپنے دل کی ویرانگی کا شدت سے احساس ہوتا ہے بس لگتا ہے دنیا ہے اور دنیاداری خاص کر جب کچھ زیادہ مصروفیت ہوتی

ہے (جیسے آج کل چونکہ بہن کا بیٹا ہوا ہے تو بہن یہیں ہیں) حضرت والا سارے معمولات بے ترتیب ہوگئے ہیں الحمدللہ کوشش تو یہی رہی کہ نماز صحیح وقت پر پڑھ لوں ایک دوبار غلطی ہوئی کہ تھوڑا سا وقت باقی تھا تب ادا کی مگر الحمدللہ قضا نہیں ہوئی مگر دل میں ظلمت ہی ظلمت ہے، حضرت والا پچھلے دنوں مصروفیت اتنی تھی کہ مجھے لگا جیسے میرا رابطہ ہی (معاذ اللہ) اللہ سے ٹوٹ گیا۔

**جواب**: اگر رابطہ ٹوٹتا تو یہ غم نہ ہوتا یہ غم علامت ہے کہ دل کا اللہ تعالیٰ سے رابطہ ہے یہ نہ ظلمت ہے نہ دل کی ویرانی۔ ظلمت گناہ سے ہوتی ہے۔ معمولات میں کوتاہی کی تلافی استغفار سے کریں۔

**٤٦٣ حال**: حضرت والا ہر پیر کو میرا دل تڑپتا تھا کہ بیان میں شرکت ہو جائے مگر کبھی شہر کے حالات تو کبھی گھر کی مصروفیت، تقریباً دو ماہ میں ایک بار شرکت ہوسکی۔

**جواب**: مجبوری میں شرکت نہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے فیض پہنچا دیتے ہیں۔

**٤٦٤ حال**: حضرت والا گذشتہ خط میں تین گناہوں کا علاج آپ والا نے ارشاد فرمایا تھا:

**(۱) جھوٹ بولنا**: حضرت والا جانتے بوجھتے ایک بار غلطی ہوئی، میں بات بتانا نہیں چاہتی تھی اور سامنے والا بضد تھا کہ بات بتائی جائے اس میں جھوٹ بول دیا، دل پشیمان ہے مگر اس وقت کچھ سمجھ میں نہیں آیا تھا، اب جیسا حضرت والا کا حکم ہو۔

**جواب**: اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں، اور آئندہ نہ کرنے کا عزم کریں۔ اگر دوبارہ یہ غلطی کریں تو اس سے کہہ دیں کہ یہ بات میں نے جھوٹ کہی ہے۔

**٤٦٥ حال**: **(۲) تجسس** : الحمدللہ نہ تو SMS کوئی پڑھی نہ ہی خطوط وغیرہ اور نہ ہی دو افراد کی گفتگو اپنے اختیار سے سنی، حضرت والا ایک دوبار ایسا

بھی ہوا کہ آواز آرہی تھی اور میں وہاں سے اٹھ بھی نہیں سکتی تھی کام میں مصروف تھی تو میں نے کوئی دعائیں یا نظمیں جو یاد تھیں وہی پڑھنا شروع کردیں تاکہ دھیان نہ جائے۔ حضرت والا بس ایک مسئلہ یہ تھا کہ باتوں کی طرف دھیان بہت جاتا ہے، بار بار ذہن دوسری طرف متوجہ کرتی ہوں مگر بار بار ذہن میں آتا ہے کہ کیا بات کررہے ہیں۔ حضرت والا اس کا کیا علاج ہے؟

**جواب**: دھیان جانا برا نہیں لیکن اس پر عمل کرنا برا ہے ایسی جگہ سے اٹھ جائیں۔

**٤٦٦ حال**: **(۳) زبان سے تکلیف دینا**: دوسرا زبان سے تکلیف دینے سے بچنے میں تو میں بالکل صفر ہوں حضرت والا پہلے اس قدر احساس نہیں ہوتا تھا مگر اب احساس ہونے لگا ہے لیکن پھر بھی مجھ سے تکلیف پہنچ جاتی ہے۔

**جواب**: خیال رکھیں کہ کسی کو زبان سے تکلیف نہ پہنچے۔ پہلے سوچیں پھر بولیں۔ جس کو تکلیف پہنچ جائے گھر میں سب کے سامنے اس سے معافی مانگیں۔

**٤٦٧ حال**: **بحث کرنا**: بحث تو الحمدللہ کم کی، مکمل پرہیز تو نہ ہوئی مگر پہلے سے بہت کم کی، صرف ایک دو بار ہوئی ہوگی وہ بھی الحمدللہ طویل نہ ہوئی جلد ہی ختم ہوگئی، حضرت والا جب کوئی بحث کرنے کے موڈ میں ہو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں اچھے طریقے سے علیحدہ ہوجاؤ، حضرت والا مجھے یہ نہیں آتا حضرت والا بحث سے علیحدہ ہوجاؤں تو کچھ دیر دونوں طرف دِلوں میں دوری رہتی ہے۔

**جواب**: بحث کرنے سے یہ بہتر ہے کہ طبعی دوری ایک آدھ روز کے لیے ہوجائے۔

---

**٤٦٨ حال**: حضرت اس کمینے سے بہت بڑی غلطی ہوگئی ایسی کم فہمی کا مظاہرہ کیا ایسی بات لکھ دی ہائے حضرت میں آپ کے سامنے آؤں گا آپ مجھے جو سزا دینی ہو دیں مجھے جوتے ماریں جو کچھ بھی کریں لیکن حضرت بندہ آپ کا غلام ہے

حضرت یہ سراسر میری کوتاہی ہے میرا قصور ہے میری سمجھ کی کمی ہے پچھلے خط لکھتے وقت مجھ پر ایک کیفیت تھی میں بالکل پاگل ہوگیا تھا۔ حضرت ایک ہی سہارا تھا میں نے تمام باتیں حضرت کو لکھ ڈالیں۔ مجھ کمینے کو اس کا احساس نہیں رہا کہ میں نے بے ادبی کردی۔ حضرت للہ مجھے اپنے سے دور نہ کریں ورنہ میں برباد ہوجاؤں گا...... کہاں جاؤں گا...... آپ کے بغیر تو میری دنیا اندھیری ہے۔ حضرت آپ کا مشورہ مجھے اندھیروں میں راہ دکھلاتا ہے حضرت میں نے اپنے سے بھی بڑھ کر آپ پر اعتماد کیا ہے۔ حضرت میری کم فہمی اور ناسمجھی کی وجہ میرے حضرت مجھ سے ناراض ہوگئے۔ واللہ حضرت کے مشوروں کو میں دل سے جان سے قبول کرتا ہوں آپ ہی کی مشورے سے میں دلدل سے گندے مقاموں سے نکل آیا شیخ! میں ہاتھ جوڑ کر معافی مانگتا ہوں مجھے معاف کردیں دوبارہ تعلق کی اجازت دیں۔ گناہ سے بچنے میں جس کا دل ٹوٹ جائے میں کسی کی پرواہ نہیں کروں گا چاہے یہ جان چلی جائے۔ حضرت دل میں بہت درد ہے اور نہایت غم کی کیفیت ہے، دل چاہتا ہے کہ میں اس زمین کے اوپر نہ ہوتا کہ میں نے شیخ کا دل دکھادیا ہے ہائے مجھ سے بڑھ کر کمینہ، گندا کون ہوگا۔ ہائے، مجھے میری والدہ نے جنا ہی نہ ہوتا کہ یہ دن آتا کہ میری وجہ سے آپ کو تکلیف ہو۔ حضرت احقر بہت بہت شرمندہ ہے، معافی کا طلب گار ہے، دوبارہ تعلق کی اجازت دے دیں! اور احقر کو دوبارہ زندگی بخش دیں۔

**جواب**: آپ کی ندامت سے دل کی گرانی بالکل دور ہوگئی، اب دل آپ سے بہت خوش ہے بالکل اطمینان رکھیں۔ غلطی تو انسان ہی سے ہوتی ہے سب معاف ہے۔ اب ناراضگی کا وسوسہ بھی نہ لائیں ؎

اب کہیں پہنچے نہ تجھ سے ان کو غم
اے مرے اشکِ ندامت اب تو تھم

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۴۶۹ حال**: جب حضرت والا کو ایک نظر دیکھ لیتا ہوں تو بے سکون دل کو قرار سا آجاتا ہے زندگی یوں لگتی ہے جیسے مرکز پر آگئی اکثر اوقات حضرت والا کا خیال رہتا ہے عجیب سکون کی کیفیت چاروں طرف سے گھیر لیتی ہے۔ الحمدللہ!

**جواب**: شیخ سے یہ کمال محبت و مناسبت مبارک ہو جو نفع باطنی کی ضامن ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۴۷۰ حال**: لیکن حضرت اس کے ساتھ ساتھ نفس اور شیطان کے حملے بھی تیز تر ہوچکے ہیں۔ حضرت والا کے مشوروں سے میں نے آفس میں انٹرنیٹ پر تصاویر ڈھونڈنا بالکل چھوڑ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے الحمدللہ بہت فائدہ ہوا دل کی بے سکونی سے نجات ملی! ساتھ ہی ساتھ صرف اور صرف میری کوتاہی کی وجہ سے ایک طرف تو اتنی احتیاط کہ جاندار تصاویر دیکھنا بھی گوارا نہیں تو دوسری طرف بارہا مغلوب ہوکر آفس میں تنہائی پاکر انٹرنیٹ پر ننگی فلمیں دیکھ چکا ہوں اور بار بار توبہ کرتا ہوں لیکن پھر وہی پھر وہی...... نفس جیسے بہت دن کا بھوکا ہو تو ایک دم گرا کر سینہ پر سوار ہوکر ہر وہ کام کرواتا ہے جس کا تصور بھی دُشوار ہے، ایک طرف آفس والوں کے سامنے اتنی احتیاط اور دوسری طرف یہ بدمعاشی۔ حضرت میں اب اپنے آپ کو حقیقت میں دنیا کا سب سے کمینہ انسان سمجھتا ہوں پہلے تو زبانی کلامی تھا اب یہ حقیقت دل میں اتر گئی ہے کہ ارے میں کیا مقدس بنتا ہوں میں تو روپے میں دس پیسے بھی نہیں حضرت عجیب سی کیفیت کا شکار ہوں پوری زندگی میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایسی گندی حالت مجھ پر ہے (اور اصل بات یہ ہے کہ میں اپنے آپ کو بہت نیک سمجھتا تھا) لوگ سمجھتے ہیں کہ یہ کیا ہیں مجھے پتہ ہے کہ میں کیا خبیث ہوں...... للہ! حضرت احقر کے لیے دعا کردیں اس کیفیت سے نجات ہوجائے میں کوشش کرتا ہوں لیکن پھر پھسل جاتا ہوں دل اتنا روتا ہے اتنا

روتا ہے اب تو لگتا ہے کہ میرا پورا دل ہی سیاہ ہوگیا ہے! شاید ہی ایسی گندگی کی حالت حضرت کو کسی نے لکھی ہو۔ حضرت پہلے میں سمجھتا تھا اور خیال آتا تھا ایسے گناہ کا تو دل کانپ جاتا تھا، اور اب تو سراپا گندا ہوگیا ہے، آہ!

**جواب**: جب تنہائی ہو ہرگز ہرگز انٹرنیٹ کے سامنے نہ بیٹھیں نفس کو جہاں موقع ملتا ہے وہ برائی سے باز نہیں آتا اس لیے نفس کو بدمعاشی کا موقع نہ دیں اور ایسے موقع پر کسی شخص کو اپنے پاس بلالیں یا اس وقت کمرہ سے باہر چلے جائیں۔

**۴۷۱ حال**: دوسری طرف حضرت شدید قسم کی قبض کی حالت طاری ہے۔ ہمہ وقت وساوس خیالات، باطل خیالات، ایسے ایسے کہ زبان سے ادا کرنا دشوار، کوئی اشکال پھر اس کا جواب پھر کوئی اشکال اس کا جواب یہ چکر تقریباً چلتا رہتا ہے۔ حضرت اس طرف توجہ نہیں کرتا لیکن حضرت بہت دکھ ہوتا ہے دل چاہتا ہے ایسے خیالات نہ آئیں وہی پہلی والی دین کی لگن ہو تڑپ ہو، وہی آہ و نالے ہوں۔

**جواب**: وساوس کا علاج اشکالات کا جواب دینا نہیں ہے بلکہ عدم التفات ہے جیسے کتا بھونکتا ہے تو آپ اس کا جواب نہیں دیتے نہ یہ تمنا کرتے ہیں کہ یہ نہ بھونکے وساوس آئیں تو کسی کام میں لگ جائیں یا کسی مباح گفتگو میں لگ جائیں۔ یہ تمنا کرنا کہ یہ خیالات ہی نہ آئیں نادانی ہے وساوس تو آئیں گے بس ان میں مشغول نہ ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔ وساوس کی مثال بجلی کے تار کی سی ہے کہ اگر چھوؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹاؤ گے تو بھی کرنٹ مارے گا۔ بس علاج یہ ہے کہ ان کی طرف التفات ہی نہ کرو۔

**۴۷۲ حال**: ان سوالات جوابات کی بظاہر وجہ یہ مجھے معلوم ہوتی ہے کہ میں نے اپنی عقل سے بڑی بڑی قسم قسم کی کتابیں پہلے پڑھی ہیں اور ہر طرح کے اشکالات اور ان کا جواب پڑھنے کا شوق رہا ہے۔ اس وقت تو مطالعے کا شوق تھا اب اس کی خامی سمجھ میں آتی ہے کہ ہر وقت دماغ میں صحیح غلط اشکال جواب کی بحث رہتی

ہے۔ اور مصیبت اس سے بڑھ کر یہ کہ کتابوں کی باتوں کو شخصیات پر اطلاق کر کے فیصلہ نکالتا ہوں کہ فلاں بزرگ کا طریقہ تو یہ تھا یہ ایسا کیوں کرتے ہیں۔ مجھے یہ بہت برا لگتا ہے کوشش کرتا ہوں کہ ایسا نہ کروں لیکن وسوسے کے درجے میں بات ذہن میں آہی جاتی ہے۔ دل اس حرکت سے بہت پریشان رہتا ہے۔ دل چاہتا ہے کہ یکسو ہوکر اپنے کام میں لگوں دوسروں کی طرف توجہ ہی نہ ہو۔ حضرت والا فرمائیں میں کن کن کی کتابوں کا مطالعہ کروں۔

**جواب**: اپنے شیخ کی یا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی۔ زیادہ مصنفین کی کتابیں پڑھنے سے کام نہیں بنتا بلکہ اشکالات پیدا ہوتے ہیں۔ یک در گیر و محکم گیر۔

**۴۷۳ حال**: حضرت ایک قابلِ اصلاح بات یہ ہے کہ مجھے حضرت والا کے مواعظ سے زیادہ بیانات سننے میں مزہ آتا ہے۔ الحمدللہ مواعظ اور کتب تقریباً روز ہی پڑھتا ہوں لیکن جو مزہ حضرت کی آواز میں ہے، جو چاشنی حضرت کے لہجے میں ہے وہ مواعظ میں ویسی نہیں پاتا۔ دل چاہتا ہے کہ حضرت کے بیانات سنتا ہی چلا جاؤں اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آفس میں بھی گھر میں بھی، رات کو سوتے وقت صبح کے وقت حضرت کے بیانات سنتا رہتا ہوں، حضرت یہ میری کوئی محبت کی کمی تو نہیں کہ میں مواعظ میں ویسا مزہ نہیں پاتا جیسا بیانات میں ملتا ہے۔

**جواب**: اس میں کیا حرج ہے۔

**۴۷۴ حال**: اور دوسری بات یہ ہے کہ مجدد ملت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ اور ملفوظات پڑھنے کا رجحان زیادہ ہے بہ نسبت حضرت والا کے مواعظ کے، کیا یہ خامی ہے؟

**جواب**: کوئی حرج نہیں۔

..........................................

**۴۷۵ حال**: پچھلے ایک مہینہ سے بدنظری میں بری طرح مبتلا ہوگیا ہوں۔ اور

اسی مہینہ حضرت کے پاس بھی بہت کم حاضر ہوا ہوں۔ اور بدنظری کے نتیجے میں جو بیماریاں پیدا ہوتی ہیں اس کا بھی شکار رہا ہوں۔ ذکر و تلاوت اور نمازوں کی پابندی کا تقریباً نہ ہونے کے برابر ہے۔ ذہن میں گندے گندے خیالات آتے ہیں اور کبھی کبھی مزہ بھی لیتا ہوں۔ دل ویران ہو چکا ہے۔ قلب اور ذہن پریشانیوں کی آماجگاہ بنتے جارہے ہیں۔ کیا بتاؤں حضرت سے تعلق سے پہلے میں تو مندرجہ بالا برائیوں کی چوٹی میں زندگی گذار رہا تھا۔ سال بھر پہلے لڑکیوں کو ٹیوشن پڑھانا اور بات چیت کرنا تو ایسا تھا جیسے کسی انسان کا پیاس میں پانی پینا اور بھوک میں کھانا کھانا۔ اب دوبارہ سے بدنظری، بے حیائی اور کمینگی والے کاموں میں بڑی تیزی کے ساتھ لگتا جارہا ہوں آپ کی توجہ اور دعاؤں کی شدید ضرورت ہے۔

**جواب**: گناہ سے بچنے کا علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں ہے جب ہمت کو ڈھیلا چھوڑیں گے تو گناہ ہونے لگے گا۔ ٹھان لو کہ جان دے دوں گا لیکن گناہ نہیں کروں گا پھر دیکھیں کیسے بدنظری ہوتی ہے۔ جب بدنظری کا تقاضا ہو تو اس طرح مقابلہ کریں جس طرح کوئی جان لینے آجائے تو اس وقت جس طرح سے مقابلہ کرو گے اتنی ہمت استعمال کرو۔ شیخ کی مجلس میں کم آنا روحانی بیماریوں کے حملہ کا باعث ہوتا ہے۔

**۴۷۶ حال**: حضرت والا دامت برکاتہم کی ہی برکت و فیض بوجہ فضل اللہ تعالیٰ میں نے شرعی ڈاڑھی رکھی، مونچھیں صاف کیں، شرعی کپڑے سلوائے اور پہنے الحمدللہ سود سے بچنے کے لیے تمام بینک اکاؤنٹس ختم کردیئے۔ نظروں کی بھی سخت حفاظت کی کوشش کرتا رہا لیکن اب بہت کمزور ہو گیا ہوں میں کیا کروں دوبارہ گندگیوں سے بچنا چاہتا ہوں لیکن ہمت اور عملی طاقت نہیں ہوتی۔ آپ سے گذارش ہے کہ کچھ عنایت کیجئے۔ پہلے بھی سخت روحانی بیماریوں سے آپ

کے فیض اور صحبت وشفقت نے مجھے گندگیوں سے نکالا تھا اور آج بھی آپ ہی کی دعاؤں اور ہدایتوں کا طالب ہوں۔ حضرت میری جانب بھی توجہ فرما کر مجھے بالغ منزل کر دیجئے۔ حضرت دعا کر دیجئے۔

**جواب**: دل و جان سے دعا ہے بس ہمت سے کام لیں ہمت اور عملی طاقت موجود ہے اس کو استعمال کریں مایوس نہ ہوں اس راستہ میں یہ نشیب وفراز آتے رہتے ہیں۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

**۴۷۷ حال**: الحمد للہ پچھلے خطوط میں سگریٹ سے بچنے کے لیے دعا کی گذارش کی تھی اور دو مہینے پہلے میں نے تین دن بھی خانقاہ میں لگائے۔ اب دو مہینوں سے ایک سگریٹ بھی نہیں پی جبکہ میں روزآنہ ۱۵ر سگریٹ پیتا تھا۔ یہ سب حضرت کی دعاؤں اور صحبت کا صدقہ ہے مجھے خود بھی بڑی حیرانگی ہو رہی ہے کہ یہ سگریٹ جیسی گند چھوڑنے کی میں نے کئی کوششیں کیں لیکن بری طرح ناکام رہا۔ اب نہ صرف چھوٹ گئی ہے بلکہ اب تو کوئی خواہش بھی دل میں نہیں اٹھتی۔ الحمد للہ وجزاک اللہ۔

**جواب**: ماشاء اللہ، یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے مبارک ہو۔

**۴۷۸ حال**: حضرت آج کل ایک اور نئے مسئلہ سے دوچار ہوں۔ مختصراً یہ ہے کہ بیس سال سے میری دوستی میرے ہم عمر لڑکے سے ہے۔ کچھ پڑھائی بھی ہم نے ساتھ کی ہے۔ اور ویسے بھی ایک دوسرے کے گھروں میں قیام بھی بہت کیا ہے۔ دونوں طرف کے گھر والے بھی اس گہری دوستی کو جانتے ہیں۔ ہم ایک دوسرے کے دکھ درد اور خوشی وغیرہ میں سو فیصد مدد کرتے ہیں۔ اور ہم نے کوئی نہ تو گندا کام ساتھ کیا ہے اور نہ ہی ہم نے کوئی خاص گندی باتیں بھی نہیں کی

ہیں۔ ان ۲۰ رسالوں میں ہم دونوں ساتھ ہی حضرت سے بیعت ہوئے۔ میرے دوست کراچی ہی میں دور علاقے میں رہتے ہیں۔ اور وہ شادی شدہ بھی ہیں ان کے دو بچے بھی ہیں ان مصروفیات کی وجہ سے وہ ذرا کم حاضر ہوتے ہیں اور چونکہ میں فارغ شادی ہوں اور قریب ہی رہتا ہوں اس لیے زیادہ تر مجلس میں حاضر ہوتا ہوں۔ بفضل اللہ تعالیٰ میرا یہ دوست دینی خدمات اور دینی کام خوب کرتا ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ جب یہ صاحب مجلس میں نہیں آتے یا میری ان سے ملاقات نہیں ہوتی تو میں پریشان ہوجاتا ہوں اور سوچتا ہوں کہ وہ کیوں نہیں آرہا ہے۔ ان کے فون کا بھی بہت انتظار رہتا ہے۔ پچھلے چند مہینوں سے میں باقاعدہ ذہن میں ان کے آنے اور غائب رہنے کے دنوں کو یاد رکھتا ہوں کب فون کیا تھا یہ بھی یاد رہتا ہے۔ اس ذہنی پریشانی کی وجہ سے میرے معمولات، عبادات وغیرہ کمزور ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ آج کل وہ صاحب مہینہ میں دو یا تین دفعہ آتے ہیں جس کی وجہ سے میں مہینہ میں ایک ہفتہ تمام معمولات اور مجالس میں شرکت وغیرہ بہت آرام اور خوشی کے ساتھ کرتا ہوں۔ لیکن جب ان صاحب کے آئے تین دن گذر جاتے ہیں تو پھر سے ان کا انتظار شروع ہوجاتا ہے۔ اور پھر مجلس میں اس خیال سے آتا ہوں کہ شاید آج وہ صاحب آئے ہوں گے۔ پچھلے تین سالوں میں اب تک انسانی ہمدردی کی بنیاد پر اور دوستی کی خاطر تقریباً چالیس ہزار روپے قرضہ حسنہ کے طور پر مختلف مواقع پر دے چکا ہوں یہ میں نے خود دیئے ہیں انہوں نے نہیں مانگے تھے۔ مزید ان کے لیے آج کل کپڑے سلوانے کا بھی سوچ رہا ہوں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ صاحب بہت شریف اور صاف ستھرے ذہن کے ہیں۔ مجھے ان صاحب کا صاف گو ہونا صاف دل و دماغ اور صاف معاملات بہت پسند ہے۔ یہ صاحب بھی میرے بہت کام آتے ہیں۔ حضرت یہ کیسا تعلق ہے ان صاحب سے میرا۔

یہ آتے ہیں تو میں بہت خوش ہوجاتا ہوں اور معمولات اور مجالس میں شرکت باقاعدہ ہوجاتی ہیں اور وہ جب نہیں آتے تو سارا کا سارا سلوک کا سفر مجھے عجیب وغریب سا معلوم ہوتا ہے۔ میں آتا تو ہوں لیکن اداس اداس رہتا ہوں۔ میں بہت تھک چکا ہوں۔ میں تو روحانی بیماریوں کی آماجگاہ ہوں دعا کردیجئے۔ اور جیسا حضرت والا آپ اپنے مریدین کو دیکھنا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ویسا ہی مجھے بنادے۔

**جواب**: ایسا تعلق غیر اللہ میں انہماک کا باعث ہوسکتا ہے اور اس میں نفس کی آمیزش ہوسکتی ہے۔ اپنا شیخ ہو جس سے آدمی دین سیکھتا ہے اس سے ایسا تعلق ہوتا تو اللہ کے لیے ہوتا اس لیے دل کو ان کے خیالوں سے فارغ رکھئے۔

..................................................

**۴۷۹ حال**: شیخ صاحب میرا مسئلہ یہ ہے کہ میری مدرسہ کی ایک باجی (استانی) مجھے بہت اچھی لگتی تھیں میں ان کا بہت احترام کرتی تھی پھر آہستہ آہستہ ہماری دوستی ہوگئی ان کا اور میرا ایک دوسرے سے بہت گہرا تعلق ہوگیا یہاں تک کہ وہ میرے اور میں ان کے گھر آنے جانے لگی اس دوستی سے پہلے میرے اعمال بہت اچھے تھے یہاں تک کے میرے بابا (ابو) مجھے فرشتہ کہا کرتے تھے پھر آہستہ آہستہ میرے اعمال میں بھی کمی ہونے لگی جس سال میری دوستی ہوئی تھی اس سال میں پہلے درجہ یعنی متوسطہ میں بھی سہ ماہی اور ششماہی کے رزلٹ میں میری اوّل پوزیشن آئی لیکن دوستی کے بعد میرا پڑھائی سے بھی دل اچاٹ ہونے لگا مدرسہ سے جانے کے بعد جو میں دو گھنٹے سوتی تھی وہ دو گھنٹے اب میں اس کے ساتھ باتیں کرتی وہ میرے ساتھ مدرسہ سے گھر جاتی تھی اب میرا عامہ کا سال شروع ہوگیا تو میرا پڑھائی میں بالکل دل نہیں لگتا تھا ہر وقت اسی کے بارے میں سوچنا کہ اس نے کھانا کھایا ہوگا یا نہیں وہ سورہی ہوگی یا جاگ رہی ہوگی وغیرہ وغیرہ اور مغرب کے بعد سے لے کر جو میں متوسطہ کے سال میں عشاء تک

پڑھتی تھی اب ان کو SMS کرنے دو گھنٹے فون پر باتیں کرنے میں لگا دیتی میرے اعمال کم سے کم ہوتے چلے گئے یہاں تک کہ میں اپنے فرائض سے بھی غافل ہونے لگی اور اگر وہ مدرسہ نہ آتی تو میں پورا دن اضطراب میں رو رو کر گذارتی میں اس کے بغیر ایک لمحہ نہیں رہ پاتی اگر جس دن ہماری ملاقات نہ ہوتو ایسا محسوس ہوتا کہ میں بس مرجاؤں گی پھر ایک دن مدرسہ میں یہ بات سب کو پتہ چل گئی کہ ہماری دوستی ہے تو میں نے تو خود ہی مدرسہ چھوڑ دیا اور وہ تو معلّمہ تھی اس لیے مہتمم صاحب نے ان کو اس شرط پر پڑھانے کی اجازت دی کہ وہ مجھ سے بالکل بھی تعلق نہ رکھے اس نے ایسا ہی کیا لیکن میں نہیں رہ پاتی کبھی کبھی اس سے اس کے گھر ملنے چلی جاتی مجھ سے بالکل بھی صبر نہیں ہوتا میں اس سے چار پانچ مہینوں میں چھ سات بار ملنے گئی لیکن میں جب آخری بار اس سے ملنے گئی تو وہ ستمبر کا مہینہ تھا میں نے قسم کھائی کہ تم سے کبھی نہیں ملنے آؤں گی اور اس کے تحفے بھی لے گئی لیکن مجھ سے صبر نہ ہوتا ہفتے میں ایک بار بات ضرور کر لیتی تھی لیکن جب مجھے مارچ میں پتہ چلا کہ وہ پنجاب جارہی ہے تو مجھ سے رہا نہیں گیا بہت روئی یہاں تک کہ بہت دعائیں بھی مانگی کہ وہ آجائے لیکن اب ایک مہینے سے میں بہت دعائیں کر رہی ہوں کہ اللہ بس مجھے اپنا بنالے لیکن میرا پچھلا سال عامہ کا ضائع ہو گیا تھا میں نے پھر سے دوسرے مدرسہ میں داخلہ لے لیا ہے۔

**جواب**: آپ کی یہ دوستی نفس کے لیے تھی اور یہ غیر اللہ کا دل میں بٹھانا ہے۔ دل اللہ تعالیٰ کا گھر ہے اس میں کسی غیر کو شریک کرنا صحیح نہیں۔ جس دل میں غیر ہو اس میں اللہ تعالیٰ نہیں آتے۔ آپ سوچیں اس دوستی کی وجہ سے آپ کا کتنا نقصان ہوا۔ اعمال چھوٹ گئے۔ پڑھائی چھوٹ گئی، چین سکون، راحت سب ختم ہو گیا، اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ سے دوری ہو گئی، دل لگانے کے قابل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ خیر جو ہو گیا سو ہو گیا اب سچی توبہ

کریں۔ اور اپنی پرانی زندگی کو بھول کر نئی زندگی کا آغاز کر دیں کام میں لگیں اور پڑھائی پر توجہ دیں۔ اس خاتون سے کسی بھی قسم کا رابطہ کرنے کی کوشش ہرگز نہ کریں۔ اس کے تمام ہدایا وتحائف ضائع کر دیں۔ اور دل کو اس کے خیالات سے بالکل پاک کرلیں۔ جب اس کا خیال آئے کسی جائز کام یا بات چیت میں مصروف ہو جائیں۔

**۴۸۰ حال**: شیخ صاحب میں آپ کو نہیں بتا سکتی کہ دنیا میں مجھے اپنے بابا کے بعد اور امی کے بعد کوئی اچھا لگا ہے تو وہ مجھے میری یہ دوست بہت اچھی لگی ہے مجھے اس سے بہت محبت ہے میں اس کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہ سکتی جس جس طرح میں سانس لیتی ہوں مجھے یہ میری دھڑکنوں میں سنائی دیتی ہے۔ (معذرت کے ساتھ) یہ الفاظ مناسب نہیں لگتے لیکن اس لیے ایسے الفاظ لکھے کہ آپ میری کیفیت کو محسوس کر سکیں میں اس کے بغیر جینا نہیں چاہتی مجھے یہ ہر جگہ محسوس ہوتی ہے اور جب یہ مجھے یاد نہیں ہے تو مجھے بہت سخت تکلیف ہوتی ہے جو میں لفظوں میں بیان نہیں کر سکتی آج بھی میں اس کو اتنا ہی چاہتی ہوں لیکن شیخ صاحب میں جتنا بکھر چکی ہوں اور اپنے اللہ رب العزت سے دور ہو چکی ہوں تو مجھے مہربانی فرما کر اس مصیبت سے نکلنے کا راستہ بتا دیجئے میں اعمال کے اعتبار سے بہت کمزور ہو چکی ہوں مجھے اس سانحے سے نکلنا ہے میری مشکل آسان فرمائیں اللہ پاک آپ کے درجات بلند فرمائیں، آمین ثم آمین۔

**جواب**: سب سے پہلے یہ سمجھ لیں کہ یہ محبت حرام ہے اور حرام عشق عذابِ الٰہی ہے، اور حرام میں مبتلا ہو کر کوئی اللہ کو نہیں پا سکتا۔ صدقِ دل سے توبہ کریں۔ دل کی دھڑکن میں صرف وہ ذات موجود ہے جس نے دل بنایا ہے اس کے علاوہ کوئی دوسرا دل میں آ نہیں سکتا، خالقِ دل کو چھوڑ کر غیر کو دل میں بسانا ظلم ہے۔ خود سوچو کہ کیا یہ ممکن ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا دل کی دھڑکن میں سنائی

دے اور ہر جگہ محسوس ہو، یہ کتنا بڑا شیطانی فریب، نفس کا دھوکہ اور پاگل پن ہے۔ ابھی اگر سانس بند ہوجائے تو دل میں کیا وہ استانی تمہاری دلداری کرنے آئے گی۔ ارے اللہ کے علاوہ کوئی کام آنے والا محبت کرنے والا نہیں ہے ہر سانس ہر دھڑکن کو اللہ تعالیٰ پر فدا کریں۔ زندگی اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمت ہے اس کو غیر پر ضائع کرنے کے بجائے اس ذات پر فدا کرو جو ہمیشہ ہمارے ساتھ ہے اور مر کر جس کے پاس جانا ہے۔ نعمت کی ناقدری کر کے خود کو محروم نہ کرو۔

**عشق مجازی سے نجات کا نسخہ:** (۱)...... اس حرام عشق سے نکلنے کا راستہ صرف یہ ہے کہ اس سے تعلق قطعاً ترک کردیں نہ اس سے بات کریں نہ ٹیلیفون کریں نہ SMS کریں نہ خط لکھیں نہ اس کو دیکھیں نہ اس کے پاس آئیں جائیں حتیٰ کہ اگر کوئی دوسرا بھی اس کا تذکرہ کرے تو اسے روک دیں غرض مکمل علیحدگی اختیار کریں۔

(۲)...... ایک وقت مقرر کر کے بہتر ہے کہ غسل کر کے ورنہ باوضو ہو کر صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگا کر تنہائی میں قبلہ رو ہو کر توبہ کریں اور خوب روئیں اور رونا نہ آئے تو رونے والوں کا سا منہ بنا کر اس حرام عشق کی مصیبت سے نجات کی دعا کریں اور تین سو مرتبہ لا الٰہ الا اللہ کا ذکر اس طرح کریں کہ لا الٰہ پر یہ خیال کریں کہ غیر اللہ دل سے نکل گیا اور الا اللہ پر یہ خیال کریں کہ اللہ تعالیٰ کی محبت دل میں داخل ہوگئی۔

(۳)...... کوئی حدیث کی کتاب یا کوئی اور کتاب جس میں نافرمانوں پر غضب الٰہی اور دوزخ کے عذاب کا ذکر ہو اس کا وقتاً فوقتاً بار بار مطالعہ کریں۔ احقر کی کتاب روح کی بیماریاں اور ان کا علاج اور رسالہ بدنظری و عشق مجازی کی تباہ کاریاں اور ان کا علاج میں مراقبۂ عذاب دوزخ لکھا ہوا ہے روزانہ دو منٹ یہ مراقبہ کریں۔

(٤)...... اپنے شیخ کا یا جس بزرگ سے عقیدت ہو اس کا تصور کریں کہ میرے دل میں بیٹھے ہیں اور دل سے تمام گندگی کو نکال کر پھینک رہے ہیں اور دل کو بالکل پاک صاف کر کے چاندی کے روشن پانی سے میرے دل پر اللہ لکھ دیا۔

(٥)...... ایک وقت مقرر کر کے روزانہ یہ مراقبہ کریں کہ میدانِ قیامت میں حق تعالیٰ کے سامنے پیشی ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں کہ او بے حیا تجھ کو شرم نہیں آئی کہ ہم کو چھوڑ کر تو ایک مرنے گلنے سڑنے والی لاش پر مائل ہوا۔ کیا ہم نے تجھ کو اسی لیے پیدا کیا تھا، کیا تجھ پر ہمارا یہی حق تھا کہ ہم کو چھوڑ کر ایک مردار پر فدا ہو۔ اے بے حیا ہمارے دیئے ہوئے اعضاء کو آنکھوں کو دل کو تو نے ہماری نافرمانی میں استعمال کیا اور تجھے شرم نہ آئی۔ غرض دیر تک اس مراقبہ میں مشغول رہیں اور مندرجہ بالا نسخہ کو روزانہ ہمت کر کے پابندی سے استعمال کریں خواہ نفس کو تکلیف ہو مگر تکلیف کو برداشت کریں۔ ان شاء اللہ تعالیٰ شفاء کاملہ نصیب ہوگی۔

......................................................

**٤٨١ حال**: کچھ کتابیں ایسی ہوتی ہیں جن کے بارے میں مجھے پتہ ہوتا ہے کہ ان میں ایسی ویسی چیزیں ہوں گی جس سے نفس کو مزہ آئے گا یہ جاننے کے باوجود ان کو کبھی کبھی پڑھتا ہوں ایسے موقع پر دل بہت تنگ کرتا ہے پھر جب تک اس کو چھوڑتا نہیں چین نہیں آتا۔ اصلاح فرمائیں۔

**جواب**: غسل خانے میں جا کر چہرہ پر آہستہ سے چپت لگائیں اور نفس سے کہیں کہ نالائق حرام مزہ لے کر اللہ کو ناراض کرتا ہے شرم نہیں آتی۔

**٤٨٢ حال**: جب کبھی کوئی نیک کام مثلاً کسی سنت کا دھیان رہتا ہے اور عمل ہو جاتا ہے تو نفس چڑھاتا ہے کہ کیا بات ہے! کیسی کیسی باتوں کا جناب کو خیال رہتا ہے دوسروں کو کہاں ایسا دھیان رہتا ہوگا۔ اصلاح فرمائیں۔

**جواب**: نفس سے کہہ دیں کہ مجھے بے وقوف مت بنا میں تجھے خوب جانتا ہوں

فلاں وقت جو جناب سے فلاں گناہ ہوا تھا اس وقت آپ کا تقدس کہاں گیا تھا، اور اگر کوئی نیکی ہو بھی جاتی ہے تو وہ میرا کمال نہیں اللہ تعالیٰ کا فضل ہے وہ توفیق نہ دیں تو کچھ نہیں کرسکتا۔

**٤٨٣ حال**: کبھی کبھی باتوں میں بعض قوموں پر مذاق ہوجاتا ہے اور سن بھی لیتا ہوں کیا ایسا کہنا اور سننا صحیح ہے۔ اصلاح فرمائیں۔

**جواب**: برائے خوش طبعی حرج نہیں بشرطیکہ دل میں ان کی تحقیر نہ ہو اور کسی کو ناگوار نہ ہو۔

**٤٨٤ حال**: نمازوں میں بالکل دل نہیں لگتا اک حیرت کی کیفیت رہتی ہے کبھی کچھ سوچنے لگ جاتا ہوں کبھی بس خاموش رہتا ہوں اب ڈر بھی ہے کہ کہیں میری نماز میرے منہ پر ہی نہ ماردی جائے۔ حضرت والا اس کی تدبیر بتائیں کہ میری نماز میں احسان کی کیفیت پیدا ہوجائے۔

**جواب**: نماز میں دل لگنا ضروری نہیں بہ تکلف دل لگا کر پڑھنے میں اور زیادہ اجر کا وعدہ ہے۔ پھر منہ پر کیوں ماری جائے گی نعوذ باللہ۔ جب نیت باندھنے لگیں تو دل کو حاضر کریں کہ میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں اور مجھے یوں ہی کھڑا رہنا ہے جب رکوع میں جائیں تو سوچیں کہ میں اللہ کے سامنے جھکا ہوں اور مجھے یوں ہی جھکا رہنا ہے اور سجدہ میں جائیں تو سوچیں کہ میں اللہ تعالیٰ کے قدموں میں پڑا ہوں اور مجھے یوں ہی پڑا رہنا ہے۔ غرض ہر رکن میں یہ خیال کریں کہ مجھے اسی رکن میں رہنا ہے۔

**٤٨٥ حال**: اخبارات جن میں تصویریں ہوتی ہیں نہیں پڑھتا لیکن کبھی کبھی دفتر میں سرسری نگاہ ڈال لیتا ہوں اس میں بھی نفس مزہ لے لیتا ہے اگرچہ اخبار دیکھنے کی نیت تو صرف یہ ہوتی ہے کہ کسی نئے کورس یا موٹی موٹی خبریں ہی پڑھوں گا لیکن نظر ہوجاتی ہے۔ ارادہ کرکے کچھ دن تک تو چھوڑ دیتا ہوں پھر

آہستہ آہستہ پھر کبھی دیکھ لیتا ہوں۔ اصلاح فرمائیں۔

**جواب**: یہ بھی بدنظری ہے۔ ہر کوتاہی پر جرمانہ ادا کریں دس رکعات نفل یا بیس روپے صدقہ۔

**۴۸۶ حال**: بازاروں میں آج کل بہت بے پردگی ہے کوئی شریف آدمی وہاں جائے تو نظر کی حفاظت تو شاید ہو جائے لیکن جسم کیسے بچائے؟ لہٰذا اب یہ رواج ہو چلا ہے کہ خواتین ہی بازار جاتی ہیں اگر مکمل باپردہ ہوں تو کیا وہ بازار جب کہ وہ قریب ہی ہو بغیر محرم کے جا سکتی ہیں؟ دوسری بات یہ کہ اگر والدہ مجھے ساتھ چلنے کا کہیں تو میں منع کر دیتا ہوں کیونکہ وہاں بے پردہ خواتین کا ایسا ہجوم ہوتا ہے کہ بازو اور جسم لگ رہے ہوتے ہیں اور بازار میں زیادہ تر مصنوعات اور کپڑے خواتین ہی کے ہوتے ہیں اور میرا بازار جانا والدہ اور بہنوں کے ساتھ جانا ایک عذاب مسلسل سے کم نہیں ہوتا اور باطنی طور پر قلب بالکل خالی ہو جاتا ہے اور صاف اندھیرا محسوس ہوتا ہے۔

**جواب**: بازار میں جب مردوں کا جانا اچھا نہیں کہ سب سے بری جگہ بازار ہے تو عورتوں کا تنہا جانا کیسے صحیح ہوگا۔ ضرورتاً اگر جانا پڑے تو محرم کے ساتھ جائے اور براہ راست دکاندار سے بات نہ کرے بلکہ محرم کے ذریعہ بات کرائے۔ والدہ سے کہہ دیں کہ ایسی جگہ جہاں عورتوں کا اس قدر ہجوم ہو کہ جسم عورتوں سے لگتا ہو میں نہیں جا سکتا۔

**۴۸۷ حال**: حضرت محرم کے مہینے میں کچھ سنی حضرات بھی حلیم یا بریانی وغیرہ پکاتے ہیں اور دوسروں کو اس کی دعوت بھی دیتے ہیں اور لوگوں کے گھروں میں بھی بھجواتے ہیں اور بلاتے بھی ہیں اس سلسلے میں کیا طرزِ عمل رکھا جائے! کیوں کہ وہ آگے سے کہہ دیتے ہیں بھئی ایسے ہی پکایا ہے، ہم تو اس نیت سے نہیں پکاتے وغیرہ وغیرہ۔ اصلاح فرمائیں۔

**جواب**: نہ وہاں جائیں نہ کھائیں بلکہ کسی مسکین کو دے دیں۔

**۴۸۸ حال**: جیسا کہ حضرت والا نے فرمایا تھا اس کے مطابق سونے کا معمول رات ۱۲؍ بجے سے ایک منٹ بھی اوپر نہ ہو، لیکن حضرت جیسے ہی بستر پر آتا ہوں، خیالات کا طوفان شروع ہوجاتا ہے۔ ایسے میں کیا کروں سونے کی کوشش کرتا ہوں تو نیند نہیں آتی اگر کچھ پڑھنے لگوں تو معمول متاثر ہوتا ہے۔

**جواب**: موت یا قبر کا دو منٹ مراقبہ کرلیا کریں۔

**۴۸۹ حال**: اب نوبت یہاں تک پہنچی ہے کہ ایک دوبار نفس مجھے چت بھی کرچکا ہے۔ البتہ یہ ضرور ہوا کہ میں جلد ہی سنبھل گیا، لیکن اس کا افسوس بہت ہے۔ انتہائی حقیر اپنے کو سمجھتا ہوں یہ سوچنے لگتا ہوں کہ شکل دیکھو اور اپنے کام دیکھو! للہ حضرت مدد فرمایئے! جو قربانی مانگیں گے ان شاء اللہ بندہ دینے کے لیے تیار ہے۔

**جواب**: جرمانہ ادا کریں نفل یا نقد اگر خدانخواستہ پھر ابتلا ہو تو مختصر وضاحت کے ساتھ مطلع کریں۔

**۴۹۰ حال**: بعض اوقات اہل بدعت سے نفرت نہیں محسوس ہوتی، بلکہ دل میں خیال آتا ہے کہ ان لوگوں سے تو اچھے ہیں جو نماز روزہ وغیرہ دوسرے فرائض کے تارک اور گناہ گار زندگی گذار رہے ہوتے ہیں۔

**جواب**: بدعت سے نفرت کرو کہ گمراہی ہے اور ہر گمراہی دوزخ میں لے جانے والی ہے اہل بدعت کا اکرام نہ کرو۔ حدیث پاک میں ہے کہ جس نے اہلِ بدعت کا اکرام کیا اس نے اسلام کو ڈھانے میں مدد کی۔ جن کا عقیدہ صحیح ہے لیکن عمل میں کوتاہی ہے وہ ان سے بہتر ہیں جن کا عقیدہ خراب ہے خواہ عمل صحیح ہو کیونکہ صحیح عقیدہ والا ایک دن نجات پاجائے گا خواہ کچھ سزا کے بعد یا بغیر سزا کے لیکن غلط عقیدہ کے ساتھ کوئی عمل قبول نہیں۔

**۴۹۱ حال**: میں یہ بھی سوچتا ہوں کہ ہر جماعت میں ہر کوئی ایک جیسا نہیں ہوتا، ممکن ہے یہ آدمی صحیح عقیدہ رکھتا ہو۔ یہ اس لیے کہ ان میں صالحین کی وضع قطع والے دیکھتا ہوں تو اس لیے کوئی برا گمان دل میں نہیں لاتا۔ لیکن ساتھ ہی یہ خیال آتا ہے گناہ سے تو نفرت کرنی ہے لیکن گناہ گار سے نفرت تو صحیح نہیں۔ جب سے یہ ذہن میں یہ بات تھی تب سے طبیعت پریشان تھی کچھ دفتر کی مصروفیات اور کام کے دباؤ کا بھی اس میں حصہ تھا، دل میں عجیب بے چینی تھی ہر کام الٹا سیدھا ہو رہا تھا، مغرب کی نماز میں نے مسجد اشرف میں پڑھی۔ دل میں یہ خیال تھا یا اللہ یہ پریشانی کیسی ہے کیوں ہے؟ بس دل میں اچانک خیال آیا کہ اہل بدعت والے خیال کی وجہ سے ہے کیونکہ مجھے اس بات پر کچھ بے یقینی تھی تو فوراً توبہ کی یقین جانئے فوراً دل میں سکون آیا اور محسوس ہوا کہ اس بات ہی کی وجہ سے حجاب تھا۔

**جواب**: گناہ گار کو حقیر سمجھنا حرام ہے۔ لیکن اس کے فعل سے بغض رکھنا واجب ہے۔

**۴۹۲ حال**: میں خانقاہ میں التزام کے ساتھ جمعہ اور پیر کو آتا ہوں اور جب کبھی ان دنوں کے علاوہ جانے کا گھر میں کہتا ہوں تو والدہ اختلاف کرتی ہیں اور ناراض ہو جاتی ہیں اب میں پھنس جاتا ہوں کہ ادھر میرا محبوب ادھر میری ماں، کیا کروں؟

**جواب**: دین سیکھنے کے لیے والدین کی اجازت ضروری نہیں۔ البتہ ماں باپ کے ادب کا لحاظ رکھیں اور حکمت سے کام لیں مثلاً توریہ کرکے آجائیں کہ میں اپنے دوست کے پاس جا رہا ہوں اور یہ جھوٹ نہیں کیونکہ شیخ سے بڑھ کر کون دوست ہوگا۔

**۴۹۳ حال**: ایک بات ذہن میں ہے کہ عصر میں دفتر کی چھٹی کے بعد حاضر ہو جایا کروں یعنی گھر والوں کو بتائے بغیر براہ راست دفتر سے خانقاہ آجایا کروں؟

**جواب**: صحیح۔

**٤٩٤ حال**: بہن کی شادی کے سلسلے میں خاندان والوں کی آمد ۲۰/ مارچ سے شروع ہوجائے گی آنے والے حضرات میں سے دو تین افراد سے بہنوں کا پردہ فرض ہے باقی ماموں اور چاچو اور دیگر نابالغ بچے وغیرہ ہوں گے۔ بہنوں کے لیے تو خاص احتیاط کا مسئلہ نہیں وہ تو الحمدللہ حضرت والا کی تربیت یافتہ ہیں لیکن اس نالائق کو شدید مجاہدہ سے گزرنا پڑے گا کیونکہ خاندان بھر میں شرعی پردے کا رواج بالکل نہیں حضرت دعا فرمادیں اس مجاہدے کی توفیق ہو۔

**جواب**: آپ ہمت سے کام لیں اور رواج کے خلاف کریں شرعی پردہ کا اعلان کردیں تاکہ لوگوں پر واضح ہوجائے کہ یہ اب کسی کی پرواہ نہیں کرے گا آپ ہمت کریں بندہ دعا کرتا ہے۔

**٤٩٥ حال**: والدین سے کہہ دیا ہے کہ شادی میں فوٹو مووی مخلوط اجتماع نہیں ہوگا۔ والدین الحمدللہ اس بات پر راضی ہیں لیکن تجربہ ہے کہ جب رشتہ دار سامنے ہوتے ہیں اور وہ فوٹو بنانے لگیں تو ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور موقع پر ان کو منع نہیں کرسکتے۔

**جواب**: آپ ڈھیلے نہ ہوں کوئی کام شریعت کے خلاف ہو تو فوراً اس مجلس کو چھوڑ کر چلے جائیں اور گھر والوں سے کہہ دیں کہ اگر کوئی کام ایسا ہوا تو میں یہی کروں گا۔

**٤٩٦ حال**: اور پہلے سے اطلاع دینے پر والدہ ناراض ہوتی ہیں کہ تم تینوں یعنی میں اور بڑی دو بہنیں فوٹو نہ کھنچوانا لیکن دوسروں کو منع بھی نہ کرنا، رشتہ دار ناراض ہوجائیں گے۔ ایسے میں اگر عین وقت پر فوٹو شروع ہوگئے تو میں کیا کروں؟

**جواب**: فوراً مجلس کو چھوڑ دیں۔ والدہ صاحبہ سے عرض کردیں کہ اگر آپ منع کرتی ہیں تو پہلے سے اطلاع نہیں کروں گا لیکن اگر کسی نے فوٹو یا مووی بنانا شروع کیا تو فوراً اس مجلس کو چھوڑ دوں گا۔ والدہ سے کہیں کہ اگر زبانی کہنا

مشکل ہے تو حفظ ماتقدم کے طور پر مجلس میں کتبہ لکھ کر لگا دیں کہ فوٹو کشی کوئی صاحب نہ کریں ورنہ کیمرہ ضبط کرلیا جائے گا۔

---

**۴۹۷ حال**: حضرت والا کبھی کبھار اتنی مایوسی ہوتی ہے کہ دل بالکل بجھ جاتا ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے یہ سب میں کھیل کھیل رہی ہوں صرف ظاہری چیزیں ہیں دل میں کچھ بھی نہیں مگر پھر خیال آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اتنی گناہوں والی زندگی سے نکال کر یہاں تک لائے ہیں کیا اب وہ تنہا چھوڑ دیں گے؟ اس پر حضرت اقدس دل کو تسلی ہوتی ہے کہ یقیناً اگر دوبارہ گناہوں والی ظلمت میں لوٹانا ہوتا تو رب کریم وہاں سے نکالتا ہی نہ۔

**جواب**: مایوسی دور کرنے کے لیے یہ بہترین مراقبہ ہے لیکن اتنا خوف جو کہ مایوسی کی حدیں چھونے لگے، مطلوب نہیں، ہمارے بڑوں کا سایہ اور ان کی دعائیں سلامت رہیں ان شاء اللہ بیڑا پار ہوگا ہمیں تو اپنے بزرگوں کے برکات کی وجہ سے کبھی مایوسی نہیں ہوئی۔ جب مایوسی ہونے لگے سمجھ لو شیطان آ گیا اعوذ باللہ پڑھ لیا کریں اور کسی کام میں لگ جائیں۔

**۴۹۸ حال**: حضرت والا مجھے اپنے کسی کام میں اخلاص نہیں لگتا اگر کبھی مدد کروں کسی کی تو بھی دل میں یہ ہوتا ہے کہ یہ بندہ خوش ہو جائے گا۔

**جواب**: بندہ کی مدد سے مقصود اللہ کی رضا ہوتی ہے، بندہ کا خوش کرنا ضمنی ہوتا ہے اور مومن کو خوش کرنا بھی مطلوب اور تمام عبادتوں سے افضل ہے۔

**۴۹۹ حال**: اور حضرت والا ایک بات یہ بھی دریافت کرنی تھی کہ کیا یہ بھی رِیا ہے کہ میں سبق یاد کر کے باجی کو سناتی ہوں تو بہت اچھا یاد کروں کہ باجی نے سننا ہے اسی طرح امتحان دینے میں جو پرچوں کی تیاری ہوتی ہے اس میں تو نیت ہی ہوتی ہے کہ پرچے اچھے ہو جائیں تو کیا یہ بھی دکھاوا ہے اور رِیا ہے اخلاص کی کمی ہے؟

**جواب**: نہیں۔ استانی علم دین سکھاتی ہے اس کو خوش کرنا بھی مطلوب ہے اور اللہ کی رضا کا ذریعہ ہے۔ ریا وہ ہے جس کی غرض صرف دنیا ہو یعنی دنیوی غرض مثلاً عزت وجاہ کے لیے کوئی عمل کرے۔

**۵۰۰ حال**: حضرت والا آپ کے حکم کے مطابق اپنی ٹیچر جو اہلِ تشیع تھیں ان کی تحریریں سب جلا دی ہیں۔ حضرت والا اس بارے میں دو طرح کے خیالات بہت زیادہ آتے ہیں (۱) کہ دل کہتا ہے تم نے نیکی کا راستہ ان کو دیکھ کر ہی تو پسند کیا تھا مثلاً وہ ٹی وی وغیرہ نہیں دیکھتی تھیں وغیرہ وغیرہ۔

**جواب**: آپ کو ان سے نیکی کا راستہ مل گیا یہ اللہ کا فضل ہے لیکن ان سے ملتے رہنے سے خوف ہے کہ آپ کا عقیدہ خراب ہو جائے کیونکہ صحبت کا اثر ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں کہ یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست نہ بناؤ۔

**۵۰۱ حال**: دوسرا یہ کہ جب ان سے اس قدر محبت نہیں رہی تو قطع تعلق کر لیا جب محبت تھی تب قطع کرتی تو کمال تھا۔ اس طرح کے خیال حضرت والا بہت آتے ہیں۔

**جواب**: نیک کام کی جب بھی توفیق ہو جائے بہتر ہے۔

**۵۰۲ حال**: حضرت والا کیا میں ان کو فون نہ کیا کروں۔ ویسے جب سے آپ نے فرمایا ہے میں نے ایک بار بھی الحمدللہ فون نہیں کیا۔

**جواب**: اگر ان کا فون آئے تو اس نیت سے کہ شاید ان کو ہدایت ہو جائے ظاہری خوش اخلاقی سے جواب دے دیں لیکن محبت اور میل جول نہ رکھیں نہ فون کریں۔

**۵۰۳ حال**: حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ آپ نے پچھلے خط میں فرمایا تھا مرد استادوں سے پڑھنے کے بارے میں۔ حضرت والا میں محض اپنی نالائقی کے سبب اس پر مکمل طور پر عمل نہیں کر سکی ہاں یہ ضرور ہوا ہے کہ بات کرنا بہت کم کر دیا ہے اب اگر پوچھنا ہوتا ہے تو کسی طالبہ کو لکھ دیتی ہوں وہ پوچھ دیتی ہے

خود حتی الامکان بچتی ہوں (اس وجہ سے حضرت والا سورۃ احزاب کی آیت نمبر ۳۲ اور ۷۰ لکھ کر اپنے پاس رکھی ہے اساتذوں کے گھنٹوں میں اپنے سامنے رکھتی ہوں تا کہ زبان قابو میں رہے۔ ایک تو حضرت والا حاضری کے وقت لازمی طور پر لبیک کہنا پڑتا ہے پھر اگر کسی نے سوال کیا تو اس کا جواب دینا پڑتا ہے۔ (اگر کوئی اور دے سکتا ہو تو اس کو کہہ دیتی ہوں کہ دے دو پر خود نہیں دیتی) تیسرا یہ کہ اگر کوئی تلاوتِ قرآن پاک نہ کر سکے تو مجبوراً مجھے کرنی پڑتی ہے۔ (اور اگر کوئی اور کر سکے تو پھر میں بالکل نہیں کرتی۔)

**جواب**: نامحرموں کا تلاوت سننا کہاں جائز ہے مردوں کا پڑھانا لڑکیوں کا جواب دینا پھر نامحرموں کا تلاوت سننا ایسے علم حاصل کرنے سے جاہل رہنا بہتر ہے۔

### اسی طالبہ کا دوسرا خط

**۵۰۴ حال**: حضرت اقدس اپنی حالت بالکل ویسی معلوم ہوتی ہے کہ اللہ کے راستے میں بڑے جذبے اور جوش کے ساتھ عزم کر کے چلے تھے مگر راستے میں نفس کے ظالم ہاتھوں میں گرفتار ہو گئے۔

**جواب**: اگر گرفتار ہو بھی گئے تو کیا ہوا؟ توبہ کر کے پھر آزاد ہو جاؤ۔

**۵۰۵ حال**: حضرت والا پہلے تو دل میں دھیان رہنے لگا تھا کہ میری اس بات سے میرا رب خوش ہے یا ناخوش، حضرت اقدس اب تو ایسا لگتا ہے جیسے اس بات کی تو پرواہ ہی نہیں رہی۔

**جواب**: اس میں تشویش کی کیا بات ہے یہ تو آپ کے اختیار میں ہے۔ غفلت ہو گئی تو پھر سے دھیان رکھنا شروع کر دو۔

**۵۰۶ حال**: حضرت والا مجھے لگتا ہے جیسے مجھے خودنمائی کا شوق ہے ہر جگہ نمایاں نظر آنا شاید مجھے اچھا لگتا ہے۔

**جواب**: دنیا کی فنائیت کو سوچ لیا کریں کہ خودنمائی سے کیا فائدہ۔ نہ دیکھنے

والے رہیں گے، نہ میں رہوں گی۔

**۵۰۷ حال**: حضرت والا ایسا لگتا ہے جیسے خواہش تو اللہ تعالیٰ کو دل میں بسانے کی تھی اور حضرت والا واللہ ایسا لگتا بھی تھا جیسے اب دل خالی ہونے لگا غیر اللہ سے اور ربا کی موجودگی محسوس ہونے لگی۔ مگر حضرت والا جانے کیا ہوا کہ اب لگتا ہے جیسے سب کھیل تھا وہ ختم ہوگیا۔

**جواب**: لگنے سے کچھ نہیں ہوتا جب گناہوں سے بچنے کی توفیق ہورہی ہے تو وہموں میں نہ پڑو۔ زوال صرف گناہوں سے ہوتا ہے کیفیات بدلنے سے نہیں اور کیفیات بدل جانا زوال کی علامت نہیں۔ ترقی یا زوال اعمال سے ہوتا ہے کیفیات سے نہیں۔

**۵۰۸ حال**: حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ مجھے ایک بات بڑی پریشان کرتی ہے کہ میں حضرت والا باتیں تو بہت کرتی ہوں مگر عمل لگتا ہے کچھ بھی نہیں۔

**جواب**: یہ لگنا تو اچھا ہے اور اصلاح وترقی کا ذریعہ ہے لیکن مایوس ہونا نادانی ہے۔

**۵۰۹ حال**: حضرت والا مدرسے میں بھی طالبات سے باتیں ہوں تو حضرت غیر اختیاری آپ ہی کی باتیں ہوتی ہیں کہ ہمارے حضرت نے یہ فرمایا اور ان کی کتاب میں یہ پڑھا۔

**جواب**: اچھی بات ہے اپنے شیخ سے ایسا ہی تعلق ہوتا ہے۔

**۵۱۰ حال**: جس پر باجیاں اور طالبات یہ حسنِ ظن رکھتی ہیں کہ تمہاری نسبت بڑی قوی ہے، اس پر اس وقت حضرت اتنی ندامت ہوتی ہے کہ باتیں سنا دینا کیا کمال اصل تو اتباع ہے اگر وہ نہیں تو کچھ بھی نہیں۔

**جواب**: ندامت مبارک حال ہے۔ شکر کریں اور دعا کرلیا کریں کہ یا اللہ ان کے حسنِ ظن کے مطابق میرے ساتھ معاملہ فرماویں۔

**۵۱۱ حال**: حضرت نوافل میں مزہ تو دور اور سستی تو ہوتی ہے مگر فرائض میں بھی

ایسا ہونے لگا ہے۔ اللہ والوں سے تعلق کا دعویٰ بھی ہے اور اپنی نالائقی کی وجہ سے یہ حالت۔

**جواب**: مزہ مطلوب نہیں، عبادت میں مزہ نہ آنا کوئی بری حالت نہیں۔ مزہ آئے یا نہ آئے عبادت کئے جائیں۔

**۵۱۲ حال**: حضرت والا میری بہن کی شادی ہونے والی ہے تو لازمی بات ہے کہ مہمان گھر پر بھی ٹھہریں گے اور ان میں نامحرم بھی بعض ہوں گے تو حضرت والا ایسی صورت میں پردے کے سلسلے میں کیا عمل رکھوں۔ چونکہ خاندان والوں کا ماحول اس طرف ہرگز نہیں ہے۔ بڑی چادر سے گھونگٹ نکال لوں یا نقاب کا بھی استعمال کروں۔ اور اگر اس پر والدہ یا کوئی اور کچھ کہے تو؟

**جواب**: اس پر کسی کے کہنے کی پرواہ نہ کریں سختی سے پردہ کریں چہرہ بالکل نظر نہ آئے خواہ گھونگٹ ہو یا نقاب اور بدن پر چادر ڈال لیں۔

..........................................

**۵۱۳ حال**: ایک مسئلہ پیش کرنا ہے کہ دادا ابو کے انتقال سے دو روز پہلے سے عجیب سی طبیعت ہونے لگی تھی دل میں بار بار خیال آرہا تھا کہ دادا ابو تھوڑے دن ہیں صبر کرلیں جب وہ حیات تھے تو بہت روتی تھی کہ بعد میں کیا ہوگا۔ مگر ان کے انتقال کے وقت بالکل رونا نہیں آیا اس کے بعد بھی عجیب دل میں سختی سی محسوس ہوتی ہے۔

**جواب**: یہ سختی نہیں ہے تسلیم و رضا کا حال غالب ہوگیا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ پہلے بیمار کرتے ہیں جس سے صحت کی امید کم ہونے سے پھر صدمہ کم محسوس ہوتا ہے اور اچانک موت سے سخت صدمہ ہوتا ہے جس سے حدیث پاک میں پناہ مانگی گئی ہے۔

**۵۱۴ حال**: رمضان میں بھی پچھلے رمضان کے مقابلہ میں عبادت کم ہوئی۔

تلاوت تو الحمدللہ رہی معمول میں میرا یہ حال تھا کہ استغفار یا پھر اللہ سے باتیں کرتی رہتی تھی مگر ادھر جہاں کچھ شروع کرتی ہوں ایک دم اکتا جاتی ہوں۔

**جواب**: عبادت میں کمی یا زیادتی مطلوب نہیں جو عبادت ضروری ہے وہ تو کرنا ضروری ہے باقی سب سے بڑی عبادت گناہوں سے بچنا ہے اس کا اہتمام ہونا چاہیے۔

**۵۱۵ حال**: اثر کی وجہ سے زیادہ پڑھنے کو گھر میں سب لوگ منع فرماتے ہیں مجھے محسوس ہوتا ہے کہ اس سے میرے ایمان میں کمزوری نہ آجائے۔

**جواب**: کم پڑھنے سے ایمان کمزور نہیں ہوتا گناہوں سے کمزور ہوتا ہے۔

**۵۱۶ حال**: شرعی پردہ کی گذارش کی تھی مگر فلیٹ میں رہنے کی وجہ سے اور رکاوٹوں کی وجہ سے قدم اٹھانا مشکل لگ رہا ہے۔ دعا فرمائیں میرے والدین میرا ساتھ دیں اور اس راستہ کو اختیار کرنے میں اللہ تعالیٰ غیب سے مدد فرمائیں۔

**جواب**: آپ ہمت کریں اور دینی معاملہ میں کسی کی پرواہ نہ کریں۔ ہمت کرو تو کچھ مشکل نہیں۔ دعا کرتا ہوں۔

---

**۵۱۷ حال**: گذارش یہ ہے کہ آپ کی یہ خادمہ حج کے لیے گئی تھی حج کے دوران اور آنے کے بعد عجیب سی کیفیت ہے جس کی بہت تشویش ہے۔ ایک تو یہ کہ جب جانے کا ہوا تو کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ میں وہاں کے آداب سے واقف بھی ہوں یا نہیں دوسرے جب خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑی تو رونے کے کوئی آثار نہیں پیش آئے صرف جو حمد کتابوں میں لکھی تھی وہی پڑھی گئی اور جیسے سکون سا معلوم ہوا اور پورا سفر ایسا لگا جیسے خواب دیکھ رہی ہوں جو کیفیت یہاں پر جانے کے لیے پیدا ہوتی تھی وہاں مختلف معاملہ رہا۔ جیسے حسرت تھی وہاں جا کر بس سن ہوگئی۔

**جواب**: اس میں تشویش کی کیا بات ہے۔ ماں سے دوری میں بچہ روتا ہے ماں

کی گود میں بچہ کو رونا آتا ہے؟ قُرب میں سکون ہوتا ہی ہے یہ خوشی کی بات ہے نہ کہ تشویش کی۔

**۵۱۸ حال:** دوسری بات زیادہ تر لوگوں میں عبادت کا رجحان زیادہ ہوجاتا ہے لیکن مجھ سے صرف نماز کی ادائیگی ہی رہی۔ زیادہ نفل ادا نہیں کیے۔

**جواب:** کوئی مضائقہ نہیں۔

**۵۱۹ حال:** آیا کہ کیا اتنی بوڑھی ہوگئی یا طاقت ہی جسم میں نہیں رہی۔ کوئی کام کرنے کا سوچتی تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے کوئی روک رہا ہے۔

**جواب:** جب ایک باپ کمزور بچہ سے زیادہ کام نہیں لیتا تو اللہ کی رحمت کو کیا سمجھتی ہیں، آپ کی طاقت سے زیادہ اللہ تعالیٰ نے کام نہیں لیا مطمئن رہیں۔

**۵۲۰ حال:** اسی طرح سے مجھے دورانِ سفر اور حج سے واپسی پر عجیب قسم کے خواب آئے جس میں سے ایک سے میں بہت گھبرا گئی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میرا چھوٹا بھائی معلوم نہیں کہاں ہے اس کے لیے فکرمند ہیں کہ ایک لفافہ آتا ہے جو دادا ابو (مرحوم) کی طرف سے ہے اور اس کے آخر میں نام کے ساتھ عالم ارواح کا پتہ لکھا ہے۔ جس کو پڑھ کر مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا پھر جب میں نے دوسری طرف دیکھا تو میرا بھائی لیٹا ہوا نظر آیا جس کے پاس ہی کافی گھنے کالے کالے بال سے کوئی چیز چھپی ہوئی ہے۔ اس خواب کی وجہ سے بہت فکر ہے۔

**جواب:** تعجب ہے کہ خوابوں سے پریشان ہوتی ہیں ایسے خوابوں کی کوئی اہمیت نہیں نہ ان خوابوں سے کوئی نقصان ہوتا ہے بخاری شریف کی حدیث میں صراحت ہے۔

**۵۲۱ حال:** حج سے آنے کے بعد میری طبیعت میں واضح تبدیلی محسوس نہیں ہوتی لیکن سکون سا آگیا ہے۔

**جواب:** علامتِ قبولیت ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۵۲۲ حال:** دنیا کی چیزوں کی رغبت بہت کم محسوس ہو رہی ہے زندگی بہت مشکل لگنے لگی ہے حج پر آنے کے بعد مجھے چار روز سے رونا آنا شروع ہوا ہے۔ مجھے نماز میں خشوع بھی کبھی معلوم ہی نہیں ہوتا کبھی ہو بھی جاتا ہے۔ خوش خوش نہیں لگتی۔

**جواب:** آپ خوش رہیں شکر کریں کہ اللہ نے حج کی توفیق دی۔ اعصابی دباؤ کی وجہ سے آپ کے لیے زیادہ رونا اچھا نہیں ہنسنا اور خوش رہنا آپ کے لیے عبادت ہے۔

..........

**۵۲۳ حال:** میں پہلے آپ کو خط لکھ چکی ہوں لیکن میں اپنے گھر کے کچھ حالات آپ کو بیان کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے گھر میں دینی ماحول نہیں ہے میرے والد صاحب بالکل بھی دینی سمجھ بوجھ نہیں رکھتے نماز تو صرف عید بقرعید کی پڑھتے ہیں گھر میں کیبل لگوایا ہوا ہے جو کہ منع کرنے کے باوجود نہیں نکلواتے جس میں ہر وقت واہیات چیزیں آتی رہتی ہیں بھائی بھی ہر وقت اسی میں مشغول رہتے ہیں بیماری کی وجہ سے کوئی نوکری نہیں کرتے جس کی وجہ سے فضولیات میں ٹائم لگا دیتے ہیں ہم تین بہنوں نے فاضلہ قاریہ کا کورس کیا ہوا ہے اور دو بہنیں اور دو بھائی حافظ قرآن بھی ہیں لیکن دونوں بھائی بھی والد صاحب کی وجہ سے ٹی وی کا بہت شغف رکھتے ہیں قرآن کی فکر نہیں کرتے والدہ صاحبہ والد صاحب کو کافی سمجھاتی ہیں لیکن والدہ کو ڈانٹ کر چپ کروا دیتے ہیں کہ میرے لیے میرے اعمال ہیں ہم اس صورتحال سے بہت پریشان ہیں اور میں بذاتِ خود اپنے معمولات میں ہر زاویئے سے آپ کی اصلاح کی ضرورت مند ہوں۔ مہربانی فرما کر میرے معاملے میں میری اصلاح کیجئے میں نے تقریباً ۴ جمعوں سے آپ کی مسجد میں بیان سننا شروع کیا ہے آپ سے درخواست ہے کہ میری اصلاح کیجئے کہ ایک مسلمان کے معمولات جیسے ہونے چاہیے میرے بھی اس طرح ہو جائیں۔

**جواب**: ان حالات میں آپ زبان سے تبلیغ نہ کریں اپنے عمل سے تبلیغ کیجئے یعنی خود ٹی وی نہ دیکھیں نہ اس کمرہ میں جائیں جس وقت ٹی وی چل رہا ہو۔ اسی طرح خود گناہ کے کسی کام میں شریک نہ ہوں اور اللہ تعالیٰ سے اپنی اور گھر والوں کی اصلاح کے لیے دعا کریں۔ یہ عملی تبلیغ بہت مؤثر ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔ والد صاحب کو زبان سے کچھ نہ کہیں خوب خدمت کریں بس خود کسی گناہ کے کام میں شریک نہ ہوں۔

.................................................

**۵۲۴ حال**: حضرت والا میں پچھلے شعبان کی ۱۵/ تاریخ کو آپ سے بیعت ہوئی تھی یہ میرا پہلا اصلاحی خط ہے۔ شاید میرا یہ خط کچھ طویل ہو جائے اور آپ کی طبیعت پر گراں گذرے تو مجھے معاف فرما دیجئے گا۔ حضرت والا جب میری شروع میں شادی ہوئی تو میری طبیعت میرے شوہر سے بالکل نہیں ملتی تھی۔ ہمارے درمیان جھگڑے ہی ہوتے تھے لیکن یہ جھگڑے کسی خطرناک صورتحال تک نہیں پہنچتے ان جھگڑوں کی وجہ ہمارا غصہ تھا جو بہت جلد آ جاتا تھا۔ میری طبیعت میں پہلے تو بہت زیادہ غصہ تھا۔ اب غصہ تو کم ہو گیا ہے پہلے شوہر کی باتیں برداشت نہیں ہوتی تھیں برداشت کی بھی کمی تھی۔ شادی کے ۱۹/ سال گذرنے ک بعد غصے میں بھی کمی ہو گئی ہے لیکن طبیعت میں غصہ بالکل ختم ہو گیا ہے ایسی بات نہیں ہے ابھی بھی کسی وقت بہت زیادہ غصہ آ جاتا ہے لیکن جلد ہی ختم بھی ہو جاتا ہے۔ حضرت والا میں آپ سے بیعت ہوئی تو اس سے پہلے میں ..........صاحب سے بیعت ہوئی تھی ان کا انتقال ہو چکا ہے۔ میرے اندر پہلے کے مقابلے میں کافی تبدیلی آ چکی ہے۔ میں حضرت...... سے اصلاحی فائدہ نہیں اٹھا سکی۔ ان کے انتقال کے ۳/ سال بعد میں آپ سے بیعت ہوئی تو اس وقت میں شرعی پردہ کرتی تھی۔ اور میرا شرعی پردہ شروع کئے ہوئے ۳/ مہینے ہوئے

تھے۔ میں نے شرعی پردہ اپنے شوہر کی اجازت سے شروع کیا تھا۔ میرے شوہر نے مجھے خوشی سے اجازت دی تھی لیکن پھر ایک دن میرے شوہر نے مجھ سے کوئی بات کی جو مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ہے کہ کیا بات تھی بہرحال میں نے اس بات کا جواب کچھ الجھ کے دے دیا۔ جو میرے شوہر کو ناگوار گذرا انہوں نے مجھ سے کہا کہ تم میرا ادب اور احترام تو کرتی نہیں ہو اللہ نے پہلے شوہر کا احترام اور ادب کا حکم دیا ہے پہلے تم وہ کرو شرعی پردہ تم بعد میں کرنا یہ کہہ کر انہوں نے میرا پردہ ختم کرا دیا پہلے میں صرف گھر سے نکلتے وقت چہرہ کا پردہ کرتی تھی لیکن پھر میں نے گھر کے اندر آنے والے تمام نامحرموں سے پردہ شروع کیا تھا۔ جس کی وجہ سے ہمارے خاندان کے مردوں نے ہمارے ہاں آنا کم کر دیا تھا میرے شوہر کو یہ بھی محسوس ہوتا تھا۔ لیکن پردہ ختم کرانے کی اصل وجہ شوہر کا ادب نہ کرنا ہے۔ حضرت والا حالانکہ میں نے اپنے شوہر سے بہت معافی بھی مانگی ان کی منتیں بھی کیں کہ آپ میرا پردہ ختم نہ کرائیں لیکن وہ کسی طرح نہیں مانے پھر میں نے مجبور ہو کر اپنا پردہ ختم کر دیا جس کا مجھے ابھی تک ملال ہے۔

**جواب**: آپ نے غلطی کی آپ کو پردہ ہرگز ختم نہیں کرنا چاہیے تھا، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، شوہر کا ادب ضروری ہے، ادب کریں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر بے ادبی کا گناہ ہو رہا ہے تو اس کی وجہ سے دوسرے گناہ بھی شروع کر دو۔ پردہ پھر سے شروع کر دیں۔

**۵۲۵ حال**: اب میں نے کوشش شروع کی ہے کہ میں اپنے شوہر سے ادب سے پیش آؤں اور دھیمے انداز میں ان سے بات کروں۔

**جواب**: بہشتی زیور کا چوتھا حصہ میاں سے نباہ کرنے کا طریقہ مطالعہ میں رکھیں شوہر سے ہرگز غصہ سے بات نہیں کرنی چاہیے۔ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں۔

**٥٢٦ حال**: اللہ کی رضا کے لیے خواہش ہے کہ میں پھر سے شرعی پردہ شروع کردوں لیکن شوہر سے اجازت کا ڈر اور شروع ہونے کے بعد پردہ ختم ہونے کا ڈر دل میں بیٹھ گیا ہے۔ ساتھ میں یہ بھی خیال آتا ہے کہ ہم نے دین کو کھیل بنالیا ہے۔ میرا جب پردہ ختم ہوا تو خاندان والوں نے بھی کہا کہ پردہ کیا ہی کیوں تھا جب ختم کرنا تھا۔ حضرت والا آپ مجھے کوئی ایسا علاج بتائیں جس کو کرکے میں اپنے شوہر کا دل جیت لوں اور شرعی پردہ شروع کرکے اللہ کو بھی راضی کرلوں۔ اور یہ بھی بتائیں کہ میں اپنے دل سے یہ ڈر کیسے نکالوں کہ میرے شوہر مجھ سے خوش ہوکر پردے کی اجازت دے دیتے ہیں تو پھر کبھی ناراض ہوکر پردہ پھر ختم نہ کرادیں۔ اب شرعی پردہ پھر سے شروع کرتے ہوئے پردے کے ختم ہونے کا ڈر رہو گیا ہے۔

**جواب**: یہ ڈر صحیح نہیں، فوراً شرعی پردہ شروع کردیں۔ یہ دین کو کھیل بنانا نہیں ہے۔ آدمی اگر پھسل جاتا ہے تو پھر اٹھ جاتا ہے یا پڑا ہی رہتا ہے؟ اسی طرح دین میں پھسل کر گر پڑیں تو پھر اٹھ کر چلنے لگو۔ شوہر سے خوب محبت سے پیش آئیں خوب خدمت کریں۔ اور ادب سے عرض کردیں کہ میں اب پردہ شروع کررہی ہوں اللہ تعالیٰ کو اب مزید ناراض نہیں کرسکتی قبر میں کوئی ساتھ نہیں جائے گا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔ نرمی سے یہ بات کرو لیکن دین پر سختی سے جمی رہو اور پردہ دوبارہ ختم ہونے کا ڈر شیطانی ہے۔ شیطان اس طرح آپ کو بے پردہ رکھنا چاہتا ہے۔ ماضی کو استغفار کرکے بھول جاؤ حال کو درست رکھو اور مستقبل کو اللہ پر چھوڑ دو۔ حال کو درست کرلو اور پردہ کرو جو اپنا حال درست رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے مستقبل کی حفاظت فرماتے ہیں۔

**۵۲۷ حال**: سلام مسنون کے بعد عرض یہ ہے کہ بندہ غریب کے دل میں چند اشکالات ہیں۔آپ سے قرآن وحدیث کی روشنی میں حل کرنا چاہتا ہوں۔امید ہے رحم فرمائیں گے۔آپ کی تھوڑی سی توجہ پر ایک بندے کا ایمان بچ سکتا ہے وہ اشکالات یہ ہیں:

جب میں نے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کے تقدیری معنی دیکھے تو میرے دل میں اشکال پیدا ہوا کہ جب برائی سے روکنے کی توفیق اللہ دیتا ہے اور نیک عمل کرنے کی توفیق بھی اللہ دیتا ہے تو اس میں میں انسان کا کوئی بس نہیں۔ تو پھر برائی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ جہنم میں کیوں ڈالتا ہے۔کیونکہ اللہ تعالیٰ ہی نے روکنے کی توفیق نہ دی اور نیک عمل کرنے والے کی کیا حیثیت ہے کیونکہ اگر اللہ تعالیٰ توفیق نہ دیتے تو وہ بھی برائی کرتے۔

کافر کو بھی اللہ نے پیدا کیا ہے اور مسلمان کو بھی۔اگر اللہ تعالیٰ چاہتے تو کافر کو مسلمان بنا سکتے اور مسلمان کو کافر۔کوئی اپنی مرضی سے پیدا نہیں ہوا ہے۔اگر کسی کو عقل دی ہے تو بھی اللہ تعالیٰ نے اگر کسی کو کم عقل بنایا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اور آپ کہتے ہیں کہ انسان کو اختیار دیا ہے کیا انسان اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی کام کرسکتا ہے؟ نہیں۔تو پھر کافر یا گناہ گار جہنم کے حقدار کیسے ہوسکتے ہیں اگر کوئی یہ کہے کہ جہنم ہے لیکن اللہ تعالیٰ عذاب نہیں دیتا کیونکہ سب اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں تو اس کا عقیدہ کیسا ہے؟ کیا یہ کافر ہے؟ اور اس کو کیسے سمجھایا جائے، جبکہ وہ بالا باتیں کرتا ہو۔

**جواب**: عزیزم! بہت سے امور تعبدی ہیں یعنی وہ بندگی کا امتحان ہیں کہ بندہ عقل کی بندگی کرتا ہے یا اللہ کی۔چونکہ وہ امور عقل کے دائرہ میں نہیں آسکتے وہاں صرف وحی پر ایمان لانا ضروری ہے، ان امور میں مسئلہ تقدیر بھی ہے۔ ایک بار صحابہ کرام مسئلہ تقدیر پر غور وخوض کررہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا

چہرۂ مبارک سرخ ہوگیا اور فرمایا کہ اسی وجہ سے بہت سی پچھلی امتوں پر عذاب آ گیا بس تقدیر پر ایمان لاؤ۔ اور اللہ ظالم نہیں کہ کسی کو عمل کا اختیار نہ ہو اور اس کو دوزخ میں ڈال دے اس لیے اہل سنت والجماعت کا عقیدہ ہے کہ انسان نہ قادر مطلق ہے نہ مجبور محض ہے یعنی نہ ایسی قدرت دی ہوئی ہے کہ ہر کام کر سکے اور نہ ایسا مجبور ہے جیسے مٹی کا ڈھیلہ مثلاً نہ ایسا قادر ہے کہ خود کو انسان سے جن یا جانور وغیرہ بنا دے اور نہ بالکل مجبور ہے کہ کچھ کر ہی نہ سکے بس عمل کا اختیار ہے کہ خیر بھی کر سکتا ہے اور شر بھی اور اسی اختیار پر قیامت کو جزا اور سزا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کہ انسان قادر ہے یا مجبور؟ فرمایا کہ اپنی ایک ٹانگ زمین سے اٹھا اس نے اٹھالی تو فرمایا کہ اسی کے ساتھ دوسری بھی اٹھالے۔ عرض کیا کہ نہیں اٹھا سکتا فرمایا کہ بس سمجھ لے کہ انسان اتنا قادر اور اتنا مجبور ہے یعنی نہ قادر مطلق ہے نہ مجبور محض ہے۔

اللہ نے کسی کو کافر پیدا نہیں کیا۔ حدیث پاک میں ہے کہ ہر انسان دینِ فطرت پر پیدا کیا گیا ہے لیکن اس کے ماں باپ فطرت کے خلاف اس کو کافر بنا دیتے ہیں یعنی اپنے اختیار سے کافر ہوتا ہے ورنہ فطرتاً وہ مسلمان پیدا کیا جاتا ہے۔ اور مسلمان کے گھر میں پیدا کیا جانا یا نیکی کرنا اور بدی سے بچنے کی توفیق یہ فضل ہے اور فضل عدل کے خلاف نہیں ہوتا مثلاً آپ نے دو مزدور رکھے اور طے کیا کہ دونوں کو پانچ پانچ سو مزدوری دی جائے گی اور شام کو دونوں مزدوروں کو پانچ پانچ سو ادا کر دیئے لیکن ایک مزدور سے آپ زیادہ خوش ہو گئے اور آپ نے اس کو ایک سٹیزن کی گھڑی بھی دے دی کہ یہ انعام ہے تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ یہ انعام عدل کے خلاف ہے۔ یہ فضل ہے، مہربانی ہے جو عدل و انصاف کے خلاف نہیں۔ عدل کے خلاف یہ ہوتا کہ پانچ سو کی جو مزدوری طے تھی آپ وہ کسی مزدور کو نہ دیتے۔ اسی طرح اللہ نے ہر انسان کو اتنی عقل دے کر

پیدا کیا ہے کہ بالغ ہونے کے بعد وہ زمین و آسمان چاند اور سورج اور دیگر نشانیوں کو دیکھ کر اللہ کے وجود پر ایمان لے آئے۔ بالغ ہوتے ہی ہر انسان کی عقل اس مقام پر پہنچ جاتی ہے کہ اللہ کو پہچان سکے اللہ کے وجود پر ایمان لا سکے چنانچہ کافر کے گھر پیدا ہونے والا بچہ اگر بالغ ہونے سے پہلے مر گیا تو وہ جہنم میں نہیں ڈالا جائے گا کیونکہ ابھی اس کی عقل اس قابل نہیں ہوئی تھی کہ اللہ کو پہچان سکے لہٰذا کافر کے گھر میں پیدا ہونا عدل ہے اور مسلمان کے گھر پیدا ہونا فضل ہے اور فضل عدل کے خلاف نہیں بس یہ کافی وافی جواب ہے اب مزید عقلی گھوڑے نہ دوڑانا یہ ایمانیات کا معاملہ ہے تقدیر پر ایمان لانا فرض ہے اور اللہ تعالیٰ ظالم نہیں ہیں کہ کسی کو برائی پر مجبور کریں برائی آدمی اپنے اختیار اور نفس کے شر سے کرتا ہے اور اچھائی بھی اپنے اختیار سے کرتا ہے لیکن اس میں توفیق کی مدد شامل ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ تقدیر پر غور و فکر کو منع فرمایا گیا ہے۔ اگر سلامتی چاہتے ہو تو اس معاملہ پر غور و فکر نہ کرو ہماری عقل محدود ہے اور محدود میں ایک حد تک ہی بات آسکتی ہے۔ بس ایمان لاؤ۔ اور یہ بھی سمجھ لیں کہ توفیق کے معنیٰ مدد کے ہیں جیسے کوئی اندھے کی لاٹھی پکڑ کے پہنچا دے۔ اللہ کی توفیق نہایت اہم ہے جو کبھی بدون مانگے اور کبھی مانگنے سے عطا ہو جاتی ہے۔ چونکہ کافر نے توفیق بھی نہیں مانگی اس لیے محرومی کا مجرم وہ خود ہے۔

---

**۵۲۸ حال**: سلام کے بعد عرض یہ ہے کہ میں نے آپ سے عمرہ کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ نے فرمایا تھا کہ حج اگر فرض ہے تو کرنا ضروری ہے ورنہ نہیں تو حج تو مجھ پر فرض نہیں ہے میرا ۴۰ ر یوم آپ کی خدمت میں حاضری کا اصلاح کی نیت سے ارادہ ہے۔ مسجد میں جہاں دو سال پہلے تراویح پڑھائی تھی وہاں انہوں نے دو ماہ پہلے کہا تھا کہ ۱۵ ر یوم تراویح پڑھائیے گا میرا آپ کے

پاس وقت کے لیے ارادہ ہے جب آپ فرمائیں تراویح کے بعد آ جاؤں یا عید کے بعد اجازت دیں جب آپ کی اجازت ہوگی میں ہر وقت تیار ہوں۔

**جواب**: اچھا ارادہ ہے لیکن اس کے لیے ضروری ہے کہ پہلے چھ ماہ تک پابندی سے اصلاحی مکاتبت کریں۔ ابتداء میں خانقاہ میں قیام مفید نہیں پہلے محبت و مناسبت پیدا کریں پھر آنا مفید ہوتا ہے۔

**۵۲۹ حال**: تراویح میں آپ نے فرمایا ہے کہ اجرت نہ لیں میں اجرت کے بارے میں نہ کسی سے بات کرتا ہوں پہلے سے نہ میرا ارادہ ہوتا ہے لیکن اگر کوئی دے دیتا ہے تو پھر وہ جتنے بھی پیسے ہوتے ہیں جیسا کہ پچھلے سال ۲۵۰۰ روپے ملے تھے وہ اس مسجد کے امام صاحب اور تین محلّہ کے آدمیوں کے سامنے مسجد کے کمرہ میں امام صاحب کو دیئے تاکہ اس محلے میں ایک شخص جو غریب تھا اس کو دے دیں اگر آپ فرمائیں کہ اس طرح ٹھیک ہے تو اس سال بھی اس طرح کروں ورنہ بالکل نہ لوں جیسا آپ فرمائیں گے اسی طرح کروں گا ان شاء اللہ۔

**جواب**: یہ بھی ٹھیک نہیں، یہ بھی اجرت ہے بالکل نہ لیں صاف انکار کر دیں۔

**۵۳۰ حال**: بعد از سلام عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی صحبت کی برکت سے بہت کچھ نوازا ہے ہر وقت خوش وخرم آرام واطمینان والی زندگی نصیب ہوئی ہے اور قرآن وحدیث کی تعلیمات پر یقین بڑھتا جارہا ہے پہلے میں عبادت کا بہت اہتمام کرتا تھا لیکن اب دل کی نگرانی کا زیادہ اہتمام کرتا ہوں حضرت نے بہشتی زیور میں لکھا ہے (حصہ ساتواں) کہ زیادہ کھانے سے دل غافل ہوتا جاتا ہے لیکن جب کوئی اچھا کھانا ہوتا ہے تو خوب کھاتا ہوں ورنہ عام معمول برابر اور مناسب کھانا کھاتا ہوں کیا یہ کبھی کبھار زیادہ کھانا مضر ہے یا نہیں علاج تجویز فرمائیں۔

**جواب**: زیادہ کھانے سے مراد یہ ہے کہ ایک دو لقمہ کی جگہ بھی معدہ میں نہ

چھوڑنا۔ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس زمانے میں قلت طعام اور قلت منام یہ دو مجاہدے ختم ہوگئے ہیں کیونکہ بوجہ ضعف اب لوگوں کی صحت اس کی متحمل نہیں لہٰذا خوب کھاؤ بس ایک دو لقمے کی جگہ معدہ میں چھوڑ دو۔ البتہ ہروقت عمدہ کھانے کی فکر میں نہ رہو۔

**۵۳۱ حال**: اسی طرح اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ زیادہ کلام نہیں کرتا مگر جب دو چار آدمیوں میں بیٹھتا ہوں تو پھر زیادہ بولتا ہوں اگر یہ مضر ہو تو علاج تجویز فرمائیں۔

**جواب**: گناہ کی بات بالکل نہ بولو مباح بات اعتدال سے اور دین کی بات خوب کریں۔

**۵۳۲ حال**: حضرت سب سے اہم بات آپ سے عرض کرنی تھی وہ یہ کہ الحمدللہ میں حافظ قرآن ہوں اور بعد حفظِ قرآن کے میری یہ نیت تھی کہ میں قرآن شریف پڑھاؤں گی اللہ کی رضا کے لیے اور یہ میرے لیے بعد میں صدقہ جاریہ ہوگا اور نجات کا سبب ہوگا تو اسی لیے حضرت میں نے گھر میں مدرسہ کھولا حفظ و ناظرہ کا اور الحمدللہ بہت سی بچیاں اور عورتیں اور کم عمر بچے آتے ہیں ساتھ ساتھ تعلیم بھی کرتی ہوں جس سے الحمدللہ مجھ کو بہت ہی زیادہ فائدہ ہوتا ہے تو اس میں میں یہ ہدیہ فی بچہ سو روپے لیتی ہوں صرف اس وجہ سے کہ میں بھی پابند رہوں اور بچے بھی پابند رہیں کیونکہ پیسے نہ لینے سے کوئی آرہا ہے کوئی نہیں آرہا ہے یعنی چھٹیاں بہت کرتے تھے بچے اور بچیاں غیر شرعی لباس میں آرہی ہیں ماں باپ کا جب دل چاہ رہا ہے بھیج رہے ہیں اور کچھ بڑوں کے مشورے بھی شامل تھے اور خود جب میں مدرسہ میں شعبہ حفظ میں پڑھاتی تھی تو وہاں فی بچہ چاہے وہ ناظرہ کا ہو ۳۲۵/روپے فیس تھی اور وہاں کئی ایسے مستحق تھے جو کہ نہ دے سکتے تھے تو ان کا کھانا پینا لباس سب مدرسے والے ماشاء اللہ کرتے تھے تو

حضرت یہ سب باتیں ہیں جواز کی لیکن مجھ کو ڈر لگتا ہے کہ میرا پیسے لے کر پڑھانا دنیا کے لیے نہ ہو جائے۔ کیونکہ جو بچے پیسے دیتے ہیں اس سے میں اپنی اور اپنے بچوں کی کچھ ضرورتیں بھی پوری کرتی ہوں۔

**جواب**: جواز میں تو کوئی کلام نہیں لیکن اگر ضرورت نہیں اور بغیر اس کے بھی کام چل سکتا ہے اور فیس لینا مصلحتاً ضروری ہے تو اپنے اور اپنے بچوں پر صرف نہ کریں بلکہ صدقہ کر دیں کہ اس میں اخلاص زیادہ ہے البتہ ضرورت ہو تو مضائقہ نہیں۔

**۵۳۳ حال**: اگرچہ حضرت اخلاص بہت ہوتا ہے پڑھانے میں وہ اس طرح کہ میرے ہاں کام کرنے والی ماسی ہے وہ پیسے نہیں دیتی تو اس کو میں وہی وقت اتنا ہی توجہ سے دیتی ہوں جو اوروں کو دیتی ہوں بلکہ اس کے ساتھ محنت بہت ہے کہ اس کی زبان بنگلہ ہے تجوید و تلفظ صحیح نہیں ادا کر پاتی۔

**جواب**: اپنے اخلاص پر ایسا اعتماد جائز نہیں۔ اہل اخلاص کی علامت یہ ہے کہ عمل کر کے وہ ڈرتے رہتے ہیں کہ معلوم نہیں قبول ہے یا نہیں لہٰذا عمل کر کے اپنے اخلاص پر بھروسہ نہ کرو اللہ کی رحمت سے فریاد کرو کہ میرا یہ عمل قبولیت کے قابل نہیں اپنے کرم سے قبول معاف فرما لیجئے اور کہو:

﴿رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت:۱۲۷)

..........................................................

**۵۳۴ حال**: حضرت والا پتا نہیں اس طرح کہنا مناسب ہے یا نہیں مگر حضرت اقدس مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق کمزور ہو گیا ہے۔

**جواب**: ہرگز کمزور نہیں ہوا۔ اپنی رائے کے بجائے شیخ کی رائے پر اعتماد کریں یہ راستہ خود رائی کا نہیں ہے۔

**۵۳۵ حال**: حضرت اقدس میرا دل چاہتا ہے کہ میرا اللہ میاں سے بہت بہت

قوی تعلق ہو جائے۔ مجھے ان سے بہت محبت ہو جائے کہ شمار ممکن نہ ہو۔ حضرت مجھے لگتا ہے جیسے یہ صرف میری خواہش ہے میں شاید اس کے حصول کے لیے کوشش نہیں کرتی۔

**جواب:** یہ خواہش بذاتِ خود مبارک ہے، علامہ سید سلیمان ندوی فرماتے ہیں۔

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے جو اس کی حسرت ملے

اللہ تعالیٰ نیک آرزو کو پورا کرتے ہیں۔

**۵۳۶ حال:** حضرت والا آپ نے میری استانی کے لیے فرمایا تھا کہ اہلِ تشیع سے تعلق بالکل ختم کرلو۔ حضرت والا میں نے مکمل ارادہ کرلیا تھا کہ کوئی تعلق، کوئی فون ان کو نہیں کروں گی۔ مگر حضرت والا ان کا خود فون آ گیا۔ حضرت والا جانے میری ساری ہمت کہاں چلی گئی تھی کہ میں نہیں منع کرسکی کہ میں نے بات نہیں کرنی۔

**جواب:** دل سے محبت اور دوستی نہ رکھو، بات کرنا منع نہیں ہے، فون آجائے تو جواب دینے میں مضائقہ نہیں۔

**۵۳۷ حال:** حضرت والا اب اس سلسلے میں چند اشکال ہیں، حضرت ان کا حل سمجھ نہیں آرہا۔

(۱) حضرت والا شاید میں اپنے اندر اس بات کی ہمت نہیں پاتی کہ میں ان کو کہہ سکوں کہ میں آپ سے کوئی تعلق نہیں رکھوں گی۔

**جواب:** یہ کہنے کی ضرورت نہیں، دین بداخلاقی نہیں سکھاتا بس دل سے محبت نہ رکھو نہ دوستوں کا سا میل جول رکھو۔

**۵۳۸ حال:** (۲) دوسرا مسئلہ حضرت والا یہ ہے کہ میرے پاس ان کی تحریر شدہ نظمیں بہت تعداد میں ہیں حضرت والا ان کا کیا کروں؟ واپس کروں یا جلادوں۔

**جواب**: جلادیں، اہل باطل کے الفاظ میں بھی گمراہی کے اثرات ہوتے ہیں۔

**۵۳۹ حال**: (۳) حضرت والا اگر کبھی اسکول جانا ہوا تو پھر کیا رویہ رکھوں؟

**جواب**: شریعت کا اصول یاد رکھیں معاملات جائز مُوالات حرام یعنی ان سے دنیاوی امور مثلاً تجارتی لین دین کئے جاسکتے ہیں لیکن دل سے محبت کا تعلق رکھنا، دوستی رکھنا جائز نہیں۔

..........

**۵۴۰ حال**: عرض یہ ہے کہ بندہ بہت پریشان ہے کہ جب میں شروع شروع میں بیعت ہوا تھا تو آپ کی محبت بہت زیادہ تھی اور اکثر میں پندرہ دن یا ہفتہ بعد آپ کی مجلس میں آتا اور آپ کو ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا اور محبت سے دیکھتا رہتا مگر کچھ دن ہوئے کہ بندہ اپنے استاذ محترم حضرت مولانا .......... سے ملنے گیا وہاں جا کر میں نے حضرت سے ملاقات کی تو عجیب حالت ہوئی اس وقت تو دل میں یہ خیال تھا کہ میں اپنے شیخ کہ علاوہ کسی اور سے تعلق نہیں رکھ سکتا مگر جب کراچی پہنچا تو روز بروز حضرت کا خیال بڑھ رہا ہے حالانکہ میں بیعت سے پہلے استخارہ کر چکا ہوں اور اس میں بھی ہمارے پیارے شیخ صاحب مجھے نظر آتے ہیں کہ میں ان کے سامنے کھڑا ہوں اور حضرت میری جانب تشریف لاتے ہیں مجھے اپنے شعر سناتے ہوئے مجھے گلے لگاتے ہیں میرے ماتھے کو چومتے ہیں پھر میں حضرت کو دس روپے دیتا ہوں حضرت سات قبول فرمالیتے ہیں اور تین مجھے واپس دے دیتے ہیں اس مبارک خواب کے باوجود مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں کیا کروں کہاں جاؤں کس سے کہوں کہ مجھے فیض ربانی کہاں سے ملے گا چونکہ میں بیعت سے پہلے سلسلہ قادریہ کے اوارد و وظائف پڑھتا تھا اس کی وجہ سے شاید میرے دل میں ان کی محبت بڑھ گئی لیکن پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ حضرت مرشدی ومولائی بھی تو سلسلہ قادریہ میں بیعت فرماتے ہیں۔ اور پھر تو حضرت

سے زیادہ محبت ہونی چاہیے تھی مگر سمجھ نہیں آتا کہ یہ شیطانی وسوسہ ہے یا دل کا اضطراب حضرت جی اس کا کچھ علاج لکھ دیجئے۔

**جواب:** یہ محبت کی خامی ہے اس لیے بزرگان دین نے فرمایا کہ ایک دروازہ پکڑ واور مضبوطی سے پکڑ و یہ راستہ ہرجائی پن کا نہیں ہے کہ آج اس کے پاس کل اس کے پاس۔ استخارہ کرلیں جہاں دل گواہی دے اور جہاں مناسبت زیادہ ہو اس سے ہی تعلق کریں اور پھر اسی کے ہو کے رہ جائیں۔

..........

**۵٤۱ حال:** بندہ حضرت والا سے بیعت ہونا چاہتا ہے کیا اصلاح بیعت پر موقوف ہے اور اصلاح سے کیا مراد ہے۔

**جواب:** بیعت کا مقصد نفس کی اصلاح ہے لیکن اصلاح بیعت پر موقوف نہیں، بغیر بیعت کے بھی اصلاح ہوسکتی ہے۔ اصلاح فرض ہے اور بیعت سنت ہے البتہ بیعت برکت کی چیز ضرور ہے۔ اصلاح کے لیے اصلاحی مکاتبت کی جاتی ہے اور اصلاح کا حاصل یہ ہے کہ اخلاق رذیلہ جاتے رہیں اخلاق حمیدہ پیدا ہوجائیں اللہ سے غفلت جاتی رہے اور اللہ کی طرف توجہ پیدا ہوجائے یعنی ہر سانس یہ خیال رہے کہ کوئی بات اور عمل اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف نہ ہو، جس روحانی مرض میں ابتلا ہو اس کا علاج معلوم کر کے عمل کریں۔

..........

**۵٤۲ حال:** حضرت اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت و تندرستی دے اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رکھے اور آپ کے ساتھ ہم گناہ گاروں کا تعلق اور زیادہ ہو۔ حضرت ایک دفعہ آپ کے بیان میں سن رہا تھا کہ ایک چڑیا ہوتی ہے جو اپنے انڈوں کو چھوڑ کر جاتی ہے اور اپنی سوچ کی توجہ سے اپنے انڈوں کو سیتی ہے۔ حضرت میں بھی آپ کی توجہ کا طلب گار ہوں۔

حضرت میرے اور میرے گھر والوں پر اپنی توجہ ڈالیں امید کرتا ہوں اللہ پاک ہم پر رحم فرمائیں گے، آمین۔

**جواب:** توجہ کرنا مسنون نہیں ہے دعا کرتا ہوں جو مسنون ہے اور ایک سنت ہزار توجہ سے افضل ہے۔

**۵۴۳ حال:** حضرت میری عمر ۲۵ رسال ہے لیکن ابھی تک میرے اندر یکسوئی نہیں آئی ہے۔

**جواب:** یکسوئی مطلوب نہیں عمل مطلوب ہے عمل کئے جایئے یکسوئی ہو یا نہ ہو۔

## بیرونِ ملک میں مقیم ایک مُجاز کے خطوط

**۵۴۴ حال:** حضرت میرا خط حضرت والا کے جوابات کے ساتھ ملا لفافہ دیکھتے ہیں خوشی کی لہر جسم میں دوڑ جاتی ہے۔ حضرت والا کے جواب سے ہمت، ایمان، ذوق وشوق تمام نعمتوں میں اضافہ محسوس ہوا۔ حضرت والا کی محبت بھی قلب میں بڑھتی ہوئی محسوس کر رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو بڑے سے بڑے درجات پر فائز فرمائے۔ حضرت والا سے تعلق کا فائدہ روز روشن کی طرح محسوس کر رہا ہوں۔ نماز میں خضوع وخشوع تلاوت قرآن میں لذت، اللہ تعالیٰ کی محبت میں اضافہ، اللہ تعالیٰ کی محبت میں رونا، آہ وزاری کرنا، آخرت کی تیاری میں ہر وقت لگا رہنا اپنے مالک کو خوب جھوم جھوم کر رو رو کر یاد کرنا یہ تمام کی تمام نعمتیں حضرت والا ہی کی نظر کرم کا ثمرہ ہیں۔

**جواب:** حق تعالیٰ کی رحمت ہے جو اپنے مُربی کے ساتھ حُسنِ ظن کا ثمرہ ہے اپنے مُربی کے ساتھ حسنِ ظن پر حق تعالیٰ شانہٗ کا فضل مرتب ہوتا ہے۔

**۵۴۵ حال:** اللہ تبارک تعالیٰ حضرت والا کو بلند سے بلند مرتبہ پر فائز فرمائے۔ حضرت والا نے میرے اور میرے بیٹے پر نذرِ عنایت فرما کر ہم کو اپنے خاص

خادموں میں میں شامل فرمالیا اس عنایت، مہربانی کا میں بہت مشکور ہوں۔ اس کا بدلہ تو اللہ تعالیٰ ہی حضرت والا کو دے سکتے ہیں۔ حضرت والا ڈاکٹر عبدالحی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعد میں بالکل بے سہارا محسوس کررہا تھا۔ میری اہلیہ کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے کہ انہوں نے بار بار تعریفیں کرکے حضرت والا تک پہنچایا۔

**جواب**: ماشاء اللہ تعالیٰ۔

**۵۴۶ حال**: حضرت جب سے بیعت ہوا ہوں اسی وقت سے فائدہ محسوس کررہا ہوں۔ سرپرستی کے احساس نے بڑی تقویت بخشی ہے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے قرآن پاک کی تلاوت میں اور نماز میں بہت ہی زیادہ دل لگتا ہے۔ میرے مالک کی ہر ہر آیت قلب پر اثر کرتی جاتی ہے۔ بے ساختہ بلند آواز سے رونے لگتا ہوں اور قرآن پاک کو سینے سے لگا کر کہتا ہوں کہ اے میرے مالک کتنا حسین ہے تیرا کلام۔ میں تیری ایک ایک آیت پر ایمان لاتا ہوں یہ کہہ کر پھر رونے لگتا ہوں۔

**جواب**: یہ بڑی نعمت ہے مبارک ہو حق تعالیٰ شرف قبول فرمائیں۔

**۵۴۷ حال**: اسی طرح نماز میں نیت باندھنے میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تعلق مع اللہ کا کنکشن جڑ گیا ہے اور میں اپنے خالق و مالک کے سامنے ہاتھ باندھ کر کھڑا ہوں۔ رکوع اور سجود میں جی چاہتا ہے کہ سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم اور سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی کہتا چلا جاؤں۔ یہ کیفیت اللہ تبارک تعالیٰ اکثر عطا فرمادیتے ہیں۔ حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

**جواب**: بہت ہی دل خوش ہوا اس حال محمود سے حق تعالیٰ احقر کو آپ کو استقامت عطا فرمائیں، آمین۔

**۵۴۸ حال**: حضرت ایک مرض موذی نے مجھے ساری زندگی چین سے بیٹھنے نہیں دیا ہے۔ وہ مرض نظر کا ہے جب قلب میں ذکر ہوتا ہے تو غالب رہتا ہوں۔

ذرا غفلت ہوئی کہ مغلوب ہوجاتا ہوں۔روتا ہوں۔گڑگڑاتا ہوں توبہ کرتا رہتا ہوں۔حضرت دعا فرمادیں کہ میرے مالک مجھے اپنی محبت اتنی عطا فرمادیں اور حاضر ناظر کا اتنا استحضار عطا فرمادیں کہ اس مرض کا قلب پر خطرہ بھی نہ گذرے۔

**جواب**: یہ پرچہ بدنظری کے علاج کا اصلاح کی نیت سے صبح شام پڑھ لیا کریں اوراس پر عمل کریں۔

..................................................

**۵۴۹ حال**: حضرت اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے عمرہ کرنے کی توفیق عطا فرمادی۔کل رات واپس آیا ہوں۔الحمدللہ بہت فائدہ ہوا۔حضرت والا کی طرف سے ہر نماز کے بعد روضہ اطہر کے سامنے سلام بھیجتا رہا۔سلام ان الفاظ کے ساتھ بھیجتا رہا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ شَیْخِیْ حضرت مولانا حکیم محمد اختر۔حضرت والا کی طرف سے سلام بھیجتے ہی قلب کی کیفیت فوراً بدل جاتی تھی۔آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے تھے۔ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہتا تھا۔اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّکَ لَرَسُوْلُ اللّٰہِ سبحان اللہ جس وقت میں کلمہ شہادت اس طرح پڑھتا تھا عجیب رقت محبت عظمت قلب میں محسوس کرتا تھا۔کافی دیر تک آنسو جاری رہتے تھے۔

**جواب**: مبارک ہو۔

**۵۵۰ حال**: حضرت اب تو صرف یہی جی چاہتا ہے کہ ہر وقت اپنے رب کو یاد کرتا رہوں،آنسو بہاتا رہوں۔استغفار کرتا رہوں۔

**جواب**: مبارک حالت ہے مگر احباب سے ملنا ہنسنا بولنا رکھئے،مفرحات مثل سیب وغیرہ کھایئے تاکہ دماغ میں اعتدال قائم رہے۔

**۵۵۱ حال**: حضرت الحمدللہ اب تو اپنے خالق ومالک کی محبت واضح طور پر محسوس کرتا ہوں۔تھوڑا سا بھی تصور اپنے مالک کا کرتا ہوں تو رونے لگتا ہوں۔قلب

میں عجیب مٹھاس محسوس ہوتی ہے کہ زبان سے ظاہر نہیں کرسکتا۔ حضرت والا خوب جانتے ہیں۔ جی چاہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کہتا چلا جاؤں۔ اللہ تعالیٰ اپنی محبت میری رگ رگ میں پیوست فرمادیں تاکہ میں رب کو کسی وقت بھی بھولنے نہ پاؤں۔

**جواب**: اللہ تعالیٰ ترقیاتِ ظاہری و باطنی سے نوازیں، آمین۔

**۵۵۲ حال**: الحمد للہ میرا خط مع حضرت والا کے جوابات کے مجھے ملا اور ساتھ ہی ساتھ حضرت والا کے دستِ مبارک سے لکھا ہوا اجازت نامہ بھی ملا۔ جس وقت میں نے اجازت نامہ پڑھا ہے حیرت اور سکوت کے عالم میں ڈوب گیا آنکھوں سے آنسو جاری ہوگئے اور اسی وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے خالق و مالک کے سامنے پھیلا دیا اور کہنے لگا یا اللہ میں بالکل نا اہل ناکارہ ہوں ہمارے حضرت نے بر بنائے حسنِ ظن احقر کو اجازت بیعت عطا فرمادی ہے یا اللہ تو اپنے فضل و کرم سے مجھے اس کا اہل بنادیجئے اور اتنی بڑی ذمہ داری کو محض اپنی خوشنودی کے لیے پورا کرنے کی توفیق عطا فرمادیجئے اور مجھے آخری سانس تک اس ذمہ داری کے ساتھ دین پر ثابت قدم رکھئے اور میرے قلب کو تمام روحانی امراض سے پاک کر کے اپنی محبت سے پُر کردیجئے۔ حضرت جب میں اپنی حقیقت پر نظر ڈالتا ہوں اور حضرت والا کے مشفقانہ اجازت نامہ پر نظر ڈالتا ہوں تو شرم سے پانی پانی ہوجاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو بڑے بڑے مراتب پر فائز فرمائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل و کرم سے حضرت والا کے حسنِ ظن کے مطابق بنادے، آمین۔

کسی کی نظرِ کرم مجھ کو اڑا کے لے چلی
شبنمِ خستہ حال کو حاجتِ بال و پر نہیں

**جواب**: جملہ حالات مندرجہ علامات قبول ہیں ندامت اور اپنی نا اہلی کا حال

سالک کے لیے نعمتِ عظمیٰ ہے شکرادا کیجئے۔

**۵۵۳ حال**: حضرت والا سے دِلی درخواست ہے کہ حضرت والا اس احقر کے لیے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے فضل وکرم سے اتنی بڑی ذمہ داری کو بخیر و خوبی اور لوجہ اللہ تا حیات انجام دینے کی توفیق عطا فرمادیں۔ حضرت جس لمحہ سے میں نے اجازت نامہ پڑھا ہے اسی وقت سے ذمہ داری کا بوجھ قلب ودماغ میں محسوس کررہا ہوں۔

**جواب**: یہ بوجھ بھی علامت دولتِ صالحین کی ہے۔ مبارک ہو۔

**۵۵٤ حال**: حضرت الحمدللہ حالات بہتر ہوتے جارہے ہیں۔ تعلق مع اللہ میں ''ذکراللہ میں شیئاً فشیئاً ویوماً فیوماً اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ سبحان اللہ خالق مالک کا ذکرتصور کس قدر پُرکشش کتنا حسین ہے۔

**جواب**: یہ حالات مبارک ہوں۔

..............................................................

**۵۵۵ حال**: حضرت الحمدللہ فکرآخرت بڑھتا ہوا محسوس کر رہا ہوں۔ حضرت جب بھی قلب میں بازار جانے سے یا دفتر سے واپسی پر اثر محسوس کرتا ہوں تو رنجیدہ ہوجاتا ہوں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بیمار ہوگیا ہوں۔ کسی سے بات کرنے کو جی نہیں چاہتا۔ پھر اللہ تبارک تعالیٰ توبہ و استغفار کی توفیق عطا فرمادیتے ہیں۔ اور رُلا بھی دیتے ہیں اس کے بعد الحمدللہ پھر پہلی کیفیت عود کر آتی ہے اور قلب اور زبان پھر اپنے خالق ومالک کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔

**جواب**: آپ کے حالات قابلِ مسرت ہیں۔

**۵۵٦ حال**: حضرت میرے ایک شاگرد جونوکری چھوڑ کر اپنے وطن واپس چلے گئے ہیں۔ مجھ سے پڑھنے کی وجہ سے ان کی حالت اتنی بدلی کہ حضرت مولانا حکیم الامت شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے عاشق ہوگئے اپنی استطاعت

کے مطابق دین پر عمل کر رہے ہیں۔ ان کو جب یہ معلوم ہوا کہ حضرت والا نے مجھے اجازت بیعت دے دی ہے تو خط کے ذریعہ مجھے بیعت کی درخواست کی ہے۔ چوں کہ بہت ہی مخلص شاگردوں میں ہیں اس لیے میں نے قبول کرلیا اور ان کے خط کے جواب میں اپنی رضامندی ظاہر کردی۔ اس سلسلے میں حضرت والا کی رضامندی بھی ضروری سمجھتا ہوں۔ اس ضمن میں حضرت والا سے مفید مشورے کا طالب ہوں۔

**جواب**: بہت اچھا کیا انکار نہ کریں فوراً داخل سلسلہ کیا کریں۔

**۵۵۷ حال**: حضرت الحمدللہ توجہ الی اللہ والآخرہ بدستور قائم ہے۔ شوق لقاء اللہ بڑھتا جارہا ہے۔ اپنے خالق و مالک کی محبت واضح طور پر محسوس کرتا ہوں۔ دِلی تمنا یہی رہتی ہے کہ سارا عالم ہمارے رب کا عاشق بن جائے۔

**جواب**: اس حالت سے قلب پر وجد طاری ہے۔ مبارکباد۔

---

**۵۵۸ حال**: حضرت الحمدللہ جب ہمارے رب لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زبان سے کہلاتے ہیں تو قلب یقین کے زیوروں سے مالا مال ہوکر خوشی میں مست ہوکر زبان کے ساتھ رقص کرنے لگتا ہے اور پھر سارے جسم میں میرے رب کی محبت پھیل جاتی ہے اور آنکھیں اپنے رب کی محبت میں آنسو بہانے لگتی ہیں اور میں بھی اسی حالت میں لاَ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کے ساتھ جھومتا رہتا ہوں۔

**جواب**: نہایت مبارک حال ہے۔ شکر ادا کیجئے۔

**۵۵۹ حال**: بس اب یہی تمنا رہتی ہے کہ ہر وقت اپنے رب کی یاد میں غرق رہوں اور اپنے رب سے باتیں کرتا رہوں۔ حضرت جب میں اپنے رب کو مخاطب کر کے باتیں کرتا ہوں تو سبحان اللہ خوب ہی ایمان میں اور محبت میں اور یقین میں اضافہ محسوس کرتا ہوں۔ جب میں اپنے خالق و مالک سے یہ جملہ کہتا

ہوں تو بہت زیادہ متاثر ہوجاتا ہوں اور خوب اپنے رب کے سامنے روتا ہوں۔ وہ جملہ یہ ہے کہ اے میرے مالک اب مجھ سے اپنی یاد دواپس مت لیجئے گا۔ میری لغزشوں کو معاف کردیا کیجئے۔ یا اللہ ایسی گرفت مت فرمایئے گا کہ مجھ کو اپنی یاد سے روک دیں۔ اے میرے مالک اگر آپ نے ذکر کی نعمت چھین لی تو برباد ہو جاؤں گا۔ حضرت والا سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو میرے رگ وریشے میں پیوست فرمادیں اور آخری سانس تک اپنی یاد میں لگائے رہیں۔

**جواب**: بہت اچھی دعا ہے دل سے دعا کرتا ہوں آپ کے حالات سے دل بہت خوش ہوتا ہے۔

..........................................

**۵۶۰ حال**: حضرت والا کو خط لکھنے میں بہت ہی خوشی محسوس کرتا ہوں۔

**جواب**: یہ آپ کی محبت ہے۔

**۵۶۱ حال**: اگر غافل رہتا ہوں تو جونہی خط لکھنا شروع کرتا ہوں الحمدللہ زبان اور قلب دونوں اپنے رب کی یاد میں لگ جاتے ہیں۔ الحمدللہ اس وقت بھی یہی کیفیت محسوس کررہا ہوں۔

**جواب**: مبارک ہو۔

**۵۶۲ حال**: حضرت والا سے عاجزی کے ساتھ التماس ہے کہ میرا سلام جناب حضرت مولانا...... دامت برکاتہم اور ڈاکٹر...... صاحب کو پہنچادیں۔ حضرت والا سے سلام کے لیے درخواست کرنے پر قلب پر گرانی محسوس کررہا ہوں۔ حضرت والا کی شان بڑی ہے اس لیے خوف معلوم ہوتا ہے کہیں بے ادبی نہ ہوجائے۔ حضرت اگر ذرہ برابر بھی بے ادبی کا پہلو پایا جائے تو احقر کو معاف فرمادیجئے گا۔

**جواب**: ڈاکٹر صاحب سامنے بیٹھے ہیں ان کو آپ کا سلام پہنچادیا انہوں نے آپ کو سلام لکھایا ہے۔ شیخ کے آداب میں یہ بھی ہے کہ نہ کسی کا سلام لکھائے نہ

زبانی کہے لیکن کچھ لوگ مستثنیٰ ہوتے ہیں ان میں آپ بھی ہیں۔

**۵٦۳ حال**: بڑھاپے کی وجہ سے قوت میں کمی معلوم ہوتی ہے اور اعمال کم ہوتے ہیں تو کبھی کبھی غمزدہ ہوجاتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ اب تو آخری منزل ہے اور اپنے رب سے ملنے کا وقت قریب ہے تو پھر خوش ہوجاتا ہوں اور قلب و زبان ذکر میں مشغول ہوجاتے ہیں۔ حضرت والا سے ایمان پر خاتمہ کے دعا کی درخواست ہے۔

**جواب**: کمزوری میں اتنا ہی ثواب ملتا ہے جس قدر طاقت میں وظائف سے ملتا ہے پس جب خدا دے مفت میں کھانے کو تو بلا جائے کمانے کو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ حسن فرمائے، آمین۔

.................................................

**۵٦٤ حال**: حضرت الحمدللہ حالات حسب معمول ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی اور آخرت کا شوق بڑھتا جارہا ہے۔ میرے رب میرے مالک میرے خالق جب اپنی محبت کی ہوا اپنے محبین کے لیے چلاتے ہیں تو وہ ہوا میرے قلب کو بھی چھوتی ہوئی گذر جاتی ہے۔ اور پھر قلب زبان اور دونوں آنکھیں اپنے اپنے کام میں لگ جاتے ہیں قلب و زبان ذکر میں لگ جاتے ہیں اور آنکھیں محبت کے آنسو بہانے لگ جاتی ہیں اور پھر اپنے رب کی محبت میں اضافہ محسوس کرنے لگتا ہوں۔ یہ عربی کا شعر اپنی طرف متوجہ کرلیتا ہے ؎

جَمَالُکَ فِیْ عَیْنِیْ وَذِکْرُکَ فِیْ فَمِیْ
وَحُبُّکَ فِیْ قَلْبِیْ فَأَیْنَ تَغِیْبُ

حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

**جواب**: مبارکباد۔ آپ کے حالات سے نہایت مسرت محسوس کرتا ہوں۔ دل سے دعا کرتا ہوں۔

.................................................

**۵۶۵ حال:** حضرت الحمدللہ حالات قابل تشکر ہیں۔ میرے رب ذکر قلبی ذکر لسانی ذکر عقلی کی توفیق دیتے رہتے ہیں۔ اکثر جب میں ''اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ '' اور ''وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَھُمْ ذَکَرُوا اللّٰہَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِھِمْ وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰی مَافَعَلُوْا وَھُمْ یَعْلَمُوْنَ۔'' تلاوت کرتا ہوں تو میرے رب کے احسانات کا اتنا استحضار ہوجاتا ہے کہ زبان سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اتنی رفتار سے جاری ہوجاتا ہے کہ کھانا وغیرہ پھر نہیں کھا سکتا ہر سانس اپنے ساتھ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لاتا ہے پھر میں کھانے کو روک دیتا ہوں جب رفتار کم ہوجاتی ہے تو پھر کھانا شروع کرتا ہوں۔ مگر الحمدللہ پھر بھی اثر باقی رہتا ہے مگر کھانے میں رکاوٹ نہیں ہوتی۔ چاند، سورج، آسمان، ستارے جس چیز پر بھی نظر پڑتی ہے ایمان میں اضافہ اور ذکر کے شوق کو دوبالا کرتی ہے۔ حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

**جواب:** یہ حالات رفیعہ مبارک ہوں اور حق تعالیٰ ہم سب کو استقامت علی التقویٰ عطا فرمائیں، آمین۔

**۵۶۶ حال:** چونکہ زندگی کی آخری منزل پر گامزن ہوں اس لیے موت کا اکثر اوقات استحضار رہتا ہے۔ اسی کے نتیجے میں استغفار اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ زبان پر قلب کی شمولیت کے ساتھ اللہ تعالیٰ جاری فرمادیتے ہیں۔ قرآن پاک کی تلاوت برابر جاری ہے۔ بعد نماز عشاء درس کا سلسلہ بھی مسجد میں جاری ہے۔ کبھی کبھی یہ خیال آتا ہے کہ اب میرے رب سے ملاقات کا وقت قریب آگیا ہے تو بڑی خوشی محسوس کرتا ہوں۔ دل کی گہرائی سے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جاری ہوجاتا ہے اور آنکھوں سے آنسو جاری ہوجاتے ہیں۔ حضرت سے ایمان پر خاتمہ کی دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** آپ کے جملہ حالات پڑھ کر دل نہایت خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ مزید

ترقیات سے نوازش فرمائیں، آمین۔

**۵۶۷ حال:** حضرت میں آپ کا بہت ہی ضعیف اور معمولی درجہ کا مرید ہوں۔ مجھ میں نہ علم ہے نہ عمل، جو کچھ بھی میرے رب کی جانب سے ملا ہے اور مل رہا ہے یہ صرف حضرت والا کی توجہ اور دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ حضرت میرے رب نے مجھے اقرار ربوبیت لسانی وقلبی، تلاوت قرآن پاک، استغفار اور ذکر لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ میں مشغول کردیا ہے۔

**جواب:** مبارک حال ہے۔

**۵۶۸ حال:** جب میں اپنے رب سے کہتا ہوں اے میرے رب بے شک آپ میرے رب ہیں آپ کے رب ہونے میں ذرہ برابر شک نہیں ہے اور آپ کے حبیب محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے برحق رسول ہیں یہ کہتے ہی میرے رب مجھے رلانے لگتے ہیں اور روتے ہوئے سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ بِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ کہتا چلا جاتا ہوں۔ قلب اللہ تبارک وتعالیٰ کی محبت سے لبریز ہوجاتا ہے۔ لقائے رب کے تصور سے خوشی محسوس کررہا ہوں۔ غض البصر کی قوت میرے رب نے عطا فرمادی ہے۔ جب ہسپتال جاتا ہوں تو ضعف محسوس کرتا ہوں کیوں کہ ہسپتال میں اکثر عورتیں ہی سارا کام کرتی ہیں پھر اپنے رب کی طرف متوجہ ہوکر استغفار کا سہارا لے لیتا ہوں پھر میرے رب اپنی طرف متوجہ فرمادیتے ہیں۔ حضرت والا سے دعائے استقامت کی درخواست ہے۔

**جواب:** جملہ حالات قابل شکر ہیں۔ دل وجان سے دعا ہے۔

## ایک صحافی کا عریضہ

**۵۶۹ حال:** خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے آپ کے مواعظ پڑھنے سے بہت

روشنی ملی ہے اور میری دلی تمنا ہے کہ آپ کی ہدایات سے اپنی ذہنی خرابیوں کو دور کروں میں ایک ماہ کراچی رہ کے آیا ہوں میں گلشن اقبال بھی گیا مگر وہاں بلاک نمبرا، اور بلاک نمبر۲ کے چکر میں مبتلا ہو کر نامراد واپس آیا۔ کیونکہ ایک نئے آدمی کے لیے گلشن اقبال نمبر۲ جانے کی صورت پیدا نہ ہوسکی۔ میں عرصہ دراز سے صدیقی ٹرسٹ کا ممبر ہوں میرے پاس آپ کے بہت سے مواعظ اور کتب ہیں۔ میری تعلیم بی ایس سی، ڈپلومہ ان جرنلزم۔ عمر تقریباً ۷۸ سال ہے صحت بظاہر اچھی ہے مگر ۶/ ۷ سال سالوں سے جگر کا سائز وسس ہوگیا ہے یادداشت بہت اچھی ہے میں ۸۸ء میں ۲۹ سال کی سروس کے بعد پاکستان ٹائمز اسلام آباد (جواب بند ہوچکا ہے) ریٹائر ہوا تھا میرا تعلق نیوز روم سے رہا اور بطور ریزیڈنٹ ایڈیٹر فارغ ہوا۔ ۵۴ سے ۵۸ء تک ٹائمز آف کراچی میں کام کیا۔ قرآن کریم کی بڑی بڑی سورتیں مجھے تقریباً زبانی یاد ہیں دعائیں بھی بہت سی یاد ہیں ترجمہ بھی تھوڑا بہت سمجھ لیتا ہوں۔ میرے ذہن میں اسلام کی بربادی جو یقیناً نظر آرہی ہے مسلط ہوگئی ہے اور اصلاح کی کوئی صورت سامنے نہیں آتی۔ ہم بہت تیزی سے اس گڑھے میں پوری طرح گر چکے ہیں جہاں مغربی اقوام ہمیں کھینچے لیے جارہی ہے۔ اہل تشیع اور کسی حد تک مرزائیوں نے حکومت پر قبضہ کیا ہوا ہے مغرب کے ہدایت نامہ پر عمل ہورہا ہے۔ یہ صورت حال میرے لیے سوہانِ روح بنی ہوئی ہے۔ اس سے نکلنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ انگریزی اخبار، جرائد، کیبل نے اسلام کے بخیے ادھیڑ کے رکھ دیئے ہیں کشمیر کا پانی بھارتی صوبوں میں تقسیم ہوچکا ہے انہیں خوامخواہ مروایا جارہا ہے۔ میرے خیال میں امریکہ کو وہاں بٹھادیا جائے گا شمال میں شیعہ اسٹیٹ بنائی جارہی ہے اس طرح چین ہم سے دور ہوجائے گا اس وقت ڈبل گیم ہورہی ہے ملک کو غیر ملکی آقاؤں کے حوالے کردیا گیا جس کی اصلاح کیسے ہو۔

**جواب**: اسلام اللہ کا دین ہے یہ ہمیشہ باقی رہے گا اسے کوئی نہیں مٹا سکتا البتہ جب تک مسلمان اس پر عمل کریں گے کامیاب رہیں گے عمل نہیں کریں گے تو ناکام ہوں گے جیسا آج کل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ان اعمال کا مکلّف کیا ہے جس پر اس کو اختیار ہے، جس پر اختیار نہیں اس کا مکلّف نہیں کیا لہٰذا اللہ تعالیٰ آپ سے یہ نہیں پوچھیں گے کہ تم نے ملکی حالات یا بین الاقوامی حالات کی اصلاح کی کوشش کیوں نہیں کی بلکہ یہ پوچھیں گے کہ ہم نے تمہیں تمہارے چھ فٹ کے جسم پر حکومت دی تھی تم نے اس پر کتنا اسلام نافذ کیا، تم نے اپنی اصلاح کی کوشش کیوں نہیں کی اللہ تعالیٰ یہ نہیں پوچھیں گے کہ تم نے حکام کو گناہوں کے کام کرنے سے کیوں نہیں روکا لیکن یہ پوچھیں گے کہ تم نے اپنے آپ کو گناہوں سے کیوں نہیں روکا جہاں تمہیں پورا اختیار تھا۔ لہٰذا جہاں اختیار نہ ہو وہاں صرف دعا کریں اور اللہ تعالیٰ کے فیصلہ پر راضی رہیں۔

**۵۷۰ حال**: میرے پاس معارف مثنوی آپ کی تالیف کردہ موجود ہے اس کے آخر میں دستور العمل درج ہے آپ اجازت دیں تو شروع کردوں میں صبح کو نماز کے بعد ۵۰۰ /مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ** ۲۰۰ /مرتبہ **لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ** ۱۰۰ /مرتبہ چھوٹا درود شریف، ۱۰۰ /مرتبہ **رَبِّ اغْفِرْ وَ ارْحَمْ وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰحِمِيْنَ**، ۲۰۰ /مرتبہ **لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّىْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ**، ۱۰۰ /مرتبہ **رَبِّ اِنِّىْ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ**، آخر میں ۱۰۰ /مرتبہ **رَبِّ اِنِّىْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ**۔ اس کے بعد قرآن کی کچھ آیات اور مکمل سورتیں، مغرب کے بعد بھی دعائیں پڑھتا ہوں میں تقریباً شروع ہی سے حکیم الامت کے مواعظ پڑھتا رہا ہوں آج کل صحت کمزور ہونے کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے جیسا فرمائیں گے ویسا کروں گا۔

**جواب:** یہ اذکار بہت زیادہ ہیں اس زمانے میں اعصاب کمزور ہو گئے اتنے زیادہ اذکار سے صحت کو نقصان پہنچ سکتا ہے اس لیے ہمارے یہاں ذکر کم کرایا جاتا ہے گناہوں سے بچنے پر زیادہ زور دیا جاتا ہے کیونکہ ولایت گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے نہ کہ کثرتِ ذکر پر۔ اگر اتباع کا ارادہ ہو تو آئندہ خط لکھیں ورنہ نہیں۔

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۵۷۱ حال:** میں نے اپنا ہاتھ آپ کے ہاتھ میں دے دیا ہے مجھے اپنی جوتیوں میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے۔

**جواب:** فی الحال کچھ عرصہ باقاعدہ اصلاح مکاتبت کریں تاکہ مناسبت قوی ہوجائے پھر آنا زیادہ مفید ہوگا۔

**۵۷۲ حال:** مجھے آپ میں حکیم الامت کا سا رنگ نظر آتا ہے اس لیے میں نے دل سے یہ فیصلہ کیا ہے کتنی حسرت ہے مجھے کہ میں تھانہ بھون جاؤں مجھے امید ہے مجھے میری مراد آپ کے در سے ہی مل جائے گی۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ اپنے کرم سے آپ کے حسن ظن کے مطابق معاملہ فرمائیں۔

**۵۷۳ حال:** مجھے معارف مثنوی میں مذکور دستور العمل کی اجازت دی جائے یا جو آپ مناسب خیال فرمائیں۔ میں نے محسوس کیا ہے کہ میں زیادہ معمولات کا توجہ کے ساتھ متحمل نہیں ہوسکتا۔

**جواب:** ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دو سو بار اللہ اللہ تین سو بار اور درود شریف صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ سو بار مراقبہ موت اور مراقبہ عذاب جہنم نہ کریں مراقبہ انعاماتِ الٰہیہ اور مراقبہ اَلَمْ یَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ یَرٰی دو دو منٹ کریں۔ اور تھوڑی سی تلاوت کرلیں۔ دستور العمل کے دوسرے مراقبے بھی تحمل سے زیادہ نہ کریں۔ باقی جو اذکار آپ کرتے ہیں سب ملتوی کردیں۔ بس تقویٰ یعنی گناہوں سے بچنے کا ہر سانس میں اہتمام کریں۔ ولایت تقویٰ ہی پر موقوف ہے۔

**۵۷٤ حال**: میرے پچھلے خط پر آپ کے ارشادات میں نے لوح دل کے ساتھ ساتھ اپنی کاپی پر بھی نوٹ کر لیے ہیں۔ کتنے جامع ہیں وہ۔ آپ نے ہزار لفظوں کی بات چند الفاظ میں ادا کر دی جزاک اللہ۔ اسلام کے بارے میں اپنے جذبات کو کیسے قابو میں رکھوں تفصیل پچھلے خط میں بیان کر چکا ہوں۔ تمام عمر اخبار میں گذری ہے اب میں اس سے کٹ جانا چاہتا ہوں کیونکہ میں یکطرفہ چلنے کا عادی ہوں۔ اس عمر میں عبادات میں توجہ بٹتی ہے۔

**جواب**: جو بات غیر اختیاری ہو اس کے پیچھے نہ پڑیں جہاں اختیار نہ ہو اس کے لیے تضرع کے ساتھ دعا کریں۔ اسلام تو اللہ کا دین قیامت تک کے لیے ہے اس پر عمل کے لیے اپنے اور مسلمانوں کے لیے دعا کریں۔ اب تو یہ مذاق ہونا چاہیے۔

تو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اک خبردار تیرا

## ایک دار العلوم کے استاذ کا عریضہ

**۵۷۵ حال**: اللہ تعالیٰ ہمارے حضرت والا کو صحت کاملہ عطا فرمائے، آمین۔ حضرت والا! کافی عرصہ سے ایک کیفیت بہت ہی پریشان کر رہی ہے، وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور حضرت والا کی دعاؤں کی برکت سے اسباق سمیت دیگر فرائض میں احقر کی کوشش ہوتی ہے کہ بالکل ناغہ نہ ہو اور نہ اسباق میں تاخیر ہو، یہ اہتمام پڑھائی کے زمانہ سے ہے، اس کے نتیجہ میں الحمد للہ سالوں تک کوئی ناغہ نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی گھنٹہ میں تاخیر ہوتی ہے، ظاہر ہے کہ اس اہتمام میں رب کریم کا فضل و مہربانی ہی اصل عامل ہے۔ البتہ اس اہتمام میں بسا اوقات بہت سے امورِ دینیہ پر عمل کا اہتمام نہیں ہوتا۔ مثلاً اعزہ و اقارب، دوست و احباب اور تعلق والوں میں سے کسی کے یہاں نماز جنازہ، دعوت اور دیگر

پروگرام میں شرکت، گھریلو مسائل میں توجہ دینا وغیرہ، جس کی وجہ سے تعلقات خراب ہوجاتے ہیں۔

**جواب**: محض ریکارڈ اچھا رکھنے کے لیے تاکہ سالوں تک ایک بھی ناغہ نہ ہو (جیسا کہ آپ نے لکھا ہے) رخصت نہ لینا صحیح نہیں ہے اور اس کا نقصان آپ نے خود ہی ذکر کردیا۔ مدارس میں رخصتِ اتفاقیہ اور رخصتِ علالت کا نظم ہوتا ہی ہے وہ اسی لیے ہے کہ شرعی ضرورت کے وقت اسے بروئے کار لایا جائے فی زمانہ رخصت پر عمل ہی اَنسب ہے۔ رخصت پر عمل میں اظہارِ عبدیت بھی ہے جبکہ عزیمت پر عمل میں اندیشۂ عجب ہے۔ فقہاء و محدثین کے زمانے میں دین کا ایک ماحول تھا اگر آج کل ان کی قربانیوں کی من وعن پیروی کی جائے تو حقوق متاثر ہونے پر لوگ دین دشمن قوتوں سے متاثر ہوکر علماء اور مدارس کے خلاف زبان کھولتے ہیں، اس لیے گاہ گاہ رخصت لے کر جنازوں میں شرکت، دعوتوں وغیرہ میں (اگر شریعت کے خلاف نہ ہوں تو) شرکت اور گھریلوں مسائل میں توجہ دیجئے۔

**۵۷۶ حال**: ذہن پر یہ سوار رہتا ہے کہ فلاں کام کے لیے اسباق کے وقت، یا تکرار ومطالعہ کی نگرانی کے وقت میں نکلوں گا تو ناغہ ہوگا، رخصت لینی پڑے گی، اساتذہ کرام اور طلبہ کیا کہیں گے، دفتری ریکارڈ خراب ہوگا۔

**جواب**: آپ طلباء اور اساتذہ کے لیے نہیں اللہ کے لیے کام کررہے ہیں اس لیے مدرسے میں رخصت کے نظم کے تحت رخصت لینے میں طلباء اور اساتذہ کے کہنے کی پرواہ نہ کریں اور دفتری ریکارڈ تو اس صورت میں خراب ہوگا کہ بغیر اطلاع ورخصت کے چھٹی کرلی یا بے ضرورت کرلی یا مقررہ تعداد سے زیادہ بلاجواز رخصت لے لی۔

**۵۷۷ حال**: اس صورتِ حال میں حضرت والا احقر کو ڈر لگ رہا ہے کہیں اس

طرح کے اہتمام میں ریاکاری و نام نمود کا عنصر نہ ہو جب اپنے اساتذہ اور بڑوں کو دیکھتے ہیں تو اس طرح کے امورِ دینیہ کے لیے رخصت لیتے ہیں اور احقر کی طبیعت اس کے لیے تیار نہیں ہوتی یہی وجہ ہے کہ ہمیشہ یہ تمنا ہوتی ہے کہ شبِ جمعہ اور سہ ماہی اور ششماہی کی تعطیلات میں یا شعبان و رمضان کی تعطیلات میں خانقاہ میں قیام ہو جائے لیکن ناغہ اور رخصت کے ڈر سے اس سعادت سے محرومیت ہو جاتی ہے۔ آنجناب سے رہنمائی کی درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں کیا کرنا چاہیے؟

**جواب**: مذکورہ تعطیلات میں تو پڑھائی نہیں ہوتی پھر ناغہ اور رخصت کے کیا معنی ہیں؟ جتنا ہو سکے ان تعطیلات میں خانقاہ میں قیام کی کوشش کرنی چاہیے۔

**۵۷۸ حال**: مذکورہ بالا گذارشات کے تناظر میں ایک اور بیماری بھی محسوس ہوتی ہے کہ وہ یہ ہے کہ ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ میں دوسرے اساتذہ سے اچھی حالت میں ہوں، میرے اندر اہتمام زیادہ ہے اور جید اساتذہ میں شمار کرتا ہوں۔

**جواب**: یہ وہی بات ہے جسے میں اوپر لکھ چکا ہوں کہ رخصت کے نظم کے باوجود اور جبکہ شرعی ضرورت بھی ہو رخصت نہ لے کر عزیمت پر عمل میں اندیشۂ عُجب ہے۔

**۵۷۹ حال**: اگرچہ کوشش ہوتی ہے کہ اس طرح کا خیال آجائے تو حضرت والا کا بتایا ہوا مراقبہ ہو جائے اور ہر کمال کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کروں، لیکن اس طرح کے خیال کا مستقل نہ ہونا ہمیشہ باعث تشویش رہتا ہے۔

**جواب**: یہ مراقبہ بھی اسی وقت رفعِ تشویش کا باعث ہوگا جب اوپر لکھے گئے مشوروں پر عمل ہو۔

........................................

**۵۸۰ حال**: مندرجہ ذیل معاملات میں آپ سے مشورہ مطلوب ہے:

**معاملہ نمبر ۱**: حضرت چونکہ بحمدللہ میرے پاس گاڑی ہے تو کبھی کبھار

ایسی صورتحال پیش آتی ہے کہ رشتہ داروں یا جاننے والوں کو کسی جگہ پہنچانا ہوتا ہے۔ ایسے رشتوں میں کبھی کوئی بے پردہ نامحرم خاتون (جو میرے لیے نامحرم ہوتی ہیں) اپنے کسی محرم مرد کے ساتھ گاڑی میں بیٹھتی ہیں (جیسے ان کے شوہر یا والد) یا وہ نامحرم خواتین میری کسی محرم خاتون کے ہمراہ گاڑی میں بیٹھتی ہیں (جیسے میری والدہ، خالہ، اہلیہ وغیرہ) اگرچہ کہ وہ نامحرم خواتین اکیلی نہیں ہوتیں لیکن مجھے ان کے گاڑی میں بیٹھنے ہی سے کچھ کھٹک اور بے چینی سی ہوتی ہے جس کی کچھ وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ تو یہ ہے کہ اگرچہ الحمدللہ میری نظر کی حفاظت رہتی ہے مگر دل میں اس طرح کے خیالات آتے ہیں کہ وہ عورتیں مجھے دیکھ رہی ہوں گی اور یہ کہ میں اچھا تاثر اور impression ان کے اوپر ڈالوں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ اگرچہ میں خود سے ان عورتوں سے بات چیت نہیں کرتا اگر وہ خواتین مجھ سے کچھ بات وغیرہ کریں تو یا تو میں ان کو نظر انداز کر دیتا ہوں یا مختصر جواب بغیر کسی لچک یا مسکراہٹ کے دے دیتا ہوں۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ اگرچہ میری ان سے براہ راست بات نہ بھی ہو اور اگر گاڑی میں بیٹھے مرد یا میری محرم عورتوں سے میری بات چیت ہوتی ہے تو اس وقت بھی یہ خیال گزرتا ہے کہ میں اچھے انداز میں اور اچھی بات کروں تاکہ میرا اچھا تاثر ان عورتوں پر پڑے۔ چوتھی بات یہ ہے کہ اگر وہ خواتین آپس میں بات چیت وغیرہ کریں تو مجھے بے چینی سی ہوتی ہے کہ کہیں میرا نفس ان کی آوازوں وغیرہ سے حرام مزہ نہ لے لے۔ مندرجہ بالا وجوہات کی بناء پر کبھی تو میں اپنی والدہ، اہلیہ وغیرہ سے کہہ کر ایسے رشتے داروں وغیرہ کو بٹھانے سے منع کر دیتا ہوں اور ٹال دیتا ہوں مگر کبھی مجبوری میں لوگوں کو بٹھانا پڑ بھی جاتا ہے مثلاً اگر ان رشتہ داروں کو جانا ضروری ہو اور میرے علاوہ کسی اور ذریعہ سے جانے میں دشواری ہو رہی ہو یا یہ کہ کوئی اور مرد عورتوں کے ساتھ نہ ہو۔ ایسے موقع پر میں کوشش کرتا ہوں کہ بالکل خاموشی

سے گاڑی چلاتا رہوں اور گاڑی میں بیٹھے مردوں اور محرم خواتین سے بھی بات وغیرہ کرنے سے گریز رکھتا ہوں۔ اگر میں قطعی طور پر رشتہ داروں کو گاڑی میں بٹھانے سے انکار کردوں تو میری والدہ اور رشتہ دار اس بات سے ناراض ہوسکتے ہیں اور مجھے بداخلاق سمجھیں گے۔ برائے مہربانی ہدایت فرمایئے کہ مندرجہ بالا احتیاطوں کے ساتھ کیا میں رشتہ داروں وغیرہ کو گاڑی میں بٹھا سکتا ہوں۔ برائے مہربانی وضاحت فرمادیجیے بالخصوص مجبوری کی حالت میں کیا کرنا چاہیے۔

**جواب**: انکار کردیں دوسروں کی دل شکنی کی وجہ سے اپنی دین شکنی نہ کریں والدین کو پہلے ہی سمجھادیں کہ میں بے پردہ خواتین کو لے کر نہیں جاؤں گا کیونکہ یہ جائز نہیں ہے دوسرے لوگ ڈاڑھی کا مذاق اڑائیں گے کہ مولانا دوسروں کو پردہ کی اور شریعت کی نصیحت کرتے ہیں اور خود نامحرم عورتوں کو لے کر گھومتے ہیں۔

**۵۸۱ حال: معاملہ نمبر ۲**: میرے ایک ماموں ہیں جن سے ہمارے پورے خاندان کی ناچاقی ہوگئی ہے اور ملنا جلنا بند ہے۔ جیسا کہ اکثر ہوتا ہے اس میں دونوں فریقین کی غلطیاں رہی ہوں گی میں نے کچھ عرصہ قبل حضرت میر صاحب سے اپنے ان ماموں اور ان کے گھر والوں سے تعلقات رکھنے کے حوالے سے دریافت کیا تھا حضرت نے مفتی صاحب سے مشورہ کرلینے کا فرمایا مفتی صاحب کو تمام حالات تفصیل سے بتائے تو مفتی صاحب نے فرمایا کہ میں ملنا جلنا رکھوں کبھی خوشی غمی میں مل لیا کبھی فون کردیا۔ جب میرے یہاں بیٹے کی پیدائش ہوئی تو میں اور میرے والد صاحب عقیقے کا گوشت اور مٹھائی وغیرہ لے کر گئے۔ مگر ان لوگوں نے مجھے اور والد صاحب کو بہت غصہ دکھایا اور کافی سخت باتیں سنائیں۔ ہم دونوں نے کوئی جھگڑے والی بات نہیں کی بلکہ میں نے تو ان لوگوں کو ٹھنڈا ہی کرنے کی کوشش کی۔ مگر وہ لوگ سارے خاندان کا نزلہ ہم دونوں پر اتارتے رہے۔ پھر جب ہم واپس ہوئے تو ہم کو مٹھائی اور گوشت بھی

واپس کردیا۔ اس کے بعد سے والد صاحب اور والدہ تو سخت ناراض ہوگئے۔ کچھ عرصے بعد جب میری اور والدہ کی حج پر روانگی ہونے والی تھی تو ہم نے ماموں کو فون کیا۔ میں نے ماموں سے معافی وغیرہ کے الفاظ کہہ دیئے جب والدہ سے میں نے بات کروائی تو ماموں والدہ سے کچھ ناراضگی اور جھگڑے کی بات کرنے لگے اور ان دونوں میں کچھ اچھی بات نہ ہوپائی۔ جب ہماری حج سے واپسی ہوئی تو میں والدین کو بتائے بغیر کھجور اور زم زم ماموں کے گھر دینے چلا گیا اور ان سے ملاقات کی اس وقت ان کے بیٹے گھر پر نہیں تھے ماموں اچھی طرح سے مجھ سے ملے۔ میں نے یہ بات والدہ کو نہیں بتائی۔ اس کے بعد سے ہمارے خاندان کے کچھ لوگوں نے ماموں اور ان کے گھر والوں کو آمنے سامنے بیٹھ کر بات کرنے اور مصالحت وغیرہ کی کچھ کوشش کی۔ مگر ان لوگوں کی طرف سے کچھ زیادہ مثبت ردعمل نہیں ملا۔ کچھ اس طرح کی بات سامنے آئی کہ ان کے بیٹے ان کو (ماموں، ممانی) کو ملنے نہیں دینا چاہتے ہیں۔ ان کے بیٹوں نے ہمارے خاندان کے کچھ بڑے لوگوں کے ساتھ بھی کچھ بدتمیزی وغیرہ کی اور وہ کچھ جھگڑالو اور غصے والے ہیں۔ ان کے ایک بیٹے کی شادی ہوئی مگر ناچاقی کی وجہ سے ہمارے پورے خاندان میں سے کسی کو بھی دعوت نہیں آئی۔ میں نے بھی سستی کی وجہ سے مبارکباد کا کوئی فون یا ملاقات نہیں کی۔ اس طرح ماموں کے ہاں پوتے کی پیدائش ہوئی تو ہمیں اس کی خبر ملی مگر میں نے اس وقت بھی کوئی مبارکباد وغیرہ نہیں دی۔ میری والدہ کا معاملہ یہ ہے کہ ان کو فکر تو رہتی ہے کہ ان لوگوں سے صلح صفائی ہوجائے مگر خود پہل کرنے کو تیار نہیں ہوتی تھیں۔ خانقاہ میں آپ کا صلہ رحمی پر بیان سننے کے بعد والدہ نے کہا ہے کہ عید پر ان کو فون کروں گی۔ مگر ابھی بھی ان کے گھر جانے کے لیے تیار نہیں۔ مجھے بھی جانے کی اجازت نہیں دیں گی۔ مندرجہ بالا حالات میں کیا مجھے عید پر اور اس کے بعد بھی

کبھی کبھار ان ماموں کے گھر جاتے آتے رہنا چاہیے (والدہ کو بتائے بغیر) جبکہ مجھے اس بات کی فکر رہتی ہے کہ اگر والدین کو پتا چل گیا تو وہ سخت ناراض ہوں گے کہ بتائے بغیر کیوں گئے اور ہماری مرضی کے بغیر ان سے مراسم کیوں رکھے۔ اور دوسری بات یہ بھی ہے کہ اگر میرے جانے پر ماموں اور ان کے بیٹوں نے جھگڑا اور غصہ وغیرہ کرنا شروع کیا تو مجھے اس سے بہت تشویش ہوتی ہے کیونکہ میں ایسی باتوں سے دور بھاگتا ہوں برائے مہربانی ہدایت فرمادیں۔

**جواب**: صلہ رحمی یہ نہیں ہے کہ اگر وہ حسن اخلاق سے پیش آئیں تو جواباً آپ بھی حسن اخلاق سے پیش آئیں بلکہ صلہ رحمی یہ ہے کہ وہ توڑیں اور تم جوڑو، وہ بداخلاقی کریں تم خوش اخلاقی سے پیش آؤ البتہ سال میں ایک آدھ بار جانا صلہ رحمی کے لیے کافی ہے ہر موقع پر بار بار جانا ضروری نہیں اور کبھی کبھار فون پر خیریت معلوم کرلی والدین کو ادب سے صلہ رحمی کی تعریف اور اس کا انعام بتائیں لیکن پھر بھی اگر وہ نہ مانیں تو زیادہ اصرار کرنا آپ کی ذمہ داری نہیں۔

**۵۸۲ حال: معاملہ نمبر ۳**: میرے سسرالی رشتہ داروں کی طرف سے جیسے میرے سسر کی طرف سے یا اہلیہ کے ماموں کی طرف سے کبھی دعوتیں وغیرہ آتی ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میری اہلیہ کو دعوت فون پر دے دی جاتی ہے اور وہ مجھے اس کے بارے میں بتادیتی ہیں۔ مگر میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ مرد ہونے کے ناطے اور اپنے اہل وعیال کا سرپرست ہونے کی وجہ سے دعوت براہِ راست مجھے دی جانی چاہیے کیا میری یہ سوچ ٹھیک ہے اور کیا میں اپنی اہلیہ سے یہ کہہ دوں کہ آئندہ اگر ان کے والدین یا دوسرے رشتہ داران کو دعوت دیں تو وہ یہ کہہ دیں کہ مجھ سے بات کر کے مجھے براہِ راست دعوت دیں یا یہ کہ اہلیہ کو دعوت کا پیغام مل جانا کافی ہے میرے لیے بھی؟

**جواب**: اپنے خاص رشتہ داروں میں ان تکلفات کا کرنا ضروری نہیں بشرطیکہ

رشتہ داروں کی طرف سے عدمِ اکرام سے ایسا نہ کیا گیا ہو۔

**۵۸۳ حال**: اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ تادیر صحت و عافیت کے ساتھ ہمارے سروں پر قائم رکھے، آمین۔ حضرت صاحب مجھے آپ سے بیعت ہوئے چار یا پانچ سال ہو گئے ہیں یہ میرا آپ کی خدمت میں پہلا خط ہے خط کا سوچا تو کئی دفعہ تھا مگر سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا کہ کیا لکھوں بس حضرت میں نے جو آپ سے تعلق کے سال ضائع کیے بہت افسوس ہے میں سوچتا تھا کہ خط لکھ کر کیوں اپنے مرشد کو تنگ کروں۔

**جواب**: اس میں تنگ کرنے کی کون سی بات ہے، مرشد اصلاح ہی کے لیے تو کیا جاتا ہے اپنے حالات نہیں بتاؤ گے تو اصلاح کیسے ہوگی۔ تعجب ہے کہ بیعت ہوئے اتنا عرصہ ہو گیا اور اصلاح سے غافل ہو ایسی بیعت سے کیا فائدہ۔

**۵۸۴ حال**: اور میں نے کون سے خلافت لینی ہے جو خط لکھوں بس ایسے ہی ٹھیک ہوں۔

**جواب**: اچھا اصلاحی خط و کتابت کیا خلافت کے لیے کی جاتی ہے یا اپنی اصلاح کے لیے؟ جو خلافت کے لیے خط و کتابت کرے گا اسے کچھ نہیں ملے گا۔

**۵۸۵ حال**: اور آپ کے مواعظ پڑھ لیتا تھا اور آپ کی کیسٹ میں کبھی کبھی سنتا تھا اور کبھی آپ کی مجلس میں حاضری دیتا اور رسالہ الابرار میں تربیت عاشقانِ خدا پڑھتا تھا جو کہ مجھے حضرت...... لاتے تھے کہ یہ پڑھا کرو اور حضرت مجھے مضمون سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا لکھوں اس کا ذکر میں نے حضرت آپ کے خلیفہ حضرت ...... سے کیا تو انہوں نے کہا اپنی خیریت کا خط لکھ دو اور حضرت کی خیریت دریافت کرلو اور یہ بھی لکھ دو کہ مجھے کوئی مضمون سمجھ میں نہیں آرہا ہے اس بات کو بھی حضرت صاحب کافی عرصہ گزر گیا پیارے مرشد میں آپ سے بہت

شرمندہ ہوں اور معافی کا طلب گار ہوں۔ میں نے اپنے شیخ کی قدر نہ کی۔

**جواب**: سب معاف ہے۔

**۵۸۶ حال**: حضرت صاحب خط لکھ کر بند کر رہا تھا کہ عجیب وسوسہ دل میں آیا کہ یہ جو خط لکھ رہا ہوں سب جھوٹ ہے صرف الفاظ ہی ہیں اس میں کہیں صداقت نہیں ہے صرف اپنے شیخ کی توجہ پانے کے لیے ایسے شاعرانہ الفاظ لکھ دیئے ہیں تاکہ آپ کا شیخ آپ کو واقعی سچا سمجھے اور آپ کی طرف توجہ کرے، حضرت صاحب آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے تجربے اور نورِ بصیرت سے بتایئے گا کہ کیا واقعی یہ سب جھوٹ لگ رہا ہے۔

**جواب**: سب صحیح ہے مطمئن رہیں۔

---

**۵۸۷ حال**: ایک اس بات کی بھی وضاحت مطلوب تھی کہ ہمارے اکابرین میں دیگر حضرات بہت سے ہیں جو بیعت کرتے ہیں یہاں بھی آتے ہیں بیعت بھی کرتے ہیں اگر آپ کی بیعت توڑے بغیر کسی دوسرے سے بیعت کرلوں تو کوئی نقصان تو نہیں ہوگا اگر چہ اس وقت تک کوئی ایسا مرشد نہیں ملا جس سے مناسبت ہو اور نہ کوئی تلاش کیا ہے اور نہ شوق ہے صرف محفل میں بیعت شروع ہو جاتی ہے اس وجہ سے پوچھنا پڑا۔

**جواب**: بیعت ایک شیخ سے کی جاتی ہے یہ نہیں کہ آج ایک سے بیعت کرلی کل دوسرے سے۔ اگر مناسبت نہیں ہے تو بیعت توڑ کر اس شیخ سے بیعت ہو جائے جس سے مناسبت ہو اور پھر اسی کا ہو جائے مختلف مشائخ کی مجالس میں نہ جائے اگر چہ سب کی عظمت دل میں رکھے جیسے جسمانی معالج ایک ہوتا ہے ایسے ہی روحانی مصلح بھی ایک ہوتا ہے۔

**۵۸۸ حال**: شب قدر شب برأت وغیرہ میں شوق ہوتا ہے کہ لوگ توبہ کریں

اس کے لیے آپ نے روح کی بیماریاں اور ان کا علاج میں اصلاح نفس کا طریقہ بتادیا ہے اگر اس طریقہ سے لوگوں کو مراقبہ/ مذاکرہ اور ذکر کروایا جائے تو اجازت ہے یا نہیں اور جس مدرسہ میں پڑھاتا ہوں بنات کا ہے اگر طالبات سے اس طریقہ سے پابندی کروائی جائے تو کیسا ہے۔

**جواب**: پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرو مراقبہ مذاکرہ اور ذکر کرانا آپ کا کام نہیں یہ مشایخ کا کام ہے۔ ہمارے بزرگوں نے طالبات کو پردہ سے بھی پڑھانے کو منع فرمایا ہے۔ فتنہ کا خطرہ ہے اس لیے کسی اور جگہ پڑھانے کا انتظام کریں اور خواتین کو پردہ سے بھی نہ پڑھائیں۔

---

**۵۸۹ حال**: حضرت مجھ سے کچھ لکھا نہیں جارہا اب کیا لکھنے کے لیے رہ گیا ہے ایسی گندی حالت ہے کہ کیا لکھوں ہمہ وقت ذہن میں حسینوں کے خیالات چھائے رہتے ہیں، حضرت آج کل آپ کا یہ غلام نفس کا غلام بن چکا ہے بارہا نفس وشیطان مجھے گرا چکے ہیں آفس ہی ان کے حملوں کا مرکز ہے انٹرنیٹ کے ذریعے ایسے ایسے خبیث مقامات دکھا چکا ہے کہ مجھے لگتا ہے میرا تقویٰ جو پہلے بھی کیا تھا اب تو اس کا نام ونشان بھی مٹ چکا ہے دل کی دنیا اندھیری ہو چکی ہے۔ حضرت جب میں نے آپ کے مشوروں کے خلاف اپنے نفس پر بھروسہ کیا ہمیشہ اس نے ذلیل و رسوا کیا پھر مجھے شرمندگی ہوئی۔ حضرت اس کا علاج فرمائیں میں گر جاتا ہوں پچھلے ہفتے بھی وہ ہوا وہی انٹرنیٹ کی بدمعاشی! آہ! حضرت یہ انٹرنیٹ میرے ایمان کا دشمن بن چکا ہے۔ اگرچہ اس میں کام کی چیزیں بھی ہیں اور نفس ان ہی کا بہانہ کر کے استعمال کرواتا ہے پھر رفتہ رفتہ انہی ننگی ویب سائٹ پر لے جاتا ہے! ہائے! حضرت ہمت اس کا علاج ہے حضرت یہی فرماتے ہیں لیکن جب بھی میں اس کے قریب ہوتا ہوں تو پھر وہی خباثت

ہوتی ہے! حضرت زندگی بیکار معلوم ہوتی ہے دوسرے پیر بھائیوں کو دیکھتا ہوں کیسے اللہ پر فدا کیسے حضرت کی تعلیمات پر جان دیتے ہیں حضرت میں چاہتا ہوں کہ اس انٹرنیٹ کو اپنے سے دور کر دوں لیکن آفس میں تو یہ موجود ہے اور استعمال کرنا پڑتا ہے۔ استعمال نہیں کرتا تو مشکلات پیدا ہوتی ہیں۔ حضرت نفس وشیطان اسی سوراخ سے ڈس رہے ہیں۔ اگرچہ اب میں تصاویر وغیرہ نہیں ڈھونڈتا اور یہ آفس والوں کو بھی پتہ ہے لیکن حضرت اس کے باوجود میری کم ہمتی کی وجہ سے کئی بار نفس وشیطان گرا چکے ہیں۔ اب حضرت مجھے اس انٹرنیٹ سے پھر کمپیوٹر سے گھن آتی ہے کہ یہی میرے قاتل ہیں۔ لیکن یہ جذبے چند دن تک رہتے ہیں پھر وہی رفتہ رفتہ کبھی تعلیمی ضرورت سے دفتری ضرورت سے انٹرنیٹ استعمال کرتا ہوں پھر آہستہ آہستہ وہی انجام ہوتا ہے تنہائی بھی مل جاتی ہے کبھی خود مغلوب ہو کر تنہائی پیدا بھی کر لیتا ہوں جن دنوں میں میں نے اس کا استعمال بالکل بند کر دیا تھا زندگی بہت پرسکون ہوگئی تھی یوں لگتا تھا کہ بہار ہی بہار ہے لیکن اب یہ حالت ہے کہ خزاں ہی خزاں ہے! حضرت ایسا کب تک رہے گا آپ کا یہ غلام کب اللہ والا بنے گا؟

**جواب**: ہر غلطی پر جرمانہ ادا کریں اس سے نفس ڈرے گا کہ سب تنخواہ اسی میں ختم ہو جائے گی۔ دوسرے نفس کو یہ ڈراؤ کہ اگر اس حرکت سے باز نہ آیا تو شیخ مجمع کے سامنے یہ اعلان کروائیں گے کہ صاحبو میرے لیے دعا کرو کہ میری یہ عادت چھوٹ جائے اور اپنے کو ذلیل کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

**۵۹۰ حال**: میں نے حضرت ہی کی کتابوں میں پڑھا ہے کہ جس کے ساتھ آدمی ایک دفعہ بھی ملوث ہو جائے اور حرام مزہ لے لے یا گندے خیالات بھی آنے لگیں تو ایسے کام کو چھوڑ دینا چاہیے۔ اور اسباب گناہ کو اپنے سے دور کر دینا چاہیے یا خود دور ہو جانا چاہیے۔ حضرت میں آفس سے انٹرنیٹ تو ختم نہیں کر سکتا

لیکن خود تو دور ہو سکتا ہوں آفس والوں سے یہ تو کہہ سکتا ہوں کہ میرا تبادلہ ایسے دفتر میں کردیں جہاں انٹرنیٹ سرے سے ہو ہی نہ تو نفس کو گرانے کا موقع ہی نہ ملے گا اور کبھی کبھی تو دل چاہتا ہے کہ نوکری چھوڑ دوں لیکن پھر سوچتا ہوں کہ نیک ماحول ہے دیندار لوگ ہیں خرابی تو میرے اندر ہے کہ میں اس سہولت کا غلط استعمال کررہا ہوں۔

**جواب**: تبادلہ کی درخواست ضرور کریں دو نفل پڑھ کر دعا کریں لیکن نوکری ابھی ہرگز نہ چھوڑیں۔

**۵۹۱ حال**: حضرت معمولات بھی سست چل رہے ہیں تسبیحات پوری کرلیتا ہوں البتہ تلاوت اور مناجات مقبول میں سستی ہے۔ دل میں یہ آتا ہے اس بیماری کا شافی علاج حضرت والا کی مسلسل صحبت ہے۔ لیکن یہاں تو والدین کی طرف سے ہرطرح کی پابندیاں ہیں پھر بھی ارادہ کرتا ہوں اور دعا کی بھی درخواست کرتا ہوں کہ ۴۰؍دن تو لگالوں تاکہ کچھ دن اللہ والوں کے ماحول میں رہ کر اپنی بیماریوں کا علاج کروالوں حضرت یہ خط میرے لیے بہت اہمیت کا باعث ہے۔ للہ! حضرت والا علاج فرمایئے تاکہ اللہ کے فضل وکرم سے احقر صحت یاب ہوجائے۔

**جواب**: معمولات پابندی سے کریں یہ گناہوں کے چھوڑنے میں معین ہے ایک رکوع تلاوت اور دو صفحات مناجات کے پڑھیں اور والدین سے اصرار کرکے اجازت لے لیں۔

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۵۹۲ حال**:؎

میں دن رات رہتا ہوں جنت میں گویا
میرے باغ دل میں وہ گلکاریاں ہیں

الحمدللہ! حضرت والا کی صحبت کی برکت سے مجھے نئی زندگی عطا ہوئی۔اس پر جتنا شکر کروں کم ہے!

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوقِ فراواں کردیا
پہلے جان پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کردیا

اس وقت حضرت والا میرے دل کی وہ کیفیت ہے کہ الفاظ نہیں ہیں اور جن سے احقر اپنے دل کی کیفیات اور احساس کا اظہار کر سکے۔ اس وقت حضرت کی صحبت میں انیسواں دن ہے اور اس میں پہلے ۲۰/دن مسلسل مجالس میں حاضری ہوتی رہی۔ حضرت واللہ! اگر میں ساری دنیا کی دولت کا مالک بھی ہوتا اور یہ سب کچھ فدا کر کے بھی اس نفس پرستی اور شہوت کے بھوت سے جان چھڑانا چاہتا تو نہ چھڑوا سکتا...... آہ! حضرت کو اللہ تعالیٰ نے کیا عطا کیا ہے کیسا مسیحا بنایا ہے ان مجالس میں حضرت نے مشکل سے چند باتیں ارشاد فرمائی ہوں گی، زیادہ تر خاموش رہے لیکن واللہ! احقر کو ایسا عظیم الشان فائدہ ہوا ہے کہ لگتا ہے کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں ہر وقت دل کے خیالات پر بھی نظر رہتی ہے کہ کوئی غلط خیال تو نہیں آرہا! آہ! میرے شیخ آپ پر میرا سب کچھ قربان...... دل مچلتا ہے دل چاہتا ہے کہ میں کیا کروں کہ اس احسان کا کچھ بدلہ چکا سکوں مگر میں کیا ایسا کر بھی سکتا ہوں اب میری ہر دعاؤں میں آنسوؤں کے ساتھ حضرت کے ایک ایک مرید کے لیے دعا نکلتی ہے۔ جب کسی کو خانقاہ میں آتا جاتا دیکھتا ہوں تو دل جھوم جاتا ہے دل میں فوراً آتا ہے کہ مجھ جیسا کمینہ، نفس پرست، غلیظ آدمی اور فرشتوں کی صحبت! حضرت والا کی نگاہیں تو لگتی ہیں کہ ہر وقت نظروں کے سامنے رہتی ہیں، ذرا آنکھ بند کیں حضرت کی مسکراہٹ بھرا، دلکش، دنیا میں سب سے بڑھ کر خوبصورت نورانی گلاب سا چہرہ نظروں میں سما جاتا ہے، دل فوراً نور سے بھر جاتا ہے۔

جو اٹھی تو صبح دوام ہے　　جو جھکی تو شام ہی شام ہے
تیری چشم مست میں ساقیا　　میری زندگی کا نظام ہے
ادھر دیکھ لینا ادھر دیکھ لینا
پھر ان کا مجھے اک نظر دیکھ لینا

حضرت والا سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ استقامت رہے! اللہ تعالیٰ کی دوستی رہے یہی اللہ کا پیار ہے یہی دل میں حضرت کا جلوہ رہے، یہی آنکھیں رہیں مسکراہٹ بھری جن میں جمال بھی ہے اور جلال بھی ہے، آمین۔

**جواب**: آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے جس نے آپ کو نفع عطا فرمایا اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائے اور گناہوں سے ہمیشہ بچنے کی توفیق مرحمت فرمائے، آمین۔

**۵۹۳ حال**: حضرت یوں ہی تقویٰ سے ساری زندگی جائے! ایک لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کروں! جیسا کہ حضرت نے پہلے بھی فرمایا تھا کہ گناہوں کے اسباب سے مکمل دوری رہے، اب حضرت جب میں خانقاہ سے جاؤں گا...... آہ! سچ کہتا ہوں دل چاہتا ہے کہ یہی مروں یہیں رہ پڑوں، آمین۔ تو حضرت آفس میں پھر اسبابِ گناہ موجود ہوں گے یعنی انٹرنیٹ! حضرت اس منحوس کا خیال بھی آتا ہے تو لگتا ہے کہ کسی نے گلا دبا دیا ہو کہ پھر آفس میں استعمال نہ کرنا پڑ جائے تو اس سلسلے میں اگر کچھ ارشاد فرما دیں کہ اس کا استعمال کروں یا نہ کروں اور اگر کبھی کرنا پڑے تو اس کی حدود کیا ہیں، اوّل تو احقر اس کا پکا ارادہ کر چکا ہے کہ آفس میں انٹرنیٹ کے قریب بھی نہ جائے گا چاہے کوئی کچھ بھی کہے، اور آفس والوں کو جاتے ہی صاف کہہ دے گا کہ انٹرنیٹ کو میں استعمال نہ کروں گا اور نہ مجھے اس سے متعلق کوئی کام دیا جائے اور ویسے بھی ایک صاحب میرے معاون کے طور پر آچکے ہیں کہوں گا کہ ان سے کام لیں۔ اگر اپنے ذاتی کبھی

استعمال کی ضرورت پیش آئی تو شہر میں جو انٹرنیٹ کیفے کھلے ہوئے ہیں ان میں استعمال کر کے فوراً فارغ ہو جاؤں گا۔

**جواب:** صحیح۔ ماشاء اللہ! دو نفل پڑھ کر خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کر کے کہہ دیں اور حاکم کے سامنے دل دل میں یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ کا ورد رکھیں۔

**۵۹۴ حال:** دوسرے خود تو استعمال نہیں کرتا لیکن چونکہ آفس میں تو موجود ہے کسی بھی وقت نفس مغلوب کر سکتا ہے اس کے تدارک کی یہ صورتیں ذہن میں آئی ہیں جو پیش کرتا ہوں حضرت اصلاح فرمائیں۔(۱) سب سے بہتر اور محفوظ صورت تو یہ ہے کہ اس آفس میں منتقل ہو جاؤں جہاں یہ خبیث موجود نہیں ہے۔ لیکن اس صورت کا پورا ہونا بظاہر مشکل ہے کہ صرف میرے لیے ایسا ہونا مشکل ہے۔ حضرت ارشاد فرمائیں کہ آیا اس قدم کو اٹھاؤں اور یہ مطالبہ کروں اگرچہ اس میں بظاہر نفس یہی کہتا ہے بہت فساد ہوگا طرح طرح کی باتیں ہوں گی اور آفس والے نہ مانیں گے۔

**جواب:** دو نفل پڑھ کر دعا کر کے کہہ دیں بلکہ صاف صاف کہہ دیں مخلوق سے نہ ڈریں صاف کہہ دیں کہ میں بھی انسان ہوں مجھے بھی اپنے نفس پر بھروسہ نہیں، شیطان مجھے بھی بہکا سکتا ہے اور انٹرنیٹ پر ننگی فلمیں دکھا سکتا ہے لہٰذا میں انٹرنیٹ کے قریب بھی نہیں جانا چاہتا۔

**۵۹۵ حال:** دوسری صورت یہ ہے کہ اسی آفس میں رہوں لیکن نہ انٹرنیٹ استعمال کروں اور نہ دیر تک رکوں بس جس وقت باقی ساتھی کام کر رہے ہوں اس وقت تک رہوں اور ان کے ساتھ ہی چلا جاؤں اور آفس میں تنہائی نہ ہونے پائے۔ یہاں یہ مشکل ہے کہ اگر آفس میں میرے علاوہ کوئی نہ ہو اور میں بھی نفس کی شرارت سے بچنے کے لیے فوراً باہر چلا جاؤں تو آفس والے یہ کہہ سکتے

ہیں کہ اس طرح کام کا حرج ہوگا اور اگر دن میں ۱۰ ربار ہوگا تو کیا آپ ۱۰ ربار باہر جائیں گے۔ اور ادھر حضرت مجھے اپنے نفس پر بالکل بھی بروسہ نہیں کم از کم دل تو میلا کر ہی دے گا کہ اچھا موقع ہے۔

**جواب**: وہی اوپر والی بات کہہ دیں کہ نفس کا بھروسہ نہیں شیطان بہکا سکتا ہے اس لیے نفس کے شر سے بچنے کے لیے آفس میں تنہا نہ رہوں گا اور دس بار باہر جانا پڑا تو جاؤں گا کیونکہ امکان گناہ سے بھی بچنا ضروری ہے۔ جب آپ یہ بات کہہ دیں گے کہ نفس پر بھروسہ کرنا نہایت خطرناک ہے پھر ان شاء اللہ انٹرنیٹ کو استعمال کرنے کی ہمت نہ ہوگی کیونکہ دل کہے گا کہ اگر تنہا رہا تو لوگ سمجھ جائیں گے کہ یہ انٹرنیٹ پر ننگی فلمیں دیکھنے کے لیے رکا ہے۔ بلکہ یہ دوسری صورت زیادہ بہتر معلوم ہوتی ہے غرض دونوں صورت میں جو صورت آپ کو بہتر معلوم ہو اس پر عمل کریں۔

**۵۹۶ حال**: تیسری صورت یہ ہے کہ میں اگرچہ انٹرنیٹ استعمال نہ کروں لیکن تنہائی کا خیال نہ کروں اور نہ دیر تک کام کرنے میں عار محسوس کروں بلکہ یوں کروں کہ آفس والوں کو بتا کر بہانہ بنا کر ان کمپیوٹرز پر جن پر انٹرنیٹ ہے ان پر ایسا Lock یعنی ایسا کوڈ لگوادوں جس کا مجھے بھی پتا نہ ہوتا کہ اگر چاہوں بھی کہ انٹرنیٹ استعمال کرلوں تو نہ کرسکوں کہ مجھے Password ہی معلوم نہیں۔ اور اپنے IT والے صاحب کو کہوں کہ ان کے پاس مطلوبہ کمپیوٹر کو استعمال کرنے والے کو بتادیں تاکہ جب وہ آئیں تو ہی کمپیوٹر چل سکے اس کے بغیر نہیں! اس میں 2 خرابیاں اور کمزوریاں ہیں جہاں سے نفس مجھے مار سکتا ہے: (۱) کہ جب تھوڑی دیر کے لیے وہ باہر جائیں اور کمپیوٹر کو لاک نہ کریں کہ ابھی تو آنا ہے اور اگر میں بند کردوں تو اس دوران نفس کو موقع مل سکتا ہے کہ چلو استعمال ہی کرلیں اور ان کو یہ بھی اعتراض ہوسکتا ہے کہ بار بار کیوں Password لگا دیتے ہو

میں تو ابھی آرہا تھا اگرچہ میں اس کو ٹال سکتا ہوں کہ بھئی آپ کے کمپیوٹر کی حفاظت کے لیے ایسا کرتا ہوں، لیکن ہوسکتا ہے کہ وہ مجھے منع کردیں کہ میرا فلاں کام چل رہا ہے تم Lock مت کرنا! (۲) دوسرے خطرے کی بات یہ ہے کہ مجھے یہ آتا ہے کہ اگر کمپیوٹر بند بھی ہو تو کس طرح انٹرنیٹ کو اپنے کمپیوٹر پر منتقل کرسکتے ہیں۔

**جواب**: جب ایسا ہے تو یہ صورت کچھ مفید نہیں۔

## انہی صاحب کا تیسرا خط

**۵۹۷ حال**: پھر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہوا اور حضرت والا کے پاس وقت لگانے کی توفیق ہوئی۔ وقت لگانے کے بعد الحمدللہ جتنا احقر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے اور سجدے میں ہزار سال بھی پڑا رہے تو اس کا حق ادا نہیں ہوتا کہ نفس اور شیطانی وساوس جو گرادیتے تھے ان پر حضرت والا کی بابرکت صحبت سے ہمت نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ مزید بڑھائے اور ایسے اعمال سے بچائے جس سے یہ ہمت کمزور ہوجائے۔ پھر جب واپس دفتر واپسی کا ارادہ ہوا تو حضرت سے کچھ سوالات آفس میں انٹرنیٹ کے استعمال کی حدود کے بارے میں دریافت کیے۔ حضرت والا کی طرف سے الہامی جوابات عطا ہوئے جن کو صرف دیکھنے ہی سے ہمت عطا ہوتی تھی۔ نفس کو سخت بار تھے۔ جب ان کو پڑھا جس میں حضرت نے فرمایا تھا کہ مخلوق سے مت ڈرو اللہ سے ڈرو صاف، کہہ دو کہ مجھے اپنے نفس پہ بھروسہ نہیں اور فرمایا کہ ایک منٹ بلکہ ایک لمحے کے لیے بھی آفس میں تنہائی میں مت رہیں کیونکہ امکان گناہ سے بھی بچنا چاہیے۔ اس پر احقر نے ایک خط آفس انتظامیہ کے نام لکھا جس میں اس سلسلے میں گذارشات لکھیں جس میں لکھا (۱) میں ایک کمزور انسان ہوں مجھے اپنے نفس پر بھروسہ نہیں اور جب اسباب گناہ قریب ہوں تو پھسل سکتا ہوں۔ (۲) اور میں انٹرنیٹ کے قریب بھی نہیں جانا چاہتا اس

لیے میں آفس میں تنہائی میں اس کا استعمال نہیں کرسکتا، مجھے ایمان زیادہ عزیز ہے۔ (۳) آفس میں دیر تک نہیں رک سکتا جب کہ انٹرنیٹ جیسی چیز قریب میں ہو لہٰذا جب ساتھی دفتر میں ہوں گے اس وقت کام کروں گا اور جب سب چلے جائیں گے میں بھی ان کے ساتھ ہی چلا جاؤں گا اور جب آفس میں تنہائی ہوگی میں فوراً آفس سے باہر آجاؤں گا چاہے ایسا مجھے دن میں کئی بار کرنا پڑے۔ یہ باتیں لکھ کر اپنے مسئول صاحب کو دے دیں جو انہوں نے پڑھ لیں اس دوران میں نے اس پابندی پر سختی سے عمل کرنا شروع کردیا جیسے ہی کوئی آفس میں نہ ہوتا میں فوراً آفس سے باہر آکر بیٹھ جاتا اور کسی بھی بہانے سے کسی کو آفس میں لاکر اپنے ساتھ بیٹھاتا اور باتیں بھی کرتا رہا اور کام بھی شروع شروع میں بہت پریشانی ہوئی دل پر غم بھی آیا تقاضے بھی پیدا ہوئے مگر جب ایسا ہوتا حضرت والا کی صورت مبارک سامنے آجاتی اور پھر اللہ تعالیٰ کا استحضار ہونے لگتا کہ اگرچہ شیخ یہاں نہیں لیکن جن کے لیے شیخ کا دامن پکڑا ہے وہ تو ہر وقت ہر جگہ موجود ہیں الحمدللہ اس سے بہت فائدہ ہوا نفس دب گیا جیسے مرگیا ہو اور مجھے نئی زندگی عطا ہوئی۔ اتنا اتنا زبردست فائدہ ہوا کہ ایسا لگا۔

ترے تصور میں جانِ عالم مجھے یہ راحت پہنچ رہی ہے
کہ جیسے مجھ تک نزول کرکے بہار جنت پہنچ رہی ہے

اب حضرت والا سے مزید دعاؤں کا مستحق ہوگیا ہے کہ نہیں چاہتا کہ اس قرب کی دولت کو چھوڑ دوں! جب کبھی ماضی کا خیال آتا ہے تو دل ڈرنے لگتا ہے کہ ایسا نہ ہو دوبارہ ایسا ہوجائے دل ڈرتا رہتا ہے اور میں پھر تصور میں حضرت والا کی انگلی پکڑ کر پھر سفرِ سلوک شروع کردیتا ہوں۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔ بہت دل خوش ہوا اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہمت کرتا ہے اللہ تعالیٰ کی مدد آجاتی ہے، اَللّٰھُمَّ لَکَ

اَلْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ۔

**۵۹۸ حال**: حضرت والا رمضان کا مبارک مہینہ شروع ہو چکا ہے مگر مجھ پر ایسا لگتا ہے جیسے اک غفلت کی چادر ہے حضرت والا ہر مرتبہ پہلے کی نسبت تنزلی محسوس ہوتی ہے۔ قلب میں بے چینی پیچھے رہ جانے کی بے بسی طاری ہونے لگی ہے۔

**جواب**: جب سنت و شریعت پر چلنے کی توفیق اصلاح کی فکر گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہے تو تنزلی کیسی۔ بارہا اس کو سمجھایا جا چکا ہے کہ یہ احساس شیطان کا دھوکہ ہے اس سے بچو۔ جو شیخ کی بات پر اعتماد نہیں کرتا پریشانی کا شکار ہوتا ہے ہوشیار ہو جاؤ شیطان آپ کو مایوس کر کے محروم کرنا چاہتا ہے۔ اپنے کو ناقص اور دوسروں کو مقابلہ میں پیچھے رہ جانے کی حسرت اس لحاظ سے تو صحیح ہے کہ دین میں آگے بڑھنے کی فکر پیدا ہو لیکن اگر یہ خیال مایوسی پیدا کرتا ہے تو سمجھ لو کہ یہ شیطان کا حربہ ہے۔

**۵۹۹ حال**: الحمد للہ حضرت والا اپنے اختیار سے جھوٹ نہیں بولا، (۲) تجسس، ٹوہ لینا، کسی کا خط یا S.M.S پڑھنا، الحمد للہ ایک بار بھی غلطی نہیں ہوئی۔ (۳) حضرت والا ذہن میں اس وقت تو یہی آ رہا ہے کہ پندرہ دن شاید کسی کو اپنے اختیار سے زبان سے تکلیف نہیں دی، واللہ اعلم۔

**جواب**: ماشاء اللہ حالات مبارک ہیں۔

**۶۰۰ حال**: مگر حضرت والا مجھ سے تنقید، طنز، تحقیر برداشت نہیں ہوتی، حضرت والا نے ارشاد فرمایا تھا کہ سوچا کرو کہ اگر میرے عیوب ان پر کھل جاتے تو اور برا بھلا کہتے حضرت والا شاید اس وقت میں سوچتی نہیں ہوں اسی لیے جی بُرا ہوتا ہے اور دل تنگ ہونے لگتا ہے۔ حضرت والا میں چاہتی ہوں مجھ میں برداشت اور صبر آ جائے مجھ پر رویے، طنز، تنقید اتنا اثر نہ ڈالے نہ چاہتے ہوئے

بھی میں کھلے دل سے ان کو برداشت نہیں کر پاتی، تب پھر تنقید وطنز کرنے والے سے دل برا ہوتا ہے دوری محسوس ہوتی ہے چاہے وہ کتنا قریبی رشتہ ہو، حضرت والا میں اصلاح کی اور دعا کی محتاج ہوں کیونکہ حضرت اقدس اس قسم کی پوزیشن میں مجھے لگتا ہے جیسے دل کی دنیا بالکل برباد ہوگئی اور زندگی تلخ محسوس ہوتی ہے، بہت زیادہ دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب**: دوسروں کے بے جا طنز، تنقید وتحقیر سے دل کو تکلیف ہونا کوئی گناہ نہیں اور تکلیف پہنچانے والے سے دل برا ہونا اور دل کا اس سے پہلے جیسی قربت محسوس نہ ہونا بھی گناہ نہیں بس دل میں کینہ نہ ہو یعنی اس سے انتقام لینے کی فکر اور تدبیر نہ کریں۔لوگوں کے رویہ پر صبر کریں اس سے بہت فائدہ ہوگا۔

**۶۰۱ حال**: حضرت والا مرد حضرات آتے جاتے ہیں نام نہیں تو چہرہ تو آپ والا کو یاد رہتا ہوگا جب دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہوں گے ان کا نام یا ان کا چہرہ سامنے آتا ہوگا مگر حضرت والا ہم خواتین کا تعلق تو خط یا بہت ہوا فون کے ذریعہ ہوتا ہے حضرت والا دل میں بار بار آتا ہے میرا تو کوئی ایسا کام نہیں کوئی عمل ایسا نہیں جس سے آپ والا کی خصوصی دعاؤں میں میرا بھی حصہ ہو، حضرت والا مردوں کے مزے ہیں کہ آپ والا کی دعائیں بھی لیتے ہیں، صحبت بھی اٹھاتے ہیں اور آپ والا کی مبارک نظر بھی ان پر پڑتی رہتی ہے۔

**جواب**: عورتوں پر جب نبی کی نظر نہیں پڑی اور ان میں ایسی صحابیات ہوئیں جو مردوں سے بھی آگے نکل گئیں اور بہت سی ولیہ ایسی ہوئیں جو مردوں سے بھی بازی لے گئیں پس جو مرد یا عورت زیادہ متبع سنت ہو اس کو خود بخود شیخ کا فیض پہنچتا ہے۔ان کے چہرہ کا شیخ کے ذہن میں ہونا ضروری نہیں جو عورتیں زیادہ متبع سنت ہیں ان کے لیے مردوں سے بھی زیادہ دل سے دعا نکلتی ہے۔

## اسی طالبہ کا دوسرا عریضہ

**۶۰۲ حال**: حضرت والا کچھ دنوں سے مجھے خواہشات زیادہ ہونے لگی ہیں، جیسے حضرت والا ہمارے گھر میں کچھ تعمیراتی کام ہورہا ہے، تو حضرت مجھے بہت زیادہ خواہش ہوتی ہے کہ یہاں یہ ہوجائے، وہ ہوجائے، بعض کا ذکر کردیتی ہوں بعض کا نہیں، حضرت والا جب میں ان کا ذکر کرتی ہوں یا دل میں رکھتی ہوں تو دل کے کسی گوشے میں ملامت محسوس ہوتی ہے کہ یہ کیا ٹھیک دنیاداروں جیسی سوچ...... اسی طرح حضرت والا کپڑوں کا معاملہ ہے، جیسے کبھی میرا دل چاہتا ہے کہ میں والدہ سے کہوں کہ مجھے سوٹ سلوانا ہے یا کچھ اور...... تو بعض مرتبہ (بلکہ کچھ عرصے سے زیادہ تر) مجھے جھجک آتی ہے جس کی وجہ سے دل کپڑوں میں دوسری چیزوں میں بہت عرصے مشغول رہتا ہے، بار بار خیال آتا ہے دھیان اس طرف رہتا ہے، یہ کیفیت مجھے خود اچھی نہیں لگتی، مگر ایسا ہوتا ہے۔

**جواب**: دل چاہنا کچھ برا نہیں اگر ضرورت سے زیادہ ہے تو دل چاہنے پر عمل نہ کریں اور ضرورت سے زیادہ کپڑے نہ بنائیں، بار بار دھیان آنے میں بھی کوئی حرج نہیں کہ غیر اختیاری ہے لیکن اپنے اختیار سے اس میں مشغول نہ ہوں اور دنیا کی چیزوں کا غم نہ کھائیں کہ فانی غم ہے اس لیے بے ہودہ ہے سوچیں کہ نہ مکان اور دنیا کا ساز و سامان رہے گا نہ میں رہوں گی۔

**۶۰۳ حال**: حضرت والا اس بار جب مجھے ایسی کوئی خواہش ہوئی (ناجائز اور گناہ والی نہیں مگر ٹھیک دنیا والی) تو میں نے دعا بھی ایسے ہی مانگی کہ اللہ تعالیٰ مجھے یہ چیزیں آپ سے بڑھ کر پیاری نہیں ہیں آپ مجھے یہ چیزیں اپنی ذات کے پیار کے ساتھ عطا فرما، اگر یہ چیزیں مجھے مل گئیں اور آپ نہ ملے تو ایسی لاکھوں ہزاروں چیزیں مجھے نہیں چاہیے، آمین۔ پتا نہیں حضرت والا یہ دعا میں دل سے بھی مانگتی ہوں یا محض الفاظ ادا ہوتے ہیں۔

**جواب:** محض الفاظ ادا ہونا بھی کافی ہے اور یہی مطلوب ہے خواہ دل ساتھ نہ دے۔

**۶۰۴ حال: تعریف کا شوق ہونا:** حضرت والا یہ مجھ میں بہت بڑا زہر ہے حضرت والا بار بار دل میں آتا ہے کہ میرے اس کام کی تعریف ہو اور حضرت والا جو تعریف کرتا ہے اس کی دل میں نا چاہتے ہوئے بھی قدر اوروں سے بھی زیادہ ہوتی ہے، حضرت والا دل یہی چاہتا ہے کہ تعریف ہو دین کے لحاظ سے مثلاً کہیں والدہ کے ساتھ گئی ہوں تو والدہ کسی اور کا تذکرہ کریں کہ وہ پردہ ایسے کرتی ہے یا غیر شرعی رسوم میں نہیں جاتی تو نا چاہتے ہوئے بھی دل میں بار بار آتا ہے کہ میرا بھی ذکر کریں جب ذکر ہو جاتا ہے تو ظاہر یہ کرتی ہوں کہ مجھے اچھا نہیں لگا جیسے بڑی تواضع والی ہوں مگر دل کے کسی گوشے میں خوشی محسوس ہوتی ہے حضرت والا علاج کی طلب گار ہوں۔

**جواب:** تعریف کرنے والے کو زبان سے منع کر دیں کہ اس سے میرے باطن کو سخت نقصان پہنچتا ہے اس کا خاص اہتمام کریں اور نفس سے کہیں کہ اگر میرا فلاں فلاں عیب اس پر ظاہر ہو جائے تو پھر یہ تعریف کے کرنے والا کس قدر ذلیل اور حقیر سمجھے گا۔ پس غنیمت سمجھ کہ لوگ تحقیر نہیں کرتے ورنہ اگر اللہ تعالیٰ پردہ پوشی نہ فرماتے تو بجائے تعریف کے لوگوں کی زبان پر نفرت و تحقیر کے تذکرے ہوتے۔

## تقدیر کے متعلق اشکال اور جواب

**۶۰۵ حال:** اللہ تعالیٰ عزوجل شانہٗ اپنے بندوں سے امتحان کیوں لیتا ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے کہ کون اچھا عمل کرتا ہے تو کیا اس کو پتہ نہیں؟

**جواب:** تاکہ بندوں کو دِکھائے کہ اللہ کے نیک بندے ایسے ہوتے ہیں اور نافرمان بندے ایسے ہوتے ہیں اور دونوں کا عمل قیامت کے دن خود ان پر حجت

ہو۔ اللہ تعالیٰ کو تو ازل سے ابد تک کا سب علم ہے۔

**۶۰۶ حال:** بلکہ اس نے تقدیر میں پہلے سے سب کچھ لکھ لیا ہے اور اس اعتبار سے کہ تقدیر میں اس نے خود سب کچھ لکھا ہے تو پھر بے بس انسان عذاب کا کیوں کر مستحق ہے۔ کیونکہ انسان لکھے ہوئے تقدیر پر ہی چلایا جاتا ہے چلتا نہیں۔

**جواب:** تقدیر کے لکھے کی مثال ایسی ہے جیسے ریل کا ٹائم ٹیبل۔ کیا ٹائم ٹیبل میں لکھے ہوئے کی وجہ سے ریل مجبور ہوتی ہے اسٹیشن پر پہنچنے کے لیے، بلکہ ریل جہاں جہاں جانے والی ہے اپنے علم کے اعتبار سے لکھ دیا گیا ہے لیکن انسان کا علم چونکہ ناقص ہے اس لیے اس میں کبھی تخلف ہو جاتا ہے اور ریل کا ٹائم آگے پیچھے ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ چونکہ عالمِ مطلق ہیں اور ازل سے ابد تک کا علم رکھتے ہیں لہٰذا بندے اپنے اختیار سے جو اعمال کرنے والے تھے ان کو اللہ نے لکھ دیا۔ پس تقدیر علمِ الٰہی کا نام ہے امرِ الٰہی کا نام نہیں ہے جو کچھ ہم کرنے والے تھے اللہ نے اپنے علم کامل کی وجہ سے اس کو لکھ دیا ہے لکھے جانے کی وجہ سے وہ عمل صادر نہیں ہوتا، ہم جو کرنے والے تھے وہ تقدیر میں لکھا گیا ہے۔

**۶۰۷ حال:** دوسرا وسوسہ یہ ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ ماضی پر عالم ہے تو امتحان کیوں لیتا ہے کیونکہ امتحان تو ماضی میں آزمانے کا نام ہے اور وہ اللہ تعالیٰ ماضی پر عالم ہے۔

**جواب:** اس کا جواب تو اوپر دیا جا چکا ہے اللہ تعالیٰ امتحان اپنے جاننے کے لیے نہیں لیتے کیونکہ ان کو تو ماضی حال مستقبل سب کا علم ہے اللہ تعالیٰ امتحان بندوں پر حجت قائم کرنے کے لیے لیتے ہیں کہ تم نے یہ اعمال کیے تھے جن کی یہ جزا یا سزا ہے۔

**۶۰۸ حال:** اگر کوئی یہ عقیدہ رکھے کہ نعوذ باللہ اللہ تعالیٰ ماضی پر عالم نہیں بلکہ قادر ہے یعنی جس وقت ماضی میں وہ جو کرنا چاہے کرسکتا ہے۔ تو کیا یہ آدمی کافر ہوا۔ اگر کسی کے دل میں صرف وسوسہ آجائے تو یہ بھی کافر ہوا۔

**جواب:** کفریہ عقیدہ رکھنے سے کافر ہوتا ہے، وسوسہ سے کوئی کافر نہیں ہوتا۔ وسوسہ تو ایمان کی علامت ہے۔ وسوسہ آئے تو بس اس پر عمل نہ کریں آپ پکے مومن ہیں۔ وسوسہ کی مثال کتے کی سی ہے وہ بھونکتا رہے آپ اپنا راستہ چلتے رہیں تو آپ کا کوئی نقصان نہیں لیکن اگر اس سے الجھو گے یا اس کو چپ کرنے کی کوشش کرو گے تو اور بھونکے گا۔ وسوسہ کا علاج عدم التفات ہے یعنی نہ اس میں مشغول ہوں نہ اس کو بھگانے کی کوشش کریں کسی مباح کام میں لگ جائیں۔

**۶۰۹ حال:** کیا اللہ تعالیٰ کو پہلے سے پتہ ہوتا ہے کہ کل میرا بندہ میری عبادت کرے گا۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا علم ہے وَاللّٰہُ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ۔

**۶۱۰ حال:** تیسرا وسوسہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے یا پسند ہے کہ ساری مخلوق ہدایت پر آجائے۔ لیکن مخلوق آتی نہیں۔ تو کیا اللہ تعالیٰ اس پر قادر نہیں ہے کہ ساری مخلوق کو ہدایت کرے۔

**جواب:** بالکل قادر ہے لیکن اگر ہر ایک کو ہدایت دے دیں تو امتحان کس چیز کا ہو۔ دنیاوی امتحان میں کیا ممتحن ہر ایک کو پاس کرنے پر قادر نہیں لیکن گر پاس کردے تو امتحان کس چیز کا۔ اس لیے ہدایت کا اختیار بندوں کو دے دیا کہ جو چاہے عمل کر کے جنت لے لے اور جو چاہے اس پر عمل نہ کر کے جہنم خرید لے۔ ہدایت کو قبول کرنے اور نہ کرنے پر جزا اور سزا ہے:

﴿فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ خَیْرًا یَّرَہٗ وَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ شَرًّا یَّرَہٗ﴾

(سورۃ الزلزال، آیات: ۸-۷)

بندوں کا عمل ان پر حجت ہوگا۔

**۶۱۱ حال:** تو پھر کیوں نہیں کرتا؟ اگر آپ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں کہ انسان خود ہدایت پر آجائے تو کیا انسان اللہ تعالیٰ کی توفیق کے بغیر کوئی کام کرسکتا ہے۔

**جواب:** جو ہدایت کا ارادہ کرتا ہے اس کو توفیق بھی عطا فرمادیتے ہیں۔

**٦١٢ حال:** ان وساوس کے ہاتھوں میری نماز میں وہ مزہ نہیں جو کبھی تھا۔

**جواب:** یہ اس لیے ہے کہ آپ کو شیطان نے اس مسئلہ میں الجھا دیا جس پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس پر غور وخوض کرنے کو منع فرمایا گیا ہے۔ بس کہہ دو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِه اور مطمئن رہو۔

**٦١٣ حال:** لہٰذا جہاں تک ہو سکے عقلی دلائل سے رحم فرمائیں تاکہ میرا دل بھی مطمئن ہوجائے اور بعض جاہل لوگوں کا جواب بھی بن جائے۔ ورنہ پھر ہم ویسے بھی کہتے ہیں کہ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِه۔ میں حضرت والا سے بیعت ہوں۔

**جواب:** عقلی دلائل سے کام نہیں بنتا بے دلیل اللہ ورسول کے احکام کو ماننے سے کام بنتا ہے۔ ایمان پر قائم رہنے کا اور ایمان پر مرنے کا یہی راستہ ہے دلائل والا راستہ نہیں۔ آپ لوگوں کی فکر نہ کریں اپنی فکر کریں کوئی آپ سے الجھے تو کہہ دو کہ کسی عالم سے رجوع کرو میں عالم نہیں ہوں۔

.........................................

**٦١٤ حال:** بندہ مجموعۂ رذائل وامراض ہے، کس مرض کا ذکر کروں اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اتنے عظیم شخص سے باوجود اپنی نااہلیت وسفاہت کے ملاقات ہوگئی محض اللہ کا فضل سمجھتا ہوں لیکن حضور والا سے براہ راست بالمشافہ ملاقات کی ہمت نہیں ہوتی اس لیے اکثر خدمت میں حاضر نہیں ہو پاتا۔ بعض سے سنا کہ ہچکچانا بھی عظمتِ شیخ کی دلیل ہے۔ لیکن ایک محترم خلیفہ جو میرے انتہائی مشفق ہیں ان سے سنا کہ نہ ملنا قلت محبت ہے تو یہ جملہ سننے کے بعد اب میرا کوئی ٹھکانہ نہیں الٰہی یہ کہاں آکر اٹک گیا ہوں...... سچ عرض کرتا ہوں میں اپنی نالائقیوں کے سبب ملنے سے کتراتا ہوں الحمدللہ پاکستان کے تمام بزرگوں سے ملاقات کرتا ہوں کبھی ایسی حالت نہ ہوتی تھی جیسی ہیبت مجھ پر یہاں آکر طاری

ہو جاتی ہے۔ معلوم نہیں میری قسمت کا کیا بنے گا۔ مجھے معاف کر دیں حضور دعا فرمادیں کہ یہ حجاب پرے ہٹ جاوے الحمدللہ مجھے کبھی کبھار لگتا ہے کہ یہ عظمتِ شیخ ہی ہے۔

**جواب:** عظمتِ شیخ تو مبارک حال ہے لیکن محبت ایسی ہو جو عظمتوں کی رعایت کے ساتھ محبوب کی ملاقات پر مجبور کر دے۔ عاشق کا تو یہ حال ہوتا ہے ؎

حیا طاری ہے تیرے سامنے میں کس طرح آؤں

نہ آؤں تو دل مضطر کو لے کر پھر کہاں جاؤں

**۶۱۵ حال:** الحمدللہ! بدنظری وغیرہ سے اجتناب کرتا ہوں لیکن قلبی میلان میں بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات مبتلا رہتا ہوں اگر کبھی کسی حسین یا حسینہ سے نظر بچا لیتا ہوں تو سوچتا رہتا ہوں کہ وہ کیا سوچ رہا ہوگا یا ہوگی۔ بلکہ اگر کوئی حسین پیچھے کھڑا ہو تو خیالات کا دائرہ پشت کی طرف ہوتا ہے اگرچہ عیناً نہیں دیکھتا۔ اس مرض کا ازالہ چاہتا ہوں۔

**جواب:** میلان تک تو گناہ نہیں لیکن اس کے بعد اس کا قصداً دھیان یا اس کی طرف توجہ رکھنا اقدام فاسقانہ اور دائرۂ رحمت حق سے دور ہونا ہے کیونکہ یہ حسین سے صرف عیناً دوری ہے، قلباً اور قالباً اس سے قرب ہے لہٰذا ایسے مقامات سے جسم کو فوراً دور لے جاؤ اور قلب کو بھی دور لے جاؤ یعنی کسی مباح کام یا گفتگو میں لگا دو۔

**۶۱۶ حال:** میرے لیے دعا فرمادیں کہ جس طرح کا دردِ محبت خداوند کریم نے حضور والا کو بخشا ہے حضور نے تو غم اٹھانے میں بہت ہی عمیق قسم کے زخم سہے ہیں اور ہمارا اتنا حوصلہ کہاں بس خداوند کریم اس جلے ہوئے کباب دل کی صحبت کی برکت سے ایک ذرۂ دردِ محبت عطا کر دے۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

**۶۱۷ حال:** مجلس میں حضور والا کی ایک نظر مبارک یکبارگی اچانک ٹکرائی اس

کی کسک اور جلن اپنے قلب میں بڑی شدت سے محسوس ہوئی۔ اے کاش! اس نظرِ کرم کی برکت سے میرا بیڑا پار لگ جائے۔

**جواب:** آپ کا مزاج عاشقانہ ہے آپ ذرا سی محنت کرلیں ان شاء اللہ بہت جلد منزل مقصود تک پہنچو گے۔ شیخ سے محبت تمام مقامات کی مفتاح ہے۔

..........................................

**۶۱۸ حال:** بعد تسلیم بعد تعظیم کے گذارش خدمت سراپا خیر و برکت میں یہ ہے کہ مجھ میں بے صبری کا مرض ہے کسی بھی قسم کا صبر مجھ میں نہیں عبادات میں صبر نہیں دل غیر حاضر رہتا ہے کوئی بھی عمل کرتا ہوں اس پر دوام نہیں اور کسی عبادت میں دل نہیں لگتا۔

**جواب:** بہ تکلف عبادت کرنا بھی صبر ہے دل کو بار بار حاضر کرنا اور نماز و ذکر میں بہ تکلف دل لگانا بھی صبر ہے عبادت مطلوب ہے دل لگنا مطلوب نہیں بہ تکلف دل لگانا مطلوب ہے۔

**۶۱۹ حال:** اور صبر کی یہ قسم تو مجھ میں نہیں یعنی گناہوں سے نفس کو روکنا یہ بڑا ہی مشکل کام ہے کئی کئی روز تک رکنے کے بعد پھر کوئی نہ کوئی غلطی ہو ہی جاتی ہے اور گناہ ہو جانے کے بعد اس کی تلافی میں بھی سستی ہوتی ہے اور نہ ہی ندامت ہوتی ہے اور جس طرح توبہ کا حق ہے وہ بھی نہیں ہوتا اور گناہ سے بچنے کے لیے ہمت کو استعمال کرنے کی ہمت بھی نہیں ہوتی اور تقویٰ کا عزم دل میں پیدا ہوا ایسا بھی نہیں ہوتا۔ حضور نفس کو گناہوں سے بچانا مشکل کام ہے۔

**جواب:** مشکل ہے اس لیے تو اجر بھی عظیم ہے جب غلطی ہو جائے تو بہ تکلف توبہ کریں خواہ دل میں ندامت نہ محسوس ہو ندامت نہ محسوس ہونے پر جو قلق ہو رہا ہے یہ بھی ندامت کی ایک قسم ہے۔ توبہ کا حق یہ ہے کہ بہ تکلف توبہ کریں تقویٰ کا عزم پیدا ہونا ضروری نہیں عزم کرنا ضروری ہے۔

**۶۲۰ حال**: اور مصیبتوں پر بھی صبر نہیں ہوتا دل میں اعتراض پیدا ہونے لگتا ہے اور زیادہ پریشانی میں اس مصیبت کو لوگوں سے شکایت کرنا بھی ہوجاتا ہے اور اگر کوئی شخص میری طبیعت کے خلاف کچھ کہہ دے تو اس پر صبر نہیں ہوتا غصہ بھڑک اٹھتا ہے۔

**جواب**: اعتراض کا وسوسہ آنا اور ہے اعتراض اور ہے اگر وسوسہ ہو یا اعتراض پیدا ہو تو اپنے اعمال کو یاد کریں کہ جو سر آگ برسنے کے قابل تھا اس پر ہلکی مصیبت آئی اللہ نے ہلاکت سے بچالیا۔ دل ہلکا کرنے کے لیے اپنے ہمدرد سے اپنی پریشانی کو بیان کرنا بھی شکایت نہیں بس اللہ تعالیٰ پر اعتراض نہ کرو راضی برضا رہو طبیعت کے خلاف بات اگر حق ہے تو پھر اس پر غصہ کرنا تکبر ہے، لہٰذا اگر سچی بات ہے تو قبول کرو اور اپنی غلطی کا اعتراف کرو۔

..........................................

**۶۲۱ حال**: بعد سلام مسنون بندہ ناچیز تقریباً ۸؍سال سے خانقاہ سے متعلق ہے اور مجلس میں بھی آتا جاتا ہے مواعظ بھی پڑھتا ہے اور تین خطوط بھی لکھ چکا ہے جس سے بندہ نے اپنے زندگی میں ایک انقلاب محسوس کیا ہے اور کبھی تو سوچتا ہے کہ اگر یہ تعلق نہ ہوتا تو پتہ نہیں ہمارا کیا حال ہوتا۔ لیکن اس کے باوجود جب دوسرے پہلوؤں سے سوچتا ہوں کہ دوسرے لوگ تھوڑی مدت میں کہاں سے کہاں تک پہنچ جاتے ہیں اور میں وہیں کا وہیں کھڑا ہوں۔

**جواب**: پچھلی حالت پر غور کرو کہ گناہ کم ہوئے یا نہیں؟ اگر کم ہوئے تو یہ کامیابی نہیں ہے؟ رفتہ رفتہ ہی بندہ اللہ تک پہنچتا ہے ترقی ہوتی رہتی ہے پتہ نہیں چلتا۔ مطمئن رہیں۔

**۶۲۲ حال**: اس کے وجوہات جو میرے ذہن میں ہیں پہلا تو یہ کہ خط وکتابت کی سستی بہت ہے دوسری یہ کہ بندہ نے تقریباً چار پانچ مرتبہ دس دس دن وغیرہ

خانقاہ میں لگائے ہیں لیکن حضرت والا سے جو تعلق پیدا ہونا چاہیے تھا وہ پیدا نہ کر سکا اور جس کی وجہ یہ ہے کہ بندہ جب حضرت والا سے ملنے کا ارادہ کرتا ہے تو دل میں فوراً یہ بات آجاتی ہے کہ میرے اس عمل سے حضرت والا کو تکلیف ہوگی جس کی وجہ سے حضرت والا سے ملاقات بھی بہت کم ہو جاتی ہے اور دل میں خدمت کا جذبہ بھی ہے لیکن مذکورہ بالا وجہ سے رک جاتا ہوں براہ کرم میری ایسی رہنمائی فرمائیں جس سے میرا استفادہ کرنا آسان ہو اور حضرت والا کو بھی تکلیف اور بار خاطر نہ ہو۔

**جواب**: ملاقات سے کیوں تکلیف ہوگی جیسے اور لوگ آتے ہیں آپ کو بھی آنا چاہیے اجازت لے کر خدمت بھی کر سکتے ہو ادب کے ساتھ کوئی عمل بار خاطر نہیں ہوتا۔

**٦٢٣ حال**: حضرت والا بندہ اپنے اصلاح کا طالب ہے اور اللہ تعالیٰ کا تعلق چاہتا ہے اور آپ سے عاجزانہ اور مؤدبانہ عرض ہے کہ بندہ کی رہنمائی فرمائیں تا کہ وصول الی اللہ آسان ہو جائے اس میں حضرت والا جو حکم فرمائیں گے بندہ کو ان شاء اللہ مطیع پائیں گے۔

**جواب**: اصلاح کا یہی طریقہ ہے جو آپ نے اپنایا ہوا ہے یعنی مجلس میں حاضری، اطلاع حالات اور اتباع تجویزات لیکن پابندی کریں، سستی نہ کریں۔

---

**٦٢٤ حال**: حضرت میں خود محسوس کرتی ہوں معمولات میں وہ اخلاص نہیں رہا۔ کیونکہ معمولات میں کوئی مزہ نہیں آتا مجبوراً کرتی ہوں۔

**جواب**: مزہ نہ آنا عدم اخلاص کی دلیل نہیں، جب مخلوق کو دکھانے کی نیت نہیں تو اخلاص ہے، انشراح نہیں ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

**٦٢٥ حال**: مجھے لگتا ہے میرے سارے تعلق ختم ہو گئے ہیں حضرت شیخ سے عقیدت

اورمحبت کا تعلق جو پہلے محسوس ہوتا تھا وہ بھی اب اس حد تک محسوس نہیں ہوتا۔

**جواب**: اس میں بھی کوئی حرج نہیں۔کبھی اللہ تعالیٰ سے تعلق اور محبت بہت محسوس ہوتی ہے اور کبھی کم محسوس ہوتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا ہوتا ہے تو شیخ سے اگر محبت کم محسوس ہوتو کیا تعجب ہے، شیخ نعوذ باللہ کیا اللہ تعالیٰ سے زیادہ ہے۔ تعلق کم محسوس ہونا تعلق کم ہونے کی دلیل نہیں۔

**۶۲۶ حال**: حضرت میرے دیور پچھلے دنوں عید پر سعودی عرب سے آئے۔ مجھے ڈر تھا پردہ کیسے کروں گی مشکل ہوگی، ساس ناراض ہوگی۔ الحمدللہ پردہ بھی ہوگیا اور کوئی ناراض بھی نہیں ہوا۔ کبھی کبھی سامنا ہوگیا جس کی بڑی شرمندگی ہوئی وہ (دیور) ۲۰؍دن رہے دو دفعہ ایسا ہوا کہ کھانا ایک ہی دسترخوان پر کھانا پڑا لیکن الحمدللہ سامنا نہیں ہوا اور میں چند لقموں کے بعد ہی اٹھ گئی۔اس کے بعد میرے شوہر نے بہت کہا کہ کچھ نہیں ہوتا تم نقاب کر لینا لیکن میں نے ساتھ نہیں کھایا۔

**جواب**: الحمدللہ تعالیٰ۔ جو اللہ تعالیٰ کو راضی رکھنے کا ارادہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ مدد فرماتے ہیں۔

---

**۶۲۷ حال**: حضرت والا یہاں ہمارا خواتین کا مدرسہ ہے جہاں ایک قاری صاحب ہیں وہاں سے میں نے نو پارے ناظرہ پڑھے ہیں اب گھر میں بچوں کی مصروفیت کی وجہ سے مدرسہ نہیں جاسکتی۔

**جواب**: ہمارے بزرگوں نے عورتوں کا مردوں سے پردہ سے پڑھنا بھی پسند نہیں فرمایا۔ اگر پڑھنا ہے تو کسی قاریہ سے پڑھو۔

**۶۲۸ حال**: میں چاہتی ہوں کہ اپنی بچی سے جس کی عمر بارہ سال ہے اسی مدرسہ سے ناظرہ پڑھ چکی ہے اور تیسرا پارہ حفظ کررہی ہے پڑھ لوں لیکن ہمارے قاری صاحب منع کرتے ہیں اور میں خود بھی مطمئن نہیں ہوتی کہ پتہ نہیں یہ غلطیاں صحیح

نکالے گی یا نہیں بہت پریشان ہوں کہ پتہ نہیں پورا قرآن پاک کب صحیح ہوگا۔ قاری صاحب کہتے ہیں کہ کم عمر استاد سے قرآن پاک نہیں پڑھنا چاہیے۔

**جواب:** غلط کہتے ہیں۔ حضرت مفتی محمد حسن امرتسری خلیفہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے شاگرد سے قرآن پاک کے حروف کی تصحیح کی لیکن شرط یہ ہے کہ پڑھانے والے کی تجوید صحیح ہو۔

**۶۲۹ حال:** حضرت والا قضائے عمری پہلے پڑھتی تھی اب مصروفیت کی وجہ سے نہیں پڑھ سکتی بہت پریشان ہوتی ہوں کیا کروں۔

**جواب:** کیسی مصروفیت! نوافل و وظائف ضروری نہیں قضائے عمری ضروری ہے۔ ہر فرض نماز کے ساتھ ایک وقت کی قضا پڑھ لیں۔ فرض اور وتر کی قضا ہے سنتوں کی قضا نہیں ہے۔

..........................................

**۶۳۰ حال:** حضرت اقدس ایک بات یہ دریافت کرنی تھی کہ اب گھر میں امی کے پاس میں ہوتی ہوں۔ امی کو بازار وغیرہ کبھی جانا پڑے تو لازماً نا چاہتے ہوئے بھی مجھے جانا پڑتا ہے حضرت والا میں دو تین بار گئی ہوں مگر جانے سے اتنی بری حالت ہوتی ہے کہ بیان سے باہر ہے اور حضرت والا مجھے لگتا ہے جیسے کوشش کے باوجود نظر کی حفاظت صحیح نہیں ہوئی عام چلتے پھرتے تو الحمد للہ نظر جھکی رہی مگر جس دکان سے کچھ خریدا وہاں لگتا ہے جیسے نظر پڑ گئی اور حضرت والا نفس و شیطان دل میں ڈالتے ہیں کہ نظر اچانک پڑی ہے ارادہ نہیں تھا۔

**جواب:** بس استغفار کرلیں۔ اگر بار بار نظر پڑی تو یہ پڑی نہیں نفس نے ڈالی ہے۔ دس نفل پڑھیں۔

**۶۳۱ حال:** حضرت والا ایک بات یہ کہ مجھے لگتا ہے جیسے مجھے نیکی کا بڑا زعم رہنے لگا ہے جیسے میں شرعی پردہ کرتی ہوں تو دل چاہتا ہے کہ میرے ہر انداز سے

ظاہر ہو کہ میں شرعی پردہ کرتی ہوں حضرت والا یہ مجھے اس لیے لگا کہ ایک دن امی نے مجھے کہا کہ جیسے اور لڑکیاں Skin رنگ کے موزے پہنتی ہیں تم وہ پہن لیا کرو کالے رنگ کے نہ پہنا کرو اس پر میں نے کہا کہ امی جان مجھے ایسا کرنا ایک تو اچھا لگتا ہے دوسرا یہ کہ کالے رنگ کے موزوں سے معلوم ہوتا ہے کہ شرعی پردہ کیا ہے Skin رنگ کے موزے تو لگتا ہے جیسے پہنے ہوئے ہی نہیں۔ حضرت والا تب سے مجھے ڈر لگ رہا ہے کہ کہیں یہ سب شرعی پردہ کرنا دکھاوا ہی نہ ہو جائے...... حضرت والا دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اخلاص کی دولت سے مالا مال فرمائیں، آمین۔

**جواب**: اس زمانے میں شرعی پردہ کا اظہار کرنا جبکہ لوگ پردہ کو اچھا نہیں سمجھتے باعث اجرِ عظیم ہے ان شاء اللہ تعالیٰ اور یہ دکھاوا مبارک ہے، دکھاوا وہ مذموم ہے جس میں مخلوق کی رضا کا قصد ہو اور اکثر لوگ پردہ سے راضی نہیں تو دکھاوا کہاں ہوا۔

**۶۳۲ حال**: حضرت والا دل میں مال و دولت کی محبت لگتی ہے حضرت والا کپڑوں کی محبت، زیب و زینت کی خواہش، پیسے والے کی عزت کرنا، دل ان سب باتوں سے بھرا ہوا لگتا ہے اپنے آپ کو امیر ظاہر کرنے کی خواہش بھی معلوم ہوتی ہے۔

**جواب**: دنیا کی فنائیت کو سوچا کریں کہ جو چیزیں چھوٹنے والی ہیں ان سے کیا دل لگانا۔ نہ عزت و تعریف کرنے والے رہیں گے، نہ مال و دولت رہے گا نہ میں رہوں گی۔

..................................................

**۶۳۳ حال**: تربیتِ عاشقانِ خدا میں حضرت ڈاکٹر صاحب کے خطوط/ جوابات پڑھے دوبارہ سہ بارہ پڑھے ایک عجیب سا روحانی سرور ملا۔ میں کافی دنوں تک یہ پڑھتا رہا پھر اس کی فوٹو کاپی کرا کے وہ حال/ جواب جو مجھے بعینہٖ اپنے حال پر موزوں لگتے تھے انہیں مارکر سے انڈر لائن کیا ہے مثلاً یہ فقرہ آبِ زر سے لکھنے

کے قابل ہے۔ ''ذکر کا ناغہ روح کا فاقہ ہے، معمولات کی ادائیگی کو زندگی کا سہارا سمجھیں تعلق مع اللہ اور رضائے الٰہی کی دولت کو اپنا سرمایہ، باقی ایام ولیالی خالی ہی خالی ہیں۔ تدبیرِ مناسب، محنت اور دعا کر کے بے فکر رہیں اور نتیجہ کو حق تعالیٰ کے سپرد کر کے راضی بہ رضا رہیں۔ دعا ہی اصل سبب ہے پھر حق تعالیٰ کے فیصلے کے بعد اسباب خود دعا کرنے والے کو تلاش کرتے ہیں۔'' مندرجہ بالا احوال کے علاوہ حضرت ڈاکٹر موصوف کا یہ حال کہ حضرت والا کے والا نامہ کا انتظار رہتا ہے میرے حال کا ترجمان ہے۔ پھر آخر میں قابل رشک مقام وہ ہے جہاں آپ نے ڈاکٹر صاحب موصوف کی شیخ کی نسبت اور عقیدت اور اظہارِ محبت کی جھلک کو پرمسرت انداز میں دعاؤں سے نوازا اور دعائیں بھی ایسی کہ بار بار پڑھ کر مجھے عجیب تسلی ہوتی ہے کہ ہمارے شیخ ہمارے لیے کتنی دعائیں کرتے ہیں اور بار بار حرمین شریفین کی حاضری کی دعا سے میری آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

**جواب**: آپ کے خط سے دل خوش ہوا احقر کے جوابات سے آپ کو جو نفع ہوا یہ احقر سے آپ کی مناسبت کی دلیل ہے اور نفع کا مدار مناسبت پر ہے کمالات پر نہیں۔

**٦٢٤ حال**: خط ہر بار پوسٹ کرتے ہوئے خیال آتا تھا کہ نہ جانے حضرت والا خود خط پڑھتے ہوں گے علالت اور ضعف کی وجہ سے یا نہیں۔ مگر حضرت والا آپ کا یہ فقرہ کہ ''آپ کا یہ محبت نامہ یہاں کے بعض خصوصی احباب کو دِکھایا بہت مسرور ہوئے۔'' پڑھ کر حضرت ڈاکٹر صاحب موصوف اور ان کے تعلق شیخ کی مزید ترقی کے لیے دل سے دعا نکلی۔ پھر اپنی بھی ہمت بڑھی کہ اتباعِ شیخ میں ہمت کرو تو محبتِ کاملہ بھی تمہیں عطا ہوگی۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ مجھ جیسے کاہل ناکارہ کو حق تعالیٰ نفس پرستی اور شہوت پرستی کی زندگی سے چھٹکارا دیں اور نفس وشیطان کے شکنجے سے جان چھڑانے کی ہمت وتوفیق عطا ہو۔

**جواب**: جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

**٦٣٥ حال:** اللہ پاک سے دعا ہے کہ حضرت اقدس کو کامل صحت نصیب فرمائیں اور آپ کا سایہ ہمارے سروں پہ سلامت رہے اور ہمیں آپ کی صحیح قدر کرنے کی توفیق نصیب ہو آمین۔ حضرت اقدس سے بیعت ہوئے مجھے ۴؍سال کا عرصہ گذر چکا ہے۔ بیعت کے وقت مجھے اس کا مقصد پتا نہ تھا۔ بس سنا کہ یہ سنت ہے تو سوچا کہ چلو سنت پوری کرلوں میں چونکہ دنیاوی تعلیم کافی حاصل کر چکی تھی اور وہ بھی بڑے بڑے اداروں میں ہوسٹلوں میں رہ کر میرے علم میں ایسے بیسیوں واقعات تھے کہ اولاد کس طرح والدین کو بے وقوف بنا دیتی ہے۔ آج کل آدمی کس طرح اپنے محرم رشتوں کو پامال کر رہے ہیں۔ لڑکیوں کے ساتھ خاندانوں میں کیا ہو رہا ہے۔ والدین کو پڑھنے کا بتا کر اولاد کہاں جاتی ہے کیا کرتی ہے کمپیوٹر پر کیا ہو رہا ہے میں چونکہ ایک بیٹے کی ماں بن گئی تھی باہر کے حالات کو کافی جانتی تھی اور یہ سوچتی تھی کہ جب یہ بچہ جوان ہوگا، ان شاء اللہ تو میں اس کو کس طرح صحیح راستہ دے پاؤں گی اور میں اپنے آپ کو اس بات کا اہل نہیں سمجھتی تھی کہ میں اس کی تربیت اکیلے کرسکوں گی۔ حضرت اقدس جس مضمون پر اتنا اچھا بیان کرتے ہیں وہ مجھے اپنے خوف کے عین مطابق لگا اور میں اس کو گود میں اٹھا کر اتوار کو خانقاہ آنا شروع ہوگئی۔ لیکن میں مسلسل نہیں آتی تھی کبھی آتی کبھی نہیں۔ ایک دھاگے سے زیادہ باریک تعلق میرا آپ سے تھا لیکن اللہ پاک نے اپنے کرم سے وہ تعلق ٹوٹنے نہیں دیا۔ تقریباً ڈیڑھ سال پہلے میں نے ''سفرنامہ رنگون و ڈھاکہ'' پڑھا جس سے حضرت اقدس کی محبت اور عظمت میرے دل میں جم گئی اور مجھے احساس ہونے لگا کہ مجھے تو بن مانگے کوئی موتی مل گیا ہے۔ اور اب ۸، ۹؍ماہ پہلے بیان سنتے ہوئے میرے دماغ میں اچانک یہ خیال آیا کہ حضرت والا کیا باتیں کرتے ہیں یہ ''اللہ کی محبت'' کیا چیز ہے، میں تو سمجھتی تھی کہ میرے پاس تو اللہ کی ساری نعمتیں ہیں۔ پھر یہ کون سی نعمت ہے جو

میرے پاس نہیں۔ میں اتنا عرصہ انتظار کرتی رہی اور آپ کو خط نہ لکھا کہ شاید یہ جذبہ وقتی ہو اور یہ ''محبت کرنے'' کی جھاگ بیٹھ جائے لیکن اب ایسا لگتا ہے کہ یہ شوق کہ میں بھی اللہ سے محبت کروں ابتداء میں اتنا زیادہ نہ تھا جتنا اب بڑھ گیا ہے۔

**جواب**: مبارک حال ہے، بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی محبت کی لگن ہونا اس کے لیے کڑھن رہنا اور یہ حسرت ہونا کہ مجھے بھی محبت حاصل ہو جائے یہ سب اللہ تعالیٰ کی محبت میں شامل ہے۔ جس کے دل میں اللہ کی محبت کا ایک قطرہ آ گیا وہ قطرہ بھی غیر محدود سمندر ہے۔

**۶۳۶ حال**: میرے تین بچے ہیں میں صبح ۵ر بجے سے رات کو ۱۰، ۱۱ر بجے تک ان ہی کے کسی نا کسی کام میں مصروف رہتی ہوں میں جب نماز پڑھتی ہوں تو کوئی میرے اوپر چڑھ جاتا ہے اور کوئی سامنے بیٹھ جاتا ہے۔ ذکر بھی ان ہی کی طرف توجہ میں ختم ہو جاتا ہے۔

**جواب**: کوئی مضائقہ کوئی حرج نہیں ایسی عبادت اللہ کے یہاں اور زیادہ مقبول ہے کیونکہ زیادہ مجاہدہ کرنا پڑ رہا ہے۔

**۶۳۷ حال**: لیکن مجھے کبھی بھی یکسوئی ملے تو پتا نہیں کیوں آنکھوں سے آنسو جاری ہو جاتے ہیں اور یہ ہی کیفیت حضرت اقدس آپ کے بیان سنتے ہوئے بھی اکثر ہوتی ہے۔

**جواب**: ماشاء اللہ مبارک حال ہے۔

**۶۳۸ حال**: آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ میں جلد از جلد اپنے بچوں کی تمام ذمہ داریوں سے عافیت و کامیابی سے عہدہ براء ہو جاؤں میری آنکھیں ان کی طرف سے ٹھنڈی رہیں اور میں دنیا کی ہر فکر سے آزاد ہو کر یکسوئی کے ساتھ اللہ سے اُس کا قرب مانگ سکوں۔

**جواب**: یکسوئی کا انتظار نہ کرو موجودہ حالت بھی قرب کی موجب ہے بلکہ

زیادہ باعث قرب ہے۔

**۶۳۹ حال:** آپ اللہ سے دعا کریں کہ میری زندگی کو اتنی مہلت ضرور ملے، مجھے مرنے سے پہلے کچھ عرصہ ایسا ضرور ملے جس میں میرا دل اللہ کے درد سے آشنا ہو جائے میں اللہ کی یاد میں گم ہو جاؤں کچھ تنہائیاں کچھ لمحے ایسے ضرور ملیں زندگی تو صرف ایک بار ملتی ہے اللہ کی یاد میں آہ وفغاں کئے بغیر میں مرنا نہیں چاہتی۔

**جواب:** یہ اب بھی کر سکتی ہو رونا نہ آئے تو رونے والوں کا منہ بنالو آہ وفغاں کرنے والوں ہی میں شمار ہوگا حدیث پاک میں وعدہ ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

## شیخ الحدیث مولانا منصور الحق ناصرؔ صاحب کے خطوط از جنوبی افریقہ

**۶٤۰ حال:** بخدمت اقدس حضرت عارف باللہ قطب الاقطاب مجدد وقت مرشدی وسیدی مولائی حضرت مولانا شاہ محمد اختر صاحب مدت ظلالہم ودامت برکاتہم واطال اللہ بقاءہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج اقدس! حضرت والا کے تشریف لے جانے کے بعد پتا چلا کہ چندروزہ صحبت شیخ کامل کے بعد دل کے حالات کیسے بدل جاتے ہیں۔ حضرت والا کی صحبت بابرکت نے میری بگڑی خدا کے فضل وکرم سے بنادی اور میرے اندر سے وہ کلام برآمد ہونے لگا جو خود مجھے حیرت میں ڈال گیا۔ کہیں میں نے اس کو یوں تعبیر کیا۔

دل نے اس محفل دلساز سے پایا کیا کچھ
اتنی لفظوں میں مرے قوتِ اظہار نہیں

کہیں حضرت کی کرامت سے اور فضل خداوندی سے یوں گویا ہوا۔

ذرا سی دیر میں بگڑی بنائی آقا نے
بنا ہے دل مرا کتنا بنی نظر کتنی؟

اس غزل کے دوسرے اشعار سے بھی حضرت کی نشاطِ طبع مطلوب ہے ؎

نگاہِ مرشد کامل ہے کارگر کتنی
تجلیات الٰہی ہیں قلب پر کتنی

طویل راہِ محبت ہے کس قدر تنہا
بدوشِ رہبرِ عارف ہے مختصر کتنی

کیا ہے تیغِ محبت نے آرزوں کا خوں
اٹھائیں زخم کی لذت دل و جگر کتنی

بفیضِ شوقِ ملاقات کارواں ہیں رواں
خبر نہیں کہ ہے دشوار رہگذر کتنی

سمجھ سکے نہ وہ بیچارے مشکلات مری
تسلّیاں مجھے دیتے ہیں چارہ گر کتنی

ذرا سی دیر میں بگڑی بنائی آقا نے
بنا ہے دل مرا کتنا، بنی نظر کتنی!

ایک اور غزل میں میں نے حضرت والا سے تاثر کو تعبیر کیا ہے ؎

مجھے خبر تھی کہ ہوگی مری مسیحائی
میں اپنے شیخ سے یونہی نہیں مرید ہوا
نظر سے مردہ دلوں کو ملی حیات ابد
یہ واقعہ مرا خود اپنا چشم دید ہوا

جب سے حضرت والا کی قدم بوسی کا شرف ملا ہے اب نظر نہ وہ نظر ہے اور نہ دل ہی وہ دل ہے۔ ہر تعلق دار اور گھر کے افراد کو حیرت واستعجاب ہے۔ فقط والسلام باقی آئندہ ان شاء اللہ۔ حضرت والا کی خدمت میں دعاؤں کی درخواست ہے۔

قاصد جا رہا ہے اس لیے معذرت چاہتا ہوں والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

منصور الحق غفرلہٗ

**جواب**: آپ کے اشعار آپ کے حالات کے غماز ہیں اور زبان کی چاشنی سے نہایت شیریں اور لذیذ۔ بہت دل خوش ہوا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ وَبَارِکْ فِیْہِ۔

## دوسرا خط

**۶۴۱ حال**: از منصور الحق عفا اللہ عنہٗ، ۱۴۴ آر بی اپالو روڈ، پی ایم برگ۔ شمسِ دین و فخرِ دیں چشم و چراغ آسمان زندہ کنندۂ زمیں حضرت والا قطب مدارِ قلوبِ عاشقاں دامت برکاتہم واطال اللہ بقاءہٗ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مزاج اقدس! دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ حضرت والا کو صحتِ کاملہ عاجلہ مستمرہ دائمہ کے ساتھ عمر دراز نصیب فرمائے آمین ایک کروڑ بار۔

اپنی موجودہ حالت پر گذشتہ کل کے لکھے ہوئے اشعار سے سمع خراشی کا پیشگی معذرت خواہ ہوں ؎

جب میں سمجھوں کہ میں کچھ ہوں تو مجھے خاک کریں
کبر کے روگ سے اے شیخ مجھے پاک کریں
چوریاں نفس، تری جب ہیں برابر جاری
ہم بھروسہ تری نیکی کا بھلا خاک کریں

اور حضرت والا دامت برکاتہم پاک مرشد کی برکت سے ابھی ایک شعر عطا ہوا ہے ؎

جب ستانے لگے ان مرشدِ محبوب کی یاد
درد سے آہ کریں، نالۂ غمناک کریں

اب دوبارہ کل کی غزل پیشِ خدمت ہے ؎

میں سمجھتا ہوں مرے شیخ کہ اچھا ہوں میں
پردۂ زہد و تقدس کو مرے چاک کریں

تنگی زوجہ طبیعت پہ گذرتی ہے گراں
گھر کی معمولی سی باتیں بھی غضبناک کریں

**جواب:**

غضب سے تو اگر مغلوب ہوگا
بکے گی پھر زباں واہی تباہی
کسی پر غصہ آئے جب رہے پھر یاد لاتغضب
یہی مومن کا ہے مذہب یہ نسبت کی نشانی ہے

**۶۴۲ حال:**

اپنی اصلاح کی بس ایک ہی صورت ہے اب
اپنے حالات پہ کچھ تبصرہ بے باک کریں
پاتا ہوں جو بسا اوقات میں پندار کی بو
ایسے پندار کا بالکلیہ اہلاک کریں
شعلۂ غیظ نے شیرازہ بکھیرا میرا
نذرِ الفت یہ مرا سب خس و خاشاک کریں
پہلی فرصت میں پہنچ جائیں بس اب شیخ کے پاس
اب مزید اپنے مرض کو نہ خطرناک کریں
ہجرِ مرشد میں یہ دو کام ہیں پیارے ناصر
دل کو غمگین کریں، آنکھ کو نمناک کریں

**جواب:** احقر کے مندرجہ ذیل اشعار کبر وجاہ کا بہترین علاج ہیں:

الماری اسرار کے تالے کو ذرا کھول
ظاہر ہوا جاتا ہے ترے ڈھول کا سب پول
اے نطفۂ ناپاک تو آنکھیں تو ذرا کھول
زیبا نہیں دیتا ہے تکبر کا تجھے بول

**۶۴۳ حال**: حضرت والا دامت برکاتہم کی مجلس بابرکت سے جو غم عطا ہوا اس سے مرا بال بال حضرت والا کا ممنون اور اللہ تعالیٰ کا شکر گذار ہے۔ مری غزل کا مطلع ہے ؎

دو جہاں کے بھی عوض میں میں کبھی ہاں نہ کروں
کسی قیمت پہ بھی بیع غم جاناں نہ کروں

لوگ حیران ہیں کہ آخر میں ہر وقت مرشد پاک کا حوالہ کیوں دیتا ہوں۔ ان کے جواب میں بس اب کیا عرض کروں وہ نہیں جانتے کہ ؎

طفیل انہیں کے ہے جب لازوال سلطنت دل
تو کائنات کے ارض و سمائے عشق وہی ہیں

**جواب**: ؎

اک عبد پر گماں ہے ہوں اہل کمال میں
وہ کس خیال میں ہیں میں ہوں کس خیال میں
سچا ہی کردکھائے خدا ان کا حسن ظن
قدرت سبھی ہے میرے شہ ذوالجلال میں

**۶۴۴ حال**: خدا عافیت کے ساتھ ہمیشہ کی رفاقت اور دائمی غلامیِ حضرت کے حالات پیدا فرمادے۔ اگر کوئی میرے دل سے پوچھے تو میں یوں کہوں ؎

ما ہرچہ خواندہ ایم فراموش کردہ ایم
الّا حدیث یار کہ تکرار می کنیم

میں نے تو حضرت والا دامت برکاتہم کے قلب وجان مبارک سے یہ سب کچھ لیا ہے الحمدللہ ؎

ماقصۂ سکندر و دارا نہ خواندہ ایم
از ما بجز حکایتِ مہر ووفا مپرس

حضرت مرشدی و مولائی مدت فیوضہم کی جدائی میں دل دردِ فرقت کی بھٹی نظر آتا ہے۔اس کے جذبات اشعار و ابیات کی رو میں بہتے رہتے ہیں دعائے قبولیت کا خواستگار ہوں ۔

شدت دردِ محبت ہے ڈھلی لفظوں میں
یہ کوئی شعر ہے ناصر نہ کوئی گانا ہے

**جواب**: مبارک ہو، محبتِ شیخ تمام مقاماتِ سلوک کی مفتاح ہے۔ دل و جان سے دعا ہے۔

**۶۴۵ حال**: باقی حالات اگلے عریضے میں عرض کرنے کی سعادت حاصل کروں گا، ان شاء اللہ۔ حضرت والا کی خدمت اقدس میں حاضری کے لیے میری بکنگ ۱ر دسمبر کی ہے بمع بچوں کے۔ برادرم مولانا ممتاز صاحب کی ۱۵ر دسمبر ہے، فقط والسلام۔ محتاج دعا خادم منصور الحق۔

**جواب**: اے آمدنت باعث صد شادیٔ ما۔ محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

---

**۶۴۶ حال**: بیرون ملک سے ایک عالم نے لکھا کہ ان کے یہاں اخباروں میں ایک خبر چھپی ہے کہ ایک شخص جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو (نعوذ باللہ) حاضر و ناظر اور عالم الغیب کہتا ہے اس نے چیلنج کیا کہ اگر میرا عقیدہ سچا ہے تو آگ مجھے نہیں جلائے گی اور وہ آگ پر چلا اور آگ نے اس کو نہیں جلایا اور اس نے کہا کہ جو یہ عقیدہ نہیں رکھتا اس کو آگ جلا دے گی۔

**جواب**: مکتوب گرامی ملا، پاکستان میں اس قسم کی خبر کا ہمارے حلقوں میں کسی کو علم نہیں۔ اخباروں میں اس قسم کی لغویات شائع ہوتی رہتی ہیں۔ تمام احباب سے معلوم کیا ہر ایک نے یہی کہا کہ اس طرح کی کوئی خبر یہاں کسی اخبار میں شائع نہیں ہوئی اور بالفرض کوئی اہل باطل آگ میں نہ جلے تو یہ اس کے اہل حق

ہونے کی دلیل نہیں۔ آج کل ٹیکنالوجی کا دور ہے ایک کیمیکل اس طرح کا ایجاد ہے جو کسی جُز یا کُل پر لگانے سے اس پر آگ اثر انداز نہیں ہوتی۔ اس طرح ایک کافر وہ کیمیکل لگا کر نہ جلے گا اور ایک مومن جل سکتا ہے جو اس کیمیکل کو نہیں جانتا یا نہیں لگاتا۔ لیکن جہنم میں وہ کافر کوئی کیمیکل نہ پائے گا اور نہ اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچ پائے گا۔ خلاصہ یہ کہ قرآن پاک اور حدیث پاک کے مطابق زندگی حق پرست ہے اور اس کے خلاف باطل ہے۔ دنیا میں آگ سے جلنا نہ جلنا معیارِ حق نہیں۔

نصوص قرآن پاک لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ (الخ) اور لاَ یَعْلَمُ الْغَیْبَ اِلاَّ ھُوَ اور حدیث میں واقعہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہار گم ہونے کا اگر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو علم تھا اور آپ حاضر و ناظر تھے تو اونٹ کے نیچے جو ہار چھپا تھا اس کو کیوں نہیں بتایا اور تیمم کی آیات کیوں نازل ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو حاضر و ناظر اور عالم الغیب سمجھنا کفر ہے۔ جمہور امت کا اجماعی عقیدہ والے ہی اہل حق ہیں اس کے خلاف سب اہل باطل ہیں۔ کسی شعبدہ بازی سے بنیادی اصول متاثر نہیں ہوتے۔

---

## ایک بڑے عالم کو ایک فرو گذاشت پر تنبیہ

(٦٤٧)...... مکرم و محترم جناب مولانا صاحب زید رشدھم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تقریباً دو تین ماہ پہلے پاکستان کے رسالہ میں آپ کا ایک مضمون نظر سے گذرا تھا جس کو پڑھ کر سخت صدمہ ہوا کہ آپ جیسے بڑے ذی علم نے ایک ملحد وزندیق کی تعریف کر کے اس کے نظریاتِ باطلہ کی عملاً توثیق کی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یہ عریضہ مدینہ منورہ سے ارسال کیا جا رہا ہے اور وجہ تحریر اس کی یہ ہے

کہ رات خواب میں دیکھا کہ کسی مقام پر آپ سے ملاقات ہوئی ہے تو احقر نے آپ سے سوال کیا کہ حضرت آپ نے ایک مضمون میں ایک ملحد اور زندیق کی تعریف کی ہے جس سے سخت صدمہ ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ دیکھتا ہوں کہ احقر کے اس سوال پر آپ کچھ متحیر و ششدر سے ہو گئے۔ کچھ توقف کے بعد آپ نے فرمایا کہ دراصل وہ مضمون میں نے نہیں لکھا کسی اور نے لکھ دیا تھا۔ احقر کے دل میں خواب ہی میں یہ خیال آیا کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے۔

خواب تو خیر حجت شرعی نہیں لیکن نصِ قطعی تو حجت ہے:

﴿اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضَبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّ لَهُ الْعَرْشُ﴾

(مشکوٰۃ المصابیح، کتابُ الأداب)

کیونکہ اس شخص کا فسق اعتقادی و عملی تو کھلا ہوا تھا۔ فجور اعتقادی تو یہ کہ ایک مضمون میں لکھتا ہے کہ نجات کے لیے صرف اثبات توحید کافی ہے تصدیق رسالت ضروری نہیں نعوذ باللہ۔ اور فسق عملی تو ظاہر ہی تھا کہ ڈاڑھی غیر شرعی ٹخنوں سے نیچا پائجامہ کھلم کھلا تصویر کھنچوانا اور ہندوؤں کے مذہبی پیشوا کی سمادھی پر جانا اور وہاں چرخہ کاتنا وغیرہ۔ افسوس کہ ایسے ملحد کو آپ نے اپنے مضمون میں جا بجا ''مولانا'' لکھا ہے۔

ناطقہ سر بہ گریباں ہے اسے کیا کہیے

اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ

لہٰذا مؤدبانہ گذارش ہے کہ اگر یہ مضمون آپ ہی کا تحریر کردہ ہے تو العلانیہ بالعلانیہ کے تحت آپ پر توبہ علانیہ واجب ہے اور اگر کسی اور نے آپ کے نام سے لکھا ہے تو اس سے بے زاری کا اعلان بھی واجب ہے ورنہ بروزِ قیامت اندیشۂ مواخذہ ہے، اعاذنا اللہ منه وما علینا الاَّ البلاغ۔

## ایک عالمِ کبیر کے نام حضرت والا دامت برکاتہم کا والا نامہ

(٦٤٨)......المحترم جناب علامہ...... صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ
آپ کی قدر ومنزلت اور خدماتِ دینیہ بالخصوص اہلِ باطل کے مقابلے میں آپ کے مناظرے میرے قلب وجاں کے لیے باعثِ صد مسرت ہیں اللّٰھم زد فزد وبارک فیہ و تقبل اللہ تعالٰی۔ آپ کی محبت جو میرے قلب میں کئی سال سے محسوس ہورہی ہے وہ اس مرتبہ کی ملاقات سے دفعتہً بالغ ہوگئی اور دل چاہتا ہے کہ آپ احقر کے رسالہ مرسلہ کو بغور ملاحظہ فرما کر سلف صالحین اور مشائخ صاحبِ نسبت کی طرح اہتمام سے اور فکرِ دوام سے ٹخنوں کو اسبالِ ازار سے محفوظ فرما کر احقر کو محظوظ فرمائیں گے۔ جزاکم اللہ تعالٰی خیر الجزاء۔

## حافظ ڈاکٹر ایوب صاحب ماہر امراضِ قلب مقیم لندن کا ایک عریضہ

**٦٤٩ حال:** حضرت اقدس محبی محسنی ومخدومی پیر ومرشد شیخ طریقت مولانا شاہ صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ایک عجیب وغریب خواب دیکھا جس کی لذت اور کیفیت ناقابل تحریر ہے۔ دیکھا کہ ہمارے گھر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور فرش پر آپ شوق سے کھانا تناول فرما رہے ہیں، میں عین سامنے جالس ہوں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ململ کا کرتا زیبِ تن کئے ہیں سر پر سفید رومال کا مختصر سا عمامہ ہے۔ اس مجلس میں محترم استاذ حافظ عبدالرحیم صاحب، والد صاحب، تایا صاحب وغیرہ ہیں۔ دورانِ گفتگو فرمایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے پوچھا کہ تمہیں سب سے زیادہ کس بات کی خواہش ہے، یہ سوال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ

رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے تین بار کیا اور تینوں بار حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ جواب دیا کہ میں یہ خواہش کرتی ہوں کہ دنیا سے میں آپ کے ساتھ رخصت ہو جاؤں۔ یہ جواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عربی میں بھی فرمایا اور پھر اردو میں ترجمہ فرمایا اور پھر مسکرائے اور مسرور ہوئے اور کچھ وقفہ کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا تناول فرماتے ہوئے فرمایا کہ حد ہے اور تعجب کی بات ہے کہ لوگوں سے سو مرتبہ بھی درود شریف ایک دن میں نہیں پڑھا جاتا اور اس بات کو آپ نے کئی مرتبہ زور دے کر فرمایا۔ اس وقت میں بعینہٖ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے جالس تھا اور بڑی غور سے یہ گفتگو سن رہا تھا اور میری آنکھوں سے آنسو جاری تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی میری یہ حالت دیکھی کئی بار۔ پھر جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کھانا تناول فرما چکے تو ہاتھ مبارک دھونے کے لیے میں نے ایک بڑا کٹورا جو برابر میں رکھا ہوا تھا پیش کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ مبارک دھوئے میرے ذہن میں اسی وقت خیال آیا کہ میں یہ پانی پھینکنے کے بجائے خود پیوں گا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ مبارک دھو چکے تو میں نے اچھی طرح سیر ہو کر تقریباً آدھا کٹورا پانی پی لیا اور ابھی پی ہی رہا تھا کہ میرے ماموں زاد بھائی اسلام الدین نے مجھے ٹوکا کہ پانی ہمارے لیے بھی چھوڑ دو میں نے باقی پانی انہیں دے دیا پانی پیتے وقت میرے دل میں خیال آیا تھا کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کا پانی اپنے ہاتھوں پر لے لیا کرتے تھے اور زمین پر گرنے نہیں دیتے تھے اس لیے تم بھی یہ پانی پی لو۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے ہم کلام تھے تو آپ کے سیدھے ہاتھ کی آستین کہنیوں تک اوپر چڑھی ہوئی تھی اور میں مشتاقانہ آپ کے کھلے ہوئے حسین ہاتھ کی زیارت کر رہا تھا اس قدر حسین اور مضبوط ہاتھ میں نے آج تک نہیں دیکھے نیز کہنی تک بال مبارک کی بھی زیارت کی

کہ وہ کالے اور سفید کا مجموعہ تھے۔

**جواب:** عزیز قلبی جناب ڈاکٹر حافظ محمد ایوب صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ وکرمہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے خوابات تو نہایت ہی مبشرات ہیں۔ جس تفصیل سے آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے کم لوگوں کو یہ دولت اس قدر تفصیل سے ملتی ہے۔ نہایت مبارک خواب ہے اور آپ کی خوش نصیبی پر آپ کو صد ہا مبارکباد پیش کرتا ہوں نیز یہ خواب اس کی بھی بشارت ہے کہ آپ کا شیخ ومربی متبع سنت ہے کہ احقر کا قیام وطعام آپ کے گھر آپ کے ساتھ رہا ہے۔ اور اس دولت کا شکر آپ پر واجب ہوتا جارہا ہے یعنی اتباعِ سنت نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں نہایت ہمت واہتمام سے سرشار رہیے۔

**۶۵۰ حال:** اس سے پیشتر اپنے آپ کو خود بہت بلندی پر اڑتے ہوئے دیکھا۔ ایک دفعہ ایک پہاڑی کی وادی کے اوپر پرواز کرتے ہوئے پایا بہت بلندی پر اور وہاں کئی بار قبرستان کو بھی دیکھا۔

**جواب:** اڑنے کا خواب بھی نہایت مبارک ہے۔ احقر کو بھی ایسے خواب بہت نظر آئے ہیں سلوک میں ترقی کی بشارت ہے۔ ہمارے شیخ کو بھی ایسے خواب اڑنے کے نظر آیا کرتے تھے۔ مجھے تو آپ کے بارے میں اس قسم کے خواب کا انتظار اور شوق تھا۔ بلند پروازی پہاڑ پر اور قبرستان دیکھنا اس میں بشارت ہے کہ آپ نے مُردوں کی طرف اپنے نفس کو مٹانا شروع کردیا ہے یہ پرواز اور بلندی اسی کا ثمرہ ہے۔ مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ کی حدیث کی بشارت آپ کو مبارک ہو۔

﴿عُدَّ نَفْسَکَ مِنْ اَھْلِ الْقُبُوْرِ﴾

(الجامع الصغیر للمناوی)

**ترجمہ:** اور اپنے نفس کو اہلِ قبور سے شمار کرو۔

**۶۵۱ حال:** فجر کی نماز کے بعد دیکھا کہ آم کھا رہا ہوں۔
**جواب:** آم کھانا بھی اچھا خواب ہے۔ روحانی آم مراد ہیں۔
**۶۵۲ حال:** دوسرے یہ دیکھا کہ سعودی عرب سے وزارۃ الصحۃ کا تقرری خط آیا ہے۔
**جواب:** وزارۃ الصحۃ سے تقرری کی تعبیر ظاہر ہے۔ حق تعالیٰ جلد آپ کو بامراد فرمائیں۔
**۶۵۳ حال:** اور یہ بھی کئی بار ہو چکا ہے کہ ہو بہو آنجناب والا کی زیارت بھی خواب میں نصیب ہوئی ہے۔
**جواب:** احقر کو ہو بہو خواب میں دیکھنا بشارت ہے کہ آپ کی روح احقر کی روح کے ساتھ مناسبت کاملہ رکھتی ہے۔
**۶۵۴ حال:** رمضان المبارک کے اس ماہ میں احقر کی پھر خصوصی عرض ہے کہ آنحضرت اس حقیر کے لیے خصوصی دعائیں فرمادیں۔
**جواب:** دل وجان سے جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دعائیں کرتا ہوں۔ والسلام
محمد اختر عفا اللہ عنہ، ۶ رشوال ۱۳۹۴ھ، ۲۳ را کتوبر ۱۹۷۴ء۔

---

**۶۵۵ حال:** اللہ کے فضل و کرم سے سب خیریت ہے۔ بیان میں حاضری باقاعدگی سے ہو رہی ہے لیکن لگتا ہے کہ دینی ترقی رک گئی ہے۔ ذکر پر بھی پوری طرح دوام حاصل نہیں۔ نماز میں بھی خشوع وخضوع نہیں رہا تلاوت کا بھی کوئی خاص دل نہیں چاہتا۔ اللہ کی محبت میں کوئی ترقی محسوس نہیں ہوتی بلکہ اب تو حالت پہلے سے بھی خراب ہوگئی ہے۔ پہلے خوب دیر دیر تک دعائیں مانگا کرتا تھا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کیا کرتا تھا لیکن اب یہ بھی نہیں رہا۔ پہلے کوئی بھی بات چھوٹ جاتی تھی تو بھی ڈر لگا رہتا تھا کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس بات سے ناراض نہ

ہوجائیں یا اللہ سے تعلق کمزور نہ ہوجائے۔ اب یہ کیفیت بھی نہیں رہی۔
**جواب**: کسی گناہ کی عادت تو نہیں ہے۔ فکر کریں اور توبہ کریں۔
**۶۵۶ حال**: اس بات کا بھی خیال آتا ہے کہ آپ مجھ سے ناراض ہیں۔ ناراض نہ بھی ہوں تو کم از کم خوش تو نہیں ہیں۔ پھر یہ بھی سوچتا ہوں کہ میرے اندر کون سی اچھی بات ہے جس سے آپ کو خوش کرسکوں۔ پڑھائی کی مصروفیات بھی ایسی ہیں کہ بیان کے علاوہ خانقاہ میں حاضری بہت کم ہوتی ہے ظاہری اسباب تو کوئی نہیں ہیں لیکن اللہ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو مجھ سے خوش فرمادے۔ اور مجھے آپ کی خدمت کا موقع دے۔
**جواب**: میں آپ سے بہت خوش ہوں، شیطان کے وسوسہ پر خیال نہ کریں، یہ حسنِ ظن رکھو کہ شیخ مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں۔

---

**۶۵۷ حال**: اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے بتائے ہوئے ذکر کی پابندی ہورہی ہے ماسوائے ایک آدھ دن کی کوتاہی کے۔ میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ ذکر ایک جگہ پر بیٹھ کر استحضار کے ساتھ کیا جائے لیکن پھر بھی کبھی کبھار لاَ اِلٰہ اِلاَّ اللہُ کی تسبیحات بس میں ادا ہوتی ہیں۔ میں عموماً ذکر عصر کی نماز کے بعد مسجد ہی میں کرتا ہوں کیا یہ وقت صحیح ہے یا اللہ کا نام رات کو سونے سے پہلے لینا زیادہ بہتر ہے۔
**جواب**: جب فرصت ہو وقت مقررہ پر ذکر کرلیا کریں مجبوری پر دوسرے وقت پر بھی کرسکتے ہیں۔ ۲۴ر گھنٹے میں پوری تعداد ہونی چاہیے۔
**۶۵۸ حال**: ایک مسئلہ یہ دریافت کرنا ہے کہ بعض اوقات بس میں سفر کے دوران گانے اونچی آواز میں چل رہے ہوتے ہیں ان کو بند کرنے کے لیے کیا کوشش فرض ہے کیونکہ وہ کہنے سے تو بند نہیں کرتے ہیں اور کیا ایسے وقت میں کان میں انگلی ڈالے رکھنا ضروری ہے۔

**جواب**: کان میں انگلی بہتر ہے ورنہ آپ تلاوت شروع کر دیں۔

**۶۵۹ حال**: حضرت اپنی سستی طبع کی وجہ سے کافی مدت کے بعد خط لکھ رہا ہوں معافی کا خواستگار ہوں۔ حضرت والا اس سال سفر عمرہ سے کچھ دن پہلے ذکر اللہ کر رہا تھا کہ محسوس ہوا کہ قلب کو کچھ عطا ہوا ہے۔ خیال ہوا کہ نسبت عطا ہوگئی ہے۔ میرے حضرت اگر یہ چیز محسوس ہو تو کیا واقعی نسبت مل جاتی ہے رہنمائی فرما دیجئے۔

**جواب**: اُمید غالب ہے کہ آپ کو نسبت اللہ تعالیٰ نے عطا فرمادی ہے حق تعالیٰ شانہٗ اس کو بقا اور ارتقاء بھی عطا فرمائیں، آمین۔

**۶۶۰ حال**: اس واقعہ کے بعد میرا ہر عبادت کی طرف خوب خوب دل لگ رہا ہے۔ اور ہر چیز میں محسوس ہوتا ہے کہ کوئی غیبی ہاتھ ہے جو میرے کام دین و دنیا کے بنا رہا ہے ہر کام ہیں اللہ کے فضل وعطا اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے انتہائی آسانی مہیا ہو رہی ہے۔ میرے حضرت عبادت کرتے وقت بعض وقت طبیعت میں اکتاہٹ آتی تھی لیکن الحمدللہ اب ذکر میں عجیب وغریب لذت محسوس کرتا ہوں، جو اس سے پہلے کبھی بھی محسوس نہیں کی اور میرے پیر ومرشد اس لذت آشنائی سے بے ساختہ زبان پر یہ جاری ہو جاتا ہے۔

تو نے مجھ کو کیا سے کیا شوق فراواں کر دیا
پہلے جاں پھر جانِ جاں پھر جانِ جاناں کر دیا

اے میرے مرشد میں اندھیروں میں پڑا تھا آپ کی توجہ اور نظر سے دل وجان کی دنیا ہی تبدیل ہوگئی ہے، جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

**جواب**: مبارک ہو مبارک ہو یہ حق تعالیٰ کا کرم خاص ہے شکر ادا کریں الحمدللہ تعالیٰ علیٰ ھذہ النعمۃ یہ حق تعالیٰ کا فضل عظیم ہے۔

**۶۶۱ حال:** حضرت والا خط لکھنے میں سستی اور کاہلی ہے دعا فرمادیجئے کہ اللہ تعالیٰ اس کو دور فرمادیں۔

**جواب:** یہ صحت کا ضعف ہے بے فکر رہیے۔ ملاقات بھی کافی ہے دل سے دعا کرتا ہوں۔

**۶۶۲ حال:** حضرت والا انتہائی بدسلیقہ انسان ہوں لکھنے میں کوئی کوتاہی گستاخی بے ادبی ہوگئی ہو تو اللہ کے لیے معاف فرمادیجئے کہ اس بندہ ناکارہ میں یہ سب چیزیں خوب بھری ہوئی ہیں۔

**جواب:** محبت کے لڈو ٹیڑھے بھی میٹھے ہوتے ہیں مگر آپ کے تو سیدھے سیدھے خوشنما ہیں۔

---

**۶۶۳ حال:** حضرت پچھلے تین چار دن سے ایک عجیب سی کیفیت طاری ہے ایسا لگتا ہے کہ جیسے دل بند ہوگیا ہو قفل لگ گیا ہو۔ نماز یا دوسرے وظائف پڑھتے وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ میرے بہت قریب سے انتہائی صاف شفاف چمکدار پانی بڑی روانی سے بہہ رہا ہے لیکن میرے اور اس پانی کے درمیان ایک شفاف شیشے کی دیوار ہے وہ پانی شیشے میں سے گرتا ہوا بہتا جارہا ہے لیکن میں اس سے استفادہ حاصل کرنے سے معذور ہوں۔

**جواب:** عمل مقصود ہے کیفیات کی طرف توجہ نہ کریں اور استغفار کریں۔

**۶۶۴ حال:** دوسرے خیالات اتنے غیر محسوس انداز میں بھٹک جاتے ہیں کہ پتہ ہی نہیں چلتا کب نماز ختم ہوگئی یا وظیفہ ختم ہوگیا۔ دل و ذہن کو نماز کے الفاظ کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن یہ کوشش ایک خواب سا محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** ہلکا خیال کافی ہے۔

**۶۶۵ حال:** حضرت اس سلسلے میں کافی پریشانی ہورہی ہے آپ سے دعا کی

استدعا ہے اور راہنمائی کی بھی۔

**جواب**: کل ڈاکٹر ...... صاحب کو دکھادیں خوش رہا کریں۔

**٦٦٦ حال**: حضرت رات کو ایک خواب دیکھا اس طرح کہ میرا ایک بہت اچھا دوست جو کہ باشرع بھی ہے ایک خوبصورت عورت کے روپ میں آتا ہے ہم ایک جگہ لیٹے ہوتے ہیں اور وہ مجھے کہتا ہے کہ کیا تم سمجھتے ہو کہ تم اللہ کی راہ میں چل نکلے ہو۔ جاؤ ابھی تو تم اللہ کے راستے کی الف ب سے بھی واقف نہیں ہو۔ اس کے بعد الارم کی وجہ سے آنکھ کھل جاتی ہے اس کے بعد سے طبیعت میں کافی اداسی سی ہے۔ حضرت اس خواب کے بارے میں راہنمائی فرمایئے۔

**جواب**: ایسے خواب کو دیکھ کر بائیں طرف تھتکار دیں اور بےفکر رہیں۔

---

## ایک عالم کا عریضہ

**٦٦٧ حال**: امابعد! مؤدبانہ گذارش یہ ہے کہ بندہ نے آنجناب سے اصلاحی تعلق و خط و کتابت کی اجازت چاہی تھی، الحمدللہ آپ نے اجازت مرحمت فرمادی لہٰذا بندہ آپ کے سامنے اپنے روحانی امراض میں سے پہلا اور مہلک مرض پیش کررہا ہے وہ یہ کہ بندہ کے اندر بدنظری کی بیماری ہے اس بیماری میں ابتلاء کی وجہ یہ ہوئی کہ بندہ کا بچپن ولڑکپن دونوں برے ماحول میں گزرے، ٹی وی، وی سی آر اور گانا سننا جیسے بڑے بڑے گناہوں میں مبتلا ہوا جس کے نتیجہ میں حسین لڑکیوں اور امردوں کی محبت دل میں رچ بس گئی۔

**جواب**: یہ بدنظری کا مرض عام ہے بدنظری کے علاج کا پرچہ حاصل کریں اور میرا رسالہ عشق مجازی کی تباہ کاریاں تین صفحات ہر روز مطالعہ کریں۔ ہمت سے کام لو، بجز ہمت کے گناہ سے بچنے کا اور کوئی علاج نہیں ہمت سے بڑے بڑے گناہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے، حسن فانی سراپا گندگی ہے۔

گال گورے ہیں کھال گوری ہے
توبہ اندر تو گو کی بوری ہے

**۶۶۸ حال**: بندہ نے درجہ اعدادیہ سے لے کر دورۂ حدیث تک کی تعلیم حاصل کی ان ایام میں ہر درجہ میں بندہ کی یہ حالت تھی کہ جب پڑھائی شروع ہوتی ہے تو خوب دل لگا کر پڑھائی میں مشغول ہوجاتا تھا، لیکن جب سہ ماہی، ششماہی امتحانات کی چھٹیاں (جو کہ تین دن کی ہوا کرتی تھی) آتی یا سالانہ امتحان کی لمبی چھٹیاں آتی تھیں تو بندہ کی بدنظری کی بیماری جوش میں آجاتی، لہٰذا ایک سائیکل بھی اپنے پاس موجود ہے اس پر سوار ہوکر گلی گلی، کوچہ کوچہ، مجنون کی طرح چکر لگاتا ہوں تاکہ حسین لڑکیوں اور امردوں کو خوب گھوروں جب اس سے بھی دل نہیں بھرتا تو صدر میں ایک بوہری بازار مشہور ہے جس میں حسین لڑکیاں شاپنگ کے لیے جاتی ہیں وہاں کا چکر لگاتا ہوں تاکہ ان کو خوب گھوروں اور بدنظری کا مزہ لوں، جب اس سے بھی دل نہیں بھرتا تو کراچی شہر کے جتنے فحش مقامات ہیں مثلاً سفاری پارک، ہل پارک، کلفٹن وغیرہ جن میں حسین لڑکیاں وافر مقدار میں تفریح کرنے کے لیے جاتی ہیں اب وہاں کا چکر لگاتا ہوں تاکہ ان کو گھور سکوں۔

**جواب**: آپ بھی الوؤں کے سردار معلوم ہوتے ہیں دیکھنے سے کچھ نہیں ملتا صرف دل کو مفت میں تڑپانا ہے ارشاد حکیم الامت ہے کہ بدنظری حماقت کا مرض ہے۔

**۶۶۹ حال**: یہ تو دن بھر کا کام ہوتا ہے اب جب رات آتی ہے تو گھر میں اپنا کمرہ علیحدہ ہے اس میں بستر پر لیٹے لیٹے دن بھر جن حسیناؤں کو گھورا تھا، دل میں ان کے خیالات لاتا ہوں۔ ان خیالات میں رات کے دو تین تک بج جاتے ہیں۔ جب اس سے بھی دل کو سکون نہیں ملتا تو بستر کو محبوبہ تصور کر کے مادہ منویہ کا اخراج کر دیتا ہوں۔

**جواب**: اس لعنتی فعل سے توبہ کرو ورنہ نامردی پیدا ہوجائے گی اور دماغ کمزور

ہوجائے گا جوانی تباہ ہوجاوے گی۔

**٦٧٠ حال**: اس کے بعد جب پڑھائی شروع ہوجاتی ہے تو سارے گناہوں سے توبہ کرلیتا ہوں ساری بدنظری ختم، دینی مجالس میں شرکت کرتا ہوں آپ کی جمعہ والی مجلس میں بھی شرکت کرتا ہوں زبان ذکر اللہ سے تر ہوجاتی ہے یہاں تک کہ ہم کلاس ساتھی صوفی کا لقب دیتے ہیں وہ تو ظاہر کو دیکھتے ہیں گویا کہ جنید بغدادی بن جاتا ہوں، لیکن جب پھر پڑھائی میں وقفہ ہوجاتا ہے تو دوبارہ بدنظری کی بیماری جوش میں آتی ہے لہٰذا اس کے نتیجہ میں گانے بھی سنتا ہوں غرض اب فرشتہ سے بالکل شیطان بن جاتا ہوں۔

**جواب**: ؎

صورتِ خضر میں ارتکابِ گناہ
گول ٹوپی کو بدنام مت کیجئے

حق تعالیٰ شانہٗ توبۂ صادق عطا فرمائیں، آمین۔

**٦٧١ حال**: میری یہ حالت اعدادیہ سے لے کر دورۂ حدیث تک رہی۔ سال گزشتہ اختتام دورۂ حدیث سے کچھ دن پہلے دل میں یہ خیال آیا کہ ''اب تو عالم دین بن رہا ہے کیا عالم بننے کے بعد بھی ان گناہوں میں مبتلا ہوتا رہیگا لہٰذا بندہ نے اس وقت ان گناہوں سے بالکلیہ توبہ کرلی۔ لیکن یہ توبہ بھی صرف عیدالفطر تک باقی رہی (بندہ کا ارادہ چونکہ فراغت کے بعد درجہ تخصص فی الفقہ کا بھی شروع سے تھا) اس بناء پر عید کے بعد شیطان نے یہ دھوکہ دیا کہ تخصص کے داخلہ میں ابھی تو بہت دن باقی ہیں لہٰذا داخلہ تک ان ایام میں آخری دفعہ خوب بدنظری کرلے کیونکہ بعد میں موقع نہیں ملے گا تخصص کے بعد تو دین کی خدمت میں مشغول ہوجانا ہے۔ اس وقت سے توبہ ٹوٹی تھی۔ اب امسال درجہ تخصص فی الفقہ (سال اوّل) کا طالب علم ہوں۔ اس خط کے لکھنے سے دو دن تک ان

گناہوں میں برابر مبتلا ہوتا رہا لیکن اب بندہ نے آپ سے اصلاحی تعلق کی اجازت لے لی ہے اور گذشتہ گناہوں سے بھی بالکلیہ توبہ نصوحہ کرلی ہے لہٰذا آنجناب سے مذکورہ بالا مرض کا علاج مطلوب ہے جس کی وجہ سے بندہ نے اپنی ماضی تباہ کردی، مرض روحانی کے ساتھ ساتھ اب مرض جسمانی میں بھی مبتلا ہوگیا ہے کہ مادہ منویہ کے ضائع کرنے کی وجہ سے جسم کمزور ہوگیا اور اس کا اثر دماغ پر بھی محسوس ہورہا ہے۔ حالانکہ بندہ نے اس مرض کے ازالہ کے لیے کتابیں، رسائل یہاں تک کہ بہت سارے کفارے بھی اپنے اوپر لازم کئے تھے، لیکن اس کے باوجود نجات نہیں ملی، اب بندہ کو یقیناً یہ معلوم ہوگیا ہے کہ اپنے آپ کو شیخ کامل کے سپرد کئے بغیر ان امراض سے نجات نہیں مل سکتی لہٰذا اب بندہ اپنے آپ کو آنجناب کے سپرد کرتا ہے آپ جو کچھ علاجاً ارشاد فرمائیں گے بندہ ان پر دل وجان سے عمل کرنے کی کوشش کرے گا، بندہ کے بارے میں آپ خود سوچ رہے ہوں گے کہ کیا عالم دین بھی ایسا کمینہ اور بدمعاش ہوتا ہے؟ جس کے نتیجہ میں اگرچہ میں آپ کی نظروں سے گرگیا ہوں لاکھوں گروں یہ قبول ہے لیکن اللہ کے سامنے گرنے سے ڈر لگتا ہے اور شرم آتی ہے، اس لیے خدارا بندہ پر شفقت و مہربانی فرما کر اپنے دربار سے نہ نکالیے بلکہ اصلاح فرمادیجئے۔

**جواب:** گناہ سے دل نہیں بھرتا جس طرح دوزخ کا پیٹ گنہگاروں سے نہیں بھرتا حَتّٰی یَضَعَ قَدَمَہٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَ فِیْ رِوَایَۃٍ قَطْ قَطْ قَطْ اسی طرح نفس کا مزاج دوزخ کا ہے گناہ سے تقاضائے گناہ شدید ہوجاتے ہیں اَلْمُرَادُ بِالْقَدَمِ التَّجَلِّیَاتُ الْخَاصَّۃُ پس نفس میں قدم حق تعالیٰ حاصل کرو یعنی تجلی خاص پھر نفس سے قط قط آواز سنو گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔ علاج کے لیے عشق مجازی کا پرچہ لے کر اس پر عمل کریں دل سے دعائے اصلاح کرتا ہوں۔ حال بتانے سے سالک شیخ کی نگاہوں سے نہیں گرتا بلکہ اس کی قدر بڑھ جاتی

ہے کہ واقعی یہ اللہ کا طالب ہے جب ہی تو اصلاح کے لیے اپنا حال بتا رہا ہے۔
اس خط کو روز پڑھیں۔ محمد اختر عفا اللہ عنہٗ

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۶۷۲ حال:** اما بعد مودبانہ گذارش یہ ہے کہ بدنظری کے علاج کے متعلق جو کچھ آنجناب نے معمولات بتائے تھے اگرچہ ان پر مکمل عمل نہ کر سکا لیکن جس دن سے جناب کے پاس سے جوابی خط لے کر نکلا الحمدللہ کسی بھی لڑکی یا امرد کو نہیں دیکھا اور نہ ہی اب تک مادہ منویہ ضائع کیا، جب بھی کوئی لڑکی یا امرد سامنے آتا ہے دل تو بہت چاہتا ہے کہ اس کو گھوروں لیکن اللہ کے فضل سے فوراً نظریں نیچی کر لیتا ہوں اور اب تو یہ حال ہے کہ جب بھی کوئی حسین لڑکی سامنے سے گزرتی ہے تو نظر نیچی کرنے میں ایک مزہ ہی آتا ہے اور سرور محسوس ہوتا ہے کہ نفس کی خلاف ورزی ہو رہی ہے، اسی طرح عبادات میں بھی مزہ آ رہا ہے۔

**جواب:** ما شآء اللہ اللّٰھم زد فزد مبارک ہو یہی حلاوت ایمانی ہے جو حدیث پاک میں موعود ہے اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرماویں، آمین۔

**۶۷۳ حال:** دل چاہتا ہے کہ ایک منٹ کے اندر سارے گناہوں سے توبہ کر کے اللہ والا بن جاؤں، ابھی ہر وقت یہ فکر دل میں رچی بسی ہے اور اللہ سے بھی دعا ہے کہ یا اللہ آخر کب تک یہ غفلت بس آپ جلد ہی میرے باطن کی مکمل اصلاح فرما دیجئے اور تمام گناہوں سے مجھے آزاد کر دیجئے خاص کر اس بدنظری سے۔

**جواب:** ہمت کا دامن نہ چھوڑیں بس اللہ والے ہو جائیں گے انشاء اللہ تعالیٰ۔

**۶۷۴ حال:** بندہ سے معمولات اس وجہ سے چھوٹ رہے ہیں کہ درجہ تخصص ایسا درجہ ہے جو بہت محنت مانگتا ہے ہر وقت دل چاہتا ہے کہ وقت لمبا ہو جائے کیونکہ اکثر اوقات ایک فتویٰ لکھنے میں رات' دو تین تک بج جاتے ہیں، اگر جسم کے حق کا خیال نہ ہوتا تو بس رات دن مطالعہ وفتاوی نویسی میں لگے رہوں، اس

وجہ سے بندہ سے معمولات چھوٹ رہے ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو بندہ کے معمولات میں کچھ کمی کر دیں مثلاً لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا ذکر بجائے پانچ سو مرتبہ کے ایک سو دفعہ کر دیں تو بڑی نوازش ہوگی۔

**جواب:** صحیح ہے ایک سو دفعہ کر لیں لیکن بس گناہ ایک بھی نہ کریں۔ ساری محنت اس پر صرف کیجئے کہ ایک نگاہ بھی خراب نہ ہو، ایک نگاہ کی حفاظت سے تمام گناہوں سے حفاظت رہے گی۔

**۶۷۵ حال:** ذکر سے متعلق بندہ کا کئی سالوں سے یہ معمول چلا آرہا ہے کہ پڑھائی کے وقت کے علاوہ جو فارغ وقت ملتا ہے تو اس کو بجائے ضائع کرنے کے ہر وقت چلتے پھرتے مندرجہ ذیل چار اذکار زبان زد ہیں (۱) سُبْحَانَ اللّٰہُ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ (۲) استغفار (۳) درود شریف (۴) تیسرا کلمہ۔ یہاں تک کہ ہم کلاس ساتھی پوچھتے ہیں کہ یار تم ہر وقت کیا پڑھتے رہتے ہو۔ بندہ نے یہ معمول اس وجہ سے اپنا لیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہر وقت اللہ کا ذکر کرتے رہتے تھے، اس لیے جب تک زبان کو ذکر اللہ سے تر نہ کروں دل میں ایک بوجھ سا محسوس ہوتا ہے اور یہ فکر رہتی ہے کہ زندگی کا کوئی بھی لمحہ ضائع نہ جائے کیونکہ حدیث میں آتا ہے کہ جنت والوں کو دخول جنت کے بعد بھی اس گھڑی کا افسوس رہے گا کہ جو بغیر ذکر کے گزار دیئے ہوں اس وجہ سے اس ندامت سے نجات کے لیے بندہ نے یہ معمول اختیار کر رکھا ہے۔

**جواب:** لیکن تحمل سے زیادہ نہ ہو۔ اگر اختلاج ہونے لگے یا غصہ بڑھ جائے یا نیند کم ہو جائے تو ذکر کم کر دیں، لمحات ضائع ہوتے ہیں گناہ سے۔ بس گناہ نہ کریں تو آپ اصلی ذاکر ہیں خواہ زبان خاموش ہو۔ اگر زبان ذکر سے تر ہے لیکن نگاہ غیر ذاکر ہے، نافرمانی کر رہی ہے تو یہ شخص ذاکر نہیں ہے۔ اس زمانے میں اعصاب کمزور ہو گئے ہیں اس لئے تحمل سے زیادہ ذکر نہ کریں۔

**۶۷۶ حال**: اگر آنجناب کی نظر میں اس میں کوئی خرابی محسوس ہو تو براہ کرام اصلاح فرمادیں یا اپنی جانب سے کچھ مختصر اذکار متعین کردیں جن کو کرنے میں پڑھائی میں بھی خلل واقع نہ ہو اور آسانی سے انجام دے سکوں کیونکہ تخصص میں مصروفیت زیادہ ہے بعض اوقات کئی سارے استفتے جمع ہوجاتے ہیں جن کا جواب لکھے بغیر رات کی نیند بھی حرام ہوجاتی ہے۔

**جواب**: اصلاح تو کردی گئی کہ ذکر میں اعتدال رکھیں، ہر وقت ذکر نہ کریں، اصلی ذکر گناہوں سے بچنا ہے خواہ زبان ذاکر نہ ہو، جو گناہوں سے بچتا ہے وہ چوبیس گھنٹے ذاکر ہے اور اگر زبان ذکر سے تر ہے لیکن گناہ کا ارتکاب ہورہا ہے تو ایسا شخص ذاکر نہیں ہے لہٰذا گناہوں سے بچنے میں جان کی بازی لگادیں۔

**۶۷۷ حال**: باقی بدنظری کے علاج کے متعلق آگے کیا کرنا ہے وہ بھی بتادیں۔

**جواب**: جو علاج بتایا گیا ہے اس کو جاری رکھیں۔

---

**۶۷۸ حال**: جناب حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دام اقبالکم العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے آپ مع الخیر ہوں گے۔ خدا آپ کی عمر اور صحت میں برکت عطا فرمائے، اور مجھ جیسے گم راہوں اور عاصیوں کی روح کو علیٰ منہاج القرآن والسنہ صیقل کرنے کی مزید ہمت اور توفیق دے، جنہیں آج کے مسموم ماحول میں سوائے معاصی وظلمات کے خزف ریزوں کے اور کچھ ہاتھ نہیں آتا۔

میں نے آپ کے مواعظِ حسنہ ملاحظہ کیے تو گویا ایک نسخۂ کیمیا اثر بہ فضل ایزدی ہاتھ آیا۔ میں اپنے ذہن کو خوشامد اور مبالغے سے پاک کرکے اس حقیقت کے اظہار میں کوئی تردد محسوس نہیں کرتا کہ آپ عصرِ رواں کے رومی رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ قسام ازل نے آپ کی ذات میں جنید رحمۃ اللہ علیہ و بایزید رحمۃ اللہ

علیہ کا فقر ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا زہد، ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کا تبحر علمی، رومی رحمۃ اللہ علیہ کی معرفت اور حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی دقیقہ شناسی جیسے گہرہائے تابدار جمع کردیے ہیں۔ جبھی تو آپ کے نکتے ملاحظہ کرتے ہوئے غالب کی زبان سے کہنا پڑتا ہے کہ ؎

آتے ہیں غیب سے یہ مضامیں خیال میں
غالب صریر خامہ نوائے سروش ہے

میں سوال کرتا ہوں کہ از کجا ایں آتشِ عالم فروز اندوختی؟ شومئی قسمت کہ میں آپ کی ذات والا صفات سے بہت دور شوق دیدار میں طپیدہ ہوں آپ سے ملاقات کے لیے ترستا ہوں۔ کالج میں ایف ایس سی کا امتحان دیا ہے، رمضان کے بعد ان شاء اللہ دار العلوم کراچی میں داخلہ لینے کا عزم ہے۔ اگر مقدر چمک اٹھا تو شاید آپ کی قدم بوسی کی سعادت بھی حاصل ہوجائے۔ وما توفیقی الا باللہ۔ اپنے چند مسائل تحریر کررہا ہوں۔ امید واثق ہے کہ اپنی گونا گوں مصروفیات اور ضعف و پیرانہ سالی کے باوجود اپنے ایک غائبانہ معتقد کی چارہ گری فرما کر اپنے احسان سے گرانبار و ممنون فرمائیں گے۔ آپ کو یہ تکلیف دینے پر سخت نادم ہوں۔ مگر کیا کروں کوئی چارہ ساز اور غمگسار اس عصر قحط الرجال میں نہیں ملتا ؎

الٰہی کوئی تو مل جائے چارہ گر ایسا
دوائے درد جو لاوے حکیم اختر سے

(راقم نے یہ شعر علامہ سیماب وارثی رحمۃ اللہ علیہ کے ایک شعر کے دوسرے مصرع میں لفظی و معنوی تغیر کے بعد لکھا ہے۔) اب اپنے مسائل تحریر کرتا ہوں۔ (۱) میرے دل میں بسا اوقات نہایت ملحدانہ اور زندیقانہ خیالات آتے ہیں مثلاً یہ نظام کائنات بغیر کسی خارجی محرک کے یوں ہی چل رہا ہے، حیات بعد الموت ایک موہوم چیز ہے العیاذ باللہ تعالیٰ۔ خدارا کوئی علاج بتادیں

کہ وساوس کے اس حجرۂ ہفت بلا سے خلاصی پاؤں، ورنہ اگر اسی کیفیت میں مرگیا تو مجھے یقین ہے کہ میرا حشر برٹرینڈ رسل (عصر جدید کا سب سے ملحد فلسفی۔ وفات ۱۹۷۰ء) کے ساتھ ہوگا۔ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ۔

**جواب**: عزیزم سلمہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کی محبت اور دین کی طلب سے دل مسرور ہوا اللّٰھم زد فزد۔ ملحدانہ وکافرانہ وساوس سے پریشان نہ ہوں بلکہ خوش ہوجائیں کہ یہ ایمان کی علامت ہے۔ صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول ہمیں ایسے ایسے خیالات آتے ہیں کہ جن کو زبان پر لانے سے بہتر یہ سمجھتے ہیں کہ ہم جل کر کوئلہ ہوجائیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذَاکَ صَرِیْحُ الْاِیْمَانِ یہ تو کھلا ہوا ایمان ہے۔ مومن ہی کو ایسے خیالات آتے ہیں کافر کو کبھی وسوسہ نہیں آتا کیونکہ اس کے پاس دولت ایمان نہیں ہے، چور وہیں جاتا ہے جہاں دولت ہوتی ہے۔ حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں کہ وسوسہ دل کے اندر نہیں باہر ہوتا ہے لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کے اندر ہے جیسے مکھی شیشے کے گلاس کے باہر بیٹھی ہوتی ہے لیکن لگتا ہے کہ گلاس کے اندر ہے۔ حکیم الامت نے قسم کھا کر فرمایا کہ واللہ وساوس کا علاج عدم التفات ہے، ان کی طرف بالکل دھیان نہ دیں جیسے کتا بھونکتا ہے آپ اس سے الجھتے نہیں اپنا راستہ طے کرتے رہتے ہیں بس سمجھ لیجئے شیطان بھونک رہا ہے، آپ اس طرف التفات ہی نہ کریں یعنی نہ ان خیالات میں مشغول ہوں نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں جیسے بجلی کے تار کو اگر چھوئیں گے تو بھی کرنٹ مارے گا اور ہٹائیں گے تو بھی کرنٹ مارے گا لہٰذا اس کو کوئی اہمیت نہ دیں۔ کسی مباح کام میں لگ جائیں جب آپ اس کی طرف التفات ہی نہ کریں گے تو خود ہی بھاگ جائے گا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب ایسے خیالات و

وساوس آئیں تو کہو اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے رسولوں پر۔ وسوسہ کا یہ بہترین علاج ہے۔ غرض آپ مطمئن رہیں آپ پکے مومن ہیں۔ وسوسہ ایمان کے لیے بالکل مضر نہیں بس اس کے مقتضا پر عمل نہ کریں۔

**۶۷۹ حال**: نماز اور تلاوت میں سستی اور کاہلی حائل ہوتی ہے اور اس میں غدوبت و حلاوت کا جوہر حاصل نہیں نماز ترک وجود کا مظہر نہیں جس سے کامگاری و کامرانی وابستہ ہے۔ بلکہ محض بے روح سجدہ سجود کا نام بن چکی ہے۔ خدا کے واسطے کوئی تدابیر ایسی بتادیں کہ میری نماز اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ کا سچا مصداق بن جائے۔

**جواب**: نماز کا حق کس سے ادا ہوسکتا ہے جو ہو رہی ہے شکر کریں کہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے۔ خشوع کے لیے بس اتنا کافی ہے کہ دوران نماز دل کو بار بار پکڑ کر اللہ کے سامنے حاضر کرتے رہیں جب دل غائب ہوجائے پھر حاضر کردیں ورایک طریقہ یہ ہے کہ ہر رکن میں یہ سوچیں کہ مجھے اسی رکن میں رہنا ہے قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے رکوع میں سوچیں کہ مجھے رکوع میں ہی رہنا ہے، سجدہ میں سوچیں کہ مجھے سجدہ ہی میں رہنا ہے اور ایک طریقہ یہ ہے کہ ہر لفظ کو سوچ سوچ کر ادا کریں۔

**۶۸۰ حال**: مجھ میں نہایت گندی اور قبیح بیماریاں پرورش پارہی ہیں مثلاً غصہ، غیبت، دوسرے پر شک اور گمان، خود پسندی، غرور وغیرہ۔ ان کا تدارک کیوں کر ممکن ہے؟

**جواب**: تمام بیماریوں کا علاج یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے عشق کی آگ دل میں لگالو جو تمام خس و خاشاک کو جلادیتی ہے اور یہ آگ کسی اللہ والے کی صحبت سے لگتی ہے۔ کسی بزرگ کی صحبت اگر میسر نہ ہو تو ان کی کتب کا مطالعہ اور ان سے مکاتبت کریں، اپنے حالات کی اطلاع اور تجویزات کی اتباع کریں۔ ایک خط

میں تین امراض سے زیادہ نہ لکھیں۔ فی الحال پرچہ اکسیر الغضب اور علاج الغیبۃ روزانہ ایک بار پڑھیں۔ پرچہ اصلاحی مکاتبت کی ہدایات کے مطابق خط لکھیں۔ ڈاک کا جوابی لفافہ پتہ لکھ کر خط کے ساتھ رکھیں۔

**٦٨١ حال:** آپ ماشاء اللہ چونکہ جسمانی حکیم بھی ہیں اس لیے مجھے مندرجہ ذیل پریشانی کا حل بھی بتائیں، تاکہ میں اپنی صلاحیت کو تحصیل علوم دینیہ میں صرف کروں۔ مجھے کچھ عرصہ سے نسیان کی بیماری لاحق ہونا شروع ہوئی ہے۔ پہلے آیات قرآنی اور دیگر آموختہ بہت جلد اور تادیر ذہن نشین ہوتا تھا، مگر اب یہ صلاحیت بہت کم ہوگئی ہے، جس کے لیے از حد پریشان ہوں کہ ابھی اس عمر (۱۷ ر سال) سے یہ مرض لاحق ہوگیا ہے اور بڑھتا گیا تو زندگی تو جہنم بن جائے گی۔ اس کے لیے ضرور کوئی طبی یا روحانی مشورہ دیں۔ اور آخر میں عرض کرتا ہوں کہ میرے حق میں بحضور رب رحیم ضرور دعا فرمائیں کہ وہ مجھے ان پریشانیوں سے نجات دے۔ اللہ یقیناً آپ جیسے مقرب بندے کی دعا کو قبول فرمائے گا، آمین۔ جواب سے ضرور نوازیں، اللہ آپ کو ہمت وصحت اور درازیٔ عمر عطا فرمائے، آمین۔

**جواب:** بچپن میں حافظہ قوی ہوتا ہے اور عمر کے ساتھ حافظہ کمزور اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے اس لیے حفظ بچپن میں کراتے ہیں۔ آپ بجائے حفظ کے علم دین حاصل کریں۔ اور ہر فرض نماز کے بعد دماغ پر ہاتھ رکھ کر ۱۱ ر بار یا قوی پڑھیں۔ طبی مشورہ کسی طبیب سے کریں احقر نے طب ترک کردی ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

کسی شخص کو خواہ وہ کتنا ہی بڑا شاعر یا ادیب ہو خواہ عالم اور مفسر کہلاتا ہو اگر اس کی زندگی سنت وشریعت کے خلاف ہے تو اسے علامہ اور رحمۃ اللہ علیہ نہیں لکھنا چاہیے۔

..........

**۶۸۲ حال:** حضرت والا! اس مرتبہ گھر گیا تو الحمدللہ آپ کی صحبت کی برکت سے شرعی پردہ کرنے میں کامیاب ہوگیا، حضرت والا گناہوں سے مکمل بچنے کی کوشش کرتا ہوں الحمدللہ، اللہ تعالیٰ کا خوف دل میں ہے الحمدللہ حضرت والا شروع شروع میں مجھے اللہ کا قرب جتنا تھا ابھی اتنا نہیں زوال کے طرف گیا ہر وقت اللہ کی طرف دھیان ہوتا تھا کلاس میں بیٹھ کر کسی کے ساتھ بیٹھ کر حضرت والا کیا بتاؤں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے قرب کے مزے لوٹ رہا تھا۔ ایک الگ دنیا تھی۔ لیکن ابھی وہ حالت نہیں رہی جب بات کرتا تھا دل پر لگتی تھی۔ جب نماز پڑھتا تھا ایسا پڑھتا تھا کہ گویا میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کھڑا ہوں۔ حضرت والا اتنا یاد پڑتا ہے کہ ایک رات میں سو رہا تھا میرے ساتھ کسی نے گلا ملایا میرے دل سے کوئی چیز نکل گیا۔ حضرت والا ابھی بھی گناہ سے بچتا ہوں۔ چاہے مزہ آئے یا نہ آئے لیکن اللہ تعالیٰ کو ناراض نہیں کروں گا۔ آپ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ میں اپنا پہلا حالت کیسا پاؤں۔ حضرت والا میں نے اپنے ممانی سے پردہ کیا لوگوں نے اعتراض کیا کہ ممانی سے پردہ نہیں۔ کرنا چاہیے یا نہیں؟

**جواب:** گناہ سے زوال ہوتا ہے اگر گناہ سے اجتناب کی توفیق حاصل ہے تو زوال نہیں۔ کیفیات بدلتی رہتی ہیں کبھی قرب محسوس ہوتا ہے کبھی عبادت میں بہت مزہ آتا ہے اور کبھی نہیں۔ جب مزہ نہ آئے تو کوئی نقصان نہیں اگر گناہوں سے بچ رہا ہے۔ اعمال مقصود ہیں کیفیات مقصود نہیں البتہ استغفار کرے بلکہ استغفار کرنا ہی چاہیے کیونکہ اللہ کی عظمت کا حق کس سے ادا ہوسکتا ہے۔ اعمال سے ترقی ہوتی رہتی ہے لیکن بعض دفعہ احساس نہیں ہوتا جیسے ہوائی جہاز میں آدمی کو محسوس نہیں ہوتا کہ کس تیزی سے راستہ طے ہورہا ہے۔

ممانی سے پردہ ہے۔

چند خطوط جو حضرت والا کے خادم کے نام آئے جن میں شیخ پر کچھ اشکالات واعتراضات تھے ان کا شافی ومدلل جواب حضرت کے خادم خاص نے دیا سالکین طریق کے لیے چونکہ اس میں ہدایات ہیں اس لیے شائع کیے جارہے ہیں۔

**۶۸۳ حال:** محترم ومکرم مدیر صاحب، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کا دینی مجلّہ ''الابرار'' خوب ہے۔ انتہائی جامع، علم وآگہی کے موتیوں سے مزین طباعت اعلیٰ، پسند آیا۔ باطنی پاکیزگی کے لیے ایسے جرائد کا مطالعہ اکسیر کی حیثیت رکھا ہے۔ لیکن انتہائی ادب سے عرض کروں گا کہ صفحہ نمبر ۳۳ر پر ''تربیت عاشقان خدا'' کے عنوان کے تحت مولانا عبدالمتین صاحب کے مکتوب سے ذہن میں کئی سوالوں اور شکوک وشبہات نے جنم لیا۔ عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے مقام ومرتبے اور ولایت میں کوئی تشکیک نہیں۔ لیکن مولانا عبدالمتین صاحب کا اندازِ تخاطب اور غلو کی حد تک حضرت کی تعریف انہیں دو جہان میرا دین وایمان اور پھر حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ پیران پیر شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم پلّہ قرار دینا۔ اور پھر کہنا ہزاروں جان تبریزی ہزاروں جان رومی ہزاروں جان بایزید رحمۃ اللہ علیہ وجنید وشبلی رحمۃ اللہ علیہ وجیلانی میں آپ کی جان واحد..... مولانا حیرت ہے کہ مولانا عبدالمتین صاحب نے عہد رفتہ کے نفوس قدسیہ کے نام گرامی کے ساتھ رحمۃ اللہ علیہ بھی نہیں لکھا جبکہ مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کے نام کے ساتھ القابات کا ایک لمبا سلسلہ ہے۔ ایسے مکتوبات نجی حیثیت سے تو ٹھیک ہیں۔ انہیں ''الابرار'' میں نہ چھاپا کریں۔ عوام الناس کے اذہان میں کئی سوالات جنم لیتے ہیں۔ بس ایسے مکتوبات کے صرف وہ اقتباسات اور حضرت دامت برکاتہم کے جوابات چھاپا کریں جو عام

فہم، سادہ، باطنی پاکیزگی کے مسائل ضروریہ سے آگاہی کے لیے ضروری ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ مجھ کم فہم اور ناقص العقل کی سمجھ میں مولانا عبدالمتین صاحب کا مضمون نہ آیا ہو آپ میری تسلی کے لیے اس کا جواب ضرور دیں۔ میں فکری طور پر علمائے دیوبند کے مسلک پر سختی سے کاربند ہوں۔ برصغیر پاک و ہند اور پوری دنیا پر مولانا قاسم نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے رفقائے کار کا احسان عظیم ہے کہ انہوں نے علم کی شمع روشن رکھی اور ایک جہان کو تابناک کیا۔ عرض کرتا چلوں کہ میں ایک عرصے سے مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم کی تحریروں کا اسیر چلا آرہا ہوں۔ ان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

**جواب**: مکرمی جناب...... زید رشدہٗ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کا خط پڑھ کر سخت صدمہ ہوا، مولانا عبدالمتین صاحب کے مکتوب پر آپ کے اعتراض پر تعجب ہوا۔ اس کو قلت محبت، اصول شرعیہ اور اپنے اکابر کے مسلک حق سے ناواقفی پر ہی محمول کیا جاسکتا ہے۔ شیخ کی تعریف اور اس کو دین وایمان کہنے کو جو آپ غلو قرار دے رہے ہیں تو حکیم الامت مجدد الملت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ اپنے شیخ کے بارے میں فرماتے ہیں ۔

جان من جانان من سلطان من
اے توئی اسلامِ من ایمان من

مولانا عبدالمتین صاحب کوئی جاہل نہیں ہیں، شیخ الحدیث اور بڑے عالم ہیں اور اپنے اکابر کے شاگرد تربیت یافتہ اور عمر رسیدہ بہت سے علماء ان سے بیعت ہیں۔ آپ نے اعتراض تو کردیا لیکن یہ نہ سوچا کہ کیا اس تعریف پر کوئی شرعی اشکال وارد ہوتا ہے؟ اگر تعریف میں کوئی نعوذ باللہ کسی کو انبیاء سے بڑھادے یا جن کی فضیلت قرآن وحدیث میں منصوص ہے ان سے بڑھادے اس کا نام غلو ہے۔ نبوت کا دروازہ بند ہوا ہے ولایت کا دروازہ بند نہیں ہوا آپ

شاید یہ سمجھتے ہیں کہ پہلے جیسے اولیاء اللہ اور نفوس قدسیہ اب پیدا نہیں ہو سکتے تو سن لیجئے کسی نے حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ اب امام غزالی ورازی جیسے اولیاء اللہ نہیں رہے تو حضرت حکیم الامت نے فرمایا کہ کون کہتا ہے کہ نہیں رہے، ہمارے اکابر تو غزالی اور رازی سے بڑھ گئے اور حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں فرمایا کہ اس دور کے امام ابو حنیفہ تھے اگر اجتہاد کا دعویٰ کرتے تو نباہ لے جاتے لیکن چونکہ اجتہاد مطلق کا دروازہ بند ہو چکا اس لیے عمر بھر مقلد بنے رہے اور ایک بار قسم کھا کر فرمایا کہ خدا کی قسم آج بھی اولیاء اللہ کی تمام کرسیاں پُر ہیں جس ولی کا انتقال ہوتا ہے فوراً اس کی کرسی پر اسی درجہ کا ولی اللہ بیٹھا دیا جاتا ہے اور یہ شعر پڑھا تھا ؎

ہنوز آں ابر رحمت درفشان ست
خم و خمخانہ با مہر و نشان ست

اور شیخ العرب والعجم حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اپنے شیخ کے ساتھ جس کو جس قدر حسن ظن ہوتا ہے اسی قدر اللہ کا فضل اس پر مرتب ہوتا ہے تو اگر مولانا عبدالمتین صاحب اپنے شیخ کے ساتھ کمال حسن ظن رکھتے ہیں جبکہ وہ حسن ظن حدود شرعیہ سے متجاوز نہیں تو اس میں آپ کو کیا تردد ہے اور آپ کا یہ اعتراض کہ اکابر اولیاء اللہ کے نام کے آگے رحمۃ اللہ علیہ بھی نہیں لکھا تو کیا آپ یہ سمجھتے ہیں کہ نعوذ باللہ یہ بوجہ تحقیر کے ہے؟ جو سلسلۂ اولیاء چشتیہ نقشبندیہ قادریہ سہروردیہ میں داخل ہو، وہ تو کیا ایک عام مسلمان کے دل میں بھی کیا ان اکابر کی تحقیر ہو سکتی ہے؟ اگر دل میں ان تمام نفوس قدسیہ کی عظمت ہے تو کیا کاغذ پر رحمۃ اللہ علیہ لکھنا ضروری ہے؟ یہ خانقاہ وہ نہیں ہے جہاں جہالت کے اندھیرے ہوتے ہیں یہاں الحمدللہ علم کا نور ہے یہاں اللہ کے عشق کا راستہ علم کی روشنی میں طے کرایا جاتا ہے، یہاں سے ان شاء

اللہ نورِ علم اور نورِ سنت و شریعت ہی نشر ہوگا بفضلہٖ تعالیٰ وکرمہ اکابر اہل علم الحمدللہ پورا اعتماد رکھتے ہیں۔

فہم کی چاندنی صحبتوں کا دیا
علم کی روشنی عشق کا راستہ
اتباعِ شریعت میں دیوانہ پن
ہے کراچی میں بھی ایک تھانہ بھون

اگر آپ کا اشکال رفع ہوگیا ہو تو فبہا ورنہ اس سلسلہ میں مزید خط و کتابت کر کے نہ اپنا وقت ضائع کریں نہ ہمارا۔

---

**۶۸۴ حال**: عالی مرتبت حضرت الشیخ سیدی و سندی جناب میر صاحب عمت فیوضہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، حضور والا کی خدمت میں ایک نہایت عامیانہ بات لکھتا ہوں اور حضور والا کے الطاف کریمانہ سے متوقع ہوں کہ بندہ سے درگزر کرتے ہوئے ضرور زحمت فرماتے ہوئے حکم فرمائیں گے۔ وہ یہ کہ حضور والا کے تعارف پر بندہ نے بھائی...... سلمہ کو حضرت والا مخدومی کے مواعظ کی چار کیسٹوں کی قیمت مع =/20 روپے ڈاک خرچ ادائیگی کردی تھی۔ گیارہ دن بعد یادداشت کا عریضہ ان کے پتہ پر تحریر کیا تھا لیکن تاحال مجھے کیسٹیں موصول نہیں ہوئیں۔ بصد ادب عرض ہے کہ حضور والا کی خاطر عاطر پر گرانی نہ ہو تو ان کو حکماً فرمادیں۔ جزاء کم اللہ احسن الجزاء۔ حضرت مرشدنا و مخدومنا کی خدمت اقدس میں ہدیہ سلام و دعا اور آپ حضور کی صحت و تندرستی و عافیت کی دعا بارگاہِ رب العزت میں پیش کرتے ہوئے حضور والا سے دعا کی درخواست ہے۔ فقط والسلام۔

**جواب**: مکرمی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، بھائی...... صاحب نے ۲؍اپریل

کو کیسیٹیں ڈاکخانہ سے روانہ کردی تھیں رسید ملفوف ہے۔ اب انہوں نے ڈاکخانہ والوں سے کہا ہے کہ اب تک یہ کیسٹیں کیوں نہیں پہنچیں۔ ابھی جواب نہیں ملا آپ بھی ڈاکخانہ والوں کو رسید دکھا کر مطالبہ کریں۔ آپ کی ایک بے اصولی سے بہت افسوس ہوا کہ آپ نے کسی صاحب سے یہاں معارف القرآن کا مطالبہ کیا۔ یہ سوال جائز نہیں۔ اس سے دین کی بے وقعتی ہوتی ہے۔ اصول تھانہ بھون کو ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہیے۔ احقر میر عفا اللہ عنہ۔

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۶۸۵ حال**: حضرت عالی مرتبت سیدی و سندی محترم سید میر صاحب مدت فیوضکم اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو بہ جمیع اعضائے بدن سلامتی و عافیت سے نوازے اور ہمیں اپنے اولیائے صدیقین میں شامل فرما کر اپنے پسندیدہ دین مبین کو اقصائے عالم میں شائع فرما کر ہدایت کو عام فرمادے، آمین۔ حضورِ والا کا جواب والا مکتوب پہنچا اور موجبِ احسان و منت ہوا۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ دوسری بات جس سے خانقاہ کا تقدس متاثر ہوتا دکھائی دیا نہایت صدمہ کا باعث ہوا اور جو تصور ہم دور افتادہ لوگوں نے اپنے ذہن میں قائم کیا ہوا تھا اس میں کمی کے احساس نے مستزاد دکھ دیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ بھائی...... صاحب کی فروگذاشت کی نشاندہی کرنے کی خطا پر خانقاہ میں ان کا حلقۂ اثر سرگرم ہوگیا۔ اور آپ حضور نے جو فیصلہ بندہ کے حق میں صادر فرمایا اس پر تو قطعاً تبصرہ نہیں کرتا کیونکہ یہ بات بزرگوں پر حرف گیری اور بدظنی بلکہ بے ادبی پر دال ہے۔ البتہ بہتان طراز صاحب کے بارے میں عرض ہے کہ موت بالکل قریب ہے چونکہ بندہ ترجیحاً بوڑھا ہے سو میں ان کا منتظر رہوں گا کہ وہ اپنا بہتان اور بندہ کے خلاف عجلت میں یکطرفہ فیصلہ ہمراہ لادیں۔ اور وہاں بھی حقائق چھپا کر اپنی چرب زبانی سے اللہ تعالیٰ کو بھی قائل کرلیں۔ حضورِ والا

میں آئندہ تھانہ بھون کے خانقاہی اصول پر کاربند رہنے کی پوری کوشش کروں گا ان شاء اللہ العزیز۔ اس بارے میں حضور والا سے بزاری والہانہ دعا کی درخواست ہے۔ اور بندہ بدل و جان ہر وقت دعا گو ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ تھانہ بھون کی مقدس و عالی رتبہ خانقاہ کے اعمال کے صدقہ میں ہماری اس موجودہ خانقاہ کو ہر طرح سے چغل خوری، عیب گوئی، غیبت اور ستائش باہمی کے متعفن اور گندے ترین گناہ کے عامل اثرات سے تاقیامت منزہ و پاک رکھے آمین اور اس خانقاہ کے جملہ متعلقین کے دِلوں میں سچا خلوص، ایثار، ہمدردی، اسلامی وایمانی تعاون اور بھائی چارہ کے حقیقی ثمرات کے انوار سے منور روحانی و باطنی خوشیاں عطا فرماویں اور ہماری اس خانقاہ کو ہدایت کا سرچشمہ و ذریعہ کے طور پر قبولیت کی توفیق سے نوازے امین ثم امین، بحق سید المرسلین سیدنا ومولانا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم و الہٖ و عترتہٖ و اصحابہ اجمعین برحمتک یآ ارحم الراحمین۔ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ حضور کو صحت وسلامتی اور خوشیوں سے نوازے، آمین۔ دعا کی درخواست۔

**جواب:** آپ کی تحریر سے جس سے قلت محبت اور اعتراض صاف مترشح ہے سخت صدمہ ہوا۔ آپ کے نزدیک گویا یہ خانقاہ نہیں بلکہ کوئی سیاسی اکھاڑہ ہے جہاں مختلف حلقے بنے ہوئے ہیں اور نعوذ باللہ یہاں چغل خوری، عیب چینی، غیبت اور ستائش باہمی کا متعفن ماحول ہے یا ہونے کا امکان ہے جس سے حفاظت کی آپ دعا فرما رہے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ یہ بات ذہن میں رکھیں کہ الحمد للہ دنیا بھر کے بڑے بڑے اولیاء اللہ اور علماء وقت اس خانقاہ کے اور حضرت اقدس دامت برکاتہم کے خوشہ چیں اور شیدائی ہیں کسی معترض کی سوءِ ظنی سے اس خانقاہ کا تقدس ان شاء اللہ ایک ذرہ بھی متاثر نہیں ہوسکتا، جس

چراغ کو خدا روشن کرے وہ پھونکوں سے نہیں بجھ سکتا خصوصاً جو مرید بھی ہو اس کا خانقاہ پر در پردہ اعتراض دراصل شیخ پر اعتراض ہے جو موجب محرومی ہے۔ شکر کیجئے کہ یہ خط آپ نے احقر کو لکھا حضرت شیخ کو نہیں لکھا ورنہ تکدر قلب شیخ سے باطن کا ستیاناس ہو جاتا۔ آپ کی ہمدردی میں کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ سے استغفار کریں کیونکہ معاملہ اللہ سے ہے۔

آپ کو معارف القرآن کے بارے میں جو احقر نے لکھا تھا اس کو آپ نے ...... صاحب کے واقعہ سے متعلق کر دیا حالانکہ دونوں باتوں کا کوئی تعلق نہیں۔ احقر نے تو ان صاحب کو سخت تنبیہ کی تھی کہ کیوں تاخیر کی جس پر انہوں نے ندامت ظاہر کی کہ بعض ناگزیر حالات اور پریشانی کی وجہ سے کیسٹ بھیجنے میں تاخیر ہوئی۔ بعد میں کیسٹ ارسال کر دیئے گئے جس کی رسید آپ کو روانہ کر دی گئی۔ معارف القرآن کی بات ان صاحب نے احقر سے نہیں کہی بلکہ جن صاحب کو آپ نے لکھا تھا انہوں نے احقر سے ذکر کیا تو احقر نے آپ کی محبت میں نصیحت اسی خط میں لکھ دی جس کا آپ نے الزامی جواب دے کر خانقاہ کو ہی متہم کر دیا جس کا احقر کے قلب پر ایسا کاری زخم لگا ہے کہ دل چاہتا ہے کہ احقر کو آپ اب آئندہ کوئی والا نامہ بھیجنے کی زحمت نہ فرماویں۔ اگر معارف القرآن والی بات بہتان طرازی ہے جیسا کہ آپ نے لکھا ہے تو صاف صاف لکھیں تاکہ آپ کا خط دِکھا کر مزید وضاحت طلب کی جا سکے اور حقیقتِ حال واضح ہو۔ اس آخری بات کے علاوہ مزید مکاتبت احقر سے نہ فرماویں۔

احقر میر عفا اللہ تعالیٰ عنہٗ۔

.........................................

**٦٨٦ حال:** فرائض و واجبات اور حسبِ ارشاد معمولات پر بفضلہٖ تعالیٰ اور حضرت والا کی توجہ کی برکات سے بندہ کا عمل ہے حتی المقدور معصیت سے بچنا

بھی نصیب ہے الحمدللہ۔ لیکن بعض اجتماعی اعمال مثلاً تعلیم و تدریس، امامت و تربیت میں عُجب کی سی حالت طاری ہوجاتی ہے ایسی حالت میں فوراً استغفار اور بتوفیق الٰہی کا استحضار کرلیتا ہے۔

**جواب:** یہ مراقبہ کرلیا کریں کہ ان کی عطا ہے میرا کمال نہیں بھنگی کے سر پر اگر بادشاہ تاج رکھ دے تو بادشاہ کا احسان ہے بھنگی کا کیا کمال۔

۶۸۷ **حال:** لوگوں کے متاثر ہونے پر قلب میں خوشی اور انبساط کا احساس زیادہ ہوتا ہے نیز احباب کے اعزاز و اکرام پر بھی اگرچہ اس وقت اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرلیتا ہے اور اگر اس کے برعکس ہو یعنی اکرام نہ بھی ہو تو انقباض نہیں ہوتا۔

**جواب:** شکر اور عجب جمع نہیں ہوسکتے۔ شکر موجب قرب ہے عجب موجب بعد ہے قرب و بعد میں تضاد ہے اور اجتماع ضدین محال ہے۔

۶۸۸ **حال:** پھر بھی مذکورہ حالات میں بندہ پر عجب کا شبہ غالب رہتا ہے، اس بارے میں حضرت والا سے اصلاح کی درخواست ہے۔

**جواب:** یہ شبہ رہنا برا نہیں، اپنے نفس سے بدگمان رہنا بہتر ہے توفیق توبہ اور توفیق اصلاح ہوتی ہے۔

۶۸۹ **حال:** حضرت والا کی توجہ و برکات کی وجہ سے بندہ کے واسطہ سے حضرت والا کے سلسلہ میں داخل ہونے والے حضرات میں عوام کے ساتھ ساتھ عالم بھی ہیں، بندہ کو اس بات کا تو یقین ہے کہ بندہ میں اس ذمہ داری کی صلاحیت نہیں ہے لیکن حضرت والا کی دعا و توجہ کے بھروسہ پر حتی المقدور خدمت کرتا ہوں، اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ دعا بھی کرتا رہتا ہے کہ حضرت والا کے منشاء کے مطابق خدمت کرنا نصیب ہو، اور اس بات کا بھی یقین ہے کہ ان حضرات کی دعا و توجہ سے بندہ کی بھی ترقی ہوجائے، ان شاء اللہ۔

**جواب:** اپنی نفی کرنا اور اپنی ترقیات کو اپنے بڑوں کی طرف منسوب کرنا

طریقِ اولیاء ہے، مبارک ہو۔

**٦٩٠ حال**: آخرت کے بارے میں شدت سے خوف نہیں ہے صرف دل میں ہے کہ اللہ کے سامنے ایک دن کھڑا ہونا ہے۔ اسی طرح زبان سے کہتا ہوں اور گناہوں سے بچتا ہوں۔ لیکن دل میں خوف کی کیفیت محسوس نہیں ہوتی۔

**جواب**: خوف ہے محسوس نہیں ہوتا، خوف کے رنگ مختلف ہوتے ہیں، گناہوں سے بچنا خوف ہونے کی دلیل ہے اور اتنا ہی خوف مطلوب ہے۔

**٦٩١ حال**: احقر فی الحال جامعہ عربیہ دار العلوم کے جماعت خامسہ میں زیر تعلیم ہے حضرت والا بندہ صلوٰۃ وغیرہ کا اہتمام رکھتا ہے پہلے خط میں حضرت والا نے جو معمولات تجویز فرمائے تھے بندہ ان پر پابند ہے مگر بعض اوقات بعض امور کی وجہ سے ناغہ ہو جاتا ہے استقامت نہیں ہو پاتی دعا فرمادیں پابندی ہو اور جی لگ جاوے حضرت والا کی عطا کردہ کتابوں کا مطالعہ کرتا ہے نگاہوں کی حفاظت میں کوتاہی ہوتی ہے۔ حضرت والا سے درخواست ہے کہ اس احقر گناہگار کی رہبری فرمادیں اور تمام گناہوں سے اجتناب کے لیے دعا فرمادیں اور مناسب ترمیم و تنسیخ فرمائیں۔

**جواب**: ذکر کا ناغہ نہ کریں خواہ کم کردیں ناغہ سے بے برکتی ہو جاتی ہے البتہ ذکر کا ناغہ اتنا مضر نہیں جتنا ارتکاب معصیت بس گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام کریں جان کی بازی لگادیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کی دوستی گناہوں سے بچنے پر موقوف ہے۔

**٦٩٢ حال**: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، جناب عالی عرض یہ ہے کہ حضرت

اقدس مدظلہ العالی دامت برکاتہم نے حکم فرمایا تھا کہ اگر ایک وقت کی نماز قضاء ہوجائے تو بیس روپے جرمانہ دیں لیکن میرے سے نماز میں بھی کوتاہی ہورہی ہے، نظر کی حفاظت نہ کرنے پر آٹھ رکعات بطور جرمانہ ادا کرنی ہے یہ کام نہیں ہورہا ہے کوتاہی ہورہی ہے۔

**جواب**: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ و برکاتہ، جرمانہ اگر معاشی قلت کی وجہ سے ادا نہیں ہورہا تو رقم کم کردیں دس روپے ادا کریں اور اگر بخل کی وجہ سے نہیں ہورہا تو تیس روپے ادا کریں۔ ایسا ہی نظر کی حفاظت کے لیے کریں۔ ہمت سے کام لیں' کرنے کے کام کرنے سے ہوتے ہیں ورنہ کم ہمتی کرو تو ایک لقمہ منہ تک نہیں جاسکتا۔

..............................

**۶۹۳ حال**: یہ ناکارہ بندہ دو ہفتہ قبل حضرت والا سے بیعت ہوا اور یہ میرا پہلا خط ہے استغفار اور اللہ اللہ کا ذکر با آسانی ہوجاتا ہے لیکن درود شریف اور کلمہ کے ذکر میں دماغ پر بوجھ معلوم ہوتا ہے۔ اس لیے ان اذکار کو متفرق اوقات میں کرتا ہوں۔

**جواب**: مختصر والا درود شریف پڑھیں جیسے صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ درود ابراہیمی نہ پڑھیں طویل ہے۔ اور کلمہ میں ذکر میں ضرب نہ لگائیں۔

**۶۹۴ حال**: نیز آنکھیں کھول کر ذکر کرنے میں دھیان ذرا اچھا جمتا ہے۔ آنکھیں بند کرکے دھیان قائم کرنے میں مشکل ہوتی ہے۔

**جواب**: آنکھیں بند کرنا کوئی ضروری نہیں۔

**۶۹۵ حال**: آپ سے بیعت سے قبل اور بعد از بیعت بھی ایک خیال تنگ کرتا ہے کہ واہ واہ اب تو حضرت سے تعلق قائم ہوگیا ہے۔ خانقاہ میں بڑے بڑے لوگ آتے ہیں۔ جن سے تعلقات میں اضافہ ہوگا اور دنیاوی فائدہ بھی حاصل

ہوگا۔ یہ خیال کبھی کبھار آتا ہے اور کمزور ہے۔ میں اس خیال سے چھٹکارا پانا چاہتا ہوں۔

**جواب**: جب آپ کی یہ نیت ہی نہیں تو خیال سے کیا ہوتا ہے۔اس کی طرف مطلق دھیان نہ دیں۔

**٦٩٦ حال**: غصہ کا شدید مریض ہوں بعض اوقات غصہ کا دورہ سا پڑ جاتا ہے، حتیٰ کہ والدین تک سے بدتمیزی کر جاتا ہوں جس کا بعد میں بہت قلق اور افسوس ہوتا ہے۔ دعاؤں اور مشورہ کا طالب ہوں۔

**جواب**: ان سے ہاتھ جوڑ کر معافی مانگیں کہ اب آئندہ کبھی بدتمیزی نہیں کروں گا۔ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں۔ احقر کا وعظ علاج الغضب خانقاہ سے حاصل کر کے چند صفحات روزانہ پڑھیں۔

---

**٦٩٧ حال**: ذکر تو اطمینان اور باقاعدگی سے کر لیتا ہوں لیکن مناجات مقبول ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ اور ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' پڑھنے میں سستی محسوس ہوتی ہے حالانکہ میں مطالعہ کا شوقین ہوں۔

**جواب**: مناجات مقبول کی پوری منزل نہ ہو تو چند دعائیں ہی پڑھ لیا کریں۔ بہشتی زیور اور روح کی بیماریاں دونوں میں سے ایک کے ایک دو صفحے پڑھیں دونوں نہیں۔

**٦٩٨ حال**: چند دوستوں کے معلوم کرنے پر میں نے انہیں بتا دیا کہ میرا تعلق حضرت والا سے ہے۔

**جواب**: کوئی مضائقہ نہیں۔

**٦٩٩ حال**: آپ کے بتائے ہوئے اذکار بھی بتادیئے، بعد میں مجھے معلوم ہوا کہ اپنی عبادات اور شیخ کے بتائے ہوئے وظائف واذکار کسی کو نہیں بتانے چاہئیں۔

**جواب**: اگر نیت دکھاوے کی ہو۔ بہتر یہی ہے کہ اپنی عبادات واذکار دوسروں کو نہ بتائے۔

**۷۰۰ حال**: دعا میں بالکل دل نہیں لگتا ہے لمبی لمبی دعائیں کرنے کا شوق ہے لیکن دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے ہی ذہن بالکل صاف ہو جاتا ہے کچھ سمجھ میں نہیں آتا کیا مانگوں بس جلد از جلد دعا ختم کرنے کو جی چاہتا ہے۔

**جواب**: دل لگنا ضروری نہیں دل لگانا ضروری ہے۔ اللہ کی طرف متوجہ ہوکر مانگیں خواہ دل نہ لگے اور سوچیں کہ میرے ہاتھ اس وقت اللہ تعالیٰ کے سامنے ہیں اور ساری کائنات میرے ہاتھوں کے نیچے ہے۔

**۷۰۱ حال**: کبھی کبھی جب اللہ عزوجل کی مخلوقات میں غور کرتا ہوں تو ہکا بکا دم بخود رہ جاتا ہوں ہر طرف اللہ عزوجل کی ذات ہی نظر آتی ہے حتیٰ کہ اپنے وجود پر بھی شک ہونے لگتا ہے۔

**جواب**: مبارک حال ہے۔ لیکن اپنے وجود پر شک کی کیا بات ہے۔ ہم بندے ہیں مخلوق ہیں اللہ تعالیٰ خالق ہیں۔

.......................................................................

**۷۰۲ حال**: لوگوں کی بے دینی کی حالت دیکھ کر دل میں انتہائی تکلیف اور درد محسوس ہوتا ہے دنیا سے نفرت اور موت کی شدید خواہش پیدا ہو جاتی ہے خیال آتا ہے کہ اگلے جہاں میں عافیت ہے کیونکہ اپنا بھی معاملہ یہاں ہر وقت خطرے میں ہے۔

**جواب**: لوگوں کی بے دینی سے غم ہونا تو علامتِ ایمان ہے لیکن موت کی تمنا نہ کریں کیونکہ آخرت کی زندگی کے آرام کا دارومدار اس دنیا کی زندگی کے اعمال صالحہ پر ہے لہٰذا زندگی اللہ کی فرماں برداری کے لیے مانگنا مطلوب ہے۔

**۷۰۳ حال**: اگلے جہاں میں اپنا جو حال ہو سو ہو کم از کم وہاں اللہ عزوجل کی کوئی

نافرمانی نہ دیکھنے کو ملے گی اور نہ ہم سے ہو سکے گی۔

بس جی رہے ہیں اتنا غنیمت ہے اے عدم!
کس طرح ہو رہی ہے بسر کچھ نہ پوچھئے

**جواب**: جو حال ہو سو ہو اس جملہ سے توبہ کریں اللہ کے عذاب کو کون برداشت کر سکتا ہے۔ یہ دعا مانگیں:

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

(سورۃ البقرۃ، آیت: ٢٠١)

**٧٠٤ حال**: لوگوں سے بہت وحشت محسوس کرتا ہوں جی چاہتا ہے کوئی مجھ سے بات کرے نہ میں کسی سے بات کروں، لیکن اگر کوئی بات کرے تو کر لیتا ہوں اور اگر انتہائی وحشت ہو رہی ہو تو کہہ دیتا ہوں کہ بھائی میری طبیعت ناساز ہے۔ یہ وحشت عموماً دنیاداروں سے ہے دین داروں سے نہیں۔

**جواب**: یہ وحشت خشکی کی علامت ہے اللہ کے بندوں سے خوش اخلاق سے ملیں اللہ والوں سے اللہ کے لیے اور دنیاداروں سے اس نیت سے کہ وہ ہمارے اخلاق دیکھ کر اللہ سے قریب ہو جائیں۔

**٧٠٥ حال**: بچپن سے میرا مسئلہ ہے کہ نیند بہت ہی دیر سے آتی ہے کروٹیں بدلتا رہتا ہوں، بعض اوقات رات کے ۳،۴ بج جاتے ہیں لامحالہ فجر قضا ہوتی ہے اور اگر آنکھ کھل بھی جائے تو نیند کا بہت غلبہ رہتا ہے۔

**جواب**: یہی وجہ ہے آپ کے غیر معتدل ہونے کی۔ نیند کی بہت فکر کریں جلدی بستر پر لیٹ جایا کریں چھ گھنٹہ سونا ضروری ہے۔ ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

..........

**٧٠٦ حال**: محترم المقام حضرت الشیخ حکیم مولانا محمد اختر صاحب مدظلہ العالی، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ طالب خیر مع الخیر۔ کچھ ماہ سے حضرت والا کی

کتب اور مواعظ کا مطالعہ کر رہا ہوں ان میں بعض باتوں نے مجھ پر حقائق کا عجب انکشاف کیا ہے۔ مثلاً کسی اللہ والے سے بیعت نہ بھی ہو تو ان سے اصلاح احوال کے لیے خط و کتابت کی جاسکتی ہے۔ اصلاح احوال کے لیے پہلے بیعت کا ہونا ضروری نہیں پہلے اپنی اصلاح اور اس کے بعد بھی بیعت ہوسکتی ہے۔ اور شیخ کی وفات کے بعد کسی اور اللہ والے سے بیعت ہونا ضروری ہے زندگی میں فقط ایک مرتبہ بیعت کی شرط ہی پورا نہیں کرنی بلکہ شیخ سے زندگی بھر اصلاح و اکتسابِ فیض کرنا ہے۔ بالخصوص مواعظ دردِ محبت میں منازلِ سلوک کے عنوان سے وعظ تو میرے حسبِ حال ہے اگر جناب والا طویل تحریر سے ناراض نہ ہوں تو عرض ہے کہ بندہ کی عمر تقریباً چالیس سال ہے اور میں نے جامعہ.......... سے فاضل درس نظامی کیا تھا عرصہ ۲۷ رسال سے شہر کی مرکزی جامع مسجد میں بلا معاوضہ و مشاہرہ خطابت کر رہا ہوں علاقہ کے قدیم مذہبی ادارہ کا اہتمام بھی میرے پاس ہے۔ اس کے علاوہ حضرت اقدس والد بزرگوار.......... خلیفہ مجاز حضرت اقدس.......... کا جانشین ہوں ان کا کافی سلسلہ مریدین ہے۔ یہ تمام تر میری ذمہ داریاں ہیں اس کے علاوہ گھریلو اور خاندانی ذمہ داریوں میں بھی بہن بھائیوں اور رشتہ داروں میں ذمہ دار سمجھا جاتا ہوں۔ یہ سب کچھ میں بطور تفاخر نہیں بلکہ اپنی پریشانیوں کے زمرہ میں اس نیت سے عرض کر رہا ہوں کہ ایک حکیم سے کوئی مرض چھپانا نہیں چاہئے سب کچھ بتا کر اپنی دل کی تسلی ہوجاتی ہے خواہ حکیم اس کے امراض سے واقف بھی ہوجائے۔ علاوہ ازیں بندہ حضرت مرشدنا الشیخ.......... سے بیعت ہوا تھا ان کے حسبِ ارشاد تسبیحات ذکر و اذکار کرتا رہا تھا روزانہ نفی اثبات کی تسبیحات بوقت تہجد بوقت مغرب ۲ تسبیح لا الٰہ الا اللہ تین تسبیح اللہ اللہ اور بوقت ظہر اللہ اللہ کی تسبیحات نیز درود شریف تیسرا کلمہ استغفار، استحضار موت، محاسبۂ نفس و مراقبہ اور بھی کچھ ایک منزل حزب الاعظم یہ اوراد

رہے ہیں ان کی وفات کے بعد میں نے شیخ بنانا ضروری ہی نہیں سمجھا۔ اب عرض ہے کہ مندرجہ بالا ذمہ داریاں اور بوجھ شدیدہ کے ساتھ اب حال میں ذکر واذکار میں وہ پہلی والی دلچسپی نہیں ہے بلکہ حقیقت تو یہ ہے کہ عبادات میں کاہلی ہے۔ ذاتی طور پر دائمی مریض بھی ہوں اور بدن میں سستی بہت رکھتا ہوں ویسے ذہنی اور قلبی طور پر بہت پریشان رہتا ہوں سکون قلب مفقود ہے ہر وقت غم زدہ مایوس سا رہتا ہوں۔ اب کسی کام کاج کو بھی جی نہیں کرتا۔

یہ سب کچھ میں نے آپ کو اپنی اصلاح کے لیے عرض کیا ہے اور وہ بھی آپ کے مواعظ میں پڑھا تھا کہ اللہ والے سے دل کھول کر اپنے احوال اور اپنی کیفیات بتادو یہ مت ڈرو کہ وہ کسی پر آپ کے راز منکشف کردیں گے بلکہ اللہ والے مشائخ تو آپ کے رازوں کے امین اور باپ کی طرح مشفق ہوتے ہیں اس لحاظ سے آپ کو سب کچھ عرض کیا ہے کہ آپ سے امید ہے کہ میرے رازوں کو چھپادیں گے کیونکہ آپ ستار العیوب کے بندہ ہیں نیز میری راہنمائی فرمادیں۔

حضرت جی! ہے تو پہلی ملاقات لیکن میں انتہائی گھٹیا اور گیا گزرا آدمی ہوں آپ میری سرپرستی فرمادیں اور میرے امراض کی نشاندہی کے ساتھ ساتھ علاج بھی ضرور فرمادیں کچھ قدرے میری حالت درست ہوجائے۔ ہیں تو سب لوگ ہی محتاج ہدایت لیکن میں تو انتہائی محتاج ہوں اور دعاؤں کے لیے بڑا ضرورت مند ہوں مجھے مشفقانہ مخلصانہ دعاؤں کی بڑی ہی ضرورت ہے۔ ایک ضرورت مند پر احسان فرمادیں کہ میری درستگی ہوجائے اصلاح احوال کے ساتھ شفا تا حال ہوجائے۔ مجھے دعوات صالحات میں یاد فرمانے کے ساتھ جواب سے ضرور نوازیں اور مجھ پر خصوصی نگاہ کرم فرمادیں ناراضگی نہ فرمادیں۔ مجھے بزرگوں کو تحریر لکھنے کا سلیقہ نہیں آپ سرپرستی اور شفقت فرماتے رہے تو آداب سے آگاہ ہوجاؤں گا۔ نیا آدمی سمجھ کر معذرت قبول فرمادیں آئندہ ان شاء اللہ

آپ کی روحانی کشش مجھے آپ کے قریب کردے گی۔

**جواب:** عزیز مکرم وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ، آپ کے خط سے آپ کے اخلاص اور طلب، فہم دین تواضع اور احقر کے مضامین سے آپ کی مناسبت سے دل مسرور ہوا۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات نوازش فرمائے۔ اپنے بزرگوں کے سلسلہ سے آپ کی وابستگی مزید سببِ مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی آپ کو اپنے افضال سے نوازا ہے۔

اس زمانہ میں جبکہ قویٰ میں اضمحلال اور ضعف ہے اب وظائف اور ذکر کی تعداد میں اعتدال ضروری ہے ورنہ صحتِ جسمانی کے متاثر ہونے کے علاوہ رضاءِ حق بھی حاصل نہ ہوگی کیونکہ جب ایک باپ کی رحمت کو یہ گوارا نہیں کہ اس کا بیٹا اتنی محنت کرے کہ بیمار پڑ جائے تو حق تعالیٰ تو ارحم الراحمین ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے احقر کے قلب پر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح فرمادی ہے کہ ولایت اور ولایت کے تمام مقامات حتیٰ کہ ولایتِ صدیقیت کا مدار اذکار پر نہیں تقویٰ پر ہے ورنہ اِنْ اَوْلِیَآءُ ہٗ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ کی آیت نازل نہ ہوتی۔ اِلَّا الْعَابِدُوْنَ نہیں فرمایا اِلَّا الْمُتَهَجِّدُوْنَ نہیں فرمایا، اِلَّا الْمُتَنَفِّلُوْنَ نہیں فرمایا حتیٰ کہ اِلَّا الذَّاکِرُوْنَ بھی نہیں فرمایا۔ معلوم ہوا کہ بنیادِ ولایت تقویٰ ہے البتہ ذکر واذکار اس کے حصول میں معین ہیں۔ لہٰذا ذکر اتنا کافی ہے جو بقدرِ تحمل ہو تاکہ دل میں اتنا نور آجائے کہ صدورِ خطا کی ظلمت کا فوراً احساس ہو اور بندہ اس کی تلافی کرلے کیونکہ ذاکر کو ظلمت کا احساس ہوجاتا ہے۔ معلوم ہوا کہ ذکر معین ہے مقصود کا اور مقصود کیا ہے؟ کہ زندگی کی ہر سانس اللہ پر فدا ہو اور ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذرے یہی کمالِ تقویٰ ہے اور جس کو یہ بات حاصل ہوگئی وہ ولایتِ صدیقیت کی آخری سرحد پر پہنچ گیا جہاں ولایت ختم ہے اور جس کے بعد ولایت کا کوئی درجہ نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو محض اپنے کرم سے یہ

مقام نصیب فرمائے، آمین۔

ذکر واذکار وعبادات میں سستی کی وجہ ضعف جسمانی بھی ہوسکتا ہے کہ ذمہ داریوں کے بوجھ کے سبب ذکر کی تعداد تحمل سے زیادہ ہو اور قبضِ باطنی بھی ہوسکتا ہے جو باطن کے لیے مضر تو نہیں بلکہ باعثِ ترقی ہے لیکن اس کو رفع کرنے کے لیے مصلح کو اطلاع ضروری ہے البتہ سکونِ قلب کا مفقود ہونا اس کا سبب خود احتسابی ہی سے معلوم ہوسکتا ہے یعنی یہ جائزہ لینا ضروری ہے کہ زندگی کا کوئی گوشہ ایسا تو نہیں جو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق نہ ہو یعنی تقویٰ میں کمی ہو کیونکہ ذکر اللہ پر اطمینانِ قلب موعود ہے اور غفلت یا معصیت ذکر کا ضد ہے۔ اس کے علاوہ دوسرے اسباب بھی ہوسکتے ہیں مثلاً کوئی غم یا پریشانی جس سے انشراح ختم ہوجاتا ہے۔

بہرحال اس کے لیے مصلح کو اطلاعِ حالات ضروری ہے اور اس کی تجویزات کی اتباع اور مصلح وہی ہوسکتا ہے جس پر اعتماد ہو اور جو صحیح معنوں میں اللہ والا یا اللہ والوں کا غلام ہوگا وہ سنت وشریعت کا پابند ہوگا وہ اَلْمَجَالِسُ بِالْاَمَانَةِ کے خلاف نہیں کرسکتا وہ شیخ ہی نہیں جو اپنے احباب کے رازوں کی پردہ پوشی نہ کرے ورنہ قیامت کے دن اس سے مواخذہ ہوگا۔

آپ کی تواضع سے بہت دل خوش ہوا۔ آپ نے جو لکھا ہے کہ میں انتہائی گھٹیا اور گیا گزرا آدمی ہوں یہی جملہ آپ کی بلندی شان کی دلیل ہے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بندہ جب اپنی نگاہ میں برا ہوتا ہے تو اللہ کی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے۔ اور جب اپنی نگاہ میں اچھا ہوتا ہے تو اللہ کی نگاہ میں برا ہوتا ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

### انہی عالم کا دوسرا خط

**۷۰۷ حال**: محترم المقام حضرت اقدس جناب حکیم محمد اختر صاحب مدظلہ العالی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج وہاج بخیر؟ حضرت والا کا مکتوب محبوب موصول ہو کر معلوم ہوا اور بندہ مسرور ہوا ۔

ہم شاد ہیں کہ ہیں تو کسی کی نگاہ میں

الحمد للہ آپ کے حسنِ ظن کے اظہار نے مجھے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں کیا کیونکہ مجھے اپنی کم علمی، علمی بے بضاعتی عملی کوتاہیوں بے مائیگی اور تہی دامنی کا شدید احساس واعتراف ہے ۔

بہائے خویش مے دانم بہ نیمے جو نہ مے ارزد

اور واقعہ بھی یہی ہے کہ ۔

نہ گلم نہ برگ سبزم نہ درخت سایہ دارم
در حیرتم کہ دہقان بہ چہ کار کشت مارا

جہاں تک آپ نے مجھے اپنے سلسلے کی وابستگی اور میرے مشائخ کے مجھ پر افضال کا فرمایا ہے تو اس پر یہی عرض کروں گا ۔

کہاں میں اور کہاں وہ نکہت گل
نسیم صبح تیری مہربانی

مجھے تو آپ کی عنایات پر جو مسرت ہوئی ہے وہ اِحاطۂ تحریر سے باہر ہے کیونکہ جب تک میرے شیخ حیات تھے تو میں ان سے غبارِ دل نکال لیا کرتا تھا ان کے بعد میں اپنے آپ کو اتنا تنہا تنہا محسوس کرتا تھا کہ حقیقت میں جیسے لاوارث ہوتا ہے حضرت آپ سے رابطہ ہونے سے پہلے تک ایسی کیفیت عجیب تھی کہ میں گو گھر بار رشتہ دار احباب اہل تعلق اور سلسلہ سے وابستہ تمام افراد کا سرپرست بنا ہوا تھا وہ لوگ اپنا سب کچھ مجھے سمجھ کر دل کا بوجھ اتار لیتے لیکن ایک میں ان میں ایسا تھا جو بیچارگی پژمردگی کا شکار دل گرفتہ جو اپنا حالِ دل دل میں ہی لئے پھرتا اور دلی طور پر ایسا بوجھل رہتا کہ بہت تلاش کیا مگر تلاش میں بھی ایسا

معیار بنالیا گویا کہ اب کوئی مجھے ملے گا ہی نہیں اور ویسے بھی کم علمی کی وجہ سے جانا کہ اب کوئی دوسرا میرے شیخ کی جگہ نہیں ہوسکتا یہ تو آپ کی کتب کے مطالعہ نے ذہن صاف کیا کہ نہیں روحانیت وتصوف میں ایسا کوئی قاعدہ وقانون نہیں اور بھی بہت کچھ اشکال تھے جو مطالعہ سے رفع ہوکر سبب اصلاح ہوئے تو میں نے آپ سے تحریری رابطہ کیا لیکن پھر بھی دماغ کے نہاں خانوں میں کچھ کچھ تھا جب حضور والا کا جواب باصواب موصول ہوا تو خوشی ہوئی کہ میرا تو پہلے ان سے کوئی ربط ضبط نہ تھا لیکن صبح کی ہوا جیسے درمیانی رابطہ کا کہیں کام دے جاتی ہے اسی طرح ان تحریروں نے بادِ صبا کا کام کیا بقول کسے ؎

اِذَا لَمْ یَکُنْ بَیْنِیْ وَبَیْنَکَ مُرْسِلُ
فَرِیْحُ الصَّبَا مِنِّیْ اِلَیْکَ رَسُوْلُ

حضرت میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ گم کردہ راہ کو راہبر مل گیا ہے میری نظر جو اپنے مشائخ کے بعد کہیں ٹکتی نہ تھی اب نعمت غیر مترقبہ مل گئی ہے اُمید ہے کہ آپ بھی مجھے مایوس نہیں فرماویں گے شاید میں اپنی بے ربط تحریر میں اپنا مافی الضمیر نہ بیان کرسکا ہوں کیونکہ ایک تو مجھے بزرگوں سے تحریر کا سلیقہ نہیں ویسے بھی میرے پہلے مشائخ عام مروجہ بزرگوں کے انداز واطوار نہ رکھتے تھے وہ مجھ سے بالخصوص اور مریدین سے بھی بالعموم بے تکلف اس قدر رہوتے تھے کہ مریدین بلا جھجک اپنا حالِ دل بیان کرسکیں، یہ نہ ہو کہ وہ بزرگوں کے اس قدر آداب میں دبے رہیں کہ سر اٹھا کر کلام بھی نہ کرسکیں کچھ ان حضرات کی بے تکلفی نے اور کچھ ان کے الطاف کریمانہ نے مجھے گستاخ سا بنادیا اور آپ نے بھی تشخیص فرمائی ہے مجھے ایک بہت بڑی پریشانی ہے اس الجھن نے بھی آداب کا سلیقہ محو کردیا ہے بس اب تو آپ سے الحمد للہ تعلق ہوگیا ہے آپ سے اُمید ہے سکھادیں گے یا پھر رحلت شیخ کے بعد اتنے روز شتر بے مہار رہا ہوں تو اب سنبھلنے کے لیے کچھ دن تو

لگیں گے، ہی جیسے ؎

طبیعت کو ہوگا قلق چند روز
ٹھہرتے ٹھہرتے ٹھہر جائے گی

جناب والا اتنا اور عرض ہے میری بے سلیقہ اور بے ربط تحریریں تو ہیں ہی لیکن طویل بھی ہیں ان سے اکتاہٹ نہ کیجئے گا مجھے عادت تھی میں ہفتہ عشرہ بعد حاضر ہوتا یا خط لکھتا تو اپنے شیخ سے تمام احوال کیفیات دل کی بھڑاس یہاں تک کہ مدرسہ اور گھر کے پیش آمدہ حالات سنایا کرتا اس سے مجھے اطمینان قلبی ہو جاتا میری پریشانیوں کے لیے ایک تسکین سی مل جاتی۔ میں نے پہلے بھی لکھا ہے کہ میں تمام لوگوں کا سب کچھ ہوں لیکن میرا کوئی نہیں میں لاوارث ہوں میری ایک بڑی کمی سرپرستی کا بھی نہ ہونا تھا۔ اب مجھے آپ مل گئے (رحلت شیخ کے بعد) جیسے میرے ارمان تھے خدا کرے ویسے ہی ہوں اب میں آپ کو ہی اپنا سب کچھ بنانا چاہتا ہوں اور خود میں کیا ہوں؟ وہ اس طرح ہے کہ ؎

تمہارا ہوں تمہارا، غیر سے اب مجھ کو کیا مطلب
محبت آپ سے سرکار ہے لیکن ابھی کم ہے
مجھے اپنا بنائیں گے مجھے جلوہ دکھائیں گے
میں اس قابل نہیں لیکن یقیں مجھ کو یہ تاہم ہے
باعاشقاں نشیں وہمہ عاشقی گزیں
باہر کہ نیست عاشق ہرگز مشو قریں

حضرت والا یہ تو تمام میں نے اپنا غبار دل نکالا ہے مختصر یہ کہ اب قرینہ سلیقہ آداب اصلاح آپ نے ہی ایک مصلح کی طرح سکھانے سمجھانے ہیں باقی میں نے گزشتہ مکتوب میں ذکر واذکار وعبادات میں سستی کا تحریر کیا تھا جس کے جواب میں آپ نے چند وجوہات تحریر فرمائی تھیں اور مجھے بھی اپنا محاسبہ کرنے کو فرمایا تھا ان وجوہات میں آپ نے ایک ضعف جسمانی ذمہ داریوں کا بوجھ اور غم

و پریشانی کے سبب انشراح کا ختم ہونا لکھا تھا۔ حضورِ والا کی تشخیص درست اور صائب ہے۔ اب چونکہ آپ میرے مصلح اور مربی ہیں آپ کو سب کچھ بتانا ضروری ہے تاکہ آپ علاج تجویز کریں یا پھر دعا فرمادیں مجھے چار سال قبل کینسر کا مرض ہوگیا تھا جس سے خون کا اخراج بہت ہوا بعد میں بجلی کی شعاعیں لگتی رہیں تین ماہ تک علاج ہوتا رہا ہسپتال میں داخل رہا اس مرض کی وجہ سے جسمانی کمزوری خون کی کمی اعصابی کمزوری تو شدید قسم کی ہے دوسرا ذمہ داریوں کا بوجھ اس قدر ہے کہ عموماً کھانا بھی کھانے سے رہ جاتا ہوں پھر مدرسہ، مسجد، خانقاہ، گھر، رشتہ داریاں، جماعتی ذمہ داریاں، اہلِ سلسلہ کا بار اور دیگر بہت سے معاملات میں میرا کوئی رفیق تو کیا مونس وغم خوار بھی نہیں اکیلی جان پر سارے بوجھ ہیں ذمہ داریوں میں شراکت تو درکنار ان میں کوئی نفع نقصان ہو تو وہ کسی کو بتا کر بھی بوجھ ہلکا نہیں کرسکتا۔ اب رہا غم اور پریشانی سے انشراح ختم ہونے کا معاملہ تو یہ حضرت آپ سے ہی تذکرہ کررہا ہوں کہ گزشتہ سال مدرسہ کی عمارت سیم وتھور کی وجہ سے مخدوش ہونے پر جدید عمارات تعمیر کیں جن میں کتب خانہ اور درسگاہیں شامل تھیں کام درمیان میں تھا کہ مدرسہ کا بجٹ نہ رہا تو میں نے از خود شخصی ضمانت پر قرض لے کر تعمیرات مکمل کروادیں کام اس طرح نامکمل رہتا تھا کہ چھوڑنے سے نقصان تھا اب پانچ کمرے بن گئے اور دوسرا مدرسہ میں طلباء کی نمازوں کے لیے مسجد نہ تھی طلباء مدرسین دوسری مسجد میں نمازیں پڑھنے جاتے جس سے وقت بہت سا ضائع ہوجاتا سوچا کیوں نہ نمازوں کے لیے مدرسہ میں ایک پختہ مسجد تعمیر کردی جائے چنانچہ مدرسہ کے کمروں سمیت مسجد کی تعمیر بھی ہوگئی مدرسہ کے بجٹ کے علاوہ تقریباً دو لاکھ روپیہ زائد خرچ ہوا جو میری شخصی ضمانت پر لینا پڑا بدقسمتی سے لیا بھی ان لوگوں سے جو بباطن مدرسہ کے خیرخواہ نہ تھے اب اس کا علم میں نے کسی کو نہ دیا خیال تھا رمضان شریف آرہا ہے لوگ

مدرسہ سے تعاون کریں گے قرض اتر جائے گا۔ واضح ہو کہ ہمارے ہاں نصف صدی کے آغاز ہی سے یہ دستور بزرگوں کا بنایا ہوا چلا آرہا ہے کہ مدرسہ کے لیے کہیں بھی نہیں جانا اندرون ملک بیرون ملک کسی جگہ بھی عام مدرسوں کی طرح اپیل نہیں کرنی اور نہ ہی مدارس کے مروجہ طرائق کے مطابق اپنے شہر یا بیرون شہر مدرسہ کے لیے شخصی آسامیاں یا چندہ مہم کرنی ہے اور نہ ہی سرکاری غیر سرکاری گرانٹ حاصل کرنی بس صرف رمضان شریف کے آخری دو جمعے اور عیدالفطر کے مواقع پر شہر کے باسیوں کی توجہ دلا دینی یا پھر عید قربان پر از خود کھالیں اندرون شہر ہی سے اکھٹی ہو جاتی ہیں بس یہ ہی کل آمدن کا ذریعہ ہے اس سے ہی الحمدللہ پورے سال کا خرچہ پورا ہو جاتا ہے یہ مدرسہ تو عملی طور پر توکل علی اللہ کی توضیح ہے اب جو رمضان شریف آیا تو گزشتہ سالوں کی نسبت آمدن میں بجائے اضافہ ۳/۱ حصہ کم آمدنی ہوئی بعد میں وجہ سمجھ میں آئی کہ پورا ملک ہی اور تمام ادارے اس خسارہ کی لپیٹ میں ہیں ہمیں کیا خبر تھی کہ ہم نے پہلی دفعہ زندگی میں قرض لیا ہے تو پہلی دفعہ ہی ملک سارے کی یہ حالت ہو گی۔ اس خسارہ نے تعلیمی اخراجات کے لیے بھی نقصان کیا اور اب تقریباً چار ماہ سے زائد ہو گئے ہیں مدرسہ کا بجٹ ختم ہو چکا ہے۔ اساتذہ وعدہ اور ادھار پر کام کر رہے ہیں بجائے اس کے کہ وہ دو لاکھ قرض اترتا الٹا تعلیمی سال کا بجٹ بھی پورا نہ ہوا اب ایک سال سے زائد کا عرصہ ہو گیا اس قرض اترنے کی بظاہر کوئی سبیل نظر نہیں آتی اب وہ لوگ پریشان کرنے لگے۔ اس قدر مجھے پریشانی ہوئی کہ میری کیفیت میں دیوانگی پیدا ہو گئی کیونکہ زندگی میں کبھی کسی سے ایک چونی بھی قرض کی نہیں لی تھی فرمان نبوی جو قرض کے ہم وحزن کے متعلق وارد ہیں ان کا مشاہدہ وملاحظہ چشم دید ہو گیا اب میں نہ کسی کو بتاتا تھا اور نہ بتا سکتا تھا خرابی اس قدر بنی کہ ان میں فتنہ پرور لوگوں نے جن کو ایک مدت سے یہ ادارہ اور اس کا مسلک وقرب

کھٹکتا تھا انہوں نے موقع غنیمت جانتے ہوئے تخریب کاری کی حد کردی قریب تھا کہ ادارہ بند ہو جاتا تالے لگ جاتے اللہ کریم نے کرم نوازی فرمائی الحمدللہ میری والدہ کی خصوصی دعائیں طلباء و مدرسین کا اخلاص ماشاءاللہ وہ فتنہ رفع ہوا حالات درست ہوئے مگر قرض جوں کا توں رہا بلکہ تعلیمی خسارہ مل کر قرض اس وقت تین لاکھ سے تجاوز کر گیا ہے انہیں دنوں چند ایک ساتھیوں کی توجہ دلائی تھی لیکن انہوں نے اپنے کاروبار کا رونا رویا اور کہنے لگے صاحب پورے ملک کی معاشی حالت مفلوج ہے کسی کے پاس دینے کو کچھ نہیں ہے ایک تو پہلے ہی عادت نہ تھی پچاس سال سے مدرسہ کے لیے ایسی نوبت ہی نہیں آئی تھی اس لیے کسی سے کہنے کا تجربہ نہیں تھا اب جو انتہائی مجبوری کے پیش نظر توجہ دلانے پر جواب ملا تو ہمت ہی ٹوٹ گئی پھر کسی کو کہنے کی بالکل ذرہ بھی جرأت نہیں ہوئی کہنے سے پہلے ویسے ہی ندامت سے پسینہ آجاتا بزرگوں نے ایک تو مدرسہ کے لیے ایسے ضوابط بنادیئے دوسرا ہماری تربیت میں اس بات کی فی زمانہ کمی رہی۔

اب حضرت آپ کے پاس تشخیص کردہ الفاظ (کہ تمہیں کوئی غم یا بہت بڑی پریشانی ہے اور رہی بھی ہے) کا یہ تفصیلی جواب ہے جو آج تک میں نے کسی کو بتانے سے اجتناب واحتراز کیا ہے اب چونکہ آپ کو اپنا مصلح اور مربی و سرپست بلکہ سب کچھ مان لیا ہے اس لیے میں نے آپ سے تمام حال دل کھول کر تحریر کردیا ہے حضرت خدا شاہد ہے مجھے یہ بہت بڑا غم ہے جو گھن کی طرح لگا ہے غضب یہ بھی ہے کہ میں نے شخصی ضمانت دی ہے اگر ایسا نہ کرتا تو مدرسہ کا کام مکمل نہ ہوسکتا بہر حال اس سلسلہ کی یہ ناتجربہ کاری تھی جس کی وجہ سے بڑے تکلیف دہ مراحل سے گزرنا پڑا اور گزر رہا ہوں مستقبل قریب یا بعید میں کوئی وسائل و ذرائع نظر نہیں پڑتے جو اس مشکل سے نجات کا ذریعہ ہوسکیں اب تو آپ کی دعائیں ہی اس گرداب سے نکال سکتی ہیں۔

حضرت آپ کو دل کی اتھاہ گہرائیوں سے اپنا مانا ہے للہ اس بارگراں سے نجات کے لیے خصوصی دعا فرمادیں جناب حضرت حکیم صاحب بہت پریشان ہوں جہاں یہ میری ذاتی پریشانی ہے وہاں پر ایک عظیم دینی ادارہ کے تحفظ اور بقاء کا مسئلہ بھی ہے پورے علاقہ کے مسلمانوں کے لیے (خدانخواستہ ادارہ کا بند ہونا) زبردست دینی نقصان اور دھچکا ہے یہی غم مجھے کھا رہا ہے کہ اگر کہیں سے انتظام نہ ہوا تو ان مفسدوں نے تو پھر شورش برپا کر دینی ہے کہیں نصف صدی سے قائم مشائخ دین کا سرچشمہ فیض اور مسلک کا ترجمان ادیان باطلہ وملت واحدہ کے تقابل پر شکست کے (خاکم بدہن) پیش نظر نہ ہو۔ آخر میں پھر عرض ہے کہ مجھے نہیں نسبت لحاظ فرماتے ہوئے دعوات صالحہ خصوصی سے نوازیں۔ جَزَاکَ اللّٰہُ خَیْرًا۔

غالباً پہلے یا پھر اب ہی عرض ہے کہ میں نے اپنے تمام معمولات تحریر کر دیئے تھے اب حضور والا خصوصی شفقت فرماتے ہوئے میرے معمولات کا جائزہ لے کر میرے لئے پڑھنے پڑھانے کو تعین فرمادیں تعداد اوقات تسبیحات کیا؟ آخر میں میری صحت جسمانی روحانی اعصابی کمزوری غفلت ومعصیت سے بچنے حصولِ خاتمہ بالخیر ومغفرت آپ سے تعلق کی وابستگی وعقیدت پر خلوص صحبت لطف عبادت تقویٰ وقلبی راحت مدرسہ کی درجہ بالا حالت میرے بچوں کا حصول علم واطاعت بالخصوص ان تمام امور اور سلسلہ قادریہ سے وابستگان کے لیے بالعموم دعاؤں کی اشد ضرورت ہے میں تو آپ کی تربیت وسرپرستی اور ہدایت کا خصوصی محتاج ہوں۔ حضرت! چونکہ بندہ نے ایک مدت کے بعد اب آغاز نو کیا ہے اور ویسے بھی آپ میری عبارات سے جان ہی چکے ہونگے کہ میں ایک بے ڈھنگا انسان ہوں اور یہ سارا مکتوب بھی اس کی عکاسی کرتا ہے یہ میں نے رسماً نہیں لکھا بلکہ حقیقت ہے آپ میرے محبوب بزرگ ہیں میں نے اپنا

کچھ بھی آپ کے سامنے نہیں چھپایا غبار دل خوب نکالا ہے اب آپ سے صرف اتنی درخواست ہے کہ مجھ پر فی الحال کرم گستری اور شفقت کا ہی معاملہ فرماتے رہیں کیونکہ حضرت جی عقیدت مند وابستگان چاہنے والے مریدین تمام ہی تو اہل علم وصاحب فہم نہیں ہوتے ان میں میرے جیسوں کا بھی شمار ہوتا ہے اس لیے آپ خصوصی شفقت فرماویں نیز آپ کے پرخلوص جواب باصواب کا شدت سے انتظار رہے گا۔ **الانتظار اشد من الموت** ؎

پلا ساقیا وہ مئے دل فروز
کہ آتی نہیں فصل گل روز روز

بدہ ساقیا آب آتش لباس
کہ مستی نباشد اہل دل التماس

**جواب:** عزیز مکرم سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، آپ کے دو خطوط ملے جو محبت انگیز، محبت خیز بلکہ محبت سے لبریز اور محبت ریز تھے لیکن اس وقت سفر حرمین شریفین پیش آگیا، پھر رمضان شریف اور ناسازی طبع اور ضعف کی وجہ سے جواب میں غیر معمولی تاخیر ہوئی جس کا مجھے افسوس ہے۔ البتہ اس عرصہ میں دعا سے الحمدللہ دل غافل نہیں رہا۔ اب جبکہ آپ نے اپنی خدمت سپرد ہی کر دی ہے تو مندرجہ ذیل مشورے پیش ہیں:

(۱)...... پچھلے تمام اذکار و معمولات ملتوی کر کے پرچہ معمولات برائے سالکین پر عمل کریں بلکہ اس میں مندرج اذکار کی تعداد بھی اگر تحمل سے زیادہ ہو تو بدون مشورہ کم کر سکتے ہیں بعد میں اطلاع کر دیں لیکن بدون مشورہ اضافہ نہ کریں اور یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ قرب وولایت کا مدار کثرتِ عبادت پر نہیں تقویٰ پر ہے کما فی الحدیث:

﴿اِتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ﴾

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب من اتقی المحارم فھو اعبد الناس، ج: ۲، ص: ۵٦)

(۲)...... آپ کی صحت کے پیشِ نظر آپ کے لیے اب تقسیمِ کار ضروری ہے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ تحمل سے زیادہ کوئی کام نہ کرو خواہ وہ لنفسہٖ ہو یا لغیرہٖ ہو۔ مدرسہ مسجد خانقاہ کے لیے کوئی اپنا نائب یا معین بنالیں اور اپنے ذمہ صرف اتنا کام رکھیں جو سہل ہو اور جس کا ذہن پر بار نہ ہو خصوصاً جماعتی اور رشتہ داری کی ذمہ داریوں کے لیے یا تو کوئی دوسرا شخص مقرر کریں یا پھر اپنی صحت کے پیشِ نظر عذر کردیں کہ اب اس خدمت سے معذور ہوں۔ نفع لازمی نفع متعدی پر اور دفع ضرر جلب منفعت پر مقدم ہے۔

(۳)...... رہا قرض کا معاملہ تو دین کے کام میں ایسے مرحلے پیش آجاتے ہیں انبیاء علیہم السلام پر بھی قرض کا بار آیا ہے لہٰذا یہ سنت غیر اختیاری آپ کو نصیب ہوئی شکر کریں۔ البتہ روزانہ دو نفل حاجت پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنا دکھڑا رو کر بالکل بے فکر ہوجائیں۔ ہمارا ربا ہمارے غموں کو دور کرنے کے لیے کافی ہے یہ دین اللہ کا ہے وہی اس کا محافظ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور مدد آجائے گی۔ بس اللہ تعالیٰ سے فریاد جاری رکھیں، احقر بھی دل و جان سے دعا کررہا ہے۔

دونوں جہاں کا دکھڑا مجذوب رو چکا ہے
اب اس پہ فضل کرنا یارب ہے کام تیرا

اپنے خاص احباب سے اس سلسلہ میں مشورہ بھی کرسکتے ہیں اور بے تکلف اہلِ خیر کو توجہ بھی دِلا سکتے ہیں ان کی آخرت کے فائدہ کے لیے۔ تاخیرِ جواب کا سبب عدمِ التفات نہیں بلکہ وہ ہے جو اوپر مذکور ہوا۔ آپ کی طلب اور محبت سے دل متاثر اور مسرور ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

---

**۷۰۸ حال:** بعد عرض گذارش خدمت ہے کہ سب سے پہلے خط دیر سے لکھنے کی معذرت چاہتا ہوں۔ میں نے سنا تھا کہ حضرت والا اپنے دردِ دل کو دوسروں تک

پہنچانے کے لیے فرانس یا بنگلہ دیش تشریف لے جا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کا سایۂ مبارک تا دیر ہمارے سروں پر رکھے۔ بعض دفعہ میں سوچتا ہوں کہ میں کتنا خوش نصیب ہوں کہ اس دور کے سب سے بڑے عاشق رب سے میرا تعلق ہے اللہ تعالیٰ بہت زیادہ استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ حضرت جی جب آپ کی مجالس کو یاد کرتا ہوں تو دل چاہتا ہے اڑ کر حضرت کی خدمت اقدس میں پہنچ جاؤں اور حضرت والا کی جوتیوں کو سر کا تاج بنالوں۔

**جواب**: آپ کی محبت سے بہت دل خوش ہوا۔ شیخ کی محبت اللہ کے راستہ کی تمام ترقیات کی کنجی ہے، مبارک ہو۔

**۷۰۹ حال**: حضرت جی دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ مجھے قرض سے فارغ کر دیں اور جب دنیا سے جاؤں تو ایک پائی بھی کسی کی نہ دینی ہو، قرض کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ جمیع مقاصد میں کامیابی کی دعاؤں کی درخواست ہے۔ حضرت جی اس وقت جناب والا کی آنکھوں سے آنسو اور اللہ کی محبت بالکل نظروں کے سامنے ہے کیا بتاؤں میرے پاس الفاظ ہی نہیں ہیں جن سے میں آپ کے ساتھ اپنی محبت کا اظہار کرسکوں میرا دل چاہتا ہے کہ ہر وقت جناب والا کے چہرے کو دیکھتا ہی رہوں۔ ایک بار پھر پاؤں میں پڑ کر دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ میری تمام مشکلات کو حضرت والا کے صدقے آسان فرمائے اور میرے تمام گناہ معاف فرمائیں۔ دنیا اور آخرت میں کامیابی عطا فرمائے۔ قرض کی وجہ سے بہت پریشانی ہے۔

**جواب**: پریشانی کی ضرورت نہیں۔ دل میں ادائیگی کی نیت رکھیں اور حتی المقدور ادائیگی کی تدبیر کریں اور تحریری وصیت کر کے رکھ دیں کہ فلاں فلاں کا مجھ پر اتنا اتنا قرض ہے اور ادائیگی کے لیے دعا و تدبیر کرتے رہیں۔ بقدر وسعت ادا کرتے رہیں۔ جس کی نیت ادائیگی کی ہو اور وسعت کے باوجود قرض خواہ کو ٹالتا نہ ہو اور

وصیت کر کے ورثاء کو آگاہ بھی کر دے پھر اگر اس حال میں مر گیا تو ان شاء اللہ قیامت کے دن اس سے مواخذہ نہ ہوگا۔ دل و جان سے دعا ہے۔

.........................................

**۷۱۰ حال**: ایک سالک جو گناہوں کی وجہ سے اور دیگر مصائب کے سبب بالکل مایوس ہو چکے تھے انہوں نے اپنا حال لکھا جس کا جواب جو حضرت والا نے تحریر فرمایا مایوسوں کے لیے مژدۂ جاں فزاء ہے۔

**جواب**: آپ کا درد بھرا خط ملا، بوجہ سفر برما و بنگلہ دیش جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ کے خط سے معلوم ہوا کہ شیطان نے آپ کو مایوسی کے قریب کر دیا ہے۔ شیطان کے اس حملے سے ہوشیار ہو جائیے۔ اگر زمین سے لے کر آسمان تک گناہوں سے بھر جائے تو ہمارے گناہ اللہ کی رحمت سے بڑے نہیں ہو سکتے۔ ایک آہ ایک لمحہ کی ندامت، صدق دل سے ایک بار توبہ تمام گناہوں کو اُڑا دیتی ہے ؎

یہ جو کھڑا پہاڑ ہے سر پہ مرے گناہ کا
وہ جو ذرا کرم کریں ہے مری ایک آہ کا

توبہ بندے کو ایک پل میں فرش سے عرش پر پہنچا دیتی ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

مرکب توبہ عجائب مرکب است
تافلک تازد بیک لحظہ زپست

اللہ کی رحمت کو کیا سمجھتے ہو گناہ کی کیا حقیقت ہے ان کی رحمت کے سامنے جیسے ایک چیونٹی کسی ہاتھی کے پاؤں پر کاٹے اور پھر معافی مانگنے لگے کہ ہاتھی صاحب میں نے جو آپ کو تکلیف پہنچائی اس کے معافی چاہتی ہوں تو ہاتھی کہے گا کہ بے وقوف بھاگ جا مجھے تو خبر بھی نہیں ہوئی کہ تو نے کب کاٹا۔ چیونٹی کو ہاتھی سے جو نسبت ہے ہمارے گناہوں کو اللہ کی رحمت سے اتنی نسبت کرنا بھی خلاف ادب ہے۔ ان کی رحمت بے پایاں ہے۔ ایک بار خوب توبہ کر لیجئے پھر

گناہوں کو یاد بھی نہ کیجئے۔ ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا نہیں ہوئے اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ آپ ہمہ وقت یہ مراقبہ کریں کہ اللہ کی رحمت نے مجھے اپنی آغوش میں لے رکھا ہے شیطان گناہ یاد دلائے تو اس سے کہہ دیں ؂

جنتیں مل گئی ہیں آہوں کی
ایسی تیسی مرے گناہوں کی

اور یہ بھی کہیں کہ ؂

مجھے اس کریم مطلق کے کرم کا آسرا ہے
ابے او گنہ کے بچے مجھے کیا ڈرا رہا ہے

توبہ سے صرف گناہ ہی معاف نہیں ہوتے بندہ اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ﴾
(سورۃُ البقرۃ، آیت: ۲۲۲)

اللہ کے انعامات کو سوچا کیجئے کہ بزرگوں کی زیارت و تعلق کی توفیق بخشی علم دین عطا فرمایا ایمان اور عمل صالح کی بھی توفیق دی وغیرہ۔ بعض بندے اپنے عمل سے اس مقام تک نہیں پہنچ سکتے جو علمِ الٰہی میں ان کے لیے مقدر ہے۔ تو حدیث پاک میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کسی مصیبت میں مبتلا کر دیتے ہیں پھر صبر کی بھی توفیق دیتے ہیں، جس کی برکت سے اس مقام تک پہنچا دیتے ہیں جو ان کے لیے مقدر کیا گیا۔ آپ دعا فرمائیں کہ ان مصائب کو اے اللہ میری مغفرت اور رفع درجات کا ذریعہ بنا دے۔ عمر کے جس حصہ میں وہ اپنی یاد کی توفیق دے دیں اور اپنی طرف جذب فرمالیں تو اس کرم پر قربان ہو جایئے پھر ماضی کو یاد نہ کیجئے ؂

آں دم کہ دل بعشق دہی خوش دمے بود
درکار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

اور احقر کا یہ شعر یاد رکھیں ؂

نہیں تھے رائیگاں زاہد بڑھاپے کے یہ سجدے بھی
کہ ان سجدوں کی برکت سے ملی جنت بھی رندوں کو

آپ کی تسلی کے لیے اس خط کے ذریعہ آپ کو بیعت کرلیا اور آج آپ سلسلہ میں داخل ہوگئے۔ حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی شیخ العرب والعجم کے سلسلہ کی یہ برکت ہے کہ اس سلسلہ والوں کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا، فہم دین عطا ہوگا اور حسن خاتمہ نصیب ہوگا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ فی الحال باقاعدگی سے اصلاحی مکاتبت جاری رکھیں ابھی سفر کی زحمت نہ فرمائیں ان شاء اللہ تعالیٰ گھر بیٹھے آپ کو سلسلہ کے فیوض و برکات پہنچیں گے۔ چار ماہ اصلاحی مکاتبت کریں۔ پھر اجازت لے کر تشریف لائیں۔ بس تین چیزوں کا اہتمام کریں جو سلوک کی کنجی ہے۔ (۱) اطلاعِ حالات (۲) اتباعِ تجویزات (۳) اعتقاد وانقیاد۔

تشریف لانے پر پابندی نہیں ہے لیکن فی الحال مکاتبت مناسب ہے۔ دوسرا خط بھی ملا اس کا جواب بھی اسی خط میں سمجھیں لفافہ وخط ملفوف ہے۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

## جنوبی افریقہ سے حضرت کے ایک مُجاز عربی کے پروفیسر کا اصلاحی خط

**۷۱۱ حال:** عرصہ سے ایک الجھن میں گرفتار ہوں اس الجھن سے نجات کا خواستگار ہوں۔ اکثر کوئی ایسا کام جو شرعاً ناپسندیدہ ہو (حرام نہیں) اگر اس پر عمل کا خیال بھی آئے تو تصور میں حضرت والا کا خیال آجاتا ہے کہ حضرت کو یہ کام پسند نہیں ہے اور اگر حضرت کو اس کی خبر ہوگی تو حضرت کو پسند نہیں آئے گا اور شاید تکلیف ہوگی۔ میرا سوال یہ ہے کہ ایسے موقع پر بجائے اللہ تعالیٰ کے حضرت کا خیال آتا ہے اور تصور میں حضرت کی شبیہ آتی ہے۔ خیال تو اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدگی کا آنا

چاہیے۔ اگر حضرت کا خیال آئے تو کیا اس میں کوئی حرج ہے؟

**جواب:** کوئی حرج نہیں۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تعلق فی اللہ والے کی رضا کا قصد اللہ ہی کی رضا کا قصد ہے اور وہ عین اخلاص ہے مثلاً شیخ کے خوش کرنے کے لیے تہجد پڑھنا خلاف اخلاص نہیں (کمالاتِ اشرفیہ، ص ۹۷) اور ایک صحابی تلاوت کر رہے تھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہاری تلاوت سن رہا تھا تو صحابی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ سن رہے ہیں تو میں اور سنوار کر پڑھتا۔ حکیم الامت فرماتے ہیں کہ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نکیر نہیں فرمائی۔ اگر یہ صحیح نہ ہوتا تو آپ نکیر فرماتے کہ میری رضا کا قصد کیوں کرتے ہو۔

**۷۱۲ حال:** گذشتہ سال ندوۃ العلماء میں میری ایک تقریر والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کے مولانا شبلی اور حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے تعلقات کی نوعیت پر ہوئی تھی۔ ماہنامہ.......... لکھنؤ والوں نے اس کو مختصر کر کے شائع کر دیا ہے۔ اس مضمون کی کاپی حضرت والا کے لیے بھیج رہا ہوں۔ اگر کسی اصلاح کی ضرورت ہو تو مطلع فرمادیں۔

**جواب:** پڑھ کر مطلع کروں گا۔

---

## دوسری شادی کے متعلق سوال اور حضرت والا کا مشورہ

**۷۱۳ حال:** حضرت ایک بہت بڑی بات ہے وہ یہ کہ ایک بیوی ۳/بچوں کے ہوتے ہوئے سیرابی نہیں ہے۔ ایک اور بیوی کی سالوں سے چاہت ہے۔ اس کی گنجائش مکان، خرچہ تو الحمدللہ موجود ہے فی الحال مگر لوگ بہت برا سمجھتے ہیں۔ بیوی بھی ایسی بات برداشت نہیں کرتی، بلکہ بعض جملے خلاف شرع بول دیتی ہے۔ اور بعض دفعہ دل میں اتنا زور پڑتا ہے لگتا ہے کہ اللہ کا الہام ہے کہ اس رسم

کو میں توڑوں اور دوسری شادی کروں، کسی یتیم یا بیوہ کا سہارا بنوں۔ مگر خوبصورت بچوں اور محبوب بیوی کے جدا ہو جانے کا اندیشہ ہے، پھر دل میں آتا رہتا ہے کہ پیارے بچوں یا پیاری بیوی کی جدائی سے ڈر کر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو زندہ نہیں کرتا۔

دل میں اللہ کے ذکر سے الحمدللہ کوئی عورت سمائی ہوئی نہیں رہی، سب ہونا نہ ہونا، مرنا، جینا، بھوکا، پیاسا رہنا، سیرابی، برابر ہو چکا ہے مگر وہ تقاضا بہت سخت ہوتا ہے ذکر کرنے سے ٹلتا نہیں، عصر تا مغرب ذکر میں رہتا ہوں جیسے مچھلی پانی میں، معمولات بدستور بفضلہٖ جاری ہیں۔

**جواب**: دوسری شادی کے متعلق جو آپ نے لکھا ہے کہ لگتا ہے یہ اللہ کا الہام ہے تو آپ کا خیال غلط ہے یہ الہام شیطانی ہے۔ غالباً آپ یہ سمجھتے ہیں کہ اس سنت پر عمل کرنا عام سنتوں کی طرح مستحب ہے، لیکن اس سنت پر عمل مقید ہے ایک بہت سخت شرط کے ساتھ **فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً** پس اگر تم کو غالب احتمال ہو کہ کئی بیویاں کر کے عدل نہ رکھ سکو گے بلکہ کسی بیوی کے حقوق واجبہ ضائع ہوں گے تو پھر ایک ہی بیوی پر بس کرو، (بیان القرآن) اس زمانے میں ایک ہی بیوی کے حقوق ادا نہیں ہو پاتے چہ جائیکہ دوسری بیوی کے بھی ادا ہوں۔ یہ صحابہ ہی کا ایمان تھا جو چار چار بیویوں میں عدل اور برابری کر سکتے تھے ہم لوگوں میں اب نفس ہی نفس ہے، جس میں حسن زیادہ ہوگا اس کے ساتھ کم حسین کے حقوق میں عدل کرنا آسان نہیں۔ اندیشہ ہے کہ آخرت میں گردن نپ جائے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے دو شادیاں کی تھیں۔ کسی نے حضرت سے عرض کیا کہ آپ نے دو شادیاں کر کے مریدوں کے لیے دو شادیوں کا دروازہ کھول دیا فرمایا کہ نہیں، میں نے دروازہ بند کر دیا۔ دیکھو یہاں دروازہ پر ترازو لٹکی ہوئی ہے کوئی پھل آتا ہے تو یہ نہیں کہ ترازو میں صرف

ہم وزن کر کے دونوں بیویوں کو دوں بلکہ مثلاً اگر دو تربوز ایک ہی وزن کے آئے تو ہر تربوز کو کاٹ کر آدھا آدھا کر کے دیتا ہوں کیونکہ اگر آدھا نہ کروں تو ڈر ہے کہ ایک کے پاس میٹھا چلا جائے اور دوسری کے پاس کم میٹھا جو خلاف عدل ہے، اسی طرح اگر کپڑا دیتا ہو تو دونوں کو بالکل ایک طرح کا دیتا ہوں اور کسی بیوی کے پاس اگر چھ گھنٹہ رہا ہوں تو دوسری کی باری پر چھ گھنٹہ گھڑی دیکھ کر اس کے پاس رہتا ہوں وغیرہ۔ اتنا عدل کوئی کر سکتا ہے؟ اس عدل کے باوجود فرمایا کہ دو شادیاں کرنا آسان نہیں، دو شادیاں اتنی مشکل محسوس ہوئیں کہ بعض وقت خودکشی کا وسوسہ آگیا۔

آپ نے جو لکھا ہے کہ دوسری شادی سے بیوی بچوں کے جدا ہونے کا اندیشہ ہے تو صرف اندیشہ نہیں اس زمانے میں یہ جدائی یقینی ہے، زندگی تلخ ہو جائے گی، ہمارے سامنے بہت سے واقعات ہیں کہ جن بیویوں نے خوشی سے اجازت بھی دی شادی کے بعد اپنی اولاد کے ساتھ شوہر کے خلاف محاذ قائم کر دیا۔

اگر بقول آپ کے دل میں کوئی عورت سمائی ہوئی نہیں ہے ہونا نہ ہونا برابر ہے تو دوسری بیوی کی چاہت کا اتنا سخت تقاضا کیوں؟ جبکہ قضائے شہوت کا محل (بیوی) موجود ہے، نفس سے ہوشیار رہیں، اس کے کید بہت باریک ہوتے ہیں۔

..........................................

## عشق مجاز سے توبہ کرنے والے کا عاشقانہ خط اور حضرت والا کا جواب

**٧١٤ حال:** پیران پیر عارف باللہ حکیم الامت حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔

جانِ من جانانِ من سلطانِ من
اے توئی اسلامِ من ایمانِ من

حضرت والا! اُمید ہے کہ آپ خیر و عافیت سے ہوں گے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کی عمر ۱۲۰ر سال تک سلامت رکھے اور صحت میں صحابہ کرام جیسی طاقت عنایت فرمائیں، آمین۔

تقریباً دس یا ساڑھے دس بجے دن کے وقت میں حضرت والا کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ میں بلوچستان سے آپ کے دیدار و بیعت ہونے کی نیت سے حاضر ہوا تھا۔ میرے ہمراہ میرے دو دوست بھی تھے، ہم سب کی ایک ہی نیت تھی جب ہم خانقاہ حاضر ہوئے تو محترم...... بھائی کے پاس گئے۔ ان سے ہم نے اپنے آنے کا مقصد بیان کیا۔ تو انہوں نے بتایا کہ حضرت والا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے وہ اس وقت آرام فرما رہے ہیں ابھی آپ لوگ مجلس میں تشریف لے جائیں۔ ہم مجلس میں چلے گئے جہاں ایک حضرت بیان فرما رہے تھے۔ ہم نے بھی بیان سنا ان کے بیان سے مشک اختر دامت برکاتہم کی خوشبو آ رہی تھی۔ بیان ختم ہونے کے بعد ہم نے دیکھا کہ کچھ حضرات ان میں سے باہر آئے۔ تو ہم بھی باہر نکلے تو دیکھا کہ آپ کے کمرے کا دروازہ کھلا اور آپ کے عاشقین، مشتاقین باہر کھڑکی سے آپ کی دید کی مئے پی رہے تھے۔ میں بھی ان میں شامل ہوا کہ آنکھوں کے ذریعے آپ کی دید کا عرق بید مشک آسمانی پی لیں۔

آپ نے اک نگاہ کیا ڈالی
رنگ ہستی میرا نکھار دیا

اس وقت میں نے اپنی آنکھوں کے ذریعے اپنے دل کا آپ کو پیغام دیا۔

ساقیا جام الفت پلا دے
میری اصلاح کی بھی دعا دے
میرے مولیٰ سے مجھ کو ملا دے
اور گناہوں کو مجھ سے چھڑا دے

کسی نے کیا خوب کہا ہے سَلُوْا الْعَارِفِیْنَ فَاِنَّ عَجَائِبَهُمْ لَا تَفْنِیْ
حضرت والا! اس وقت میں آپ کو کھڑکی سے دیکھ کر رو رہا تھا کہ بھائی...... کی مجھ پر نظر پڑی تو انہوں نے اپنے پاس بلایا اور بتایا کہ کچھ دیر بعد آپ حضرات کو حضرت والا سے ملاقات کرائیں گے لیکن آپ لوگوں نے وہاں کچھ بولنا نہیں کیونکہ حضرت والا کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ پھر ہمیں آپ عارف باللہ کے کمرہ مبارک میں آنے کا کہا گیا ہم اور ہمارے ساتھ خانقاہ کے دیگر حضرات آپ کے کمرہ مبارک میں داخل ہوئے۔

اے سوختہ جاں پھونک دیا کیا مرے دل میں
ہے شعلہ زن اِک آگ کا دریا مرے دل میں

اور تقریباً ۵/منٹ بیٹھنے کے بعد کسی نے ہم سب کو باہر جانے کا کہا۔ اس ۵/منٹ والی نعمت پر بھی اللہ کا شکر ادا کر کے ہم خانقاہ سے باہر نکلے تو دیکھا کہ بھائی........... ہمیں آواز دے رہے تھے۔ ہم پھر خانقاہ حاضر ہوئے تو بھائی........... نے میرے دوستوں کو بتایا کہ حضرت والا نے آپ لوگوں کے لیے یہ ٹوپیاں دی ہیں اور انہوں نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ٹوپیاں میرے دوستوں کو پہنا دیں کیونکہ وہ ننگے سر تھے اور مجھے بھی ایک دی جو کہ میں نے سنبھال کے رکھا ہوا ہے اور جمعہ کی نماز میں اسی ٹوپی سے ادا کرتا ہوں۔ اور آپ کی نصیحت بھی میرے دوستوں کو بتایا کہ حضرت والا نے نصیحت کی ہے کہ ڈاڑھی سنت کے مطابق رکھ لو۔ ہم تین دوستوں میں، میں وہ تھا جس کی ڈاڑھی بھی تھی اور سر پر ٹوپی بھی۔ ہمیں پھر آپ کی خدمت عالیہ میں آنے کا موقع ملا۔ بس یہ اللہ کا کرم تھا ورنہ ہم اس قابل کہاں۔

سب کی نظروں میں ہو ساقی یہ ضروری ہے مگر
سب پہ ساقی کی نظر ہو یہ ضروری تو نہیں۔

**جواب**: آپ کی محبت سے بہت دل خوش ہوا۔

**۷۱۵ حال**: حضرت والا! میری زندگی کے گولڈن ڈیز (Golden Days) میری زندگی کا بہترین حصہ دنیاوی تعلیم حاصل کرنے اور عشق مجازی میں گزر گیا۔ آٹھویں جماعت سے ہی ایک لڑکی کے عشق میں گرفتار ہوا یہ بات یہ قصہ پھر عرض کروں گا یہاں مقصد کچھ اور ہے صرف اپنے عشق مجازی میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ناراض ہونے کا ذکر کروں گا کہ مجھ بد بخت کو آپ کی دعا اور صحبت کی ضرورت ہے۔

**جواب**: یہ لفظ نہ لکھیں مومن بد بخت نہیں ہوتا۔

**۷۱۶ حال**: حضرت والا! پچھلے تقریباً گیارہ سالوں سے وکالت کے شعبے سے وابستہ ہوں چند سال پہلے میں اتفاقاً تبلیغ پر چلہ رائے ونڈ جانے کا اتفاق ہوا تو دوران تشکیل ایک دوست کے ساتھ آپ کے مواعظ حسنہ تھے۔ انہوں نے پڑھنے کو دیئے جن کا میں نے مطالعہ کیا۔ اور اس کے بعد حضرت والا کی تمام تصانیف، مواعظ، سی ڈی، کیسٹیں میری لائبریری کا حصہ ہیں جن کے بغیر میں نامکمل ہوں، آپ کی تقاریر سننے سے قبل حضرت مولانا ............صاحب کی تقاریر سنتا تھا۔ لیکن جب سے آپ کو سنا کسی دیگر اللہ والے کی تقریر میں مزہ نہیں آتا۔ آپ کی باتوں میں ایسی مقناطیسی کشش ہے کہ تقریر سننے کے دوران ہی سننے والا خود کو بھی ولی اللہ کے گروہ میں شامل دیکھتا ہے۔ اور آپ کی تمام تصانیف ومواعظ حسنہ کا مطالعہ کرتا ہوں وہ ایک طرح کے میری خوراک ہیں جب تک روزانہ آپ کی کوئی تصنیف نہ پڑھوں بے چین رہتا ہوں، اور جس کا اثر یہ ہوا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم سے دینی شوق بڑھتا گیا حرام اور حلال میں تمیز ہوا۔ اور اس طرح مجھے وکالت کے شعبہ سے نفرت ہوئی۔

**جواب**: الحمد للہ تعالیٰ۔ احقر کے مضامین سے نفع ہونا کمال مناسبت کی دلیل ہے۔

**۷۱۷ حال:** اب شاید چار مہینے بعد مزدوری کے لیے لیبیا جاؤں۔ مزہ کی بات یہ ہے کہ جب سے آپ کی تصانیف وغیر کا مطالعہ شروع کیا ہے میں اپنے قانون کی کتابیں کم اور آپ کی کتب کا زیادہ مطالعہ کرتا ہوں۔

**جواب:** وکالت میں پہلے اگر ناجائز پیروی کی ہے اور کسی کا حق آپ کی پیروی کی وجہ سے مارا گیا تو آپ کے ذمہ اس کی تلافی واجب ہے یا تو اس کا حق ادا کریں یا اس سے معاف کرائیں۔

**۷۱۸ حال:** حضرت والا! کتب بینی بہت کی اب قطب بینی کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کے بیانات پڑھنے اور سننے کا اثر مجھ پر یہ ہوا کہ میں کلین شیو سے ڈاڑھی والا بن گیا۔ ٹی وی اپنے گھر سے نکال دیا اور ڈش جیسی لعنتوں کو ختم کیا۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔ بہت دل خوش ہوا۔

**۷۱۹ حال:** میں شوقیہ انگلش گانے سنتا تھا جس کے لیے میں جاپان سے اوریجنل کیسٹیں منگوا کر ریکارڈنگ کرواتا تھا آج ان تمام کیسٹوں پر آپ کے بیانات ریکارڈ کرائے ہیں۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔

**۷۲۰ حال:** اور بدنظری نہ کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے یہ بھی آپ ہی سے معلوم ہوا حالانکہ میں نے تبلیغی جماعت کے ساتھ چلہ بھی لگایا اور رائیونڈ میں صبح و شام بزرگ حضرات کی تقاریر سنیں۔ مگر کسی نے ایک دن بھی اس Topic پر بات نہ کی۔ اس موضوع پر صرف آپ کو خاص پایا۔

**جواب:** اللہ کا شکر ہے۔

**۷۲۱ حال:** حضرت والا! پانچ سال سے میں نے آپ کو اپنا مربی مانا ہے۔ اور اسی زمانے سے ارادہ ہے کہ آپ سے اجازت لے کر آنجناب کی خدمت اقدس میں اصلاح کی غرض سے قیام کے لیے آجاؤں۔

**جواب**: ضرور آئیں۔

**۷۲۲ حال**: لیکن بدبخت شعبہ وکالت کی وجہ سے اتنا عرصہ میں آپ کے قرب سے محروم رہا۔ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کو گواہ بنا کر بتانا چاہتا ہوں کہ میں آپ کو اپنے اہل وعیال اور والدین سے بھی زیادہ محبت کرتا ہوں۔ اور ۲۰۰۵ء سے ہی کوئی دن ایسا نہیں جس میں آپ کو ہر لمحہ یاد نہ کروں۔ ہر وقت ذہن پر آپ کے خیالات کی فلم چل رہا ہوتا ہے۔

**جواب**: اپنے مربی کی محبت تمام ترقیات کی کنجی ہے مبارک ہو۔ آپ کی محبت سے بہت دل خوش ہوا۔

**۷۲۳ حال**: میں نے کئی مرتبہ آپ کو خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑی آگ لگی ہوئی ہے۔ میں آگ کے نزدیک پریشان کھڑا ہوں کہ آپ آئے اور مجھے فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھو۔ جب میں نے یہ ورد شروع کیا تو دیکھا کہ آگ چھوٹی ہوتی گئی اور آخر کار ختم ہو کر غائب ہو گئی۔

**جواب**: مبارک خواب ہے مرئی یعنی جس کو خواب میں دیکھا ہے اس سے دینی نفع پہنچنے کی اور نقصان سے حفاظت کی بشارت ہے۔

**۷۲۴ حال**: ایک مرتبہ ایک وظیفہ، حَسْبُنَا اللّٰہُ وَ نِعْمَ الْوَکِیْلُ تعداد ۳۰۸ ر بار جو کہ حضرت مولانا عبدالغنی صاحب پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے تلقین کردہ وظائف میں سے ہے آپ کی کتاب...... باتیں ان کی یاد رہیں گی صفحہ ۳۱۱ ر سے شروع کیا اور اس وظیفہ کو آپ نے مذکورہ کتاب میں پڑھنے کو اجازت دی ہے۔ میں نے پہلے وظیفہ شروع کیا تو کچھ دن بعد آپ کو اور حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں دیکھا کہ آپ دونوں فجر کی نماز کے لیے اٹھے اور آپ دونوں کی سونے کا جگہ نزدیک تھی آپ دونوں چارپائی پر سوئے ہوئے تھے۔ مجھے حضرت پھولپوری رحمۃ اللہ علیہ کے اٹھنے کا منظر آج بھی آنکھوں کے سامنے ہے۔ میں

آپ دونوں سے کچھ فاصلے پر تھا آپ نے مجھ سے فرمایا کہ وضو کر کے نماز پڑھو پھر حضرت سے آپ کو ملاؤں گا۔

**جواب**: بہت مبارک خواب ہے۔

**۷۲۵ حال**: ایک رات میں نے نماز حاجت برائے جذب پڑھی اور سو گیا تو خواب میں دیکھا کہ میری زبان سے بے ساختہ یا سلام کا ورد جاری ہے اور درمیان میں یہ بھی پڑھتا جاتا تھا یا سلام...... سلامتی آپ کے لیے ہے۔ یا اللہ تو میرا ہو جا اور جو تیری مرضی ہو ویسا کر اور ایک نہر جاری ہوئی جو کہ شہد کی تھی، میں اس پر چل رہا تھا اور مذکورہ وِرد کر رہا تھا۔ اور جب چلتے چلتے نہرِ شہد کے آخر پر پہنچا تو دیکھا کہ آپ کھڑے تھے۔ اس کے آگے بھی کچھ ہوا جو کہ اللہ سے متعلق ہے۔ اس خواب کو ایک سال کا عرصہ ہو گیا ہے اس لیے صحیح یاد نہیں اگر قیاس پر لکھوں گا تو یقیناً خاتمہ ایمان پر نہ ہوگا...... اور جب میں بیدار ہوا تو یہی وِرد جاری تھا اور رات کے تین بجے تھے۔

ہمارے علاقے میں ایک بزرگ ہیں کشف والے، ایک رات میرے خواب میں آئے تھے اپنے پاس بلایا کہ میرے پاس آؤ۔ میں نے ان سے کہا کہ میں عارف باللہ حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم سے بیعت ہوں تو انہوں نے کہا کہ وہ مجھ سے بہت بڑے ہیں میں تمہیں نہیں بلا سکتا۔

**جواب**: بہت مبارک خواب ہے دینی مربی سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی مٹھاس ملنے کی بشارت ہے جو شہد سے زیادہ میٹھی ہے۔

**۷۲۶ حال**: اور ابھی کچھ دن قبل میں نے حکیم الامت مجدد زمانہ حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی نور اللہ مرقدہ کے قبر مبارک کی زیارت کی اور دعا بھی پڑھی۔ اور اس خط کے لکھنے سے تقریباً ایک ہفتہ قبل میں نے آپ کو پھر خواب میں دیکھا کہ ایک بہت بڑا محل تھا بہت بڑا، بہت قیمتی پتھروں سے بنا ہوا اور اس

میں ایسی روشنی تھی جسے نور سے تشبیہ دینا انصاف ہوگا۔ آپ ایک تخت پر بیٹھے ہوئے تھے اور لباس سفید رنگ کا تھا اور آپ کے بہت سے مریدین جو کہ سفید لباس میں تھے آپ کی خدمت میں موجود تھے۔ میں بھی کچھ فاصلے پر آپ کو محبت سے دیکھ رہا تھا کہ آپ کو بتایا گیا کہ آپ کے کچھ خاص مہمان ساؤتھ افریقہ سے آئے ہیں جن کی تعداد تین یا چار تھی آپ نے جب ان کو دیکھا تو خوشی سے اپنے تخت سے نیچے اتر کر ان سے معانقہ کیا آپ صحت مند بہت چست چاق و چوبند تھے۔

**جواب:** تمام خواب مبارک ہیں۔

**۷۲۷ حال:** حضرت والا! جیسا کہ میں نے اپنے خط کے شروع میں آپ کو بتایا ہے کہ اپنے عشقِ مجازی کا ایک واقعہ آپ کو بتاؤں گا جو میری بدبختی کا سبب ہے اور اس زمانے سے اب تک بے چین، خوار اور ذلیل ہوں۔

حضرت والا! میں نے نیا نیا FSC پاس کیا تھا کہ محکمہ ٹیلی فون PTCL میں آپریٹر بھرتی ہوا۔ اور میری ڈیوٹی شکایات ۱۸ پر لگی۔ جس میں لوگ اپنے ٹیلی فون سے متعلق شکایات درج کرواتے ہیں کہ اک روز ایک لڑکی نے فون کیا اور مجھے اپنی شکایت نوٹ کروائی۔ اس کی آواز اتنی خوبصورت تھی کہ میں کہے بنا رہ نہ سکا کہ آپ کی آواز بہت خوبصورت ہے، حیرت ہے وہ برف، برف لہجہ، آپ کے لہجے نے مجھے متاثر کیا اور میں نے ان کو اپنا نام بھی بتایا اور یہ بھی بتایا کہ آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ اس وقت تو اس لڑکی نے کوئی جواب دیئے بغیر فون بند کیا۔ اس واقعہ کے تقریباً ایک ہفتہ بعد اس لڑکی نے مجھے فون کیا۔ اور اس طرح ہماری دوستی کا آغاز ہوا اور جب ہم ملے اسے بھی یقین نہ ہوا کہ میں اتنا حسین ہوں۔ خیر اس طرح ہماری دوستی کا آغاز ہوا۔ وہ روزانہ مجھے رات ۱۱ بجے فون کرتی اور صبح کی اذان تک ہم بات کرتے بعد میں پتہ چلا کہ اس کے والد

سرکاری آفیسر ہیں۔ قصہ مختصر میری منگنی اپنے خاندان میں ہوچکی تھی۔ میں نے اپنی منگنی توڑی۔ جس سے دونوں خاندان پریشان، میری والدہ کو دورہ پڑا، بہت پریشانی اٹھانی پڑی جو کہ آج تک جاری ہے۔ اور جس لڑکی سے میں نے منگنی توڑی بعد میں اس کے کئی رشتے آئے لیکن اس نے انکار کیا اور آج تک شادی نہ کی۔ اور دوسری طرف اس لڑکی سے میرا یہ معمول تھا کہ رات ۱۱ بجے فون کرتی اور ہم صبح تک باتیں کرتے ایک دن میں بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک آدمی کچھ پمفلٹ تقسیم کررہا تھا مجھے بھی ایک دیا جو کہ ایک شیخ محمد نامی شخص کی طرف سے تقسیم کیا جارہا تھا جس میں یہ تھا جو اسے پڑھ کر آگے تقسیم کرے اس کے فلاں فلاں کام ہوں گے۔ جس میں تحریر تھا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم شیخ محمد کے خواب میں آئے ہیں اور ان کو بتایا ہے کہ ان کے ڈاڑھی مبارک کے بال قرآن پاک میں موجود ہیں ان کو قرآن پاک میں ڈھونڈ و مل جائیں گے کچھ اس طرح کا مضمون تھا۔

**جواب**: اس طرح کے پمفلٹ ناقابل اعتبار ہیں۔ یہودیوں کی سازش معلوم ہوتی ہے۔

**۷۲۸ حال**: میں جب گھر آیا تو مجھ بدبخت کے ذہن میں شیطان نے ڈال دیا کہ (منافق) شیخ محمد نامی شخص کا خواب اپنی طرف سے منسوب کرکے اپنی گرل فرینڈ کو بتادوں تاکہ ہماری محبت مضبوط ہو اور ہم شادی کریں۔ رات کو جب اس لڑکی کا فون آیا تو یہی خواب جو شیخ محمد نے دیکھا تھا میں نے اپنی طرف سے پیش کیا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا ہے اور مذکورہ پمفلٹ والی باتیں اسے بتادیں اور اپنی جانب سے بھی کچھ کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہماری دوستی سے بہت خوش ہیں۔

**جواب**: اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ لیں۔

**۷۲۹ حال:** اس رات اس لڑکی کو یہ جذباتی خواب سنا کر میں نے فون جلدی بند کر دیا اور رات کو خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھے کوڑے مارتے ہوئے ایک خیمہ کے اندر لے گیا جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے وہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے کچھ کہا جو کہ اس وقت مجھے یاد نہیں کیونکہ یہ واقعہ کئی سال پہلے کا ہے اس وقت میری عمر تقریباً ۲۱/۲۲ سال تھی میں عمر کے جس حصے میں تھا۔ صبح ہو کر یہ خواب میں بھول گیا سنجیدگی سے نہیں لیا کہ حضرت محمد مصطفیٰ مجھ سے ناراض ہو گئے ہیں میں ان سے معافی طلب کروں کیونکہ آپ ہی سے سیکھا ہے ؎

مایوس نہ ہوں اہل زمیں اپنی خطا سے
تقدیر بدل جاتی ہے مضطر کی دعا سے

**جواب:** یہ خواب آپ کی ہدایت کے لیے تھا کہ اس عشق مجاز سے توبہ کرلو۔ یہ بھی اللہ کا فضل تھا اگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم ناراض ہوتے تو خواب میں کیوں آتے خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نعمت عظمیٰ ہے۔ حدیث پاک میں ارشاد ہے کہ جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ مجھے قیامت کے دن بھی دیکھے گا۔

**۷۳۰ حال:** اس خواب کے بعد قدرت کی طرف سے ایسے حالات پیدا ہو گئے کہ اسی ہفتہ وہ لڑکی مجھ سے کسی بات پر ہمیشہ کے لیے ناراض ہو گئی اور پھر تعلیم کے لیے انگلینڈ چلی گئی اور محبت کی یہ کشتی ڈوب گئی۔

**جواب:** اور آپ کی کشتی غرق ہونے سے بچ گئی الحمدللہ تعالیٰ، شکر کریں۔

**۷۳۱ حال:** ابھی کچھ دن قبل اخبار میں یہ خبر پڑھی کہ وہ لندن سے آگئی ہے۔ ایک سرکاری عہدے پر فائز ہے۔ تو ایک دم سے وہ سارا منظر پھر نظر کے سامنے آیا۔ اور اپنی کیفیت کو الفاظ میں بیان نہیں کر سکتا۔ اور ہر لمحہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناراضی کا خیال دل کو ستاتا ہے۔

**جواب:** اس کی طرف ہرگز ہرگز نہ رخ کرنا ورنہ تباہ ہو جاؤ گے کہ یہ اللہ و رسول

کی ناراضگی کا سبب ہوگا۔ بس اس سے دور رہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے راضی رہیں گے اور اب بھی ناراض نہیں ہیں آپ کو جو زیارت ہوئی یہ آپ کے راضی ہونے کی دلیل ہے۔ اور اس سے علیحدگی اسی خواب کی تعبیر تھی۔ ہاں خدانخواستہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی کے خلاف دوبارہ مجاز کی طرف گئے العیاذ باللہ تو یہ بات ناراضگی کی ہوگی۔ اللہ پناہ میں رکھے۔

**۷۳۲ حال:** میں محبت کے کنویں میں گرا ہوا تھا۔ آپ کے اشعار اور وعظ نے مجھے وہاں سے نکالا۔ میں نکل تو گیا ہوں لیکن گنہگار بھی ہوں۔ زخمی بھی ہوں، گناہ بھی پرانا ہے، زخم بھی پرانا ہے۔ میں اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شرمندہ ہوں اور ہمیشہ کے لیے اس گناہ سے توبہ کرلی ہے۔ لیکن کوئی بھی مریض اپنا علاج خود نہیں کرسکتا۔ آپ ہی میرا علاج فرمادیں کہ اس گناہ کا کفارہ کیسے ادا کروں۔ (درج بالا خواب پندرہ سال پہلے کا ہے پہلی مرتبہ صرف آپ کو بیان کیا ہے برائے علاج)

**جواب:** حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو توبہ کرلیتا ہے وہ ایسا ہوجاتا ہے کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔ اس کا کفارہ صدقِ دل سے توبہ ہے اور توبہ پر استقامت کے لیے صحبت اہل اللہ ہے۔

**۷۳۳ حال:** حضرت والا! میں آپ سے بیعت ہونا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے بیعت فرمالیجئے اور معمولات ذکر بھی عنایت فرمادیں اور خط و کتابت کی بھی اجازت چاہتا ہوں۔ میرے غم کا مداوا کیجئے۔

من نجویم زیں پس راہ اثیر
پیر جویم پیر جویم پیر پیر

اور دعا کی بھی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم مجھے معاف فرمادیں اور اللہ تعالیٰ اپنا قربِ خاص اور صحبتِ شیخ بھی جلد نصیب فرمائیں۔

**جواب**: آپ کو بیعت کرلیا۔ پرچہ معمولات برائے سالکین پر عمل کریں۔ جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔ جب چاہیں خانقاہ آجائیں آپ کو کس نے منع کیا ہے۔

**٧٣٤ حال**: کافی عرصہ سے یہ محسوس کررہا ہوں کہ میرے اندر یہ برائی ہے کہ بعض اوقات دوسروں کے نقصان سے خوشی ہوتی ہے مثلاً امتحان میں میرا کسی سے مقابلہ ہے تو اگر دوسرے کا امتحان خراب ہوجاتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے۔

**جواب**: اس خوشی سے توبہ کریں۔

**٧٣٥ حال**: ایسے جذبات عام طور پر ایسے لوگوں کے ساتھ ہوتے ہیں جو مجھے نیچا دکھانے کی کوشش کرتے ہیں یا ان سے کوئی مقابلہ چل رہا ہوتا ہے۔

**جواب**: پھر بھی مسلمان ہیں آپ کی خوشی ان کے نقصان پر گناہ ہے۔ ہر ایک کا بھلا چاہو، اللہ والے تو دشمنوں کا بھی برا نہیں چاہتے۔

**٧٣٦ حال**: کوشش بھی کی کہ ایسا نہ ہو لیکن پھر بھی یہ خیالات پیدا ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ میری حفاظت فرمائے۔ آپ سے علاج کی درخواست ہے۔

**جواب**: ایسے خیالات کو صرف برا سمجھنا کافی ہے اور استغفار بھی زبان سے کرلیں پھر بھی دل میں ایسے خیال کا وجود وسوسہ ہے جس پر معافی متوقع ہے۔

**٧٣٧ حال**: گذارش دراصل یہ ہے کہ بہت تحقیق کے بعد میں اس فیصلے پر آیا ہوں کہ آپ سے بیعت لے لی جائے۔ میری تحقیق ان شرائط پر مبنی تھی جو کہ عام طور پر کسی بھی شیخ کو حاصل ہونی چاہیے۔ مگر معیار صرف نام ہی نہیں بلکہ دراصل تقویٰ تھا۔ ظاہر ہے کہ میں کوئی غیب کا علم تو نہیں جانتا کہ بتا سکوں کہ آپ کے اندر کتنا اللہ کا ڈر موجود ہے مگر اپنی حد تک جتنا بھی میں آپ کے بارے میں اور

دوسرے بزرگوں کے بارے میں معلوم کر سکا وہ میں نے کیا۔ شاید میرے لکھنے کے انداز سے آپ کو ایسا معلوم ہو رہا ہوگا کہ بیعت میں نہیں بلکہ آپ کو لینی ہے۔ مگر بات اصل میں یہ ہے کہ میں نے اپنے شیخ کو ڈھونڈنے میں بہت وقت لگایا ہے اور اب میں مزید غفلت میں رہنا نہیں چاہتا اور یہ بھی نہیں چاہتا کہ آپ مجھ کو انکار کر دیں۔ میں نے بہت سارے مفتی عالم اور بزرگوں کے بارے میں علم حاصل کیا۔ آپ کو پسند کرنے کی وجوہات یہ ہیں۔

**جواب**: اطلاع وجوہات کی احقر کو کیا ضرورت ہے۔

**۷۳۸ حال**: (۱) آپ کے کیسٹ میں نے سنے ہیں۔ (۲) آپ کے بارے میں میں نے سنا ہے کہ آپ کسی دعوت میں نہیں گئے جہاں کے میزبان بینک میں کام کرتے تھے حالانکہ یہاں شیخ الحدیث مولانا.......... دامت برکاتہم بھی موجود تھے۔

**جواب**: اکابر سے حسن ظن رکھیں۔ ممکن ہے بینک والے نے حلال پیسہ قرض لے کر دعوت کی ہو۔

**۷۳۹ حال**: (۳) آپ کی ایک کتاب جس کا نام فضائل توبہ ہے جو کہ حج کے دوران آپ نے بیان کیا تھا اس کو کتاب کی شکل دی گئی ہے میں نے پڑھی ہے۔ (۴) آپ میرے پھوپھا کے بھی شیخ ہیں۔

**جواب**: (۴) یہ کون سی وجہ ہے؟

**۷۴۰ حال**: میں نے دارالعلوم کراچی خط بھیج کر یہ سوال بھی کیا تھا کہ میں کس کو اپنا شیخ بناؤں تو انہوں نے جو نام لکھے ان میں آپ کا نام بھی تھا۔

**جواب**: نامزدگی سے کیا ہوتا ہے، اپنی مناسبت دیکھیں۔

**۷۴۱ حال**: (۵) آپ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ کے خلیفہ سے بھی بیعت ہیں اس کے علاوہ اور بھی بہت سی وجوہات ہیں جن کی بناء پر آپ کا

نام میرے ذہن میں آیا۔ اب صرف اللہ سے مشورہ رہ گیا ہے ورنہ باقی سب لوگوں سے مشورہ کرلیا ہے اور امید ہے کہ آپ مجھے اپنے مریدوں میں شامل کرلیں گے۔

**جواب:** استخارہ کرلیں پھر اگر چاہیں تو اصلاحی مکاتبت کریں۔ بیعت میں جلدی نہ کریں۔

**۷۴۲ حال:** اب ایک گذارش کرنی ہے کہ آپ مجھے اپنے سگے بیٹوں کی طرح سمجھیں اور اسی طرح سے سختی نرمی کریں۔ میں یہ نہیں چاہتا کہ آپ صرف میرے چہرے کو دیکھ کر ہی مجھے پہچانیں بلکہ میں یہ چاہتا ہوں کہ مجھ کو صحیح دین پر چلنے کی فکر آپ کو ہر وقت رہے جو صرف سکون کے ساتھ ہوسکتی ہے۔

**جواب:** جس کو آپ اپنا مصلح بنارہے ہیں اس کو اصلاح کا طریقہ بھی سکھارہے ہیں! اگر وہ طریق اصلاح سے واقف نہیں تو مصلح بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہ تو ایسا ہی ہے جیسے کوئی بچہ والدین سے کہے کہ مجھے اس طرح پالنا۔ یہ بات خلاف ادب ہے۔

**۷۴۳ حال:** میں نے اس دنیا میں اپنے لیے ایک بہت ہی اہم مقصد سوچا ہوا ہے جو صرف تقویٰ سے ہی حاصل ہوسکتا ہے۔ اس لیے میں یہ چاہتا ہوں کہ کوئی مجھے کان سے پکڑ کر صحیح راہ پر لانے کی کوشش کرے تاکہ میں اللہ کے حکم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے طریقے پر چل سکوں اور ایسا ماحول اس معاشرے میں بناسکوں کہ لوگ سجدے کو دنیا کی ہر چیز سے زیادہ اہم سمجھنے لگیں۔

**جواب:** کسی کو کیا پڑی ہے کہ آپ کا کان پکڑے، آپ خود اپنا کان پکڑ کر راہ پر آئیں یعنی اپنے نفس کا جائزہ لیں بہشتی زیور کا ساتواں حصہ یا احقر کی کتاب روح کی بیماریاں سے علم ہوگا کہ نفس میں کون کون سی بیماریاں ہیں۔ ایک ایک بیماری سے اپنے مصلح کو آگاہ کریں جو علاج وہ تجویز کرے اس پر عمل کریں۔ اور اس میں نیت بھی صرف اپنی اصلاح کی ہو کہ میں اللہ والا بن جاؤں مجھے اللہ مل

جائے نہ یہ کہ میں اپنے نفس کی اصلاح کر کے دوسروں کا مصلح بنوں، معاشرہ کی اصلاح کروں۔ ایسے شخص کو اللہ نہیں مل سکتا کیونکہ یہ طالب جاہ ہے طالب اللہ نہیں۔ جو مقصد آپ نے سوچا ہوا ہے بظاہر بڑا عظیم الشان معلوم ہوتا ہے لیکن اس میں حب جاہ کا بت چھپا ہوا ہے۔ نیت صحیح کریں ورنہ کچھ حاصل نہ ہوگا۔ صرف یہ نیت کریں کہ میری اصلاح ہو جائے اور میں اللہ والا ہو جاؤں۔

اصول طریق بتا دیئے گئے۔ اگر ان پر عمل کرنے کا جذبہ ہے تو فبہا ورنہ مکاتبت نہ کریں۔

..................................

**٧٤٤ حال:** حضرت یہ خط میں رات کے سوا دس بجے پریشانی کے عالم میں لکھ رہا ہوں۔ اس پریشانی کے پڑھنے سے قبل اصل واقعہ کا تحریر کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے دو ماہ قبل حضرت صوفی ............ صاحب دامت برکاتہم کی طرف ایک اصلاحی خط لکھا اس کا جواب نہ پا کر میں نے دوسرا خط ایک ماہ بعد اور لکھا جواب نہ پا کر تیسرا خط پندرہ دن بعد لکھا۔ اس کا جواب آج رات ملا لیکن اللہ کو کچھ اور ہی منظور تھا اب صورتحال یہ ہے کہ میں نے آپ سے بھی اصلاحی تعلق جوڑ لیا اور بیعت بھی ہو گیا ہوں اور حضرت صوفی ............ صاحب سے بھی اصلاحی تعلق جوڑ لیا لیکن بیعت نہیں ہوا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ اب مجھے مشورہ دیجئے کہ میں اب اس پریشانی کے عالم میں کیا کروں امید ہے کہ جواب سے محروم نہ فرمائیں گے۔

**جواب:** جس شیخ سے زیادہ مناسبت ہو اس سے بیعت و اصلاح کا تعلق قائم کریں۔ بلکہ اگر غلطی سے بیعت ہو گئے لیکن اس شیخ سے مناسبت نہیں تو بدون اس کو اطلاع کئے ہوئے دوسرے شیخ سے تعلق قائم کر لیں۔ مقصود اللہ تعالیٰ کی ذات ہے نہ کہ شیخ۔ شیخ ذریعۂ مقصود ہے پھر اس میں پریشانی کی کیا بات ہے۔

اصلاحی تعلق کسی ایک سے کریں بیک وقت دو سے اصلاحی تعلق رکھنا مناسب نہیں۔ کیا جسمانی علاج بیک وقت دو ڈاکٹروں سے کراتے ہو؟

.................................................................

**۷٤۵ حال**: سال بھر سے پیر کے بیان میں اللہ کے حکم سے آنے کی توفیق ہو جاتی ہے اور الحمدللہ ایسا مزہ اور تازگی ملتی ہے کہ ہر پیر کے بعد اگلی پیر کا انتظار ہونے لگتا ہے۔ آپ کے یہاں مجلس میں آنے کی برکت سے پہلے جن گناہوں کو اہمیت نہیں دی جاتی تھی اب ان پر ندامت ہونے لگی ہے۔

**جواب**: الحمدللہ تعالیٰ۔ ندامت ہونا نعمت عظمیٰ ہے اور ترکِ معاصی پر استقامت کا ذریعہ ہے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۷٤٦ حال**: حضرت مجھے غصہ بہت آتا ہے۔ جب بھی کوئی بات طبیعت کو گراں گذرے یا پھر کوئی میرے مزاج کے خلاف مجھ سے کسی بات پر اصرار کرے تو مجھ سے برداشت نہیں ہوتا اور میں سامنے والے کو سخت بات کہہ دیتی ہوں۔

**جواب**: بعد میں اس سے معافی مانگیں اگر تنہائی میں کہا ہے تو تنہائی میں اور سب کے سامنے غصہ کیا ہے تو سب کے سامنے معافی مانگیں۔

**۷٤۷ حال**: حالانکہ اس غلطی کا احساس ہے لیکن یہ عادت اتنی پختہ ہے کہ اگر میری والدہ محترمہ بھی مجھ سے کوئی بات میرے مزاج کے خلاف کرنے کو کہیں چاہے وہ جائز ہو یا ناجائز مجھے غصہ آجاتا ہے اور پھر بعد میں افسوس ہوتا ہے کہ میں یہ بات نرمی سے بھی کہہ سکتی تھی۔

**جواب**: افسوس ہونا کافی نہیں اب تک جو غصہ کیا ہے زبان سے اس کی معافی مانگیں۔ آئندہ اگر غلطی ہو تو پاؤں پکڑ کر معافی مانگیں۔ پندرہ دن بعد اطلاع حال کریں۔ پرچہ اکسیر الغضب روزانہ ایک بار پڑھیں اور وعظ علاج الغضب کے چند صفحات بھی۔

**٧٤٨ حال:** اس کے علاوہ کسی ایسی شادی جہاں مووی ہو یا کوئی ایسا تفریح مقام جہاں میرے تایا زاد یا ماموں زاد ہوں اور پردے کا انتظام بھی نہ ہو اور میری والدہ محترمہ اگر مجھے اور میرے شوہر کو چلنے پر اصرار کریں تو مجھے غصہ آ جاتا ہے۔

**جواب:** اللہ کی نافرمانی پر غصہ آنے میں مضائقہ نہیں، علامت ایمان ہے۔ شریعت کے خلاف یعنی ناجائز بات میں کسی کی اطاعت نہیں خواہ والدین ہوں خواہ کوئی ہو۔ لیکن والدین سے بدتمیزی کی اجازت نہیں ان کی اس بارے میں ہرگز اطاعت نہ کریں لیکن رویہ میں جہاں تک ہو سکے نرمی اور ادب کا لحاظ رکھیں۔ بزرگوں نے فرمایا کہ نرم اور مضبوط ریشم کی طرح رہو جو انتہائی نرم ہوتا ہے لیکن مضبوط اتنا ہوتا ہے کہ ہاتھی بھی نہیں توڑ سکتا ہے لیکن اگر اس معاملہ میں غصہ آ جائے تو معافی مانگنے کی ضرورت نہیں کیونکہ اللہ کی نافرمانی سے بچنا فرض ہے۔

**٧٤٩ حال:** حضرت گھر پر ہوتی ہوں تو اکثر دوپٹہ بھی نہیں اوڑھتی امی کے گھر پر ہوں تو ابو اور بھائیوں کے سامنے کندھے پر پھیلا لیتی ہوں لیکن اگر کبھی دعوت میں جانا ہو اور پردے کا انتظام بھی ہو اور اگر وہاں سر نہ ڈھکا ہو تو گھبراہٹ ہوتی ہے اور بے اختیار ہی سر ڈھک لیتی ہوں۔ حضرت مجھے احساس ہوتا ہے کہ کہیں یہ دکھاوا تو نہیں حالانکہ میری نیت دکھاوے کی نہیں ہوتی۔

**جواب:** یہ دکھاوا نہیں ہے۔ صرف شوہر کے سامنے بغیر دوپٹہ کے رہ سکتی ہو۔

**٧٥٠ حال:** میرے شوہر کا باہر کافی آنا جانا ہے زیادہ تر وقت گھر میں گذارتی ہوں شام کو میرے اور بچوں کے اکیلے ہونے کی وجہ سے امی کے گھر پر پردے کا خاص انتظام نہیں ہے۔ میرے دونوں بھائی اور بھاوجیں ساتھ کھانا کھاتے ہیں اور ہنسی مذاق بھی ہوتا ہے ایسے میں میں ان کے ساتھ کھانا کھاتی ہوں کوئی حرج تو نہیں؟

**جواب:** حرج معلوم ہوتا ہے کیونکہ اصول یہ ہے کہ جس مجلس میں کوئی نافرمانی ہو رہی ہو اس میں شرکت جائز نہیں۔ ایسی مجلس میں جس میں آپ کے تو سب

محرم ہوں لیکن آپ کے محرموں کے نامحرم بھی شریک ہوں تو ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ دل سے اس کو برا سمجھیں اور ان کے ہنسی مذاق میں شریک نہ ہوں۔

**۷۵۱ حال:** دوسری بات یہ کہ کھانا کھاتے ہوئے اگر خبرنامہ کا وقت ہو یا کوئی خاص موقع ہو تو ٹی وی کھول لیتے ہیں مجھے احساس تو ہوتا ہے لیکن حوصلہ نہیں ہوتا کہ یا تو منع کردوں یا الگ جا کر کھالوں بعد میں افسوس ہوتا ہے کہ کھانے کے دوران حرام کام ہوتا رہا اور میں بیٹھی رہی۔

**جواب:** یا تو منع کر کے بند کرا دیں ورنہ اس مجلس سے اٹھ جانا واجب ہے۔ تعجب ہے کہ دوسروں کی رعایت میں اللہ کو ناراض کرتی ہو۔ سوچا کریں کہ کوئی قبر میں ساتھ نہیں جائے گا اللہ پوچھے گا کہ وہاں کیوں بیٹھی رہیں تو کیا جواب دوں گی۔

**۷۵۲ حال:** اگر کھانے کا مسئلہ نہ ہو تو کوشش کرتی ہوں کہ دوسرے کمرے میں چلی جاؤں۔

**جواب:** کھانے کو چھوڑ کر وہاں سے اٹھ کر کھڑا ہونا چاہیے تا کہ ان کو احساس ہو جائے کہ یہ بات اس کو پسند نہیں آئی۔

..................................................

**۷۵۳ حال:** میں اور میرا ماموں ایک ہی مکان میں رہتے ہیں اور استطاعت نہیں ہے کہ الگ مکان لیں۔ مجھے ممانی سے نظر بچانے اور گھر والی کو پردہ کرنے میں دقت ہو رہی ہے۔ لہٰذا کوئی عمل بتا دیجیے جس سے اللہ تعالیٰ الگ مکان لینے کی استطاعت عطا فرمائے۔

**جواب:** آپ بھی شرعی پردہ کریں اور گھر والی کو بھی کرائیں۔ نامحرم کے ساتھ تنہا نہ رہیں جب گھر میں آپ یا ماموں داخل ہوں تو آواز دے کر داخل ہوں اور نامحرم عورت چادر یا موٹے دوپٹہ سے بدن اور گھونگھٹ نکال کر چہرہ چھپالے۔ مکان کے لیے دو نفل حاجت کے پڑھ کر روزانہ دعا کریں۔

..................................................

**٧٥٤ حال:** الحمدللہ تعالیٰ بخیر ہوں آنجناب کی خیریت کا طالب ہوں، حضرت والا نے جو گذشتہ خط میں علاجات تحریر فرمائے ہیں ماشاء اللہ بے حد مفید ثابت ہوئے خصوصاً دنیا سے بے رغبتی کے بعد کسل کا واقع ہونا قدیمی مرض تھا جس کی حقیقت احقر پر واضح نہیں تھی شش و پنج لگی رہتی تھی، جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

**جواب:** پچھلے خط کی نقل ساتھ رکھ دیا کریں یا اہم مضمون کو مختصراً لکھ دیں۔

**٧٥٥ حال:** بعض مدرسہ کے طلباء میں متبوعیت کی شان پائی جاتی ہے۔ چنانچہ دو مرتبہ مہتمم صاحب سے کسی مطالبہ پر ہڑتال کر چکے ہیں نہ مطالعہ کا شوق ہے۔

**جواب:** اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ یہ کالجوں کا اثر ہے افسوس جب دین کے محافظ دین شکنی کریں گے تو ان سے کیا خدمت دین ہوگی۔ مہتمم کو چاہیے کہ ہڑتال کرنے والے طلباء کا اخراج کردے۔

**٧٥٦ حال:** احقر تو حل سبق الحمدللہ اپنا حق سمجھتے ہوئے کرتا رہتا ہے باقی ان کا اپنا کام۔

**جواب:** صحیح۔

**٧٥٧ حال:** کبھی جبکہ تعب یا عذر بھی نہیں ہوتا لیٹ کر یا پیر پھیلا کر مطالعہ پر نفس کوشاں رہتا ہے اور اسے کامیابی بھی ہو جاتی ہے۔

**جواب:** کوئی مضائقہ نہیں۔

**٧٥٨ حال:** چلتے وقت دائما نگاہ نیچی نہیں رہتی بلکہ خوامخواہ دوکانوں اور گزرنے والی گاڑیوں وغیرہ پر پڑتی رہتی ہے۔ یہ واقعہ اس وقت پیش آتا ہے جب احقر کی مدرسہ آمد و رفت ہوتی ہے۔

**جواب:** بس اس کا اہتمام رکھیں کہ محل حرام پر نہ پڑے۔

**٧٥٩ حال:** زبان پر ذکر دوامی بھی نہیں کبھی مراقبہ ہوتا ہے مگر ذکر لسانی نہیں خاموشی رہتی ہے۔ بہ تکلیف یاد آنے پر ذکر کرتا ہوں۔ مگر پھر ادھر ادھر کی سوچ

مانع بن جاتی ہے اور نسیان ہو جاتا ہے۔

**جواب**: ذکر لسانی گاہ بگاہ بھی کافی ہے۔ بقدر تحمل ذکر کریں اصل ذکر دوامی یہ ہے کہ ایک سانس بھی اللہ کی ناراضگی میں نہ گذرے۔

**۷۶۰ حال**: کبھی خلوت میں اپنی زندگی اور جملہ اشیاء عجیب سی محسوس ہوتی ہیں اس وقت شدید دین کا جذبہ اور طلب آخرت پیدا ہوتی ہے۔ مگر وقتی پھر یکا یک یہ سب کچھ رخصت ہو جاتا ہے، اس حالت کا دوام اور رسوخ نہیں۔

**جواب**: یہ مطلوب بھی نہیں ایک سی حالت ہر وقت نہیں رہتی۔ مطلوب اتباع سنت اور اجتناب عن المعاصی ہے۔

**۷۶۱ حال**: احقر کی عمر چوبیس سال ہے اہل خانہ زوجیت کے متعلق سوچ رہے ہیں، رشتہ داران کا خیال کچھ اور ہے جبکہ احقر چاہتا ہے صالح مقام حاصل ہو اہل خانہ احقر سے بھی رائے لینا چاہتے ہیں مگر بندہ کی ابھی تک رائے کہیں نہیں جمتی فکر تو ہے مگر وحشت سے بھی رہتی ہے کہ مزاج ومعاشرت میں ہم آہنگی اگر خدانخواستہ نہ ہوئی تو پھر یہ ٹوٹا پھوٹا دین کا کام بھی نہ ہو سکے گا۔

**جواب**: رشتہ کے لیے یَاجَامِعُ ۱۱۱ر مرتبہ پڑھ لیا کریں بشرط تحمل وصحت و فرصت۔ ورنہ دو نفل حاجت پڑھ کر دعا کیا کریں۔

**۷۶۲ حال**: احقر کے ساتھ والدہ محترمہ اور دو بھائی بھی ہوتے ہیں ایک بھائی بڑے ہیں جو شادی شدہ ہیں احقر ویسے تو پردہ رکھتا ہے مگر کبھی اچانک بھابھی صاحبہ کا سامنا ہو جاتا ہے جس سے احقر بہت شرمندہ ہوتا ہے۔

**جواب**: آتے جاتے وقت کھنکار کر یا آواز دے کر آئیں۔

..............................................

**۷۶۳ حال**: بعد مسنون سلام کے امید کرتا ہوں کہ جناب خیر و عافیت کے ساتھ ہوں گے۔ بندہ نے اس خط سے پہلے سلسلہ نمبر ۶ر اور ۷ر منتھی شدہ خط

روانہ کیا تھا۔ اس وقت مدرسہ میں سالانہ چھٹیاں تھیں اور میں جامعہ کا دورہ تفسیر کے اسباق پڑھ رہا تھا وہ سلسلہ وار خط وہیں سے روانہ کیا تھا اور جوابی لفافے پر اپنا پتہ لکھا تھا۔ پھر حسب اصول ایک ماہ بعد جب جواب نہ ملا تو خانقاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ سفر پہ تھے۔ پھر دوسرا ماہ گذرا تو میں دوبارہ خانقاہ میں حاضر ہوا اور حضرت مہتمم صاحب سے بات کی کہ میں نے حضرت کو ایک خط لکھا ہوا ہے اور اب میرا پتہ تبدیل ہونے والا ہے اس لیے چھان بین کر کے وہ خط مجھے واپس کردیں۔...... صاحب کی وساطت سے آدھے گھنٹے کی تگ ودو کے بعد ناکامی ہوئی تو پھر حضرت مہتمم صاحب نے بتایا کہ اسی پرانے پتہ پر رابطہ رکھو حضرت جب سفر سے واپس آئیں گے تو جواب روانہ کردیا جائے گا۔ اور صورتحال اب یہ ہے کہ پانچ ماہ گذر چکے ہیں لیکن تاحال جواب نہیں ملا ہے جبکہ میں نے مسلسل پرانے پتہ پر (جواد پر لکھا ہے) رابطہ رکھا ہوا ہے۔ جبکہ حال یہ ہے کہ پانچ ماہ اور کچھ دن کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لیکن جواب نہیں ملا ہے۔ میرا گمان یہ ہے کہ خط گم نہیں ہوا ہے۔ وہ اس طرح کہ پہلے دو ماہ تو آپ سفر پہ تھے پھر سفر سے واپسی پر مریض ہونے کی وجہ سے شاید آپ نے آرام کیا ہو اور خطوں کے جواب نہ دیئے ہوں۔ پھر شاید ڈاک زیادہ ہونے کی وجہ سے تھوڑے تھوڑے خطوں کے جواب دے رہے ہوں اور شاید ابھی میرے خط کا نمبر نہ آیا ہو۔ اس لیے میں اپنے گمان کے مطابق کہتا ہوں کہ میرا مندرجہ بالا پتہ والا خط آپ کے پاس موجود ہوگا۔ اس لیے کہتا ہوں کہ میرے اس پرانے پتے والے خط کی چھان بین کر کے صرف اطلاع دیں کہ خط ہے یا نہیں۔ موجود ہونے کی صورت میں جواب اگرچہ بعد میں دیں۔

**جواب**: یہ طریقہ مناسب نہیں۔ جواب نہ ملے تو سابقہ خط کی کاپی بھیجیں یا دوسرا خط اسی مضمون کا لکھ کر بھیجیں اور لکھ دیں کہ اس خط کے جواب سے محروم ہوں لیکن یہ لکھنا کہ پہلے خط کی چھان بین کر کے اطلاع دیں یہ ایک طرح اپنے

بڑے کو کام سپرد کرنا ہے جو خلاف ادب ہے ؎

طُرُقُ الْعِشْقِ کُلُّھَا اَدَبٌ

اپنے مشائخ کے ساتھ ایسا معاملہ کرنا جو دفتری حکام کے ساتھ کیا جاتا ہے انتہائی نامناسب ہے۔ آپ کی اس کم فہمی سے افسوس ہوا۔

---

**٧٦٤ حال**: حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ دادا پیر جی آپ کے خلیفہ کو اپنے شیخ سے بیعت ہوئے دو برس ہوئے ہیں۔ دادا پیر جی شیخ نام ہی اس کا ہے جس کے تصور سے احساس پیدا ہوجاتا ہے کہ ہم جن پریشانیوں و گناہوں میں مبتلا ہیں وہ اس سے ہمیں نکال لے گا۔ شیخ کا ایک ایک لفظ باعثِ زندگی ہوتا ہے دوسری طرف میں اس لائق نہیں شیخ کا کوئی لفظ یا نصیحت میرے لیے ہو ؎

وہ آئے بزم میں اتنا تو میرؔ نے دیکھا
پھر اس کے بعد چراغوں میں روشنی نہ رہی

سب کچھ صحیح تھا۔ ایک وقت ایسا آگیا شیخ نے فرمایا رابطہ کم کیا کریں۔ شور کیا تو جواب ملا تم حالت سکر میں ہو صحو میں لانا ہے۔ وہی ساری باتیں جو آپ کے ملفوظات میں ملتی ہیں ؎

سختیاں شیخ کی ہیں فنا کے لیے
مت سمجھ مت سمجھ ان کو ہرگز ستم

شاہ جی شیخ کے لیے جتنا روتی تھی اتنا ہی اللہ سے عشقِ شیخ مانگتی تھی۔ کیونکہ اس در کے سوا کوئی اور در بھی تو نہیں تھا۔ سب ضبط ہوجاتا تھا لیکن ان کا بیرونِ ملک سفر ضبط نہیں ہوتا تھا۔ پتہ کبھی کبھی واپسی کے قریبی دنوں میں مل جاتا تھا۔ کبھی خود دے دیا جب پیرانی سے رابطہ نہیں تھا پھر اس کے بعد پیرانی کی منتیں

کر کے مل جاتا۔ کبھی پیر بہن سے اس تکلیف کا ذکر کیا تو سمجھایا تعلق شیخ اس لیے ہوتا ہے کہ اللہ سے تعلق ہو جائے تم تو اس پر رک چکی ہو۔ راستہ چھوڑ دو تم غلطی پر ہو۔ مجھے اس کی بات ایسی بری لگی کہ اس سے پھر بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ پیرانی کی نظروں میں بھی آ گئی ان کی بے رخی، تنقید، طنز کا سامنا بھی کیا شیخ سے رابطہ پر۔ میں نے شیخ (علاوہ شروع کے دنوں کے) سے کبھی بات نہیں کی بوجہ ان کے رعب کے۔ میسج کے ذریعے رابطہ رکھا۔

یا اللہ میرے شیخ کے درجے کو بڑھا دے

سرتاجِ زمانہ میرے حضرت کو بنا دے

شاہ جی میری زبان سے ذکر کے بجائے ہر وقت یہ شعر نکلتا ہے معذور ہوں اس کے علاوہ کچھ ذکر نہیں ہوتا۔

شاہ جی میری ساتھی ہے وہ اپنے بھائی کا رشتہ بھیجتی ہے۔ میں رو پیٹ کر انکار کر دیتی ہوں۔ شیخ نے بھی بہتر قرار دے دیا تھا لیکن میرے والد صاحب نے میرے رونے کو دیکھتے ہوئے انکار کر دیا۔ کچھ عرصے بعد دوبارہ وہی رشتہ آیا۔ شیخ نے پھر تصویب فرما دی۔ گھر والے بضد میں بھی انکار پر بضد۔ اس بار شیخ سے تلخ کلامی ہو گئی کہ آپ کیوں بولے۔ فرمایا ان شاء اللہ قدر ہو گی۔ قلبی رجحان نہ ہوتا تو کبھی نہ کہتا۔ میں نے کہا آپ کا نکاح ہو رہا ہے جو قلبی رجحان کی خبر دے رہے ہیں؟ پھر اس کے بعد وہ خاموش ہو گئے یہ کہہ کر تم جانو اور تمہارے والدین۔

بس ٹھیک ہے شادی کوئی تصوف کا مسئلہ تو نہیں کہ شیخ کی رائے پر چلنا ضروری ہو۔ میں نے بات بھی سخت کی تھی۔ مضطر ہو گئی شیخ کو فون کیا، گھر تھے۔ پیرانی کے سامنے (لگتا ہے) فرمایا اتنی سخت کلامی کی کیا ضرورت تھی وہ ایک دفعہ میں تمہیں تھوڑی لے جاتے اتنا آسان ہوتا تو ہم نہ تمہیں لے آتے۔ میں

خاموش ہوگئی بات تو مجہول ہے۔ میں خوابوں کی دنیا میں نہیں رہتی۔ دو چار اشارے اس کے بعد مزید ملے میری ہمت جواب دے گئی کہہ دیا مجھے آپ پر اعتماد ہے مجھ سے مزید کچھ نہ کہلوائیں۔فرمایا جی لاتفکری۔

شاہ جی بس آپ بھی مجھ سے مزید کچھ نہ کہلوائیں میرے بڑوں سے انہوں نے ابھی تک کوئی بات نہیں کی۔

چھپانے کو ہم تم چھپاتے ہیں دونوں
رہے گا یہ افسانہ مشہور ہوکر

میں کہاں جارہی ہوں؟ معاشرہ اس کو قبول کرے گا یا نہیں۔ شیخ کو پھر سفر کا معاملہ درپیش ہوا۔ پیرانی سے بات کی لیکن وہاں سے سختی و بے نیازی کا معاملہ ہوا۔ واپسی پر شیخ بھی خاموش و بے نیاز لگے۔ ایک ہفتہ رہ کر پھر ایک ماہ کے سفر پر چلے گئے بغیر اطلاع دیئے۔ مجھے اس کا ضبط نہیں ہوا کہ انہوں نے ایسا کیوں کیا؟ وہ کیا چاہتے ہیں ایک طرف پیرانی کی سختی، پھر شیخ کی بے نیازی اور معاشرہ ان سب نے مجھے مجبور کردیا کہ خاموش ہوجاؤں، اپنی اس سلطنت کو چھوڑ دوں۔

تم لاش کو میری غسل نہ دو بس خون میں لتھڑی رہنے دو
کل خونِ شہادت میں لتھڑا یہ جسم انہیں دکھلائیں گے

پھر ان دِنوں میں میں نے استخارہ کیا کہ اب کیا کروں؟ جب بیدار ہوئی تو یہ شعر بڑی روانی سے بار بار زبان پر جاری تھا۔

مجھ پر میرے مسئلے کے بارے میں حکم صادر فرمادیں۔ بھائی کی اجازت و مشورہ و دستخط سے تحریر لکھ رہی ہوں۔ ارادہ ہے شیخ سے بالکل خاموشی اختیار کرنے کا۔ آپ کی تصویب ہی جمائے گی ورنہ مجھے اپنی ذات پر اعتماد نہیں۔ خاموش بھی ان کو بتا کر ہوجاؤں یا بس خاموش ہوجاؤں؟

**جواب**: پورا خط حرف بہ حرف پڑھا۔ پڑھ کر سخت صدمہ ہوا۔ ایک ایک لفظ سے عشقِ مجاز کی بدبو آرہی ہے۔ شیخ سے تعلق اللہ کی محبت سیکھنے کے لیے ہوتا ہے نہ یہ کہ شیخ سے عشق لڑایا جائے۔ شیخ سے تمہارا تعلق اللہ کے لیے نہیں ہے اس میں سراسر نفسانیت ہے۔ نیت تمہاری خراب معلوم ہوتی ہے اور الزام رکھ رہی ہو دوسرے پر اور یہ بھی انتظار ہے کہ ان کی طرف سے پیغام آئے۔ تمہاری پیرانی کا ناراض ہونا اسی وجہ سے ہے کیونکہ غالباً وہ تمہاری نیت کو بھانپ گئیں۔ اور پیر بہن نے جو صحیح مشورہ دیا کہ تمہارا راستہ صحیح نہیں ہے تو اس سے ناراض ہونا بھی نفسانیت کی دلیل ہے اور شیخ سے کہیں اس طرح گفتگو اور جرح کی جاتی ہے جیسے کسی برابری والے سے اور شیخ سے کہیں اس طرح جواب طلب کیا جاتا ہے کہ بغیر اطلاع دیئے سفر پر کیوں گئے۔ یہ شیخ و مرید کی گفتگو ہے؟ یہ تو عاشق و معشوق کی گفتگو ہے۔ تعجب ہے کہ وہ کیسا شیخ ہے جس نے ان باتوں پر نکیر نہیں کی اور تعلق کو ختم نہیں کیا اور عورت کا اس طرح کے عاشقانہ اشعار شیخ کو لکھنا نہایت نامناسب اور بے باکی کی بات ہے لیکن اگر تمہارا بیان صحیح ہے کہ انہوں نے کہا کہ ہم تمہیں نہ لے آتے اور اشارے دیئے وغیرہ تو شیخ کا نام بتاؤ تا کہ ان سے جواب طلب کیا جائے۔ اگر تحقیق کے بعد یہ بات صحیح ثابت ہوئی تو جو شیخ مریدنیوں سے عشق لڑانے لگے وہ خلیفہ بننے کے قابل نہیں۔ اسی لیے ہمارے بزرگوں نے نامحرم مریدنیوں کو بغیر محرم کے خط پر دستخط کے مکاتبت کی اجازت نہیں دی۔ یہ بزرگوں کا طرز چھوڑنے کی نحوست ہے کہ خط کیا فون پر بے محابا گفتگو ہو رہی ہے میسج کیے جا رہے ہیں۔ شیخ عشقِ مجاز کی گندگی کو نکالنے کے لیے ہوتا ہے نہ کہ وہ خود اس گند میں مبتلا ہو جائے یا اس کو اس گند میں ملوث کرنے کی کوشش کی جائے۔ خبردار فوراً اس خلیفہ سے تعلق ختم کرو۔ یہ تعلق بالکل نفسانی ہے، توبہ کرو، اپنی آخرت کو تباہ نہ کرو۔ جس سے تعلق میں نفس شامل ہو اس سے

اللہ نہیں مل سکتا اور اس سے بیعت یا اصلاح کا تعلق رکھنا حرام ہے۔

**٧٦٥ حال**: حضرت والا مجھے اپنی کیفیت بیان کرنے کے لیے کوئی الفاظ نہیں مل رہے، حضرت اقدس میں بہت زیادہ پریشان ہوں اور مجھے یہ بھی پتا نہیں کہ میں کیوں پریشان ہوں۔ میں ذہنی طور پر لگتا ہے جیسے تھک گئی ہوں۔ دماغ ہر وقت فکرمند سا رہتا ہے، کبھی آپس کے رویوں کی وجہ سے، کبھی گھر کے ماحول کی وجہ سے، کبھی امی کی صحت کے بارے میں فکرمندی ہوتی ہوں حضرت والا کبھی کبھار لگتا ہے جیسے میرے باطن کی خرابی نے میرے اردگرد کے ماحول کو میرے لیے پریشان کن بنادیا ہے۔ یا پھر میرے اردگرد کا عجیب ماحول میرے باطن پر اثر انداز ہے۔

حضرت والا یہ صریح ناشکری ہوگی کہ میں کہوں کہ میں بہت برے ماحول میں ہوں۔ ایسا بالکل بھی نہیں ہے اکثر گھروں میں ایسا ہی ہوتا ہوگا یا شاید اس سے بھی برا۔ مگر پتا نہیں کیوں کچھ عرصے بعد مجھے ہر چیز اجنبی سی لگنے لگتی ہے کچھ طبیعت پریشان سی ہوجاتی ہے، اکتاہٹ سی پیدا ہونے لگتی ہے، چھوٹی چھوٹی بات بہت زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ کسی بھی چیز میں دل نہیں لگتا۔ معمولی معمولی باتوں پر دل چاہتا ہے کہ روؤں۔ کسی پُرسکون جگہ خاموش بیٹھی رہوں۔ حضرت والا چند دنوں یہ کیفیت ہوتی ہے پیر کے بیان میں شرکت کرنا اتنی بڑی نعمت لگتا ہے کہ ہزاروں سجدوں سے بھی حق ادا نہ ہو۔ اللہ رب العزت بیان پر عمل کی بھی توفیق نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔

حضرت والا گذشتہ سے گذشتہ خط میں کم وبیش ایسی ہی کیفیت پر فرمایا تھا کہ بحالت مجبوری کسی ایسے مدرسے میں جہاں مردوں کا عمل دخل نہ ہو پڑھ لو یا پڑھالو، اور یہ بھی فرمایا تھا کہ والدین یا بھائی کی اجازت سے کسی دیندار

دوست سے مل آیا کرو یا بہن کے گھر چلی جایا کرو۔

حضرت والا دوستوں کے گھر جانے کا ہمارے گھر اتنا رواج نہیں ہے اجازت بہت مشکل سے ملتی ہے (اور ویسے بھی میری دوست کی شادی ہوگئی ہے) بہن کے گھر میں زیادہ تر بھائی یا امی وغیرہ ہی جاتی ہیں میرا جانا کم کم ہی ہوتا ہے۔

**جواب**: حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پریشانی اور تشویش کی وجہ تجویز ہے ہم چاہتے ہیں مثلاً کہ ہمارے اردگرد کا ماحول ایسا نہیں ایسا ہو، لوگوں کا رویہ ایسا ہو وغیرہ اور جب اس کے خلاف ہوتا ہے تو تشویش پیدا ہوتی ہے اس کا علاج تفویض ہے کہ اپنے کو اللہ کے سپرد کردو کہ میں آپ کی مرضی میں راضی ہوں البتہ دعا کرنا تفویض اور تسلیم ورضا کے خلاف نہیں دعا کرو والدہ کی صحت اچھی ہوجائے گھر کا ماحول بدل جائے جیسے چھوٹا بچہ ابا سے اپنا حال کہہ کر مطمئن ہوجاتا ہے کہ میں نے ابا سے کہہ دیا ہے اب ابا وہی کریں گے جو میرے لیے بہتر ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو اور پھر ان کے فیصلے پر راضی رہو تو پریشانی نہیں ہوگی۔

**٧٦٦ حال**: اور حضرت والا ایسا مدرسہ جہاں صرف معلمات ہوں اس بارے میں جس جس سے پوچھا ہے اس نے آپ والا کے مدرسے جامعہ اشرف المدارس ہی کا ذکر کیا ہے۔ حضرت والا میں پڑھنا چاہتی ہوں۔ میں چاہتی ہوں میرا ذہن مصروف ہوجائے، مجھے لگتا ہے جیسے میری یہ کیفیت یکسانیت کی وجہ سے ہوئی ہے، حضرت والا میرا دل چاہتا ہے کہ کچھ عرصے میں کچھ مختلف سوچوں، حضرت والا میں ایک جیسی سوچ ایک جیسے ماحول سے تنگ آگئی ہوں اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے اگر ناشکری ہوگئی ہو۔ حضرت والا میں واضح طور پر اپنی سوچ اپنے احساسات اس لیے بھی بیان کررہی ہوں تاکہ جہاں میں غلطی پر ہوں

جہاں کہیں نفس کی آمیزش ہو، حضرت والا وہاں وہاں تنبیہ فرمادیں۔

حضرت میں بہت بے سکون سی ہوں اندرونی طور پر۔ حضرت والا اب مسئلہ یہ ہے کہ جامعہ اشرف المدارس ہمارے گھر سے بہت زیادہ دور ہے۔ اگر مدرسہ پڑھنے کی گھر سے اجازت مل بھی گئی تو اتنی دور مدرسے کی تو مشکل ہی لگتی ہے کہ اجازت ملے۔

حضرت والا تین بنات کے مدرسے ایسے ہیں جن کی انتظامیہ سے بات ہوسکتی ہے کہ مرد اساتذہ سے کسی بھی قسم کا کوئی رابطہ نہیں ہوگا، نہ حاضری لینے کا، نہ سبق سننے سنانے کا غرض یہ کہ ان کے گھنٹے میں ایسے ہی لوں گی جیسے بیان وغیرہ سنا جاتا ہے، ان کو نہ علم ہو کہ پچاس ساٹھ طالبات میں میں بھی موجود ہوں۔ اور حضرت والا انتظامیہ کو یہ بھی بتادیں گے کہ اس ہی شرط پر داخلہ دیا جائے، ورنہ داخلہ منظور نہ کیا جائے۔ حضرت والا مندرجہ بالا صورت حال اگر آپ والا کو ٹھیک لگتی ہے تو حضرت والا آپ کی مبارک نسبت کی وجہ سے آپ والا سے وعدہ ہے کہ بات چیت تو درکنار، کوئی استاذ میرا اسلام کا جواب بھی نہیں سنے گا، (انشاء اللہ العزیز) آگے حضرت اقدس آپ جو مناسب سمجھیں وہ حکم دیں چاہے مجھے سمجھ آئے یا نہ آئے ان شاء اللہ سر تسلیم خم ہوگا۔ آپ والا کے حکم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے دکھائی گئی بہترین راہ سمجھوں گی۔

**جواب**: آپ کے تقویٰ پر ہمیں اعتماد ہے مگر کیا کریں بزرگانِ دین نے منع فرمایا ہے اور بزرگوں کی نگاہ جہاں تک جاتی ہے ہماری نگاہ وہاں تک نہیں جاسکتی۔ قریب میں کوئی ایسا ادارہ جہاں صرف عورتیں مثلاً سلائی یا کھانا پکانا سکھاتی ہوں وقت گزارنے کے لیے علاجاً وہاں داخلہ لے لو۔ کچھ ماحول بدلے گا تو طبیعت بہل جائے گی۔

**۷۶۷ حال**: حضرت والا یہ سب یقیناً معمولی سی باتیں ہوں گی مگر ان کی وجہ

سے میں اندر سے ٹوٹ پھوٹ گئی ہوں۔

**جواب:** زیادہ حساس نہ ہو ضرورت سے زیادہ حساس ہونا بھی باعثِ تکلیف ہوتا ہے کسی بات کو ذہن پر نہ لو سمجھو کہ یہ کوئی اہم بات نہیں، احساس کی وجہ سے اہم معلوم ہو رہی ہے۔

---

**۷۶۸ حال:** اللہ رب العزت آپ والا کو صحتِ کاملہ عاجلہ و مستمرہ نصیب فرمائے، اور آپ والا کا سایہ ہم سب پر تا دیر سلامت رکھے، آمین۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کو اور جملہ متعلقین کو ہر غم سے بچائے اور ہر خوشی دکھائے، آمین ثم آمین۔ حضرت اقدس بھائی سے آپ والا کی خرابیِ صحت کا پتا چلا تو دل کی جو کیفیت تھی وہ دائرۂ تحریر سے باہر ہے، دل میں بے شمار وساوس آ رہے تھے، آنکھوں میں مسلسل آنسو آ رہے تھے، مشفق شیخ کی قدر نہ کرنے کا احساس گھیرے ہوئے تھا، حضرت والا دل کا خالی پن اپنی نااہلی کا احساس دِلا رہا تھا کہ تقریباً چار سال ہونے کو ہیں حضرت والا سے تعلق قائم کئے ابھی تک صرف اور صرف اپنی غفلت کے سبب دل دل نہیں بن سکا۔ دنیا کی فانی چیزوں میں کس قدر مشغول ہے کہ مشغولیت کا احساس بھی اب کم کم ہوتا ہے، حضرت والا! کاش کہ میری نظر سے سب کچھ گر جائے، اور کاش کہ وہ معرفت اور قربت جو آپ والا کو حاصل ہے اس کا صرف ایک ذرہ ہی مجھے حاصل ہو جائے، آمین، ثم آمین۔ حضرت والا میں بے ادبی کی حد کو پہنچی ہوئی ہوں مجھے معاف کر دیں۔

**جواب:** مطمئن رہیں، دل ایسے ہی بنتا ہے اور خوب بن رہا ہے۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ دنیا کے کاموں میں مشغول ہونا بھی برا نہیں۔ دل کا دنیا میں ایسا لگنا کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو نظر انداز کر دے یہ برا ہے۔ ہاتھ دنیا کے کاموں میں ہوں، اور دل اللہ کے ساتھ ہو اور باخدا ہونے کی علامت یہ بھی ہے کہ ایسا

دل مرضی الٰہی کے خلاف کسی چیز میں نہیں لگ سکتا۔

دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ باخدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا رہے

**۷۶۹ حال:** حضرت والا بہت سے مسائل میرے لیے اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ جب میری ذات کو نظر انداز کیا جاتا ہے تو یہ مجھ سے برداشت نہیں ہوتا، حضرت والا پتا نہیں کیوں میں اہمیت چاہتی ہوں، قدر چاہتی ہوں، اسی لیے حضرت میں چاہتی ہوں کہ میں بالکل مٹی ہوئی رہوں، تاکہ دوسروں کی حقارت، اور نظر انداز کرنا، مجھ پر اثر انداز نہ ہو۔

**جواب:** حقارت اور نظر انداز کرنے سے تکلیف ہونا فطری بات ہے لیکن صبر کریں اور انتقام نہ لیں اور اپنے عیوب کو یاد کریں اور سوچیں کہ اگر یہ عیوب لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو وہ کتنا حقیر سمجھیں بس یہی غنیمت ہے کہ وہ نفرت اور تحقیر نہیں کرتے چہ جائیکہ ان سے تعریف کی توقع رکھی جائے اور سوچو کہ بالفرض تمام لوگ میری تعریف کرنے لگیں تو کیا حاصل نہ وہ رہیں گے نہ میں رہوں گی پھر ایسی فانی چیز کی تمنا کرنا بے وقوفی ہے۔

**۷۷۰ حال:** حضرت والا گذشتہ خط میں آپ نے ارشاد فرمایا تھا کہ خوش رہا کرو۔ حضرت اقدس مجھے خوش رہنا نہیں آتا، حضرت والا کچھ میری طبیعت بہت زیادہ ہی حساس ہوگئی ہے۔ چھوٹی سی بات بھی دل پر گہرا اثر ڈالتی ہے۔ کچھ ہمارے گھر کا ماحول بھی عجیب سا ہوگیا ہے، ہر وقت پیسہ، پیسہ اسی پر لڑائی ہوتی ہے۔ اسی سے صلح ہوتی ہے۔ اور اسی سے ہی خوشی غمی ہوتی ہے، حضرت والا، دل گھٹنے لگتا ہے دل چاہتا ہے کہیں بہت دور چلی جاؤں، کسی پر سکون جگہ۔

**جواب:** گھر کے ماحول کو نہ دیکھو۔ اللہ تعالیٰ کے اس فضلِ عظیم کا شکر کرو کہ اس ماحول میں آپ کو اس ماحول سے بے زار کر دیا اور اپنی محبت کا غم اور دین کی

فکر عطا فرمائی۔ اگر اللہ تعالیٰ فضل نہ فرماتے تو آپ بھی اسی ماحول میں گم ہوتیں۔ اس نعمت کے استحضار سے سارا غم جاتا رہے گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**۷۷۱ حال**: حضرت والا عادت تقریباً ختم ہوگئی تھی، مگر کچھ دنوں سے محض بے خیالی اور مذاق میں بات کچھ تھی، کچھ کہہ دی، اسی مجلس میں پتا بھی چل گیا کہ میں مذاق کر رہی تھی بات اس طرح تھی، دل میں بار بار یہی آرہا ہے کہ شاید یہ بھی جھوٹ میں شامل ہے، اصلاح کی محتاج ہوں۔

**جواب**: زیادہ وہم میں نہ پڑیں۔

**۷۷۲ حال**: حضرت والا بدگمانی بھی بہت ہونے لگی ہے۔ قریبی رشتوں کے بارے میں خاص کر، کچھ عرصے سے اکثر باتوں میں منفی پہلو کی طرف دھیان جاتا ہے۔

**جواب**: بدگمانی کی طرف دھیان جانا یا خیال آنا بدگمانی نہیں ہے بدگمانی یہ ہے کہ اس گمان کو دل سے صحیح سمجھے۔

**۷۷۳ حال**: حضرت بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ جہاں غیبت ہو رہی ہو وہاں سے اٹھ تو جاتی ہوں مگر آواز برابر آتی رہتی ہے۔ حضرت والا اس وقت کیا کروں؟

**جواب**: اُٹھ جانا کافی ہے اپنے اختیار سے کان لگا کر نہ سنیں۔

**۷۷۴ حال**: اور حضرت والا ایسی مجلس سے اٹھا بھی کم جاتا ہے، صرف اور صرف اپنی غفلت کی بنا، اٹھنے میں دیر ہو جاتی ہے۔

**جواب**: جس کی غیبت ہو رہی ہے اس کی طرف کوئی اچھی تاویل کر دیں کہ یہ بات یوں نہیں یوں ہوگی پھر بھی وہ نہ مانیں تو اٹھ جائیں۔

---

**۷۷۵ حال**: شرعی پردہ تاحال شروع نہ ہوسکا۔ اس بار شوہر کے جہاز پر جانے سے پہلے ان سے کہا کہ میں شرعی پردہ کرنا چاہتی ہوں مگر آپ کے تعاون اور

رضامندی کے بغیر نہیں کرسکتی میں اللہ کے حضور بے پردہ حالت میں حاضر نہیں ہونا چاہتی ہوں آپ سوچ لیں پھر مجھے جواب دیں۔ اسی دن جہاز پر جارہے تھے تو جواب کچھ نہ دیا۔

**جواب:** اس میں شوہر کا تعاون اور رضامندی ضروری نہیں شرعی پردہ فرض ہے۔ ہمت سے کام لے کر فوراً شروع کردیں۔

**۷۷۶ حال:** ویسے جانے سے پہلے الحمدللہ اتوار کی مجالس میں بھی حاضر ہوتے رہے اور جمعہ میں مجالس میں تو پہلے ہی سے جارہے تھے اس بار میرے خالہ زاد میرے شوہر کے ماموں زاد بھائی کے ساتھ الحمدللہ حضرت والا کے ہاتھ مبارک پر بیعت ہوئے۔ اس کے بعد ماشاء اللہ تبدیلی بھی آئی ہے۔ اب آپ والا سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے دل میں جلدی ڈال دیں اور وہ مجھے شرعی پردے کی اجازت دے دیں۔ مجھے معلوم ہے کہ شرعی پردے کے لیے شوہر کی اجازت کی ضرورت نہیں ہے مگر حضرت اگر میں نے بغیر ان کی رضامندی کے شروع کیا تو یہ ہمارے تعلقات کی خرابی کا باعث ہوگا۔ لہٰذا بہت بہت دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** کوئی تعلقات خراب نہیں ہوں گے کسی چیز سے نہ ڈرو یہ ڈر شیطانی ہے اور اللہ سے دور کرنے والا ہے۔

**۷۷۷ حال:** حضرت والا اللہ تعالیٰ سے ان کی محبت ان کا عشق مانگ رہی ہوں مگر کچھ محسوس نہیں ہوتا کہ ان کی محبت میں اضافہ ہوا۔ دل پر وہی زنگ وہی قفل لگا ہے جو پہلے تھا حضرت والا میں جانتی ہوں کہ ناپاک پلید میرا دل میرا جسم سرتاپا پلید ہوں لیکن پھر بھی مانگتی رہتی ہوں کہ اللہ مجھے اپنا ایسا عشق ایسی محبت عطا کردیں کہ ان کی محبت کے سامنے دنیا کی ساری محبتیں ہیچ ہوجائیں ایسا کب ہوگا حضرت اور ہوگا بھی کہ نہیں؟ مجالس میں حاضری کے دوران اور عورتوں کو دیکھتی

ہوں کہ کیا کیا ان کے مبارک احوال ہیں تو رشک آتا ہے۔ اور دل چاہتا ہے کہ میں بھی ان میں شامل ہوں مگر میرا حال تو بہت خراب ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے میں سب سے بڑی رکاوٹ میرا پردہ نہ کرنا ہے۔ دل اندر ہی اندر بہت گھٹتا ہے، اس محرومی پر۔

**جواب**: یہ رشک مبارک ہے آپ بھی ہمت سے کام لیں تو دین میں خوب ترقی کریں گی۔ پردہ شروع کردیں تو سب رکاوٹ دور ہوجائے گی اور بہت جلد اس مقام پر پہنچو گی جس کی تمنا ہے۔

**۷۷۸ حال**: حضرت میرے لیے اپنے مبارک ہاتھ اٹھا کے اللہ تعالیٰ سے مانگ لیں کہ وہ مجھے اپنا بنالیں جذب فرمالیں اپنے دوستوں کی صف میں شامل فرمالیں۔ حضرت آپ اللہ کے مقرب اور محبوب ہیں اللہ تعالیٰ آپ کی دعا رد نہیں فرمائیں گے ان شاء اللہ اور میری بگڑی بن جائے گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کا بابرکت وجود ہمارے سروں پر قائم رکھے اور ہمیں آپ سے خوب خوب فیض اٹھانے والا بنائے، آمین۔

**جواب**: دل سے دعا ہے۔

..........................................................

**۷۷۹ حال**: حضرت والا میں نے اپنے پچھلے خط میں شرعی پردے سے متعلق لکھا تھا کہ ہمت نہیں ہوتی تو آپ نے لکھا کہ میں ہمت کروں آپ دعا کریں گے میں نے اسی سلسلے میں جب اپنے شوہر کے خیالات معلوم کرنے کی کوشش کی تو انہوں نے کہا کہ تم پردہ تو کرتی ہو پورا دوپٹہ سر سے اچھی طرح لپیٹ کر آتی ہو (صرف چہرہ کھلا ہوتا ہے) اور باہر وہ بھی کور (Cover) کرتی ہوں۔ تو شوہر نے کہا کہ یہ بھی کافی ہے۔

**جواب**: شرعاً یہ کافی نہیں ہے۔

**۷۸۰ حال**: اور کہا کہ چہرے کا پردہ فرض ہے مگر ہم کون سے سارے فرائض پورے کرتے ہیں ہم تو کمزور اور گناہ گار بندے ہیں اور میں تو اللہ سے توبہ استغفار کرلیتا ہوں کہ یا اللہ میں خطا کار ہوں آپ معاف فرمایئے۔ (یہ خیالات شوہر کے ہیں۔)

**جواب**: یہ کون سی منطق ہے کہ اگر فرائض پورے نہیں کرتے تو جو کرتے ہیں یا کرسکتے ہیں ان کو بھی چھوڑ دیں۔ گناہ چھوڑنے کا عزم کرکے توبہ کرنے سے توبہ قبول ہوتی ہے گناہ بھی کرتے رہو اور استغفار بھی کرتے رہو ایسی استغفار و توبہ قبول نہیں۔

**۷۸۱ حال**: پھر انہوں نے یہ مثال دی کہ فلاں ڈاکٹر صاحب جو ہمارے سلسلہ کے بہت بڑے بزرگ تھے۔ اور میرے ساس سسران سے بیعت بھی تھے۔ وہ تو میری امی کے سامنے اور خاندان کی اور خواتین کے سامنے آجاتے تھے ہاں نظر اٹھا کر بات نہیں کرتے تھے اسی طرح ان کی زوجہ بھی شرعی پردہ نہیں کرتی تھیں، واللہ اعلم۔

**جواب**: کسی بزرگ کا کوئی عمل حجت نہیں شریعت کا حکم حجت ہے۔ کتبِ فقہ سے بزرگوں کے عمل کو ملاؤ، بزرگ کے عمل سے کتابوں کو نہ ملاؤ۔ اگر کتاب یعنی شریعت کے حکم کے مطابق کسی بزرگ کا عمل ہے تو صحیح ہے ورنہ اس کو بشری کمزوری پر محمول کریں گے۔

**۷۸۲ حال**: بہرحال میں اس وقت چپ ہوگئی پھر بعد میں میں نے دوبارہ پوچھا تو انہوں نے کافی ناگواری کا اظہار کیا اور میری بہت سی عادتیں گنوائیں جو یہ ہیں کہ میں ہر وقت سر سے دوپٹہ کیے رہتی ہوں اگرچہ گھر میں کوئی نامحرم بھی نہیں ہوتا تب بھی اور بھی اسی طرح کی ایک دو باتیں کہیں اور مجھے کافی باتیں سنانے کے بعد کہا کہ میں دین کے معاملے میں کچھ نہیں کہتا، اب حضرت والا

آپ بتائیں کہ اس صورتحال میں جبکہ مجھے اپنے شوہر کی ناگواری بھی معلوم ہوگئی اور میرے اندر تو ویسے ہی اپنے ماحول اور جوائنٹ فیملی کی وجہ سے ہمت کی کمی تھی میں کیا کروں اگر میرا شوہر ہی مجھے اس سلسلے میں سپورٹ نہیں کرے گا تو میں کس کی طرف دیکھوں۔

**جواب**: اللہ کی طرف دیکھیں، کسی کی طرف نہ دیکھیں شوہر کی ناگواری اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

**۷۸۳ حال**: حالانکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ شوہر مجھ سے خود کہے کہ پردہ کرو مگر ان کا نہ تو کسی سے اصلاحی تعلق ہے اور نہ ہی ان کے خیالات سے لگتا ہے کہ انہیں اس کی ضرورت محسوس ہوتی ہے جب کہ میں چاہتی ہوں کہ وہ بھی میرے ساتھ مجالس میں جائیں مگر وہ ہر دفعہ منع کر دیتے ہیں۔ حضرت ان حالات میں کیا میں اپنے شوہر کی مرضی کے بغیر پردہ شروع کر دوں؟

**جواب**: بالکل شروع کر دیں۔

**۷۸٤ حال**: یا مجھے کیا کرنا چاہیے کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ آپ جلد جواب دیں تاکہ میں اس الجھن سے نکل سکوں۔

**جواب**: جب سمجھانے کے باوجود آپ کی سمجھ میں نہیں آرہا تو معلوم ہوتا ہے کہ پردہ کے معاملہ میں خود سنجیدہ نہیں ہو۔

**۷۸۵ حال**: مجھے ریاح کے دباؤ کا شدید مرض ہے۔ لیکن حضرت والا میں باوضو رہنا چاہتی ہوں مگر گیسز کی وجہ سے سونے سے پہلے وضو کروں تو اکثر ٹوٹ جاتا ہے اس صورت میں میں کیا کروں؟

**جواب**: اس بیماری کے ساتھ ہر وقت باوضو رہنے کا خیال چھوڑ دیں ورنہ ریاح اوپر دل کی طرف چلی جائے گی جس سے اختلاجِ قلب کا اندیشہ ہے۔ اس زمانے

میں نگاہوں کو باوضو رکھو شرعی پردہ کرو یہ ہر وقت باوضو رہنے سے افضل ہے۔

**۷۸٦ حال**: آفس میں بھی معاملات صحیح چل رہے اب چونکہ میرے آفس کے دوساتھی حج پر چلے گئے ہیں اس لیے میں نے آفس میں سے انٹرنیٹ کو بند کروادیا ہے صرف ایک کمپیوٹر ہے اور وہ بھی دوسرے صاحب کے استعمال میں ہے جس پر انہوں نے Lock لگا رکھا ہے کوئی اور استعمال نہیں کرسکتا۔ اس کے باوجود میں نے آفس میں کہہ دیا ہے کہ جب تنہائی ہوگی میں اٹھ کر باہر چلا جاؤں گا۔ اب اگر انٹرنیٹ کی ضرورت ہوتی ہے تو ساتھ والے کمرے میں انٹرنیٹ موجود ہے وہاں جا کر استعمال کرلیتا ہوں وہاں بھی یہ احتیاط کرتا ہوں کہ جب کوئی نہیں ہوتا تو نہیں جاتا اگر ایک آدمی بھی ہوتا ہے تو جاتا ہوں اور صرف ضروری ضروری کام کر کے واپس اپنے کمرے میں آجاتا ہوں۔ اس میں حضرت ایک دفعہ کوتاہی ہوئی جس کا نقصان بھی ہوا میں نے توبہ بھی کی اور نفس جب ہی پریشان کرتا ہے جب میں کسی مصلحت کو گوارا کرلیتا ہوں اور آپ کی باتوں کو چھوڑتا ہوں اسی غلطی والے دن میں عصر کی مجلس میں حاضر ہوا تھا دل بہت پُرغم تھا ندامت طاری تھی تو مجھے حضرت والا کا ارشاد یاد آیا کہ جب غلطی ہوجائے تو فوراً توبہ کرو اور توبہ اگر اللہ والوں کے سامنے کرو تو بہت ہی فائدہ ہوگا۔ الحمدللہ اس پر عمل کی توفیق ہوئی عصر کی مجلس کے اختتام پر جب حضرت والا کھڑے ہوئے اور خدام حضرت کو سہارا دینے لگے تو میں نے دیکھا کہ حضرت والا کی آنکھیں آنسوؤں سے بھری ہوئی ہیں اور ایک خوب صورت آنسو حضرت کی آنکھ کے کنارے پر ٹھہرا ہوا ہے جیسے اس نے سیٹ بنالی ہو تو میں نے فوراً اللہ میاں سے دعا کی کہ اے اللہ میرے شیخ کے اس آنسو کے صدقے میں میری توبہ قبول کرلے مجھے معاف کردے مجھے اللہ والا بنادے اور دعا کرتا رہا۔ پھر عشاء کے

بعد والی مجلس میں حاضری ہوئی حضرت کے سامنے ہی بیٹھا تھا اس مجلس میں حضرت بولے نہیں خاموش رہے ادھر ادھر دیکھتے رہے ایک دو دفعہ مجھے بھی دیکھا اس مجلس میں اشعار پڑھے گئے، وہ مجلس عجیب تھی حضرت بہت عجیب بہت عجیب...... میرا دل ٹوٹا ہوا تھا ندامت سے بھرا ہوا تھا حضرت نے ایک نظر کیا ڈالی ایسا لگا دل نور سے بھر گیا ایسا محسوس ہوا میرے رگ رگ میں نور دوڑنے لگا۔ اس مجلس سے بعد دل پر عجیب کیفیت طاری رہی ہر وقت ایسا محسوس ہوتا کہ اللہ تعالیٰ مجھے، دیکھ رہے ہیں جب بھی میں کسی سے بات کرتا تو یوں لگتا اللہ تعالیٰ دیکھ رہے ہیں کہ یہ کیسے بولتا ہے جب میں چلتا تو یوں لگتا اللہ تعالیٰ واقعی میں دیکھتے ہیں کہ کیسے چلتا کیسے نماز پڑھتا ہے کیسے کام کرتا ہے بس ہر وقت دل ان ہی سے چپکا رہا کامل دو دن اس ہی کیفیت میں گزر گئے الحمدللہ اب بھی یہ کیفیت طاری ہے۔ وساوس ہیں ہی نہیں، خیالات سب دب گئے ہر وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت سامنے رہتی ہے اور ساتھ ساتھ اس کی برکت سے نگاہوں کی خوب حفاظت ہو رہی ہے۔ یوں لگ رہا ہے کہ سر پر بہت بوجھ ہے اللہ تعالیٰ سامنے ہیں اور یوں ہوتا ہے کہ اس دنیا میں کوئی اور نہیں میرے اور میرے اللہ کے سوا۔

**جواب**: عطاءِ نسبت کی علامت ہے، مبارک ہو۔

**۷۸۷ حال**: حضرت اس کے ساتھ یہ بھی ذہن میں رہتا ہے اعمال مقصود ہیں، یہ کیفیات ہوں یا نہ ہوں، لیکن حضرت دل میں اس کی وجہ سے عجیب خوشی رہتی ہے۔

**جواب**: خوش ہونا اچھا ہے، حالِ محمود کا اکرام ہے۔

..................................................

**۷۸۸ حال**: الحمدللہ حضرت والا کی دعاؤں سے اللہ تعالیٰ نے نیک سیرت، متقی اور دین دار بیوی عطا فرمائی، ہر لمحہ حضرت کے لیے دل سے دعائیں نکلتی ہیں کہ میری اوقات نہیں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم شیخ کے تعلق کے

صدقے میں ایسی رفیقِ حیات عطا فرمائی، الحمد للہ، الحمد للہ!

حضرت سے اصلاح کی درخواست ہے کہ بات آج کل پیش آرہی ہے کہ اکثر اوقات اہلیہ کا دھیان رہتا ہے اور جب بھی وسوسۂ گناہ دل میں آتا ہے تو فوراً اہلیہ کا دھیان ہوجاتا ہے۔ حالانکہ پہلے تو اللہ تعالیٰ کا دھیان آتا تھا اب ایسا لگتا ہے کہ اہلیہ کا دھیان بیچ میں آگیا ہے اگرچہ میں باتکلف اللہ تعالیٰ کا دھیان اس موقع پر لے آتا ہوں لیکن یہ چیز کھٹکتی ہے۔ حضرت اصلاح فرمائیں۔

**جواب:** کوئی کھٹک کی بات نہیں، اہلیہ کا دھیان غیر اللہ نہیں ہے۔

**۷۸۹ حال:** حضرت والا کی بیویوں سے حسنِ سلوک کی تعلیم اکثر ذہن میں رہتی ہے جس کی وجہ سے ازدواجی زندگی حسین تر ہوگئی ہے الحمد للہ! بیوی کی محبت شدید محسوس ہوتی ہے اور یوں لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت مغلوب ہوگئی۔ جیسے پہلے اللہ تعالیٰ کا تعلق اور دھیان محسوس ہوتا تھا اب ویسا نہیں، جیسے پہلے حضرت والا کا تصور نگاہوں میں رہتا تھا اب وہ کیفیت نہیں اب وہ داعیہ شدید خانقاہ جانے کا پیدا نہیں ہوتا اگرچہ ہفتے میں دو تین بار حاضری ہوجاتی ہے اور اہلیہ کو بھی بیان میں لاتا ہوں۔ مجھے خطرہ محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** بیوی سے تعلق اللہ ہی سے تعلق ہے اس کا سبب حق تعالیٰ کی ذات ہے ورنہ یہ نامحرم ہوتی پھر آپ اس کی طرف توجہ کرتے؟ البتہ جو اعمالِ واجبہ ہیں ان میں کمی نہ ہو اور یہ بھی نہیں کہ ذکر اللہ اور خانقاہ چھوڑ دو، یہ بھی سوچو کہ یہ محبت لاکھ جائز صحیح لیکن فانی ہے اور اللہ کے نام کی لذت ہمیشہ باقی رہنے والی ہے جو موقوف ہے صحبت اہل اللہ پر لہٰذا دنیا کی کوئی نعمت اور کوئی لذت اس کا بدل نہیں ہوسکتی۔

**۷۹۰ حال:** پھر دل کو یوں تسلی دیتا ہوں کہ یہ تو بیوی کا حق ہے کہ اس کو وقت دیا جائے خصوصاً شروع میں تو اس ایڈجسٹ (Adjust) ہونے میں میری مدد کی، میرے ساتھ کی زیادہ ضرورت ہے۔ اور وہ سارا دن انتظار میں بھی رہتی ہے۔

اگر اس کو وقت کم دوں تو وہ محسوس کرے گی۔

**جواب:** صحیح۔

**۷۹۱ حال:** حضرت والا کی محبت کبھی اتنا رُلاتی ہے کہ حد نہیں، کبھی ناقدری کا احساس حواس پر چھا جاتا ہے کبھی محبت ایسی کم ہو جاتی ہے کہ دل غمگین ہو جاتا ہے۔ اور ناقدری کا احساس دامن گیر ہو جاتا ہے۔ آخرت میں اس کی پکڑ کا خوف حواس پر چھا جاتا ہے غم ہوتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا شاید معمولات میں کمی ہونے کی وجہ سے خانقاہ میں حاضری کم ہو رہی ہے۔ عجیب بے چینی کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے دل چین نہیں پاتا۔

**جواب:** یہ رونا اور ناقدری کا احساس دلیلِ محبت ہے۔

**۷۹۲ حال:** حضرت والا بعض اوقات طبیعت پر مایوسی پیدا ہو جاتی ہے، ناشکری کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے لوگوں کے جاہ پر مال پر نظر چلی جاتی ہے اگرچہ فوراً دل کو تسلیم و رضا کا درس دیتا ہوں سمجھاتا ہوں کہ جو اللہ کی مرضی ہو اس پر راضی رہوں اور اپنے اوپر نعمتوں کی بارش یاد کرتا ہوں، دنیا کی زحمتوں کے بارے میں سوچتا ہوں کہ اس کے ذریعے درجات بلند ہوتے ہیں، ثواب ملتا ہے اور یہ دنیا تو چند دن میں چھوٹ جائے گی پھر اس کا غم کیا کرنا، ان شاء اللہ تعالیٰ جنت میں خوب مزے کریں گے۔

**جواب:** بہت اچھا مراقبہ ہے۔ اس لیے حکم ہے کہ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کم والوں کو دیکھو تو شکر پیدا ہوگا دین کے معاملہ میں اپنے سے بہتر کو دیکھو تو دین میں ترقی کی فکر ہوگی۔

**۷۹۳ حال:** حضرت والدین کے حقوق کے سلسلے میں شدید کوتاہی ہو رہی ہے۔ بعض اوقات والدین کا آپس میں جھگڑا ہوتا ہے اور میں ان کو ملانا چاہتا ہوں کہ گھر میں جو Tension کی فضاء ہے ختم ہو جائے اس سمجھانے میں والدین

دونوں اپنی اپنی جگہ مجھے کوستے ہیں کہ تمہاری وجہ سے یہ جھگڑا اکثر ہوتا ہے کیونکہ والدہ میری Side لیتی ہیں اور ابو اس پر ناراض ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ بھی دونوں میں بہت بدگمانیاں ہیں اور چھوٹی سی باتوں پر اس کا دفتر کھل جاتا ہے، اتنا تماشا ہوتا ہے کہ حد نہیں اسی سے وہ دونوں ہی مریض بن چکے ہیں لیکن پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں، اب میں نے بھی بحث کرنا اور سمجھانا قریب قریب چھوڑ دیا ہے میں کبھی کوئی بات ایسے ہی عمومی طور پر کہہ دیتا ہوں تو والد صاحب اس پر کوشش کرتے ہیں کہ بحث ہوجائے وجہ یہ ہی ہے کہ ہم میں مناسبت کی کمی ہے۔ بات صحیح ہوتی ہے لیکن اتنے غصے سے سمجھاتے ہیں کہ شدید دباؤ محسوس ہوتا ہے۔ اکثر سب کے سامنے بھی خوب ڈانٹ دیتے ہیں جس سے مجھے دلی تکلیف ہوتی ہے کہ آرام سے بھی تو سمجھایا جاسکتا تھا، کچھ ماضی میں جوش میں ایسی باتیں ہوگئیں تھیں جس کو دونوں نے خوب یاد رکھا ہوا ہے۔ اور میرے بارے میں یہ سوچ لیا ہے کہ یہ سدا کا نافرمان ہے اور ہمیشہ الٹ بات ہی کہتا ہے۔ حضرت ایسے مواقع پر میں کیا کروں؟

**جواب**: بس لب نہ کھولو۔ ان کی ڈانٹ ڈپٹ کو برداشت کرو۔ حکم یہی ہے کہ اگر ماں باپ ظلم بھی کریں تو اُف نہ کرو۔

**٧٩٤ حال**: کیونکہ بعض باتیں وہ شریعت کے خلاف بھی کہتے ہیں رسموں میں شرکت نہ کرنے پر غصہ ہوتے ہیں یا پردہ کی سختی کو ناپسند کرتے ہیں اس طرح کی باتوں کی وجہ سے مجھ سے شاکی رہتے ہیں میں اگرچہ کوشش کرتا ہوں ایسی باتیں نہ ہوں لیکن بوجہ بشریت غلطی ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے بعد میں شرمندگی ہوتی ہے۔ میں ان کو کہتا ہوں کہ یہ بات اس طرح ہے اگر مجھ پر یقین نہیں تو کسی مفتی صاحب سے پوچھ لیں وہ اس پر راضی نہیں ہوتے۔ حضرت اس سلسلے میں بعض اوقات کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

**جواب:** وہ جو کچھ بھی کہیں جواب نہ دیں لیکن کسی نافرمانی میں ہرگز شریک نہ ہوں ان کی شکایت کا اثر نہ لیں، نہ بحث کریں نہ کسی مفتی سے پوچھنے کو کہیں لیکن کریں وہی جو اللہ کا حکم ہے۔ کوشش کریں کہ ہرگز کوئی بے ادبی نہ ہوتا کہ شرمندگی نہ اٹھانی پڑے لیکن اگر کوتاہی ہو جائے تو فوراً معافی مانگیں۔

**۷۹۵ حال:** حضرت والا کی دعاؤں سے پچھلے ایک سال سے جو انٹرنیٹ کا مسئلہ چل رہا تھا آفس میں وہ باخوبی حل پا گیا ہے۔ میں نے باقاعدہ اپنے مسئول کو خط تحریر کر کے یہ بات کہی کہ آپ یہ چاہتے ہیں کہ رسالے کا معیار بہتر سے بہتر ہو اور میرے انٹرنیٹ پر تصاویر تلاش نہ کرنے پر آپ کو تشویش ہے۔ لہٰذا میں بھی آپ کے لیے کوئی مسئلہ نہیں بننا چاہتا اور میگزین کی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔ لہٰذا میرا ٹرانسفر آپ ایسی جگہ کر دیں جہاں انٹرنیٹ کا استعمال نہ ہو اور یہ تجویز بھی دی کہ میری چھٹیوں کے دوران جن صاحب کو رکھا تھا ان کو ہی مستقل بنیادوں پر میگزین کے لیے رکھ لیں اور مجھے ان کی ذمہ داریاں سونپ دی جائیں۔ اس سے آپ کی تشویش بھی ختم ہو جائے گی اور میری جان بھی چھوٹ جائے گی۔ الحمدللہ حضرت کی دعاؤں سے دو ہفتے ہوئے میرا ٹرانسفر دوسرے کمرے میں ہو گیا ہے اور میگزین کی ذمہ داریاں جو مجھے بے حد عزیز تھیں وہ چھوڑ دی ہیں۔ الحمدللہ! اب اس کمرے میں صرف میں بیٹھتا ہوں اور میرے ساتھ میرے مسئول صاحب تشریف رکھتے ہیں اور میں نے اپنے آفس کمپیوٹر سے انٹرنیٹ بھی ہٹوا دیا ہے جس کی وجہ سے میں بہت چین میں ہوں۔ رات گئے تک رکنے کا مسئلہ بھی حل ہو گیا ہے اب اگر رکنا بھی پڑتا تو میرے ساتھ کوئی نہ کوئی ہوتا ہے۔ اور کبھی اگر مسئول صاحب کے کہنے پر انٹرنیٹ پر E-mail وغیرہ چیک کرنی پڑتی ہے تو میں اپنے کمرے سے اٹھ کر سابقہ کمرے میں جا کر استعمال کر کے واپس آجاتا ہوں۔

**جواب**: بہت دل خوش ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت بڑی لعنت سے نجات دی۔ جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں تھوڑی سی بھی کوشش کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرماتے ہیں۔

**۷۹۶ حال**: حضرت ایک طرف اس کی خوشی بھی ہے ساتھ ساتھ کبھی شیطان یہ وسوسہ بھی ڈال دیتا ہے کہ تو نے مزے چھوڑ دیئے آگے بڑھنے کے مواقع ختم ہوگئے۔

**جواب**: یہ شیطانی وسوسہ ہے اللہ کو راضی کرنے والا کبھی خسارہ میں نہیں رہ سکتا۔

..........

**۷۹۷ حال**: تقریباً پچیس سال پہلے ایک صاحب جو حضرت والا کی مجلس میں آتے تھے ایک بار انہوں نے حضرت والا کو لکھا کہ میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے نعوذ باللہ انگریزوں کا ساتھ دیا تحریک خلافت کا ساتھ نہیں دیا۔

دوسری بات یہ لکھی کہ آپ کی مجلس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کم اور بزرگوں کی باتیں زیادہ ہوتی ہیں۔ دونوں اعتراضات کا جو جواب حضرت والا نے تحریر فرمایا قارئین کے استفادہ کے لیے پیش ہے۔

**جواب**: حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا شاہ اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے خلافت کی تحریک کا ساتھ اس لیے نہیں دیا تھا کہ ظاہراً اعلان ہوتا تھا کہ ہندو مسلم مل کر انگریزوں کو نکال دیں لیکن باطناً گاندھی خبیث کا معاملہ کچھ اور تھا۔ گاندھی خبیث نے مسلمانوں کو انگریزوں کی ملازمت سے نفرت دِلا کر ان کو بے روزگار کر دیا پھر ہندوؤں کو خفیہ اشارہ کیا اور ان کو اپنے ایجنٹ بھیجے کہ تم لوگ ان کی نوکری پر قبضہ کرلو چنانچہ ہندوؤں نے جلدی جلدی ان ملازمتوں پر قبضہ کرلیا پھر گاندھی مردود منافقانہ طور پر قرآن کی کچھ آیتیں اپنے جلسوں میں پڑھتا

تھا تو بعض بھولے مسلمان اس کے چکر میں اس طرح آگئے کہ ہندو مذہب کے شعار اپنانے لگے کھڑاؤں پہن کر پیشانی پر ہندوؤں کا قشقہ لگانا شروع کر دیا اور گائے کی قربانی سے بعض مسلمان احتیاط کرنے لگے کہ ہندو خوش رہیں تو حضرت حکیم الامت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے جب دیکھا کہ مسلمانوں کا ایمان اور اسلام اس طاغوت اور مکار گاندھی سے تباہ ہو رہا ہے تو اس تحریک خلافت سے بیزاری کا اعلان فرمایا۔ مولانا کو انگریزوں سے ہرگز کوئی واسطہ نہ تھا اگر آپ کے والد کا خیال صحیح ہوتا تو ہندوستان کے بڑے بڑے علماء علامہ سید سلیمان ندوی، مفسر معارف القرآن مفتی محمد شفیع مفتی اعظم پاکستان، مولانا خیر محمد صاحب جالندھری بانی خیر المدارس، علامہ شبیر احمد عثمانی مفسر قرآن تفسیر عثمانی کے مصنف، حضرت مولانا مفتی محمد حسن امرتسری بانی جامعہ اشرفیہ لاہور، حضرت مولانا ظفر احمد عثمانی رحمہم اللہ تعالیٰ جیسے بڑے بڑے علماء حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت کیوں ہوتے؟ ان بڑے بڑے علماء اور بزرگوں کا بیعت ہونا دلیل ہے کہ مولانا بہت بڑے عالم اور اللہ والے تھے اور تحریک خلافت کے بزرگ بھی عقیدت مندی سے حضرت حکیم الامت کی خدمت میں حاضری دیا کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا شاہ عطاء اللہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جیسے تحریک خلافت کے اکابر بھی حضرت والا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا احترام کرتے تھے۔ چند نادان اور جہلاء کے الزام اور بہتان سے کسی بزرگ کی عظمت کو نقصان نہیں پہنچتا خود بہتان لگانے والے کی عاقبت خراب ہوتی ہے۔ پاکستان کے موجودہ بڑے علماء جو زندہ ہیں آپ کے والد صاحب ان سے ملاقات کر کے معلومات کریں تو معلوم ہوگا کہ تقریباً پندرہ سو کتابوں کا مصنف اور ہزاروں علمائے دین کے مرشد کے تقویٰ اور خوف خدا کا

کیا مقام ہے۔ اس وقت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب دامت برکاتہم جو علماء کو مفتی بناتے ہیں اور ۲۰ / سال بخاری شریف پڑھائی ہے اور حضرت مولانا حسین احمد صاحب مدنی رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد اور مرید ہیں ان سے ملاقات کر کے حقیقت معلوم کریں کہ مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے مسلمانوں کا ساتھ دیا تھا یا (خدا اس بہتان سے بچائے) انگریزوں کا ساتھ دیا تھا۔ مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد ولی حسن صاحب نے دیوبند میں پڑھا ہے ان سے معلوم کریں۔ ہندوستان و پاکستان اور بنگلہ دیش کے تمام بڑے علماء تو مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی عزت کرتے ہیں اور ان کی کتاب تفسیر بیان القرآن اور بہشتی زیور اور دیگر کتابوں سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور احترام کی نظر سے ان کی تعلیمات کو پڑھتے ہیں۔ یہ وہ علماء ہیں جو تحریک خلافت سے خوب واقف ہیں۔ اب اگر کوئی جاہلوں اور نادانوں کی الزام تراشی پر اعتماد کر کے کسی اللہ والے سے بدگمانی کرتا ہے تو میرے پاس اس کا کوئی علاج نہیں۔ وہ قیامت کے دن خود جواب دہ ہوگا۔

دوسرا مسئلہ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی باتیں کم ہوتی ہیں بزرگوں کی باتیں ہمارے یہاں کے اجتماع میں زیادہ ہوتی ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ تمام بزرگوں کا وعظ تلاش کریں تو ایک حدیث پر ۲ / گھنٹہ کا وعظ ملے گا قرآنِ پاک اور احادیثِ مبارکہ تو اصل مقصود ہیں مگر اس کو دل میں جمانے کے لیے اور دل کی زمین بنانے اور ہموار کرنے کے لیے دوسری باتیں بھی سنائی جاتی ہیں جیسے گندم بونے کے لیے زمین کو کئی ماہ جوتا جاتا ہے پھر کنکر پتھر نکالا جاتا ہے پھر کھاد اور پانی ڈالتے ہیں تب گندم بویا جاتا ہے ورنہ گندم برباد ہو جاتا ہے۔ اسی طرح دلوں کی زمین کو قرآن اور حدیث کے بیج بونے کے لیے بزرگانِ دین کے واقعات اور ان کے ارشادات اور موت و قبر اور دنیا کی فنائیت کے قصوں سے ہموار کیا جاتا

ہے۔ تمام دنیا کے بزرگوں کا یہی طریقہ ہے، اختر اولیائے کرام کے سپر ہائی وے کو کیسے چھوڑ دے۔ آپ کو معلوم ہے جو لوگ اس اجتماع میں آرہے ہیں ان کی سمجھ اور صلاحیت کے مطابق مضامین سے ان کو کس قدر فائدہ ہورہا ہے اور آپ کو یہ بھی معلوم ہے کہ تھوڑی تھوڑی دیر پر قرآن پاک کی تفسیروں اور احادیثِ مبارکہ سے ان مضامین پر دلائل بیان کرتا ہوں۔ اور تمام آنے والوں کی ہر روز اصلاح نفس ہورہی ہے لیکن اگر اس ناکارہ سے مناسبت نہیں تو آپ اور آپ کے والد صاحب کسی اور جگہ کو تلاش کریں جو ان کی سمجھ کے مطابق اچھی ہو۔

احقر اتنی تفصیل سے کسی کو جواب نہیں لکھتا مگر آپ پر رحم آیا کہ جو نفع ہورہا ہے وہ نادانی سے ضائع نہ ہوجائے۔ اب تدبیر کے بعد حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا کرتا ہوں کہ احقر کو اور آپ کو اور آپ کے والد صاحب کو اللہ تعالیٰ اچھی سمجھ عطا فرمائیں اور حق بات دل میں اتار دیں اور بے دلیل بدگمانی سے توبہ نصیب فرماویں۔ حسنِ ظن پر بے دلیل ثواب ملتا ہے کیوں کہ حدیث مبارک ہے کہ مسلمانوں سے نیک گمان رکھو اور جب دلیل شرعی نہ ہو تو پھر بدگمانی پر قیامت کے دن مواخذہ کا اندیشہ ہے۔

---

**۷۹۸ حال:** جناب حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ ماقبل خطوط میں بندی نے یہ بات لکھی تھی کہ اللہ پاک بفضلہٖ تعالیٰ بندی سے تدریس کا کام لے رہے ہیں بندی ایک گھمبیر پریشانی کا شکار ہے ہمارے جامعہ کی پہلی ختم بخاری شریف کی تقریب ہے اور اس کے اہتمام کے لیے بالجبر طالبات پر زور دیا جارہا ہے کہ تقریب کا اہتمام کریں فارغ ہونے والی طالبات و معلمات کو ہدایا دیں اور ساتھ یہ بھی کہا جارہا ہے کہ ہم آپ پر زبردستی نہیں کررہے ہیں لیکن یہ انتظام آپ نے ہی کرنا ہے اسی طرح سے کچھ معلمات بھی پریشانی کا شکار ہیں اس وجہ

سے کہ نگرانِ اعلیٰ کا اس پر زور ہے کہ سب ایک جیسا لباس پہنیں اور سب معلمات اس لباس کو خریدنے کی گنجائش نہیں رکھتی بندی نے تمام معلمات کو بارہا کہا کہ ایسا سوٹ خرید لو جو سب باآسانی لے سکتے ہوں سب بظاہر رضامند ہوئے پر مارکیٹ میں جو لباس خریدنے پر مصر و رضامند ہیں اور خرید بھی رہے ہیں تمام کی گنجائش سے باہر ہے جس کی وجہ سے آپس میں شکر رنجی بڑھ رہی ہے عداوت و بغض بڑھتا جارہا ہے اور معلمات آپس میں ایک دوسرے پر طنز آمیز لہجہ میں گفتگو کرتی ہیں۔ بندی کو سمجھ نہیں آرہا کہ ایسے حالات میں کیا کیا جائے کس طرح سمجھایا جائے کہ اختلاف بھی ختم ہوجائے۔ دوسری بات بچیوں سے بول بول کر ہدایا لیے اور دلوائے جارہے ہیں جبکہ خود کچھ بچیاں بندی کو بتاچکی ہیں کہ ہم سب کی اتنی گنجائش نہیں اور بندی بھی کچھ طالبات کے کسب و معاش کے نظام سے واقف ہے حضرت والا دامت برکاتہم ایک ایسا جامعہ جہاں قال اللہ عزوجل اور قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھایا جاتا ہے ان دنوں اس مشکل کا شکار ہے آپ سے التماس ہے بندی کو تمام معلمات و طالبات کو اس گھمبیر و مشکل مراحل سے نکلنے کا راستہ بتائیں نیز اللہ پاک سے دعا فرمائیں ہم سب کے حق میں کہ اللہ پاک ہمارے دلوں میں یہ بات ڈال دیں کہ بالجبر کسی کا مال لینا اور کسی کی تحقیر کرنا عنداللہ کتنا مذموم ہے۔

**جواب**: ختم بخاری کی تقریب کا ایسا اہتمام کرنا طلباء پر زور ڈالنا کہ وہ بالجبر ہدیہ دیں اور نیا لباس بنوائیں وغیرہ بالکل ناجائز، حرام اور ظلم ہے۔ چند سالوں سے یہ دیکھنے میں آرہا ہے کہ اکثر مدارس میں ختم بخاری ایک تقریب بنتی جارہی ہے اور ایک بدعت کی شکل اختیار کررہی ہے یہاں تک کہ جو طلباء مالدار ہوتے ہیں وہ باقاعدہ ہال بک کراتے ہیں اور باقاعدہ دعوت نامے جاری کیے جاتے ہیں اور پانچ پانچ سو آدمیوں کی ضیافت کی جاتی ہے جس سے غریب اور نادار

طلباء دل برداشتہ ہوتے ہیں اور سب سے بڑھ کر قابلِ افسوس بات یہ ہے کہ اس تقریب کو اب اس طرح کیا جانے لگا کہ گویا یہ کوئی مسنون عمل ہے اور دین کا تقاضا ہے اور بدعت اسی طرح ایجاد ہوتی ہے کہ غیر دین کو دین سمجھا جانے لگتا ہے۔ چنانچہ آج سے تقریباً دس سال پہلے حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی قدس سرہٗ نے فرمایا تھا کہ ختم بخاری کی تقریب اب بدعت بنتی جارہی ہے اس کو ترک کرنا چاہیے۔ ہمارے بزرگ اس موقع پر بس دعاؤں کا اہتمام فرماتے تھے، نہ لوگوں کو دعوت نامے جاری کئے جاتے نہ ان کو زبانی طور پر دعوت دی جاتی نہ کسی اجتماع اور تقریب کا انداز اختیار کیا جاتا اور اب یہ سب خرافات شروع ہوگئیں اسی لئے پچھلے سال دار العلوم کراچی میں ختم بخاری کے دن تک کسی کو اطلاع نہیں دی گئی کہ ختم بخاری کب ہے اور سادگی سے دعا کے بعد مجلس ختم ہوگئی۔ چنانچہ اس تقریب کا کوئی اہتمام نہ کریں نہ نیا لباس بنوائیں نہ کسی کو ہدیہ دیں اس کے لیے بخاری کی سند کی بھی فکر نہ کریں سند مقصود نہیں اللہ کی رضا مقصود ہے۔

---

**۷۹۹ حال**: محترم المقام حضرت والا السلام علیکم آپ کے خلیفہ مولوی ............ میرے بیٹے ہیں۔ ان کا زیادہ تر وقت آپ کے ساتھ آپ کی خانقاہ میں ہی گذرتا ہے۔ گھریلو معاملات میں بالکل دلچسپی نہیں لیتے ہیں۔ اپنی ماں کے پاس بھی نہیں بیٹھتے ہیں۔ بھائی بیمار ہے تو کوئی پرواہ نہیں۔

**جواب**: ان دونوں امور کے بارے میں ان شاء اللہ ان کو توجہ دِلائی جائے گی۔ ان شاء اللہ اس کی تو اصلاح کرلیں گے۔

**۸۰۰ حال**: رشتہ داروں میں شادی غمی میں آنا جانا بالکل موقوف ہے۔ رشتہ دار پوچھتے ہیں کہ ......... کہاں ہے۔

**جواب:** البتہ اس بارے میں ان سے معلوم کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ان مواقع میں خلاف شریعت کام ہوتے ہیں جس میں شرکت جائز نہیں لَا یَجُوْزُ الْحُضُوْرُ عِنْدَ مَجْلِسٍ فِیْہِ الْمَحْظُوْرُ۔ مسئلہ ہے کہ جس مجلس میں اللہ کی نافرمانی ہورہی ہو اس میں شرکت جائز نہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اہلیہ کو ان کے رشتہ داروں میں لے کر جاؤں تو نامحرم عورتیں باوجود منع کرنے کے سامنے آتی ہیں اور پردہ نہیں کرتیں اس لیے اپنی اہلیہ کو ان کے رشتہ داروں میں کیسے لے کر جائیں۔

**۸۰۱ حال:** ان کی شادی ان کے قریبی رشتہ داروں میں ہوئی ہے۔ گذشتہ چار پانچ ماہ سے لڑکی میکے میں ہے اور واپسی کا نام ہی نہیں لیتی۔ اس کے والد کا کہنا ہے کہ وہ سسرال نہیں جانا چاہتی۔ گذشتہ بقرہ عید پر میں ان کے گھر گیا تھا۔ اپنی گھر والی کو بھیجا۔ خود اپنے بیٹے کو بھی بھیجا تھا۔ گوشت بھی ان کے گھر پہنچایا گیا۔ لڑکی کے والد ہمارے پاس نہیں آتے۔ ان کے دوسرے بھائی البتہ آتے رہے ہیں۔ میں ایک سیدھا سادہ مسلمان ہوں شروع سے اللہ والوں کے ساتھ صحبت رکھی ہے قاری فتح محمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے خصوصی تعلقات رہے ہیں۔ مولانا مفتی رشید احمد مرحوم ومغفور کی جمعہ کے دن بعد عصر والی مجلس میں برسوں شرکت کی ہے۔ میرے گھر میں ٹی وی شروع سے نہیں ہے۔ بہو کے والدین کے مطالبہ پر کہ اس کو گھماؤ پھراؤ اپنے رشتہ داروں میں کافی حد تک لے جاتے رہے ہیں۔ اب دریافت طلب امر یہ ہے کہ اس صورتحال کو اسی طرح جاری رہنے دیا جائے یا بیٹے کا کسی دوسری مناسب جگہ رشتہ کردیا جائے۔ اگر آپ مجھ سے بالمشافہ گفتگو کرنا چاہیں تو میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوسکتا ہوں۔ جیسا ارشاد فرمائیں۔

**جواب:** ان کی سسرال والوں کو بتادیا جائے کہ مذکورہ بالا غیر شرعی کاموں میں وہ شرکت نہیں کریں گے، آپ کہہ دیں کہ اگر میں بھی کہوں گا تو بھی وہ نہیں

مانیں گے کیونکہ اللہ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اور جائز امور میں وہ ضرور اہلیہ کے حقوق ادا کریں گے اگر وہ اس پر رضامند ہوں تو دوسرے رشتہ کی ضرورت نہیں۔

## انہی صاحب کا دوسرا خط

**۸۰۲ حال:** اب صورتحال یہ ہے کہ ہم لڑکی کے گھر کئی بار جا چکے ہیں اور اس کے لانے کی کوششیں کیں مگر کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ آخر ایک دفعہ اسے کسی طرح لے آئے گھر کے دروازے پر ہی وہ کھڑی رہی۔ ہم اوپر والی منزل میں رہتے ہیں۔ اوپر چڑھنے کے لیے وہ تیار ہی نہیں ہو رہی تھی بہ مشکل تمام اوپر لایا گیا تو بیٹھی روتی رہی۔ اس کا دل بہلانے کی بہت کوشش کی مگر بے سود اس کی ماں اور بہن بھی ساتھ آئی تھیں۔ انہوں نے بھی بہت کوشش کی کہ وہ کچھ بولے اور یہاں رہنے پر راضی ہو جائے مگر نتیجہ کچھ بھی نہیں نکلا۔ لڑکی اور اس کی ماں دونوں نفسیاتی مریض ہیں۔ لڑکی کا دل شوہر سے بالکل نہیں ملتا۔ یہ ان کو سلام بھی نہیں کرتی ہے اس کے گھر والے کہتے ہیں کہ ہمارے گھر میں کچھ اثر وغیرہ ہے۔ حالانکہ ایسا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ ہمارے گھر میں ٹی وی اور دوسری واہیات نہیں ہیں۔ ان کے گھر میں یہ سب ہیں۔ دیواروں پر بڑی بڑی تصاویر لگائی ہوئی ہیں۔ حضرت ہم اب یہ چاہتے ہیں کہ آپ ہی اپنے اس خلیفہ کی کسی مناسب عالمہ اور حافظہ سے وہیں شادی کرادیں۔ منکوحہ لڑکی کو بھی چھوڑنا نہیں چاہتے یہ جس وقت آنا چاہے خوشی سے آجائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ امید ہے ہماری ان گذارشوں پر ہمدردانہ غور فرمائیں گے اور ہماری مشکل کو آسان فرمانے کی کوشش اور سعی کی جائے گی دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** دوسری شادی پر وہ رضامند نہیں ہیں۔ کہتے ہیں اگر کبھی موجودہ بیوی آگئی تو فبہا ورنہ میں ایسے ہی زندگی گزار دوں گا مجھے اس میں کوئی مشکل نہیں۔

لیکن آپ ان سے کہیں تو امید ہے کہ مان لیں گے اور جائز امور میں والدین کی نافرمانی وہ نہیں کریں گے۔ ان کی اہلیہ چونکہ ان کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی تو اس کو فارغ کر کے پھر دوسری شادی کریں اس کو محبوس رکھنا مناسب نہیں۔

---

**۸۰۳ حال**: قابلِ صد احترام ومحبت حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، اللہ رب العالمین ایمان وصحت کی بہترین حالتوں میں رکھے اور عمر دراز نصیب فرمائے، آمین ثم آمین۔ میرے تعارف کے لیے یہی کافی ہے کہ الحمدللہ مسلمان ہوں، اللہ کی بندی ہوں اور حضرت مولانا خان محمد صاحب سے بیعت ہوں۔ جولائی میں اچانک کراچی جانے کا اتفاق ہوا تو آپ کی خدمت میں حاضری دینے کا شوق شدید چرایا اس سے قبل میں آپ کی کئی گراں قدر کتب کا مطالعہ کر چکی تھی لہٰذا از حد شوق تھا کہ آپ کی صحبت سعید سے چند لمحات چرالوں لیکن افسوس قسمت نے یاوری نہیں کی اور آپ نے ملنے سے انکار کر دیا حالانکہ میں مکمل پردہ میں تھی اور میرے ساتھ میری خالہ اور میرے کزن بھی تھے۔ بہرحال اللہ کو یہی منظور تھا سو میں نے آپ کے کتب خانہ سے آپ کی ڈھیر ساری کتابیں خریدیں کہ یہ بھی صحبت کے حصول کا ایک ذریعہ ہیں اور میر صاحب سے فون پر بات بھی ہوئی انہوں نے فرمایا کہ رقعہ لکھ کر بھیج دو حضرت دعا فرما دیں گے۔ چنانچہ اسی کو غنیمت اور اعزاز سمجھتے ہوئے جلدی سے رقعہ لکھ ڈالا۔ آپ نے نہ جانے کیا دعا فرمائی ہوگی جو میرے لیے یقیناً باعث تسلی ہوا لیکن میں تو آپ کے پاس محبت الٰہی کا شعلہ بھڑکانے آئی تھی ہمارے بابا جی کو اللہ سلامت رکھے بہت اونچے مقام پر ہیں لیکن ان کی بھی صحبت میسر نہیں وہ بھی ہم سے بہت دور میانوالی میں رہتے ہیں اکثر برطانیہ میں ہوتے ہیں یا پھر اندرون ملک دوروں پر، خط وکتابت کا سلسلہ بھی نہیں اس لیے جہاں کہیں کسی

بزرگ سے ملنے کا موقع ہوتو میں ضایع نہیں کرتی کہ کچھ نہ کچھ فیض تو حاصل کرلوں۔ اب آپ بتائیں کہ میرے اس مسئلے کا کیا حل ہے گھر بیٹھے بیٹھے کس طرح عشق کی آگ بھڑکائی جائے؟ میں الحمدللہ تنظیمی و جماعتی طور پر جماعت ...... حلقۂ خواتین سے بھی وابستہ ہوں اور شریعت پر عمل کی کوشش کر رہی ہوں لیکن اس کے باوجود بھی کچھ خامیاں، کچھ کمزوریاں ایسی ہیں کہ ابھی Cover نہیں ہوئیں۔ محبت الٰہی اور محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کیفیت کبھی کبھی محسوس ہوتی ہے۔ میں اس کا دوام چاہتی ہوں یہ کیسے ہوگا آپ سے مدد کی درخواست ہے کہ نسخہ بھی بتائیں اور خصوصی دعا بھی فرماتے رہیں۔ دیکھیں اب میرا آپ پر حق بن گیا ہے کہ میں نے آپ سے درخواست کی ہے اور میں آپ کے اس اللہ رب العالمین کی بندی ہوں جس پر آپ فدا ہیں تو یقیناً آپ میری درخواست رد نہیں کر سکتے اس کے علاوہ میرے والدین اور میرے بہن بھائیوں کی درازئ عمر، ایمان و عمل صالح کی توفیق اور صحت ظاہری و باطنی کے لیے بھی خصوصی دعا فرمائیے گا۔ اور آخر میں ایک درخواست اور کیا آپ مجھے بتائیں گے کہ آپ نے رقعہ کے جواب میں میرے لیے کیا دعا فرمائی تھی۔ اجازت چاہوں گی۔ آپ کا بہت سا قیمتی وقت لے لیا۔

**جواب**: ہماری خانقاہ کا یہ اُصول ہے کہ عورتوں سے پردہ سے بھی ملاقات نہیں کرتے۔ اصلاح کے لیے محرم سے دستخط کرا کے مکاتبت کی اجازت ہے۔ عورتوں کے لیے اہل اللہ کی صحبت یہی ہے کہ پردہ سے ان کا وعظ سنیں جو صحابیات کا طریقہ تھا اور یہ میسر نہ ہو تو ان کی کتب کا مطالعہ کریں۔ اور گناہوں سے بچیں شیخ نے جو ذکر بتایا ہو اس کی پابندی کریں مثلاً عورتوں کو سبحان اللہ کی تین تسبیح مشایخ بتاتے ہیں سنت کی اتباع کریں اسی سے ان شاء اللہ اللہ کی ولایت نصیب ہوجائے گی کوئی کمی نہ ہوگی بعض عورتیں مردوں سے بھی آگے نکل جاتی ہیں۔

لیکن شرط یہ ہے کہ جو خمیرہ موتی کا کھائے وہ سنکھیا نہ کھائے ورنہ خمیرہ کا کچھ اثر نہ ہوگا۔ یہ پڑھ کر سخت تعجب اور افسوس ہوا کہ آپ کا اہل اللہ سے بھی تعلق ہے اور سخت گمراہ جماعت سے بھی تعلق ہے جس کے بانی نے انبیاء علیہم السلام اور صحابہ کرام پر گستاخانہ قلم اٹھایا ہے۔ مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب ''اختلافِ امت اور صراط مستقیم'' کا مطالعہ کریں تو حقیقت روشن ہوجائے گی بہرحال اگر اللہ کی ولایت مقصود ہے تو فوراً اس جماعت سے تعلق ختم کردیجئے ورنہ ہرگز ہرگز اللہ تعالیٰ کی ولایت اور دوستی نصیب نہیں ہوسکتی بلکہ بدترین خسارہ اور آخرت کی تباہی کا اندیشہ ہے، **وما علینا الا البلاغ۔**

---

**٨٠٤ حال:** بعد سلام کے عرض ہے کہ بہت دنوں سے آپ سے ایک اہم بات کے دریافت کرنے میں جھجک رہا ہوں آج ہمت کر کے لکھ رہا ہوں۔ بہت عرصہ سے دل میں یہ بات کھٹک رہی ہے کہ اگر بیعت ہونا ضروری ہے تو میں ابھی تک بیعت کیوں نہیں ہوا ہوں۔ پتا نہیں کیا بات ہے کہ بیعت کے نام سے عجیب سا خوف محسوس ہوتا ہے۔ بعض جگہ یہ پڑھا اور سنا بھی کہ طالب علمی کے دوران بیعت ہونا مصلحت کے خلاف ہے۔ ایک اور بات یہ بھی ہے کہ بیعت ہونے کے بعد کچھ دن شیخ کے پاس رہنا بھی چاہیے اور میری پڑھائی کے دوران اس بات کا امکان کم نظر آتا ہے کہ میں چالیس دن رہ سکوں لیکن میرا پورا ارادہ ہے کہ اگر فراغت کے ساتھ چھٹیاں ملیں تو میں ضرور رہوں گا۔ آپ کے سامنے اپنا حال بیان کردیا ہے۔ اب یہی عرض کرتا ہوں کہ اگر بیعت نہ ہونے کی وجہ سے کسی بھی طرح سے اللہ تعالیٰ سے محبت و تعلق کے حصول میں رکاوٹ پیدا ہوگی تو میری طرف سے بیعت کی درخواست ہے جیسا آپ مناسب سمجھیں۔ اگر خط کے مضمون میں کوئی بے ادبی ہوگئی ہے تو عاجز سمجھ کر معاف فرمادیں، دعا کی

درخواست ہے۔

**جواب**: یہ خوف قلت شوق کی علامت ہے لہٰذا غلبۂ شوق جب تک نہ ہو بیعت نہ کریں۔ ابھی اصلاح اور ذکر کا تعلق رکھئے بیعت میں جلدی مناسب نہیں غلبۂ شوق کا انتظار کیجئے۔ طالب علمی میں بیعت ہوسکتا ہے، کوئی حرج نہیں۔ بیعت کے بعد شیخ کے پاس رہنا بھی فوراً ضروری نہیں۔

..........................................

## ایک اجازت یافتہ عالم کا عریضہ

**۸۰۵ حال**: بخدمت مرشدی ومولائی سیدی وسندی وسیلۃ یومی وغدی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اللہ تعالیٰ سے شب وروز حضرت والا دامت برکاتہم کی روز افزوں صحت وعافیت اور خدمات دینیہ مقبولہ کے ساتھ کم از کم ایک سوتیس سال کی حیاتِ مبارکہ مطلوب ہے۔ تمام فرض نمازوں کے بعد اور اجابتِ دعا کے اوقات میں بندے کا حضرت والا دامت برکاتہم کے لیے ان الفاظ میں دعا کا معمول ہے۔ رَبِّ اشْفِ مُرْشِدِیْ شِفَآءً کَامِلاً عَاجِلاً مُّسْتَمِرًّا اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے قبول فرمائیں، آمین۔

**جواب**: عزیزم سلمہ، وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کی محبت سے دل مسرور ہوا۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَدْعِیَتَکُمْ جَزَاکَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَآءِ

**۸۰۶ حال**: الحمدللہ حضرت والا دامت برکاتہم کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے مجھ کم ہمت کو بھی تقویٰ کے راستے پر چلنے کی نعمت عطا فرمائی ہے اس راستے پر چلتے ہوئے قدم قدم پر حضرت والا دامت برکاتہم کی یاد بندے کے دل میں ہے۔ سچ عرض کرتا ہوں کہ میں جہاں کہیں بھی ہوں مگر حضرت والا دامت برکاتہم اور خانقاہ کے خیالات اور مناظر بلا اختیار گویا میری نگاہوں کے سامنے رہتے ہیں

اوراس کی وجہ سے ایک عجیب سی طمانینت حاصل رہتی ہے، الحمدللہ۔

**جواب**: مبارک ہو حالت رفیعہ ہے اس راہ میں جس کو جو ملا ہے شیخ کی محبت سے ملا ہے۔ محبت شیخ تمام مقاماتِ سلوک کی کنجی ہے۔

**۸۰۷ حال**: آج کل رات تقریباً بارہ بجے تک مطالعہ میں مشغولیت رہتی ہے نیز بندے کے بچے ابھی کم سن ہیں وہ رات کو یا تو تاخیر سے سوتے ہیں یا رات میں کسی وقت ان کے رونے کی وجہ سے بیدار ہونا پڑتا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی نیند پوری نہ ہونے کی وجہ سے نماز فجر میں تکبیر اولیٰ اور کبھی ایک رکعت چھوٹ جاتی ہے۔ حضرت والا دامت برکاتہم سے رہنمائی مطلوب ہے۔

**جواب**: حالت مذکورہ میں نماز قضا نہیں ہوتی اور جماعت نہیں چھوٹتی یہ بھی نعمت ہے آپ کے لیے آٹھ گھنٹہ نیند ضروری ہے اس لیے دن میں نیند کی قضا کرلیا کریں۔

**۸۰۸ حال**: لوگوں کی طرف سے اکرام اور تعظیم کے وقت بندہ ایک گناہ کا خیال لاکر (جس سے بندہ توبہ کرچکا ہے اور حالاً اس میں ابتلا نہیں ہے) عجب سے بچنے کی کوشش کرتا ہے مگر چونکہ حالاً اس گناہ میں ابتلا نہیں ہے اس لیے صرف عجب سے بچنے کے لیے بندہ ایسا کرتا ہے جس کا بندے کو فائدہ بھی ہوتا ہے کیا بندے کا ایسا کرنا درست ہے؟ حضرت والا دامت برکاتہم کی رہنمائی درکار ہے۔

**جواب**: اگر باہی گناہ ہے تو اس کا خیال لانے سے امکان ہے کہ نفس لذت کا کوئی ذرہ چرالے جس کا بعض دفعہ احساس بھی نہیں ہوتا اس لیے اس کا تفصیلی مراقبہ نہ کریں بس اجمالاً سوچ لیں کہ میں گناہوں کی دلدل میں پھنسا ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے اس دلدل سے نکال دیا اور جاہی گناہوں کو یاد کرنے میں مضائقہ نہیں کہ اپنی حماقت کا احساس ہوگا اور ندامت پیدا ہوگی۔

..................................

**۸۰۹ حال**: بعد سلام کے عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے آپ کے بتائے ہوئے ذکر کی باقاعدگی ہو رہی ہے اور زندگی خوش وخرم گذر رہی ہے۔

**جواب**: آپ کی خوشی سے مجھے بھی بہت خوشی ہوئی۔

**۸۱۰ حال**: آپ کے حج کے سفر کے دوران بعض اوقات ایمانی قوت میں بہت کمی محسوس ہوتی تھی۔ میں یرقان میں مبتلا تھا جس کی وجہ سے آپ کے پیچھے میں جمعہ کو صرف ایک دفعہ آسکا اس وجہ سے ہر عمل میں کمزوری پا رہا تھا۔ نماز میں بھی وسوسوں کی کثرت ہوگئی ذکر کرنا بھی بعض دفعہ بہت بھاری لگتا لیکن اللہ کے فضل سے ناغہ نہیں ہوا۔ البتہ بیماری کے دوران کچھ کمی ہوگئی تھی۔

**جواب**: بیماری میں وظیفہ کی کمی سے کچھ حرج نہیں۔

**۸۱۱ حال**: ایک اور بات یہ بھی تھی کہ یونیورسٹی کھلتے ہی پریشانی بہت بڑھ گئی کہ یہاں عورتوں کے فتنے سے کیسے بچا جائے۔ ایک طرف تو کلاس میں لڑکیاں ساتھ پڑھتی ہیں اور ان سے بھی بڑا مسئلہ خواتین پڑھانے والیوں کا ہے سب بے پردہ اور کافی بے ہودہ لباس میں ہوتی ہیں۔ اب تک تو یہ کر رہا ہوں کہ نظریں دوسری طرف کر کے پڑھنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن پھر بھی بلیک بورڈ کی طرف دیکھتے ہوئے اکثر نظر پڑ جاتی ہے یا ٹیچر مجھ سے کوئی سوال کرلے تو اور مشکل میں پھنس جاتا ہوں۔ اس سلسلے میں کیا کیا جائے۔

**جواب**: کلاس میں لڑکیوں سے دور بیٹھیں۔ آپ کی نگاہ بہت کمزور ہے چشمہ اتار دیں اور پڑھانے والیوں کی طرف رخ کرنے سے بھی کچھ نظر نہیں آئے گا بلیک بورڈ کے سامنے سے جب پڑھانے والی ہٹ جائے تو چشمہ لگا کر بورڈ کی طرف دیکھ لیں اگر نظر پڑے گی تو اچٹتی پڑے گی۔ اگر بالفرض چشمہ اتارنے کے بعد بھی صاف نظر آتا ہے تو کالا چشمہ لگالیں کہ چہرہ تو ٹیچر کی طرف ہو لیکن چشمہ کے اندر نگاہ نیچی ہو وہ سمجھے گی کہ میری طرف دیکھ رہا ہے لیکن آپ کی نگاہ

محفوظ ہوگی۔

**۸۱۲ حال**: حضرت والا کی طرف سے کچھ ہدایات کا خواستگار ہوں۔

**جواب**: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ایک لمحہ ایک سیکنڈ بھی نہ کریں اور خطا ہو جائے تو فوراً توبہ کر لیا کریں۔

---

**۸۱۳ حال**: حضرت محترم! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد سلام کے عرض ہے کہ اللہ کے فضل وکرم سے ذکر باقاعدگی سے جاری ہے۔ مغرب کی نماز کے بعد چار رکعات صلوٰۃ توبہ بھی ادا کر رہا ہوں لیکن یہ بھی ڈر لگتا ہے کہ کہیں پھر ان چکروں میں نہ پھنس جاؤں کیونکہ یہ میرا بہت پرانا مرض ہے۔ بالغ ہونے سے پہلے ہی سے میں اس گناہ میں ملوث ہو چکا تھا اس نظروں کی بیماری کے ذریعہ میں نے اپنے آپ کو جسمانی وذہنی طور سے تباہ کیا ہے۔ سکون مجھ سے کوسوں دور تھا اکثر اوقات دل پریشان رہتا تھا اور صحت تو میں نے خود اپنے ہاتھوں سے تباہ کی۔ اگر میں آپ کے پاس نہ آیا ہوتا تو شاید خود کو بالکل تباہ کر چکا ہوتا۔ اب اللہ کا شکر ہے کہ آپ کی بار بار ہر وعظ میں نصیحت سے ان چکروں سے جان چھوٹ گئی ہے لیکن یہ خطرہ ہر وقت رہتا ہے کہ کہیں پھر اس مصیبت میں گرفتار نہ ہو جاؤں خاص طور سے جب کہ ماحول بھی ایسا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی تقاضا بھی شدید ہو جاتا ہے اور دیکھنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے۔ آپ اکثر کہتے ہیں کہ اگر کیچڑ زیادہ ہو تو ہاتھی بھی پھسل جاتا ہے۔ میری تو اتفاقی طور پر بھی روزانہ کم از کم ۲۰ ر سے ۲۵ ر مرتبہ تو غلط جگہ نظر پڑ جاتی ہوگی اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ میں روزانہ ایمان کے لحاظ سے کمزور سے کمزور تر ہوتا جا رہا ہوں آپ سے دعا ونصیحت کی درخواست ہے۔

**جواب**: عشقِ مجازی کے علاج کا پرچہ ہر روز پڑھو اور اسی پر عمل کرو۔

---

**۸۱٤ حال:** معمولات کے بارے میں آپ نے جو حکم فرمایا تھا کہ ذکر کم کریں لیکن ناغہ نہ کریں تو اس پر الحمدللہ کافی حد تک عمل ہو رہا ہے۔ البتہ ایک دو دفعہ ایسا ہوا کہ میں سونے سے قبل معمولات کے کچھ حصے کو پورا کرنا بھول گیا ورنہ ویسے الحمدللہ ناغہ نہیں کر رہا۔

**جواب:** جہاں تک ہوسکے ذکر پورا کریں جان بوجھ کر کم یا ناغہ نہ کریں البتہ کبھی عدم فرصت یا کسی ناگزیر وجہ سے تعداد کم کردیں تو مضائقہ نہیں۔

**۸۱۵ حال:** اس کے علاوہ ایک حالت کا ذکر کرتا چلوں کہ پچھلے دنوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کی طرف کچھ دھیان ہوا۔ اس سے قبل فرائض، واجبات اور سنتِ مؤکدہ پر عمل کی توسعی کرتا تھا لیکن اس کے علاوہ کی جو دن بھر کی سنتیں تھیں ان کی طرف خصوصی التفات نہیں تھا۔ کچھ تو کرلیا کرتا تھا اور کچھ ایسی ہی تھیں کہ باوجود علم ہونے کے عمل میں کوتاہی ہوتی تھی۔ آپ کا خط آنے سے دو تین دن قبل یہ کیفیت ہوئی اور اس کے بعد حضرت والا دامت برکاتہم کی تصنیف لطیف ''پیارے نبی ﷺ کی پیاری سنتیں'' از سر نو مطالعہ شروع کی اس جذبے سے کہ ان سب پر بتوفیق تعالیٰ عمل بھی کرنا ہے۔ چند اوراق پڑھنے کے بعد (تقریباً نصف سے کچھ کم کتاب پڑھی ہوگی) تاحال باقی کتاب تو نہیں پڑھ سکا تاہم جن سنتوں پر عمل نہیں ہو رہا تھا ان پر کافی حد تک عمل کرنے کی توفیق ہو رہی ہے۔

**جواب:** یہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں کا فیض ہے۔ اتباعِ سنت اللہ تعالیٰ کا محبّ اور محبوب بننے کا واحد ذریعہ ہے۔ آپ کی اس توفیق پر بہت مسرت ہے۔

**۸۱٦ حال:** آپ نے خط میں فرمایا تھا کہ ''خط کے ذریعے آپ کو بیعت کرلیا'' ویسے تو میں نے سلسلۂ مکاتبت شروع کرنے کی غرض سے خط لکھا تھا۔ بیعت کا ارادہ بعد کو کرنے کا تھا، تاہم آپ نے بیعت کرلیا تو سو۱۰۰ بسم اللہ بلکہ یہ زیادہ

اچھا ہوگیا کہ اب میں آپ کے ساتھ بندھ گیا۔ جزاک اللہ خیراً۔ احقر چونکہ صحیح طور پر بیعت کے متعلق علم نہیں رکھتا لہٰذا استفسار کرتا ہے کہ بیعت کے لیے کچھ عہد یہ الفاظ بھی کہے جاتے ہیں یا بس یہ بیعت ہوگئی؟

**جواب**: چونکہ آپ نے خط میں لکھا تھا کہ بیعت ہونا چاہتا ہوں اس لیے بیعت کرلیا تھا لیکن بیعت مرید کے ارادہ سے ہوتی ہے شیخ کے ارادہ سے نہیں۔ اگر آپ کا ارادہ نہیں تھا تو بیعت منعقد نہیں ہوئی۔ ویسے بھی بیعت سنت ہے اصلاح فرض ہے اگر کوئی بیعت نہ بھی ہو لیکن اصلاح کراتا ہے تو مقصود حاصل ہے۔

**۸۱۷ حال**: آغا خان میڈیکل کالج کا آپ سے ذکر کیا تھا تو الحمد للہ اس کے ٹیسٹ میں تو پاس ہوگیا ہوں (جس کی خبر آپ کو پچھلا خط بھیجنے کے قریب ہی موصول ہوئی تھی) اب انٹرویو ہے۔ آپ دعا فرمادیجئے۔ کہ اگر بہتر ہو تو داخلہ ہو ورنہ بالکل نہ ہو اور جو بھی ہو تو اللہ مجھے اس پر راضی رہنے اور شکر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

**جواب**: اگر داخلہ ہو جائے تو ماحول وہاں کا بہت خراب ہے۔ لڑکیوں سے دور رہیں نگاہوں کی سختی سے حفاظت کریں اللہ تعالیٰ سے استقامت کی دعا مانگتے رہیں۔

**۸۱۸ حال**: آخر میں آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ مجھے اپنے اخص الخواص میں سے بنائے اللہ میرے والدین کو بھی ہدایت دے جو ڈاڑھی کی سنت پر عمل کرنے سے روکتے ہیں اور ڈاڑھی نہ رکھنے پر زور دیتے ہیں۔

**جواب**: ڈاڑھی صرف سنت ہی نہیں واجب ہے اور واجب کا درجہ فرض کے برابر ہوتا ہے پس ڈاڑھی ایک مشت سے کم کرنا یا مونڈنا حرام ہے لہٰذا کسی کے کہنے اور زور ڈالنے سے (خواہ والدین ہی کیوں نہ ہوں) ڈاڑھی کٹانا یا مونڈنا جائز نہیں۔ حدیث پاک میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی مخلوق کی اطاعت جائز نہیں۔

**۸۱۹ حال**: پڑھائی کے لیے بعض اوقات پریشانی اور تشویش بھی ہونے لگ جاتی ہے تاہم اللہ کا بہت کرم ہے کہ اس وجہ سے اللہ کی اب کسی بڑی نافرمانی میں بظاہر ابتلا نہیں ہورہا اور ایک آدھ دفعہ کچھ کوتاہی ہوگئی تو فوری طور پر اللہ سے معافی بھی مانگ لی اور اگر بالفرض اچھے نمبر نہ بھی آئے تو اللہ مجھے خوب خوب صبر کرنے کی اور رضا بالقضاء سے سرشار رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ پڑھائی کے بارے میں ذرا حساس ہوں اس لیے احتمال ہے کہ اگر اچھے نمبر نہ آئے تو صبر کا دامن کھو بیٹھوں۔ ہوتا یہ ہے کہ اگر میں بذاتِ خود صبر کرنے کی کوشش بھی کروں تو لیکن جب والدین اظہارِ افسوس و ناراضگی کرتے ہیں تو حالت بری ہوجاتی ہے تو اس کے لیے بھی دعا فرمائیے۔

**جواب**: دل سے دعا ہے لیکن رزق پڑھائی پر موقوف نہیں وہ تو ازل میں مقدر ہوچکا ہے اتنا ہی ملے گا جتنا لکھا جاچکا ہے اسی لیے حدیث پاک میں ہے کہ روزی کی تلاش میں اجمال اختیار کرو۔ لیکن دعا کرتا ہوں کہ آپ کے نہایت اعلیٰ نمبر آئیں تاکہ آپ کے والدین کو دین کی قدر ہو۔

**۸۲۰ حال**: محترم المقام حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ امید ہے خیریت سے ہوں گے چند دن ہوئے ہمارے ایک دوست نے آپ کا ارسال کردہ خط دکھایا اور خط سے بہت متاثر ہوا اور دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ ہم بھی آپ حضرت کے برکات سے مستفید ہوجائے۔ اصل بات یہ ہے کہ سائل بہت سخت گناہ گار ہے۔ لیکن آپ حضرات جیسے لوگوں کی مجلس میں کثرت سے رہ چکا ہوں حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ سے قریبی تعلق تھا مولانا فقیر محمد پشاوری سے بھی واسطہ تھا۔ لیکن کسی کے ساتھ بات کرنے کی ہمت نہیں امید ہے آپ حضرات مایوس نہیں کریں گے

سائل بچپن سے اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور والدین کے زیر سرپرستی صوم وصلوٰۃ کا پابند ہے گھر بار رشتہ دار اور گاؤں میں بھی اچھے لوگوں میں شمار ہوتا ہے جس کی وجہ سے کبھی کبھی دل میں غرور بھی پیدا ہوتا ہے لیکن ساتھ ہی استغفار بھی کرتا ہوں آپ بھی اس بارے میں کچھ لکھیں۔ سائل آپ حضرات کے سارے تصانیف دنیا کی حقیقت، مجالسِ الابرار، کشکولِ معرفت، بہشتی زیور اور بزرگوں کے کتابیں فضائل مسائل پڑھ کر عمل کی کوشش کرتا ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ سائل ایک خطرناک مرض بدنظری اور امرد لڑکوں کو دیکھنے کے مرض میں سخت مبتلا ہے۔ ساتھ ہی وظائف بھی کرتا ہوں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات کے ساتھ ہی بدنظری کے علاج بھی مطالعہ کر چکا ہوں۔ اس لیے اب مہربانی کر کے خصوصی دعاؤں کے ساتھ دل کی گہرائیوں سے ایسا وظیفہ ارسال کریں تاکہ سائل کو شفاء کاملہ نصیب ہو جائے آخر میں پھر دعا کی التماس ہے۔

**جواب**: تمام گناہ خصوصاً بدنظری وعشق مجازی وظیفوں سے نہیں چھوٹتے ہمت سے چھوٹتے ہیں۔ ذکر و وظائف معین ہیں گناہ چھوڑنے میں لیکن کوئی ذکر و تسبیحات کرتا رہے، بزرگوں کی صحبت میں بھی آتا جاتا رہے لیکن گناہ چھوڑنے کا ارادہ اور ہمت نہ کرے تو ہمیشہ گناہ میں مبتلا رہے گا۔ لہٰذا سب سے پہلے خود ہمت کیجئے اور اللہ تعالیٰ سے استعمالِ ہمت کی دعا کیجئے اور خاصانِ خدا سے دعا کرائیے اور اپنے حالات سے ان کو مطلع کیجئے جو علاج وہ تجویز کریں اس پر عمل کیجئے غرض ہر اچھی بری عادت کی اطلاع کریں۔ پرچہ حفاظت نظر روزانہ ایک بار پڑھیں بہ نیت اصلاح۔ اور ہدایات پر عمل کریں۔ پندرہ دن کے بعد حالت کی اطلاع کریں جملہ مقاصد حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

..................................................

**۸۲۱ حال**: بدنظری الحمدللہ کافی حد تک ختم ہوگئی ہے۔ لیکن غیر محرم پر پہلی نظر

سے ہلکا سا میلان ہوتا ہے۔ دوبارہ دیکھنے کو بہت دل کرتا ہے۔ لیکن روک لیتا ہوں حضرت والا سے ہدایات کی درخواست ہے تاکہ یہ ختم ہو۔

**جواب:** ماشاء اللہ یہی مطلوب ہے **اللّٰھم زد فزد**۔ میلان ہونا گناہ نہیں میلان پر عمل کرنا گنا ہے۔ میلان کے ختم ہونے کا انتظار نہ کریں کیونکہ یہ خلاف فطرت ہے۔ مقصود صرف یہ ہے کہ میلان پر عمل نہ ہو اور اس میں جو غم اور تکلیف ہو اس کو برداشت کرو کیونکہ تقویٰ کا یہ غم اٹھانے ہی سے اللہ کی ولایت نصیب ہوتی ہے۔ اور پہلی نظر بھی عمداً نہ ڈالیں ورنہ وہ پہلی نظر نہیں، بدنظری ہے۔

**۸۲۲ حال:** لایعنی باتوں میں بہت وقت گزرتا ہے۔ اس کے لیے حضرت والا سے ہدایات کی درخواست ہے۔

**جواب:** بولنے سے پہلے سوچیں پھر بولیں گناہ کی بات ہو تو زبان کو بالکل بند رکھیں، دین کی بات ہو تو خوب کریں اور مباح بات ہو تو اتنی کریں کہ کوئی بات مرضی حق کے خلاف نہ ہو البتہ تھوڑا سا جائز ہنسی مزاح بھی اس زمانہ میں صحت کے لیے ضروری ہے۔

**۸۲۳ حال:** احقر ناچیز بہت ہی نالائق اور بہت گناہ گار ہے۔ لیکن دل میں کبھی عُجب و تکبر محسوس ہوتا ہے اعلانیہ گناہوں میں لوگوں کو دیکھ کر عُجب پیدا ہوتا ہے کچھ ہدایات دیں کہ احقر ناچیز کی یہ بیماری دو ہو۔

**جواب:** اپنے عیوب کو یاد کریں جو یقینی ہیں اور دوسروں کے گناہ یقینی نہیں۔ اگر کسی کے گناہ پر نظر جائے تو سوچو کہ ممکن ہے وہ توبہ کرلے اور سب معاف ہوجائے اور میرے کسی عیب پر قیامت کے دن پکڑ ہوجائے تو قیامت سے پہلے اپنے کو اچھا سمجھنا حماقت ہے۔

..............................................................

**۸۲۴ حال:** بعد از سلام مسنون عرض یہ ہے کہ راقم بندہ آپ سے انتہائی

عقیدت رکھتا ہے کافی عرصہ سے بندہ کو اپنے لیے اصلاح کی فکر دامن گیر ہوئی اس سلسلہ میں قلبی تمنا آپ سے بیعت کی خواہش کا اظہار کر رہی ہے۔ لیکن والد محترم فرما رہے ہیں کہ اپنے مدرسہ کے بانی و مہتمم حضرت مولانا...... دامت برکاتہم سے بیعت کرو کہ قربت بھی نصیب ہوگی اور نظروں میں بھی رہو گے مگر بندہ کا دل حضرت والا کی طرف زیادہ مائل ہے بلکہ بندہ نے اس سلسلہ میں استخارہ بھی کیا جس میں کچھ معلوم نہ ہوا حتیٰ کہ سات یوم بیت گئے مگر پھر بھی کچھ بات آشکارا نہیں ہوئی۔ بعض اوقات بندہ نے آپ کی مجالس میں حاضر ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔ بندہ نے آپ کو اپنے حالات سے کچھ واقف کرنا چاہا کہ اس سلسلہ میں آسانی اور حضرت والا کی بالغ نظری کی مدد حاصل ہو کہ تعلق مع اللہ اور قلبی راہ درست ہو اور اصلاحِ باطن وتزکیہ حاصل ہو۔ امید ہے کہ حضرت والا اس سلسلہ میں بندہ کی صحیح رہنمائی فرمائیں گے کہ بندہ والد کی رائے لے کر مدرسہ میں بیعت ہو یا اپنی دِلی تمنا کے مطابق حضرت والا سے بیعت ہو۔

**جواب**: جس سے دِلی مناسبت ہو اسی سے تعلق کرنا چاہیے کیونکہ نفع کا مدار مناسبت پر ہے ورنہ عمر بھر ساتھ رہو وصول الی اللہ نصیب نہ ہوگا۔ میرا شعر ہے ؎

آنکھ سے آنکھ ملی دل سے مگر دل نہ ملا
عمر بھر ناؤ پہ بیٹھے مگر ساحل نہ ملا

..........

**۸۲۵ حال**: حضرت والا آج کل مجھے ناشکری اور دنیا کی محبت کا احساس بہت بڑھ گیا ہے مارکیٹ میں جس دکاندار کو دیکھوں وہ روز افزوں ترقی کی منزلیں طے کرتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ آج ایک دکان خرید رہا ہے تو کل کو دکان بڑھا رہا ہوتا ہے۔

**جواب**: اسی لیے حکم ہے کہ دنیا کے معاملہ میں اپنے سے کمتر کو دیکھو تو شکر پیدا

ہوگا اور دین کے معاملہ میں اپنے سے برتر کو دیکھو تو دین میں ترقی کا شوق پیدا ہوگا۔ آپ جب اس کے خلاف کررہے ہیں تو ناشکری اور دنیا کی محبت کیوں پیدا نہ ہوگی۔

**۸۲۶ حال**: حضرت والا یہ ضرور ہے کہ میرا کام میں دل نہیں لگتا۔ سخت سست و نکما ہوں۔ حالانکہ آگے بڑھنے کے مواقع اب بھی مجھے حاصل ہیں۔ پر کیا کروں مجھ سے نہیں ہو پاتا۔ حضرت والا سے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ میرا کام میں دل لگادے اور میری سستی وکاہلی کو چستی و پھرتی سے مبدل فرمادے۔ اللہ تعالیٰ مجھے اپنی مرضیات کے سائے میں بے حساب رزقِ حلال عطا فرمائے اور کسی کی محتاجی میں نہ رکھے صرف اپنی محتاجی میں رکھے، آمین ثم آمین۔

حضرت والا شکرانے کے طور پر لکھ دیا کہ جب سے میری دکان کا آدمی چھٹی پر گیا ہوا ہے الحمدللہ کام میں دل لگتا ہوں اور یہ سب بھی حضرت والا دامت برکاتہم کی جوتیوں کا صدقہ ہے۔

**جواب**: اللہ تعالیٰ دنیا سے اتنا دل لگانے کی توفیق دے جتنا یہاں رہنا ہے اور آخرت سے اتنا دل لگانے کی توفیق دے جتنا وہاں رہنا ہے۔

جو دین کے ہوئے انہیں دنیا مل بھی گئی
دنیا پہ جو مرے تھے وہ دیں کے نہیں رہے

اس لیے اللہ والے ہوجاؤ دنیا خود پیچھے پیچھے آئے گی ورنہ ہائے دنیا ہائے دنیا کی ادھیڑ بن میں لگے رہو گے۔

..........

**۸۲۷ حال**: چند احباب نے پوچھا ہے کہ غوث کسے کہتے ہیں اور قطب، ابدال کی تعریف کردیں۔ اور ہر زمانے میں ان کی کتنی تعداد ہوتی ہے۔

**جواب**: یہ اولیاء اللہ کے درجات ہیں لیکن ان باتوں کے علم پر مغفرت ونجات

موقوف نہیں اس لیے بزرگوں نے غیر ضروری معلومات کے درپے ہونے کو منع فرمایا ہے۔ سیدھے سیدھے سنت وشریعت پر عمل کرو۔ اسی سے سب درجات حاصل ہوتے ہیں۔

**۸۲۸ حال:** جناب شیخ صاحب آپ کی کتاب کشکول معرفت خصوصیات امت محمدیہ میں ہے کہ بنی اسرائیل میں (نجاست کی جگہ لباس یا بدن کو کاٹنا پڑتا تھا) اس کی وضاحت کر دیں تاکہ سمجھانے اور سمجھنے میں آسانی پیدا ہو جائے۔

**جواب:** اس سے زیادہ وضاحت کی تحقیق نہیں ہو سکی۔

**۸۲۹ حال:** اس بات پر بڑی حیرانی ہوئی جب ایک تبلیغی بھائی نے بتایا کہ ہمارے کوہاٹ مرکز میں روزانہ سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مذاکرہ ہوتا ہے جس میں بتایا ہے کہ کھڑے ہو کر پھل کھانا سنت رسول ہے۔

**جواب:** اس تبلیغی بھائی یا مرکز سے معلوم کریں کہ اس کا حوالہ کیا ہے؟

**۸۳۰ حال:** انگریزی میں نام اور پتہ لکھنے پر آپ سے معافی کا طلب گار ہوں۔ امید ہے کہ بندہ کو اس غلطی پر معاف فرما دیں گے جس کی آپ نے پچھلے خط میں تنبیہ فرمائی تھی کہ لفافہ پر اردو میں اپنا نام و پتہ کیوں نہیں لکھتے، اغیار کی غلامی کو چھوڑنا چاہیے۔

**جواب:** معافی کی ضرورت نہیں۔ مطلب یہ ہے کہ بے ضرورت غیروں کی زبان استعمال نہ کریں اور ضرورت میں حرج نہیں بلکہ تبلیغ دین کی نیت سے سیکھنا اور لکھنے بولنے میں مہارت حاصل کرنا بھی برا نہیں۔

**۸۳۱ حال:** جناب شیخ صاحب ایک ساتھی نے پوچھا ہے کہ اگر ایک مرید کو ایک پیر سے خلافت مل جائے۔ بعد میں اس کا پیر صاحب فوت ہو جائے تو کیا وہ دوسرے پیر سے بیعت ہوگا یا کہ ضرورت نہیں۔

**جواب:** آخر دم تک کسی کو اپنا بڑا بنائے رہے اور اصلاح کا تعلق رکھے، اگر

بڑے نہ رہیں تو اپنے چھوٹوں سے ہی مشورہ کر لے، یہ حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نصیحت ہے۔

**۸۳۲ حال**: جناب شیخ صاحب بعض احباب بندہ کو سر درد کی شکایت کرتے ہیں یا دانت درد کے بارے میں تو میں کیا پڑھ کر دم کروں۔

**جواب**: ان کو بتادیں کہ جہاں درد ہوا پنا ہاتھ رکھ کر خود یہ دعا سات مرتبہ پڑھ لیں۔ **بسم اللہ بسم اللہ بسم اللہ اَعُوْذُبِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّمَا اَجِدُ وَ اُحَاذِرُ۔**

................................................................

**۸۳۳ حال**: حضرت اقدس میں آپ کی بتائی ہوئی تسبیحات ۵ر سو دفعہ لا الٰہ الا اللہ اور اللہ اللہ اور ایک تسبیح درود شریف اور باقی اعمال نظروں کی حفاظت ٹی وی سے بچنا اور پانچ وقت الحمد للہ با جماعت نماز کی پابندی ہو رہی ہے مگر حضرت والا سے گذارش ہے کہ ہر وقت ریاکاری کا خوف لگا رہتا ہے۔

**جواب**: خوف دلیل اخلاص ہے۔ ریا مخلوق کو دنیوی غرض سے عبادت کو دکھانے کا نام ہے مخلوق کے دیکھنے کا نام نہیں۔ ریا ایسی چیز نہیں کہ اڑ کے لگ جائے۔ ریاء تو نیت سے ہوتی ہے لہٰذا نیت کو درست رکھیں۔

جلد سوم

# تربیتِ عاشقانِ خدا

## اِصلاحی خطوط اور اُن کے جوابات



شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خانقاہ اِمدادیہ اَشرفیہ : گلشن اقبال، کراچی پاکستان

# تربیتِ عاشقانِ خدا

## اصلاحی خطوط اور ان کے جوابات

(حصّہ سوم)

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ

حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ ہدایت و ارشاد

حلیم الامت حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد مظہر صاحب دامت برکاتہم

بہ فیضِ صحبتِ ابرار یہ دردِ محبّت ہے
بہ اُمّیدِ نصیحت دوستو اسکی اشاعت ہے

محبّت تیرا صدقہ ہے ثمر ہیں تیرے نازوں کے
جو میں یہ نشر کرتا ہوں خزانے تیرے رازوں کے

# انتساب

شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کے ارشاد کے مطابق حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی جملہ تصانیف و تالیفات

شیخ المشائخ محی السنہ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ عبد الغنی پھولپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ

اور

شیخ المشائخ حضرت اقدس مولانا شاہ محمد احمد صاحب پرتاب گڑھی رحمۃ اللہ علیہ

کی

صحبتوں کے فیوض و برکات کا مجموعہ ہیں

# ضروری تفصیل

نام کتاب : تربیتِ عاشقانِ خدا (حصہ سوم)

مکتوبات : شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ

تاریخ اشاعت : ۱۰ شوال المکرّم ۱۴۳۹؁ھ مطابق ۲۵ جون ۲۰۱۸؁ء بروز پیر

زیرِ اہتمام : شعبہ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ، گلشن اقبال، بلاک ۲، کراچی

پوسٹ بکس: 11182 رابطہ: +92.21.34972080 ، +92.316.7771051

ای میل: khanqah.ashrafia@gmail.com

ناشر : کتب خانہ مظہری، گلشن اقبال، بلاک نمبر ۲، کراچی، پاکستان

## قارئین و محبین سے گزارش

خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کراچی اپنی زیرِ نگرانی شیخ العرب والعجم عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی شایع کردہ تمام کتابوں کی ان کی طرف منسوب ہونے کی ضمانت دیتا ہے۔ خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی تحریری اجازت کے بغیر شایع ہونے والی کسی بھی تحریر کے مستند اور حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ کی طرف منسوب ہونے کی ذمہ داری خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کی نہیں۔

اس بات کی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ شیخ العرب والعجم عارف باللہ مجددِ زمانہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہٗ کی کتابوں کی طباعت اور پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمد للہ! اس کام کی نگرانی کے لیے خانقاہ امدادیہ اشرفیہ کے شعبۂ نشر و اشاعت میں مختلف علماء اور ماہرینِ فن دینی جذبے اور لگن کے ساتھ اپنی خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ اس کے باوجود کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہِ کرم مطلع فرمائیں تاکہ آیندہ اشاعت میں درست ہو کر آپ کے لیے صدقۂ جاریہ ہو سکے۔

(مولانا) حکیم محمد اسماعیل
نبیرہ و خلیفہ مجازِ بیعت حضرت والا رحمۃ اللہ علیہ
ناظم شعبۂ نشر و اشاعت، خانقاہ امدادیہ اشرفیہ

# فہرست

## طریقِ اصلاح

# پیشِ لفظ

مکتوباتِ صدی، مکتوباتِ امامِ ربّانی کی جامعیت اور علوِّ مرتبت سے کس کو انکار ہو سکتا ہے مگر فی زمانہ جب کہ سالکینِ کرام حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کی ''تربیت السالک'' تک سمجھنے سے قاصر نظر آتے ہوں تو مذکورہ بالا مکتوبات کے دقیق اور عمیق مضامین سے استفادہ کیوں کر ممکن ہو سکتا ہے۔ اس کی وجہ بھی صاف ظاہر ہے کہ ہمارا تعلیمی معیار مستقل زوال پذیر ہے، خاص کر اردو زبان تو اب قابلِ رحم حد تک مظلوم ہو چکی ہے، لہٰذا جس طرح اس زمانے میں حکیم جالینوس، بو علی سینا اور حکیم اجمل خان جیسے حاذق طبیبوں کے طریقۂ علاج بجائے مفید ہونے کے مضر ہو سکتے ہیں بالکل اسی طرح گزشتہ زمانے کے بزرگوں کی تعلیمات سے استفادہ کرنا ہر کس و ناکس کے بس کی بات نہیں بلکہ ناسمجھی اور کج فہمی کی وجہ سے منفی اثرات کا مرتب ہونا بھی بعید از قیاس نہیں۔ اس لیے رہبرانِ سلوک اس اصول پر مجتمع ہیں کہ ہر زمانے میں اسی زمانے کے طبیبانِ حاذقہ کا علاج مریضانِ روحانیہ کے لیے مؤثر ثابت ہو سکتا ہے، اس قاعدے کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اگر ہم تربیت السالک کا مطالعہ کریں تو اس میں حضرت مولانا شاہ عبدالغنی پھولپوری، حضرت مولانا مسیح اللہ خاں جلال آبادی اور مفتی محمد حسن امرتسری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین جیسی عظیم ہستیوں کے حالاتِ رفیعہ درج ہیں، جن سے مطابقت تو کیا مشابہت بھی فی زمانہ عمومی طور پر نایاب اور خصوصی طور پر کمیاب ضرور ہے، اسی بنا پر عادت اللہ بھی یہی ہے کہ ہر زمانے میں اللہ تعالیٰ لوگوں کے حالات کے اعتبار سے اولیاء اللہ کو طریقۂ علاج بھی مرحمت فرماتے ہیں تاکہ عوام اپنی استعداد کے مطابق استفادہ کر سکیں۔

اس زمانۂ قحط الرجال میں بھی اللہ تعالیٰ نے ہم جیسے افتادہ حالوں کی راہ نمائی کے لیے شیخ العرب والعجم، جنیدِ وقت، رومیٔ ثانی، عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ وعمت فیوضہم ادام اللہ بقاءہٗ کو منتخب فرمایا۔ چناں چہ حضرتِ اقدس کے تجدیدی کارنامے اس پر شاہد ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ اقدس مدظلہ کو عجیب و غریب اور غیر معمولی حکمت و بصیرت سے نوازا ہے۔ باہی امراض میں تو حضرتِ اقدس کی خصوصیت مشہور و معروف ہے ہی، جاہی امراض کی تشخیص بھی

قابلِ حیرت اور اس کا علاج قابلِ رشک ہے، چناں چہ کتاب کے آخری صفحات میں ایک عالم صاحب کا خط موجود ہے جس میں انہوں نے انتہائی محتاط اور مخفی انداز میں خلافت طلب کی ہے۔ اس کے جواب میں حضرتِ اقدس نے جس شائستہ لہجے میں ان کا معالجہ فرمایا ہے، اور ان ہی کے الفاظ کو خط کشیدہ فرما کر انہیں آئینہ دکھایا ہے، ایسا طریقۂ علاج بغیر اللہ تعالیٰ کے فضل اور راہ نمائی کے ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں ان ارواحِ قدسیہ کی حتّی المقدور قدر دانی کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا سایہ امّت پر خوب دراز فرمائے، آمین۔

"تربیتِ عاشقانِ خدا" میں سالکین کے خطوط کے جوابات الہامی ہونے کے ساتھ ساتھ ہر سالک کے لیے آئینہ بھی ہیں جس میں وہ اپنا عکس دیکھ کر بآسانی استفادہ کر سکتا ہے، ان مکتوبات کی افادیت صرف سالکین تک ہی محدود نہیں، بلکہ مصلحینِ اُمت کے لیے بھی یہ کتاب بہترین راہ نما کی حیثیت رکھتی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کے محب و محبوب خادمِ خاص اور خلیفۂ مُجازِ بیعت عارف و ترجمانِ شیخ حضرتِ اقدس حضرت سید عشرت جمیل میرؔ صاحب دامت برکاتہم وعمّت فیوضہم وادام اللہ بقاءہٗ کو جزائے خیر عطا فرمائے جنہوں نے ان مکتوبات کو جمع کیا اور محفوظ رکھا اور امّت کی ہدایت و راہ نمائی کے لیے شایع کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قیامت تک کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے، آمین۔

الحمدللہ! "تربیتِ عاشقانِ خدا" کے عنوان سے خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ اور جامعہ اشرف المدارس کراچی کے ترجمان ماہنامہ جریدہ "الابرار" میں عاشقانِ خدا کی تربیت سے متعلق خطوط کی اشاعت کا سلسلہ تاحال جاری ہے اور زیرِ نظر تیسری جلد کے بعد ان شاء اللہ تعالیٰ! چوتھی جلد پر بھی بہت جلد کام کا آغاز کر دیا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس دامت برکاتہم کے فیضان کو لامتناہی فرما دے اور احقر کو بھی اس بحرِ ہدایت سے سیراب و فیض یاب فرمادے اور دنیا کی طرح آخرت اور جنت میں بھی حضرتِ اقدس کی معیت سے سرفراز فرمائے، آمین یاارحم الراحمین۔

خاک پائے قطبِ دوراں

احقر شاہین اقبال اثرؔ جونپوری

۱۳ر محرم الحرام ۱۴۳۴ھ، ۲۸ر نومبر ۲۰۱۲ء

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

# تربیتِ عاشقانِ خدا

مندرجہ ذیل خط محبی و محبوبی، شیخ العرب والعجم، عارف باللہ، حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم نے اپنے شیخ محی السنّہ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام چوالیس برس پہلے لکھا تھا۔ احقر راقم الحروف نے حضرت والا کے دوسرے مضامین وملفوظات کی طرح اسے بھی اپنے رجسٹر میں نقل کر لیا تھا۔ اب اس خط کو شایع کیا جارہا ہے تاکہ حضرت والا کے حالاتِ رفیعہ کا اُمّت کو علم ہو اور یہ بھی معلوم ہو کہ اپنے شیخ کے ساتھ کیسی محبت اور کیسا عاشقانہ تعلق اور کیسی فنائیت ہونی چاہیے۔

احقر میرؔ عفا اللہ عنہ خادمِ خاص حضرت والا دامت برکاتہم

۳/ رجب المرجب ۱۳۸۹ھ مطابق ۱۵/ ستمبر ۱۹۶۹ء

۱) مخدومی، محبی و محبوبی و مرشدی و محسنی و خلیلی و قرۃ عینی و قلبی و روحی، سراج الملّۃ والدین حضرت اقدس مولانا شاہ ہردوئی دامت برکاتہم و انوارہم و الطافہم واطال اللہ بقائہم فداکم قلبی وروحی وکل مافی یدی ساعۃً فساعۃً الٰی یوم الدین

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکُمۡ وَرَحۡمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

اس جملے سے کہ ”تیرے حالات سے بہت ہی مسرّت ہے“ ہر بُنِ مُوزبانِ شکر بن کر رہ گیا ہے۔ آپ کے الطاف سے اس ناکارہ کی ہمّت و حوصلہ افزائی ایسی ہوتی ہے کہ جو حضرت اصغر گونڈوی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر کا مصداق ہے ؎

تجھ سے یہ ہستیِ خوابیدہ مری جاگ اٹھی
ہر بُنِ مُو سے مرے تونے پکارا مجھ کو

آپ کی محبت زبان پر ہے، دل میں ہے، جان میں ہے بلکہ رگ رگ میں نشتر لیے ہوئے

دوڑی پھرتی ہے ؎

میں کیا کہوں کہاں ہے محبت کہاں نہیں
رگ رگ میں دوڑی پھرتی ہے نشتر لیے ہوئے

حضرت عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ نے جو نصیحت فرمائی تھی کہ اہل اللہ کی محبت کہاں ہونی چاہیے ؟زبان پر؟ نہیں، دل میں؟ ابھی اور آگے بڑھو، جان میں؟ ابھی اور آگے بڑھو، وسطِ جان میں؟ ہاں یہی جگہ ہے، مربّی کی محبت یہیں ہونی چاہیے، فرماتے ہیں ؎

مہرِ پاکاں درمیانِ جاں نشاں

نشانیدن بھی عجیب تاکید ہے، اسی نشانیدن کی نعمت کے بعد طالب شیخ کا نشان بن جاتا ہے اور پھر اسی کی برکت سے حق تعالیٰ شانہٗ کی نشانی کی خبر دیتا ہے اور اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ[۱] کا مصداق ہوجاتا ہے اور اَلرَّحْمٰنُ فَسْـَٔلْ بِهٖ خَبِيْرًا (رحمٰن کی شان کسی باخبر سے پوچھو) کی نعمت سے نوازا جاتا ہے۔ تَمَّ شَرْحُ الْمِصْرَعِ الَّذِیْ ذَكَرْتُ مہر پاکاں...الخ۔

ہماری محبت اس نصیحتِ حضرت رومی کے مطابق صرف نقل ہے، یعنی عاشقوں کی نقل کرتا ہوں کہ نقل کی برکت سے حق تعالیٰ اپنی رحمت سے حقیقی محبت سے بھی نواز دیتے ہیں۔

۳۰؍ اگست کا محررہ حیدرآباد سے کارڈ موصول ہوا، اس میں بھی یہی تحریر ہے کہ ”تیرے حالات سے دل خوش ہے۔“ بس آپ کا یہ انعامِ رضا جو بدونِ استحقاق اس ناکارہ کو آپ عطا فرماتے ہیں حق تعالیٰ اسی نعمت پر میری روح قبض فرماویں، آمین۔ اس ناکارہ کے لیے آپ کی خوش نودی کی نعمت تمام کائنات کی نعمتوں سے عزیز تر ہے اور میری حیات اسی نعمت سے قائم ہے بلکہ صدہا حیات آپ کے صرف ایک اس جملے سے محسوس کرتا ہوں کہ تیرے حالات سے دل خوش ہے۔ حق تعالیٰ اپنی رحمت سے

---

[۱] التشرف بمعرفۃ احادیث التصوف: ۳۱۷، مؤلفہ حضرت تھانوی رحمہ اللہ

آپ کی اس خوش نودی کی برکت سے اپنی خوش نودی کے انعام سے بھی نوازیں، آمین اور مرنے کے بعد میری جب پیشی ہو تو اللہ میاں فرمادیں کہ تجھ سے تیرا مربّی میرا عبدِ محبوب راضی تھا، اس صلے میں آج میں تجھ سے اور تیرے حالات سے راضی اور خوش ہوں، آمین۔ جب کہ آپ کی خوش نودی اور رضا کے اس جملے سے صدہا حیات محسوس کرتا ہوں تو حق تعالیٰ شانہٗ کی اس آواز سے کیا کچھ مسرت اور خوشی ہوگی کہ میں تجھ سے خوش ہوں اور راضی ہوں۔

قیامِ بمبئی میں لوگوں کو حضرت والا کے ارشادات سے جو نفعِ کثیر ہوا اس سے دل باغ باغ ہوگیا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ ھٰذَا النَّفْعَ شَرْقًا وَّغَرْبًا وَّاٰفَاقَ الْعَالَمِ آمین۔

حکیم صاحب کے الطاف و اکرام کی خبر سے بھی دل بہت خوش ہوا، اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ کا ظہور اور سَیَجْعَلُ لَھُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا کا انعام ہے، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

ہر وہ بات جو حضرت اقدس کی جانِ پاک کو مسرور کرے اس ناکارہ کو بھی مسرور کرتی ہے اور جو بات حضرت اقدس کے لیے باعثِ انقباض ہوگی اس ناکارہ کے لیے بھی۔ جس سے حضرت والا کو محبت ہوگی اس ناکارہ کو بھی اس سے محبت ہوگی اور جس سے آپ کو بغض ہوگا وہ میرا بھی مبغوض ہوگا۔ معمولات کی پابندی اور اس کے انوار و برکات متصاعداً و متزائداً اس طرح محسوس ہورہے ہیں کہ بس ہر وقت انوار میں گھرا ہوا ہوں۔

نورِ او دریمن و یسر و تحت و فوق
بر سرم بر گردنم مانندِ طوق

دائم اندر آب کارِ ماہی است
مار را با او کجا ہمراہی است

گر چہ در خشکی ہزاراں رنگہا ست
ماہیاں را با یبوست جنگہا ست

آپ کی غلامی کے صدقے میں جانِ اختر قربِ حقیقی کے بحر میں علیٰ سبیلِ الدّوام پڑی ہوئی ہے، دنیا کی کسی لذت سے جان مانوس نہیں ہوتی، ایک لمحے کی غفلت کا بھی تحمل نہیں، غفلت اور موت دونوں مترادف محسوس ہوتے ہیں۔ جس طرح مچھلیوں کو خشکی کی تمام رنگینیوں کا مزہ موت معلوم ہونے کے سبب ان کو خشکی اور خشکی کی لذات سے انس کے بجائے جنگ یعنی وحشت کا احساس ہوتا ہے اسی طرح دنیا ومافیہا سے اس غلام کو بے زاری ہے۔

بیادِ حق از خلق بگریختہ
چناں مست ساقی کہ مے ریختہ
بذکرِ حبیب از جہاں مشتغل
بہ سودائے جاناں زجاں مشتغل

اَللّٰھُمَّ لَا تَنْزِعْ مِنِّیْ صَالِحَ مَا اَعْطَیْتَنِیْ

حضرت اقدس سے استقامت وخاتمۂ ایمان اور مغفرت کی دعا کے لیے درخواست کرتا ہوں۔ اس ناکارہ کو اپنا ہر عمل فِیْہِ نَظَرٌ کا مصداق من حیث الاخلاص والصدق محسوس ہوتا ہے۔ بس آپ کی دعاؤں کا سخت محتاج ہوں۔ حق تعالیٰ شانہٗ کے کرم کے سوا میری مغفرت اور حسنِ خاتمہ اور نجات کے لیے کوئی سہارا نہیں۔ اعمال پر سے نظر کو حق تعالیٰ نے اپنی رحمت سے اٹھا دیا ہے اور صرف اپنی عنایت ورحمت پر اس غلام کی نظر کو راکز بنادیا ہے۔

زعالم من تراتنہا گزینم

کائنات میں آپ کو محبت کے لیے انتخاب کیا ہے، امید ہے کہ اپنی خصوصی دعاؤں میں یہاں اور روزِ محشر مجھے فراموش نہ فرمائیں گے۔

عشرت جمیل سلّمہٗ کے عریضے آپ کی خدمت میں پہنچے ہوں گے، بخیریت ہیں۔ ۲۰/اکتوبر کو ان کی روانگی ہے، دوائیں لے کر ہر دوئی حاضر ہوں گے۔ ان کے

حالات ماشاء اللہ! قابلِ رشک ہیں، ”ماو مجنوں ہم سبق بودیم“ والا معاملہ ہے یعنی ان کا مزاج بھی چشتی ہے اور آہِ سرد کھینچتے رہتے ہیں۔ اس وجہ سے ان کو اس ناکارہ سے بہت انس ہے۔ ہر روز دس بجے دن سے دس بجے رات تک شیر خوار چھوٹے بچے کی طرح جو ماں سے چمٹا رہتا ہے اس ناکارہ کے پاس رہتے ہیں۔ ان کے خاندان کے لوگ طعنہ دیتے ہیں کہ فلاں بزرگ کے پاس جاؤ اور اکابر بھی موجود ہیں، اختر کے پاس کیا رکھا ہے؟ کوئی گولی کھلادی ہے اور اپنا گرویدہ کرلیا ہے لیکن ان کو یہاں اسی ناکارہ اور بے نام ونشان عبدِ گناہ گار سے حضرت اقدس کی طرف سے نسبتِ غلامی کی بدولت مناسبت ہے اور ہر وقت اس ناکارہ کی ان باتوں سے جو حضرت اقدس کی تعلیمات کے برکات وانوار کے مظہر ہیں مست واشکبار رہتے ہیں۔ یہ ناکارہ سرتاپا خارستان ہے لیکن آپ کی غلامی کا شرف اپنی کیمیاوی تاثیر سے گلخن سے گلستان اُگاتا ہے۔ آپ کے شرفِ زیارت کے لیے ہر بن مو چشمِ اشکبار بنا ہوا ہے۔ صرف حضرت والدہ صاحبہ کی وجہ سے مجبور ہوں ورنہ تین مہینے در پر آکر پڑا رہوں۔ ڈر لگتا ہے کہ کہیں عریضے میں کوئی بات جوششِ عشق سے تحریر ہو گئی ہو اور کہیں خلاف طبعِ مبارک نہ ہو، ازراہِ کرم معاف فرمایا جاوے۔

خادم ناکارہ اختر غفرلہٗ

## کینیڈا سے حضرت والا کے ایک خط میں اپنے صاحب زادے مولانا مظہر صاحب سلّمہٗ کو خواتین کے بارے میں ایک نصیحت

۲۳ ؍ ربیع الثانی ۱۴۱۵ھ مطابق ۳۰ ؍ ستمبر ۱۹۹۴ء

۲) مکرمی عزیزم مولانا محمد مظہر سلّمہ اللہ تعالیٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجلس میں جمعہ اور پیر کے دن اس خط کو آپ سنایئے۔ ایک مسئلے کی طرف خواتین کی باربار توجہ کرایئے اور باربار میری طرف سے سمجھایئے:

قُوْٓا اَنْفُسَکُمْ وَاَھْلِیْکُمْ نَارًا[۲]

اس آیتِ پاک میں سب سے پہلے اپنے نفس کو اور گھر والوں کو جہنم سے بچانے کا حکم ہے۔

وہ مسئلہ یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو، گھر سے خواتین نکلنے سے سخت احتیاط کریں۔ اگر کسی ضرورت سے جانا ہو تو اپنے محرم بیٹا یا باپ یا بھائی یا شوہر بھی ساتھ ہو۔ اگر دوکان پر کپڑا خریدنا ہو تو باپ یا بھائی یا شوہر یا بیٹا بھی ساتھ ہو اور گفتگو دوکان کے مالک سے صرف محرم کرے اور عورت اپنے محرم کے پیچھے برقعے کے ساتھ ہو اور وہ اپنی پسند کا اظہار یا قیمت کی بات چیت خود دوکاندار سے نہ کرے بلکہ عورت اپنے محرم یعنی باپ یا شوہر یا بھائی سے کہے اور وہ وکیل بن کر مالک دوکان سے بات کرے اور ماضی کی بے اُصولیوں اور خطاؤں اور کوتاہیوں سے توبہ اور استغفار کریں اور آیندہ کے لیے پکا ارادہ کریں کہ اس کے خلاف براہِ راست غیر محرم دوکانداروں سے بات چیت نہ کریں گی۔ میری اس گزارش پر عمل نہ کرنے سے عذاب کا اندیشہ ہے۔ اللہ تعالیٰ شانہٗ ہم سب کو اپنا خوف عطا فرمائیں اور اپنے عذاب سے بچائیں، آمین۔

اس خط کی فوٹو کاپی ایک ہماری بیٹی کو اور ایک ہماری بہو کو بھی دے دینا۔

حکیم محمد اختر عفا اللہ تعالیٰ عنہ

۳) **حال:** ایک لیڈی ڈاکٹر نے خواب دیکھا کہ ان کی والدہ مرحومہ کہہ رہی ہیں کہ میں نے تفتیش کر لی ہے تیرا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے پہلے ہے۔ اس کی عجیب تعبیر اس جواب میں ہے۔ جامع۔

**جواب:** عزیزہ سلمہا... السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

اچھے خوابوں کا نظر آنا، نیک بندوں، انبیاء علیہم السلام، خصوصاً حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نعمتِ عظمیٰ ہے اور آپ کا نام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نامِ مبارک سے پہلے

---

[۲] التحریم:۶

ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ہر تصدیق کرنے والے امتی کا نام پہلے آتا ہے جیسے اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ یہاں نام کا پہلے آنا فضیلت نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی اور غلام ہونے اور آپ کی رسالت کی تصدیق کرنے والے ہونے کی بشارت ہے، کیوں کہ نبی پر کسی غیر نبی کو فضیلت حاصل نہیں ہوسکتی اور نبی پر غیر نبی کی فضیلت کا عقیدہ تو کفر ہے۔ لہٰذا یہ خواب آپ کے امتِ محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں ہونے کی بشارت ہے۔

لیکن یہ خواب برائے تعلیم ہوتے ہیں کہ نبی کے طریقے پر چلو، تقویٰ اختیار کرو یعنی اللہ کی نافرمانی سے بچو، کیوں کہ اللہ تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ اخلاقِ رذیلہ جاتے رہیں اخلاقِ حمیدہ پیدا ہوجائیں، غفلت من اللہ جاتی رہے، توجہ الی اللہ پیدا ہوجائے اور یہ کسی شیخِ کامل سے اصلاحی تعلق کے بغیر حاصل نہیں ہوتا۔ لہٰذا کسی متبعِ سنت بزرگ کو اپنا شیخ اور مصلح بنائیں، اس کو اپنے حالات کی اطلاع کریں اور اس کی تجویزات کی اتباع۔ یہی طریقہ ہے اللہ تک پہنچنے کا۔ ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ یا احقر کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' مطالعے میں رکھیں جس سے اصلاح طلب باتوں کا علم ہوگا۔

## ایک عالم صاحب طالبِ منصب برائے خدمتِ دین کا خط اور حضرت والا کا جواب

بخدمت اقدس واجب الاحترام، عظیم مشفق، حضرت شیخ العرب والعجم، عارف باللہ مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۴) حال: خدمتِ عالیہ میں مؤدبانہ گزارش ہے کہ احقر کو الحمد للہ ۱۴۰۵ھ سے تسلسل کے ساتھ اکابر اور مشائخ کی صحبت میں رہنے کی سعادت حاصل ہے، سب سے پہلے حضرت اقدس مفتی صاحب قدس سرہٗ سے بیعت کا تعلق ہوا، تاحیات ان ہی سے وابستہ رہا، حضرت کی رحلت کے بعد نو سال سے سیدی و محبوبی پیارے حضرت والا دامت برکاتہم سے بیعت کا تعلق ہے، محض اللہ تعالیٰ کی مہربانی اور کرم ہے کہ

اصلاحی تعلق کے حوالے سے اب تک انقطاع نہیں ہوا، پیارے حضرت والا سے اصلاحی تعلق کی بدولت احقر کو اس دنیا میں نہ صرف حضرت کی مقبول دعاؤں کا سہارا حاصل ہے بلکہ بے پناہ محبتوں اور شفقتوں کا سایہ بھی حاصل ہے، پیارے حضرت والا سے اصلاحی تعلق کی وجہ سے احقر کی زندگی لذیذ اور پُر لطف بن گئی ہے۔ خدا شاہد ہے کہ احقر کو پیارے حضرت والا سے کس قدر محبت اور عقیدت ہے، احقر اور گھر والے اس نسبت، محبت اور عقیدت کو اپنے لیے اور پوری ذریت کے لیے دنیاو آخرت کے اعتبار سے بہت بڑا سرمایہ سمجھتے ہیں، کبھی خیال آتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر پیارے حضرت والا کی خدمت میں زندگی گزاروں، یہ محبت بھری شفقتیں احقر کو کبھی حضرت استاذ علامہ... صاحب کے سایۂ عاطفت میں حاصل ہوا کرتی تھیں، ان کی شہادت کے بعد احقر بہت زیادہ پریشان تھا کہ ان کا بدیل کہاں ملے گا؟ اللہ تعالیٰ نے آں جناب کی شکل میں ملا دیا، اللہ تعالیٰ احقر کو اس نعمت کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

الحمدللہ! محض فضلِ خدا، پیارے حضرت والا کی دعاؤں کی برکت سے جامعہ... میں تدریسی اور انتظامی خدمات کے علاوہ ہفتہ وار درسِ قرآن اور بیانات کا موقع ملتا ہے، اسباق، درسِ قرآن اور بیانات کے دوران پیارے حضرت والا دامت برکاتہم کی باتیں بلااختیار نقل کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے، اس سلسلے میں یہ خیال آتا ہے کہ یہ خدمات حصولِ نسبت اور کسی سے قربِ خاص حاصل ہونے کے بعد ان کی خصوصی توجہات کی برکات کے ساتھ انجام پاتیں تو کیا اچھا ہوتا اور ان کی کیا تاثیر ہوتی! اب تک اس سعادت سے احقر محروم ہے، واقعتاً احقر سیاہ کار اور خطاکار اس کا استحقاق بھی نہیں رکھتا اور احقر میں اس کی اہلیت بالکل ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ احقر اپنے سے کم عمر والوں اور عام لوگوں میں بکثرت حضرت والا کے خلفاء کو دیکھ کر دل ہی دل میں حسرت لے کر صبر کا ثواب حاصل کرنے کی کوشش میں لگا ہوا ہے، تاہم آں جناب کی بے پناہ شفقتوں اور بعض خوابوں کو دیکھ کر امید ہوتی ہے کہ کبھی ہم بھی پیارے حضرت والا دامت برکاتہم کے خواص میں شامل

ہو جائیں گے، نسبت، تعلق، توجہ اور محبت میں اضافہ ہو گا اور ہماری ناکارہ ذات کار آمد اور زیادہ نافع بن جائے گی، خاص کر ایک تازہ خواب جو مدینہ شریف میں حالیہ سفر عمرہ میں دیکھا اس سے امید میں اضافہ ہوا۔ خواب پرچے کے ساتھ منسلک ہے۔

یہ احقر کے جذبات واحساسات ہیں جو بہت زیادہ محتاجِ اصلاح ہیں، اس لیے اصلاح فرمانے اور خصوصی دعاؤں کے لیے آں جناب کو زحمت دی ہے، امید ہے کہ محسوس نہ فرمائیں گے، اللہ تعالیٰ ہم سب کے لیے اصلاح مقدر فرمائے، آمین۔

## مسجدِ نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں تازہ خواب

آج بعد نمازِ فجر معمولات سے فارغ ہو کر مسجد نبوی علی صاحبہ الصلوٰۃ والسلام میں باب الہجرۃ کے پاس سو رہا تھا کہ دیکھتا ہوں کہ میں جامعہ... کراچی کی مسجد میں ہوں اور پیارے حضرت والا دامت برکاتہم مسجد کے جنوبی جانب سے صفِ اوّل سے ہوتے ہوئے محراب کی طرف تشریف لارہے ہیں، سفید عمامہ پہن رکھا ہے، صحت کی حالت میں ہیں، بغیر سہارے کے چل رہے ہیں، بہت سے لوگ پیارے حضرت والا سے مل رہے ہیں، حضرت انتہائی بشاشت کے ساتھ جیسا کہ مزاجِ عالی ہے گفتگو فرمارہے ہیں۔ بالکل محراب میں منبر کے پاس پہنچ کر مجھے یاد فرمایا، میں وہاں پہنچا تو لوگوں کے سامنے حضرت نے اپنا عمامہ اتار کر مجھے پہنا دیا اور اجازت عطا فرمادی، اس خواب سے بہت زیادہ مسرت حاصل ہوئی، قلبی سکون واطمینان حاصل ہوا۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، اور اپنی رضا نصیب فرمائیں۔

**جواب:** خواب سب مبارک ہیں لیکن اس راہ میں اصل چیز اللہ کو اللہ کے لیے چاہنا ہے، بزرگوں نے لکھا ہے کہ طالب کے دل میں اللہ کے علاوہ کسی چیز کی تمنا کرنا غیر اللہ ہے۔ اللہ مل جائے تو اس سے بڑھ کر کیا چیز ہو سکتی ہے۔ مولانا رومی فرماتے ہیں ؎

منصبِ تعلیم نوعِ شہوتیست

منصب کی تمنا کرنا اس راہ میں سب سے بڑا حجاب ہے، ساری محنتیں اور مجاہدات ضائع

ہو جاتے ہیں۔ حضرت گنگوہی کی خدمت میں ایک شخص دس سال رہا، آخر میں کہا کہ حضرت! مجھے تو کچھ بھی نہیں ملا، حضرت نے فرمایا کہ تم کس نیت سے میرے پاس آئے تھے؟ عرض کیا کہ اس لیے حاضر ہوا تھا کہ آپ کی خدمت کروں گا، آپ سے نسبت حاصل ہو جائے گی، پھر لوگوں کو تعلیم و ارشاد کروں گا۔ حضرت نے فرمایا کہ اسی لیے تجھے کچھ حاصل نہیں ہوا کہ تیرا مقصود اللہ نہیں غیر اللہ تھا۔

منصبے کانم ز رویت محجب است
عین معزولی ست نامش منصب است

خط کشیدہ سطور کو دوبارہ ملاحظہ فرمائیں کہ اس میں کیا چیز پوشیدہ ہے، لہٰذا اس خیال کو دل سے نکال دیجیے اور دل میں یہ بسا لیجیے کہ مجھے کچھ نہیں چاہیے، بس اللہ چاہیے، پھر دیکھیے کیسا تعلق مع اللہ، کیسی نسبت، کیسا اطمینان و سکون حاصل ہوتا ہے جو ہر تمنا سے مستغنی کر دے گا۔ دین کی خدمت کے لیے خلافت ضروری نہیں، نہ اس سے محبت و تعلق میں اضافہ ہوتا ہے۔ بعض غیر خلفاء جو دین کا کام کر رہے ہیں وہ بعض خلفاء سے زیادہ محبوب ہوتے ہیں۔ جو کام اللہ تعالیٰ آپ سے لے رہے ہیں وہ صدقۂ جاریہ ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں تو کامیابی ہی کامیابی ہے۔ اور جس سے اللہ تعالیٰ اپنے دین کا کام لیتے ہیں یہ خود علامتِ قبولیت ہے۔

۵) **حال:** قوتِ شہوانیہ غالب آتی ہے، حالاں کہ ابھی تک شادی بھی نہیں کی ہے۔ اس کا علاج کیا ہے؟

**جواب:** کیا ارتکابِ گناہ ہو جاتا ہے؟ اگر ہوتا ہے تو کون سا؟ ہر گناہ کا علاج الگ ہے۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا عریضہ

۶) **حال:** آپ کے استفسار کے جواب میں عرض ہے کہ کبھی کبھی تصور، کبھی استمناء بالید، کبھی خفیہ طور سے عین وقوع بالفاحشہ ہو جاتے ہیں، ابھی توبہ کی ہے لیکن ذہن میں وہی صورت پھر بھی باقی ہے۔ کوئی علاج بتا دیجیے، بہت پریشان ہوں۔ دل کو اطمینان نہیں ہمیشہ پریشان ہے علاج بتا دیجیے۔ حضورِ پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم کو

خواب میں دیکھنے کی تمنا ہے کوئی عمل بتادیجیے۔ مراقبۂ موت و حشر کے طریقے بتا دیجیے اور کتنا وقت کروں، کیا نیند کے وقت کافی ہے۔ باوجود کوشش کے دل میں اطمینان نہیں۔

**جواب:** ارتکابِ گناہ کے ساتھ اطمینان کیسے حاصل ہوسکتا ہے۔ اور اس مرض کا علاج تو آپ کو بہت پہلے معلوم کرنا چاہیے تھا اور صرف اس مرض کے ازالے میں ہمہ تن مصروف ہونا چاہیے تھا۔ اس مرض کی شفا کے لیے بہت زیادہ ہمت کی ضرورت ہے۔ ہمت استعمال کرنے میں جب تک یہ پختہ ارادہ نہ کریں گے کہ چاہے جان جاتی رہے لیکن یہ گناہ نہ کروں گا تب تک یہ مرض نہیں جاتا۔ پرچہ ''علاجِ عشق مجازی'' روزانہ ایک بار پڑھیں، ہدایات پر عمل کریں۔ پندرہ دن کے بعد حالات کی اطلاع کریں۔ مذکورہ گناہوں پر جو وعیدیں وارد ہوئی ہیں روزانہ ایک منٹ ان کو سوچا کریں۔ مراقبۂ موت وحشر و نشر روزانہ دو تین منٹ کرلیا کریں کہ مجھے موت آگئی، کپڑے قینچی سے کاٹ کر اتارے جارہے ہیں، تختے پر نہلایا جارہا ہوں، کفن پہنا کر قبر میں تنہا لٹادیا گیا ہوں، سینکڑوں من مٹی میرے اوپر ڈال دی گئی ہے، اب اس گڑھے میں کون حسین ہے جو میرے پاس آئے گا؟ اور کون سی لذت ہے جو میں حاصل کرسکتا ہوں؟ میدانِ محشر میں اللہ تعالیٰ پوچھ رہے ہیں کہ نالائق! میں نے دنیا میں تجھے اعضاء دے کر کیا اس لیے بھیجا تھا کہ میری نافرمانی کرے؟ کیا آنکھیں اس لیے دی تھیں کہ مجھے چھوڑ کر غیروں پر نظر کرے وغیرہ۔ اسی طرح سوچیں کہ دوزخ میں دوزخیوں کی کھالیں جل رہی ہیں، آگ کے ستونوں میں دبے ہوئے جل رہے ہیں، کھانے کے لیے زقوم اور پینے کے لیے کھولتا ہوا پانی دیا جارہا ہے۔

میری کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' میں رسالہ ''دستور تزکیۂ نفس'' ہے، اس میں یہ مراقبے لکھے ہوئے ہیں اور میرا رسالہ ''بدنگاہی اور عشق مجازی کی تباہ کاریاں'' میں بھی لکھا ہوا ہے۔ یہ رسالہ آپ کے پاس نہ ہو تو منگالیں، روزانہ دو صفحے پڑھیں۔ مندرجہ بالا مراقبے تین منٹ روزانہ کافی ہیں۔ ہمت کریں اور اللہ تعالیٰ

سے استعمالِ ہمت کی توفیق مانگیں۔ گناہ سے سچی توبہ کریں اور گناہ سے بچیں پھر دل میں سکون ہی سکون ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ و سلم کو خواب میں دیکھنا نعمت ہے لیکن ذریعۂ قرب اتباعِ سنت و اجتناب عن المعاصی ہے لہٰذا اس کی فکر کریں، نہ کہ محض خواب میں زیارت کی۔

۷)**حال:** کثرتِ مصروفیات کی وجہ سے مندرجہ ذیل معمولات ترک کر چکا ہوں: لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ پانچ سو مرتبہ روزانہ، ذکر اللہ اللہ ایک ہزار مرتبہ روزانہ، درود شریف تین سو بار روزانہ، تقریباً دس رکوع قرآن شریف روزانہ، ایک منزل مناجاتِ مقبول روزانہ۔

**جواب:** اللہ کے نام کے ساتھ لفظ "ترک" خلافِ ادب ہے، ملتوی لکھنا چاہیے۔ تعجب ہے کہ ذکرِ مطلق ملتوی کر دیا، تعداد کم کر دیتے۔ ذکر سے نور آتا ہے اور جب نور نہ ہو گا تو ہر گناہ سرزد ہو سکتا ہے۔ جب کہ آپ کے حالات متقاضی ہیں کہ آپ تو ذکر میں ڈوبے رہیں، ورنہ گناہ سے نہیں بچ سکتے۔ لہٰذا آپ کو تاکید کی جاتی ہے کہ پانچ تسبیح لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کو اس طرح لازم کریں جیسے ہزار مصروفیت میں روٹی کھاتے ہیں۔ دوسرے اذکار جب تک زیادہ مصروفیت ہے ملتوی رکھیں، بعد میں شروع کریں۔ لیکن ذکرِ نفی و اثبات کسی حالت میں نہ چھوڑیں، کسی دن بہت ہی زیادہ مصروفیت ہو تو تین تسبیح ضرور پڑھیں، پرچہ "معمولات برائے سالکین" میں جو طریقہ لکھا ہے اس طرح ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کریں۔

۸)**حال:** بحمد اللہ! آپ کی دعا سے چار مہینوں کی بے روزگاری کے بعد ایک بڑی کمپنی میں Job لگی ہے۔ اس کمپنی میں تقریباً چار مہینے ہونے والے ہیں۔ حضرت کے خلیفہ صاحب کے متعلقین کے ذریعے اس کمپنی میں Job لگی ہے اور میرے باس (Boss) بھی حضرت... صاحب کے مُجاز ہیں۔ الغرض دیندار لوگوں کا ساتھ ہے۔ کمپنی میں کام کے حوالے سے کچھ معاملات ہیں جن کے بارے میں حضرت سے زبانی مشورے اور دعائیں کرواتا رہتا ہوں۔ البتہ حضرت! جیسا میرا تعلیمی کیریئر رہا

یعنی میں نے بہت اچھے اداروں سے تعلیم حاصل کی اور ہمیشہ اپنی کلاس میں ممتاز پوزیشن لیتا رہا، اس کے مقابلے میں عملی کیریئر میں ابھی پیچھے ہوں۔ میرے ساتھ کے پڑھے ہوئے کئی لوگ مجھ سے بڑی پوسٹ پر اور مجھ سے بہت زیادہ تنخواہوں وغیرہ پر کام کررہے ہیں۔ اس بات کا مجھے اکثر خیال رہتا ہے۔

**جواب:** نیک لوگوں کا مل جانا نعمتِ عظمیٰ ہے۔ تنخواہ اور عہدے کی پروانہ کریں ورنہ دفتروں میں بڑے بڑے عہدے دار نافرمانی میں مبتلا ہیں اور لڑکیوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں، شکر کریں کہ بے دینی کے ماحول سے اللہ نے بچالیا۔ ہر ایک کا رزق روزِ ازل سے مقدر ہوچکا، جس کے لیے جو مقدر ہے وہ ملے گا نہ اس سے زیادہ مل سکتا ہے نہ کم۔ اسی لیے حکم ہے کہ روزی میں زیادہ کاوش نہ کرو، اجمال اختیار کرو۔ لہٰذا جو مل رہا ہے اس پر راضی رہیں اور شکر کریں۔

۹) **حال:** بعض مرتبہ تو یہ احساس بہت زیادہ ہوجاتا ہے۔ مگر پھر میں یہ سوچتا ہوں کہ اب تک جو کچھ میرے حالات رہے یقیناً اس میں اللہ تعالیٰ کی بہت سی حکمتیں ہوں گی۔ اور مجھے اس بات پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ اللہ تعالیٰ عزت سے اور دین کی حفاظت کے ساتھ روزی دے رہے ہیں۔ میں اس بات پر بھی اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ آپ جیسی دنیا کی عظیم ترین نعمت عطا فرماکر دین پر چلنے کی توفیق دے رہے ہیں اور اس سب سے اہم نعمت سے میرے وہ دنیادار ساتھی محروم ہیں جو دنیاوی لحاظ سے مجھ سے آگے ہیں۔ پھر بھی مجھے مندرجہ بالا باتوں کا احساس رہتا ہے۔ لہٰذا آپ ہدایت فرمائیے کہ میں کس طرح مکمل طور پر اپنے اس احساس سے باہر آجاؤں۔

**جواب:** اسی لیے حکم ہے کہ دنیا کے معاملے میں اپنے سے کمتر کو دیکھو تاکہ شکر کی توفیق ہو اور دین کے معاملے میں اپنے سے برتر کو دیکھو تاکہ عمل کی ترغیب ہو۔

۱۰) **حال:** آپ دعا بھی فرمادیجیے کہ اللہ تعالیٰ دین پر استقامت اور ترقی کے ساتھ اور آپ کی آغوشِ تربیت میں رکھتے ہوئے مجھ کو دنیاوی ترقی بھی عطا فرمائے، میرا پروفیشنل کیریئر بھی اعلیٰ کردے۔

**جواب:** کیا موجودہ حالت آپ کی کفالت کے لیے کافی نہیں؟ حدیثِ پاک میں اتنا رزق مانگا گیا ہے جو ضرورت کے لیے کافی ہو جائے اور آپ کو تو اللہ تعالیٰ نے ضرورت سے زیادہ دیا ہے، دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اور برکت عطا فرمائیں لیکن دنیا کا غم نہ کھاؤ کہ بے ہودہ غم ہے جو آدمی کو پریشان رکھتا ہے، دین کا غم کھاؤ جو اصلی غم ہے اور قلب میں سکون واطمینان دیتا ہے۔

۱۱)**حال:** حضرت! میں کچھ لوگوں کو دیکھتا ہوں کہ پہلے تو وہ لوگ اللہ والوں سے بہت قریب ہوئے، خوب صحبت اٹھائی یہاں تک کہ کچھ کو تو خلافتیں بھی ملیں، مگر اب وہ لوگ ان اللہ والوں کی مجالس میں نظر نہیں آتے۔ جب کہ نئے نئے لوگ ان اللہ والوں کے پاس جڑ رہے ہیں۔ حضرت! مجھے ان لوگوں کی اللہ والوں سے دوری کو دیکھ کر اپنے بارے میں بہت فکر ہوتی ہے، کیوں کہ میرے گمان کے مطابق وہ لوگ ان اللہ والوں سے اس سے زیادہ قریب تھے کہ جتنا میں آپ سے قریب ہوں۔ مجھے یہ سمجھ نہیں آتا کہ اہل اللہ کی صحبتوں کے مزے اور ثمرات حاصل کرنے کے بعد ایسی کیا چیز ہے جس نے ان کو دور کر دیا ہے۔ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ زندگی کی آخری سانس تک آپ کے قدموں میں اور مضبوط قلبی تعلق کے ساتھ زندہ رکھے۔ آپ سے بھی اس بارے میں خاص دعا اور نصیحت مطلوب ہے کہ کس طرح استقامت قائم رہے۔

**جواب:** جو اللہ سے ڈرے گا اور زوال سے پناہ مانگے گا اس کی حالت خراب نہیں ہوگی، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ جن کی حالت بدل گئی یہ وہ لوگ تھے جو جسم سے قریب تھے، دل سے قریب نہیں تھے، ورنہ ہرگز دور نہ کیے جاتے۔ دین پر استقامت کے لیے اور حسنِ خاتمہ کے لیے ہر نماز کے بعد یہ دعا پڑھ لیا کریں:

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا وَهَبۡ لَنَا مِنۡ لَّدُنۡكَ رَحۡمَةً ۚ اِنَّكَ اَنۡتَ الۡوَهَّابُ [۳]

---

[۳] اٰلِ عمرٰن:۸

۱۲)**حال:** حضرت! آج کل مجھے ذہنی سکون نہیں مل رہا، میں کبھی سوچتی ہوں اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض تو نہیں، بہت فکر ہوتی ہے۔

**جواب:** ہر گز ایسا نہ سوچیں، اللہ تعالیٰ سے حسنِ ظن رکھیں کہ وہ مجھ سے بہت خوش ہیں۔ حدیثِ قدسی ہے:

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ[۴]

میں اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہوں۔

۱۳)**حال:** میں اب تجوید کر رہی ہوں۔ پھر بھی ڈر لگتا ہے کہ میں اللہ کے دربار میں قبول بھی ہوں یا نہیں، میرے اعمال قبول بھی ہیں یا نہیں۔

**جواب:** اگر قبول نہ ہوتے تو یہ خوف بھی نہ ہوتا، یہ خوف علامتِ قبول ہے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۱۴)**حال:** حضرت والا! میرے دورۂ حدیث کے امتحان وفاق سے ہونے والے ہیں، دعا کریں۔ دراصل ہمارا وفاق میں داخلہ دیر سے ہوا تھا، اس وقت ہم خاصہ میں تھے۔ تو خاصہ کے آخر میں ہم نے وفاق سے عامہ کے امتحان دیے۔ عالیہ میں خاصہ کے امتحان دیے، دورۂ حدیث میں عالیہ کے امتحان دیے، اب دورۂ حدیث کے امتحان دینے ہیں۔ دعا کریں کہ اوّل نمبر پاس ہوں۔

**جواب:** اوّل نمبر آنے کی نیت نہ کریں، صرف یہ نیت کریں کہ علمِ دین سے اللہ کی رضا حاصل ہو اور ان کی رضا کے اعمال پر عمل کی توفیق ہو اور ناراضگی کے اعمال سے بچنے کی توفیق ہو۔ دین کا ضروری علم حاصل کرنا ہر ایک کے لیے ضروری ہے، خواہ کتابوں سے خواہ علماء سے پوچھ کر۔ اصطلاحی عالم یا عالمہ بننا ہر ایک کے لیے ضروری نہیں لیکن تقویٰ ہر ایک پر فرض ہے خواہ عالم ہو یا غیر عالم لہٰذا تقویٰ کی زیادہ فکر کریں۔

۱۵)**حال:** پچھلے چند دنوں سے ایک خیال بار بار دل و دماغ میں آتا ہے کہ میرے اوپر

---

[۴] صحیح مسلم: ۲۰۶۱/۴، باب الحث علیٰ ذکر اللہ تعالیٰ، دار احیاء التراث، بیروت

قرضوں کا انبار ہے، جس کی وجہ سے پریشان بھی رہتا ہوں اور قرض ادا کرنے کی طاقت بھی نہیں ہے کیوں کہ اتنا کاروبار نہیں کہ گھر کے خرچوں کے بعد اس قدر رقم بچ جائے کہ قرضوں میں ادا ہو جائے، اب خیال یہ آتا ہے کہ اگر اسی حالت میں موت آجائے تو کیا ہو گا۔ شیطان یہ وسوسہ بھی ڈالتا ہے کہ نماز وغیرہ تو اللہ پاک کا حق ہے لیکن جو دوسرے معاملات مثلاً قرض وغیرہ یہ حقوق العباد میں داخل ہیں، اللہ پاک اپنا حق معاف کر دیں گے باقی حقوق العباد کا کیا ہو گا؟ یہ خیالات مجھے اکثر پریشان کرتے ہیں۔

**جواب:** قرض ادا کرنے کی نیت رکھیں اور جس جس کا آپ کے ذمّے قرض ہے ان کا نام اور پتا اور قرض کی رقم ہر ایک کے نام کے ساتھ لکھ دیں اور گھر میں وصیت کر دیں کہ اس کاپی میں قرض خواہوں کے نام اور رقم لکھی ہوئی ہے، اگر میرا انتقال ہو جائے تو ادا کر دیا جائے۔ اور اگر اللہ تعالیٰ کشادگی کر دیں تو ادائیگی میں دیر نہ کریں۔ اس وصیت اور ادائیگی کی نیت کے ساتھ اگر موت آگئی تو ان شاء اللہ! مؤاخذہ نہ ہو گا۔

۱۶)**حال:** کبھی کبھی یہ خیال بھی آتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ کر بس اکیلا کہیں رہ جاؤں، دل بہت اداس ہو جاتا ہے۔

**جواب:** یہ خیال شیطانی ہے، اس پر عمل نہ کریں، اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

۱۷)**حال:** آپ حضرت والا دامت برکاتہم کے بیانات سن کر الحمد للہ میرا ذہن بن گیا ہے کہ حرام کاموں سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں، پھر بھی سرزد ہو جاتے ہیں۔

**جواب:** کون سے کام؟ اجمالاً لکھیں، ہر گناہ کا علاج الگ ہے۔

۱۸)**حال:** حضرت اقدس کے بتائے ہوئے ذکر میں کبھی کبھی ناغہ ہو جاتا ہے۔

**جواب:** ناغہ نہ کریں خواہ تعداد کم کر دیں۔

۱۹)**حال:** اور اگر پورا ذکر کر بھی لیتا ہوں تو بھی ایک وقت میں بیٹھ کر نہیں کرتا بلکہ چلتے پھرتے پورا کرتا ہوں

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں، چلتے پھرتے غذا کھانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ البتہ بیٹھ

کر کھانا زیادہ مفید ہے۔

## ایک طالب علم کا عریضہ

۲۰)حال: دینی اجتماع عن قریب ہونے والا ہے، آنے جانے میں تقریباً ایک ہفتہ لگ جائے گا اور یہاں یونی ورسٹی میں کلاس بھی ہو رہی ہیں، اس لیے جانے یا نہ جانے کا فیصلہ نہیں کر پا رہا ہوں۔ یہ سوچ رہا ہوں کہ اگر چلا جاؤں گا تو پڑھائی کا نقصان ہو گا۔

جواب: پڑھائی کا نقصان کرنا مناسب نہیں۔

۲۱)حال: پھر یہ سوچتا ہوں کہ اگر میں اللہ تعالیٰ کے لیے وہاں جاؤں گا تو اللہ تعالیٰ اس نقصان کو پورا کرنے پر قادر ہیں۔ میرے وقت اور پڑھائی میں برکت ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی رضا بھی مل جائے گی۔

جواب: اسباب کی رعایت بھی ضروری ہے۔

۲۲)حال: دوسری صورت میں یعنی میں اگر نہ جاؤں تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی ملے گی اور باطنی ترقی رک سکتی ہے۔ اعمال کی توفیق چھن سکتی ہے اور سب سے بڑھ کر اللہ سے تعلق میں کمی ہی ناقابلِ تلافی نقصان ہے۔ ایک اور مسئلہ والدین کا ہے کہ وہ شاید اجازت نہ دیں لیکن اگر میں بہت زور دوں تو شاید نہ چاہتے ہوئے بھی دے دیں، اب آپ جیسا ارشاد فرمائیں ان شاء اللہ وہی کروں گا۔

جواب: یہ اعتقادی مرض ہے۔ غیر واجب کو واجب کا درجہ دینا بدعت ہے، جب پڑھائی سے فارغ ہو جاؤ تو خانقاہ میں پڑے رہو۔ بغیر اس کے اخلاص پیدا نہیں ہو سکتا۔ تبلیغ و تدریس تصنیف و تالیف بغیر اخلاص کے قبول نہیں۔

## اسی طالب علم کا دوسرا عریضہ

۲۳)حال: اللہ ربّ العزت کا لاکھ لاکھ احسان ہے کہ اس نے مجھے یہاں آپ کی صحبت میں رہنے کا موقع عطا فرمایا، بس سب اللہ کا کرم ہے، ڈر بھی لگتا ہے کہ کہیں

اللہ تعالیٰ کسی بات سے ناراض ہو کر یہ توفیق نہ چھین لے۔

**جواب:** یہ ڈرا اچھی حالت ہے۔

۲۴)**حال:** الحمدللہ! مجھے آپ کے جمعہ و پیر کے بیانات میں آتے ہوئے تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ ہو گیا ہے۔ شروع ہی سے مجھے یہاں کے ماحول سے مناسبت تھی اور بہت جلد ہی اثر بھی ہونا شروع ہو گیا۔ اب اس احساس میں اور بھی پختگی محسوس ہوتی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ بیعت فرما کر سلسلے میں داخل فرمالیں۔

**جواب:** جمعہ کے دن بعد نمازِ عصر آنا۔

۲۵)**حال:** ایک بات یہ خدمتِ اقدس میں عرض کرنی تھی کہ اگر کوئی شخص مجھے کسی بھی وجہ سے غریب سمجھ بیٹھتا ہے تو میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ کسی طرح میں اس شخص کو یہ بات پہنچادوں کہ میں غریب نہیں ہوں۔

**جواب:** اظہارِ حال کے لیے ہے تو مباح ہے، اظہارِ شان کے لیے ہے تو مذموم ہے۔

۲۶)**حال:** بالکل اسی طرح اگر کوئی شخص یہ سمجھ بیٹھے کہ فلاں گناہ میں نے کیا ہے اور حقیقت میں، میں نے وہ گناہ کیا ہی نہ ہو تو میری پوری کوشش ہوتی ہے کہ جلد از جلد اس شخص تک یہ بات پہنچ جائے کہ میں نے یہ گناہ نہیں کیا اور تمہیں غلط فہمی ہو گئی ہے، کیا یہ بھی کوئی بیماری ہے؟ اگر ہے تو حضرت والا! اس کا علاج بیان فرمادیں۔

**جواب:** اس میں کوئی حرج نہیں کیوں کہ خدانخواستہ فی الواقع گناہ ہو جائے تو بھی اس کا اظہار جائز نہیں۔ اس لیے غلط فہمی کا ازالہ بھی ضروری ہے۔ لیکن اس کے درپے بھی نہ رہیں کہ اسی ادھیڑ بن میں لگے رہیں۔ ایک بار حقیقتِ حال بتا کر خاموش ہو جائیں۔ اللہ پر بھروسہ رکھیں۔

۲۷)**حال:** ایک بات اور یہ عرض کرنی تھی کہ میری جن روحانی بیماریوں کا علاج آپ کی مجلس میں آنے کی برکت سے آہستہ آہستہ خود بخود ہو رہا ہو کیا ان بیماریوں کا علاج بھی آپ سے پوچھ کر کرنا ہو گا یا ان بیماریوں کو خود بخود ٹھیک ہونے دیا جائے؟

**جواب:** اگر مکمل شفانہ ہو تو شیخ کو جلد از جلد اطلاع کریں جیسے کسی بیماری کا علاج سن کر یا کتاب میں پڑھ کر اگر کیا تو تین بار علاج کے باوجود بیماری نہ جائے یا مکمل شفانہ ہو تو شیخ کو اطلاعِ حال ضروری ہے، تین بار سے زائد نہ آزمائیں۔

۲۸) **حال:** ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ میں کالج میں جو کپڑے پہنتا ہوں ان کی استری وغیرہ کا زیادہ خیال نہیں رکھتا ہوں۔ ٹوپی بھی زیادہ صاف ستھری نہیں پہنتا ہوں۔ بالکل اسی طرح میں نے جوتے بھی پالش کرنا چھوڑ دیے ہیں۔ یہ سب میں اس لیے کرتا ہوں تاکہ میرے دل میں یہ وسوسہ بھی نہ آئے کہ کوئی لڑکی مجھے دیکھے گی یا لڑکیوں کی نظر میں میری اہمیت بڑھ رہی ہے۔ اس طرزِ عمل کا مجھے فائدہ بھی ہوا ہے۔ لیکن میرے بعض دوستوں کا کہنا ہے کہ اگر تم اس حلیہ میں کالج آؤ گے تو دوسرے لڑکے جو پہلے ہی اسلام سے دور ہیں وہ تمہارے حلیے کو دیکھ کر اسلام سے اور زیادہ دور ہو جائیں گے کیوں کہ وہ سوچیں گے کہ اگر ہم بھی مولوی بن گئے تو ہم بھی ایسے ہی خراب حال میں ہو جائیں گے۔ حضرت والا! آپ اس صورت میں میرے لیے جو بھی حکم فرمائیں گے میں ان شاء اللہ! اسی پر عمل کروں گا۔ کیوں کہ مجھے سمجھ میں نہیں آرہا ہے کہ کون سا طرزِ عمل میرے لیے صحیح ہے۔

**جواب:** نفعِ لازم مقدم ہے نفعِ متعدی سے۔ اس لیے جس میں اپنے نفس کی حفاظت ہو وہ کام کریں اور اس میں کسی کی پرواہ نہ کریں۔ تقویٰ میں اللہ تعالیٰ نے محبوبیت کی شان رکھی ہے۔ اس لیے یہ اسلام سے دور کرنے کا سبب نہیں بن سکتا۔

۲۹) **حال:** ایک بات یہ عرض کرنی تھی کہ آپ کی مجالس میں آنے کی برکت سے مجھے یہ بات حاصل ہو گئی ہے کہ اگر کوئی شخص بہت ہی زیادہ گناہ گار ہو اور کھلم کھلا گناہ میں مبتلا ہو تو ایسے شخص کو بھی میں اپنے سے افضل سمجھتا ہوں کہ نہ جانے آخرت میں یہ شخص اپنے کسی عمل سے جنت میں چلا جائے اور مجھ سے آگے بڑھ جائے۔ یہ بات بغیر کسی کوشش کے حاصل ہو جاتی ہے۔ لیکن بڑی افسوس ناک بات یہ ہے کہ اگر کوئی شخص بظاہر تو دین کا پابند ہو لیکن اندر سے روحانی بیماریوں میں مبتلا ہو تو میں

ایسے شخص کو حقیر سمجھنا شروع کر دیتا ہوں اور اپنی بڑائی دل میں آجاتی ہے۔ امید ہے میری اس بیماری کا علاج تجویز فرمائیں گے۔

جواب: پہلی حالت جتنی مبارک ہے دوسری حالت اتنی ہی قابلِ افسوس ہے کہ دیندار شخص کو حقیر سمجھ رہے ہو۔ علاج یہ ہے کہ یہ مراقبہ کیا کریں کہ چند عیوب جو اس دیندار شخص میں مجھے نظر آئے ممکن ہے اس نے ان سے توبہ کرلی ہو یا آیندہ کرلے اور علمِ الٰہی میں وہ ولی اللہ ہو اور ولی اللہ کو حقیر سمجھنا اللہ تعالیٰ کا غضب مول لینا ہے اور اپنے کو بہتر کیسے سمجھوں جب کہ مجھے معلوم نہیں کہ قیامت کے دن میرے لیے کیا فیصلہ ہونے والا ہے۔

۳۰) حال: ابتداءً چار بار اچانک نظر میں ناکامی ہوئی، غفلت کی وجہ سے نظر اٹھ جاتی ہے۔ بعد میں تین بار اچانک نظر میں ناکامی ہوئی، ہر بار نفل ادا کیے جس سے اب خاطر خواہ کامیابی ہوئی اور کئی دن سے اچانک نظر کی بھی حفاظت ہے، بد نظری تو دور کی بات الحمد للہ! میلان بھی اب بالکل محسوس نہیں کرتا۔ لیکن مخصوص چہروں میں وہی کشش ہے، کیا یہ غیر اختیاری ہے؟ لیکن قلب پر اثر نہیں پڑتا، لیکن کبھی شیطان ان کے وساوس ڈالتا ہے کہ میں بھلانا چاہوں اور بار بار دھیان دلا دے لیکن میلان نہیں ہے۔ نماز اور خارجِ نماز قلب کافی مطمئن ہے۔ شکر ہے قلب کے میلان میں مطمئن ہوں۔ لیکن ڈر سا رہتا ہے کہ کب میلان شروع ہو جائے۔ کبھی کبھی ہلکا سا میلان سیکنڈ کے لیے بھی محسوس ہوتا ہے۔ اصلاح فرمادیں۔

جواب: میلان نہ ہونے کے باوجود چہروں کو دیکھنا جائز نہیں۔ یہی بد نظری ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ بد نظری چھوٹ گئی ہے، چہروں میں جو کشش آپ محسوس کرتے ہیں وہ بغیر دیکھے کیسے محسوس ہو سکتی ہے، لہٰذا میلان ہو یا نہ ہو قلب پر اثر ہو یا نہ ہو ہرگز نہ دیکھیں۔ میلان سے کیوں ڈرتے ہیں، میلان ہونا برا نہیں، میلان پر عمل کرنا برا ہے۔

۳۱) حال: کچھ مخصوص دیندار اور اچھے لوگوں کی تعریف سے دل خوش ہوتا ہے۔ شاید تکبر ہے۔

جواب: اس تعریف کو اپنے لیے دعا سمجھیں اور دل ہی دل میں دعا کرلیا کریں کہ یا اللہ! اپنے نیک بندوں کے گمان کے مطابق مجھے بنادیجیے۔

۳۲) حال: لاہور میں آپ کے ساتھ تقریباً مستقل رہا اور دل آپ سے مل کر خالی خالی سا ہے، کوئی طوفان نہیں، سکون ہے، جب کہ دوری میں دل آپ کی ملاقات کے لیے بے چین رہتا تھا۔ اب پریشانی ہے کہ وہ طوفان کیوں نہ رہا، سکون کیوں آگیا۔

جواب: اس میں کیا پریشانی کی بات ہے، وصل میں سکون ہوتا ہے، فراق میں بے قراری۔

۳۳) حال: حضرت! سب سے پہلے عرض ہے کہ دماغ میں گرمی محسوس ہورہی ہے اور دل میں بھی گھبراہٹ ہے اور مسلسل سوچنے کی بیماری میں مبتلا ہوں، نہ ذکر کرسکتا ہوں نہ تلاوت اور نہ کوئی کتاب پڑھ پارہا ہوں۔ اور یہاں خانقاہ میں مسلسل لوگوں سے اکثر دور اور الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے عجیب سی طبیعت ہوگئی ہے۔

جواب: خانقاہ میں لوگوں سے بالکل الگ تھلگ رہنے کو کس نے کہا ہے۔ اس زمانے میں بالکل الگ تھلگ رہنا نفسیاتی مرض پیدا کرتا ہے۔ حدیث میں ہے: نیک ساتھی خلوت سے بہتر ہے اور برے ساتھی سے خلوت بہتر ہے۔ دوسرے سوچنے کی عادت کو بہ تکلّف چھوڑیے، جب سوچ آنے لگے تو نیک بندوں میں آکر بیٹھ جائیے۔ ہنسنا بولنا شریعت میں منع نہیں ہے بلکہ آپ کے لیے فرض ہے کہ بہ تکلّف ہنسیں، بولیں۔ جن سے مجاہدہ ہوتا ہو ان سے تو الگ تھلگ رہیں لیکن جن سے نہیں ہوتا ان سے خوب ملیے جُلیے، ہنسیے، بولیے، یہ آپ کی صحت کے لیے ضروری ہے، ورنہ اس میں دین کی بدنامی ہوگی کہ یہ کہاں گیا تھا جہاں غیر معتدل ہوگیا۔ دین پاگل پن نہیں سکھاتا۔

۳۴) حال: اس کے علاوہ بعض لوگ تعریف کررہے ہیں جس سے تکبر پیدا ہورہا ہے۔ اور ایک صاحب کہہ رہے ہیں کہ تمہیں وہم کی بیماری ہے۔ اور یہی حال رہا تو تم ڈیپریشن اور احساسِ کمتری کا شکار ہوجاؤ گے۔

جواب: وہم کیوں کرتے ہو، یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ تعریف سن کر اپنا کوئی عیب یاد کرلیا کریں کہ اگر میرا صرف ایک عیب مخلوق پر ظاہر ہوجاتا تو بجائے تعریف کے لوگ

برائی کرتے۔ شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے عیوب کو لوگوں سے چھپا دیا اور نیکیوں کو ظاہر کر دیا، لوگوں کا تعریف کرنا، یہ حسنہ فی الدنیا کی تفسیر ہے۔ اس پر شکر کریں۔ تکبّر کے معنیٰ یہ ہیں کہ اپنے کو اچھا سمجھے اور دوسروں کو حقیر سمجھے اور صرف اگر اپنے کو اچھا سمجھے اور دسروں کو حقیر نہ سمجھے تو یہ عجب اور خود بینی ہے اور یہ بھی حرام ہے اور جب اپنے عیب کو سوچو گے تو عجب پیدا ہی نہیں ہو گا۔

۳۵) **حال:** حضرت! بیشتر نیک اعمال کرتے وقت ایسا لگ رہا ہے کہ حسینوں کے لیے یہ اعمال کر رہا ہوں۔

**جواب:** لگنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ ریا اور دکھاوا ارادے کا نام ہے کہ دل میں ارادہ کرے کہ میں یہ کام مخلوق کو دکھانے کے لیے کر رہا ہوں۔ جب یہ ارادہ نہیں تو وہ ریا نہیں، وسوسۂ ریا ہے جو گناہ نہیں۔

۳۶) **حال:** حضرت اقدس! آپ سے بیعت ہونے کے بعد میرا یہ پہلا خط ہے اور تقریباً دو سال سے بیعت ہوں۔ جب بیعت ہوا تھا تو ذکر اذکار کچھ دنوں کیا تھا مگر پھر سب کچھ چھوٹ گیا ہے اور سوائے نماز کے دین کے باقی اعمال میں انتہائی درجہ کمزوری ہے اور نماز بھی بغیر خشوع و خضوع کے پڑھتا ہوں۔ دنیا کی محبت زیادہ ہے، غیبت کرنا، نگاہوں کی حفاظت کا اہتمام نہ کرنا، کوئی ذکر اذکار نہیں کرنا۔ بہت ساری روحانی بیماریوں میں مبتلا ہوں۔ لیکن حضرت! اپنی زندگی سے بہت مایوس ہوں، زندگی کے تیس سال گزر گئے ہیں، باقی زندگی دل و جان سے اپنے رب پر قربان کرنا چاہتا ہوں۔ آپ کی کتاب ”مواعظِ دردِ محبت“ پڑھی، بہت اثر ہوا، اب ایک لمحہ بھی اپنے رب کو ناراض نہیں کرنا چاہتا ہوں اور اپنے دل میں رب کی محبت اشد چاہتا ہوں، دیوانگی چاہتا ہوں اللہ تعالیٰ کے عشق میں ساری دنیا سے علیحدہ ہو کر اللہ تعالیٰ کی محبت چاہتا ہوں اور اپنے نفس و شیطان کی غلامی سے آزادی چاہتا ہوں، میرا دل و زبان اپنے رب کی محبت کے لیے بے قرار ہے۔ مگر مجھے محبت کا طریقہ ہی نہیں آتا، کس طرح محبت دل میں رچ بس جائے، کچھ سمجھ نہیں آتا، بس گناہ مجھ سے چھوٹ جائیں، حضرت! آپ میری تربیت فرمادیں، آپ جس طرح چاہیں میں ویسی

ہی زندگی گزاردوں گا ان شاء اللہ! اور اب کس طرح ذکر اذکار کروں کیوں کہ سب کچھ بھول گیا ہوں۔ حضرت! میں ایک اسکول میں ملازم ہوں، جس میں زیادہ تر عورتیں ہوتی ہیں، جن سے بات کرنی پڑتی ہے، لڑکیوں سے فیس لینی ہوتی ہے، ٹیچر کا انٹرویو لیتا ہوں، جس میں ان کی طرف دیکھنا پڑتا ہے کہ کتنی قابلیت ہے ان میں۔ اس مسئلے کے لیے بھی پریشان ہوں مگر گھر کا کفیل بھی ہوں۔

**جواب:** فیس لینے میں یا انٹرویو لینے میں لڑکیوں کی طرف دیکھنا کوئی ضروری ہے؟ نگاہ نیچی رکھیں یا کالا چشمہ لگالیں کہ منہ ان کی طرف ہو اور دیکھیں دوسری طرف۔ بہتر ہے کوئی دوسری ملازمت تلاش کریں، جب ملازمت مل جائے تب چھوڑ دیں۔ آپ کے جملہ حالات کی خرابی کا سبب بد نظری ہے۔ نگاہ کی سختی سے حفاظت شروع کردیں، دل اللہ کی محبت سے بھر جائے گا اور تمام گناہ چھوٹ جائیں گے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تین تسبیح روزانہ پابندی سے پڑھیں اور مجلس میں آنے کا اہتمام کریں۔ اہل اللہ کی صحبت، ذکر اللہ پر مداومت، گناہ اور اسبابِ گناہ سے مباعدت یعنی دوری اللہ کی محبت حاصل کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

۳۷) **حال:** دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ میرے سسرال والوں سے کچھ معاملات خراب رہتے ہیں اور وہ لوگ میری عزت بھی نہیں کرتے ہیں، میں یہ چاہتا ہوں کہ وہ میرا خیال کریں مگر وہ ایسا نہیں کرتے بلکہ بات یہاں تک بڑھ گئی کہ وہ لوگ میرے گھر پر آکر مجھے مار کر گئے، جس کی وجہ سے دل میں ان لوگوں کے لیے کینہ اور برائی ہے اور میں ان لوگوں سے زیادہ ملنا پسند نہیں کرتا، اس کا حل مطلوب ہے۔

**جواب:** آپ کا برتاؤ بیوی کے ساتھ کیسا ہے؟ بیوی کے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آتے ہو؟ غصہ تو نہیں کرتے؟ بیوی آپ سے خوش ہے؟

۳۸) **حال:** بعد سلام عرض ہے کہ بندی کو آپ کے ساتھ بیعت کی سعادت حاصل ہے، حضرت والا! ایک اصلاحی مسئلہ معلوم کرنا ہے، جس کی وجہ سے میں آج اتنی پریشان ہوں کہ بتانے سے بھی قاصر ہوں۔ مسئلہ یہ ہے کہ بندی کو وسوسوں نے

گھیرا ہوا ہے اور وسوسہ بھی اتنا قوی ہے کہ کبھی کبھی تو لگتا ہے جیسے جان ہی جا رہی ہے۔ حضرت والا! یہ وسوسہ ہے یا پتا نہیں کیا ہے لیکن میری تو زندگی حرام ہو گئی ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ کیا کروں۔ دل چاہتا ہے کہ ہر وہ کام کروں جو گناہ ہے۔ میرا اللہ کی ذات پر سے بھروسہ ختم ہو گیا ہے، جو بھی بات سوچتی یا کرتی ہوں تو پہلے دل میں عجیب سا خیال آتا ہے اور مجھ کو بے چین کر دیتا ہے۔ دل میں سے ایک آواز آتی ہے کہ چھوڑ کوئی عذاب نہیں ہو گا سب جھوٹ ہے بلکہ اللہ ہی نہیں ہے، سب کہنے کی باتیں ہیں، کچھ نہیں ہوتا، سب جھوٹ ہے اور اس بات کو لے کر دل اس قدر پریشان ہے کہ نہ تو پڑھنے میں کوئی دل لگتا ہے اور نہ ہی کسی اور کام میں۔

**جواب:** یہ وسوسے کا مرض ہے جو ایمان کے لیے بالکل مضر نہیں۔ مؤمن ہی کو وسوسہ آتا ہے کافر کو وسوسہ نہیں آتا۔ اطمینان رکھیے، آپ پکی مسلمان ہیں، وساوس سے پریشان نہ ہوں، وساوس کا علاج عدمِ التفات ہے کہ ان کو کوئی اہمیت نہ دیں جیسے کتا بھونکتا رہتا ہے، آدمی چلتا رہتا ہے۔ نہ وسوسوں میں مشغول ہوں، نہ ان کو بھگانے کی کوشش کریں۔ یہی عدمِ التفات ہے جو وساوس کا واحد علاج ہے۔

۳۹) **حال:** میں گناہوں کو چھوڑنا چاہتی ہوں مگر چھوڑتی نہیں یا صرف گناہوں کو چھوڑنے کا سوچتی ہی رہتی ہوں، کچھ کرتی نہیں۔ انسان گناہوں سے صرف اس صورت میں بچ سکتا ہے جب اللہ کی محبت اس کے دل پر غالب ہو، لیکن میرے دل پر تو دنیا کی محبت غالب ہے، اس لیے تو مجھ سے گناہ نہیں چھوٹتے۔

**جواب:** نہیں! کبھی باوجود محبت کے بھی گناہ ہو سکتا ہے۔ اگر ہزار بار گناہ ہو جائے ہزار بار توبہ کرو، نادم ہو جاؤ اور پکا ارادہ کرو کہ آیندہ گناہ نہیں کروں گی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ سے محبت قائم رہے گی اور ایک دن سب گناہ چھوٹ جائیں گے۔ محبت اس کا نام ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ لیکن گناہ چھوڑنے کے لیے اپنے شیخ کو اطلاع کرو، جو علاج وہ بتائے اس پر عمل کرو یہی طریقہ ہے اصلاح کا۔

۴۰) **حال:** میں تو بس اب صرف اللہ میاں سے یہ دعا مانگتی ہوں کہ یا اللہ! میں نے تو اپنی

طرف سے پوری کوشش کرلی ہے، بس اب آپ ہی بچاسکتے ہیں اپنی اس بندی کو۔

**جواب:** دعا تو ضرور مانگیں لیکن کوشش پوری کہاں کی۔ اپنے شیخ سے علاج پوچھا؟

۴۱) **حال:** نماز پڑھ کر جب دعا مانگنے کے لیے ہاتھ اٹھاتی ہوں تو کچھ مانگنے کے لیے دل ہی نہیں لگتا اور کبھی کبھی اتنا رونا آتا ہے کہ دل چاہتا ہے اللہ مجھے معاف کر کے اس دنیا سے ابھی اٹھالے۔

**جواب:** رونا اچھی حالت ہے اور رونا نہ آئے تو یہ حالت بھی بری نہیں۔ عبادت اور دعا میں دل لگنا ضروری نہیں، دل لگانا ضروری ہے۔ بہ تکلّف دعا مانگیں۔

۴۲) **حال:** سب کہتے ہیں کہ جب انسان کے گناہ بڑھ جاتے ہیں تو وہ پریشانیوں میں گھر جاتا ہے۔

**جواب:** گناہوں کی وجہ سے یقیناً پریشانی ہوتی ہے۔ اللہ کی نافرمانی سے دل کا پریشان ہونا لازمی ہے۔ لیکن جو گناہوں پر نادم ہو جائے اور توبہ کر لے وہ ایسا ہے جیسے اس نے گناہ ہی نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کو معاف ہی نہیں فرماتے اپنا محبوب بھی بنا لیتے ہیں۔

۴۳) **حال:** لیکن پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ جب انسان اللہ کے راستے میں آگے بڑھتا ہے تو اس پر مصیبتیں آتی ہیں ایسے جیسے تسبیح کے دانے گرتے ہیں۔

**جواب:** غلط کہتے ہیں۔ اللہ کے راستے میں کچھ مجاہدہ تو ہوتا ہی ہے لیکن اللہ اپنے قرب کی مٹھاس بھی دیتے ہیں۔ جو گناہوں پر نادم ہے اور رو رہا ہے وہ مصیبت نہیں رحمت ہے۔

۴۴) **حال:** اب میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ میں نیک ہوں اس لیے مصیبت آرہی ہے یا میں بری ہوں اس لیے مصیبت آرہی ہے۔ مہربانی فرما کر راہ نمائی فرمائیں۔

**جواب:** اپنے کو نیک سمجھنا جائز نہیں اور یہ سمجھنا کہ میری برائیوں کی وجہ سے مصیبت آرہی ہے اللہ تعالیٰ سے سوئے ظنّی ہے بلکہ یہ سوچو کہ مجھ کو متنبہ کرنے کے لیے یہ حالات آرہے ہیں تاکہ میں گناہ چھوڑ دوں یہ بھی ان کی رحمت ہے۔

۴۵) **حال:** الحمد للہ! طالبہ خیریت و عافیت سے ہے۔ عرض یہ ہے کہ بندی مدرسے

میں خامسہ کی طالبہ ہے۔ بندی آپ سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتی ہے۔ مہربانی فرما کر آپ اس کی اجازت دے دیں۔ حضرت والا! بندی کا مسئلہ یہ ہے کہ میں مدرسے میں جاتی ہوں وہاں پر استانی پڑھاتی ہیں۔ حضرت والا! ایک استانی سے مجھے بہت زیادہ محبت ہے، حضرت والا! یہ ایسی عجیب محبت ہے کہ یہ دنیا کی خاطر بھی نہیں اور آخرت کی خاطر بھی نہیں، بس محبت ہے جس کی وجہ سے بندی بہت زیادہ پریشان ہے۔ حضرت والا! مجھے ہر وقت اسی کا خیال ہوتا ہے، جس کی وجہ سے میں اپنی تعلیم پر بھی خاص توجہ نہیں دے پاتی۔ نماز پڑھتی ہوں تو ہر مرتبہ اللہ کے بارے میں تصور کرتی ہوں، معنیٰ پر بھی غور کرنے کی کوشش کرتی ہوں، قرأت بھی اچھی طرح کرتی ہوں لیکن پھر بھی ایک ہی آیت اچھے طریقے سے پڑھی جاتی ہے، دوبارہ تصور قائم کرتی ہوں دوبارہ اس کی طرف دھیان چلا جاتا ہے اور نماز میں بار بار سجدہ سہو واقع ہوتے ہیں۔ قرآنِ پاک پڑھتی ہوں، دل اور ذہن میں اس سے باتیں کرتی رہتی ہوں۔ غرض کہ ڈیڑھ سال ہو گیا میری ایک نماز بھی درست نہیں ہوئی۔ حضرت والا! ہم مدرسے میں اللہ سے خالص محبت اور دین کے سیکھنے کے لیے آتے ہیں لیکن میرے دل میں اس کی محبت رچ بس گئی ہے۔ باجی بھی بہت زیادہ سمجھاتی ہیں، انہوں نے محبت اور پیار ہر طریقے سے آزمالیا لیکن پھر بھی عقل میں بات نہیں آتی اور ایک فانی چیز کے پیچھے بھاگی جارہی ہوں۔ حضرت والا! اگر میری اسی حالت میں موت آگئی تو میں خدا سے کس طرح ملوں گی؟ حضرت والا! میں اپنے نفس پر تھوڑا بہت قابو پالیتی ہوں، جو عملِ دین کرنا چاہتی ہوں کرلیتی ہوں لیکن اس کے معاملے میں مجھ سے عمل نہیں ہوتا۔ رات اتنی اتنی گزر جاتی ہے اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے۔ روزانہ ہی اس کے خواب نظر آتے ہیں۔ صبح اللہ کا نام لینے سے پہلے ذہن میں یہ بات آتی ہے کہ کیا مجھے وہ خواب میں نظر آئی تھی؟ کس طرح آئی تھی؟ کبھی کبھی ایک دو دن کا ناغہ ہو جاتا ہے۔ حضرت والا! پتا نہیں میرا عمل نہیں یا پھر جو عمل ہے وہ قبول نہیں اس وجہ سے اس طرح ہوتا ہے۔

حضرت والا! میں زیادہ عمل نہیں کرتی بلکہ نہایت قلیل ہوتا ہے، صبح اٹھ کر نماز پڑھ کر تسبیحات پڑھتی ہوں، استغفار، درود شریف، کلمۂ طیبہ، کلمۂ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ پھر اشراق پڑھتی ہوں، پھر قرآنِ پاک کا نصف پارہ تلاوت کرتی ہوں۔ بس درود اور استغفار کی منزلیں، اسماء حسنیٰ، چھہل ربنا، آسیب کی منزل۔ اس کے بعد فارغ ہو کر ناشتہ کرنے کے بعد صفائی، پھر گیارہ بجے فارغ ہونے کے بعد چاشت، پھر مدرسے کی پڑھائی اور پھر ایک بجے تک اس کے بعد تیار ہو کر مدرسے جاتی ہوں۔

**جواب:** بغیر مصلح کے مشورے کے زیادہ وظائف مناسب نہیں، معلوم کریں کہ کیا اور کتنا پڑھیں۔ پرچہ "علاج عشقِ مجازی" روزانہ ایک بار پڑھیں۔ مدرسے میں علمِ دین کی تعلیم حاصل کرنا فرضِ کفایہ ہے اور تقویٰ فرضِ عین ہے۔ استانی سے یہ تعلق محض نفسانی ہے، نفسانیت کے ساتھ اللہ نہیں مل سکتا۔ جب نفس پر قابو نہیں تو مدرسہ چھوڑ دو یا بدل دو، کیوں کہ تقویٰ نہ ہو تو ولایت حاصل نہیں ہوسکتی۔ فرضِ عین کی خاطر فرضِ کفایہ کو قربان کرنا فرض ہے۔

۴۶) **حال:** حضرت والا! طبیعت پر بوجھ ہو جاتا ہے گھر (سسرال) میں سب کا رویّہ اپنے ساتھ دیکھ کر۔ امّی تو مجھ سے اتنی ہی بات کرتی ہیں جتنا ان کو کوئی کام کہنا ہو۔ ان کا انداز پھر بھی اتنا محسوس نہیں ہوتا اب۔ مگر سب سے بڑی نند جب گھر آتی ہیں تو میرے ساتھ ان کا رویّہ ایسا ہوتا ہے گویا میں اس گھر میں ہوں ہی نہیں، چھوٹی نند جو حضرت والا سے بیعت بھی ہیں دونوں اس طرح اپنی باتوں میں مشغول ہوتی ہیں کہ میری طرف ایک نظر اٹھا کے نہیں دیکھتیں، اگر میں زبردستی کچھ بول بھی دوں تو اتنا مختصر جواب ملتا ہے کہ دوبارہ کچھ بولنے کی ہمت ہی نہیں ہوتی۔ وہی چھوٹی نند جو سب کے ساتھ مل کر ہنس بول رہی ہوتی ہے میرے ساتھ بیٹھی ہو تو کوئی بات ہی نہیں کرتی، میں اتنا پوچھتی ہوں کیا ہوا؟ کیا بات ہے؟ ایک ہی جواب کہ کچھ نہیں، کوئی بات ہی نہیں ہے کرنے کے لیے۔ دوسرے لمحے دوسرے بھائی یا بہن

آجائیں تو لگتا ہی نہیں کہ یہ وہی لڑکی ہے حالاں کہ میری تو کوئی بہن ہی نہیں، میں نے تو دل و جان سے ان کو اپنا سمجھا ہے مگر ان کا رویّہ اتنا اجنبیوں والا ہو جاتا ہے کہ لگتا ہی نہیں میں اسی گھر میں ان کے ساتھ رہتی ہوں۔ شیطان بھی اور وساوس ڈالتا ہے۔ چھوٹی چھوٹی ہر بات محسوس ہوتی ہے۔

**جواب:** ان کو خط میں نصیحت کر دی ہے، امید ہے اب ان کا رویّہ بدل جائے گا۔

۴۷) **حال:** نیک صالح اولاد کے لیے بہت زیادہ دعا کی درخواست ہے۔ دل میں ایک ڈر سا رہتا ہے کہ بس وقت پہ اللہ تعالیٰ اولاد دے دیں۔ سب لوگ اس بات کا احساس دلاتے ہیں۔

**جواب:** اولاد کا دینا نہ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اگر مقدر میں ہے تو ضرور ملے گی، مطمئن رہیں۔ رَبِّ ھَبۡ لِیۡ مِنَ الصّٰلِحِیۡنَ ۲۱ مرتبہ ہر نماز کے بعد آپ اور شوہر پڑھیں۔

۴۸) **حال:** پچھلے خط میں حضرت والا نے یہ ارشاد فرمایا تھا کہ رونا اور تنہا رہنا مناسب نہیں۔ حضرت! رونا اتنا زیادہ نہیں آتا جتنا تنہا رہنے کو دل چاہتا ہے، مگر ایسا ہوتا کم ہی ہے کہ میں بالکل تنہا رہوں۔

**جواب:** تنہائی سے بہتر نیک صحبت ہے اور بری صحبت سے بہتر تنہائی ہے۔

۴۹) **حال:** حضرت! کبھی کبھار دل چاہتا ہے خاموش سی رہوں، جو بات کرے میں اس کا جواب دے دوں۔

**جواب:** اسی وجہ سے آپ کو زیادہ سوچنے کا مرض ہے۔ آپ کے لیے تنہائی اور خاموشی سخت مضر ہے۔

۵۰) **حال:** حضرت والا! کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ سب میں بیٹھ کر بے زاری اور بڑھ جاتی ہے تو پھر میں گھر کا یا اپنا کوئی کام کرنے لگتی ہوں۔ حضرتِ اقدس! میں دراصل دلی سکون چاہتی ہوں، وہ اطمینان اور قلب کا خزانہ جس کی وجہ سے انسان مست سا رہتا ہے، اس کو چھوٹی موٹی فانی چیزیں پریشان نہیں کرتیں، حضرت والا! یہ دولت

کیسے حاصل ہوتی ہے؟

**جواب:** یہ خزانہ خاموش رہنے سے یا تنہا رہنے سے نہیں ملتا بلکہ خوش اخلاقی سے ملتا ہے۔ اللہ کو یہ بات پسند ہے کہ دل نہ چاہنے کے باوجود بندوں سے خصوصاً نیک بندوں سے اچھے اخلاق سے پیش آئے، یہ نہیں کہ اپنے بہن بھائیوں سے تو ہنس بول رہی ہیں اور مثلاً بھاوج کے سامنے زبان سی کر بیٹھ جاؤ۔ اس طرح کی خاموشی کا خوش اخلاقی سے کوئی واسطہ نہیں۔ یہ آپ کے اندر بہت بڑی کمی ہے، پہلے بھی کئی بار اشارتاً متوجّہ کیا لیکن آپ کی سمجھ میں نہیں آیا، تو اب صاف صاف لکھ دیا تاکہ اصلاح کرلو۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ کامل ایمان والا وہ ہے جس کے اخلاق بندوں کے ساتھ اچھے ہیں۔

۵۱) **حال:** حضرت اقدس! مجھے اپنی زندگی بے مقصد سی لگتی ہے، ایک عجیب سا جمود طاری ہے، حضرت! متحرک، منزل کی طرف ذوق و شوق والی زندگی دیکھ کر رشک سا آتا ہے۔ حضرت والا! اللہ ربّ العزت کا جتنا شکر ادا کروں کم ہے کہ فرض عبادت کی توفیق مل رہی ہے مگر حضرت! ایسا لگتا ہے جیسے ایک ڈیوٹی ہے جو پوری کرنی ہے۔ اللہ مجھے معاف فرمائے اور اپنی بندگی میں آگے سے آگے بڑھائے، آمین۔

حضرت! تسبیحات ہیں تو وہ صرف پڑھی ہی جاتی ہیں ان کی حقیقت دل میں نہیں اتر رہی۔ نماز ہے تو وہ ایک بوجھ کی طرح ادا ہوتی ہے۔ حضرت والا! ذرا بھی دھیان نہیں ہوتا، مناجات کے بس دو ایک صفحے ہی پڑھتی ہوں اور قرآنِ مجید آپ والا نے فرمایا تھا کم از کم پاؤ پارہ پڑھو تو وہ الحمد للہ پڑھ رہی ہوں مگر وہ بھی محبت و عظمت سے خالی۔ حضرت والا! میرا مطلب ناشکری کرنا ہرگز نہیں ہے، حضرت! میں تو شاید اتنے اعمال کے بھی قابل نہیں۔ لیکن مذکورہ بالا کا ذکر کیفیت بتانے کے لیے کیا ہے۔

**جواب:** زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اللہ کی نافرمانی سے بچنا۔ اور اللہ کی اطاعت و فرماں برداری کے علاوہ کیا زندگی کا کوئی اور مقصد ہے؟ جب اس کے لیے کوشش میں مصروف ہو تو زندگی کیسے بے مقصد ہوگئی؟ تعجب ہے کہ عبادت میں دل لگنے کو سمجھتی ہو کہ حقیقت دل میں اتر گئی اور دل نہ لگے تو سمجھتی ہو کہ حقیقت دل میں نہیں اتری۔ تعجب ہے کہ

اب تک دین کی سمجھ پیدا نہیں ہوئی کہ دل نہ لگنے کے باوجود جو عبادت کی جاتی ہے اس میں اس عبادت سے کہیں زیادہ قرب نصیب ہوتا ہے جس میں دل لگ رہا ہے۔

۵۲) **حال:** میرے اعمال دیکھے جائیں تو یہی لگتا ہے جیسے میں اس راستے کی چھوٹی راہی ہوں۔ حضرت والا! میں بے ادبی پر معافی کی طلب گار ہوں، حضرت! میں اس کیفیت سے نکلنا چاہتی ہوں۔ میں اس دردِ دل اور محبت و معرفت کو محسوس کرنا چاہتی ہوں۔ حضرت اقدس! میں آپ کی دعاؤں کی طلب گار ہوں۔ حضرت والا! میرے ان بے ربط اور بے ترتیب جملوں سے جو آپ کو ذہنی تکلیف پہنچی ہو تو معاف فرمادیجیے گا کیوں کہ حضرت والا! مجھے جو سمجھ میں آتی ہے کیفیت میں لکھنے کی کوشش کرتی ہوں۔

**جواب:** اپنے کو چھوٹا سمجھنا یہ حالت اچھی ہے۔ اس حالت سے خدا بچائے جس دن یہ خیال ہو کہ مجھے دردِ دل اور محبت و معرفت حاصل ہوگئی۔ اس کیفیت سے نکلنے کی خواہش یہی آپ کی پریشانی کا سبب ہے۔ جس حال میں ہو اس کو سمجھو کہ سب سے اچھا حال ہے تو مطمئن رہو گی۔

جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں
اس حال کو اکمل دیکھا ہے

۵۳) **حال:** حضرت والا! ایک مسئلہ مجھے کئی دنوں سے پریشان کر رہا ہے کہ جیسے گھر میں کسی فرد کو دوسرے کے رویّے سے کوئی تکلیف پہنچی (جس کا مجھے بھی احساس ہے کہ اس کو ایسا رویّہ نہیں اپنانا چاہیے تھا) اب وہ شخص جب مجھ سے تذکرہ کرتا ہے کہ فلاں کو ایسا رویّہ اختیار نہیں کرنا چاہیے تھا تو دل اندر سے تائید کر رہا ہوتا ہے کہ دیکھا اس شخص کا رویّہ واقعی ٹھیک نہیں تھا، اس کو یوں نہیں بلکہ یوں کرنا چاہیے تھا وغیرہ وغیرہ یا شاید اندر سے میں خوش ہو رہی ہوتی ہوں کہ دیکھا سامنے والے نے بھی میری تائید کی۔ لیکن حضرت! بظاہر میں سامنے والے شخص کو ہی سمجھاتی ہوں کہ چھوڑیں آپ کیوں پریشان ہو رہے ہیں، اس نے ناسمجھی میں ایسا کر دیا ہو گا، وہ ایسا

نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔ اب حضرت والا! آپ ارشاد فرمادیں کہ یہ غیبت میں شامل ہوگی یا نہیں؟

**جواب:** اگر کسی نے ظلم کیا تو مظلوم کا حال اس کی تسلّی کے لیے سننا غیبت نہیں لیکن شرط یہ ہے کہ واقعی مظلوم ہو۔ کھر میں بعض وقت ظالم اپنے کو مظلوم ظاہر کرتا ہے۔

۵۴) **حال:** حضرت والا! بس آخری بات یہ کہ مدح و مذمت کس طرح برابر ہو جاتی ہیں؟ اس کا کیا طریقہ ہے؟

**جواب:** جب کوئی تعریف کرے تو اپنے عیوب کو یاد کریں کہ اگر تعریف کرنے والے کو پتا چل جائے تو بجائے تعریف کے برا کہے گا اور جب کوئی برائی کرے تو سوچیں کہ میرے بڑے بڑے عیوب ہیں تو جتنی یہ میری برائی کر رہا ہے میں اس سے بھی بُری ہوں۔

۵۵) **حال:** میں جو بھی کام کرتا ہوں تو میرے دل میں تکبر اور ریا پیدا ہوتے ہیں حالاں کہ میں یہ نہیں چاہتا کہ میں تکبر کروں یا ریا کروں اور صرف یہ نہیں بلکہ ہر ایک آدمی پر مجھے بدگمانی ہوتی ہے کہ شاید یہ فلاں گناہ کرنے والا وہ فلاں گناہ کرنے والا ہو۔ یہ سب وساوس خود بخود میرے دل میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ ان سب امراض کے بارے میں مشورہ عنایت فرمائیں۔

**جواب:** اپنی حقیقت میں غور کریں کہ ناپاک منی اور حیض سے میری تعمیر ہوئی ہے۔ باقی اگر کوئی خوبی ہے بھی تو میری ذاتی نہیں بلکہ عطائے حق ہے، جس وقت چاہیں چھین لیں، پھر تکبر کس بات پر کروں؟ بڑائی صرف اللہ کے لیے خاص ہے اور جس کو حقیر سمجھتے ہو اس کے سامنے نہایت عاجزی سے پیش آؤ۔ بوقتِ ملاقات اس کو سلام کرو۔ اور ریا کا علاج یہ ہے کہ یہ سوچا کریں کہ جس مخلوق کو میں اپنی عبادت دکھا کر ان کی نظروں میں بڑا بننا چاہتا ہوں نہ وہ رہے گی، نہ میں رہوں گا اور جو عمل کر رہا ہوں اس کا ثواب بھی ضایع بلکہ عذاب گردن پر۔ لہٰذا ایسی لچر چیز پر خوش ہونا اور ثواب ضایع کرنا اور اللہ کی ناراضگی مول لینا کس قدر حماقت ہے۔ بدگمانی پر اللہ تعالیٰ دلیل مانگیں گے اور دلیل ہے نہیں، لہٰذا مفت میں مقدمے میں خود کو پھنسانا حماقت ہے اور حسنِ ظن پر

کوئی دلیل طلب نہ کی جائے گی۔ لہٰذا حسنِ ظن رکھنا عقل مندی ہے اور یہ سوچیں کہ جو عیب میں دوسروں میں سمجھ رہا ہوں وہ میرے اندر ہے، جس کو میں دوسروں کے آئینے میں دیکھ کر دھوکا کھا رہا ہوں، جیسے حبشی آئینہ دیکھ کر آئینے کو گالیاں دینے لگا تھا کہ او آئینہ! تو کس قدر بد صورت ہے۔

۵۶) **حال:** حضرت والا! کبھی اپنی کوئی بیماری لکھنے کا ارادہ ہوتا ہے تو ایسا خیال آتا ہے کہ بس اب تم نے سوچ لیا، اب اصلاح ہوگئی اور لکھنے کی ضرورت نہیں، حضرت والا! اس وجہ سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔

**جواب:** جب یہ خیال آئے تو نفس سے کہو یہ خیال دلیل ہے کہ تو سب سے زیادہ بیمار ہے۔ جو سمجھے کہ میری اصلاح ہوگئی سمجھ لے کہ اصلاح کی ''الف، ب'' بھی شروع نہیں ہوئی۔ اپنے کو پاک سمجھنا یعنی اصلاح یافتہ سمجھنا یہ علامتِ کبر ہے۔ احقر کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' پڑھیں، اس سے اپنی بیماریوں کا علم ہوگا۔

۵۷) **حال:** صورتِ احوال یہ ہے کہ آپ کی خدمتِ اقدس میں امتحانات سے قبل حاضری وقتاً فوقتاً ہوتی رہی۔ اب چوں کہ دورۂ حدیث کا سال ہونے کی وجہ سے اسباق کی کثرت اور دیگر عوارض کی وجہ سے کچھ وقت حاضری نہ ہو سکی، اس لیے اس ربط کو قائم رکھنے کے لیے یہ خط تحریر کر رہا ہوں۔

**جواب:** اصلاحی خط تو حاضری کے باوجود بھی لکھنا چاہیے۔ دورے کے سال میں بھی جمعہ کے دن وقت نکالا جاسکتا ہے۔ علمِ محض مقصود ہے یا علمِ نافع؟ علم غیر نافع سے تو پناہ آئی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ[۵]

''اے اللہ! میں علمِ غیر نافع سے آپ کی پناہ چاہتا ہوں'' اور علم کا نافع ہونا موقوف ہے ایسی مجالس پر۔

۵۸) **حال:** حضرت! مجھے عربی تحریر اور مکالمے کا بہت شوق ہے۔ دل سے دعا کریں کہ

---

۵ صحیح مسلم: ۲۰۸۸/۴، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر ما لم یعمل، دار احیاء التراث، بیروت

اللہ پاک اس میں ملکۂ تامہ نصیب فرمائیں اور قرآن و حدیث کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائیں، آمین۔

**جواب:** حصولِ علمِ دین میں رضائے الٰہی کی نیت کریں، نہ کہ تعلیم و تعلّم، مکالمہ وزباں دانی وغیرہ کی۔

۵۹) **حال:** حضرت! عرض یہ ہے کہ میں ذکر و تسبیح کر رہا ہوں مگر خیال نہیں جمتا، جب ذکر کے لیے بیٹھتا ہوں تو دنیا بھر کے خیالات آتے ہیں، جو خیالات کسی اور وقت بالکل نہیں آتے وہ ذکر کے لیے بیٹھتے ہی آنا شروع ہو جاتے ہیں۔

**جواب:** کچھ حرج نہیں، ذکر کیے جایئے، ذکر اپنا اثر ان شاء اللہ کرے گا، جس طرح کھانا کھاتے ہوئے اگر خیالات آنے لگیں تو کھانا خون ہی بناتا ہے، اسی طرح ذکر سے نور ہی پیدا ہو گا۔

۶۰) **حال:** حضرت! آپ مجھے خط میں کوئی نہ کوئی نصیحت ضرور کر دیا کریں تاکہ میرے علم میں اضافہ ہوتا رہے۔

**جواب:** علم میں اضافے کی نیت سے نصیحت نہ سنیں، عمل میں ترقی کی نیت سے سنا کریں۔ اس وقت یہی نصیحت ہے۔

۶۱) **حال:** بعد از خیریت عرض گزارش ہے کہ عرصہ دو سال قبل آپ کے ہاتھ پر بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد تھوڑے عرصے تک خط و کتابت کا سلسلہ جاری رہا۔ پھر غفلت و سستی کی بنا پر آپ سے رابطہ نہ رہا۔

جناب حضرت جی! کچھ عرصے سے بہت پریشان ہوں، سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔ ایک وقت تھا گانے کی آواز سنتا تھا تو کان بند کر لیتا تھا۔ اس گاڑی میں نہیں بیٹھتا تھا جہاں ٹیپ چل رہی ہو۔ نامحرموں سے آنکھوں کی حفاظت کرتا تھا۔ ایسے اخبار و رسائل لینے چھوڑ دیے جن پر خواتین کی تصاویر ہوتیں۔ وعظ و نصیحت سننے یا پڑھنے سے طبیعت پر اثر ہوتا تھا۔ گناہوں کو چھوڑنے اور نیکیاں کرنے کی رغبت ہوتی تھی۔ ابھی یہ حالت ہے کہ دل چاہتا ہے کہ ایسی گاڑی میں بیٹھوں جہاں ٹیپ وغیرہ چل رہی ہو۔

ایسے اخبار و رسائل خرید تا ہوں جن میں عریاں و فحش تصاویر ہوں۔ نماز پڑھنے کو دل نہیں کرتا کافی عرصے سے نماز میں فرض ہی پڑھتا ہوں، سنتیں اور نوافل پڑھے زمانہ گزر گیا۔ نماز بھی ایسی کہ کچھ پتا نہیں چلتا کہ کیا پڑھ رہا ہوں۔ دل میں ہر وقت کوئی نہ کوئی خیالی پلاؤ پکاتا رہتا ہوں، زیادہ تر خیالات دولت و جائیداد و امارت اور عورتوں کے بارے میں ہوتے ہیں، نامحرم عورتوں کے بارے میں سوچتا رہتا ہوں کہ ان کے ساتھ یہ کر رہا ہوں وہ کر رہا ہوں، حرام لذتیں لیتا ہوں۔ قرآن کریم پڑھے عرصہ ہو گیا۔ وعظ و نصیحت کی کوئی کتاب و رسالہ یا کیسٹ پڑھنے یا سننے کو دل ہی نہیں کرتا، پڑھوں تب بھی کوئی اثر نہیں۔ اب تو یہ بھی یاد نہیں کہ آپ نے کون سے اذکار کرنے کو کہا تھا۔ جناب والا! مختصر حالات گزارش کیے ہیں ورنہ حالت یہی ہے کہ ”شکلِ مؤمناں کرتوتِ کافراں“۔

**جواب:** اس کی وجہ یہ ہے کہ اصلاحی تعلق اور خط و کتابت کچھ نہیں کیا، نہ صحبتِ شیخ کا اہتمام کیا، ورنہ آپ کو معلوم ہو جاتا کہ عبادت میں دل لگنا ضروری نہیں، دل لگانا ضروری ہے۔ گناہوں کا تقاضا ہونا برا نہیں، تقاضے پر عمل کرنا گناہ ہے۔ گناہ کا لاکھ دل چاہے گناہ نہ کریں تو آپ بالکل متقی ہیں۔ آپ نے جو بات نہیں کرنا تھی وہ کرنا شروع کر دی، یعنی گناہوں کے تقاضوں پر عمل کرنا شروع کر دیا۔ لہٰذا دل کو مضبوط کر کے ہمت کے ساتھ سب گناہ چھوڑ دو، عریاں و فحش تصاویر کے رسائل ہمت کر کے چھوڑ دو، لاکھ دل چاہے دل میں گناہوں کے خیالی پلاؤ نہ پکاؤ۔ گناہ چھوڑنے کا علاج بجز ہمت کے کچھ اور نہیں اور اگر ہمت نہیں کرو گے تو کبھی نہیں چھوٹیں گے اور ہمت کرو تو آج ہی چھوٹ جائیں گے۔ توبہ کر کے خوب گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے پھر تعلق جوڑ لیں ؎

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

پابندی سے اصلاحی مکاتبت کریں اور جب موقع ہو ایک چلّہ خانقاہ میں لگائیں۔

۶۲) **حال:** بندہ حضرت سے اصلاحی تعلق قائم کرنا چاہتا ہے اور اپنی زندگی شریعت کے عین مطابق گزارنا چاہتا ہے۔ بندے میں مندرجہ ذیل خامیاں ہیں: نمبر (۱) فجر کی نماز کی جماعت اکثر بندے سے فوت ہو جاتی ہے۔

**جواب:** جس دن جماعت چھوٹے بارہ رکعات نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے معافی مانگیں۔

۶۳) **حال:** نمبر (۲) بندہ دماغ میں قصداً ایسے خیالات لاتا ہے جس سے نفسانی خواہشات شدت پکڑیں۔ نمبر (۳) تصاویر دیکھنا۔

**جواب:** اس سے دل کا ستیاناس ہو جاتا ہے، یہ دل کا زنا ہے۔ ہمّت کر کے بہ تکلّف اس عادت کو چھوڑیں۔ جب خیالات آنے لگیں تو کسی مباح کام میں لگ جائیں، کسی سے بات چیت کرنے لگیں یا آخرت کے عذاب کو یاد کریں۔

۶۴) **حال:** الحمد للہ! معمولات انجام دیتا ہوں۔ لیکن ابھی تک پوری طرح خشوع و خضوع حاصل نہیں ہوا۔ اس کے لیے کچھ ارشاد فرمائیں۔

**جواب:** معمولات میں کیفیات مقصود نہیں۔ کیے جایئے ان شاء اللہ ترقی ہوتی رہے گی۔

۶۵) **حال:** تہجد باقاعدگی سے پڑھتا ہوں۔ عمر رسیدہ، گناہ گار، نابکار، نالائق بندہ ہوں۔ عمر نوّے کے قریب ہے۔ حضرت! اپنے اعمال کو یاد کرتا ہوں تو ڈرتا ہوں کہ یقیناً مغفرت کی کوئی امید نہیں۔ خدارا! آپ میرے لیے خصوصی دعا فرمادیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ میرے گناہوں کی مغفرت فرمائے۔ اللہ تعالیٰ خاتمہ ایمان پر نصیب فرمادے۔

**جواب:** مغفرت صرف اعمال سے نہیں ہوگی، رحمت سے ہوگی۔ اللہ کی رحمت سے ایسے امیدوار رہیں جیسے چھوٹا بچہ باپ کی رحمت پر بھروسہ کرتا ہے۔ ہر وقت یہ مراقبہ رکھیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کی آغوش میں ہوں۔ ایک بار توبہ کر کے پھر گناہوں کو یاد بھی نہ کریں۔ ہمہ وقت اللہ کی رحمت سے امیدوار رہیں۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۶۶) **حال:** خدمتِ اقدس میں عرض ہے کہ بوجہ ضعفِ دل و دماغ و اعصاب دورانِ

ذکر و بیان احقر کی زور سے چیخ نکل جاتی تھی۔ حضرتِ اقدس کے کمرۂ خاص میں بھی ایک مرتبہ ایسا ہو چکا ہے۔ اس بنا پر حضرتِ اقدس کے حکم سے کئی برس سے ذکر و بیان، دعوت و تبلیغ سب کچھ ملتوی ہے۔ صرف پیر کے دن حاضری نصیب ہو جاتی ہے۔ اور چیخ نکلنے کے خوف سے حضرتِ اقدس سے دور مجمع سے دور ہو کر بیٹھتا ہوں۔ قربت سے محرومی رہتی ہے۔ قلبی کیفیت عشقِ حقیقی سے قطعاً نا آشنا اور روز بروز دور ہوتی جارہی ہے۔

جواب: اگر عشقِ حقیقی سے نا آشنا ہوتے تو اس راہ میں قدم نہ رکھتے۔ شکر کیجیے کہ اللہ نے اپنا تعلق عطا فرمایا ہے۔ محبت دل میں ہوتی ہے لیکن بعض دفعہ محسوس نہیں ہوتی۔

۶۷) حال: جناب حضرت صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میری بیٹی جس کی عمر آٹھ سال ہے، اس نے خواب دیکھا جو میں اسی کی زبانی لکھتی ہوں۔

میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اور امی ہیں۔ ہم کسی ایسی جگہ پر ہیں جہاں مٹی ہی مٹی ہے۔ مجھے لگا کہ جیسے وہ قیامت کا دن ہے اور ہم اللہ تعالیٰ کو تلاش کررہے ہیں۔ امی میرے آگے آگے چل رہی ہیں، میں ان کے پیچھے ہوں۔ پھر ہم نے اذان کی آواز سنی تو اس کو Follow کیا تو وہاں اللہ تعالیٰ تھے، ہم دونوں ان کے سامنے جاکر بیٹھ گئے۔ میں نے گردن اٹھاکر ان کو دیکھا تو وہ بہت بڑے تھے۔ میں نے اپنی گردن کو بہت اوپر کرکے دیکھا اور وہ بہت Bright تھے جیسے Sun۔ پھر اذان کے بعد ہم نے نماز پڑھنی شروع کی، نیت باندھی اور ہم بہت ڈر رہے تھے کہ کہیں اللہ تعالیٰ ہمیں دوزخ میں نہ ڈال دیں۔ اور ہم بہت آہستہ آہستہ اور Good تجوید کے ساتھ نماز پڑھ رہے تھے۔ وہ مستقل ہمیں دیکھ رہے تھے اور مسکرا رہے تھے۔

جب ہم رکوع میں تھے تو بھائی ہمارے پیچھے سے آیا اور سائیڈ سے ہو کر اللہ تعالیٰ کے پیچھے چلا گیا۔ اللہ تعالیٰ کو پتا چلا کہ بھائی ان کے پیچھے گیا ہے۔ لیکن وہ پھر بھی ہم ہی کو دیکھ رہے تھے۔ ہم مٹی میں نماز پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ اتنے قریب تھے کہ سجدے کے بعد تھوڑا سا فاصلہ تھا۔ نماز ختم کرکے ہم وہیں بیٹھے تھے کہ میری نظر

سائیڈ پر پڑی تو مجھے بہت سارے محل نظر آئے جو بہت ڈیکوریٹ تھے۔ اور چھوٹے سے شروع ہو کر بڑے ہوتے جارہے تھے، سب برابر برابر تھے۔ اور سب سے آخر والا بہت ہی بڑا محل تھا۔ میں نے امی کو ہاتھ لگایا تو وہ بھی ادھر دیکھنے لگی۔

بس پھر میری آنکھ کھل گئی۔ ان Castle کے باہر کچھ لوگ بھی ادھر سے ادھر چل رہے تھے۔ اور جب میری آنکھ کھلی تو فجر کا وقت ختم ہونے والا تھا۔

**جواب:** بہت مبارک خواب ہے، اس میں بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے دین پر چلو اور گناہوں کو چھوڑ دو تو اللہ تعالیٰ کا قرب نصیب ہو گا اور ولایت کا بہت اعلیٰ مقام ملے گا اور جنت میں بہت بڑا محل نصیب ہو گا۔

۶۸) **حال:** حضرت والا! میری بہن نے تقریباً تین سال پہلے رمضان میں خواب دیکھا کہ جیسے اس کی موت کا وقت آگیا ہے اور وہ بستر پر لیٹی اپنی روح نکلنے کا انتظار کر رہی ہے لیکن اسے محسوس نہیں ہو رہا اور وہ سوچنے لگی کہ جب روح نکلتی ہے تو پتا چلتا ہے مگر مجھے تو کچھ بھی پتا نہیں چل رہا، پھر وہ کلمہ پڑھنے لگتی ہے، کلمہ پڑھتے پڑھتے اس کی آنکھ کھل جاتی ہے تو اسے لگا جیسے وہ اس وقت بھی کلمہ پڑھ رہی ہے۔ سحری کے وقت اس کی آنکھ کھلی تھی۔ حضرت والا! اس کی تعبیر معلوم کرنی تھی۔

**جواب:** مبارک خواب ہے۔ نفس کے مٹنے کی بشارت ہے کہ ولی اللہ ہو جاؤ گی بشرطیکہ کسی اللہ والے سے تعلق کرو اور نفس کی اصلاح کراؤ اور عمر میں برکت ہونے کی بھی بشارت ہے۔

۶۹) **حال:** مرشدی و مولائی و مربّی۔

**جواب:** خط کی ابتدا اسلام سے کرنا سنت ہے القاب کے بعد۔

۷۰) **حال:** میں اس سال دورۂ حدیث میں ہوں مدرسہ معین الاسلام للبنات میں اور میرا وطنِ اصلی موریشس ہے۔ میں تو بہت ہی کم استعداد والی شاگردہ ہوں۔ جب ہی میں محنت شروع کرتی ہوں تو جوش سے شروع کرتی ہوں مگر صرف چند دن کے لیے رہتی ہے۔ درس میں مشکل سے میرا دھیان رہتا ہے۔ اور جو بھی کام شروع

کرتی ہوں اس میں استقامت نہیں رکھ سکتی ہوں۔

**جواب:** دین کا ضروری ضروری علم حاصل کرنا خواہ کتابوں سے پڑھ کر خواہ علماء سے پوچھ کر اور اس پر عمل کرنا یعنی تقویٰ سے رہنا ضروری ہے، اصطلاحی عالم یا عالمہ بننا ضروری نہیں۔ مطمئن رہیں اور گناہوں سے بچنے کا خاص اہتمام رکھیں۔

۷۱)**حال:** میری نماز میں بھی یہی حالت ہے۔ چند دنوں کے لیے خشوع اور خضوع سے پڑھنے کی کوشش کرتی ہوں مگر اس کے بعد نماز کو بے پروائی سے پڑھتی ہوں۔

**جواب:** جب دل ادھر ادھر چلا جائے بار بار دل کو نماز میں اللہ کی طرف متوجہ کرتی رہیں، خشوع کے لیے اتنا کافی ہے۔ آیندہ پرچہ ''اصلاحی مکاتبت کی ہدایات'' کے مطابق خط لکھیں۔

۷۲)**حال:** گزشتہ سال مفتی ... صاحب ہم کو بہت ترغیب دیتے تھے قرآن پڑھنے کے لیے اور اب مفتی صاحب نہیں ہیں۔ اور جب بھی کسی کام کو کرتی ہوں اس میں کامل اخلاص نہیں کرتی ہوں۔ ان چیزوں کو دور کرنے کے لیے کیا صورت اختیار کرنا چاہیے:

۱۔ کتابوں، اساتذہ، قلم وغیرہ کے لیے ادب کس طرح پیدا ہوگا؟

۲۔ طلب علمی کے زمانے میں سب سے زیادہ اہم بات کون سی ہے جو اپنانا چاہیے؟

۳۔ ایک طالب علم کے لیے سب سے اہم مقصد کون سا ہونا چاہیے مدرسہ چھوڑنے سے پہلے؟

۴۔ کیا استعداد والی شاگردہ ہونا بہت ہی ضروری ہے؟ اگر کم استعداد والی شاگردہ ہوں تو آگے کیا کرسکتی ہوں تاکہ اس کی تلافی ہوسکے؟

**جواب:** اللہ کی رضا کا ارادہ کرکے کام شروع کریں۔ ریا نیت سے ہوتی ہے، نیت دکھاوے کی نہ ہو تو وہ ریا نہیں وسوسۂ ریا ہے۔ اگر دین کا کام کرتے وقت اللہ کی رضا کا ارادہ نہیں تھا لیکن مخلوق کو دکھانے کا ارادہ بھی نہیں تھا تو یہ بھی اخلاص ہے۔ ریا کا علاج یہ ہے کہ دنیا کی فنائیت کو سوچیں کہ نہ میں رہوں گی نہ تعریف کرنے والے رہیں گے۔ لہٰذا دکھاوا کرکے اپنا عمل ضایع کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

۱۔ کتابوں کا ادب یہ ہے کہ ان کو نیچے نہ رکھیں اور جب بیٹھیں تو کتاب آپ کی نشست سے بلندی پر ہو۔ اساتذہ کا ادب یہ ہے کہ ان کا دل سے احترام کریں، ان پر تنقید و تبصرہ نہ کریں۔ قلم کو کتاب پر نہ رکھیں اور اس سے کوئی گناہ کی بات نہ لکھیں۔

۲۔ اساتذہ کا ادب اور تقویٰ کا اہتمام۔

۳۔ علمِ دین کا حصول تاکہ اللہ تعالیٰ کی رضا پر عمل ہوسکے اور نافرمانی سے بچ سکیں۔

۴۔ کوئی ضروری نہیں، متقی ہونا ضروری ہے۔ بہت سے بزرگانِ دین ایسے گزرے ہیں جن کی علمی استعداد کمزور تھی لیکن تقویٰ کی وجہ سے وہ بہت آگے بڑھ گئے اور اللہ نے ان سے دین کے بڑے کام لیے۔

۷۳) **حال:** اگر حضرت دامت برکاتہم سے بیعت لینا چاہتی ہوں تو کس طرح کرنا چاہیے؟ میں آپ کی بعض کتابوں کو پڑھ چکی ہوں اور بہت متأثر کن ثابت ہوئی ہیں۔ دعا کی درخواست ہے۔ اور اگر کوئی گستاخی ہو تو معافی طلب کرتی ہوں۔

**جواب:** اسی خط کے ذریعے بیعت کرلیا۔ سبحان اللہ تین سو بار پڑھ لیا کریں۔

۷۴) **حال:** اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے دل و جان سے دعا ہے کہ آپ کا سایہ ہمارے اوپر برقرار رکھے، آمین۔ حضرت! پہلی بار خط لکھ رہا ہوں، غلطیوں کو معاف فرمایئے گا۔ حضرت! آپ کی برکات اور دعاؤں سے اللہ نے نگاہوں کو بد نظری سے بچایا ہے۔ لیکن میرا نفس کبھی مجھے ہرا دیتا ہے اور بد نظری ہو جاتی ہے، کسی سے آفس میں بات کرتے ہوئے میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ صرف ضرورت کے تحت بات کروں۔ اس معاملے میں میری اصلاح فرمادیں۔

**جواب:** گھر آکر دس رکعات پڑھیں اور گڑگڑا کر توبہ کریں۔

۷۵) **حال:** میں پوری کوشش کرتا ہوں کہ آفس میں کسی عورت کے ساتھ اکیلا نہ رہوں۔ اگر کبھی اکیلا ہونے کا خطرہ ہو تو میں کمرے سے چلا جاتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ کوئی اور آجائے تاکہ اکیلا نہ ہونا پڑے۔ اللہ کا بڑا کرم ہے کہ وہ میری مدد فرماتے ہیں اور کوئی اور بندہ آجاتا ہے اور مجھے اکیلا نہیں رہنا پڑتا۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

۷۶) **حال:** اللہ کا بڑا فضل و کرم ہے اور آپ کی دعاؤں کا اثر ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کی کچھ سنتوں پر عمل کرنے کی توفیق ہوئی ہے، مثلاً رات کو سونے سے پہلے سرمہ اور سر میں تیل لگاتا ہوں اور سورۂ ملک، سورۂ فاتحہ اور چاروں قل پڑھتا ہوں۔ میری اصلاح فرمائیں کہ میں کس طرح زیادہ سے زیادہ سنتوں پر عمل کروں۔

**جواب:** روزانہ ایک سنت کا اضافہ کرتے رہیں۔

۷۷) **حال:** حضرت! میرا اپنے رشتے داروں سے بہت میل جول ہے اور ہم الحمد للہ! پیار محبت سے رہتے ہیں لیکن آپس میں سب بے تکلّفی سے رہتے ہیں، سارے مرد اور عورتوں کا آپس میں مذاق بھی چلتا ہے۔ حضرت! جب اللہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کا سوچوں تو پہلے لوگوں کو تکلیف پہنچنے کا خیال آتا ہے، پھر فوراً خیال آتا ہے کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حق پہلے ہونا چاہیے۔ حضرت! میری اصلاح فرمائیں کہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی محبت اپنے دل میں کیسے پیدا ہو کہ وہ تمام دوسری محبتوں پر غالب ہو؟ اور پہلے اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سوچوں پھر کسی اور کا۔

**جواب:** نامحرم عورتوں سے ملنا اور ہنسی مذاق کرنا حرام ہے، شرعی پردے کا اہتمام کریں، اللہ و رسول کا حکم مقدم ہے لوگوں کو تکلیف ہو یا نہ ہو۔ اللہ و رسول کی محبت کا طریقہ یہ ہے کہ گناہوں سے بچو اور سنتوں پر عمل کرو، یہ خود دلیلِ محبت ہے۔

۷۸) **حال:** اسی طرح آفس میں کبھی چاول کھانے میں لے کر جاؤں تو ہاتھ سے کھانے کی سنت پر عمل کرنے سے پہلے بھی خیال آتا ہے کہ آفس والے کیا سوچیں گے لیکن الحمد للہ توفیق ہو جاتی ہے سنت پر عمل کرنے کی اور ہاتھ سے ہی کھاتا ہوں۔ دعا کریں کہ اللہ مجھے اور میرے اہل و عیال کو اپنا اور رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق بنا دے۔ حضرت! میرے اور میرے اہل و عیال کے لیے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** سنت پر عمل کرنے کی ہمّت سے ماشاء اللہ بہت دل خوش ہوا۔ دل و جان سے دعا ہے۔

۷۹)**حال:** ہم سب لوگ حضرت والا کے لیے ہر وقت دُعا گو رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ حضرت والا کو صحت و عافیت اور لمبی عمر ۱۲۰ سال سے بھی زیادہ عطا فرمائے، آمین۔

**جواب:** آمین۔

۸۰)**حال:** حضرت والا! میں ذکر میں ۳۳بار سبحان اللہ، ۳۳بار استغفار، ۳۳بار کلمہ اور ۳۳بار درود شریف پڑھ رہی ہوں جب کہ **یا حیُّ یا قیوم** ۱۴۰ مرتبہ کبھی تھکن ہوتی ہے تو ۳۳ مرتبہ ہی پڑھ پاتی ہوں یا اس سے بھی کم۔

**جواب:** صحیح۔

۸۱)**حال:** حضرت والا کی دعا سے فجر کی نماز اب کبھی کبھار ہی قضا ہوتی ہے، الحمدللہ۔

**جواب:** کوشش کریں کہ کبھی کبھار بھی قضا نہ ہو۔

۸۲)**حال:** حضرت! میں بیمار بہت رہتی ہوں۔ جوڑوں اور کمر میں بہت درد رہتا ہے۔ نزلہ بھی بہت رہتا ہے جب کہ گیس بھی بہت ہوتی ہے۔ میری صحت کے لیے دعا فرمائیں کہ تمام بیماریوں سے نجات مل جائے اور اس وجہ سے درس میں نہیں آپا رہی ہوں، آنا شروع ہو جاؤں۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ صحتِ کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائیں، آمین۔

۸۳)**حال:** حضرت والا! کچھ دن وسوسے بالکل کم یا ختم ہو جاتے ہیں پھر اچانک اور تیزی سے آتے ہیں کہ بچنا مشکل ہو جاتا ہے۔ میرے لیے دعا فرمائیں۔ دینی و نفسانی وسوسے دونوں میں تیزی آجاتی ہے۔ کفریہ وسوسے بہت زیادہ آرہے ہوتے ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جذب فرمالیں۔

**جواب:** وسوسوں سے بالکل نہ گھبرائیں، یہ نہ دین کے لیے مضر ہیں نہ دنیا کے لیے، ان کا علاج یہ ہے کہ ان کی طرف التفات نہ کریں۔

۸۴)**حال:** حضرت والا! میری اور پورے گھر والوں کی صحت وعافیت، حسنِ اخلاق واتفاق اور اعلیٰ ایمان پر خاتمے کے لیے دعا فرمایئے گا۔ اللہ تعالیٰ دین پر ثابت قدم رکھیں اور دونوں جہاں میں نیک بخت بنائیں، آمین۔

**جواب:** دل وجان سے دعا ہے۔

۸۵)**حال:** اُمید ہے کہ مزاج بعافیت ہوگا، حضرت کی خدمت میں اس حقیر سراپا تقصیر کی مؤدبانہ التجا ہے کہ حضرت والا دعا فرماتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے شیخِ کامل کی برکت سے غایتِ اخلاص کے ساتھ اور غایتِ صداقت کے ساتھ اپنے پاک دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمادے۔

**جواب:** آمین۔ علاماتِ اخلاص مبارک ہے۔

۸۶)**حال:** اللہ تعالیٰ تمام امراضِ روحانی، کبر، ریا، نام ونمود، حُبِّ جاہ، حُبِّ باہ اور حُبِّ مال وغیرہ سے مکمل شفا نصیب فرمادے۔

**جواب:** آمین، ثم آمین۔

۸۷)**حال:** اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت والا کی ذاتِ عالی کے ساتھ احقر کا اصلاحی رشتہ جوڑ دیا۔ حضرت والا کی ذاتِ بابرکت کی توجہ سے اس ناکارہ کو، خلائق میں ذلیل ترین اعمال کرنے والے انسان کو خوب فائدہ پہنچ رہا ہے۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

۸۸)**حال:** اللہ تعالیٰ حضرت کے فیوض وبرکات سے ناچیز کو خوب نفع عطا فرماتے رہیں۔

**جواب:** آمین۔

۸۹)**حال:** اگرچہ حضرت والا سے تعارف اور تعلق کو زیادہ عرصہ نہیں گزرا لیکن ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بچپن سے احقر کا تعلق ہے۔ بندہ بہت ہی مطمئن اور خوش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت جیسے شفیق اور سراپا دردِ دل اور محبت رکھنے والے شیخ کے ہاتھ مبارک پر بیعت نصیب فرمائی۔ اللہ تعالیٰ تادم آخر اس نعمت پر شکر کی توفیق

عطا فرمائے۔

**جواب:** یہ آپ کی احقر سے کمالِ مناسبت کی دلیل ہے اور نفع کا مدار مناسبت پر ہے۔

۹۰)**حال:** واللہ ثم واللہ! احقر دل سے یقین کرتا ہے کہ حضرت والا کے فیوض وبرکات اور توجہ کا اثر ہے اور دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد احقر کی مجلسِ تعلیم اور مجلسِ ذکر میں شریک ہوتی ہے۔ تقریباً سات سو مرد اور ہزار سے زائد مستورات اور الحمد للہ! کافی تبدیلیاں ان کی زندگیوں میں آرہی ہیں۔ یہ سب حضرت کی کرامت ہے۔ اللہ تعالیٰ احقر کو عجب اور استدراج سے بچائے۔

**جواب:** آمین۔

۹۱)**حال:** حضرت! میں بہت ہی کمزور ہوں۔ حاسدین بہت بڑھ گئے ہیں۔ طرح طرح سے کوشش کرتے ہیں کہ ترقی نہ ہو۔ الحمد للہ! یقین ہے کہ یہ احقر کی اصلاح کے لیے اور عجب سے بچانے کے لیے ہے لیکن پھر بھی طبعی تکلیف ہوتی ہے۔ حاسدین کے لیے بھی دعا کرتا ہوں اور معاف کرتا ہوں لیکن طبعی پریشانی انسانی خصلت کی وجہ سے ہوتی ہے۔

**جواب:** تینوں قل صبح شام کافی ہیں۔ حاسدین کی تلخ گوئی تکویناً کُونین ہے۔ جو باعثِ دولتِ کَونین ہے۔

۹۲)**حال:** دعا کا خواست گار ہوں کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی شرارتوں سے محفوظ فرمادے۔

**جواب:** آمین۔

۹۳)**حال:** ایک شخص نے خواب میں رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت والا اور احقر اور اپنے آپ کو سفید لباس میں چلتے دیکھا۔ ایک نیک خاتون نے دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو احقر ایک بڑی گاڑی میں لے کر مدرسے میں داخل ہوا اور پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو خانے میں لے گیا۔ پھر دیکھا کہ احقر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آستین چڑھا رہا ہے اور وضو کی تیاری فرمارہے ہیں، بہت

خوش ہیں۔ ایک عورت نے مجالس ذکر اور تعلیم میں شرکت کے طفیل ٹی وی اور دوسری خرابیاں چھوڑ دیں اور نقاب پوش ہوگئی۔ نمازوں کی پابند ہوگئی۔ اس نے دیکھا کہ ایک بڑے وسیع مکان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپ تشریف فرماہیں اور آپ کے ساتھ احقر اور اس عورت کا خاوند بھی ہیں۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ، مبارک خواب ہے۔

۹۴) **حال:** دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ احقر کو بھی غیبی صورتوں سے انتظام فرما کر آپ تک پہنچادے۔ احقر کے بیٹے محمد کے ساتھ حضرت والا کے لیے کچھ چیزیں ہدیہ بھیجی ہیں امید ہے کہ قبول فرما کر ممنون فرمائیں گے۔

**جواب:** قبول کیا، **جزاکم اللہ تعالیٰ خیرًا**

۹۵) **حال:** حضرت والا! چند باتیں میں لکھنا بھول گئی تھی۔ اس لیے دوسرا خط لکھ رہی ہوں۔ آپ سے معافی کی بھی درخواست ہے کہ میں آپ کو دوبارہ پریشان کررہی ہوں، آپ مجھے معاف فرمادیجیے گا۔ حضرت والا! میں نے اپنے شوہر سے متعلق لکھا تھا کہ وہ خانقاہ میں کچھ دن لگانا چاہتے ہیں لیکن ان کی ہمت نہیں ہوتی تو ہمت نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہ ڈپریشن کے مریض ہیں۔ وہ اکیلے گھر میں رہنے سے گھبراتے ہیں اور گھر سے دور رہنا بھی ان کو مشکل لگتا ہے۔ ان کے اندر ڈر خوف بھی ہے۔ بچوں کو کہیں اکیلے لے کر جانے سے بھی گھبراتے ہیں۔ اس وجہ سے خانقاہ میں رہنے سے بھی گھبرارہے ہیں۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ان کے اندر ہمت پیدا کردیں اور وہ خانقاہ میں دن لگا کر اپنے نفس کی اصلاح کرلیں۔ حضرت والا! مجھے لگتا ہے کہ اگر خانقاہ میں رہ کر انہوں نے اپنی اصلاح کرلی تو نگہبان ہونے کے ناطے ہماری اصلاح کی بھی فکر کریں گے جو ہمارے لیے بھی فائدے مند ہوگی۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ ان کو اپنی اصلاح کی فکر ہوجائے۔

**جواب:** اگر نہ رہ سکیں تو کوئی مضایقہ نہیں لیکن مجلس میں آتے جاتے رہیں، اس سے بھی ان شاء اللہ! اصلاح ہوجائے گی۔

۹۶)**حال:** حضرت والا! دوبارہ خط لکھنے کی دوسری وجہ میری والدہ ہیں، جو کچھ عرصہ پہلے آپ سے بیعت ہوئی ہیں، میری والدہ شادی کے پہلے سے تہجد گزار ہیں، انہوں نے تہجد کی نماز کبھی نہیں چھوڑی۔ میری والدہ روزانہ تلاوتِ قرآن، تسبیحات، مناجاتِ مقبول سب پابندی سے پڑھتی رہی ہیں۔ لیکن اب کچھ دنوں سے ان کی بھول بڑھ گئی ہے۔ نہ انہیں نماز پڑھنا یاد رہتا ہے اور نہ ہی قرآن کی تلاوت کرنا یاد رہتا ہے۔ جب نماز پڑھتی ہیں تو ان کو پتا ہی نہیں چلتا کہ انہوں نے نماز میں کیا پڑھا ہے۔ پوچھ پوچھ کر پڑھتی ہیں کہ اب کتنی نماز پڑھنی ہے۔ اور نماز میں کیا پڑھنا ہے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ ان کو صحت عطا فرمائیں اور ان کی یہ بھولنے کی کیفیت ٹھیک ہو جائے۔ شوگر، بلڈ پریشر، جوڑوں کی بیماری، دل کا آپریشن، کم سننا، یہ سب مسئلے ان کے ساتھ ہیں۔ اب کیا وہ اسی طرح نماز پڑھتی رہیں جتنا ان کو سمجھ میں آتا ہے۔ یا کس طرح پڑھیں۔ میری والدہ بہت کم بولتی ہیں، اب تو بالکل خاموش ہوتی جا رہی ہیں۔

**جواب:** ہاں بس اسی طرح پڑھتی رہیں۔ اب زیادتیٔ عمر (معذوری) کی وجہ سے وہ مکلّف نہیں رہیں۔

۹۷)**حال:** دعا کی درخواست ہے کہ میری والدہ اور والد کا بڑھاپا عافیت اور صحت کے ساتھ گزر جائے، آمین۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

۹۸)**حال:** حضرت والا! اس شعبان کی پندرہ تاریخ کو مجھے آپ سے بیعت ہوئے دو سال ہو جائیں گے لیکن اس عرصے میں، میں نے صرف دو اصلاحی خط لکھے ہیں۔ اب تیسرا خط لکھنے کی ہمت کی ہے۔ حضرت والا! جب بھی خط لکھنے کا ارادہ کرتی ہوں تو سمجھ میں نہیں آتا کیا لکھوں۔

**جواب:** یہی لکھ دیں کہ کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیا لکھوں۔

۹۹)**حال:** مجھے اپنے نفس کی بیماریوں کا بھی نہیں پتا چلتا کہ میرا نفس کن کن بیماریوں

میں مبتلا ہے۔ حضرت والا! کہیں یہ کیفیت تکبر کی وجہ سے تو نہیں ہے کہ میں اپنے نفس کو ہر بیماری سے پاک سمجھتی ہوں، جب کہ مجھے تو اپنے اندر سے یہ احساس ہوتا ہے کہ میں سب سے کمتر ہوں۔ ساتھ ساتھ زبان سے بھی کہتی ہوں کہ اے اللہ! میں سب مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور تمام جانوروں اور کافروں سے کمتر ہوں فی المآل تاکہ تکبر پیدا نہ ہو۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ مجھے اپنے نفس کی بیماریوں کا احساس ہونے لگے تاکہ میں جلد سے جلد اس کی اصلاح کی فکر کروں اور آپ سے اصلاح کرواسکوں۔

**جواب:** ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ یا احقر کا رسالہ ''اصلاحِ اخلاق'' پڑھیں یا ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج''۔ اس سے اپنے امراض کا علم اور اصلاح کی فکر ہوگی۔

۱۰۰) **حال:** بڑی بیٹی کو موبائل پر گانے سننے کا شوق ہے، دعا کی درخواست ہے کہ وہ گانے سننا چھوڑ دے، اللہ اس کا دل بدل دیں اور اپنی طرف جذب فرمالیں۔

**جواب:** ہرگز اس کو نہ سننے دیں۔ اس سے موبائل لے لیں۔

۱۰۱) **حال:** حضرت! میرے شوہر بھی چند روز خانقاہ میں لگانا چاہتے ہیں لیکن میرے شوہر کے اندر ہمت کی کمی ہے، وہ بھی آپ سے بیعت ہیں۔ ان کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے۔ حضرت والا! میرے شوہر کی ملازمت زیادہ عرصے نہیں چلتی۔ ایک سال، دو سال چلتی ہے پھر ختم ہوجاتی ہے۔ بچیوں کا ساتھ ہے، کافی پریشانی ہوتی ہے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ ان کی ملازمت خیریت سے چلتی رہے۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

۱۰۲) **حال:** حضرت والا! مجھے آپ سے بہت قلبی عقیدت محسوس ہوتی ہے اور ان لوگوں سے بھی جن کا پتا چلتا ہے کہ یہ اللہ والے ہیں، دل یہ گواہی دیتا ہے کہ یہ محبت صرف اللہ کے لیے ہے۔ اس میں نفس کا دخل نہیں ہے۔ حضرت والا! کوئی گستاخی ہوگئی ہو تو معاف فرمادیجیے گا۔ میں اللہ والی بننا چاہتی ہوں اور تقویٰ والی زندگی گزارنا چاہتی ہوں۔ دعا کی درخواست ہے، جزاك الله خيرًا كثيرًا

**جواب:** ضرور ان شاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔ دل سے دعا ہے۔

۱۰۳) **حال:** محسنی و مرشدی حضرت مولانا حکیم محمد اختر صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہٗ

میں خیر اور عافیت سے ہوں اور امید رکھتی ہوں کہ حضرت والا بھی خیر اور عافیت سے ہوں گے۔ میں اٹھارہ سال کی ہوں، میں زامبیا سے ہوں لیکن اب یہ میرا مدرسہ للمسلمات میں چوتھا سال ہے۔ پچھلے تین سال سے ساؤتھ افریقہ کے اس مدرسے میں اللہ کے فضل سے تعلیم حاصل کر رہی ہوں۔ پچھلے سال جب حضرت والا زامبیا ساؤتھ افریقہ تشریف لائے تھے ہم کو حضرت والا کے ساتھ بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ اس وقت سے خط لکھنے کی مشتاق تھی لیکن اسٹیمپ نہ ملنے کی وجہ سے ابھی تک نہیں لکھ سکی اور یہ پہلا خط ہے جو میں بھیج رہی ہوں۔ حضرت کی تصانیف پڑھ کر اور نصیحتیں سن کر بہت زیادہ خوشی محسوس کرتی ہوں لیکن پھر بھی اپنا حال بتلانے کا بہت من کرتا ہے کہ حقریٰ کس قدر بری حالت میں ہے۔

مدرسہ آنے سے پہلے میں بہت ہی برے ماحول میں تھی جس کی وجہ سے میرا ایمان بہت زیادہ کمزور ہو گیا تھا گویا میں صرف نام کی مسلمان رہی تھی، کام کا تو نام و نشان نہیں تھا۔ نماز جیسی اہم عبادت بھی زندگی سے غائب تھی۔ والدین ہمیشہ نماز پڑھنے کو کہتے تھے اور غلط کام کرنے پر ڈانٹتے تھے لیکن اسکول میں صرف غیر مسلم آزاد قسم کے بے شرم لوگ میرے دوست و احباب تھے۔ زندگی کا مقصد ان لوگوں کی طرح بننا تھا، لہٰذا ہر وقت بے شرمی کے کام کیا کرتی تھی۔ سگریٹ بھی پیتی تھی اور ناچنا گانا وغیرہ بہت عام تھا۔ میرے دوست شراب بھی پیتے تھے لیکن الحمد للہ کبھی اس کو میں نے پکڑا نہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے درمیان ہر وقت بے شرمی ہوتی تھی، ان کو گلے لگانا اور چھونا وغیرہ بہت عام تھا اور میں بھی ایسی ہو گئی تھی، اگرچہ عینِ زنا کے کام تک نہیں پہنچی تھی لیکن اس کے بہت قریب پہنچ چکی تھی۔ سب کچھ ماں باپ کے پیٹھ پیچھے کرتی تھی، اس لیے اگر وہ محسوس کرتے کہ ہم

ایسا کر رہے ہیں تو ہم کو اسکول سے نکال دیتے اور بہت زیادہ ڈانٹتے۔ گھر میں لیکن ٹی وی تھا، جس کی وجہ سے بہت سا وقت ہم فلمیں دیکھنے اور گانے سننے وغیرہ میں صرف کرتے تھے۔ ناچ گانے کا اور فلمیں دیکھنے کا بہت زیادہ شوق تھا اور ابھی تک ایک حد تک ہے۔

**جواب:** شوق ہونا گناہ نہیں اس شوق پر عمل کرنا گناہ ہے، بس اس پر عمل نہ کریں تو آپ متقی ہیں۔

۱۰۴) **حال:** لیکن ان سب کاموں کو کرنے کے باوجود ہمیشہ دل میں یہ تمنا اور ارادہ تھا کہ ایک دن ان شاء اللہ میں مدرسے جاؤں گی اور عالمہ بنوں گی اور پردہ پہنوں گی اور متقی عورت بنوں گی۔ میں مدرسہ تو آئی، عالمہ بھی بن رہی ہوں، پردہ بھی پہنتی ہوں لیکن ابھی تک میں متقی عورت نہیں بنی ہوں۔

**جواب:** جو برے تقاضوں پر عمل نہ کرے اس کو تقویٰ حاصل ہے، تقاضا ہونا برا نہیں برے تقاضوں پر عمل کرنا برا ہے۔

۱۰۵) **حال:** ابھی تک میں تعجب کرتی ہوں اس بات پر کہ کیسے اللہ نے مجھے ایسی مبارک جگہ پر آنے کی ہدایت دی اور مجھے پسند کیا اپنا مہمان بنانے کے لیے۔ پہلے ہی دن سے مدرسہ میرے نزدیک محبوب ہو گیا۔ اساتذہ کی نصیحتیں سن کر اور کتابیں پڑھ کر دل بہت زیادہ خوش ہوتا تھا۔ اور ابھی درس سننے سے ایک عجیب خوشی معلوم ہوتی ہے۔

**جواب:** شکر کریں، یہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔

۱۰٦) **حال:** لیکن معلوم نہیں کیوں ایسا لگتا ہے کہ اب اس جگہ سے پہلے جتنی محبت نہیں رہی، شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ مدرسے میں بھی برا ماحول داخل ہو رہا ہے اور نورانیت جا رہی ہے۔ تقویٰ کی بہت زیادہ کمی ہے۔

**جواب:** آپ ماحول کو نہ دیکھیں، کتنا ہی برا ماحول ہو جائے آپ تقویٰ سے رہیں، گناہوں سے دور رہیں، ماحول آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچا سکے گا اور آپ اللہ کے نزدیک محبوب رہیں گی۔

۱۰۷)حال: اس سال میں تکرار اور مطالعے میں بھی بہت زیادہ سست ہوچکی ہوں، درس کے دوران بھی کافی نیند آتی ہے۔ جن کتابوں کے درس کو لکھتی ہوں ان میں تو سو ہی نہیں سکتی لیکن دوسری کتابوں کے سبق میں کبھی کبھی سو جاتی ہوں۔ مجھے اس پر کچھ نصیحت کریں تو بہت زیادہ خوش ہوں گی۔

جواب: تقویٰ فرضِ عین ہے اور دین کا ضروری علم حاصل کرنا ضروری ہے، خواہ پڑھ کر، خواہ علماء سے پوچھ کر۔ اصطلاحی عالم بننا فرضِ کفایہ ہے، فرضِ عین نہیں لیکن علمِ دین بہت بڑی نعمت ہے، خوب محنت سے حاصل کریں۔

۱۰۸)حال: نیز ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مدرسے میں اللہ کی نزدیکی جتنی تھوڑی بہت محسوس ہوتی ہے گھر جاتے ہی سب کچھ چلا جاتا ہے۔ استقامت ہی نہیں ہے۔ گھر جاکر بہت کوشش کرتی ہوں کہ ٹی وی نہ دیکھوں لیکن کچھ چھٹیوں میں کامیاب اور اکثر میں ناکام رہتی ہوں۔ چند دن کے لیے قوی رہتی ہوں، پھر کمزور ہوجاتی ہوں صرف ٹی وی ہی نہیں میرے ایک پھوپھی زاد بھائی سے بھی باتیں کرتی ہوں، گانے بھی سنتی ہوں۔

جواب: دین کے کام بغیر ہمت کے نہیں ہوتے، گناہ ہمت سے چھوٹتے ہیں۔ بس ہمت کرلو۔ پھوپھی زاد، خالہ زاد وغیرہ سے شرعی پردہ کرو۔

۱۰۹)حال: نماز تو پڑھتی ہوں لیکن کبھی کبھی سنتِ مؤکدہ کو بھی چھوڑ دیتی ہوں۔

جواب: یہ بے پردگی اور گناہ کا اثر ہے، سنتِ مؤکدہ ہرگز ترک نہ کریں۔

۱۱۰)حال: قرآن کی تلاوت تو بہت کم ہوتی ہے۔ کبھی کبھی پورے دو ہفتہ کی چھٹی میں ایک دن بھی ہاتھ اٹھا کر دعا نہیں مانگتی۔ دل عبادت کی طرف مائل ہی نہیں ہوتا۔

جواب: مائل ہونا ضروری نہیں، مائل کرنا ضروری ہے۔ دل نہ چاہے تو اس کے خلاف کرو اور عبادت کرو، دوگنا ثواب ملے گا۔

۱۱۱)حال: ٹی وی نکالنے کی بہت زیادہ نصیحت کرتی ہوں لیکن گھر والے صاف انکار کرتے ہیں۔

**جواب:** آپ کے ذمے ٹی وی نہ دیکھنا ہے، گھر سے نکلوانا آپ کی ذمہ داری نہیں۔

۱۱۲) **حال:** پھر ہر بار گھر سے واپس مدرسہ آکر خوب پچھتاتی ہوں اور توبہ کرتی ہوں کہ آیندہ ایسا نہیں کروں گی، خوب قوت اور طاقت اور استقامت کی دعا کرتی ہوں لیکن ہر بار وہی کام کرتی ہوں۔ اور اس سال تو دل زیادہ ہی مردہ معلوم ہوتا ہے، بے جان ہے اور نصیحت کے لیے تڑپ رہا ہے۔ بہرحال ایسے قال اللہ و قال الرسول والے ماحول میں ہوتے ہوئے اور دل کے تقویٰ کے لیے تڑپنے کے باوجود اور اللہ کی محبت کے لیے مشتاق ہونے کے باوجود ابھی تک اللہ سے بہت دور ہوں۔

**جواب:** گناہوں پر نادم ہونا بہت مبارک حالت ہے۔ عزم کرو کہ آیندہ یہ گناہ نہ کروں گی، بار بار توبہ کرتی رہو اللہ سے مانگتی رہو، توبہ سب گناہوں کو مٹادیتی ہے اور اللہ کا پیارا بنادیتی ہے۔ اگر دل مردہ ہوتا تو گناہوں پر افسوس نہ ہوتا۔ افسوس ہونا حیاتِ ایمانیہ کی علامت ہے۔ شکر کریں۔

۱۱۳) **حال:** اور نیز میں اپنے آپ میں ۳ یا ۴ بہت ہی خطرناک روحانی بیماریاں محسوس کرتی ہوں عجب و تکبر: اللہ نے جو نعمتیں دی ہیں ان کو ہمیشہ من جانب اللہ تو سمجھتی ہوں لیکن اس کے باوجود ان پر خوش ہوتی ہوں۔ بہت سی مرتبہ لوگوں کو حقیر سمجھتی ہوں۔

**جواب:** نیکیوں یا نعمتوں پر خوش ہو کر اللہ کا شکر کرنا تو عینِ بندگی ہے اور علامتِ ایمان ہے:

اِذَا سَرَّتْكَ حَسَنَتُكَ وَسَاءَتْكَ سَيِّئَتُكَ فَاَنْتَ مُؤْمِنٌ[۶]

یعنی جب نیکی تجھے خوش کردے اور برائی غمگین کردے تو یہ دلیل ہے کہ تو مؤمن ہے۔ پرچہ "عجب و کبر کا علاج" روزانہ ایک بار پڑھیں۔ جب کسی کی حقارت دل میں آئے تو سوچیں کہ ممکن ہے وہ عند اللہ محبوب ہو اور میں خدانخواستہ مبغوض ہوں۔

۱۱۴) **حال:** اور ایک مصیبت یہ ہے کہ میری ذہانت کی وجہ سے لوگ یعنی میرے مدرسے کی لڑکیاں اور خاص کر میری جماعت کی لڑکیاں مجھ کو الگ درجہ پر رکھتے ہیں

---

۶؎ کنز العمال: ۱/۱۴۴، الفصل السابع فی صفات المؤمنین، مؤسسة الرسالة

اور ہمیشہ منہ پر تعریف کرتے ہیں منع کرنے کے باوجود اور دل کو بہت ناگوار لگتا ہے۔

**جواب:** ایسے وقت اپنے عیوب کو یاد کرلیا کریں کہ میرے یہ عیوب اگر ان پر ظاہر ہو جائیں تو بجائے تعریف کے برائی کریں۔

۱۱۵) **حال:** لیکن کبھی کبھی جب کوئی اچھا کام کرتی ہوں جیسے کہ پہلا نمبر لاتی ہوں تو میں تعریف کا انتظار کرتی ہوں، یعنی مبارکبادی کا اور خوش ہوتی ہوں۔

**جواب:** سوچیں کہ ان کی تعریف سے کیا فائدہ اگر اللہ قبول نہ فرمائیں۔ اس لیے قبول ہونے کی دعا کیا کریں۔

۱۱۶) **حال:** اور وہ لڑکیاں مجھے بہت نیک اور صالح لڑکی سمجھتی ہیں حالاں کہ میں ایسی نہیں ہوں۔ مجھے ہی میرا حال معلوم ہے۔

**جواب:** اپنے عیوب کو یاد کرنا عجب سے حفاظت کا ذریعہ ہے۔

۱۱۷) **حال:** ریا: بہت سی مرتبہ اگر کوئی نیک کام کرتی ہوں تو دل میں خیال آتا ہے کہ اگر لوگ مجھ کو دیکھیں گے تو سوچیں گے کہ کتنی نیک ہے اور اچھا کام کرتی ہوں تو قریبی سہیلیوں کو بتاتی بھی ہوں کہ میں نے ایسا ایسا کیا۔

**جواب:** سوچیں کہ دکھاوا کر کے اپنا عمل ضایع کرنا ہے اور یہ بے وقوفی ہے، نہ تعریف کرنے والے رہیں گے نہ میں رہوں گی، بس اللہ ہی سے پالا پڑے گا۔ لہٰذا اس کی رضا کا ارادہ کرو۔

۱۱۸) **حال:** اچھے کپڑے اور اچھے جوڑے اور اچھی اچھی دنیوی چیزیں بہت پسند ہیں۔ لیکن دل میں خیال آتا ہے کہ جوانی ہے۔

**جواب:** اچھا لباس پہننا کوئی گناہ نہیں لیکن ہر وقت اس کی فکر میں نہ رہیں۔ سادہ لباس میں رہیں۔ دنیا کی ہر چیز فانی ہے، اس سے زیادہ دل نہ لگائیں۔

۱۱۹) **حال:** یہ بات مجھے بہت پسند ہے کہ لوگ میرے بارے میں اچھی اچھی باتیں کہیں، میرے سامنے نہیں لیکن میری غیر موجودگی میں۔

جواب: یہ سوچیں کہ لوگوں کے اچھا سمجھنے سے کیا فائدہ۔ نہ اچھا سمجھنے والے رہیں گے نہ میں رہوں گی۔

۱۲۰) حال: جنابِ باری تعالیٰ سے امید ہے کہ حضرت والا خیریت سے ہوں گے۔ حضرت والا کا جواب مل کر باعثِ عزت ہوا، کچھ احوال عرض کرنے تھے: (ا) حضرت والا! معمولات الحمد للہ باقاعدگی سے ہو رہے ہیں مگر بہ تکلّف۔

جواب: کوئی حرج نہیں، بہ تکلّف میں اجر زیادہ ہے۔

۱۲۱) حال: حضرت والا! ایک مسئلہ درپیش ہے راہ نمائی درکار ہے۔ وہ یہ ہے کہ مدرسے میں تقریباً دو سال سے میں اعزازی پڑھا رہی ہوں۔ مگر اب والدہ اس بارے میں رضامند نہیں ہیں، کہتی ہیں یا تو مشاہرہ لینا شروع کرو یا کسی اور جگہ پڑھاؤ۔ میرا خرچہ بھائی کرتے ہیں، والدہ کہتی ہیں: کب تک کریں گے۔ اپنا تمہارا اتنا تو ہو کہ خود اپنی ضروریات پوری کر سکو۔ دوسری طرف صورتِ حال یہ ہے کہ میں نے مدرسے میں خود اعزازی پڑھانے کی درخواست دی تھی کہ مدارس میں جگہ مشکل سے ملتی ہے، یہاں پر حضرت مہتمم صاحب نے خود فرمایا تھا کہ اعزازی پڑھانے والوں کو ترجیح ہے اور خود مجھے بھی اس سے غرض نہ تھی کہ میں مشاہرہ نہیں لیتی مگر اب والدہ کی بات ہے۔

جواب: درخواست دے دیں کہ میں بغیر مشاہرے کے خدمت کا ارادہ رکھتی تھی لیکن بھائیوں کے زیرِ کفالت ہوں، اس لیے مجبوراً اس کی ضرورت پیش آگئی تاکہ دوسروں کی محتاج نہ رہوں۔

۱۲۲) حال: اور شاید صحیح بھی ہے کیوں کہ ایک بھائی کے اندر تو تبدیلی نظر آ ہی رہی ہے مگر اس مدرسے کو میں چھوڑنا نہیں چاہ رہی، یہاں ماحول بہت اچھا ہے اور پھر مدرسے کی گاڑی بھی میسر ہے، دیگر مدارس میں ایک تو تقرر ہونا مشکل ہے، اگر ہو بھی جائے تو گاڑی ہے نہیں، ماحول کیسا ہے؟ کچھ پتا نہیں۔ لہٰذا اس مدرسے سے نہیں جانا چاہ رہی اور پھر پیسوں کی وجہ سے جانے میں بہت حیا آتی ہے۔ دوسرا اختیار

یہ ہے کہ میں اس ہی مدرسے میں مشاہرے کے لیے درخواست دوں مگر خود اعزازی پڑھانے کا کہہ کر مشاہرہ مانگتے ہوئے غیرت سی آتی ہے مگر گھر والے اس بات کو نہیں سمجھ رہے۔ آپ ارشاد فرمائیں، میں کیا کروں؟

**جواب:** اس میں شرعاً کوئی حرج نہیں۔ آج کل بڑے بڑے علماء مشاہرہ لے رہے ہیں، کیوں کہ جائز ہے۔ ضرورت کی وجہ سے مشاہرہ کا مطالبہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

۱۲۳) **حال:** کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ بغیر کسی سے مانگے بغیر کسی سے سوال کیے میرا رزق جاری کر دیں، مجھے کوئی پڑھانے سے نہ روکے۔ آں جناب سے راہ نمائی کی درخواست کے ساتھ دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** ہو کیوں نہیں سکتا لیکن دنیا دار الاسباب ہے۔ اسباب کے ذریعے اللہ تعالیٰ عطا فرماتے ہیں۔

۱۲۴) **حال:** حضرت والا! گھر کا ماحول بہت عجیب ہے۔ ہر ایک دوسرے سے تنگ ہے، کوئی کسی کو برداشت نہیں کرتا، اگرچہ گھر کا ماحول دیندار ہے مگر پھر بھی عجیب بے زاری ہے۔ دل بالکل بھی نہیں لگتا۔ دعا بھی کرتی ہوں مگر پھر بھی سکون نہیں ملتا، بس گھر سے وحشت ہوتی ہے۔ آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے، کچھ علاج ارشاد فرمادیں تاکہ یہ ماحول ختم ہو جائے۔

**جواب:** اس ماحول کی وجہ دین کی کمی ہے، کسی اللہ والے سے تعلق ہو تو صحیح دین آتا ہے۔ آپ ہر ایک سے محبت سے پیش آئیں اور ان سے توقع نہ رکھیں۔

۱۲۵) **حال:** حضرت والا! طبیعت میں بہت اُلجھاؤ ہے، دل میں اللہ تبارک و تعالیٰ کا تعلق محسوس نہیں ہوتا، زندگی بے معنیٰ سی گزر رہی ہے، بس معمول کے مطابق اعمال بھی ہو جاتے ہیں۔

**جواب:** تعلق محسوس ہونا ضروری نہیں، تعلق ہونا ضروری ہے، جس کی علامت گناہوں سے دور رہنا اور خطا ہو جائے تو معافی مانگنا۔ ایسی زندگی بے معنیٰ نہیں بہت کار آمد ہے۔

۱۲۶) **حال:** دنیا کی طلب زیادہ ہے۔ اس طلب کو کم کرنے کی کوئی صورت میری ناقص

عقل میں نہیں آتی۔

**جواب:** زیادہ سے کیا مراد ہے؟

۱۲۷) **حال:** اکثر اس قدر برے خواب نظر آتے ہیں کہ طبیعت پر بوجھ بن جاتے ہیں۔

**جواب:** خوابوں کی ہر گز پروانہ کریں، خوابوں سے کچھ نہیں ہوتا۔ برے خواب سے آنکھ کھلنے پر بائیں طرف تھتکار دیں، اَعُوْذُ بِاللّٰہِ پڑھ کر کروٹ بدل کر سو جائیں۔

۱۲۸) **حال:** ان سے دل میں خیال آتا ہے کہ یہ رویا میری حالتِ بد کی طرف دال ہیں۔

**جواب:** ایسا خیال جائز نہیں، سخت نادانی ہے۔ خوابوں سے کچھ نہیں بگڑتا۔ جو علاج حدیث کا اوپر مذکور ہے اس پر عمل کریں اور مطمئن رہیں۔

۱۲۹) **حال:** حضرت والا! آپ فرمائیں کہ میرا اللہ تعالیٰ سے تعلق کس طرح بنے گا؟ کیا میں اسی طرح زندگی گزاروں گی؟ حضرت والا! راہ نمائی فرمائیے۔ دل بہت پریشان رہتا ہے، جزاك الله احسن الجزاء

**جواب:** اس راہ میں ناکامی نہیں۔ اللہ کو چاہنے والے کو اللہ ضرور ملتا ہے۔

۱۳۰) **حال:** حضرت والا! حدیثِ مبارک ہے کہ کسی سے محبت ہو تو اللہ کے لیے ہو تو آج تک میری ناقص عقل میں یہ بات نہیں آئی کہ اس محبت کی کیا علامت ہے؟ ہمیں کیسے پتا چلے کہ ہمارا جس سے تعلق ہے وہ محض اللہ کے لیے ہے، اس میں کوئی دلی تعلق شامل نہیں؟ آیا یہ ممکن ہے کہ دنیا میں ہر شخص سے ہمارا تعلق اللہ کے لیے ہو؟ اور کیا اللہ کے لیے کی جانے والی محبت کی کوئی حد بھی ہے؟

**جواب:** میری کتاب ”کشکولِ معرفت“ میں حلاوتِ ایمانی کی علامات مذکور ہیں اس میں پڑھ لیں۔

## اسی طالبہ کا دوسرا خط

۱۳۱) **حال:** حضرت والا کا جواب مل کر باعثِ صد خوشی ہوا۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت والا کا جواب اللہ تعالیٰ سے تعلق میں اضافے کا باعث بنا۔ اللہ تعالیٰ دل کے

بہت قریب محسوس ہوئے، اگرچہ کیفیت تھوڑی دیر کے لیے تھی مگر مجھ گناہ گار کے لیے یہ بھی غنیمت ہے کہ اللہ تعالیٰ کی معیت محسوس ہو جائے، اگرچہ تھوڑی دیر کے لیے ہو، اللہ تعالیٰ اس میں اضافہ فرمائیں۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں، کیفیات آتی جاتی رہتی ہیں۔ کیفیات مطلوب نہیں، اعمال مطلوب ہیں۔ کیفیت نہ بھی ہو لیکن عمل جاری ہو تو قربِ مسلسل حاصل ہے۔

۱۳۲) **حال:** حضرت والا! مدرسے میں مشاہرے کے لیے درخواست دینے پر میرے دل میں جو تردّد اور جھجک تھی وہ الحمد للہ دور ہو گئی ہے۔ ان شاء اللہ! نیا تعلیمی سال شروع ہونے سے پہلے میں مشاہرے کے لیے درخواست دے دوں گی۔

**جواب:** صحیح۔

۱۳۳) **حال:** حضرت والا! میں نے اپنے پچھلے عریضے میں عرض کیا تھا کہ اس ناکارہ کے دل میں دنیا کی محبت زیادہ ہے، مطلب یہ ہے کہ جب میں مدرسے میں پڑھ رہی تھی تو میرے لیے اس بات کی کوئی اہمیت نہ تھی کہ اگر میں کسی بڑی دعوت میں جارہی ہوں تو میں نے اس کے مطابق کپڑے پہنے ہیں یا نہیں مگر اب میں اپنی اس کیفیت کے بارے میں سوچتی ہوں تو مجھے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ اصل میں یہ لاپروائی اس وجہ سے تھی کہ مجھے یہ معلوم نہ تھا کہ بغیر سوچے سمجھے اس طرح جانے سے کوئی میرے بارے میں کوئی رائے قائم کرے گا۔ مثلاً یہ بہت بے وقوف لڑکی ہے، پہننے اور اوڑھنے کا سلیقہ نہیں ہے وغیرہ، مگر دورانِ تدریس اس طرح کی رائے قائم ہوتے میں نے خود دیکھی ہے، نیز میں نے یہ محسوس کیا ہے کہ اگر انسان موقع محل کو دیکھتے ہوئے لوازمات نہ اختیار کرے تو دوسرے لوگ اس کو بہت ہلکا سمجھتے ہیں، اس کو اہمیت نہیں دیتے، اس کا کوئی وقار نہیں رہتا۔ ان باتوں کو محسوس کرتے ہوئے میں اب اپنی ظاہری حالت پر کہیں آنے جانے میں ضرور توجہ دیتی ہوں۔ اس مقصد کے لیے لباس لینا وغیرہ بھی ہوتا ہے اور یوں بھی ہوتا ہے کہ کبھی ایک لباس اگر کچھ مخصوص لوگوں کی موجودگی میں پہنا ہو پھر اگر کسی اور تقریب میں

وہی لوگ ہوں تو میں وہ لباس نہیں پہنتی۔ کبھی کافی مہنگا لباس بھی اس کے لیے خرید لیتی ہوں، ان چیزوں کا دھیان اب میرے اندر آگیا ہے اور ان سب باتوں سے مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میرے اندر دنیا کی طلب زیادہ ہے۔

**جواب:** اگر لباس شان دکھانے کے لیے نہیں بلکہ عزتِ نفس کے لیے استعمال کریں کہ لوگ ضرورت مند نہ سمجھیں تو کوئی مضایقہ نہیں لیکن اس میں زیادہ کاوش اور اہتمام نہ ہو کہ جو لباس ایک مجلس میں پہنا تو دوسری مجلس میں دوسرا لباس ہو، یہ مناسب نہیں، اپنی حیثیت سے زیادہ مہنگا لباس کا اہتمام بھی نہ کریں۔ ہر مجلس میں نیا لباس پہننے کا اہتمام نہ کریں۔

۱۳۴)**حال:** حضرت والا! میں نے اب تک مندرجہ ذیل کتب پڑھائی ہیں (۱) بہشتی زیور (۲) الطریقۃ العصریۃ (۳) زاد الطالبین، باقی درجہ اعدادیہ کی میری بہت خواہش ہے کہ میں ’’عوامل النحو‘‘ اور ’’ہدایۃ النحو‘‘ پڑھاؤں مگر عوامل کی تراکیب سے بہت ڈر لگتا ہے۔ عجیب سلیمانی قسم کی تراکیب ہوتی ہیں۔ ادھر ادھر سے ملا کر ایک جملہ بنا کر رکھ دیتے ہیں۔ لہٰذا اس میں طالبات کو اشکالات بھی بہت زیادہ ہوتے ہیں اور دوسرے میں چاہتی ہوں کہ میری نحو پکی ہو جائے، اس کے لیے آں جناب ارشاد فرمائیں کہ میں کون سی کتب کا مطالعہ رکھوں۔

**جواب:** احقر کی کتاب ’’تسہیل قواعد النحو‘‘ کا مطالعہ کریں، بہت آسان اور مفید ہے۔

۱۳۵)**حال:** حضرت والا! آپ کی کتاب ’’کشکولِ معرفت‘‘ میں سے میں نے ’’اللہ والی محبت کی علامتیں‘‘ کا مطالعہ کیا، الحمد للہ! قلب میں جو سوالات پیدا ہو رہے تھے وہ ختم ہوئے، صرف ایک سوال عرضِ خدمت کرنا ہے کہ ہمارے ارد گرد رہنے والے سب لوگ اہل اللہ نہیں ہوتے لیکن ان سے ہمیں قلبی تعلق ہو جاتا ہے مثلاً: والدین، دوست احباب وغیرہ، تو یہ محبت کہیں ہمارے لیے نقصان دہ تو نہیں ہوتی؟

**جواب:** نہیں اور والدین کی محبت تو ضروری ہے جب کہ کافر والدین کی خدمت بھی شریعت نے ضروری رکھی بس نافرمانی کی باتوں میں شریک نہ ہوں اور احباب سے ملنے

میں یہ نیت رکھیں کہ ہمارے حسنِ اخلاق سے وہ دین کی طرف راغب ہوں گے، یہ بھی حب فی اللہ میں شامل ہے۔

۱۳۶)حال: حضرت والا! پچھلے عریضے میں گھر کے افراد کے آپس کے تعلقات کے بارے میں عرض کیا تھا۔ آپ کی ہدایت کے بموجب اپنے رویّہ کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے مگر کبھی کوئی بات ایسی ہو جاتی ہے کہ بہت غصہ آتا ہے۔ الحمدللہ! زبان سے کچھ نہیں بولتی ہوں مگر دل اس شخص کے بارے میں خراب ہو جاتا ہے۔ ایسا معاملہ بھابھیوں کے ساتھ ہوتا ہے کہ جب اپنے آپ کو سمجھا کر ان کے ساتھ اچھے طریقے سے چلنے کی کوشش کروں مگر پھر کوئی چبھتا ہوا جملہ ان کی طرف سے سننے کو ملتا ہے تو دل میلا ہو جاتا ہے، پھر دل نہیں چاہتا کہ ان سے بات کروں۔

جواب: کسی کی ایذا رسانی پر تکلیف ہونا مذموم (برا) نہیں، البتہ صلہ رحمی کرنے والے کو اجرِ عظیم ملتا ہے۔ حکم ہے کہ وہ توڑیں تم جوڑو۔

۱۳۷)حال: مجھے بہت افسوس بھی ہوتا ہے اس کیفیت پر مگر کبھی میں یہ سوچتی ہوں کہ بجائے اس کے کہ کوئی بات ہو اور دل خراب ہو انسان زیادہ بات ہی نہ کرے، اس طرح میری ان سے زیادہ بات نہیں ہوتی، صرف ضروری اور کام کی بات تک تعلق ہے۔ حضرت والا! کیا میرا یہ طریقہ صحیح ہے؟ اگر نہیں تو اس کا کیا علاج کروں؟

جواب: صحیح ہے۔

۱۳۸)حال: حضرت والا! معمولات الحمدللہ ہو رہے ہیں مگر قضا نمازیں ابھی شروع نہیں کر سکی، ان شاء اللہ شوال سے شروع کرنے کا ارادہ ہے۔ رمضان کے مہینے میں تھوڑا کام زیادہ ہوتا ہے اس وجہ سے تساہل ہو رہا ہے۔ آگے جو آپ کا حکم ہو ان شاء اللہ ایسا ہی ہو گا۔

جواب: فوراً شروع کر دیں، خواہ نوافل ترک کرنے پڑیں۔

۱۳۹)حال: میں آپ کی محفلوں میں تو تقریباً تین ماہ سے شرکت کر رہا ہوں مگر آپ کے ہاتھ پر بیعت کا شرف گیارہ ستمبر بروزِ جمعرات کو حاصل ہوا۔ الحمدللہ! اللہ ربّ العزت

نے بیعت سے پہلے ہی داڑھی اور ٹخنوں سے اوپر شلوار کرنے کی سنت پر عمل کرنے کی توفیق دی۔ حضرت والا! آپ کی محفلوں میں شرکت سے پہلے میں دنیا کے اندھیروں میں بری طرح گمراہ تھا۔ داڑھی کا قتل توبلاناغہ جاری تھا، بد نظری کی حد سے زیادہ عادت تھی۔ لڑکیوں سے دوستی میرا محبوب مشغلہ تھا۔ نماز کی کوئی باقاعدہ پابندی نہ تھی۔ کبھی پڑھ لی، کبھی نہ پڑھی۔ پینٹ شرٹ کے علاوہ کوئی دوسرا لباس اچھا معلوم نہ ہوتا تھا۔ ٹخنوں سے اوپر شلوار یا کپڑا کرنے کے متعلق کبھی نہ سوچا۔

**جواب:** توبہ سے سب گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بہت معاف کرنے والے ہیں۔

۱۴۰) **حال:** میں ٹیلر کا کام کرتا ہوں۔ اور ٹیلر ماسٹر کی دوکان پر کام کرتا ہوں۔ پہلے وہ ٹیلر ماسٹر بیعت ہوئے، ان کے بیعت سے پہلے کے حالات بھی دیکھے تھے اور بیعت کے بعد کے حالات بھی دیکھے، بہت متأثر ہوا اور ان ٹیلر ماسٹر کی شفقت اور ترغیب پر آپ کی محفلوں میں شرکت کی۔ اللہ ربّ العزت نے آپ کی محفلوں کے فیض سے داڑھی رکھنے اور ٹخنوں سے اوپر شلوار رکھنے اور پینٹ شرٹ چھوڑنے کی ہمت اور توفیق دی۔

**جواب:** الحمد للہ! آپ کے حالات سے دل بہت خوش ہوا۔ **اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ**

۱۴۱) **حال:** حضرت والا! بد نظری سے بھی کافی حد تک حفاظت ہے اور ان شاء اللہ! کوشش جاری ہے کہ مکمل حفاظت رہے، بس آپ کی راہ نمائی اور دعا کی ضرورت ہے۔

**جواب:** بد نظری سے بچنے میں جان کی بازی لگادیں۔ مکمل حفاظت تک چین کا سانس نہ لیں اور حالات کی اطلاع کرکے علاج معلوم کرتے رہیں۔

۱۴۲) **حال:** حضرت والا! ایک مسئلے میں عرصہ آٹھ سال سے پھنسا ہوا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ میں عشق جیسی بیماری میں مبتلا ہوں جو کہ میرے خاندان کی ہی لڑکی ہے اور کراچی میں ہی مقیم ہے۔ اس کی بھی یہی کیفیت ہے، وہ میرے بغیر اور میں اس کے بغیر جینے کا تصوّر بھی نہیں کرسکتے۔ اس کا تعلق ایک ماڈرن اور فیشن ایبل گھرانے سے ہے اور دین سے حد درجہ دوری ہے۔ میری محبت سے پہلے اس کا بھی

یہی حال تھا مگر میرے کہنے پر اس نے نماز بھی شروع کردی اور پردہ بھی۔ یہ صرف چار بہنیں ہیں، بھائی نہیں ہے۔ والدین کی بچیوں پر کوئی توجہ نہیں۔ جس کا جدھر دل چاہے چلی جاتی ہے، کوئی روک ٹوک اور پوچھنے والا نہیں، میں نے ان کو بہت سمجھایا مگر کوئی نہ مانی۔ صرف اسی نے ہی میری بات مانی اور اس پر عمل کیا، یہ سب آپ کی محفلوں میں شرکت سے پہلے کی بات ہے۔ آپ کی محفلوں میں شرکت کے بعد اس سے ملنا چھوڑ دیا مگر فون پر بات جاری ہے۔

**جواب:** فون پر بات کرنا یہ تعلق حرام ہے یا تو اس سے شادی کریں یا اس سے بالکل قطع تعلق کرلیں، ورنہ دین کا خواب بھی حاصل نہیں ہو سکتا۔ نکاح سے پہلے اس سے فون پر دین کی تبلیغ کرنا اور اس سے باتیں کرنا حرام ہے اور اللہ کا غضب مول لینا ہے۔

۱۴۳) **حال:** میں جو آپ کی محفلوں سے سنتا ہوں فون پر اسے بتا دیتا ہوں۔ اس وقت محبت کا کوئی جذبہ نہیں ہوتا، صرف اور صرف دین پر چلانے کا جذبہ ہوتا ہے کہ کسی طرح اسے دین پر چلنے والا بنادوں۔ جیسے کہ اوپر اس کے گھر کا حال لکھ چکا ہوں۔ اگر اسے تنہا چھوڑا تو وہ بھی بددینی کے ریلے میں بہہ جائے گی۔ حضرت والا! میری راہ نمائی فرمائیں کہ کیا میں صرف دین کی بات اس تک پہنچانے کے لیے اس سے فون پر بات کر سکتا ہوں؟ حضرت والا! وہ میرے ساتھ دین پڑھنے کے لیے بالکل تیار ہے، مگر اس کے گھر والے تیار نہیں اور نہ ہی اس رشتے پر تیار ہیں۔ حضرت والا! دعا کر دیجیے کہ اللہ اسے دنیا میں بھی میری ساتھی بنادے اور جنت میں بھی میری ساتھی بنادیں۔

**جواب:** دین پہنچانے کے لیے اس کو فون پر تبلیغ کرنا یہ نفس کا دھوکا ہے، اس طرح نفس آپ کو گناہ میں پھنسا دے گا، یہ دین کے رنگ میں نفسانیت ہے۔ یا تو اس سے شادی کرلیں، ورنہ صبر کریں اور ہرگز اس سے بات نہ کریں۔ پہلے اپنے دین کی حفاظت فرض ہے۔ دوسروں کے جوتوں کی حفاظت میں اپنا دوشالہ گنوانا کہاں کی عقل مندی ہے۔ اس کو دین سکھانا آپ پر فرض نہیں۔ اس کی کیا تخصیص ہے، بہت سی عورتیں اور

مرد دین سے دور ہیں، کیا سب کو دین پہنچانا آپ پر فرض ہے؟ بس اس کو بھی ان ہی میں شامل کریں اور فون پر بات بند کریں۔ پس اگر نکاح نہیں ہوسکتا تو آپ اس کی طرف سے بالکل توجہ ہٹالیں اور بالکل قطع تعلق کرلیں ورنہ آپ دینی طور پر تباہ ہوجائیں گے۔

۱۴۴) **حال:** عرضِ حقیر بخدمتِ اقدس یہ ہے کہ بندہ الحمد للہ! اللہ کی راہ میں جان قربان کرنے کا ارادہ رکھتا ہے لیکن اپنے ماضی کے کرتوتوں کی وجہ سے ایک عذاب میں مبتلا ہے اور وہ یہ ہے کہ بندے نے ماضی میں بلیو پرنٹ فلمیں بہت زیادہ دیکھی ہیں۔ اب تو الحمد للہ! چھوڑ دی ہیں لیکن ان کے بے ہودہ تصوّرات ابھی بھی ذہن میں آتے رہتے ہیں اور انتہائی سخت پریشانی ہوتی ہے، جس کے باعث اکثر ایک بہت بڑا گناہ یعنی مشت زنی میرے سے ہوتی ہے۔

میں نے بہت کوشش کی ہے لیکن اس مصیبت سے جان نہیں چھوٹتی۔ لہٰذا اگر آپ مہربانی فرماکر اور میرے حال پر رحم فرماکر کوئی علاج تحریر فرمادیں تو عین نوازش ہوگی اور زندگی بھر دعادوں گا۔ باقی اس گستاخانہ خط لکھنے پر معذرت خواہ ہوں، باقی اپنی خصوصی مجالس میں بندے کو بھی دعامیں یادرکھیے گا۔

**جواب:** عزیزم سلمہ اللہ تعالیٰ! بوجہ اسفار ملکی و غیر ملکی جواب میں تاخیر ہوئی۔ گناہ چھوڑنے کے لیے بجز ہمت کے استعمال اور تقاضے پر عمل نہ کرنے کی تکلیف برداشت کرنے کے کوئی علاج نہیں۔ جو جان دینے کا ارادہ رکھتا ہو اس کے لیے گناہ سے بچنے کی ہمت کرنا کیا مشکل ہے۔ ہمت کرو اور تکلیف برداشت کرنے کا عزم کرلو تو گناہ سے بچنا آسان ہے۔ پھر بھی اگر کبھی مغلوب ہوجاؤ تو بارہ رکعات نفل ہر دو رکعات نفل کے بعد گڑگڑا کر توبہ کرو اور کچھ روپیہ صدقہ کرو اتنا کہ نفس کو ناگوار ہو اور ایک وقت کھانا نہ کھاؤ۔

روزانہ ۳۰۰ بار ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کریں اور گناہ کے عذاب کا مراقبہ کرو، قیامت کی پیشی پر اللہ تعالیٰ کے سوال و جواب کا مراقبہ اور دوزخ کے عذاب کو ایک دو منٹ سوچا کریں۔ اور ایک منٹ یہ مراقبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھ کو دیکھ رہے ہیں، ہر وقت

میری ہر حرکت و سکون، ہر عمل کو دیکھ رہے ہیں۔ اور یہ بھی سوچو کہ اس عمل سے مردانگی کی قوت بھی ختم ہو جاتی ہے اور آدمی بیوی کے کام کا نہیں رہتا، یہ دنیوی نقصان ہے۔ مطمئن رہیں، یہ خط آپ کا گستاخانہ نہیں ہے بلکہ اپنی اصلاح کے لیے مصلح کو اپنا حال بتانا ہی چاہیے۔ ہدایات پر عمل کریں اور پندرہ دن بعد مطلع کریں۔

۱۴۵) **حال:** سب سے پہلے تو یہ کہ کچھ عرصے سے میں فجر کی نماز قضا کر رہا ہوں۔ کافی کوشش کرتا ہوں کہ صبح اٹھ کر فجر کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کروں لیکن الارم بند کر کے پھر سو جاتا ہوں، جس کی وجہ سے سخت پریشان ہوں۔

**جواب:** جب قضا ہو اشراق کا وقت ہوتے ہی ادا کریں اور ہر قضا پر ۱۰۰ روپیہ صدقہ کریں۔ بہتر ہے کہ مدرسے میں بھجوا کر رسید حاصل کریں تاکہ نفس کو بہانہ کرنے کا موقع نہ ملے۔ پندرہ دن کے بعد اطلاعِ حال کریں۔

۱۴۶) **حال:** اور کبھی کبھی ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے ناراض ہیں اور اس لیے مجھے صبح جلد اٹھ کر نماز جماعت سے پڑھنے کی توفیق نہیں مل رہی۔ آپ سے اصلاح اور دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے پابندی کے ساتھ فجر کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائیں، آمین۔ میری راہ نمائی فرمائیں کہ میں کیا کروں؟

**جواب:** اگر اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے تو ہمارا وجود ہی نہ ہوتا، ہم نیست و نابود ہو جاتے، ان کا کرم ہمارے گناہوں سے عظیم تر ہے۔ بس ان کی فرماں برداری میں جان کی بازی لگا دو۔ خطا ہو جائے تو رو رو کر یا رونے والوں کا منہ بنا کر معافی مانگ لو اور اپنی اصلاح کی کوشش میں لگے رہو۔ اپنے شیخ کو پابندی سے اپنے حالات کی اطلاع اور اس کی تجویزات کی اتباع کرتے رہو۔ ان شاء اللہ! ضرور کامیابی ہو گی۔

۱۴۷) **حال:** دوسرے یہ کہ پہلے میں روزانہ کچھ نہ کچھ تلاوت کیا کرتا تھا۔ اب کچھ عرصے سے قرآنِ مجید کی تلاوت چھوٹ گئی۔ اس کے لیے بھی میری راہ نمائی فرمایئے اور دعا فرمایئے۔

**جواب:** دوبارہ شروع کردیں خواہ ایک رکوع ہی سہی۔

۱۴۸)**حال:** تیسرے یہ کہ اکثر اوقات میری طبیعت میں چڑچڑاپن آجاتا ہے اور ذرا سی بات پر میں کبھی اپنی بیوی ہو یا اپنے بچے پر گرم ہوجاتا ہوں۔ تھوڑی ہی دیر بعد اپنی غلطی کا احساس ہوتا ہے اور بہت افسوس اور شرمندگی ہوتی ہے۔ اور پھر معافی مانگتا ہوں کہ آیندہ احتیاط کروں گا۔ کبھی کچھ دن بعد پھر وہی حرکت کر بیٹھتا ہوں۔ اس کے لیے میری اصلاح فرمائیں اور دعا فرمائیں۔

**جواب:** آیندہ جب غصہ ہو تو بیوی کو کوئی قیمتی تحفہ پیش کرو، کم از کم ہزار روپیہ کا، پھر نفس ڈرے گا۔ اسی طرح بچے کو بھی کوئی کھلونا وغیرہ دے کر خوش کرو۔ پرچہ ''اکسیر الغضب'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۱۴۹)**حال:** حضرت والا! میں کافی عرصے سے بہت منکرات و امراض میں مبتلا تھا مگر اللہ ربّ العزت نے مجھ پر فضل و کرم فرمایا کہ مجھے ایک ایسے ماحول میں لے آئے جہاں پیارا اور پاک ماحول ہے کیوں کہ ہمارا مدرسہ الحمد للہ! کافی بچا ہوا ہے گناہوں سے۔ ماحول بھی الحمد للہ! بہت اچھا ہے لیکن پھر بھی شیطان اور نفس انسان کے واضح دشمن ہیں، ان سے بچنا بہت مشکل ہے جب تک خود اللہ کریم حفاظت نہ فرمائے۔ میں نے بہت پہلے سے ارادہ کیا ہوا تھا حضرت والا سے اصلاحی تعلق قائم کرنے کا، کیوں کہ میں سب سے زیادہ گناہوں میں پھنسا ہوا طالب علم ہوں۔ قبر حشر کا مسئلہ ہے، اگر میں نے ابھی ہی کوشش نہ کی تو پھر اللہ تعالیٰ کا غضب مجھ پر ٹوٹے گا۔ تو آپ خدا کے لیے میرے حال پر رحم فرمائیں اور میں اپنی اصلاح کا بہت محتاج ہوں اور اپنی بیماریوں کی اطلاع آپ کو کرتا رہوں گا اور آپ جواب دینے کی زحمت اٹھاتے رہیں تاکہ میری آخرت بن جائے اور اللہ تعالیٰ کا محبوب بن جاؤں۔ پھر التجا کرتا ہوں کہ آپ مجھ کو اصلاحی تعلق قائم کرنے کی اجازت مرحمت فرمادیں۔

**جواب:** دل سے اجازت ہے۔

۱۵۰)**حال:** میں اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا امیدوار ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے آپ سے

نااُمید نہ فرمائیں گے۔ باقی میں ان بیماریوں سے بہت تنگ ہوں: شہوت سے، جب کہ اکثر اللہ تعالیٰ میری بد نظری سے حفاظت فرماتے ہیں لیکن پھر بھی آخر انسان ہوں، گناہ ہو جاتا ہے۔

جواب: شہوت کا ہونا برا نہیں، کیوں کہ یہ امرِ طبعی ہے۔ البتہ اس کے ناجائز مقتضاء پر عمل کرنا حرام ہے، مثلاً: بد نظری و خیانتِ صدر وغیرہ۔ پرچہ "حفاظتِ نظر" روزانہ ایک بار بہ نیتِ اصلاح پڑھیں۔

۱۵۱) حال: دوسرا بدگمانی سے میں نہیں بچ سکتا، جو کہ اکثر اوقات اساتذہ کرام سے بھی ہو جاتی ہے تو جس شخص سے اپنے استاد تک محفوظ نہ ہوں وہ کیا علومِ الٰہی حاصل کر سکتا ہے۔ خدا کے لیے مجھے کوئی ایسا نسخہ عطا فرمائیں کہ میں ان تمام امراض سے بچ سکوں۔

جواب: بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل کا مطالبہ ہو گا تو کہاں سے دلیل لاؤ گے؟ لہٰذا حسنِ ظن رکھنے میں فائدہ ہے اور بدگمانی کر کے مقدمے میں اپنی گردن پھنسانا حماقت ہے۔ جب بدگمانی پیدا ہو تو اس کا مراقبہ کریں اور نفس سے کہیں کہ یہ عیب خود تیرے اندر ہے، جو تجھے دوسرے میں نظر آرہا ہے، جیسے ایک حبشی نے آئینے میں اپنی شکل دیکھ کر آئینہ کو کہا تھا کہ تو کیسا بد شکل ہے۔

۱۵۲) حال: محترم حضرت صاحب! میں نے آپ کی بہت سی کتابیں پڑھی ہیں اور ان کو پڑھنے کے بعد آپ کو خط لکھنے کی جسارت کر رہی ہوں دراصل میں بہت بُری لڑکی ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی کی طلب گار ہوں۔ اس سلسلے میں آپ میری مدد فرمائیں اور اللہ تعالیٰ کے حضور میرے گناہوں کو بخشنے کی دعا بھی فرمائیں۔ میں استغفراللہ کا ورد بھی کرتی ہوں اور نفلِ توبہ پڑھتی ہوں، آپ سے درخواست ہے کہ میری بخشش کے لیے دعا فرمائیں اور استغفار کا طریقہ بتائیں۔ ایسے وظائف بتائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہوں کو معاف فرمادے۔ اور یہ بھی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اپنے گھر میں بلائے تاکہ اللہ کے گھر میں جاکر اللہ کے حضور معافی مانگ سکوں، کیوں کہ موت کے وقت کا کچھ پتا نہیں ہے۔ پلیز حضرت صاحب!

میرے لیے خصوصی دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ گناہ گار کو معاف فرمادے اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں میں شامل کرلے۔ میں نے سنا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعا ضرور قبول فرماتا ہے۔ اس لیے میرے حق میں مغفرت کی دعا فرمائیں۔

حضرت صاحب! میری عمر ۲۹ سال ہے۔ میری ابھی تک شادی نہیں ہوئی۔ اس سلسلے میں کچھ فرمائیں۔ میری امّی بہت پریشان رہتی ہیں۔ والد صاحب اس دنیا میں نہیں ہیں۔ حضرت صاحب! میرے خط کا جواب جلد اور ضرور دیں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کے حضور معافی مانگ سکوں۔ اس امید کے ساتھ اجازت چاہتی ہوں کہ میرے خط کا جواب جلد ضرور دیں گے۔

**جواب:** کتنے ہی بڑے گناہ ہوں، چاہے زمین سے آسمان تک گناہ سے بھر جائے لیکن بندہ نادم ہوکر ایک بار کہہ دے کہ یا اللہ! میں معافی چاہتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ آیندہ گناہ نہیں کروں گا، اسی وقت اس کے تمام گناہ معاف ہوجاتے ہیں، پھر گناہ کو یاد بھی نہ کرو۔ ہم گناہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا نہیں ہوئے، اللہ کو یاد کرنے کے لیے پیدا ہوئے ہیں۔ پھر اگر کبھی توبہ ٹوٹ بھی جائے تو پھر معافی مانگ لو اور آیندہ کے لیے عزم کرلو گناہ نہ کرنے کا، پھر اللہ معاف کردیں گے، چاہے ہزاروں دفعہ توبہ ٹوٹے۔ ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ بہتر ہے نفلِ توبہ کے پڑھ کر معافی مانگو۔ بس یہی طریقہ ہے توبہ کا۔

یَا جَامِعُ ۱۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھو، اوّل آخر درود شریف ۱۱، ۱۱ بار اور نیک رشتہ ملنے کی دعا کرو۔ احقر بھی دعا کرتا ہے۔

۱۵۳) **حال:** اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا عافیت سے ہوں، آمین۔ کچھ ماہ پہلے حضرت والا کو خط بھیجا تھا لیکن شاید مل نہ سکا۔ حضرت! آپ سے خط و کتابت کا سلسلہ تو رہا نہیں، اس لیے اس کے آداب کا بھی کچھ خاص علم نہیں۔

**جواب:** خط و کتابت کریں، آداب کی فکر نہ کریں، آداب خط و کتابت سے خود آجائیں گے جیسے کہ اس خط میں بھی کوئی بات ادب کے خلاف نہیں۔

۱۵۴) **حال:** لیکن مختصراً حضرت! میں تسلسل سے اپنی اصلاح کروانا چاہتا ہوں اور چوں کہ بیعت ہوتے وقت کچھ زیادہ علم اس سلسلے کا نہیں تھا گو کہ اب بھی نہیں ہے۔

**جواب:** اطلاعِ حالات کرتے رہیں اور تجویزات کی اتباع کریں۔

۱۵۵) **حال:** لیکن حضرت! آپ سے دور ہوتے ہوئے بھی آپ کی محبت بس بڑھتی ہی جارہی ہے۔

**جواب:** مبارک ہو، شیخ سے محبت نعمتِ عظمیٰ ہے اور تمام ترقیات کی کنجی ہے۔

۱۵۶) **حال:** حضرت! عرض کروں تو صرف یہ ہے کہ بس اس دردِ دل کو مستقل کر دیجیے۔ حضرت! بعض اوقات تو اپنے گناہوں پر نظر ڈالتے ہوئے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بہت برے حال میں موت آئے گی۔

**جواب:** ان شاء اللہ! بہت اچھے حال میں موت آئے گی۔ اگر کاملین میں نہ اٹھائے گئے تو تائبین میں ان شاء اللہ! ضرور اٹھائے جائیں گے اور یہ بھی نعمتِ عظمیٰ ہے۔ ہمارے سلسلے کی برکت ہے کہ یہاں کوئی محروم نہیں رہتا۔ حکیم الامت تھانوی فرماتے ہیں جو اہل اللہ سے جڑے ہوئے ہیں، اللہ اللہ کر رہے ہیں، لیکن کبھی ٹھوکر بھی کھا جاتے ہیں، گناہ میں بھی ابتلا ہو جاتا ہے پھر توبہ کر کے اٹھ کر چل پڑتے ہیں، مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ ان کو پاک صاف کر کے اپنے تعلق کو تمام تعلقات پر غالب کر کے پھر اپنے پاس بلاتے ہیں۔ اہل اللہ کے صحبت یافتہ کا ان شاء اللہ! سوئے خاتمہ نہیں ہو سکتا۔

۱۵۷) **حال:** حضرت! دو ہفتے تین ہفتے ایسے گزرتے ہیں جیسے میں نے کبھی کوئی گناہ نہ کیا ہو اور پھر اس کے دو دن بعد ظالم نفس ایسا بے قابو ہوتا ہے کہ دو قسم کے خیالات آتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ کر کے تھوڑا سا دیکھ لے اور دوسرا یہ کہ توبہ کر لیں گے۔

**جواب:** گناہ کا خیال آنا برا نہیں، اس پر عمل کرنا برا ہے۔ جب خیالات آئیں کسی مباح اور جائز کام میں لگ جائیں، کسی سے بات چیت کرنے لگیں اور اسبابِ گناہ سے دور ہو جائیں، ان شاء اللہ! بچ جائیں گے، کیوں کہ ذہن بیک وقت دو چیزوں کی طرف متوجہ نہیں ہو سکتا۔

۱۵۸) **حال:** حضرت! امراض تو بہت سارے ہیں، ایک تو پہلے ہی بہت دیر ہو چکی ہے اور مجھے ڈر ہے کہ اگر اور دیر کی تو میں کہیں برباد ہی نہ ہو جاؤں۔ حضرت! لوگوں کے سامنے تو کبھی کسی پر نظر نہیں اُٹھتی لیکن اکیلے میں ایسی نمک حرامی ہوتی ہے کہ بعد میں اپنی شکل دیکھنے کو دل نہیں چاہتا۔

**جواب:** اگر نفس سے مغلوب ہو کر گناہ کر بیٹھیں، مثلاً نگاہ خراب ہو جائے تو فوراً توبہ کریں، نفس پر جرمانہ کریں، ایک غلطی پر بارہ رکعات پڑھیں اور اگر روپیہ خرچ کرنا زیادہ گراں ہے تو اتنا صدقہ کریں جس سے نفس کو تکلیف ہو۔ ہر ماہ کم از کم ایک بار خط لکھیں۔ اپنے حالات کی اطلاع کرتے رہیں، ان شاء اللہ تعالیٰ سب تلافی ہو جائے گی۔ پریشانی اور مایوسی کی کوئی بات نہیں۔ مطمئن رہیں۔

۱۵۹) **حال:** حضرت! یہ نہ ہو کہ پچھتانے کے قابل بھی نہ رہوں۔

**جواب:** مطمئن رہیں، اس راہ میں کامیابی ہی کامیابی ہے، ناکامی نہیں۔ بس لگے رہیں، گرتے پڑتے چلتے رہیں۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے، اٹھ کر چلے

۱۶۰) **حال:** حضرت! خط نہ لکھنے کی وجہ اتنے عرصے سے بھی یہی ہے کہ کبھی لکھا نہیں تھا اور شرما حضوری میں ہی اتنا وقت گزر گیا۔ اور اسی دوران موت آجاتی تو کیا کرتا۔ کچھ تفصیل حضرت کے لیے لکھ دیتا ہوں۔

**جواب:** جو سمجھ میں آئے لکھ دیا کریں، آداب وغیرہ کی فکر نہ کریں، اس طرح شیطان دور رکھنا چاہتا ہے۔

۱۶۱) **حال:** حضرت! دعا کر دیجیے کہ اللہ پاک کا سچا عشق نصیب ہو جائے، دنیا اور آخرت دونوں بن جائیں۔

**جواب:** دل وجان سے دعا ہے۔

۱۶۲) **حال:** اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے حضرت والا کی صحت مع عافیت کی دعا ہے۔ میں بھی الحمد للہ! بخیریت ہوں۔ حضرت والا پچھلے قریب دس روز سے تو بحمد اللہ حالت بہت اچھی ہے۔

**جواب:** الحمد للہ۔

۱۶۳) **حال:** وجہ یہ ہے کہ شب و روز آپ کے صحبت یافتہ محبوب صاحب کے ساتھ گزر رہے ہیں، جس کا فرق میں واضح محسوس کر سکتا ہوں۔ تو حضرت والا کی خدمت میں اور قرب میں کیا مزہ ہو گا۔

**جواب:** ماشاء اللہ! جب بھی ان کی صحبت ملے، زیادہ سے زیادہ ان کے ساتھ رہیں۔ ان شاء اللہ نفعِ عظیم کی توقع ہے۔ ان کی صحبت کو غنیمت سمجھیں۔

۱۶۴) **حال:** اس کے لیے دعا فرمایئے کہ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں آپ کی خدمت میں حاضری کی۔

**جواب:** دعا کرتا ہوں۔

۱۶۵) **حال:** تائب صاحب دامت برکاتہم نے بھی کیا خوب کہا ہے ؎

آج قدموں سے لپٹ جاؤ تو بن جائے گی بات
ورنہ پھر روتے پھروگے نقشِ پا کے واسطے

**جواب:** بہت عمدہ شعر ہے۔

۱۶۶) **حال:** حضرت! لیکن شیطان کی طرف سے یہ خیال آتا ہے کہ گناہوں والا جسم اور گناہ گار دل لے کر کیسے جاؤ گے؟

**جواب:** اگر کسی کے جسم پر نجاست لگی ہو اور کہے کہ میں ایسا گندا جسم لے کر دریا میں کیسے جاؤں تو دریا کیا کہے گا؟ کہ جس حال میں ہے میرے اندر آجاؤ، ورنہ زندگی بھر پاک نہیں ہوسکتے، مجھ میں کود جانا ہی تیری پاکی کا ذریعہ ہے۔

۱۶۷) **حال:** حضرت! اکیلے میں اکثر فجر کی نماز رہ جاتی ہے اور پھر پورا دن بہت خراب گزرتا ہے۔ اس کے لیے کیا کروں؟

جواب: نماز کو ادا کر کے آٹھ دس نفل بھی پڑھیں اور اللہ تعالیٰ سے خوب گڑ گڑائیں۔ پندرہ دن یا ایک ماہ بعد حالت کی اطلاع کریں۔

۱۶۸) حال: اور حضرت والا! میرے اندر شاید بڑا والا شیطان ہے کہ دوستوں کے درمیان تو جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ جیسے اور کبھی تنہا ہوں تو اس شعر کو لگتا ہے میرے لیے ہی کہا گیا ہے؎

خلافِ شرع شیخ تھوکتا بھی نہیں
اندھیرے اجالے چوکتا بھی نہیں

جواب: اپنے کو خطا کار سمجھنا اچھا ہے جنید بغدادی سمجھنے سے۔ البتہ تنہائیوں میں کوئی گناہ نہ کرے اور اگر کسی گناہ کی عادت ہے تو اطلاع کر کے علاج معلوم کریں۔

۱۶۹) حال: حضرت والا کے بتانے پر بارہ رکعت بھی مقرر کی ہیں۔ دعا فرمائیں کہ اللہ پاک استقامت عطا کریں۔

جواب: دل سے دعا ہے۔

۱۷۰) حال: حضرت والا کی خصوصی توجہ کا خواست گار ہوں کہ حضرت کی خصوصی توجہ سے ہی میں انسان بن سکوں گا۔

جواب: توجہ کیا چیز ہے دعا کے سامنے کہ سنت ہے۔ دل و جان سے دعا کرتا ہوں۔

۱۷۱) حال: حضرت! ہماری زبان پہاڑی (کشمیری) میں کہتے ہیں: ’’شکل مؤمناں کرتوت کافراں‘‘ بس اس سے بچ جاؤں۔

جواب: آمین، ثم آمین۔

۱۷۲) حال: آیندہ پوری کوشش کروں گا کہ ہر ماہ حضرت والا کو ایک خط لکھوں۔

جواب: اصلاح کے لیے یہ انتہائی ضروری ہے۔

۱۷۳) حال: بعد سلام عرض گزارش یہ ہے کہ حضرت جی! احقر آپ سے اصلاحی کتابت کر کے اپنی اصلاح کرانا چاہتا ہے۔ اس لیے اصلاحی مکاتبت کی اجازت چاہتا ہے۔

جواب: اجازت ہے۔ پرچہ ’’اصلاحی مکاتبت‘‘ کے مطابق خط لکھیں۔ جمعہ یا پیر کی

مجلس میں پابندی سے شریک ہوں۔

۱۷۴)حال: ایک طالب علم نے خط کی ابتدا اس طرح کی بِسۡمِ رَبِّ الصُّلَحَآءِ وَالۡعَارِفِیۡنَ

جواب: بِسۡمِهٖ تَعَالٰی لکھو جو بزرگوں کا معمول ہے۔

۱۷۵)حال: بعد سلام مسنونہ حضرت والا! احقر کے خط کا جواب موصول ہونے کے بعد سے اب تک مجلس میں حاضری و خط و کتابت کا سلسلہ بند ہو چکا ہے۔ اس لیے کہ حضرت والا! احقر تبلیغی جماعت کے ساتھ جڑنے کی بنا پر طالب علموں کی ترتیب ایک ہفتہ چوبیس گھنٹے کی جماعت میں جانا ہوتا ہے، جو جمعے کے دن تقریباً جمعے کی نماز کے بعد تین بجے تک ہوتا ہے اور ایک ہفتہ شبِ جمعہ کے لیے مدنی مسجد میں جانا ہوتا ہے۔ مدنی مسجد سے واپسی تقریباً آٹھ بجے ہوتی ہے، پھر احقر کو اپنے گھر اور نگی ٹاؤن جا کر ناشتہ و جمعے کی نماز کی تیاری کرنے کے سلسلے میں بارہ بج جاتے ہیں اور اورنگی ٹاؤن سے نکلے تو حضرت آپ کا بیان ختم ہو جاتا ہے اور بسا اوقات حضرت! گھر کے مالی حالات کمزور ہوتے ہیں، جس کی بنا پر حضرت! احقر آپ کے جمعہ کی مجلس میں شریک ہونے سے قاصر ہے اور پیر کے دن پڑھائی ہوتی ہے۔ فلہٰذا حضرت والا! احقر اپنے ان مسائل کی وجہ سے جو درد و بحر الدموع میں طغیانی آئی حضرت والا! وہ احقر لکھنے سے قاصر ہے، فلہٰذا حضرت والا! احقر کے بنجر دل میں ابرِ شفقت برسا کر مشکور فرمائیں اور احقر کے مسائل کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے احقر کو ایک ترتیب بتادیں، جس کی کرنوں سے احقر استفادہ حاصل کرتے ہوئے تارکِ معصیت و معرفتِ الٰہی والا ہو جائے۔

جواب: اللہ والوں کی یا اللہ والوں کے غلاموں کی صحبت کے بغیر معرفت نصیب ہونا تو دور کی بات ہے ترکِ معصیت حاصل ہونا بھی عادتاً محال ہے، چاہے لاکھ کتابیں پڑھ لو، لاکھ مجاہدے کرلو، لاکھ دینی محنتیں کرلو، لاکھ چلّے لگالو، نفس کی اصلاح اہل اللہ کی جوتیاں اٹھائے بغیر نہیں ہو سکتی۔ قطب العالم حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اخلاص بغیر صحبتِ اہل اللہ کے پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔

۱۷۶)**حال:** عرضِ گزارش یہ ہے کہ حضرت والا! بندے نے حضرت مولانا شیخ موسیٰ روحانی بازی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب "مبارک دعائیں" میں مذکور زیارتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا لکھی تھی جس پر بندے نے عمل کر کے چند ہفتوں بعد یہ خواب دیکھا تھا کہ میں ایک بڑے خوبصورت باغ سے گزر رہا ہوں اور وہاں خدّام بھی موجود ہیں پھر ایک بالائی حصے کی طرف میں گیا، وہاں ایک جالی والا کمرہ جیسے روضۂ اقدس ہے، اس میں، میں داخل ہوا اور وہاں پورا کمرہ بھرا ہوا تھا سفید پوشاک کے سوئے ہوئے لوگوں سے۔ پوچھنے پر بتایا کہ یہ انبیائے کرام لیٹے ہوئے ہیں، وہاں دو جگہ خالی تھی، میں نے پوچھا تو کہنے لگے: یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جگہ اور دوسری غالباً یونس علیہ السلام کی یا اور دوسرے نبی کہ جن کا نام میں بھول گیا، میں نے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کب آئیں گے؟ کہنے لگے کہ ابھی آرہے ہیں، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے پھر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصافحہ کرنے کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ مبارک چوم کر خوب رونے لگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ میں نے بتایا کہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے اور جہنم سے نجات اور جنت کے حصول کے لیے، پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ باتیں ارشاد فرمائیں جو کہ مجھے یاد نہیں، پھر آنکھ کھلتے ہی فجر کی اذان ہو رہی تھی۔

حضرت والا! از راہِ کرم اس خواب کی تعبیر عنایت فرما کر مشکور فرمائیں اور اپنی خاص دعاؤں میں بندے کو یاد فرمائیں۔

**جواب:** نہایت مبارک خواب ہے، مبارک ہو۔ تعبیر یہ ہے کہ خاتمہ اچھا ہونے کی بشارت ہے۔ سنت و شریعت کے مطابق خوب کوشش سے عمل کریں۔ دعا کرتا ہوں۔

## ایک طالب علم کے نو(۹) اصلاحی خطوط اور حضرت والا کے جوابات

### خط نمبر:۱

۱۷۷)**حال:** بعد سلام مسنون خدمتِ عالیہ میں عرض گزارش یہ ہے کہ احقر الحمد للہ

گزشتہ تین ہفتے پہلے یوم الخمیس کو آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوا ہے اور اب ہر ہفتے مجلس میں شریک ہو رہا ہوں۔ حضرت والا! ہمارے حفظ کے استاذ جو ہمیں قرآن کا دور کراتے ہیں وہ سبق کے دوران غیبت سناتے ہیں، احقر بچنے کی کوشش کرتا ہے تو استاد ٹوک دیتے ہیں۔

**جواب:** ان کو ادب سے منع کردیں یا جس کی غیبت کی جارہی ہے اس کا دفاع کریں یعنی کوئی اچھی تاویل کردیں کہ حضرت! شاید ان کی غرض وہ نہیں یہ ہو، یا کسی بہانے سے وہاں سے اٹھ جائیں۔

۱۷۸) **حال:** نیز حضرت والا! بیعت سے پہلے احقر مفتی ...صاحب کے یہاں مجلس میں اور اشرف کمیونٹی سینٹر میں ہر مہینے کے آخری پیر میں مختلف علمائے کرام کے بیان سننے جاتا تھا، اب بھی احقر ان مجالس میں جاسکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** بزرگوں نے فرمایا ہے کہ ایک در پکڑو اور مضبوطی سے پکڑو، بیک وقت مختلف ڈاکٹروں سے علاج کراتے ہو؟ اور بچہ اپنی ماں کے علاوہ دوسری ماؤں کا دودھ پیتا ہے؟ سب بزرگوں کی عظمت دل میں ہو لیکن مصلح ایک ہوتا ہے۔

۱۷۹) **حال:** حضرت والا! قرآن کے دَور کرنے کی وجہ سے مجھے ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ پڑھنے کا موقع میسر نہیں ہوتا اور مناجاتِ مقبول بھی پڑھنے سے معذور ہوں۔

**جواب:** مناجاتِ مقبول کی تین چار دعائیں پڑھ لیا کریں۔

۱۸۰) **حال:** اور حضرت والا! لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللہ اللہ کا ذکر صرف پندرہ دفعہ کرنے سے بھی سر میں اور پورے اعضاء میں تھکاوٹ ہو جاتی ہے اور عجیب سا لگتا ہے، ۱۰۰ دفعہ درود شریف اور ۱۰۰ دفعہ استغفار کرنے سے الحمد للہ کچھ نہیں ہوتا ہے۔ فلہٰذا حضرت والا! مندرجہ بالا معاملات کو مدِّ نظر فرما کر نسخہ ارشاد فرما کر مشکور فرمائیں۔

**جواب:** فی الحال ذکر لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور اللہ اللہ کا ملتوی کردیں۔ اگر ضرب لگاتے ہیں تو ضرب نہ لگائیں، اس سے دماغ میں کمزوری ہو جاتی ہے۔

## خط نمبر:۲

۱۸۱)حال: بعد سلام مسنون حضرت والا! خدمتِ عالیہ میں عرض گزارش یہ ہے کہ احقر کی مندرجہ ذیل بیماریوں میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے، فلہٰذا ایمر جنسی دوا تجویز فرما کر تشفی فرما کر مشکور فرمائیں:

احقر تقریباً تین ہفتے سے جب فرض نماز امام کے ساتھ پڑھتا ہے تو نماز میں یہاں وہاں کے خیالات آتے رہتے ہیں حتّٰی کہ نماز ختم ہو جاتی ہے، لیکن جب انفرادی پڑھتا ہوں تو صفتِ احسان کا کچھ نہ کچھ خیال رہتا ہے۔ اس لیے حضرت والا! احقر بہت پریشان ہے۔

جواب: جب خیالات آئیں اور دل ادھر ادھر چلا جائے اس کو پکڑ کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں حاضر کردیں۔ بار بار یہی تصور کرتے رہیں کہ میں اللہ کے سامنے حاضر ہوں۔ خشوع کے لیے اتنا کافی ہے۔

۱۸۲)حال: حضرت والا! احقر کا حفظ کا فریق چہارم ہے اور میرے برابر والے فریقِ سوم میں ایک بے ریش لڑکا مجھے اپنی طرف مائل کرنے کے لیے کبھی بلا کر آنکھیں مارتا ہے تو کبھی کہتا ہے کہ ناراض ہو تو مارو، دل وجان حاضر ہے اور مختلف حیلے کرکے نفسانی دام میں ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے اور وہ لڑکا میرے برابر میں اس طرح بیٹھتا ہے کہ میں پیچھے دیکھوں تو فوراً اس سے نظر ملتی ہے تو حضرت والا! اس لڑکے سے کیسے احقر بچے؟ جلد از جلد نسخۂ اکسیر عنایت فرمائیں۔

جواب: سب کے سامنے بآوازِ بلند اس کو ڈانٹ لگاؤ کہ نالائق خبیث! اتنے جوتے لگاؤں گا کہ یاد کرے گا۔

۱۸۳)حال: احقر کے دل میں کافی عرصے سے یہ وسوسہ آتا ہے کہ عالم بننے کے بعد میرے مریدین ہوں گے اور گاڑیاں، گارڈ ہوں گے، لوگ دیکھیں گے اور اس طرح حُبِّ جاہ وباہ کی بیماریوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ فلہٰذا احقر کے لیے دردِ دل سے

دعا فرمائیں۔

جواب: اپنے نفس سے کہو کہ تو دنیا میں بڑا بننا چاہتا ہے، بڑا بن کے کیا ملے گا، آخر قبر میں خاک ہونا ہے، یہ بڑائی وہاں کیا کام آئے گی۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ یہ دارِ آخرت ان لوگوں کے لیے ہے جو دنیا میں اپنی بڑائی اور فساد نہیں چاہتے۔

۱۸۴) حال: حضرت والا! جیسا کہ احقر نے پہلے عریضے میں لکھا تھا کہ بد نظری ہونے سے پہلے احقر فوراً نگاہیں نیچے کر لیتا ہے، اب حضرت والا! دل میں یہ شیطانی وسوسہ آتا ہے کہ ایمانی حلاوت نصیب نہیں ہوتی تو اس نظر بچانے سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ چناں چہ حضرت والا! احقر کو دلدلِ نفس سے نکال کر ممنون و مشکور فرمائیں۔

جواب: حلاوتِ ایمانی یقیناً نصیب ہوتی ہے، ابھی جو محسوس نہیں ہو رہی تو اس کی کئی وجوہات ہیں لیکن محسوس ہو یا نہ ہو سب سے بڑا فائدہ کیا یہ نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ خوش ہوتے ہیں۔ ان کی رضا سے بڑھ کر کیا چیز ہے؟

## خط نمبر: ۳۰

۱۸۵) حال: بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ حضرت والا! میرے درجے میں نصف حصہ بے ریش طلبا ہیں، جن سے بندہ حتی الامکان غیر ضروری باتوں سے پرہیز کرنے کی کوشش کرتا ہے اور مذاق وغیرہ بھی نہیں کرتا۔ اگر حضرت والا! مذکورہ طلبا بندے سے بات کریں اور تکرار و اسباق پڑھیں اور کبھی مذکورہ بالا طلبا مذاق کریں تو کیا یہ اعمال و کردار بد نظری کے زمرے میں داخل ہیں؟

جواب: مذاق کیا معنیٰ، نہ ان کو دیکھیں، نہ بات کریں، نہ ان کے قریب بیٹھیں، نہ تکرار و اسباق پڑھیں۔ اگر وہ مذاق کرنا چاہیں تو ان کو سختی سے منع کر دیں بلکہ صاف صاف کہہ دیں کہ ابھی تمہاری داڑھی نہیں ہے، ابھی تم سے بات کرنا جائز نہیں۔ ان سب باتوں سے مطلق پرہیز کریں ورنہ نفس بد نظری کیا گناہِ کبیرہ یعنی بد فعلی تک پہنچا

سکتا ہے، اس لیے امارد سے بہت دور رہیں۔

۱۸۶) حال: حضرت والا! میرے درجے میں ایک لڑکا جو کہ بے ریش ہے بندے سے زیادہ مذاق اور بات چیت کرتا ہے اور جب وہ مدرسے میں حاضر نہیں ہوتا بندے کو فوراً اس کی فکر ہوتی ہے، اسی طرح کبھی وہ لڑکوں سے لڑائی کرے یا وہ کوئی غیر شرعی عمل کرے تو فوراً بندے کو اس کی فکر لگ جاتی ہے۔ حضرت والا! جب بندہ اس کے فانی تعلق اور آپ کے ارشادات کو یاد کرتا ہے تو اس کے ساتھ دلی میلان تو کچھ ختم ہو جاتا ہے مگر پھر دوبارہ کچھ دن بعد یا کچھ گھنٹے بعد میلان شروع ہو جاتا ہے، اس کے بارے میں حضرت والا تجویز فرمائیں کہ بندہ کیا کرے؟

جواب: یہ فکر شدید نفسانی تعلق کی دلیل ہے، یہ غیر اللہ کی محبت ہے، اس سے بات چیت، ملنا جلنا بالکل بند کر دیں اور اس کو سختی سے ڈانٹ لگا کر بھگا دیں کہ خبر دار! آیندہ مجھ سے بات نہ کرنا، اس کو مذاق کی ہمت آپ کی پست ہمتی کی وجہ سے ہوتی ہے، ورنہ مجال ہے کہ کوئی مذاق کر سکے، اگر اس سے سخت احتیاط نہ کی تو خطرہ ہے کہ نفس گناہ کی آخری منزل پر لے جا کر چھوڑے گا، ہوشیار ہو جاؤ! میلان پر ہرگز عمل نہ کرو۔

۱۸۷) حال: جیسا کہ حضرت والا! میں نے پہلے مضمون میں لکھا تھا کہ مجھ میں اللہ کے غیر کا خوف اور محبت ہے کہ جب بھی کسی مجلس کی پہلی صف اور آگے بیٹھوں یا استاد کے سامنے سبق سناؤں حالاں کہ سبق یاد ہوتا ہے اور سبق بھی صحیح سناتا ہوں پھر بھی خوف دل میں پیدا ہوتا ہے۔

جواب: یہ طبعی بات ہے، یہ غیر اللہ کا خوف نہیں ہے۔

## خط نمبر: ۴۰

۱۸۸) حال: حضرت والا! بندے نے خواب میں دیکھا کہ بندہ اور آپ روضۂ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح ایک جالی والے کمرے کے قریب بیٹھے ہوئے ہیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے استراحت فرما رہے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم

بندے سے چند اشعار ارشاد فرما رہے ہیں جو کہ نفس کی غلامی سے بچنے کے بارے میں تھے اور جو کہ آپ کے اشعار تھے، آپ بھی ساتھ ساتھ وہ اشعار پڑھ رہے تھے اور اس کے بعد جب بندہ جاگا تو وہ اشعار ذہن سے نکل گئے اور حضرت والا! مندرجہ بالا خواب بندے نے آپ کو گزشتہ جمعرات کے دن سنایا تھا اور آپ نے مبارک باد کے ساتھ تعبیر بھی فرمائی تھی مگر معافی کے ساتھ حضرت والا! بندہ کند ذہنی کی بنا پر صحیح سمجھ نہ پایا اس لیے تعبیر عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

**جواب:** بہت مبارک خواب ہے جانبین کے لیے۔ اشعار کی بار گاہِ نبوت میں قبولیت کی بشارت ہے شعر کہنے والے کے لیے بھی اور سامع کے لیے بھی جس کو زیارت نصیب ہوئی، الحمد للہ تعالیٰ۔

## خط نمبر: ۵

۱۸۹) **حال:**

سنا ہے اہل اللہ کے در سے کوئی سائل محروم نہیں ہوتے
ان کے سنگِ در پر آ کر مغموم نہیں ہوتے

صحبتِ اہل اللہ کا جب جام پیتے ہیں سالک
ان کی رفعت و معرفت ہر اک کو معلوم نہیں ہوتے

حضرت والا! بندے کی طرف سے ایک التجا یہ ہے کہ آپ کی یاد بہت ستاتی ہے اور بندہ پڑھائی کی وجہ سے ہر وقت حاضرِ خدمت نہیں ہو پاتا، اس لیے حضرت والا! ایک مشفقانہ معاملہ فرما کر بندے کو اپنی مستعمل ٹوپی عنایت فرما کر ممنون و مشکور فرمائیں، اُمیدِ قوی ہے کہ بندۂ عاصی کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ منظور ہو تو کب اور کس وقت آؤں ٹوپی کے لیے؟ لکھ کر آسانی فرمائیں۔ فقط دعائے نیم شب کا طالب۔

**جواب:** حضرت حکیم الامت تھانوی نے شیخ سے ہدیہ لینے کا یہ طریقہ ارشاد فرمایا ہے کہ ٹوپی یا تسبیح خرید کر شیخ کو دے دیں کہ یہ استعمال کر کے مجھے واپس کر دیں۔

ورنہ اگر کسی کے ایک لاکھ مرید ہیں اور ایک ایک مرید ٹوپی مانگنے لگے تو شیخ کا تو دیوالیہ ہی نکل جائے گا۔ بہر حال آپ کسی وقت آجانا ٹوپی مل جائے گی، خریدنے کی ضرورت نہیں۔

## خط نمبر:٦

۱۹۰)حال: حضرت والا! بندے نے ذکر کا یہ طریقہ اپنایا ہے کہ صبح اشراق کے وقت اللہ اللہ اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور درود شریف اور استغفار سو سو دفعہ کرتا ہوں، کیوں کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جس طرح سہولت ہو اور پڑھائی میں خلل نہ ہو اس طرح ذکر کرو۔

جواب: صحیح۔

۱۹۱)حال: اور مذکورہ ذکر صرف صبح کے وقت کر سکتا ہوں، شام کو رات گئے تک مطالعے کی وجہ سے نہیں کر سکتا۔

جواب: صبح ہی ذکر کی مذکورہ تعداد پوری کر لیں، پھر شام کو ضرورت نہیں رہے گی۔

۱۹۲)حال: نیز ذکر کے درمیان دھیان کبھی کبھی منتشر ہو جاتا ہے۔

جواب: کوئی مضایقہ نہیں۔

۱۹۳)حال: اور الحمد للہ ذکر روزانہ پابندی سے ہو رہا ہے۔

جواب: ماشاء اللہ۔

## خط نمبر: ۷

۱۹۴)حال: بعد سلام مسنون عرض یہ ہے کہ حضرت والا! بندے کو کبھی دل میں کچھ بات القا(پیدا) ہوتی ہے، پھر جو بات دل میں پیدا ہوتی ہے وہ پھر چند دنوں میں یا چند گھنٹے بعد حقیقی صورت میں ظہور پذیر ہو جاتی ہے یا پھر کبھی خواب میں جو کچھ دیکھتا ہوں تو وہ بھی چند دنوں بعد ظہور پذیر ہو جاتا ہے۔ حضرت والا! احقر نے بعض

کتابوں میں پڑھا کہ اس کو الہام کہتے ہیں، فلہٰذا بندے کو اس معاملے و مسئلے کے بارے میں آگاہ فرمائیں۔

**جواب:** ان چیزوں کی طرف توجہ نہ کریں، اصل چیز اتباعِ سنت ہے، تقویٰ ہے جس سے اللہ کا قرب ملتا ہے۔ الہام و کشف و کرامت مطلوب نہیں، محمود (اچھے) ہیں۔ تقویٰ کا اہتمام کریں اور اپنے کو سب سے حقیر سمجھیں۔ کشف و کرامت لازمِ ولایت نہیں، لازمِ ولایت تقویٰ ہے۔

۱۹۵) **حال:** حضرت والا! بندے نے تبلیغی جماعت کی برکت سے آپ سے اصلاحی تعلق قائم کیا ہے اور بندے کے گھر والے سب تبلیغی جماعت سے جڑے ہوئے ہیں، فلہٰذا بندہ کیا تبلیغی جماعت کے حلقوں میں بھی جڑ سکتا ہے یا نہیں؟

**جواب:** ضرور جڑیں لیکن حدود کی رعایت ضروری ہے۔

۱۹۶) **حال:** احقر کے دل میں غیر اللہ کی محبت اور خوف پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اس کے لیے نسخہ اکسیر تجویز فرما کر ممنون فرمائیں۔

**جواب:** وہ محبت اور خوف کیا ہے؟ واضح کریں۔

۱۹۷) **حال:** حضرت والا! بندے نے جس دن تکمیلِ حفظ کیا اسی رات کو یہ خواب دیکھا کہ تبلیغی مرکز مدنی مسجد کراچی کی طرح بالکل ایک بہت بڑی مسجد ہے اور اس کی دوسری منزل میں شیشے لگے ہوئے ہیں بڑے بڑے سائز میں اور وہاں پر کافی مجمع تھا پھر آسمان سے حضرت عیسیٰؑ اور ان کے رفقاء جو غالباً فرشتے تھے آسمان سے اتر رہے تھے۔

**جواب:** نبی کے نام کے ساتھ "ؑ" بنانا صحیح نہیں، علیہ السلام لکھنا چاہیے۔

۱۹۸) **حال:** اور ان کے لباس سفید اور عمامہ اور داڑھیوں سے وہ حضرات سجے ہوئے تھے، پھر مینارِ مسجد تک پہنچ کر فرشتے چلے گئے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سیڑھی کے ذریعے نیچے تشریف لائے اور لوگ ان سے معانقہ و مصافحہ کرنے لگے، پھر بندے کے بالکل سامنے اور قریب آئے، بندے نے بھی معانقہ و مصافحہ کی کوشش کی تو وہ آگے دوسری طرف چلے گئے۔

حضرت والا! یہ خواب آج سے تقریباً ڈیڑھ سال قبل دیکھا تھا۔ خواب کی تعبیر مرحمت فرمائیں۔ حضرت والا! بندے نے دوسرا خواب اس طرح دیکھا کہ ہمارے علاقے اور نگی ٹاؤن کی طرف ایک بہت بڑی محفل منعقد ہوئی، اس میں بندے نے بھی شرکت کی، اس میں ہمارے جامعہ کے مفتی صاحب اور جملہ اساتذۂ کرام شریک تھے اور مفتی صاحب وغیرہ کے قریب تھے اور بندہ بالکل ان کے سامنے بیٹھا تھا اور بیان کرنے والے دارالعلوم کراچی کے پڑھے ہوئے ایک عالم جن کو بندے نے پشاور میں دیکھا تھا وہ بیان کر رہے ہیں، پھر فوراً ایک نورانی چہرے والے بزرگ سفید داڑھی و کرتا پہنے ہوئے منبر پر بیٹھے تھے، وہ فرمانے لگے کہ میں نے تم کو (یعنی بندے کو) اجازت و خلافت دے دی، پھر بندے کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ ان بزرگ کا سلسلہ کون سا ہے؟ تو یہ خیال بندے کے دل و دماغ میں پیدا ہوا ہی تھا کہ وہ کہنے لگے کہ ہمارا سلسلہ حضرت شاہ اسماعیل شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلے میں جا کے ملتا ہے اور پھر مولانا زکریا رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ایک نام جس کے شروع کے لفظ میں ''ز'' ہوتا ہے ان بزرگ نے لیا۔ لہٰذا حضرت والا! ان خوابوں کی تعبیر عنایت فرما کر مشکور فرمائیں۔

**جواب:** دونوں مبارک خواب ہیں۔ دین پر استقامت کی بشارت ہے ان شاء اللہ، جس بزرگ کو خواب میں دیکھا وہ اپنے شیخ ہی کا لطیفہ ہوتا ہے۔ خلافت کی طلب دل کے کسی گوشے میں نہ ہو، ورنہ کچھ حاصل نہ ہو سکے گا۔ مطلوب رضائے الٰہی ہے، خلافت نہیں۔ خواب شرعی حجت نہیں اور بندہ خواب میں غیر مکلّف ہوتا ہے لیکن بیداری میں دل کو ٹٹول کر سچ سچ بتائیں کہ دل خلافت کی تمنا کرتا ہے یا نہیں؟

## خط نمبر: ۸

۱۹۹) **حال:** محترمی و مکرمی حضرت والا دامت برکاتہم۔ اما بعد!

**جواب:** القاب کے بعد سلام سے ابتدا کیوں نہیں کی؟

۲۰۰) **حال:** بعد تمہید عرض یہ ہے کہ حضرت والا! بندے نے امسال درجہ ثانیہ

شروع کیا ہے لیکن بہ نسبت گزشتہ سال کے امسال صفت احسان واستحضار وخشوعِ صلوٰۃ میں کمی ہورہی ہے اور حضرت والا! زبان بہت لغویات میں استعمال ہورہی ہے، کبھی کسی کو تحقیر والے لفظ سے پکار دیا تو کبھی انانیت کی بو سے اندر سے بھسم ہورہا ہوں۔ تو حضرت والا! احقر کو امسال کن اعمال کرنے کی ضرورت ہے تاکہ علم وعمل وولایت کی انتہا کو پہنچوں۔ نیز مندرجہ بالا بیماریوں کے بارے میں دوامر حمت فرمائیں نیز حضرت والا! بندے کے بڑے بھائی کی شادی ہورہی ہے اور بندے نے والدین کو بتایا کہ میں بھابھی سے پردہ کروں گا مگر ان کا کہنا ہے کہ ایک گھر اسی گز والے، تین کمرے والے میں کس طرح پردہ کرسکوگے؟ نیز شادی کے بعد مستقل شرعی پردے کے سلسلے میں مشورے سے نوازش فرمائیں۔

**جواب:** پچھلے خط میں جس مرض کی طرف نشان دہی کی گئی تھی اس کے بارے میں کچھ اطلاع نہیں کی کہ قلب کے اندر وہ مرض ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس کو چھوڑ کر نیا مرض لکھ رہے ہو اور اس سے بڑھ کر یہ کہ امرد سے احتیاط کے بارے میں جو لکھا تھا اس کی بھی اطلاع نہیں کی۔ کیا یہی طریقہ ہے اصلاح کا کہ جو کچھ تجویز کیا جائے اس سے استغناء برتا جائے؟ اس کا مطلب یہ ہوا کہ اصلاح کی فکر نہیں ہے، لہٰذا ایسے طالب کو مشورہ دینا تضییعِ اوقات ہے۔

## خط نمبر: ۹

۲۰۱) **حال:** بعد سلام مسنون خدمتِ عالیہ میں عرض یہ ہے کہ حضرت والا! بندہ اپنی غلطی پر انتہائی نادم ہے اور معافی کا خواست گار ہے۔

**جواب:** سب معاف ہے۔

۲۰۲) **حال:** حضرت والا! اس غلطی کی وجہ سے خط لکھنے کے لیے قلم اٹھانے کی ہمت نہیں ہورہی تھی، اُمید ہے کہ حضرت والا بندے کی اس سرزنش کو عفو ودرگزر فرما کر دستِ شفقت بندے کے سر پر تادیر مرحمت فرمائیں گے۔

جواب: سرزنش کا مطلب اصلاح ہے نہ کہ گھبرا کر کام ہی چھوڑ دیں۔ جب معافی مانگ لی تو ناراضگی دور ہوگئی اور دل صاف ہوگیا۔

۲۰۳) حال: خلاصۂ کلام یہ ہے کہ حضرت والا! جب بندے کو آپ نے جو نسخہ اس امرد سے بچنے کے لیے تجویز فرمایا تھا بندے نے اس پر فوری طور پر عمل کیا۔

جواب: ماشاء اللہ، مگر اس کی اطلاع تو کرنی چاہیے تھی۔

۲۰۴) حال: اور چوں کہ ان دنوں ششماہی امتحانات جاری تھے اور خط کا جواب آخری پرچے کے وقت ملا تھا تو بندے نے جواب پڑھ کر فوری طور پر اس کو زجر و تنبیہ کر کے قطع تعلق کے لیے کہا تو اس نے کہا کہ امتحان کے دن میں تو سبق کی وجہ سے بات کر رہا تھا، اب امتحان ختم ہوگیا اس لیے بات نہیں کروں گا وغیرہ، اور کلاس میں لڑکوں کو اس نے خوب بہکایا۔ لڑکے احقر کو طعنہ اور وعید قطع تعلقی کی بوچھاڑ کرتے مگر احقر اس کی طرف پھر بھی مائل نہیں ہوا اور اللہ سے استقامت کی دعا مانگتا رہا اور اس نے وضو خانے میں، کلاس میں، الغرض ہر جگہ میں میرے ساتھ بیٹھنے کی کوشش کی اور احقر اس کے بیٹھنے کے ساتھ ہی وہاں سے اٹھ جاتا اور تجوید کے گھنٹے میں حضرت قاری صاحب کے توسط سے اپنی جگہ جو کہ اس سے بالکل متصل تھی تبدیل کروالی۔ اس طرح اللہ کے فضل سے کافی تبدیلی ہوئی اور وہ لڑکا سہ ماہی میں بندے سے نمبرات میں اعلیٰ تھا، بندہ بہت ڈر رہا تھا کہ اگر نمبرات کم ہوں تو اس کے حامی طعنہ دیتے رہیں گے مگر الحمد للہ ششماہی و سالانہ میں اس سے اعلیٰ نمبرات یعنی دوئم پوزیشن سے نوازا اللہ تعالیٰ نے، اور امسال وہ اللہ کے فضل سے دوسرے مدرسے میں چلا گیا مگر پھر بھی پیغام ارسال کرتا ہے مگر بندہ اس کے پیغام لانے والے کو ڈانٹ کر آیندہ کے لیے منع کر دیتا ہے۔ اس طرح بندے نے اس امرد سے بچ کر غیر اللہ کے فتنے سے بچنے کی کوشش کی۔

جواب: بہت اچھا کیا۔ بہت ہی دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۲۰۵) حال: دوسرے یہ کہ بندے نے قلب کا جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ خلافت کی طلب

ظاہراً نہیں ہے لیکن کبھی وسوسہ آتا ہے اور کبھی تمنا کا شائبہ محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** وسوسے سے کچھ نہیں ہوتا لیکن اگر تمنا کا شائبہ بھی ہے تو اس کا علاج خط نمبرے میں لکھ دیا گیا کہ اپنے کو سب سے حقیر سمجھیں اور سمجھیں کہ میں خلافت کا اہل نہیں، مطلوب رضائے الٰہی ہے جو تقویٰ سے حاصل ہوتی ہے۔ خلافت مقاصد میں سے نہیں۔ جو متقی ہے اس کو مقصود حاصل ہے، ورنہ جن کو خلافت مل گئی لیکن تقویٰ حاصل نہیں کیا قیامت کے دن ان کی مشکیں کسی ہوئی ہوں گی اور بہت سے متقی غیر خلفا جنت میں جائیں گے۔

۲۰۶) **حال:** اس سال بندے نے ایک امرد سے صرف اسباق کی حد تک کے لیے تعلق قائم کیا تھا مگر وہ رفتہ رفتہ بہت محبوب معلوم ہونے لگا وغیرہ وغیرہ اور اس سے دوستی کی حقیقت اللہ نے ایک ٹھوکر کے ذریعے سمجھادی کہ امتحان سہ ماہی میں اس نے بندے سے اسباق کے سلسلے میں تکرار وغیرہ کی جو خیانت کی صورت میں ظاہر ہو کر اس کی نفرت بندے کے دل میں بیٹھ گئی۔

**جواب:** اسباق تک کیا ایک لمحے کے لیے تعلق جائز نہیں۔ آپ کی اس ناسمجھی پر تعجب ہے جب کہ آپ کو تاکید کی گئی تھی کہ امارد سے کلی اجتناب کریں، خواہ تکرار نہ ہو خواہ فیل ہو جاؤ لیکن امرد سے کسی قسم کا تعلق نہ رکھو۔

۲۰۷) **حال:** اس کے بعد سے بندے نے توبہ کر کے مستقل اس کی طرف دیکھنا اس سے بات کرنا حتّٰی کہ اس کا نام لینا اور اس کا تذکرہ سننا بھی بند کر دیا۔

**جواب:** یہ تو بہت پہلے ہی ضروری تھا۔

۲۰۸) **حال:** اور بندے نے جمعہ کی مجلس میں جا جا کر استقامت کی دوائی لی اور اب تک اس سے قطع تعلقی ہے۔

**جواب:** اب تک نہیں ہمیشہ کے لیے قطع تعلق کر لیں۔ نہایت افسوس ہے کہ بار بار ٹھوکر کھاتے ہو، اگر اللہ کو چاہتے ہو تو غیر اللہ سے روگشی اختیار کرنا پڑے گی۔

۲۰۹) **حال:** اور بندے کے تمام دوست اس کے ہاتھ پر بک گئے کہ جو دوست بندے کے

ساتھ ہوتے تھے اب وہ اس کے ساتھ رہنے لگے اور ابھی ششماہی امتحان میں بندے کو بہت وسوسہ آنے لگا کہ تم نے تو اپنی غرض ہونے کی وجہ سے بات چیت وغیرہ بند کی اور اپنوں کی بغاوت مزید تکلیف کا سامان مہیا کر رہی تھی اس لیے بندہ پریشان ہو گیا۔ حضرت والا! اس معمہ کے بارے میں احقر کو نسخہ تجویز فرما کر ممنون فرمائیں۔

**جواب:** اس وجہ سے بند کرنا بھی سببِ خیر ہے، کسی بھی وجہ سے ہو، گناہ سے دوری مطلوب ہے۔ اپنوں کی بغاوت اور اللہ کی راہ میں کسی تکلیف کی پروانہ کریں۔ امرد سے بچنا فرض ہے خواہ سب چھوڑ دیں اور کتنی ہی تکلیف پہنچائیں، یہی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

مجھے دوست چھوڑ دیں سب کوئی مہرباں نہ پوچھے
مجھے میرا رب ہے کافی مجھے کل جہاں نہ پوچھے

۲۱۰) **حال:** حضرت والا! ششماہی امتحان میں اللہ ربّ العزت سے اہل اللہ کی لاج رکھ کر مجھ گناہ گار کو ذلت سے بچانے کے لیے دعائے قلبی فرمائیں ورنہ حضرت والا! احقر آپ کو دردِ دل سے لکھ رہا ہے کہ اگر بندے کے نمبرات کم ہوئے بہ نسبت سہ ماہی کے تو لڑکے بندہ تو کیا اہل اللہ کی نام میں آوازیں کسیں گے اور بندے کے لیے یہ بہت شاق ایام ہوں گے۔ احقر دعائے قلبی و دعائے سحر کا محتاج ہے۔

**جواب:** امتحان میں کامیاب ہونا عزت نہیں، عزت صرف تقویٰ میں ہے، خواہ ساری دنیا متقی کو برا سمجھے۔ دعا تو کرتا ہوں لیکن لوگ آوازیں کسیں گے تو کسی کا کیا بگاڑیں گے؟ اپنا ہی نقصان کریں گے۔ اللہ کے راستے میں گناہ سے بچنے میں ہر ذلت ہر بدنامی کو برداشت کرنے کے لیے تیار رہو لیکن گناہ کر کے اللہ کو ناراض نہ کرو۔ اللہ ایسوں کو حقیقی عزت عطا فرماتا ہے۔

۲۱۱) **حال:** احقر الحمد للہ! روزانہ رات کو سونے سے قبل ذکر جو کہ معمولاتِ یومیہ میں مذکور ہے ان کو سو سو دفعہ کرتا ہے مگر جب تکلیف ہو یا رات زیادہ تاخیر ہو تو اس سے کم کرتا ہے اور عصر کے بعد تقریباً ۳۳، ۳۳ دفعہ مذکورہ تسبیحات۔

جواب: صحیح۔

۲۱۲)حال: حضرت والا! ذکر میں خیالات کے بارے میں جیسا آپ نے فرمایا تھا اس طرح تصور نہیں ہوتا بلکہ خیال دوسری طرف چلا جاتا ہے۔ اس کے سلسلے میں بندے کو نسخہ تجویز فرمائیں۔

جواب: کوئی مضایقہ نہیں، بار بار دل کو حاضر کرو اور بار بار یہ تصور کرو کہ اللہ تعالیٰ میرا ذکر سن رہے ہیں۔

۲۱۳)حال: اصلاحی مکاتبت نمبر ۷ میں بندے نے عرض کیا تھا کہ بڑے بھائی کی شادی ہورہی ہے۔ بندے نے والدین کو بتادیا کہ میں بھابھی سے پردہ کروں گا مگر وہ کہتے ہیں کہ گھر اسّی گز والا ہے جس میں صرف تین کمرے ہیں تو اس میں پردہ کیسے کرسکو گے؟

جواب: شرعی پردے کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ نامحرم کی موجودگی میں عورت کمرہ میں بند ہو کر بیٹھ جائے بلکہ چادر سے بدن اور چہرہ چھپا کر گھر کا کام کاج کرتی رہے۔ البتہ نامحرم کے ساتھ تنہائی نہ ہو، یعنی جب کوئی گھر میں نہ ہو تو آپ گھر میں داخل نہ ہوں۔

۲۱۴)حال: عرض یہ ہے کہ احقر تقریباً دو سال بعد خط لکھ رہا ہے۔ اس سے قبل جو بھی اپنی حالت کے بارے میں دریافت کرنا ہوا احقر فون کے ذریعے یا خانقاہ میں حاضری دے کر معلوم کر لیتا تھا اور اب مندرجہ ذیل امور کے بارے میں احقر پر دستِ شفقت دراز فرمائیں: میرے جس ساتھی کے بارے میں گزشتہ خط میں احقر نے لکھا تھا اب اس کی داڑھی مکمل آگئی ہے اور احقر الحمدللہ مکمل اس سے اجتناب کرتا رہا اور اس کی طرف بالکل کوئی میلان بھی باقی نہیں رہا۔ اب کیا اس سے تعلق رکھے یا نہیں؟

جواب: جس سے ایک بار ایسا تعلق رہا ہو اس سے بچنا چاہیے۔ یہ نفس کی چال ہے، بعد میں پھر مبتلا کرادے گا۔ اس لیے اجتناب رکھیں۔

۲۱۵)حال: احقر کے دل میں اکثر بدگمانی پیدا ہوتی رہتی ہے۔ کسی کو دیکھے تو اس کے حالات کا تجسس رہتا ہے اور اسی طرح غیبت کی بیماری بھی کبھی کبھار ہو جاتی ہے۔

جواب: غیبت اور بدگمانی کے علاج کا پرچہ منسلک ہے۔ روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۲۱۶) **حال:** چند دن سے احقر کی زبان سے بڑا بول نکل رہا ہے، مثلاً میں بھی تو بڑے علماء کی طرح ہوں، اس لیے کہ وہ بھی میری طرح کتابیں پڑھتے تھے اور میں بھی ان ہی کی طرح وہی کتابیں پڑھ رہا ہوں اور احقر کے دل میں بارہا یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ عالم بن کر حلقۂ احباب کی کثرت اور لوگوں کا رجحان اور ہر طرف سے آؤ بھگت ہو گی، وغیرہ وغیرہ۔

**جواب:** یہ حُبِّ جاہ ہے۔ حُبِّ جاہ کی جو وعیدیں اور مذمت قرآن و حدیث میں وارد ہے ان کو یاد کریں، مثلاً قرآنِ پاک میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ یہ دارِ آخرت ان لوگوں کے لیے ہے جو زمین میں بڑائی نہیں چاہتے الخ۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ ان کو اتنا تباہ نہیں کریں گے جتنا کہ آدمی کی حرص مال پر اور جاہ پر اس کے دین کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہ سوچ کر اپنے نفس کو زبان سے کہیں کہ اس گناہِ عظیم پر مجھ کو سخت عذاب کا اندیشہ ہے اور اپنے عیوب کو یاد کریں اور نفس سے کہیں کہ اگر لوگوں کو تیرے ان رذائل کی اطلاع ہو جائے تو وہ تجھے کتنا حقیر اور ذلیل سمجھیں تو اسی کو غنیمت سمجھ کہ لوگ اتنی نفرت و تحقیر نہیں کرتے جتنا ان عیوب کا علم ہو جانے پر کریں۔ لہٰذا ان سے تعظیم اور تعریف کی توقع رکھنا حماقت ہے اور عملی علاج یہ ہے کہ تعریف کرنے والے کو سختی سے منع کر دیں اور جو ذلیل شمار کیے جاتے ہیں ان کی تعظیم کریں، اگرچہ نفس پر گراں گزرے۔

۲۱۷) **حال:** بسا اوقات احقر کی زبان سے بے ساختہ جھوٹ و دھوکے والے کلمات سرزد ہوتے ہیں، پھر احقر کو اس پر بڑی ندامت ہوتی ہے کہ میری زبان سے معصیت آمیز کلام سرزد ہوا ہے۔

**جواب:** جس سے جھوٹ بولیں اسے اطلاع دے دیا کریں کہ میں نالائق ہوں، میں نے آپ سے فلاں بات جھوٹ کہی تھی۔

۲۱۸) **حال:** حضرت! احقر کے لیے دعائے قلبی کی درخواست ہے اور اللہ تعالیٰ احقر کو روحانی وجسمانی بیماریوں سے اپنے اولیائے کرام کے صدقے میں شفایاب فرمائیں۔

**جواب:** دل و جان سے دعا کرتا ہوں۔

۲۱۹) **حال:** بعد تمہید عرض یہ ہے کہ احقر بحمد للہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہے اور احقر حضرت والا کے لیے دعا کرتا رہتا ہے کہ اللہ آپ کو صحت عنایت فرمائیں۔

**جواب:** آمین۔

۲۲۰) **حال:** حضرت والا! احقر نے آپ کی دعاؤں سے امسال بھی پوزیشن حاصل کر کے انعام وصول کیا ہے اپنے مدرسے میں، الحمد للہ۔

**جواب:** مبارک ہو اللہ تعالیٰ اور ترقی ظاہر و باطن عطا فرمائیں اور علمِ نافع سے نوازیں۔

۲۲۱) **حال:** حضرت والا! احقر کو کچھ دن سے دل غیر اللہ کی طرف مائل ہونے کا خدشہ محسوس ہو رہا ہے اور احقر آں جناب کے احکام کے مطابق عمل کرنے کی کوشش کر رہا ہے اور آپ سے بھی استقامت علی الطاعۃ کی درخواست کرتا ہے۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ استقامت نصیب فرمائیں۔ ذرّہ برابر گناہ سے مالکِ حقیقی کی محبت دل سے باہر ہو جاتی ہے۔

۲۲۲) **حال:** اُمید ہے آپ خیریت سے ہوں گے۔ جناب! آج ہی آپ کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ اس وقت کے آپ ولی ہیں۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ آپ کے حسنِ ظن کے مطابق احقر کے ساتھ معاملہ فرماویں، آمین۔

۲۲۳) **حال:** جناب! میں تقریباً (۳،۵۸۰۰۰) کا قرض دار ہوں۔ جنابِ عالی! میں نے بہت جگہ سے معلوم کیا ہے سب اللہ تعالیٰ کے بندے کہتے ہیں کہ تیرا قرض اتر جائے گا۔ جناب! آپ کو اللہ کا واسطہ ہے اللہ تعالیٰ سے میری درخواست کریں کہ میں آزاد ہو جاؤں۔ مجھے رات کو نیند نہیں آتی اور دن کو سکون نہیں ملتا ہے، کیوں کہ قرض خواہ تنگ کرتے ہیں۔ میں پوسٹ آفس میں معمولی سا کلرک ہوں، میری تنخواہ ۲۰۰۰ روپے ہے، میرے دو عدد بیٹے ہیں ان کا میں بڑی مشکل سے راشن پورا کرتا ہوں۔ میں خط اس لیے لکھ رہا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ سے میری سفارش کریں

تاکہ میری جان آزاد ہو جائے، ورنہ میں موت کی گہری نیند سو جاؤں گا جس طرح کے حالات ہیں۔ بہت سے بزرگوں نے تسلی دی ہے کہ آپ کا قرض اتر جائے گا، مجھے حالات نظر نہیں آرہے ہیں کہ قرض اترے، باقی اللہ تعالیٰ کے خزانے میں کوئی کمی نہیں ہے، وہ میری مدد خزانہ غیب سے کر دے گا۔ میں آپ کی خدمت میں اس خط کو حاضر کر رہا ہوں، برائے مہربانی جواب ضرور عنایت فرمائیں، عین نوازش ہو گی۔ اللہ تعالیٰ آپ کو سلامت رکھے، آمین۔

**جواب:** پریشان نہ ہوں، دل میں ادائیگیٔ قرض کی نیت رکھیں کہ جب اللہ تعالیٰ مجھے دے گا ادا کر دوں گا اور وصیت لکھ دیں کہ فلاں فلاں کا میرے اوپر اتنا اتنا قرض ہے۔ مسئلہ سمجھ لیں کہ اس کے بعد اگر وقت پورا ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے بلا لیا تو ان شاء اللہ تعالیٰ کوئی مؤاخذہ نہ ہو گا، کیوں کہ ادائیگی کی نیت تھی اور وصیت بھی کر دی تھی۔ اللہ تعالیٰ ظالم تھوڑی ہیں، وہ جانتے ہیں کہ میرے بندے کے پاس قرض ادا کرنے کے لیے پیسہ نہیں تھا تو کیسے ادا کرتا۔ مطمئن رہیں۔ اور قرض خواہوں کے خوف سے یا دنیا کی مصیبت سے ڈر کر حرام موت مرنا مؤمن کی شان نہیں، جس حال میں اللہ تعالیٰ رکھیں راضی رہو۔ حرام موت سے اللہ تعالیٰ کا غضب مول لینا اور دائمی عذاب خریدنا کہاں کی عقل مندی ہے۔ بالفرض اگر قرض خواہ مقدمہ بھی کر دیں تو عدالت قسطیں مقرر کر دیتی ہے جو آدمی رفتہ رفتہ ادا کر دیتا ہے اور بالفرض اگر جیل بھی جانا پڑے تو بھی کوئی بے عزتی نہیں، بہت سے انبیاء مثلاً حضرت یوسف علیہ السلام کو بھی قید خانہ میں ڈالا گیا تو کیا ان کی عزت کم ہو گئی۔ بس حق پر قائم رہو۔ اللہ تعالیٰ کی مرضی پر جیو اور مرو پھر کوئی بے عزتی نہیں ہو سکتی۔

البتہ بزرگوں کی نصیحت یہ بھی ہے کہ جہاں تک ہو سکے قرض سے بچو اور اگر ضرورت پر لینا پڑے تو اتنا ہی لو جس کو ادا کر سکو۔ لہٰذا اب نیت کر لو کہ آیندہ کبھی قرض نہیں لوں گا۔ ادائیگی کی نیت تو ہے ہی، بس وصیت بھی کر دو، حتّی المقدور ادائیگی کی کوشش کرو اور دعا بھی کرو اور چین کی نیند سوؤ۔ دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو قرض سے سبکدوش فرما دے، آمین۔

۲۲۴) حال: عارف باللہ حضرت اقدس جناب دادا پیر صاحب دامت برکاتہم العالیہ!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! بغیر تمہید کے عرض ہے کہ بندہ... کا رہنے والا ہے اور جیسے ہی آپ نے خلافت واجازت کا تمغہ میرے شہر میں شیخ کو عطا فرمایا ہے بندہ فوراً ہی زندگی میں پہلی بار بیعت ہو گیا تھا اور حد درجہ محبت بھی ہو گئی تھی، اپنے شیخ کے ساتھ حتّٰی کہ اپنے والدین سے زیادہ حضرت شیخ کے ساتھ محبت تھی۔ اور اس محبت کے سفر کو تقریباً چودہ سال ہونے کو ہیں۔ مگر اب سے تقریباً دس ماہ پہلے ایک واقعہ ہو گیا۔ کسی کے ساتھ ہماری مسجد کے معاملے پر جھگڑا ہو گیا اور اس میں ایک آدمی نے میرے والد صاحب جو کہ مسجد کے امام تھے، ان کو گالیاں دیں اور میں نے ان کو روکا تو اس نے میرے شیخ کو گالیاں دیں جسے سن کر میں نے کھڑے ہو کر گریبان پکڑنا چاہا، درمیان میں لوگوں نے پکڑ لیا مگر میں اس کو دھمکی دیتا ہوا وہاں سے آگیا۔ اور یہ سارے حالات اپنے شیخ کو بیان کیے تو حضرت شیخ نے فرمایا کہ ڈٹ جاؤ اور خبردار! جو خطیب آرہا ہے اس کو منبر کے قریب بھی نہیں آنے دینا بلکہ فرمایا کہ تمہاری مدد کے لیے مدرسے سے کچھ طالب علم بھی بھیج دیتا ہوں۔

اب عینِ وقت پر میں ڈٹ گیا۔ میری مدد کو تو کوئی بھی نہ آیا۔ میں ایک اکیلا اور وہ تو دس سے بھی زیادہ تھے جنہوں نے مجھے پکڑ لیا۔ اس میں میرے ہاتھ کی ایک انگلی بھی کٹ گئی، جس کی ایک رگ ابھی تک متأثر ہے۔ حضرت شیخ نے تھانے پرچے کا حکم فرمایا۔ میں اس دن جمعہ، عصر، مغرب، عشاء بھی نہ پڑھ سکا۔ تھانے درخواست دے دی تو جن کے ساتھ جھگڑا ہوا وہ کہنے لگے کہ مولانا کے پاس ہماری پہنچ زیادہ ہے، ہمارے ساتھ تعاون کا تعلق ہے، ہم بہت زیادہ تعاون کرتے ہیں وہاں پر، تم ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکو گے، جب کہ میں حضرت شیخ کے حکم کے مطابق عمل کرتا رہا اور رات کو وہ چند آدمی اکٹھے ہو کر حضرت شیخ کے پاس گئے اور معافی مانگ لی۔ حضرت نے معاف کر دیا اور فرمایا: فیصلہ چند دن کے بعد ہو گا۔ اس کے بعد انہوں نے ایک ایک دن میں بیسیوں چکر لگائے۔ میں ایک آدمی کے ساتھ حاضر ہوا

توحضرت شیخ ناراض ہوئے اور فرمایا کہ تم کیوں نہیں آتے آدمی لے کر؟ تو میں نے فوراً ہی چند آدمیوں کو جو کہ محلے دار تھے ساتھ لے کر حاضر ہوا تو ان سب کے سامنے فرمایا کہ چلے جاؤ یہاں سے، کم عقل ہو، پاگل ہو، دفع ہو جاؤ، میں خاموشی کے ساتھ باہر آگیا تو سب لوگوں نے مجھ پر طعن شروع کر دیا کہ تمہاری یہ حیثیت ہے یہاں پر، تم نے ہم لوگوں کی بھی بے عزتی کروادی، وہ لوگ صحیح کہتے ہیں کہ مولانا کے پاس آپ کی کوئی حیثیت ہی نہیں ہے، جب کہ دیکھ لو وہ لوگ سارا دن یہاں ہوتے ہیں۔ میں خاموش ہو گیا۔

پھر ان لوگوں نے حضرت شیخ کی دعوت کی تو مخالفین نے آوازیں کسنی شروع کر دیں کہ اب بتاؤ تم کہتے ہو کہ وہ لوگ حضرت کو گالیاں دیتے ہیں اور تم مریدِ خاص ہو تو اب وہ تم سے تو بات بھی نہیں کرنا چاہتے اور دیکھ لو کہ ان کی دعوتیں کھا رہے ہیں تو اب ان کے خلاف فیصلہ کیسے آسکتا ہے کہ جس کی دعوت کھا رہے ہیں ان کے خلاف فیصلہ دیں گے؟ پھر حضرت شیخ نے مجھے بلایا اور فرمایا کہ یہ کیا تم انگلی اٹھائے پھر رہے ہو مجھے جان کا خطرہ ہے تمہاری وجہ سے۔ پہلے کام کر لیتے ہو اور پھر میری جان کو آجاتے ہو اور میں خاموش رہا اور اندر تنہائی میں بیٹھ کر روتا رہا کہ یہ کیا ہو گیا کہ حضرت شیخ نے خود ہی تو فرمایا تھا کہ ان کے خلاف ڈٹ جاؤ اور پھر فرمایا کہ ان کے خلاف تھانے میں پرچہ کرواؤ، پھر فرمایا: لوگ اکٹھے کر کے لاؤ۔ اب ایک طرف حضرت شیخ کی طرف سے یہ ڈانٹ ڈپٹ اور دوسری طرف مخالفین کی باتیں اور طعنے کہ ہم نے کہا نہیں تھا کہ ہم سے ٹکر نہ لو چاہے اپنے شیخ کے کہنے پر آئے مگر اب دیکھ لو کہ وہ ہمارے ہی ساتھ ہیں، ہمارے مخالف نہیں ہو سکتے، ورنہ ان کو پتا ہے کہ اگر وہ ہمارے خلاف ہو گئے یا ہماری دعوت سے انکار کیا تو ان کے جلسے میں اور عید کے موقع پر لاؤڈ اسپیکر کون لگائے گا؟ لہٰذا ہم سے نہیں بگاڑ سکتے اور تمہارے پاس کیا ہے کہ وہ تمہاری طرف داری کریں؟ تمہاری حمایت کرنے سے ان کو کیا فائدہ ہو گا؟ جب کہ ہماری مخالفت کرنے سے ان کو نقصان ہو گا۔ اور حقیقت بھی

یہی ہے کہ میرے پاس سوائے محبت کے اور کچھ ہے ہی نہیں تو میں کس بات پر اتراؤں۔ کیوں کہ حضرت شیخ نے مسلسل تقریباً ۳،۴ بار مجھے ملنے کو منع کر دیا تھا تو مخالفین آئے اپنے ساتھ اور لوگوں کو بھی لائے اور حضرت شیخ نے مکمل طور پر فیصلہ ان کے حق میں سنا دیا۔ اب مخالفین نے تو میرا جینا حرام کر دیا کہ تم تو کہتے تھے کہ حضرت کے کہنے پر یہ سب کچھ کر رہے ہو اب بتاؤ تم سے تو انہوں نے پوچھنا تک گوارا نہیں کیا، بات تک نہیں کی، تمہیں تو کچھ انہوں نے بتایا تک نہیں اور دیکھ لو کہ ہم تو فیصلہ بھی لے آئے ہیں۔ میرے پیچھے ہی رہتے ہیں یہ لوگ۔ کہیں بھی کھڑا ہو تا کسی سے ملتا فوراً وہاں پہنچ کر گالیاں اور مغلظات بکنا شروع کر دیتے۔ میری مسجد میں لوگوں کو بھیجتے کہ جاؤ ان سے پوچھ کر آؤ کہ اب کیا حال ہے اور سارے نمازیوں کو بتا کر آؤ کہ اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

جواب: آپ کا موقف سن لیا، دوسرے فریق یعنی آپ کے شیخ کا موقف بھی سننا ضروری ہے کیوں کہ ایک طرف کے بیان پر فیصلہ نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اپنے شیخ سے حسنِ ظن رکھو اور یہ سوچو کہ جو فیصلہ شیخ نے دیا اس میں کوئی دینی مصلحت ہو گی اور جیسا کہ آپ نے لکھا ہے کہ انہوں نے کہا کہ تمہاری وجہ سے مجھے جان کا خطرہ ہے، یقیناً کوئی ایسی ہی بات ہو گی۔ پھر بھی اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو سوچو کہ شیخ بھی بشر ہے بشری کمزوری سے ایسا ہو گیا ہو گا۔

۲۲۵) حال: جناب! یہ ساری صورتِ حال الحمد للہ! بڑے صبر اور تحمل کے ساتھ برداشت کی اور سوچا کہ اب کیا کروں کہ میرے خانقاہ جانے کی وجہ سے اگر حضرت کو کوئی تکلیف پہنچتی ہے تو اب کیا کروں کہ اسی دوران کتاب "حقوقِ شیخ اور آداب" ملی تو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو گئی۔ آپ کے فرمان سے مجھے ایک راہ ملی ورنہ بندہ معلوم نہیں کہاں بھٹکتا پھرتا رہتا۔ آپ کے فرمان کو پڑھا، بار بار پڑھا خاص کر حقوق وآداب نمبر ۱۸، ۳۱، ۲۱، ۷۷، ۳۴ کو اور آپ کے ان فرمان پر عمل کرتے ہوئے اور ان کا حوالہ دیتے ہوئے حضرت شیخ کو خط تحریر کیا جس کی کاپی ساتھ ہے، جس کے

جواب میں پہلے حضرت نے لکھا کہ ملنا جلنا رکھو لیکن جب اپنی مجبوری کو سامنے رکھا تو حضرت شیخ نے خط و کتابت کی اجازت مرحمت فرماتے ہوئے لکھا" بہت اچھا"۔ بندہ اجتماعی طور پر مثلاً پیر کے بیان وغیرہ میں مسلسل حاضر رہتا ہے، کبھی کوئی ناغہ نہیں ہوا ہے، صرف انفرادی حاضری کم کی ہے۔

**جواب:** آپ کے اخلاص اور سلامتیٔ طبع سے بہت دل خوش ہوا۔ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۲۲۶) **حال:** پھر جب میں نے دوسرا خط لکھا تو وہ حضرت شیخ نے بغیر جواب کے واپس بھیج دیا، جس سے حضرت شیخ کی ناراضگی محسوس ہوتی ہے۔ یہ دوسرا خط بھی ساتھ ہے۔

**جواب:** ناراضگی کی تو کوئی بات نہیں معلوم ہوتی، اس خط میں کوئی بات اصلاح کی نہیں ہے، اس لیے جواب نہ دیا ہو گا۔ دوسرے ایک ادب یہ ہے کہ شیخ کو کسی کام کے لیے کہنا خلافِ ادب ہے، جیسے ماہنامہ "الابرار" کا کام آپ نے سپرد کیا، یہ مناسب نہیں۔

۲۲۷) **حال:** جناب! اب اس وقت بندہ ذہنی طور پر بہت پریشان ہے۔ اس حالت میں مشورہ کروں تو کس سے کروں؟ کچھ سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لیے کہ یہاں کوئی اور تو فی الحال ہے ہی نہیں کہ جس سے مشورہ کروں اور اس کو ساری صورتِ حال سناؤں اور بتاؤں۔ اس لیے آخر کار اب آپ کی خدمت میں یہ عریضہ ارسالِ خدمت ہے۔ اصل صورتِ حال عرض کر دی ہے، اس پر نظر فرماتے ہوئے آپ اس بندے کو اپنے قیمتی مشورے سے نوازیں۔ اللہ تبارک و تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ خدماتِ دینیہ کے ساتھ لمبی عمر سے نوازیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو خوب خوب جزائے خیر عطا فرمائے۔

**جواب:** فی الحال اصلاحی مکاتبت شیخ سے جاری رکھیں۔ اگر بالفرض جواب نہ آئے تو مطلع کریں۔

۲۲۸) **حال:** جناب حضرت والا! خط کی طوالت آپ کی طبیعت پر بارِ گراں گزرے گی مگر مجبوری تھی، اس لیے اللہ تعالیٰ ہی کے لیے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں۔

## ایک حافظ ڈاکٹر صاحب کا اصلاحی عریضہ

۲۲۹) **حال:** مرشدنا و مولانا عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہٗ! بعد سلام بندہ عرض کرتا ہے اس دفعہ حضرت والا کی تعمیلِ ارشاد میں تقریباً بیس دن کے بعد خط لکھ رہا ہوں، پچھلے خط میں حضرت والا نے اپنی شانِ رحمت سے مجھ نادان کو معاف بھی فرمایا اور گناہ سے بچنے کی ہدایت بھی عنایت فرمائی، ورنہ میں اپنی نادانی سے سمجھا تھا کہ شاید میری لاپروائی اور مسلسل کوتاہی سے کوئی سخت جواب ارشاد فرمائیں گے۔

**جواب:** شیخ کوئی بے ضرورت تھوڑی ڈانٹتا ہے لیکن اگر ڈانٹے تو اس پر بھی فدا ہو کہ وہ بھی اصلاح کے لیے ہوتی ہے۔ ایک دفعہ میں نے میر صاحب کو ڈانٹا تو انہوں نے یہ شعر کہا۔

ہائے وہ خشمگیں نگاہ قاتلِ کبر و عجب و جاہ
اس کے عوض دلِ تباہ میں تو کوئی خوشی نہ لوں

خشمگیں نگاہ کے معنٰی ہیں غصہ والی نگاہ۔

۲۳۰) **حال:** پچھلے خط میں حضرت والا نے جو فرمایا تھا کہ جان لڑا کر دل کی حفاظت کرو، الحمدللہ! حضرت والا کا خط ملنے کے بعد بندے نے ایک دفعہ بھی کوئی ایسا جملہ نہیں کہا جس میں سامنے موجود کسی نرس یا ڈاکٹرنی کو ہنسانے کی نیت ہو۔

**جواب:** ماشاء اللہ، بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ کا قربِ خاص حاصل کرنے کا یہی راستہ ہے، ایک نظر بچانا اور حسینوں سے عیناً قلباً اور قالباً دور رہنا ایک لاکھ تہجد سے افضل ہے۔ اس راہ میں مستقیم رہو، اللہ تعالیٰ کو دل میں پاؤ گے۔

۲۳۱) **حال:** میں نے اپنا تجزیہ کیا تو احساس ہوا کہ مجھ میں بلا ضرورت بولنے کی عادت ہے، اسی وجہ سے بے ضرورت باتیں کرتے ہوئے میں کوئی ایسی بات کر جاتا تھا جس سے سامنے والی کو ہنسی آجاتی تھی۔

**جواب:** بے ضرورت نہ بولو، خصوصاً خواتین کی موجودگی میں۔ سوچو کہ ایک ایک لفظ لکھا جارہا ہے:

مَا يَلۡفِظُ مِنۡ قَوۡلٍ اِلَّا لَدَيۡهِ رَقِيۡبٌ عَتِيۡدٌ[۷]

۲۳۲)حال: حضرت والا کی مجلس میں پانچ سے چھ دن میں ایک دفعہ حاضری ہو جاتی ہے۔اب کوشش کروں گا کہ ان شاء اللہ چار دن میں ایک دفعہ حاضری ہو جائے۔

جواب: اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۲۳۳)حال: حضرت والا جی! آج میں آپ کو لمبا خط اپنی دل کی بھڑاس والا خط لکھ رہی ہوں، آپ کو تکلیف دے رہی ہوں، تکلیف کی معافی چاہتی ہوں۔

حضرت والا! میں الٹے ہاتھ سے لکھتی ہوں۔ مجھے دو لڑکیوں نے کہا کہ اتنا اچھا علم حاصل کر رہی ہو اور لکھتی اُلٹے ہاتھ سے ہو تو میں نے کہا کہ کوشش بہت کی ہے، نہیں لکھ سکتی۔

جواب: یہ پیدائشی عذر ہے، اس لیے کوئی حرج نہیں۔

۲۳۴)حال: پھر آپ کا ارشاد یاد آیا کہ جو معذور ہوتا ہے وہ ماجور ہے، صحیح ہے؟

جواب: صحیح۔

۲۳۵)حال: حضرت والا جی! نماز میں عورتوں کا کم جھکنا سنت ہے، اب میں نے کسی کو دیکھا کہ کوئی کم جھکتا ہے کوئی زیادہ مثلاً عالمات۔ آپ میری یہ مشکل آسان کیجیے کہ ہمیں کتنا جھکنا چاہیے؟

جواب: عورتیں رکوع میں بہت معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں اور ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ لیں، مَردوں کی طرح انگلیوں کو پھیلا کر گھٹنوں کو نہ پکڑیں اور اپنے گھٹنوں کو ذرا آگے کو جھکا لیں۔ ”خواتین کی نماز کا طریقہ“ مؤلفہ مفتی عبدالرؤف صاحب سکھروی مرسل ہے، اس کے مطابق نماز پڑھیں۔

۲۳۶)حال: حضرت والا جی! جب لوگ مجھے یہ کہتے ہیں کہ آپ اچھی ہیں یا آپ بہت نیک ہیں تو حضرت والا جی! اس وقت کبھی تو خوف آتا ہے دل میں یا اگر کبھی مذاق

---

۷ ق:۱۸

کے موڈ میں ہوتی ہوں یعنی خوف نہیں ہوتا تو آپ کا ایک شعر اور ایک قول اسی وقت پڑھتی ہوں۔

ہم ایسے رہے یا کہ ویسے رہے
وہاں دیکھنا ہے کہ کیسے رہے

**قول:** شکر سے تکبر نہیں بڑھتا، اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

**جواب:** بس یہ سوچا کریں کہ اللہ کا شکر ہے جس نے میرے عیبوں کو مخلوق سے چھپالیا اور نیکیوں کو ظاہر فرمادیا، جس سے لوگ میری تعریف کرتے ہیں۔

۲۳۷) **حال:** حضرت والا جی! مجھے بد گمانی بہت زیادہ ہونے لگی ہے کہ اپنے آپ سے تھک جاتی ہوں۔ اپنے آپ کو سمجھاتی ہوں حالاں کہ جس کے بارے میں بد گمانی ہوتی ہے اس سے زیادہ مجھے اس پر ترس آتا ہے۔ درود شریف پڑھ کر اپنے اوپر دم کرتی ہوں اور پھر اپنے آپ کو اس طرح سمجھاتی ہوں کہ جس طرح ہماری والدہ چاہتی ہیں کہ ہم سب بہن بھائیوں میں کبھی جھگڑا نہ ہو پیار محبت ہو تو اللہ تعالیٰ تو اپنے ہر بندے سے محبت کرتے ہیں اور معلوم نہیں کون سی بات کسی کی اللہ کو پسند آجائے، کون اللہ کا زیادہ پیارا ہے۔ یہ بھی سوچتی ہوں میں پیدا ہی کیوں ہوئی تھی، پیدا ہوتے ہی مر جاتی، اتنے گناہ تو نہ کرتی۔

**جواب:** اپنے مرض کا علاج خود نہیں کیا جاتا۔ طبیب سے پوچھے بغیر جسمانی علاج کرتی ہو؟ بد گمانی کا علاج وظیفے پڑھ پڑھ کر خود پر دم کرنا نہیں ہے، اس طرح شیطان تھکا کر نفسیاتی مریض بنادے گا۔ سوچا کریں کہ جس کے بارے میں، میں بد گمانی کر رہی ہوں قیامت کے دن اللہ تعالیٰ شرعی دلیل طلب کریں گے تب کہاں سے دلیل لاؤں گی؟ اس لیے حسنِ ظن ہی میں فائدہ ہے کہ حسنِ ظن پر کوئی دلیل طلب نہیں کی جائے گی۔ باقی اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں کے ساتھ محبت کا جو مراقبہ کرتی ہو یہ اچھا ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی سوچ لیا کریں کہ جس کے بارے میں، میں بد گمانی کر رہی ہوں ممکن ہے یہ علمِ الٰہی میں ولی اللہ ہو اور ولی اللہ کے ساتھ بد گمانی کرنا اللہ کا غضب مول لینا ہے۔ پیدا

ہوتے ہی مر جاتے تو ولایتِ خاصہ کیسے حاصل ہوتی۔

۲۳۸)حال: حضرت والا جی! آج آپ کو بات بتاتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ بچپن سے میرے دل میں کیا ڈالتے تھے۔ چھوٹی تھی تو ایک بار چوڑیاں توڑ دیں کہ ان کا کیا کروں گی؟ ایک بار ایک روپیہ پھاڑ دیا کہ یہ کاغذ ہی تو ہے۔ قریب البلوغت کے سوچتی تھی وہ کون سا دن ہو گا جب میں ٹی وی دیکھنا گانا سننا چھوڑ دوں گی ۱۹۹۸ء، ۱۶ سال کی عمر میں مدرسے میں گئی یہ چھوڑ دیا، پھر اللہ نے دل میں ڈالا کہ کوئی ایسا بزرگ ہو جس سے میں اپنی ہر بات بتاؤں، وہ میری اصلاح کر دیں۔ حضرت اقدس مولانا یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ سے بیعت بھی لے لی تھی۔ ان سے فائدہ ہوا تھا، لیکن ان کی کتب نہیں پڑھی تھیں۔ اب اللہ نے دوسرے شیخ دیے کہ آپ کے علاوہ کسی کی کتب بطورِ علم میں اضافے کے نہیں پڑھی جاتی اور جب آپ کی پڑھوں تو جو کیفیت ہوتی ہے بخدا دل باغ باغ ہو جاتا ہے، رونا آجاتا ہے، رونگٹے خوشی سے، محبت سے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ حضرت والا جی! بچپن میں ایک عادت تھی کہ کسی کے گھر پر کچھ بھی نہیں کھاتی تھی، نہ کسی سے پیسے لیتی، اپنے گھر بھاگ کر آجاتی تھی اور کسی اور کے یہاں اب شرم کی وجہ سے کچھ حلق سے نیچے نہیں اترتا ہے۔ اب تو عقل آگئی ہے۔ تھوڑا بہت (زیادہ نہیں) کھا لیتی ہوں اور شکر ادا کرتی ہوں کہ مانگنے کی عادت نہیں اور حضرت والا جی! دنیاوی رنگینیوں سے دل گھبراتا ہے، حالاں کہ ہمارا گھر تھوڑا بہت سیٹ ہوا ہے۔

جواب: شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے جذب فرمالیا۔ شیخ کی کتب سے فائدہ ہونا مناسبت کی دلیل ہے اور اس راہ میں نفع کا مدار مناسبت پر ہے۔ لیکن کتاب علم میں اضافے کے لیے نہ پڑھیں بلکہ کیفیتِ احسانیہ حاصل کرنے کی نیت سے پڑھیں۔

۲۳۹)حال: حضرت والا جی! میں اپنے گھر میں بہت کم جاتی ہوں، کیوں کہ بے پردگی بہت ہوتی ہے، کزن تنگ کرتے ہیں مذاق میں۔

جواب: گھر جائیں تو سختی سے شرعی پردہ کریں اور یہ شرط رکھیں کہ اس شرط پر آؤں

گی کہ بے پردگی نہ ہو۔نا محرم سے مذاق جائز نہیں۔ پردہ کرنے میں کسی کی ناراضگی کی پروانہ کریں۔

۲۴۰)**حال:** دوسری وجہ یہ ہے کہ ان کے گھر ڈیکوریٹ بہت ہوتے ہیں۔ ہاں جس کمرے میں چار پائی ہوتی ہے ادھر بیٹھ جاتی ہوں۔ میرا دل بہت گھبراتا ہے اور درمیانے اور غریب لوگوں کے گھر سکون ملتاہے اور پرہیز گاروں کے گھر۔ آپ یقین کریں کہ اپنی ایک نیک دوست کے ہاں گئی تو بہت مزہ آیا کہ ان کے گھر ٹی وی بھی نہیں تھا، دنیا کی رنگینیاں بھی نہیں تھیں۔ ایسے گھر کو دیکھنے کی حسرت تھی، آج دیکھ لیا، بے وقت سکون کی وجہ سے نیند آجاتی لیکن اب ان کی بھابھی جہیز میں فرنیچر لائیں، یقین کریں حضرت والا جی !اب اسی کمرے میں نیند تو کیا لیٹنے کا بھی دل نہیں کرتا، باہر چار پائی بچھوا کر اسی پر بیٹھ جاتی ہوں، بس سادگی کی عاشق ہوں، اکابرین کے کمرے دیکھنے کا شوق ہے۔ کسی بزرگ کا کمرہ اخبار میں دیکھا تھا تصور میں آپ کا بھی ایساہی لے کر آتی ہوں۔

**جواب:** دنیا کی رنگینیاں اچھی نہ لگنا اور سجے ہوئے مکانوں میں دل کا نہ لگنا اچھی بات ہے، لیکن یہ بات اتنی اہم نہیں ہے جتنی ضروری بات پردہ ہے، بے پردگی سے اللہ تعالیٰ ناراض ہوتے ہیں، اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا فرض ہے۔

۲۴۱)**حال:** حضرت والا جی !میں کوئی عمل اگر کروں زبردست اجر کا سوچتی ہوں اور جنت کا کم سوچتی ہوں جتنا یہ کہ اللہ کو پانا ہے، جس میں ہمارا پیارا ربّا راضی اور خوش ہو وہی کام کرنا ہے، کیا جنت، کیا اجر۔

**جواب:** عمل میں اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقدم کرنا بندگی کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، لیکن جنت سے استغنا ایسا نہ ہو کہ ناشکری لازم آئے۔ ہم جنت کے بھی طلب گار ہیں کیوں کہ جنت اللہ تعالیٰ کے دیدار کی جگہ ہے۔ اللہ کے دیدار کے لیے ہم جنت کے طالب ہیں اور اللہ کی ہر نعمت کے محتاج ہیں۔

۲۴۲)**حال:** حضرت والا جی !مجھے آپ کی باتیں سننے کا اور پڑھنے کا بہت شوق ہے۔ اکثر

آپ کی شاعری پڑھتی ہوں۔ میری دوست مجھے آپ کی باتیں بتاتی ہیں۔ جب کبھی ان کے والد آپ سے مل کر آتے ہیں تو میری دوست مجھے بتاتی ہیں اور ایک بات یہ پتا چلی کہ میری دوست کے نانا مولانا ... دامت برکاتہم کے ساتھ مل کر آپ مذاق بھی فرماتے ہیں تو میں اور میری دوست مل کر جب مذاق کرتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہمارے شیخ جی بھی مذاق فرماتے ہیں، پھر ہم بہت خوش ہوتے ہیں۔ حضرت والا جی! مجھے آپ سے بہت ہی زیادہ عقیدت ہوتی جارہی ہے اور اللہ کی محبت میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ کبھی اللہ کی محبت کی وجہ سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

**جواب:** شیخ سے عقیدت مبارک حالت ہے اور اللہ کی محبت حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔

۲۴۳) **حال:** حضرت والا جی! میری دو تین باتیں آپ سے ملتی ہیں: ایک تو یہ کہ ایک بار میں اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِیْنَ پڑھتی جارہی تھی، پھر اللہ نے ذہن میں ڈالا کہ صبر کرنے والوں کے ساتھ اللہ ہے، یعنی اتنا بڑا مالک جس کے ساتھ ہو اس کو کس کا غم، میں نے خود سے کہا کہ جب تم یہ کہتی ہو کہ اللہ کو پانا ہے تو اللہ جب تمہارے ساتھ ہے تو غم کس کا۔ دوسری بات جب کسی سے مجھے تکلیف ملتی ہے تو سوچتی ہوں بدلہ لوں گی تو زیادتی نہ ہو جائے، پھر خود گناہ گار ہو جاؤں گی، ویسے کیا گناہ کم کرتی ہوں، معاف کردوں تو بہتر ہے، یہ دونوں باتیں انعاماتِ ربانی میں پڑھیں۔

**جواب:** ماشاء اللہ! آپ کے حالات سے دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ مزید ترقیات عطا فرمائیں۔

۲۴۴) **حال:** حضرت والا جی! اب الحمد للہ تمام سنتوں پر عمل شروع ہو گیا ہے۔ ایک اور سنت پر عمل کرنا چاہتی ہوں، بیعت لینا چاہتی ہوں آپ سے۔ اس کی شرائط جو بھی ہوں بتا دیجیے، آپ کا ارشاد چاہے خط کے ذریعے ہو یا کتاب کے ذریعے فوراً عمل کرتی ہوں۔ نصیحت جو بھی کریں اچھی لگتی ہے، عمل کرتی ہوں۔

**جواب:** عورتوں کو ان کی درخواست پر غائبانہ بیعت کر لیا جاتا ہے۔ اصلاحی مکاتبت محرم کے دستخط کرا کے کرتی رہیں۔

۲۴۵) **حال:** حضرت والا جی! جب ہمارے گھر میں مہمان (کزن) آجاتے ہیں تو پھر

میں ٹی وی والے کمرے میں بیٹھ جاتی ہوں، دیکھتی نہیں ہوں، اپنی کتابیں پڑھنے لگ جاتی ہوں یا کبھی نماز کا نقاب لگا کر پڑھتی ہوں اور اپنے گھر والوں کو آرام سے سمجھاتی ہوں۔ دعا بھی ہر مسلم کے لیے کرتی ہوں اور اب درود شریف اپنے اوپر بھی اور سب پر دم کرتی ہوں دلوں پر چپکے سے۔ حضرت والا جی! پہلے تو میں پاگلوں کی طرح تھی کہ کسی طرح سب مسلم دین پر آجائیں، روتی تھی، پھر سورۂ عبس پڑھی، ہدایت ملی، پھر میر صاحب نے فون پر فرمایا (صحیح طرح یاد نہیں) مطلب یہ تھا کہ پتا ہو کہ سامنے والا بندہ بات مان لے گا تو اسے سمجھاؤ، ورنہ خاموش رہو۔ اب اسی طرح کرتی ہوں، کبھی اپنے اوپر بات لگا کر سمجھاتی ہوں، کبھی مثالوں سے، جیسے میری بڑی بہن اپنے ساس سسر کو اور بڑے بہنوئی اپنے والدین کو بوڑھا بوڑھی کہہ کر بلاتے تھے، مجھ کو تکلیف ہوتی تھی کہ والدین بالکل خاموش اور نیک والد حافظ، یہ کیوں اس طرح کہہ رہے ہیں؟ تو والدہ سے کہا، والدہ نے ان سے کہا، پھر بھی اثر نہ ہوا تو ایک دن میں سوچ رہی تھی کس طرح انہیں سمجھاؤں۔ اللہ نے ذہن میں طریقہ ڈالا میں اپنی بھانجی کو بوڑھی کہہ کر بلانے لگی۔ بڑی بہن تھوڑی غصہ ہوئی۔ میں نے کہا کہ آپی! بیٹی کو بوڑھی کہا کروں؟ آپی نے کہا کہ تو اس کا نام بگاڑ دے گی، پھر سب یہی کہیں گے۔ میں نے کہا کہ تکلیف ہوتی ہے نا! پھر آپ اپنی ساس اور سسر کو کیوں ایسے بولتے ہو؟ ادب ہوتا ہے والدین کا۔ پھر ہنسیں، کہنے لگیں کہ اب سمجھی۔ میں نے پھر بتایا کہ ہمیں کتابوں کے ادب کے بارے میں سمجھایا جاتا ہے، یہ تو پھر والدین ہیں۔

**جواب:** ٹی وی چل رہا ہو تو اس کمرے میں بیٹھنا جائز نہیں۔ جس جگہ اللہ کی نافرمانی ہو رہی ہو وہاں بیٹھنا جائز نہیں، لیکن نامحرموں سے پردہ بھی واجب ہے اس لیے کسی اور کمرے میں بیٹھ جائیں یا ٹی وی بند کرائیں اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو بے پردگی سے بچنے کے لیے ٹی وی کی طرف پشت کر کے بیٹھ جائیں۔ نامحرموں سے پردے کا بہت اہتمام کریں۔ اگر کوئی کمرے میں آجائے تو اسے سختی سے منع کریں۔

۲۴۶)**حال:** حضرت والا! یہ ساری باتیں آپ سے کہیں تو ایسے لگ رہا ہے کہ تکبر ہے۔

**جواب:** شیخ سے حالات کی اطلاع کرنا تکبر نہیں، تکبر کے معنیٰ ہیں اپنے کو اچھا دوسرے کو حقیر سمجھنا اور عجب کے معنیٰ ہیں صرف اپنے کو اچھا سمجھنا، عجب و کبر دونوں حرام ہیں۔

۲۴۷)**حال:** حضرت والا جی! تھانہ بھون کی زبان میں اپنی ایک کیفیت بتاتی ہوں کہ جب اللہ کا نام لوں ہوں یا اللہ کی نعمتیں سوچوں ہوں تو میرا منہ میٹھا ہو جاوے ہے۔

**جواب:** مبارک حالت ہے، شکر کریں۔

۲۴۸)**حال:** حضرت والا جی! جس طرح آپ کہتے ہیں تو ایک لیڈی ڈاکٹر جو میرے ساتھ جاتی تھی، مجھ سے نفرت کرتی تھی لیکن میں آتے جاتے اسے سلام کرتی، خیریت پوچھتی، پھر ایک دن اس نے خود کہا کہ مجھے تم سے نفرت تھی مگر اب تم بہت زیادہ یاد آتی ہو۔ وہ پہلے صرف کوٹ پہن کر جاتی تھی، اب دوپٹا اوڑھنے لگ گئی اور نمازیں بھی پڑھتی ہے۔ آپ کی ایک کتاب بھی دی تھی اور گھر میں ہمارے دو بھائیوں نے داڑھی رکھ لی۔ ہمارے ربّا ہم سے دین کی خدمت لے لیں۔ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ فقیہ بنائے، علم کی سمجھ والا بنائے، مخلوق میں اللہ محبوب رکھے، جذب فرمائے، فنائیت فی اللہ دے دیں، اخلاق اچھے کریں، رزق میں وسعت عطا فرمائے مکمل طور پر صحتِ کاملہ عطا فرمائے، ہر جائز حاجت پوری ہو، جو مانگا وہ بھی اور بن مانگے عطا فرمائے، آمین۔ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر رکھیں، مزید خدمتِ دین لیتے رہیں، جو خواہش ہو آپ کی وہ پوری ہو۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۲۴۹)**حال:** حضرت والا! جی مجھے کوئی نصیحت کر دیجیے، بہت شوق ہے۔

**جواب:** اس کا ہر لمحہ خیال رکھیں کہ ہر سانس اللہ کی فرماں برداری میں گزرے اور ایک سانس بھی اللہ کی نافرمانی میں نہ گزرے اور خطا ہو جائے تو رو رو کر اللہ تعالیٰ کو منا لیں۔ پورے دین کا یہ خلاصہ ہے۔

۲۵۰)**حال:** حضرت والا جی! میں روزانہ نہار منہ ۷ دانہ کلونجی اور ایک کتاب میں السر کا پڑھا تو اس میں لکھا تھا کہ بھوسی اور زیتون کا تیل کھاؤ، میری والدہ بھوسی کا حلوہ بنا کر دیتی ہیں، وہ آدھا چمچہ زیتون کے ساتھ کھاتی ہوں، فائدہ ہے اور دانتوں کے لیے پھٹکری نمک اور سرسوں کا تیل پکا کر پیس کر یہ لگا رہی ہوں، اس سے بھی فائدہ ہے۔

**جواب:** صرف اپنے نفس کی اصلاح کے متعلق لکھیں، غیر ضروری باتوں سے اجتناب کریں۔ مختصر خط لکھیں، دو صفحات سے زیادہ نہ ہو۔

۲۵۱)**حال:** سیدی و سندی، مرشدی و مولائی، پیرِ طریقت، رہبر شریعت عارف باللہ! حضرت اقدس دامت برکاتہم العالیہ واطال اللہ بقائہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

حال یہ ہے کہ دل میں بڑی قساوت اور سختی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھوں سے آنسو نہیں نکلتے، دعا کرتے ہوئے رونے کی شکل بناتا ہوں۔

**جواب:** آنکھوں سے آنسو نہ نکلنا قساوت نہیں ہے، قساوت کی علامت یہ ہے کہ عمل چھوڑ دے اور اس کا غم بھی نہ ہو۔ آپ کو غم بھی ہے اور حدیث فَاِنۡ لَّمۡ تَبۡکُوۡا فَتَبَاکَوۡا[۸] پر عمل بھی کر رہے ہیں، جو متبادل ہے رونے کا۔

۲۵۲)**حال:** لیکن جن لوگوں کی آنکھیں اشکبار دیکھتا ہوں تو بڑی تمنا ہوتی ہے کہ میری آنکھیں بھی اشکبار ہوتیں۔

**جواب:** یہ دل کا رونا ہے، جو آنکھوں کے رونے سے بھی افضل ہے۔

۲۵۳)**حال:** دعا بھی فرمادیں تاکہ سکون حاصل ہوجائے۔

**جواب:** مندرجہ بالا جواب سے سکون حاصل ہوجانا چاہیے۔ دعا بھی کرتا ہوں۔

۲۵۴)**حال:** کبھی یہ خیال بڑی شدت سے آتا ہے کہ بعد مرگ کیا ہوگا؟ زندگی اللہ کی نافرمانی میں گزار رہا ہوں، دل بڑا بے چین ہوجاتا ہے، استغفار کرنے لگتا ہوں، دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ! آپ راضی ہوجائیں۔

---

۸؎ سنن ابن ماجۃ: ۳۴۶، باب الحزن والبکاء، المکتبۃ الرحمانیۃ

**جواب:** بہت اچھا حال ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ہمارے سلسلے کی برکت ہے کہ خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ حضرت حکیم الامت مجدّد الملت مولانا تھانوی فرماتے ہیں کہ جو لوگ سلسلے میں داخل ہیں ان کی اگر زندگی بھر اصلاح نہ ہو لیکن مرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو غالب کر کے اور دنیوی تعلقات کو مغلوب کر کے اپنے پاس بلاتے ہیں۔

۲۵۵) **حال:** کچھ دن انابت کی کیفیت رہتی ہے، پھر دوبارہ غفلت ہو جاتی ہے۔

**جواب:** ہر وقت ایک سی حالت نہیں رہتی، **سَاعَةً کَذَا وَسَاعَةً کَذَا**۔

۲۵۶) **حال:** بعد بیان یا درس دل میں خواہش ہوتی ہے کہ لوگ تعریف کریں اور اس سے دل بھی خوش ہوتا ہے لیکن فوراً بعد نفس کو ملامت کر کے استغفار کرتا ہوں اور اللہ کی حمد بجالاتا ہوں۔

**جواب:** یہ سوچ لیا کریں کہ جو بیان یا درس اچھا ہوا یہ میرا کمال نہیں حق تعالیٰ کی عطا ہے اور عطا کو مالک چھین بھی سکتا ہے۔ تعریف سے اس لحاظ سے خوش ہونا کہ میرا کمال ہے مذموم ہے لیکن اس لحاظ سے خوش ہونا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں کو نفع ہوا، جس سے وہ تعریف کر رہے ہیں۔ اس لیے قبولیت کی دعا کرے اور شکر کرے تو یہ خوشی محمود ہے۔ شکر اور کبر جمع نہیں ہو سکتے کہ دونوں میں تضاد ہے اور اجتماعِ ضدین محال ہے۔

۲۵۷) **حال:** اوّل کیفیت سے پریشانی ہوتی ہے، پتا نہیں مقبول بھی ہے یا نہیں؟

**جواب:** یہ خطرہ مبارک ہے، اور اہل اللہ کا طریق ہے، قبولیت کی دعا کر لیا کریں۔

۲۵۸) **حال:** دل میں کبھی لوگوں کی تحقیر آجاتی ہے بعد کو اس پر بڑا افسوس ہوتا ہے کہ میں نے دل میں کیوں تحقیر کی۔ حضرت والا! دعا فرمادیں کہ اللہ ربّ العزت اصلاحِ باطن کی توفیق عطا فرمائے اور آخرت میں سرخروئی نصیب فرمادے۔

**جواب:** جس کی تحقیر دل میں آئے تو سوچیں کہ ممکن ہے یہ شخص علمِ الٰہی میں ولی اللہ ہو اور ولی کو حقیر سمجھنا غضبِ الٰہی کو مول لینا ہے اور ممکن ہے یہ عند اللہ مقبول ہو اور میں مقبول نہ ہوں یا یہ زیادہ مقبول ہو اور میں کم مقبول ہوں، لہٰذا کسی کو حقیر سمجھنا حماقت اور بے وقوفی ہے۔ پرچہ ''علاجِ عجب و کبر'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔ جملہ

مقاصدِ حسنہ کے لیے دل وجان سے دعا ہے۔

۲۵۹)**حال:** عارفِ اعظم، عارف باللہ، حضرت اقدس مرشدی و محبوبی دامت برکاتہم!
السلام علیکم ورحمۃ اللہ برکاتہ! حضرت والا! شرعی پردہ پر پوری طرح عمل نہیں ہورہا ہے، اکثر غلطی ہو رہی ہے۔ رشتے داروں میں وراثت کے معاملے میں فیصلے میں جانا پڑا تو ان کی والدہ جو کہ نامحرم تھیں سامنے آکر بیٹھ گئیں، میں نے نظریں نیچی کرلیں مگر اٹھ کر چلے جانے کی ہمت استعمال نہ کرسکا۔

**جواب:** یہ کافی نہیں، وہاں سے اٹھ جانا چاہیے تھا۔ جب تک ہمت استعمال نہیں کریں گے دین پر عمل نہیں ہوسکتا۔

۲۶۰)**حال:** دل تو بہت پریشان ہوتا رہا اور بہت نادم بھی ہوا اور توبہ بھی کی اس کے علاوہ اسٹور پر بھی نامحرم گاہک پر بھی غیر ارادی طور پر نظر پڑ جاتی ہے، حالاں کہ حفاظتِ نظر کی خوب کوشش بھی کرتا ہوں مگر ناکام۔

**جواب:** یہ نظر غیر ارادی نہیں ارادی ہے اور یہ کوشش نہیں، کوشش وہ ہے کہ اس پر عمل کی توفیق ہو۔ جب ایسی غلطی ہو تو سو روپے صدقہ کریں۔ اگر اتنی رقم سے بھی نفس کو تکلیف نہ ہو تو اور زیادہ دیں، اتنا روپیہ دیں کہ نفس کو تکلیف ہو۔

۲۶۱)**حال:** اور پھر فوراً نظر ہٹالیتا ہوں، مگر حضرت! دل میں ظلمت محسوس کرتا ہوں اور پھر اسی وقت اٰمَنۡتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پڑھ کر توبہ کرتا ہوں۔

**جواب:** یہ تو نظر ڈالنے سے پہلے پڑھنا چاہیے، جب احساس ہو کہ کوئی نامحرم آرہی ہے تو اسی وقت پڑھ لیں، ان شاء اللہ! نظر بچانے کی توفیق ہو جائے گی۔

۲۶۲)**حال:** حضرت والا! بے پردگی پر قابو نہ پانا میری راہِ سلوک میں بہت ہی بڑی رکاوٹ ہے۔ راہ نمائی فرمائیں تاکہ مکمل ہمت ہو جائے اور سختی سے عمل کرلوں اور ہمیشہ کے لیے اس گناہ سے نجات مل جائے۔

**جواب:** یہ رکاوٹ آپ کی کم ہمتی کی وجہ سے ہے، بجز ہمت کے اور کوئی طریقہ گناہ سے

بچنے کا نہیں ہے۔ سوچو کہ بوڑھے ہو رہے ہو کب تک گیدڑ بنے رہو گے۔ اگر ابھی موت آجائے تو کس حالت میں اللہ کے سامنے حاضر ہو گے، لہٰذا آج ہی اعلان کر دو کہ میں آج سے شرعی پردہ کروں گا اور نامحرم کے ہرگز سامنے نہ آئیں، یہ در اصل مخلوق کا خوف ہے، مخلوق سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو، جو مخلوق کی پرواکرے گا وہ دین پر نہیں چل سکتا۔

۲۶۳) **حال:** جنت کا مزہ آپ کی مجلس میں ملتا ہے، جس دن نہیں آتا تو مجھے بہت ہی بے چینی رہتی ہے، اللہ پاک آخرت میں بھی آپ کے قدموں میں جگہ عطا فرمائے، آمین۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ ہم سب کو جنت میں اکٹھا کر دیں اور جنت میں دخولِ اولین نصیب فرمائیں، آمین۔

۲۶۴) **حال:** حضرت والا! کئی مہینوں سے دل میں یہ داعیہ ہو رہا ہے کہ آپ کی خانقاہ شریف میں چلّہ لگاؤں اور مکمل خلوصِ نیت سے وقت کو قیمتی بناؤں اور آپ کی دعاؤں، آپ کی تعلیم اور آپ کی صحبت شریف میں رہ کر اللہ پاک کو حاصل کر لوں اور اس وقت تک موت نہ آئے جب تک وہ مولیٰ میرے دل میں نہ آجائے اور آپ کے مبارک دردِ دل کا ایک ذرّہ مجھ گناہ گار و سیاہ کار کو بھی عطا ہو جائے۔

**جواب:** محض داعیہ پیدا ہونا اور اس پر عمل نہ کرنا یہ داعیہ ہے ہی نہیں، محض جذبہ ہے۔ صحیح داعیہ ہو تو وقت لگانے میں دیر نہ کریں گے۔ دین کے کام سوچنے سے نہیں عمل کرنے سے ہوتے ہیں۔

۲۶۵) **حال:** حضرت والا! اس نیک کام کا ارادہ کرتا ہوں تو کوئی نہ کوئی مصروفیت ہو جاتی ہے۔

**جواب:**؎

مصروفیتِ کارِ جہاں اُف مری توبہ
فرصت نہ نکالیں گے تو فرصت نہ ملے گی

۲۶۶) **حال:** اب تو بس آپ کی دعاؤں سے ہی یہ مشکل آسان ہو سکتی ہے۔

**جواب:** آپ ہمت کریں، میں دعا کرتا ہوں۔

۲۶۷) **حال:** حضرت والا! آپ سے اجازت کی درخواست کرتا ہوں چلّے کے لیے اور

مقاصدِ حسنہ میں کامیابی کی التجاء کرتا ہوں۔

**جواب:** اجازت کیا بصد شوق۔ ایک منٹ کی دیر کیے بغیر آجایئے۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۲۶۸) **حال:** حضرت والا! آپ کے جواب پڑھنے سے دل میں عجیب نور پیدا ہو گیا ہے۔ میں نے کئی بار خط کو پڑھا ہے اور چوم کر آنکھوں سے لگایا ہے۔ مجھے بہت ہمت ملی ہے۔ ان شاء اللہ! میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ جان دے دوں گا مگر بد نگاہی نہیں کروں گا اور اپنے رب کو راضی کروں گا۔

**جواب:** ماشاءاللہ، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۲۶۹) **حال:** حضرت والا! میں چلّہ تمام اصولوں کی پابندی کے ساتھ لگانا چاہتا ہوں، نہ باہر نکلوں گا، نہ ہی بد نگاہی ہو گی مگر حضرت والا! گھر بار کی اور آٹے دال چاول اور ہر طرح کے کام کاج کی ذمہ داری مجھ نالائق پر ہی ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا ہے کہ کس طرح کامیابی ہو گی۔ راہ نمائی فرمائیں۔

**جواب:** کسی بیٹے کے سپرد یہ کام کر دیں ورنہ بحالتِ مجبوری چلّہ لگانے کے درمیان ہفتہ دس دن کا سامان دے آیا کریں۔

۲۷۰) **حال:** حضرت والا! آج سے مکمل عہد کر لیا ہے اور اعلان بھی کرتا ہوں کہ شرعی پردہ کروں گا اور روکھی سوکھی کھا کر تاحیات آپ کی جوتیوں میں پڑا رہوں گا اور آپ سے اپنے مولیٰ کو پا کر ہی رہوں گا۔

**جواب:** بس پردہ ہی کی کمی ہے، اگر یہ کر لیا تو اُڑ جائیں گے یعنی بہت جلد اللہ کو پا جائیں گے۔

۲۷۱) **حال:** بس آپ کی نگاہِ کرم اور توجہ چاہیے۔ ان شاء اللہ منزل ضرور ملے گی، آمین۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

۲۷۲) **حال:** حضرت والا! آپ کی یہ نصیحت دل میں اندر اتر گئی ہے کہ سوچو کہ بوڑھے ہو رہے ہو کب تک گیدڑ بنے رہو گے۔ اگر ابھی موت آجائے تو کس حالت میں اللہ کے سامنے حاضر ہوگے۔ میں آج ہی اعلان کرتا ہوں۔ حضرت والا! آپ نے بجا ارشاد فرمایا ہے، حقیقت بھی یہی ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ، بہت دل خوش ہوا۔

۲۷۳) **حال:** آپ سے درخواستِ راہ نمائی ہے کہ دنیاوی کام کو کس طرح نبھاؤں؟ کیا کروں؟ حضرت! آپ جس طرح فرمائیں گے میں عمل کروں گا، ان شاء اللہ۔

**جواب:** اوپر سب لکھ دیا گیا، اس کے علاوہ آپ کے ذہن میں کوئی تدبیر ہو تو لکھیں۔

## تقریبِ ختمِ بخاری شریف کے منکرات کی اصلاح

۲۷۴) **حال:** حضرت محترم! میں ذکر (تسبیحات) کر رہی تھی ابھی کہ میرے سامنے میری ختمِ بخاری اور طالب علمی کی اچانک فلم چل پڑی۔ حضرت محترم! دل چاہ رہا ہے کہ اس وقت چیخ چیخ کر روؤں اور اللہ پاک سے اپنے گناہ کی معافی مانگوں۔ مگر جب کسی مدرسے میں ختمِ بخاری کا سنوں تو بار بار خیال اپنی بخاری شریف کی تقریب کی طرف جاتا ہے۔ ہم چار لڑکیاں تھیں، کوئی بھی زیادہ مال دار نہیں بلکہ ایک دو تو کم مال والی تھیں، میں نگراں کی طرح سے تھی۔ چار سالوں میں میری بات سب مانتی تھیں۔ میرے دل میں بھی تھا اور شاید ان تینوں کے دل میں بھی کہ اپنی بخاری شریف کی تقریب پر اپنی معلّمات کو (صرف معلمات کا مدرسہ تھا) اچھی چیز دیں گے۔ اچھے اور بہترین سوٹ دینے کا خیال تھا، سب نے مجبوراً اور خوشی میں اچھے خاصے پیسے جمع کر لیے تھے۔ میں نے ساڑھے تین ہزار ہر ایک لڑکی کو جمع کرنے کا کہا تھا مگر بعد میں تقریباً ۲۱/ ہزار یا کچھ کم جمع کرنا پڑے میں نے قرض لیا، اپنے سونے کے ٹاپس جن پر ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم'' لکھا تھا جو سعودی عرب کے تھے اور مجھے بہت پسند تھے وہ بھی بیچ دیے۔ بالیاں جو بہن نے دی تھیں وہ بھی بیچ دیں اور

بھی شاید ایک ٹاپس اور بیچے، کسی کو نہیں بتایا سوائے والدہ کے کہ ان کے ساتھ گئی تھی بیچنے۔ حضرت! دو سال پہلے تقریباً ساڑھے سات سو آٹھ سو تک کا ایک سوٹ تھا، پھر بھی ساری معلّمات کو سوٹ دیے اور معلّمات ۱۵ یا ۱۴ تھیں۔ مہتممہ نے پوچھا: مدرسے کے لیے کیا کر رہے ہو؟ پریشان ہوگئی کہ پیسے ختم ہوگئے تھے لیکن عزت تو رکھنی تھی، کہا: پانچ، چھ ہزار دوں گی، آپ جو چاہے وہ کریں۔ باقی انہوں نے ملانے کا کہا اور مٹھائی تقسیم کی آنے والوں میں۔ اب پچھلے سال والوں نے بھی جو شاید تین تھیں، سوٹ دیے۔ مدرسے کے لیے بھی کیا ہوگا اور اس سال والوں کا پتا چلا کہ ایک ماہ پہلے تک تقریباً ۱۵ یا ۱۷ ہزار جمع کر چکی ہیں، وہ بھی سوٹ دیں گی حالاں کہ کسی کے گھر والے بھی مال دار نہیں ہیں۔ کس طرح سے ضد کر کے پیسے لیے ہوں گے۔ مہتممہ نے ان سے بھی پوچھا۔ میں نے وہیں ایک پرانی معلّمہ سے کہا کہ آپ انہیں سمجھا کر منع کر دیں۔ تو وہ کہنے لگیں کہ میں کروں گی تو وہ لوگ نہیں مانیں گی کہ جب تک بڑی معلمات کچھ نہ کہیں۔ اس وقت تو جوش تھا کر لیا۔ پریشان بھی بہت ہوئی، ریاکاری بھی تھی، معلمات کو کنگن بھی مہنگے اور موٹے موٹے تازہ پھولوں کے پہنائے تھے، سب نے دیکھا دیکھی ویسے ہی کیا ہوگا۔ اب بہت افسوس ہے کہ کیسی بری رسم ڈال دی۔ اب ہر سال والیاں پہلے والوں سے اور اچھا کرنا چاہتی ہیں اور سارا اخلاص ختم ہو جاتا ہے۔ یہ گناہ جو میں نے کیا اس پر بہت خوف ہے اور نادم ہوں۔

**جواب:** ایک دفعہ رو کر معافی مانگ لیں گناہ چپک نہیں جاتے، توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے اور خود جا کر مدرسے میں مہتممہ سے بات کریں، ادب سے سمجھائیں کہ یہ سب صحیح نہیں ہے۔ خوب دعا کرتی رہیں، دل دل میں یَا سُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَا وَدُوْدُ پڑھ کر مہتممہ اور معلمات سے بات کریں اور اکابر علماء کا حوالہ دیں، اللہ کرے ان کے دل میں بات آجائے اور یہ رسم ختم ہو۔ فتویٰ ساتھ ہے وہ دکھائیں اور دارالعلوم کے مفتی اعظم کے بیان کی کاپی ہے، وہ بھی دکھا دیں۔

۲۷۵)حال: نہ دیں تو پیچھے معلّمات برائی کرتی ہیں، پھر ابھی جس مدرسے کو چھوڑا وہاں بھی سب دکھلاوا ریاکاری، ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر اچھا لباس بناتی ہیں مہندیاں، میک اپ، مہنگے کپڑے۔ معلّمات ہمارے مدرسے میں تو ایک جیسے پہنتی ہیں، طالبات دیتی ہیں پہننے کے لیے پہلے سے۔ یہ سب ریاکاری نہیں ہے؟ پھر مدرسے میں پڑھنے والی طالبات آخری سال والوں کو تحفے دیتی ہیں، چاہے حیثیت ہو یانہ ہو سب سہتی ہیں۔ نہیں تو بے عزتی ہوگی۔ آخری سال والی ایک جیسے لباس بناتی ہیں، چاہے کسی کی حیثیت ہو یا نہ ہو۔ ہوتا تو اکثر سفید ہی ہے مگر اچھے سے اچھا اور مہنگا ہوتا ہے۔ خود اس نے بتایا جس کا مدرسہ ہے کہ ہم نے تقریباً اٹھارہ سو کا آخری سال والیوں نے ایک دن بلکہ چند گھنٹے کے لیے سوٹ بنوایا تھا۔ مدارس میں یہ کیا آگیا ہے؟ پارٹیاں، دعوتیں ہوتی ہیں۔ میں خود گواہ ہوں، ایک سے بڑھ کر ایک تیاری معلّمات اور بچیوں کی اور کپڑے مہنگے مہنگے، یہ کیا ہو رہا ہے؟ میں تو اب کہیں نہیں جاتی، نہ جانا چاہتی ہوں۔ آپ محترم سے درخواست ہے کہ اپنے بیانات میں ہر بار وفاق کے امتحان سے پہلے تک ان چیزوں کا ضرور بتائیں۔ اللہ پاک آپ محترم کو جزائے عظیم دے۔ یہاں سادگی کیوں نہیں اپنائی جاتی؟ تقریب میں اکثر جگہوں پر عورتوں کی آواز باہر جاتی ہے، ورنہ ہلکی سی گونج تو ضرور ہی جارہی ہوتی ہے، جتنا ہی بڑا مدرسہ ہو، یہ تقویٰ کے خلاف نہیں؟

حضرت! عام آدمی کی بات نہیں کر رہی بلکہ جو مفتی ہیں، شیخ الحدیث ہیں، اللہ والوں سے تعلق ہے، خانقاہ ہے، ان کے مدرسے ہیں، یہ سب ان مدرسوں کا حال بتارہی ہوں۔ پورا نور اور برکات ختم ہو جاتی ہیں۔ پوری محفل میں صرف دکھاوا ہوتا ہے۔ کپڑوں اور فیشن کی باتیں ہوتی ہیں اور تو اور آخری حدیث ایک لڑکی پڑھتی ہے، جو مولانا آئے ہوئے ہیں، وہ اس کی آواز سنتے ہیں، شاید صرف وہ ہی سنتے ہیں، ان کے پاس چھوٹا سا مائیک لگا دیا جاتا ہے، لڑکی کے حدیث پڑھنے کے بعد وہ بیان کرتے ہیں۔ یہ تک میں نے سنا ہے اور میرے سامنے ایسا ہوا بھی ہے۔ میرے دل میں اکثر یہ خیال آتا ہے کہ کیا یہ بخاری شریف کی تقریب بدعت نہیں ہے۔ میں خود گزر

چکی ہوں اور دیکھ اور سن چکی ہوں۔ اخلاص تو سارا ختم ہو جاتا ہے، حتّٰی کہ کچھ مدرسوں میں آخری سال والیاں دلہن کی طرح تیار ہو کر آتی ہیں اور ان کی معلّمات ان کی خدمت کر رہی ہوتی ہیں، یہ بھی ایک معتبر نے اپنی آنکھوں دیکھا بتایا ہے۔ یہ سب غلو نہیں ہے؟ کیا یہ سب ریاکاری نہیں ہے؟

**جواب:** صرف ریاکاری ہی نہیں یہ جو کچھ آپ نے لکھا ہے بدعت ہے اور اس کے علاوہ بھی بہت سے منکرات ہیں۔ اب اکابر علماء فرمارہے ہیں کہ ختمِ بخاری کی تقریب بدعت بن گئی ہے۔ اس کو ترک کرنا چاہیے۔ محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ خلیفہ حضرت حکیم الامت مجدد الملت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ آخر میں فرماتے تھے کہ ختمِ بخاری کی تقریب بدعت بنتی جا رہی ہے، اس کو ترک کرنا چاہیے۔ کتاب "الفیض المدراری فی ردِّ رسمِ ختم الصحیح البخاری" کا مطالعہ کریں۔ اپنے مدرسے کی مہتممہ کو بھی دکھائیں۔ اس میں بہت سے اکابر علماء کی آراء لکھی ہیں اور حضرت مولانا شاہ ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بھی اس میں مضمون ہے اور اکابر علماء نے بھی اس کی اصلاح کی ضرورت پر زور دیا ہے اور دارالعلوم کراچی کے علماء بھی اس سے گریز کرتے ہیں اور پچھلے سال دارالعلوم کراچی میں ختمِ بخاری کی تقریب نہیں کی گئی، نہ تاریخ کا اعلان ہوا، چند اساتذہ نے بخاری ختم کرا کے دعا کرا دی۔

## ایک نو مسلم کا عریضہ اور حضرت کا اصلاحی جواب

۲۷۶) **حال:** حضرت صاحب! آپ کے خادم نے جو جواب مجھے دیا وہ میں آپ کو بھیج رہا ہوں۔

حضرت والا! آپ کے خادم صاحب نے مجھے لکھا ہے: اسلام کس لیے قبول کیا ہے؟ حضرت! میں نے اپنی مرضی سے تو قبول نہیں کیا، ہدایت تو اللہ عزّوجلّ کے ہاتھ میں ہے، اس پاک ذات نے میرے نصیب میں اسلام لکھ رکھا تھا۔ بچپن سے طلب تھی، راتوں کو روتا تھا کہ یا اللہ! جو حق مذہب ہو مجھے اس طرف راغب فرما۔ چھ سال تک یہی دعا کی، میری دعا قبول ہوئی، اسلام کو قبول کیا، سچائی کو جانا اور جب

اسلام قبول کیا تو آپ ہی سے نسبت ہوئی، آپ نے یہی کہا: اسلام قربانی مانگتا ہے، اللہ کو قربانی پسند ہے، تمہارا اس گھر میں رہنا ٹھیک نہیں، یہاں میرا رہنا بالکل نقصان وخطرے سے خالی نہیں، اللہ اس بات کا گواہ ہے کہ کس غرض سے اسلام قبول کیا ہے اور کس حرص سے۔

جواب: ماشاء اللہ، آپ نے اللہ ہی کے لیے اور دائمی عذاب سے بچنے کے لیے اسلام قبول کیا ہے۔ جن صاحب نے خط کا جواب دیا ہے ان کا مطلب یہ نہیں کہ نعوذ باللہ آپ نے کسی اور غرض سے اسلام قبول کیا ہے، جو ایسا سوچے گا بھی سخت گناہ گار ہوگا بلکہ ان کا مقصد آپ کو نصیحت کرنا تھا کہ اسلام قبول کرنے کے بعد کچھ مشکلات تو آئیں گی ان کا مقابلہ کریں۔

۲۷۷) حال: حضرت والا! خادم صاحب نے لکھا ہے ہمارے ساتھ صرف اصلاح کا تعلق رکھیں۔

جواب: ان کا مقصد یہ تھا کہ اصلاح کی طرف متوجہ رہیں، لیکن جو مسائل ہوں ان کا لکھنا بھی اصلاح سے متعلق ہے۔

۲۷۸) حال: حضرت والا! میں نے جو سوال اس میں لکھ کے دیے ہیں ان کا یہ جواب دیا گیا ہے، آپ نے مجھے اپنا بیٹا کہا، مجھے بے حد خوشی ہوئی کہ کوئی اللہ والا ملا، اتنا پیارا حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب جیسے شیخ ملے۔ ان کی برکت سے گناہ چھوٹنے لگے۔ گناہ دب گئے، حضرت والا! آپ نے ہی تو فرمایا تھا: جو کوئی مسئلہ ہو تو مجھے آکر بتانا، میں نے تو اپنے دل کی باتیں لکھ کے دیں، مجھے تو اسلام کا علم نہیں، میں تو آپ کے پاؤں کے نیچے جو مٹی آتی ہے اس سے بھی کمتر ہوں، کیا اس خط سے جو پہلے لکھا وہ میں اپنے والدین کو بتاؤں؟ تاکہ وہ اسلام کو برا کہیں۔ اسلام انسان کو حقوق فراہم کرتا ہے، حضرت! تو آج ہمارے منبروں پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے قصے کیوں سناتے ہیں؟ عمل کیوں نہیں کرتے؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں ایک نئے مسلمان کو کیا درجہ دیا جاتا تھا، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسلمان کے حقوق بتلائے ہیں۔

جواب: آخری زمانہ ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام آخر میں ایسا ہی اجنبی ہو جائے گا جیسا شروع میں تھا۔ چناں چہ آج مسلمان اسلام پر عمل نہیں کررہے، اِلّا ما شاء اللہ، اس لیے ہر جگہ ذلیل ہورہے ہیں۔ اگر آپ نے مسلمانوں کو دیکھا تو مایوس ہو جائیں گے، لہٰذا مسلمانوں کو نہ دیکھو، اسلام کو دیکھو اور اس کی تعلیمات پر عمل کرو تو نجات پا جاؤ گے۔

۲۷۹) حال: میرا خط لکھنے کا مقصد اس دور میں حقوق جاننا تھا، آپ لوگ ہمارے بڑے ہیں، ہم آپ کی قدر کرتے ہیں۔ آپ ہی ہم سے اس طرح برتاؤ کریں گے تو ہم اسلام کو کیا سمجھ پائیں گے۔ اللہ کی ذات کریم ذات ہے جس نے سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے لوگوں کے حقوق کا اعلان کروایا۔ اسلام واحد مذہب ہے جو جانور تک کا حق بتاتا ہے۔ ہمیں معاشرے میں کیا حق دیا جارہا ہے؟ ہمیں حق دلانا آپ ہی کا تو کام ہے۔

جواب: اگر معاشرے میں آپ کا حق نہیں دیا جارہا تو قیامت کے دن ان کو پکڑا جائے گا، ان سے مؤاخذہ ہوگا، آپ سے نہیں۔ آپ کو صبر کرنے سے اجرِ عظیم دیا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔ ہمارے بس میں جتنا ہے اتنا حق دے سکتے ہیں، معاشرے کو کیسے مجبور کرسکتے ہیں کہ وہ آپ کا حق ادا کرے۔

۲۸۰) حال: کیا میرا رشتہ حضرت صاحب! آپ نے اصلاح تک کا ہی رکھا ہے؟

جواب: اصلاح اسی کا نام ہے کہ جو مسئلہ پیش آئے اس کا حکم معلوم کرکے اس پر عمل کریں۔

۲۸۱) حال: پچھلے خط کے جواب میں یہ بھی لکھا گیا کہ اپنے عشقِ مجازی کے جنون کو نہیں دیکھا، شیطان دوسرے کے عیب دکھا کر آپ کو ورغلا رہا ہے اور عشقِ مجازی سے نجات کی اتنی پروا نہیں جتنی ہونی چاہیے۔

جواب: عشقِ مجازی سے تو بالکل توبہ کرلو اور اس لڑکی سے ہرگز ہرگز بات نہ کرو، نہ کوئی رابطہ رکھو۔ عشقِ مجازی دین کو تباہ کردیتا ہے، پرچہ ''عشقِ مجازی کا علاج'' روزانہ

ایک بار پڑھو۔

۲۸۲)حال: میری نیت میں کیا ہے، کسی کو کیا پتا۔ میں کسی شخص سے الحمد للہ بد گمان نہیں ہوا۔ بس افسوس ہوا، تب ہی یہ بات لکھی آپ سے پوچھنے کے لیے کہ کیا اسلام کا نام بلند کرنے والے ہی حقوق العباد کو مٹا رہے ہیں، کیا اسلام اسی کا نام ہے؟ آپ سے پوچھا کہ آج کا دیندار طبقہ اتنا بد گمان ہے کہ ہم اپنا رشتہ کہیں بھیجتے ہیں تو کہتے ہیں: اگر دوبارہ غیر مذہب ہو گیا تو؟

جواب: یہ ان کی نادانی اور حماقت ہے اور دین سے دوری اس کا سبب ہے۔ اگر رشتہ نہیں دیتے تو ان کو گناہ ہو گا، آپ صبر کریں، کتنے مسلمان ایسے ہیں اور اللہ والے بھی ہیں، پھر بھی ان کو رشتہ نہیں ملا، انہوں نے صبر کیا، لہٰذا صبر کا دامن نہ چھوڑو اور یَاجَامِعُ ۱۱۱ مرتبہ روزانہ پڑھو اوراوّل آخر میں درود شریف ۱۱،۱۱بار۔ اللہ کی رحمت سے امید ہے کہ رشتہ مل جائے گا، ورنہ اللہ جس حال میں رکھے اس پر راضی رہنا بندگی کا سب سے اعلیٰ مقام ہے۔

۲۸۳)حال: حضرت والا! آپ ہمارے بزرگ اولیاء اللہ میں سے ہیں۔ ہم نے پوچھا کہ کیا مسلمان کا دوسرے مسلمان کے ساتھ ہمدردی، ایثار کا رشتہ نہیں؟ ہم نے اپنی ماں کو چھوڑا اللہ کی رضا کے لیے، گھر چھوڑا اسی مالک کے لیے، اگر ہم نے کسی غرض وحرص کے لیے اسلام قبول کیا ہے تو اللہ دنیا و آخرت دونوں میں برباد کر دیں۔ اگر دکھلاوا ہوتا تو میں کبھی داڑھی نہ رکھتا، اللہ کی توفیق سے ہی رکھی ہے، کیوں گڑ گڑا کے اللہ سے مانگتا؟

جواب: ایک مسلمان کی دوسرے مسلمان سے ہمدردی و ایثار کی اسلام تعلیم دیتا ہے۔ اگر مسلمان اس پر عمل نہیں کرتے تو وہ گناہ گار ہوتے ہیں، آخرت میں ان سے مؤاخذے کا اندیشہ ہے لیکن آپ کا کوئی نقصان نہیں۔ میں نے جیسا کہ لکھا ہے کہ مسلمانوں کو نہ دیکھیں اسلام کو دیکھیں، کوئی کسی کا حق ادا نہیں کرتا تو وہ خود اپنا نقصان کرتا ہے اور مظلوم کو اللہ کا پیار ملتا ہے۔ آپ صرف اللہ والوں کو دیکھیں اور ان سے

تعلق رکھیں تو دین پر استقامت نصیب ہو گی۔ ان کی مجلس میں آتے رہیں۔ اسلام قبول کر کے جو آپ نے قربانی دی، گھر بار چھوڑا، داڑھی رکھی تو آخرت میں اس کا اجرِ عظیم پا کر اور دائمی راحت پا کر آپ خوش ہو جائیں گے، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۲۸۴) **حال:** ایسے مسلمان بھی ہیں جو مسلمان پیدا ہوئے لیکن نہ نمازوں کی فکر، نہ کسی اور چیز کی۔

**جواب:** اپنے عمل کے وہ خود اللہ تعالیٰ کو جواب دہ ہیں، آپ اپنا کام کیجیے کہ نماز، روزہ کرتے رہیے اور اہل اللہ سے جڑے رہیے۔

۲۸۵) **حال:** میں اگر اپنی اصلاح کی فکر میں نہ ہوتا تو کبھی اپنا مرض نہ بتاتا، اللہ سے تعلق ہے الحمد للہ۔ اکیلا رہتا ہوں، کون ہے جو مجھے اٹھاتا ہے؟ وہ اللہ ہی تو ہے۔ میں اب بھی مانگ رہا ہوں اسی رب سے، بندے کا کام ہے مانگنا پھر اس رب کی مرضی کس طرح دیتا ہے۔

**جواب:** یہ تو آپ کو خط میں کسی نے نہیں لکھا کہ آپ کو اصلاح کی فکر نہیں، اپنا مرض بتانا خود فکرِ اصلاح کی دلیل ہے۔

۲۸۶) **حال:** لیکن اللہ نے بنی نوع انسان کا تعلق انسان سے رکھا ہے۔ آپ مجھ سے زیادہ بڑے ہیں، ولی ہیں، بزرگ ہیں، زیادہ علم ہے، میں یہی کہوں گا ہمارے حقوق آپ لوگوں کے ذمے ہیں۔

**جواب:** جتنی ہماری استطاعت ہے اتنی ذمہ داری ہے۔ اگر ہماری استطاعت نہ ہو تو پھر کوئی ذمہ داری نہیں، پھر اللہ پر بھروسہ کرو اور اس سے مدد مانگو۔

۲۸۷) **حال:** آج ہم میں یہ چیز کیوں نہیں؟ آج کفار ایثار، ہمدردی، اخوت، بھائی چارہ کو اپنانے لگے ہیں، وہ ہماری تعلیمات سے فائدہ اٹھارہے ہیں، تفاخر و فرق کو ختم کر کے ایک عیسائی دوسرے عیسائی کو، ایک اسماعیلی دوسرے اسماعیلی کو، ایک انگریز دوسرے انگریز کو برابر میں لا کر کھڑا کر رہا ہے، خود کو متحد کر رہے ہیں، یہ تعلیمات ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں دی تھیں۔

**جواب:** کفار لاکھ اسلام کی تعلیم پر عمل کریں لیکن ایمان نہ لانے کی وجہ سے جہنم ہی میں جائیں گے۔اور مسلمان اپنی بد عملی کی سزا پاکر ایمان کی بدولت جنت میں دوبارہ داخل ہوجائیں گے۔کفار کے لیے دائمی عذاب ہے، مسلمان کے لیے دائمی عذاب نہیں۔ایمان ایسی نعمت ہے۔

۲۸۸) **حال:** اب میں اپنی بد قسمتی سمجھوں یاخوش قسمتی، آپ سے میں نے یہ سارا عرض کیا۔

**جواب:** بہت اچھا کیا ،بہت دل خوش ہوا۔ بد قسمتی کا لفظ آیندہ نہ لکھنا، مؤمن بدقسمت نہیں ہوتا۔

۲۸۹) **حال:** الحمد للہ! اکیلارہ کر بھوکا نہیں مروں گا۔جو ربّ ماں کے پیٹ میں کھلا سکتا ہے وہ دنیامیں رزق دینے پر قادر ہے۔

**جواب:** ماشاءاللہ، آپ کے توکّل پر بہت ہی مسرّت ہے۔

۲۹۰) **حال:** میں سترہ برس کا ہوں، بہت بڑا ہوگیا ہوں، اللہ کے فضل سے ہی بچا ہوا ہوں، اس عمر کا لڑکا کہیں کا نہیں ہوتا، اس رب کا شکر ادا نہیں ہوسکتا، اس نے جس حال میں رکھا ہے کوئی حکمت ہوگی، خوش ہوں، بہت اللہ کا احسان ہے جس نے ایمان عطا کیا۔خوشی ہوئی آپ کو سناتے ہوئے۔

**جواب:** آپ کے اس اعتقاد سے دل اور زیادہ خوش ہوا۔ یہ کامل ایمان کی علامت ہے۔بے شک اللہ تعالیٰ کا فضلِ عظیم ہے۔

۲۹۱) **حال:** بخدمت سیدی وسندی، محبّی ومحبوبی،وسیلۃ یومی وغدی حضرت والا دامت برکاتہم!السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!اُمید ہے کہ حضرت والا دامت برکاتہم بخیریت ہوں گے،اللہ تعالیٰ حضرت والا دامت برکاتہم کو کروڑوں قلوب کی حیات کا ذریعہ بنائیں اور حضرت والا دامت برکاتہم کا سایہ بعافیت ہمارے سروں پر قائم رکھیں، آمین۔

الحمد للہ گناہوں سے بچنے کی پوری کوشش کررہاہوں،اس سلسلے میں عرض یہ

ہے کہ حضرت والا دامت برکاتہم کی برکت سے گناہ کا موقع اور میلان ہوتا ہے تو الحمد للہ! دل سے آواز آجاتی ہے کہ ” تجھے اللہ تعالیٰ کی ذات چاہیے یا اس گناہ کی فانی لذت چاہیے ؟“ الحمد للہ اس کی برکت سے گناہوں سے حفاظت ہورہی ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا، نسبتِ خاصہ مع اللہ عطا ہونے کی علامت ہے، مبارک ہو۔

۲۹۲) **حال:** مگر ذھول بھی ہوجاتا ہے، ذھول سے صدورِ معصیت کے بعد استغفار کی بھی توفیق مل جاتی ہے۔

**جواب:** صدورِ معصیت کے بعد کچھ نوافل پڑھیں، یا کچھ روپیہ صدقہ کریں۔

۲۹۳) **حال:** حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں کہیں پڑھا تھا کہ انہوں نے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے تفسیرِ قرآن اور فقہ میں کمال کی دعا کرائی تھی اور فرمایا کہ افسوس! میں حدیث میں کمال کی دعا نہ کرا سکا۔ میری بالمشافہ حضرت والا دامت برکاتہم سے دعا کی درخواست کی تو ہمت نہ ہو سکی البتہ اس عریضے کے ذریعے حضرت والا سے تفسیر، فقہ اور حدیث میں کمال کی دعا کی درخواست ہے، امید ہے کہ دعاؤں سے نواز کر ممنون فرمائیں گے۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی مراد پوری فرمائے اور جملہ علوم میں کمال عطا فرمائے اور عمل کی توفیق دے اور شرفِ قبول سے نوازے، آمین۔

۲۹۴) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم نے خانقاہ میں عمامہ پہننے سے منع فرمایا تھا مگر بندے کی اہلیہ کی خواہش ہے کہ کبھی کبھی مدرسے میں پہن کر جایا کروں اور جمعہ اور عیدین کی نماز پڑھاتے ہوئے بھی پہن لیا کروں انہیں اس سے بہت خوشی ہوتی ہے۔ حضرت والا دامت برکاتہم کی اجازت درکار ہے کہ گو خانقاہ میں نہ سہی مگر مذکورہ مواقع پر پہن لیا کروں۔ جو حکم ہوگا بندہ اس پر عمل کرنے میں اپنی سعادت سمجھے گا۔

**جواب:** غالباً وہ اس وقت کی بات تھی جب آپ سے احتیاط کا حکم تھا، اب وہ سبب ختم ہو گیا، لہٰذا اب پہننے میں کوئی مضایقہ نہیں لیکن ہر جمعہ کو نہ پہنیں، کبھی پہنیں کبھی

نہیں کیوں کہ عوام اس سننِ عادیہ کو واجب سمجھتے ہیں حالاں کہ یہ نماز کی سنت نہیں، لباس کی سنت ہے۔ التزاماً ہر جمعہ کو پہننے سے ان کی غلط فہمی بڑھے گی۔

۲۹۵) حال: سیدی وسندی، محترمی ومکرمی، مرشدی ومولائی، شیخ العرب والعجم، غوثِ زماں، مجدّدِ دوراں، رومیٔ ثانی، عارف باللہ حضرت اقدس دامت برکاتہم وعمت فیوضہم واطال اللہ حیاتکم الٰی مائۃ وعشرین سنۃ مع الصحۃ والعافیۃ والخدمات الدینیہ بشرفِ حسن القبولیۃ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! بعد از سلام عرض ہے کہ بندہ اپنے حالات کی وجہ سے بہت پریشان ہے، کچھ سمجھ نہیں آتی کہ کہاں سے شروع کروں اور کیسے شروع کروں؟ ہر طرف مایوسی اور اداسی نظر آتی ہے۔

حضرت والا! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بجائے ترقی کے تنزلی کی طرف جارہا ہوں کیوں کہ پہلے جیسے اعمال نظر نہیں آتے، ایسا لگتا ہے کہ گناہ کررہا ہوں، مجھ سے اچھے تو سوَر ہیں کہ کم از کم جانور تو ہیں، مجھے تو اللہ تعالیٰ نے انسان بنایا، پھر وقت کے سب سے بڑے ولی اللہ کی صحبت بھی عطا فرمائی لیکن میں وہی کمینہ اور خسیس ہی ہوں۔

جواب: یہ پریشانی آپ کی نادانی کی وجہ سے ہے، کیوں کہ جو شیخ کا کام ہے وہ آپ خود کر رہے ہیں اور اپنی تنزلی کا فیصلہ خود کررہے ہیں، شیخ سمجھتا ہے کہ تنزل ہورہا ہے یا نہیں؟ جب شیخ مطمئن ہے تو آپ کو پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ شکر کرو کہ کسی گناہِ کبیرہ میں مبتلا نہیں ہو اور اگر احیاناً بالفرض گناہ ہو بھی جائے تو توبہ واستغفار سے تلافی ہو جاتی ہے اور ایسا شخص متقی ہی کہلاتا ہے اور اس کی نسبت مع اللہ میں کمی نہیں ہوتی۔

۲۹۶) حال: کیوں کہ پہلے عزیز واقارب گلہ کرتے تھے کہ یہ ہمارے گھر نہیں آتا جاتا مگر اب جاتا ہوں اور وہاں کی صورتِ حال کچھ یوں ہے کہ مرد الگ کھانا کھاتے ہیں اور عورتیں الگ مگر جیسے ماموں وغیرہ کا کچھ لینے دینے اندر جانا تو ہوتا ہے اور وہاں ان کی بھابھیاں بھی ہوتی ہیں، کبھی کوئی خالہ سلام کرنے آگئیں تو وہاں ان کے بہنوئی بھی ہوتے ہیں اور یہ صورت بالخصوص عید بقر عید پر پیش آتی ہے۔ کبھی مجھے کچن تک اپنے گھر میں جانا پڑتا ہے کیوں کہ ہمشیرہ پردہ کرتی ہیں تو وہ سامنے نہیں

آتیں۔ مجھے ہی کھانا اندر سے لانا پڑتا ہے۔ گو الحمد للہ! نظر کی حفاظت رہتی ہے، ممانی اور کبھی کبھار کوئی چچی بھی سامنے آجاتی ہیں تو نظر جھکائے ہی ان کی خیریت وسلام کرتا ہوں۔

**جواب:** یہ کافی نہیں، اس کی وجہ آپ کی کم ہمتی ہے، آپ کو شرم آتی ہے کہ پردے کا کیسے کہوں جب کہ وہ مجھ سے بڑی ہیں؟ یہ حیا نہیں بلکہ بے حیائی ہے۔ چناں چہ اعلان کر دو جو نامحرم رشتے دار ہیں وہ میرے سامنے نہ آئیں، اس معاملے میں سخت رویّہ اختیار کرو، اس سے مت ڈرو کہ لوگ مجھے کیا سمجھیں گے، مخلوق کا خوف دل سے نکال دو تو پردے کیا دین کا ہر کام جو مشکل نظر آتا ہے آسان ہو جائے:

اِنَّ الدِّیْنَ یُسْرٌ[۹]

ہاں کوئی بہت بوڑھی ہو، بال بھی سفید ہو چکے ہوں، اعضاء پر بڑھاپا طاری ہو چکا ہو تو اس سے پردہ ختم ہو جاتا ہے۔ البتہ سر کے بال وہ بھی چھپائے رہے دوپٹے سے۔

۲۹۷) **حال:** حضرت مرشدی! بندے کے پاس تو کچھ نہیں، صرف حسرت ویاس نظر آتی ہے، نہ ذکر کرنے کو جی چاہتا ہے، ہر وقت ایک مایوسی چھائی رہتی ہے۔ اگر کوئی آسرا ہوتا ہے تو یہی کہ شاید ان اللہ والوں کی برکت سے اللہ تعالیٰ مجھے جذب فرمالیں مگر اپنے اعمال اور احوال کو دیکھوں تو شیطان بھی شرما جائے، مجھ سے زیادہ سیاہ کار حضرت! آپ نے پوری دنیا میں کہیں نہ دیکھا ہو گا۔ جو شیخ کے ساتھ رہتے ہوئے بھی ایسا بد عمل ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ ایک حرف بھی حضرت والا سے نہیں سیکھا یا جو سیکھا تھا بھلا دیا، سب ضایع کر دیا۔

**جواب:** لاکھ مایوسی ہو، ذکر کرنا نہ چھوڑو۔ اگر کوئی اعمال ایسے صادر ہو جاتے ہیں جس سے آپ کہتے ہیں کہ شیطان بھی شرما جائے تو آپ اس کی اطلاع سے نہ شرمائیں۔ ان شاء اللہ! اصلاح ہو جائے گی۔ اس میں مایوسی کی کیا بات ہے؟ اطلاع سے شرمانے سے اصلاح کی تکمیل نہیں ہو سکتی۔

---

۹ صحیح البخاری: ۱۶/۱، کتاب الایمان، باب الدین یسر

۲۹۸)**حال:** میں اپنی اصلاح سے بالکل مایوس ہوچکا ہوں کہ شاید میں یوں ہی رہوں گا اور میری اصلاح نہیں ہو سکتی، طبیعت بھی عجیب ہو گئی ہے، چھوٹی چھوٹی بات پر بھڑک جاتا ہوں، غصے کا مرض تو پرانا ہے۔ اپنا آپ تکبر کا پوٹ معلوم ہوتا ہے۔ حضرت والا سے چند دن بھی اگر دور ہوں تو اپنا پتا چل جاتا ہے کہ کتنے پانی میں ہوں کیوں کہ گناہ میں ابتلا کسی نہ کسی طور پر ہو جاتا ہے۔

**جواب:** پرچہ ''اکسیر الغضب'' اور پرچہ ''علاجِ عجب و کبر'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔ جب بھڑکنے کو دل چاہے وہاں سے ہٹ جائیں اور اللہ تعالیٰ کے غضب کو یاد کریں۔

۲۹۹)**حال:** کبھی دن رات آپ کی صحبت میں رہتا تھا، ٹوٹی پھوٹی خدمت کرتا تھا، کتنا سنہرا وقت تھا وہ، ایک یہی سرمایہ تھا، وہ بھی مجھ بدبخت سے چھن گیا۔

**جواب:** یہ لفظ لکھنا مؤمن کی شان کے خلاف ہے، مؤمن بدبخت نہیں ہوتا۔

۳۰۰)**حال:** ہر طرف اپنی بربادی اور تباہی نظر آتی ہے، یہ خیال بہت آتا ہے کہ تم مردودیت کی طرف جارہے ہو یا مردود ہو چکے ہو۔ بس اب آہستہ آہستہ آثار ظاہر ہو رہے ہیں اور ایک دن خانقاہ سے باہر نکال دیے جاؤ گے۔ جب کبھی کسی کو بھی آپ کی خدمت کرتے دیکھتا ہوں تو ایسا لگتا ہے کہ میں کوئی گناہِ کبیرہ کر رہا ہوں کیوں کہ پہلے جیسے تیسے کچھ تو کرتا تھا، اب کچھ نہیں رہا۔ بلکہ وہاں سے چلا جاتا ہوں کہ مجھ سے دیکھا نہیں جاتا، دل کٹتا ہے۔ اگرچہ مجھ سے کب آپ کو راحت ملی ہے اور جیسے خدّام اب آپ کے ہیں ماشاء اللہ! میں تو ان کی نقل بھی نہیں کر سکتا۔ حضرت! مجھ سے جو اذیت پہنچی مجھے معاف فرما دیجیے۔ حضرت! اللہ تعالیٰ سے بھی میری معافی کی درخواست فرما دیجیے میں راندۂ درگاہ نہ ہو جاؤں۔ حضرت! صبح سے رات تک مدرسہ میں ہوتا ہوں، کچھ نہیں کر سکتا۔ دعا فرما دیجیے کہ اللہ تعالیٰ مجھے حرام موت سے بچائے اور ایمان پر خاتمہ بالخیر نصیب فرمائے، آمین۔

**جواب:** آمین۔ لیکن مردودیت کا خیال یہ سب حماقت کی باتیں ہیں، آپ کو خدمت سے کس نے منع کیا ہے؟ پانچ منٹ کے لیے بھی خدمت کر سکتے ہو، مردودیت کا

خیال شیطانی ہے، توبہ کریں، ہر گز مردودیت کی طرف نہیں جا رہے ہو، خدمت سے محروم ہونے کے معنٰی مردودیت نہیں ہیں۔ ہمارے سلسلے کی برکت ہے کہ کوئی مردود نہیں ہوتا۔

۳۰۱)**حال:** سیدی و سندی، مرشدی و مولائی، مجدّدِ دوراں، پیر پیراں، تبریزِ وقت، رومیٔ ثانی، حجۃ اللہ فی الارض، عارف باللہ، شیخ العرب والعجم، حضرت اقدس دامت برکاتہم وعمت فیوضھم واطال اللہ حیاتکم الٰی مأۃ وعشرین سنۃ مع الصحۃ والعافیہ والخدمات الدینیہ بشرفِ حسن القبولیۃ! حضرت والا! بندے نے حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک ملفوظ پڑھا تھا کہ مستقبل بعید کی فکر میں نہ لگے، صرف حال کو درست کرنے کی فکر یا جو مستقبل قریب میں اغلب الی الوقوع ہو اس کے لیے سبب اختیار کرے۔

**جواب:** سبب اختیار کرے، نہ یہ کہ اس کی مستقل فکر میں پڑ جائے۔

۳۰۲)**حال:** اب اوّل یہ فکر دامن گیر رہتی ہے کہ درسِ نظامی سے فراغت قریب ہے، فراغت کے بعد کیا کروں گا؟ اکثر لوگ بھی یہی سوال کرتے ہیں، جب کہ دوسری طرف حضرت والا دامت برکاتہم کی کتاب میں یہ ملفوظ پڑھا تھا کہ ”سالک کو دو چیزیں اللہ تعالیٰ سے حجاب میں رکھتی ہیں:(۱) رزق کی فکر(۲) مخلوق کا خوف۔“ بندے کو بھی اپنے اندر یہی دو چیزیں ان حالات کے تناظر میں نظر آتی ہیں۔ دوم یہ کہ نکاح کرنا چاہتا ہوں مگر اس کے لیے نان نفقہ سے متعلق کیا کروں گا؟ جو کہ والدین بھی کہتے ہیں۔ اگر بعد فراغت کے نکاح کروں تو تب بھی یہی امور و حوائج درپیش ہوں گے، جب کہ عمر بھی کافی ہو رہی ہے۔

**جواب:** یہ فکر شیطان کی طرف سے ہے:

اَلشَّیۡطٰنُ یَعِدُکُمُ الۡفَقۡرَ[۱۰]

شیطان تمہیں فقر سے ڈراتا ہے۔ جو اللہ کے لیے دین حاصل کر رہا ہے کیا اللہ تعالیٰ اس کو بھوکا ماریں گے یا اس کو کنوارا رکھیں گے؟ جتنے علماء فارغ ہو رہے ہیں کیا سب بھوکے

---

۱۰ البقرۃ:۲۶۸

مر رہے ہیں اور ان کی شادیاں نہیں ہورہی ہیں؟ اور مخلوق سے کیا ڈرنا، نہ وہ نفع پہنچا سکتی ہے، نہ نقصان۔ نفع نقصان کا مالک اللہ ہے۔

۳۰۳) **حال:** اور دوسری طرف دو باتیں ذہن میں ہیں کہ یہ کہیں رزق کی فکر تو نہیں جو حاجبِ طریق ہے، جب کہ بقول حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے کہ مستقبل قریب کی منصوبہ بندی ٹھیک ہے۔ عجیب تشویش میں مبتلا ہوں، راہِ اعتدال کی طرف چلادیں مرشدی!

**جواب:** یہ رزق کی فکر نہیں تو اور کیا ہے؟ حضرت حکیم الامت نے سبب اختیار کرنے کو فرمایا ہے، منصوبہ بندی کو نہیں فرمایا، حال کو درست رکھو، مستقبل کو اللہ کے سپرد کرو اور بے فکر ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ کفالت کے لیے کافی ہیں، آپ کے سامنے کیا اہل اللہ کی اور اہل اللہ کے غلام اختر کی مثال نہیں کہ کچھ نہ کرنے کے باوجود کس چیز کی کمی ہے۔ بزرگوں کے سلسلے میں داخل ہو کر اور اہل اللہ کے غلام ہو کر رزق کی فکر کرتے ہو؟

۳۰۴) **حال:** اپنے اندر جاہ کا مرض پاتا ہوں، ایک جگہ ہم دو پیر بھائی گئے، دوسرے پیر بھائی کے مرید ان کے لیے کچھ مشروبات لائے، تھوڑی دیر بعد میرے لیے بھی لائے مگر بندے کو اچھا نہیں لگا اور دل پر اثر محسوس ہوا۔

**جواب:** یہ حُبِّ جاہ نہیں ہے، عزتِ نفس ہے۔ ان ہی میزبان کو مشروب جب دینا ہی تھا تو ساتھ دیتے، ہاں اگر زیادہ نہیں تھا تو ایک کو دے سکتے تھے۔ پھر بھی آپ نے لکھا ہے کہ میرے اندر حُبِّ جاہ کا مرض ہے تو حضرت حکیم الامت تھانوی نے حُبِّ جاہ کا جو علاج تحریر فرمایا ہے وہ لکھتا ہوں: قرآن و حدیث میں حُبِّ جاہ کی جو مذمتیں وارد ہیں ان کو سوچا کریں، مثلاً اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِيْنَ لَا يُرِيْدُوْنَ عُلُوًّا فِي الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا[۱۱]

---

۱۱ القصص:۸۳

وہ دارِ آخرت ہم ان ہی لوگوں کو دیں گے جو زمین میں اپنی بڑائی اور فساد نہیں چاہتے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دو بھوکے بھیڑیے اگر بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیے جائیں تو وہ ان کو اتنا تباہ نہیں کریں گے جتنا کہ آدمی کی حرص مال وجاہ کی اس کے دین کو تباہ کر دیتی ہے، ان وعیدوں کو ذہن میں مستحضر رکھیں بلکہ زبان سے اپنے نفس سے خطاب کریں کہ اس گناہ کا انجام عذاب ہے، نفس کو عذاب سے ڈرائیں اور یہ سوچیں کہ جو لوگ میری تعظیم کر رہے ہیں یا کریں گے، نہ یہ رہیں گے نہ میں رہوں گا، پھر ایسی خیالی اور فانی چیز کی تمنا کرنا یا اگر وہ چیز حاصل ہے تو اس پر خوش ہونا بے وقوفی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ اپنے عیوب کو یاد کریں اور نفس سے کہیں کہ اگر لوگوں کو ان عیوب کی اطلاع ہو جائے تو مجھے کتنا ذلیل و حقیر سمجھیں۔ لہٰذا یہی غنیمت سمجھیں کہ لوگ تحقیر نہیں کرتے چہ جائیکہ ان سے تعظیم اور مدح و تعریف کی توقع رکھی جائے، یہ تو علمی علاج ہے اور عملی علاج یہ ہے کہ تعریف کرنے والے کو زبان سے سختی سے منع کر دیا جائے، صرف نرم لہجے سے کہنا کافی نہیں بلکہ اس میں بہت اہتمام کریں، اس کے ساتھ جو لوگ کم درجے کے ہیں، جو ذلیل شمار کیے جاتے ہیں ان کی تعظیم کریں، خواہ نفس کو گراں گزرے۔

۳۰۵) **حال:** اس کے علاوہ لوگوں سے توقع رکھتا ہوں اور اس توقع کے خلاف معاملہ ہونے سے نفس کو گرانی ہوتی ہے۔

**جواب:** حضرت گنگوہی نے فرمایا کہ کسی سے توقع مت رکھو، حتّٰی کہ مجھ سے بھی نہ رکھو۔ یہ سوچو کہ بغیر حکمِ خداوندی کے نہ یہ نفع پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان، جب یہ عقیدہ ہو گا تو پھر دل کو گرانی نہ ہو گی۔ مخلوق کی طرف جب توقع ہونے لگے تو خدا کی طرف متوجہ ہو جاؤ، نہ ان کے مال پر نظر کرو، نہ دل میں اس کی حرص آنے دو اور سوچو کہ اللہ مجھے کافی ہے۔ اس کے بعد بھی اگر اطمینان نہ ہو تو تعلیم سے فراغت کے بعد معاش کا کچھ سبب اختیار کر لو لیکن توجہ الی اللہ میں کمی نہ آنے دو اور سببِ معاش کو ذریعے تک محدود رکھو، مقصود نہ بناؤ، اس کو رزّاق نہ سمجھو، رزق دینے والا اللہ ہے۔

۳۰۶) **حال:** میرے شیخ و مرشد، مرشدِ عالم، شیخ العرب والعجم، میری روح میری جان

حضرت والا دامت برکاتہم، حضرت والا! آپ اکثر میری نگاہوں میں رہتے ہیں اور خواہش یہ ہے کہ مستقل رہنے لگیں، جب آپ کا تصور آتا ہے تو دل و جان کو ایسے معلوم ہوتا ہے جیسے نیا ایمان نصیب ہوگیا، نیا یقین دل میں ابھر سا جاتا ہے۔ میرے شیخ! میرے پاس آپ جیسا کوئی نہیں، آپ کے پاس مجھ جیسے بہت ہیں۔ دل اس وقت کچھ اداس ہے، کیوں کہ زندگی مصروف ہوگئی ہے، بعض اوقات دل مچلتا ہے، یہ روح چاہتی ہے کہ بدن کو اڑا کر آپ کے قدموں میں لے جائے پُر شیخ! میں کیا کروں، کبھی گھریلو زندگی، کبھی آفس کی مصروفیات مجھے جکڑے رہتی ہیں، جب کبھی ان تعلقات کی زنجیر کو توڑ کر آپ کے پاس حاضر ہوتا ہوں تو راستے میں آپ کا یہ شعر پڑھا کرتا ہوں۔

پھر نعرۂ مستانہ ہاں اے دلِ دیوانہ
زنجیر علائق پر پھر ضرب ہو رندانہ

**جواب:** اداس ہونے کی ضرورت نہیں، کوئی کسی مجبوری سے شیخ کی مجلس میں نہ آسکے تو گھر بیٹھے فیض پہنچتا ہے، آپ فرصت نکال کر گاہ بگاہ حاضر ہوتے ہی ہیں۔ ان شاء اللہ! یہ رائیگاں نہیں جائے گا، اللہ تعالیٰ بہت بڑے داتا ہیں۔

۳۰۷) **حال:** بس حضرت! دعا فرمائیں ایسی خاص دعا فرمائیں زندگی ساری اللہ کی رضا میں گزر جائے، کوئی لمحہ ایسا نہ گزرے جو میں ناراض کردوں اللہ تعالیٰ کو۔ حضرت! نفس بہت طاقت ور ہوگیا، روح میری نالائقی سے کمزور ہوگئی، دل بے کیف ہے، آنکھیں خشک ہیں، زندگی بے مقصد سی لگتی ہے، کسی چیز میں دل نہیں لگتا، بس جب آپ کے پاس آتا ہوں تو دل زندہ سا ہو جاتا ہے، پھر وہی رات دن، پھر غفلتیں۔

**جواب:** اگر کسی گناہ میں دواماً ابتلا نہیں تو دل کا بے کیف ہونا اور آنکھیں خشک ہونا حالتِ قبض ہے جو بسط سے بھی افضل اور مفید ہے۔ بس اس حالت میں اعمال نہ چھوڑیں، ان شاء اللہ قربِ عظیم نصیب ہوگا۔

بے کیفی میں بھی ہم نے تو اک کیف مسلسل دیکھا ہے
جس حال میں بھی وہ رکھتے ہیں اس حال کو اکمل دیکھا ہے

۳۰۸)**حال:** حضرت والا! معاف فرمادیں، میں کچھ بہک سا گیا تھا، جذبات میں لکھتا چلا گیا۔ حضرت! مجھے اس بات کا یقین ہے کہ خانقاہ میں ہر آنے والا مجھ سے اچھا ہے اور مجھ سے آگے ہے اور میں سب سے پیچھے ہوں۔

**جواب:** بہت مبارک حال ہے اور یہ تواضع اللہ کے پیار کا ذریعہ ہے:

مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰہِ رَفَعَہُ اللّٰہُ[۱۲]

جو تواضع اختیار کرتا ہے اللہ اس کو بلندی عطا فرماتا ہے۔

۳۰۹)**حال:** حضرت! پچھلے دنوں جب حضرت کی طبیعت ناساز رہی اس دوران میری سستی کی وجہ سے، مشورہ نہ کرنے کی وجہ سے کئی نالائقیاں ہوئیں، جس کے بعد استغفار بھی کیا، نوافل بھی پڑھے، جرمانہ بھی ادا کیا۔ بس وہی انٹرنیٹ کا مسئلہ ہے۔ پھر کافی قابو پایا لیکن نفس اب تنگ بہت کرتا ہے، بار بار گناہ کا تقاضا کرتا ہے۔ کچھ معاشی مسائل کی وجہ سے میں نے آفس کے ذمہ دار سے بات کرکے اپنی تنخواہ بڑھوائی لیکن اس کے بدلے میں دو گھنٹے اضافی دینے پڑے، جس کی وجہ سے تنہائی ہو جاتی ہے اور نفس بہت تنگ کرتا ہے اور بعض اوقات نیٹ والے کمرے میں بھی کام ہوتا ہے، ایسے میں کیا کروں؟

**جواب:** نفس کے تنگ کرنے سے اور گناہ کے تقاضوں سے نہ گھبرائیں، جان کی بازی لگا کر گناہ سے بچیں، تقاضا ہو تو سمجھیں کہ اب شیطان حملہ کرنے آگیا۔ اللہ کے عذاب کا اور دوزخ کا اس وقت گہرا مراقبہ کریں کہ دل ڈر جائے۔

۳۱۰)**حال:** دوسری پریشانی آج کل یہ دل پر سوار ہے کہ ہر وقت دل میں پیسے ہی کا خیال ہوتا ہے کہ یہاں سے اتنا بچا لوں، اس سے کچھ کام لے لوں، اتنے پیسے مل جائیں گے، نماز بھی ان خیالات سے خالی نہیں، دل یوں لگتا ہے دنیا سے چپک گیا ہے، اگرچہ نیت یہی ہوتی ہے کہ گھر والوں کو اور مجھے تنگی نہیں ہوگی اور دل

---

۱۲؎ مشکوٰۃ المصابیح: ۴۳۴، باب الغضب والکبر، المکتبۃ القدیمیۃ

پریشان نہ ہو گا، کسی سے مانگنے نہ پڑیں گے، لیکن حضرت! دل جیسے بجھ سا گیا ہے، پہلے آپ کے بیانات کی باتیں، اشعار، اللہ تعالیٰ کی یادیں دل میں ہوتی تھیں، اب دل دنیادار ہو چلا ہے اور زندگی جیسے روبوٹ جیسی لگتی ہے، بس صبح شام رات پھر صبح وشام اور رات، کوئی مقصد ہی نہیں لگتا زندگی کا، بے مقصد، بے کیف، نفسانی زندگی۔ حضرت والا! لِلّٰہ مدد فرمائیں۔

**جواب:** اتنا رزق چاہنا کہ خاندان کی کفالت ہو جائے منع نہیں بلکہ مطلوب ہے۔ بس تدبیر کریں اور نتیجہ اللہ پر چھوڑدیں اور دعا کریں اور اس پریشانی کو دل و دماغ پر طاری نہ کریں، کیوں کہ اللہ تعالیٰ نے رزق کا وعدہ فرمایا ہے، جس میں کمی زیادتی میں ان کی حکمت ہے، جو ہمارے ہی فائدے کے لیے ہے، اس ادھیڑ بن میں نہ رہیں۔ دل کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رکھیں۔

دنیا کے مشغلوں میں بھی یہ با خدا رہے
یہ سب کے ساتھ رہ کے بھی سب سے جدا رہے

۳۱۱) **حال:** اہلیہ کے ساتھ والدہ اور ہمشیرہ کے رویّے کے سلسلے میں حضرت سے بارہا عرض کر چکا ہوں، مکرر عرض کرتا ہوں۔ والدہ کا رویّہ اب بہتر ہے۔

**جواب:** الحمد للہ۔

۳۱۲) **حال:** ہمشیرہ کے رویے میں تسلسل نہیں، کبھی صحیح کبھی نہیں۔

**جواب:** ان کے خط کے جواب میں ان کو بھی سمجھایا ہے، ان شاء اللہ اثر ہو گا۔

۳۱۳) **حال:** پچھلے دنوں احقر اس سلسلے میں بہت پریشان تھا کہ کیا کروں اور حضرت سے ملاقات نہیں ہو پا رہی تھی، بس دعا خوب کی اور ایک معمول یہ شروع کیا کہ رات کو تعلیم کا سلسلہ شروع کر دیا، یعنی حضرت والا، حضرت دادا شیخ مولانا ابرار الحق صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مواعظ سے وہ حصے سنائے جس میں حسنِ خلق کا تذکرہ اور قیمتی ہدایات ہیں، اس کا خاطر خواہ فائدہ ہوا۔

**جواب:** الحمد للہ۔

۳۱۴)**حال:** حضرت والا! یہ دعا فرمادیں کہ میرے اخلاق سب سے درست ہو جائیں اور باقی گھر والوں کے لیے بھی دعا فرمادیں۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

۳۱۵)**حال:** باقی اہلیہ اب یہ کہتی ہیں: اب حضرت سے ہمشیرہ کے رویّے کی بات کرتے ہوئے قلم رکتا ہے کہ حضرت بارہا اس کو کہہ چکے ہیں اور اب مزید میرا ہمشیرہ کے بارے میں حضرت کو لکھنا بلا وجہ حضرت کا دل مکدر کرنا ہے۔ جب کہ میں کہتا ہوں کہ آپ اس کی اور اپنی اصلاح کی نیت سے پوچھو، شکایت کی نیت سے نہیں۔ حضرت! اصلاح فرمائیں۔

**جواب:** صحیح، کسی کی اصلاح کے لیے کہنے سے دل مکدر نہیں ہوتا، کیوں کہ امید ہے کہ اس کی اصلاح کے لیے کہا جائے تو وہ قبول کرلے۔

۳۱۶)**حال:** دوسری طرف والدہ بولتی تو ہیں لیکن طعنہ بھی دیتی ہیں، جس کی وجہ اہلیہ کو دل سے قبول نہ کرنا ہے۔ جس کا اثر اہلیہ پر یہ ہے کہ جیسے ان کو ''امی فوبیا'' ہو گیا ہے، ہر بات میں یہی کہتی ہیں کہ امی ناراض تو نہیں ہوں گی؟... آج امی نے مجھے یہ کہہ دیا اور امی چپ چپ کیوں ہیں، میں نے کیا کر دیا ہے، وغیرہ۔ ہر وقت یہی ہے۔ جب تنہائی ہوتی ہے تو یہی سوچتی ہیں اور امی دل میں بات رکھتی ہیں اور بہت بعد میں بتلاتی ہیں۔ ابھی ہی کہہ رہی تھیں کہ میں سلائی بند کر دوں کیا؟ باہر آواز جارہی ہو گی، سب گھر والے پوچھیں گے کہ کیا ہو رہا ہے۔ اس طرح کی نفسیاتی کیفیت ہے اہلیہ پر، ہر وقت کی مسلسل Tension کی فضا اور اگر ابّو بھی اس میں شامل ہو جائیں تو پھر کیا ہی کہنا۔ ایسی کیفیت میں بہت مشکل میں پھنس جاتا ہوں کیا کروں؟

**جواب:** اہلیہ سے کہیں کہ زیادہ حسّاس نہ ہوں۔ ساس نندوں کے معاملات ہر گھر میں ہیں بلکہ بعض جگہ تو بہو کا جینا حرام کر دیا جاتا ہے، یہاں تک کہ گالی گلوچ تک نوبت آجاتی ہے۔ اس لیے شکر کریں کہ ایسی کیفیت نہیں، اپنے سے کمتر اور خراب حالات والوں کا سوچا کریں کہ بعض عورتیں کس قدر تکلیف میں ہیں کہ کھانے پینے تک کو نہیں

ملتا، اس مراقبے سے شکر پیدا ہو گا۔

۳۱۷) حال: اہلیہ نے میرے کہنے پر ہمشیرہ سے بات کی تو ہمشیرہ نے جواب دیا کہ دوسرے کے ساتھ میں تیئیس سالوں سے ہوں اس لیے ان سے مذاق اور ہنس بول لیتی ہوں اور آپ سے ایسا نہیں۔

جواب: اس کی بھی ان کو نصیحت کی ہے کہ ایسا کہنا مناسب نہیں، اس سے دوسرے کی دل شکنی ہوتی ہے۔

۳۱۸) حال: اور یہ کہ میری نیت نہیں ہوتی، بس ویسے ہی کہہ دیتی ہوں۔ اہلیہ کہتی ہیں کہ اب میرا دل بھی اس سے کوئی بات کرنے کو نہیں چاہتا اور ہمشیرہ کی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی محسوس ہوتی ہیں۔

جواب: بہ تکلّف بات کریں اور چھوٹی چھوٹی باتوں کو محسوس نہ کریں، زیادہ حسّاس ہونا پریشان کرتا ہے۔

۳۱۹) حال: اور یہ بھی کہ ہمشیرہ اہلیہ کو بڑا نہیں سمجھتی اور رویّہ بھی ایسا ہی مصنوعی رکھتی ہے اور ٹھک جواب دے دیتی ہے۔ خصوصاً ساس کے سامنے بالکل فیور Favour نہیں کرتی، وغیرہ۔

جواب: اس کی بھی نصیحت کر دی ہے۔

۳۲۰) حال: اب حضرت! آپ بتائیں میں کیا کروں؟ کیا میں اہلیہ اور ہمشیرہ کو بٹھا کر سمجھاؤں؟ حضرت والا! اصلاح فرمائیں۔

جواب: ضرور سمجھائیں، ہمشیرہ کو ۲۳ سال والے جواب کے متعلق کہیں کہ جب اپنے گھر کی ہو جاؤ گی اور وہاں تم سے کوئی ایسی بات کہے تو کیا تمہیں اچھا لگے گا اور یہ کہ جو عمر میں بڑی ہو اس کو ایسا جواب نہ دیں جو چھوٹوں کو دیا جاتا ہے۔ اور اہلیہ کو سمجھائیں کہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو محسوس نہ کریں۔

۳۲۱) حال: عرض یہ ہے کہ کچھ عرصے سے اصلاحی تعلق کا سوچ رہی تھی مگر چوں کہ

خاوند کی طرف سے فی الحال بیعت کی اجازت نہیں ہے، اس لیے سوچا کہ خطوط کے ذریعے اصلاحی تعلق قائم کروں، میں سمجھتی ہوں کہ اصلاح کے بغیر ہم گناہ گار بندے کچھ بھی نہیں ہیں۔ آپ کی کتب اور بیانات پڑھ کر دل کو بہت سکون ملتا ہے، ایمان تازہ ہوتا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے گویا مجھے اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ محبت ہو اور اللہ پاک جلّ جلالہٗ بھی مجھ سے بے انتہا پیار کرتے ہیں۔

**جواب:** بے شک اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں سے بے انتہا پیار ہے۔

۳۲۲) **حال:** حالاں کہ میں قابل نہیں ہوں، میں ان کی محبت ان کی شفقت کے لائق نہیں ہوں، بہت بری ہوں، بہت گندی ہوں۔

**جواب:** جو اپنے کو برا سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ کی نظر میں محبوب ہوتا ہے۔

۳۲۳) **حال:** حضرت والا! لیکن اب جب سے میرے خاوند نے دوسری شادی کی ہے وہ کیفیات محسوس نہیں ہوتیں جن کا ذکر میں نے اوپر کیا ہے، نماز اور ذکر و اذکار میں جو سکون محسوس ہوتا تھا وہ محسوس نہیں ہوتا، گویا فرائض ادا کرنا ایک بوجھ ہو جو میں اتار رہی ہوں۔

**جواب:** شوہر کی دوسری شادی کے غم میں وہ کیفیات نہیں رہیں، اس میں کوئی حرج نہیں۔ اعمال مقصود ہیں کیفیات مقصود نہیں۔ دل نہ چاہنے کے باوجود جو نماز اور اذکار کر رہی ہیں اس میں اور زیادہ ثواب ملے گا اور پہلے سے بھی زیادہ قرب نصیب ہوگا کیوں کہ مجاہدہ زیادہ کرنا پڑ رہا ہے۔

۳۲۴) **حال:** پہلے محسوس ہوتا تھا کہ جو میں دعائیں مانگتی ہوں وہ قبول ہو رہی ہیں لیکن اب ایسا محسوس نہیں ہوتا۔

**جواب:** مؤمن کی ہر دعا قبول ہوتی ہے، محسوس ہونا ضروری نہیں۔

۳۲۵) **حال:** دعائیں مانگ کر بھی سکون نہیں ملتا، کسی نافرمانی پر توبہ کرتی ہوں تب بھی سکون نہیں ملتا۔

**جواب:** یہ ذہنی پریشانی کی وجہ سے ہے، اللہ کی مرضی پر راضی رہو اور سوچو کہ یہ غم

میرے فائدے کے لیے ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَاۤ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا[۱۳]

ہمیں کوئی غم اور مصیبت نہیں پہنچتی لیکن وہ ہمارے نفع کے لیے ہے۔ اس غم پر صبر کرنے سے ان شاء اللہ! قیامت کے دن بہت بلند درجات ملیں گے۔

۳۲۶) **حال:** اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات سے مایوس ہوں۔ نعوذ باللہ میں اس طرح سوچ بھی نہیں سکتی، اتنا کامل ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم بندوں کی دعائیں رائیگاں نہیں کرتے۔ اپنی کیفیات میں خود سمجھ نہیں پارہی۔ حالاں کہ میں سمجھتی ہوں کہ میرے ساتھ جو کچھ ہوا، وہ تقدیر ہی ہے اور ہو سکتا ہے اس میں میری بہتری بھی ہو۔

**جواب:** یقین رکھیں کہ مؤمن کو کوئی بھی تکلیف پہنچتی ہے وہ مؤمن کے نفع کے لیے ہے۔ یہ سوچ لیا کریں کہ ایک کافر عورت مسلمان ہوگئی، اس کے ایمان پر خوش ہو جاؤ اور جنت کی حق دار ہو جاؤ۔ یہ سوچ لو کہ اللہ نے مرد کو چار شادیوں کی اجازت دی ہے لیکن شرط یہ رکھی ہے کہ سب کے حقوق برابر ادا کرے، ورنہ ایک شادی ہی پر بس کرے۔ اگر وہ برابری نہیں کرتا تو گناہ گار ہوگا، آپ پر کوئی گناہ نہیں۔

۳۲۷) **حال:** لیکن جب اپنی معصوم بچیوں کے چہرے دیکھتی ہوں تو صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جاتا ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی اس عورت کے لیے میرے منہ سے بددعائیں نکلتی ہیں، جس نے میری ازدواجی زندگی کے آٹھ سال مجھے سکون سے سونے نہیں دیا اور میرے بچوں سے ان کا باپ چھین لیا ہے۔ میں جانتی ہوں کسی کو بددعائیں دینا اچھی بات نہیں ہے لیکن میں بے بس ہو جاتی ہوں، جب دل بہت دکھی ہوتا ہے تو نہ چاہتے ہوئے بھی الٹے سیدھے الفاظ منہ سے نکل جاتے ہیں۔ حضرتِ اقدس! بس میرے لیے خاص دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صبر کرنے کی

---

۱۳؎ التوبۃ:۵۱

توفیق عطا فرمائیں۔

جواب: اگر باپ بچوں کا اور آپ کا حق ادا نہیں کرتا تو قیامت کے دن اس کو جواب دینا پڑے گا۔ اللہ کے یہاں دیر ہے اندھیر نہیں ہے۔ آپ مظلوم ہیں، اللہ تعالیٰ مظلوم کی آہ کو سنتے ہیں اور ایسا اجر قیامت کے دن عطا فرمائیں گے کہ بندہ خوش ہو جائے گا۔ یہ سوچ کر کہ ایک کافرہ مسلمان ہو گئی اس کو بد دعا نہ دیں اور اس کے ایمان پر راضی رہ کر جنت کی حق دار ہو جائیں۔

۳۲۸) حال: مجھے لگتا ہے میں بہت غلط کر رہی ہوں۔ مجھ میں جو صبر برداشت اور درگزر کرنے کے تھوڑے اوصاف تھے وہ اب ختم ہو گئے ہیں، چھوٹی چھوٹی باتوں پر غصہ آجاتا ہے جو میں اپنی بچیوں پر نکالتی ہوں۔ میرے بچے باپ کی شفقت سے تو محروم ہیں ہی میں بھی انہیں وہ توجہ اور محبت نہیں دے پا رہی جو ان کا حق ہے۔ مہربانی فرما کر آپ مجھے کوئی بہتر راستہ دکھایئے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ میری پریشانیاں دور ہو جائیں۔

جواب: اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر راضی رہو تو بے صبری اور غصہ پھر نہ رہے گا اور بچیوں کو خوب پیار دو، جب وہ باپ کی شفقت سے محروم ہیں تو ماں کو ان پر اور نرمی اور پیار دینا چاہیے، ورنہ وہ احساسِ کمتری کا شکار ہو جائیں گی۔

۳۲۹) حال: حضرتِ اقدس! میرے شوہر کبھی کبھی بچوں سے اور مجھ سے فون پر بات کرتے ہیں اور دس پندرہ دن میں بچیوں سے ملنے بھی آتے ہیں۔

جواب: اس کو بھی غنیمت سمجھو، ورنہ دوسری شادی کے بعد لوگ اپنے بچوں کو بھی بھول جاتے ہیں۔

۳۳۰) حال: لیکن جس طرح بات کرتے ہیں کہ میں آپ لوگوں کے لیے الگ گھر کا بندوبست کر رہا ہوں لیکن پھر وہ یہی بات سوکن کے ساتھ رہنے کی کرتے ہیں۔

جواب: آپ ان سے کہیے کہ الگ گھر کا انتظام ضروری ہے، ورنہ ساتھ رہنے میں آپس میں اختلاف اور جھگڑا رہے گا۔

۳۳۱)**حال:** میرے شوہر کا کہنا ہے کہ وہ بچیوں کے سوارہ نہیں سکتے، وہ ان کے لیے یہ کریں گے وہ کریں گے، جب کہ میں انہیں یہ کہتی ہوں کہ آپ بچوں کو اپنی توجہ اور محبت دیں، یہی کافی ہے، لیکن انہیں میری بات سمجھ میں نہیں آتی۔ انہوں نے اپنے آپ کو بہت زیادہ مصروف کر لیا ہے۔ صرف باتیں بڑی بڑی کرتے ہیں لیکن بچوں کو ان کا حق بھی نہیں دیتے۔ اپنے لیے تو میں کچھ مانگتی نہیں ہوں، ان باتوں سے اس قدر بے زار ہو گئی ہوں کہ کبھی کبھار فون پر لڑ پڑتی ہوں۔ آج بھی میں نے اسی طرح فون پر اپنا غصہ نکالا کہ آپ بچوں کے لیے کچھ بھی نہیں کر رہے۔ پتا نہیں کیا ہو گیا تھا مجھے، بہت اوٹ پٹانگ بولا تھا میں نے، انہوں نے ناراض ہو کر فون بند کر دیا تھا میری اس بات پر کہ آپ نے ہم پر ظلم کیا ہے اور کر رہے ہیں میں آپ کو کبھی بھی معاف نہیں کروں گی اور آیندہ فون مت کیجیے گا۔ میں بہت دکھی تھی، بہت غصّے میں تھی ان کی لاپروائی پر، لیکن اب میں بہت پریشان ہوں، آپ میری اصلاح فرمائیں اور مشورہ دیں کہ کیا کروں؟

**جواب:** بچوں کی محبت ان کو ان شاء اللہ! دوسرے گھر کے انتظام پر مجبور کر دے گی، آپ ان سے کہیں لیکن لڑیں نہیں اور نہ دوسری شادی پر طعنہ دیں، وہ آپ کے اور بچوں کے حقوق ادا کریں اس کے لیے ادب سے نرم لہجے میں کہتی رہیں، لڑنے سے اور حالات خراب ہو جائیں گے اور انہیں ضد ہو جائے گی اور نرم رہنے سے ان کو آپ کا اور بچوں کا خیال آئے گا۔ فون پر جو غصّہ کیا یہ صحیح نہیں کیا اس سے وہ سمجھیں گے کہ آپ بالکل تعاون کے لیے تیار نہیں، لہٰذا فون کر کے ان سے سخت گفتگو کرنے پر معافی مانگ لو کہ میں جذبات میں اور غم میں ایسا کہہ گئی۔

۳۳۲)**حال:** حضرت والا! سب سے پہلے تو مجھے معاف فرما دیجیے کہ میں آپ والا کے فرمانِ عالی شان پر صحیح طریقے سے عمل پیرا نہ ہو سکی، جس کی وجہ سے آپ والا کے قلبِ اطہر کو میرے عمل کی وجہ سے صدمہ ہوا۔

**جواب:** کوئی صدمہ نہیں، صدمہ جب ہوتا کہ اصلاح کی امید نہ ہوتی اور آپ سے

اصلاح کی پوری امید ہے اور تنبیہ کا مقصد ناراضگی نہیں ہوتا۔

۳۳۳)حال: حضرت والا! اگر میں لڑکا ہوتی تو آپ کے قدموں میں سر رکھ کر آپ سے معافی مانگ لیتی۔ حضرت! بھائی کے ہاتھ جو آپ نے تنبیہ فرمائی، واللہ! اس نے میرے دل پر بہت اثر کیا، حضرت! ظہر کی نماز میں نے آنسوؤں میں ڈوبی آنکھوں کے ساتھ پڑھی۔ دل اس قدر پریشان اور نادم تھا بس نہیں چلتا تھا کہ اُڑ کر حضرت کے قدموں میں جا پڑوں، میرے ایمان کے محافظ، میری منزل کے راہ بر، آپ ہیں۔ حضرت اقدس! مجھے معاف فرمادیں، میری بے ادبی، میری کوتاہیوں کو در گزر فرمائیں۔

جواب: اس ندامت سے بہت دل خوش ہوا، یہ شیخ کی عظمت کی دلیل ہے، جو اس راہ میں اکسیر ہے۔ مطمئن رہیں، دل سے معاف کر دیا۔

۳۳۴)حال: حضرت والا! آپ کے فرمانِ عالی شان کے مطابق میں نے بھابھی سے گھلنے ملنے کی کوشش کی، پھر پتا نہیں کیوں کچھ دنوں بعد پھر اجنبی پن، دوری، فاصلے کی دیوار ہمارے درمیان حائل ہو جاتی۔ حضرت والا! میں سچ کہوں میرا دل کھٹکتا رہا، ہر بیان سننے، کتاب پڑھنے کے بعد دل میں ایک پختہ عزم ہوتا پھر چند روز بعد جھجک کی چادر ہمارے درمیان حائل ہو جاتی۔

جواب: اس حائل کو بہ تکلّف دل پر جبر کر کے ہٹائیں تو اخلاق کا کمال ہے۔

۳۳۵)حال: لیکن الحمد للہ، الحمد للہ، حضرت! میں نے کبھی اختیاری بدگمانی وغیبت اُن کی نہیں کی۔ ہاں ایک دو بار باتوں میں ایسا پہلو نکل آیا تو میرا دل بے چین رہا، میں نے فوراً تین مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر دعا مانگ لی کہ اللہ تعالیٰ! جن لوگوں کی مجھ سے غیبت ہو گئی اس کا ثواب ان کو پہنچا دیجیے اور قیامت کے دن ان کو مجھ سے راضی فرما دیجیے گا، حضرت والا! بہت مرتبہ میرا دل دوسروں سے لگائی گئی امیدوں سے دکھا۔

حضرت والا! میرا بھائی سے تعلق بڑا عجیب ہے، حضرت والا! میں آپ کے بعد مستند ترین بات بھائی کی جانتی تھی، ان کا عمل میرے لیے حجت تھا۔ ان کا کردار میرے لیے آئیڈیل، حضرت! میں ان کی بات پر آنکھیں بند کر کے عمل کرتی۔ ان سب

باتوں کے ساتھ ساتھ حضرت! میں حد درجہ بھائی سے جھجھکتی ہوں، حضرت! وہ جب مجھ سے بات کرتے ہیں تو مجھے اپنے رویّے میں انشراح محسوس ہوتا ہے۔ ایک خط کے جواب میں حضرت نے تحریر فرمایا کہ ''کسی سے کوئی امید نہ لگاؤ سوائے اللہ کے۔ حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے حتّٰی کہ مجھ سے بھی کوئی امید نہ لگاؤ'' اور حقیقتاً جب یہ امیدیں ٹوٹتی ہیں تو انسان بھی ساتھ ٹوٹ جاتا ہے۔

**جواب:** امیدوں کا ٹوٹنا جب ہی ہوتا ہے جب امید ہو، امید نہیں ہوگی تو دل نہیں ٹوٹے گا۔

۳۳۶) **حال:** حضرت والا! بلاشبہ میں بہت بد اخلاق اور عیوب والی ہوں لیکن حضرت اقدس! میں اتنی بھی سنگ دل نہیں ہوں کہ سامنے والے کی اچھائی کا برائی سے بدلہ دوں۔ حضرت والا! مجھے تھوڑی دیر پہلے غصّے میں ڈانٹنے والا جب مجھ سے محبت آرام و پیار سے بات کرتا ہے تو میں موم کی طرح ہو جاتی ہوں مگر جب تک سامنے والا خود بول کر بات نہیں کرتا میں بظاہر تو نارمل ہوتی ہوں مگر دل دل میں کڑھتی رہتی ہوں۔

**جواب:** اچھائی کا اچھائی سے بدلہ دینا صلہ رحمی نہیں، صلہ رحمی یہ ہے کہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دو۔ اللہ تعالیٰ قرآنِ پاک میں ارشاد فرماتے ہیں کہ ''یہ نعمت نہیں دی جاتی مگر ان لوگوں کو جو بڑے صبر والے اور بڑے صاحبِ نصیب ہیں۔'' لہٰذا یہ نعمت حاصل کرنا آپ کے بس میں ہے۔

۳۳۷) **حال:** حضرت والا! ان دو چیزوں کی اصلاح چاہتی ہوں: نمبر۱: غیر اللہ سے امیدیں وابستہ کرنا۔ نمبر۲: رویّوں کی وجہ سے دل کینے سے بھر جانا۔

**جواب: نمبر۱:** یہ مراقبہ کریں کہ اللہ کے سوا نہ کوئی نفع پہنچا سکتا ہے نہ نقصان، پھر دوسرے سے کیا امید رکھنا۔ **نمبر۲:** جس سے کینہ ہو اس کو سلام میں پہل کریں، اس کی لوگوں سے تعریف کریں، اس کے لیے دعا کریں، کبھی چھوٹا موٹا ہدیہ دے دیں، اس سے بہ تکلّف گھل مل کر بات کریں۔ اس سے کینہ نکل جائے گا بلکہ کچھ عرصے بعد محبت پیدا ہو جائے گی۔

۳۳۸)**حال:** حضرت والا! مجھے یاد نہیں پڑتا کہ کبھی میں نے بھائی یا بھابھی سے زبانی بد تمیزی کی ہو، ہاں ایسا ضرور ہوا ہے کہ کچھ گزشتہ رویّوں کی وجہ سے خاموش زیادہ ہوگئی۔یوں بھی حضرت!میں کچھ خاموش طبع ہوں، بہت جلدی ہر ایک سے گھل مل نہیں پاتی، بعض مرتبہ دل میں کوئی رنجش نہیں ہوتی، مگر میں خاموش خاموش سی ہوتی ہوں، کیوں؟اس کا مجھے خود بھی نہیں پتا، اور کچھ Time بعد خود بخود ٹھیک بھی ہو جاتی ہوں۔

**جواب:** صحیح۔پچھلے خط میں آپ نے لکھا تھا کہ بھابھی سے کہا کہ بہن بھائیوں کے ساتھ میں ۲۳سال سے ہوں اور آپ کے ساتھ نہیں تو آپ سے ویسی بے تکلّفی کیسے ہو؟ یہ بات مناسب نہیں۔سوچو کہ جب آپ اپنے گھر کی ہو جائیں اور وہاں آپ سے کوئی یہ جملہ کہے تو آپ کو تکلیف ہو گی یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ جو عمر میں بڑا ہو یا بڑی ہو اس کو نصیحت کرنے میں بہت ادب کی ضرورت ہے اور لہجہ تیز یا اُکتایا ہوا نہ ہو، نصیحت اس طرح کی نہ ہو کہ آپ نے یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہیں کیا۔

۳۳۹)**حال:** شاید میری یہ طبیعت بھی ہمارے تعلقات میں رکاوٹ بنتی ہے، حضرت والا! میں زیادہ ٹائم ایک جیسے موڈ میں نہیں رہ پاتی، حضرت! مجھے اپنی خصلت کا پتا ہے، آپ کی تنبیہ کا اثر ہے، نفس کا تازہ تازہ ڈینٹ(Dent) نکلا ہے، اس لیے کچھ سیدھا ہوا ہے، لیکن کچھ عرصے بعد اگر کسی کے رویّے سے میرا دل دکھا تو میں پھر خاموش ہو جاؤں گی۔

**جواب:** کچھ باتیں طبیعت میں پیدائشی طور پر ہوتی ہیں ان کو اعتدال میں لانے کے لیے بہت مجاہدہ کرنا پڑتا ہے لیکن اس مجاہدے سے ایسی نسبت مع اللہ عطا ہوتی ہے کہ پھر بندہ کہتا ہے کہ ایسے لاکھوں مجاہدے ہوتے تو بھی اس نعمت تعلق مع اللہ کا حق ادا نہیں ہو سکتا تھا، لہٰذا دوسروں کے رویّے سے اگر دل دکھے تو خاموشی نہ اختیار کریں بلکہ برائی کا بدلہ اچھائی سے دیں تب تعلق مع اللہ کی نعمتِ عظمیٰ کا رسوخ حاصل ہو گا۔

۳۴۰)**حال:** اور پھر میری اس طرح چپ چپ طبیعت دوسروں کو متاثر کرتی ہے، اور

ایک جھجک اور حجاب کی دیوار بیچ میں حائل ہوجاتی ہے۔ حضرت! کیا یہ بھی بداخلاقی کے ذیل میں آئے گی؟

**جواب:** بداخلاقی ہو یا نہ ہو لیکن یہ اخلاق کا کمال نہیں۔

۳۴۱) **حال:** حضرت والا! میں اس لیے اس طرح جزئیات کے ساتھ بتارہی ہوں تاکہ اصلاح کرواسکوں۔

**جواب:** اوپر علاج لکھ دیا گیا ہے۔

۳۴۲) **حال:** لیکن مجھے اس بات کا پورا پورا احساس ہے کہ مجھ ناکارہ کے خط پر آپ کا کافی سارا قیمتی وقت ضایع ہورہا ہے، حضرت والا! میں بہت زیادہ معافی چاہتی ہوں۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں، دین کے کام میں وقت ضایع نہیں ہوتا۔

۳۴۳) **حال:** بلا تمہید آمدم بر سرِ مطلب... بحمد اللہ کم و بیش سات ماہ کا عرصہ خانقاہ میں گزرا، علمی و روحانی فائدہ جس قدر ہوا وہ ناقابلِ بیان ہے، سچ یہ ہے کہ بندے کے ہزار تخصصات ایک طرف اور یہ تھوڑا سا عرصہ حضرت والا کے پاس ایک طرف، گویا کہ میرے جذبات کو زیبِ قرطاس کرنے کا شاید قلم بھی متحمل نہیں۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ، یہ سب حق تعالیٰ کا احسان ہے۔

۳۴۴) **حال:** لڑکپن ہی سے بندہ (۱) گھر سے دور رہنے (۲) والدین کے درمیان پندرہ سالہ مفارقت (جو تا حال جاری ہے) اور گھریلو تربیت نہ ملنے کے باعث مختلف قسم کی بداعتدالیوں کا شکار رہا۔ جن میں ہفتہ وار و ماہانہ وقفہ سے جب گھر آتا تو بد نظری کا مرض حد درجہ تھا، جس سے بحمد اللہ اب بچنے کی توفیق ہوئی اور اب ایک نظر بھی خراب نہیں ہوتی۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ، اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۳۴۵) **حال:** ثانیاً ”خود لذتی“ کا مرض ہے، جس سے جزوی طور پر تو حضرت والا کی برکت سے چھٹکارا ملا لیکن مکمل طور پر خلاصی نہیں پا سکا ہوں، ابتداءً تو اس کی وجہ بد نظری تھی لیکن اب اس کی وجہ بظاہر یہی سمجھ آتی ہے کہ ایک خراب عادت اور

غفلت ہے، چناں چہ بغیر کسی کے تصور کے نیم خوابی کی حالت میں اوسطاً تین ہفتوں میں اور کبھی کبھی دو ہفتوں میں کبھی مہینے کے بعد یہ عمل ہو جاتا ہے۔

**جواب:** نیم خوابی میں یہ عمل نہیں ہو سکتا، وہ بیداری ہے جس کو نفس نیم خوابی سے تعبیر کرتا ہے تاکہ بے قصور بنا رہے۔ اس مرض کا علاج بلکہ ہر گناہ کا علاج بجز استعمالِ ہمت کے اور کچھ نہیں۔ جب تک یہ نہیں ٹھانو گے کہ جان دے دوں گا مگر اللہ کو ناراض نہیں کروں گا تب تک اس سے نہیں بچ سکتے اور خدانخواستہ کوئی قتل کرنے کو آجائے تو جس ہمت سے جان بچانے کے لیے اس کا مقابلہ کرو گے کم از کم اتنی ہمت سے تقاضے کے وقت ایمان بچانے کے لیے مقابلہ کریں۔ بتایئے! ایمان زیادہ عزیز ہے یا جان اور اس کے عذاب کی جو وعیدیں نصوص میں وارد ہیں ان کو سوچیں اور جہنم کا گہرا مراقبہ کریں کہ دوزخی اس میں جل رہے ہیں وغیرہ اور جب نیم خوابی میں یہ فعل ہونے کا خطرہ ہو بیدار ہو جائیں کیوں کہ یہ فعل نیم خوابی میں نہیں بیداری ہی میں ہوتا ہے اور کسی بہانے سے قریب سونے والے کو اٹھادیں، اگرچہ کسی کو تکلیف دینا گناہ ہے لیکن بڑے گناہ سے بچنے کے لیے کرلیں اور بعد میں استغفار کرلیں، کیوں کہ دوسرے کی موجودگی میں یہ فعل نہیں ہو سکتا۔ پرچہ ''خود لذتی کے گناہ کا علاج'' روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۳۴۶) **حال:** کوشش کرتا ہوں کہ کھانے میں اعتدال رہے، چناں چہ صبح کا ناشتہ، دوپہر کا کھانا انتہائی معمولی ہے، رات کے کھانے میں دو سے ڈھائی روٹی، دو سے تین کپ قہوہ یا چائے، اس سے کم میں ضعف محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** غذا میں کمی نہ کریں، سبزیوں کا استعمال زیادہ کریں، گوشت کم کھائیں، روٹی پیٹ بھر کر کھائیں، بس ایک دو لقمے کی جگہ رہ جائے۔

۳۴۷) **حال:** مذکورہ بداعتدالی کے باعث جنسی اعتبار سے جسمانی ضعف بھی ہے لیکن یہ انتہائی جزوی نوعیت کا ہے، بندے کی منگنی کو تقریباً ڈیڑھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ شادی کی تاریخ کا تعیّن بھی ہماری صواب دید پر ہے، فی الحال گھر والوں یا سسرال والوں کی طرف سے کوئی اصرار بھی نہیں، لیکن بندہ اپنے تئیں کئی بار اس

رشتے کو ختم کرنے کا تعیّن کر چکا ہے، لیکن تذبذب کی کیفیت ہے۔اس کی وجہ ایک تو جسمانی جزوی ضعف اور دوسرے بندہ آیندہ کے لیے اپنے آپ کو ادارے کی خدمت کے لیے وقف کرنے کا خواہش مند ہے، وَفَّقَنِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی

**جواب:** یہ ضعف علاج سے دور ہو سکتا ہے۔ کسی حاذق طبیب سے علاج کریں، پھر بالفرض اگر صحت نہ ہو تو شادی نہ کریں، اکثر یہ ضعف نفسیاتی ہوتا ہے۔ خود لذتی کو بالکل چھوڑ دیں تو خود طاقت عود کر آئے گی۔اس کو یاد رکھیں کہ اگر علاج کے بعد بھی طاقت نہ آئی تو ہر گز نکاح نہ کریں۔

۳۴۸) **حال:** قابلِ نفرت ہونے کے باوجود حد درجہ محبت کے لیے حضرت والا اور تمام اہلِ خانقاہ کا مشکور ہوں۔

**جواب:** خطاکار قابلِ نفرت نہیں، قابلِ رحم ہوتا ہے، مطمئن رہیں اور جب ایسا شخص تائب ہوتا ہے تو بہت جلد اُڑ جاتا ہے، یعنی قربِ عظیم کا حامل ہو جاتا ہے۔

۳۴۹) **حال:** اللہ ربّ العزت حضرت والا کی عمر میں برکت عطا فرمائے اور حضرت والا کا سایہ ہم سب پر تادیر قائم رکھے، آمین۔

حضرت والا کی خدمت میں یہ خط اس لیے بھیج رہا ہوں کہ میں روحانی طور پر بہت پریشان ہوں۔ زندگی سے اکتا گیا ہوں، حضرت والا! میں پہلے نشہ کرتا تھا، پھر آپ سے بیعت ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ کی۔ میں پہلے بذریعۂ خط آپ سے بیعت ہوا تھا، پھر مدینہ منوّرہ میں حضرت والا کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا، لیکن حضرت! میں اپنی توبہ پر قائم نہ رہ سکا اور گناہ پر نادم بھی ہوں۔

**جواب:** مجاہدہ کرو، اللہ کے راستے میں تکلیف اٹھاؤ، زندگی نعمت ہے، اسی میں مجاہدہ کر کے اللہ کو راضی کر لو، پھر جنت میں عیش ہی عیش ہے۔اس لیے زندگی سے اکتاؤ نہیں۔ توبہ اگر ٹوٹ گئی تو کیا ہوا پھر توبہ کرو، پھر اللہ تعالیٰ معاف کر دیں گے۔

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے

یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

ہر گز مایوس نہ ہو، بار بار توبہ اگر ٹوٹ جاتی ہے تو بار بار معافی مانگتے رہو، اللہ تعالیٰ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ اس توبہ کی برکت سے ایک دن استقامت بھی نصیب ہو جائے گی اور گناہ چھوٹ جائیں گے۔ البتہ توبہ کرتے وقت پکا ارادہ کرو کہ جان دے دوں گا مگر دوبارہ گناہ نہ کروں گا۔

۳۵۰) **حال:** اگر نشہ نہ کروں تو شہوانی خیالات اور بڑے گناہوں پر آمادہ کرتے ہیں۔ میں ان دونوں گناہوں سے بہت پریشان ہوں، حضرت! کوئی خاص نسخہ تجویز فرمائیں، جس کی وجہ سے ان دونوں گناہوں سے میری جان چھوٹ جائے۔ حضرت! خصوصی توجہ فرمائیں حضرت! خصوصی دعا فرمائیں، اللہ اسلام پہ زندگی عطا فرمائے اور ایمان پر موت۔

**جواب:** نشہ ہر گز نہ کرو، خواہ کتنے ہی شہوانی خیالات آئیں۔ گناہ کے خیالات آنا گناہ نہیں ہے گناہ کرنا گناہ ہے، لاکھ خیالات آئیں بس ان پر جان کی بازی لگا کر عمل نہ کرو۔ خیالات آنا حرام نہیں نشہ کرنا حرام ہے، اس لیے نشہ کو آج ہی چھوڑ دو۔

۳۵۱) **حال:** دو بچوں کے بعد نماز و تلاوت میں جلدی جلدی ختم کرنے کی پڑی رہتی ہے گو کہ ناغہ نہیں ہوتا، تلاوت صرف ایک رکوع، وہ بھی جلدی جلدی اور ذکر اذکار تو ۳۳ بار وہ بھی کبھی کر لیا اور کبھی نہیں، مناجاتِ مقبول کی ایک ہی دعا جو یاد ہے بس جلدی جلدی پڑھ لیتی ہوں، بچوں کا تو شاید اب بہانہ ہے، بس ہر وقت یہ دھیان رہتا ہے کہ یہ یہ کام کرنے ہیں، اس لیے ہر کام میں جلد بازی ہے۔

**جواب:** جلد بازی مناسب نہیں، حدیثِ پاک میں ہے کہ جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے، اس لیے اطمینان سے پڑھیں، یہ سوچو کہ جلدی کروں یا آرام سے کام ہو ہی جائے گا۔ ذکر میں ناغہ نہ کریں خواہ تعداد تھوڑی ہو، مناجاتِ مقبول کا ایک صفحہ پڑھ لیا کریں۔

۳۵۲) **حال:** بد نظری کی مریضہ ہو گئی ہوں، حالت بد سے بدتر ہوتی جا رہی ہے۔ جیسے

نظر کی حفاظت کا اہتمام پہلے تھا اب نہیں رہا۔ میرے سسرال میں شادی ہے۔ گھر میں امریکا سے نند کی کزن آئی، اس نے کچھ رسالے انگریزی میں میز پر رکھے تھے۔ باہر ایک تصویر تھی، بغیر سوچے میں نے اس تصویر کو دیکھے بغیر رسالہ کھول ڈالا سامنے حالتِ زنا کی تصویر تھی، ایک دم بند تو کر دیا بعد میں افسوس ہوا کہ کیوں دیکھا، نفس و شیطان نے پھر بہکایا کہ ایک بار اور دیکھ لو، لیکن نہیں دیکھا، انتہائی پریشانی ہوئی کہ رسالہ تو بالکل سامنے رکھا ہے، بچے آتے جاتے ہیں اگر بیٹی کھول کر دیکھ لیتی تو کیا ہوتا۔

**جواب:** اس رسالے کو ضایع کر دیں۔

۳۵۳) **حال:** گھر سے باہر جاتے وقت سوچتی ہوں نظر کی حفاظت کروں گی لیکن ویسا خیال نہیں ہوتا جیسا پہلے ہوتا تھا، بس ایک دنیادار سی زندگی ہوگئی ہے۔ جیسے سب زندہ ہیں، کھا پی رہی ہیں، میں بھی ویسی ہی ہوں۔ دل چاہتا ہے دوبارہ ویسا ہی ہو جائے سب، اللہ کی محبت، گناہوں سے بچنے کا اہتمام، شیخ کو اطلاعِ حال کی پابندی لیکن دور ہوتی جارہی ہوں۔ اصلاح فرمادیں، ان شاء اللہ ضرور عمل کروں گی۔

**جواب:** نفس ایسا سانپ ہے کہ کوئی اس سے ذرا غافل ہوا یہ فوراً ڈس لیتا ہے، لہٰذا اس سے ہر وقت ہوشیار رہو، جب کسی مجبوری سے گھر سے نکلنا پڑے تو نکلنے سے پہلے عزم کرو کہ بد نظری نہیں کرنی ہے۔ اگر یہ عزم نہ کرو گی تو بد نگاہی سے نہیں بچ سکتیں۔ قصدِ عدمِ نظر کافی نہیں، عدمِ قصدِ نظر ضروری ہے۔ اس کے باوجود اگر کبھی غلطی کر بیٹھو تو شوہر تم کو جو ذاتی خرچہ دیتے ہیں اس میں سے اتنا صدقہ کرو کہ نفس کو تکلیف ہو۔

۳۵۴) **حال:** ایک تو خود کمزور اور پھر ایک بیٹی اور ایک بیٹے کی تربیت کرنا مشکل سا لگتا ہے۔ جٹھانی کا بیٹا اکثر آتا ہے صبح سے شام تک۔ اس کے بیگ (Bag) اور پانی کی بوتل میں کارٹون (Cartoon) کی تصاویر اور وہ کارٹون کا حد درجہ شوقین، میری بیٹی سے کارٹون کی باتیں کرتا ہے، ابھی تو بیٹی دو سال کی ہے لیکن عقل سے

ماشاءاللہ! چار سال کے بچے کی سی ہے۔ خوب بولنا بھی آگیا ہے، جٹھانی کا بیٹا کبھی گالیاں بھی دیتا ہے، بد تمیزی خوب کرتا ہے اور جٹھانی خود جنونی عورت کی طرح اسے مارتی ہیں۔ میری بیٹی اس کی ہر ہر بات کی نقل کرتی ہے۔ بہت غصہ آتا ہے کہ کیا کروں۔ جٹھانی کا کہنا ہے کہ ان کے بیٹے کا اٹھنا بیٹھنا گیارہ، بارہ سال کے لڑکوں کے ساتھ ہے، اس لیے ان کی طرح کی زبان کا استعمال کرتا ہے، ہے وہ چار سال کا۔ جب اس نے کارٹون کی بات کی تو میں نے کہہ دیا کہ کارٹون کی بات نہیں کرو۔ تو خوب چیخ کر مجھے ڈانٹا کہ ابھی بات ہوتی ہے آپ چپ ہو جائیں۔ اب ایسے میں کیا کروں؟

**جواب:** اس کی والدہ سے کہیں کہ اپنے بچے سے کارٹون لے لیں تاکہ وہ یہاں نہ دیکھے اور کہیں کہ اگر کارٹون دیکھنا ہے یا کارٹون کی باتیں کرنا ہے تو گھر جا کر کرے۔

۳۵۵) **حال:** جٹھانی کی ذات سے سخت تکلیف پہنچتی ہے گو کہ صرف شوہر کو بتاتی ہوں، وہ بھی جب شدید کڑھن ہوتی ہے، ورنہ اندر اندر گھٹتی رہتی ہوں، گھر میں داخل ہو کر فریج میں سے کچھ بھی کھا لیتی ہیں، کھانا کھائیں گی تو بغیر سمیٹے چلی جائیں گی، اگر مہمان آئیں گے تو اتنا کام کریں گی سب کے سامنے کہ بس۔ حالتِ حمل میں منگوائے گئے جوس وغیرہ بھی نکال لیتی تھیں۔ ایک بار شوہر کے آفس کا کھانا پیک کر دیا تو اس میں سے کھانا نکال کر اپنے بیٹے کو دے دیا، میں نے کہا کہ یہ تو آفس کا کھانا ہے۔ تو کہنے لگیں کہ بس تھوڑا سا لے رہی ہوں۔ ساس کو پتا چلا تو انہوں نے مجھے دوسرا کھانا لینے کو کہا۔ کوئی جٹھانی کو کچھ نہیں کہتا، سب ان سے ڈرتے ہیں۔ میرے کمرے کی قالین پہ جوتے لے کر بھی آجاتی ہیں، کمبل پر کھانا رکھ دیا، ایک بار اپنے بیٹے کو میرے باتھ روم لے گئیں اور باہر سے میری بیٹی کی چپل اٹھا کر اسے پہنا دی، باتھ روم سے نکل کر بیٹے نے گندی چپل قالین پر پھینک دیں۔ مجھے انتہائی غصہ آیا۔ انہیں خیال ہونا چاہیے اور پھر وہی چپل باہر رکھنے لگیں تو میں نے کہہ دیا کہ میں پہلے باتھ روم کی چپل دھوؤں گی، آپ چھوڑ دیں۔ حضرت! کیا کیا بتاؤں، چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں، جب غصہ آتا ہے تو شوہر سے رو رو کر کہتی ہوں کہ

الگ گھر لے لیں، یہاں ہر کام کی ماسی تو ہے لیکن آزادی نہیں۔ الگ گھر میں اپنے کام خود کروں گی۔ کفایت شعاری سے رہوں گی لیکن سکون تو ہوگا۔ جٹھانی الگ رہتی ہیں لیکن چار گھر چھوڑ کر۔ بغیر بتائے کبھی بھی کھانے کے اوقات میں آجاتی ہیں، اب حساب سے کھانا پکتا ہے۔

**جواب:** آپ ان سے نہ ڈریں، نامناسب باتوں پر ٹوک دیں اور بغیر اجازت جو کھانا وغیرہ لیں تو ان سے صاف کہہ دیں کہ یہ فلاں کے لیے ہے، اس میں سے نہ لیں، میں بار بار نہیں پکاسکتی اور یہ بھی کہہ دیں کہ اچانک آکر کھانا کھانے سے دوسروں کو کمی ہو جاتی ہے، اس لیے جس دن ہمارے یہاں کھانا ہو تو چار گھنٹے پہلے اطلاع کر دیں تاکہ آپ کے لیے پکالیا جائے۔

۳۵۶) **حال:** دین کے لحاظ سے بھی بیٹی کو آگے چل کر اس سے الگ کرنا ہے، ہمارے گھر کا ماحول ویسا نہیں جیسا ہم دینا چاہ رہے ہیں اور دنیا کے اعتبار سے بھی اپنی دنیاوی باتوں میں دماغ الجھا رہتا ہے۔ میرے جیٹھ بازار نہیں جاتے، کبھی تو ایسا ہوا کہ وہ اپنے گھر پر سے فون کر کے کہتے ہیں کہ زید (میرے شوہر) سے کہہ دیں کہ انڈے ڈبل روٹی بازار سے لا دے۔ مجھے غصہ آتا ہے کہ اب ان کی الگ فیملی ہے، اپنا بندوبست خود کریں۔ ایک بار ساس نے کہا کہ زید کے چار سال کے بھتیجے نے ضد پکڑی ہوئی ہے کہ مجھے پاپا کھانا ہے، بازار سے پاپا لے آؤ، یہ اس وقت گھر میں داخل ہوئے تھے۔ حالاں کہ جیٹھ گھر پہ ہی تھے، وہ اپنے بیٹے کے لیے خود لا سکتے تھے۔

**جواب:** بہتر یہی ہے کہ آپ الگ گھر لے لیں، دینی و دنیوی دونوں لحاظ سے ضروری ہے۔ بچوں کی صحیح تربیت الگ گھر میں اچھے ماحول میں ہی ہو سکتی ہے۔

۳۵۷) **حال:** معمولات الحمد للہ جاری ہیں۔ آنکھوں پر نقاب کی وجہ سے حضرت! آنکھوں سے اتنا نظر آتا ہے کہ کوئی شخص ہے لیکن جیسے شباہت وغیرہ نظر نہیں آتی، آنکھیں نہیں ملاتی لیکن دل میں خیال آتا ہے یہ شخص ہے تو سوچتی ہوں یہ بھی تو بد نظری ہوئی۔

جواب: بد نظری جب ہے کہ نفس حرام لذت خواہ ایک ذرّے کے برابر چرا لے۔

۳۵۸) حال: حضرت! کچھ دن پہلے کچھ غیبت ہوئی اور میں نے سن بھی لی لیکن وہ اس طرح کہ آیندہ اس شخصیت سے واسطہ پڑنا ہے، وہ اس طرح کی ہے، ذرا ہوشیار رہنا۔ میں نے اچھا کہہ دیا۔ بعد میں احساس ہوا یہ بھی تو غیبت ہے، تو میں نے دو رکعت نفل توبہ پڑھ کر توبہ کی اور کچھ ایصالِ ثواب بھی کر دیا۔

جواب: اگر ایذا یا نقصان سے بچانے کے لیے کسی کا عیب ظاہر کر دیا تو یہ غیبت نہیں ہے۔

۳۵۹) حال: ایک دن کچھ معمولات چھوٹ گئے، اللہ نے توفیق دی میں نے الحمد للہ! دوبار شروع کر دیے۔

جواب: دوبارہ شروع کر دیے تو ٹھیک کیا، دوبار کیے تو قیاس سے غلط کام کیا۔ ذکر و معمولات کی قضا نہیں ہے۔

۳۶۰) حال: مستقبل کے بارے میں خیالات بہت تنگ کرتے ہیں لیکن دل کو الحمد للہ قرار آجاتا ہے کہ جو کچھ بھی ہو گا میری تقدیر میں ایسے ہی لکھا ہے۔ مجھے تو حضرت کی میرے حق میں دعاؤں سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ! بہت اچھا کریں گے۔ حضرت! آپ دعا کر دیں کہ اللہ دنیا میں دین پر استقامت کے ساتھ رکھیں، اپنی چھوٹی سے چھوٹی نافرمانی سے بچنے کی توفیق دیں، ایمانی حیات اور ایمان والی موت دیں، آمین۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے اچھی امید رکھیں۔ یہ دعا پڑھ لیا کریں:

وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ ؕ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ[۱۴]

میں نے اپنے معاملات اللہ کے حوالے کیے، اللہ تعالیٰ بندوں کو دیکھتا ہے اور حسنِ خاتمہ کے لیے ہر فرض نماز کے بعد تین بار یہ دعا پڑھیں:

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ

---

۱۴؎ الغافر: ۴۴

رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ[۱۵]

ہمارے سلسلے کی برکت ہے کہ جو اس میں داخل ہوتا ہے اس کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

۳۶۱) **حال:** حضرت والا! گزشتہ خط میں ایک حال عرض کیا تھا کہ دل میں لوگوں کی تحقیر آجاتی ہے۔ اب الحمد للہ آپ کی برکت سے اللہ ربّ العزت نے اس سے نجات عطا فرمادی ہے۔ اب ہر شخص کو اپنے سے بہتر سمجھتا ہوں، اگرچہ وہ بظاہر کسی گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہی کیوں نہ ہو اور اس گناہ کو برا سمجھ کر اس کے لیے دعا بھی کرتا ہوں۔

**جواب:** ماشاء اللہ! آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۳۶۲) **حال:** آں جناب نے پرچہ ''علاجِ عجب و کبر'' روزانہ پڑھنے کا حکم فرمایا تھا لیکن حضرت والا! میں صرف اپنی نالائقی کی وجہ سے صرف ایک یا دو بار پڑھ سکا۔ معذرت کا خواست گار ہوں، اب ان شاء اللہ روزانہ پڑھوں گا۔

**جواب:** اگر نہیں پڑھیں گے تو مرض پھر عود کر آئے گا۔ دوائے جسمانی بھی روز کھائی جاتی ہے، ورنہ فائدہ نہیں ہوتا۔

۳۶۳) **حال:** حضرت والا! دل میں منافقت کا خیال رہتا ہے کہ لوگ تو مجھے عالم اور مفتی سمجھتے ہیں اور میں باطن کے اعتبار سے بالکل خالی ہوں، دعا فرمادیں کہ اللہ ظاہر و باطن کی اصلاح فرمادیں۔

**جواب:** اپنے کو خالی سمجھنا تو مبارک حال ہے لیکن منافقت کا خیال صحیح نہیں، توبہ کریں، مؤمن منافق نہیں ہوتا۔

۳۶۴) **حال:** بعض طلبائے کرام دورانِ مطالعہ یا تکرار اپنے اپنے شیخ کی مجلس میں جانا چاہتے ہیں اور بعض مکمل اس وقت کی کسی خاص دن میں رخصت چاہتے ہیں، ان کے ساتھ کیا معاملہ کرنا چاہیے، آیا رخصت دے دیا کروں یا ان کو چھٹی کے اوقات

---

[۱۵] اٰلِ عمرٰن:۸

میں جانے کی ترغیب دوں؟

**جواب:** اس میں میرا مشورہ مناسب نہیں، جامعہ کے جو اُصول ہوں ان پر عمل کریں۔

۳۶۵) **حال:** حضرت والا! تفسیر روح المعانی کے حوالے سے کہیں پڑھا تھا کہ زنا ایک قصاص والا عمل ہے جس کا بدلہ ہو کر رہتا ہے۔ کیا ہر گناہ کی مکافات اس دنیا میں ہوتی ہے اور بعد توبہ بھی ہو سکتی ہے۔

**جواب:** نہیں، لیکن بعض گناہ کی سزا دنیا ہی میں ملتی ہے، جیسے ماں باپ کو ستانا لیکن توبہ سے وہ بھی معاف ہو جاتا ہے، توبہ کے بعد کوئی مکافات نہیں، توبہ تمام گناہوں کو مٹادیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا[۱۶]

اور حدیثِ پاک ہے:

اَلتَّائِبُ مِنَ الذَّنْبِ كَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَهٗ[۱۷]

اگر کسی نے ماں باپ کو ستایا اور ان کی زندگی میں معافی نہ مانگ سکا تو ان کے لیے کثرت سے ایصالِ ثواب کرے تو قیامت کے دن ماں باپ کے فرماں برداروں میں اٹھایا جائے گا۔

۳۶۶) **حال:** حضرتِ اقدس! تسبیحات میں الحمد للہ پابندی ہے مگر کبھی کبھار سستی معلوم ہوتی ہے اور کبھی تھکن اور نیند کے غلبے کی وجہ سے مقدار کم کرنی پڑتی ہے، چوں کہ معمول رات کو سب کاموں سے فارغ ہو کر پڑھنے کا ہے۔ حضرت والا! میں پانچوں تسبیحات: ذکرِ اسم پاک، سبحان اللہ، کلمۂ پاک، استغفار اور درودِ پاک ایک ساتھ پڑھتی ہوں۔

**جواب:** ذکرِ اسم پاک نہ کریں، یہ صرف مَردوں کے لیے ہے، عورتیں سبحان اللہ کا ذکر کریں۔

---

۱۶؎ الزمر: ۵۳

۱۷؎ مشکوٰۃ المصابیح: ۲۰۶، باب الاستغفار والتوبۃ، المکتبۃ القدیمیۃ

۳۶۷)**حال:** دریافت یہ کرنا تھا کہ میں ہر نماز کے ساتھ ایک تسبیح پڑھ لوں؟ اس طرح پانچوں تسبیحات پانچوں نمازوں میں تقسیم ہو جائیں گی۔ حضرت والا کی اجازت کی طلب گار ہوں، جیسے حضرت اقدس فرمائیں ان شاء اللہ ویسا ہی عمل کروں گی۔

**جواب:** صحیح، ایسا کر سکتی ہیں۔

۳۶۸)**حال:** حضرت والا! قرآنِ پاک کی تلاوت میں بھی سستی معلوم ہوتی ہے، پڑھنے لگوں تو دل چاہتا ہے کہ پڑھتی رہوں، مگر ابتدا کرنے میں سستی ہوتی ہے، نفس کہتا ہے پہلے یہ کام کر لو پھر پڑھ لیں گے، حضرت والا سے دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** نفس کی نہ مانیں، فوراً شروع کر دیا کریں۔ دعا کرتا ہوں۔

۳۶۹)**حال:** حضرت والا! مناجاتِ مقبول میں بھی کوتاہی ہوتی ہے، ناغہ تو نہیں ہوتا الحمد للہ! بستر پر لیٹ بھی جاؤں تو یاد آنے پر جتنی دعائیں یاد ہوتی ہیں پڑھ لیتی ہوں مگر حضرت والا! دل میں مستقل ایک غم رہتا ہے کہ طلب گار تو ہوں کہ اللہ ربّ العزت اپنی محبتِ خاصّہ سے نواز دیں مگر اعمال کا حال ایسا ہے کہ نعوذ باللہ جیسے مجبوری ہے۔ اللہ ربّ العزت میرے حال پر رحم فرمائیں، آمین۔

**جواب:** لشتم پشتم حسبِ مقدور کرتی رہیں، یہ بھی نفع سے خالی نہیں۔ ناغہ نہ کریں۔

۳۷۰)**حال:** حضرت والا! آپ نے پچھلے خط میں مجھ ناکارہ کے عمل پر فرمایا تھا کہ ”دل خوش ہوا“ حضرتِ اقدس! پڑھ کر دل کی حالت ایسی تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سارے عالم سے بڑھ کر کوئی دولت ہاتھ آگئی ہو، حضرت والا! دل سے یہی دعا نکلتی ہے کہ اللہ ربّ العزت ایسے اعمال عطا فرمائیں جس سے میرے حضرت والا خوش ہو جائیں، آمین ثم آمین۔

**جواب:** مبارک ہو یہ شیخ کی عظمت کی دلیل ہے، جو کنجی ہے تمام مقاماتِ سلوک کی۔

۳۷۱)**حال:** حضرتِ اقدس! الحمد للہ نظر کی حفاظت ہو رہی ہے مگر دو چیزیں مسئلہ کر رہی ہیں: ایک اخبار، حضرت والا! میں الحمد للہ اخبار پڑھتی نہیں ہوں مگر ادھر ادھر رکھے ہوں یا جب دوسرے افراد پڑھ رہے ہوں تو نظر پڑ جاتی ہے، قلب کا حضرت

والا! حال ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے اجڑ گیا۔ دوسری چیز حضرت والا! نوٹ ہیں، کوشش کے باوجود نظر پڑ جاتی ہے۔

**جواب:** اخبار پر نظر پڑتے ہی ہٹالیں اور نوٹ مجبوری ہے، اس کی حکومت ذمہ دار ہے، اس پر نظر پڑنا آپ کے لیے نقصان دہ نہیں۔ البتہ تصویر کو جان بوجھ کر نہ دیکھیں لیکن اٹھانے رکھنے میں نظر پڑ جائے تو حرج نہیں۔

۳۷۲) **حال:** حضرت والا! قلب کی حفاظت میں بھی مشکل ہو رہی ہے، آپ نے عدمِ التفات یعنی ان کی طرف دھیان نہ دو فرمایا تھا مگر حضرت والا! مجھے معلوم ہی فوراً نہیں ہوتا کہ نامحرم کا خیال ہے، جب معلوم ہوتا ہے فوراً دھیان ہٹانے کی کوشش کرتی ہوں۔

**جواب:** دھیان کو کسی اور طرف یا کسی مباح کام یا گفتگو میں لگائیں۔

۳۷۳) **حال:** پھر تھوڑی دیر بعد کسی دوسرے خیال میں قلب مشغول ہو جاتا ہے، جب احساس ہوتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ کافی دیر قلب سے میں بے خبر رہی کہ کیا خیال آرہا تھا۔ حضرت والا! آپ والا خصوصی توجہ فرمادیں اور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ حفاظتِ قلب کی توفیق عطا فرمادیں، مجھے بھی اپنے عاشقوں میں رقم فرمالیں۔

**جواب:** قلب سے بے خبر رہنا صحیح نہیں۔ دل جیسے ہی غلط خیال کی طرف جانے لگے اسی وقت بریک لگا دو۔ پھر بھی اگر کبھی ذہول ہو جائے تو احساس ہونے پر استغفار کر لیں اور کچھ صدقہ کریں۔

۳۷۴) **حال:** حضرت والا! میرا حال بہت برا ہے۔ مجھے لگتا ہے مجھے اپنے گناہوں کا احساس ہی نہیں ہوتا تو علاج کیسے ہوگا۔

**جواب:** یہ احساس کہ احساس نہیں ہوتا احساس کی ایک شکل ہے اور اصلاح کا راستہ ہے، مطمئن رہیں۔

۳۷۵) **حال:** حضرت والا! مجھے ایسا لگتا ہے جیسے صرف اصلاحی خط میں اچھا اچھا حال تحریر کر دیتی ہوں۔ حضرت والا! اپنے گناہوں کی وجہ سے اپنا آپ سب سے پیچھے

لگتا ہے۔ راہِ سلوک میں بعد میں شامل ہونے والے بھی اپنے سے کئی گنا آگے نظر آتے ہیں۔ اپنا آپ خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے اس مصرع کی طرح لگتا ہے ؎

رہِ طلب میں سوار سب ہیں پیادہ مثلِ غبار میں ہوں

**جواب:** شکر کریں کہ یہ حالت اچھی ہے کہ حالت بری معلوم ہوتی ہے۔ اس دن سے پناہ مانگو کہ اپنا حال خدانخواستہ اچھا معلوم ہونے لگے۔

۳۷۶) **حال:** حضرت والا! ایک مسئلہ مجھ کو تقریباً ایک ماہ سے پریشان کر رہا ہے وہ یہ ہے کہ گھر میں جب کوئی بات مجھے ناگوار ہوتی ہے (لازم نہیں کہ اس بات کا تعلق مجھ ہی سے ہو۔) تو جس کی طرف سے ناگواری پہنچی ہو مجھے لگتا ہے جیسے میں غیر محسوس طریقے سے اس کو اذیت دیتی ہوں (حالاں کہ گھر میں سب سے چھوٹی ہوں) مثلاً برتن زور سے رکھوں گی یا کسی اور انداز سے کہ اس کو معلوم ہو جائے اور دل میں یہ سوچتی ہوں کہ اگر کسی نے پوچھا کہ ایسا کیوں کرتی ہو تو یہ یہ جواب دے دوں گی (مگر الحمد للہ دیتی نہیں)۔ حضرت والا! یہ احساسات اور جذبات مجھے بہت تکلیف دیتے ہیں، دل چاہتا ہے کہ ہر ایک کے لیے راحت کا سبب بنوں، حضرت والا! دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** مسلمان کو اذیت دینا سخت گناہ ہے، خواہ تھوڑی ہی سہی، جب کہ نیت بھی ایذا کی ہو تو اور سخت بات ہے۔ اس لیے جس سے تکلیف پہنچے اس سے حسنِ سلوک سے پیش آؤ۔ یہ ہے اللہ والوں کا طریقہ۔

۳۷۷) **حال:** حضرت والا! دل میں دنیا کی محبت رچی بسی لگتی ہے۔ حضرت والا کے فرمانِ عالی پر دل میں خیال لاتی ہوں اور زبان سے بھی کہتی ہوں کہ فانی چیزوں سے کیا دل لگانا مگر اعمال تو ویسے ہی ہیں دنیا کی محبت والے، صرف زبان ہی سے یہ الفاظ ادا کرتی ہوں، اعمال پر کوئی اثر نہیں ہے۔ حضرت والا! دعا فرمادیں کہ دل دنیا سے مستغنی ہو جائے، آمین۔

**جواب:** دنیا کی چیزوں سے محبت ہونا منع نہیں ہے۔ دنیا کی چیزوں کی محبت کا اللہ کی

محبت پر غالب ہونا منع ہے۔ہاتھ میں دنیا ہو، جیب میں دنیا ہو، بس دل میں دنیا نہ ہو، جس کی علامت یہ ہے کہ دنیا کی محبت میں اللہ کے حکم کو نظر انداز نہ کرے تو معلوم ہو گا کہ اس کے دل میں دنیا نہیں ہے۔ اس کے برعکس حالت مذموم (بُری) ہے۔ یعنی جب دونوں میں مقابلہ ہو تو دنیا کو ترجیح دے۔

۳۷۸) **حال:** حضرت والا! یہ لکھ کر کہ ''کوئی غلطی یا بے ادبی ہو گئی ہو تو فرما دیجیے گا'' مجھے تسلی ہو جاتی ہے، اس لیے ہر خط میں لکھ دیتی ہوں۔

**جواب:** یہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ اگر کوئی ایسی بات ہو گی تو تنبیہ نہ کرنا خیانت ہے۔ غلطی کی نشاندہی کرنا مصلح کے ذمّے ہے، ورنہ وہ گناہ گار ہو گا۔

۳۷۹) **حال:** حضرت! آج ہم نے اپنے گھر سے ٹی وی نکالا، الحمد للہ! بہت سکون محسوس ہوا اور جب میرے شوہر ٹی وی توڑنے کے لیے نیچے لے کر جانے لگے تو اس پر ایک ڈنڈا میں نے بھی مارا تا کہ اس گناہ کے آلے کو توڑنے والوں میں میرا نام بھی شامل ہو جائے اور حضرت! اس خوشی میں کہ ہمارے گھر سے ایک گناہ کی چیز نکلی میں نے اپنے شوہر سے ایک تحفے کی فرمائش کی ہے اور خود بھی ان کے لیے ایک تحفے کا انتظام کیا ہے۔

**جواب:** بہت اچھا کیا اس خوشی میں تحفوں کا تبادلہ مبارک ہے۔

۳۸۰) **حال:** لیکن میرے ابوّ ذرا سے ناراض ہیں۔

**جواب:** اس معاملے میں ان کی ناراضگی کچھ آپ کے لیے مضر نہیں، اللہ کی ناراضگی کو کون برداشت کر سکتا ہے؟

۳۸۱) **حال:** ان کا کہنا ہے کہ تیس پینتیس ہزار کا ٹی وی تھا اور جیسے ہم نے اتنی رقم کی ناقدری کی۔

**جواب:** اس کی ناقدری ہی قدر ہے، گناہ کی چیز کی بھی کہیں قدر ہوتی ہے۔

۳۸۲) **حال:** یہ ٹی وی میرے ابوّ نے جہیز کے ساتھ دیا تھا، اس لیے ان کو دکھ ہے لیکن الحمد للہ! ہم سب گھر والے بہت سکون محسوس کر رہے ہیں۔

جواب: بجائے دکھ کے انہیں خوش ہونا چاہیے کہ آلۂ گناہ سے گھر پاک ہو گیا۔

۳۸۳) حال: میں بفضلہٖ تعالیٰ خیریت سے ہوں۔ امید ہے آپ بھی اللہ کے فضل و کرم سے خیریت سے ہوں گے۔ اس امید پر خط لکھ رہا ہوں کہ آپ بنگلہ دیش سے واپس کراچی آگئے ہوں گے۔ کل آپ کی خواب میں میرے دوست کو زیارت ہوئی، اس دوست کو جس کے گھر آپ ٹنڈو جام میں ٹھہرے تھے اور دیکھا کہ ڈاکٹر صاحب آپ کی خدمت کر رہے ہیں اور آپ ان کے گھر میں تشریف رکھتے ہیں، ڈاکٹر صاحب آپ کی خوب ٹانگیں دبا رہے ہیں۔ آپ اچانک اہلِ خانہ سے کہتے ہیں کہ بھئی سلیم کو اطلاع کر دو وہ صاحب نواب ہو گئے ہیں اور بغیر اطلاع کے کہاں آئیں گے۔ وہ جب گھر سے مجھے اطلاع کے لیے نکلنے لگے تو اچانک آنکھ کھل گئی۔

جواب: عزیز گرامی قدر! آپ کا خط ۲۶ جولائی کو ملا۔ آپ آیئے، فوراً آیئے ؎

آپ کا انتظار کرتا ہوں
شوق کو اپنے پیار کرتا ہوں

آپ آتے ہیں جب تصور میں
میں خزاں کو بہار کرتا ہوں

بہت مبارک خواب ہے، میں ۹ جولائی ۱۷ رمضان کو کراچی آگیا۔ صاحبِ خانہ کو ہمارا سلام کہنا۔

۳۸۴) حال: حضرت جی! کیا بتاؤں کیا دل میں تمنا ہے اور آپ سے کتنی محبت ہے، دل چاہتا ہے کہ اپنے آپ کو اور اپنی ہر چیز کو آپ پر قربان کر دوں۔ دل میں ہر وقت یہ تڑپ ہے کہ کسی طرح آپ کا قرضہ میں ادا کر دوں، حالاں کہ یہ ناممکن نظر آتا ہے مگر دل کی تڑپ کہتی ہے کچھ کر گزر۔ حضرت جی! آپ میرے لیے دعا کر دیں۔

جواب: آپ کی اس محبت سے دل سے دعا نکلی۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے سلیم کو جنت میں محض اپنی رحمت سے ساتھ نصیب فرمادیں اور سب احباب کو بھی اور متعلقین کو

بھی۔ آپ کی اور آپ کے ساتھی کی یاد نے تڑپا دیا۔ ہائے! کب ملاقات ہوگی آپ لوگوں سے۔ تم دونوں نے خانقاہ میں قیام کر کے ماشاء اللہ خوب خدمت کی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرماویں، آمین۔

۳۸۵)**حال:** میرے ساتھی جنہوں نے میرے ساتھ چلّہ لگایا کہتے ہیں کہ ہر وقت خانقاہ یاد آتی ہے۔ اس کے بغیر دل نہیں لگتا، دل چاہتا ہے کہ وہیں آکر پڑ جائیں۔ یہی حال میرا بھی ہے، کبھی کبھی دل ایک دم گھبراتا ہے کہ کہاں پھنسے ہوئے ہیں۔ اس مرتبہ تو دل میں خیال آیا تھا کہ بس استعفا دے کر چلو اور حضرت صاحب کی خدمت کریں، بس جو حضرت صاحب کہیں وہی کریں اور اپنے کو حضرت صاحب کی غلامی میں پیش کر دیں۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے کہ ہمیں اللہ آپ کا صحیح اور باوفا خادم بناوے۔

**جواب:** استعفانہ دینا اور حقوق بھی ہیں۔ محبت میں جوش کے ساتھ ہوش بھی چاہیے۔

۳۸۶)**حال:** اپنے آپ کو الحمد للہ! باوفا تو سمجھتا ہوں مگر عقل کی بے حد کمی پاتا ہوں۔ بس آپ کی بات کا سہارا ہے کہ محبت والا ناکام نہیں ہوتا اور الحمد للہ! محبت خوب آپ کی اپنے دل میں پاتا ہوں۔

**جواب:** زیادہ چالاک محبت سے محروم رہتے ہیں۔ جتنی عقل ہے یہی بہت ہے۔

۳۸۷)**حال:** حضرت! مجھے گھومنے جانے کا بے انتہا شوق ہے لیکن اتنے اتنے مہینے ہو جاتے ہیں ہمارا کہیں نکلنا نہیں ہوتا، رشتے داروں کے گھر بھی آنا جانا نہیں ہوتا۔

**جواب:** کسی محرم کے ساتھ مہینے میں ایک آدھ بار گھومنے چلی جایا کریں۔

۳۸۸)**حال:** کبھی کزن وغیرہ پکنک پہ جارہے ہوتے ہیں تو میرا بھی بہت دل کرتا ہے لیکن بے پردگی کا خدشہ ہوتا ہے، اس لیے ہم جاتے ہی نہیں۔

**جواب:** نامحرموں کی موجودگی میں اپنی بہنوں کے ساتھ بھی جانا مناسب نہیں۔

۳۸۹)**حال:** گھر میں بیٹھے بیٹھے بھی کبھی دل گھبرانے لگتا ہے، دل چاہتا ہے کہ کہیں باہر گھوم کے آجاؤں۔ اصلاح فرمادیں۔

جواب: محرم کے ساتھ گھوم لینا چاہیے پردے کے ساتھ نظر کی حفاظت کرتے ہوئے۔ بہتر ہے ایسی جگہ جائیں جہاں آدمی زیادہ نہ ہوں۔

۳۹۰) حال: حضرت! بے پردگی بہت ہورہی ہے۔ پہلے سے تو بہتر ہے لیکن کھانا کھانے کے لیے سب ساتھ بیٹھتے ہیں۔ میرے جیٹھ بالکل سامنے والی کرسی پر ہوتے ہیں۔ چادر آگے کرنے کے باوجود بے پردگی ہوتی ہے۔ نظریں بھی اٹھ جاتی ہیں۔

جواب: جب مزاج خوشگوار دیکھو تو شوہر سے کہو کہ ایک ساتھ کھانا کھانا کوئی ضروری نہیں، شریعت میں نا محرم کے ساتھ کھانے کی اجازت نہیں ہے، اس لیے مجھے الگ کھانے دیں بلکہ کبھی اپنا کھانا لے کر پہلے ہی الگ کھالیں اور رفتہ رفتہ اس کا معمول بنالیں۔

۳۹۱) حال: اگر میاں سے کہوں کہ پردہ نہیں ہورہا مجھ سے تو کہتے ہیں کہ جتنا ہورہا ہے اس پر شکر ادا کرو ورنہ وہ بھی نہیں ہوسکے گا، اگر جیٹھ کچھ پوچھیں تو اس کا جواب دے دیا کرو، حضرت! شادی سے پہلے پردے میں اور اب کے پردے میں بہت فرق ہے، دل بے سکون ہوجاتا ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمت دے، آمین۔ بہت ضرورت ہے مجھے دعاؤں کی۔

جواب: دعا اور تدبیر دونوں کریں، وقتاً فوقتاً شوہر سے کہتی رہیں۔ ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔ دل سے دعا ہے۔

۳۹۲) حال: حضرت! بدگمانی بھی بہت پیدا ہوتی ہے، کیا کروں؟ بدگمانی دور ہونے کا کوئی طریقہ بتادیجیے۔

جواب: یہ سوچ لیا کریں کہ جس سے میں بدگمانی کررہی ہوں ممکن ہے اس کا کوئی عمل اللہ کے یہاں مقبول ہوچکا ہو اور قیامت کے دن اس کی بخشش ہوجائے اور مجھ سے سوال ہو کہ میرے مقبول بندے سے بدگمانی کیوں کی تھی۔

۳۹۳) حال: حضرت! ہمارے یہاں دوپہر کا کھانا سب ساتھ پکاتے ہیں۔ جمعے والے دن میرے سسرال میں بریانی لائی جاتی ہے۔ بریانی میرے حلق سے اترتی نہیں جب تک امی اور بہنوں کو نہ کھلاؤں، کیا کروں جی؟ مشورے کی ضرورت ہے۔

کھائی نہیں جاتی، باقی سب لوگ وہ کھانا کھارہے ہوتے ہیں جو گھر میں پکایا گیا ہے، بہت مشکل ہوتی ہے حضرت! مجھے کھانے میں۔ حضرت! آپ کے ادب کرنے میں کوئی کوتاہی ہو تو معاف کیجیے گا، غلطی ہو تو معافی چاہتی ہوں۔

**جواب:** بوجہ محبت کے یہ اثر ہوتا ہے لیکن سوچو کہ اللہ تعالیٰ پالنے والے ہیں جتنی آپ کو اپنے ماں باپ اور بہنوں سے محبت ہے اس سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو اُن سے ہے لیکن جس کے لیے جو حال مناسب ہوتا ہے اس میں رکھتے ہیں۔ یہ سوچیں کہ یہ کھانا مجھے اللہ نے بھجوایا ہے اس کو نہ کھانا ناشکری ہے۔

۳۹۴) **حال:** معمولاتِ یومیہ میں چار تسبیحات صبح اور چار شام کی تو الحمد للہ پابندی ہو رہی ہے۔ کبھی اگر تھکاوٹ سے موقع نہیں ہوتا (رات میں) تو بے وضو ہی ایک تسبیح میں چاروں قسم کا ذکر کرکے سوتا ہوں تاکہ بالکل ناغہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ نہ تو نوافل کا اہتمام ہے، نہ ہی تلاوت کا، بعض دفعہ تو کئی کئی دن تلاوت کا ناغہ ہو جاتا ہے۔

**جواب:** دن بھر میں چار تسبیحات بتائی گئی ہیں، شام کی چار تسبیحات کب بتائی ہیں؟

۳۹۵) **حال:** مناجاتِ مقبول میں جب سے کتابت کی اغلاط کا علم ہوا موقوف کر دی تھی، جو اب تک جاری نہیں ہوئی۔

**جواب:** کوئی ایسی کتابت کی اغلاط نہیں ہیں، موقوف نہیں کرنا چاہیے۔ مناجاتِ مقبول پڑھتے رہیں۔

۳۹۶) **حال:** قضا نمازیں بھی بہت ہیں، اس میں بھی سخت کوتاہی ہے۔

**جواب:** نوافل نہ پڑھنے میں تو مضایقہ نہیں لیکن قضا نماز کو ادا کرنا ضروری ہے۔

۳۹۷) **حال:** رمضان المبارک میں تو حال بہت ہی برا رہا حتّٰی کہ طاق راتوں میں بھی جاگنا برائے نام ہی رہا۔ ۲۷ویں شب تو معمول کی تسبیحات بھی کیے بغیر سو گیا اور سحری کے وقت اٹھا تو اتنا وقت بھی نہ تھا کہ دو نفل یا دعا ہی کر لیتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صحبتِ شیخ میں اضافہ، التزام اور اہتمام رہا، جس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کرتا ہوں۔ خصوصاً رمضان المبارک میں بلاناغہ صبح وشام حاضری کی توفیق ہوئی، الحمد للہ

تعالیٰ۔ درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ناکارہ کو اپنے شیخ کے ادب، قدر و عظمت اور محبتِ کاملہ کی توفیق نصیب فرمائے اور جلد از جلد تمام گناہوں کے چھوڑنے کی اور اللہ والا بننے کی توفیق عطا فرمائیں۔ دیگر مقاصدِ حسنہ کے لیے بھی دعا کی التجا ہے۔

**جواب:** نوافل میں کمی کا نام برا حال نہیں ہے، برا حال گناہ میں ابتلا ہے، کمزوری سے نفلی عبادت نہ کرنے پر بھی وہی اجر ملتا ہے جو تندرستی میں عبادت کرنے سے ملتا ہے۔ جملہ مقاصد کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۳۹۸) **حال:** بندہ الحمد للہ بخیریت ہے اور شب و روز حضرت والا دامت برکاتہم کی صحت و عافیت کے لیے دعا گو ہے اللہ تعالیٰ حضرت والا کو مثالی صحت و عافیت نصیب فرمائیں، آمین۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۳۹۹) **حال:** بندے کو اللہ تعالیٰ نے حفظ القرآن کی توفیق عطا فرمائی ہے، الحمد للہ! بندے کو تلاوتِ قرآنِ کریم سے خوب مناسبت ہے۔ چلتے پھرتے بھی قرآنِ پاک کی تلاوت کی عادت ہے۔ کچھ عرصے سے بندے کے منہ میں تلاوت کے دوران ایک خاص قسم کی مٹھاس آجاتی ہے۔

**جواب:** مبارک ہو، یہ حلاوتِ ایمانی حسی ہے جو بعض بندوں کو عطا کر دی جاتی ہے، حلاوتِ باطنی تو ہر ذاکر اور قاری کو ملتی ہی ہے لیکن کسی کو حلاوتِ حسی بھی عطا فرما دیتے ہیں۔

۴۰۰) **حال:** اس کیفیت کو بندہ کیا بیان کرے بس حضرت والا دامت برکاتہم ہی کا مصرعہ بندے کے حال کا ترجمان ہے ؎

خود میری زباں اپنی زباں چوس رہی ہے

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۴۰۱) **حال:** بعد تلاوت اس حلاوت میں اضافہ محسوس ہوتا ہے۔ حضرت والا دامت برکاتہم سے راہ نمائی مطلوب ہے۔ نیز عطائے ہمت برائے طاعت و تقویٰ کے لیے

خصوصی دعا کی التجا ہے۔

**جواب:** لیکن شوق میں تحمل سے زیادہ تلاوت نہ کریں۔ ہر بات میں اعتدال مطلوب ہے۔ دل و جان سے دعا ہے۔

## ایک حافظ ڈاکٹر صاحب کا خط

۴۰۲) **حال:** بخدمت محبی و محبوبی مرشدی و مولائی! بعض اوقات آپ کی یاد زیادہ آتی ہے۔ دل ایسے میں نرم پڑ جاتا ہے اور آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ ایسا مستقل کیوں نہیں ہوتا؟

**جواب:** دل ایک حالت پر نہیں رہتا، طبعی محبت ضروری نہیں، عقلی محبت ضروری ہے۔

۴۰۳) **حال:** یہ کیسے ممکن ہے کہ اللہ کا خوف میرے دل میں مستقل بیٹھ جائے اور دنیا کی کسی بھی چیز کا خوف دل میں نہ ہو؟

**جواب:** اللہ کا اتنا خوف مطلوب ہے جو گناہوں سے روک دے اور اس کے لیے دعا مانگیں۔ دنیا کی چیزوں سے مثلاً ڈاکو یا دشمن سے طبعی خوف ہونا اس میں کوئی حرج نہیں، یہ خوف اللہ کے خوف کے منافی نہیں ہے۔

## ان ہی ڈاکٹر صاحب کا دوسرا خط

۴۰۴) **حال:** بخدمت محبی و محبوبی، مرشدی و مولائی! پچھلے خط میں آپ نے فرمایا کہ طبعی محبت ضروری نہیں عقلی محبت ضروری ہے۔ عقلی محبت سے کیا مراد ہے؟

**جواب:** دل میں مربّی کی محبت محسوس ہونا طبعی محبت میں داخل ہے اور عقلاً شیخ سے اعتقاد رکھنا اور اپنے لیے اس کو سب سے زیادہ نافع سمجھنا عقلی محبت میں داخل ہے۔

۴۰۵) **حال:** بغض کی بہت عادت ہے، ننانوے فیصد لوگوں کے بارے میں اپنے دل میں بغض پاتا ہوں۔

**جواب:** جس سے بغض ہو اس کو سلام میں پہل کریں۔ اپنے دوستوں سے اس کی

تعریف کریں۔ کبھی کبھار اس کو ہدیہ دیں، خواہ معمولی سا صحیح اور اس کے لیے دعا کریں۔

۴۰۶) حال: کیا دنیاوی تعلیم حاصل کرنا صحیح نہیں؟ اکثر لوگ یہ کہتے ہیں کہ حافظ کو عالم بنناچاہیے، جس سے دل میں یہ خیال آتا ہے کہ شاید میں کوئی غلط کام کر رہا ہوں۔

جواب: کس نے کہا کہ صحیح نہیں؟ لیکن شرط یہ ہے کہ دنیوی تعلیم کا حصول دینداری کے ساتھ ہو۔ ظاہر ہے عالم بننا نعمتِ عظمیٰ ہے، دنیاوی تعلیم اس کے سامنے بے حقیقت ہے۔ اگر اللہ نے موقع دیا ہے تو علمِ دین حاصل کریں لیکن اگر دنیاوی تعلیم ہی حاصل کرنا ہے تو شرط یہ ہے کہ اتنا ایمان ہو کہ اس کے زہریلے اثرات سے متأثر نہ ہوں، دین سلامت رہے، گناہوں سے بچا رہے، وضع قطع شرعی ہو لیکن اگر کالج کے زہریلے ماحول سے متأثر ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو پھر دنیاوی تعلیم جائز نہیں۔ آپ جو دنیاوی تعلیم حاصل کر رہے ہیں وہ غلط کام نہیں، کیوں کہ دنیاوی تعلیم کے اثرات سے محفوظ ہیں، الحمد للہ۔

۴۰۷) حال: حضرت صاحب! میرا مسئلہ یہ ہے کہ میں اپنے رشتے کی وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ میٹرک کرنے کے بعد میں نے جامعہ... میں داخلہ لیا لیکن میری یہ پریشانی ختم نہیں ہوئی۔ میرے تعلیمی سلسلے میں بھی بہت رکاوٹیں ہیں۔ میں اپنے خاندان میں رشتہ نہیں کرنا چاہتی۔ میرے دو رشتے خاندان سے آئے، ایک میرا خالہ زاد کزن، جس کو میں نے کبھی نہ دیکھا اور نہ بات کی ہے اور ایک تایا کا بیٹا ہے۔ خالہ زاد کزن نے رشتے کی بات کی، جب رشتے کے لیے میرے گھر والے راضی ہو گئے تو اس نے تایا کی بیٹی سے شادی کرلی۔ میرے تایا اور ابّو کے درمیان ان رشتوں کی وجہ سے بہت اختلاف پیدا ہو گئے۔ باقی میں اپنے کسی کزن کو نہیں جانتی کہ وہ کیسے ہیں، کیوں کہ میں کراچی میں پیدا ہوئی ہوں اور اپنی تعلیم بھی کراچی میں ہی حاصل کی ہے لیکن میں جس لڑکے سے تین سال سے محبت کرتی ہوں میں اس کی طرف سے بہت پریشان ہوں۔ میں جس لڑکے سے شادی کرنا چاہتی ہوں، اس کا

اپنے گھر والوں کو بتا چکی ہوں لیکن ابھی تک اس نے اپنے گھر والوں کو نہیں بتایا کہ میں کس لڑکی سے شادی کرنا چاہتا ہوں، کیوں کہ وہ سید ذات ہیں اور میں شیخ ہوں۔ ہمارے خاندانی سلسلے کا شاید مسئلہ ہے لیکن ہم کسی بھی صورت میں شادی کرنا چاہتے ہیں۔ جب میں اور وہ راضی ہیں تو ماں باپ کا کیا، ماں باپ چاہے سرپرست ہوتے ہیں، اولاد کی پرورش کرتے ہیں لیکن سب خواہشات ماں باپ کی ہی نہیں بلکہ اولاد کی بھی ہوتی ہیں۔ میرے خاندان میں شادی خاندان سے باہر نہیں ہوتی لیکن جب میں اپنے خاندان ہی کو نہیں جانتی تو میں پھر کیسے کر سکتی ہوں؟

ہم نے کورٹ میرج کا سوچا ہے، کیوں کہ یہی مسئلے کا حل ہے لیکن یہ بہت بڑا اقدم ہو جائے گا جو گھر والوں سے پوچھے بغیر ہو گا۔ میں دو دن سے استخارہ کر رہی ہوں لیکن ابھی تک کوئی مناسب اشارہ نہیں ملا، لہٰذا آپ سے گزارش ہے کہ آپ میرے ان مسئلوں کو حل فرمادیں، یعنی میرے تعلیمی سلسلے میں جو رکاوٹیں آتی ہیں ان کے لیے کوئی وظیفہ اور رشتے کا کیا کروں؟ کورٹ میرج یا پھر صبر کروں؟ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھوں۔ مسئلے کا حل بتادیں کہ کون سا طریقہ استعمال کیا جائے اور وظیفہ بتادیں کہ ہمارے گھر والے خود بخود مان جائیں اور ہمارا رشتہ ہو جائے، کیوں کہ میں نے پہلے کبھی کسی نامحرم سے اس طرح نہ بات کی اور نہ دیکھا تھا، اس وجہ سے میں شاید زیادہ گناہ گار نہیں ہونا چاہتی۔ قسمت میں جو ہوتا ہے اللہ تعالیٰ جو چاہتے ہیں وہی ہوتا ہے لیکن کوئی وسیلہ تو ہوتا ہے۔ میں نے اپنا مسئلہ فی الحال اللہ تعالیٰ پر چھوڑا ہوا ہے کہ وہی بہتر جانتا ہے، فیصلہ کرنے والا ہے۔ میں اپنے حالات تو جانتی ہوں، اسی وجہ سے خاموش ہو گئی ہوں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے لیکن وہ لڑکا نہیں مانتا، وہ کہتا ہے کہ کورٹ میرج کر لیتے ہیں اور پھر ماں باپ کو بتائیں گے، پھر وہ کچھ بھی نہیں کہیں گے لیکن میں نہیں چاہتی کہ ایسا ہو۔ میرے پاس موبائل تھا، اس وجہ سے میرے گھر والوں کو پتا چلا کہ میں کسی سے محبت کرتی ہوں۔ آپ جو مشورہ دیں گے مجھے منظور ہو گا۔ میں کسی سے بیعت نہیں ہوں لیکن اگر آپ مجھے بیعت

کریں تو آپ کی شکر گزار ہوں گی۔ میرا یہ مسئلہ بہت پیچیدہ ہے، اسی وجہ سے آپ کو لکھ کر دے رہی ہوں۔

جواب: آپ اس حرام محبت کو چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کی حقیقی محبت کو اپنانے کی فکر کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس دنیا میں ان حرام لذتوں کو حاصل کرنے کے لیے نہیں بھیجا بلکہ اپنی عبادت اور معرفت کے لیے بھیجا ہے۔ یہ لڑکا آپ کے لیے نامحرم ہے۔ آپ کا اس سے بات کرنا قطعاً حرام ہے۔ والدین کا اگر آپ کے معاملے میں کوئی اختیار نہیں لیکن کم از کم آپ اپنے والدین کو جنہوں نے آپ کے اوپر اتنا احسان کیا، آپ کو پالا پڑھایا اس کا یہ صلہ دے رہی ہیں۔ یاد رکھیں حدیثِ پاک کا مفہوم ہے کہ والدین کی رضامندی میں رب کی رضامندی ہے اور والدین کی ناراضگی میں رب کی ناراضگی ہے۔ اب اس کو بار بار پڑھ کر آپ اندازہ لگالیں کہ آپ کیا کر رہی ہیں۔ کورٹ میرج ذلّت اور بدنامی کا راستہ ہے۔ والدین جو بڑے محسن ہیں اور بھائی بہن سب کی عزت خاک میں مل جائے گی۔ حرام عشق میں عقل ماری جاتی ہے۔ یہی لڑکا اور اس کے والدین اور اس کے رشتے دار طعنہ دیں گے۔ والدین کے دل دکھانے کی وجہ سے آپ کو کیا دعائیں ملیں گی؟ آپ کے رشتے دار طعنہ دیں گے۔ آپ کی اولاد پر اس کا اثر پڑے گا، ان کاموں کا یہ انجام ہوتا ہے کہ وہ نفسیاتی مریض بن جاتے ہیں اور آپ کی اپنی بیٹی ہو تو آپ اس کو اجازت دیں گی کورٹ میرج کی۔ دل میں مولیٰ کو بساؤ۔ یہ عشقِ مجازی چند دن کا ہے اور شادی کے بعد جوش ٹھنڈا ہو جاتا ہے، پھر بات بات میں لڑائی اور طعنے دیے جاتے ہیں، زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ اس سے تعلق ختم کر دو۔ اللہ تعالیٰ پر یقین رکھو۔ اگر قسمت میں لکھا ہو گا تو ہو گا، ورنہ نہیں ہو گا۔ آپ گناہ والا قدم کیوں اٹھاتی ہیں؟ گھر سے نکلنے کے بعد اگر کورٹ میرج نہیں ہوئی کچھ اور ہو گیا، تو پھر کیا کریں گی؟ توبہ کرو اور مالک سے دل لگاؤ۔

رشتے کے لیے آپ پڑھیں ۱۱۱ بار یَاجَامِعُ اور والدین پڑھیں ۱۱۱ بار یَالَطِیۡفُ، یَاوَدُوۡدُ اوّل آخر درود شریف۔

۴۰۸) حال: میرے حالات یہ ہیں کہ مدرسے سے فراغت پاتے ہی اللہ نے اپنے دین

کے راستے میں لگالیا۔ مجھے تدریس کرتے ہوئے تقریباً ایک سال ہو چکا ہے۔ یہ ایسی راہیں ہیں جہاں انسان عزتیں دیکھ کر پھسل جاتا ہے۔ اس لیے مجھے پہلے دن سے ہی یہ خوف لگا ہوا ہے کہ کہیں میں اپنے آپ کو کچھ سمجھنے نہ لگ جاؤں اور اب تو ایسا لگتا ہے کہ یہ خوف حقیقت میں بدل گیا ہے۔ مجھے اپنا ہر عمل ریاکاری لگتا ہے اور ایسا لگتا ہے کہ عجب اور حُبِّ جاہ پیدا ہو چکی ہے۔ اصل میں مجھے پڑھانے کے لیے ہدایہ شریف ملی ہے، اس وجہ سے یہ خوف ہے کہ کہیں میری نیت کے کھوٹ کی وجہ سے یہ پڑھانا غیر مقبول نہ ہو جائے۔

جواب: ریاکاری ارادے سے ہوتی ہے، خود بخود نہیں چپک جاتی۔ جب ارادہ ریا کا نہیں تو وہ ریا نہیں، ریا کا وسوسہ ہے۔ خوف ہونا علامت ہے کہ ریا اور حُبِّ جاہ نہیں ہے۔

۴۰۹) حال: دوسری بیماری یہ ہے کہ دورانِ تعلیم تو میں کسی لڑکی کی طرف مائل نہیں ہوئی لیکن یہاں آکر میرے قدم ڈگمگائے۔ ایک طالبہ اچھی لگنے لگی ہے۔ میں پوری کوشش کرتی ہوں کہ نہ اس کی طرف زیادہ دیکھوں اور نہ زیادہ بات کروں، اپنے دل میں عہد کر کے جاتی ہوں لیکن جب وہ سامنے آتی ہے تو ساری باتیں بھول کر اس کی طرف دیکھتی اور باتیں کرتی ہوں۔

جواب: پڑھانا مقاصد میں سے نہیں، اللہ کو راضی کرنا مقصدِ زندگی ہے، لہٰذا جب تقویٰ کی حفاظت نہیں ہوتی تو اس مدرسے میں پڑھانا چھوڑ دیں۔

۴۱۰) حال: حضرت والا! میں اس بیماری سے پریشان ہوں۔ میں تو عشقِ الٰہی کی متلاشی ہوں۔ یہاں آکر میرے حالات تبدیل ہو گئے۔ میں پوری تڑپ کے ساتھ اس بیماری سے چھٹکارا چاہتی ہوں۔

جواب: ان صورتوں سے نظر اور دل اور جسم بچالو اللہ مل جائے گا۔ صورتوں کے عشق میں مبتلا رہنا محرومی کی علامت ہے۔

۴۱۱) حال: بندے کو دینی علوم حاصل کرنے کا بہت شوق تھا اسی لیے کراچی کے جامعہ ... میں مختصر المیعاد عالم کورس میں داخلہ لیا۔ داخلے کے بعد والدین راضی تھے۔ بعد

میں خالو کی طرف سے والدین کو بہت زیادہ ڈرایا گیا۔ اب موجودہ صورتِ حال میں کوئی خاندان میں عالمِ دین بھی نہیں جو ان کو سمجھا سکے۔ ڈرانے والے صاحب خود ساری زندگی سرکاری نوکری اور رشوت پر گزارا کرتے رہے ہیں اور مجھے کہتے ہیں کہ تمہاری بھی نوکری لگوادوں گا۔ آپ سے گزارش ہے کہ راہ نمائی فرمائیں کہ دینی تعلیم جاری رکھوں یا واپس چلا جاؤں؟

**جواب:** والدین کو سمجھائیں کہ رشوت لینے والے کا مشورہ ناقابلِ اعتماد، ناقابلِ عمل ہے۔ دینی تعلیم نعمتِ عظمیٰ ہے، اس کو ترک کرنے کا مشورہ نہایت غلط ہے۔ آپ تعلیم جاری رکھیں۔

۴۱۲) **حال:** حضرت والا! گھر میں ٹی وی موجود ہے، اس شیطان سے چھٹکارے کے لیے کیا تدبیر اختیار کی جائے؟

**جواب:** بس آپ خود ٹی وی نہ دیکھیں، اس کمرے میں بھی نہ جائیں جب ٹی وی چل رہا ہو۔ یہ عملی تبلیغ ہے۔ ابھی زبان سے کہنے سے کوئی فائدہ نہیں، کیوں کہ وہ آپ کی نہیں مانیں گے۔

۴۱۳) **حال:** حضرت والا! یہ میری نالائقیوں کی وجہ سے پہلا اصلاحی خط ہے، میں حضرت سے آٹھ سال سے بیعت ہوں، نو سال سے آنا جانا ہے اور تین چار سال پہلے بھی چالیس دن کے قیام کی سعادت ملی تھی۔ اس عرصے میں الحمد للہ! حضرت والا کے فیض سے بہت زیادہ فائدہ ہوا جو ناقابلِ بیان ہے اور اس رمضان المبارک میں حضرت والا نے میری نااہلی کے باوجود مجھے خلافت بھی عنایت فرمائی ہے اور میں اپنے کو اس کے قابل نہیں سمجھتا ہوں اور مجھے خوف ہے کہ میں اس بڑے بوجھ کو کیسے اٹھا سکوں گا اور کہیں ایسا عمل نہ ہو جائے جس سے اللہ تعالیٰ کی نظرِ رحمت ہٹ جائے اور بڑوں کی بدنامی کا باعث بنوں۔

**جواب:** ڈرنے والوں کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرماتے ہیں اور اہلیت بھی عطا فرما دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے رحمت کے امیدوار رہیں۔

۴۱۴)حال: حضرت والا! مجھے یہاں خانقاہ میں قیام کے دوران حضرت والا ہی کے کمرے کے دربان کی ڈیوٹی ملی ہے۔ حضرت والا کی اس خدمت میں بہت زیادہ کوتاہی محسوس کرتا ہوں اور مجھے یہ کافی مشکل کام معلوم ہوتا ہے۔ میرے دل میں یہ بات آتی ہے کہ میں یہاں پر اپنے نفس کو مٹانے اور اللہ تعالیٰ کی ذات کا تعلق و محبت حاصل کرنے آیا ہوں، لہٰذا دربان بن کر اور پہرہ دے کر کہیں کبر اور عجب میں مبتلا نہ ہو جاؤں اور دل میں یہ بات بھی ہے کہ میں یہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کر رہا ہوں، مخلوق کے لیے نہیں۔

جواب: شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت بدون استحقاق عطا فرمائی ہے اور اس سے نفس مٹے گا۔ شیخ کی خدمت کوئی معمولی نعمت ہے؟ اس لیے سوچیں کہ ناز کی بات نہیں، خوف کا مقام ہے کہ کہیں یہ نعمت مجھ سے چھن نہ جائے، اس لیے جب عجب کا خیال آئے تو یہی مراقبہ کر لیا کریں اور شکر کریں، تشکر اور تکبر جمع نہیں ہو سکتے۔

۴۱۵)حال: یہاں خانقاہ میں قیام کے دوران اللہ تعالیٰ کی محبت و تعلق میں بہت اضافہ ہوا اور بعض وقت ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے کھینچ رہے ہیں، جذب کر رہے ہیں اور جب میں چلتا ہوں تو اللہ تعالیٰ کی طرف چل رہا ہوں اور ان کی طرف راستہ طے ہو رہا ہے اور جب سیڑھیاں چڑھتا ہوں اور اترتا ہوں یا گاڑی وغیرہ میں سفر کرتا ہوں تو بھی ایسا ہی محسوس ہوتا ہے۔ بیشتر اوقات ایسا محسوس ہوتا ہے کہ گویا کہ میں اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہوں اور آج سے تقریباً پانچ سال پہلے میں اپنے گھر میں زمین پر رات کو سو رہا تھا تو سوتے سوتے اللہ تعالیٰ کا اتنا قرب اور تعلق محسوس ہوا کہ بیان سے باہر ہے اور ایسا لگا جیسے اللہ تعالیٰ اور مجھ میں ایک ہاتھ کا فاصلہ رہ گیا ہو اور اسی کیفیت میں میری آنکھ کھل گئی تو یہ کیفیت باقی تھی اور مجھے خوف بھی محسوس ہو رہا تھا اور لطافت کا احساس بھی پورے جسم پر محسوس کیا۔ حضرت! یہاں قیام کے لیے آنے سے پہلے جب میں رات کو سونے کے لیے لیٹتا تھا تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میں بیت اللہ کے اندر موجود ہوں اور سونے جا رہا ہوں اور بعض دفعہ

روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں موجود ہوں۔

**جواب:** کیفیات مبارک اور محمود ہیں، مطلوب نہیں، مطلوب اعمال ہیں، یعنی اتباعِ سنت اور اجتناب عن المعاصی، اگر یہ حاصل ہیں تو کیفیات نہ بھی ہوں تو مطلوب حاصل ہے۔

۴۱۶) **حال:** الحمد للہ! حضرت والا کی محبت و تعلق و نسبت میرے دل میں پہلے سے بہت زیادہ بڑھ گئی ہے، یہاں تک کہ ہر وقت حضرت والا میرے دل میں ہیں۔

**جواب:** محبتِ شیخ نعمتِ عظمیٰ ہے، تمام ترقیات کا ذریعہ ہے، مبارک ہو۔

۴۱۷) **حال:** حضرت والا! ہمارے گھر میں ہر وقت خوف و ہراس کی کیفیت پھیلی رہتی ہے۔ بڑی بھابھی کے تقریباً سارے بچے یہاں پلے ہیں۔ اب وہ انہیں واپس لینا چاہ رہی ہے۔ اس کے لیے ہمارے گھر میں شدید اثرات ہیں، سب بیمار ہیں، شدید نفرت، جھگڑا بہت ہے۔ دعا فرما دیجیے کہ اگر ان بچوں کا ان کا والدین کے پاس جانا خیر ہے تو عافیت سے یہاں سے چلے جائیں، یہاں پر رہنا خیر ہے تو خیریت سے مل جل کر یہاں پر رہیں۔

**جواب:** پالنے سے بچے شرعاً پالنے والے کے نہیں ہو جاتے۔ ماں جب بچوں کو واپس لینا چاہتی ہے تو یہ اس کا حق ہے۔ ان کو واپس کر دیں۔ ان کا جانا ہی خیر ہے اور شریعت کا حکم ہے۔

۴۱۸) **حال:** ایک شخص گھر پر اور ہم پر عملیات کرتا ہے، گھر میں اثرات ہیں۔ حالات بے انتہا خراب ہیں، مار کٹائی تک پہنچ چکے ہیں۔

**جواب:** اثرات وغیرہ کچھ نہیں ہیں، اخلاق کی خرابی کی وجہ سے یہ سب ہے۔

۴۱۹) **حال:** بیٹا اور اس کی ماں اور دوسرے حاسدین کے شر سے ہم سب محفوظ ہو جائیں، عملیات کارگر نہ ہوں۔

**جواب:** یہ سب بدگمانی ہے۔ آپ کے پاس کیا شرعی ثبوت ہے عملیات کا یا اس کی ماں کے شر کا؟ توبہ کریں۔ قیامت کے دن بدگمانی پر دلیلِ شرعی طلب کی جائے گی، اس دن سے ڈریں۔

۴۲۰)حال: حضرت والا! آج کل عجب، ریا و کبر نے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔ ہر قدم پر، ہر عمل پر، زبان سے کچھ کلمات ادا کرتا ہوں یا کوئی جملہ ادا کرتا ہوں تو ساتھ ہی یہ خیال وارد ہو جاتا ہے کہ لوگ تجھے ولی خیال کریں گے۔ تسبیح پکڑتا ہوں تو خیال آتا ہے کہ لوگ واہ واہ کریں گے، پھر کبھی کسی عمل کے آغاز میں کچھ نہیں ہوتا لیکن دورانِ عمل کبر و ریا کا خیال آتا ہے لیکن یہ کہہ کر ٹال دیتا ہوں کہ شروع میں تو ریا کا خیال نہیں تھا، اس لیے یہ عمل کے ساتھ وابستہ نہیں۔ ایک ایک جملے میں ریا نظر آتی ہے۔ اخلاصِ نیت بھی نہیں نظر آتا۔ برائے مہربانی شفقت فرمائیں۔

جواب: خیال اور وسوسہ آنا کبر یا ریا نہیں، اس خیال آنے سے دل کو تکلیف ہوتی ہے یا نہیں؟ اگر تکلیف ہوتی ہے تو یہ وسوسہ ہے اور اگر دل میں یقین کی کیفیت ہے کہ میں ولی ہوں تو قابلِ علاج ہے۔ وسوسے سے کچھ نہیں ہوتا، وساوس سے ہرگز پریشان نہ ہوں، ورنہ شیطان آپ کو کچھ نہ کرنے دے گا۔ بس صبح شام کہہ لیا کریں کہ یا اللہ! میں تمام مسلمانوں سے کمتر ہوں فی الحال اور تمام کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل۔ ریا ارادے سے ہوتی ہے، وسوسے سے نہیں۔ ریا ایسی چیز نہیں جو چپک جائے۔ جب ارادہ اللہ کی رضا کا ہے تو وہ اخلاص ہے۔

۴۲۱)حال: حضرت والا کے اکثر بیانات سنتا رہتا ہوں، جس سے ہر وقت بہت فائدہ ہوتا ہے۔ دراصل بات یہ عرض ہے کہ بہت ہی افسوس اس بات کا ہے کہ مجھے اعمال میں اور اللہ تعالیٰ کے قرب، تعلق اور محبت میں جو ترقی ہونی چاہیے وہ ترقی نہیں ہو رہی ہے بلکہ جو حالت شروع میں تھی وہی حالت اب بھی ہے، ذرّہ برابر آگے نہیں بڑھا، جب کہ دنیا والے اپنے دنیوی امور میں اور اللہ کے نیک بندے اللہ تعالیٰ کو حاصل کرنے میں روز بروز ترقی کرتے چلے جارہے ہیں اور میں وہیں کا وہیں ہوں، نہ اعمال میں ترقی ہو رہی ہے اور نہ اللہ تعالیٰ کے قرب و تعلق و محبت میں آگے بڑھ رہا ہوں بلکہ یوں ہی زندگی کے قیمتی اوقات بلا کچھ حاصل کیے ہوئے ضایع جارہے ہیں۔

**جواب:** یہ افسوس مبارک حال ہے ؎

محبت تو اے دل بڑی چیز ہے
یہ کیا کم ہے جو اس کی حسرت ملے

یہ حسرت ترقی کا زینہ ہے، اس دن سے پناہ مانگو کہ خدانخواستہ یہ خیال پیدا ہو جائے کہ جو تعلق اور محبت ہونا چاہیے وہ حاصل ہو گیا۔ ترقی کے لیے گناہوں سے بچنا، ذکر اللہ کا اہتمام اور اتباعِ سنت کافی ہے۔ اگر یہ حاصل ہے تو سمجھ لو ترقی ہو رہی ہے۔ کوتاہی ہو جائے تو استغفار سے تلافی کر لیجیے تو آپ متقی ہیں۔

۴۲۲) **حال:** اور کوشش کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا دھیان، استحضار و تصور غالب رہے تاکہ گناہوں سے بچنا اور اعمال پر جمنا آسان ہو جائے لیکن کوشش کے باوجود وہ بھی حاصل نہیں۔ اکثر اوقات غفلت کے ساتھ وقت گزرتا ہے، پورے دن میں ایک گھنٹہ بھی ایسا صحیح نہیں گزرتا کہ جس میں اللہ تعالیٰ کا دھیان، استحضار و تصور رہا ہو۔

**جواب:** ہر وقت ایک سی کیفیت نہیں رہتی۔ وقتاً فوقتاً ہلکا دھیان کہ میں اللہ کا ہوں، کافی ہے۔

۴۲۳) **حال:** حضرت والا کا بتلایا ہوا مراقبہ اَلَمۡ یَعۡلَمۡ بِاَنَّ اللّٰہَ یَرٰی کا روزانہ کرتا ہوں لیکن پھر بھی اکثر غفلت ہی چھا جاتی ہے۔ اُمید ہے راہ نمائی فرمائیں گے۔

**جواب:** غفلت کا احساس ہونا دلیل ہے کہ اللہ کا استحضار ہے، ورنہ غفلت کا احساس بھی نہ ہوتا، جیسے سوئے ہوئے آدمی کو یہ احساس نہیں ہوتا کہ میں سو رہا ہوں۔ اگر یہ احساس ہو تو وہ سونا نہیں ہے۔ اسی طرح جب غفلت کا احساس ہے تو غفلت نہیں ہے۔

۴۲۴) **حال:** حضرت والا دامت برکاتہم! میں یونی ورسٹی کے آخری سال میں گریجویشن مکمل کر رہا ہوں، جہاں لڑکے لڑکیاں ساتھ پڑھتے اٹھتے بیٹھتے ہیں۔ سب سے مشکل کام نظر کی حفاظت ہے، وہ بھی ان کے ساتھ جو میرے اپنے ساتھی ہیں، جن کے ساتھ میں نے دس سال گزار دیے ہیں۔ پانچ پانچ گھنٹے ساتھ بیٹھنے والوں سے کیسے نظر بچاؤں؟

**جواب:** یونی ورسٹی پڑھنے کے لیے ہے، نہ کہ لڑکیوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کے لیے، لہٰذا ان کے ساتھ پڑھنا، اٹھنا بیٹھنا، بات چیت بالکل چھوڑدیں۔ کسی سے نہ ڈریں، اللہ سے ڈریں، نہ لڑکیوں کے ساتھ پڑھیں، نہ اٹھیں، نہ بیٹھیں بلکہ صرف لڑکوں کے ساتھ پڑھیں۔ لڑکیوں کے ساتھ فاصلے سے بیٹھیں، نظر بچانا آپ کے اختیار میں ہے۔ استاد سے کہہ کر اپنے گروپ میں صرف لڑکے سبق کی تکرار کے لیے کرالیں۔ بالفرض اگر ایسا نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے بچنے کے لیے دنیا کا بڑے سے بڑا نقصان کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اگر یونی ورسٹی چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیں مگر اللہ کو ناراض نہ کریں۔

## حضرت والا کا والا نامہ اور نصیحت ایک اہلِ تعلّق کے نام

### مورخہ ۶/اپریل ۱۹۸۶ء

۴۲۵) مکرمی جناب......زید لطفہ السامی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

تعمیرِ مدرسے کے لیے آپ کا ڈرافٹ مبلغ دس ہزار وصول ہوا۔ احقر اور مولانا مظہر سلّمہٗ اور سب دوستوں کو خوشی ہوئی۔ آپ نے لکھا ہے کہ کوشش جاری ہے۔ حق تعالیٰ اور مدد فرمائیں۔ ہم نے مسجد اور اس دینی ادارے میں بینک ملازمین کے پیسے نہیں لگائے ہیں۔ آپ بھی ان دوستوں سے رقوم لیں جو بینک میں ملازم نہ ہوں۔ احقر چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے لیے جو عمارت بنے اس میں پوری پوری احتیاط سے کام ہو۔ آپ کی دینی سمجھ اور دینی محبت سے مجھے امید ہے کہ آپ میری بات سمجھ گئے ہوں گے۔

آپ کے لیے دل وجان سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ احقر کے اور آپ کے قلب کو اپنی محبت سے مالا مال فرمادیں۔ آپ نے بہت قیمتی اور غیر فانی دولت کا سوال کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مراد پوری فرمائیں، آمین ۔ محبتِ حق کے لیے حسب ذیل تدبیریں کرلیں:

۱)... کچھ دیر تنہائی میں ذکرِ اسمِ ذات اور کلمۂ طیبہ کرلیا کریں گھڑی دیکھ کر، پندرہ منٹ

کافی ہے۔

۲)... مراقبۂ موت، قبر و حشر تین منٹ کرلیں کہ دنیا سے آخرت کی طرف جانا ہے، ہم یہاں مسافر ہیں۔

۳)...زمین، آسمان، سورج، چاند، ستاروں، سمندروں اور پہاڑوں میں غور و فکر کریں کہ کیسی عظیم الشان ذات ہے اور منی کے قطرے سے اپنی تخلیق میں سر سے پیر تک کیسے کیسے خزانے دیے اور ایمان کی دولت سے نوازا اور بغیر سوال کے مسلمان گھرانے میں پیدا فرما کر یہ دولت عطا فرمائی، پھر شکر ادا کریں، اَلْحَمْدُ لَكَ وَالشُّكْرُ لَكَ یَا رَبَّنَا۔

۴)...عاشقینِ خدا سے ربط و ملاقات اور خط و کتابت رکھیں۔

۵)... کسی کی برائی ہو تو آپ اس کی بھلائی پیش کریں اور کچھ ایصالِ ثواب کریں۔

۶)... نماز سے قبل موت اور قبر کو یاد کریں، ایک سیکنڈ کا کام ہے۔ اور تصور کریں کہ کعبہ شریف سامنے ہے۔

۷)... جب جماعت کا وقت ہو پھر موت کو یاد کریں اور فوراً اُٹھ کھڑے ہوں مسجد کے لیے۔ دعا بھی کرتا ہوں کہ توفیقِ عمل حق تعالیٰ ہم کو اور آپ کو عطا فرمائیں، آمین۔

یا اللہ! محمد اخترؔ کی خانقاہ کو قبول فرما کر تمام خدماتِ دین کو قبول فرما، اپنی رضائے کاملہ عطا فرما، عافیتِ کاملہ عطا فرما، مغفرتِ کاملہ عطا فرما۔

۴۲۶) حال: حضرتِ اقدس! اگر کوئی مجھ سے سوال کرے کہ فلاں تمہارے ساتھ کیسا ہے؟ اچھا ہے یا برا؟ تو مجھے جواب میں وہی کہنا چاہیے جیسا وہ میرے ساتھ ہے، اچھا یا برا، اگر وہ میرے ساتھ برا ہے تو میں یہ کہوں گی کہ وہ میرے ساتھ برا ہے تو یہ سچ ہو گا یا برائی ہو گی؟ حالاں کہ وہ میرے ساتھ برا ہی ہے۔

جواب: دوسروں کا عیب چھپانا بہت بڑا ثواب ہے۔ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے عیب چھپائیں گے جس نے دنیا میں کسی کا عیب چھپایا ہو گا۔

۴۲۷) حال: حضرتِ اقدس! اگر کوئی مجھ سے پوچھتا ہے کہ یہ چیز کیسی ہے تو اگر وہ مجھے اچھی نہیں لگتی تو میں کہتی ہوں اچھی نہیں ہے اور اکثر جواب یہی ہوتا ہے کہ اچھی

نہیں ہے، جب وہ مجھے اچھی نہیں لگتی تو میں کیسے کہوں کہ اچھی ہے۔ میری یہ عادتیں سب کو بری لگتی ہیں کہ تم کسی کا دل رکھنے کے لیے بھی نہیں کہتیں کہ اچھی ہے، میں نے بہت کوشش کرلی، میری یہ عادت ختم نہیں ہوتی۔ آپ میری اصلاح فرمائیں۔ آپ کی دعاؤں کی بہت زیادہ طلب گار اور اصلاح کی۔

**جواب:** کسی مسلمان کا دل خوش کرنے کے لیے تعریف کرنا چاہیے۔ برائی کرنے سے دوسرے کی دل شکنی ہوگی۔ اس عادت کو چھوڑنا تو کچھ مشکل نہیں، بس تعریف کردو۔

۴۲۸) **حال:** حضرتِ اقدس! آپ کی کتاب پڑھ رہی تھی "باتیں ان کی یاد رہیں گی" اس میں آپ کا ارشاد ہے " جس کو تم دیکھو کہ دنیا اس کے پاس کافی ہے، یعنی اس کے پاس سب کچھ ہے مگر ایمان نہیں ہے یا ایمان تو ہے مگر نماز نہیں پڑھتا، نیکیوں میں سستی کرتا ہے، شراب بھی پیتا ہے، چھپ کر سینما بھی دیکھتا ہے تو اس کے مال کو تم نعمت نہ سمجھو، وہ اللہ پاک کی طرف سے عذاب ہے۔" حضرتِ اقدس! یہ تمام گناہ تو ہمارے بھائی میں بھی موجود ہیں اور ان کے پاس مال بھی ہے، یعنی ان کا ذاتی کاروبار ہے اور وہ پرچیاں بھی لیتے ہیں، جو کھلتی بھی ہیں۔ حضرتِ اقدس! ہم ان کے مال کو نعمت نہ سمجھیں؟ اب اگر وہ مجھے کچھ دیں تو مجھے لینا چاہیے یا نہیں؟ اگر نہیں تو مجھے کیا جواب دینا چاہیے؟ خاص کر عید وغیرہ پر ان کے کچھ دینے سے میری والدہ خوش ہوتی ہیں۔ اگر وہ مجھے کچھ دیں اور میں انکار کروں تو سب گھر والے ناراض۔ حضرتِ اقدس! آپ میری راہ نمائی فرمائیں اور ہمارے گھر والوں کے لیے دعا فرمائیں کہ اللہ پاک انہیں اپنی طرف جذب فرمالے، آمین۔ آپ کی دعاؤں اور اصلاح کی بہت زیادہ طلب گار ہوں۔

**جواب:** اگر غالب آمدنی حرام کی ہے تو ہدیہ قبول نہ کریں۔ اگر غالب آمدنی حلال ہے تو قبول کرسکتی ہیں۔ حرام آمدنی کی وجہ سے قبول نہ کرنے سے کوئی ناراض ہو تو اس کی پروانہ کریں۔

۴۲۹) **حال:** حضرت والا کے مواعظ بھی مطالعہ کرتا رہتا ہوں لیکن خلوص میں کمی

معلوم ہوتی ہے۔ خشوع و خضوع کبھی حد درجہ پیدا ہوتا ہے، کبھی کم ہو جاتا ہے۔ اس کا کچھ علاج تجویز فرمائیں تاکہ عبادت میں پوری طرح خلوص پیدا ہو اور آخرت کا زیادہ سے زیادہ شوق ہو۔

**جواب:** خشوع کی کیفیت میں کمی ہونا خلوص کی کمی یا آخرت کے شوق میں کمی کی علامت نہیں، آپ کی عبادت میں خلوص ہے، بشاشت نہیں۔ عبادت کیے جائیں، کیفیات کی پروانہ کریں۔ عبادت مطلوب ہے، کیفیات نہیں۔

۴۳۰) **حال:** آنکھوں کی حفاظت کی بہت کوشش کرتا ہوں۔ حضرت مرشدی دامت برکاتہم! اب عام مسلمان گھرانوں کی کیابات، شریف اور نماز کی پابند مستورات میں بھی صحیح طور پر پردے کا اہتمام نہیں اور شرعی پردے سے جی چراتی ہیں، حالاں کہ پیر زادیاں ہیں، شریف زادیاں ہیں۔ ویسے کسی کبیرہ کی مرتکب بھی نہیں لیکن پردے کو معیوب سمجھتی ہیں، صحیح پردے کا اہتمام نہیں۔ اس مصیبت میں ہماری عزیزات بھی مبتلا ہیں۔ جن سے ہمیں ملاقات کرنی ہوتی ہے۔ انتہائی لجاجت اور عاجزی کے ساتھ التماس بخدمتِ اقدس ہے کہ ان عزیزات (جو اگرچہ نماز کی پابند ہیں) کے لیے مکمل ہدایت اور پردے کی دعا فرمائیں۔

**جواب:** ان کے پردے کا انتظار کرنا کم ہمتی ہے۔ آپ ہمت کر کے ان سے کہہ دیں کہ میرے سامنے نہ آئیں۔ یہ سخت گناہ ہے۔ اب میں اللہ کو ناراض نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ہمت نہ کی تو کبھی پردہ نہ کر سکیں گے۔

۴۳۱) **حال:** کیا ان سے ملنے کی اجازت ہے؟

**جواب:** نامحرموں سے ملنے کی اجازت نہیں۔ اگر ضرورت ہو تو پردے سے ضروری اور مختصر بات کر سکتے ہیں۔

۴۳۲) **حال:** حضرت والا! ایک عجیب سا مرض اپنے اندر ایک دو مہینے سے محسوس کر رہی ہوں کہ جن کا مجھ سے کسی بھی حوالے سے تھوڑا یا بہت تعلق ہے ان کی نسبت یہ خیال آتا ہے کہ کہیں ان کو مجھ سے تعلق میں کچھ نفسانی میلان تو نہیں، مثلاً

ٹیوشن پڑھنے والے بچے (جو کہ ساڑھے سات سال کا بچہ ہے اور تقریباً ۱۲ سال کی بچی ہے) اسی طرح بعض خواتین جن سے مدرسے یا خانقاہ کے سبب تعلق ہوا ہے اور وہ اپنی چھوٹی بہنوں کی طرح بات کرتی ہیں۔ اس حوالے سے حضرت! میں آپ کے مشورے اور دعا کی محتاج ہوں، کیوں کہ حضرت! خیال دوسرے کی نسبت سے آتا ہے، اس لیے یقینی نہیں ہوتا۔

**جواب:** دوسرے کی نسبت ایسا خیال کرنا گناہ ہے اور بد گمانی ہے۔ اس سے توبہ کریں۔ اور ایسا خیال جب آئے تو اسے شیطانی وسوسہ سمجھیں۔

۴۳۳) **حال:** اپنے بارے میں بھی کچھ یقینی طور پر نہیں کہہ سکتی، مگر اتنا ضرور ہے کہ ہر تعلق کے متعلق یہ خیال آتا ہے کہ اگر یہ مجھے اللہ کی نافرمانی کی طرف بلائے اور اللہ تعالیٰ سے دوری کا سبب ہوا تو میں اس تعلق کو ان شاء اللہ چھوڑ دوں گی۔

**جواب:** ماشاء اللہ، بہت دل خوش ہوا۔

۴۳۴) **حال:** دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ نماز میں ذرا بھی استحضار نہیں ہو رہا، شاید میری کوشش میں کمی ہے بلکہ یقیناً میری کوشش میں کوتاہی ہے، پوری نماز میں شاید ایک رکعت میں دھیان کرتی ہوں گی، ورنہ اکثر قعدۂ اخیرہ میں ندامت طاری ہوتی ہے کہ میرا ذہن کہاں گھومتا رہا۔

**جواب:** جب دل ادھر ادھر چلا جائے بار بار اس کو حاضر کرتی رہیں۔ اتنا کافی ہے۔ زیادہ کاوش نہ کریں۔

۴۳۵) **حال:** سجدۂ سہو بھی اکثر کرنا پڑتا ہے (یعنی واجب ہو جاتا ہے)۔

**جواب:** اس میں کیا حرج ہے۔

۴۳۶) **حال:** اللہ ربّ العزت میرے دل میں اپنی یاد اور اپنا شوق نصیب فرمائے اور میری اس ٹوٹی پھوٹی کوشش کو قبولیت کا شرف نصیب فرمائے اور بلا استحقاق اپنا بنا لے، آمین ثم آمین۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۴۳۷)**حال:** حضرت والا! خانقاہ سے عجیب والہانہ تعلق محسوس ہوتا ہے۔ دعا بھی کرتی ہوں کہ اللہ پاک مجھے قدر کی توفیق دے، تمام عمر اس در سے جوڑے رکھے۔ اس کی عظمت و محبت عطا فرمائے اور مزید اضافہ فرمائے اور قبول فرمائے، آمین۔ حرمین کی مقدس زمینوں کے بعد اس جگہ سے بڑھ کر کسی جگہ کی قدر دل میں نہیں آتی، اس شہر سے اچھا کوئی شہر نہیں لگتا، کیوں کہ یہاں حضرت والا ہیں۔ حضرت! اگر کوئی ذکر بھی کرے کہ فلاں شہر بڑا خوبصورت ہے، فلاں میں امن بہت ہے، فلاں میں یہ خوبی، فلاں میں وہ خوبی تو دل میں الحمد للہ! فوراً ہی آتا ہے کہ سب کو یہ سب کچھ مبارک مگر یہاں جو دولت ہے وہ کہیں بھی نہیں۔

**جواب:** ماشاء اللہ، شیخ سے عقیدت مبارک حالت ہے۔

۴۳۸)**حال:** میں تقریباً چھ سال سے آپ سے بیعت ہوں۔ اس مدت کے دوران یہ میرا پہلا خط ہے، بہت دفعہ کوشش کی کہ اپنا حال آپ والا کو بتاؤں لیکن گھر کی مصروفیت اور بچوں کی وجہ سے وقت نکال نہیں سکی، جس کی وجہ سے روحانی طور پر بہت کمزوری محسوس کرتی ہوں۔ معلوم ہوتا ہے جب سے آپ والا سے بیعت ہوئی ہوں ابھی تک وہیں کھڑی ہوں۔

**جواب:** وہیں نہیں کھڑی ہو۔ ترقی ہوتی رہتی ہے، محسوس نہیں ہوتی، جیسے بچہ بڑھتا رہتا ہے مگر اس کے بڑھنے کا فوراً احساس نہیں ہوتا، ایک مدت کے بعد ہوتا ہے۔

۴۳۹)**حال:** معمولاتِ صبح و شام، ذکر، تلاوتِ قرآنِ مجید، بہشتی زیور، مناجاتِ مقبول اور نماز ان تمام چیزوں میں اکثر سستی رہتی ہے۔ جب بھی ارادہ کرتی ہوں تو سستی رہتی ہے، جس کی وجہ سے ہمت ٹوٹ جاتی ہے۔

**جواب:** جس دن فرصت نہ ہو یا تھکن ہو تو تعداد کم کر دیں، خواہ دس دس دفعہ ہی پڑھ لیں، ناغہ نہ کریں۔ سستی کا علاج چستی ہے۔ جب معمولات کا وقت ہو جائے فوراً اٹھ کر معمولات میں مشغول ہو جائیں۔

۴۴۰)**حال:** الحمد للہ! میرے چھ بچے ہیں، بڑی بیٹی بارہ برس کی ہے جس کی وجہ سے

بہت پریشان رہتی ہوں، وہ ایک دینی اسکول میں تعلیم حاصل کر رہی تھی، پڑھائی میں توجہ نہیں دیتی تھی، بچوں سے باتیں کرتی رہتی تھی، جس کی وجہ سے کلاس میں ڈانٹ کھاتی رہتی تھی، دن بہ دن ان کی کمزوری بڑھتی جارہی تھی، آپ والا سے میرے شوہر نے مشورہ کیا اور ان کو اسکول سے نکال دیا۔ ان کے دادا اور دادی کہتے ہیں: ان کو جاہل رکھو گی؟ حضرت والا! آپ فرمائیے کیا کریں؟ قریب میں ایسا کوئی مدرسہ نہیں ہے جس کا ماحول حضرت والا کی تعلیمات کے مطابق ہو اور میری بیٹی لکھنا پڑھنا تھوڑا جانتی ہے۔

**جواب:** ہمارے بزرگوں نے اپنی لڑکیوں کو زیادہ پڑھانے سے بچایا ہے۔ اتنی تعلیم جس سے قرآنِ پاک پڑھنا آجائے اور تھوڑی بہت اُردو کافی ہے۔ زیادہ پڑھی لکھی لڑکیاں عمر ہونے کے باوجود بیٹھی رہ گئیں، جب کہ کم پڑھی لکھی کو اچھے رشتے مل گئے۔

۴۴۱) **حال:** حضرت والا! مجھے غصے کی عادت بھی ہے اور جب بچے آپس میں لڑتے ہیں تو مجھے غصہ بہت آتا ہے، دل چاہتا ہے ان کو ماروں اور غلط الفاظ کہتی ہوں اور برداشت نہیں کرتی ہوں۔

**جواب:** جس وقت غصہ آئے اس وقت بچے کو سزا نہ دیں، جب غصہ ٹھنڈا ہو جائے تب سوچ کر مناسب سزا دیں۔ چہرے پر تھپڑ نہ ماریں، زیادہ سخت سزا بھی نہ دیں، سزا دیتے وقت مزاج میں غصہ نہ ہو۔ بہت چھوٹے بچے یعنی پانچ سال سے کم عمر کو سزا نہ دیں، نہ ماریں، نہ ڈانٹیں۔ غصہ کو پی جانے سے سارا غصہ نور بن جاتا ہے، یہ اصلاح کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ پرچہ "اکسیر الغضب" روزانہ پڑھیں۔ یہ سوچ کر کہ کل تو پڑھا ہی تھا ناغہ نہ کریں۔

۴۴۲) **حال:** حضرت والا! یہ میرا پہلا خط ہے۔ اگر کوئی بات غلط لکھی ہو تو معاف فرمادیں اور میری لکھائی بہت کمزور ہے، آپ سے دعاؤں کی خاص درخواست ہے، جب دنیا سے آخرت کی طرف جاؤں تو اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائیں۔

نہیں کچھ اور خواہش آپ کے در پر میں لائی ہوں
مٹا دیجیے مٹا دیجیے میں مٹنے ہی کو آئی ہوں

جواب: ماشاء اللہ، جو مٹنا چاہتا ہے اللہ اس کو مٹا دیتے ہیں۔ بس تھوڑی سی محنت کی ضرورت ہے۔

۴۴۳) حال: میں ایک مدرسے کے درجۂ دراساتِ سوم کی طالبہ ہوں۔ دراساتِ اوّل کے سالانہ امتحان میں بندی کی وفاقی سطح پر پوزیشن آئی۔ حضرت! پوزیشن کا کیا آنا تھا کہ ایک سخت آزمایش شروع ہوگئی۔ وہ یہ کہ بندی پر سخت قسم کا جادو کر دیا گیا جو کہ جان لیوا تھا مگر اسی عرصے میں اللہ تعالیٰ نے عمرے کی سعادت عطا فرمائی۔ اللہ کے گھر کی برکت سے جان تو بچ گئی مگر اب تک کچھ نہ کچھ بیماری جاری رہتی ہے، سخت کمزوری ہے۔ عامل سے علاج جاری ہے۔

جواب: عاملوں کے چکر میں نہ پڑیں۔ اکثر جسمانی بیماری ہوتی ہے جس کو عامل جادو بتا کر مریض کو اور پریشان کر دیتے ہیں۔ ہر نماز کے بعد یَاقَھَّارُ سات بار پڑھیں۔ اوّل وآخر درود شریف اور اللہ تعالیٰ سے دعا کریں کہ اپنے اس نام کے صدقے میں اگر جن جادو وغیرہ کا اثر ہو اس کو زائل کر دیں۔ یہ عمل کریں، عامل کے پاس ہرگز نہ جائیں۔

۴۴۴) حال: حضرت! جسمانی بیماری اپنی جگہ مگر میرے قلب کی حالت بھی بگڑ کر رہ گئی ہے۔ بیماری کے غالب آنے سے پہلے بہت حد تک گناہوں سے بچاؤ، بدنظری سے بچاؤ اور معمولات کی پابندی تھی۔ گناہوں سے بچنے کی تو اب بھی کوشش کرتی ہوں مگر ان معمولات میں بہت کوتاہی آگئی۔

جواب: کسی بیماری میں یہ اثر نہیں جس سے بندہ گناہ کرنے لگے۔ یہ قوتِ ارادی کی کمزوری ہے، پھر سے قوتِ ارادی سے کام لیں، پھر سے بچنے لگیں گی۔ فی الحال اس کیفیت میں معمولات نہ کریں۔ جب کیفیت معتدل ہو جائے پھر لکھ کر معلوم کریں۔

۴۴۵) حال: دل میں عجیب ناشکری اور بے صبری کی کیفیت ہے۔ اپنے درجے کی دوسری طالبات کو دیکھ کر رشک آتا ہے اور بہت رونا آتا ہے کہ مجھے بھی تندرست ہونا ہے۔

جواب: علم عمل کے لیے ہے نہ کہ پوزیشن لانے اور دوسری طالبات پر فوقیت حاصل

کرنے کے لیے، یہ سب ناپسندیدہ باتیں ہیں۔ عمل پر رشک کریں کہ میں بھی عمل میں آگے ہو جاؤں۔ تندرستی میں جو بندہ عبادت کرتا ہے اور بیماری میں نہیں کر سکتا تو بندے کو اتنا ہی ثواب ملتا ہے جتنا تندرستی میں عبادت سے ملتا ہے، پھر پریشانی کی کیا بات ہے۔

۴۴۶) **حال:** اس بیماری کی وجہ سے گھر کا کام بھی نہیں کر سکتی، اب چوں کہ سارا کام والدہ محترمہ کو کرنا پڑتا ہے، اس لیے بہت زیادہ گراں گزرتا ہے اور ناشکری ہوتی ہے۔

**جواب:** بیماری کی وجہ سے اگر کام میں والدہ کا ہاتھ نہیں بٹا سکتیں تو اس میں کوئی گناہ نہیں اور تعجب ہے ناشکری کرتی ہو، بیمار کو اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا تندرست کو ملتا ہے۔ ناشکری سے اجر ضایع ہو جاتا ہے۔ توبہ کرو۔

۴۴۷) **حال:** اس کے علاوہ نماز و دعا میں بالکل دھیان نہیں لگتا، پہلے بہت لگتا تھا، اب طبیعت بالکل کھوکھلی سی محسوس ہوتی ہے۔

**جواب:** دل لگنا ضروری نہیں، لگانا ضروری ہے۔ دل نہ لگنے کے باوجود عبادت کرنے میں ثواب زیادہ ہے بوجہ مجاہدہ کے۔

۴۴۸) **حال:** اور حضرت! جب بہت بیمار ہوتی ہوں تو خواب میں لگتا ہے کہ میں (پچھلے خط والا) گناہ کر رہی ہوں مگر اسی وقت خوف سے آنکھ کھل جاتی ہے اور اٹھ کر بہت رونے کا دل چاہتا ہے، اس کا مجھے اتنا ملال ہوتا ہے کہ دھڑکن بہت تیز ہونے لگتی ہے، اس گناہ سے مجھے بہت ڈر لگتا ہے۔ حضرت! مجھے ڈر ہے کہیں شیطان مجھ سے خواب میں یہ گناہ نہ کروالے۔

**جواب:** خواب سے کچھ نہیں ہوتا، خوابوں سے کیوں ڈرتی ہو؟ اور گناہ سے بھی نہ ڈرو، اللہ تعالیٰ سے حفاظت کی درخواست کرکے بے فکر ہو جاؤ۔

۴۴۹) **حال:** حضرت! میں چاہتی ہوں کہ میں اللہ کی ولیہ بن جاؤں، عاشقہ بن جاؤں، مجھ سے گناہ نہ ہو، معمولات پورے ہوں مگر جب ایسا نہیں ہوتا بہت روتی ہوں۔ حضرت! راہ نمائی فرمائیں اور بہت زیادہ معافی چاہتی ہوں۔ خط بہت طویل ہے مگر ان شاء اللہ! اس کے بعد طویل خط نہیں لکھوں گی۔

**جواب:** جس راستے پر چل رہی ہو وہ اولیاء بننے کا ہی راستہ ہے۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ شیطان گناہ سے ڈرا کر مایوس کرتا ہے۔ گناہ سے نہ ڈرو، اللہ سے ڈرو، شیطان سے کہہ دو کہ خدانخواستہ اگر گناہ ہو بھی گیا تو معافی مانگ کر اللہ کو راضی کر لوں گی۔ ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں اللہ تعالیٰ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔

۴۵۰) **حال:** حضرت! جب آں جناب سے رابطے کی صورت نہیں بن رہی تھی تو اضطرابی حالت میں ایک نظم ہوگئی تھی۔ راہ نمائی فرمائیں نظم لکھنا صحیح ہے یا نہیں؟ وہ نظم عرض ہے:

## "صدائے دل"

تو دل میں سہی مگر قربت کا احساس نہیں ہے
لبِ تشنہ پر کیوں مجھے پیاس نہیں ہے
تڑپتی ہوں تجھ تک پہنچنے کو لیکن
دکھائے منزل ایسا کوئی راہ شناس نہیں ہے
محبت تجھی سے ہے مولیٰ مجھے اب
پھر ذکرِ حق کیوں آتا مجھے راس نہیں ہے
سکونِ جہاں ڈھونڈتی ہوں فی الزماں
اور سکونِ دل کا نسخہ میرے پاس نہیں ہے
تیرا قرب حاصل تو سب حاصل اے الٰہی
گر دگناہوں کے ہوتے کچھ ایسی آس نہیں ہے
جام جہاں محبت کا تیری مل جائے اے محبوب
ملتا مجھے تیرے عاشق کا وہ اجلاس نہیں ہے

(آنحضرت کی مجالس مراد ہیں)

تجھ سے دور رہ کر خوش جو رہ جائے
مخلوق میں کوئی ایسا جن و ناس نہیں ہے
بندی نے اطاعت کا تیری جو زیور گنوایا
قلب میں محبت کا وہ قیمتی الماس نہیں ہے

**جواب:** جذبات اچھے ہیں لیکن یہ شعر نہیں ہیں، شعر میں وزن وغیرہ ہوتا ہے، شاعری خداداد چیز ہے، لہٰذا اس میں اوقات ضایع نہ کریں۔

## ایک مُجازِ بیعت عالم کا خط

بخدمت سلطان العارفین، امام الاولیاء، قدوۃ السالکین، غوثِ دوراں، محبّی و محبوبی، سیدی وسندی ومرشدی حضرت والا دامت برکاتہم وعمت فیوضہم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۴۵۱)**حال:** اللہ ربّ العزت سے دعا ہے کہ حضرت والا دامت برکاتہم کو روحانی صحت کے مثل جسمانی صحت عطا ہو تاکہ ہم محتاجوں کی یہ حاجت پوری ہو جائے، آمین۔ بہت عرصہ پہلے حضرت والا دامت برکاتہم کی برکت سے کچھ اشعار بندے نے لکھے تھے ان میں سے ایک شعر نہ جانے کیوں اس وقت نقل کرنے کو بہت دل چاہ رہا ہے، وہ شعر یہ ہے۔

گھنٹوں ترے بیانِ محبت کو ہم سنیں
ہم کو ہے باخدا ترا اتنا سخن عزیز

**جواب:** ماشاءاللہ۔

۴۵۲)**حال:** حضرت والا دامت برکاتہم سے غالباً حضرت والا کے کمرۂ خاص میں یہ بات سنی تھی کہ دوستوں، پڑوسیوں اور رشتے داروں کے معاملے میں مثبت سوچ اپنانی چاہیے، کیوں کہ منفی سوچ سے بھی صحت کو نقصان ہوتا ہے۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ اگر ایسا کرنے میں دشواری پیش آرہی ہو تو کیا کرنا چاہیے؟ حضرت والا سے

راہ نمائی مطلوب ہے۔

**جواب:** یہ بات سمجھ میں نہیں آرہی کہ مثبت سوچ میں دشواری کیوں پیش آرہی ہے، واضح کریں۔

۴۵۳) **حال:** بعض بظاہر دیندار لوگوں کی طرف سے خانقاہی ٹوپی کے بارے میں اس طرح تاثر دیا جارہا ہے کہ اس ٹوپی کو عمامے سے افضل سمجھا جاتا ہے، اس طرح کی باتوں سے عوام الناس میں غلط فہمی پھیل رہی ہے، خود بندے کی مسجد میں ایسا کہا جا رہا ہے تو کیا اس کے سدِّباب کے لیے عمامہ پہننے میں کوئی حرج تو نہیں ہے۔ اس بارے میں بھی راہ نمائی مطلوب ہے کہ ایسی صورتِ حال سے کس طرح نمٹا جائے اور کیا طرزِ عمل ہو۔ بندے نے اب تک اس کا کوئی جواب دینے کی ضرورت ہی نہیں سمجھی۔ البتہ عملاً عمامہ پہن کر جواب دینے کے بارے میں راہ نمائی درکار ہے۔

**جواب:** عمامہ لباس کی سنت ہے۔ کبھی کبھی پہننے میں کوئی مضایقہ نہیں۔ ثواب ملے گا۔ البتہ عوام پر یہ واضح کردیں کہ عمامہ بھی سنت ہے اور گول ٹوپی بھی سنت ہے۔ اس میں تقابل یا تفاضل نادانی ہے۔

۴۵۴) **حال:** بندے کو فجر کے بعد مدرسے کی مصروفیت کے ایّام میں مناجاتِ مقبول پڑھنے کا موقع نہیں مل پاتا۔ موسمِ سرما میں دن ویسے ہی چھوٹا ہو جاتا ہے تو کیا عصر کے بعد پڑھ لینے میں کوئی حرج تو نہیں ہے؟

**جواب:** کوئی حرج نہیں۔

۴۵۵) **حال:** جب کہ دن بھر کی مصروفیت کے بعد عصر کے بعد طبیعت میں بشاشت کبھی کبھار ہی نصیب ہو پاتی ہے۔ اور مناجاتِ مقبول نہ پڑھ پانے سے طبعی غم بھی ہوتا ہے۔

**جواب:** تھکن زیادہ ہو تو کچھ حصہ پڑھ لیں، خواہ دو تین صفحات ہی ہوں۔ لیکن اس طرح پڑھیں گویا اللہ تعالیٰ سامنے ہیں اور ان کے حضور درخواست پیش کررہا ہوں۔

۴۵۶) **حال:** بندے نے حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات میں پڑھا تھا

کہ میں جس چیز کی اپنے اندر کمزوری دیکھتا ہوں اس پر وعظ کہہ دیتا ہوں۔ دریافت یہ کرنا ہے کہ آیا یہ ملفوظ مبتدی، متوسط اور منتہی سب کے لیے ہے؟ بندے نے اس پر بہت غور کیا تو اس نتیجے پر پہنچا کہ روحانی کمزوری دور کرنے کا یہ حل منتہی کے لیے ہی نافع ہے، مبتدی اور متوسط کو تو اطلاع و اتباع سے ہی فائدہ ہوگا۔ کیا بندے کی رائے صحیح ہے؟

**جواب:** صحیح ہے۔

۴۵۷) **حال:** کچھ عرصہ پہلے بارشوں کے زمانے میں بندے کے ایک دوست نے عین بارش کے نزول کے وقت بندے کے موبائل فون پر یہ درود شریف بطورِ پیغام کے بھیجا: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ قَطْرَاتِ الْأَمْطَارِ اے اللہ! حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر بارش کے قطروں کے برابر درود بھیجیے۔ بندے کی کیفیت ایسی تبدیل ہوئی کہ بندہ بہت دیر تک تنہائی میں جا کر روتا رہا اور یہ والا درود شریف پڑھتا رہا۔ الحمد للہ یہ سب حضرت والا دامت برکاتہم ہی کا فیض ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ، بہت مبارک حال ہے۔ بہت دل خوش ہوا۔

۴۵۸) **حال:** حضرت والا سے عطائے ہمت برائے تقویٰ کے لیے خصوصی دعاؤں کی التجا ہے۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

۴۵۹) **حال:** حضرت! آپ کی ہدایت کے مطابق پرچہ ”اکسیر الغضب“ پہلے تو روزانہ پڑھتی رہی۔ لیکن بعد میں مصروفیات اس قدر زیادہ ہوگئیں (پہلے ملتان سے سسرال والے رہنے آگئے اور اب ساس، سسر اور دیور رہنے آئے ہوئے ہیں) کہ ہفتہ میں ایک بار پڑھنے کا وقت ملتا تھا، اب پھر سے کوشش کر کے روز یا ہر دو تین دن کے وقفے کے بعد پڑھنا شروع کیا ہے۔

غصے میں بہت زیادہ کمی تو نہیں ہوئی لیکن کچھ کنٹرول ہوا ہے، اب زیادہ تر بچوں کی لڑائی جھگڑے پر یا آگے سے بحث کرنے پر آتا ہے۔ غصے کے ساتھ ایک اور بری

عادت شروع ہو گئی ہے جو پہلے نہیں تھی۔ اب بچوں کو غلط الفاظ کہنے لگی ہوں، جیسے بدتمیز، بے غیرت، بے شرم، بے ہودہ۔

جواب: جو الفاظ تم کہو گی بچے وہی سیکھ جائیں گے۔ اس پر کنٹرول کرو اور پرچہ "اکسیر الغضب" روزانہ وقت نکال کر پڑھو۔

۴۶۰) حال: جانتی ہوں کہ بہت بری بات ہے لیکن باوجود کوشش کے بول دیتی ہوں رات کو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگتی ہوں کہ بچوں کے ساتھ جو برے الفاظ بولے ہیں یا ان کے ساتھ زیادتی کی ہے اس پر مجھے معاف فرمادیں۔ اس کا علاج بتادیں۔

جواب: یہ کوشش نہیں جذبۂ کوشش ہے۔ اگر صحیح معنوں میں کوشش کرو گی تو ایسی بات منہ سے نہیں نکلے گی۔

۴۶۱) حال: حضرت! بچوں کے سلسلے میں بہت پریشان ہوں، یہاں اسلام آباد میں لڑکیوں کے اسکول میں داخلہ کروایا ہے۔ بڑی بیٹی چھٹی کلاس میں اور چھوٹی پانچویں میں پڑھتی ہے۔ یہاں اسکارف پہن کر جاتی ہیں اور تمام اسٹاف عورتوں پر مشتمل ہے۔ لیکن یہ اسلامک اسکول (Islamic School) نہیں ہے۔ اسلام آباد اور راولپنڈی میں بہت سے اسکول گئے جہاں جہاں سے معلوم ہوا کہ یہ اسلامک ہے لیکن سوائے دو اسکول کے علاوہ کوئی اسکول اہلسنّت والجماعت کا نہیں ہے۔ تمام اسکول یا تو غیر مقلدوں کے ہیں یا پھر اہلِ بدعت کے ہیں۔ باقی پہلا اسکول چھوٹی کلاسوں کے لیے ہے اور دوسرے میں بڑی کلاسیں صرف لڑکوں کے لیے ہیں، جن میں بمشکل ایک کلاس میں دو یا تین بچے ہیں اور اساتذہ بھی نہیں ہیں۔ اس صورت میں یہی بہتر صورت لگی کہ کسی ایسے اسکول میں داخلہ دلوایا جائے جہاں صرف لڑکیاں ہوں اور اسکارف وغیرہ کی پابندی نہ ہو کہ بچیاں پہن سکیں۔ اب بظاہر تو سب کچھ صحیح ہے (استخارہ کرنے کے بعد داخلہ دلوایا تھا) لیکن وہاں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کون سی لڑکی کسی گمراہ اور باطل فرقہ سے تعلق رکھتی ہے؟ شروع سے لے کر اب تک کراچی میں بچیوں نے اسلامک اسکول میں پڑھا ہے تو کبھی ایسا مسئلہ نہیں

ہوا۔ اس لیے اب اس وجہ سے بہت پریشان ہوں۔ ان کو سمجھاتی بھی رہتی ہوں کہ ان لوگوں سے کسی قسم کے تعلقات نہیں رکھنے لیکن آگے سمجھ نہیں آتا کہ کیا بتانا ہے اور کس طرح تربیت کرنی ہے، آپ سے راہ نمائی کی درخواست ہے۔

**جواب:** ہمارے بزرگوں نے لڑکیوں کی تعلیم پر زیادہ زور نہیں دیا۔ ان کے لیے بس قرآن شریف کی تعلیم اور اتنی تعلیم کہ اردو پڑھ سکیں کافی ہے۔ لڑکیوں کو زیادہ پڑھانے میں کوئی فائدہ نہیں، مشاہدہ میں آیا ہے کہ زیادہ پڑھی لکھی لڑکیاں بیٹھی رہ گئیں اور کم پڑھی لکھی کو اچھے اچھے رشتے مل گئے۔ زیادہ تر لوگ ایسے رشتوں کی تلاش میں ہیں جو کم پڑھے لکھے ہوں۔ ہمارے بزرگوں نے لڑکیوں کے لیے اسکولوں کی تعلیم کو سخت ناپسند فرمایا ہے۔

۴۶۲) **حال:** ساتھ ہی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے، میرے شوہر کو اور بچیوں کو برے ماحول سے اور بری صحبت سے بچائے رکھے اور نیک اور دیندار لوگوں کی صحبت نصیب فرمائے، آمین۔ حضرت! ساتھ ہی دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ بچیوں کے اخلاق اچھے بنادیں۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۴۶۳) **حال:** حضرت! آپ کی طرف سے ہدیہ (کتابیں) ملیں، اتنی خوشی ہوئی کہ لفظوں میں بیان نہیں کرسکتی۔ میں گھر پر نہیں تھی کہ پیچھے سے ڈاکیا کتابیں ڈال گیا۔ جس پر نام اور پتا کچھ بھی نہیں لکھا تھا، بس اتنا لکھا تھا کہ حضرت والا دامت برکاتہم کے خلیفہ کی طرف سے۔ اب معلوم نہیں ڈاکیا ڈال کر گیا ہے یا پھر کوئی اور بہر حال بہت خوشی ہوئی اور ساری کتابیں (حضرت والا کے مواعظِ حسنہ) پڑھ لی ہیں۔ بس "معارفِ ربّانی" تھوڑی سی اور "خزائنِ شریعت وطریقت" تقریباً آدھی رہ گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین اجر نصیب فرمائے، آمین۔ جزاك الله خيرًا۔

**جواب:** کتابوں کو بار بار پڑھیں، ایک دفعہ پڑھنا کافی نہیں۔

۴۶۴) **حال:** حضرت! کراچی کے حالات کی وجہ سے بہت تشویش ہے۔ پہلے تو ارادہ تھا

کہ کچھ عرصے بعد ضرور واپس کراچی آنا ہے۔ اب تو دن بدن حالات ایسے ہوتے جا رہے ہیں کہ لوگ کہتے ہیں کہ کراچی سے شفٹ (Shift) ہو جائیں تو بہتر ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں جو ہمارے حق میں بہتر ہو اللہ تعالیٰ وہ فیصلہ کرنا نصیب فرمائے۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

۴۶۵) **حال:** حضرت! آپ کے بیانات (جمعہ اور پیر والے) بہت یاد آتے ہیں۔ وہاں ہر ہفتہ آنے سے بہت سکون ملتا تھا اور نیک لوگوں کی صحبت میں بیٹھنے سے دینی حالت اب کے مقابلے میں بہت بہتر تھی لیکن اب وہ بات نہیں ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ دوبارہ وہ مجلسیں نصیب ہو جائیں۔

**جواب:** دعا تو کرتے ہیں لیکن کراچی کے حالات بالکل ایسے نہیں ہیں جیسے باہر کے لوگ سمجھتے ہیں۔ کراچی میں بھی لوگ رہ رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت فرما رہے ہیں۔

۴۶۶) **حال:** آپ نے یہاں اسلام آباد میں حضرت کے ایک خلیفہ صاحب کا فون نمبر دیا تھا کہ وہاں عورتوں کا بھی انتظام ہے۔ حضرت! وہاں پر صرف ایک مرتبہ جانا ہو سکا، دوبارہ میرے شوہر لے کر ہی نہیں گئے کہ وہاں پر کوئی بھی نہیں ہوتا، صرف خلیفہ صاحب تھے یا پھر ہم لوگ (میں بچے اور شوہر) تھے۔ اور انہوں نے حضرت والا کی کتاب ”روح کی بیماریاں“ سے پڑھ کر سنایا اور اس کے علاوہ حضرت کے بیانات میں سے کچھ بتایا۔ میرے شوہر کہہ رہے تھے کہ سوائے ایک دو مَردوں کے اور کوئی نہیں آتا۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا کہ کوئی نہیں آتا تو نہ آئے آپ اور میں تو چلے جاتے ہیں، کچھ تو فائدہ ہو گا لیکن وہ دوبارہ لے کر ہی نہیں گئے کہ گھر پر ہی سی ڈی وغیرہ سن لو۔ آپ بتائیں کیا کرنا چاہیے؟

**جواب:** انہیں مجبور نہ کریں اور سی ڈی سے حضرت والا کی آواز میں بیانات سے استفادہ کریں۔

۴۶۷) **حال:** حضرت! شوہر کے لیے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔ ان کی بیعت تو

صرف نام کی رہ گئی ہے، نہ تو حضرت والا کے بتائے ہوئے اذکار کرتے ہیں اور نہ ہی قرآنِ پاک پڑھتے ہیں، صرف نمازیں (فجر کی نماز بمشکل ۴،۵ مرتبہ جماعت سے پڑھی ہے جب سے کراچی سے آئے ہیں تقریباً ۲ سال میں) پڑھتے ہیں، ان میں سے بھی عشا کی جماعت کے ساتھ بقیہ تمام نمازیں (ظہر، عصر، مغرب) آفس میں ادا کرتے ہیں۔ مناجاتِ مقبول اور دوسرے وظائف جو حضرت والا نے معمولاتِ یومیہ میں بتائے ہیں کچھ بھی نہیں کرتے۔ حضرت! ان کی زندگی صرف دنیا کے کاموں (گھر، گاڑی، بینک بیلنس Bank Balance وغیرہ) اور دنیا کی ترقی کے لیے خرچ ہو رہی ہے۔ آخرت کا شوق اور تیاری صرف زبانی (کبھی کبھار) رہ گئی ہے۔ ان کو سمجھائیں اور ان کے لیے خصوصی دعائیں کردیں تاکہ اللہ تعالیٰ انہیں بھی صحیح راستے کی طرف چلنا نصیب فرمائیں۔

**جواب:** آپ ان کے لیے صرف دعا کریں، ان کو مشورہ نہ دیں کہیں دین سے اور دور نہ ہو جائیں، جب موڈ اچھا ہو تو کبھی کبھی کہہ دیں، پیچھے نہ پڑیں، بس اتنا ہی کافی ہے۔

۴۶۸) **حال:** حضرت! مجھے بتا دیں کہ کون کون سے ذکر کرنے کی اجازت ہے ''معمولاتِ یومیہ کارڈ'' میں سے؟ آپ نے پہلے غصے کی زیادتی کی وجہ سے سب ترک کرادیا تھا، کبھی کبھار پہلا کلمہ، استغفار اور درود شریف پڑھ لیتی ہوں (رات کو سوتے وقت)۔

**جواب:** آپ کا غصہ معتدل نہیں ہوا۔ وظائف پڑھنے سے کہیں بہتر ہے کہ پرچہ ''اکسیر الغضب'' روزانہ پڑھیں۔

۴۶۹) **حال:** حضرت! یہاں راولپنڈی میں ایک خاتون (جو ایک مدرسے سے پڑھی ہوئی ہیں) کے گھر جاکر تجوید صحیح کرانی شروع کی ہے، وہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تجوید کی کتاب سے پڑھا اور سکھا رہی ہیں۔ آپ سے اجازت درکار ہے اور دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** ٹھیک ہے۔ دعا کرتے ہیں۔

۴۷۰) **حال:** حضرت کبھی کبھی کسی (سسرال والوں، رشتے داروں وغیرہ) کی کوئی بات بہت بری لگتی ہے تو دل میں بہت دکھ ہوتا ہے اور بہت تکلیف ہوتی ہے، جب کہ کبھی کسی کے آگے نہیں بولتی ہوں، اندر ہی اندر کڑھتی رہتی ہوں، تو کیا یہ منافقت نہیں؟ کہ اوپر سے تو نہیں بول رہی ہوں اور اندر سے غصہ اور دُکھ ہے۔

**جواب:** یہ بات تو بہت پسندیدہ ہے۔

۴۷۱) **حال:** تو کیا یہ بغض اور کینہ میں آتا ہے؟

**جواب:** بغض اور کینہ کی علامت یہ ہے کہ اس سے بدلہ یا انتقام لینے کی تدبیر کرے۔ جب کہ آپ ضبط سے کام لے رہی ہیں، جو پسندیدہ ہے۔

۴۷۲) **حال:** حضرت! میں کسی سے بدتمیزی سے نہیں بول سکتی۔ بس اندر ہی اندر کڑھتی رہتی ہوں اور وہ غصہ بچوں پر نکلتا ہے۔ اس پر کس طرح قابو پایا جائے اور اس طرح تو یہ منافقت والی زندگی ہوئی۔

**جواب:** بہت افسوس ہوا، کسی کا غصہ بچوں پر نکالنا ظلم ہے۔ جس طرح وہاں ضبط کرتی ہیں ایسے ہی یہاں بھی ضبط کریں۔ اللہ کی پکڑ سے ڈریں، آخرت میں مؤاخذہ ہو سکتا ہے۔ بچوں کو مارنے سے بہتر تھا کہ جس نے آپ کو ستایا تھا اسے ہلکا سا جواب دے کر بوجھ ہلکا کر لیتیں تو ضبط پر جو ثواب ملنا تھا وہ نہ ملتا لیکن گناہ بھی نہ ہوتا لیکن ان کے ستانے کا بدلہ بچوں پر غصے کی شکل میں لینا ظلم ہے اور گناہ ہے۔

۴۷۳) **حال:** حضرت! میرے لیے، بچوں کے لیے اور شوہر کے لیے بہت زیادہ دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی طرف جذب فرمالے، خوش اور راضی ہوجائیں اور تقویٰ والی زندگی نصیب فرمائیں، آمین۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

۴۷۴) **حال:** میرے شیخِ کامل، عارف باللہ، حضرتِ اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! سب سے پہلے حضرت کا صدقِ دل سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں کہ گناہوں کے دلدل سے نکال کر اللہ والا

بننے کا راستہ دکھایا، ورنہ ہمیں تو واقعی کچھ بھی معلوم نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ حضرت سے خوب فیض اٹھانے والا بنائے اور مکمل صحت کے ساتھ حضرت کا سایہ ہمارے اوپر رکھے، آمین۔

**جواب:** آمین۔

۴۷۵) **حال:** حضرت! یونی ورسٹی چھوڑنے کے تقریباً ۳، ۴ سال کے بعد دوبار افسوس ہوا کہ کاش! نہیں چھوڑتی لیکن اس غلطی کی تلافی بھی حضرت سے پوچھ کر کرلی۔ لیکن دو دن پہلے میرے سسرال میں ایک خاتون نے پوچھا کہ تمہیں کسی لمحہ بھی افسوس نہیں ہوا کہ یونی ورسٹی چھوڑ دی؟ میں نے کہا: الحمد للہ! نہیں، گو کہ ایک دو لمحہ کے لیے ہوا تھا۔ کیا یہ جھوٹ میں شمار ہوگا؟

**جواب:** نہیں۔

۴۷۶) **حال:** حضرت کے فرمانے کے بعد سے اب شوہر کے لیے تیار ہو کر رہتی ہوں گو کہ سسر کے سامنے جانے سے کتراتی ہوں، عجیب سا لگتا ہے کہ سسر مجھے بنا سنورا دیکھیں۔

**جواب:** صحیح، یہ حیا اچھی بات ہے۔

۴۷۷) **حال:** بیٹی کی تعلیم کے حوالے سے کافی لوگوں نے کہنا شروع کر دیا ہے کہ گھر میں تعلیم نہیں دے پاؤ گی، مسئلہ ہو گا۔ تسلسل نہیں رہے گا، جو اسکولوں میں ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ دل میں وساوس آرہے ہیں کہ کہیں بیٹی دنیاوی اعتبار سے پیچھے نہ رہ جائے۔ الحمد للہ میں اپنی بیٹی کو بہترین طریقے سے تعلیم دے سکتی ہوں لیکن پھر بھی ڈر سا لگ رہا ہے، حضرت! راہ نمائی فرمادیں۔ اور دعا فرمادیں کہ عافیت سے بیٹی کو گھر پہ تعلیم دوں۔

**جواب:** دعا کرتا ہوں۔

۴۷۸) **حال:** ذکر ۳۳ بار کرتی ہوں، اور تلاوت ایک رکوع، مناجاتِ مقبول ایک چھوٹا صفحہ۔ گو کہ وقت ہوتا ہے، زیادہ پڑھ سکتی ہوں، اصلاح فرمادیں۔

**جواب:** وقت ہو تو مناجاتِ مقبول پڑھ لیا کریں۔ جب کوئی بندہ دعا کرتا ہے تو اس کے ہاتھ اپنے رب کے سامنے پھیلے ہوتے ہیں اور ساری کائنات ان کے نیچے ہوتی ہے۔

۴۷۹) **حال:** پرچہ ”حفاظتِ نظر“ کافی دنوں سے نہیں پڑھ رہی۔ لیکن الحمد للہ! حفاظتِ نظر کا خوب اہتمام ہے۔ یاد نہیں کہ ایک نظر بھی خراب ہوئی ہو۔

**جواب:** ماشاءاللہ۔

۴۸۰) **حال:** پچھلے دنوں فجر کی نماز سے پہلے جب سو رہی تھی تو خواب میں دیکھا کہ روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوں، خواتین کی زیارت کا وقت ختم ہو گیا، لیکن صرف میں اور میری والدہ وہاں کھڑے ہیں تو ایک خاتون کہتی ہیں کہ آیئے میں آپ کو زیارت کراؤں، میرے پوچھنے پہ وہ بتاتی ہیں کہ وہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ میں انتہائی حیران اور خوش ہو کر خوب غور سے بار بار انہیں دیکھتی ہوں کہ یہ صحابیۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں پھر وہ ایک پلر (Pillar) کے پاس آکر فرماتی ہیں کہ جانتی ہو کہ اس میں سے آواز کیوں آرہی ہے؟ میں کہتی ہوں: نہیں، تو اس پلر (Pillar) میں سے ٹائل (Tile) نکال کر دکھاتی ہیں، وہاں ایک اسٹیل کی کیل ہوتی ہے، فرماتی ہیں کہ یہ آواز اس وجہ سے آرہی ہے، کچھ کھٹ کھٹ کی آواز تھی۔ پھر مدینہ منوّرہ میں تھوڑی دور ایک گھر کچا سا بنا ہوا ہوتا ہے، اس میں لال اور شاید سفید یا ہرا رنگ کا کچھ نشان ہوتا ہے، فرماتی ہیں کہ جانتی ہو یہ کیا ہے؟ میں کہتی ہوں: نہیں۔ فرماتی ہیں کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں میں اس زمانے میں خواتین کو تفریح کراتی تھی۔ میں نے حیرانی سے پوچھا: کیا اس زمانے میں بھی تفریح ہوتی تھی خواتین کی؟ فرمانے لگیں: ہاں، پھر پتا نہیں کیوں میں نے ان سے کہا کہ میں بھی آپ کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہوں، تو مجھ سے شاید تقریباً دو یا تین بار پوچھا کہ تعلیم چھوڑ دی؟ میں نے کہا: ہاں۔ خواب ہی میں اگلے دن اسکول جاتی ہوں اور کوئی امتحانی پرچہ حل کرنے بیٹھتی ہوں، مجھے کچھ بھی نہیں آرہا ہوتا۔ بار بار حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بات دماغ میں آتی ہے اور پھر خواب ہی میں

دیکھتی ہوں کہ میں اسکول سے گھر آکر سو گئی اور دوبارہ خواب میں خواب دیکھتی ہوں کہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زیارت ہوتی ہے اور غالباً وہ تعلیم چھوڑنے کا دوبارہ پوچھتی ہیں۔

**جواب:** بہت مبارک خواب ہے اور آپ کے یونی ورسٹی کی تعلیم چھوڑنے کی تائید ہے۔ شکر کریں۔

۴۸۱) **حال:** حضرت سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے میری اصلاح کی، اولاد کی دینی و دنیاوی تربیت و تعلیم کی، عافیتِ دارین، والدین کی صحت و عافیت کی، بیٹی کے پاؤں میں وٹامن ڈی کی کمی ہے، اس کے لیے دعا فرمادیں، ہمشیرہ کی شادی، شوہر کے آسان روزگار اور بھی جائز حاجات کی، اللہ تعالیٰ مکمل صحت وعافیت کے ساتھ اللہ والی حیات عطا فرمائے، آمین۔

**جواب:** تمام مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۴۸۲) **حال:** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ہمارے علاقے میں ایک خاندان کئی افراد پر مشتمل ہوتا ہے، ایک والد کے کئی بیٹے ہوتے ہیں۔ جو ایک ہی گھر میں رہائش پذیر ہوتے ہیں۔ جائیداد کا مالک والد ہوتا ہے اور سب بیٹے جیسے ملازم کی طرح کھیت میں زمینداری کرتے ہیں اور اس کے گھر میں کھاتے ہیں۔ ساری آمدن والد کے ہاتھ میں رہتی ہے اور خرچ بھی والد صاحب کے ذمے ہوتا ہے۔ پھر جب ایک بھائی کی شادی ہوتی ہے تو اس کی بیوی گویا کہ اس گھر میں نوکرانی کی حیثیت سے آجاتی ہے۔ وہ سب کی خدمت کرتی ہے، دیور کو کھانا رکھتی ہے، ہاتھ دھونے کے لیے پانی ڈالتی ہے، کپڑے وغیرہ دیتی ہے اور گھر کا تمام کام کرتی ہے تو ایسی صورت میں شرعی پردے کا اہتمام نہیں ہوتا بلکہ دو بھائیوں کی اکھٹی شادی ہوجاتی ہے تو بھی بیوی شوہر کے سامنے نہیں آتی، بلکہ بھابھی دیور کی خدمت کرتی ہے۔ حیا کی وجہ سے یہی معاملہ رہتا ہے اور اگر کوئی بیٹا اپنی بیوی کو لے کر الگ ہونا چاہتا ہے تو اس کو جائیداد سے الگ ہونا پڑتا ہے اور گزر بسر نہیں ہوتی اور اگر کوئی ہمت کر بھی لے تو والدین

کہتے ہیں کہ ہم نے پالا، بڑا کیا، اب جب ہماری خدمت کا وقت آیا ہے تو تم اپنی بیوی کو لے کر الگ ہو جانا چاہتے ہو! تو بد دعاؤں کی گٹھڑی سر پر رکھ کر الگ کر دیتے ہیں۔ اور جائیداد سے محروم کر دیتے ہیں۔ تو ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیے؟ ویسے دیور بھابھی کو گویا سگی بہن کی طرح سمجھتا ہے۔ حیا کی تو یہ حد ہے کہ ایک آدمی کی شادی کو دس برس ہو گئے ہیں، ابھی تک بیوی کو نہیں دیکھا۔ رات کو اندھیرے میں آتا ہے اور اندھیرے ہی میں چلا جاتا ہے۔

**جواب:** یہ کون سی حیا ہے کہ عورت نا محرم کی خدمت کرے، یہ تو حیا کا جنازہ نکالنا ہے۔ شریعت پر چلنے کی وجہ سے والدین اگر ناراض ہوتے ہیں اور بد دعائیں دیتے ہیں تو ان کی بد دعائیں ہر گز نہیں لگتیں۔ خود کو اور اپنی بیوی کو احکامِ شریعت پر چلانا اور بیوی کو دیور کی خدمت سے روکنا اور اس سے پردہ کرانا، خواہ جائیداد سے محروم ہونا پڑے آپ کی ذمہ داری ہے۔ حقیقی پالنے والے اللہ تعالیٰ ہیں۔ جو کافر مسلمان ہوتے ہیں ان سے تو سب کچھ چھین لیا جاتا ہے، مال، اولاد، بیوی، گھر تک چھن جاتا ہے، ان کی اللہ تعالیٰ کیسے پرورش فرماتے ہیں؟ آپ کا فرض ہے کہ گھر میں بڑوں کو دین کی بات بتائیں، شرعی پردے کے احکام بتائیں۔ اگر وہ آپ کی بات نہ مانیں تو کسی مستند دار العلوم سے فتویٰ لے کر دکھائیں۔ بیوی کو نا محرم کی خدمت سے منع کریں چاہے دیور ہو۔ یہ سب حرام کام ہو رہا ہے۔ چٹنی روٹی کھالیں مگر اللہ تعالیٰ کو ناراض نہ کریں۔ اللہ کو ناراض کرنے والا کبھی سکون سے نہیں رہ سکتا۔ آپ ادب اور احترام سے والدین کو دین کے احکامات بتا دیں اور آپ خود نا محرم سے خدمت نہ لیں، نہ بھابھی سے، نہ سالی سے۔ ایک گھر میں مل کر دو بھائی رہ سکتے ہیں، بیوی بڑی چادر لے کر چہرے پر اس طرح ڈالے کہ چہرہ نظر نہ آئے اور پورے گھر کا جائز کام کر سکتی ہے مگر نا محرم کی خدمت نہ کرے، نہ ہی نا محرم کے ساتھ تنہائی ہو۔ اگر بیوی کھانا پکائے تو کسی اور کے ذریعے دیور کو بھیج سکتی ہے مگر خود دیور کی تنہائی میں نہ جائے۔ سالی اور بھابھی کو بہن سمجھنے سے بہن نہیں بن جاتیں اور دیور کو بھائی سمجھنے سے وہ بھائی نہیں بن جاتا۔ کیا آپ نے حدیث شریف

نہیں سنی کہ دیور بھابھی کے لیے موت ہے؟ کیا کوئی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ سمجھ دار ہو سکتا ہے؟

اپنی بیوی سے پردہ کرنا کونسی حیا ہے؟ جب کہ نکاح کے بعد بیوی سے پردہ ختم ہو جاتا ہے۔ جن سے پردہ کرنا چاہیے ان سے تو پردہ نہیں کیا جارہا اور جن سے پردہ نہیں کرنا چاہیے ان سے پردہ کیا جارہا ہے، یہ کون سا دین ہے؟ دوسروں کی بہو بیٹی کو دیکھے اور بیوی کو نہ دیکھے، یہ دینداری اور عقل مندی نہیں، عقل پر عذاب ہے۔ آپ ہمت کر کے سو فیصد دین پر چلیں، کسی سے لڑیں نہیں، نہ ہی بحث کریں۔

لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِیْ مَعْصِیَةِ الْخَالِقِ[۱۸]

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کاموں میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں ہے۔

۴۸۳) **حال:** بعد سلام مسنون کے عرض ہے کہ پچھلے خطوط میں میری جس بیماری کا علاج چل رہا ہے اس بیماری کا حال عرض کرتا ہوں۔

اکثر اوقات اب یہ ہوتا ہے کہ اکثر سامنے موجود ڈاکٹرنی یا نرس کو ہنسانے کا خیال آتا ہے تو فوراً حضرت والا دامت برکاتہم کی برکت سے یہ خیال دل میں آتا ہے کہ یہ تو حرام ہے۔ چناں چہ اس گناہ سے اکثر بچ جاتا ہوں لیکن دو دفعہ کوتاہی کی۔ اور ایسی بات کی جس سے آس پاس کھڑی نرسوں وغیرہ کو ہنسی آگئی، بہت افسوس ہوا کہ میری جس بیماری کا علاج چل رہا ہے اور حضرت والا کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے جب اکثر اوقات میں جس گناہ سے بچ رہا ہوں تو مجھ سے یہ غفلت اور لاپروائی کیوں ہوئی؟ بہت معمولی درجے کی مایوسی بھی ہوئی لیکن حضرت والا دامت برکاتہم! آپ کی توجہ اور برکت سے زائل بھی ہو گئی۔ یہ دو دفعہ غفلت یقیناً حضرت والا کی ہدایت پر عمل نہ کرنے کی وجہ سے ہوئی ہے۔

**جواب:** دل سے استغفار کر لیا کریں۔ اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا چاہیے۔ کبھی کبھی شہسوار بھی گر جاتے ہیں بس گرا نہ رہے۔

---

۱۸؎ کنز العمال: ۵/۸۶۱، فصل فی القضاء والترغیب، مؤسسۃ الرسالۃ

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

۴۸۴) حال: اللہ تعالیٰ سے معافی مانگی ہے اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ سے اکثر دعا کرتا ہوں کہ "یااللہ! کمزور اور بے حوصلہ ہوں، آپ ہی اس گناہ سے نجات عطا فرمائیے۔"

جواب: آمین۔

۴۸۵) حال: درحقیقت میں نے "جان لڑانے" کی حضرت والا کی نصیحت پر عمل نہیں کیا، جس کی وجہ سے مجھے ناکامی کا منہ دیکھنا پڑا۔ یقیناً میں اپنی گفتگو پر کڑی نگاہ رکھنے کا مجاہدہ کرنے میں غفلت اور سستی کا معاملہ کر رہا ہوں، اسی وجہ سے اب تک سو فیصد اس گناہ سے چھٹکارا نہ ہو سکا۔ حضرت والا دامت برکاتہم! آپ ہی میرے لیے دعا فرمائیں کہ میں بہت کمزور ہوں۔

جواب: کبھی کبھار غلطی ہو جانا ناکامی کا منہ دیکھنا نہیں ہے، شیطان مایوس کرنا چاہتا ہے۔ اس کی تلافی استغفار اور عزم علی التقویٰ ہے۔ آیندہ کے لیے ٹھان لیں کہ جان دے دوں گا لیکن اللہ کو ناراض نہیں کروں گا۔

۴۸۶) حال: ایک کیفیت یہ عرض کردوں کہ اس سال رمضان المبارک کے مہینے میں دل پر شدید ترین تقاضا رہا کہ لوگوں کو حضرت والا کی باتیں سناؤں۔

جواب: یہ شوق کہ لوگوں کے دلوں میں اللہ کی محبت پیدا ہو جائے بہت اچھی حالت ہے۔ اور روحانی بلوغ کی علامت ہے۔ شکر کریں۔

۴۸۷) حال: ایک دفعہ محلے کے نوجوانوں کو خود سے جمع کر کے ایک گھنٹے کا بیان بھی کیا اور نیت یہ رکھی کہ (۱) میری اصلاح ہو جائے (۲) ان تمام لوگوں سے میں ہی حقیر اور گناہ گار ہوں۔ حضرت والا دامت برکاتہم سے یہ عرض کرنا تھا کہ کیا خود سے لوگوں کو فرداً فرداً لے کر جمع کر کے بیان کرنا میرے لیے صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: کبھی کبھی جمع کرنے میں کوئی مضایقہ نہیں، البتہ بہتر ہے کہ کوئی دن مقرر کر کے اطلاع کر دیں کہ فلاں دن دین کی بات ہوا کرے گی۔

۴۸۸)**حال:** میرے لیے بیان کرنے کی اجازت ہے یا نہیں؟ اگر اجازت ہے اور کوئی بیان کے لیے کہے تو کیا فوراً ہاں کر دیا کروں؟

**جواب:** ہاں کر دیا کریں۔

۴۸۹)**حال:** حضرت والا کے خلفائے کرام کو دیکھا ہے کہ وہ بیان سے پہلے کچھ پڑھتے ہیں۔ کیا میں بھی بیان شروع کرنے سے پہلے کوئی دعا یا استغفار پڑھا کروں؟

**جواب:** دو نفل پڑھ کر اسمِ اعظم:

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ بِأَنَّ لَكَ الْحَمْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا أَنتَ الْمَنَّانُ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ [۱۹]

اور ۷ مرتبہ:

رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ ﴿۲۵﴾ وَ یَسِّرْ لِیْۤ اَمْرِیْ ﴿۲۶﴾
وَ احْلُلْ عُقْدَةً مِّنْ لِّسَانِیْ ﴿۲۷﴾ یَفْقَهُوْا قَوْلِیْ ﴿۲۸﴾

پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے بزرگوں کے وسیلے سے دعا کر لیں کہ اے اللہ! جن بزرگوں کا دامن پکڑا ہے ان کی برکت سے وہ مضامین جو میرے لیے مفید ہوں اور سامعین کے لیے بھی مفید ہوں بیان کروا دیجیے۔

۴۹۰)**حال:** حضرت! طویل غیر حاضری کے بعد حاضرِ خدمت ہوں جس پر معافی چاہتی ہوں۔ اس دوران حال یوں رہا کہ نظر کی حفاظت کا اہتمام کم بھی ہوا، پھر بفضلہٖ تعالیٰ آپ والا کی برکت سے توبہ کی توفیق ہوئی۔ نظر اب بھی کبھی اٹھ جاتی ہے، حالاں کہ ارادہ کر کے گھر سے نکلتی ہوں کہ نظر نہیں اٹھاؤں گی۔ اگر ایسا ہو تو فوراً احساس ہو جاتا ہے کہ گناہ کر رہی ہوں تو فوراً نظر نیچی ہو جاتی ہے۔

**جواب:** نظر اٹھانے کی عادت صحیح نہیں ہے، نظر اٹھتی نہیں ہے اٹھائی جاتی ہے، نفس یہ بہانہ کرتا ہے کہ نظر خود بخود اٹھ گئی۔ کوشش کرو کہ ایسے موقعوں پر نظر اٹھے ہی

---

[۱۹] اخرجه ابوداؤد: ۱/۲۱۵، ۱۴۹۵، مطبوعة بيت الافكار الدولية

نہیں اور اگر اٹھ جائے تو ہر غلطی پر دس رکعت نفل پڑھیں۔ سخت ضرورت کے بغیر عورت کو گھر سے نہیں نکلنا چاہیے۔

۴۹۱) حال: الحمد للہ، حضرت! پوری کوشش کرتی ہوں کہ نظر ایک بار بھی نہ اٹھے۔ ایک پریشانی اس سلسلے میں یہ ہے کہ وہ نا محرم مرد جن سے پہلے بات چیت بھی ہوتی تھی اگر ان کے متعلق کوئی ذکر ہو تو کبھی ان کی صورت ذہن میں آجاتی ہے تو سوچتی ہوں یہ بھی مضر نہ ہو۔ حالاں کہ ایسا ہوتا ہے تو وہ صورت کوفت کا باعث ہی بنتی ہے۔

جواب: خیال کا آجانا مضر نہیں لیکن اس میں مشغول ہونا گناہ ہے۔

۴۹۲) حال: زبان کی حفاظت کی بھی کوشش کرتی ہوں۔ کبھی کوئی بات زبان سے ایسی نکل جاتی ہے کہ ڈر لگتا ہے کہ غیبت میں تو نہیں آگیا۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ماسی نے کوئی کام غلط کیا تو ہم گھر کی عورتیں اس بارے میں بات کرتیں ہیں، حالاں کہ نیت غیبت کی نہیں ہوتی، پھر بھی ڈر لگتا ہے۔ کیا یہ بھی غیبت میں آتا ہے؟

جواب: ماسی کی غلطی سے اگر تکلیف پہنچے تو دل کی کڑھن دور کرنے کے لیے کسی اپنے ہمدرد سے ذکر کر دینا غیبت نہیں لیکن اس کو مشغلہ نہ بنائیں کہ ہر ایک سے کہتی پھریں۔ غیبت نام ہے پیٹھ پیچھے برائی کرنے کا اگر وہ برائی اس میں موجود ہو۔ غیبت کے لیے نیت کا ہونا ضروری نہیں بغیر نیت کے بھی غیبت ہو جاتی ہے۔

۴۹۳) حال: حضرت! شرعی پردے کو سال ہو گیا الحمد للہ! لیکن لگتا ہے جہاں سے چلے تھے وہیں کھڑے ہیں، جیسے رسمی پردہ ہے۔

جواب: اگر شریعت کے مطابق چہرہ اور بدن کو چھپا لیتی ہیں تو یہی شرعی پردہ ہے۔ اس کو رسمی پردہ سمجھنا سخت نادانی ہے۔

۴۹۴) حال: حالاں کہ کوشش کرتی ہوں جہاں نا محرم مرد ہوں وہاں بالکل نہ رکوں، پھر بھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ٹھہر کر بات کر لیتی ہوں۔ جس پر ندامت بھی ہوتی ہے اور کبھی نہیں بھی ہوتی، کیا کروں؟ ایسا گھر کے نا محرموں کے ساتھ ہوتا ہے اور رشتے داروں سے بات چیت نہیں ہوتی، کبھی سلام دعا ہو جاتی ہے۔

**جواب:** اگر کوئی ضروری بات کرنی ہو تو پردے سے اور آواز کو بھاری بنا کر کر سکتی ہیں۔ بے ضرورت بات کرنا صحیح نہیں۔

۴۹۵) **حال:** حضرت! خاندان میں آنا جانا بہت ہی کم ہے۔ دل بھی نہیں چاہتا، کبھی جانا پڑے تو ان گھروں میں جا کے الجھن ہوتی ہے جہاں پردے کا خیال نہ کیا جائے۔ اب ان ہی گھروں میں جاتے ہیں جہاں پردے کا لحاظ کیا جاتا ہے وہ بھی بہت ہی کم۔

**جواب:** صحیح۔

۴۹۶) **حال:** دل اب خواتین کی دنیاوی باتوں میں نہیں لگتا۔ خانقاہ کی ساتھی خواتین سے ہی باتیں لطف دیتی ہیں اور دل خوش ہوتا ہے۔ جب ساتھی خواتین کو دیکھتی ہوں تو رشک آتا ہے، کیا کیا ان کے احوال ہیں، میں تو کہیں بھی نہیں اور کچھ بھی نہیں ایک قدم بھی نہیں اٹھتا ہے۔ حضرت! میں تو جہاں سے چلی وہیں کھڑی رہ گئی۔

**جواب:** دنیاوی باتوں میں دل نہ لگنا اور دین کی باتوں سے دل خوش ہونا اور یہ جو پردہ کر رہی ہیں کیا یہ ترقی نہیں ہے؟ اس طرح شیطان مایوس کرنا چاہتا ہے۔ شکر کریں تاکہ ناشکری لازم نہ آئے اور دین میں مزید ترقی کی دعا بھی کریں۔

۴۹۷) **حال:** کیا اللہ کی محبت جو میں برسوں سے مانگ رہی ہوں نہیں ملے گی؟

**جواب:** جو دین پر چل رہی ہیں یہ محبت نہیں ہے تو کیا ہے؟ گناہوں سے بچنا اور دین پر چلنا یہی محبت ہے۔ اس کے علاوہ محبت کس چیز کو سمجھتی ہو۔

۴۹۸) **حال:** میں جانتی ہوں میں اس قابل ہو ہی نہیں سکتی مگر ان کے کریم ہونے کے ناطے مانگتی رہتی ہوں۔ حضرت! اللہ تعالیٰ نے جو آپ کے قلب مبارک میں اپنی محبت کا عظیم الشان خزانہ رکھا ہے اس میں سے اللہ تعالیٰ مجھے ایک ذرّہ عطا فرمادیں، میرے لیے بس یہ دعا فرمادیں: اللہ مجھے اپنا بنالیں۔ حضرت! جب کسی کو اللہ اپنا بنا لیتے ہیں تو اس کو کیسے پتا چلتا ہے؟ حضرت! میرے شوہر، بچوں، دامادوں، تعلق والوں کے لیے دعا فرمادیں کہ اللہ سب کو اپنا بنالیں۔

**جواب:** ایسی بد گمانی اللہ تعالیٰ سے رکھنا دعا کی قبولیت میں مانع ہو جاتا ہے۔ اس یقین

سے دعا مانگو کہ اللہ تعالیٰ میری ہر دعا قبول فرمائیں گے۔ جو اللہ سے اللہ کی محبت مانگے اس کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ حضرت حاجی امداد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

کوئی تجھ سے کچھ کوئی کچھ مانگتا ہے
الٰہی میں تجھ سے طلب گار تیرا

شکر کرو جو اس راستے پر چل رہی ہو اللہ کے اپنا بنانے کی یہی علامت ہے۔ ایسی بات نہ کرو جن سے ناشکری لازم آئے۔

۴۹۹) حال: حضرت! پچھلے کچھ دنوں سے دل میں کسی کے بھی متعلق بد گمانی آجاتی ہے، حالاں کہ پہلے ایسا نہیں ہوتا تھا اب ہونے لگا ہے، جس پر بعد میں ندامت بھی بہت ہوتی ہے کہ ایسا کیوں سوچا مگر بے اختیار پہلے برا گمان ذہن میں آتا تھا۔ کیا کروں؟ اس پر شرمندہ بھی بہت ہوتی ہوں اور توبہ بھی کرتی ہوں۔

جواب: دل میں خیال آنا بد گمانی نہیں ہے بلکہ یقین ہو کہ جو کچھ میں سوچ رہی ہوں یہ صحیح ہے، یہ بد گمانی ہے۔

۵۰۰) حال: حضرت! کوئی بھی کام کرتی ہوں تو یہ نیت کرتی ہوں کہ اللہ کی رضا کے لیے کر رہی ہوں مگر اخلاص نہیں لگتا، ریا کا شبہ رہتا ہے۔

جواب: وہم میں نہ پڑو، ریا خود بخود نہیں چپک جاتی، ارادے سے ہوتی ہے۔ جب اللہ کی رضا کی نیت کر لی تو وہ اللہ ہی کے لیے ہے۔

۵۰۱) حال: اللہ تعالیٰ کی یاد میں آنسو بہتے ہیں تو لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سب سے پیارے ہو گئے مگر جب دنیا داری میں لگتے ہیں تو لگتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے جو تعلق اس وقت محسوس ہوا وہ شاید گمان ہوا تھا کہ اللہ تعالیٰ سب سے پیارے ہو گئے حالاں کہ ایسا اب تک ہوا نہیں۔ حضرت! جو میں محسوس کرتی ہوں وہ ٹھیک سے بیان بھی نہیں کر پاتی ہوں۔ میری باتوں میں ربط نہیں ہوتا۔ معافی چاہتی ہوں۔

جواب: ہر وقت ایک سی کیفیت نہیں رہتی، کیفیات بدلتی رہتی ہیں۔ کیفیات کی تبدیلی کوئی نقصان دہ نہیں ہے۔

۵۰۲)**حال:** حضرت! میرے لیے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا فرمادیں کہ وہ مجھ سے راضی اور خوش ہوجائیں۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۵۰۳)**حال:** حضرت! کبھی تو نمازوں میں لطف آتا ہے کبھی زبردستی دل کو حاضر کرنا پڑتا ہے تو اس سے بھی لگتا ہے کہ ایک قدم بھی نہیں چلی۔ بس اللہ تعالیٰ مجھے اپنا بنا لیں۔ حضرت! جب بھی مجلس کے بعد آپ والا کا سلام سنتی ہوں تو دل خوش ہو جاتا ہے۔ اللہ آپ والا کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر قائم رکھیں، آمین۔

**جواب:** تعجب ہے کہ اتنا پرانا تعلق ہونے کے باوجود اتنی سمجھ پیدا نہیں ہوئی کہ جب عبادات میں دل نہ لگے تو اللہ تعالیٰ کا زیادہ قرب پیدا ہوتا ہے۔

۵۰۴)**حال:** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بعد سلام مسنون کے بندہ عرض کرتا ہے کہ بندے کو ایسا لگتا ہے کہ مجھ سے آپ کے حقوق میں کچھ کوتاہیاں ہوئی ہیں۔ پس دل سے ان کوتاہیوں کی معافی مانگنا چاہتا ہوں۔ یہی مقصد اس خط کو لکھنے کا ہے۔

**جواب:** سب دل سے معاف ہے اور یہ احساس کہ مجھ سے خطا ہوئی بہت مبارک ہے۔

۵۰۵)**حال:** واقعہ کچھ یوں ہے کہ ایک صاحب سے خانقاہ میں چند دن پہلے ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا کہ ’’تم حضرت والا کے حجرے میں اندر کیوں نہیں جاتے؟ تو میں نے ان کو جواب دیا کہ ’’چوں کہ حضرت والا کی طبیعت اچھی نہیں ہے اور میں نہیں چاہتا کہ میری بے وقت کی حاضری سے حضرت والا کے آرام میں ذرا بھی خلل آئے اس لیے اندر نہیں جاتا اور ویسے میں پھسڈی بھی بہت ہوں اس معاملے میں۔‘‘ اس کے جواب میں ان صاحب نے کہا کہ ’’ اگر اندر نہیں جاؤ گے تو اور پھسڈی ہو جاؤ گے۔ کہیں تم اس وجہ سے تو ناراض نہیں ہو جو تم کو حضرت کے کینولا لگانے سے منع کر دیا گیا تھا؟‘‘ تو میں نے جواب دیا اور الحمد للہ بالکل سچ جواب دیا کہ ’’میں ہرگز ناراض نہیں ہوں‘‘ اور دل میں سوچا کہ کوئی مرید بھی بھلا اپنے شیخ سے ناراض ہوتا ہے اور وہ بھی اتنی ذرا ذرا سی بات پر۔

ان صاحب کے آخری جملے کے بارے میں دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں:

۱) جب ان صاحب نے کہا کہ " اگر تم اندر نہیں جاؤ گے تو اور پھسڈی ہو جاؤ گے" مجھے ایسا لگا گویا کہ میرا دل کسی نے کاٹ کر رکھ دیا۔ سخت مایوسی اور افسوس ہوا۔ کیوں کہ میری دینی حالت تو آپ کے سامنے ہی ہے، میں نے سوچا کہ اب اگر مزید تنزلی آئے گی تو میرا کیا حال ہو گا؟ پورے ایک دن تک شدید ڈپریشن رہا۔ گو اگلے دن یہ مایوسی اور افسوس کی کیفیت ختم ہو گئی لیکن ان صاحب کا یہ جملہ بار بار دل میں لگتا رہا۔

**جواب:** کسی کے کہنے سے کوئی پھسڈی نہیں ہو جاتا۔ ہم آپ کی دینی حالت سے مطمئن ہیں پھر آپ کو کیا فکر ہے ؎

من غم تو می خورم تو غم مخور

(میں تمہارا غم کھاتا ہوں تم کاہے کو غم کرتے ہو)

۵۰۶) **حال:** چوں کہ میں ڈیوٹی کے سخت نظام الاوقات کی وجہ سے چار دن میں ایک دفعہ ہی حضرت والا کی خدمت میں مجلس کے اوقات میں حاضر ہوتا ہوں اور مجلس کے بعد واپس چلا جاتا ہوں۔ اس لیے حضرت والا کی خدمت میں اندر حاضر ہونا بہت مشکل ہے۔ میں نہیں کہتا کہ میں صحیح کر رہا ہوں، میں اقرار کرتا ہوں کہ غلط کر رہا ہوں لیکن ڈیوٹی کے سخت نظام الاوقات اس کی بہت بڑی وجہ ہیں۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں۔ آپ کا آجانا ہی کافی ہے۔

۵۰۷) **حال:** ان صاحب نے جو یہ کہا کہ "تمہیں جو حضرت کے کینولا لگانے سے منع کیا گیا تھا تو کیا اس وجہ سے ناراض ہو؟" حضرت! مجھے خوب معلوم ہے اور میرا پکا عقیدہ ہے کہ اللہ والے ہم دنیا والوں کے محتاج نہیں ہوتے۔ ان کی شانِ استغنا کا ہم جیسے دنیادار سوچ نہیں سکتے۔ مزید یہ کہ ہماری بڑی سے بڑی لاپروائی، کوتاہی اور غفلت کو یہ اللہ والے محض اپنی شانِ کریمی سے معاف فرمادیتے ہیں۔

مندرجہ بالا جملے میں اشارہ اس واقعے کی طرف ہے کہ جب ہسپتال میں آپ کے کینولا لگایا جارہا تھا تو اس وقت میں اپنے ہسپتال کے آئی سی یو میں کام کر رہا تھا۔ صبح اچانک

ڈاکٹر صاحب کا فون آیا کہ حضرت کے کینولا نہیں لگ رہا ہے، تم بس فوراً میڈیکل سینٹر پہنچو اور آکر یہ کینولا لگاؤ۔ یہ ایک بہت مشکل امتحان تھا۔ نمبر ایک تو یہ کہ میں اپنی ڈیوٹی چھوڑ کر جاتا جس سے میری کارکردگی کا ریکارڈ خراب ہو جاتا۔ نمبر دو یہ کہ ہمارے ہسپتال میں کام کرنے والے ملازمین کو اگر کسی دوسری جگہ کام کرتے ہوئے دیکھ لیا جائے تو اسی وقت نوکری سے نکال دیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی رعایت نہیں برتی جاتی۔ تو نوکری جانے کا خیال بھی میرے دل میں تھا۔ اس کے باوجود میں کچھ نہ کچھ انتظام کر کے اور اپنی ڈیوٹی کی جگہ ایک اور ڈاکٹر کو ذمہ دار بنا کر فوراً رکشہ لے کر بھاگا تاکہ جلد از جلد آپ کی یہ خدمت انجام دوں۔ لیکن راستے ہی میں ڈاکٹر صاحب کا فون آیا کہ مسئلہ حل ہو گیا ہے اور کینولا لگ گیا ہے۔ چناں چہ میں نے راستے ہی میں رکشے والے سے کہا کہ واپس موڑلو اور میں واپس ہسپتال اپنی ڈیوٹی پر پہنچ گیا۔

**جواب:** صحیح کیا۔ بلکہ اگر آپ کی جگہ کسی اور ڈاکٹر کا انتظام نہ ہوتا تو آپ کا آنا صحیح نہ تھا۔

۵۰۸) **حال:** میرے دل میں خیال آیا کہ جب ان صاحب نے کہا کہ تم اس واقعے کی وجہ سے ناراض تو نہیں ہو تو میری ناقص العقل والے دماغ میں یہ خیال آیا کہ کہیں آپ کے دل میں ایسی کوئی ناراضگی تو نہیں کہ احقر اس لیے میرے پاس اب نہیں آتا کہ اس کے دل میں مندرجہ بالا واقعے کا اثر ہے۔

**جواب:** ہرگز نہیں۔ میں آپ سے بہت خوش ہوں۔

۵۰۹) **حال:** الحمد للہ، الحمد للہ! مجھے تو اوپر والے واقعے کے جزئیات بھی یاد نہیں اور میرے دل میں وسوسے کے درجے میں بھی کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ پہلے مجھے بلایا اور پھر راستے سے ہی واپس کر دیا۔ میں اگر حضرت والا کی خدمت میں اندر حاضر نہیں ہو رہا تو اس کی وجہ میری ڈیوٹی کی مصروفیت ہے، نہ کہ کوئی اس طرح کا واقعہ یا کوئی اور بات۔

**جواب:** آپ بالکل مطمئن رہیں، اس کی صفائی کی بھی ضرورت نہیں اور ڈاکٹر صاحب کا آپ کو واپس کرنے کا منشاء بھی یہی تھا کہ آپ اپنی ڈیوٹی پر واپس پہنچ جائیں۔

۵۱۰)حال: الحمدللہ! رمضان المبارک میں احقر چھٹیوں پر تھا، روزانہ بلاناغہ حضرت والا کی صبح کی مجلس میں حاضری کی توفیق ہوئی۔

جواب: ماشاءاللہ۔

۵۱۱)حال: مختصر یہ کہ الحمدللہ میں حضرت والا سے ناراض ہونے کا سوچ بھی نہیں سکتا بھلا کوئی اپنے باپ سے بھی ناراض ہوتا ہے۔

جواب: آپ لوگوں کے کہنے کا کچھ اثر نہ لیں۔

۵۱۲)حال: حضرت والا کیا میرے لیے ماں باپ سے کم ہیں؟ گو کہ میں تقویٰ میں اور آپ کی خدمت میں اور خاص طور پر ڈاکٹری حساب سے خدمت میں بہت ہی زیادہ پیچھے ہوں، لاپرواہوں، خود غرض ہوں، ہمیشہ جب بھی میری نوکری کا اور حضرت والا کی خدمت کا مقابلہ ہوا تو (اللہ! معاف فرمائے) میں نے نوکری ہی کو ترجیح دی۔

جواب: کوئی مضایقہ نہیں، مطمئن رہو۔ اس طرح کے خیالات شیطانی وساوس ہیں۔

۵۱۳)حال: لیکن پھر بھی اللہ کے بھروسے پر دعویٰ کرتا ہوں کہ توحیدِ مطلب میں اگر مقابلہ ہوا تو میں ان شاءاللہ بہت زیادہ نمبر لوں گا۔

جواب: ماشاءاللہ۔

۵۱۴)حال: اگر میری کسی بھی غفلت، لاپروائی، کوتاہی کی وجہ سے آپ کے مزاج مبارک میں ذرا بھی ناراضگی کا اثر ہو تو سچے دل سے معافی مانگتا ہوں۔ اللہ کے واسطے مجھے معاف فرمادیں۔

جواب: قطعاً کوئی ناراضگی نہیں۔ آپ کی تسلی کے لیے لکھتا ہوں: سب معاف ہے۔

۵۱۵)حال: اگر اللہ والوں کے دل میں تکدّر آجاتا ہے تو سارا فیض بند ہوجاتا ہے بس اسی چیز سے ڈرتا ہوں، اگر آپ فرمائیں گے تو جس طرح سے آپ کی مرضی ہوگی میں معافی مانگنے کے لیے حاضر ہوجاؤں گا۔

سائیں بھروسہ جان کر پاپ کیا بھرموٹ
جیسے نار ککرم کرے اور چھپے پیا کے اوٹ

**جواب:** یہ ڈر تو مبارک ہے، لیکن اتنا خوف جو مایوسی کی طرف لے جائے مطلوب نہیں۔

۵۱۶)**حال:** اللہ تبارک و تعالیٰ فضل فرما کر حضرت والا کو صحت و عافیت عطا فرما کر جلد سے جلد بیرونی سفر فرمانے کی قوت عطا فرمائے، آمین۔ خدمتِ اقدس میں عرض ہے کہ الحمد للہ! معمولات جاری ہیں، ایک مہینے سے شہرت پسندی کا مرض معلوم ہوتا ہے، اس لیے کہ حضرت والا کی طرف سے اجازت عطا فرمانے کے بعد بندے نے اپنی زبان سے دینی احباب سے نعمتِ عظمیٰ کے ملنے کو ظاہر کیا، یہ ریاکاری اور شہرت میں تو شامل نہیں ہے۔

**جواب:** شیخ کا حکم سمجھ کر اللہ کی رضا کے لیے اپنی نااہلی کے استحضار کے ساتھ نعمت کو ظاہر کرنا ریا وغیرہ نہیں ہے۔

۵۱۷)**حال:** ساتھ ساتھ اپنے عیب اور نااہلی کو اس وقت مدِّ نظر رکھتا ہوں۔ نمازوں کے بعد دعا میں شکر بھی کرتا ہوں اور خاص کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اپنی نظر میں چھوٹا بننے کی دعا کرتا ہوں۔

**جواب:** ماشاءاللہ۔

۵۱۸)**حال:** سلام بھی کثرت سے کرتا ہوں، خاص کر غریبوں کو سلام کرتا ہوں۔

**جواب:** صحیح۔

۵۱۹)**حال:** گھر میں بیوی کبھی کبھی شرعی رعایت دینے کے باوجود تنگ کرتی ہے۔ کیا اس وقت غصہ کرنا جائز ہے؟

**جواب:** تحمل اور حکمت سے پیش آنا بہتر ہے۔

۵۲۰)**حال:** اسی دوران زبان سے گالی بھی نکل جاتی ہے۔ مہربانی فرما کر اصلاح فرمائیے۔

**جواب:** گالی تو فاسقوں کا شیوہ ہے۔ اگر آیندہ غلطی ہو تو اس سے معافی مانگیں اور ہدیہ دیں۔

۵۲۱)**حال:** آخرت کے بارے میں شدت سے خوف نہیں ہے، صرف دل میں کہتا ہوں اللہ کے سامنے ایک دن کھڑا ہونا ہے، اسی طرح زبان سے کہتا ہوں۔

**جواب:** خوف کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔ خوف ہے محسوس نہیں ہوتا۔ گناہوں سے بچنا خوف ہونے کی دلیل ہے اور اتنا ہی خوف مطلوب ہے کہ بندہ گناہوں سے بچ جائے۔ عقلی خوف بھی کافی ہے، مطمئن رہیں۔

۵۲۲) **حال:** اس سال میں درجہ عالیہ میں ہوں اور خود کو بالکل تہی دامن محسوس کر رہی ہوں۔ حضرت والا ہی سے مناسبت ہے، لہٰذا حضرت والا کو اپنا مشیر بنانے کی اجازت طلب کرتی ہوں۔

**جواب:** اجازت ہے۔

۵۲۳) **حال:** حضرت والا کا حکم ہو گا تو باقاعدہ بیعت بھی حضرت ہی کے ہاتھ پر کروں گی، ان شاء اللہ۔

**جواب:** یہاں بیعت کا حکم نہیں دیا جاتا۔ اگر مناسبت ہو تو بیعت کر لیں ورنہ جہاں مناسبت ہو وہاں بیعت کریں۔

۵۲۴) **حال:** اور ایک عرض یہ ہے کہ میں شرعی پردہ نہیں کرتی، اس کی وجہ سے بہت پریشان ہوں، وجہ یہ ہے کہ گھر میں جگہ نہیں ہے، ایک ہی کمرہ ہے۔ مشورہ مرحمت فرمائیں کہ کس طرح پردہ کیا جائے؟

**جواب:** نامحرم کی خدمت نہ کریں۔ بات کرنے کی ضرورت پیش آجائے تو پردے سے آواز بھاری کر کے ضرورت کی حد تک بات کریں۔ گھر میں نامحرم کے ساتھ تنہائی نہ ہو۔ چہرہ گھونگٹ سے اور جسم چادر سے چھپائے رہیں اور گھر کا کام کاج کرتی رہیں۔

۵۲۵) **حال:** حضرت! میں پچھلے سال ایک مدرسۃ البنات کی آخری سال کی متعلمہ (طالبہ) تھی۔ پچھلے سال آپ سے بیعت ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ حضرت والا! میں آپ کی کتب پڑھتی رہتی ہوں، جس کی وجہ سے دل میں اللہ پاک کے عشق کے حصول کی شدید تڑپ پیدا ہو گئی ہے۔ مگر اس کے لیے تو اہل اللہ کی صحبت کی ضرورت ہے اور میں تو ایک لڑکی ہوں میرے لیے کیا حکم ہے؟ کیا طریقۂ کار اختیار کروں کہ اللہ پاک کی محبت دل میں آجائے؟

**جواب:** عورتوں کے لیے صحبتِ اہل اللہ یہ ہے کہ اپنے شیخ کا وعظ پردے سے سنیں۔ اگر اس کا موقع میسر نہ ہو تو ان کی کتابیں پڑھیں اور اصلاحی مکاتبت کریں۔

۵۲۶) **حال:** الحمد للہ! منکرات سے بچنے کا پورا اہتمام کرتی ہوں۔ فرائض و واجبات بھی مکمل ادا کرتی ہوں مگر ایک مسئلہ یہ ہے کہ امراضِ روحانی میں بہت جلد مبتلا ہو جاتی ہوں۔ آج کل الحمد للہ ایک مدرسے میں پڑھاتی ہوں مگر یہاں بھی میرا دل مسلسل ایک لڑکی کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ پڑھاتے ہوئے بھی اسے سامنے نہیں بٹھاتی۔ نظر بچانے کی بھی کافی کوشش ہوتی ہے مگر پھر بھی کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں، کبھی نظر پڑ گئی، کبھی دل میں کوئی خیال فاسد پیدا ہو گیا۔ میں اپنے اندر کی ان کیفیات سے بہت پریشان ہوں۔ واللہ! میں اللہ سے قریب ہونا چاہتی ہوں مگر میرا دل غلط چیزوں کی آماجگاہ بنا ہوا ہے۔ میں بہت پریشان ہوں، سمجھتی ہوں کہ شاید اللہ پاک نے مجھے مردود کر دیا ہے اسی لیے عشقِ مجازی کی گناہ گار ہو رہی ہوں، حالاں کہ اللہ سے تعلق کے معاملے میں پُر خلوص بھی ہوں مگر ان حالات کی وجہ سے اپنے خلوص پر بھی شبہ ہوتا ہے، اسی شبہ کی وجہ سے سمجھتی ہوں کہ شاید میرا کوئی بھی عمل خلوص والا نہیں ہے۔

**جواب:** ہرگز نہیں۔ یہ شیطانی خیال ہے۔ دل میں گناہ کا تقاضا پیدا ہونا گناہ نہیں، اس تقاضے پر عمل کرنا گناہ ہے۔ گناہ کا تقاضا ہو اور پھر اس تقاضے کو دبا دے، اس پر عمل نہ کرے، دل کو توڑ لے، اسی کا نام تو تقویٰ ہے۔ تقاضوں سے نہ گھبراؤ، بس ان پر عمل نہ کرو، آپ متقی ہیں۔ تقویٰ نام ہے كَفُّ النَّفْسِ عَنِ الْهَوٰى کا یعنی نفس کو حرام تقاضوں اور خواہشوں سے روکنا۔ اگر خواہش ہی نہ ہو گی تو کس چیز کو روکو گی۔ بس نظر کی بہت سختی سے حفاظت کرو۔ ہرگز اس لڑکی کو نہ دیکھو، خواہ لاکھ دل چاہے، نہ اس سے بات کرو، نہ اس کے قریب رہو۔ گناہوں سے رکنا ہی اخلاص ہے، احسان ہے اور اللہ کی دوستی کا ذریعہ ہے۔ تقاضوں کے باوجود اس پر عمل نہ کرنا ہی تقویٰ ہے۔ اس سے تقویٰ میں کوئی کمی نہیں آتی۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: متقی رہنا ایسا ہی آسان ہے جیسے باوضو رہنا۔ اگر کبھی وضو ٹوٹ جائے تو دوبارہ وضو کرنے سے پھر باوضو ہو جاتا ہے۔ اسی طرح باوجود کوشش کے اگر گناہ ہو جائے تو پھر

دل سے گڑگڑا کر توبہ کرلو، آپ متقی رہیں گی۔ احقر کا رسالہ ”بد نظری و عشقِ مجازی کی تباہ کاریاں اور اس کا علاج“ منگا کر مطالعہ کریں۔

۵۲۷)**حال:** حضرت! بد نظری کی عادت بہت کم ہو گئی ہے۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ! لیکن کم ہونے کو کافی نہ سمجھیں، جب تک کہ مکمل پرہیز کی توفیق نہ ہو، کوشش میں کمی نہ کریں۔

۵۲۸)**حال:** لیکن کالج میں بہت مشکل ہوتی ہے۔

**جواب:** مشکل حالات میں مرد مغلوب نہیں ہوتے۔ ہمت کریں کچھ مشکل نہیں۔

۵۲۹)**حال:** ہر سمت نامحرم نظر آتی ہیں، جس کا باطن پر اثر محسوس کرتا ہوں اور کمزوری غالب آجاتی ہے۔

**جواب:** اگر ظاہر یعنی نظر کی حفاظت کریں گے تو باطن پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ اسبابِ گناہ سے دور رہیں، جیسے ہی کوئی لڑکی سامنے آئے کن انکھیوں سے بھی نہ دیکھیں اور وہاں سے ہٹ جائیں۔

۵۳۰)**حال:** اپنی کلاس میں بھی لڑکیوں سے کسی بھی صورت بات نہیں کرتا۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت اچھا کرتے ہیں۔

۵۳۱)**حال:** جس کی وجہ سے دوست بھی مذاق اڑاتے ہیں اور اس چیز پر قائل کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ تھوڑی بات کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

**جواب:** مذاق اڑانے دیں، قیامت کے دن ان شاء اللہ! آپ کا مذاق نہیں اڑایا جائے گا، جب کہ مذاق اڑانے والوں نے اگر توبہ نہ کی تو مؤاخذے کا اندیشہ ہے۔ آپ کسی کی پروانہ کریں۔

۵۳۲)**حال:** حضرت! بولنے کی بہت عادت ہے اور اکثر منہ سے جھوٹ نکل جاتا ہے اور جھوٹ بولنے کی عادت پختہ ہوتی جارہی ہے۔

**جواب:** کوتاہی ہونے پر آٹھ رکعات نفل پڑھیں، اگر تین بار اس عمل سے بھی عادت نہ چھوٹے تو مخاطب سے کہہ دیں کہ یہ بات میں نے جھوٹ کہی ہے، اس سے نفس ڈر

جائے گا اور عادت ایک ہی دفعہ میں چھوٹ جائے گی اور جھوٹ بولنے کی ہمت نہ ہو گی۔

۵۳۳) **حال:** حضرت! دوسروں کے عیوب پر نظر بہت جاتی ہے، بہت کوشش کرتا ہوں کہ ایسا نہ ہو لیکن ناکامی ہوتی ہے۔

**جواب:** اس وقت اپنے عیوب کو سوچا کریں اور خود سے کہیں کہ دوسرے کے زکام کو دیکھتا ہے اور اپنے روحانی کینسر سے غافل ہے، یہ کہاں کی عقل مندی ہے۔

۵۳۴) **حال:** حضرت! آپ کا بتایا ہوا ذکر پابندی سے کرتا ہوں، کالج کے دنوں میں بس میں کرتا ہوں اور چھٹی کے دن مسجد میں کرتا ہوں۔

**جواب:** صحیح۔

۵۳۵) **حال:** اس سال جون میں آپ سے بیعت ہوئے دو سال ہو جائیں گے۔ حضرت! ذکر میں اضافے کا خواہش مند ہوں۔

**جواب:** جتنا ذکر بتایا گیا ہے اللہ تک پہنچنے کے لیے کافی ہے۔ سب سے بڑا ذکر اللہ کی نافرمانیوں سے بچنا ہے۔ اسی سے بندہ ولی اللہ بنتا ہے۔

۵۳۶) **حال:** حضرت! میرے امّی اور ابوّ دونوں ایک دوسرے سلسلے میں بیعت ہیں۔ حضرت اس سلسلے میں مجالسِ درود شریف ہیں۔ اس سلسلے میں ہر جمعہ بعد عشاء ہمارے گھر مجلس ہوتی ہے اور بھی کئی جگہوں پر روزانہ مجالس ہوتی ہیں، جن میں والدہ کو لے کر جاتا ہوں، کیوں کہ ابوّ دوکان پر ہوتے ہیں۔ حضرت! آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا ہوں کہ چوں کہ امّی کو لے کر جاتا ہوں تو میں بھی ان مجالسِ درود شریف میں شریک ہو جاتا ہوں۔

**جواب:** اس زمانے میں چوں کہ قویٰ کمزور ہیں، اس لیے ہم نے ذکر کی تعداد کم کر دی ہے، کیوں کہ زیادہ ذکر سے دماغ میں خشکی کا اندیشہ ہے، لہٰذا برکت کے لیے تو مجلس میں شریک ہو جاؤ، زبان سے ذکر کرنا ضروری نہیں بلکہ اگر بیٹھنے کا بھی تحمل نہ ہو یعنی دماغ میں تھکن یا گھبراہٹ ہو تو وہاں شریک نہ ہونے میں بھی کوئی گناہ نہیں ہے۔ ولایت کثرتِ ذکر پر نہیں تقویٰ پر موقوف ہے۔

۵۳۷) **حال:** حضرت! آپ کے علم میں ایک اور بات لانا چاہتا ہوں۔ پچھلے دنوں امی کا خط لے کر ان کے حضرت کے پاس جانا ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر تمہارے حضرت اجازت دیں تو میں تم کو چشتیہ سلسلے کا ذکر سکھا دوں گا اور اپنی نگرانی میں کراؤں گا۔ حضرت! آپ کی اجازت درکار ہے۔

**جواب:** ایک وقت میں ایک ڈاکٹر کے مشوروں پر عمل کیا جاتا ہے، دس ڈاکٹروں کے مشوروں پر نہیں۔ البتہ مریض کو یہ اختیار ہے کہ اگر دوسرے ڈاکٹر پر اس کو زیادہ اعتماد ہے تو بس پھر اس سے رجوع کرے، پہلے کو چھوڑ دے، لہٰذا میری طرف سے آپ کو بالکل اجازت ہے کہ اگر آپ کو وہاں زیادہ نفع ہو رہا ہے تو ان سے ہی رجوع کرلیں، پھر احقر سے تعلق نہ رکھیں۔ بزرگوں کا مشورہ ہے کہ ایک در پکڑو اور مضبوطی سے پکڑو۔

۵۳۸) **حال:** حضرتِ اقدس! آپ کا فرمان ملا کہ ”صاف لکھیں کہ لڑکوں سے شہوت پوری کرتے ہو یا ہاتھ سے؟“ حضرتِ اقدس! شروع شروع میں تو لڑکوں سے پوری کرتا تھا لیکن حضرتِ اقدس! ذلت اور خوف کی وجہ سے میں نے اس طرح بہت کم کیا اور ہاتھ سے بھی بہت کم شہوت پوری کی۔ حضرتِ اقدس! یہ قبیح عمل میں کسی چیز سے رگڑ کر کیا کرتا ہوں۔

**جواب:** یہ بھی ہاتھ کے عمل ہی میں داخل ہے۔ ہمت کریں، ہمت سے ہی گناہ چھوٹتے ہیں۔ جب تقاضا ہو اس کا مقابلہ کریں اور ٹھان لیں کہ گناہ کی لذت کو نہیں اٹھانا ہے۔

۵۳۹) **حال:** حضرتِ اقدس! جب سے آپ کا خط ملا ہے شہوت کو کافی سکون ہے اور دل میں بھی گناہ کے خیالات بہت کم آتے ہیں، بد نظری بھی کم ہوتی ہے، جب لڑکے میرے سامنے آتے ہیں نظریں جھکا لیتا ہوں۔

**جواب:** لڑکوں سے بہت دور رہیں، ورنہ کسی بھی وقت گناہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

۵۴۰) **حال:** پھر بھی بد نظری ہو جاتی ہے، کبھی نہیں بھی ہوتی۔ حضرتِ اقدس! اللہ تعالیٰ کے فضل سے حالت پہلے سے کافی بہتر ہے۔

**جواب:** بد نظری ہونے کا کہہ کر نفس کو بَری نہ کرو۔ یوں کہو کہ بد نظری کرتا ہوں۔

ایسا کہنے سے اپنے جرم کا احساس ہو گا۔ بد نظری پہلی سیڑھی ہے بد فعلی کی۔ اس سے مکمل احتیاط کریں۔ جو نگاہ بچاتا ہے وہ بد فعلی میں مبتلا نہیں ہو سکتا۔

۵۴۱) **حال:** بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ بندہ کا آپ جناب والا سے قدیم تعلق ہے۔ اب بندہ طویل عرصے کے بعد خط لکھ رہا ہے۔ بندے کو چند پریشانیاں لاحق ہیں۔ ان میں سب سے بڑی پریشانی یہ ہے کہ نماز اور ذکر واذکار میں توجہ نہیں رہتی۔

**جواب:** توجہ ہونا ضروری نہیں، توجہ کرنا ضروری ہے۔ نماز میں حضوری فرض نہیں، اِحضار فرض ہے۔ بار بار دل کو اللہ کے سامنے لاتے رہیں، بس اتنا کافی ہے۔

۵۴۲) **حال:** اور اسی طرح سبق میں بعض اوقات پورا پورا گھنٹہ خیالوں میں گم رہتا ہوں۔

**جواب:** پہلے مطالعہ غور سے کریں۔ جہاں سمجھ میں نہ آئے وہ مقامات سبق میں استاد سے غور سے سنیں اور ایک بار تکرار کر لیں۔ دل حاضر کرنے سے حاضر ہوتا ہے، غائب کرو تو غائب ہو جائے گا۔ حکیم الامت کا ارشاد ہے کہ استعدادِ علمی کے لیے اتنا کافی ہے۔

۵۴۳) **حال:** اور اسی طرح سابقہ گناہوں کو یاد کرتا ہوں اور رونے کی کوشش کے باوجود دل کی گہرائیوں سے اور توجہ سے رو نہیں پاتا اور دل اُکتانے لگتا ہے۔ لہٰذا بندے کی اصلاح فرما کر ممنون فرمائیں۔

**جواب:** رونا نہ آئے تو رونے والوں کی شکل بنالو تو رونے والے نادمین میں شمار ہو گا، حدیثِ پاک ہے: فَاِنْ لَّمْ تَبْکُوْا فَتَبَاکَوْا[۲۰] پھر پریشانی کی کیا بات ہے۔

۵۴۴) **حال:** حضرتِ اقدس! میں ابھی خط لکھنے بیٹھا ہوں اور سوچ رہا ہوں میری تحریر بھی میری حالت کی ترجمانی نہیں کر سکتی۔ میں اپنی حالت کیا لکھوں؟ بھلا وہ بیمار جس کو ایک عرصہ طبیب سے نسبت نہ رہی ہو، مرض سے امراض ہو چکے ہوں اور مریض اپنی بیماریاں خود بھی نہ جانتا ہو اور دھیرے دھیرے موت اس کی طرف

---

[۲۰] سنن ابن ماجۃ:۳۰۹، کتابُ الزھد، بابُ الحزن والبکاء

لپک رہی ہو، چاروں طرف مسائل درپیش ہوں، زادِ راہ کا تھیلا خالی ہو۔

**جواب:** ''بہشتی زیور'' کا ساتواں حصہ یا احقر کی کتاب ''روح کی بیماریاں اور ان کا علاج'' مطالعے میں رکھیں، جن سے اپنی بیماریوں کا علم ہو گا، پھر ایک ایک مرض کی اطلاع کریں اور تجویزات کی اتباع کریں۔ مطمئن رہیں، اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔ اللہ کے راستے میں امیدوں کے سینکڑوں آفتاب روشن ہیں۔ اللہ اپنے چاہنے والوں کو نامراد نہیں کرتا۔

۵۴۵) **حال:** مگر میں ایک دفعہ حضرت والا کی ایک تحریر کا مضمون خداوند قدّوس جلّ جلالہٗ کی مشیت فضل اور رحمت کے عنوان سے پڑھ چکا ہوں اور آپ ہی کا ارشاد ایک گناہ گار شاعر کا حضرت تھانوی رحمۃ اللہ تعالیٰ کے گھر ٹھہرانے کا پڑھ چکا ہوں کہ اللہ والے گناہ گاروں سے نفرت نہیں کرتے۔ واللہ! اگر میں یہ حوصلہ افزا رویّہ نہ پڑھ چکا ہوتا تو میں بیمار شاید عمر بھر طبیب سے رابطہ نہ کرتا۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ۔

۵۴۶) **حال:** اے خدا! میں لاکھ گناہ گار سہی تُو تو میرا ربّ ہے، میرے گناہوں کو معاف فرما۔

**جواب:** توبہ سب گناہوں کو مٹا دیتی ہے۔ توبہ وہ چیز ہے کہ گناہ کیا عمر بھر کے کافر و مشرک کو پاک کر کے ولی اللہ بنا دیتی ہے۔ اللہ کی رحمت پر نظر رکھیں، ہرگز مایوس نہ ہوں۔

۵۴۷) **حال:** حضرت! پہلے ہی تحریر طوالت پکڑ رہی ہے۔ مجھ کو معاف فرمائیں۔ میں کیا کروں؟ دل کرتا ہے روؤں، میں اپنے رب سے بہت دور کھڑا ہوں۔

**جواب:** ہرگز دور نہیں اَلتَّائِبُ حَبِیْبُ اللہِ [۱۲] توبہ کرنے والا اللہ کا محبوب ہو جاتا ہے، مطمئن رہیں۔

۵۴۸) **حال:** آپ قرب میں بیٹھے ہیں، آپ کی قبولیت ہو گئی اور ابھی میری چٹھی بھی رب کے بارگاہ میں نہ جا سکی۔ حضرت! میرے لیے اولاً خدا کا واسطہ آپ کو دے کر گزارش کرتا ہوں کہ میرے لیے دعا کریں، یہ بے دینی کا سیلاب مجھے میرے مولیٰ

---

۱۲؎ المغنی عن حمل الاسفار، کتاب التوبۃ

سے بہت دور لے جاچکا ہے۔

**جواب:** توبہ کے معنٰی رجوع کے ہیں۔ گناہوں سے بندہ جتنا دور ہوا تھا توبہ سے پھر اسی مقامِ قرب پر آگیا۔ یہ توبہ کا اعجاز ہے اور توبہ اللہ تعالیٰ کا فضلِ خاص ہے۔ اس مالک کا شکر ادا کریں جس نے آپ کو یہ توفیق دی۔

۵۴۹) **حال:** حضرت! میں بے بس ہوں، لکھنا کچھ چاہتا ہوں لکھ کچھ رہا ہوں۔ ذہن ماؤف ہے، کام نہیں کر رہا۔ مجھے معاف فرمادیں۔

**جواب:** جو سمجھ میں آئے لکھ دیں، یہ بھی ایک حال ہے۔

۵۵۰) **حال:** بے شمار مرض ہیں، کہاں سے علاج کروں۔ وہ باتیں جو میں محسوس کرتا ہوں کہ مجھ میں ہیں وہ آپ کی خدمتِ عالیہ میں ضرور روانہ کردوں گا۔ بڑی شرم آتی ہے، کیا کروں؟

**جواب:** ہرگز شرم نہ کریں۔ مریض اگر ڈاکٹر کو اپنا حال نہ بتائے تو مرض کا علاج کیسے ہوگا۔

۵۵۱) **حال:** میرا ارادہ رمضان المبارک میں خدمتِ عالیہ میں حاضری کا ہے اور چالیس دن لگانے کا ہے۔ اگر آپ اجازت عطا فرمائیں تو خود حاضرِ خدمت ہوکر قدموں میں کچھ وقت گزاروں، تاکہ میری آخرت کی فکر مضبوط ہو۔

**جواب:** یہ طریقہ زیادہ مفید ہے کہ پہلے ایک عرصہ باقاعدگی سے مجالس میں حاضری اور خط کے ذریعے اصلاح کرائیں، یعنی امراض کی اطلاع کریں اور تجویزات کی اتباع کریں، پھر جب خوب فائدہ محسوس ہو اور خوب محبت ہو جائے تو اجازت لے کر قیام کریں۔

۵۵۲) **حال:** گزارش یہ ہے کہ شعبان اور رمضان المبارک میں مدارس کے مہتمم صاحبان مدرسے کے چندے کے لیے سفر کرتے رہتے ہیں اور کچھ نہ کچھ مدرسے کے لیے چندہ لاتے رہتے ہیں لیکن مجھے ایک نفسیاتی بیماری ہے جس کی وجہ سے سفر نہیں کرسکتا۔ سارا سال مدرسے کے لیے روتا ہوں، ایک مدرس کی تنخواہ بھی جمع نہیں کرسکتا۔ دل چاہتا ہے اپنے آپ کو گولی مارلوں۔ پانچواں سال ہے مدرسے کو

بنائے ہوئے لیکن اتنا پریشان ہوں کہ اپنا انجام مجھے اچھا نظر نہیں آتا۔

جواب: ہمارے بزرگانِ دین اس طرح چندہ کرنے سے منع کرتے ہیں، کیوں کہ اللہ کا دین مخلوق کا محتاج نہیں ہے۔ ہمارے بزرگوں کا طریقہ یہی رہا ہے کہ دو نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے مانگ لو۔ وہ صرف اطلاع کر دیتے ہیں کہ دین کا کام ہو رہا ہے۔ مخلوق سے بھیک نہیں مانگتے۔

ہمارے سلسلے کے ایک بزرگ کا ارشاد ہے کہ ایک مدرسہ والے اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اور ایک مدرسہ والے مخلوق سے بھیک مانگتے ہیں، جو مخلوق سے مانگتے ہیں انہیں ساری زندگی بھیک مانگنا پڑتی ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے مانگتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں بندوں سے مستغنی کر دیتے ہیں۔

اس اصول اور ہمت کے ساتھ مدرسہ چلاسکتے ہیں تو چلائیں، ورنہ مدرسہ چلانا اللہ تعالیٰ نے فرض نہیں کیا۔ آخرت کی نجات مدرسہ چلانے پر نہیں اللہ کو راضی کرنے پر موقوف ہے۔ اور جو خودکشی کے خیالات آتے ہیں تو شاید آپ یہ سمجھتے ہیں کہ مدرسہ چلائے بغیر نجات حاصل نہیں ہوسکتی۔ آخرت کی نجات صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے پر موقوف ہے۔ جس کا طریقہ صرف اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنا ہے، ورنہ شیطان آپ کو مایوس کر کے خودکشی کرا کے آخرت کے دائمی عذاب میں مبتلا کر دے گا۔ ہوشیار ہو جائیے۔ دین تو بہت آسان ہے۔ ایمان تو حاصل ہے ہی، تقویٰ اور اختیار کر لیں تو بندہ خاص ولی ہو جاتا ہے۔ ایمان اور تقویٰ حاصل کرنا اختیاری ہے اور مدرسہ چلانا غیر اختیاری ہے اور غیر اختیاری چیزوں پر اللہ تعالیٰ نے نجات کا مدار نہیں رکھا۔

۵۵۳) حال: الحمدللہ! پوری پابندی اور باقاعدگی سے معمولات پورے کر رہا ہوں، فوائد بیان سے باہر ہیں۔ اب احساس ہوا کہ اہل اللہ کی صحبت عجیب نعمت ہے۔

جواب: مبارک ہو۔ یہ بھی اللہ کا فضلِ خاص ہے جو صحبتِ اہل اللہ کی اہمیت کا احساس ہو جائے۔

۵۵۴) حال: فی الحال کوئی ایسی بات نہ تھی کہ خط لکھا جاتا لیکن معمولات میں فرق نہ آئے اس لیے لکھا۔

**جواب:** صحیح کیا۔

۵۵۵)**حال:** ہمارے ایک دوست جو آپ سے بیعت ہیں خانقاہ آنے میں بہت کمزور ہو گئے ہیں۔اس سلسلے میں مجھ پر کیا ذمہ داری ہے؟

**جواب:** اپنے دوست کو دنیوی نقصان سے بچانے کے لیے جتنی خیر خواہی و نصیحت کرتے ہو اتنی ہی دین کے معاملے میں چاہیے لیکن درپے نہ ہوں، پیچھے نہ پڑیں۔ کسی کے پیچھے پڑ جانا عظمتِ دین کے خلاف ہے۔

۵۵۶)**حال:** شیخ سے نسبت راسخ ہونے کی علامت کیا ہے؟

**جواب:** پہلی اور سب سے اہم علامت اس کی اطاعت میں رسوخ ہے۔

۵۵۷)**حال:** ایک خیال یہ آنے لگا ہے کہ میری زندگی بہت کم رہ گئی ہے، شاید چند ماہ۔

**جواب:** یہ ان چیزوں میں ہے جس کی کسی کو خبر نہیں۔ بس بندے کا کام یہ ہے کہ ہر سانس اللہ کو راضی رکھے۔

۵۵۸)**حال:** اس خیال سے خوشی ہوتی ہے۔

**جواب:** مبارک حالت ہے۔

۵۵۹)**حال:** مرید اگر کوئی اچھا خواب دیکھے یا کسی بزرگ کی زیارت نصیب ہو تو کیا اسے تفصیل سے اپنے مرشد کو لکھے؟

**جواب:** تفصیل کی ضرورت نہیں اگر خواب اچھا ہے تو مختصراً بتادے۔

۵۶۰)**حال:** حضرت والا! میں اس سے قبل دو خط لکھ چکی ہوں۔ حضرت والا! غصے کا علاج پڑھا، الحمد للہ بہت فائدہ ہوا، حضرت والا! میں اس پر عمل کرتی ہوں تو غصے کے دوران ایک دم اس قدر سکون و اطمینان حاصل ہوتا ہے کہ میں بیان نہیں کر سکتی۔ یہ سب حضرت! آپ کی دعائیں ہیں۔ اللہ آپ کو ہمیشہ سلامت رکھیں، آمین ثم آمین۔

حضرت والا! جب میں کہیں جاتی ہوں تو الحمد للہ! مکمل شرعی پردے میں ہوتی ہوں لیکن پورا راستہ دل میں یہ خیال آتا رہتا ہے کہ تو کتنی اچھی ہے، دین پر کس قدر

عمل کرتی ہے، نگاہیں بھی اوپر نہیں اٹھاتی۔ اکثر عورتیں بھی بہت تعریف کرتی ہیں۔ طالبات بھی کہتی ہیں: باجی! آپ بہت پابند ہیں۔

جواب: قیامت کے دن لوگوں کی تعریف کام نہیں آئے گی، اللہ تعالیٰ کی قبولیت کام آئے گی۔ اگر اللہ تعالیٰ قبول فرمالیں تو نیک عمل دونوں جہاں سے بڑھ کر ہے اور خدا نخواستہ قبول نہ فرمائیں تو کوڑی کا نہیں۔ قبولیت کی امید بھی رکھنا چاہیے اور ڈرتے بھی رہنا چاہیے کہ پتا نہیں قبول ہے یا نہیں۔

۵۶۱) حال: حضرت والا! ایک مدرسے کی ناظمہ آئی تھی کہ آپ ہمارے مدرسے میں پڑھائیں۔ ہمارے مدرسے میں کسی مرد کا گزر نہیں ہے۔ ابھی تک انہیں ٹال رہی ہوں۔ کئی فون بھی آچکے ہیں لیکن جو آپ فرمائیں گے ان شاء اللہ اس پر عمل کروں گی۔

جواب: ہمارے بزرگوں نے عورت کا گھر سے نکلنا پسند نہیں کیا، چاہے تدریس کے لیے ہو۔

۵۶۲) حال: حضرت والا! میری ایک باجی ہیں۔ عالمہ ہیں، مگر اب وہ صرف نماز پڑھتی ہیں، باقی سب چھوڑ دیا ہے۔ پہلے وہ بہت نیک ہوتی تھیں مگر اب اس کے برعکس ہے۔ ہم ان کے یہاں بہت جاتے تھے۔ انہوں نے ہمیں بہت کچھ سکھایا ہے۔ اب وہ ویسی نہ رہیں تو میں نہیں جاتی۔ حضرت والا! میں کیا کروں، حالاں کہ وہ مجھے کئی بار بلا چکی ہیں۔ انہیں کیسے سمجھاؤں کہ آپ یہ سب غلط کر رہی ہیں؟

جواب: کیا آپ کے سمجھانے سے وہ مان جائیں گی؟ جہاں سمجھنے کی امید نہ ہو وہاں سمجھانے کی ضرورت نہیں۔ جس کے حالات میں تغیر ہو جائے اس کی صحبت میں بیٹھنا مضر ہے، اس لیے ان کے پاس نہ جائیں۔ کیوں کہ صحبت کا اثر ہوتا ہے۔ اچھی صحبت آدمی کو اچھا بناتی ہے اور بری صحبت برا بناتی ہے۔

۵۶۳) حال: بعد از سلام مسنون عرض ہے کہ اللہ تعالیٰ کا بے شمار شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ جیسے محبوب، مشفق شیخ کا سایہ عنایت فرمایا۔ بندہ بچپن سے عاشق مزاج تھا اور حسینوں کی طرف قلب بہت زیادہ مائل ہوتا تھا۔ اگر اللہ تعالیٰ

کے کرم سے آپ تک نہ پہنچتا تو اب یقین سے کہتا ہوں کہ میں ذلیل وخوار ہو جاتا۔ دونوں جہاں کی خوشی سے محروم ہو جاتا۔ میرے مرشد! میں قلب وجاں سے آپ پر فدا ہوں کہ آپ کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس لعنتی بیماری سے نجات عطا فرمائی اور اب آپ کی صحبت اور محبت اور تعلیمات پر عمل کرنے سے بے حد لطف و مزہ محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** الحمد للہ تعالیٰ! آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۵۶۴) **حال:** میرے علاقے میں کچھ تبلیغی جماعت کے احباب ہیں۔ وہ زبردستی اور اصرار کے ساتھ تبلیغی جماعت کے ساتھ کام کرنے یعنی تعلیم میں بیٹھنا، سہ روزہ لگانا وغیرہ پر مجھے مجبور کرتے ہیں اور میرا دل اس طرف لگتا نہیں اور اگر نہ بیٹھوں تو سمجھتے ہیں کہ تبلیغی جماعت کا مخالف ہوں۔ اس کا حل تجویز فرمادیجیے۔

**جواب:** کبھی کبھار تائید کے لیے بیٹھ جایا کریں۔ سہ روزہ کے اصرار پر کہہ دیں کہ میں علمی کام میں لگا ہوں اور ان کو صحبتِ اہل اللہ کی اہمیت بتائیں، جس سے یہ حضرات اکثر بے گانہ ہو گئے ہیں۔

۵۶۵) **حال:** بعض دوستوں سے مباح گفتگو کرتے ہوئے وہ بحث کرنے لگتے ہیں۔

**جواب:** فوراً گفتگو موقوف کر دیں۔

۵۶۶) **حال:** بعد از سلام مسنونہ عرض ہے کہ خانقاہ میں میرا جی بہت لگتا ہے۔ جب یہاں قیام کرتا ہوں کہیں جی نہیں جانا چاہتا اور خانقاہ میں بہت آرام اور سکون سے وقت گزرتا ہے لیکن تین چار دن سے سوچنے لگا ہوں اور بدگمانی کے وساوس آرہے ہیں، جس کی وجہ سے بہت پریشانی رہتی ہے۔

**جواب:** وساوس پر مؤاخذہ نہیں بس عمل نہ کریں، بدنگاہی نہ کریں، بدگمانی نہ کریں، خواہ کتنا ہی وسوسہ آئے۔ لیکن اگر وسوسے پر عمل ہو جاتا ہے تو اس کا علاج معلوم کر کے عمل کریں۔

۵۶۷) **حال:** پھر نہ مجلس میں کچھ مزہ آتا ہے، جس کی وجہ سے دل پریشان ہے کہ کیا

وجہ ہے۔ باوجود اس کے ہر وقت یہ سوچتا ہوں کہ میرا کوئی عمل شریعت اور سنت کے مخالف نہ ہو۔

**جواب:** اس کی وجہ یہی معلوم ہوتی ہے کہ یہ خالی وسوسہ نہیں۔ سوچ کر جواب دیں نفس کا جائزہ لیں۔

۵۶۸) **حال:** میں چاہتا ہوں کہ حضرت والا کی ہر تعلیم پر جان لٹا دوں لیکن بہت ساری تعلیمات عین موقع پر یاد نہیں رہتیں۔

**جواب:** مثلاً کون سا موقع؟ کون سی تعلیمات؟ واضح کریں۔

۵۶۹) **حال:** حضرت والا! مجھے معلوم نہیں نفس کس طرح مٹتا ہے۔ نفس مٹانے کا طریقہ سمجھا دیجیے۔

نہیں کوئی اور خواہش آپ کے در پر میں لایا ہوں
مٹا دیجیے مٹا دیجیے میں مٹنے ہی کو آیا ہوں

**جواب:** نفس کے تقاضوں کے کچلنے سے حرام خواہشات کو مار دینے سے، یعنی ان کے مقتضا پر عمل نہ کرنے سے نفس مٹتا ہے۔

۵۷۰) **حال:** بچپن میں والدہ کی محبت نہ مل سکی جس کی طلب تھی۔ جس کی وجہ سے دوسرے لوگوں میں دلچسپی لی۔ اور انہوں نے اس سے غلط فائدہ اٹھایا اور مجھے بری عادتوں میں مبتلا کر دیا اور نفس کی اس چال نے بے بس کر دیا اور آخر حضرت والا دامت برکاتہم کی ایک نظر نے بدل ڈالا اور اس زندگی میں بہت سکون ہے۔ اللہ تعالیٰ استقامت دے۔ اس کے باوجود مردانہ خوبصورتی اپنی طرف بہت کشش کرتی ہے۔

**جواب:** یہ مجاہدہ اب زندگی بھر کرنا ہے، ٹھان لیں کہ لاکھ کشش ہو اس سے بچنے میں ہر تکلیف اٹھانا ہے، جان کی بازی لگانا ہے۔ یہ مجاہدہ کرتے کرتے ایسی حلاوتِ ایمانی اور ایسا قربِ عظیم عطا ہو گا جس کے سامنے سارے جہاں کی لذتیں گرد معلوم ہوں گی۔ سمجھ لیں کہ جس سے ایک بار گناہ ہو گیا اس کو عمر بھر تقاضا گناہ کا رہے گا، بس اس پر

عمل نہ کرے تو ولایتِ صدیقیت کی آخری سرحد پر پہنچ جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

۵۷۱) حال: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ میں درجہ عالیہ کی طالبہ ہوں اور آپ سے بیعت ہونے کی سعادت رکھتی ہوں۔ حضرت! میں ایک بہت ہی گھناؤنے اور گندے گناہ میں مبتلا ہوں اور میں اس کو مکمل نہیں چھوڑ رہی۔ وہ یہ کہ مدرسہ آنے سے پہلے ہزاروں ڈرامے اور فلمیں وغیرہ دیکھی ہوئی تھیں، جو میں ٹی وی پر دیکھتی تھی وہ میرے ذہن میں نقش ہو جاتا، پھر ان کو سوچتی رہتی تھی اور اس کے علاوہ ڈائجسٹ بے شمار پڑھے ہوئے ہیں۔ ان کی کہانیاں میرے ذہن میں گھومتی رہتی تھیں۔ مدرسہ آنے کے بعد الحمد للہ! ٹی وی اور ڈائجسٹ وغیرہ چھوڑ چکی ہوں اور توبہ بھی کر چکی ہوں مگر حضرت! میرے ذہن میں وہ کہانیاں گھومتی رہتی ہیں اور بھی کبھی خود بخود اپنی طرف سے بناتی رہتی ہوں، مجھے جن کو بیان کرتے ہوئے بھی حیا آرہی ہے۔

جواب: خیالات کا آنا تو غیر اختیاری ہے لیکن خیالات آنے کے بعد مشغول ہو جانا، یہ آپ کا اختیاری عمل ہے۔ ہمت کرکے اس کو ترک کریں، بجز ہمت کے اس کا کوئی علاج نہیں۔ تنہا نہ رہیں، کسی کام میں لگ جائیں یا کسی سے گفتگو کرنے لگ جائیں کیوں کہ دماغ ایک وقت میں دو طرف توجہ نہیں کر سکتا۔

۵۷۲) حال: یہ گناہ کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے شرم آتی ہے تو بیٹھ کر رو رو کر اللہ سے معافیاں مانگتی ہوں۔ دو تین مہینے بعد پھر سوچنا شروع کر دیتی ہوں، پھر توبہ کرتی ہوں۔ حضرت! پہلے جب میں توبہ کرتی تھی تو ایک ایک، دو دو مہینے تک اس گناہ کے قریب بھی نہ جاتی تھی مگر اب جب توبہ کرتی ہوں تو ایک دن کے بعد اور کبھی اسی دن دوبارہ وہ گناہ شروع کر دیتی ہوں۔ اور اس گناہ سے کوئی چیز، کوئی عبادت محفوظ نہیں رہتی، یہاں تک کہ نماز میں بھی یہ خیالات لاتی رہتی ہوں اور مجھے پتا نہیں چلتا کہ میں نے نماز میں کیا پڑھا۔ حضرت! میں بہت پریشان ہوں۔ میں نے ایک جگہ پڑھا تھا کہ توبہ کی قبولیت کی علامت ہے کہ بندہ وہ گناہ پھر کبھی بھی نہیں کرتا۔

جواب: یہ ضروری نہیں۔

۵۷۳)حال: جب کہ حضرت! میں شدت سے رورو کر توبہ کرتی ہوں، کبھی نہ کرنے کی قسم کھاتی ہوں مگر دوبارہ جب بہت دل چاہتا ہے تو شروع کر دیتی ہوں۔

جواب: قسم نہ کھائیں، صرف عزم کریں، ورنہ اگر قسم ٹوٹ گئی تو کفارہ ادا کرنا پڑے گا۔

۵۷۴)حال: حضرت! مجھے بتائیں میں کیا کروں؟ تقریباً سات یا آٹھ سال ہو گئے ہیں گندے خیالات لانے کے مرض میں مبتلا ہوں۔ حضرت! میں بہت صدقِ دل سے توبہ کرتی ہوں، پھر کیا کمی ہوتی ہے کہ میری توبہ قبول نہیں ہوتی؟ حضرت! میں نے اپنے کھانے پینے اور ہر چیز میں جاننے کی کوشش کی ہے کہ کہیں حرام مال تو نہیں آتا مگر مجھے کہیں حرام نظر نہیں آتا، پھر میری توبہ کیوں رد ہوتی ہے؟ حضرت! مجھے اللہ تعالیٰ سے خوف بھی آتا ہے کہ کہیں میں اسی حالت میں نہ مر جاؤں۔ میرے پاس تو کچھ بھی نہیں۔ میں اللہ کو کیا منہ دکھاؤں گی۔ حضرت! اس گندے گناہ سے مجھے نجات دلائیے۔ مجھے علاج بتائیے میں کیا کروں؟ میں بے انتہا پریشان ہوں۔ مجھے پریشانی سے نکالیے۔

جواب: توبہ قبول ہے اگر توبہ کرتے وقت توبہ توڑنے کا ارادہ نہ ہو، یہ عزم ہو کہ آیندہ گناہ نہ کریں گے لیکن اگر پھر گناہ ہو گیا تو پہلی توبہ غیر مقبول نہیں ہوئی، وہ توبہ قبول ہے، پھر دوبارہ اسی عزم کے ساتھ توبہ کرو۔ حدیثِ پاک میں ہے کہ جو معافی مانگتا ہے وہ اصرار کرنے والوں میں نہیں ہے، چاہے دن میں ستر بار وہی گناہ کر بیٹھے۔ اس توبہ کو نعمت سمجھو، یہ دلیلِ مقبولیت ہے۔ غیر مقبول اور ناپسندیدہ بندے کو توبہ کی توفیق نہیں ہوتی۔ البتہ آیندہ گناہ سے بچنے کے لیے نفس پر کچھ جرمانہ کرو۔ جب توبہ ٹوٹ جائے دس نفل پڑھ کر معافی مانگو اور اتنے روپے صدقہ کرو کہ نفس کو تکلیف ہو۔

۵۷۵)حال: حضرت صاحب! میں نے کالج تو پڑھ لیا لیکن اپنے دین سے دور رہی۔ دین کی سمجھ نہیں آئی، شریعت کا علم نہیں آیا۔ بس اللہ کا کرم ہوا کہ میرے دل میں علمِ دین کی اہمیت اور اسے حاصل کرنے کی بہت زیادہ طلب پیدا ہو گئی اور اللہ کا

دین سکھانے والوں اور اس پر چلانے والوں کی محبت پیدا ہو گئی۔ بہت زیادہ وقت گزر گیا لیکن یہاں مجھے کوئی سکھانے والا نہیں، کوئی میرا ساتھ دینے والا نہیں، اس راستے میں کوئی مجھے سمجھاتا نہیں۔ مجھے اللہ کی بندگی کرنا نہیں آتی، مجھے اللہ کے راستے کا غم اٹھانا نہیں آتا۔ میرا کتابیں پڑھنے سے عمل نہیں ہوتا۔ استادوں سے کتابیں پڑھ کر لوگ عالم بن گئے لیکن اپنے علم پر عمل کرنے کے لیے عمل کرنے والوں، بندگی کرنے والوں کے پاس رہتے ہیں اور کتنے خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اللہ والوں کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں، راتیں بھی اللہ والوں کے ساتھ اللہ کی یاد میں گزارتے ہیں اور ساری دنیا سے بے زار ہو جاتے ہیں اور یہ صرف اللہ والوں کے قرب، ان کی محبت کا اثر ہوتا ہے کہ وہ اللہ کو پا جاتے ہیں۔

**جواب:** عورتوں کے لیے صحبتِ اہل اللہ یہ ہے کہ پردہ سے ان کا وعظ سنیں۔ یہ میسر نہ ہو تو ان کی کتابیں پڑھیں اور اپنے نفس کی اصلاح کے لیے خط و کتابت کریں۔ جو شیخ تجویز کرے اس کی اتباع کریں، اس طریقے سے وہ بھی مَردوں کی طرح ولی اللہ بن جائیں گی بلکہ مَردوں سے بھی آگے بڑھ سکتی ہیں۔ یہ طریقہ سنت کا ہے۔ اس کے خلاف جو لوگ نامحرم عورتوں سے پردہ نہیں کر رہے وہ جاہل پیر ہیں۔ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابیات سے پردہ کیا ہے تو کس پیر کا منہ ہے جو نامحرم عورتوں کو بلا کر اپنے پاس رکھے۔ ایسا شخص ولی نہیں شیطان ہے۔ نامحرم دادا کی عمر کا ہو یا نانا کی عمر کا ہو اس سے پردہ ہے۔

۵۷۶) **حال:** میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میرا دن، میری رات، میرا اٹھنا بیٹھنا، میرا رہنا صرف اللہ والوں کے ساتھ ہو۔

**جواب:** حدیثِ پاک میں ہے:

اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ[۲۲]

جس شخص کو جس سے محبت ہو گی اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔ جس کو اللہ والوں سے محبت ہے وہ اللہ والوں کے ساتھ اٹھایا جائے گا چاہے اعمال میں ان کے برابر نہ ہو۔ بس

[۲۲] صحیح البخاری: ۹۱۱/۲ (۶۱۹۸)، باب علامة الحب فی اللہ، المکتبة المظهرية

حتّی الامکان جان لڑا کر گناہوں سے بچتا رہے اور گناہ ہو جائے تو توبہ میں دیر نہ کرے۔

۵۷۷)**حال:** اللہ نے تو اپنے کرم سے اپنے پیاروں کی محبت دل میں ڈال دی لیکن میرے کوئی اعمال اللہ کی محبت والے نہیں ہیں۔ میں اللہ سے ڈرتی نہیں ہوں۔ میں چاہتی ہوں ہر وقت میرے دل میں اور میرے سامنے اللہ ہو، ربّا کا خوف ہو۔ گھر میں سب میرے خلاف ہیں اور سب کو یہ شکایت ہے کہ میں نماز روزے میں لگی رہتی ہوں۔ پتا نہیں کیوں سب کو یہ لگتا ہے۔ کہتے ہیں کہ تمہیں گھر کی تو کچھ خبر نہیں، نہ کسی دوسرے کام کی، حالاں کہ میری فجر کی نماز تقریباً روز ہی قضا ہو جاتی ہے۔ میں اپنے رب کی کتنی نافرمان ہوں۔ سستی، کاہلی اور غفلت کی ماری ہوں اور ندامت کے آنسو بھی نہیں ہیں۔ میں ایک سال میں ایک سال کی قضا نمازیں پڑھ چکی ہوں، ابھی چھ سال اور تین مہینے کی قضائے عمری کی نمازیں میرے ذمے ہیں۔ کبھی دو تین دن کی پڑھ لیتی تھی اور اب تو صرف ایک ہی دن کی کبھی پڑھ لیتی ہوں۔ اللہ کو کیا منہ دکھاؤں گی کہ میں اتنی غافل ہوں کہ بس ایک ہی دن کی کبھی مشکل سے پڑھی۔

**جواب:** رات کو جلد سوئیں۔ الارم لگائیں یا کسی کو اپنے بیدار کرنے پر مقرر کریں۔ اگر توبہ کے وقت آنسو نہ نکلیں یا رونا نہ آئے تو رونے والوں کا سا منہ بنا کر معافی مانگ لیں، رونے والوں ہی میں شمار ہو گا، دین تو آسان ہے۔ ہر نماز کے ساتھ ایک قضا نماز پڑھ لیں، یہ کافی ہے اور قضا صرف فرض اور وتر کی ہے، سنتوں کی قضا نہیں ہے۔

۵۷۸)**حال:** مجھے کسی سے محبت سے بات کرنا نہیں آتی۔ میرے اخلاق اچھے نہیں ہیں۔ گھر کا یہ ماحول ہے کہ کوئی بے وقت سوتا ہے، جاگتا ہے۔ بہنیں کبھی دن میں ٹی وی کھولتی ہیں اور بھائی دوکان سے آنے کے بعد آدھی رات سے زیادہ دیر تک ٹی وی دیکھتے ہیں۔ ابو سے کہتی ہوں: آپ کسی بھی طرح روکیں انہیں۔ تو وہ کہتے ہیں: کہتا تو ہوں، مانتے نہیں۔ گھر میں بہنوں کے ذمے جو کام ہیں وہ کوئی وقت پر نہیں کرتا، مجھے بڑی نفرت ہوتی ہے سب سے کہ اپنا وقت ضایع کرتے ہیں،

دوسروں کا بھی کرتے ہیں، پھر سب کو، ابو اور بھائیوں کو بھی مجھ سے شکایت ہوتی ہے کہ کیا کرتی رہتی ہو دن بھر اور دوسروں کو برا کہتی رہتی ہو کہ یہ لوگ سوتے رہتے ہیں اور ٹی وی دیکھتے ہیں۔ اور تم ہر وقت غصے میں بھری رہتی ہو۔ طعنہ دیتے ہیں کہ ہر وقت کتابیں پڑھتی رہتی ہو۔ کیا حاصل ہے اس کا؟ میں بڑی کشمکش میں ہوں۔ نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہی ہوں، نہ اللہ کے بندوں کے۔ کوئی مجھ سے راضی نہیں ہے۔ اگر اسی حالت میں موت آگئی تو کیا لے کر جاؤں گی۔

**جواب:** آپ کے ذمے گھر والوں کی اصلاح نہیں ہے۔ آپ صرف اپنی اصلاح کی فکر کیجیے، دوسروں کی نہیں۔ آپ کی سب سے بڑی تبلیغ اور سب سے بڑی دعوۃ الی اللہ یہ ہے کہ گھر والوں سے تو ان کے عمل کے بارے میں کچھ نہ کہیں بس خود ان کاموں میں شریک نہ ہوں جو شریعت کے خلاف ہیں، مثلاً: ٹی وی، وی سی آر، نامحرموں کے سامنے آنا، خلافِ شرع شادی بیاہ کی رسموں میں گانے بجانے میں شریک ہونا۔ آپ خود بچیں دوسرے ناراض بھی ہوں تو ان کی ناراضگی کی پروانہ کریں لیکن ان کو براہِ راست منع نہ کریں، بس اپنے آپ کو بچائیں، اس کا آیندہ بہت اچھا اثر ہو گا۔ اور گھر والوں سے محبت سے پیش آئیں۔ ایسا کوئی کام یا کوئی بات نہ کریں جس سے ان کی حقارت اور اپنی برتری کی بو آئے۔

۵۷۹) **حال:** تزکیۂ نفس کے لیے جو دستور العمل لکھا ہے میرا دل چاہتا ہے سب پڑھوں، سب سوچوں اور کروں لیکن اپنی پریشانیاں اور حالات بتا دیے ہیں اور قضا نمازوں کا بوجھ الگ ہے۔ آپ کچھ مختصر اور آسان کر کے بتا دیجیے میرے لیے کہ میں اس دستور العمل کے کسی بھی انوار و برکات و فوائد سے محروم نہ ہوں اور آسانی سے روزانہ کر لوں۔

**جواب:** دستور تزکیۂ نفس کے بجائے فی الحال پرچہ ”معمولات برائے خواتین“ پر عمل کریں۔ وظائف و تلاوت قرآن و مناجات کی تعداد کم کر سکتی ہیں، مثلاً فی الحال تین تسبیح کے بجائے ایک ایک تسبیح پڑھیں، یعنی تحمل سے زیادہ نہ پڑھیں۔ سب سے بڑا ذکر یہ ہے

کہ ایک لمحہ اللہ کو ناراض نہ کریں، یعنی کوئی گناہ نہ کریں تو آپ ولی اللہ ہیں۔

۵۸۰) **حال:** ایک مسئلہ یہ ہے کہ مجھے وضو اور غسل کے فرائض و سنت وغیرہ سب معلوم تو ہیں کتابیں پڑھ کر لیکن میں پانی بہت بہاتی ہوں باتھ روم میں اور وضو میں بہت ٹائم لگ جاتا ہے۔ کبھی یہ وہم ہوتا ہے کہ کپڑوں پر چھینٹیں آ گئیں، کبھی بدن پر وغیرہ وغیرہ۔ مجھے اس پریشانی اور وہم سے نجات کے لیے علاج ضرور بتائیے۔ اس قسم کے وہم ہر وقت آتے رہتے ہیں۔

**جواب:** بس سنت کے مطابق تین دفعہ ہر ہر عضو کو دھولیں، اس سے زیادہ پانی نہ بہائیں، ورنہ یہ شیطان کی اتباع ہوگی، شیطان ایسے وسوسے ڈالتا ہے تاکہ سالک پریشان ہو کر سب نیکیاں چھوڑ دے۔ نماز بھی چھوڑ دے اور راندۂ درگاہ ہو جائے۔

۵۸۱) **حال:** جولائی میں بھائی کی شادی ہے۔ میں نے والد صاحب سے کہا تو انہوں نے تصویریں، مووی تو منع کر دی لیکن کوئی کام شریعت کے مطابق نہیں ہو رہا۔ مجھے کوئی خوشی نہیں ہو رہی ہے۔ چاچا کہتے ہیں: تم نے بتا دیا تمہارا فرض پورا ہو گیا، اب بار بار مت کہو۔ لیکن آپ مجھے یہ تو بتائیں کہ اگر میرا فرض پورا ہو گیا تو اس شادی میں مجھے بھی تو شریک ہونا پڑے گا؟ میں کہاں چلی جاؤں گی اپنے باپ کے گھر سے؟ میرے بس میں کیا ہے؟ میری اس پریشانی کا کیا حل ہے؟

**جواب:** بس اب مزید گھر والوں کو کچھ نہ کہیں، جو کام خلافِ شریعت ہو اس میں شریک نہ ہوں۔ جہاں تصویر کشی یا مووی ہو یا مخلوط اجتماع یعنی عورت مرد اکھٹے ہوں وہاں نہ بیٹھیں، کسی دوسرے کمرے میں چلی جائیں۔

۵۸۲) **حال:** عرض یہ کرنا تھا کہ ہماری ایک جاننے والی خاتون ہیں جو بڑی اللہ والی ہیں۔ وہ تین سلسلوں سے بیعت ہیں لیکن نقشبندی طریقت پر چلتی ہیں۔ حضرت! وہ ہر آنے والی خاتون کو مراقبہ کرواتی ہیں اور اللہ اللہ کے نام کی ضربیں دل پر لگاتی ہیں۔ اللہ کے فضل سے بعض آنے والی عورتوں کو کشف بھی ہو رہا ہے اور ان خاتون کو خود بھی کشف ہوتا ہے۔ حضرت والا! وہ سنتوں پر بھی بہت زور دیتی ہیں اور کہتی ہیں

کہ سنتوں کے بغیر مراقبہ کرنا گمراہی ہے۔

جواب: عورت کو شیخ بنا جائز نہیں ہے۔ جو کام یہ کر رہی ہیں یہ شیخِ طریقت کا کام ہے، عورت کا نہیں۔

۵۸۳) حال: حضرت! وہ ہمیں بھی مراقبہ کرنے کو کہتی ہیں اور وہ کہتی ہیں کہ خود بھی کرو اور مدرسے والوں کو بھی مراقبہ کراؤ۔ حضرت والا! کیا ہم مراقبہ کرلیا کریں اور مدرسے والوں کو بھی مراقبہ کروادیا کریں؟

جواب: اپنا معالج جو دوا یا طریقہ مرض کا بتاتا ہے وہ کرتی ہو یا ہر ایک ڈاکٹر سے پوچھ کر علاج شروع کر دیتی ہو۔ اسی طرح شیخ اور مصلح ایک ہوتا ہے، جو وہ بتائے اسی پر عمل کرو۔ ہر ایک کے کہنے سے وظائف واذکار اور مراقبے کرنا نہیں چاہیے۔

۵۸۴) حال: دوسرا مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے گھر کے سامنے ایک مدرسہ ہے قرآنِ پاک کو تجوید سے پڑھانے کا۔ حضرت والا! انہوں نے ہمیں قرآنِ پاک تجوید سے پڑھانے کے لیے بلوایا ہے۔

جواب: اگر اس مدرسے میں مَردوں سے واسطہ نہیں پڑتا، صرف خواتین سے پڑتا ہے تو پڑھائیں، ورنہ نہیں۔

۵۸۵) حال: اور کہا کہ کتنے پیسے لو گی؟ تو ہماری والدہ نے کہا کہ کہہ دو پندرہ سو روپے۔ ان کو بتا تو دیے لیکن دل میں ایک بے چینی شروع ہو گئی کہ اس پڑھانے میں تو اخلاص نہیں ہے، یہ تو لالچ میں آکر ہم پڑھا رہے ہیں اور واقعتاً حضرت والا! ہمارے دل میں پیسوں کی لالچ بھی تھی کہ چلو ضرورت پوری ہو جایا کرے گی لیکن حضرت والا! بار بار دل میں یہ بات آرہی ہے کہ تو نے اللہ کے اتنے عظمت والے قرآنِ پاک کے پندرہ سو روپے لگادیے۔ یہ عمل خالص اللہ کے لیے نہیں ہے۔

جواب: قرآنِ پاک پڑھانے کی اجرت نہیں ہوتی بلکہ جو وقت لگتا ہے اس حبسِ وقت کی قیمت ہوتی ہے، جو دنیا بھر میں قرآنِ پاک کے اساتذہ لے رہے ہیں اور اسی پر علماء کا فتویٰ ہے کہ یہ جائز ہے اور یہ اخلاص کے خلاف نہیں۔ بس دل میں یہ نیت رکھو کہ مجھے

اتنی وسعت ہو گی تو میں بغیر اجرت کے پڑھاؤں گی، بوجہ ضرورت حبسِ وقت کا معاوضہ لے رہی ہوں۔

۵۸۶) **حال:** حضرت! آپ نے ہر بد نظری کے اوپر جرمانہ ادا کرنے کے بارے میں فرمایا تھا۔ اسی وقت سے نفس بہت محتاط ہو گیا اور اکثر سوچ سمجھ کر نظر اٹھاتا ہوں لیکن پھر بھی مجھ سے کوتاہیاں ہوئیں۔ جرمانہ میں نے ادا نہیں کیا، اس کی وجہ یہ ہے چوں کہ حضرت والا عمرے پہ حاضری کا ارادہ تھا، میں یہ سوچتا تھا کہ اگر جرمانہ ادا کیا تو کہیں میرے سفر کے لیے پیسے کم نہ پڑ جائیں۔

**جواب:** ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔ عمرہ نفل اور گناہ کا چھوڑنا فرض ہے۔ جب کوئی اقدام کریں شیخ سے مشورہ کر لیں، اپنی رائے پر عمل نہ کریں۔

۵۸۷) **حال:** لہٰذا میں نے واپس آکر کل جرمانہ جو کہ میرے اوپر تھا (اندازاً) وہ ادا کیا۔

**جواب:** بہت اچھا کیا، اللہ تعالیٰ اس کو اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

۵۸۸) **حال:** دورانِ سفر ایک مرتبہ میں اپنے ایک دوست کے ساتھ بیٹھا لیکن فوراً محسوس ہوا کہ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا، کچھ نقصان محسوس ہوا۔

**جواب:** یہ دلیل ہے کہ ان سے احتیاط ضروری ہے۔

۵۸۹) **حال:** پھر ان دوست نے مجھ سے احتیاط شروع کر دی اور اب وہ مجھ سے احتیاط کرتے ہیں اور میں بھی ان سے بات چیت سے گریز کرتا ہوں۔ اگر میں سوچتا ہوں کہ مجھے ان سے مجاہدہ ہو رہا ہے تو ہوتا ہوا محسوس ہوتا ہے اور اگر سوچتا ہوں کہ کچھ بھی نہیں ہے اور توجہ اور طرف رکھتا ہوں تو پتا نہیں چلتا۔

**جواب:** یہ دوسری دلیل ہے کہ محتاط رہیں۔

۵۹۰) **حال:** بہر حال احتیاط میں عافیت سمجھتا ہوں۔ آپ اس بارے میں کچھ فرمادیجیے تو بہت عنایت ہو گی۔

**جواب:** احتیاط ہی اولیٰ ہے، مناسب ہے۔

۵۹۱) حال: آج کے روز ایک بڑی کوتاہی ہوئی۔ وہ یہ کہ ایک خاتون گھر میں افطاری کسی گھر سے لے کر آئیں۔ ان سے میں نے خود جا کر افطاری لی اور پھر برتن واپس کیے۔ نگاہیں تو نیچی تھیں لیکن شاید افطاری لیتے ہوئے ان سے ہاتھ ٹچ ہوگیا۔ طبیعت بہت عجیب اور سر میں بھاری پن محسوس ہو رہا ہے۔

جواب: عورت کو نہ دیکھیں، نہ خود کو اسے دکھائیں۔ آپ کی نگاہیں تو نیچی تھیں لیکن وہ تو آپ کو دیکھ رہی تھی۔ گھر کی کسی خاتون کو بھیجنا چاہیے تھا جو ان سے افطاری وصول کر لیتیں۔ بہر حال استغفار کر لیں۔

۵۹۲) حال: حضرت والا! غیبت نس نس میں پیوست ہو چکی ہے۔ آپ نے جو پرچہ بھجوایا تھا اس سے بھی کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔ اگر غیبت کرتی نہیں تو سنتی ضرور ہوں۔ حضرت والا! میں اس بیماری سے بہت زیادہ پریشان ہوں۔ آپ کوئی حل فرما دیں اور دعا بھی فرمادیں۔

جواب: جس مجلس میں غیبت کریں یا سنیں اس میں سب سے یہ کہیں کہ مجھ سے سخت غلطی ہوئی۔ جس کی ہم نے غیبت کی ہے اس کی ہزاروں خوبیوں کو ہم نے نظر انداز کیا اور ایک عیب کو دیکھا، اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دے اور ان کو ایصالِ ثواب بھی کریں اور اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگیں۔ پندرہ دن کے بعد حال کی اطلاع کریں۔

۵۹۳) حال: حضرت والا! میرے اندر یہ بیماری ہے کہ اگر میں تھوڑی بہت کوئی نیکی شروع کرلوں، اگر کوئی نیک کام کرلوں تو پتا نہیں اپنے آپ کو کیا سمجھنے لگتی ہوں کہ اب تو میں نے فلاں برائی چھوڑ دی، نیک بن گئی۔ دل میں طرح طرح کی خوش فہمیاں پیدا ہوتی ہیں، جن کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ کہیں اس تکبر کی وجہ سے جو کچھ نیکی کرپاتی ہوں وہ ضایع نہ ہو جائے۔

جواب: نیکی سے خوش ہونا تو ایمان کی علامت ہے لیکن اپنے کو نیک سمجھنا برا ہے۔ جب کوئی نیکی ہو تو سوچو کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ مجھ سے یہ نیکی کرادی لیکن ساتھ میں ڈرتی بھی رہو کہ میری نالائقی کی وجہ سے پتا نہیں قبول ہے یا نہیں؟ قبولیت کا علم مرنے

کے بعد ہوگا۔ اس لحاظ سے نیکی پر خوش ہونا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی توفیق ہے عند اللہ محبوب ہے لیکن اس پر ناز کرنا برا اور نیکی کو ضایع کرنا ہے۔

۵۹۴) **حال:** حضرت والا! نفس کی مرید ہوں۔ کبھی کہیں نفس کو دبالیتی ہوں مگر اکثر غالب رہتا ہے۔ دنیا والوں کی محبت دنیا کی محبت اگرچہ بہت زیادہ تو نہیں لیکن ہے ضرور۔ میں ان تمام باتوں سے چھٹکارا چاہتی ہوں۔

**جواب:** دنیا کی محبت اگر مغلوب ہے اور اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے تو دنیا کی اتنی محبت جائز ہے، جس کا معیار یہ ہے کہ جب اللہ کے حکم کا اور نفس کی خواہش کا مقابلہ ہو تو اگر اللہ کے حکم کو مان لیا اور نفس کی خواہش کو دبالیا تو سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ کی محبت غالب ہے، ورنہ نہیں۔ نفس کو مغلوب کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ لاکھ تقاضے کے باوجود بھی اس پر عمل نہ کرے۔ اس طرح بار بار کوشش کرنے سے نفس مغلوب ہو جائے گا۔ اس کوشش میں بھی کبھی ناکامی ہو تو توبہ سے تلافی کرے۔ اس طرح بار بار توبہ کرنے سے تقویٰ کا رسوخ ہو جائے گا۔

۵۹۵) **حال:** فجر کے بعد سو جاتی ہوں، حالاں کہ کوشش یہی ہوتی ہے کہ نہ سوؤں مگر جب سب کو دیکھتی ہوں کہ سوئے ہوئے ہیں تو میں بھی سو جاتی ہوں۔

**جواب:** چھ گھنٹہ سونا ضروری ہے۔ نیند پوری کرنے کے لیے فجر کے بعد سونے میں حرج نہیں، البتہ نمازِ فجر قضا نہ ہو۔ ذکر و تلاوت بعد میں کرلیں۔

۵۹۶) **حال:** حضرت والا! دعا کیجیے گا، اللہ ربّ العزت صرف اور صرف اپنی بندی بنادے اور ان برائیوں سے نجات عطا فرمائے۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

## برطانیہ کے ایک عالم کا خط

۵۹۷) **حال:** بعد سلام مسنون امید ہے کہ حضرت والا خیر و عافیت سے ہوں گے اللہ تعالیٰ حضرت والا کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی نصیب کرے اور حضرت والا کے فیوض کو عالم میں عام کرے۔ بندہ بفضلہٖ تعالیٰ پہلے سے بہت بہتر ہے۔

رمضان المبارک میں اللہ تعالیٰ کی توفیق سے خانقاہ حاضری کا موقع نصیب ہوا تھا۔بندے نے خانقاہ کی حاضری کے موقع پر خانقاہ کے اصولوں میں بڑی کوتاہی کی۔ حضرت والا سے بھی بات چیت یا دعا کی درخواست تک نہ کر سکا کہ بندہ بہت نالائق اور گناہوں کا عادی ہونے کی وجہ سے ہمت نہیں کرپاتا تھا۔ اور یہ بھی کہ بندے کی فطرت میں بہت زیادہ جھجک ہے۔بندہ کسی سے اپنا حق طلب کرنے میں بھی جھجکتا رہتا ہے۔ بہر کیف اللہ تعالیٰ نے بڑا فضل فرمایا کہ واپسی کے بعد حضرت والا کی صحبت کی برکت سے مکمل بد نگاہی سے بچنا نصیب ہوا۔ اور بھی بہت سے گناہوں سے بچنے کی ہمت حاصل ہوئی اور بندے کی جسمانی صحت بھی بہت بہتر ہے۔ دعا کی درخواست ہے کہ حق تعالیٰ بندے کو گناہوں سے مکمل بچنے اور بچتے رہنے کی توفیق نصیب کرے اور جسمانی صحت بھی ٹھیک رہے۔

**جواب:** عزیزم مولوی... سلمہ اللہ تعالیٰ! وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا خط ملا۔ آپ کے حالات سے آگاہی ہوئی۔ بہت دل خوش ہوا۔ شیخ کے حقوق میں کوتاہی کا احساس اور ندامت مبارک حال ہے۔ کیوں کہ شیخ کا حق کس سے ادا ہو سکتا ہے۔ شیخ کے حق کی ادائیگی کی کوشش کرنا اور دعا کرنا سالک کا کام ہے۔ یہ تلافی اور ترقی کا ذریعہ ہے۔

۵۹۸) **حال:** بندے کی فطرت میں جماؤ اور استقامت نہیں ہے۔ یہ بات دین اور دنیا دونوں میں ہے۔ حضرت والا سے خاص دعا کی درخواست ہے۔ اس بنا پر بندہ ابھی تک معمولات پر پابندی نہیں کر پا رہا۔

**جواب:** معمولات کا ناغہ نہ کریں چاہے تعداد مختصر کر دیں جس دن عذر ہو یا طبیعت میں کسل ہو۔

۵۹۹) **حال:** اسی طرح بندہ خود اتنا نالائق اور عیوب سے بھرا ہوا گناہوں میں لت پت ہے پھر بھی دوسروں کے عیوب دیکھنے اور ان کو حقیر سمجھنے کے مہلک مرض میں مبتلا ہے۔ حضرت والا سے علاج اور دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ بندے کو حضرت والا کا عاشق اور وفادار بنائے۔

جواب: دوسروں کے عیوب پر اگر نظر جائے تو دوسروں کے عیب کو زکام سمجھو اور اپنے عیوب کو کالرا(Cholera) سمجھو۔ جب کسی کے عیوب پر نظر جائے تو اپنے عیوب کو یاد کرو اور نفس سے کہو کہ اس کینسر (Cancer) کے ہوتے ہوئے تجھے دوسروں کو حقیر سمجھنے کا کیا حق ہے۔ پرچہ علاجِ کبر روزانہ ایک بار پڑھیں۔

۲۰۰) حال: پچھلے عریضے میں نمبر ۴ پر جو حال لکھا تھا اس کا پورا جواب نہ مل سکا۔ احقر نے عرض کیا تھا اصل خیال جلد نکاح کرنے کا ہے اور اس غرض سے ایک محترمہ کا خیال آرہا ہے۔ گو یہ خیال آنا حدود سے تجاوز کر گیا تھا لیکن چوں کہ اصل خیال نکاح کا تھا تو اس بارے میں آپ سے استفسار کیا تھا۔ اب الحمد للہ محترمہ کی طرف میلان تو تقریباً مفقود ہو گیا اور جلد نکاح کا خیال بھی مغلوب ہو گیا ہے۔ اوّل الذکر کے بارے میں مختصر کارگزاری یہ ہے کہ آں جناب کو خط لکھنے کے بعد میلان مزید پروان چڑھ گیا اور امتحان یہ در پیش آگیا کہ ان سے کچھ کام پڑ گیا (کچھ اس نوعیت کا کام تھا کہ صرف ان ہی سے ہو سکتا تھا) تو اس سلسلے میں ایک دو ضروری بات کرنی پڑیں۔ اس دوران لاکھ وساوس آئے کہ بیچ ہی میں غیر ضروری باتیں بھی چھیڑ دو، انہیں ذرا دیکھ لو لیکن الحمد للہ! ان خیالات کو دبا دیا۔ میلانِ قلب کو دبانا تو سمجھ میں نہیں آرہا تھا لیکن سوچا کہ ان امور پر تو قابو ہے یہاں مکمل پرہیز کروں گا۔ البتہ خیالات ستاتے رہتے تھے کہ ان سے نکاح کر لیا جائے جس سے احقر سخت متشوش ہوا۔ خیر جب آپ کا جواب (خط) آیا تو پڑھتے ہی بھوت اتر گیا، الحمد للہ۔ ان ہی دنوں ایک ٹیسٹ ہوا تھا، آگے جا کر جب اس کا رزلٹ آیا تو احقر پاس نہیں کر پایا تھا (ویسے ٹیسٹ مشکل تھا اور ستر فیصد سے زیادہ کلاس فیل ہو گئی تھی) احقر کو رنج تو کافی ہوا لیکن یہ خیال کیا کہ ان شاء اللہ! اس کے ذریعے مزید دل غیر اللہ سے کٹ کر اللہ کی جانب لگ جائے گا۔ الغرض کہ محترمہ کی طرف میلان تو دفع ہوا۔ باقی جلد نکاح کا خیال بھی مغلوب تو ہوا لیکن ابھی بھی کبھی کبھار آجاتا ہے اور پہلے بھی آتا رہا ہے اور بیچ میں مغلوب بھی ہوتا رہا ہے۔ چوں کہ دوبارہ لوٹ آنے کا اندیشہ

ہے (ایک دینی امر ہونے کی بنا پر جب آجاتا ہے تب اتنی آسانی سے بھگانا بھی ممکن نہیں ہوتا) اس لیے حالتِ سابقہ مختصراً عرض کروں گا تاکہ آیندہ یہ خیال دوبارہ لوٹے تو آپ کی نصیحت و حکم پہلے سے سامنے ہوں۔ خیال جیسا کہ عرض کیا، جلد نکاح کر لینے کا آتا تھا یعنی تعلیمی سلسلے کے دوران ہی نکاح کر لیا جائے اور اگر ممکن ہو تو کسی کلاس فیلو ہی سے۔ اس خیال کے آنے کے اہم اسباب یہ تھے: (۱) چوں کہ احقر الحمد للہ! تمام محترماؤں سے حتی الامکان اجتناب اختیار کرتا ہے (الّا یہ کہ شدید ضرورت کی بات ہو) تو خیال آتا تھا کہ چلو کوئی ایک تو ہو جس سے بات کرنا، دل بہلانا جائز ہو۔ باقی لڑکے تو آرام سے محترماؤں سے گھل مل لیتے ہیں۔

**جواب:** جو لڑکے حرام عشق میں مبتلا ہیں ان کی طرف لالچ نہ کریں بلکہ شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دوزخ کی آگ سے بچایا۔

۲۰۱) **حال:** جب کہ دوسرے لڑکوں کی طرح لڑکیوں سے گھلنا ملنا احقر بوجہ خوفِ خدا نہیں کر سکتا الحمد للہ! لیکن یہ خیال آتا تھا کہ اللہ کی مرضی کے تحت رہتے ہوئے کچھ گنجایش نکل آئے (جس کی صورت نکاح ہی ہے) تو خوب ہو جائے۔

**جواب:** اگر گناہ سے بچنا مشکل معلوم ہو تو نکاح کر لو لیکن کسی اللہ والی نیک خاتون سے۔

۲۰۲) **حال:** بعض اوقات دوستوں کا محترماؤں کے ساتھ مخلوط نشست کی وجہ سے ان سے بھی کٹنا پڑتا ہے۔ ایک وجہ مزاج میں فرق کی بھی ہے تو زیادہ دیر بیٹھنا ویسے بھی ممکن نہیں ہوتا۔

**جواب:** جب لڑکے نامحرموں کے ساتھ بیٹھتے ہیں تو آپ وہاں نہ بیٹھیں۔

۲۰۳) **حال:** اس کٹنے کی صورت میں بھی بعض اوقات خیال آتا تھا کہ کوئی منکوحہ ہوتیں تو ان کے ساتھ بیٹھ لیتے۔ (۳) اکثر لڑکے بلا تکلّف محترماؤں سے پڑھائی کے سلسلے میں مدد لیتے رہتے ہیں۔ احقر کے لیے یہ ممکن نہیں تب بھی مندرجہ بالا خیال آتا تھا۔ (۴) ہمارے ایک سینئر دوست نے میڈیکل کے تیسرے سال میں اپنی کلاس فیلو سے نکاح کر لیا ہے۔ اس سے اپنے ارادے کو مزید قوت ملی۔

**جواب:** اچھی طرح ذہن میں رکھیں کہ نکاح کے لیے انتخاب مال، حسن یا کسی اور وصف کو دیکھ کر نہیں بلکہ آنے والے بچوں کے لیے نیک ماں کا سوچ کر کریں۔ اور یہ انتخاب آپ نہیں آپ کے گھر کی خواتین بہتر کر سکتی ہیں۔ آپ تو صرف ظاہری حسن ہی دیکھ سکتے ہیں۔ جو یونی ورسٹی کالجوں میں بے پردہ گھومیں، غیر مَردوں سے ہنس کر باتیں کریں اور گھلیں ملیں وہ کس طرح آپ سے وفا کریں گی۔ اور کس طرح اپنی اولاد کی تربیت کریں گی آپ خود سوچ لیں۔ اگر ماں باپ بھی کسی ناقص دین والی کا انتخاب کریں تو آپ انکار کر دیں۔ اس میں ان کی اطاعت ضروری نہیں۔ کیوں کہ حدیثِ پاک میں رشتے میں سب سے پہلے دین ہی کے لیے فرمایا گیا ہے۔ اس صورت میں آپ خود کسی دیندار اللہ والی لڑکی کا انتخاب کر کے والدین کو کہہ سکتے ہیں کہ میں وہاں رشتہ کروں گا۔

۲۰۴) **حال:** البتہ یہ کام ان وجوہات کی بنا پر مشکل ہے (۱) صحیح معنیٰ میں دینی لڑکی کا ملنا کلاس میں مشکل نظر آتا ہے۔

**جواب:** بالکل ایسا ہی ہے۔

۲۰۵) **حال:** (۲) کسی کی حالت معلوم کرنے کے لیے کوئی واسطہ بھی نہیں ہے۔

(۳) نکاح ایک اہم اور بھاری ذمہ داری ہے جس کے نبھانے کے لیے کوئی واسطہ بھی نہیں ہے۔ فی الوقت احقر شاید صحیح اہلیت نہیں رکھتا۔

(۴) احقر خود کراچی میں غیر مستقل طور پر ٹھہرا ہوا ہے، ایسے میں منکوحہ کو رکھنا دشوار ہوگا۔

(۵) والدین بھی آسانی سے نہ مانیں گے۔ (اور اب ان ہی باتوں کے مستحضر رہنے کی وجہ سے خیال مغلوب بھی ہے) تو حالات آنجناب کے سامنے رکھ دیے ہیں، آپ دونوں صورتوں کو دیکھتے ہوئے ازراہِ کرم اپنے مشورے اور حکم سے نوازیے گا۔

**جواب:** اسی لیے کہا ہے فی الحال پڑھائی کی طرف توجہ مبذول رکھیں۔

۲۰۶) **حال:** آپ نے پوری منزل (مناجاتِ مقبول کی) پڑھنے کو لکھا تھا۔ تو پچھلے عریضات میں احقر لکھتا رہا ہے کہ فی الحال ذکر پورا نہیں کرتا ہوں، کم تعداد میں کرتا ہوں۔

(تسبیحات: ۵۰، ۵۰ مرتبہ، قرآن شریف: دو صفحہ، مناجاتِ مقبول: چند دعائیں)

آپ نے اجازت مرحمت فرمائی تھی۔ احقر کو یہ گمان ہوتا ہے کہ پورا ذکر کرنا تحمل سے زیادہ ہو جائے گا۔ اب پتا نہیں کہ یہ وسوسہ شیطانی ہے یا حقیقت، شاید کچھ دخل اس میں عادت نہ ہونے کو ہے، واللہ اعلم۔ باقی حضرت کے مواعظ وغیرہ کچھ نہ کچھ مطالعے میں رکھتا ہوں، الحمد للہ۔

**جواب:** پوری کوشش کیا کریں کہ ذکر پورا کریں۔ اشد مجبوری میں تعداد کم کرسکتے ہیں۔

۲۰۷) **حال:** آخر میں خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ جیسا کہ اوپر عرض کرچکا کہ پچھلا ٹیسٹ احقر پاس نہیں کرسکا تو اب آنے والا ٹیسٹ پاس کرنا نہایت ضروری ہوگیا ہے تو اس کے لیے آپ سے خاص دعا کی التجا ہے۔ باقی ہدایت کے لیے دعا تو خیر مقدم ہی ہے۔ طوالتِ خط کے لیے معذرت چاہتا ہوں، مضمون ضروری معلوم ہو رہا تھا۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۲۰۸) **حال:** امید ہے کہ آپ کی طبیعت اچھی ہوگی۔ میں آپ حضرات کی اچھی صحت کے لیے دعا گو رہتا ہوں۔ یہ عریضہ ایک لمبے عرصے کے بعد لکھنے کی توفیق ہو رہی ہے۔ ان دنوں آپ کی طبیعت ناساز تھی تو پچھلے عریضے کے جواب میں کافی تاخیر ہوئی پھر اس کے بعد کچھ میری مصروفیات اور اوپر سے سستی کی وجہ سے مزید تاخیر ہوگئی جس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ ایک وجہ سستی کی یہ ہوئی کہ آپ سے ایک دو دن میں الحمد للہ ملاقات ہوتی رہی تو اس معاملے میں ذرا تساہل سے کام ہوگیا۔

**جواب:** کوئی مضایقہ نہیں۔ سب معاف ہے۔

۲۰۹) **حال:** آپ سے اصلاحی تعلق قائم کیے ہوئے تقریباً دو سال اور بیعت ہوئے سال سے کچھ اوپر ہو رہا ہے۔ اگرچہ مجھ سے اپنی نالائقیوں کی وجہ سے اس نعمتِ عظمیٰ کی صحیح قدر تو نہ ہوسکی لیکن الحمد للہ! اللہ کے فضل اور آپ حضرات کی برکات کی وجہ سے مجموعی طور پر بے حد نفع ہوا اور مختصراً تعبیر کیا جائے تو کہا جائے گا کہ زمین سے

آسمان پر، دوزخ سے جنت میں آگیا۔

**جواب:** ماشاءاللہ، الحمدللہ تعالیٰ! بہت دل خوش ہوا۔

۶۱۰) **حال:** اگرچہ اس دوران میں بھی بعض نالائقیاں، کوتاہیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن پہلے کے مقابلے میں نالائقیاں کمیت اور کیفیت میں بہت زیادہ گھٹ گئیں، مزید یہ کہ جن نالائقیوں کو پہلے ہلکا جانتے تھے اب ان کی بھی قباحت دل میں بہت بڑھ گئی اور ان سے بھی توبہ کی توفیق ہوگئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ

**جواب:** ماشاءاللہ! اصلاح اسی طرح ہوتی ہے۔ شکر کریں۔

۶۱۱) **حال:** اگرچہ حضرت کے بعض مواعظ تو چار پانچ سال سے تھوڑے بہت مطالعہ کرنے کی توفیق ہو رہی تھی جن کی وجہ سے دردِ دل کا تھوڑا سا حصہ، داڑھی، ٹخنوں کا ننگا رکھنا، غیر محارم سے اجتناب وغیرہ کی کچھ حد تک توفیق ہوتی رہی تھی لیکن باقاعدہ تعلق قائم اور مستقل صحبت اختیار کرنے کے بعد تو گویا وارے نیارے ہوگئے اور بس کیا کہنا دنیا ہی بدل گئی۔

**جواب:** ماشاءاللہ، بہت ہی دل خوش ہوا، اللہ تعالیٰ کا آپ پر بہت ہی بڑا فضل ہے۔ بغیر فضلِ الٰہی کے یہ نعمتیں نہیں ملتیں۔ بہت شکر کریں تاکہ نعمتوں میں اور اضافہ ہو۔

۶۱۲) **حال:** اسی کے بعد صحبت اور اصلاحی تعلق کی اہمیت مزید واضح ہوئی کہ قیامِ لاہور میں زیادہ تر تھوڑے بہت مطالعے ہی پر اکتفا کر لیا کرتا تھا لیکن اس سے اس کا دسواں حصہ بھی نہیں مل پایا تھا جو اب باقاعدہ تعلق اور صحبت سے ملا۔ بس اللہ کا کرم ہے اور آپ حضرات کی دعائیں اور برکت۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔

۶۱۳) **حال:** جب آپ کو لاہور سے پہلا خط لکھا تھا تب جب کہ اس کا جواب بھی نہیں آیا تھا، اچانک سنتوں پر عمل کرنے کا جذبہ بیدار ہوا اور کئی ایسی سنتیں جن کا علم ہونے کے باوجود عمل کرنے کی توفیق نہیں تھی، ان پر عمل شروع ہوگیا۔ اس کے بعد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ مزید ترقی ہوتی رہی۔ اگرچہ بیچ میں بعض منحوس گھڑیاں بھی

آئیں لیکن الحمدللہ! وہ جلد چلی گئیں اور توبہ کی جلد اور خوب توفیق ہوگئی۔

**جواب:** یہ سب ہمارے سلسلے کے بزرگوں کی برکات ہیں۔

۶۱۴) **حال:** اس طرح کئی ایسی باتیں جن کا پہلے صرف حضرت کے مواعظ میں ذکر پڑھتے تھے اور حضرت پر اعتماد کرکے یقین کرتے تھے، یہاں آنے کے بعد اس کا کچھ ادراک بھی ہوگیا۔ مثلاً یہ کہ اللہ والوں کی پریشانیاں دنیوی معاملات میں عام لوگوں جیسی نہیں ہوتیں، ان کا دل اندر سے تب بھی مطمئن اور نور سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ اس مشکل الفہم بات کا کچھ ادراک یہاں سے تعلق قائم کرکے ہی ہوا۔ اسی طرح حضرت کے بعض مواعظ میں سنا پڑھا کہ اللہ والوں کی صحبت اختیار کرکے طبیعت میں اعتدال آجاتا ہے، اس جملے کی صحیح قیمت یہاں آکر معلوم ہوئی۔ اسی طرح مخلوق کا خوف بھی یہاں آکر کافی کم ہوگیا۔ اب بلاتکلف دینی شعار اختیار کرتے ہوئے یونی ورسٹی، ایئر پورٹ یا کوئی بھی جگہ ہو چلا جاتا ہوں اور جھجک کے بجائے الٹا فخر محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** آپ کے حالات سے بہت دل خوش ہوا۔ ماشاءاللہ۔

۶۱۵) **حال:** مزید یہ کہ کوئی کہے کہ صاحب! یہاں تو آپ کے حلیے والا کوئی ایک بھی نہیں ہے تو دل چاہتا ہے کہ جوش میں کہوں اور چند مرتبہ کہہ بھی دیا کہ دنیا بھر میں بھی کوئی بندہ ایسا باقی نہیں رہا تب بھی ایسا ہی رہوں گا۔

**جواب:** ماشاءاللہ! ایمانِ کامل کی دلیل ہے۔

۶۱۶) **حال:** اسی طرح کئی اور فائدے ہوئے۔ بس میری حیثیت اور حقیقت کیا ہے، یہ میں خوب جانتا ہوں۔ جو کچھ نیکی کا ظہور ہے تو اسے اللہ ہی کا فضل اور آپ حضرات کی برکت اور دعاؤں کا ثمرہ خیال کرتا ہوں۔

**جواب:** ایسا ہی سمجھنا چاہیے۔ ہمارے بزرگوں کا یہی طریقہ ہے۔

۶۱۷) **حال:** اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ اس عظیم نعمت کہ بقول مفتی حسن امرتسری

رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ کی ایک نگاہ کا شکریہ کئی سال سجدوں میں پڑے رہنے سے ادا نہ ہو پائے گا، اللہ اس کی قدر نصیب فرمائیں تا کہ کہیں بروزِ قیامت اس کی ناقدری کا مقدمہ نہ دائر ہو جائے۔

چند اشعار حضرت والا کی محبت میں لکھے تھے، وہ پیشِ خدمت ہیں، اگر کچھ اصلاح کی ضرورت ہو تو ازراہِ کرم ضرور مطلع فرمایئے گا، کیوں کہ اردو ادب اور شاعری سے احقر کا کوئی خاص تعلق تو ہے نہیں۔

لے چلو اے دل مجھے دیارِ اختر
ہائے کب ہوگا نصیب دیدارِ اختر

دل مچلا جارہا ہے ازیادِ اختر
لے اُڑو صبا مجھے گلزارِ اختر

تیرے کرم سے ربّا ملتجی ہے احقرؔ
عطا کر دیجیے مجھے بھی پیارِ اختر

**جواب:** محبت بھرے اشعار ہیں۔ بہت دل خوش ہوا۔ شیخ کی محبت تمام مقامات کی کنجی ہے۔

۶۱۸) **حال:** پچھلے سے پچھلے عریضے میں جو ایک محترمہ سے دل کے حرام تعلق ہو جانے کا ذکر کیا تھا اب اس بارے میں حضرت والا کا یہ مصرعہ زبان پر آتا ہے۔

کیا حماقت تھے ان کے پیار کے دن

اور الحمد للہ اس بات پر اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں کہ شدید قلبی میلان کے باوجود کبھی کوئی خاص فضول بات نہیں کی۔

**جواب:** قلبی میلان ہونا کوئی گناہ نہیں اور اس میلان کے باوجود یہ مجاہدہ قربِ عظیم کا ذریعہ ہے۔ فضول بات ہو یا غیر فضول بات ہو، نامحرم سے بات نہ کریں۔

۶۱۹) **حال:** یہاں تک کہ ابھی تک صحیح سے میں ان کی صورت سے بھی واقف نہیں ہوں یعنی کبھی نظر بھی نہیں پڑی، الحمد للہ۔ اسی طرح نکاح کے بارے میں جو آپ

نے پچھلے والا نامہ میں ہدایت فرمائی تھی، وہ بھی بالکل دماغ میں بیٹھ گئی ہے الحمدللہ، خط کافی طویل ہوگیا جس کے لیے بہت معذرت چاہتا ہوں۔ بس مضمون سمیٹے نہیں سمٹ رہا تھا۔

**جواب:** کوئی حرج نہیں۔

۶۲۰) **حال:** آخر میں دعاؤں کی درخواست ہے میری ہدایت، گھر والوں کی ہدایت اور پڑھائی کے لیے۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۶۲۱) **حال:** میں بالکل خیریت سے ہوں، اُمید ہے کہ آپ بھی اللہ کے فضل و کرم سے خوش ہوں گے۔ آپ کی دعاؤں کی برکت سے میری ترقی ہوگئی ہے اور تقریباً سو روپے کا فائدہ ہوا ہے۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مبارک ہو، دل خوش ہوا۔

۶۲۲) **حال:** حضرت جی! رات ایک خواب دیکھا ہے جس میں بڑی خوشی ہے کہ بڑے حضرت کی زیارت نصیب ہوئی، الحمدللہ۔

**جواب:** یہ آپ کی محبت کا ثمرہ ہے۔

۶۲۳) **حال:** خواب یوں شروع ہوا کہ آپ اور بڑے حضرت جی مولانا ابرارالحق صاحب ہمارے یہاں آئے ہیں اور آرام کر رہے ہیں، مجھے میزبان یعنی اسحاق بھائی نے اندر جانے کی اجازت دے دی، جب میں داخل ہوا تو دیکھا کہ آپ دونوں آرام کر رہے ہیں۔ آپ کی آنکھ کھل گئی اور آپ نے فرمایا: ہم آرام کر رہے ہیں تم چلے جاؤ، پھر آپ کو محبت آئی تو فرمایا: اچھا ادھر ہی آرام کرلو، اتنے میں بڑے حضرت جی اٹھ گئے اور دیکھنے لگے مگر کچھ کہا نہیں، میں باہر ہی جانے لگا تو بڑے حضرت نے مجھے بلا لیا اور فرمایا: تمہارے شیخ تمہیں آرام کرنے کو کہہ رہے ہیں اور تم جا رہے ہو، کیا معاملہ ہے؟ اتنا ہی شیخ کا کہنا مانتے ہو۔ میں نے کہا: بات دراصل یہ ہے کہ آپ نے نہیں کہا تھا کہ ادھر آرام کرلو۔ میرے حضرت مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں اس

لیے فرمارہے ہیں کہ یہیں آرام کرلو۔ اگر آپ کی بھی یہی منشا ہوتی تو میں ضرور آرام کرلیتا۔ بس کہنے کی دیر تھی کہ حضرت جی! مجھے بڑے حضرت نے بے حد پیار کیا اتنا پیار کیا کہ جس کی کوئی حد نہیں۔ پھر فرمایا کہ تمہیں پاس کر دیا، تم امتحان میں پاس ہو۔ تمہیں جب ہی یہاں آرام کرنا چاہیے تھا جب میں حکم دیتا۔ پاس کا لفظ سن کے میرے ہوش اڑ گئے۔ اتنی خوشی ہوئی جس کی کوئی حد نہیں، بے پناہ اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے گناہوں پر بے حد ندامت ہوئی۔ بے شک اللہ ہی ستار ہیں۔ جس نے میرے تمام گناہوں پر ستّاری کی اور آپ کو حسنِ ظن عطا فرمایا کہ مجھ جیسے گناہ گار کو پیار کرتے ہیں۔ اللہ میرے بزرگوں کا سایہ مجھ پر تاحیات برقرار رکھے، آمین۔

**جواب:** بہت ہی مبارک اور بہت ہی خوش خبری کا یہ خواب ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔

۶۲۴) **حال:** حضرت! میں ایک مسئلے سے آج کل بہت پریشان ہوں کہ مجھ سے دل کی حفاظت نہیں ہورہی۔ الٹے سیدھے خیالات بہت آتے ہیں اور نفس بے کار کے مزے لیتا ہے۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تعجب ہے کہ خیالات سے پریشان ہو گئیں، کتنے ہی گندے سے گندے خیالات آئیں خیالات کا آنا برا نہیں، لانا برا ہے۔ جب آجائیں ان میں مشغول نہ ہوں، کسی کام میں لگ جائیں یا کچھ دینی کتاب کا مطالعہ کرنے لگیں۔ چھٹکارا پانا مطلوب نہیں بلکہ خود کو ان میں مشغولی سے بچانا مطلوب ہے، پھر بھی باوجود کوشش کے کوتاہی ہوجائے تو استغفار کرکے اپنے کام میں لگیں، نہ کہ اس کو یاد کرتے رہیں کہ یہ کیوں ہوا؟ ہم گناہ کو یاد کرنے کو پیدا نہیں ہوئے۔

۶۲۵) **حال:** بس دل چاہتا ہے کہ کچھ کام نہ کروں، بے کار لیٹی رہوں اور خیالی پلاؤ پکاتی رہوں۔ جب کچھ وقت گزر جاتا ہے تو اپنے آپ سے شرمندگی ہوتی ہے۔ استغفار کرتی ہوں، رونا بھی بہت آتا ہے پھر کچھ دیر بعد وہی حالت ہوجاتی ہے۔ شرعی پردے کی وجہ سے زیادہ کہیں آنا جانا بھی نہیں ہے، کوشش کرتی ہوں اپنے آپ کو مصروف رکھوں۔ کبھی کبھی تو ان خیالات سے چھٹکارا پالیتی ہوں اور کبھی پھر نفس

کے دھوکے میں آجاتی ہوں۔ خط لکھنے کا ارادہ کروں تو نفس دھوکا دیتا ہے کہ ایک دفعہ پھر خود کوشش کرلوں اور دل کی حفاظت کروں گی۔ ایک دو دن صحیح رہتی ہوں پھر وہی حال ہو جاتا ہے۔ تقریباً پندرہ یا بیس دن سے زیادہ پریشان ہوں۔ ہر کوشش کرکے دیکھ لی ہے۔ آپ کے مواعظ بھی شوق سے سنتی ہوں، اثر ہوتا ہے، اپنے آپ سے شرم آتی ہے۔ پکا ارادہ کرتی ہوں کہ اب دل کی ضرور حفاظت کروں گی، دعا بھی بہت کرتی ہوں کہ اللہ میاں! ان خیالات سے آپ ہی جان چھڑا دیں لیکن ایسا لگتا ہے ان خیالات نے پیچھا لے لیا ہے، پہلے ڈائجسٹ بہت شوق سے پڑھتی تھی اب اسی لیے تقریباً ختم کر دیا ہے کبھی سوچتی ہوں کہ اس سے تو ڈائجسٹ ہی پڑھتی تھی تو وہ وقت اچھا تھا، کم از کم اتنے خیالات تو نہیں آتے تھے لیکن پھر یہ سب ان ہی ڈائجسٹوں کی کارستانی لگتی ہے۔ ''الابرار'' بھی شوق سے پڑھتی ہوں، جب تک مصروف رہتی ہوں صحیح رہتی ہوں جیسے ہی فارغ ہوتی ہوں وہی حال ہو جاتا ہے۔

**جواب:** خیالات آنے سے ہرگز پریشان نہ ہوں۔ خیالات آنا غیر اختیاری ہے، غیر اختیاری کے پیچھے پڑنا خود کو پریشانی میں مبتلا کرنا ہے۔

۶۲۶) **حال:** اب تو سر میں بھی درد رہنے لگا ہے۔

**جواب:** یہ ضرورت سے زیادہ خیالات کو اہمیت دینے کی وجہ سے ہے۔ خیالات آنے سے کوئی گناہ نہیں ہوتا، مطمئن رہیں۔

۶۲۷) **حال:** اپنے شوہر سے بھی بہت شرم آتی ہے کہ اگر ان کو معلوم ہو جائے کہ میرے دماغ میں کیا خناس بھرا ہے تو کتنا افسوس ہو گا۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ کی ستّاری ہے۔ یہ تو ہم سب کا حال ہے، اللہ تعالیٰ نے عیبوں کو چھپا رکھا ہے ورنہ دوسرے کیا کہیں گے۔

۶۲۸) **حال:** حالاں کہ الحمد للہ! بہت چاہنے والے شوہر ہیں پھر بھی میرا یہ حال ہے۔ حضرت! میرے لیے بہت بہت دعا فرمادیں۔ کئی دفعہ خط لکھنے کا ارادہ کرتی ہوں لیکن ہمت نہیں ہوتی۔ کوئی غلطی ہو گئی ہو تو معاف فرمادیں۔

**جواب:** کوئی غلطی نہیں، مطمئن رہیں۔

۶۲۹) **حال:** بعد حمد و صلوٰۃ کے عرض ہے کہ حضرت والا! ۱۵ جمادی الثانی بروز جمعرات بعد نمازِ عصر اس بندۂ ناچیز کو آپ کے ہاتھ سے آپ کے کمرۂ اقدس میں ایک نئی زندگی ملی۔ حضرت والا! یہ میرا پہلا خط ہے آپ کی خدمت میں۔ حضرت والا! کئی سال سے ایک تکلیف میں مبتلا ہوں لیکن کسی سے کہا بھی نہیں اور نہ کوئی اس قابل ملا لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجھے ایک محبوب شیخ مل گیا ہے لیکن اپنی تکلیف لکھنے سے پہلے یہ بتانا چاہتا ہوں کہ یہ خط شروع کرنے سے پہلے میں ''درسِ مثنوی مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ'' جو کہ حضرت والا کی کتاب ہے کا مطالعہ کر رہا تھا۔ حضرت والا وہ کیفیت بیان نہیں کر سکتا، وہ آنسو، وہ جسم کا جھٹکے لینا۔ حضرت والا! اے میرے محبوب شیخ! جب میرا اتنی دور ناظم آباد میں بیٹھ کر یہ حال ہو گیا آپ کی کتاب پڑھ کر، تو جن لوگوں نے یہ بیان سنا اور دیکھا ہو گا ان کا کیا حال ہوا ہو گا۔ بس حضرت والا! میرے لیے دعا فرما دیں کہ مجھے بھی اللہ کی محبت میں رونا مل جائے اور اللہ کی محبت میں تڑپنا مل جائے۔ اے میرے محبوب شیخ! میں بھی غیر اللہ سے فرار چاہتا ہوں۔ مجھے بھی اللہ کی محبت کی آغوش میں قرار دلا دیں۔ حضرت والا! جب سے یہ بندہ حقیر آپ سے بیعت ہوا ہے اپنی مندرجہ ذیل تکلیف کو بھول گیا ہے۔

**جواب:** آپ کی چاہت سے دل بہت خوش ہوا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی محبت کے آثار ہیں بس گناہ سے بچتے رہو اللہ کا پیار دن بدن ملتا جائے گا۔

۶۳۰) **حال:** لیکن اس کا اثر شدید ہے۔ آپ سے دعا و علاج کی درخواست ہے۔ حضرت والا! میں نے اپنے بارے میں لوگوں سے سنا ہے کہ مجھ پر جادو یا بندش کا اثر ہے۔

**جواب:** جادو اور بندش کے چکر میں نہ پڑو، سب حالات اللہ کی طرف سے ہوتے ہیں، صبح و شام تینوں قل تین تین بار پڑھا کرو سب بلاؤں سے محفوظ رہو گے۔ دعا کرتا ہوں اللہ تعالیٰ آپ کو فراخیِ رزق عطا فرما دیں۔ یَا مُغْنِیُ ۱۱۱ مرتبہ، اوّل آخر درود شریف پڑھ کر دعا کیا کریں۔ خوب مطمئن رہیں اور خوش رہیں، اللہ کی مرضی پر راضی رہنا

اخلاص سے بھی اونچا مقام ہے، دنیا میں یہ حالات آتے جاتے رہتے ہیں، جو بندہ اللہ کو راضی رکھے وہ سمجھ لو ان بادشاہوں سے بہتر ہے جنہوں نے اللہ کو ناراض کر رکھا ہے۔

۶۳۱)**حال:** اسی وجہ سے بارہ سال سے تنگیٔ روزگار میں مبتلا ہوں اور اب تو اتنی تنگی ہو گئی ہے کہ پانچ روپے نہیں ہوتے کہ پیر کو آپ کا بیان سننے آجاؤں اور حضرت والا! دوسو روپے سے بھی کوئی کام شروع کرتا ہوں تو اس میں بھی نقصان ہو جاتا ہے۔ تمام خاندان والوں میں مشہور ہو گیا ہوں کہ میرا کام نہیں لگتا۔ کبھی تو یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ میاں! تم نذرو نیاز نہیں کرتے اسی لیے گردش میں ہو، حضرت والا! مجھے معلوم ہے کہ صرف آپ کی دعا ہی میرے لیے کافی ہوگی اور میری دنیا و آخرت سنور جائے گی۔ ویسے تو میں سوائے ایک دو پیر کے ہر پیر کو آپ کی دعاؤں ہی کی برکت سے حاضر ہوتا ہوں۔

حضرت والا کوئی ایسا انتظام ہو جائے
کہ دل پہ نقش اللہ کا نام ہو جائے

کب تلک ہوں گی یہ نافرمانیاں
ایسا نہ ہو کہ زندگی تمام ہوجائے

**جواب:** ان شاء اللہ! کامیابی ہوگی، سب معاملات صحیح ہو جائیں گے۔ اس راہ میں ناکامی نہیں ہے۔

۶۳۲)**حال:** اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے خط کے ذریعے آپ سے رجوع ہونے کا موقع فراہم کیا۔ اس خط کے ساتھ چھوٹا سا ہدیہ پیش کررہا ہوں، امید ہے قبول کر کے احسان کا معاملہ فرمائیں گے۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ہدیہ موصول ہوا، جَزَاکُمُ اللہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

۶۳۳)**حال:** اس خط کو لکھتے ہوئے مجھے بے حد خوشی کا احساس ہورہا ہے۔ جیسے جیسے ترقی مل رہی ہے، مشغولیت بھی بڑھتی جارہی ہے۔ ایک طرف یہ خیال ہوتا ہے کہ روزی حلال کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ کام کرنا چاہیے۔

**جواب:** زیادہ سے زیادہ کام کرنا روزی حلال کرنے کا طریقہ نہیں ہے۔ ملازمت کے اوقات میں جو ضروری کام ہو اس میں کوتاہی نہ کریں، اس کے بعد اپنے کو فارغ کر لیں اور دفتر کے کام دفتر ہی میں چھوڑ آئیں۔ ورنہ آپ کو فرصت ہی نہیں ملے گی۔

۶۳۴) **حال:** اس سے روز کے دین کے کام میں خلل پڑتا ہے۔ دین کی طرف جھکتا ہوں تو ڈپارٹمنٹ کے کام میں خلل پڑتا ہے۔ دونوں کو نباہنے میں کبھی کبھی اتنا تھک جاتا ہوں کہ جماعت کی نماز جاتی رہتی ہے۔

**جواب:** دفتر کے کام کی وجہ سے جماعت کا چھوڑنا صحیح نہیں۔ جماعت کی پابندی کریں۔ مسجد میں فرض اور سنتِ مؤکدہ پڑھ کر آجائیں، نفل نہ پڑھیں۔

۶۳۵) **حال:** کچھ آپ ہی طریقہ بتائیں کہ سارے کام آسانی سے ہو جائیں اور قلب کو سکون پہنچے۔ گھر اور ڈپارٹمنٹ کی ذمہ داری اتنی زیادہ ہے کہ حکیم کلیم اللہ صاحب کی خدمت میں حاضری پابندی سے نہیں ہو پاتی۔

**جواب:** وقت نکال کر حکیم صاحب کے پاس گاہ بہ گاہ حاضری دیتے رہیں؎

مصروفیتِ کارِ جہاں اُف میری توبہ
فرصت نہ نکالیں گے تو فرصت نہ ملے گی

۶۳۶) **حال:** دعا کی درخواست ہے۔ بیٹا اور بیٹی دونوں تعلیم کے آخری مرحلے میں ہیں۔ ان کے مناسب رشتے کے لیے بھی دعا کی درخواست ہے۔ اجازت چاہوں گا۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

۶۳۷) **حال:** نسیمِ سحر کے جھونکوں سے زیادہ تروتازہ سلام پیشِ محبوبِ پاک میں۔ بعد التحیہ اے میرے جانِ جاناں، میرے ابّا؎

شکرِ نعمتہائے تو چنداں کہ نعمتہائے تو
عذرِ تقصیراتِ ما چنداں کہ تقصیراتِ ما

آج زمانۂ دراز کے بعد تہِ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ کے ساتھ تعلق کے بعد ہی گناہوں سے نفرت جیسی نعمتِ عظمیٰ اپنے قلب و جاں میں محسوس کرتا

ہوں۔ الحمد للہ! حسبِ ارشاد حضرت جی! بد نگاہی سے بہت بہت احتیاط کرتا ہوں۔ الحمد للہ، لطفِ احتیاط بھی تازہ تازہ دل میں محسوس کرتا ہوں۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ماشاء اللہ۔

۶۳۸) **حال:** الحمد للہ ثم الحمد للہ، حضرت جی! آپ کی یاد آتے ہی ایسا لگتا ہے کہ جیسے آپ سامنے تشریف فرما ہیں۔ ہوش وحواس گم ہو جاتے ہیں، آنکھوں سے ناگاہ آنسو جاری ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت کبھی نماز میں بھی ہوتی ہے۔ کبھی راستہ چلتے چلتے بھی ہوتی ہے۔ حضرت جی! آپ دعا فرمادیں کہ مجھ پر اپنے مالک کی یہ مہربانی قائم ودائم رہے۔

**جواب:** کیفیات کا دوام مطلوب نہیں، اعمال میں استقامت اور نافرمانی سے مستقل اجتناب مطلوب ہے، اللہ تعالیٰ نصیب فرمائیں، آمین۔ مغلوب الحال ہونا کمال نہیں غالب علی الاحوال رہنا کمال ہے۔

۶۳۹) **حال:** حضرت جی! یہ دعا بھی فرمادیں کہ آپ کی تعلیمات اور آپ کی ذاتِ پُر نور میں مکمل فنا ہو جاؤں۔ ایسا ہو جائے کہ ؎

جہاں جاتے ہیں ہم تیرا فسانہ چھیڑ دیتے ہیں
کوئی محفل ہو تیرا رنگِ محفل دیکھ لیتے ہیں

**جواب:** آمین۔ یہ فنائیت اتباعِ کامل سے حاصل ہوتی ہے۔

۶۴۰) **حال:** حضرت جی! کبھی کبھار اپنے اندر عجب محسوس کرتا ہوں اور اپنے اندر مختلف کمال محسوس کرتا ہوں۔ ویسے بھی جب کوئی اچھا کام کرتا ہوں تو دل میں کچھ دکھاوا سا پیدا ہوتا ہے۔ حضرت جی! غفلت بہت ہے، کبھی فرائض بھی چھوٹ جاتے ہیں، کبھی نمازِ فجر چھوٹ جاتی ہے۔ بعد میں ندامت ہوتی ہے کہ لوگ علمِ نبوّت کی نسبت سے جانتے ہیں حالاں کہ ہم سے فرائض ترک ہو رہے ہیں۔ حضرت جی! بہت افسوس ہوتا ہے۔ غفلت سے مکمل حفاظت چاہتا ہوں۔ درِ جانِ جاناں سے علاجِ مرضِ غفلت کی بھیک مانگتا ہوں۔ حضرت جی! آپ نے فرمایا: اصل چیز جو فرض ہے وہ اصلاح ہے۔ الحمد للہ! پابندی سے اپنی حالت کی اطلاع اور تجویزات کی

اتباع کر رہا ہوں ان شاء اللہ تادمِ آخر اتباعِ تجویزاتِ حضرتِ اقدس کرتا رہوں گا۔ حضرت جی! آپ کی نسبت کے ساتھ جینا اور آپ کی نسبت کے ساتھ مرنا نصیب ہو جائے۔ خدا کی قسم! آپ کے ذکر و یاد کے علاوہ بچنا مشکل ہے۔ لہٰذا حضرت جی! اس نا اہل کو بلا استعداد و بلا استحقاق اپنے کرم سے اپنے مریدین میں شامل فرمالیجیے۔ حضرت جی! صرف اور صرف اپنی مہربانی سے قبول فرمالیجیے۔

جواب: یہ سوچیں کہ صاحبِ کمال ہونا کمال نہیں، مقبول ہونا مطلوب ہے جس کا علم قیامت کے دن ہو گا اس لیے کمال پر نازاں ہونا نادانی ہے۔ کتنے صاحبِ کمال جہنم میں جائیں گے جنہوں نے بڑی بڑی سائنسی تحقیقات کیں لیکن مقبول نہ تھے۔ اس لیے ان کا کمالِ ہنر ان کے کچھ کام نہ آیا۔ اور عجب کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی عاشق محبوب کے سامنے آئینے میں اپنا ناک نقشہ دیکھ کر اپنے حسن کے مشاہدے میں مصروف ہو تو محبوب اس کو دھکے دے کر اپنے پاس سے بھگا دے گا کہ نالائق! تو میرا عاشق نہیں تو خود اپنا عاشق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سامنے جو کوئی اپنے کمال کا حسن و جمال دیکھے وہ بارگاہِ خداوندی سے مردود کر دیا جاتا ہے اور یہ بھی سوچیں کہ اگر میرے اندر کوئی کمال ہے بھی تو وہ عطائے خداوندی ہے، میری ذاتی چیز نہیں اور عطا کو وہ چھین بھی سکتے ہیں، اس لیے شکر کرے اور ڈرتا رہے۔

ریا کے لیے ان حدیثوں کو یاد رکھیں کہ جو شخص شہرت کا لباس پہنے گا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن ذلت کا لباس پہنائیں گے اور "بیہقی" کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ریاکاروں سے فرمائیں گے کہ تم ان لوگوں کے پاس جاؤ جن کو دنیا میں اپنے اعمال دکھایا کرتے تھے، دیکھو ان کے پاس اس کی جزا ملتی ہے یا نہیں۔ جب ریا دل میں آئے تو سوچیں کہ عمل کی ساری محنت ضایع ہو رہی ہے۔ اس لیے ریا حماقت ہے۔

اگر نماز اکثر قضا ہوتی ہے تو یہ بوجۂ غفلت و لاپروائی ہے اس لیے قضا ادا کر کے اشراق کے وقت ۲۰ رکعات نفل پڑھیں۔ رات کو جلد سوئیں تاکہ فجر میں آنکھ کھل جائے، الارم لگائیں یا کسی کو بیدار کرنے پر مقرر کریں خواہ اس کو کچھ تنخواہ دینی

پڑے۔ اس خط کے ذریعے آپ کو بیعت کرلیا۔

۶۴۱) **حال:** بہت دن سے غبارِ اقدامِ حضرتِ محبوبِ پاک چومنے کے لیے بے قرار ہوں۔ اے قرارِ جانِ بے قراراں! دعا فرمادیجیے کہ تہی دست کو قدم بوسی نصیب ہو جائے۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

## ایک طالب کے سات خطوط اور ان کے جوابات

### خط نمبر:۱

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم العالیہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۶۴۲) **حال:** نفسیاتی مریض کا میں نے صرف نام سنا ہے۔ میں نہیں جانتا کہ نفسیاتی مریض کسے کہتے ہیں۔ اتنی بات البتہ ہے کہ میری تمام زندگی انتہائی کٹھن اور شدید محرومیوں میں گزری ہے جس کی وجہ سے مجھ میں انتہائی چڑچڑے پن کا مرض پیدا ہوگیا ہے۔ اس چڑچڑے پن کے علاوہ میں اپنے بارے میں کوئی فیصلہ نہیں کرسکتا کہ آیا میں نفسیاتی مریض ہوں یا نہیں؟

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ وعظ ''علاج الغضب'' چند صفحات اور پرچہ ''اکسیر الغضب'' خانقاہ سے حاصل کرکے روزانہ پڑھیں۔

۶۴۳) **حال:** رات نیند گو دیر سے آتی ہے لیکن مکمل نیند چھ، آٹھ گھنٹے کی کرلیتا ہوں۔ طبیب سے عن قریب رجوع کروں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**جواب:** پھر صحیح ہے۔ رات کو جلدی سونے کی عادت ڈالیں۔

۶۴۴) **حال:** آپ نے سلسلہ نمبر ۴ میں فرمایا کہ یہ وحشت خشکی کی علامت ہے۔ اب اس تشخیص کے بعد آپ کے بتائے ہوئے ذکر کے بارے میں کیا حکم ہے کرتا رہوں یا روک دوں؟

**جواب:** ذکر اتنا کریں کہ دماغ نہ تھکے، تھکن سے پہلے ہی ذکر کو ملتوی کردیں اور سمجھ

لیں کہ تعداد پوری ہوگئی۔

۶۴۵) **حال:** نہایت ڈرتے ڈرتے ایک سوال کر رہا ہوں کہ کیا میرا غیر معتدل ہونا راہِ سلوک میں ترقی کرنے سے مجھے روک سکتا ہے؟

**جواب:** علاج سے اعتدال آجاتا ہے۔ مطمئن رہیں۔

۶۴۶) **حال:** کیا کوئی نفسیاتی مریض ولی اللہ نہیں بن سکتا؟

**جواب:** آپ نفسیاتی مریض نہیں ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ! مطمئن رہیں۔

۶۴۷) **حال:** میں آپ کی اجازت سے مندرجہ ذیل کتب کا مطالعہ کرنا چاہتا ہوں:

۱) معارفِ مثنوی ۲) مآثرِ حکیم الامت

**جواب:** ضرور۔

۶۴۸) **حال:** کیا میں مناجاتِ مقبول کی ایک منزل روزانہ مختلف نشستوں میں متفرق اوقات میں پڑھ سکتا ہوں؟

**جواب:** جی ہاں پڑھ سکتے ہیں۔ ایک ہی نشست میں پڑھنا ضروری نہیں۔

## خط نمبر: ۲

۶۴۹) **حال:** وعظ ''علاج الغضب'' اور پرچہ ''اکسیر الغضب'' کا اکثر مطالعہ کرتا رہتا ہوں۔ ٹیلی ویژن اور موسیقی سے الحمد للہ کافی حد تک محفوظ ہوں لیکن کامل چھٹکارا نہیں ہے۔ نیز ایک مسئلہ اور بھی ہے، وہ یہ کہ جب کوئی ایک گناہ مثلاً ٹیلی ویژن یا موسیقی یا کوئی اور ہو جاتا ہے تو پھر ایسے جیسے کوئی شخص گہری کھائی میں گر رہا ہو مسلسل گناہ ہوتے چلے جاتے ہیں۔ حالاں کہ میں جانتا ہوں کہ یہ گناہ ہے اور اس سے طبیعت پر بڑی افسردگی بھی رہتی ہے لیکن سنبھل نہیں پاتا ہوں۔ ڈیڑھ دو دن بعد اپنی حالت پر قابو آتا ہے۔

**جواب:** گناہ کی یہی خاصیت ہے کہ ایک کے بعد دوسرا ہوتا چلا جاتا ہے۔ گناہ چھوڑنے کا علاج بجز ہمت کے اور کچھ نہیں۔ ہمت نہ کروگے تو کبھی نہیں چھوٹے گا یا اگر چھوڑ بھی

دیالیکن جب ہمت چھوڑ بیٹھو گے تو پھر گناہ ہو گا۔ لہٰذا اللہ نے جو ہمت عطا فرمائی ہے اس کو استعمال کرو۔ استعمالِ ہمت کی دعا کرو اور اہل اللہ سے دعا کراؤ۔ اور بیس روپے صدقہ کرو جب خطا ہو جائے اور آٹھ رکعات پڑھو۔ گناہ یک دم چھوڑو گے تو چھوٹیں گے۔ گناہ رفتہ رفتہ نہیں چھوٹتے۔

۶۵۰) **حال:** اس کے علاوہ ویڈیو گیم کھیلنے کا بھی بڑا پرانا مریض ہوں۔ اس بلا سے چھٹکارہ نہیں پارہا ہوں۔ بلکہ ویڈیو گیم کے بارے میں تو اپنے دوستوں کو بھی اطلاعات دیتا رہتا ہوں۔ بعد میں بڑا افسوس ہوتا ہے کہ کیوں گناہِ متعدی کیا۔

**جواب:** اس اطلاع سے کیا فائدہ ہے سوائے نقصان کے کہ جو گناہ دوسرا کرے گا وہ بھی آپ کے کھاتے میں لکھا جائے گا۔ جو طریقہ اوپر گناہ چھوڑنے کا لکھا گیا ہے وہی اس کا بھی علاج ہے۔

۶۵۱) **حال:** پچھلے دنوں کتاب ''شیخ الحدیث مولانا زکریا اور ان کے خلفاء'' خریدی۔ ایک خیال پہلے سے دل ودماغ میں تھا کہ یہ راستہ نہایت مشکل ہے، کتاب کے مطالعے سے وہ جڑ پکڑ گیا۔

**جواب:** یہ شیطانی خیال ہے۔ توبہ کریں۔ اللہ تعالیٰ کا راستہ تو آسان ہی نہیں نہایت لذیذ ہے بشرطِ صحبتِ اہل اللہ۔

۶۵۲) **حال:** اور یہ کہ یہ بڑے لوگوں کا راستہ ہے تم خاموشی سے ایک جانب ہو جاؤ، اتنے بڑے بڑے لوگ اس راہ میں گھبرا رہے ہیں تمہاری کیا حیثیت ہے۔

**جواب:** بدونِ مشورہ کوئی کتاب پڑھنا مناسب نہیں۔ آپ نے مشورہ کیوں نہیں کیا؟

۶۵۳) **حال:** خاص طور پر کتاب میں ''خلافت'' کے عنوان سے مضمون پڑھ کر تو نہایت پریشانی میں آگیا، بلکہ ایک مرتبہ تو بات دل میں آئی کہ آیندہ حضرت والا سے خط وکتابت ترک کر دوں گا۔ بڑی مشکلوں سے سلسلہ نمبر ۶ لکھ رہا ہوں۔

**جواب:** یہ شیطانی وسوسہ ہے۔ اگر برباد ہونا چاہتے ہو تو شیطان کے مشوروں پر چلو۔ یہ وسوسہ بدونِ مشورہ کتاب پڑھنے کی سزا ہے۔ پہلے بھی آپ سے کہا گیا کہ بدونِ مشورہ

کوئی کتاب نہ پڑھیں۔

## خط نمبر:۳۰

۲۵۴) حال: پچھلے خط کا جواب پاکر بڑی ہمت محسوس ہوئی۔

جواب: وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ الحمدللہ۔

۲۵۵) حال: آپ سے دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ عزّوجلّ نے جو ہمت عطا فرمائی ہے اسے بھرپور طریقے سے استعمال کروں۔

جواب: آمین ثم آمین۔

۲۵۶) حال: بلا شبہ یہ میری غلطی ہے کہ بدونِ مشورہ کتاب پڑھی، اس پر نہایت معذرت خواہ ہوں۔ ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ کا جواب پاکر وہ پہلے والی کیفیت جو کتاب پڑھ کر ہوئی تھی ، ختم ہوگئی ہے۔

جواب: الحمدللہ تعالیٰ۔

۲۵۷) حال: اور اب ان شاء اللہ! پوری ہمّت سے تیار ہوں۔ واقعی وہ خیال شیطانی تھا، میں اس سے بھی توبہ کرتا ہوں۔

جواب: ماشاءاللہ، آپ کے انقیاد و اتباع سے دل خوش ہوا۔

۲۵۸) حال: پرچہ ''اکسیر الغضب'' اور وعظ ''علاج الغضب'' کے مسلسل مطالعے سے غصے میں کسی قدر کمی واقع ہوئی ہے اور غصے کے فوراً بعد افسوس اور قلق پیدا ہوتا ہے۔

جواب: ماشاءاللہ، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۲۵۹) حال: اور پھر جس پر غصہ آیا ہے اس کو کچھ تحائف وغیرہ دے کر راضی کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

جواب: عمر میں بڑا ہو تو زبان سے بھی معافی مانگیں۔

۲۶۰) حال: ان شاء اللہ! ربیع الاوّل میں خانقاہ میں چلّہ لگانے کا ارادہ ہے، دعا فرمادیں

کہ اللہ عزّوجلّ اس میں آسانی کا معاملہ فرمادیں۔

**جواب:** آمین۔

٦٦١)**حال:** کیا خانقاہ میں وقت لگانے کے آداب پر کوئی پرچہ خانقاہ سے طبع ہوا ہے؟

**جواب:** جی ہاں۔

٦٦٢)**حال:** میں آپ کی اجازت سے مولانا مفتی محمد شفیع صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی "معارف القرآن" پڑھنا چاہتا ہوں۔

**جواب:** پڑھیں، لیکن جہاں سمجھ میں نہ آئے کسی اللہ والے عالم سے پوچھیں اور جس سے پوچھنا ہو پہلے اپنے شیخ سے مشورہ کریں۔

٦٦٣)**حال:** نیز مولانا... کی تفسیر کا کیسٹ دستیاب ہے، اسے سننا چاہتا ہوں۔

**جواب:** جو آپ نے لکھا ہے یہ شخص گمراہ ہے، اس کا کیسٹ ہرگز نہ سنیں اور بغیر مشورے کے کسی کی تفسیر نہ پڑھیں۔

٦٦٤)**حال:** اس کے علاوہ عقائد الاسلام کے موضوع پر کوئی عمدہ تحریر جو آپ میرے لیے موزوں سمجھیں۔

**جواب:** "بہشتی زیور" میں عقائد کا مفصّل بیان ہے اس میں پڑھ لیں۔

## خط نمبر: ۴

٦٦٥)**حال:** میں اپنی تمام کتابوں اور کیسٹوں کی فہرست بنا کر آپ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں اور راہ نمائی چاہتا ہوں کہ کیا پڑھا اور سنا جائے اور کیا نہیں؟

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ضرورت نہیں۔ بزرگوں کا مشورہ ہے کہ جب تک نسبت راسخ نہ ہو اپنے شیخ کے علاوہ نہ کسی کی مجلس میں جائے نہ کسی کی کتاب پڑھے نہ کسی کی تقریر سنے تب نفع ہوگا ورنہ دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا مصداق ہوگا۔ جو مشورہ دیا جائے اس کی تعمیل یا وجہ عدمِ تعمیل کی اطلاع کرنا ضروری ہے لیکن آپ نے کوئی اطلاع نہ دی جو بے ادبی کے زمرے میں آتا ہے۔ یہ راستہ سراپا ادب کا ہے ورنہ کچھ

نفع نہیں ہو گا۔

۲۶۶)حال: کسی پر غصہ کرنے کے بعد اس سے معافی مانگنے کی ہمت نہیں کر پاتا ہوں لیکن اگر آپ کی دعائیں شاملِ حال رہیں تو ان شاء اللہ! اس پر بھی قابو پالوں گا۔ خاص طور پر کسی کو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرتا دیکھ کر بہت غصہ آتا ہے، کبھی کبھی نہایت افسوس بھی ہوتا ہے۔

جواب: نافرمانی پر تو غصہ آنا ہی چاہیے لیکن نافرمان کو حقیر نہ سمجھیں بلکہ اپنے سے بہتر ہی سمجھیں کیوں کہ پتا نہیں کہ اس کا کوئی عمل مقبول ہو اور میرا کوئی عمل نامقبول ہو۔ اس کی نجات ہو جائے اور مجھ سے مؤاخذہ ہو جائے۔ اگر قرائن سے معلوم ہو کہ اس کو نصیحت نفع دے گی تو حکمت کے ساتھ اسے سمجھادیں۔ البتہ جہاں نفس کے لیے غصہ ہو وہاں معافی نہ مانگنا علامتِ کبر ہے۔ کیوں کہ آپ کا غصہ اور کبر کا مرض نہیں جارہا ہے لہٰذا اس کا علاج یہ ہے کہ جس پر غصہ کریں اس کا جوتا الٹا کر کے اس کے سامنے ۳ منٹ تک سر پر رکھیں اور اس سے معافی مانگیں۔ اس علاج کے بعد ان شاء اللہ! بہت جلد غصّے کا مرض جاتا رہے گا۔

۲۶۷)حال: پچھلے دنوں ایک کاروباری معاملے میں مجھے کچھ رقم ایک صاحب کو دینی تھی جو ان کا حق تھا لیکن وہ رقم کسی طرح بھی ہڑپ کر لینے کا تقاضا نہایت شدت سے اٹھ رہا تھا۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ وہ معاملہ طے ہی نہ ہو سکا اور میں بچ گیا۔ مشورہ عطا فرمادیجیے کہ اگر آیندہ ایسا تقاضا پیدا ہو تو کیا علاج کروں؟

جواب: ہر گز کسی سے ایسا معاملہ نہ کریں، کیوں کہ جب آپ کے نفس میں یہ تقاضا ہے تو کسی بھی وقت مغلوب ہو کر آپ کسی کا حق مار سکتے ہیں اور حقوق العباد کے کبیرہ گناہ میں مبتلا ہو سکتے ہیں۔

۲۶۸)حال: میں لوگوں کو اہلِ دل کی صحبت سے روشناس کرانے کے لیے انہیں لے کر مختلف اہل اللہ کے پاس آتا جاتا رہتا ہوں۔ اسی سلسلے میں بروزِ منگل بعد نمازِ عشاء حضرت... صاحب کے ہاں بھی جانا ہوتا ہے جہاں بیان کے بعد اجتماعی ذکر کی محفل ہوتی

ہے۔ میں ذکر نہیں کرتا خاموشی سے سر جھکائے بیٹھا رہتا ہوں۔ میرا ایسا کرنا کیسا ہے؟

**جواب:** اوپر جواب موجود ہے۔ سارے بزرگانِ دین کی عظمت دل میں ہونی چاہیے لیکن استفادہ صرف ایک سے ہوتا ہے۔ جیسے تمام ڈاکٹروں کو ڈاکٹر مانا جاتا ہے لیکن علاج ایک ہی سے کرایا جاتا ہے۔ بیک وقت مختلف ڈاکٹروں سے علاج کرانے پر بجائے فائدہ کے نقصان ہو جاتا ہے۔

۶۶۹) **حال:** واضح رہے کہ نیت صرف دوسروں کو لے جانا ہوتا ہے اور کچھ نہیں۔

**جواب:** جسمانی مریض کیا دوسروں کی خاطر اپنی دوا چھوڑ دیتا ہے؟

## خط نمبر: ۵

۶۷۰) **حال:** میں اپنی بے ادبی پر بہت ہی نادم ہوں اور نہایت ہی شرمندگی کے ساتھ معذرت چاہتا ہوں۔ اُمید ہے کہ حضرتِ اقدس شفقت فرماتے ہوئے معاف فرمائیں گے۔ جس وقت خط نمبر ۲ کا جواب موصول ہوا اور آپ کی ہدایت ملی اس کے ساتھ ہی وہ ارادہ بھی دل ہی سے مٹ گیا تھا، میں نے اپنی حماقت کی وجہ سے یہ سمجھ کر کہ اب تو ارادہ ہی نہیں ہے، مشورہ نہیں کیا۔ دوسری حماقت یہ ہوئی کہ اس بات کا تذکرہ آپ سے نہیں کیا لیکن جب پچھلے خط کا جواب موصول ہوا تو میں فی الفور آپ سے ملا اور آپ کو تمام بات بتائی۔ آپ نے مشورہ دیا اور اچھی طرح سمجھایا۔ میں آپ کی تمام باتوں سے پوری طرح متفق ہوں الحمد للہ، اور ان پر عمل پیرا ہو گیا ہوں۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ماشاء اللہ۔

۶۷۱) **حال:** دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ مجھے اولیاء اللہ کی صحبت کے آداب سکھائے اور ان کی اور علمائے ربّانیین کی شان میں بے ادبی، گستاخی، بد تمیزی، اور ان کی ناراضگی سے بچائے۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔ ناراضگی برائے اصلاح ہوتی ہے۔ مطمئن رہیں، سب معاف ہے۔

۶۷۲) **حال:** پچھلے خط میں دی گئی تمام ہدایات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لیا ہے اور الحمدللہ! عمل بھی شروع کر دیا ہے۔

**جواب:** اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۶۷۳) **حال:** مشورہ عطا فرمائیں کہ کسی کو حق تعالیٰ کی نافرمانی میں دیکھنے پر میرا ردِ عمل کیا ہو۔ عموماً خاموش رہتا ہوں اور اس کے لیے ہدایت کی دعا بھی کر دیتا ہوں اور موقع مناسب ہو تو سمجھا بھی دیتا ہوں۔ سمجھاتے وقت مسکراہٹ، نرمی اور بے تکلّفی سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔

**جواب:** صحیح ہے، لیکن انجان آدمی سے مخاطب نہ ہوں۔ جس کو جانتے ہوں اور قرائن سے معلوم ہو کہ وہ نصیحت کو قبول کرلے گا اس سے کہیں۔

۶۷۴) **حال:** کبر کی بیماری بھی ہے لیکن عجب کبر سے زیادہ ہے۔اس وقت یہ مراقبہ کرتا ہوں کہ ابھی یہ زندہ ہے کسی بھی وقت اس کی حالت تبدیل ہو سکتی ہے۔

**جواب:** یہ سوچا کریں کہ موجودہ حالت میں بھی وہ مجھ سے بہتر ہے اور میں اس سے کمتر ہوں۔

## خط نمبر:۶

۶۷۵) **حال:** اس سے پہلے چار صفحے کا خط لکھ کر مسترد کر چکا ہوں۔ دماغ پر اس قدر بوجھ تھا کہ لکھتے لکھتے چار صفحے ہو گئے، بعد میں ہدایات کے پیشِ نظر اسے مسترد کر دیا۔ مسترد شدہ خط سارا کا سارا میرے والد صاحب کے رویّے پر تھا۔ بچپن سے ان کی طرف سے جسمانی و روحانی ظلم کا ایک نہ رکنے والا سلسلہ جاری ہے۔ اکثر تاویل کرنے کی کوشش کرتا ہوں مگر کامیابی نہیں ہوتی۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ تعجب ہے باپ ایسا ظالم کیسے ہو سکتا ہے۔ آکر زبانی حالات بتا کر مشورہ لیں۔

۶۷۶) **حال:** ان کا اکلوتا بیٹا ہوں، میری عمر ۳۱ برس ہے۔ معاشی طور پر اس قابل نہیں ہوں کہ نکاح کر سکوں یا باضابطہ کاروبار کر سکوں۔ ایک محدود درجے میں کاروبار

کرتا ہوں لیکن میرے والد صاحب چار فلیٹ، ایک دوکان، بینک بیلنس، پرائز بانڈ، سب کچھ رکھتے ہوئے نہ ہی کاروبار کے لیے پیسہ دیتے ہیں نہ ہی میری شادی کا کوئی تذکرہ ہے۔ آپ سے تعلق کے بعد میرے نزدیک نکاح کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے لیکن دور دور تک کوئی امید نظر نہیں آتی۔ والد صاحب کا رویّہ بلا مبالغہ ایسا ہے کہ بیان کروں تو کوئی یقین نہ کرے۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ مجھے ان کو قتل کرنے کے وسوسے آتے ہیں۔

**جواب:** توبہ کریں اور اللہ سے پناہ مانگیں۔ ایسا اقدام تو مجرمانہ ذہن رکھنے والا ہی کرسکتا ہے۔ ماضی میں آپ کا تعلق اور اٹھنا بیٹھنا کس قسم کے لوگوں سے رہا ہے؟ زبانی آکر بتائیں اور کوئی بات نہ چھپائیں۔

۶۷۷) **حال:** دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں اپنے اور اپنے والد صاحب کے لیے۔ مشورہ عطا فرمائیے کیا کروں؟ ہمارے رشتے دار احباب بھی اس مسئلے کی طرف ان کی توجہ دِلوا چکے ہیں مگر بے سود۔ میرے والد صاحب ماضی میں ہیڈ ماسٹر رہ چکے ہیں اور گریڈ ۱۸ سے ریٹائرڈ ہیں۔

**جواب:** کون سا مسئلہ؟

۶۷۸) **حال:** آپ کی بیماری کا سن کر پریشانی ہوئی لیکن وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتی چلی گئی۔ کیا اس پریشانی کا کم ہوجانا محبت کی کمی کی علامت تو نہیں؟ مرشد سے محبت بڑھانے کے لیے کیا کروں؟

**جواب:** اللہ سے مانگیں۔

## خط نمبر:۷

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

۶۷۹) **حال:** بدگمانی کے مرض سے بڑا پریشان ہوں۔ اپنے آپ کو سب سے کمتر ہونے کا خیال کرتا ہوں، فائدہ بھی ہوتا ہے لیکن وقتی۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ وقتی فائدہ بھی راستہ ہے دائمی فائدے کا۔ بس

یہ سوچا کریں کہ بدگمانی پر قیامت کے دن دلیل کا مطالبہ ہوگا تو کہاں سے دلیل لاؤ گے۔اس لیے حسنِ ظن ہی میں فائدہ ہے۔

۶۸۰)**حال:** ایک صاحب کے ساتھ کاروبار میں شراکت کی ہے۔ برکت کے لیے دعاؤں کی درخواست کرتا ہوں۔ دعا فرمادیں کہ تمام کاروبار شریعت کے دائرے کے اندر رہتے ہوئے کرنے کی حق تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائیں۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۶۸۱)**حال:** نیز یہ کہ ساری زندگی میں مجھ سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جس سے اسلام پر اور داڑھی والوں پر کوئی آنچ آئے۔ حق تعالیٰ میری دنیا بھی بنادیں اور آخرت بھی بنادیں۔ دونوں جہاں میں ستّاری کا معاملہ فرمائیں۔ اور ویسا بنادیں جیسا وہ پسند کرتے ہیں۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۶۸۲)**حال:** مرشدی و مولائی، سیدی وسندی، شیخ العرب والعجم، عارف باللہ، تبریزِ وقت، رومیٔ ثانی، جنیدِ عصر، قطب الاولیا، سراج المشائخ، حضرتِ اقدس دام ظلہم علینا

میرے خوابوں کی تعبیر
میری آنکھوں کی تنویر
خلق و رحمت کی تفسیر
شیخ وقتِ عالمگیر
میرے خواجہ میرے پیر

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

عرض یہ ہے کہ گزشتہ دنوں بندہ ایک مسجد میں نماز پڑھنے گیا تو بندے کے احباب میں سے ایک بڑے میاں پہلی صف سے بڑی محبت سے اٹھے اور اپنی جگہ بیٹھنے کے لیے کہا کیوں کہ وہ احباب میں سے ہیں لہٰذا بندہ ان کی جگہ پر بیٹھ گیا، نماز کے بعد جو صاحب میرے برابر میں تھے اور بظاہر باشرع بھی تھے انہوں نے بڑے سلیقے سے

بندے کو نصیحت کی کہ ان بڑے میاں نے جو تمہیں جگہ دی اور تم اس پر بیٹھ بھی گئے اس وقت جو کیفیت تمہارے دل میں تھی ذرا اسے اپنے شیخ کو ضرور بتانا اور میری بات کا برا مت ماننا۔ اس وقت تو مجھے معمولی سی گرانی ہوئی کہ یہ صاحب میرے مصلح کیوں کر بن گئے۔ مگر میرے چہرے پر گرانی کے آثار نہیں تھے اور میں ان سے خندہ پیشانی سے ملا مگر جب بعد میں غور کیا تو احساس ہوا کہ بات ان کی مناسب معلوم ہوتی ہے، لہٰذا حضرت والا سے اپنی کیفیت عرض کر دوں کہ جب میں خانقاہ کی مسجد میں ہوتا ہوں اور کوئی دوست یا پیر بھائی مجھے اگلی صف میں جگہ دے تو میں اسے قبول نہیں کرتا اور اپنی جگہ پر رہتا ہوں اگر اس کے برعکس کوئی احباب میں سے ہو تو پیشکش قبول کر لیتا ہوں، وہاں بھی اسی لیے قبول کر لی کہ وہ احباب میں سے تھے اور بندے کی وجہ سے اٹھ کر پہلے ہی اپنی جگہ خالی کر دی۔ اس وقت میرے دل میں صرف پہلی صف ملنے اور ان دوست کے ایثار کی خوشی تھی نہ یہ کہ میری کوئی حیثیت دوسروں سے زیادہ ہے۔ کیوں کہ الحمد للہ! حضرتِ اقدس کی نسبت اور فیضِ نظر کی برکت سے اب ہر جگہ اللہ تعالیٰ اتنی عزت دے رہے ہیں کہ جس کا میں گمان بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لہٰذا یہ بات میرے لیے کوئی بہت بڑی بات نہ تھی جس سے دل میں کبر محسوس ہوتا، الحمد للہ! اکثر دین کی مجلسوں میں بھی حضرت والا مدظلہٗ کی یہ بات عرض کرتا رہتا ہوں کہ بلبلہ اوپر ہوتا ہے اور موتی نیچے۔ نیز ترازو کا وہ پلڑا جس میں وزن ہو وہ نیچے ہوتا ہے جو خالی ہو وہ اوپر ہوتا ہے اور خلافت، اجازت، امامت، خطابت مغفرت کا معیار نہیں ہیں۔ اس موقع پر حضرت والا سے یہ دریافت کرنا ہے کہ آیا میں نے اس موقع پر پہلی صف کی پیشکش قبول کر کے صحیح عمل کیا یا مجھے آیندہ اس سے اجتناب کرنا چاہیے جیسا حضرتِ اقدس کا حکم ہو گا ان شاء اللہ تعالیٰ! مکمل تابعداری کروں گا۔ اللہ تعالیٰ حضرتِ اقدس کو بہترین جزائے خیر عطا فرمائے، آمین۔

**جواب:** صحیح کیا اور خانقاہ کی مسجد میں بھی کوئی پیش کرے تو قبول کر لیں، انکار سے ایک مؤمن کی دل شکنی ہو گی۔ آپ کو پہلی صف کا ثواب ملے گا اور اس کو دو ثواب ملیں

گے پہلی صف کا بھی اور اکرامِ مؤمن کا بھی۔

۶۸۳) **حال:** دوسری عرض یہ ہے کہ بندہ اہلیہ کی شدید خواہش اور فرمائش پرے ار مئی کو عمرے پر جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اگرچہ حضرت والا دامت برکاتہم کے بغیر کہیں بھی سفر کرنے کو جی نہیں چاہتا اور اس وقت بھی یہ قلق ہے کہ کاش کہ یہ سفر حضرتِ اقدس کی معیت میں ہوتا مگر فی الوقت اللہ تعالیٰ نے آسانی بھی فرمادی ہے۔ نیز اہلیہ کی خواہش کی تکمیل کا خیال بھی ہے۔ لہٰذا حضرت اقدس مدظلہٗ سے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مراحل آسانی کے ساتھ طے فرمادے اور مقبول عمرہ نصیب فرمائے، آمین۔ بندہ اب بھی یہی دعا کر رہا ہے کہ حضرت اقدس کو اللہ تعالیٰ بلا تاخیر اچانک شفایاب فرمائے اور حضرت اقدس فوراً حرمین شریفین کا سفر فرمائیں اور مجھ سمیت بے شمار دِلوں کی تمنائیں بر آئیں، آمین۔

**جواب:** آمین ثم آمین ۔ مقدس مقامات پر ہم کو دعاؤں میں یاد رکھنا۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۶۸۴) **حال:** خدمتِ اقدس میں عرض ہے کہ بفضلِ ربّی پندرہ برس کی عمر سے ہی نماز، روزہ، ذکر و تلاوت، دعوت و تبلیغ میں شرکت کی توفیق نصیب رہی۔ اور گانا بجانا، ٹی وی اور دیگر خرافات سے بھی دور رہنے کی توفیق ہوئی۔ اور چند برس سے حضرت اقدس کی صحبت کی برکت سے کسی حد تک بد نظری سے بھی حفاظت کی توفیق ہو رہی ہے۔

**جواب:** کسی حد تک حفاظت کافی نہیں مکمل حفاظت ضروری ہے۔ یہ معمولی گناہ نہیں ہے، تمام گناہوں کی جڑ ہے۔ اس گناہ سے بچ جاؤ گے تو تمام گناہوں کو چھوڑنا آسان ہو جائے گا۔

۶۸۵) **حال:** مگر پندرہ برس کی عمر سے ہی اب چالیس برس کی عمر تک بوجہ مختلف پیچیدہ بیماریوں کے اذیت کے ساتھ دواؤں کے سہارے زندگی بسر ہو رہی ہے۔ جب کہ پرہیز، دوا و دعا مستقل جاری ہے۔

جواب: دعا اور دوا کرنا اور پھر راضی برضا رہنا بندگی ہے۔

۶۸۶) حال: اور اب تقریباً دس برس سے حضرت اقدس کے اس شعر کا مصداق ہو گیا ہوں ؎

مت دیکھو کسی کی وائف
کھانا پڑے گی ویلیئم فائیو

خراب ہو جائے گی تمہاری لائف
جگر میں گھسے گا اس کا نائف

مختلف بیماریوں سے تنگ ہو کر، خصوصاً رات بھی نیند نہ آنے کی اذیت سے پریشان ہو کر بے صبر ہو کر، دواؤں سے، ڈاکٹروں سے ناامید ہو کر بوجہ کمزوریٔ بشر حضرتِ اقدس کی خدمتِ اقدس میں عرض کیا ہے۔

جواب: نیند کے لیے ایک ہومیو پیتھک دوا (Passiflovas) روزانہ ۳۰ قطرے استعمال کریں۔ بلکہ شروع میں تیس قطرے تین دفعہ لیں، دن میں اور رات میں۔

۶۸۷) حال: بوجۂ ضعفِ قلب و اعصاب دورانِ ذکر و تبلیغ اچانک زور سے احقر کی چیخ نکل جاتی تھی۔ حضرت کے کمرہ آئی سی یو (ICU) میں ایک مرتبہ اچانک زور سے چیخ نکل چکی ہے اور حضرتِ اقدس کے حکم سے کئی برس سے ذکر و تبلیغ مؤخر ہے۔ البتہ پیر کے روز مجلس میں حاضری ہوتی ہے۔ لیکن جب کبھی چند مرتبہ حضرت اقدس کے کمرہ آئی سی یو (ICU) میں حاضری کی توفیق ہوتی ہے یا حضرتِ اقدس کے قریب بیٹھنا چاہتا ہوں پھر زور سے چیخ نکلنے کو ہوتی ہے اور دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے حضرت اقدس سے دوری، صدمہ اور مایوسی ہوتی ہے۔ فی الحال گلستانِ جوہر کے سہ روزہ اجتماع میں بھی پھر یہ کیفیت شروع ہو گئی تھی۔ حضرتِ اقدس کے حکم سے صرف ایک روز بعد ہی مجھے گھر واپس جانے کا حکم ہوا اور سہ روزہ اجتماع سے محرومی ہو گئی۔

**جواب:** کوئی محرومی نہیں، مریض کو بغیر کیے اجر ملتا ہے۔ جب خدا دے مفت میں کھانے کو تو بلا کون جائے کمانے کو۔ بالکل مطمئن رہیں۔

۶۸۸) **حال:** ذکر و تبلیغ وغیرہ کے لیے اب میرے بارے میں کیا حکم ہے۔

**جواب:** جب تک صحتِ کاملہ نہ ہو اجازت نہیں۔

۶۸۹) **حال:** عرض یہ ہے کہ تقریباً ایک سال سے ایک پریشانی میں مبتلا ہوں۔ دل چاہتا ہے کہ جس طرح خانقاہ کے دوسرے ساتھی مختلف اوقات میں مجلس کے علاوہ آپ کی خدمت میں حجرۂ خاص میں چلے جاتے ہیں، میں بھی جایا کروں، لیکن ہوتا یہ ہے کہ میں بہت ساری مختلف قسم کی سوچوں کا شکار ہو جاتا ہوں۔ مثلاً یہ کہ حضرت والا کو ضعف ہے تو مجھے سلام کرنا چاہیے یا نہیں۔ اگر سلام نہ کروں اور ایسے ہی جا کر کھڑا ہو جاؤں تو عجیب سا لگتا ہے۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ بغیر سوچے ہوئے آجایا کریں جیسے اور لوگ آجاتے ہیں۔ جب آنا شروع کر دیں گے تو مشکل خود حل ہو جائے گی۔

۶۹۰) **حال:** مختلف دوستوں کو آپ کا جسم دباتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ میرا بھی شدت سے جی چاہتا ہے لیکن جسمانی کمزوری کے باعث ۵ یا ۱۰ منٹ سے زیادہ نہیں دبا سکتا۔ اس لیے سوچتا ہوں کہ تھک کر اگر بغیر حکم کے چھوڑوں گا تو یہ بے ادبی نہ ہو جائے۔

**جواب:** دبانا کوئی ضروری بھی نہیں۔ جتنی طاقت ہو اور جتنی دیر تک دبا سکیں وہ کافی ہے، بے ادبی نہیں۔

۶۹۱) **حال:** بس اسی قسم کی سوچوں کے باعث آپ کے قرب سے محروم رہ جاتا ہوں اور اس کے نتیجے میں سخت افسوس ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ مایوسی میں مبتلا ہو جاتا ہوں کہ میرے جیسے ناکارہ اور ناہنجار شخص کے بس کا یہ راستہ ہی نہیں ہے۔ یہ تو عاشقوں کا راستہ ہے۔ وہ تو بس شیخ کے قرب کے پیاسے ہوتے ہیں، وہ یہ سب کچھ کہاں سوچتے ہیں۔ میں اہلِ محبت میں سے ہوں ہی نہیں۔ سخت افسوس سے بعض اوقات دل بھر آتا ہے۔

جواب: مایوسی کی کوئی بات ہی نہیں، یہ طلب اور احساس خود محبت کی دلیل ہے۔ بے فکر رہیں، محبت کے بہت سے رنگ ہوتے ہیں۔ اللہ نے آپ کو محبت عطا فرمائی ہے۔ بڑھاتے جایئے بڑھتی جائے گی۔

۶۹۲) حال: مجھے یہ لگتا ہے کہ خانقاہ سے تعلق رکھنے والے حضرت کے قریبی لوگ تو مجھے جانتے ہیں، بات چیت، ہنسی مذاق بھی کبھی کبھی ہو جاتا ہے لیکن جن کے لیے یہ سب کچھ ہے میں ان ہی سے دور ہوں تو کیا فائدہ؟

جواب: آپ کیوں دور ہوتے ہیں قریب آیئے، کس نے منع کیا ہے؟

۶۹۳) حال: کبھی یہ خیال آتا ہے کہ اپنے کبر کی وجہ سے میں آپ کے قریب جاتے ہوئے گھبراتا ہوں اور پھر اس کے جواز گھڑ لیتا ہوں۔

جواب: یہ کبر نہیں ہے اپنے مربّی کی عظمت ہے جو اس راہ میں محبت کی بھی جان ہے۔

۶۹۴) حال: حضرت ِللہ میری مدد فرمایئے کیوں کہ میں آپ سے دور نہیں ہونا چاہتا۔ مجھے لگتا ہے کہ اگر خدانخواستہ میں آپ سے دور ہو گیا تو رفتہ رفتہ دین سے ہی دور ہو جاؤں گا۔

جواب: قریب ہونے کا راستہ اوپر بتادیا گیا اس پر عمل کریں۔ جو قریب ہو گا وہ دور نہیں ہو سکتا۔ قرب اور دوری میں تضاد ہے اور اجتماعِ ضدین محال ہے۔

۶۹۵) حال: اس کے علاوہ سخت سست ہوں، اکثر تکبیرِ اولیٰ فوت ہو جاتی ہے اور کبھی ایک دو رکعات بھی نکل جاتی ہیں۔ خط لکھنے میں بھی کاہلی آتی ہے۔ صحت بھی اچھی نہیں رہتی۔

جواب: سستی کا علاج چستی ہے، لہٰذا سستی کو چھوڑ کر چستی اختیار کریں۔

۶۹۶) حال: ویسے یہ حقیقت ہے کہ آپ سے تعلق کے بعد بے انتہا چین و سکون اور اطمینان نصیب ہوا ہے اور گناہوں سے بچنے کی فکر اور کوشش نصیب ہوئی ہے۔

جواب: الحمدللہ۔

۶۹۷)**حال:** خصوصاً جب اپنے بھائیوں اور دیگر خاندان والوں کو اسی ماحول میں اور ان ہی پریشانیوں میں مبتلا دیکھتا ہوں تو جی چاہتا ہے کہ اللہ پاک ان کو بھی آپ کی غلامی نصیب فرمادے۔ کیوں کہ مجھے یقین ہے کہ میری جو بھی اچھائی ہے وہ سب آپ ہی کا فیض ہے۔ حضرت! میری سب نالائقیوں کو لِلّٰہ معاف فرمادیجیے۔

**جواب:** سب معاف ہے، مطمئن رہیں۔

۶۹۸)**حال:** خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** دل وجان سے دعا ہے۔

۶۹۹)**حال:** حضرت والا اپنا حال کچھ سمجھ نہیں آرہا۔ مگر حضرت والا کے فرمانِ عالی شان پر عمل کی نیت سے خط لکھ رہی ہوں کہ حال سمجھ میں آئے یا نہ آئے اصلاحی خط لکھنے میں پابندی کرنی چاہیے۔ آپ سے دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** دل وجان سے دعا ہے۔

۷۰۰)**حال:** حضرت والا! اعمال میں بہت زیادہ کمی محسوس ہو رہی ہے۔ شادی کی مصروفیت کے علاوہ بڑی وجہ میری سستی ہے۔ حضرت! الحمد للہ ثم الحمد للہ! کمیت کے اعتبار سے تسبیحات (سبحان اللہ، کلمۂ پاک، استغفار، درودِ پاک) پڑھ رہی ہوں، شادی کے دنوں میں بھی الحمد للہ ناغہ نہیں ہوا، کیفیت نہ پہلے کچھ خاص تھی، نہ اب کچھ قابلِ ذکر ہے۔

**جواب:** کمیت کا پورا ہو جانا نعمتِ عظمیٰ ہے، کیفیت مطلوب نہیں، کیفیت نہ ہونے سے کوئی نقصان نہیں ہوتا۔

۷۰۱)**حال:** اللہ ربّ العزت سے دعا کرتی ہوں کہ مجھے بھی اپنے اتنے بڑے نام کو لینے کی جو توفیق بخشی ہے اسی کے صدقے اس میں وہ مزہ جو تو اپنے عاشقوں کو دیتا ہے میرے لیے وہ رکھ دے، آمین ثم آمین۔ مناجاتِ مقبول اور قرآنِ مجید کا کبھی کبھی ناغہ ہو جاتا ہے۔ حضرت والا! اللہ ربّ العزت مجھے ناشکری سے بچائے، نعمت کی قدر کرنے کی توفیق دے اور اس کا حق ادا کرنے کی بھی توفیق نصیب فرمائے کہ محض

اپنے فضل و کرم سے مجھے خانقاہ سے اس قدر قریب کر دیا ہے۔ اللہ والوں کا ساتھ نصیب کیا ہے۔ نیک صالح ماحول عطا کیا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ بِنِعْمَتِہٖ تَتِمُّ الصَّالِحَاتُ، آمین۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۷۰۲) **حال:** حضرت والا! ان سب نعمتوں کے باوجود مجھے دوری کا احساس ہو رہا ہے، ایسا لگ رہا ہے جیسے کچھ دور ہو گیا ہے، کچھ تڑپ تھی جو ختم ہو گئی ہے۔

**جواب:** تڑپ کم ہو جانا دوری نہیں، تڑپ دوری میں زیادہ ہوتی ہے اور قرب میں کم ہو جاتی ہے۔ جیسے بچہ ماں کی گود میں آکر پُر سکون ہو جاتا ہے۔ یہ دوری نہیں بلکہ پختگی کی علامت ہے۔ ہانڈی جب پک جاتی ہے تو جوش کم ہو جاتا ہے۔

۷۰۳) **حال:** حضرت والا! واللہ! میں کسی قابل نہیں ہوں، مگر نالائقوں پر ستّاری کی چادر ڈال کر انہیں لائق بنانا ربّ العزت کے لیے کیا مشکل ہے۔

**جواب:** ان شاء اللہ، ضرور آپ کی مراد پوری ہو گی۔

۷۰۴) **حال:** حضرتِ اقدس! کوشش تو یہ ہی کرتی ہوں کہ میری ہر بات پر میرے شوہر کی بات مقدم رہے۔ حضرت! بعض مرتبہ بے تکلّفی میں بے ادبی کا شائبہ ہوتا ہے (مجھے محسوس ہوتا ہے) میری نیت ہر گز یہ نہیں ہوتی ہے اور نہ ہی شوہر کو محسوس ہوتا ہے۔ مگر پھر بھی معافی کی درخواست پیش کر دیتی ہوں۔

**جواب:** شوہر سے بے تکلّفی میں کوئی حرج نہیں۔ بے تکلّفی اور چیز ہے اور بے ادبی اور چیز ہے۔ اُمہات المؤمنین رضی اللہ عنہن بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بے تکلّف تھیں اگرچہ سراپا ادب تھیں۔ بہرحال آپ کا یہ ادب قابلِ تعریف ہے۔ اگر تکلفاً زیادہ ادب دکھایا تو شوہر بے چارہ پریشان ہو جائے گا کہ یہ بیوی کم اور شاگرد زیادہ ہے۔

۷۰۵) **حال:** حضرت والا! آپ سے اصلاح کی محتاج ہوں اور خصوصی دعاؤں کی طلب گار ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے سمجھ داری عطا فرمائے، تقویٰ نصیب فرمائے، آمین۔

**جواب:** دل سے دعا ہے، اللہ تعالیٰ تقویٰ میں مزید ترقی نصیب فرمائے۔

۷۰۶) **حال:** حضرت والا! دوسرا مسئلہ آواز کے پردے کا ہے۔ چوں کہ ہم مشترکہ گھر میں رہتے ہیں جس میں کچھ نامحرم بھی ہیں تو اکثر بات چیت کی آواز نامحرموں تک چلی جاتی ہے۔

**جواب:** کوئی حرج نہیں، آواز کا ایسا پردہ نہیں۔ حکیم الامت حضرت تھانوی اپنے ہاں دعوت پہ کسی کو بلاتے تھے تو بعض اوقات گھر کی عورتوں کی آواز آجاتی تھی، حضرت نے کبھی نکیر نہیں فرمائی۔

۷۰۷) **حال:** حضرت والا! اس حوالے سے نصیحت کی محتاج ہوں اور دعاؤں کی طلب گار ہوں۔ حضرت والا! آپ سے اپنی بے ادبی اور گستاخی کی تہہِ دل سے معافی چاہتی ہوں۔

**جواب:** اگرچہ کوئی بے ادبی نہیں مگر آپ کی تسلی کے لیے کہتا ہوں کہ سب معاف ہے۔

۷۰۸) **حال:** حضرت والا! حسنِ خاتمہ کی دعا فرمائیں، آمین ثم آمین۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۷۰۹) **حال:** حضرت والا کی صحت کے حوالے سے بہت فکر مندی رہتی ہے۔ دل پھر وہی مجالس ڈھونڈتا ہے جن سے محض اپنی غفلت کی وجہ سے کما حقہٗ فائدہ نہیں اٹھا سکا۔ سچ ہے جب کوئی نعمت موجود ہوتی ہے تو قدر کی توفیق نہیں ہوتی، جب چھن جاتی ہے تو یوں لگتا ہے جیسے متاعِ زندگی کہیں گم ہوگئی ہو۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مبارک حال ہے۔ دلیلِ محبت ہے۔ غفلت کا احساس بھی مبارک ہے لیکن مایوس ہونا شیطانی چال ہے۔ اللہ کے راستے میں امید کے آفتاب ہی آفتاب ہیں۔

۷۱۰) **حال:** حضرت والا کے سامنے بیٹھتے ہی دل کی کیفیت تبدیل ہوجاتی تھی، دل بلکہ جسم کا رواں رواں پکار اٹھتا تھا، آنکھیں گواہی دیتی تھیں کہ میرے شیخ کی محفل میں مولیٰ ہے، میرے شیخ کے دل میں اللہ تعالیٰ کے قربِ عظیم کا وہ سمندر رواں دواں ہے جس کا کوئی کنارہ نہیں ہے۔ بس حضرت! جذبات یہی ہیں۔ میرے پاس عمل کوئی نہیں۔ ہاں ایک تسلّی ہے کہ آپ کے دامن سے وابستہ ہوں۔ دل کو تسلی رہتی

ہے کہ کوئی ہم جیسے گناہ گاروں کو صبحِ روشن کی نوید دیتا ہے۔ وہ جس کا لمحہ لمحہ عبادت ہے، لحظہ لحظہ سانس سانس سے دینِ اسلام کی خدمت ہورہی ہے۔ پھر ایک مایوسی کا بادل چھا جاتا ہے۔ ناقدری، اپنی نااہلی کا احساس چھا جاتا ہے۔ دل بجھ سا جاتا ہے۔

**جواب:** مایوس ہونا نادانی ہے۔ جس کے دل میں محبت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ اس کو محروم نہیں فرماتا اور آپ کو یہ نعمت حاصل ہے۔

۷۱۱) **حال:** پھر یہ بھی خیال ہوتا ہے کہ حضرت والا تو مجھے شاید پہچانتے بھی نہ ہوں۔ پھر حضرت ہی کا ملفوظ یاد آتا ہے کہ ”شیخ کے ساتھ یہی خیال رکھو کہ وہ تم سے بہت محبت کرتا ہے“۔

**جواب:** جتنی محبت مرید کے دل میں ہوتی ہے شیخ کے دل میں اتنی ہی محبت خود بخود اللہ تعالیٰ پیدا فرمادیتے ہیں۔

۷۱۲) **حال:** یہ سوچ کر دلِ مضطر چین پاتا ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۷۱۳) **حال:** شیطان یہ سمجھاتا ہے کہ حضرت والا تو تجھے پہچانتے نہیں، تجھے کیا فیض ہوگا؟ فیض تو اس کو ہوتا ہے جس کو شیخ کی توجہ حاصل ہو اور تو اس سے محروم ہے۔

**جواب:** محرومی نہیں ہے۔ لیکن اور زیادہ توجہ حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ زیادہ آنا جانا رکھو۔ جو باتیں محبت بڑھانے والی ہیں ان کو بجالاؤ۔

۷۱۴) **حال:** حضرت! ایسے ایسے خیالات ان دنوں آتے ہیں جن کی وجہ سے حضرت کی محبت تو بڑھتی جاتی ہے لیکن حضرت والا کے نہ پہچاننے کی وجہ سے اداسی بھی چھا جاتی ہے۔ مجھے حضرت آپ سے آپ کی ذات سے وابستہ ہر شے سے بہت محبت ہے۔ میں اس میں معذور ہوں، گم نام عاشق ہوں جسے شاید حضرت نہیں پہچانتے۔ حضرت! معافی چاہتا ہوں بات کچھ طویل ہوگئی۔

**جواب:** محبت کی طویل باتوں سے کہیں کوئی اُکتاتا ہے۔

۷۱۵) **حال:** حضرت! دیوانہ سمجھ کر درگزر فرمائیں۔ بس اپنی کیفیت بتانی ہے اپنے

پیارے شیخ کو۔ حضرت! اصلاح فرمائیں۔ حضرت والا کے صدقے میں نیک بیوی کی وجہ سے جذبات میں اعتدال تو آگیا ہے لیکن نفس کبھی کبھی بہت تنگ کرتا ہے۔ جس کی وجہ صرف اور صرف میری کوتاہی ہے۔ اب چوں کہ انٹرنیٹ سے دوری ہے اور استعمال کرنے کے لیے دوسرے کمرے میں جانا ہوتا ہے اور اس کمرے کی چابی بھی میرے پاس نہیں ہوتی اس لیے نفس کو بدمعاشی کا موقع نہیں ملتا۔ لیکن اب اس نے اپنا حربہ تبدیل کرلیا ہے۔ اور اخباروں میں گندی تصویروں کی طرف راغب کررہا ہے۔ جس کی وجہ سے ایک دو دفعہ غلطی کرواچکا ہے۔

**جواب:** توبہ کے دس نفل پڑھ کر رب سے معافی مانگیں۔

۷۱۶) **حال:** وجہ بظاہر یہی تنہائی ہوتی ہے۔ اور دوسری وجہ جو میری سمجھ میں آتی ہے کہ مدرسے میں بے ریش لڑکوں پر نظریں اتفاقاً پڑتی رہتی ہیں۔ اگرچہ کوشش سے بچاتا ہوں لیکن کبھی بے دھیانی میں پڑتی ہے تو بہت نقصان کرتی ہے اور دل ہل کر رہ جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ جب کبھی کسی دوکان وغیرہ پر جانا ہوتا ہے تو وہاں مختلف کمپنیوں کے اشتہارات پر بھی نظریں ایک لمحے سے بھی کم وقت کے لیے پڑتی ہیں۔ لیکن تصویر کا پورا پورا عکس دماغ میں چھپ سا جاتا ہے اگرچہ دوبارہ نہیں دیکھتا۔ لیکن دل بے چین ہوجاتا ہے۔

**جواب:** جان لڑا کر نظر کی حفاظت کریں۔ ''ارشاداتِ دردِ دل'' کا مطالعہ کیا کریں۔

۷۱۷) **حال:** اس کے علاوہ آج کل آفس میں جلد پہنچنے کے لیے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا ہے۔ جس سے دس منٹ جلد آفس پہنچ جاتا ہوں۔ لیکن اس کے راستے میں کئی عورتوں کے گندے اشتہارات سائن بورڈ پر ہوتے ہیں اور بعض ایسے اینگل (Angle) سے لگائے جاتے ہیں کہ ان سے نظریں بچانا ڈرائیونگ کرتے ہوئے مشکل ہوجاتا ہے۔ اور کبھی بے خیالی میں ایک نظر ان پر پڑجاتی ہے۔

**جواب:** صرف اتنی نظر سامنے کی طرف رکھیں جس سے کہ ایکسیڈنٹ سے بچ سکیں۔ ہرگز دائیں بائیں اور اوپر مت دیکھیں۔

۷۱۸)**حال:** اور چوں کہ روز گزرنا ہوتا ہے اس لیے اندازہ ہوجاتا ہے کہ یہاں اِس کی تصویر ہے، یہاں اُس کی تصویر ہے۔ پہلے والے روٹ میں ایسا نہیں تھا اور تھا بھی تو بہت کم۔ حضرت! اصلاح فرمادیں۔

**جواب:** روٹ بدل لیں چاہے لمبا ہو، مگر گناہ سے بچنا ضروری ہے۔

۷۱۹)**حال:** حضرت والا کے فرمانے پر سستی کو بہ تکلّف دور کرکے الحمد للہ! معمولات شروع کردیے ہیں لیکن حضرت! کوئی مزہ نہیں ملتا۔ یہی خیال رہتا ہے کہ جلدی ختم ہو اور معمول پورا ہو حالاں کہ حضرت والا سے ہی سنا ہے کہ اللہ کا نام بہت حاصلِ لذاتِ دوجہاں ہے۔ پھر کیا میرے میں کوئی کمی ہے اور وہ مجھے یہی لگتا ہے کہ گناہوں کی نحوست ہے۔ حضرت! اصلاح فرمائیں۔

**جواب:** مزے کی پروا مت کریں۔ بس معمولات پابندی سے پورے کرتے رہیں۔ ان شاء اللہ! ایک دن مزہ بھی عطا ہو جائے گا۔

۷۲۰)**حال:** حضرت کے مشورے اور حکم پر عمل کرتے ہوئے والدین کے سامنے کسی قسم کی بحث کرنے سے پرہیز شروع کردیا ہے۔ اور دونوں کا ادب ملحوظ رکھتا ہوں۔ حضرت والا مزید کی دعا فرمادیں۔

**جواب:** دل وجان سے دعا ہے۔

۷۲۱)**حال:** حضرت! شادی کے بعد کچھ مالی مشکلات کی وجہ سے دل کے اندر شدید داعیہ پیدا ہورہا تھا کہ یہ جاب (Job) چھوڑ کر وہ نوکری کروں جس میں پیسہ زیادہ ہو۔ کیوں کہ پیسوں کی کمی کی وجہ سے بارہا والدین کے سامنے بھی سوال کرنے سے ذلیل ہوا اور والدہ صاحبہ نے خوب طعنے دیے۔ جس کی وجہ سے دل میں ہر وقت صرف پیسہ پیسہ کی صدائیں آنے لگیں۔ اگرچہ اس کو بہ تکلّف روکا۔ کیوں کہ اس وقت میں جہاں مدرسے میں ہوں سولہ ہزار روپے کمارہا ہوں کسی اور جگہ کام کروں گا تو نہ ایسا صالح ماحول ملے گا اور ہو سکتا ہے کہ لباس بھی تبدیل کرنا پڑے اور دل اس لباس کو اتار کر پینٹ شرٹ پہننے کا سوچ کر بھی لرزتا ہے۔ حضرت والا! فرمائیں میں کیا کروں؟

**جواب:** جہاں تقویٰ اور دین محفوظ رہے اسی پر اکتفا کریں۔ چاہے کم آمدنی ہو مگر دین کو مقدم رکھیں۔

۷۲۲) **حال:** اہلیہ سلام عرض کرتی ہیں اور دعاؤں کا کہتی ہیں۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

۷۲۳) **حال:** بعد از سلام عرض ہے کہ بندے پر بعض اوقات لوگ بے جایا ایک معمولی سی بات پر غصہ کرتے ہیں تو یہ مجھے برا لگتا ہے اور غصہ بھی آتا ہے مگر کچھ کر نہیں پاتا۔ ایسے موقع پر مجھے کیا کرنا چاہیے؟

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ جہاں قبولیت کی امید نہ ہو ان کو نصیحت نہ کریں، بس اس مجلس سے اٹھ جائیں۔ مخلوق کی ایذا پر صبر کرنا بڑے صاحبِ نصیب لوگوں کا کام ہے۔

۷۲۴) **حال:** بعض وقت نیک دوستوں میں بیٹھ جاتا ہوں تو اچانک وہ عشقِ مجازی کی باتیں شروع کر دیتے ہیں کہ وہ فلاں پر عاشق تھا، یہ تھا، وہ تھا۔ جس کی وجہ سے میری طبیعت پریشان ہوتی ہے کہ کیسی غلط بات کر رہے ہیں اور نیک دوست ہوتے ہیں تو سمجھانے میں بھی پریشانی سی ہوتی ہے۔

**جواب:** پرانے گناہوں کی باتیں کرنا اچھا نہیں۔ ایسی مجلس سے اٹھ جایا کریں یا سمجھ دار ہوں تو ان کو سمجھا دیں کہ ایسی باتیں مناسب نہیں۔

۷۲۵) **حال:** حضرت والا کے پاس رہنے کا یہ معمول ہے کہ صبح ذکر پابندی سے کرتا ہوں اور پھر تلاوت اور حضرت والا کی مجلس میں پابندی سے حاضر ہوتا ہوں اور فارغ اوقات میں حضرت تھانوی کے مواعظِ ثلاثہ کا مطالعہ شروع کیا ہے۔

**جواب:** صحیح۔

۷۲۶) **حال:** بخدمت جناب محترم حضرت شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم،
السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ومغفرتہٗ!

**تنبیہ:** فقہاء نے لکھا ہے کہ وبرکاتہٗ کے بعد ومغفرتہٗ وغیرہ بڑھانا مکروہ ہے۔
اللہ تعالیٰ آپ سب کو صحت وعافیت والی زندگی عطا فرمائے۔

**جواب:** جزاک اللہ خیراً، اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

۷۲۷) **حال:** مجھے آپ کی دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

**جواب:** دل وجان سے دعا ہے۔

۷۲۸) **حال:** میں بہت پریشان ہوں۔ بہت ساری اُلجھنیں ہیں، سب سے پہلی بات خط لکھنے میں بہت سست ہوں۔

**جواب:** حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: سستی کا علاج چستی ہے۔

۷۲۹) **حال:** محترم حضرت صاحب! ایک اُلجھن ہے بلکہ بہت ساری اُلجھنیں ہیں۔ آپ سے گزارش ہے کہ میری راہ نمائی کریں۔ کبھی کبھی مجھے لگتا ہے لاشعوری طور پر میں خود کو بہت اچھا سمجھتی ہوں، خاص طور پر اپنی سسرال کے لوگوں سے۔ اور شاید یہیں سے تکبر وغرور کی ابتدا ہوتی ہے۔

**جواب:** اپنے آپ کو سب سے زیادہ کمتر سمجھنا اولیاء اللہ کا طریقہ ہے۔ اور خود کو دوسروں سے اچھا سمجھنا اللہ کے نافرمانوں کا طریقہ ہے۔ اس لیے اپنے کو سب سے کمتر سمجھو۔ اپنے عیوب پر نظر رکھو۔ کوئی اچھا کام کرو تو اس پر ناز نہ کرو۔ صبح وشام خود کو مخاطب کر کے یوں کہا کرو کہ یا اللہ! میں تمام مسلمانوں میں سب سے کمتر ہوں فی الحال اور کافروں اور جانوروں سے کمتر ہوں فی المآل یعنی انجام کے اعتبار سے کہ اپنے خاتمے کی کچھ خبر نہیں۔ ممکن ہے کہ کافر مرنے سے پہلے ایمان لے آئے۔

۷۳۰) **حال:** اصل بات یہ ہے حضرت والا! میں جب اپنی سسرال میں ہوتی تھی تو میں نے شروع سے ہی اپنے شوہر کے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کیا۔ میری ساس مجھے بہت چاہتی ہیں تو میں ان سے زیادہ انہیں عزت و محبت دیتی تھی۔ اسی طرح میں شادی شدہ نندوں کی بھی بہت عزت کرتی تھی یہاں تک کہ کبھی اگر میرے شوہر اپنی بہنوں سے ناراض ہو جاتے تو میں اپنی نندوں کی حمایت کرتی۔ اور یہی حقیقت

ہے کہ میں نے ہمیشہ سگی بہنوں کی طرح ان سے محبت کی۔ شاید یہ احساس اس لیے تھا کہ پہلے ان کے والد اور پھر ان کی والدہ کی وفات کے بعد وہ خود کو بہت اکیلی محسوس کرتی تھیں ایسے میں میرے شوہر ہی ان کے ایسے بھائی تھے جن سے انہیں بہت زیادہ توقعات تھیں اور میری کوشش ہوتی تھی کہ کبھی ہماری طرف سے ان کا دل نہ دکھے، بہنیں ہیں، حق دار ہیں۔ اسی طرح میری جٹھانی اور ان کے بچوں سے بھی میرے تعلقات بہت اچھے تھے گو کہ ہم عورتوں میں کبھی کبھار نوک جھونک ہو جایا کرتی تھی لیکن میری کوشش یہی ہوتی تھی کہ معاملہ درگزر ہو جائے تو اچھا ہے۔ جہالت ان لوگوں میں بہت زیادہ ہے۔ دین کی سمجھ کچھ نہیں ہے۔ نہ پردہ، نہ نماز اور نہ ہی دین کی اور کچھ سمجھ بلکہ اخلاقی برائیاں حد سے زیادہ ہیں۔ جن کی وجہ سے میں وہاں پریشان تھی۔ میں وہاں دل سے رہنا نہیں چاہتی تھی شاید اس وقت بھی میں ان لوگوں سے خود کو بہتر سمجھتی تھی۔ لیکن کیوں کہ تھوڑا بہت علم تھا جس کی وجہ سے میں توبہ بھی کرتی تھی لیکن ذاتی طور پر مجھے یاد نہیں کہ کبھی میں نے خود کو ان لوگوں سے اچھا سمجھا ہو۔

**جواب:** خود کو بری کرنے سے مرض کا علاج نہیں ہوتا۔ جو علاج بتایا گیا ہے اس پر عمل کرو۔

۷۳۱) **حال:** ایک عجیب قسم کی اَلرجی ہوتی تھی مجھے اپنے جیٹھ اور جٹھانی سے شاید ان اخلاقی برائیوں کی وجہ سے جو مجھے ناپسند تھیں۔ شاید اس لیے میں ان سے الگ رہنا چاہتی تھی۔ مزید سونے پہ سہاگہ میرے شوہر کا دوسری عورت کی طرف رجحان۔ کبھی کبھی میں سوچتی کہیں یہ میرے گناہوں کی سزا تو نہیں ہے۔

**جواب:** بندہ جب گناہ سے توبہ کرلیتا ہے تو ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے گناہ کیا ہی نہیں لٰہذا توبہ کے بعد اسے گناہوں کی سزا سمجھنا نادانی ہے۔

۷۳۲) **حال:** یہی سوچ کر میں نے پردہ شروع کیا۔ ٹی وی دیکھنا بالکل بند کر دیا۔ کوشش کرتی کہ کوئی بھی نافرمانی والا کام نہ کروں جس سے میرا رب ناراض ہو۔

جواب: مبارک حال ہے، بہت دل خوش ہوا، ہر مسلمان کو اسی طرح زندگی گزارنی چاہیے۔

۷۳۳) حال: اسی طرح چار سال گزر گئے اور اس دوران میں اپنے آپ کو بہتر محسوس کرتی تھی۔ بہر حال وقت گزر گیا۔ اب میں اپنے والدین کے ہاں ہوں، آپ کو میرے حالات کا علم ہے۔ ہو سکتا ہے حضرت جی! یہ باتیں فی الحال آپ کو فضول لگیں۔ کوئی ضروری نہیں تھا یہ تفصیل لکھنا لیکن میں سمجھتی ہوں اسی طرح میری اصلاح ہو جائے۔ پتا نہیں میں غلط ہوں یا صحیح۔

جواب: اپنا حال لکھنا فضول نہیں ہوتا چاہے کیسا بھی ہو۔

۷۳۴) حال: اب جب کہ نہ نہ کرتے میں اپنے شوہر کی دوسری بیوی کے ساتھ رہنے کے لیے راضی ہو گئی ہوں۔ لیکن بہت مجبور ہو کر میں نے یہ سوچا ہے بچیوں کی خاطر اور دنیا کی باتوں کی وجہ سے۔ پھر میرے شوہر بھی بہت اصرار کرتے ہیں۔ حد سے زیادہ منتیں کرتے ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ برابری کوئی نہیں۔ بچوں کا ماہانہ خرچ بھی نہیں دیتے۔ کہتے ہیں کہ گھر آؤ گی تو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ شاید ان کے حالات ہیں نہیں ہیں۔ فصلیں ڈوب گئی ہیں۔ لیکن حقیقتاً میرا دل اس گھر میں جانے کو نہیں چاہتا۔ میں بہت پریشان ہوں۔ اس لیے نہیں کہ میرے شوہر یا ان کی بیوی میرے ساتھ غلط سلوک کریں گے وہ تو بہت محبت سے اصرار کرتے ہیں کہ اپنے گھر آؤ۔ وہ اپنی دوسری بیوی کے لیے اوپر پورشن بنانا چاہتے ہیں۔ اسی طرح میں اپنے گھر جانے کے لیے راضی ہو گئی ہوں لیکن آپ سے مشورہ کرنا چاہتی ہوں کہ مجھے جانا چاہیے یا نہیں؟ جس عورت سے انہوں نے شادی کی ہے اسے دین کی کوئی تعلیم نہیں دی۔ کچھ دنوں کے لیے مدرسہ گئی تھی لیکن پھر گھر کے ماحول کی وجہ سے چھوڑ دیا۔ گھر میں نماز وغیرہ کا رواج نہیں ہے تو ایک نو مسلم عورت نماز کیسے پڑھے گی؟ پردہ صرف اپنے شہر تک محدود ہے باہر کہیں جانا ہوتا ہے (اکثر ہوتا رہتا ہے) تو وہ بھی ختم ہو جاتا ہے۔ یعنی پردہ صرف دوپٹے تک رہ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ فیشن ایبل بھی کافی حد تک ہیں۔ اور خود بیوٹیشن ہیں۔ کبھی کبھی گھر میں کسی کی بھنویں

سیٹ کر لیتی ہیں۔ فیشل ماسک وغیرہ بھی کر لیتی ہیں۔ بچوں کے بال کاٹنا ہوتے ہیں تو ان ہی سے کٹواتی ہیں یعنی سیٹ کرواتی ہیں میری جٹھانی وغیرہ۔ پہلے میرے گھر میں ٹی وی نہیں تھا اب وہ منحوس بھی آگیا ہے۔

**جواب:** بہت اچھا فیصلہ کیا ہے شوہر کے ساتھ رہنے کا۔ لیکن مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ: شوہر سے عہد لو کہ گھر سے ٹی وی نکالیں گے۔ پہلے ٹی وی نکالیں پھر میں آؤں گی۔ جب تک وہ ٹی وی نہ نکالیں وہاں نہ جاؤ اور یہ وعدہ بھی لو کہ تمہارے جانے سے پہلے گھر میں ایک حصہ الگ بنادیں اور دوسری بیوی کو الگ رکھیں تاکہ بچوں پر غلط اثرات نہ پڑیں۔

۷۳۵) **حال:** حضرت والا! یہ سب لکھتے ہوئے مجھے بہت برا لگ رہا ہے، میں یہ لکھنا نہیں چاہتی تھی اور مجھے ان باتوں سے کوئی سروکار ہونا نہیں چاہیے۔ بس مسلمان کی حیثیت سے اس عورت کی ہدایت کی دعا ضرور مانگنی چاہیے۔ جو الحمدللہ میں اس کے حق میں مانگتی ہوں۔ لیکن مجھے پریشانی یہ ہے کہ جب مجبوری میں کسی بھی حالت میں مجھے اسی عورت کے ساتھ رہنا ہے تو میں کیسے رہوں گی۔ میں تو صبر کرنے کی عادی ہوگئی ہوں لیکن میری بچیوں پر اس ماحول کا کیا اثر ہوگا۔ میں کیسے اپنی بچیوں کو اس ماحول سے بچاسکوں گی۔ بے شک اللہ تعالیٰ سب سے بڑے محافظ ہیں لیکن والدین کی کچھ ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ کچھ حقوق ہوتے ہیں بیٹیوں کے اپنے والدین پر دین کی مناسبت سے۔ جو کم از کم ایسے ماحول میں تو انہیں نہیں مل سکتے۔ دوسری طرف اپنی ذات کے حوالے سے ایک قسم کی ضد اور غصہ ہے مجھے اپنی نندوں پر اور اپنے جیٹھ جٹھانی پر کہ جن کے ساتھ میں نے آٹھ سال گزارے، اتنی عزت اور محبت دی حتّٰی کہ مشکل وقت میں، میں ذاتی طور پر اپنی نندوں کے کام بھی آئی، لیکن جب آج میں پریشان ہوں ان آٹھ نو مہینوں میں انہوں نے مجھے ایک فون کر کے بچوں کا حال تک نہیں پوچھا۔ اتنے خود غرض اور لالچی لوگ ہیں، بلکہ گھٹیا لوگ ہیں۔ میں تو کبھی ایسے لوگوں سے تعلقات نہیں رکھوں گی۔ غصہ، دکھ، تکلیف ہے اپنی ناقدری پر۔ بہت روتی ہوں اپنی اس قدر ناقدری پر۔

**جواب:** حضرت گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ کسی سے کوئی توقع نہ رکھو۔ حتّٰی کہ مجھ سے بھی کوئی توقع نہ رکھو۔ جو نیک کام کرو صرف اللہ کے لیے کرو۔ بلا عذرِ شرعی کسی سے قطع تعلق نہ کرو۔ البتہ اپنے بچوں کی تربیت کے لیے الگ گھر کا انتظام کراؤ تاکہ وہ ان کی صحبت سے خراب نہ ہوں۔

۷۳۶) **حال:** لیکن پھر ہوش آجاتا ہے۔ توبہ کرتی ہوں۔ اپنے آپ کو برا سمجھتی ہوں۔ نادم ہوتی ہوں۔ حضرت والا! میں سمجھتی ہوں کہ یہ باتیں تکبر و غرور میں شمار ہوتی ہیں لیکن پھر بھی ایک ضد ہے، ایک انا ہے جو ختم ہی نہیں ہوتی۔ کبھی کبھی سوچتی ہوں کہ جب اپنے گھر جاؤں گی تو ان لوگوں کو تو منہ ہی نہیں لگاؤں گی۔ تاکہ ان لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ اتنا اچھا سلوک کرنے والی بھابھی ایسی بھی ہو سکتی ہے۔ میں کبھی بھی اب انہیں عزت نہیں دوں گی۔ اس قابل ہی نہیں ہیں یہ لوگ۔ یہ جانے بغیر کہ میرا اپنا انجام کیا ہو گا؟ کس قدر منحوس اور شیطانی خیالات آتے ہیں میرے دماغ میں۔

**جواب:** ایسے خیالات آنا کوئی گناہ نہیں۔ عمل کرنا گناہ ہے۔ بس عمل نہ کرو۔

۷۳۷) **حال:** جن کی وجہ سے نہ توجہ سے نماز پڑھتی ہوں اور نہ ہی کوئی ذکر و اذکار۔ روٹین میں سب شامل ہیں۔

**جواب:** نماز میں خیالات آئیں تو بار بار دل کو اللہ کے سامنے حاضر کر دو۔ یہ کافی ہے۔ برائی کا بدلہ نیکی سے دینا یہ نعمت کسی کو نہیں دی جاتی مگر بڑے صابر اور صاحبِ نصیب لوگوں کو۔ لہٰذا برائی کا بدلہ نیکی سے دو، جہاں تک ہو سکے۔

۷۳۸) **حال:** مجھے دعاؤں کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

## ایک طالب کے آٹھ خطوط اور ان کے جوابات

### خط نمبر:۱

۷۳۹)حال: بخدمتِ اقدس، مرشدی و مولائی، حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم وفیوضہم العالیہ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! گزشتہ ماہ لندن کا سفر ہوا۔ تقریباً ۱۷ سال سے یہ ناکارہ سفر بغرضِ معاش کررہا ہے۔ پہلی دفعہ حضرت والا کی برکت سے لندن اور دیگر شہروں میں کُرتے شلوار میں، ٹخنے کھلے ہوئے، سنت لباس پہننے کا اہتمام نصیب ہوا اور سب سے بڑھ کر اپنے سیاہ دل میں حضرت والا دامت برکاتہم سے تعلق محسوس کرتے ہوئے اپنے شیخِ کامل کی نشانی سر پر سجانے کا بھی اہتمام ہوا، الحمد للہ۔

جواب: الحمد للہ تعالیٰ اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۷۴۰)حال: اس نعمت پر بندۂ سیاہ نے اپنے دل میں مسرت کی لہریں محسوس کیں۔

جواب: مبارک ہو۔

۷۴۱)حال: نظر بچانے کا جو ٹوٹا پھوٹا اہتمام ہو سکا وہ بھی پہلے کبھی نصیب نہیں ہوا تھا۔

جواب: لندن جیسے شہر میں نظر بچانے میں جان کی بازی لگانی پڑے گی۔ گھر سے نکلنے سے پہلے ارادہ کریں کہ نہیں دیکھنا ہے، تبھی حفاظت کی توفیق ہوگی، اگر بغیر ارادہ کیے نکل گئے پھر نظر بچانا محال ہے۔ اللہ تعالیٰ مکمل اجتناب عن المعاصی نصیب فرمائیں۔

۷۴۲)حال: گناہوں سے مکمل طور پر بچنے کی دعا فرمادیں۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے۔

۷۴۳)حال: یہ سیاہ کار اور بیماریوں کے علاوہ اس وقت شدت سے محسوس کرتا ہے کہ صبح و شام کے معمولات میں عدمِ مداومت خطرناک حد تک ہے۔ دیگر عبادات میں بھی سستی ہے، مثلاً صبح کی نماز میں جماعت کی پابندی نہیں ہے۔

جواب: معمولات تو نفل ہیں اور جماعت واجب ہے، اس کا خاص اہتمام کریں۔ جماعت بلا

عذر چھوڑنے پر پچاس روپے صدقہ کریں۔

۷۴۴)حال: عمل کے اعتبار سے اپنے کو برتر سمجھنا اور دوسروں کو کم علم سمجھنا اور عمل کے اعتبار سے کمزور سمجھنا بھی اکثر دل میں آتا رہتا ہے۔ یہ سیاہ کار تقریباً پچیس سال سے کاسمیٹکس کا کاروبار کرتا ہے۔ اب سے سات سال پہلے تک بندہ بھی دوکان پر بیٹھتا رہا پھر ریٹیل کا کام چھوڑ کر قریب ہی ایک آفس لے لیا اور ہول سیل کا کام سنبھال لیا جس کی وجہ سے الحمدللہ! عورتوں سے بھی جان چھوٹ گئی تھی۔ اب بندہ سیاہ کار کو اس کام سے بھی اطمینان نہیں ہوتا کیوں کہ اور دوسرے مضرات (جو بہت سے یہ جاہل جانتا بھی نہ ہوگا) کے علاوہ یہ بھی ہے کہ چوں کہ دل میں یہودیوں سے نفرت پیدا ہوچکی ہے اور میرے مال کا زیادہ حصّہ ان ہی سے خریدا ہوا ہوتا ہے اور یہودیوں نے آج مسلمانوں کا جو حال کیا ہوا ہے وہ ظاہر ہے۔ لہٰذا ہم ان ہی یہودیوں سے مال خرید کر انہیں نفع پہنچانے کا ذریعہ بن رہے ہیں۔

جواب: یہ مسئلہ مفتی حضرات سے معلوم کریں کیوں کہ کفار سے معاملات جائز ہیں، موالات یعنی محبت ودوستی حرام ہے۔

۷۴۵)حال: اس کے علاوہ جو چیزیں ہم فروخت کررہے ہیں وہ ضروریاتِ زندگی سے زیادہ لغویاتِ زندگی یا تعیشاتِ زندگی میں سے ہیں۔ پھر اس کام کی نوعیت کی وجہ سے باہر ممالک بھی آنا جانا پڑتا ہے اور بد نظری بھی ہوتی ہے۔ لیکن دوسرے کاروبار کا تجربہ بھی نہیں اور ہمت بھی اب پہلے جیسی نہیں رہی اور نہ ہی اتنا پیسہ کہ کوئی الگ کام کیا جاسکے۔ راہ نمائی فرمائیں۔

جواب: اس معاملے میں فتویٰ پر عمل کریں نہ کہ اپنے خیالات پر۔ حکم ہے سَاۤئِلُوا الْعُلَمَاۤءَ علما سے پوچھ کر کام کرو۔ البتہ کوشش کریں کہ باہر آنا جانا نہ ہو، کیوں کہ فقہی مسئلہ یہ ہے کہ رزق کے لیے سمندر پار کا سفر جائز نہیں۔ البتہ دین کے لیے دنیا بھر کا سفر محمود ہے۔

## خط نمبر:۲

۷۴۶)**حال:** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ!جب سے اللہ تعالیٰ شانہٗ نے ناکارہ کو اپنے مرشدِ اقدس کے ساتھ سفر لندن وعمرہ نصیب فرمایا نعمتِ قرب میں اضافہ ہوا اور احساس ہوا کہ شیخ سے قریب رہنا کتنا ضروری ہے۔ قریب ہو کر جتنا زبردست فائدہ اس ناکارہ کو محسوس ہوا وہ دور رہتے ہوئے اک طویل عرصے محسوس نہ ہوا تھا۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ، مبارک ہو، یہ دلیلِ مناسبت ہے۔

۷۴۷)**حال:** یہ الگ بات ہے کہ کسی طور خود کو اس قربت کا اہل و حق دار نہیں پاتا اور نہ ہی اس کی ہمت تھی لیکن یہ حضرت والا دامت برکاتہم کی بے کراں محبت اور کرم و عنایت کی وجہ سے ممکن ہوا جو وہ اپنے متعلقین سے اور ساری امت سے فرماتے ہیں اور یہ محبت، کرم و عنایت دراصل مظہرِ صفاتِ الٰہیہ ہیں جو ہمارے پیارے پیرو مرشد سے صادر ہوتی رہتی ہیں اور جس طرح اللہ تعالیٰ شانہٗ کی ہر لمحہ اک نئی شان ہوتی ہے ہمارے حضرت والا دامت برکاتہم کے درجات اسی طرح بلند ہوتے رہتے ہیں اور علومِ آسمانی کے خزانے برستے رہتے ہیں۔ یہ سب محض حق تعالیٰ شانہٗ کا فضلِ خاص، کرمِ خاص، رحمتِ خاصہ اور مشیتِ خاصہ سمجھتا ہوں کہ میں سڑا ہوا اور مکمل ناکارہ مال (جسے ہم کاروباری زبان میں سپر گٹھا کہتے ہیں) جس کا وجود بھی کوئی گوارا نہ کرے، حق تعالیٰ شانہٗ ہی وہ ذات ہیں جو اپنے محبوبین و کاملین کے ذریعے اور صدقے میں اسے خرید لیتے ہیں۔ جسے کوئی نہ چکھے اسے خدا چکھے اور ایسا چکھے کہ وہ اپنی قسمت پر حیران ہو جائے۔ اور اس کے بدلے اگر کئی زندگیاں عطا ہو جائیں اور یہ ناکارہ تمام عمر سجدے میں پڑا رہے تو کم ہے۔ حق تعالیٰ شانہٗ اس نعمتِ عظمیٰ کی قدر و عظمت کی توفیق عطا فرمائیں۔ حضرت والا دامت برکاتہم کی برکت سے خود کو نعمتوں میں گھرا ہوا پاتا ہوں۔ کم و بیش تمام وقت سرور کی کیفیت رہتی ہے۔

**جواب:** شیخ سے حسنِ ظن تمام ترقیات کا زینہ ہے اور انعاماتِ الٰہیہ پر شکر کرنے سے

نعمتوں میں مزید ترقی ہوتی ہے۔

۷۴۸) **حال:** گھر میں بھی پہلے کی نسبت جنت کی فضا رہتی ہے۔ سنتوں کے اہتمام کی بھی کوشش ہوتی ہے۔

**جواب:** بہت مبارک ہو، شکر کریں۔

۷۴۹) **حال:** دوسری طرف اپنا حال دیکھتا ہوں تو شاید ہی کوئی اچھائی پاتا ہوں اور شاید ہی کوئی روحانی بیماری ہو جو اس ناکارہ میں نہ ہو۔ قلب پر غلاظت کی اک تہہ جمی ہوئی محسوس ہوتی ہے، جس کی وجہ سے اپنے عیبوں پر بہت کم نظر جاتی ہے۔ ایک انتہائی خطرناک عادت یہ پیدا ہوگئی ہے کہ اس کمینے کو خلافت کے وسوسے آنا شروع ہو گئے ہیں۔ گو کہ جب دل کو ٹٹولتا ہوں تو مقصود یہ نہیں پاتا۔

**جواب:** وسوسہ کچھ مضر نہیں، نہ اس میں مشغول ہوں نہ بھگانے کی کوشش کریں، کسی مباح کام میں لگ جائیں۔ یہ سوچیں کہ خلافت مطلوب نہیں، رضائے حق مطلوب ہے۔ اگر خدا نخواستہ رضائے حق حاصل نہ ہوئی تو خلافت کیا کام بنائے گی۔ اور نفس سے کہہ دیں کہ جو جاہ کا طالب ہوتا ہے اسے اللہ نہیں ملتا۔ اگر اپنے عیبوں پر نظر نہ ہوتی تو قلب میں روحانی بیماری کا ادراک نہ ہوتا۔

۷۵۰) **حال:** جب وسوسہ آتا ہے تو اپنے بدبودار ماضی اور موجودہ حالت پر نظر کرتا ہوں تو وسوسے غائب ہو جاتے ہیں لیکن پھر آنا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ حالت اک عرصے سے ہے پر کہنے یا لکھنے کی ہمت نہیں ہوتی تھی۔ یہ توفیقِ الٰہی اب نصیب ہوئی، الحمدللہ! ہر نماز کے بعد صدقِ دل سے دعا کرتا ہوں کہ یااللہ! اس ناکارہ کو اپنا بنا لیجیے۔

**جواب:** اخلاص مبارک ہو، بہت دل خوش ہوا۔

۷۵۱) **حال:** اور یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ مجھ کو اتنا مٹنا نصیب کر دیجیے جتنا مٹنا آپ کو پسند ہے۔

**جواب:** آمین، ثم آمین۔

۷۵۲) **حال:** خط لکھنے میں انتہائی کوتاہی ہے، وجہ صرف اور صرف نالائقی ہے۔ کبھی لکھنے بیٹھتا ہوں تو خیالات کا اک ہجوم ہوتا ہے اور کوئی سرا نہیں ملتا۔ آخر قلم چھوڑ دیتا ہوں۔

**جواب:** یہی لکھ دیا کریں کہ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا کہ کیا لکھوں۔

۷۵۳) **حال:** فرض نماز کے بعد خصوصاً اور وقتاً فوقتاً حضرت والا دامت برکاتہم کی تعلیم کردہ ادعیہ بغرضِ اصلاح و تزکیۂ نفس میں سے زیادہ تر مانگتا ہوں اور اپنے پیرو مرشد، ان کی آل وذریات کی صحت و تندرستی بعجلت، دنیوی وروحانی رزق میں ترقی وخوشحالی، عزت و مرتبہ و مقبولیت و قبولیت میں ترقی کے لیے بہ توفیقِ الٰہی سعادت حاصل کرتا رہتا ہوں، الحمدللہ۔

**جواب:** مرشد اور متعلقینِ مرشد کے لیے دعا شدید قلبی تعلق کی دلیل ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائیں، آمین۔

۷۵۴) **حال:** طوالت پر معاف فرمائیں کہ اختصار اور جامعیت کی اور آداب کی قطعی اہلیت نہیں ہے۔

**جواب:** دوست کی طویل گفتگو سے کیا کسی کو تکلیف ہوتی ہے۔

۷۵۵) **حال:** اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ ہمارے حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کا سایہ ہم پر صحت و تندرستی کامل اور فیوض و انوار کے ساتھ سلامت رکھیں۔ حضرت والا کے مواعظِ حسنہ تقریباً تمام جمع ہیں، کچھ پڑھ لیے، مزید پڑھ نہیں پاتا البتہ تقریباً روز براہِ راست حاضری و زیارت و صحبت کی توفیق ہو رہی ہے، الحمد للہ۔ اس میں زیادتی کی دعا کی درخواست ہے۔

**جواب:** صحبتِ شیخ مطالعہ سے کہیں بہتر ہے۔

## خط نمبر:۳۰

۷۵۶) **حال:** درخواستِ دعا ہے کہ بندے کو اپنے عیوب پر نظر کرنے کی اور جلد از جلد اصلاح کرنے کی توفیق ہو جائے اور اس کا نسخہ و تدبیر بھی نصیحت فرمادیجیے۔ یہ ناکارہ

اپنی عمر کا بہت بڑا حصہ بد نظری کی لعنت کا شکار رہ چکا ہے جس کی وجہ سے آخرت کے نقصان کے علاوہ زندگی میں بھی اس کا اثر دیکھ رہا ہے۔

**جواب:** توبہ سے سب گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔ جس گناہ سے توبہ کرلی اور اب اس کا ارتکاب نہیں ہوتا اس کی اطلاع کرنا ضروری نہیں۔ جن گناہوں میں ابتلا ہے ان کی اطلاع کریں اور علاج پر عمل کریں۔

۷۵۷)**حال:** حضرت والا دامت برکاتہم کی صحبتِ بابرکت میں جب نوجوانوں کو دیکھتا ہوں تو ان کی محفوظ جوانی پر رشک کرتا ہوں اور اپنی گزشتہ زندگی پر کڑھتا ہوں۔

**جواب:** زیادہ کڑھنا مناسب نہیں۔ شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے راستے پر اپنے بزرگوں سے وابستہ کر دیا۔ جس لمحے فضل ہو جائے وہ مبارک گھڑی ہے۔ ان کا فضل گزشتہ خطاؤں کی تلافی کر دیتا ہے ؎

آں دم کہ دل بعشق دہی خوش دمے بود

جس سانس بھی دل میں اللہ کی محبت حاصل ہو جائے وہ بہت مبارک سانس ہے۔

۷۵۸)**حال:** لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ کا شکر بھی ادا کرتا ہوں کہ دیر ہی سہی اللہ جلّ جلالہٗ نے محض اپنے فضل و کرم سے اور بلا استحقاق اس کمینے کو اپنے محبوبین و کاملین سے جوڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ اس نعمتِ عظمیٰ کی پاسداری اور قدر و عظمت بصورتِ تقویٰ کامل مجھ کو اور میری ذریات کو عطا فرمائیں۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۷۵۹)**حال:** اللہ تعالیٰ کی ذاتِ پاک سے یہ امید بھی رکھتا ہوں کہ حضرت والا دامت برکاتہم سے تعلق کی برکت سے اب یہ جان مکمل ضایع نہیں ہونے دیں گے اور اس تعلق کی لاج رکھتے ہوئے قیامت کے دن اپنا فضلِ خاص فرما ہی دیں گے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

**جواب:** ان شاء اللہ! دونوں جہاں میں فضل ہو گا اور ہو رہا ہے اور ان شاء اللہ! ہمیشہ ہوتا رہے گا۔

## خط نمبر: ۴

۷۶۰)حال: الحمدللہ! احقر حضرت والا دامت برکاتہم کے تمام اہل و عیال خصوصاً حضرت مولانا مظہر صاحب دامت برکاتہم کے لیے صحت، عافیت اور خدماتِ دینیہ کی دعا کرکے روزانہ ایک سے زائد بار سعادت حاصل کرتا ہے۔

جواب: جزاک اللہ، اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

۷۶۱)حال: نہایت افسوس کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ تین سال سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود اپنے باطنی امراض کی بذریعۂ خط اطلاع کی نوبت نہیں آتی اور ٹالتا رہتا ہوں۔ البتہ کبھی کبھی براہِ راست عرض کرنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ حضرت والا! احقر کو اپنے پاس سے عجب کی بدبو آتی ہے۔ تمام مسلمانوں سے کمتر ہونے کا مراقبہ کرتا رہتا ہوں لیکن کبھی کبھی دل میں اپنی اچھائیوں پر دوسروں کی نسبت نظر ہونے لگتی ہے تو مَآ اَصَابَكَ مِنۡ حَسَنَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ کا بھی وِرد و مراقبہ کرتا ہوں۔

جواب: اپنا کمال نہ سمجھنا اور اللہ کی عطا سمجھنا اور عدمِ قبولیت کا خوف علاجِ عجب ہے۔ اس کے بعد خوبیاں اپنی نظر میں حقیر اور بارگاہِ حق میں قبولیت کی فریادی ہوجائیں گی۔

۷۶۲)حال: حال ہی میں شایع شدہ ایک خط میں حسد کی بدترین شکل معلوم ہوئی۔ اپنے بارے میں بہت فکر ہوگئی کیوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت والا کی صحبتِ بابرکت میں روزانہ کچھ وقت گزرتا ہے۔ نئے نئے لوگ آتے ہیں جن میں کم عمر جوان بھی ہوتے ہیں اور مجھ سے ہر اعتبار سے اچھے اور بہت آگے ہیں۔ تو مجھے بھی خطرہ ہے کہ یہی حسد میرے دل میں بھی چھپا ہے۔

جواب: اگر حسد چھپا ہے تو اس کا جو علاج چھَپا ہے اس پر عمل کریں اور پندرہ دن کے بعد اطلاعِ حال کریں اور اگر محض خطرہ ہے تو وہ حسد نہیں وسوسۂ حسد ہے جو مضر نہیں۔

۷۶۳)حال: الحمدللہ بدنظری سے متعلق پہلے جو قصدِ عدمِ نظر میں کمزوری کی شکایت بالمشافہ عرض کی تھی اس میں خاطر خواہ فائدہ ہوا، جس میں حضرت والا نے نصیحت

فرمائی تھی کہ خود کو مخاطب کرکے کہو کہ ''بڈھے، کمینے! تیری داڑھی کے بال سفید ہورہے ہیں، شرم نہیں آتی''۔ حضرت! اگر ہفتہ میں کبھی اچانک نظر قصد کی کمزوری سے بھی پڑجاتی ہے تو بہت قلق ہوتا ہے۔ اور چاہتاہوں کہ اس اچانک نظر سے بھی مکمل حفاظت ہوجائے۔

**جواب:** قصدِ عدمِ نظر اگر نہیں ہے تو اچانک نظر کو اچانک نہ سمجھیں اور مندرجہ بالا جملہ کہیں اور غسل خانہ میں جاکر گدی پر ایک چپت رسید کریں۔

۷۶۴) **حال:** خود کو بہت خوش قسمت سمجھتاہوں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس کمینہ وروسیاہ کو حضرت والا دامت برکاتہم کی صحبتِ بابرکت میں روز حاضر ہونے کی توفیق ہورہی ہے اللہ تعالیٰ اور اضافہ بھی فرمادیں۔

**جواب:** آمین، ثم آمین، ماشاء اللہ، آپ کی حالت سے دل خوش ہوا۔

۷۶۵) **حال:** حضرت والا! اس کمینہ کی خواہش ہے کہ اسے مٹنا نصیب ہوجائے اتنا کہ مٹنے کا احساس بھی نہ رہے۔

**جواب:** آمین، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسا ہی مٹنا نصیب فرمادیں۔

۷۶۶) **حال:** شب و روز اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ میرے شیخِ کامل کو کروڑوں جانیں عطا فرمائے سلامتیٔ ایمان، سلامتیٔ اعضا، صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ اور جوانوں کی سی قوت عطا فرمائے۔ خوب خوب دین کا کام اللہ تعالیٰ اپنے لطف وکرم سے لیں اور حضرت والا دامت برکاتہم کا فیض جو سارے عالم میں پہلے ہی خوب عام ہورہاہے مزید بلندی عطا فرمائے اور پھیلاؤ اور گہرائی عطا فرمائے اور مجھ کو اپنی نالائقی اور کمینہ پن پر ڈھٹائی کی وجہ سے محروم نہ فرمائے۔ دعا کی التجاہے کہ اللہ تعالیٰ شیخِ کامل کی اشد محبت، عظمت، قدر، خدمت کی اور کامل اطاعت کی توفیق جلد از جلد مرنے سے بہت پہلے عطا فرمائے۔

**جواب:** جس کو اپنی کمزوریوں کا احساس رہتاہے وہ محروم نہیں رہتا۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل وجان سے دعاہے۔

## خط نمبر:۵

۷۶۷) حال: حضرت والا کی صحتِ کاملہ عاجلہ مستمرہ کے لیے اور حضرت والا کے خانوادہ کی دنیوی و دینی ترقی کے لیے اور حفاظت کے لیے دل سے دعا کرتا ہوں اور اسے اپنی سعادت سمجھتا ہوں۔

جواب: جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا وَتَقَبَّلَ اللهُ اَدْعِيَتَكُمْ

۷۶۸) حال: گزشتہ خط میں حسد سے متعلق اپنی حالت عرض کی تھی۔ شایع شدہ خط میں دو طرح کی کیفیات درج ہیں۔ لہٰذا دونوں طرح کے علاج کی کوشش کی۔ جن صاحب سے حسد محسوس ہوتا تھا ان سے سلام کرنے میں پہل کی کوشش کرتا ہوں اور دعا کی درخواست بھی کرتا رہتا ہوں۔ ان کو ایک نوٹ بک ہدیہ بھی کی، دوستی میں اضافہ کیا، گاڑی میں دو دفعہ گھر بھی پہنچا کر آیا، پہلے ان کا دروازہ کھول کر بٹھایا۔ ان کی کم عمری کے باوجود حضرت کہہ کر مخاطب کرنے کی کوشش کرتا ہوں، گو بے تکلّفی بھی ہے۔

جواب: ان کی نعمت میں اضافے کے لیے دعا بھی کریں، لوگوں یعنی اپنے احباب سے ان کی تعریف کریں۔

۷۶۹) حال: دوسری کیفیت میں یعنی صحبتِ شیخ میں صرف میری ہی اچھائی ہو اس کا صرف شک ہے لیکن اس کے تجویز کردہ علاج کا مراقبہ بھی جاری ہے۔ مرض میں الحمدللہ! افاقہ لگتا ہے لیکن چاہتا ہوں کہ دوسروں کی ترقیٔ قربِ شیخ پر دل میں حقیقی خوشی محسوس کروں۔

جواب: دین میں دوسروں سے آگے بڑھنا اور شیخ کی محبت و قرب میں سب سے آگے رہنے کی تمنا مذموم نہیں بلکہ مطلوب ہے۔ دوسرے کے دینی زوال یا شیخ کے قرب سے اس کے محروم یا دور ہونے کی تمنا کرنا حرام ہے اور حسد کی بدترین شکل ہے۔

۷۷۰) حال: نظر کی حفاظت میں عطا فرمودہ علاج سے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے قصدِ عدمِ نظر کی توفیق ہو رہی ہے اور اپنے چپت بھی لگاتا ہوں۔

**جواب:** ماشاء اللہ، دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ مرض میں مکمل شفا عطا فرمائیں۔

۷۷۱)**حال:** راستے میں بار بار جملے کو ذہن نشین بھی کرتا رہتا ہوں۔ پہلے پہل تو یہ خیال تھا کہ اچانک نظر اچانک ہی ہے اور اس سے بچنا محال ہے۔ لیکن علاج کی کوشش سے آہستہ آہستہ یقین ہو گیا ہے کہ اس سے بھی بچا جا سکتا ہے اور بچنا ضروری بھی ہے۔ شروع میں چند دن کارکردگی مایوس کن رہی لیکن مزید کوشش کرنے پر نفع ہونا شروع ہوا ہے لیکن بہت سست رفتاری سے۔ نظر کو سوچ سمجھ کر اٹھانے کی مشق کر رہا ہوں۔ لیکن ساتھ ہی کبھی یہ خوف بھی دل میں آتا ہے کہ اگر بالکل ہی نہیں دیکھوں گا تو ہر معلومات سے رہ جاؤں گا۔

**جواب:** سالک کو دنیا بھر کی معلومات کرنے سے کیا ملے گا۔ سالک کا مذاق تو یہ ہوتا ہے ؎

تو کر بے خبر ساری خبروں سے مجھ کو
الٰہی رہوں اک خبردار تیرا

۷۷۲)**حال:** جیسے سائن بورڈ، دوکانوں کے بورڈ یا بازار کا مجھے بالکل علم نہیں رہے گا حالاں کہ ان ہی جگہوں پر اکثر اچانک نظر بھی پڑتی ہے۔

**جواب:** جہاں بد نظری کا خدشہ ہو وہاں ہرگز نظر نہ اٹھائیں نہ معلومات کی فکر کریں۔ معلومات نہ ہونا کوئی خسارہ نہیں، اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سب سے بڑا خسارہ ہے۔

۷۷۳)**حال:** لیکن یہ خیال دیر تک نہیں رہتا اور دل میں آتا ہے کہ ان شاء اللہ! نظر نہیں اٹھاؤں گا چاہے جو بھی نقصان ہو جائے۔ اس مشق میں مشکل بہت ہو رہی ہے لیکن ساتھ ہی قلب میں ایک طمانینیت بھی محسوس ہو رہی ہے۔ حضرت والا! میری نفلی عبادات نہ ہونے کے برابر ہیں۔ معمولاتِ یومیہ میں چار تسبیحات صبح اور چار شام کی تو الحمد للہ! پابندی ہو رہی ہے۔

**جواب:** چار شام کی کون سی تسبیحات ہیں؟ دن بھر میں صرف چار تسبیحات بتائی گئی ہیں۔

۷۷۴)**حال:** کبھی اگر تھکاوٹ سے موقع نہیں ہوتا (رات میں) تو بے وضو ہی ایک تسبیح میں چاروں قسم کا ذکر کر کے سوتا ہوں کہ بالکل ناغہ نہ ہو۔ اس کے علاوہ نہ تو

نوافل کا اہتمام ہے، نہ ہی تلاوت کا۔ بعض دفعہ تو کئی کئی دن تلاوت کا ناغہ ہو جاتا ہے۔ قضا نمازیں بھی بہت ہیں، اس میں بھی سخت کوتاہی ہے۔

**جواب:** نوافل نہ پڑھنے میں تو مضایقہ نہیں لیکن قضا نماز کو ادا کرنا ضروری ہے۔

۷۷۵) **حال:** رمضان المبارک میں تو حال بہت ہی برا رہا حتیٰ کہ طاق راتوں میں بھی جاگنا برائے نام ہی رہا ۲۷ ویں شب تو معمول کی تسبیحات بھی کیے بغیر سو گیا اور سحری کے وقت اٹھا تو اتنا وقت بھی نہ تھا کہ دو نفل یا دعا ہی کر لیتا۔ البتہ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے صحبتِ شیخ میں اضافہ، التزام اور اہتمام رہا جس پر اللہ تعالیٰ کا بہت بہت شکر ادا کرتا ہوں۔

**جواب:** نوافل میں کمی کا نام برا حال نہیں ہے۔ برا حال گناہوں میں ابتلا ہے۔

۷۷۶) **حال:** خصوصاً رمضان المبارک میں بلا ناغہ صبح و شام حاضری کی توفیق ہوئی، الحمدللہ، جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے بھی دعا کی التجا ہے۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

## خط نمبر: ۶

۷۷۷) **حال:** آج بروزِ جمعہ قبل مغرب اللہ تعالیٰ کے خاص فضل سے اور توفیق سے اپنے گناہوں پر معافی کی بھیک مانگنے اور حضرت والا دامت برکاتہم اور آپ کے خانوادہ کی صحت و عافیت اور فلاحِ دارین کے لیے دعا کی سعادت نصیب ہوئی۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو قبول فرمائے۔

۷۷۸) **حال:** دورانِ تلاوت جو لذت دل کو نصیب ہوئی بے اختیار لکھنے کو دل چاہا۔

یہ تمہاری چشمِ نم کا فیض ہے

**جواب:** ماشاءاللہ۔

۷۷۹) **حال:** مزید عرض ہے کہ تقویٰ کی انتہائی کمزور اور ٹوٹی پھوٹی کوشش پر زندگی میں اللہ تعالیٰ کے وہ انعامات ملنے لگ رہے ہیں تو تقویٰ کامل پر کیا انعامات نصیب

ہوں گے۔ لیکن یہ ناکارہ اپنے ہیجڑہ پن سے باز نہیں آرہا۔ نفس و شیطان کے شکنجے سے نجات کا ایک ہی راستہ دکھائی دیتا ہے اور وہ صرف یہ ہی ہے کہ حضرت والا کے قدموں کی خاک بن جاؤں۔ آپ سے دوری میری موت ہے، آپ ہی میری حیات ہیں، آپ ہی میرا ایمان ہیں، آپ ہی میرا دین ہیں، آپ ہی میری عبادت ہیں، میرا ذکر بھی آپ ہی ہیں، میری عزت، میری آبرو بھی آپ ہی ہیں، ذلّت اور گمراہی اور ناپاکی کی انتہائی پستیوں میں گرے ہوئے کو آپ ہی نے سہارا دیا، امیدِ رحمت و مغفرت دلائی، اس ناکارہ کے عیبوں پر پردہ ڈال کر اپنے سایۂ رحمت و عاطفت میں جگہ عطا فرمائی۔ اللہ اللہ اپنی گناہوں کی گرانباری کو دیکھتا ہوں اور آپ کا حلم اور گناہ گاروں سے محبت و شفقت کا معاملہ، کوئی دنیادار ہو تو قریب بھی نہ پھٹکنے دے بلکہ جوتے مار کر باہر کر دے۔ حضرت والا کا وہ مضمونِ عالی شان یاد آتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ کا پردۂ ستّاریت نہ ہوتا تو لوگ دستر خوان پر ہاتھ دھونے کے باوجود نکال باہر کرتے۔ مگر پھر مضامینِ توبہ اور بہت ہی خاص مضمون جو حضرت والا دامت برکاتہم نے حجرہ شریف میں آیت لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللهِ کے ضمن میں ارشاد فرمایا تھا، یاد آتا ہے۔ خصوصاً قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا... الاٰیة[۲۳] میں آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے گناہ گاروں کو "میرے بندے" فرمایا۔ اللہ اللہ آپ کی محبت اپنے بندوں سے اور یہی صفتِ الٰہی مرشدنا و مولانا میں اپنے مریدوں کے لیے۔ یا اللہ تعالیٰ! میرے مرشدِ کامل کا سایہ ہمارے سروں پر سلامت رہے ؎

میں سلامت رہوں تم سلامت رہو
میری دنیائے اُلفت سلامت رہے

مری رسوائیوں پر آسماں رویا زمیں روئی
مری ذلت کا لیکن آپ نے نقشہ بدل ڈالا

---

۲۳؎ الزمر: ۵۳

جواب: آپ کے حالات سے خوشی ہوئی۔ آپ کو تواضع مبارک ہو، تواضع پیدا ہوجانا اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور عطائے نسبت کی علامت ہے۔

۷۸۰) حال: اللہ تعالیٰ بندے کو اپنے مرشدِ کامل کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائیں۔

جواب: آپ کی محبتِ شدیدہ اور جملہ حالات سے بہت مسرّت ہے۔

۷۸۱) حال: حضرت والا! اس ناکارہ کو اپنے خسر، ساس اور برادرِ نسبتیوں کی حالت پر بہت دکھ ہوتا ہے اور ان کی اولیاء اللہ سے بے زاری بوجہ بے خبری پر بہت کڑھن رہتی ہے۔ خود کو بہت ملامت کرتا ہوں۔ اگر خود کی اصلاح ہوگئی ہوتی تو یہ اتنے بے خبر نہ رہتے۔ اور کچھ حسنِ اخلاق اور حسنِ عمل ہوتا تو شاید یہ دین کی طرف اور ہمارے مرشد یا کسی اور ولی اللہ کی طرف متوجہ ہوجاتے۔ اسی وجہ سے مجھ کو عجب کا خطرہ بھی زیادہ ہے۔

جواب: دعا کریں اور بے فکر ہوجائیں۔ یہ مقدّرات ہیں، جن کے مقدّر میں ہوتا ہے ہدایت پاجاتے ہیں ورنہ پیغمبر کی صحبت بھی نافع نہیں ہوتی۔

۷۸۲) حال: شکرانِ نعمت میں بھی زبردست کمی محسوس ہوتی ہے۔

جواب: شکرِ نعمت تقویٰ ہے۔ اس کا اہتمام کریں اور کوتاہی پر استغفار بھی تقویٰ میں شامل ہے۔

۷۸۳) حال: حضرت! جب سے کاروبار شروع کیا ہے ذہن بہت منتشر رہتا ہے۔ معمولات میں جلد تھکاوٹ ہوجاتی ہے۔ فجر کی نماز پہلے پہل تو قضا ہونا شروع ہوگئی تھی لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب کافی بہتر ہوگئی ہے لیکن جماعت کبھی کبھی اب بھی رہ جاتی ہے۔

جواب: تھکنے سے پہلے معمولات ختم کردیں۔ سمجھ لیں کہ معمولات پورے ہوگئے۔ خواہ تھوڑا ہی سا ہوا ہو۔

۷۸۴) حال: حضرت والا کی برکت سے ٹوٹی پھوٹی قلب و نظر کی حفاظت کی توفیق ہوتی ہے۔ جس علاقے میں میرا کاروبار ہے، سر اٹھانے کی گنجایش بھی نہیں ہوتی۔ حتیٰ

کہ قلب و نظر کے علاوہ ناک اور کان کی بھی احتیاط کرنی ہوتی ہے اور جیسا کہ حضرت والا نے سکھایا کہ جو بد نظری کر رہا ہو اسے بھی نہ دیکھو ورنہ جو لعنت اس پر برس رہی ہے اس سے تم بھی محفوظ نہ رہوگے۔ تو قدم قدم پر سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا کروڑ کروڑ شکر ہے کہ آپ سے تعلق کی برکت سے اور آپ کی محبت اور شفقت بھری توجہ سے اس رسوائے زمانہ کو قلب و نظر کی حفاظت کی توفیق ہو رہی ہے۔

**جواب:** بہت دل خوش ہوا۔ یہ نعمتِ عظمیٰ ہے۔ شکر کریں کہ دنیا بھر کے خزانوں سے بڑی نعمت حاصل ہو گئی۔

۷۸۵) **حال:** لیکن کبھی کبھی میں دھڑام سے گر پڑتا ہوں اور یہ محض اپنی غفلت کا انجام ہوتا ہے۔

**جواب:** کبھی کبھی گر جانے کی تلافی استغفار سے کریں۔ یہ منزلِ مقصود پر پہنچنے کا ذریعہ ہے ؎

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

۷۸۶) **حال:** اس کے علاوہ ایک فکر یہ بھی ہے کہ قالباً ان سانپوں سے کس طرح بچا جائے۔ ان میں کئی مرتبہ یہ خیال آتا ہے کہ کاروبار چھوڑ کر جگہ کرایہ پر دے دوں کہ معاش کا ذریعہ ہو اور خود اللہ تعالیٰ کی محبت سیکھنے کے لیے اپنے مرشدِ کامل و سراپا محبت کے قدموں میں بقیہ زندگی گزار دوں۔

**جواب:** کاروبار چھوڑنے کا وسوسہ آنا دلیلِ خامی ہے۔ جب پختگی آجائے گی تو وسوسہ نہیں عزم پیدا ہو جائے گا اور خامی کی حالت میں کاروبار چھوڑنا یا بدلنا جائز نہیں۔ اس کے علاوہ جس دروازے سے اللہ تعالیٰ رزق عطا فرما رہے ہیں اس کو بدلنا مناسب نہیں۔

۷۸۷) **حال:** کبھی زندگی کے غموم اور ہموم سے گھبرا کر یہ خیال کرتا ہوں کہ کاش! میں کوئی پرندہ ہوتا جو دنیا کی فکروں سے آزاد اپنے دانہ پانی کے بعد اپنے گھونسلے میں آرہتا۔

جواب: لیکن پھر یہ قربِ الٰہی بھی نصیب نہ ہوتا۔ شکر کریں کہ اس نے مسلمان بنایا اور اپنے بزرگوں سے وابستہ فرمایا۔ یہ تڑپ تڑپ کے جینا نشۂ قربِ لازوال کا ذریعہ ہے۔

۷۸۸) حال: لیکن پھر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بزبانِ حال سجدہ ریز ہوتا ہوں اور کہتا ہوں کہ یا اللہ تعالیٰ! میں آپ کی رضا پر راضی ہی نہیں بلکہ خوش ہوں۔ آپ نے مجھے انسان اور پھر مسلمان بنایا۔ میں کیوں آپ کی مرضی کے خلاف اپنی تمنا کروں۔ اس تڑپنے میں بھی ایک مزہ ہے۔ حضرت والا ہی کا شعر ہے ؎

لذتِ فریاد طوفانوں میں ہے
کون کہتا ہے کنارہ چاہیے

جواب: ماشاءاللہ، تسلیم و رضا کا یہ حال مبارک ہے جو اخلاص سے بھی اونچا مقام ہے۔

۷۸۹) حال: اللہ تعالیٰ تمام غموم سے اس نااہل اور آپ کی حفاظت فرمائے۔

جواب: جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

## خط نمبر: ۷

۷۹۰) حال: روحانی اور جسمانی امراض کے اس مجموعے کی چند خرابیاں پیش ہیں:

(۱) حسنِ ظن رکھنے میں بہت پیچھے ہوں۔ احباب کے منفی رخوں پر دھیان زیادہ جاتا ہے۔ گو فوراً حسنِ ظن قائم کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ اس کے برعکس اپنے عیوب پر برائے نام نظر ہے۔

جواب: خیال آنے میں مضایقہ نہیں اس پر جزم نہ ہو اور حسنِ ظن کی کوئی اچھی تاویل کرلیں اور دل میں اس کو راسخ کریں کہ یہ میری بدظنی ہے جو موجبِ مؤاخذہ ہے۔ اس لیے حسنِ ظن ہی میں فائدہ ہے۔

۷۹۱) حال: کوئی کام غلط ہو جائے تو اپنی غلطی کو ڈھونڈنے کے بجائے دوسرے اسباب پر پہلے توجہ دیتا ہوں۔ جب سے حضرت والا کے قدموں میں رہنے کی زیادتی کی توفیق نصیب ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی ستّاریت میں بے پناہ اضافہ ہے۔ لوگ اس خطا

کے پتلے کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جس سے عجب و کبر کا خطرہ ہے۔

**جواب:** شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے میرے عیوب کو چھپالیا اور لوگوں کے دلوں میں حسنِ ظن ڈال دیا۔

۷۹۲) **حال:** درپردہ یہ ناکارہ محسوس کرتا ہے کہ اس کمینے و غافل اور غبی کی نالائقیاں اور ناقدریاں بڑھتی جارہی ہیں لیکن آپ کا حلم اور کرم اور مہربانیاں بھی بڑھتی جارہی ہیں۔ دل میں کبھی آتا ہے کہ یہ کلوا کتا کہیں بھاگ جائے لیکن آپ کے سایۂ رحمت کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں۔ بعض اوقات اپنے آنسو بھی جھوٹے لگتے ہیں۔

اے خدا ایں بندہ را رسوا مکن

**جواب:** ایسی بدگمانی اپنے نفس سے بھی صحیح نہیں۔

۷۹۳) **حال:** حضرت والا! جب سے گھر پر مجالس کا حکم ملا ہے حضرت والا کا بیان و ملفوظات سننے میں یہ خیال بھی آنے لگا ہے کہ لوگوں کو بتلاؤں گا جس سے اپنی اصلاح کی طرف سے فکر میں کمی کا خطرہ اور غیر اخلاص کا خطرہ محسوس ہوتا ہے۔

**جواب:** یہ نیت کرلیا کریں کہ اس لیے بتاؤں گا کہ مجھے عمل کی توفیق ہو جائے۔

۷۹۴) **حال:** اس نیت سے مجلس کی شروعات کا ارادہ ہے کہ حضرت والا کے مواعظ پڑھنے کا موقع ملے گا اور ایسا ہی معاملہ ہوگا جو کسی چور کی اصلاح نہ ہورہی ہو تو کبھی اسے تھانیدار بنادیتے ہیں کہ شاید اسے شرم آجائے کہ دوسروں کو تلقین کرتا ہے اور خود چوری کرتا ہے۔ حضرت والا! آخری بات اس عرضی کی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس راستے میں جب سے آپ کا ہاتھ پکڑا ہے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور فضل سے روز حاضری نصیب ہورہی ہے۔ جب میرے ملنے والے خصوصاً کاروباری مجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا کام کررہے ہو؟ تو میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ میں اے دنیا والو! تمہارے کام کا نہیں رہا لیکن یہ کہنے سے لوگ ڈر جائیں گے اور اللہ والوں سے دور ہوجائیں گے۔ تو اس ناکارہ کو کوئی پُر حکمت بات بتلا دیجیے جس میں دعوے کی کیفیت بھی نہ ہو اور اللہ والوں کی طرف لوگ متوجہ بھی ہوں۔ ہر بے ادبی اور طوالت پر معافی کا خواست گار ہوں۔

**جواب:** یوں کہا کیجیے کہ اسبابِ رزق جو مجھے حاصل ہیں وہ میری اور گھر والوں کی کفالت کے لیے کافی معلوم ہوتے ہیں اس لیے زیادہ انہماک کی ضرورت محسوس نہیں کرتا۔

## خط نمبر:۸

۷۹۵) **حال:** اے سڑے ہوئے مال کے کریم خریدار! اے شاہِ من! اس حقیر کی سب سے بڑی اور اصل دولت! آپ کی نظرِ محبت وعنایت والتفات ہے آپ سے شرف ہم کلامی، حضرت والا کا بار بار مسکرا کر دیکھنا اور یہ ارشاد فرمانا کہ یہ بھی میرے عاشقوں میں ہے اور سر پر ہاتھ پھیر کر یہ ارشاد فرمانا کہ تو بہت خوش قسمت ہے اور ایک بار جب حضرت والا کے ایک خادم نے اس نالائق کو حضرت والا کی ایک لنگی مبارک سینے کے لیے عنایت کی تو حضرت والا کا یہ ارشاد فرمانا کہ لنگی کی وجہ سے جلدی نہ جائیو تو مجھے اس لنگی سے زیادہ محبوب ہے اور بارہا لیٹے لیٹے اچانک اپنے دستِ مبارک سے اس سیاہ کار کا بازو پکڑ لینا اور محبت بھری نمناک نگاہوں سے دیکھتے رہنا اور بار بار مسکرانے کی تعلیم فرمانا اور بارہا اس گندے کا حال پوچھنا جس سے حضرت ایوب علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے حال پوچھنے کی لذت یاد آجائے اور حضرت والا کی عطا کردہ ڈھیروں بلا استحقاق عنایتیں اور کرم نوازیاں ہیں۔ اور یومِ قیامت سہارا ہیں۔ اس کے علاوہ اس بھنگی کے پاس سوائے گندگی کے کچھ نہیں۔ اے میرے پیارے مرشد، اے میرے شاہِ دنیا و دیں! آخری سفر عمرہ سے لے کر آج تک میری شامتِ عمل گناہوں پر اصرار اور قلت محبت و اطاعت ہے کہ حضرت والا دامت برکاتہم العالیہ کی وہ عنایاتِ محبت الطاف و کرم بظاہر یکدم موقوف ہوگئے ہیں حتّٰی کہ اس صدیوں جیسے طویل عرصے میں خال ہی اس بھنگی سے کوئی بات ارشاد فرمائی ہو جب کہ اوروں سے التفات اور کلماتِ محبت سے نوازنا حضرت اقدس دامت برکاتہم کا ہنوز بلکہ پہلے سے بڑھ کر ہے۔

چوں توجہ کردئی بر خلق ہا
خنجرِ فرقت نہی بر حلقِ ما

اے میرے پیارے مرشد! یہ شکایت ہرگز نہیں۔ اس کمینے نے تو ایک کھرپی بھی حضرت والا پر قربان نہیں کی جب کہ اتنے عرصے میں تو حضرت والا سے محبت رکھنے والے سو جان سے آپ پر فدا ہو کر امر ہو جاتے۔ بجائے اس کے یہ ناکارہ تو خود آپ کی جوتیوں کے صدقے میں کھاتا اور جیتا ہے۔ ورنہ نہ معلوم کسی فٹ پاتھ پر بھکاری ہوتا اور لوگ جوتے مارتے۔ جب سے حضرت والا کی نظرِ محبت و عنایت بلا استحقاق اس ناپاک کی شامتِ اعمال سے موقوف ہوئی ہیں بندے کی دنیا اندھیری ہوگئی ہے۔ اور یہ ھم و غم گھلائے دے رہا ہے۔ نہ گھر اچھا لگتا ہے نہ کھانا۔ بیوی بچوں سے بہت ہی بہ تکلّف ہنسی کرتا اور اپنے غم کو چھپانے کی ناکام کوشش کرتا ہے۔ ہر وقت چاہے خانقاہ ہو، گھر ہو یا بازار، یہ غم اس ناکارہ کو گھن کی طرح کھائے جا رہا ہے۔ زمین و آسمان تنگ معلوم ہوتے ہیں۔ اب تو ہر وقت سر اور سینہ میں درد رہنے لگا ہے۔ سجدے میں بعض اوقات سینہ پھٹتا معلوم ہوتا ہے۔ ہر وقت سوئے خاتمہ کا خوف رہنے لگا ہے۔

کاش کہ مادر نہ زادے مر مرا
یامرا شیرے بخوردے در چرا

در جگر افتادہ ہستم صد شرر
در مناجاتم بہ بیں خونِ جگر

اٹھا کر سر تمہارے آستاں سے
زمیں پر گر پڑا میں آسماں سے

حضرت اقدس دامت برکاتہم کے سوا اس حقیر و رسوائے زمانہ کا دنیا میں غم گسار ہے نہ پناہ گاہ۔ حضرت والا! اس کمینے و کتا خصلت کو تمام نالائقیوں، نافرمانیوں پر معافی کی بھیک عطا فرمادیجیے اور اللہ تعالیٰ سے بھی اس بھنگی کے لیے استغفار فرما دیجیے اور پھر سے اپنی آغوشِ کرم کی بھیک عطا فرمادیجیے۔ اگر حضرت والا دامت

برکاتہم اس کمینے کو معاف فرما کر بلا استحقاق محض اپنے کرم سے نوازش فرمائیں اور خوش ہو جائیں تو خدا کی قسم یہ سراپا قصور و خطا اور کھوٹا غلام اس حالت عدمِ التفات میں بھی خوب خوش ہو گا اور اسے اپنی تربیت کا جز سمجھ کر صد جان و صدقِ دل سے ممنون کرم ہو گا۔ البتہ یقیناً آپ کے جلد الطاف و کرم کی بارش کے انتظار کو جینے کا سہارا بنائے رکھے گا جو صرف اس حقیر ہی کی نہیں بلکہ حضرت اقدس دامت برکاتہم کے ہر غلام کی حیات ہے۔

جو آپ خوش ہیں تو ہر سو بہار کا عالم
وگرنہ سارا یہ عالم ہی عالمِ غم ہے

اور جیسا کہ آپ کے عاشقِ صادق سیدی حضرت میر صاحب دامت برکاتہم فرماتے ہیں۔

سامنے تم ہو تو دنیا ہے مجھے خلدِ بریں
اور قیامت کا سماں تم سے بچھڑ جانے میں ہے
پاس اگر تم ہو تو ہے آباد ویرانہ مرا
ورنہ آبادی بھی شامل میرے ویرانے میں ہے

**جواب:** میں آپ سے بہت خوش ہوں۔ آپ میرے خاص احباب میں سے ہیں۔ یہ وسوسے علاماتِ محبت میں سے ہیں۔

عشق است و ہزار بدگمانی

۷۹۶)**حال:** بندۂ عاجز کی آپ کے ساتھ غائبانہ عقیدت ہے۔ آپ کے ملفوظات و مواعظِ حسنہ کا مطالعہ تسکینِ روح کا سبب بنتا ہے۔ خصوصاً ''ارشاداتِ دردِ دل'' ۵ مرتبہ پڑھی، جس سے کیفیتِ عجیبہ و لذتِ روحانی حاصل ہو رہی ہے۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ، بہت مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں۔

۷۹۷)**حال:** ملاقات کی خواہش ہے لیکن فی الحال احادیثِ مبارکہ کی خدمت اور دیگر

مصروفیات کی وجہ سے تاخیر ہو رہی ہے۔بندۂ عاجز آپ کے ساتھ نسبت قائم کرنے کا متمنی ہے۔

**جواب:** نسبت قائم کرنے سے کیا مراد ہے؟

۷۹۸)**حال:** اور بعد استخارۂ مسنونہ دوازدہ تسبیحات کی تفصیل اور پڑھنے کی اجازت آں جناب سے حاصل کرنے کا خواہش مند ہے۔ لہٰذا شفقت فرما کر ممنون فرمائیں۔

**جواب:** اس زمانے میں بوجہ طبیعتوں کے ضعف کے احقر دوازدہ تسبیحات تجویز نہیں کرتا۔

۷۹۹)**حال:** بندۂ عاجز و جملہ احباب کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

۸۰۰)**حال:** حضرت اقدس! میں نے جامعہ...کے اندر درجہ رابعہ میں داخل ہونے کے بعد کراچی سے آپ کی آمد کا سب سے پہلا اصلاحی بیان سنا جس سے میں تاریکیوں سے نکل کر نور کی طرف آیا اور اس وعظ نے دل کو ہلا کر رکھ دیا اور دل میں ایسا راسخ ہوا کہ ابھی تک اس کا اثر نمایاں ہے۔اس کے بعد آپ کے ایڈریس کے لیے سرگرداں رہا جب مل گیا تو آپ سے اصلاحی تعلق کی اجازت حاصل کرنے کے بعد اصلاحی مکاتبت جاری کر دی۔اب اصلاحی تعلق کو تقریباً ڈیڑھ سال گزر گیا ہے۔ اللہ کے فضل اور آپ کی دعاؤں سے اس قلیل عرصے میں جو فائدہ مجھے پہنچا ہے وہ پہلے کے بارہ سال کے طویل عرصے میں نہ ہوا تھا۔ میں آپ کا بہت ہی ممنون ہوں، کیوں کہ آپ کی بدولت میں راہِ راست پر آیا ہوں۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مبارک ہو۔ یہ علامت مناسبتِ کاملہ کی ہے، جس پر نفع کا مدار ہے۔

۸۰۱)**حال:** میرے محترم! یہاں پر حضرت شیخ...دامت برکاتہم کی اصلاحی مجلس جمعہ کی نماز کے بعد اور پیر کے دن عصر کے بعد ہوتی ہے۔اس ناکارہ کو بھی سماعت کا موقع مل جاتا ہے جس سے بہت فائدہ بھی ہوتا ہے۔ اسی لیے خط لکھنے میں بہت سستی کرتا ہوں اور کوتاہیوں کو چھپائے رکھتا ہوں۔ یہ نفس و شیطان کا دھوکا تو نہیں ہے؟

جواب: مصلح ایک ہوتا ہے۔بیک وقت مختلف مصلح نہیں ہوتے۔ جس طرح جسمانی ڈاکٹر ایک ہوتا ہے، مختلف ڈاکٹروں سے بیک وقت علاج نہیں کرایا جاتا۔ اصلاحی خط لکھنے میں سستی کی وجہ بھی یہی ہے۔ اپنا حال چھپانا خود کو اصلاح سے محروم کرنا ہے۔ اور یہ نفس و شیطان کا دھوکا ہی ہے۔

۸۰۲)حال: حال اور ماضی کے حالات کچھ یوں ہیں: پہلے بد نظری، دوسروں کی حقارت، کبر، نماز میں سستی وغیرہ معمول بنے ہوئے تھے۔ اگر ان کا مقابلہ کرنا پڑتا تو بہت تعب و مشقت اور مشکل محسوس ہوتی تھی۔ اب بحمد اللہ آپ کی برکت سے اور خاص توجہ سے تھوڑی سی ہمت سے ان سے مقابلہ کرنا آسان ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ناز سے محفوظ رکھے۔

جواب: مرض میں افاقے کو شفائے کامل نہ سمجھیں۔ قلب کی نگرانی رکھیں اور بد نظری، عجب و کبر کا باقاعدہ علاج کرائیں، جب تک مکمل شفا نہ ہو مطمئن نہ ہوں۔

۸۰۳)حال: جو فائدہ آپ نے مجھ کو دیا ہے وہ مجھ کو محسوس تو ہو رہا ہے لیکن میرے پاس کوئی الفاظ نہیں کہ میں اسے زبان پر لا سکوں۔ اگر اس کا شکر ادا کروں تو کیسے مجھ میں ہمت ہی نہیں۔

جواب: یہ تو بہترین اظہارِ تشکر ہے، تقبّل اللہ

۸۰۴)حال: میرا دل حسرت سے لبریز ہے۔ حُبِّ دنیا بھی ہے اور دنیا کی مستی بھی۔ حضرت والا! کچھ علاج تجویز فرمادیں۔ عین نوازش ہوگی۔

جواب: دنیا کی فنائیت کو سوچیں کہ ایک دن سب مال و دولت، بیوی بچے چھوٹ جائیں گے۔ یہاں تک کہ اپنا جسم بھی ساتھ چھوڑ دے گا اور قبر میں مٹی ہو جائے گا۔ اس لیے ایسی فانی دنیا سے دل نہ لگائیں اور آخرت کی تیاری میں مصروف ہوں۔

۸۰۵)حال: حضرت! اصلاحِ نفس، حسنِ خاتمہ کے لیے دعا کی استدعا ہے۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے۔

۸۰۶)حال: اللہ تعالیٰ کے انعامات پر شکر کے لیے کچھ علاج تجویز فرمادیں۔

جواب: انعاماتِ الٰہیہ کا اصل شکر اجتناب عن المعاصی یعنی تقویٰ ہے کَمَا قَالَ تَعَالٰی:
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّةٌ فَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ [۲۴]
اس لیے گناہ سے بچو شکر کا حق ادا ہو جائے گا۔

۸۰۷) حال: مجھ کو نہ یہ دعویٰ ہے کہ آپ سے محبت ہے نہ یہ کہ محبت نہیں ہے۔ صرف اتنا کہتا ہوں کہ محبت ورغبت اور مناسبت کی دعا کی استدعا ہے۔ امید ہے کہ نہایت خوشی سے حضرت والا دعا فرمائیں گے۔ حتّی المقدور ۱۰۰ مرتبہ استغفار اور درود شریف جتنا ہو سکتا ہے پڑھتا ہوں، کیوں کہ مدرسے کا ایسا نظام ہے کہ ہمارے پاس کتابوں وغیرہ کے پڑھنے سے وقت نہیں بچتا۔

جواب: ایک تسبیح لا الٰہ الا اللہ اور ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیا کرو۔

۸۰۸) حال: ایک خط کے جواب میں تھا کہ "جب بد نظری ہو جائے تو پانچ روپے صدقہ کریں اور چھ رکعات توبہ کی ادا کریں"۔ ہم طالبِ علم بے چاروں کے پاس پیسے تو ہوتے نہیں، اگر ہوتے بھی ہیں تو اپنی ضروریات کا تقاضا ہوتا ہے اور ویسے بھی مولوی ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کرتا۔ بس صرف توبہ کی چھ رکعات نصیب ہو جاتی ہیں۔ پہلے تو یہ بھی نہیں ہوتی تھیں۔

جواب: خرچ کرنا پڑے گا، خواہ ایک روپیہ یا آٹھ آنہ یا چار آنہ کرو۔ اتنا خرچ کرو کہ نفس کو ذرا تکلیف ہو۔ اس سے ہی اصلاح ہو گی۔

۸۰۹) حال: کوئی ساتھی مجھ کو ایک گالی دے تو میں اس کے جواب میں اسے دس گالیاں دیتا ہوں۔ سمجھ نہیں آتی۔

جواب: بزرگوں کا طریقہ صبر ہے، انتقام نہیں۔ اگر اللہ والے بننا چاہتے ہو تو بزرگوں کے طریقے کو اپناؤ۔ ابو القاسم قشیری رسالہ قشیریہ میں لکھتے ہیں: اِنَّ الْوَلِیَّ لَا یَکُوْنُ مُنْتَقِمًا وَ الْمُنْتَقِمُ لَا یَکُوْنُ وَلِیًّا ولی اللہ انتقام نہیں لیتا اور جو انتقام لیتا ہے وہ

---

۲۴؎ اٰلِ عمرٰن: ۱۲۳

ولی اللہ نہیں ہوتا۔ اب تک جن پر زیادتیاں کی ہیں ان سے معافی مانگیے۔

۸۱۰) **حال:** ایک خاص بات ہے جو عرصۂ دراز سے دل میں راسخ ہے، ذہن سے نکلتی ہی نہیں۔ قرآنِ پاک حفظ کرتے وقت ایک ہماری رشتے دار پڑوس کی لڑکی میرے ساتھ پڑھتی تھی اور ہماری سیٹ بھی اکھٹی تھی، ایک دوسرے کی منزل بھی سنا کرتے تھے لیکن غلط خیالات، تعلقات کا دھیان بھی نہ تھا، اب وہ عالمہ بن رہی ہیں۔ میرا ان سے نکاح کا ارادہ ہے اور تھا۔ مگر اس کے والدین رشتہ نہیں دیتے اور میرے اپنے والد صاحب بھی کچھ سخت مزاج والے ہیں لیکن اس کے بغیر میری زندگی زندگی نہیں، موت ہے۔ بھلانا چاہتا ہوں تو پھر یاد آجاتی ہے۔ کبھی خواب میں، کبھی نماز میں وغیرہ۔ میں نے تعویذ بھی کیا، اس کا اثر بھی ہوا لیکن نکاح نہیں ہوا۔ اس پر کوئی علاج حضرت والا تجویز فرمادیں تو بڑی مہربانی ہوگی۔

**جواب:** جب نکاح کا امکان نہیں ہے تو اپنے دل کو اس سے فارغ کرو اور اللہ سے دل لگاؤ۔ حسن کی فنائیت کا مراقبہ کرو کہ یہ جو شکلیں ہیں یہ بگڑنے والی ہیں۔ جن آنکھوں پر آج مر رہے ہو ان سے کیچڑ بہنے والا ہے۔ کمر جھک کر کمانی ہونے والی ہے اور لاش ایک دن قبر میں گل سڑ جائے گی اور کیڑے کھائیں گے۔ ایسے فانی حسن پر اپنی زندگی برباد کرنا کہاں کی عقل مندی ہے۔

۸۱۱) **حال:** ایک کام سے بازار گیا، راستے میں اپنی دوکان بھی ہے۔ اس کی طرف نظر اٹھا کر دیکھا تو نظر خراب ہوگئی۔ ایک سیکنڈ سے بھی کم وقت نظر پڑی لیکن محسوس ہوا کہ نظریں چہرے میں گھس سی رہی تھیں۔

**جواب:** اگر نظر رکی تو خراب ہوئی، جب فوراً ہی ہٹالی تو یہ بد نظری نہیں ہے۔ احساس زیادہ ہونا تقویٰ کے رسوخ کی علامت ہے۔

۸۱۲) **حال:** قصدِ عدمِ نظر میں کمزوری ہے یا پھر آگئی ہے۔

**جواب:** یہ تو اختیاری ہے۔ گھر سے نکلنے سے پہلے قصدِ عدمِ نظر کا اہتمام کریں۔

۸۱۳) **حال:** ہم میاں بیوی کو شروع شادی سے ایک دوسرے کے بہت قریب سونے

کی عادت تھی۔ کچھ عرصے سے بندے نے کوشش کرکے الگ سونا شروع کیا تو میری بیوی بہت ناراض رہنے لگی۔ پھر اب ناراض تو نہیں رہتی لیکن بہت رنجیدہ اور اداس رہتی ہے۔ وہ کہتی ہے کہ چاہے صحبت نہ کرو لیکن رات مجھ کو اپنے قریب رکھو، بس اور کوئی مطالبہ نہیں ہے۔ میرا حال یہ ہے کہ پانچ منٹ بھی قربت سے مذی آجاتی ہے اور میں ناپاک ہوجاتا ہوں اور پھر ساری رات ناپاک سونا پڑتا ہے۔

**جواب:** بیوی کو خوش کرنے کے لیے ناپاک سونا باوضو سونے سے افضل ہے۔

۸۱۴) **حال:** جس سے مجھے روحانی اذیت کے علاوہ نمازِ فجر میں تاخیر کا اندیشہ ہوتا ہے۔

**جواب:** تعجب ہے کہ اس میں روحانی اذیت کیوں ہوتی ہے؟ جو لوگ اپنی بیویوں کے پاس سوتے ہیں کیا سب پاک حالت میں رہتے ہیں؟ اور اندیشے سے کیا ہوتا ہے۔ کیا اندیشے کی وجہ سے ضروری باتوں کو چھوڑ دیا جاتا ہے؟ سونے میں بھی اندیشہ ہوتا ہے کہ آنکھ نہ کھلے تو کیا نماز کی وجہ سے ساری رات جاگتے ہیں؟

۸۱۵) **حال:** دوسرے یہ کہ میرا بیٹا ابھی کم عمر ہے۔ گو کہ وہ الگ کمرے میں سوتا ہے لیکن اپنے کمرے کا دروازہ ہم بند نہیں کرتے۔ حضرت والا! ہم کو شریعتِ مطہرہ کی رو سے کس ترتیب سے سونا چاہیے؟

**جواب:** ذرا سا بھیڑ لیا کریں کنڈی نہ لگائیں۔

۸۱۶) **حال:** حضرت والا! یہ نالائق کس طرح آپ سے تعلق کا شکر ادا کرے کہ گھر میں چین اور سکون اور نعمتوں کے انبار بڑھتے جارہے ہیں۔ خانقاہ کے بعد گھر کے علاوہ میرا کہیں دل نہیں لگتا۔ آپ سے تعلق کی برکت سے میری بیوی اور بیٹا میری جنت ہیں۔ بیوی انتہائی صالحہ، پاکیزہ، صابرہ، شاکرہ اور بیٹا معصوم، ابھی سے گناہوں سے بچنے والا، نیک طبیعت والا ہے۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ۔

۸۱۷) **حال:** اور برعکس ان کے خود احقر انتہائی بے غیرت، ناکارہ اور غفلت وناقدری کا ڈھیر ہے۔ حضرت والا! خدا کی قسم خود سے اب بہت گھن آتی ہے۔ اپنے گھر والوں

سے دل ہی دل میں بہت شرمندہ رہتا ہوں۔ وہ مجھ سے بہت آگے ہیں۔ آپ کی برکت سے بیوی انتہائی خدمت گزار بن گئی ہے۔ خدمت کرکے بہت خوش ہوتی ہے۔ بازار سے نفرت کرتی ہے۔ بہت کم گھر سے نکلتی ہے۔

**جواب:** ماشاءاللہ۔

۸۱۸) **حال:** اللہ تعالیٰ کا کروڑوں شکر ہے کہ جب گھر والوں کو دیکھتا ہوں تو دل مسرّت سے لبریز ہو جاتا ہے لیکن جب اپنی طرف دیکھتا ہوں تو میرا دل ڈوبنے لگتا ہے، مایوسی گھیرنے لگتی ہے اور دل کرتا ہے کہ آپ کے سامنے نہ آؤں۔

**جواب:** مایوس ہونا نادانی ہے۔ یہ ناکامی کا راستہ نہیں ہے۔ کام میں لگے رہیں اور رحمت کے اُمیدوار رہیں۔ اس راہ میں کوئی ناکام نہیں ہوتا۔ سلسلے کی برکت ہے کہ جو اس میں داخل ہوتا ہے اس کا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔ جب مایوسی آنے لگے تو سمجھ لیں کہ شیطان آگیا۔

۸۱۹) **حال:** لیکن آپ کی ہی برکت سے شروع ہی سے دل میں ایک عہد کررکھا ہے کہ چاہے کیسی ہی ابتر حالت ہو جائے اور چاہے کتنی ہی دیر ہو جائے آپ کے پاس آنا نہیں چھوڑوں گا، ان شاء اللہ تعالیٰ! اور اس کے فوائدِ عظیمہ کا کھلی آنکھوں سے مشاہدہ بھی ہے۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

حضرت والا! آج ایک پرانی خباثت لوٹ آئی کہ فجر کی اذان پر آنکھ کھل گئی لیکن میں جان بوجھ کر لیٹا رہا کہ ابھی اٹھتا ہوں۔ حالاں کہ معلوم ہے کہ جب بھی ایسا کیا نماز قضا ہی ہوگئی۔ پھر جب آنکھ کھلی تو دیکھا کہ جماعت کا وقت نکل گیا ہے اور ابھی سورج نکلنے میں آدھا گھنٹہ ہے، اب تو جماعت نکل ہی گئی تو پانچ منٹ اور لیٹ کر اٹھتا ہوں۔ اس کے بعد جب آنکھ کھلی تو پھر وقت ہی نکل گیا تھا۔ کرنا تو یہ تھا کہ تڑپ کر اٹھتا لیکن رات تقریباً ڈھائی، تین گھنٹے نیند نہ آنے کا بہانہ لگایا اور پھر ایک گھنٹہ اور آرام کیا پھر نہا دھو کر نماز پڑھی۔

**جواب:** بیس رکعات پڑھ کر خوب معافی مانگیں۔ جان کر نماز قضا کرنے پر ہزاروں

سال دوزخ کی وعید ہے۔ اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگیں۔

۸۲۰)**حال:** اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ عافیت و تندرستی کے ساتھ قائم رکھے۔

**جواب:** آمین، ثم آمین۔

۸۲۱)**حال:** شیخ العرب والعجم، عارف باللہ، حضرت اقدس حضرت والا دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! الحمدللہ! حضرت والا کی دعاؤں سے شعبان ہی سے یہ معمول ہوگیا ہے کہ فجر کی نماز مسجدِ اشرف میں پڑھتا ہوں اور ذکر کی مجلس میں شرکت کی سعادت بھی ہو جاتی ہے اور تمام معمولات احسن طریقے سے پورے ہو جاتے ہیں۔ نیز اپنی تجوید بھی قاری صاحب سے ٹھیک کرواتا ہوں۔ الحمدللہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا فضل اور میرے پیارے شیخ کا فیض ہے۔ یوں ایک ڈیڑھ گھنٹے میں پورے دن کے لیے بیٹری فل ہو جاتی ہے۔ دل کو بہت اطمینان رہتا ہے۔ اور رمضان المبارک بھی حضرت والا کی صحبت میں جتنا ہو سکا گزارنے کی توفیق ہوئی یعنی فجر کی نماز پھر ذکر اور اشراق کی نماز پڑھ کر واپسی ہوتی پھر گھر میں جاکر آرام کرتا اور پھر صبح کی مجلس میں حاضری ہو جاتی اور افطاری سے کچھ دیر پہلے گھر واپسی ہوتی۔ پھر افطاری کے بعد تراویح اور مجلس کے لیے دوبارہ حاضر ہوتا۔ مجلس کے بعد گھر واپسی ہوتی۔ یوں الحمدللہ چالیس دن حاضری کی توفیق ہوئی جس سے بہت فائدہ ہوا۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہوا کہ نفس کی اکڑ فوں کم ہوگئی۔ دل میں آیا کہ نفس کو اتنا مٹادوں، اتنا مٹادوں کہ مٹنے کا نام و نشان بھی نہ رہے۔ الحمدللہ! اس پر عمل کی توفیق ہوگئی۔

**جواب:** وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ۔

۸۲۲)**حال:** حضرت! دعا فرمادیں کہ میں اللہ کو پالوں۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

۸۲۳)**حال:** آفس کے معاملات کے حوالے سے عرض ہے کہ جب سے فجر کی نماز حضرت والا کی مسجد میں پڑھنے کا معمول ہے اور ذکر اللہ کی برکت سے، معمولات کی

پابندی سے نفس پر کافی قابو ہو رہا ہے لیکن ساتھ ہی ساتھ بعض اوقات کام کے سلسلے میں تنہائی ہو جاتی ہے اور انٹرنیٹ استعمال بھی کرنا ہوتا ہے۔ الحمد للہ! قابو تو رہتا ہے لیکن یہ خیال آتا ہے کہ حضرت والا نے تو منع فرمایا ہے یہ تو حضرت والا کی نافرمانی ہو رہی ہے۔ ایسے موقع پر آپ کا بتایا ہوا مراقبہ کافی ہے یا آفس سے اٹھ جایا کروں؟ یہ خیال آتے ہی وساوس آنے لگتے ہیں۔ نفس و شیطان پریشان کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کام کے سلسلے میں اچانک کوئی تصویر بھی سامنے آجاتی ہے یا جھلک آجاتی ہے۔ اگرچہ اب تصویر ڈھونڈنے کا مسئلہ درپیش نہیں ہے، کسی ویب سائٹ پر ضروری معلومات ڈھونڈتے ہوئے ایسا ہو جاتا ہے، سرسری توجہ سے گزر جاتا ہوں، پَر خیال ہوتا ہے کہ چل نیٹ استعمال کر! حالاں کہ کوئی ایسا ضروری کام بھی نہیں ہوتا اور اگر نفس کی بات مان کر استعمال بھی کرتا ہوں تو کبھی کبھی وہی تصویر والی جھلک ہو جاتی ہے۔ فوراً دل میں خلش ہو جاتی ہے اور ایک دو بار بہک بھی گیا لیکن پھر توبہ کرلی اور نوافل جرمانے کے پڑھے۔ ایسا ترتیب وار ہوتا ہے۔ پہلے تو پکا ارادہ ہوتا ہے کہ نیٹ استعمال نہیں کروں گا، پھر آفس کی ضرورت کی وجہ سے استعمال کرنا پڑتا ہے اور نفس پر سختی میں کمی آتی ہے پھر بلا ضرورت بھی بیٹھ جاتا ہوں۔ پھر کبھی کبھی جھلک پر نظر ہو جاتی ہے۔ پھر جب بار بار ایسا ہوتا ہے تو نفس پر گرفت کمزور ہونے لگتی ہے۔ اکثر تو اسی موقع پر رک جاتا ہوں، توبہ واستغفار کرتا ہوں لیکن کبھی ایسا نہیں بھی ہوتا اور جرمانے کی نوبت آجاتی ہے۔
حضرت! ایک بات اور بھی عرض کرنی ہے، اگر انٹرنیٹ سے بچتا ہوں تو نفس دوسرے راستے سے خراب کرنا چاہتا ہے یعنی کبھی اخبارات میں تصویروں پر نظر ڈال دیتا ہوں اگرچہ فوراً ہٹا بھی لیتا ہوں لیکن آہستہ آہستہ ایسا بھی ہوا کہ انٹرنیٹ پر نظر خراب کرنے کے بعد نفس میں ہیجان طاری ہوا تو آفس میں رکھے پرانے اخبارات کو کھول کر نظر خراب کرلی۔ لیکن ایک فرق واضح طور پر محسوس ہوتا ہے کہ جب سے فجر میں حاضری کا معمول ہے نفس پر فوری قابو پالیتا ہوں اگرچہ کبھی گر

بھی جاتا ہوں لیکن دوبارہ اٹھنے کی توفیق ہو جاتی ہے۔

**جواب:** جب ہیجان طاری ہو اس وقت وہاں سے اٹھ جانا چاہیے۔ کہیں اور چلے جائیں، انٹرنیٹ یا اخبارات نہ دیکھیں۔ چلتے ہوئے گر پڑنا اور بات ہے اور جان کر گرنا اور بات ہے۔ جان کر گرنا جرم ہے۔ لیکن عموماً ایسا ہونے لگے تو پھر انٹرنیٹ کا استعمال بالکل نہ کریں یا صرف دوسروں کی موجودگی میں کریں، تنہائی میں ہرگز نہ کریں چاہے جتنی بھی ضرورت ہو۔

۸۲۴) **حال:** اسی طرح آفس جاتے ہوئے موٹر سائیکل چلاتے ہوئے بھی بہت پریشانی ہوتی ہے۔ ایسی ایسی جگہوں پر گندی تصویریں بڑی بڑی ہوتی ہیں کہ بمشکل حادثے سے بچتے ہوئے نظر بچانی پڑتی ہے، بہت دقت ہوتی ہے۔

**جواب:** ایسی صورت میں حادثے سے بچنے کا اہتمام فرض ہے اگرچہ نظر پڑ جائے لیکن اسے ٹھہرائیں نہیں لیکن اگر پھر بھی نظر بچانا محال ہو کہ ایکسیڈنٹ ہو جائے گا تو ایسی صورت میں حادثے سے بچنے کا اہتمام کریں۔

۸۲۵) **حال:** آخری بات اس سلسلے میں عرض ہے کہ مجھے اب یہ محسوس ہونے لگا ہے کہ میں نے بے ضرورت ادھر ادھر دیکھنا شروع کر دیا ہے۔ نفس کو ایسا کرنے سے روکتا بھی ہوں پر پھر ایسا ہو جاتا ہے، ہونے کے بعد احساس ہوتا ہے۔

**جواب:** جب آپ کو یہ احساس ہے کہ بے ضرورت دیکھ رہا ہوں تو اس سے بچنا بھی آپ کے اختیار میں ہے۔ بس سامنے دیکھیں، ادھر ادھر نہ دیکھیں۔

۸۲۶) **حال:** حضرت! اللہ کے لیے معاف فرمادیں۔ آفس میں جہاں میرا کمرہ ہے وہیں قریب میں وضو خانہ اور واش رومز ہیں جس کی وجہ سے وہاں طلبہ کا ہجوم رہتا ہے اور اکثر امرد ہوتے ہیں اور وہاں سے وضو کرنا مشکل ہوتا ہے۔ واش روم جاتے ہوئے نظر پڑ جاتی ہے اور ویسے بھی ان کی اس طرف آمد ورفت بہت رہتی ہے اور اکثر جب دفتر سے کسی کام سے نکلتا ہوں تو کوئی نہ کوئی امرد آرہا ہوتا ہے، پہلے سے پتا نہیں ہوتا اس لیے نظر ڈال دیتا ہوں پھر ہٹا بھی لیتا ہوں لیکن افسوس ہوتا ہے کہ

ایسا کیوں ہوا۔

**جواب:** جہاں یہ احتمال ہو کہ وہاں امرد ہوں گے وہاں نظر پڑتی نہیں ہے نفس ڈلواتا ہے۔ جب پہلے سے معلوم ہے کہ یہاں امرد موجود ہو سکتے ہیں اور نظر پڑ سکتی ہے تو پھر احتیاط نہ کرنا نفس کی شرارت ہے، ایسے مواقع پر نظر نیچی رکھ کر جائیں بالکل اوپر نظر اٹھا کر نہ دیکھیں۔

۸۲۷) **حال:** آفس میں ایسے ساتھیوں کے ساتھ وقت گزرتا ہے جو تصویروں کے معاملے میں، ٹی وی کے معاملے میں احتیاط نہیں کرتے حالاں کہ باشرع ہیں۔ وہ آپس میں ایسی باتیں بھی کرتے ہیں کہ فلاں ٹی وی چینل پر فلاں یہ کہہ رہا تھا، حالاتِ حاضرہ پر ہی بات کرتے ہیں اور طبیعت اس گناہ کا ہلکا سمجھنا شروع کر دیتی ہے اور ان کو روک بھی نہیں پاتا کیوں کہ ہو سکتا ہے کہ برا مان جائیں۔ حضرت والا! کیا میں ایسے ساتھیوں کے ساتھ زیادہ میل ملاقات رکھوں؟

**جواب:** ان سے میل ملاقات دفتر تک محدود رکھیں۔ ان کی باتوں پر دھیان نہ دیں۔ کسی دوسرے کام میں لگ جائیں۔

۸۲۸) **حال:** اہلیہ کے رویّے میں بہت بے ترتیبی ہے، کبھی تو بہت اچھا کبھی خراب اور کبھی بہت خراب، اگرچہ مجھے پتا ہے کہ گھر میں رویّے وغیرہ کی وجہ سے کافی حساس ہو جاتی ہیں اور یہ کہتی ہیں کہ امی کا میرے ساتھ رویّہ ایسا ہے جیسے میں یہاں ملازمہ ہوں وغیرہ۔ جب وہ شکایت کرتی ہیں تو میری کوشش ہوتی ہے ان کا دل صاف ہو جائے، میں سمجھاتا ہوں لیکن وہ مجھ پر ہی ناراض ہو جاتی ہیں۔ ایسے میں دل بہت خراب ہوتا ہے بہت غصہ آتا ہے لیکن صرف خاموشی کی صورت میں ظاہر کرتا ہوں۔

**جواب:** بیوی کی ایک ہزار خطاؤں کو معاف کر و تب جا کے گزر ہوتا ہے۔ پھر کیوں کہ ساس کا رویّہ اس کے ساتھ ایسا ہوتا ہے اس لیے اس کی مجبوری کا بھی خیال کریں۔

۸۲۹) **حال:** دل میں بہت گھٹن ہوتی ہے ان کے رویّے سے، زندگی بہت اداس اور

افسردہ لگنے لگتی ہے، دل یہ بھی چاہتا ہے کہ ان کو اس رویّے سے نجات دلاؤں پر کچھ کر نہیں پاتا۔ حضرت والا! اصلاح فرمائیں۔

جواب: ساس بہو میں آپس میں اختلاف رہتا ہی ہے۔ اکثر ساس کی زیادتی ہوتی ہے۔ اس لیے بیوی کی دِل جوئی کریں۔

۸۳۰) حال: چند مہینوں سے معاشی تنگی رہنے لگی ہے۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پاس کچھ بھی نہیں ہوتا تو دل بہت پریشان رہنے لگتا ہے، جمعیتِ قلب میں بہت کمی آجاتی ہے شرمندگی محسوس ہونے لگتی ہے، ساتھ ہی ساتھ دل کو یہ یقین دلاتا ہوں کہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی حکمت پر مبنی ہے لیکن سب زبانی باتیں لگتی ہیں، عقلی طور پر تو یقین ہوتا ہے لیکن ظاہری پریشانی ہوتی ہے۔ حضرت والا! کیا اس کی وجہ دنیا کی محبت ہے؟

جواب: نہیں، یہ طبعی بات ہے۔ عقلی طور پر یقین ہونا کافی ہے۔ طبعی پریشانی سے کوئی حرج نہیں۔

۸۳۱) حال: حضرت! دعا بھی فرمادیں اور کوئی وظیفہ بھی عنایت فرمادیں کہ یہ تنگی دور ہوجائے۔

جواب: یَاصَمَدُ یَاعَزِیْزُ یَامُغْنِیُ یَانَاصِرُ ہر نماز کے بعد ۱۱ بار، اوّل آخر درود شریف ۳، ۳بار۔ اگر یہ پہلے ہی پڑھتے ہیں اور دماغ میں طاقت ہے، نیند پوری (کم سے کم چھ گھنٹے) آتی ہو تو ۳۰۸ مرتبہ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ بھی دن میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

۸۳۲) حال: حضرت والا! بہت عرصے سے یہ خواہش ہے کہ گھر والوں میں کچھ ذکر اللہ کا اہتمام اور گناہوں سے بچنے کی فکر پیدا ہوجائے۔ اہلیہ اور ہمشیرہ تو الحمد للہ! اس کی پابند ہیں لیکن بھائی اور ابو اس سے دور ہیں، اس سلسلے میں ایک بات ذہن میں آتی ہے حضرت والا اصلاح فرمادیں کہ گھر میں کم از کم ہفتہ وار ایک دن اجتماعی ذکر اللہ کا اہتمام کیا جائے پھر یوں ذہن میں آتا ہے کہ جمعہ کے دن عصر کے بعد ختمِ خواجگان چشت کا اہتمام سب مل کر کرلیں۔ یوں اللہ تعالیٰ کی ذات سے امید ہے

کہ ذکر اللہ کی روشنی سے گناہ کی ظلمتیں دور ہو جائیں گی۔ اس کے علاوہ میرا معمول ہے کہ رات کو سونے سے پہلے سب کو جمع کر کے کتاب سنایا کرتا ہوں۔ اس میں سب سے پہلے اپنی نیت کرتا ہوں۔

جواب: جو معمول کتاب سنانے کا ہے ہدایت کے لیے تو یہی کافی ہے البتہ اگر والدین راضی ہوں تو ایک تسبیح لا الٰہ الا اللہ کی پڑھ لیا کریں اور دعا زیادہ کریں۔

۸۳۳) حال: حضرت والا! میں خط کی طوالت پر بہت بہت معافی چاہتا ہوں۔

جواب: کوئی مضایقہ نہیں۔

۸۳۴) حال: لجاجت سے معافی کا طلب گار ہوں، ایک یہی در ہے جس پر حقیر اپنی دل کی داستان سنا دیتا ہے اور اطمینان اور تسلی پاتا ہے۔ حضرت والا! سچ کہتا ہوں کبھی کبھی سوچتا ہوں تو دماغ ماؤف ہونے لگتا ہے کہ کیسا اللہ کا فضل ہوا کہ مجھ جیسے گناہ گار کی آپ جیسے کامل تک رسائی ہو گئی، الحمد للہ۔ سب گھر والوں کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: دل سے دعا ہے۔

۸۳۵) حال: آج کل دل کا حال یوں ہے کہ بالکل خالی خالی محسوس ہوتا ہے۔ معمول کے مطابق خانقاہ میں حاضری کی توفیق تو الحمد للہ ہے مگر دل ہر طرح کی کیفیت سے بالکل خالی ہے۔

جواب: دل کا خالی یا بھرا ہوا محسوس ہونا کون سے مقاصد میں سے ہے؟ جب فرائض وواجبات اور سننِ مؤکدہ ادا ہو رہے ہیں اور گناہوں سے بچنے کی حتّی المقدور توفیق ہے اور کوتاہی پر توبہ واستغفار اور ندامت ہے تو دل بھرا ہوا ہے خواہ خالی محسوس ہوتا ہو۔ اگر یہ کلّیہ یاد رہے کہ کیفیات مقصود نہیں اعمال مقصود ہیں تو کیفیات نہ ہونے سے غم نہ ہو گا۔

۸۳۶) حال: اور یوں بھی محسوس ہوتا ہے کہ میں تو اپنے شیخ کی بالکل قدر نہیں کرتا، گویا عمل تو نہ پہلے اچھے کرتا تھا نہ اب کرتا ہوں لیکن یوں لگتا ہے کہ پہلے کی بہ نسبت اب اخلاص سے بھی بالکل عاری ہو چکا ہوں۔

جواب: یہ بھی شیطانی وسوسہ ہے۔ شیخ کا صحبت یافتہ اخلاص کی دولت سے محروم نہیں ہو سکتا۔

۸۳۷) حال: گویا اب خانقاہ آنا دنیوی مقاصد یا دوستوں سے تعلق ہموار کرنا ہے کہ بہت سے حضرت والا کے احباب مجھے پہچانتے ہیں، اصلاح فرما دیجیے۔

جواب: کیا دل میں یہ نیت کرکے آتے ہو کہ میں دوستوں سے دنیوی تعلقات بڑھاؤں گا یا ان سے دنیوی نفع حاصل کروں گا؟ اگر یہ مقصد نہیں تو اللہ والے دوستوں سے ملاقات میں مضایقہ نہیں بلکہ نعمت ہے۔

۸۳۸) حال: نمازوں میں بہت وساوس تنگ کرتے ہیں۔ پہلے اور نوعیت کے تھے مگر اب یوں ہوتا ہے کہ نماز شروع کی نہیں اور ہنسی آنا شروع ہو جاتی ہے، بہت مشکل سے کنٹرول کرتا ہوں۔ آخر میں یہ خوف ہوتا ہے کہ پتا نہیں نماز ہوئی بھی یا نہیں؟ (خصوصاً جب تجوید کا اہتمام کرتا ہوں)

جواب: جب ہنسی آنے لگے تو یہ سوچو کہ اللہ کے سامنے کھڑا ہوں اور اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ شیر دیکھ رہا ہو تو کیا ہنسی آئے گی؟ یہ سوچو کہ خالقِ شیر سامنے ہے۔

۸۳۹) حال: پچھلے خط میں آپ نے ریاکاری کی اصلاح فرمائی تھی، الحمد للہ بہت نفع ہوا لیکن اب بھی ایک آدھ بار ایسا ہوا کہ میں نے غیر اختیاری طور پر کوئی بات ایسی کہہ دی جس سے اپنا عمل ظاہر ہوتا ہو، پھر کوشش کی کہ کسی طرح بات کا رخ تبدیل ہو جائے۔

جواب: غیر اختیاری طور پر ریا نہیں ہوتی، ریا اختیار سے ہوتی ہے، جس کو غیر اختیاری سمجھ رہے ہو وہ اختیاری ہے۔ بات کا رخ تبدیل کرنا کافی نہیں ہے، جو ریا کا علاج بتایا گیا ہے وہ کریں اور یہ دعا کیا کریں کہ یا اللہ! میرے نیک کاموں میں جو میرے نفس کی شرارت سے ریا وغیرہ شامل ہو گئی ہو اس کو معاف فرما دیں۔

۸۴۰) حال: گھر میں مکمل شرعی پردہ سو فیصد نہیں ہو پاتا۔ دل شدید کڑھتا ہے۔ ایسے موقع پر غصہ بھی خوب آتا ہے، پھر وقت کے ساتھ ساتھ کم ہو جاتا ہے۔ آپ سے

کہنے کا ارادہ ہوتا ہے لیکن کوتاہی کرتا ہوں۔ بات یہ ہے کہ گھر والی اور بندے کا تو پردے کا ارادہ ہوتا ہے لیکن والد صاحب مکمل احتیاط نہیں فرماتے۔ وہ اپنے طور پہ اچھا کر رہے ہوتے ہیں لیکن کیوں کہ وہ خود شرعی پردہ نہیں کرتے لہٰذا ان کی کوشش نامکمل ہوتی ہے جس کی وجہ سے احتمال ہوتا ہے کہ کوئی غیر مرد گھر والی کو کبھی دیکھ سکتا ہے۔ یہ بات میری غیرت کو جوش دیتی ہے مگر میں ان کو سمجھانے سے قاصر ہوں۔ اس کی مثال گھر میں مالی کی آمد و رفت ہے۔ ایک بار جب میں گھر پہ تھا تو دیکھا کہ مالی آگیا تھا اور پانی دے رہا تھا مگر والد صاحب نے فوراً اطلاع نہیں دی اور جب اطلاع دی اس وقت تک بے پردگی شاید ہو بھی چکی ہو۔

**جواب:** سمجھانے سے کیوں قاصر ہو؟ جب والد صاحب کسی نامحرم کو گھر میں بلائیں تو ان سے کہہ دو کہ پہلے گھر میں اطلاع کریں بعد میں بلائیں۔ اس میں ڈرنے کی کیا بات ہے؟ اور یہ کون سا ادب ہے کہ دین کی بات بھی نہ کر سکو۔ بولنے کے موقع پر سکوت اور سکوت کے موقع پر بولنا جرم ہے۔

۸۴۱) **حال:** گھر میں چھوٹے بچے ہیں اکثر کھانے کے ذرات پاؤں میں آتے ہیں۔ ہر وقت ان کو اٹھانے میں سستی ہوتی ہے۔

**جواب:** جب وہ کھا چکے ہوں فوراً صاف کر دو یا اپنی گھر والی سے صاف کروا دو، اس میں سستی نہ کرو۔ جو بچے سمجھ دار ہیں ان سے کہو کہ گرے ہوئے ذرات اٹھا کر ایک طرف رکھ دیں اور ان کو سمجھاؤ کہ اللہ تعالیٰ نے یہ رزق کھانے کو دیا ہے اگر ادھر ادھر گراؤ گے تو اللہ میاں نہیں دیں گے۔

۸۴۲) **حال:** حضرت! جو ہر مہینے ایک خط لکھنا ہوتا ہے کیا اگر کسی وجہ سے خط کا جواب آنے میں کچھ دن زیادہ لگ جائیں تو اس صورت میں بھی کیا نیا خط لکھ لینا چاہیے؟ یا جواب آنے کے بعد ایک مہینے کے اندر اندر لکھنا چاہیے؟ حضرت! آپ اصلاح فرما دیجیے، آپ کا بے حد احسان ہو گا۔

**جواب:** ایک مہینہ کوئی شرط نہیں ہے، اگر پندرہ دن میں جواب نہ آئے تو دوسرا خط

لکھ سکتے ہو یا اگر کوئی ضروری بات پوچھنی ہو تو بھی لکھ سکتے ہو۔ ایک مہینہ پورا کرنا ضروری نہیں ہے۔

۸۴۳)**حال:** عرض یہ ہے کہ بندہ اللہ تبارک وتعالیٰ کے انتہائی کرم اور فضل کے صدقے آپ سے ۲۰۰۰ء میں جب کہ دورۂ حدیث کا طالب علم تھا بیعت ہوا تھا۔ فراغت کے بعد تبلیغ میں سال لگایا اور پھر تخصص فی الفقہ الاسلامی بھی علامہ بنوری ٹاؤن سے کیا اور وقتاً فوقتاً خانقاہ بھی حاضر ہوتا رہا اور الحمد للہ ایک دو بار خانقاہ میں تین چار دن تک قیام بھی کیا۔ پھر اللہ کے حکم اور حضرت والا کی توجہات کے صدقے ۲۰۰۴ء میں اس ناپاک کو آپ دامت برکاتہم کے ساتھ عمرے کے سفر کی سعادتِ لازول نصیب ہوئی۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل تھا کہ مجھ جیسے ناکارہ کو آپ کی صحبت و رفاقت میں حرمین شریفین کی زیارت نصیب ہوئی، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ اس کے بعد بھی خانقاہ حاضری ہوتی رہی لیکن اپنی نااہلی کی وجہ سے مسلسل پابندی کے ساتھ نہ ہو سکی۔ ابھی دوسال پہلے آپ کے خلیفہ حضرت مولانا...... صاحب دامت برکاتہم سے اصلاحی تعلق قائم کیا ہے اور الحمد للہ ان کے پاس تقریباً ۱۸ دن قیام کا بھی موقع ملا، فَالْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذَالِکَ۔ اس وقت بندے کی مصروفیات بہت بڑھ چکی ہیں، کیوں کہ امامت و خطابت کی ذمہ داری بھی ہے، پھر ایک بنات کے مدرسے میں نائب مہتمم کی خدمت بھی ہے، اس کے علاوہ ایک قرآنی تعلیم کا ٹرسٹ جس کے تحت الحمد للہ اس وقت پورے پاکستان میں ۳۶ کے قریب مکاتبِ قرآنیہ اور مدارسِ دینیہ چل رہے ہیں، اس کی ذمہ داری بھی ہے، اس کے علاوہ متعدد مساجد جن کے تحت ائمۂ مساجد کو فکر مند کرنا اور مساجد میں مختلف کورسز کروانا تاکہ عوام الناس کا رابطہ علمائے کرام سے زیادہ سے زیادہ ہو سکے اور وہ دین کی بنیادی باتیں سیکھ سکیں، اس کی بھی ذمہ داری ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی چھوٹی موٹی کئی ذمہ داریاں ہیں۔

**جواب:** ہمارے بزرگوں نے مدرسۃ البنات میں مَردوں کے عمل دخل کو پسند نہیں

فرمایا، بلکہ مدرستہ البنات کے قیام ہی کو پسند نہیں فرمایا۔ اس کے علاوہ جو بھی دینی کام کریں اس سے پہلے اپنے نفس کی اصلاح اور صحبتِ شیخ کو ضروری سمجھیں اور اس کا اہتمام کریں ورنہ اس کے بغیر کسی دینی کام میں برکت نہیں ہوگی۔ حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس زمانے میں ایمان کی حفاظت کے لیے صحبتِ اہل اللہ فرضِ عین ہے۔ تمام تر دینی مصروفیات کے باوجود اپنی اصلاح کے لیے وقت نہ نکالنا اپنے کو خسارے میں ڈالنا ہے۔ اخلاص دینی کاموں کے کرنے سے پیدا نہیں ہوتا۔ مولانا گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اخلاص بغیر صحبتِ اہل اللہ کے نصیب ہی نہیں ہوسکتا۔

۸۴۴) **حال:** جتنی ذمہ داریاں بڑھتی جارہی ہیں اتنا ہی اپنی کم مائیگی کا احساس بڑھتا جارہا ہے اور یہ احساس کہ میں بالکل نااہل ہوں اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ دل میں یہ آتا ہے کہ میری نالائقی کی وجہ سے کہیں ان شعبوں میں نقصان نہ آجائے اور میری نحوستِ اعمال کی وجہ سے یہ کام عند اللہ مقبول نہ ہوسکیں، میں تمام ذمہ داریوں سے پیچھے ہٹ جاؤں۔ پھر یہ بھی خیال آتا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کام لے رہے ہیں تو تم کون ہوتے ہو پیچھے ہٹنے والے، اپنی کمیوں کو دور کرو اور اپنے شیخ سے اپنے اسباق کی تکمیل کرواؤ۔ حضرت! سخت الجھن میں مبتلا ہوں۔ آپ سے انتہائی مؤدبانہ اور عاجزانہ استدعا ہے کہ بندے کی حالتِ زار کی طرف توجہ فرمائیں اور علاج تجویز فرمائیں، جزاکم اللہ خیراً۔

**جواب:** مندرجہ بالا سطور میں اس کا جواب مذکور ہے۔ جو دینی کام اللہ لے رہا ہے ان کو ترک نہ کریں۔ کم مائیگی کا احساس مبارک ہے لیکن کسی دینی کام کو ترک نہ کریں۔

۸۴۵) **حال:** جنابِ عالی! امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ میں بھی الحمدللہ خیریت سے ہوں۔ میں فی الحال اقراء کے اسکول میں جاب (Job) کرتا ہوں۔ آپ سے بیعت ہوئے تقریباً دوسال پورے ہونے کو ہیں۔ حال درج ذیل ہے: بدنظری کے مرض میں پہلے سے کچھ افاقہ ہوا ہے۔ مزید کوئی علاج تجویز فرمائیں۔

**جواب:** پرچہ ''علاجِ بدنظری'' خانقاہ سے حاصل کریں اور روزانہ پڑھیں۔ ہر غلطی

پر بیس روپے صدقہ دیں۔

٨٤٦)حال: دین و دنیا کے کسی کام میں دل نہیں لگتا۔ کوئی علاج یاذکر تجویز فرمائیں۔

جواب: مریض کو طبیب سے دوا تجویز کروانے کا حق نہیں، اپنا مرض بیان کرے اور جو علاج وہ تجویز کرے اس پر عمل کرے۔ علاج کی نیت سے ذکر اللہ کی فرمایش کرنا خلافِ اُصول اور خلافِ ادب ہے اور علاج یہ ہے کہ بہ تکلف دل لگائیں، دل لگنا ضروری نہیں۔

٨٤٧)حال: ان شاء اللہ اس سال رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف خانقاہ کی مسجد میں کرنے کا ارادہ ہے، دعا فرمادیں۔ ابھی تک خانقاہ میں وقت نہیں لگایا، چالیس دن یا چار ماہ کی دعا فرمادیں۔

جواب: کیا مجلس میں شرکت کرتے ہو؟ اور کس دن کرتے ہو؟

٨٤٨)حال: معمولاتِ ذکر کی پابندی نہیں ہوتی، کوئی آسان علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: وقت مقرر کرکے ہمت کرکے شروع کردیں۔ کام کرنے سے ہوتے ہیں۔

٨٤٩)حال: اللہ کے راستے میں وقت لگانے کے لیے کہاں جاؤں؟ جہاد، دعوت و تبلیغ یا خانقاہ؟

جواب: اعمال کی قبولیت کا مدار اخلاص پر ہے اور اخلاص پیدا ہوتا ہے صحبتِ اہل اللہ سے۔ پس تقدم و تأخر کا فیصلہ خود کرلو۔

٨٥٠)حال: نکاح کا ارادہ ہے دعا فرمادیجیے۔ ایمان پر خاتمے کی بھی دعا فرمادیجیے۔

جواب: جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

٨٥١)حال: معمولاتِ ذکر کے علاوہ کوئی ایسا ذکر تجویز فرمادیں جو ہر وقت کرسکوں۔

جواب: معمولاتِ ذکر پورا کریں۔ ہر وقت کا ذکر قلب و نظر کی حفاظت ہے۔ اس کا جان کی بازی لگا کر اہتمام کریں۔

٨٥٢)حال: الحمد للہ! حضرت والا کے مواعظ کا مطالعہ کرتا رہتا ہوں اور کمپیوٹر پر سی

ڈی سے بیان بھی سنتا رہتا ہوں مگر خانقاہ بہت ہی کم جاتا ہوں۔ دعا اور علاج تجویز فرمادیں۔

**جواب:** تعجب ہے کہ جو کرنے کا کام ہے اور اصل کام ہے وہ کم کرتے ہو، مطالعہ ضروری ہے یا صحبتِ شیخ؟

۸۵۳) **حال:** حضرت! مسئلہ یہ ہے کہ میری ایک استانی (باجی) ہیں، میں ان سے انتہائی شدت کے ساتھ محبت کرتی ہوں۔ وہ بہت زیادہ نیک ہیں، طالبات ان کے پاس اپنے مسائل وغیرہ حل کرانے کے لیے جاتی ہیں۔ بہت ساری طالبات ان سے باتیں وغیرہ کرنے کی وجہ سے اللہ کی طرف بہت راغب ہوئی ہیں۔ حضرت! شروع شروع میں جب میں ان کے پاس جانے لگی تو میری نیت یہ تھی کہ میں اللہ کے لیے ان سے تعلق رکھوں گی، پھر آہستہ آہستہ مجھے ان سے شدید محبت ہوگئی، اتنی زیادہ کہ میرے ذہن پر ان کے خیالات ہر وقت چھائے رہتے ہیں۔ میں بہت زیادہ ان کے بارے میں سوچتی رہتی ہوں۔ خیالات میں ان سے باتیں کرتی رہتی ہوں۔ ان سے میری محبت اتنی بڑھ گئی ہے کہ اگر کوئی اور طالبہ باجی سے زیادہ محبت کرتی ہے تو مجھے اس سے حسد ہونے لگتا ہے اور اگر باجی کسی اور طالبہ کو ذرا سی زیادہ اہمیت دیتی ہیں تو مجھے اور زیادہ اس طالبہ سے حسد ہوتا ہے اور دل میں بہت شدید گھٹن محسوس ہوتی ہے۔ پھر میرا پورا دن یوں ہی گزرتا ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ میں باجی کے پاس جاتی ہوں اور باجی مجھے زیادہ اہمیت نہیں دیتیں تو مجھے بہت دکھ ہوتا ہے اور بہت رونا آتا ہے۔ حضرت! میں اس مسئلے کی وجہ سے انتہائی پریشان ہوں۔ اس سے میری عبادات پر بہت اثر پڑتا ہے، میں نماز پڑھ رہی ہوتی ہوں تو میرے دل میں باجی کے خیالات آنا شروع ہوجاتے ہیں، پھر میں نماز بالکل بھول جاتی ہوں، بس ایسے ہی پڑھتی رہتی ہوں۔ مجھے پتا ہی نہیں چلتا کہ میں نے کون سی سورۃ پڑھی تھی۔ حضرت! میں بار بار سر جھٹکتی ہوں، بہت بار خیالات کو نکالنے میں کامیاب بھی ہو جاتی ہوں مگر پھر دوبارہ آجاتے ہیں، حضرت! میں نماز چھوڑ کر رونا شروع کر دیتی

ہوں کہ میرے اوپر یہ خیالات اتنا کیوں چھا گئے ہیں۔ بار بار نیت کرتی ہوں کہ میں صرف اللہ کے لیے باجی کے ساتھ تعلق رکھوں گی مگر میں اپنی نیت سے مطمئن نہیں ہوتی۔ حضرت! اللہ کے لیے محبت کرنے میں تو ایک اطمینان و سکون ہوتا ہے مگر میں تو بہت بے چین رہتی ہوں۔ خاص کر اپنے حسد کرنے پر بہت پریشان ہوں۔ حضرت! میں کیا کروں؟ میں باجی سے بالکل قطع تعلق بھی نہیں کرسکتی کیوں کہ ایک تو وہ میری استانی ہیں اور دوسرے یہ کہ مجھے ان سے دینی فائدہ بھی بہت ہوتا ہے۔ حضرت! سب سے پہلے مجھے یہ بتا دیجیے کہ یہ عشقِ مجازی ہے یا نہیں؟ میں باجی کی خوبصورتی کی وجہ سے محبت نہیں کرتی ہوں بلکہ ان کی سیرت کی وجہ سے کرتی ہوں لیکن پھر بھی شدید محبت کرتی ہوں۔

**جواب:** یہ نفس کا دھوکا ہے کہ یہ محبت سیرت کی وجہ سے ہے، اندر صورت کی محبت چھپی ہوتی ہے اور نفس دوسری تاویلیں کرتا ہے۔ محبتِ للّٰہی میں یہ کیفیت نہیں ہوتی جو خط میں تحریر کی گئی ہے۔ ان باجی سے پڑھنا اور ملنا جلنا چھوڑ دیں۔

۸۵۴) **حال:** مجھے ڈر یہ لگتا ہے کہ کہیں یہ محبت اللہ تعالیٰ کی محبت سے زیادہ نہ ہو۔ میں سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا چاہتی ہوں مگر میرے لیے یہ چیز سب سے بڑی رکاوٹ بن رہی ہے۔ اس سے نجات پانا میرے لیے بہت ضروری ہے۔ حضرت! آپ مجھے بتائیے کہ کیا میری محبت بالکل ناجائز ہے؟ مجھے نہیں معلوم کہ میں ان سے اتنی شدید محبت کیوں کرتی ہوں اور کیا میرا یہ تعلق صرف اللہ کے لیے ہو سکتا ہے؟ مجھے اس کے لیے کیا کرنا پڑے گا؟ حضرت! میں ان شاء اللہ ہر کام کروں گی۔ بس مجھے اللہ تعالیٰ کی خالص محبت مل جائے اور میں اپنی نمازوں کو کس طرح خلوص بھری بناؤں کہ میرے دل و دماغ سے باجی کے خیالات نکل جائیں؟ آپ مجھے اس مسئلے کا مفصّل جواب ضرور دے دیجیے۔ میں بہت پریشان ہوں اور اس کے ساتھ یہ مسئلہ بھی ہے کہ میں مدرسہ آنے سے پہلے ٹی وی اور فلم اور ڈائجسٹ وغیرہ کی گندگیوں میں ملوث تھی۔ الحمد للہ! اب تو ان سے بہت دور ہوں

اور چھوڑ چکی ہوں مگر حضرت! میرا ذہن بہت گندہ ہے کیوں کہ وہ ڈرامے اور کہانیاں وغیرہ میرے ذہن میں آتے ہیں اور نامحرموں کے خیالات آتے ہیں۔ کئی بار انہیں جھٹکتی ہوں مگر بچ نہیں سکتی۔

**جواب:** بچ سکتی ہیں۔ گندے خیالات کا آنا گناہ نہیں ہے ان میں مشغول ہونا گناہ ہے۔ اس کا علاج خیالات کو جھٹکنا اور بھگانے کی کوشش کرنا نہیں ہے بلکہ کسی اور مباح کام میں مشغول ہوجانا یا گھر والوں سے گفتگو کرنے لگنا ہے۔

۸۵۵) **حال:** خود اپنے ذہن سے تصورات میں اس کہانی کو چلاتی رہتی ہوں پھر ذرا ندامت ہوتی ہے تو توبہ کرتی ہوں۔ کچھ دنوں بعد پھر اسی میں لگ جاتی ہوں اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ان گندے اور فاسد خیالات سے بچنے کے لیے اپنی ان ہی باجی (جن کا ذکر اوپر کرچکی ہوں) کے خیالات لے آتی ہوں کہ کم از کم اس گندے گناہ سے تو بچ سکوں۔

**جواب:** بجائے ان کا خیال لانے کے اپنے شیخ کے کسی وعظ کا مطالعہ شروع کردیں یا اللہ تعالیٰ کے انعامات اور گناہوں کے نقصانات اور سزا کو دو تین منٹ سوچ لیا کریں۔

۸۵۶) **حال:** کیوں کہ اس میں تو نامحرم مَردوں کے خیالات خود جان بوجھ کر لاتی ہوں اور آگے بڑھاتی ہوں۔ اس میں تو مجھے یقین ہے کہ یہ گناہ ہے مگر حضرت! کیا ان سے بچنے کے لیے جو میں باجی کے خیالات لاتی ہوں کیا وہ بھی گناہ ہیں؟

**جواب:** یہ پاخانہ کو پیشاب سے دھونا ہے۔ گندگی کیا گندگی سے زائل ہوسکتی ہے؟

۸۵۷) **حال:** حضرت! اس پورے مسئلے کی وجہ سے شدت سے پریشان ہوں، مجھے لمحہ لمحہ احساس ہوتا ہے کہ میں بہت گندگی میں پڑی ہوں۔ حضرت! صرف اللہ کے لیے مجھے اس گندگی سے نکال دیں۔ میں زندگی بھر آپ کی احسان مند رہوں گی اور آخری وقت تک آپ کی ممنون اور دعاگو رہوں گی، ان شاء اللہ۔ حضرت! میں بہت نالائق بندی ہوں اور دعاؤں کی انتہائی محتاج ہوں۔ حضرت! میں آپ کی مریدہ ہوں۔ آپ اپنی بیٹی سمجھ کر اور اللہ کی ایک گناہ گارہ بندی سمجھ کر اللہ سے میری سفارش کر

دیجیے کہ اللہ مجھے اپنی شدید بلکہ اشد محبت دے دے اور مجھے اپنا بنالے۔ میں اللہ کی بہت متلاشی ہوں کہ مجھے اللہ مل جائے۔

**جواب:** مطمئن رہو۔ جو اللہ کو تلاش کرتا ہے اس کو اللہ ضرور ملتا ہے۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

۸۵۸) **حال:** الحمد للہ! محض اللہ کے فضل ورحمت اور حضرت والا دامت برکاتہم کے طفیل بندہ امسال گیارہویں شب شعبان بعد نمازِ عشا بغرضِ اصلاح خانقاہ میں حضرت والا دامت برکاتہم کے قدموں میں چلّے کے لیے پڑ گیا ہے اور حضرت والا سے عاجزانہ درخواست کرتا ہے کہ خدارا بندہ حقیر فقیر کی اصلاح فرمادیجیے۔

یہ بندہ تقریباً سولہ سترہ سال حضرت والا مفتی... نوراللہ مرقدہٗ سے بیعت کے تعلق کے ذریعے سے منسلک رہا اور اب حضرت والا دامت برکاتہم سے بیعت کا تعلق قائم کیے تقریباً آٹھ سال ہورہے ہیں۔ پہلے نہ حضرت والا حضرت مفتی صاحب نوراللہ مرقدہٗ کی کما حقہٗ قدر ہوئی اور نہ اب حضرت والا دامت فیوضہم کی کما حقہٗ قدر ہوئی۔ اللہ تعالیٰ میری اس کوتاہی سے درگزر فرمائے۔ حضرت والا سے بھی دعاؤں کا خواستگار ہوں۔

**جواب:** دعا کرتا ہوں۔

۸۵۹) **حال:** اب اللہ کی توفیق اور حضرت والا دامت فیوضہم کے طفیل عزم کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ ہر مہینے اپنے احوال کی اطلاع کروں گا اور حضرت والا کی ہدایات پر ان شاء اللہ العزیز عمل کی بھرپور کوشش کروں گا۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۸۶۰) **حال:** کاش! یہ چلّہ پہلے ہو جاتا۔ اس چلّے سے بندے کو یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے ابھی نیا نیا بیعت ہوا ہوں۔ الحمد للہ! محض حضرت والا کے طفیل یہ کہنے کی جسارت کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ جان جائے تو جائے اللہ کو ناراض نہیں کروں گا۔

**جواب:** ماشاء اللہ، اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔

۸۶۱)**حال:** حضرت والا! اپنی نالائقیوں کے ذیل میں تفصیل عرض کررہا ہوں۔ جس وقت میری شادی ہوئی، آج سے تقریباً چوبیس پچیس سال پہلے، میرے تین بھائی چھوٹے اور نابالغ تھے جن سے میں نے بالغ ہوجانے کے بعد بھی اپنی بیوی کو پردے کی تاکید نہیں کی۔ اگرچہ بالکل عام تو ان بھائیوں کا سامنا نہیں ہوتا لیکن کوئی ضروری بات ہو تو سامنے آکر ہوتی ہے۔ میں اعتراف کرتا ہوں کہ یہ میری نالائقی ہے۔ اللہ مجھے معاف فرمائے۔ حضرت والا سے بھی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اب عزم کرتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ! ان سے شرعی پردہ کرواؤں گا۔

**جواب:** فی الحال تو یہ جذبات ہیں عزم کی حقیقت اس وقت ہوگی جب پردہ شروع کراکے اطلاع کریں۔

جذبات ہی پہ اپنے نہ مجذوبؔ شاد رہ
جذبات ہیچ ہیں جو مرتّب عمل نہ ہو

۸۶۲)**حال:** یہی صورتِ حال بندے کے ساتھ اپنے سسرال میں ہے کہ برادرانِ نسبتی کی بیویوں سے شرعی پردہ نہیں ہوسکا۔ جس کی اصل وجہ یہ ہے کہ وہ سامنے آجاتی ہیں اور پھر اس طرح نظر پڑتی ہے اور بات چیت بھی ہوتی ہے اور ان میں جو سب سے بڑی ہیں وہ امریکا میں رہتی ہیں، ڈاکٹر ہیں اور میرے یہ برادرِ نسبتی بھی ڈاکٹر ہیں۔ ان کا کئی کئی سال بعد آنا ہوتا ہے اور یہ چوں کہ پردہ بالکل بھی نہیں کرتی ہیں اس لیے سامنے آجاتی ہیں اور بات چیت ہوجاتی ہے۔ اب میں عزم کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ! ان سب سے شرعی پردہ کروں گا۔ کمپیوٹر اور موبائل میں اب تک ویڈیو وعظ اور نعتیں سنتا رہا ہوں اور میرے ساتھ بیوی اور بچے بھی یہ ویڈیو وعظ اور نعتیں سنتے ہیں۔ اب میں عزم کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ! اب ویڈیو وعظ اور نعتیں نہیں سنوں گا۔

**جواب:** تعجب ہے کہ عالم ہوکر اور اتنے برسوں تعلق کے بعد بھی شریعت کی بنیادی باتوں پر بھی عمل کی توفیق نہیں ہے۔ آپ نے لکھا ہے کہ پردہ نہیں ہوسکا، نظر پڑجاتی

ہے، بات چیت ہو جاتی ہے، یہ کیوں نہیں کہتے کہ پردہ نہیں کرتا، نظر ڈال دیتا ہوں، بات چیت کرتا ہوں، گویا آپ کرتے نہیں نفس آپ سے یہ کام کرا دیتا ہے، آپ گویا مجبور ہیں، اعترافِ قصور بھی صحیح نہیں۔ افسوس ہے کہ آپ عالم ہو کر، ان کی ڈاکٹری سے متأثر ہو کر، ان کے بے پردگی سے سامنے آنے کو منع نہیں کرتے۔ اگر آپ کو اپنے علم کا پاس ہوتا تو سامنے آنے پر ان کو سختی سے منع کرتے کہ میرے سامنے نہ آئیں۔ جو عالم دنیا داروں سے متأثر ہو کر احکامِ شریعت کو پسِ پشت ڈال دے اس کو ابھی علم کی ہوا بھی نہیں لگی۔ لہٰذا شرعی پردہ کریں اور بیوی کو بھی کرائیں اور ویڈیو دیکھنا بالکل بند کر دیں اور ہر ماہ اپنے حالات کی اطلاع کریں، ورنہ ہم سے تعلق نہ رکھیں، کسی اور سے تعلق کر لیں۔

۸۶۳) **حال:** حضرت والا! الحمد للہ جمعہ میں حضرت والا کے طفیل بزرگوں کی باتیں ہی سنانے کی کوشش کرتا ہوں اور بیان کے شروع اور دورانِ بیان بھی بار بار سامعین سے کہتا ہوں کہ اولاً یہ بیان اپنے لیے کر رہا ہوں اس کے بعد آپ حضرات کے لیے۔

**جواب:** اگر آپ مسجد میں امام یا خطیب ہیں اور مشاہرہ مقرر ہے تو بیان کریں ورنہ فی الحال بیان موقوف کر دیں۔ بحالتِ مجبوری اپنے کو حقیر اور نا اہل سمجھتے ہوئے اور دوسروں کو اپنے سے بہتر سمجھتے ہوئے صرف اپنی اصلاح کی نیت سے میرے مواعظ اور کتابوں کا مطالعہ کر کے بیان کریں۔

۸۶۴) **حال:** لیکن اس بات اور کیفیت کا اندازہ کیسے ہو کہ میں واقعی اخلاص کے ساتھ بیان کر رہا ہوں؟ حضرت والا سے راہ نمائی کا خواست گار ہوں۔

**جواب:** بالفرض اگر آپ کی جگہ کوئی اور عالم بیان کرنے لگے یعنی اس کو بیان کی ذمہ داری دے دی جائے تو اگر طبیعت پر گرانی نہیں ہوتی تو اخلاص ہے۔

۸۶۵) **حال:** اسی دوران اپنے بعض عزیز علماء بندے سے ملاقات کے لیے خانقاہ آئے تو ان سے بندے نے ایک کیف کے عالم میں کہا کہ یہ خانقاہ ہسپتال ہے۔ بندہ ایک بیماری کے لیے داخل ہوا تو معلوم ہوا کہ امراض تو بہت زیادہ ہیں۔ اسی طرح خانقاہ میں کچھ مخصوص امراضِ باطنہ کی اصلاح کی نیت لیے سالک آتا ہے لیکن یہاں پتا

چلتا ہے کہ میں تو امراض کا مجموعہ ہوں۔ تو ایک کیف کے عالم میں کہا کہ پتا نہیں میرے لیے اب جمعہ میں بیان کرنا درست بھی ہے یا نہیں۔

ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں
ایں خیال است و محال است و جنوں

خانقاہ میں الحمدللہ! جو لمحات گزر رہے ہیں، حضرت والا ہی کا فیض ہے کہ یوں لگتا ہے جیسے جنت میں ہوں، الحمدللہ۔

میں دن رات رہتا ہوں جنت میں گویا
مرے باغِ دل میں وہ گلکاریاں ہیں
جی چاہتا ہے ایسی جگہ میں رہوں جہاں
جیتا ہو کوئی درد بھرا دل لیے ہوئے

**جواب:** مبارک حال ہے اور مربّی سے مناسبت کی علامت ہے اور مناسبت ہی پر نفع کا مدار ہے۔ اگر ذکر اللہ، صحبتِ شیخ کا اہتمام اور گناہوں سے اجتناب کی جان لڑا کر کوشش کریں تو ان شاء اللہ بہت جلد راستہ طے ہو جائے گا۔

۸۶۶) **حال:** مہینہ بھر کا سودا (خشک سودا) لینے کے لیے کسی سپر اسٹور جیسے ناہید اسٹور، chase وغیرہ چلا جاتا ہوں اور ساتھ میں بیوی بچے سب ہوتے ہیں۔ الحمدللہ! اپنی گاڑی ہے اس میں اچھی طرح پردے میں جاتے ہیں اور مقصد اصل یہ ہوتا ہے کہ تھوڑی سی تفریح ہو جائے گی لیکن نہ جانے اس طرح جانا مناسب بھی ہے یا نہیں، راہ نمائی کا طلب گار ہوں۔

**جواب:** ایسی جگہوں پر جانے سے بچیں۔ خواتین کی نظر کی حفاظت کیسے ہوگی اور دنیا کا اتنا سارا سامان دیکھ کر ناشکری پیدا ہوگی، خواہشات بڑھیں گی، مرد و زن ساتھ ساتھ ہوتے ہیں۔ تفریح کے لیے دوسری جگہ جائیں جہاں رش (مجمع) نہ ہو۔ ایسی جگہوں پر پھر بچے ضد کرتے ہیں اور ضرورت سے زیادہ چیزیں خریدنا پڑ جاتی ہیں۔

۸۶۷) **حال:** کبھی مہینہ دو مہینہ میں کسی ریسٹورنٹ یا ہوٹل چلے جاتے ہیں جہاں

موسیقی وغیرہ نہیں ہوتی اور سب سے الگ تھلگ ہو کر کسی کونے میں جہاں چاروں طرف باقاعدہ پردہ لگا ہوتا ہے، بیٹھ جاتے ہیں۔

**جواب:** آپ پر کیوں کہ مسجد میں بیان اور امامت کی ذمہ داری ہے تو مقتدا کو ایسی جگہوں پر نہ جانا بہتر ہے۔

۸۶۸)**حال:** حضرت والا! مجھے پیٹ کا مرض ہے اور صبح خاص طور پر تکلیف رہتی ہے اس لیے مسجد جا کر نماز کی امامت مشکل ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں، میں گھر میں اپنے بچوں کے ساتھ جماعت کر لیتا ہوں، لیکن دل میں ایک کڑھن سی رہتی ہے کہ یہ کہیں بہانہ تو نہیں۔

**جواب:** یہ تو آپ خود فیصلہ کریں کہ اگر مرض ایسا ہے کہ مسجد میں شدید تکلیف یا تقاضے کا اندیشہ ہو تو معذوری ہے۔

۸۶۹)**حال:** حضرت والا! میرے اندر سستی غالب ہے (لیکن سوچتا ہوں شاید یہ سستی بھی نہیں ہے، صحت کی کمزوری ہے) وقت پر مدرسے نہیں پہنچ پاتا اور صبح میں تاخیر ہو جاتی ہے اور طلبہ بے چارے منتظر رہتے ہیں، اور کبھی شرمندگی ہوتی ہے کہ ایسا کیوں ہو رہا ہے؟

**جواب:** آپ فیصلہ خود کریں اگر سستی ہے تو سستی کا علاج صرف اور صرف چستی ہے۔ اگر اپنی ذمہ داری نہیں نباہ سکتے تو طلبہ کا نقصان نہ کریں۔ یہ بتائیں کہ اگر سرکاری حکم ہو جائے کہ وقت پر کام پر نہ آئے تو سزا ملے گی اس وقت پہنچیں گے کہ نہیں؟ اگر کمزوری ہے تو دوسرے اوقات میں بھی ہونی چاہیے۔ بہر حال یہ تو اپنا جائزہ خود لینے سے معلوم ہو گا کہ کیا وجہ ہے؟ اگر مرض ہے تو احکام دوسرے ہیں۔ یا تو مہتمم صاحب سے رعایت طلب کریں یا جو دیر ہوئی ہے اتنے اوقات کی تنخواہ واپس کریں۔

۸۷۰)**حال:** پچھلے دنوں حضرت والا نے بندے کا تھوڑا آپریشن کیا الحمد للہ اس کا بہت فائدہ ہوا۔ اگلے روز بندہ اسی طرح کے آپریشن کی امید لیے حاضرِ خدمت ہوا اور ارادہ تھا کہ آپریشن شروع ہو تو ان شاء اللہ بندہ بڑی چپل وغیرہ حضرت والا دامت

برکاتہم کے آگے پیش کرکے اپنی بیماریاں نکلوائے گا۔

**جواب:** مربّی کی ڈانٹ اگر پڑ جائے تو نعمت سمجھے مگر ڈانٹ کی تمنا نہ کرے اور آپریشن کی امید لے کر نہ آئے۔

۸۷۱) **حال:** لیکن حضرت اقدس کی طرف سے عنایات دیکھ کر آنکھوں میں آنسو آگئے اور دل سے دعا نکلی کہ یااللہ! یہ آپ کے خاص بندے کتنے شفیق ہیں اَذِلَّۃٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کی تصویر ہیں۔ کس طرح حدیث کے مطابق ہمیں ہماری کمر سے پکڑ پکڑ کر جہنم سے نکال رہے ہیں۔ یا اللہ! قدر نہیں ہوئی، معاف فرمادیں اور اب مرتے دم تک حضرت والا کے قدموں میں پڑے رہنے کی توفیق عطا فرما۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ دوستوں کے نیک گمان کی برکت سے نوازش فرمائیں۔

۸۷۲) **حال:** اور اب حضرت والا سے ایک وعدہ بھی کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ! ہر شبِ جمعہ خانقاہ میں گزاروں گا اور صبح ذکر وغیرہ سے فراغت کے بعد گھر جاؤں گا۔

**جواب:** ماشاء اللہ! بہت دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں، دعا کرتا ہوں۔

۸۷۳) **حال:** حضرت والا! جب ہلکا سا آپریشن کیا اور بندے کو پھر ندامت کے ساتھ اپنا جائزہ لینے کی توفیق ملی تو اسی دوران سوچتے سوچتے آنکھ لگ گئی اور یہ فجر کے بعد ذکر وغیرہ کے بعد ہوا۔ خواب دیکھتا ہوں کہ کسی بڑی سی مسجد کے زیرِ تعمیر صحن میں حضرت مولانا مظہر صاحب دامت برکاتہم بیٹھے ہیں اور ایک کتاب کھول کر اس کے کسی صفحے پر انگلی رکھ کر بندے سے کچھ فرمارہے ہیں۔ تھوڑے فاصلے پر بندے کے مشفق استاد حضرت مولانا... دامت برکاتہم بیٹھے ایک رومال اوڑھے ذکر فرمارہے ہیں (جب کہ حضرت کو عام طور پر میں نے کبھی رومال میں نہیں دیکھا) جب بندے نے حضرت استاد صاحب کی طرف دیکھ کر اس طرف جانے کا ارادہ کیا تو میری طرف دیکھ کر استاد صاحب نے گردن ہلائی۔ یوں لگا جیسے ذکر کر رہے ہیں اس لیے اس وقت وہاں جانے سے منع فرمارہے ہیں۔

**جواب:** مبارک خواب ہے۔ ذکر پر مداومت کی تلقین ہے۔

۸۷۴)**حال:** حضرت والا! جب سے ہسپتال (خانقاہ) میں داخل ہوا ہوں نہ جانے کیا وجہ ہے کہ حضرت مفتی ... صاحب سے بہت محبت محسوس کر رہا ہوں اور ان کی زیارت کی تمنا ہو رہی ہے۔ الحمد للہ! حضرت مفتی صاحب کی قدر و عظمت تو دل میں ہے ہی کہ ان کی سرپرستی میں بندے نے دار الافتاء ... میں تقریباً آٹھ سال تمرین کی ہے۔ لیکن اب عظمت میں اضافے کے ساتھ ساتھ محبت میں بھی اضافہ ہو رہا ہے۔

**جواب:** ہر اللہ والے سے محبت تو ہونی ہی چاہیے اور پھر استاد کی محبت تو لازمی ہے اور چوں کہ مفتی صاحب آپ کے شیخ سے بھی بہت محبت فرماتے ہیں یہ اسی کا اثر ہے۔

۸۷۵)**حال:** علاوہ ازیں خانقاہ کے در و دیوار، یہاں تک کہ یہاں کے جمعدار تک سے محبت ہو گئی ہے اور سب کو عظمت کی نگاہ سے دیکھنے کی توفیق ہو گئی اور جب حضرت کے حکم پر مولانا... صاحب کا وعظ سننے کا موقع ملا تو دل چاہ رہا تھا کہ ان کی زبان چوم لوں اور بے اختیار دل سے دعا نکلی: یا اللہ! اس خاندان کے قیامت تک آنے والے ہر ہر فرد کو جزائے خیر عطا فرما۔

**جواب:** مرشد اور اس کے ہر متعلق سے محبت اشد محبتِ مرشد کی علامت ہے۔ مبارک ہو۔ ماشاء اللہ۔ محبتِ مرشد اللہ تعالیٰ کے تمام مقاماتِ قرب کی مفتاح ہے۔

۸۷۶)**حال:** حضرت والا! آپریشن کے بعد دوسرے دن نمازِ ظہر سے فارغ ہونے کے بعد بندے کو جب دوبارہ اپنا جائزہ لینے کی توفیق ہوئی تو مارے ندامت و شرمندگی کے زمین میں گڑا جا رہا تھا یہاں تک کہ مجھے یوں لگا کہ میرا دم گھٹ رہا ہے۔ اور پھر گردن کو ہلکے ہلکے کبھی اوپر کر رہا تھا کبھی نیچے کہ یا اللہ! یہ کیا ہو گیا، میرا دم کیوں گھٹ رہا ہے؟

**جواب:** ماشاء اللہ! یہ ندامت و شرمندگی تلافیٔ مافات ہے اور آیندہ کے لیے نوید ترقیٔ درجات ہے، ان شاء اللہ۔ آپ کے حالات سے دل بہت مسرور ہوا۔

۸۷۷)**حال:** پھر فوراً ارادہ کیا کہ بھاگ کر حضرت والا کی خدمت میں جاتا ہوں، دم کر دیں گے تو ان شاء اللہ ٹھیک ہو جاؤں گا۔ حضرت والا پر قربان جاؤں، اللہ تعالیٰ

کروڑوں جانیں عطا فرمائیں۔ واللہ! ابھی سوچا ہی تھا کہ عین اسی وقت یوں لگا کہ اب دم گھٹنے کی کیفیت ختم ہو رہی ہے۔ اور معمول کے مطابق سانس لینے لگا لیکن جو فرحت وانبساط کی کیفیت ملی کچھ نہ پوچھیے کیا لطف و سرور تھا۔ حضرت والا! بہت لمبی عرضی ہوگئی معاف فرمادیں۔

## ان ہی صاحب کا دوسرا خط

۸۷۸) **حال:** السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! حضرت والا کو اصلاحی خط میں بیماری کی اطلاع کرکے فوراً الحمدللہ! حضرت والا کے طفیل اللہ پاک نے توفیق مرحمت فرمائی، بندے نے موبائل سے میسج کے ذریعے بھائیوں سے شرعی پردے کی تاکید کردی اور اہلیہ سے بھی کہہ دیا کہ اب ان دیوروں سے بھی شرعی پردہ شروع کریں جس طرح ان سے بڑے دیگر دیوروں سے الحمدللہ شرعی پردے کا اہتمام ہے۔ الحمدللہ! اس پر عمل درآمد شروع ہوگیا ہے۔

**جواب:** الحمدللہ تعالیٰ! بہت دل خوش ہوا۔

۸۷۹) **حال:** حضرت والا! یہ بندے کی ہی کمزوری تھی کہ اس معاملے میں دیوثیت کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف فرمائے۔ اگر شروع سے اس کے لیے میں اپنی اہلیہ اور ان بھائیوں سے کہہ دیتا تو شرعی پردہ ہوجاتا۔

**جواب:** جب تلافی کردی، توبہ کرلی تو اللہ تعالیٰ تمام خطاؤں کو معاف فرمادیتے ہیں اور اپنا محبوب بنالیتے ہیں۔ اب ان خطاؤں کو یاد بھی نہ کریں۔

۸۸۰) **حال:** حضرت والا! الحمدللہ میرا نکاح میرے شیخِ اوّل حضرت مفتی... صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے پڑھایا تھا اور نکاح کے بعد میری اہلیہ بھی بندے کے ساتھ متواتر مجالس میں جاتی تھیں، بعد میں بچوں کی ولادت اور گھریلو مصروفیات اور اپنی مصروفیات کی وجہ سے اس میں انقطاع آگیا اور اہلیہ کا آنا جانا موقوف ہوگیا۔ اور اب حضرت والا کی برکت سے عزم کیا ہے کہ ان شاء اللہ حتّی الامکان ہر اتوار صبح کی مجلس میں اہلیہ اور تمام بچوں اور بچیوں کو لاؤں گا اور خود ہر شب جمعہ ان شاء اللہ خانقاہ

میں گزاروں گا، حضرت والا سے دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! یہ بہت ضروری ہے، ان شاء اللہ بہت نفع ہو گا۔ دل و جان سے دعا ہے۔

۸۸۱) **حال:** جب میں نے اہلیہ کو بھی موبائل کے ذریعے شرعی پردے کے اہتمام کا کہا تو وہ بے چاری خوش ہو گئیں اور الحمد للہ جب میرے بھائی ایک دو روز بعد ہمارے ہاں آئے تو ان کے لیے افطاری وغیرہ بیٹھک میں پہنچاتی تھیں۔

**جواب:** ماشاء اللہ۔

۸۸۲) **حال:** الحمد للہ! حسب بالا بندے نے اپنی اہلیہ کو فون کے ذریعے بتلا دیا کہ آئندہ سے میں آپ کی بھابیوں سے شرعی پردہ کروں گا، انہیں اطلاع کر دیں۔ حضرت والا کی برکت سے، اللہ کی رحمت سے امید رکھتے ہوئے عرض کرتا ہوں کہ اب ان سے مکمل شرعی پردے کا اہتمام ہو گا۔ جس پر عمل درآمد کے ساتھ ہی ان شاء اللہ حضرت والا کو اطلاع کروں گا۔ حضرت والا سے استقامت کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ بہت ہی دل خوش ہوا۔ اللہ تعالیٰ استقامت عطا فرمائیں۔ دل و جان سے دعا ہے۔

۸۸۳) **حال:** حضرت والا! عزم کرتا ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ ان شاء اللہ العزیز ویڈیو میں نعتیں وغیرہ بالکل نہیں سنوں گا اور نہ ہی دیکھوں گا۔ حضرت والا! معاف فرمادیں۔

کجا رویم بفرما ازیں جناب کجا

**جواب:** ؎

سر ہمانجا نہہ کہ بادہ خوردئی

۸۸۴) **حال:** ان شاء اللہ حضرت والا کے مواعظ و کتب کا مطالعہ کر کے ہی جمعہ کا بیان اور دیگر وعظ وغیرہ (جن کی اجازت حضرت والا مرحمت فرمادیں) کروں گا۔

**جواب:** اجازت ہے۔

۸۸۵) **حال:** حضرت والا کے طفیل الحمدللہ اپنے اندر یہ ہمّت پاتا ہوں کہ میرے سامنے کوئی اور عالم دین بیان کریں تو ان شاء اللہ مجھے گرانی نہیں ہوگی۔

**جواب:** یہ دلیلِ اخلاص ہے، مبارک ہو۔

۸۸۶) **حال:** حقیقت یہ ہے کہ سالک خانقاہ میں بزعمِ خود کسی ایک مرض کی اصلاح کے لیے آتا ہے۔ آنے کے بعد پتا چلتا ہے کہ اندر تو امراض کی بھرمار ہے۔ جب تک خانقاہ سے باہر تھا اندازہ نہیں ہوا۔ لیکن خانقاہ میں آنے کے بعد پردہ اٹھتا ہے اور پھر پتا چلتا ہے کہ میرے اندر تو فلاں بیماری ہے، فلاں بیماری ہے وغیرہ۔

**جواب:** اپنے امراض کا احساس ہو جانا بھی نعمتِ عظمیٰ ہے اور ذریعۂ اصلاح ہے، یہ ہمارے سلسلے کی برکت ہے۔

۸۸۷) **حال:** حضرت والا! فون کے ذریعے اہلیہ سے کہہ دیا ہے کہ آیندہ سب کو لے کر کسی بڑے سپر اسٹور وغیرہ نہیں جائیں گے۔ جسے سن کر اہلیہ نے تھوڑا ناز تو کیا ہے لیکن اُمید ہے کہ حضرت والا کی برکت سے ان شاء اللہ! کامیابی ہو جائے گی۔ حضرت والا سے دعاؤں کی درخواست ہے اور ان شاء اللہ آیندہ ماہ اس کا صحیح اندازہ ہو جائے گا۔ جس کی اطلاع ان شاء اللہ! حضرت والا کو کر دوں گا۔ ان شاء اللہ جو بہتر صورت ہے اسی کو اختیار کروں گا۔ حضرت والا سے استقامت کے لیے دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ، دعا کرتا ہوں۔

۸۸۸) **حال:** حضرت والا! پچھلے خط میں آپ نے جو مدرسہ دیر سے پہنچنے سے متعلق ارشاد فرمایا تھا تو اس طرح کے معاملات میں باقاعدہ حساب لگا کر تنخواہ وضع کرنے کا اُصول ادارے میں ہے لیکن میں عزم کرتا ہوں کہ حضرت والا کے طفیل تاخیر نہیں کروں گا۔ دعاؤں کی درخواست ہے۔

**جواب:** اگر ماضی میں تاخیر ہوئی ہے تو اندازہ لگا کر اتنی رقم تنخواہ سے واپس کریں خواہ

رفتہ رفتہ بقدرِ استطاعت ہی سہی۔ اگر مہتمم صاحب معاف کردیں تو الگ بات ہے۔

۸۸۹) **حال:** حضرت والا! کس منہ سے اللہ کا شکر ادا کروں کہ اس نے وقت کے مصلحِ اعظم کے قدموں میں ڈال دیا ہے۔ حضرت والا! میرا اللہ گواہ ہے کہ میں اس احسان کا معترف ہوں جس کے تلے میں دبا ہوا ہوں۔ میرا بال بال حضرت والا کا ممنونِ احسان ہے۔ میری دعا ہے کہ قیامت تک اللہ تعالیٰ حضرت والا کے فیض کو جاری وساری رکھے اور میری قیامت تک آنے والی نسل کو حضرت والا کے فیوض سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

**جواب:** بزرگوں کا اجماع ہے کہ جس قدر اپنے شیخ سے محبت اور حسنِ ظن ہوتا ہے اسی کے بقدر اللہ تعالیٰ فضل فرماتے ہیں۔

۸۹۰) **حال:** حضرت والا! ابھی دو تین دن بعد میرا چلّہ پورا ہورہا ہے، دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ میرے اس چلے کو اپنے لیے، گھر والوں کے لیے، میرے مقتدی حضرات، طلبہ کے لیے نافع بنائے اور جہاں جاؤں وہاں اس کا فیض پہنچے۔

**جواب:** دل وجان سے دعا ہے، اللہ تعالیٰ آپ کی دعاؤں کو شرفِ قبول عطا فرمائے، آمین۔

۸۹۱) **حال:** حضرت والا! میں دل کی گہرائیوں سے آپ کے لیے دعا کرتا ہوں۔

**جواب:** آمین۔

۸۹۲) **حال:** اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت والا دامت برکاتہم کو خوب خوب شفائے کامل عاجل مستمر عطا فرمائے اور مجھے حضرت والا کی قدر خوب عظمت کے ساتھ نصیب فرمائے۔

**جواب:** وہ تو ماشاءاللہ آپ کو حاصل ہے، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۸۹۳) **حال:** حضرت والا! میں آپ کی شفقتوں، عنایتوں اور محبتوں کا حق کسی بھی صورت ادا نہیں کرسکتی۔

**جواب:** ایسا ہی سمجھنا اہل اللہ کا شیوہ ہے۔ یہ فنائیت مبارک ہو۔

۸۹۴)**حال:** بس اللہ ہی سے فریاد ہے کہ آپ کو اپنی شایانِ شان اس کی جزا عطا فرمائے۔

**جواب:** آمین ثم آمین۔

۸۹۵)**حال:** حضرت والا! میرے بیٹے کو مدرسے کی چھٹیوں میں کہیں بھی کراچی سے باہر گھومنے جانے کا بہت شوق ہے۔ گزشتہ تین سال سے ہر سال بہت حسرت سے کہتا ہے کہ چاہے تین چار دن کے لیے بس میں ہی چلیں لیکن کہیں چلیں۔ حضرت! ہمارا حال یہ ہے کہ کراچی میں تو اکثر ہی کہیں گھمانے لے جاتے ہیں لیکن خانقاہ سے دور جانے کے تصور سے ہی وحشت ہوتی ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دل کسی نے مٹھی میں جکڑ لیا ہے۔

**جواب:** مبارک ہو، یہ تو شیخ کی عظمت اور عقیدت کی دلیل ہے لیکن بیٹا اور ماشاء اللہ ایسے نیک بیٹے کی تربیت بھی تو آپ کے ذمّے ہے۔ اس لیے دل پر پتھر رکھ کر اس کے شوق کو پورا کریں۔

۸۹۶)**حال:** حضرت والا! میرا بیٹا ماشاء اللہ بچپن ہی سے بہت نیک طبیعت کا ہے اور باادب بھی خوب ہے، اب کچھ عرصے سے اس کی تربیت کی بہت زیادہ فکر رہنے لگی ہے۔ میں اپنے شوہر سے گزارش کر رہی ہوں کہ اگر اس کو کراچی سے باہر کہیں لے جانا ہی ہے تو ایک ہفتہ کے لیے عمرے کے لیے چلے جائیں۔

**جواب:** یہ تو سب سے بہتر ہے اور دینی طور پر بھی نہایت مفید ہے، ایک ہفتہ کے بجائے پندرہ دن بھی رہ لیں اگر وہ ایسا چاہتا ہے۔

۸۹۷)**حال:** حضرت والا! اللہ تعالیٰ میری بے ادبی معاف فرمائے کہ خانۂ کعبہ اور روضۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بہت مبارک بات ہے لیکن حضرت! دل کی انتہائی تمنا ہے کہ جب بھی سفر ہو آپ کے ہمراہ ہو۔ اللہ تعالیٰ آپ کی مبارک شخصیت کے صدقے مجھ کانٹے کو قبول فرمالیں۔ حضرت والا! آپ کے بغیر جانے کو دل ہی نہیں کرتا۔ اب جیسا آپ حکم فرمائیں۔

**جواب:** بعض وقت دل پر جبر کر کے نیک کام کرنا پڑتا ہے خصوصاً اولاد کی تربیت کے لیے۔ اس لیے ضرور جائیں، اس میں کوتاہی نہ کریں۔ دعا کرتا ہوں کہ جب بھی سفر ہو آپ کے گھر والوں کے ساتھ ہو۔

۸۹۸) **حال:** حضرت والا! والد صاحب کی خدمت کی غرض سے ایک لڑکا بھائیوں نے رکھا ہے جس کی عمر غالباً بارہ سال ہے۔ حضرت! میں پردے کا خیال رکھنے کی پوری کوشش کرتی ہوں اور اس لڑکے کو بھی جب معلوم ہو کہ میں موجود ہوں تو پردے کا خیال کرتا ہے لیکن چوں کہ اس کی عمر بھتیجوں کے برابر ہے تو غلط فہمی سے کئی دفعہ بے پردگی ہو جاتی ہے جس سے بہت دل خراب ہوتا ہے اور جو ٹوٹی پھوٹی میں کچھ والدین کی خدمت کر لیا کرتی تھی اس میں بھی بہت کمی آگئی ہے۔

**جواب:** اس سے کہلوادیں کہ جب تک میں کمرے میں ہوں وہاں نہ آئے۔

۸۹۹) **حال:** حضرت والا! دعا فرمادیجیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے جو آپ سے تعلق نصیب فرمایا ہے اس کے صدقے مجھے اور میرے گھر والوں کو اولیائے صدیقین کا سب سے اعلیٰ مقام نصیب فرمادیں۔

**جواب:** دل و جان سے دعا ہے۔

۹۰۰) **حال:** حضرت والا! میں اپنی ہر گستاخی و بے ادبی کی معافی چاہتی ہوں۔

**جواب:** کوئی گستاخی اور بے ادبی نہیں ہے لیکن آپ کے اطمینان کے لیے کہتا ہوں کہ سب معاف ہے۔

۹۰۱) **حال:** عرض ہے کہ بندے کو توفیقِ الٰہی اور آپ کی دعاؤں سے عرض کردہ روحانی امراض میں تھوڑا افاقہ ہوا ہے لیکن رات کو دیر تک جاگنے کی بیماری ابھی تک ہے۔

**جواب:** القاب کے بعد خط کی ابتدا اسلام سے کرنی چاہیے۔ رات کو زیادہ دیر تک کس وجہ سے جاگتے ہو؟ جلد سونے کی عادت ڈالو۔

۹۰۲) **حال:** اس کے علاوہ غیبت کرتے وقت جب خیال آجاتا ہے تو رک جاتا ہوں لیکن جب محفل میں بیٹھا ہوتا ہوں تو سب کی ہاں میں ہاں ملاتا جاتا ہوں۔

**جواب:** اگر غیبت کر لی ہے یا سن لی ہے تو اس کی تلافی اسی مجلس میں کریں کہ مجھ سے غلطی ہوئی، میں نے ان کی ایک خرابی دیکھی اور ان کی دس خوبیاں نظر انداز کر دیں۔ جیسے مکھی زخم پر ہی بیٹھتی ہے، تندرست جسم کو نہیں دیکھتی اور کچھ پڑھ کر ایصالِ ثواب کریں لیکن جس کی غیبت کی ہے اگر اس کو اطلاع ہو گئی ہو تو اس سے معافی مانگنا واجب ہے۔

۹۰۳)**حال:** یہاں تک کہ جس محفل میں ایک دوسرے کی غلط باتیں سنا سنا کر ہنسا جاتا ہے اس میں بھی بندہ کا اٹھنا بیٹھنا ہے۔

**جواب:** فاسقوں کی صحبت میں زیادہ رہنا صحیح نہیں ہے۔

۹۰۴)**حال:** تلاوت نہ کرنے کی عادت ابھی تک اسی طرح ہے۔

**جواب:** پریڈ کر سکتے ہو تلاوت نہیں کر سکتے۔ اس کی وجہ ہے ہمّت کی کمی۔ ہمّت استعمال کریں، آپ لوگ تو فوجی ہیں آپ کے لیے کیا مشکل ہے۔

۹۰۵)**حال:** اس کے علاوہ بندے کو اگر ڈیوٹی کے علاوہ کوئی کام بولا جائے تو اس سوچ کے باوجود کہ ہر کام اللہ کی طرف سے ہوتا ہے اور دنیا میں عارضی اپنا ٹائم پورا کرنا ہے پھر بھی اس سینئر کے بارے میں غلط منصوبے بناتا ہوں کہ اس کو نقصان پہنچاؤں گا۔

**جواب:** منصوبے بنانے سے کوئی فائدہ نہیں، گناہِ بے لذت ہے۔

۹۰۶)**حال:** اس کے علاوہ جب کبھی خط لکھنے کا ارادہ کرتا ہوں تو سوچتا ہوں کہ یہ تو چھوٹی بیماری ہے اور اگر میں غور کروں تو یہ خود بخود ٹھیک ہو جائے گی حالاں کہ خود مجھے ہمت نہیں ہو رہی۔

**جواب:** خود بخود کوئی بیماری نہیں جاتی اور بیماری کو چھوٹا سمجھنا اس بات کی دلیل ہے کہ نعوذ باللہ اللہ کی چھوٹی سی ناراضگی پر راضی ہو حالاں کہ اللہ کی چھوٹی ناراضگی بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا۔

۹۰۷)**حال:** اور حضرت والا! مجھ میں ایک اور بیماری یہ ہے کہ میں اگر دوستوں میں

یا بڑوں کے سامنے ہوں تو پھر تو کوشش کرتا ہوں کہ نماز میں یا کسی نیک کام میں سستی نہ کروں لیکن اگر مجھے کوئی نماز کے لیے جگائے نہیں اور میں اکیلا ہوں تو پھر کسی بھی ٹائم کی نماز ہو وہ قضا پڑھتا ہوں اگر اس سے پہلے میں سو رہا ہوں۔

جواب: روزانہ دو منٹ یہ مراقبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں اور جب نماز میں سستی آئے تو بھی یہی مراقبہ کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ تو نماز قضا کرنے کی ہمت نہیں ہوگی۔ پھر بھی اگر نماز قضا ہو جائے تو بیس رکعات نفل پڑھیں۔

۹۰۸) حال: اور ایک بات یہ کہ میں سوچتا ہوں کہ دوسرے کی نظر میں، خاص کر اپنے بزرگوں کی نظر میں نیک نظر آؤں چاہے میں نماز پڑھوں یا نہ پڑھوں۔

جواب: اپنے امراض شیخ کو بتا کر اصلاح کرانی چاہیے ورنہ اگر کسی کی نظروں میں نیک بنے رہے اور اللہ تعالیٰ کو ناراض کرتے رہے تو کچھ حاصل نہ ہوگا۔

۹۰۹) حال: اور ایک سوچ یہ ہے کہ میرے رشتے دار مجھے دیکھیں کہ یہ کیسا نیک ہے۔ تو وہ بھی مجھے دیکھ کر داڑھی رکھ لیں یا نیک اعمال اختیار کرنا شروع کر دیں۔ حضرت والا! اصلاح فرمائیں کہ یہ سوچ صحیح ہے یا شیطانی۔

جواب: اللہ کی رضا کے لیے نیک عمل کریں، مخلوق کو دکھانے کو عمل کرنے سے عمل کا ثواب بھی ضایع گیا اور مخلوق کے دل میں بھی ایسے شخص کو عزت حاصل نہیں ہوتی۔ اللہ کے لیے عمل کروگے تو آپ کے عمل میں خود ہی اثر آجائے گا۔ لوگوں کے لیے دعا کریں کہ وہ بھی داڑھی رکھ لیں اور نیک ہو جائیں اور اللہ مجھے بھی نیک بنا دے اور دل سے ریا، حُبِّ جاہ اور دوسرے امراض کو نکال دے۔

۹۱۰) حال: مرسلہ پرچۂ ہدایات پر ہر خط پر سلسلہ نمبر لکھنے کا امر تھا۔ بندے نے جب پچھلے خطوط دیکھے تو اب تک ۱۲/ خطوط ناچیز نے لکھے ہیں۔ اتنی کم مکاتبت پر بہت افسوس ہوا۔ جی چاہتا ہے کہ آیندہ ہر ماہ پابندی سے خطوط لکھوں۔ حضرت! دعا فرما دیجیے۔

جواب: ہر ماہ لکھنا ہی چاہیے۔

۹۱۱) حال: بندے نے حضرت اقدس... صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی وفات کے بعد دو سال غفلت میں گزارے۔ اگست ۲۰۰۴ء میں حضرت والا سے اصلاحی تعلق قائم ہوا۔ گویا سات سال کے عرصے میں ۱۲؍ خطوط لکھے۔ تاہم اصلاحی تعلق سے قبل بندے نے حضرت والا کو دعا و دریافت طلب امور کے سلسلے میں پانچ خطوط لکھے تھے جن کا حضرت نے خود اپنے دستِ مبارک سے جواب مرحمت فرمایا تھا۔ پہلا خط ۱۳؍ مارچ ۱۹۸۶ء کو لکھا تھا۔ الحمد للہ! حضرت سے باضابطہ بیعت کا شرف خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ لاہور میں حاصل ہوا۔ حضرت والا نے خود علماء و صلحاء کی موجودگی میں شرفِ بیعت سے سرفراز فرمایا۔ یہ ۱۹؍ نومبر ۲۰۰۵ء کی بات ہے۔ پھر الحمد للہ اکتوبر ۲۰۰۷ء میں حضرت کی زیارت، صحبت اور دو دن قیام گاہ کراچی میں مصافحہ و زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ یہ تعلق و مکاتبت کی روداد ہے۔

جواب: سات سال میں صرف بارہ خطوط، یہ کوئی اصلاحی تعلق ہے۔

۹۱۲) حال: حضرت والا نے اب تک کے بارہ خطوط میں جو ہدایات دی تھیں انہیں علیحدہ کاغذ پر نوٹ کر لیا ہے تاکہ ان کا اہتمام کر سکوں۔ ان خطوط میں حضرت نے درج ذیل معمولات ارشاد فرمائے۔ بعض کا حضرت نے حکم فرمایا اور بعض کی اجازت بندے نے لی۔ معمولات یہ ہیں: ایک تسبیح کلمہ، ایک تسبیح استغفار، ایک تسبیح درود شریف۔ تہجد کے دو چار نفل قبل وتر۔ پاؤ یا نصف پارہ تلاوت۔ ہر نماز کے بعد تسبیحِ فاطمہ۔ فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی۔ صبح و شام ۷، ۷ بار اَللّٰھُمَّ اَجِرْنِیْ مِنَ النَّارِ۔ ۷، ۷ بار یَا قَھَّارُ اکیس بار ظہر کے بعد۔ سورۂ آلِ عمران کا آخری رکوع۔

جواب: معمولات موجودہ حالت پر دیے جاتے ہیں نہ یہ کہ پورے زندگی کے معمولات پر خط پڑھ پڑھ کر عمل شروع کر دو۔ موجودہ حالت لکھو کہ کیا ہے، دماغی ضعف تو نہیں؟ گھبراہٹ یا نیند کی کمی تو نہیں؟ وغیرہ۔ ساتھ ہی معمولات کا پرچہ رکھو تاکہ اس میں ترمیم یا اضافہ کیا جائے۔

۹۱۳) حال: حضرت! گندے خیالات کے پرچے میں ایک تسبیح اسم ذات پڑھنے کا

بھی امر ہے۔

جواب: یہ امر کس نے دیا؟ ہم نے تو یہ تجویز نہیں کیا۔ ایک بار اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پڑھنا کافی ہے اور تنہا نہ رہیں، کسی مباح کام میں مشغول ہو جائیں۔

۹۱۴)حال: میں نے پچھلے خط میں پوچھا تھا کہ کیا میں ان ہدایات پر عمل کر سکتا ہوں؟ وجہ یہ تھی کہ مذکورہ بالا معمولات کے علاوہ حضرت نے کسی اور ورد کی ممانعت فرمادی تھی۔ ایک تو بندہ مذکورہ معمولات کی بجا آوری میں بھی سستی کر جاتا ہے۔ جس کی ایک وجہ ضعفِ دماغ بھی ہے۔ حضرت نے مذکورہ بالا معمولات میں بھی اگر چاہوں تو کمی کی اجازت دی تھی۔ اب جیسے حکم ہو۔

جواب: جو معمولات بتائے گئے ہیں ان سے زیادہ نہ کریں۔

۹۱۵)حال: حضرت !مرسلہ پرچہ جات کے مطالعے کے بعد الحمد للہ نظروں کی حفاظت کا اہتمام کر رہا ہوں۔ تھوڑی بہت کوتاہی ہو تو فوراً متنبہ ہو کر توبہ و استغفار کرتا ہوں۔ تاہم فائدہ ہو رہا ہے۔

جواب: کوتاہی پر کچھ مالی جرمانہ اپنے پر کریں یعنی اتنا صدقہ دیں جس سے دل کو تکلیف ہو۔

۹۱۶)حال: حضرت! مکاتبت کی غفلت پر ندامت ہے۔ پچھلے دو خطوط سے بہت فائدہ ہوا اور احساس ہوا کہ مکاتبت بہت ضروری ہے۔

جواب: صحیح۔

۹۱۷)حال: حضرت! میرے پاس حضرت کے تقریباً تمام مواعظ، ملفوظات و تالیفات موجود ہیں۔ الحمد للہ ۱۹۸۵ءِ تا ۲۰۱۱ءِ (پچھلے ۲۶/ سالوں سے) گاہے گاہے زیرِ مطالعہ رہتی ہیں۔ عجیب نافع علوم ہیں۔ حضرت ”تربیت عاشقانِ خدا“ کی دو جلدیں بھی ہیں۔ ان میں اگر اپنا کوئی حال منطبق ہو تو درج علاج اختیار کر سکتے ہیں یا علیحدہ سے پوچھنا چاہیے؟ حضرت! اس سلسلے میں کیا اُصول ہے؟

جواب: تین دفعہ علاج کر کے دیکھیں اگر نفع نہ ہو تو چوتھی بار نہ کریں بلکہ مصلح کو اطلاع کریں۔

۹۱۸)حال: حضرت! اب جی چاہتا ہے کہ سنجیدگی سے باطنی امراض کی اصلاح کی طرف متوجہ ہوں۔ لیکن میرے غیر اختیاری عوارض جن کا پچھلے خط میں ذکر کیا تھا باعثِ پریشانی و اصلاح میں رکاوٹ ہیں۔ اللہ والوں کی دعائیں اکسیر ہوتی ہیں۔ دعاؤں و باطنی توجہات کا دل سے ملتجی ہوں۔

جواب: دل و جان سے دعا ہے۔

۹۱۹)حال: اصلاحی خطوط کی وجہ سے الحمدللہ کافی اصلاحِ نفس ہوگئی ہے لیکن حضرت! بعض مرتبہ شیطانی قسم کے وساوس دل میں پیدا ہوتے ہیں اور کبھی کبھی قرار بھی پکڑتے ہیں۔

جواب: وساوس کا آنا گناہ نہیں ان میں مشغول ہونا اور ان پر عمل کرنا برا ہے۔ دل کو حرام مزہ نہ لینے دو۔ کسی مباح کام میں یا گفتگو میں مشغول ہو جاؤ۔

۹۲۰)حال: اگرچہ خارج میں اس سے الحمدللہ بچتے ہیں لیکن دل حرام مزے لیتا ہے۔ بچنے کے لیے علاج اور دعا کی درخواست ہے۔

جواب: آپ تدبیر کریں، بندہ دعا کرتا ہے۔

۹۲۱)حال: ششماہی امتحان قریب ہیں، کامیابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔

جواب: دل سے دعا ہے۔

۹۲۲)حال: حضرت! بعض مرتبہ گھر والے اور بعض دوست مالی مدد کے لیے بہت کہتے ہیں کہ جب بھی مدرسے میں آپ کو کوئی بھی ضرورت ہو تو ہمیں کہا کرو اور کبھی حاجت بھی ہوتی ہے لیکن میں شرم کی وجہ سے کافی حد تک تھوڑے پیسوں میں گزارہ کرتا ہوں لیکن ان سے نہیں مانگتا۔

جواب: ماشاء اللہ! بہت اچھا کرتے ہو لیکن شدید ضرورت پر گھر والوں سے کہنے میں مضایقہ نہیں۔

۹۲۳)حال: اسی طرح خانقاہ میں بعض مرتبہ اصلاحی کتب تقسیم ہوتی ہیں لیکن کسی کو کہنے سے شرم آتی ہے کہ کہوں کہ مجھے بھی کتاب دے دیں اور بار بار کہنے سے تو دل

بہت خفا ہو جاتا ہے۔ اب یہ شرم ممدوح ہے؟ کہ اور بھی اختیار کروں اور مستغنی رہوں یا مذموم ہے کہ اس سے بچتا رہوں؟ کوئی حل ذہن میں نہیں آرہا ہے، آپ ہی کوئی حل تجویز فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگوں کا سایہ تا قیامت ہمارے سروں پر قائم رکھے۔

**جواب:** جب شیخ کی طرف سے اجازت ہے تو اس سے مستغنی رہنا ناشکری ہے اور مذموم ہے۔ ضرور مانگ کر لیں لیکن اگر کسی وجہ سے انکار ہو جائے تو برا نہ مانیں بلکہ پھر کسی دن مانگ لیں۔

۹۲۴) **حال:** میں روزانہ کی منزل پڑھتا ہوں لیکن کبھی صبح کے وقت موقع نہیں ملتا تو شام کے بعد پڑھتا ہوں، تو اسی دن والی اس وقت پڑھا کروں یا اگلے دن والی۔

**جواب:** اسی دن والی لیکن اگر کسی دن ناغہ ہو جائے تو اسے نہ دہرائیں۔ اذکار کی قضا نہیں ہے۔

۹۲۵) **حال:** حضرت! بندہ الحمد للہ! مجالس میں حاضر ہوتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہت سکون نصیب فرمایا ہے۔ یہ حضرت کی صحبت و دعاؤں کی برکت ہے جس کا میں شکر ادا نہیں کر سکتا۔ حضرت! مشورہ طلب یہ ہے کہ بندہ آیندہ سال اپنے علاقے میں دین کی خدمت کرے کہ غلط رسوم و رواج بہت چلے ہوئے ہیں اور حقیقت یہ نظر آتی ہے کہ علماء بھی اس پر اس لیے خاموش رہتے ہیں کہ چندہ دینے والے وہی چوہدری لوگ ہوتے ہیں جو غلط رسوم کا تحفظ کرتے ہیں، میں وہاں جاؤں اور اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کے آسان دین کو پیش کروں اور چوہدریوں سے مال کی نہیں بلکہ دین کی امید رکھوں۔

**جواب:** پہلے اپنے تقویٰ کی فکر کریں۔ اب تک آپ نے اپنی اصلاح کی کتنی فکر کی؟ کبھی سال دو سال میں خط لکھنا یہ کوئی اصلاح کی فکر ہے۔ جو پہلے اپنی اصلاح کی فکر کرتا ہے پھر دوسروں کی اصلاح کا اس سے کام لیا جاتا ہے۔ نفعِ لازم مقدم ہے نفعِ متعدی پر۔

۹۲۶) **حال:** یا یہ کہ ایک سال اور تخصص فی الفقہ میں لگاؤں کہ وہاں رہتے ہوئے فتویٰ

دینے میں علماء سے فون پر تصدیق کروانا پڑے گی اور ایک سال مزید لگانے سے یہ فون والی تصدیق کی زیادہ ضرورت نہ رہے گی۔

**جواب:** ہر گز فتویٰ دینے کا کام نہ کریں، جو آپ سے پوچھے اسے اہلِ فتاویٰ سے رجوع کرنے کو کہیں۔ محض تخصص فی الفقہ کافی نہیں، اس کی سالہا سال مشق کی بھی ضرورت ہے۔

۹۲۷) **حال:** حضرت! تلاوت ایک پارہ معنیٰ کو سمجھ کر زبانی پڑھنے میں بہت لذت آتی ہے جیسے اللہ میاں سے ہم کلام ہوں۔

**جواب:** مبارک حال ہے۔

۹۲۸) **حال:** باقی ذکر الحمد للہ! چل رہا ہے۔ حضرت! اپنے علاقے کے نیک لوگ بہت محبت سے بلارہے ہیں اور بعض کہہ دیتے ہیں کہ تو ہمارا پیر ہے، مجھے پتا ہے کہ یہ مجھے اصلاح سے روکنے کا شیطان کا بڑا داؤ ہے۔

**جواب:** ماشاء اللہ! خوب سمجھے۔ بس اصلاح کی فکر کریں اور لوگوں کو منع کردیا کریں کہ اس طرح نہ پکاریں۔

۹۲۹) **حال:** اور بعض ورد وغیرہ پوچھتے ہیں تو بندہ تو حضرت والا کا تجویز کردہ وظیفہ کرتا ہے تو میں ان کو کوئی ورد یا حضرت والا کے معمولات دے دیا کروں یا نہیں؟

**جواب:** ان کو کوئی ورد نہ بتائیں بلکہ کسی اللہ والے کی طرف رجوع کے لیے کہہ دیں۔

۹۳۰) **حال:** اور کیا میں اپنے علاقے میں ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر حضرت والا کا ورد پڑھ سکتا ہوں؟

**جواب:** ساتھیوں کے ساتھ کیوں؟ تنہائی میں اللہ کو یاد کرنا افضل ہے اور اس میں اخلاص بھی ہے، ساتھیوں کے ساتھ ریا شامل ہوسکتی ہے۔

۹۳۱) **حال:** اس کی وجہ یہ ہے کہ اگر ان کو کوئی وظیفہ پڑھنے کا نہ بتائیں تو وہ دوسرے مشائخ سے وابستہ ہو جاتے ہیں، پھر کسی غلط بات سے روکنا بہت مشکل ہو جاتا ہے۔ جب کہ حضرت والا کے منتسبین میں سے ہمارے علاقے میں کوئی نہیں ہے یا کافی

دور ہے۔

**جواب:** آپ ان کو خانقاہ سے جوڑیں کہ خط لکھ کر مشورہ کریں اور حضرت والا کی کتابیں دیا کریں۔

۹۳۲)**حال:** باقی میں اپنے آپ کو سب سے نکما، حقیر سمجھتا ہوں اور ہر اللہ والا، ہر شیخ مجھے محبوب لگتا ہے کہ وہ بھی میرے اللہ کی طرف بلاتا ہے اگرچہ دوسری شاخ سے ہو مگر کوئی خلافِ سنت عمل کسی شیخ میں بھی دیکھ کر مجھ سے رہا نہیں جاتا، میں تحقیق کرتا ہوں کہ یہ سنت ہے یا خلافِ سنت ہے؟

**جواب:** دوسروں کے عیب کو نہیں دیکھیں، اگر نظر پڑ جائے تو سوچا کریں کہ ان کا مرض زکام کا ہے اور میرا گناہ کا مرض کینسر کا ہے۔ تو کینسر والا زکام والے کی فکر نہیں کرتا۔

۹۳۳)**حال:** حضرت! چوں کہ علاقہ میں جانا ہے اس لیے لمبے خط کی ضرورت پڑی۔ اب حضرت کی شفقت بھری رائے سے بندہ اپنی راہ کا انتخاب کرنے کے لیے انتظار میں رہے گا۔

**جواب:** اپنی اصلاح کی فکر کریں، دوسروں کی اصلاح کی فکر کرنا مبتدی کے لیے زہر ہے۔

۹۳۴)**حال:** حضرت والا! محسوس ہوتا ہے کہ اب مجھ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کی ویسی تڑپ نہیں رہی جیسی پہلے ہوتی تھی، نہ معلوم میرے گناہوں نے وہ تڑپ معدوم کردی مگر آں جناب حق تعالیٰ شانہٗ سے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مجھ گناہ گار کے دل میں اپنی محبت کی تڑپ پیدا فرمادیں، دعا تو میں بہت کرتی ہوں، پتا نہیں دنیا میں دل لگ رہا ہے یا نا معلوم کیا بات ہے۔

**جواب:** ماں کی جدائی میں بچہ تڑپتا ہے اور جب ماں گود میں لے لیتی ہے تو تڑپ ختم ہو جاتی ہے۔ جب نسبت راسخ ہو جاتی ہے تو یہی کیفیت ہوتی ہے، شکر کریں، جب گناہوں سے بچنے کی توفیق ہے اور تہجد اور نیک اعمال کی بھی تو یہ علامت ہے رسوخِ نسبت کی، یہ دنیا کی محبت نہیں ہے، مطمئن رہیں۔

۹۳۵)**حال:** شادی کے بعد الحمد للہ! تہجد کی توفیق بھی ملنے لگی مگر ایسا بہت محسوس ہوتا

ہے کہ دل پہ جمود سا ہے۔ حالاں کہ دل خوش ہوتا ہے نیک اعمال سے مگر پتا نہیں کیسا جمود طاری ہے۔

**جواب:** کیفیات بدلتی رہتی ہیں، جب عمل جاری ہے تو کوئی نقصان نہیں۔

۹۳۶) **حال:** ایسا لگتا ہے کہ خلوص نہیں ہے، ڈر سا لگنے لگا ہے اپنے آپ سے۔

**جواب:** ہرگز ایسا نہیں ہے، خلوص ہے، بشاشت نہیں ہے، جو کچھ مضر نہیں۔

۹۳۷) **حال:** میرے شوہر ماشاء اللہ! اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرتے ہیں، مجھے بہت شرمندگی سی محسوس ہوتی ہے کہ میری محبت اس درجے کی نہیں۔ عجیب سا بوجھ ہے دل پر۔ کچھ حل بتا دیجیے تاکہ میں بھی بشاشت کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے محبت کروں۔ بس جو دل کو محسوس ہوتا ہے زبردستی والا معاملہ یہ ختم ہو جائے۔

**جواب:** بشاشت مطلوب نہیں، اللہ تعالیٰ سے بہ تکلف اور زبردستی محبت زیادہ باعثِ قرب ہے۔

۹۳۸) **حال:** آخر میں پھر عاجزانہ درخواست ہے کہ دعاؤں میں یاد رکھیے گا۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

۹۳۹) **حال:** اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ، عاجلہ، مستمرہ، دائمہ عطا فرمائے، آمین۔

**جواب:** آمین، ثم آمین۔

۹۴۰) **حال:** حضرت! یوں تو میں سراپا گناہ ہوں۔ لیکن حضرت! ایک گناہ جو کہ میں بہت زیادہ کرتا ہوں اور خود بھی اس سے پریشان ہوں اور ابو بھی پریشان ہیں وہ یہ ہے کہ میں نے ابھی تک نیٹ کیفے جانا نہیں چھوڑا۔ حضرت جی! پہلے بھی آپ کو بتایا تھا تو آپ نے صدقہ ادا کرنے اور نوافل پڑھنے کا حکم دیا تھا۔ کبھی اس پر عمل کیا اور کبھی نہ کیا۔ لیکن کچھ دن کے بعد پھر سے جانا شروع کر دیا۔ اور پھر جب دوبارہ بتایا تو آپ نے جیب خرچ اتنا کم کروا دیا کہ میں کیفے نہ جا سکوں لیکن میں نے کچھ دنوں بعد پھر سے جانا شروع کر دیا اور دوستوں سے ادھار لے کر جاتا تھا۔ حضرت جی! ابو نے کتنی مرتبہ سمجھایا، میرے سامنے روئے بھی مگر کچھ دن تک اثر رہا اور پھر سے جانا شروع کر دیا۔

حضرت جی! یہ بات نہیں کہ میں ارادہ نہیں کرتا، ارادہ کرتا ہوں اور توبہ کرتا ہوں لیکن پھر خود اپنا ارادہ توڑ دیتا ہوں۔ حضرت جی! میں کیفے جاکر سب کچھ دیکھتا ہوں۔ بس جو بالکل ہی ننگی فلمیں ہوتی ہیں وہ نہیں دیکھتا، اس کے علاوہ کبھی فلمیں دیکھتا ہوں، کبھی دوسری چیزیں مثلاً جنگی سامان کی تصویریں اور چھوٹی موٹی ننگی فلمیں دیکھتا ہوں۔ اور جو فلمیں دیکھتا ہوں وہ بھی بہت گندی ہوتی ہیں۔ بس بالکل ننگی نہیں ہوتیں۔ حضرت جی! رمضان کے شروع میں جانا چھوڑ دیا تھا لیکن ایک دو دن سے دوبارہ جا رہا ہوں۔ رمضان کی وجہ سے فلمیں نہیں دیکھتا لیکن دوسری چیزیں دیکھنے چلا جاتا ہوں، حضرت! میں تو اب بہت ڈھیٹ ہو گیا ہوں اور یہ خط بھی خود سے نہیں لکھا بلکہ ابو کے کہنے پر لکھا ہے۔ اگرچہ ابو کو بالکل نہیں پتا کہ میں نے اس میں کیا لکھا ہے۔ حضرت جی! پہلے آپ کے پاس بیٹھ کر بہت مزہ آتا تھا اور فائدہ بھی ہوتا تھا لیکن اب گناہوں کی نحوست کی وجہ سے دل بھی نہیں لگتا۔ حضرت جی! میں جب کیفے جاتا ہوں اور واپس آنے پر جب ابو پوچھتے ہیں کہ کہاں گئے تھے تو میں اتنے آرام سے جھوٹ بولتا ہوں جیسے کوئی بات ہی نہیں۔ حضرت جی! بس اب تو نیٹ کیفے کے علاوہ کہیں جانے کو دل نہیں کرتا۔ رات کو بھی بے چینی ہوتی ہے، دل کرتا ہے اڑ کر کیفے چلا جاؤں۔ حضرت جی! نفلی عبادت اور ذکر و اذکار تو دور کی بات فرائض تک جماعت سے نہیں پڑھتا اور کبھی کبھی تو قضا کر کے پڑھتا ہوں۔ بس یوں سمجھیں کہ گناہ کر کر کے میں سراپا گناہ ہو گیا ہوں۔ حضرت! میں اپنے ماں باپ کی ذلت کا سبب بن رہا ہوں۔ اب زندہ رہنے کو دل نہیں کرتا۔ بہت بے چین ہوتا ہوں۔ بس دل کرتا ہے یا تو دوستوں میں رہوں یا گھر سے بھاگ جاؤں یا خودکشی کر لوں اور حضرت جی! ایک دفعہ بھاگنے کی کوشش بھی کی تھی لیکن پھر واپس آ گیا تھا۔ حضرت جی! اسی لیے سوچا تھا کہ میں اور میرے دوست مل کر ایک ٹریننگ پہ جائیں گے لیکن آپ نے مصلحت کی بنیاد پر منع فرما دیا تھا۔ سوچا تھا کہ شاید اس کے شوق کی وجہ سے کیفے چھوڑ دوں گا۔ لیکن آپ کے منع فرمانے پر نہیں گیا۔ حضرت جی! اب کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیا کروں۔ بہت بے دلی سے خط لکھا ہے کہ پتا نہیں میرا علاج ہو گا یا نہیں۔ اتنا تو یقین ہے

کہ میرا علاج ناممکن نہیں ہے اور یہ بھی دل میں ہے کہ اگر علاج ہوا تو اللہ کے حکم سے صرف آپ ہی کے پاس ہوگا۔ کیوں کہ آپ کے علاوہ اور کسی سے مناسبت نہیں۔ حضرت جی! آپ کی کتابیں نہیں پڑھتا۔ وعظ و نصیحت سے بالکل مناسبت محسوس نہیں ہوتی۔ بس دعاؤں کی بے حد گزارش ہے۔

**جواب:** پیارے! آپ کی اطلاعِ حال سے بہت دل خوش ہوا۔ ناامیدی کی کوئی بات نہیں اگر گناہ نہیں چھوٹتے تو اس کا علاج یہ تھوڑی ہے کہ آدمی گھر سے بھاگ جائے یا نعوذ باللہ خودکشی کرلے، اس طرح شیطان دائمی عذاب میں مبتلا کرنا چاہتا ہے، شیطان کے ان حربوں سے ہوشیار رہو، وہ ہمارا ازلی دشمن ہے۔ اگر گناہ نہیں چھوٹتے تو ناامیدی کی کیا بات ہے توبہ کا دروازہ تھوڑی بند ہوا ہے۔ گناہ ہوجائے پھر توبہ کرو اس عزم کے ساتھ کہ آیندہ ہرگز یہ گناہ نہیں کروں گا لیکن پھر بھی باوجود کوشش کے کر بیٹھو تو پھر توبہ کرلو۔ اگر سو بار توبہ ٹوٹے تو سو بار توبہ کرو، اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے۔ ہم گناہ کرتے کرتے تھک سکتے ہیں، اللہ معاف کرتے کرتے نہیں تھکتے۔ بالفرض اگر عمر بھر بھی ناکام ہوتا رہے لیکن کوشش نہ چھوڑے، معافی مانگتا رہے، اس کو اللہ تعالیٰ مردود نہیں فرمائیں گے، وہ اللہ کا پیارا ہی رہے گا۔ خواجہ صاحب فرماتے ہیں ؎

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہرحال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے

یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

ہمارے میر صاحب کا شعر ہے ؎

نہیں چھوٹتی لت اگر معصیت کی تو رکھ دے سر اپنا تو چوکھٹ پہ رب کی
کہ محبوب ہیں بارگاہِ صمد میں ندامت کے آنسو ندامت کی باتیں

شیطان بندے سے گناہ اس لیے کراتا ہے کہ بندہ اللہ سے دور ہوجائے لیکن جب بندہ توبہ کرتا ہے چاہے دل میں ندامت محسوس نہ ہو لیکن عقلاً سمجھتا ہے کہ میں نے برا کیا

اور رونے والوں کا سامنہ بنا کر معافی مانگتا ہے تو اللہ کے اور زیادہ قریب ہو جاتا ہے اور شیطان جب دیکھتا ہے کہ میں تو اللہ سے دور کرنا چاہتا ہوں اور یہ قریب ہو جاتا ہے تو ایک دن گناہ کرانا چھوڑ دیتا ہے کیوں کہ سمجھتا ہے کہ میری بزنس لاس (Loss) میں جارہی ہے۔ میں آپ سے اب یہ بھی نہیں کہتا کہ نفل پڑھو یا مالی جرمانہ دو، بس یہ کہتا ہوں کہ جان لڑا کر کوشش کرنے کے باوجود اگر پھر گناہ ہو جائے تو تنہائی میں اللہ تعالیٰ کے قدموں میں سر رکھ دو اور کہہ دو کہ یا اللہ! مجھے معاف کر دیجیے، میں بڑا نالائق ناشکرا ہوں مگر آپ کریم ہیں اور کریم نااہلوں پر ہی فضل فرماتا ہے اور ایک کام اور کرو کہ جب خدا نخواستہ یہ گناہ ہو جائے تو آکر خلوت کرا کے مجھے اطلاع کر دو۔ بالکل ناامید نہ ہو بالکل خوش رہو، اللہ تعالیٰ کی رحمت پر نظر رکھو، ہر سالک پر یہ حالات آتے ہیں، اللہ تعالیٰ پھر ان سے نکال دیتے ہیں۔

ہم نے طے کیں اس طرح سے منزلیں
گر پڑے گر کر اٹھے اٹھ کر چلے

۹۴۱) حال: حضرت والا! اللہ ربّ العزت نے نہایت عظیم احسان فرمایا کہ مجھے آپ سے ارادت و عقیدت کا تعلق نصیب فرمایا فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ دعا فرمادیں کہ اللہ ربّ العزت اس تعلق کو تاحیات قائم و دائم رکھیں اور خوب خوب استفادے کی توفیق دے کر ہر قسم کے گناہوں کو چھوڑنے کی ہمّتِ مردانہ محض اپنی توفیق اور آپ کی دعاؤں کی برکت سے عطا فرمادیں، آمین۔ حضرت والا! نماز و عبادات میں خشوع حاصل نہیں ہو رہا۔ الحمد للہ! جماعت سے بہر حال ادا ہو رہی ہیں۔

جواب: خشوع کے معنیٰ ہیں کہ بدن میں سکون ہو اور قلب میں انابت الی اللہ ہو اور دونوں چیزیں اختیاری ہیں۔ قلب جب ادھر ادھر چلا جائے پھر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیں، خشوع کے لیے اتنا کافی ہے۔

۹۴۲) حال: آج کل حضرت والا! بیوی کی معمولی باتوں پر جو خلاف مزاج ہوں شدید غصہ آرہا ہے، البتہ بیوی پر اس کا اظہار نہیں کرتا۔ سلوک سے رہ رہا ہوں۔

**جواب:** غصہ آنا برا نہیں، غصہ کرنا برا ہے، چہرے سے بھی ناگواری ظاہر نہ ہو، یہ کمال ہے۔ صرف سلوک سے نہیں حسنِ سلوک سے رہیں۔ غصہ کو پی جانے سے سارا غصہ نور بن جاتا ہے۔

۹۴۳) **حال:** دورانِ تفسیر پڑھا کہ صدق ہر فعل و عمل میں ہونا چاہیے۔ جیسی نماز جلوت میں ہو ویسے ہی خلوت میں ہو تو دل میں خلجان پیدا ہوا کہ اکثر استغفار یا ذکر کے دوران قلب حاضر نہیں رہتا، دیگر خیالات کا ہجوم رہتا ہے، کہیں یہ صدق کے خلاف تو نہیں؟

**جواب:** نہیں، عبادت میں حضوری ضروری نہیں اِحضار ضروری ہے۔

۹۴۴) **حال:** حضرت والا! کچھ انتظامی ذمہ داریوں کی وجہ سے کبھی کبھی اساتذۂ کرام سے خلاف واقعہ بات کرنی پڑتی ہے تاکہ ان کی دل آزاری نہ ہو، کیا اس کی گنجایش ہے؟

**جواب:** مطلب واضح کریں۔

۹۴۵) **حال:** پیر و مرشد! مجھے ایسا شدت سے محسوس ہوتا ہے کہ میں آپ کا حق ادا نہیں کر پا رہا ہوں۔ دعا فرمادیں کہ اللہ عزّ و جل اس کی توفیق عطا فرمائیں۔

**جواب:** جس بات سے یہ محسوس ہو رہا ہے کہ حق ادا نہیں ہو رہا ہے تو حق ادا کرنا شروع کر دیں، یہ تو آپ کے اختیار میں ہے۔

۹۴۶) **حال:** حضرت! بعض گناہ ایسے لاحق ہیں کہ ان کو بتاتے ہوئے ذہن میں یہ خیال رہتا ہے کہ اگر آپ کو بتا دیا تو ان کو چھوڑنا پڑے گا۔

**جواب:** اگر مریض اپنے مرض ہی پر عاشق ہو جائے تو شفا کیسے ہوگی؟ اگر عورت دائی سے پیٹ چھپائے گی تو علاج کیسے ہوگا؟ اگر گناہ چھوڑنا چاہتے ہو تو اطلاع کرو، علاج کراؤ، اگر گناہ چھوڑنے کا ارادہ نہیں ہے تو پھر کس لیے تعلق قائم کیا ہے؟ ایسے تعلق سے کوئی فائدہ نہیں۔ حال بتانے سے گناہ چھوڑنے نہیں پڑتے خود بخود چھوٹ جاتے ہیں کیوں کہ اس اظہارِ حال پر اللہ تعالیٰ کا فضل شاملِ حال ہو جاتا ہے اور غیب سے اس کی امداد ہوتی ہے۔

۹۴۷) **حال:** حضرت! آپ کی برکت سے بہت افاقہ ہے لیکن بہت سے کام ایسے

ہو جاتے ہیں کہ ضمیر مطمئن نہیں ہے، دل میں کھٹکا سا رہتا ہے۔ حضرت! مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ جب سے میں نے داڑھی رکھی ہے تو میں اللہ عزوجل کی عبادت اس ڈر سے کر رہا ہوں کہ دنیا والے کیا کہیں گے کہ داڑھی رکھی ہے اور نماز نہیں پڑھتا، داڑھی ہے اور گناہ نہیں چھوڑتا، جھوٹ نہیں چھوڑتا، یعنی مجھے لگتا ہے کہ جیسے میں نے دنیا کے ڈر سے گناہوں کو ترک کیا ہوا ہے۔ دل میں بارہا خیال آتا ہے کہ صرف اللہ کا ڈر ہو میرے دل میں اور دنیا کی فکر نہ ہو۔

**جواب:** گناہ اگر مخلوق کے ڈر سے بھی چھوٹ جائیں تو یہ بھی نعمت ہے۔ جو کام مخلوق کے ڈر سے چھوڑو گے تو عادت ہو جائے گی اور عادت پھر عبادت ہو جائے گی اور پھر اخلاص پیدا ہو جائے گا ۔

وہ ریا جس پر تھے زاہد طعنہ زن
پہلے عادت پھر عبادت ہو گئی

داڑھی رکھنا واجب ہے۔ اگر خدانخواستہ داڑھی نہ رکھی اور گناہ کیا تو اعمال نامے میں ڈبل گناہ لکھا جائے گا۔ ایک داڑھی نہ رکھنے کا گناہ، دوسرا وہ گناہ جو آپ نے کیا اور داڑھی رکھنے کے باوجود اگر گناہ کیا تو صرف ایک گناہ لکھا جائے گا۔ داڑھی رکھنے کا ثواب اعمال نامہ میں ہو گا جس سے نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا تو داڑھی رکھنے میں فائدہ ہے یا نقصان؟

۹۴۸) **حال:** لیکن حضرت! دنیا سے چھپ کے گناہ کرتے وقت دل سے یہ خیال نکل جاتا ہے کہ اللہ تو ہمیشہ دیکھ رہا ہے، بعض اوقات خیال آتا بھی ہے تو شیطان غالب آجاتا ہے جیسے لوگوں سے چھپ کر تصاویر دیکھ لینا، ویڈیو دیکھ لینا، ٹی وی دیکھ لینا، منگیتر سے بات کر لینا، سالی سے بات کر لینا لیکن حضرت! آپ کو یہ باتیں نہ بتا سکا۔

**جواب:** گناہ ہوتا ہی تب ہے جب بندہ اللہ تعالیٰ سے غافل ہو جاتا ہے۔ روزانہ دو منٹ مراقبہ کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہے ہیں، اس سے ان شاء اللہ رفتہ رفتہ ہر وقت استحضار رہنے لگے گا اور پھر گناہ نہ کر سکو گے اور گناہ ہمت سے چھوٹتے ہیں۔ ویڈیو، ٹی وی، منگیتر

وغیرہ سے بات چیت کرنا بالکل حرام ہے۔ ہر غلطی پر بیس نفل توبہ کے پڑھو اور اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑا کر معافی مانگو۔

۹۴۹) **حال:** اسی لیے اس خیال کا ہمیشہ غلبہ رہتا ہے کہ میں حق ادا نہیں کر پا رہا ہوں۔ حضرت دعا فرمادیں ورنہ میں کہیں کا نہیں رہوں گا۔

**جواب:** جب آپ مجھے حال بتارہے ہیں تو حق ادا ہو رہا ہے۔ یہی مرشد کا حق ہے۔

۹۵۰) **حال:** حضرت پیر و مرشد! دل کا حال عجیب و غریب ہے، اور نفس کی حالت تو بیان سے باہر ہے۔ کوئی بھی چیز اپنے بس میں نہیں ہے۔ حضرت! جب تک کوئی چیز یعنی کہ گناہ کا موقع نہ ملے تو اس وقت تک تو بچت رہتی ہے اور جب موقع مل جاتا ہے تو پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں بھٹک جاتا ہوں۔ حضرت! گناہ پر قابو اس وقت تک ہے جب تک موقع نہ ملے ورنہ نفس بے قابو ہو جاتا ہے اور شیطان غالب آجاتا ہے۔

**جواب:** نفس بے قابو نہیں ہوتا۔ آپ نفس کو ڈھیل دے کر اس کو خود پر قابو دیتے ہیں۔ اگر ہمت سے کام لیں اور مواقعِ گناہ اور اسبابِ گناہ سے فوراً دور ہو جائیں اور پلک جھپکنے بھر کا نفس کو موقع نہ دیں تو ہرگز گناہ نہیں ہو سکتا۔ جان لڑا کر گناہ کی جگہ سے فرار اختیار کرو، خواہ دل کا خون ہو جائے۔ گناہ سے بچنے کے لیے دل کا خون کرنے ہی سے خدا ملتا ہے۔ میرا شعر ہے ؎

یہ مانا کہ شکستِ آرزو ہے تلخ تر اخترؔ
مگر اے دل خدا ملتا ہے بس خونِ تمنا سے

۹۵۱) **حال:** اسی طرح کا واقعہ تقریباً سات یا آٹھ ماہ پہلے پیش آیا حضرت! جب ایک بہت ہی گھٹیا کام سرزد ہو گیا، میں نے اپنا منہ کالا کر لیا۔ حالاں کہ اس سے پہلے اسی کام سے بہت توبہ مانگی اور دعا مانگی یا اللہ! مجھے اس سے بچانا لیکن اللہ تعالیٰ کو شاید امتحان مقصود تھا۔ میں کامیاب نہ ہو سکا۔ اللہ مجھے معاف فرمائیں۔

**جواب:** یہ اللہ تعالیٰ کا امتحان نہیں نفس کی شرارت تھی۔

۹۵۲) **حال:** تو حضرت ہوا یوں کہ تقریباً دوماہ پہلے لوگوں کو میرے اس فعل کے بارے میں علم ہو گیا۔ مجھ سے پوچھا گیا تو میں صاف مکر گیا اور جھوٹ کا مرتکب بھی ہوا۔

**جواب:** اپنے گناہ کا اظہار بھی گناہ ہے۔ اس لیے ایسے موقعوں پر لوگوں سے جھوٹ بولنا گناہ کے اقرار سے بہتر ہے لیکن شیخ سے اس گناہ کا علاج کرانا ضروری ہے اور تنہائی میں رو رو کر اللہ سے معافی مانگیں اور آیندہ گناہ نہ کرنے کا عزمِ مصمم کریں۔

۹۵۳) **حال:** اور پھر اپنی جھوٹی بے گناہی ثابت کرنے کے لیے پے در پے کئی جھوٹ بولے۔ حضرت! وہ کہتے ہیں کہ ہمیں تب یقین آئے گا جب آپ قرآنِ پاک پر ہاتھ رکھو گے۔ حضرت! میں ایسا نہیں کر سکتا۔ اور وہ پچھلے دنوں اس پر مصر تھے۔

**جواب:** آپ ان سے کہہ دیں کہ جب آپ کو میری بات پر یقین نہیں تو قرآنِ پاک اٹھانے پر بھی یقین نہیں آئے گا۔

۹۵۴) **حال:** حضرت! اب جب دنیوی شرمندگی اور ذلت کا ڈر ہے تو توبہ سچی ہو گئی۔ اور اب یقین ہے کہ ساری زندگی وہ کام نہیں کروں گا۔ پر حضرت! اللہ کے ڈر سے ایسا کیوں نہیں ہوتا؟ مجھے صرف دنیا کا ڈر کیوں ہے؟ پیر و مرشد! اس مسئلے کا حل بتائیں کہ کیا کروں؟ حضرت! دعا فرمائیں اللہ اس مسئلے کو ختم کرا دیں اور مجھے اپنی توبہ پر استقامت نصیب فرمائیں۔ اللہ آپ پر اپنی برکتیں نازل فرمائیں۔

**جواب:** جب آدمی گناہ پر نادم اور آیندہ گناہ نہ کرنے پر عازم ہو جائے تو یہ توبہ قبول ہے۔ بتا دیا کہ مخلوق کے ڈر سے ہی گناہ چھوڑ دو۔ اللہ تعالیٰ گناہ سے اجتناب پر استقامت عطا فرمائیں۔

۹۵۵) **حال:** حضرت! میرا دل بہت سخت ہے۔ حضرت! بعض گناہ کرتے وقت گناہ کا احساس ہی نہیں ہوتا۔ اگر احساس ہوتا بھی ہے تو فوراً ختم ہو جاتا ہے ہر گناہ نہیں چھوٹتا۔

**جواب:** یہ دل کی سختی نہیں نفس سے مغلوبیت ہے۔ ہمت کر کے نفس کو دبا دو، گناہ نہیں ہو گا۔ ہر گناہ کا علاج الگ ہے، اس لیے لکھیں کہ کون سا گناہ سرزد ہوتا ہے۔ اجمالاً

لکھیں، تفصیل کی ضرورت نہیں۔

۹۵۶)**حال:** حضرت! غیبت کے بارے میں پہلے خط میں بھی بتایا تھا۔ آپ نے علاج بھی تجویز فرمایا تھا۔ اب غیبت کرتے وقت آپ کی باتیں یاد آجاتی ہیں۔ لیکن حضرت! عادت ابھی بالکل تو ختم نہیں ہوئی۔ دعا فرمادیں کہ اللہ عزوجل اپنا خصوصی کرم فرمائیں۔

**جواب:** غیبت کا جو علاج بتایا ہے وہ کرتے رہیں۔ چند دن میں عادت بھی چھوٹ جائے گی، ان شاء اللہ۔

۹۵۷)**حال:** حضرت! یہ بھی پوچھنا تھا کہ اگر کوئی شخص جس میں کوئی برائی ہو اس کی باتوں سے، اس کے افعال سے اگر کسی دوسرے کو آگاہ کیا تو کیا یہ بھی غیبت ہے؟ مثلاً اگر کوئی افسر برا ہے اور زید نے اس کے بارے میں بکر کو بتادیا تو کیا زید نے غیبت کی؟ اور اگر زید کی نیت بکر کو متنبہ کرنے کی ہو تو؟

**جواب:** دوسرے کو نقصان سے بچانے کے لیے کسی کی برائی سے آگاہ کرنا غیبت نہیں ہے۔

۹۵۸)**حال:** حضرت! پچھلے دنوں جب مجھ سے ایک مرتبہ نمازِ فجر رہ گئی تھی تو میں نے خواب میں دیکھا کہ میں خون میں لت پت پڑا ہوں اور میرے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے ہیں۔ سارے اعضا کو جیسے کسی نے اکھیڑ دیا ہو یا جسم کو جیسے پھاڑ دیا گیا ہو۔ اس کے بعد میں نے آپ سے نماز کے قضا ہونے کا ذکر کیا تھا لیکن خواب نہ لکھا تھا۔ حضرت! تعبیر بتادیں۔

**جواب:** اس خواب میں تنبیہ ہے کہ نماز کو کسی حال میں مت چھوڑو۔

۹۵۹)**حال:** حضرت! میری زندگی کی سب سے بڑی خواہش یہ ہے کہ اللہ کا گھر دیکھوں۔ اللہ مجھے اپنے پاس بلائیں، میں وہاں سجدے میں جا کے اتنا روؤں کہ سب کچھ اپنے آنسوؤں سے سیراب کردوں۔

**جواب:** جب حج فرض ہوگا تو جانا ضروری ہوگا۔ جب تک فرض نہیں تو یہیں رو رو کر اپنے رب کو منالو اور اس کا پیار حاصل کرلو۔ میرا شعر ہے؎

ہر کجا گرید بہ سجدہ عاشقے
آں زمیں باشد حریمِ آں شہے

جو بندہ اس دنیا میں روتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا قرب ضرور حاصل کرلیتا ہے اور آنسو والی جگہ جلوہ گاہِ حرم بن جاتی ہے۔

۹۶۰) حال: اللہ کو رورو کے بتاؤں کہ میں تیرے امتحان کے قابل نہیں ہوں، میں اتنا بوجھ نہیں اٹھاسکتا۔

جواب: اللہ تعالیٰ انسان کی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالا کرتے۔

۹۶۱) حال: حضرت! بس دل کرتا ہے کہ ساری زندگی میری وہاں پہ روتے میں گزر جائے۔ حضرت! میں اپنی ناکارہ عبادات سے تو اللہ کا حق ادا نہیں کرسکتا، بس رورو کے اللہ کو منالوں، اگر مجھے اللہ مل جائیں تو ان کے قدموں میں سر رکھ کر اتنا روؤں کہ میری آنکھیں ختم ہوجائیں۔ میرا پورا جسم آنسو بن کے پگھل جائے۔ حضرت! گناہ یاد آتے ہیں اور اللہ کی مہربانیاں، نعمتیں اور کرم نظر آتا ہے تو دل پھٹنے کو ہوتا ہے کہ میں کیا کررہا ہوں۔

جواب: اللہ کی عبادت کا حق تو کوئی بھی ادا نہیں کرسکتا۔ ہماری جو ٹوٹی پھوٹی عبادت ہو رہی ہے اسی پر شکر ادا کرو اور اعترافِ قصور اور ندامت سے اللہ تعالیٰ راضی ہوجاتے ہیں اور اس بندے کو اپنا پیارا بنالیتے ہیں۔ بہرحال جو حال آپ نے لکھا ہے بہت مبارک ہے، اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

۹۶۲) حال: کیا اللہ کا مجھ پر یہی احسان کافی نہیں کہ مجھے انسان بنادیا ورنہ جیسے میرے اعمال ہیں تو مجھے کتا بنایا ہوتا اور گلی گلی مجھے پتھر مارے جاتے، لوگ لاتیں مارتے، دھتکارتے، حضرت! میں کبھی اللہ کا حق ادا نہیں کرسکتا، لیکن حضرت! ایسا تو ہو جاؤں کہ اس کی نافرمانی بھی نہ کروں۔

جواب: یہ استحضار بڑی نعمت ہے، اگر خطا ہوجائے تو رورو کر اللہ کو منالو اَلتَّائِبُ مِنَ

اَلذَّنْبِ کَمَنْ لَّا ذَنْبَ لَہٗ[۲۵] جس نے گناہ سے توبہ کرلی وہ ایسا ہوگیا کہ گویا اس نے گناہ کیا ہی نہیں۔

۹۶۳) **حال:** حضرت! جب بھی کوئی خانہ کعبہ جانے کی یا حج کی باتیں سناتا ہے تو دل پھٹنے کو ہوتا ہے۔ آنکھیں آنسوؤں سے بھر جاتی ہیں۔ جب کبھی خیال آجائے تو رو رو کے دعائیں کرتا ہوں کہ اللہ مجھے اپنے پاس بلالے، میرا رونا بھی دیکھ لے۔

**جواب:** یہ شوق تو ہر مسلمان کو ہوتا ہی ہے لیکن جب تک حج فرض نہ ہو راضی برضا رہے۔

۹۶۴) **حال:** حضرت! جنت کی تمنا نہیں ہے، نہیں چاہیے۔ بس اللہ کی تمنا ہے، اس کا پیار چاہیے، بس ایک دفعہ بلالے۔

**جواب:** یہ نہیں کہنا چاہیے کیوں کہ جنت ہی تو اللہ تعالیٰ کی ملاقات کا محل ہے، اسی لیے جنت مانگنے کا حکم دیا گیا۔ کعبہ شریف کی حاضری کا مقصد بھی تو جنت ہی ہے اور جنت کی تمنا اس لیے ہے کہ وہاں اللہ تعالیٰ کا دیدار ہوگا۔ اگر کوئی کعبہ شریف جائے اور خدانخواستہ جنت نہ ملے تو اس جانے سے کیا فائدہ؟ اس جملے سے توبہ کرو کہ ”جنت نہیں چاہیے، بس کعبہ میں ایک دفعہ بلالے“ کعبہ شریف میں حاضری جنت میں اللہ تعالیٰ کی ملاقات کے لیے ہی تو ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے۔

۹۶۵) **حال:** حضرت! مجھے اتنا پتا ہے کہ میرے گناہ اس قدر ہیں کہ میں وہاں جانے کے قابل نہیں ہوں لیکن حضرت! میں اس قابل بننا چاہتا ہوں۔ حضرت! میں نے دو مرتبہ خواب میں اس پاک گھر کو دیکھا ہے۔ حضرت! آنکھوں سے آنسو نہیں رکتے کہ کب بلاوا ہوگا۔ غلاف کعبہ پکڑ کر رونے کی تمنا ہے۔ ساری زندگی روتا رہوں اور سجدہ میں ہی موت آجائے۔

**جواب:** یہ شوق مبارک ہے لیکن جب تک حج فرض نہ ہو اس وقت تک زیادہ فکر نہ کرو۔ جب اللہ نے ابھی فرض نہیں کیا تو کیوں پریشان ہوتے ہو، جو باتیں فرض ہیں ان

---

۲۵؎ مشکٰوۃ المصابیح: ۲۰۶، باب الاستغفار والتوبۃ، المکتبۃ القدیمیۃ

کو ادا کرو، مثلاً روزہ، نماز اور گناہوں سے اجتناب۔ اس سے یہیں وہ قرب نصیب ہوجائے گا جو کعبۃُ اللہ میں حاضری سے ہوتا ہے۔

٩٦٦)**حال:** حضرت! میں نے ایک مرتبہ خواب میں مقامِ ابراہیم پر نماز بھی ادا کی ہے۔اور طواف بھی کیا ہے۔

**جواب:** مبارک خواب ہے۔

٩٦٧)**حال:** حضرت! مجھے شیطان سے لڑنے کا طریقہ بتادیں، یہ مردود مجھے روکے ہوئے ہے۔

**جواب:** شیطان سے لڑنے کا طریقہ یہی ہے کہ اس کے خلاف عمل کرو۔ جب گناہ کا خیال آئے اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَرُسُلِہٖ پڑھ لو۔ ہمت سے کام لو، شیطان صرف وسوسہ ڈالتا ہے، اس میں یہ طاقت نہیں کہ وہ گناہ کرادے یا نیکی سے روک دے۔

٩٦٨)**حال:** حضرت! دعا فرمایئے کہ اللہ مجھے اور میری اولاد کو حج کی سعادت سے سرفراز فرمائے اور میری موت وہیں پر ہی سجدے کی حالت میں لکھ دے۔ حضرت! اور کہیں نہیں مرنا چاہتا۔ حضرت! بس یہ خواہش ہے کہ قیامت کے دن اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمادیں کہ میرا بندہ میرا غلام آگیا۔

**جواب:** دل سے دعا ہے۔

٩٦٩)**حال:** حضرت! دعا فرمادیں۔ اللہ نے آپ کو بہت دیا ہے۔ کچھ عنایت فرمادیں۔

**جواب:** دینے والی ذات اللہ کی ہے۔ شیخ ایک ذریعہ ہوتا ہے، اس کے اختیار میں نہیں کہ وہ کسی کو کچھ بنادے۔ البتہ عادت اللہ یہی ہے کہ جس کو جو کچھ ملتا ہے وہ شیخ کے ذریعے ملتا ہے اور اس راستے میں ناکامی نہیں ہے۔ جو اللہ کو چاہتا ہے اسے اللہ ضرور ملتے ہیں۔

٩٧٠)**حال:** حضرت! یہ سوچ سوچ کر خوب روتا ہوں کہ اگر بروزِ قیامت آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پہچاننے سے انکار کر دیا تو کیا ہوگا؟ یا اللہ نے میری ٹوٹی پھوٹی ناکارہ عبادتیں میرے منہ پر دے ماریں تو کہاں جاؤں گا؟ کس کے در پر جاؤں گا؟

**جواب:** انکار کیوں فرمائیں گے؟ آپ تو اپنے امتیوں کی شفاعت فرمائیں گے۔ ان شاء اللہ!

ہماری ٹوٹی پھوٹی عبادت اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبول ہو جائے گی۔

۹۷۱)**حال:** حضرت! میں کس چیز پہ غرور کروں؟ گناہ تو چھوٹتے نہیں۔

**جواب:** گناہ چھوڑنے سے چھوٹتے ہیں۔ ہمت سے کام لو، گناہ چھوٹ جائیں گے۔

۹۷۲)**حال:** جو کچھ تھوڑا بہت اچھا کام کرتا ہوں تو اس کا طریقہ نہیں۔ پتا نہیں وہ بارگاہِ ایزدی میں قبول بھی ہے کہ نہیں۔

**جواب:** اگر قبول نہ ہوتا تو توفیق ہی نہ دیتے۔

۹۷۳)**حال:** حضرت! صرف ایک امید جو ہے وہ اللہ پاک کی رحمت سے ہے کیوں کہ وہ اس کے غضب پہ غالب ہے۔

**جواب:** بے شک۔

۹۷۴)**حال:** ورنہ میں کیا ہوں؟ میری کیا اوقات ہے۔ حضرت! گناہ نہیں چھوٹتے۔ گناہ کرتے ہوئے اللہ کا خوف نکل جاتا ہے۔ دل سے جب کبھی توبہ کرتا ہوں تو توبہ کرتے ہوئے بھی اپنی توبہ میں دم خم نہیں پاتا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ ٹوٹ جائے گی۔

**جواب:** توبہ ٹوٹنے کا خطرہ مبارک ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے اپنے نفس پر بھروسہ نہیں۔ بس اللہ کی رحمت کا سہارا ہے کہ وہی مجھے بچائیں گے۔ توبہ کرنا اللہ کی محبت کا حق ادا کرنا ہے، اس توفیق پر شکر کریں۔ یہ توفیق علامت ہے کہ اس بندے سے اللہ تعالیٰ محبت کرتے ہیں۔

۹۷۵)**حال:** حضرت! دنیا کا ڈر ہے کہ کیا کہے گی دنیا؟ پر اللہ کا ڈر کیوں نہیں آتا کہ وہ جس سے محبت کا دم بھرتا ہوں وہ کیا کہے گا؟ حضرت! میرا دل چاہتا ہے کہ اپنے منہ پر خوب طمانچے برساؤں۔ اپنے سر کو مٹی سے بھر لوں، اپنے کپڑے پھاڑ دوں، سب کچھ تباہ و برباد کردوں کہ میں اتنے گناہ کرتا ہوں۔ سر سے پاؤں تک گناہوں کی غلاظت میں ہوں۔ میرا کوئی ایک عمل کام کا نہیں پھر بھی میرا اللہ میری ایک دفعہ کی توبہ پر مجھے معاف کردیتا ہے۔

**جواب:** اللہ تعالیٰ کے اس کرم پر فدا ہو جائیے۔

تصدق اپنے خدا پہ جاؤں مجھے یہ آتا ہے پیار انشا

اِدھر سے ہر دم گناہِ پیہم، اُدھر سے یہ دم بدم عنایت

وہ حلم و کرم والے ہیں، وہاں سے الطاف و کرم ہی ہوں گے، ہم ذلیل و خوار ہیں تو ہم سے ذلت کے کام ہی ہوں گے۔ بس اس کا مداوا ندامت ہے ؎

جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے

یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

۹۷۶) حال: میں کیوں نہیں حق ادا کر پا رہا۔ اس میری زندگی کا کیا فائدہ؟ وہ اتنا رحیم و کریم ہے تو میں اس قدر ذلیل کیوں ہوں؟ حضرت! میرے لیے دعا فرمادیں کہ میں ایسا بن جاؤں کہ اللہ تعالیٰ فرمادیں کہ اے میرے بندے! تو مجھے پسند آگیا، آمین۔ حضرت پیر و مرشد! اللہ تعالیٰ عزوجل کا کروڑہا کرم ہے کہ اس نے مجھ ناکارہ کو توبہ کی توفیق عطا فرمائی، پَر حضرت! میں اپنی توبہ کو پائیدار نہیں پاتا۔ توبہ کرتے وقت یہ خیال ہوتا ہے کہ توبہ ٹوٹ گئی تو دوبارہ کرلیں گے۔ حالاں کہ خیال یہ ہونا چاہیے کہ توبہ ساری زندگی نہ ٹوٹے گی۔

جواب: بس یہ خیال ہونا چاہیے کہ ساری زندگی توبہ نہ توڑوں گا۔ لیکن اگر ٹوٹ گئی تو کوئی اور دروازہ بھی نہیں ہے۔ پھر ان ہی کے در پر سر رکھ کر رو رو کر ان کو منالوں گا۔

۹۷۷) حال: بس ادھر گناہ کا موقع ملا اور ادھر توبہ ٹوٹی۔ پَر حضرت! زندگی کا کیا بھروسہ۔ توبہ ٹوٹنے کے بعد دوبارہ توبہ کی مہلت نہ ملے۔

جواب: جو صدقِ دل سے توبہ کرتا ہے اور آیندہ گناہ نہ کرنے کا عزم رکھتا ہے تو اس کی توبہ قبول ہے، اگر دوبارہ باوجود جان لڑانے کے گناہ ہوجائے تو پھر توبہ کرلیں اور شیطان سے کہہ دیں اگر تیرے کہنے میں آکر ہزار بار خطا کروں گا تو ہزار بار توبہ کروں

گا۔ میں اپنے اللہ کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اور یہ بھی سمجھ لیں کہ دوبارہ گناہ ہو جانے سے پہلی توبہ باطل نہیں ہوتی۔ جو دل سے توبہ کرتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ محروم نہیں فرماتے اور اس کو گناہ کی حالت میں موت نہیں آسکتی۔

۹۷۸) **حال:** حضرت! ایک جگہ میں نے پڑھا تھا کہ اذان کے وقت باتیں کرنے والے کو مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا۔ اور اذان کا جواب دینا چاہیے۔ پَر حضرت! میں نے خانقاہ میں اور مسجد میں لوگوں کو اس وقت باتیں کرتے دیکھا ہے۔ اس کے بارے میں کچھ بتائیے حضرت! کہ کیا میں نے غلط پڑھا۔

**جواب:** صحیح احادیث میں اس قسم کا مضمون نظر سے نہیں گزرا بلکہ اس کے برعکس اذان کے دوران کلام کرنا احادیث و آثارِ صحابہ سے ثابت ہے۔ اگر اتنی سخت وعید ہوتی تو فقہاء ضرور کلام کو ناجائز قرار دیتے، البتہ حنفیہ نے یہ تصریح کی ہے کہ دورانِ اذان بات کرنا خلافِ اولیٰ ہے۔

۹۷۹) **حال:** حضرت! یہ فرمائیے کہ پردہ کس عمر تک کی عورت سے ہے؟ اگر عورت ۴۰،۴۵برس کی عمر کی ہو یا اس سے شہوت نہ آئے تو اس کے لیے پردے کا کیا حکم ہے؟

**جواب:** فقہاء نے لکھا ہے کہ جب عورت اتنی بوڑھی ہو جائے کہ اس کی طرف بالکل میلان نہ ہو اور شکل بگڑ جائے تو گنجایش ہے کہ چہرے اور ہتھیلیوں کا پردہ نہ کرے لیکن فی زمانہ ہر گری پڑی چیز کا اٹھانے والا ہے، قربِ قیامت ہے، اس لیے ہر عمر میں پردہ کرنا ہی اولیٰ ہے۔

۹۸۰) **حال:** حضرت! میرے ابو مجھ سے بہت محبت کرتے تھے۔ ان کی یاد بہت آتی ہے۔ اور جب شدید ہوتی ہے تو بہت رونا آتا ہے۔ جب کبھی خواب میں آجائیں تو میں سچ میں رونے لگتا ہوں اور حضرت! شاید ہی کبھی ایسا ہوا ہو کہ میں ان کو یاد کر کے رویا ہوں اور وہ اس رات میرے خواب میں نہ آئے ہوں۔ حضرت! مجھے پوچھنا یہ تھا کہ میرا ان کو یاد کر کے رونا کہیں غلط تو نہیں ہے۔ یہ گناہ تو نہیں ہے؟

**جواب:** کسی کو موت کا طبعی غم تین دن تک رہتا ہے۔ اسی لیے تین دن تک تعزیت

سنت ہے، تین دن کے بعد جائز نہیں کیوں کہ غم تازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد جو غم ہوتا ہے وہ آدمی بار بار اس کو سوچ کر بڑھاتا ہے۔ جب والد صاحب کی یاد آئے تو بجائے رونے کے ان کو ایصالِ ثواب کرو، ایصالِ ثواب ہی اب ان سے محبت ہے اور ان کی یاد میں رونے سے ان کو کوئی فائدہ نہیں۔

۹۸۱) **حال:** اور حضرت! دعا فرمادیجیے کہ اللہ اپنی محبت کو ایسے ہمارے دلوں میں ڈال دے کہ ہزاروں شیطان مل کر بھی دل میں گناہ کا وسوسہ تک نہ ڈال سکیں اور خیالِ گناہ بھی پیدا نہ ہو۔

**جواب:** یہ تمنا کہ گناہ کا وسوسہ اور تقاضا ہی نہ ہو محال ہے کیوں کہ جب تقاضا ہی نہ ہو گا تو اللہ تعالیٰ کا قرب کیسے حاصل ہو گا۔ گناہ کا تقاضا ہونا گناہ نہیں ہے۔ گناہ کا تقاضا پیدا ہو پھر اس کو دبادے یہ مطلوب ہے اور اسی پر قربِ حق موقوف ہے۔

۹۸۲) **حال:** دعافرمادیں کہ میرے گھر میں باشرع ماحول بن جائے۔ رزقِ حلال اور اس میں خوب برکت ہو۔ اور تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل فرمادیں اور تمام رکے ہوئے کام اپنے انجام کو پہنچ جائیں اور اللہ آپ کو اور ہمیں اولیائے صدیقین کی آخری سرحد تک پہنچائے، آمین۔

**جواب:** جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل و جان سے دعا ہے۔

۹۸۳) **حال:** میری بچپن اور جوانی اور شادی کی تصاویر تقریباً ایک بریف کیس کے برابر گھر میں رکھی تھیں۔ آپ کی بابرکت صحبت میں جب سے آنا شروع کیا تصاویر کشی بالکل بند کر دی۔ اور ان تصاویر کو اٹھا کر الماری میں بند کر دیا۔ آپ نے پچھلے سال حکم فرمایا تھا کہ ان کو فوراً ضایع کر دو۔ اپنی کم ہمتی میں پورا ایک سال لگا دیا مگر ان کو ضایع نہ کر سکا۔ ایک ملامت مستقل رہتی تھی کہ شیخ کی بات پر عمل نہیں کیا۔ ان تصاویر میں بچوں کی بہت اچھی اچھی تصاویر تھیں۔ پہلے خیال آیا کہ یہ تصاویر بچوں کو دے دوں پھر فوراً خیال آیا کہ گناہ تو میں نے کیا ہے اور جب تک بچوں کے پاس یہ تصاویر رہیں گی مجھے گناہ ملتا رہے گا۔ یہ سوچ کر ان کو نہیں دیں۔ پچھلے دنوں

رات کو ان سب تصاویر کو اٹھا کر گھر کے سامنے خالی پلاٹ پر لے جاکر جلا دیا۔ آپ کو بتا نہیں سکتا کس قسم کا اطمینان نصیب ہوا۔ گھر والی نے بھی اس کام میں مدد کی، شروع میں تو انہیں بھی افسوس ہوا مگر آپ کے حکم کی تعمیل پر بہت خوشی ہوئی، تاخیر کی بے حد معافی چاہتا ہوں۔

**جواب:** بہت دل خوش ہوا۔ اس کام میں جو دیر کی اس پر بہت استغفار کریں۔ شکر کریں کہ اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ورنہ خطرہ تھا کہ نسبت ہی سلب ہوجاتی۔

۹۸۴) **حال:** حضرت والا! میں کالج کے زمانے میں کرکٹ خوب کھیلا کرتا تھا۔ کرکٹ میچ دیکھنے کا بھی بہت شوق تھا۔ ٹی وی کے گھر سے نکلنے کے بعد میچ دیکھنا بند کردیا مگر شوق بدستور باقی رہا۔

**جواب:** شوق رہنے میں مضایقہ نہیں بلکہ اس شوق کو دبانے سے قرب نصیب ہوتا ہے، کیوں کہ کرکٹ میچ دیکھنے میں بہت سے منکرات ہیں، نامحرم عورتیں بھی ہوتی ہیں اور وقت کا بھی ضیاع ہے، اس لیے نہیں دیکھنا چاہیے۔

۹۸۵) **حال:** پچھلے دنوں جو ورلڈ کپ ہورہا تھا ریڈیو اور ٹی وی پر تو دیکھ نہیں رہا تھا مگر ایک جستجو سی لگی رہتی تھی کہ کون جیت رہا ہے۔ گھر میں تو اسلامی اخبار آتا ہے مگر کبھی کبھی پڑوس سے ڈان اخبار لاکر تصاویر پر ہاتھ رکھ کر کرکٹ کی خبریں دیکھ لیتا تھا۔ مگر ایک جرم کا احساس مستقل ہوتا رہتا تھا۔

**جواب:** خیر اس میں کوئی مضایقہ نہیں، جب چور چوری سے جاتا ہے تو کچھ دن ہیرا پھیری کرتا ہے، پھر ایک دن یہ ہیرا پھیری بھی چھوٹ جاتی ہے۔

۹۸۶) **حال:** پچھلے ہفتے گاڑی پر اہلیہ کے ساتھ جارہا تھا۔ سگنل پر گاڑی کھڑی تھی کہ پیچھے سے ایک ٹرک نے آکر ٹکر ماردی۔ گاڑی کا کافی نقصان ہوا مگر جسم پر ایک خراش تک نہ آئی۔ میں نے کوئی غصہ نہیں کیا، بلکہ ٹرک والے کو معاف کردیا اور پولیس جو آگئی تھی تو ٹرک والے کو اس سے بھی چھڑالیا۔ گھر آکر خوب توبہ کی کہ میری نافرمانی کی وجہ سے جو انگریزی اخبار پڑھ کر کی تھی یہ سزا ملی ہے، اب بالکل

انگریزی اخبار دیکھنا بند کر دیا ہے، الحمدللہ! خوب اطمینان ہے۔

**جواب:** اخبار پڑھنا تضییعِ اوقات ہے اور الٹی سیدھی خبروں سے دل الگ پریشان ہوتا ہے۔

۹۸۷) **حال:** حضرت والا! میں صبح کے وقت مسجد جاتے ہوئے آپ کے تجویز فرمائے ہوئے وظائف پڑھ لیتا ہوں۔ کبھی ناغہ نہیں ہوتا مگر یکسو ہو کر بیٹھ کر نہیں پڑھتا۔ ذکر کے بیچ میں آپ کے بتائے ہوئے اشعار بھی نہیں پڑھتا مگر جب بھی ایک آدھ بار اشعار پڑھے ہیں ذکر کی کچھ اور ہی کیفیت ہوتی ہے۔ دعا فرمادیں ذکر آپ کے بتائے ہوئے طریقے پر پوری طرح کروں۔

**جواب:** ایک جگہ بیٹھ کر اطمینان سے عاشقانہ ذکر زیادہ نافع ہے، ہاں اگر کسی کے پاس وقت ہی نہ ہو تو اور بات ہے لیکن کسی کے پاس ذکر کا وقت نہ ہو اور گپ شپ کا وقت ہو تو خود فیصلہ کرلے کہ وقت ہے یا نہیں، کھانے پینے کا وقت لاکھ مصروفیت میں نکالتے ہو تو روح کی غذا کے لیے کیوں وقت نہیں نکل سکتا؟

۹۸۸) **حال:** حضرت والا! میرے آفس میں بہت سی لڑکیاں کام کرتی ہیں کچھ تو پردہ کرتی ہیں مگر اکثریت بے پردہ رہتی ہیں۔ ان سے بچنے کی پوری کوشش کرتا ہوں۔ کسی کام کے سلسلے میں جب بھی وہ سامنے آتی ہیں جلدی سے نظر جھکا کر ان کو کام سے جلدی فارغ کر دیتا ہوں۔ کوشش تو کرتا ہوں کہ میرے کمرے میں وہ نہ آئیں۔ ان کے پاس جا کر کھڑے کھڑے جلدی کام کی بات کرلیتا ہوں۔ دعا فرمائیں کہ مجھے نظر بچانے کی پوری طرح توفیق ہو اور انجانے میں بھی ان پر نظر نہ پڑے۔

**جواب:** ایسے مواقع پر نظر انجانے سے نہیں پڑتی، نفس جان کے نظر ڈالتا ہے۔ ارادہ کریں کہ دیکھنا نہیں ہے تب نگاہ نہیں پڑے گی۔

۹۸۹) **حال:** حضرت والا! مجھے نماز میں بہت وساوس آتے ہیں، خیالات ادھر ادھر بھٹکا دیتے ہیں۔ خشوع و خضوع حاصل نہیں ہوتا۔ دعا فرمادیں مجھے توجہ سے نماز پڑھنا عطا ہو اور برسنے والی اور سیراب کرنے والی آنکھیں عطا ہوں، آمین۔

**جواب:** نماز میں جب دل ادھر ادھر چلا جائے تو پھر اللہ کے سامنے حاضر کردیں، خشوع کے لیے یہ کافی ہے۔ ایک طریقہ نماز میں دل لگانے کا یہ ہے کہ ہر لفظ کو سوچ کر ادا کریں اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہر رکن میں یہ سوچیں کہ مجھے اسی رکن میں رہنا ہے مثلاً قیام میں سوچیں کہ مجھے قیام ہی میں رہنا ہے، رکوع میں سوچیں کہ مجھے رکوع ہی میں رہنا ہے، سجدہ میں سوچیں کہ مجھے سجدہ ہی میں رہنا ہے۔

۹۹۰) **حال:** حضرت والا! وقت کے ساتھ ساتھ آپ کی محبت میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ خانقاہ میں جو لوگ بھی ہیں آپ کی وجہ سے ان سب سے بھی محبت اور تعلق سا پیدا ہوگیا ہے، ان سب کو بہت خوش نصیب سمجھتا ہوں کہ آپ کی بابرکت صحبت انہیں ہر وقت نصیب ہے۔

**جواب:** یہ بھی شیخ کی محبت کی علامت ہے ؎

تمہیں چاہوں تمہارے چاہنے والوں کو بھی چاہوں

محبت کا یہی رنگ ہوتا ہے۔ شیخ کی محبت اس راہ میں تمام مقامات وترقیات کی کنجی ہے۔

۹۹۱) **حال:** حضرت والا! آپ کی خدمت میں جب حاضری ہوتی ہے تو دل ہی دل میں ڈرتا رہتا ہوں کہ میری ذات سے کوئی ایسی بات نہ ہوجائے جو میرے شیخ کو ناگوار محسوس ہو۔ آپ کے پاس آکر دل ہی دل میں **یَاسُبُّوْحُ یَا قُدُّوْسُ یَا غَفُوْرُ یَاوَدُوْدُ** پڑھتا رہتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں یا اللہ! میرے رذائل میرے شیخ پر منکشف نہ کیجیے اور شیخ کی ایک مہربان نظر مجھ پر پڑ جائے۔

**جواب:** یہ ڈر مبارک ہے کہ بوجہ شیخ کی عظمت کے ہے۔ حضرت حکیم الامت فرماتے ہیں کہ شیخ کی محبت پر عظمت کو غالب رکھو۔

۹۹۲) **حال:** بعد سلام عرض ہے کہ حضرت والا کی تعلیم کے مطابق خوب کھانا کھاتا ہوں یعنی اعتدال کے ساتھ دو تین لقمے چھوڑ کر اور بولنا بھی بقدرِ ضرورت اعتدال کے ساتھ ہے اور فضول اور زیادہ بولنے سے احتراز کرتا ہوں اور مجھے ہر چیز میں اعتدال ہی پسند ہے۔ اللہ تعالیٰ اعتدال کے ساتھ ہر عمل کو بجالانے کی توفیق عطا فرمائیں۔

جواب: ماشاءاللہ، آمین۔

۹۹۳) حال: اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ میں کسی مسلمان سے نہ حسد رکھتا ہوں اور نہ خرچ کرنے میں بخل کرتا ہوں۔ جہاں شرعاً موقع ہو بقدرِ ضرورت مال خرچ کرتا ہوں۔

جواب: مبارک حال ہے۔ اللّٰھم زد فزد

۹۹۴) حال: جب کبھی گاڑی میں سفر ہوتا ہے تو گاڑی والا ٹیپ ریکارڈ کھول کر گانے لگا دیتا ہے اور بتانے سے وہ لوگ مانتے نہیں ہیں۔ اور خاص کر جب کراچی سے سرحد جانا ہوتا ہے تو اس طویل سفر میں آدمی کس طرح اس گناہ سے بچے۔ دس پندرہ منٹ ہوں تو آدمی انگلی کانوں میں ڈال لے مگر ستائیس، اٹھائیس گھنٹے کے سفر میں کانوں کو بند رکھنا طاقت سے باہر ہے، کوئی علاج تجویز فرمائیں۔

جواب: تائب صاحب خوش الحان ہیں، ان کی نعتوں کی کیسٹ لے جائیں اور ڈرائیور سے کہیں کہ لگا کر سنائے، ممکن ہے اس طرح وہ مان جائے ورنہ دل کو گانوں میں مشغول نہ ہونے دیں اور آخر میں استغفار بھی کر لیں کہ یا اللہ! میں نے دل کو بچانے کی کوشش کی لیکن اگر میرے نفس نے حرام لذت کا کوئی ذرہ چرا لیا ہو تو آپ معاف فرمادیں۔

۹۹۵) حال: مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے گھر میں شروع سے ہی گندگی ہے۔ نسبی طور پر تو ہم شریف خاندان کے ہیں لیکن عملی طور پر کنجروں سے کہیں آگے۔ یہ باتیں کبھی کسی بزرگ کو بھی بتانے کی جسارت نہیں کی۔ بچپن سے وہ کچھ دیکھتی آرہی ہوں جس کو شرم وحیا کی وجہ سے خود سے بیان نہیں کر سکتی۔ آج اس کو بھی آپ ہی سے عرض کر رہی ہوں بغرضِ اصلاح اور بغرض روک تھام اور آیندہ کی زندگی پُر سکون بنانے کی غرض سے۔ طوالت کی معافی چاہتی ہوں، ہمت نہیں، حوصلہ نہیں، زندگی میں پہلی دفعہ فقط آپ پر اعتبار کیا ہے، عرض یہ ہے کہ میرے دو بھائیوں نے ہم بہنوں پر گندی نظر رکھی اور کئی دفعہ غلط حرکت کی بھی کوشش کی۔ مجھے بھی دعوتِ گناہ دی گئی، میں اس وقت بہت چھوٹی تھی، مجھے سخت غصہ آیا، مجھے یاد پڑتا ہے کہ اس وقت بھی میں نے آپ ہی کا نام لیا تھا کہ ان سے اپنی اصلاح کراؤ، تم بہت غلط راستہ

پر چل رہے ہو۔ ایک بھائی نے تو کچھ عرصے کے بعد گندی عادتیں چھوڑ بھی دیں لیکن دوسرا باز نہیں آیا۔

**جواب:** اس بھائی سے دور رہو اور اس سے نامحرموں کی طرح پردہ کرو۔

۹۹۶) **حال:** شروع شروع میں ہم نے بھائیوں کی ان حرکتوں کو والدین کو بتایا لیکن الٹا ہمیں کو گالیاں کھانا پڑیں کہ تم ایسی ہو اور تم ویسی ہو۔ اللہ پاک نے ہمیں تو بچالیا لیکن معاملہ بھانجیوں تک آپہنچا اور ان میں سے ایک تو باغیوں والی روش اختیار کرتی جارہی ہے۔ چال ڈھال میں بالکل شرافت نہیں۔ باجی چیختی ہیں کہ میری بچی غلط سہی لیکن کیا بڑوں کی بے غیرتیوں کا اس میں ہاتھ نہیں؟ قیامت تو یہ ہے کہ میرا باپ بھی صحیح نہیں۔ ابّا نے بیٹی کو غلط ارادے سے ہاتھ لگادیا، باجی رورہی تھیں، چلّارہی تھیں اور ابّا نے قسم اٹھالی کہ جان کر ایسا نہیں کیا، غلطی ہوئی، میں نے تمہاری ماں سمجھا تھا۔

**جواب:** بیوی ان پر ہمیشہ کے لیے حرام ہوگئی۔

۹۹۷) **حال:** اور جب ہمارے باپ نے اسی بھائی کی بیوی پر ہاتھ ڈال دیا تب تو اور یقین ہوگیا کہ بیٹی پر بھی قصداً ہی ہاتھ ڈالا ہوگا۔

**جواب:** اس کے بیٹے پر اس کی بیوی حرام ہوگئی۔

۹۹۸) **حال:** اتنی غلط حرکت میرے باپ نے کی کہ میں بیان نہیں کرسکتی۔ ۷۰؍سال کا ہے میرا باپ، تہجد گزار، تمام نفل نمازیں پڑھتا ہے، ہزاروں کے حساب سے ذکر لیکن العیاذ باللہ! نواسیوں تک کو للچائی ہوئی نظروں سے دیکھتا ہے۔ واللہ! مجھے اپنے باپ کی نظر پر شک گزرتا ہے، ہر شفقت میں گندگی لگتی ہے، ہر بات سے ہوس ٹپکتی نظر آتی ہے۔

**جواب:** اس سے بچیوں کو دور رکھیں۔

۹۹۹) **حال:** میری شادی ہوئی اور شوہر ملا تو وہ بھی گندا کہ جو کمینہ پن اور گندے تعلقات میں ملوث رہا۔ بے حیا، بے غیرت شوہر نے مجھے میکے کی اسی گندگی میں رہنے پر مجبور کردیا۔ شادی کرکے بھی میں ہمیشہ میکے میں پڑی رہی، شادی کی ہی فقط ان گندگیوں

سے دور ہونے کے لیے تھی۔ پھر میں نے ایک ایک کر کے سب بھابیوں کو سمجھا بجھا کے اس گھر سے نکالا تاکہ ان کی عزت ہمارے باپ سے محفوظ ہو جائے۔

**جواب:** بہت اچھا کیا۔

۱۰۰۰)**حال:** میری اور میرے باپ کی بالکل نہیں بنتی کیوں کہ میں بہنوں اور بھابیوں کی نگرانی پر مقرر ہوں۔ سب آزاد ہیں اور میں قید، اب مسئلہ میرا اور نئی بھابھی کا ہے۔ تمام بھائیوں بہنوں کا کہنا ہے کہ میں بدکردار شوہر سے طلاق لے لوں اور اچھی جگہ شادی کرلوں، مشورہ درکار ہے۔

**جواب:** صحیح کہتے ہیں۔

۱۰۰۱)**حال:** مجھے مَردوں سے شدید نفرت ہوگئی ہے لیکن ڈرتی بھی ہوں کہ جس بے حیائی نے ان مَردوں کو پستی کی اتھاہ گہرائیوں میں گرادیا کہیں میں بھی خدانخواستہ ان میں ملوث نہ ہو جاؤں کہ میں بھی تو انسان ہوں، یہ سوچ کر نئی شادی کے لیے آمادہ ہو جاتی ہوں۔

**جواب:** ایسا ہی کرو، اللہ تعالیٰ نیک رشتہ عطا فرمائیں، آمین۔

۱۰۰۲)**حال:** لیکن مزید بے دینی یا غم سہنے کی ہمت نہیں ہے۔ بہت ہی زیادہ تھک چکی ہوں۔ باپ تو بداخلاق اور ترش مزاج ہونے کے ساتھ ساتھ عزت کا بھی دشمن ہے۔ اب اس پر کس طرح یقین کرلیں، اگر اس کی نئی آنے والی بہو کی عزت کو بھی اس نے خدانخواستہ تار تار کر دیا تو کیا بنے گا؟

**جواب:** اس پر ہرگز یقین نہ کریں، بھائی سے کہہ دیں کہ دوسرے گھر کا انتظام کرے اور بیوی کو لے کر الگ گھر میں رہے۔ جب تک گھر نہ ملے رخصتی نہ کرے اور باپ سے صاف صاف کہہ دے کہ بہو کے سر پر شفقت کا بھی ہاتھ نہ رکھیں۔

۱۰۰۳)**حال:** یہ بھائی تو غیرت میں شدید ہے، مصاہرت کے مسئلے سے بھی واقف ہے اور محتاط ہے۔ میں اپنی آیندہ زندگی اور اپنے اس بھائی اور اس کی بیوی کی زندگی کے

متعلق بہت پریشان ہوں، خدارا بتائیے کہ میں کیا کروں؟ آیندہ شادی کروں یا نہ کروں؟ اگر کروں تو کیسے کروں؟ اگر نہ کروں تو گناہوں سے کیسے بچوں؟ کہ مجھے خود پر بھی بھروسہ نہیں رہا۔

**جواب:** طلاق لے کر دوسری جگہ دیکھ بھال کر شادی کرو اور اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ والا نیک شوہر ملے۔

۱۰۰۴)**حال:** نئی بھابھی کی عزت کو کیسے بچاؤں؟ کیا نئی بھابھی کو سب کچھ بتادوں؟

**جواب:** اس کے لیے دوسرے گھر کا انتظام کروائیں اور رخصتی کے بعد اس کو اس کے سسر کے بارے میں بتادیں تاکہ وہ سسر کی حرکتوں سے محفوظ رہے کیوں کہ مصاہرت کا مسئلہ ایسا ہے کہ بیوی شوہر پر ہمیشہ کے لیے حرام ہو جاتی ہے۔

۱۰۰۵)**حال:** اور والدین کو کس کے سپرد کروں؟

**جواب:** یہ آپ کی ذمہ داری نہیں، وہ خود اپنے عمل کے ذمہ دار ہیں۔

۱۰۰۶)**حال:** خدارا! مجھے اس الجھن و عذاب سے نکال دیجیے۔ بوجہ خط کی طوالت کے حد سے زیادہ معذرت چاہتی ہوں، آپ سے خصوصی دعاؤں کی طلب گار ہوں۔

**جواب:** اوپر مشورہ دے دیا گیا۔ جملہ مقاصدِ حسنہ کے لیے دل سے دعا ہے۔

قیامت کے دن کی کامیابی اور دنیا میں خدا کا قرب حاصل کرنے کا واحد راستہ نفس کی اصلاح ہے۔ نفس کی اصلاح کا طریقہ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو اور صحابہ کرام نے اپنے شاگردوں کو سکھایا۔ اصلاح کے اس طریقے یعنی تصوف کو حکیم الامت مجدد الملت حضرت مولانا شاہ اشرف علی صاحب تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے قرآن پاک اور احادیث مبارکہ کی روشنی میں جس طرح مدلل فرمایا اور اپنے مریدین کے نفوس کی جس نہج سے اصلاح فرمائی اس کی نظیر نہیں ملتی۔ حکیم الامت کی تعلیمات کو موجودہ دور کے حالات کے مطابق عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے جس قدر سادہ اور آسان الفاظ میں امت تک پہنچایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کام کے لیے آپ خاص کیے گئے تھے۔

زیرِ نظر کتاب ’’تربیت عاشقان خدا‘‘ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مریدین و متوسلین کے خطوط کا مجموعہ ہے جو یہ حضرات آپ سے اپنے نفس کی اصلاح کی بابت دریافت کرنے کے لیے تحریر کرتے تھے۔ خدا کے ان عاشقین کے سوالات کے حضرت اقدس نے کس طرح شافی و کافی جوابات عنایت فرمائے اور ان کے قلوب کی تشنہ لبی کو کس طرح اپنے الہامی علوم سے سیراب فرمایا یہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اس کتاب کے متعلق بلا مبالغہ یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ اس میں موجود خط و کتابت کی برکت سے بے شمار عاشقانِ خدا اپنے گوہرِ مراد یعنی اللہ تبارک وتعالیٰ کو پا چکے ہیں۔

ناشر

کتب خانہ مظہری

گلشن اقبال ۲، کراچی ۴۷ پوسٹ کوڈ ۷۵۳۰۰، فون: ۳۴۹۹۲۱۷۶